ھیری پوٹر اور
ققنس کا گروہ
مصنفہ: جے کے رولنگ
ترجمہ: معظم جاوید بخاری

شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنامے (پانچویں کتاب کا ترجمہ)

”ہیری پوٹر اینڈ دی آرڈر آف فونیکس“

ہیری پوٹر

اور

ققنس کا گروہ

......مصنفہ......

جے کے رولنگ

......مترجم......

معظم جاوید بخاری

............انٹرنیٹ ایڈیشن............

فہرست ابواب

پہلا باب

ڈڈلی کی خواری

یہ گرمیوں کے موسم کا اب تک کا سب سے گرم دن تھا۔ پرائیویٹ ڈرائیو کے بڑے مربع مکان میں اُداس خاموشی نے قبضہ جمایا ہوا تھا۔ جو کاریں عموماً چمکتی دمکتی دکھائی دیتی تھیں، وہ اس وقت پورچ میں کھڑی دھول میں اٹی پڑی تھیں۔ جو باغیچے بھرے صحن سرسبز دکھائی دیتے تھے، وہ اب سوکھے اور زرد پڑ چکے تھے کیونکہ حکومت کی طرف سے سخت خشک سالی کے اس موسم میں گھریلو پانی سے صحن کو سینچنے پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ پرائیویٹ ڈرائیو کے رہائشی عموماً کار دھونے اور گھاس بھرے صحنوں کو پانی لگانے کے ساتھ ساتھ ان کی تراش وخراش میں مصروف رہا کرتے تھے۔ ان پسندیدہ کاموں سے محرومی کے بعد انہوں نے اپنے گھروں کے ٹھنڈے اور سایہ دار کمروں میں ہی خود کو محدود کر لیا تھا۔ تازہ ہوا کی آمد ورفت کی سہولت حاصل کرنے کیلئے انہوں نے اپنی کھڑکیوں کے دونوں کواڑ کھول ڈالے تھے تاکہ ان کے گھروں میں تازہ ہوا کی ترسیل ممکن رہ پائے حالانکہ یہ بات الگ تھی کہ فضا میں ہوا نام کی کسی چیز کا وجود نہیں تھا۔ صرف ایک ہی شخص مکانوں کے اس جھرمٹ میں گھر سے باہر دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ایک نوعمر لڑکا تھا جو مکان نمبر چار کے بیرونی باغیچے میں کیاریوں کی اوٹ میں پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا۔

وہ لڑکا دبلا پتلا تھا، اس کے بال سیاہ تھے اور اس نے اپنی آنکھوں پر عینک لگا رکھی تھی۔ اس کا حلیہ عجیب سا تھا جیسے وہ بہت کم عرصے میں کچھ لمبا ہو گیا ہو۔ اس کی جینز کی پینٹ پھٹی ہوئی اور کافی حد تک میلی تھی۔ اس کی ڈھیلی ڈھالی ٹی شرٹ کا رنگ اُڑ چکا تھا اور اس کے جوتوں کے تلے اکھڑے تھے...... وہ ہیری پوٹر تھا۔ اس کا یہ عجیب سا حلیہ کبھی بھی اردگرد کے پڑوسیوں کو پسند نہیں آتا تھا جو یہ سمجھتے تھے کہ خراب حلیے والے افراد کو جیل میں بند کر دینا چاہئے، لیکن آج شام ہیری صحن کی باڑھ کی ایک بڑی جھاڑی کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مکان کے سامنے سے گزرنے والوں کی نگاہ اس پر نہیں پڑ رہی تھی۔ سچ تو یہ تھا کہ اسے صرف اسی وقت ہی دیکھا جا سکتا تھا جب ورنن انکل یا پٹونیہ آنٹی اپنے لیونگ روم کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر نیچے کی طرف کیاریوں میں جھانکنے کی کوشش کرتے۔

ہیری خود کو اپنی کمال ہوشیاری پر مبارکباد دے رہا تھا کہ اس کے دماغ میں یہاں چھپنے کا بہترین خیال آیا تھا حالانکہ کڑکتی ہوئی تیز گرمی اور تپتی ہوئی زمین پر لیٹنا بہت آرام دہ خیال نہیں تھا لیکن اس سے فائدہ یہ تھا کہ کوئی بھی اسے غصے بھری نظروں سے گھور نہیں

رہا تھا اور ناپسندیدگی سے اپنے دانتوں کو کٹکٹانے کی زحمت نہیں دے رہا تھا کیونکہ وہ ٹی وی کی خبریں نہ سن پائے۔ جب بھی وہ اپنے انکل آنٹی کے ساتھ لیونگ روم میں بیٹھ کرٹی وی پر خبریں سننے کی کوشش کرتا تھا تو وہ اس سے ہمیشہ عجیب اور خوفناک سوال جواب شروع کر دیتے تھے لیکن یہاں لیٹنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ کوئی بھی اس سے سوال جواب نہیں کر رہا تھا۔

ایسا لگا جیسے اس کے دماغ کی چھپی ہوئی بات کھلی کھڑکی میں سے پھڑ پھڑاتی ہوئی اندر کی فضا میں پہنچ گئی ہو کیونکہ اسی لمحے ھیری کے انکل ورنن ڈرسلی کی آواز سنائی دینے لگی۔

''یہ دیکھ کر بڑی فرحت محسوس ہو رہی ہے کہ اب لڑکے نے یہاں بیٹھنا چھوڑ دیا ہے، ویسے وہ ہے کہاں؟''

''معلوم نہیں...... گھر میں تو نہیں ہے......'' پٹونیہ آنٹی نے لاپروائی سے جواب دیا جیسے انہیں ھیری کی عدم موجودگی پر کوئی فکر نہیں تھی۔

ورنن انکل غرانے لگے۔

''خبریں دیکھنے چلا تھا...... میں جاننا چاہتا ہوں کہ آخر وہ چاہتا کیا ہے؟ جیسے کسی عام بچے کو یہ پرواہ ہوگی کہ خبروں میں کیا آ رہا ہے؟...... ڈڈلی کو تو پتہ ہی نہیں ہے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ تو یہ بھی نہیں جانتا ہوگا کہ ہمارے ملک کا وزیراعظم کون ہے؟ ویسے بھی...... اس کے جیسے لوگوں کا ہماری خبروں سے کیا تعلق ہے؟......'' ورنن انکل غصے سے بولے۔

''اوہ ورنن...... آہستہ......'' پٹونیہ آنٹی جلدی سے سرگوشی کرتے ہوئے بولیں۔ ''کھڑکی کھلی ہوئی ہے......''

''اوہ ہاں!...... میں نے دھیان نہیں دیا...... معافی چاہتا ہوں......''

لیونگ روم میں گہری خاموشی چھا گئی۔ مسٹر ڈرسلی اب کچھ نہیں بول رہے تھے۔ ھیری نے کھانے کے سامان کی تیاری کی آواز اور سڑک پر کسی کے چلنے کی چاپ کی آواز سنی تو اس نے تھوڑا سا سر اُٹھا کر کیاری کی دوسری طرف دیکھا۔ اسے ایک لاغر اور بڑھیا عورت دکھائی دی جو نزدیک ہی پڑوس میں ویسٹریا واک نامی سڑک کے کنارے پر رہتی تھی۔ وہ اسے ایک ہی پل میں پہچان گیا کہ وہ مسز فگ تھیں جو بلیوں سے بے تحاشہ پیار کرتی تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ پاؤں گھسیٹتے ہوئے کیاری کے پاس سے گزر گئیں۔ ان کے چہرے پر عجیب سی کرختگی چھائی ہوئی تھی جس کی وجہ سے ان کی جھریاں کافی تنی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور وہ نجانے کیا بڑبڑا رہی تھیں؟ ھیری بہت خوش ہوا کہ وہ اسے دیکھ نہیں پائیں کیونکہ وہ جھاڑی کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ گذشتہ کچھ دنوں سے مسز فگ کا اس سے جب بھی کسی سڑک یا گلی میں آمنا سامنا ہوتا تھا تو وہ بلا جھجک اسے اپنے گھر پر چائے پینے کی دعوت دے دیتی تھیں۔ ھیری نے کنکھیوں سے انہیں سڑک کا موڑ مڑتے اور اوجھل ہوتے ہوئے دیکھا۔ اسی وقت ورنن انکل کی آواز کھڑکی کے راستے باہر سنائی دینے لگی۔

''ڈڈلی چائے پینے نکلا ہے؟''

''ہاں! پولی کسس کے گھر گیا ہوا ہے۔'' پتونیہ آنٹی نے بڑی لگاوٹ سے جواب دیا۔ ''اس کے بہت سارے دوست ہیں۔ سبھی اسے بہت پسند کرتے ہیں......''

ہیری بمشکل اپنی پھوٹتی ہوئی ہنسی کو روک پایا۔ ڈڈلی اپنے ماں باپ کو خوب الّو بنا رہا تھا۔ انہوں نے ڈڈلی کے اس سفید جھوٹ پر بڑی آسانی سے یقین کر لیا تھا کہ وہ گرمی چھٹیوں میں ہر شام اپنے گہرے دوستوں میں سے کسی ایک کے گھر شام کی چائے پینے جاتا تھا۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ چائے پینا تو محض ایک بہانہ تھا وہ تو اپنے بدمعاش دوستوں کے گینگ کے ساتھ ہر شام پارک میں جا کر توڑ پھوڑ اور مار کٹائی کیا کرتا تھا۔ وہ سب مل کر پارک کی نکڑوں میں چھپ کر سگریٹ نوشی کیا کرتے تھے اور وہاں سے گزرنے والی کاروں اور چھوٹے بچوں کو پتھروں کا نشانہ بناتے تھے۔ لٹل ونجنگ نامی اس علاقے کی سڑکوں اور گلیوں میں آوارہ گردی کرتے ہوئے ہیری اکثر ان کی یہ کارستانیاں دیکھا کرتا تھا۔ دراصل ہیری کی زیادہ تر چھٹیاں سڑکوں کی خاک چھانتے ہوئے گزر رہی تھیں کیونکہ وہ اب راستے کے کوڑے دانوں میں پرانے اخبار تلاش کیا کرتا تھا......

جب سات بجے کی خبروں کی سنسنی خیز دھن کی آواز ہیری کی سماعت سے ٹکرائی تو اس کے پیٹ میں عجیب سا مروڑ اُٹھنے لگا۔ شاید ایک مہینے کے انتظار کے بعد آج رات اسے صحیح خبر سننے کو مل جائے......کوئی عجیب اور انوکھی خبر!

''ہسپانیہ کے سامان ڈھونے والے قلیوں کی ہڑتال دوسرے ہفتے میں بھی جاری ہے، اس وجہ سے بہت سارا سامان ہوائی اڈے پر پھنسا ہوا ہے......''

''میں تو کہتا ہوں کہ انہیں زندگی بھر سڑکوں پر دھکے کھانے دو۔'' یہ سنتے ہی ورنن انکل غرا کر بولے۔ لیکن کوئی بات نہیں، باہر کیاریوں میں چھپے ہوئے ہیری کے پیٹ میں ہونے والی اینٹھن رُک گئی تھی۔ اگر کوئی بڑا حادثہ ہوا ہوتا تو وہ خبروں میں سب سے پہلے سنایا جاتا۔ موت اور تباہی کی خبر قلیوں کی ہڑتال سے کہیں زیادہ اہم اور دھماکے دار ہوتی۔

اس نے آہستگی سے لمبا سانس لیا اور اوپر گہرے نیلے آسمان کو گھور کر دیکھا۔ ان تعطیلات میں اس کا ہر روز کچھ ایسا ہی گزرتا تھا۔ دماغ کو بوجھل کر دینے والا تناؤ......خدشات اور وسوسے، کچھ لمحات کی راحت اور پھر دوبارہ تناؤ بھرا اضطراب......اسے ہر وقت یہی سوال پریشان کرتا رہتا تھا کہ آخر اب تک کچھ ہوا کیوں نہیں؟

وہ خبریں سنتا رہا اور یہ سوچتا رہا کہ ان میں کہیں کوئی چھوٹا سراغ پوشیدہ ہو جس کے معنی کو ماگلو بالکل سمجھ نہ پائے ہوں......کوئی اچانک غائب ہو گیا ہو یا پھر کوئی عجیب حادثہ ہو گیا ہو......لیکن ہڑتال کے بعد شمال مغربی علاقوں کی خشک سالی کی خبر سنائی دی (جسے سن کر ورنن انکل بولے۔ ''مجھے امید ہے کہ ہمارا پڑوسی یہ سن رہا ہوگا۔ وہ صبح تین بجے اُٹھ کر پودوں کو چوری چھپے پانی دیتا ہے۔'') پھر ایک ہیلی کاپٹر کی خبر سنائی گئی جو ایک کھیت کے اونچے شیڈ سے ٹکرا کر تباہ ہوتے ہوتے بچا تھا۔ اس کے بعد ایک مشہور اداکارہ کی مشہور سماجی شخصیت سے طلاق کی خبر کو مسالہ لگا کر پیش کیا گیا۔ (''جیسے ہمیں ان کے گھٹیا معاملے میں ذرا بھی دلچسپی ہو۔'' پتونیہ آنٹی نے

ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا۔ جو ہر روز اخبار کے تفریحی صفحے میں ان کے طلاق کے بارے میں چھپی خبروں کی تفصیل کو چٹخارے لے لے کر پڑھا کرتی تھیں)

ہیری نے شام کے دہکتے ہوئے آسمان کو دیکھنا چھوڑ دیا اور اپنی آنکھیں موند لیں۔ جب خبرنامہ پڑھنے والی عورت کی آواز سنائی دی۔ ''اور آخر میں بنگی دی بجی نے ان تپتی ہوئی گرمیوں سے راحت پانے کیلئے ایک نیا طریقہ تلاش کر ہی لیا ہے۔ بنگی دی بجی، جو برنسلے کے فائیو فیدر نامی علاقے میں رہتا ہے۔ اس نے آبی سکینگ سیکھ لی ہے، اس بارے میں میری ڈورکنس کی رپورٹ......''

ہیری نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ اگر خبریں آبی کھیلوں تک پہنچ گئی ہیں تو اب کوئی اہم خبر نہیں آسکتی۔ وہ کروٹ بدل کر محتاط انداز میں پیٹ کے بل لیٹ گیا اور پھر کھڑکی کے نیچے سے رینگنے کیلئے وہ گھٹنوں اور کہنیوں کے بل کسی قدر اونچا ہوا۔ وہ ابھی بمشکل دو انچ ہی ہلا ہوا ہوگا کہ تبھی ایک ساتھ کئی حادثے برپا ہو گئے۔

گہری خاموشی میں ایک تیز آواز گونجی جیسے کسی بندوق سے گولی چلائی گئی ہو۔ پورچ میں کھڑی ایک کار کے نیچے سے ایک بلی نکلی اور بھاگتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ مسٹر ڈرسلی کے لیونگ روم میں کوئی چیخا، کسی نے غصے میں گالی نکالی اور چینی کے کسی برتن کے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ جیسے ہیری اسی موقع کا انتظار کر رہا ہو، اس نے سرعت کے ساتھ اچھل کر کھڑے ہونے کی اور اپنی جینز پینٹ کی جیب میں اپنی چھڑی باہر نکالنے کی کوشش کی۔ اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح سیدھا کھڑا ہو پاتا، اس کے سر کا بالائی حصہ کھلی ہوئی کھڑکی سے زور سے ٹکرایا۔ اس سے نہ صرف دھماکے دار آواز فضا میں گونج گئی بلکہ ہیری کے آنکھوں کے سامنے اندھیرے کی چادر پھیلتی چلی گئی۔ اس نے اپنا سر سہلاتے ہوئے دو ایک بار جھٹکا۔ اسے محسوس ہوا کہ سر کے پٹاخے سے ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی کی چیخ نکل گئی تھی۔ وہ اب بری طرح جھلائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری کو ایسا لگا کہ جیسے اس کے سر کے دو ٹکڑے ہو گئے ہوں۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ڈگمگاتے ہوئے اس نے سڑک کی طرف دیکھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ گولی جیسی آواز کہاں سے آئی تھی؟ لیکن ابھی وہ ٹھیک سے کھڑے بھی نہیں ہو پایا تھا کہ اسی وقت دو بڑے بینگنی ہاتھ کھڑکی میں سے نمودار ہوئے اور اس کے گلے پر آ کر جم گئے۔

''اسے...... چھپا لو...... فوراً'' ورنن انکل نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے غرا کر کہا۔ ''جلدی...... کسی کے دیکھنے سے پہلے...... چھپا...... لو......''

''مجھے چھوڑ دو......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ کچھ پل تک وہ دونوں یونہی الجھے رہے۔ ہیری نے بائیں ہاتھ سے انکل کی موٹی موٹی انگلیوں کو ہٹانے کی بھرپور کوشش کی۔ دائیں ہاتھ میں اس نے اپنی چھڑی مضبوطی سے پکڑ رکھی تھی۔ پھر جب اس کے سر میں چوٹ کے باعث شدید ٹیسیں اُٹھنے لگیں تو ورنن انکل نے چیخ کر ہیری کو اس طرح چھوڑ دیا جیسے انہیں بجلی کا زوردار جھٹکا لگا ہو۔ انہیں ایسے لگا جیسے ان کے بھانجے میں سے کوئی نادیدہ قوت خارج ہونے لگی ہو، جس کی وجہ سے اسے گرفت میں رکھنا ممکن نہیں رہا تھا۔

ہانپتے ہوئے ہیری اپنے ہی زور پر جھاڑی کی طرف جا گرا۔ وہ جلدی سے اُٹھا اور اپنے چاروں طرف محتاط نظروں سے دیکھنے لگا۔ اسے وہاں کوئی ایسی علامت دکھائی نہیں دی جس سے یہ معلوم ہو پاتا کہ وہ تیز آواز کیونکر پیدا ہوئی تھی لیکن آس پاس کے مکانوں کی کھڑکیوں سے کئی سر باہر جھانکنے لگے تھے۔ ہیری نے جلدی سے اپنی چھڑی جینز پینٹ کی جیب میں رکھ لی اور معصوم دکھائی دینے کی کوشش کی۔

''کتنی شاندار شام ہے......'' ورنن انکل نے بلند آواز میں کہا اور سات نمبر مکان کی کھلی کھڑکی میں جھانکتی ہوئی خاتون کو دیکھ کر اپنا ہاتھ ہلایا جو اپنے جالی دار پردے کے پیچھے سے غصے سے گھور رہی تھی۔ ''کیا آپ نے کسی کار کے بیک فائر کرنے کی آواز سنی ہے؟ اسے سن کر میری اور پتونیہ کی تو چیخ ہی نکل گئی تھی......''

ورنن انکل تب تک اپنی بتیسی نکال کر کھسیانی ہنسی مسکراتے رہے جب تک کہ تمام ہمسائے اپنی اپنی کھڑکی کے سامنے سے اوجھل نہیں ہو گئے تھے۔ جونہی میدان صاف ہوا تو ان کے چہرے سے ہنسی کا تاثر غائب ہو گیا اور غصے کی شکنیں نمودار ہوتی چلی گئیں۔ انہوں نے اشارے کے ساتھ ہیری کو کھڑکی کے پاس بلایا۔ ہیری کچھ قدم قریب آ گیا لیکن وہ جان بوجھ کر اس جگہ سے تھوڑی دور ہی رک گیا جہاں ورنن انکل کے ہاتھ اس کے گریبان تک پہنچ کر اس کا گلا دبانے کی کوشش کر سکتے تھے اور کچھ پل پہلے والا کھیل دوبارہ شروع ہو پائے۔

''اس حرکت سے تمہارا کیا مقصد ہے لڑکے؟'' ورنن انکل غصے سے کانپتے ہوئے بولے۔

''کس حرکت سے......؟'' ہیری نے پرسکون انداز میں پوچھا۔ وہ سڑک پر دائیں بائیں نظر دوڑا رہا تھا اور ابھی تک آواز نکالنے والی چیز کو دیکھنے کی توقع باندھے ہوئے تھا۔

''ہمارے گھر کے ٹھیک باہر گولی چلنے جیسی آواز تم نے کیوں کی؟''

''میں نے وہ آواز نہیں کی ہے......'' ہیری نے تلخی سے جواب دیا۔

پتونیہ آنٹی کا دبلا اور گھوڑے جیسا چہرہ اب ورنن انکل کے چوڑے بینگنی چہرے کے پاس نمودار ہوا۔ وہ آگ بگولا دکھائی دے رہی تھیں۔

''تم ہماری کھڑکی کے نیچے کیوں چھپے ہوئے تھے؟'' انہوں نے کاٹ دار لہجے میں پوچھا۔

''اوہ ہاں...... بہت خوب! تم نے اچھی بات کی طرف دھیان دلایا...... لڑکے! تم ہماری کھڑکی کے نیچے کیا کر رہے تھے؟'' ورنن انکل نے اپنی آنکھیں سکوڑ کر پوچھا۔

''خبریں سن رہا تھا......'' ہیری نے سچ بولتے ہوئے کہا۔

انکل اور آنٹی دونوں نے ایک دوسرے کی طرف عجیب نظروں سے دیکھا۔

''خبریں سن رہے تھے......ایک بار پھر؟''

''خبریں ہر روز بدلتی رہتی ہیں ہے نا؟'' ہیری نے کہا۔

''لڑکے! میرے سامنے زیادہ ہوشیاری دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تمہارے ارادے کیا ہیں؟......اور مجھے یہ فریب دینے کی کوشش مت کرو کہ تم خبریں سن رہے تھے۔تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تمہارے جیسے لوگوں......''

''آہستہ بولو، ورنن!'' پٹونیہ آنٹی نے دھیمی آواز میں تنبیہ کی۔اس کے بعد ورنن انکل نے اپنی آواز اتنی دھیمی کر لی کہ ہیری بھی ان کی بات مشکل سے ہی سن پایا۔

''تمہارے جیسے لوگوں کی خبریں ہمارے خبر نامے میں نہیں آتی ہیں؟''

''آپ کو کیا معلوم......؟'' ہیری نے کندھے اچکا کر کہا۔

مسٹر ڈرسلی کچھ پل تک اسے غصے سے گھورتے رہے پھر پٹونیہ آنٹی بولیں۔''تم ایک نمبر کے جھوٹے ہو۔'' ان کی آواز اتنی دھیمی تھی کہ ہیری کو ان کے ہونٹوں کی حرکت سے لفظوں کا اندازہ لگانا پڑا۔''یہاں منڈلانے والے الّو اگر تمہیں خبر نہیں دے رہے ہیں تو وہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟''

''اوہ ہاں!'' ورنن انکل نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔''لڑکے! اس سوال کا جواب دو۔ جیسے ہمیں یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ تمہیں اپنے مطلب کی ساری خبریں ان منحوس پرندوں سے ملتی ہیں۔''

ہیری ایک پل کیلئے جھجکا۔اس بار سچ بولنے میں اسے کافی مشکل پیش آ رہی تھی حالانکہ اس کے انکل آنٹی کو تو اس کی مشکل کا اندازہ تک نہیں ہو سکتا تھا۔

''الّو...... مجھے کوئی خبر نہیں دے رہے ہیں!'' وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

''مجھے تو اس بات پر یقین نہیں ہے۔'' پٹونیہ آنٹی نے فوراً جواب دیا۔

''اور مجھے بھی......'' ورنن انکل نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''میں اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ تم یہاں کسی عجیب کام میں مصروف ہو۔'' پٹونیہ آنٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''دیکھو! ہم گدھے نہیں ہیں!'' ورنن انکل نے اس کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔

''لگ تو ایسا ہی رہا ہے......'' ہیری نے آہستگی سے بولا۔اب اس کا پارہ چڑھنے لگا تھا اور اس سے پہلے کہ مسٹر ڈرسلی اسے واپس بلائیں۔ وہ مڑا اور مکان کے سامنے والے صحن کو عبور کرتا ہوا باغیچے کی نیچی دیوار کو پھلانگ کر سڑک پر جا پہنچا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اب وہ مصیبت میں پھنس چکا ہے۔اسے بعد میں انکل آنٹی کا سامنا کرنا پڑے گا اور اپنی بدتمیزی کی قیمت چکانا پڑے گی۔لیکن اس وقت اسے اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں تھی۔اس کے دماغ میں اس سے زیادہ اہم باتیں سنسنا رہی تھیں۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ گولی جیسا

پٹاخہ ضرور کسی کے نقاب اُڑان بھرنے یا نمودار ہونے کی ہی آواز تھی۔ڈوبی نامی گھریلوخرس ہوا میں غائب ہوتے ہوئے ایسی ہی آواز پیدا کرتا تھا۔کہیں ڈوبی تو پرائیویٹ ڈرائیو میں دوبارہ آ گیا تھا؟ کیا ڈوبی اس وقت بھی اس کا تعاقب کرر ہا ہوگا۔یہ خیال آتے ہی اس نے مڑکر پرائیویٹ ڈرائیو کی طرف دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں دکھائی دے رہا تھا اور ہیری کو یقین تھا کہ ڈوبی غیبی حالت میں اس کا تعاقب نہیں کرسکتا تھا۔

وہ سڑک پر چلتا رہا۔اسے یہ احساس نہیں تھا کہ وہ کہاں جارہا تھا؟ بہرحال، کچھ عرصے سے وہ ان سڑکوں پر اتنا زیادہ آوارہ گردی کر چکا تھا کہ اس کے پیر خود بخود اس کے پسندیدہ ٹھکانوں کی طرف چلے جارہے تھے۔تھوڑی دیر بعد وہ پلٹ کر دیکھتا جارہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ جب وہ پٹونیہ آنٹی کے باغیچے میں لیٹا ہوا تھا تو کوئی نہ کوئی جادوگر یا جادوئی دنیا کا فرد اس کے آس پاس ضرور تھا۔اگر ایسا تھا تو اس نے ہیری سے بات کیوں نہیں کی؟ کسی قسم کا اشارہ کیوں نہیں کیا اور پھراچانک وہاں سے چلا کیوں گیا؟

پھر اس کا ہیجان نقطہ عروج کو چھونے لگا اور اس کا یقین ڈگمگانے سا لگا۔

شاید وہ آواز جادوئی نہ ہو۔شاید وہ جادوئی دنیا سے کوئی بھی اشارہ پانے کیلئے اتنا بے چین تھا کہ معمولی آواز کو بھی جادوئی قرار دے بیٹھا تھا۔کیا وہ یہ بات وثوق کے ساتھ کہہ سکتا تھا کہ وہ آواز پڑوس کے کسی مکان میں کسی چیز کے ٹوٹنے کی نہیں تھی؟

ہیری کو اپنے پیٹ میں ہلکا سا بوجھ محسوس ہوا۔اس سے پہلے کہ اسے احساس ہو پاتا خود بخود پژمردگی کی موجوں نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا۔گرمیوں کی تمام تعطیلات میں وہ اسی کیفیت کا شکار رہا تھا۔یاسیت اور عجیب سی محرومی کا احساس بھرپور انداز میں کروٹیں لیتا محسوس ہونے لگا۔

کل صبح وہ پانچ بجے کے الارم بجنے کی آواز سے ایک بار پھر اُٹھے گا اور روزنامہ جادوگر اخبار لانے والے الّو کو نٹ دے گا......

لیکن کیا اب اخبار لینے سے کوئی فائدہ تھا؟ ہیری ان دنوں بس پہلے صفحے کی موٹی موٹی سرخیوں پر نظر ڈالنے کے بعد ہی اخبار پھینک دیتا تھا۔وہ سوچ رہا تھا کہ بیوقوف اخبار نویسوں کو جب والڈی مورٹ کے لوٹنے کی خبر معلوم ہوگی تو وہ خبر صفحہ اوّل پر بڑی شہ سرخی کے ساتھ چھاپیں گے اور ہیری بس اسی خبر کا انتظار کرر ہا تھا......

اگر خوش قسمتی نے اس کا ساتھ دیا تو اس کے سب سے اچھی دوستوں یعنی رون اور ہرمائنی کے خطوط آ جائیں گے حالانکہ ان کے خطوط سے بھی اسے کوئی خاص معلومات نہیں ملتی تھی۔اس کے کافی عرصے سے یہ توقع چھوڑ دی تھی۔

ظاہر ہے، ہم 'تم جانتے ہو کون؟' کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں لکھ سکتے......ہمیں اہم باتیں لکھنے سے منع کر دیا گیا ہے کیونکہ راستے میں کوئی بھی ان خطوط پر قبضہ کر کے انہیں پڑھ سکتا ہے......ہم کافی مصروف ہیں لیکن ہم تمہیں کھل کر کچھ بتا نہیں سکتے......کافی کچھ ہو رہا ہے، ملاقات ہونے پر ہی سب کچھ بتائیں گے......

لیکن ان سے ملاقات آخر کب ہوگی؟ کوئی بھی اسے اس ضمن میں صحیح طریقے سے بتا نہیں رہا تھا۔ہرمائنی نے ہیری کی سالگرہ پر

بھیجے کارڈ میں لکھا تھا۔ 'امید ہے کہ ہم تم سے جلدی ہی ملیں گے۔' لیکن وہ جلدی کتنی جلدی آئے گی؟ ہیری نے ان کے خطوط میں دیئے گئے اشاروں سے اتنا اندازہ تو لگا لیا تھا کہ ہر مائنی اور رون ایک ہی جگہ پر موجود تھے۔ شاید رون کے ممی ڈیڈی کے گھر پر۔ اس سے یہ برداشت نہیں ہو پا رہا تھا کہ وہ دونوں رون کے گھر پر مزے اُڑائیں جبکہ وہ پرائیویٹ ڈرائیو میں پھنسا ہوا عجیب سی سزا کاٹ رہا ہو۔ دراصل اسے ان پر اتنا شدید غصہ تھا کہ اس نے ہنی ڈیوکس چاکلیٹ کے ان دونوں پیکٹوں کو بغیر کھولے ہی کوڑے دان میں پھینک دیا تھا، جو انہوں نے اس کی سالگرہ کے موقع پر بھیجے تھے۔ بعد میں وہ اپنی اس بیوقوفی پر بڑا پشیمان ہوا تھا کیونکہ اس رات پٹونیہ آنٹی نے رات کے کھانے میں اسے صرف سادہ سلاد ہی کھلایا تھا۔

رون اور ہر مائنی آخر جس کام میں مصروف تھے؟ ہیری مصروف کیوں نہیں تھا؟ کیا اس نے یہ ثابت نہیں کر دیا تھا کہ وہ ان سے زیادہ بڑے کارنامے انجام دے سکتا ہے؟ کیا وہ لوگ بھول گئے تھے کہ اس نے کتنا کچھ کر دکھایا ہے؟ وہی تو قبرستان میں گیا تھا، اسی نے تو سیڈرک کی موت ہوتے ہوئے دیکھی تھی، اسی کو تو قبر کے کتبے پر باندھا گیا تھا اور وہی تو والڈی مورٹ کے ہاتھوں مرتے مرتے بچا تھا......

اس بارے میں مت سوچو، ہیری نے ان گرمیوں میں خود کو سینکڑوں بار سنجیدگی سے یاد دلایا۔ رات کو خوابوں میں وہ بار بار قبرستان میں پہنچ جاتا تھا......بس اتنا ہی کافی تھا۔ دن میں اس حادثے کو یاد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

وہ منگولیا کریسنٹ سٹریٹ کے پاس پہنچ کر ایک موڑ پر مڑ گیا۔ وہ اس گیراج کے پاس والی تنگ سڑک سے گزرا، جہاں اس نے اپنے قانونی سرپرست سیریس بلیک کو پہلی بار دیکھا تھا۔ کم از کم سیریس تو ہیری کے دلی جذبات کو سمجھتا تھا۔ حالانکہ رون اور ہر مائنی کے خطوط کی طرح اس کے خط میں بھی کوئی اہم معلومات نہیں ہوتی تھی لیکن کم از کم ان میں چڑانے والے اشاروں کے بجائے ہوشیاری اور خبردار رہنے کی پُر امید باتیں لکھی ہوتی تھیں...... میں جانتا ہوں کہ اس سے تمہیں بے چینی ہو رہی ہوگی......اپنا دامن بچا کر رکھنا...... کچھ عرصے کے بعد سب کچھ معمول کے مطابق ہو جائے گا......خبردار رہنا اور غصے میں کوئی قدم مت اُٹھانا......

ہیری منگولیا کریسنٹ پار کر کے منگولیا روڈ پر مڑا اور ایک پارک کی طرف چل دیا۔ ہیری سوچ رہا تھا کہ وہ کافی حد تک سیریس کے مشوروں پر ہی چل رہا تھا۔ اس نے اپنی اس خواہش کو بھی دبا لیا تھا کہ وہ جادوئی بہاری ڈنڈے پر صندوق باندھ کر رون کے گھر کی طرف اُڑ جائے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کا برتاؤ قابل تعریف تھا۔ اگر اس بارے میں سوچا جائے کہ پرائیویٹ ڈرائیو میں اتنے لمبے عرصے تک پھنسے رہنے کی وجہ سے وہ کتنا مضطرب اور ناراض تھا۔ اس کی حالت تو اتنی خراب ہو چکی تھی کہ اب تو کیاریوں میں چھپ چھپ کر خبریں سننے کی نوبت آ گئی تھی تاکہ کسی خبر سے اسے معلوم ہو سکے کہ والڈی مورٹ کیا کر رہا تھا؟ چاہے جو بھی ہو، اسے یہ بات چبھ رہی تھی کہ اسے غصے میں کوئی قدم اُٹھانے کا مشورہ وہ شخص دے رہا تھا جو بارہ سال تک جادوگروں کی جیل اژقبان میں قید رہا تھا۔ یہ مشورہ وہ شخص دے رہا تھا جس نے وہاں سے فرار ہونے کے بعد اسی شخص کو ہلاک کرنے کی پوری کوشش کی تھی جس کی موت کیلئے

اسے سزا ہوئی تھی اور جو چرائے ہوئے قشنگر پر بیٹھ کر ادھر ادھر بھاگتا پھر رہا تھا......

ہیری پارک کے بند گیٹ کو پھاند کر اندر پہنچ گیا اور مرجھائی ہوئی گھاس پر چلنے لگا۔ اردگرد کی سڑکوں کی طرح پارک بھی ویران دکھائی دے رہا تھا۔ جھولوں کے پاس پہنچ کر وہ اس اکلوتے صحیح سلامت جھولے پر بیٹھ گیا جو ڈڈلی اور اس کے گینگ کے ہاتھوں ٹوٹنے سے اب تک بچا ہوا تھا۔ جھولے کی زنجیر پر ایک ہاتھ رکھ کر وہ خالی نظروں سے زمین کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب دوبارہ ڈرسلی گھرانے کے باغیچے کی کیاری میں چھپ کر بیٹھنا ممکن نہیں ہوگا۔ کل اسے خبریں سننے کیلئے کسی نئے طریقے کی تلاش کرنا ہوگی لیکن اس کھوج سے پہلے تک کا وقت نہایت پریشان کن گزرنے کا امکان تھا۔ ایک بار پھر اس کی رات باغیچے میں ہی کٹے گی کیونکہ جب اسے سیڈرک کے پریشان کن خواب نہیں آتے تھے تب بھی اسے اپنے خوابوں میں لمبی اندھیری راہداریاں دکھائی دیتی تھیں، جو اکثر سپاٹ دیواروں اور بند دروازوں کے سامنے پہنچ کر ختم ہو جایا کرتی تھیں۔ اسے لگتا تھا کہ مسلسل پابندی میں رہنے کی وجہ سے ہی اسے ایسے عجیب خواب دکھائی دیتے ہوں گے۔ اس کے ماتھے کے زخم والا نشان بھی اب بار بار درد کرنے لگا تھا لیکن وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اب رون، ہرمائنی یا سیریس اس معاملے میں ذرا سی دلچسپی نہیں لیں گے۔ پہلے تو نشان کی تکلیف سے یہ اشارہ مل جاتا تھا کہ والڈی مورٹ دوبارہ طاقتور بن رہا ہے لیکن اب وہ لوگ شاید کہیں گے کہ والڈی مورٹ کی واپسی کے بعد اس کا بار بار درد ہونا معمول کی بات تھی......لہٰذا اس میں پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے...... یہ قصہ ماضی کا ہے......

اس ناانصافی سے اس کے دل میں اتنی وحشت اور عداوت پیدا ہو گئی تھی کہ وہ غصے سے چیخنا چلانا چاہتا تھا۔ اگر وہ نہیں ہوتا تو کسی کو بھی والڈی مورٹ کے لوٹنے کی خبر نہ ہو پاتی اور اسے اس کا صلہ یہ ملا کہ وہ پورے چار ہفتوں سے لٹل ونجنگ میں محصور ہو کر رہ گیا تھا۔ جادوئی دنیا سے بالکل کٹا ہوا تھا اور آبی سکائنگ کرنے والوں کی خبر سننے کیلئے سوکھی کیاریوں میں لوٹیاں لگانے پر مجبور تھا۔ ڈمبل ڈور اسے اتنی آسانی سے کیسے بھول گئے؟ رون اور ہرمائنی اس کے بغیر ایک ساتھ کیسے رہ رہے تھے؟ اسے کب تک یہ سب برداشت کرنا پڑے گا کہ سیریس اسے اچھے بچوں کی طرح برتاؤ کرنے کی ہدایات دیتا رہے؟ وہ روزنامہ جادوگر کے نادان صحافیوں کو خط لکھ کر یہ بتانا چاہتا تھا کہ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے۔ وہ کب تک اپنی اس خواہش کو دبائے؟ یہ غصیلے خیالات ہیری کے دل و دماغ پر دستک دیتے رہے اور اس کے پیٹ میں مروڑ پیدا کرتے رہے۔ اسی مڈبھیڑ میں مخملی رات کی سیاہی ہر سوں پھیلنے لگی۔ گرم ہوا میں خشک گھاس کی بھینی بھینی مہک رچ گئی تھی اور پارک کی آہنی باڑھ سے گزر کر سڑک پر ہر طرف پھیل چکی تھی۔ سڑک پر کبھی کبھار کاروں کے گزرنے کی آواز کے علاوہ کسی قسم کا شور سنائی نہیں دے رہا تھا۔ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ کتنی دیر تک جھولے پر ہی پاؤں پھیلائے بیٹھا رہا تھا۔ پارک کے ایک جانب سے گونجتی ہوئی کچھ آوازوں نے اس کے گھمبیر خیالات کا سلسلہ درہم برہم کر دیا۔ ہیری نے اپنا سر اُٹھا کر اس طرف دیکھا۔ قریبی سڑک پر اب سٹریٹ لائٹس روشن ہو چکی تھیں۔ سٹریٹ لائٹس کی دھندلی روشنی میں اس نے کچھ لوگوں کو پارک کے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھا۔ ان

میں سے ایک زور زور سے کوئی بھونڈا نغمہ گنگنا رہا تھا۔ باقی سب ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ کئی ریسنگ بائیکوں کی چیختی ہوئی آواز چنگھاڑیں ماحول کے سکون کو برباد کرنے لگی، جنہیں وہ دھیمی رفتار میں چلا رہے تھے۔

ہیری ان لوگوں کو جانتا تھا۔ سب سے آگے والا لڑکا بے شک اس کا خالہ زاد بھائی ڈڈلی ڈرسلی ہی تھا جو اپنے وفادار گینگ کے ساتھ گھر کی طرف واپس لوٹ رہا تھا۔ ڈڈلی پہلے جتنا ہی موٹا تھا لیکن ایک سال کی ڈائٹنگ اور ایک نئے غذائی چارٹ کے مسلسل استعمال اور عمر میں اضافے کے باعث اس کے بدن میں کافی تبدیلی پیدا ہوچکی تھی۔ ورنن انکل ہر سننے والے کو فخر کے ساتھ بتاتے تھے کہ ڈڈلی حال ہی میں شمال مشرقی علاقے کی جونیئر ہیوی ویٹ انٹرسکول باکسنگ کا چمپیئن بن گیا تھا۔ ورنن انکل باکسنگ کو 'پرامن اور شریفانہ کھیل' قرار دیا کرتے تھے۔ اس کی وجہ سے ڈڈلی پرانے سکول کے ان دنوں سے بھی زیادہ خطرناک دکھائی دینے لگا تھا جب وہ ہیری کو اپنے مکوں کا نشانہ بنایا کرتا تھا۔ اب ہیری کو اپنے خالہ زاد بھائی سے ذرا بھی ڈر نہیں لگتا تھا لیکن پھر بھی وہ ڈڈلی کے باکسنگ چمپیئن بننے کی خبر پا کر خوش نہیں ہوا۔ پڑوس کے سبھی بچے ڈڈلی سے خوفزدہ تھے۔ وہ اس سے 'پوٹر لڑکے' سے زیادہ ڈرتے تھے جس کے بارے میں ان کے والدین نے انہیں خبردار کر رکھا تھا کہ وہ پکا بدمعاش اور آوارہ لڑکا ہے اور وہ لاعلاج آوارہ بچوں کے حفاظتی سکول یعنی سینٹ بروٹس سکول میں پڑھتا ہے۔ گھاس کی دوسری طرف دھندلے سایوں کو جاتا ہوا دیکھ کر ہیری سوچنے لگا کہ آج رات انہوں نے کس کی پٹائی کی ہوگی؟ ہیری نے انہیں دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں سوچا، ذرا مڑ کر دیکھو...... میں یہاں تنہا بیٹھا ہوا ہوں...... آ کر مجھے چھیڑنے کی جسارت کرو......

اگر ڈڈلی کے دوست اسے وہاں بیٹھا ہوا دیکھ لیں تو وہ یقیناً اس کی طرف آئیں گے۔ تب ڈڈلی کیا کرے گا؟ اپنے گینگ کے سامنے خجالت کا اظہار کرنا اسے بالکل پسند نہیں آئے گا لیکن وہ تو ہیری کو چڑانے کی بات سوچ کر ہی دہشت میں آجائے گا...... ڈڈلی کی کیفیت کو دیکھنے میں سچ مچ مزہ آئے گا۔ ہیری بخوبی جانتا تھا کہ ڈڈلی کو چھیڑنے پر بھی وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ پائے گا...... اور اگر اس کے دوستوں میں سے کسی نے ہیری کو مارنے کی کوشش کی، تو وہ اس کیلئے پوری طرح تیار تھا...... اس کے پاس چھڑی تھی۔ انہیں کوشش تو کرنے دو...... وہ ان لڑکوں پر اپنی بھڑاس اچھی طرح نکال لے گا جنہوں نے کبھی اس کی زندگی کو جہنم بنایا تھا۔

لیکن ان لوگوں نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ انہیں ہیری کی بابت معلوم ہی نہ ہو پایا۔ وہ اب باڑھ کے پاس پہنچ چکے تھے۔ ہیری کے دل میں یہ خیال مچلا کہ وہ انہیں عقب میں سے آواز دے کر اپنی طرف متوجہ کرے لیکن اس نے اپنی اس بیہودہ خواہش کو خود ہی کچل ڈالا تھا۔ خواہ مخواہ جھگڑا مول لینا کہاں کی دانشمندی تھی؟...... اسے جادو کا استعمال نہیں کرنا چاہئے...... ورنہ اسے سکول سے ہمیشہ کیلئے نکالا جاسکتا تھا......

ڈڈلی کے گینگ کی آوازیں اب سنائی دینا بند ہوچکی تھیں۔ وہ نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے اور منگولیا روڈ کی طرف مڑ گئے تھے۔ ہیری نے اُداسی کے عالم میں سوچا۔ یہ لو سیریس! غصے کو دبا ہی لیا۔ اپنے ہاتھوں کو کدورت کی آگ میں جھونکنے سے بچا ڈالا۔ تم ہوتے

تو اتنا کچھ برداشت نہ کر پاتے۔

اس نے کھڑے ہوکر انگڑائی لی۔ ورنن انکل اور پتونیہ آنٹی کا خیال تھا کہ ڈڈلی شام کو جب بھی گھر لوٹے، وہ گھر لوٹنے کا صحیح وقت ہوتا ہے اور اس کے بعد تو بہت دیر ہو جاتی تھی۔ ورنن انکل نے ہیری کو دھمکی دے رکھی تھی کہ اگر وہ ڈڈلی کے واپس لوٹنے کے بعد گھر آیا تو وہ اسے گیراج میں بند کر دیں گے۔ اس لئے اپنی انگڑائی کو مختصر کرتے ہوئے اس نے اپنی تیوریاں چڑھائیں اور پارک کے بند گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

پرائیویٹ ڈرائیو کی طرح ہی منگولیا روڈ پر بھی خوبصورت باغیچوں والے صحن سے ملحق بڑے اور مربع شکل کے بہت سارے مکان دکھائی دیتے تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ ان مکانوں کے مالک بھی اتنے ہی فربہ بدن، مربع شکل اور ورنن انکل کی طرح نفیس، صاف ستھرے اور رکھ رکھاؤ کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ ان کی بڑی اور چمکتی دمکتی کاریں دور سے ہی گیراجوں میں کھڑی دکھائی دیتی تھیں۔ ہیری کو یہ علاقہ لٹل ونجنگ رات کی تاریکی میں زیادہ سہانا لگتا تھا جب پردے لگی کھڑکیاں اندھیرے میں نگینوں کی طرح جگمگاتی ہوئی دکھائی دیتی تھی اور ان کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے اپنے 'آوارہ' جیسے حلیئے کے بارے میں طعنہ زنی سننا نہیں پڑتی تھی۔ وہ تیز تیز قدموں سے چل رہا تھا اس لئے منگولیا روڈ کے نصف راستے پر ہی اسے ڈڈلی اور اس کا گینگ دوبارہ دکھائی دینے لگا۔ وہ منگولیا کریسنٹ کے دوراہے پر ایک دوسرے سے رخصت لے رہے تھے۔ ہیری ایک بڑے درخت کی آڑ میں رُک کر ان کے جانے کا انتظار کرنے لگا۔

''وہ گینڈے کی طرح چنگھاڑتا تھا ہے نا؟'' میلکم دوسروں کو ہنستے ہوئے بتا رہا تھا۔

''ڈڈلی استاد! آپ نے سیدھے ہاتھ سے بہت اعلیٰ مکا رسید کیا تھا۔'' پائرس نے کہا۔

''کل ٹھیک اسی وقت......'' ڈڈلی نے کہا۔

''میرے گھر پر......کل میرے ممی پاپا باہر جا رہے ہیں۔'' گورڈن نے جلدی سے کہا۔

''ٹھیک ہے پھر ملاقات ہوگی۔'' ڈڈلی نے آہستگی سے کہا۔

''شب خیر ڈڈلی استاد!''

''شب بخیر......''

ہیری نے گینگ کے باقی لڑکوں کے جانے کا انتظار کیا۔ جب ان کی آوازیں آنا بند ہوگئیں تو وہ منگولیا کریسنٹ کے موڑ پر مڑ کر جلدی جلدی چلنے لگا اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ ڈڈلی کے برابر پہنچ گیا جو اب بھی گنگناتا ہوا موج مستی میں آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔

''کیسے ہو......ڈڈلی استاد؟''

ڈڈلی نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔

''اوہ...... یہ تم ہو......'' اس نے آہستگی سے کہا۔

''تم ڈڈلی استاد کب سے بن گئے ہو؟'' ہیری نے اسے چھیڑتے ہوئے پوچھا۔

''خاموش رہو......'' ڈڈلی نے اس کی طرف مڑ کر غراتے ہوئے کہا۔

''عمدہ نام ہے......'' ہیری نے مسکرا کر اپنے خالہ زاد کے پہلو میں چلتے ہوئے کہا۔ ''لیکن میرے لئے تو تم ہمیشہ توتلے ڈڈی ہی رہو گے۔''

''میں نے کہا نا کہ خاموش رہو......'' ڈڈلی نے کہا جس کے موٹے ہاتھ اب مکے کی شکل میں بھینچ چکے تھے۔

''کیا تمہارے دوستوں کو معلوم ہے کہ تمہاری ممی تمہیں کس نام سے پکارتی ہیں؟''

''اپنا منہ بند رکھو......''

''تم اپنی ممی سے تو منہ بند رکھنے کیلئے نہیں کہتے ہو؟ 'لاڈو دلارے' اور 'میرے جگر کا ٹوٹا' کیسے نام ہیں؟ کیا میں تمہیں ان ناموں سے پکار سکتا ہوں؟''

ڈڈلی کچھ بھی نہیں بولا۔ وہ ہیری کا منہ توڑنا چاہتا تھا اور خود کو روکنے کیلئے اسے نہایت دشواری کا سامنا ہو رہا تھا۔

''تو تم نے آج رات کو پھر کسی کی پٹائی کر دی؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''دس سال کے لڑکے کی؟ میں جانتا ہوں کہ دو دن پہلے تم نے مارک ایوانس کی پٹائی کی تھی......''

''اس نے مار کھانے والی حرکت کی تھی......'' ڈڈلی نے غرا کر کہا۔

''اوہ......اچھا!''

''وہ میرا مذاق اُڑا رہا تھا......''

''اچھا!......کیا اس نے یہ کہا تھا کہ تم ایک ایسے گینڈے کی طرح دکھائی دیتے ہو جو اپنے پچھلے پیروں پر چلنا سیکھ چکا ہے؟ لیکن ڈڈلی! یہ مذاق تو نہیں ہے۔ یہ تو سچی بات ہے، ہے نا!''

یہ سن کر ڈڈلی کے جبڑوں کا گوشت بری طرح پھڑکنے لگا۔ ہیری کو اس کی کیفیت دیکھ کر بڑا سکون ملا کہ وہ اسے واقعی تاؤ دلانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنے اندر کی وحشت اور کدورت کو اپنے خالہ زاد بھائی میں منتقل کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا کیونکہ وہ صرف اسی پر تو اپنی بھڑاس نکال سکتا تھا۔

وہ اس تنگ گلی میں مڑے جہاں ہیری نے سیریس کو پہلی بار دیکھا تھا۔ وہ گلی، منگولیا کریسنٹ اور ویسٹریا واک کے درمیان کا واحد ذیلی راستہ تھا۔ سٹریٹ لائٹس نہ ہونے کی وجہ سے اور کم چوڑائی کے باعث اس گلی میں دیگر سڑکوں کی بہ نسبت کم ہی آمد و رفت رہتی تھی۔ اس وقت تو وہ بالکل سنسان اور اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ایک طرف گیراجوں کی دیوار اور دوسری طرف اونچی باڑھ کی

وجہ سے ان کے قدموں کی چاپ دب گئی تھی۔

''تم اس چیز کی وجہ سے خود کو بڑا تیس مار خان سمجھتے ہو؟'' ڈڈلی نے کچھ پل کے بعد کہا۔

''کس چیز کی وجہ سے......؟''

''وہی جو تم نے چھپا کر رکھی ہوئی ہے۔''

ہیری ایک بار پھر مسکرایا۔

''ڈڈلی! تم اتنے گدھے نہیں ہو، جتنے دکھائی دیتے ہو لیکن مجھے لگتا ہے کہ اگر تم اتنے گدھے ہوتے تو تم ایک ساتھ چل اور بول نہیں سکتے تھے۔'' ہیری نے اپنی چھڑی نکالتے ہوئے کہا۔ ڈڈلی نے اس کی طرف کنکھیوں سے دیکھا۔

''تمہیں اس کی اجازت نہیں ہے، میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تمہیں اس کی اجازت قطعی نہیں ہے۔ تمہیں اس بیہودہ سکول سے نکال دیا جائے گا۔'' ڈڈلی نے فوراً کہا۔

''ڈڈلی استاد! تمہیں یہ بات کیونکر معلوم ہوئی کہ سکول والوں نے قانون نہیں بدلے ہیں؟''

''انہوں نے نہیں بدلے ہیں۔'' ڈڈلی نے جلدی سے کہا حالانکہ اس کی آواز میں انجان ڈر کی جھلک محسوس ہو رہی تھی۔

ہیری آہستگی سے ہنس دیا۔

''اس چیز کے بغیر تم میں میرا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے، ہے نا؟'' ڈڈلی غرا کر بولا۔

''اور تمہیں تو دس سال کے لڑکے سے بھڑنے کیلئے اپنے ساتھ چار دوستوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ تم اس باکسنگ چمپئن شپ کی ڈینگیں ہانکتے رہتے ہو۔ تمہارا حریف کتنا بڑا تھا؟ سات سال کا یا پھر آٹھ سال کا؟''

''تمہاری معلومات کیلئے بتا دوں کہ وہ سولہ سال کا تھا۔ یہیں نہیں، مجھ سے مقابلہ کرنے کے بعد وہ بیس منٹ تک بے ہوش پڑا رہا اور اس کا وزن تم سے دوگنا زیادہ ہوگا۔ تم ٹھہرو تو سہی، میں ڈیڈی کو بتاتا ہوں کہ تم نے یہ چیز باہر نکالی تھی......''

''اچھا...... اب اپنے ڈیڈی کی آڑ لے رہے ہو۔ کیا چھوٹا باکسنگ چمپئن آوارہ ہیری کی چھڑی سے ڈر گیا ہے......''

''رات کو تمہاری بہادری کہاں چلی جاتی ہے؟'' ڈڈلی نے تمسخرانہ انداز میں طنز کرتے ہوئے کہا۔

''اس وقت رات ہی تو ہے لاڈو بیٹا...... جب چاروں طرف اس طرح سیاہ اندھیرا چھا جاتا ہے تو لوگ اسے رات ہی کہتے ہیں۔''

''میرا مطلب ہے کہ سونے کے بعد......'' ڈڈلی نے غراتے ہوئے کہا۔

ڈڈلی نے اب چلنا بند کر دیا تھا اور مڑ کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ہیری بھی رُک گیا اور اپنے خالہ زاد بھائی کی طرف عجیب استفہامیہ نظروں سے گھورنے لگا۔ اسے ڈڈلی کے بڑے پھیلے ہوئے چہرے کا جتنا بھی حصہ دکھائی دے رہا تھا اس سے یہ صاف ظاہر تھا

کہ اس پر عجیب سا فاتحانہ انداز جھلک رہا تھا۔

''تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔ ''سوتے ہوئے میری بہادری کہاں چلی جاتی ہے؟ میں کس چیز سے ڈروں گا...... تکیوں سے؟''

''میں نے کل رات تمہاری آواز سنی تھی۔ تم نیند میں بڑبڑا رہے تھے اور سسکیاں بھر رہے تھے۔'' ڈڈلی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

''میں سمجھا نہیں...... تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔ یہ الگ بات تھی کہ سردی کی ٹھنڈی لہر اس کے پیٹ میں کوڑے کی طرح ضرب لگا رہی تھی۔ پچھلی رات کو اسے پھر سے قبرستان والا خواب دکھائی دیا تھا۔

ڈڈلی نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھ کر اپنی بتیسی نکالی اور بے ہنگم انداز میں ہنسا۔ اس کے بعد اس نے تیکھی سسکتی ہوئی آواز میں ہیری کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔ ''سیڈرک کو مت مارو۔ سیڈرک کو مت مارو...... یہ سیڈرک کون ہے...... تمہارا بوائے فرینڈ!''

''ار...... تم جھوٹ بول رہے ہو!'' ہیری نے کہنے کو تو کہہ دیا تھا لیکن اس کا حلق سوکھ گیا تھا۔ وہ جانتا کہ ڈڈلی جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔ اسے سیڈرک کے بارے میں پتہ کیسے چل سکتا تھا؟

''ڈیڈی میری مدد کرو...... ڈیڈی! وہ مجھے مارنے والا ہے...... مجھے بچاؤ ڈیڈی!''

''چپ ہو جاؤ......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''ڈڈلی میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں، چپ ہو جاؤ!''

''ڈیڈی میری مدد کرو۔ ڈیڈی ممی میری مدد کرو۔ اس نے سیڈرک کو مار ڈالا ہے۔ ڈیڈی میری مدد کرو، وہ مجھے بھی...... تم اس چیز کو میری طرف مت تانو......''

ڈڈلی تیزی سے گلی کی دیوار کے ساتھ چپک کر کھڑا ہو گیا۔ ہیری کی چھڑی ڈڈلی کے سینے کی طرف تنی ہوئی تھی۔ ہیری کے خون میں ڈڈلی کیلئے چودہ سال کی نفرت کا لاوا جوش مارنے لگا تھا۔ اس وقت وہ ڈڈلی کو سبق سکھانا چاہتا تھا...... اس پر کسی مہلک جادوئی کلمے کا استعمال کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ کیڑے مکوڑے کی طرف رینگتا ہوا گھر واپس لوٹے۔ اس کے چہرے پر مہاسوں کا کیچڑ بھر جائے......

''اس بات کا ذکر اب دوبارہ کبھی مت کرنا...... تم میری بات سمجھ گئے؟'' ہیری غرایا۔

''اس چیز کو دوسری طرف کرو۔''

''میں پوچھا کہ تم میری بات سمجھ گئے؟''

''اس چیز کو دوسری طرف کرو۔''

''تم میری بات سمجھ گئے؟''

''اس چیز کو دوسری طرف کرو۔''

ڈڈلی کی سانس عجیب طریقے سے ٹوٹ گئی جیسے کسی نے اس پر اچانک سرد پانی پھینک دیا ہو۔ مخملی احساس والی رات کو کچھ ہو گیا

تھا۔ستاروں بھرا گہرا نیلگوں آسمان اچانک سیاہ پڑ گیا تھا۔ستارے، چاند اور گلی کے دونوں کناروں پر پھیلی ہوئی دھندلی روشنی اب غائب ہو چکی تھی۔ درختوں کے سرسراتے ہوئے پتوں اور کاروں کی دور سے آتی ہوئی آوازیں سنائی دینا بند ہو گئی تھیں۔اچانک فضا میں خنکی کا احساس بڑھ گیا تھا۔اب ان کے چاروں طرف گھپ اندھیرا اور عجیب سناٹا چھا چکا تھا جیسے کسی نادیدہ ہاتھ نے پوری گلی پر موٹی اور برفیلی چادر ڈال کر انہیں بالکل اندھا کر ڈالا ہو۔ایک پل کیلئے تو ہیری نے سوچا کہ اس نے انجانے میں کوئی جادوئی کلمہ پڑھ لیا تھا حالانکہ وہ ایسا نہ کرنے کیلئے خود پر اپنی بھرپور توانائی استعمال کر رہا تھا۔پھر اس کے ذہن میں ایک انہونا خیال رینگنے لگا جس سے وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا تھا۔اس کے پاس ستاروں کو آسمان سے غائب کرنے کی طاقت بالکل نہیں تھی۔اس نے اپنا سر گھما کر اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کی لیکن اندھیرے کی چادر نہایت دبیز تھی اور چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔اسے کچھ بھی سجھائی نہیں دے رہا تھا۔

ہیری کو ڈڈلی کی دہشت بھری آواز سنائی دی۔

''یہ تم...... یہ کک کیا کر رہے ہو......اسے بند کرو......''

''میں کچھ نہیں کر رہا ہوں......چپ رہو اور ہلنا مت......''

''مجھے کچھ نہیں......کچھ نہیں دکھائی دے رہا ہے۔میں اندھا......اندھا ہو گیا ہوں......''

''میں کہا......خاموش رہو......''

ہیری نے اسی جگہ کھڑے کھڑے اپنی آنکھیں دائیں بائیں گھمائیں۔سردی اتنی زیادہ بڑھ گئی تھی کہ وہ بری طرح کانپنے لگا۔اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے اور اس کی گردن کے عقبی بال بھی خوف سے اکڑ گئے تھے۔اس نے اپنی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے کی کوشش کی لیکن اسے کچھ دکھائی نہیں دے پایا۔

یہ ناممکن تھا......وہ یہاں نہیں آ سکتے......لٹل ونجنگ میں تو کبھی نہیں......اس نے اپنی سماعت پر زور ڈالا......دکھائی دینے سے پہلے ان کی آواز سنائی دے جائے گی......

''میں ڈیڈی کو بتاؤں گا......تم کہاں ہو......کہاں ہو؟......تم کیا کر رہے ہو؟'' ڈڈلی سسکتا ہوا بولا۔

''ذرا خاموش رہو......میں سننے کی کوشش......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

لیکن وہ خاموش ہو گیا کیونکہ اسے وہ چیز سنائی دینے لگی تھی جس کا اسے خدشہ ہو رہا تھا۔ان کے علاوہ بھی گلی کوئی اور موجود تھا جو لمبی، گھر گھراتی، کھڑکھڑاتی اور تیز سانس اندر کھینچ رہا تھا۔ہیری کو دہشت کا گہرا جھٹکا لگا اور وہ ٹھنڈی ہوا میں کانپنے لگا۔

''اسے بند کرو......میں کہتا ہوں اسے بند کرو......ورنہ میں تمہیں مکا مار دوں گا۔میں سچ کہہ رہا ہوں......میں مکا مار دوں گا......''

''ڈڈلی چپ......''

دھم......

ھیری کے سر پر ایک زوردار مکا پڑا اور اس کے پیر زمین سے اکھڑ گئے۔ اس کی آنکھوں کے سامنے تارے ٹمٹما اُٹھے۔ ایک گھنٹے میں دوسری بار ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کے سر کے دو ٹکڑے ہو گئے ہوں۔ اگلے ہی لمحے وہ دھڑام سے زمین پر گر گیا اور چھڑی اس کے ہاتھوں سے نکل گئی۔

''ڈڈلی بیوقوف کہیں کے......'' ہیری چیخ اُٹھا۔ درد کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے لیکن وہ اپنے ہاتھ پیر کے بل چلتے ہوئے اندھیرے میں اپنی چھڑی ڈھونڈنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسے ڈڈلی کے چلنے کی آ رہی تھی جو لڑکھڑاتے ہوئے گلی میں آگے کی طرف جا رہا تھا۔

''ڈڈلی واپس آ جاؤ......تم سیدھا اسی کے پاس ہی جا رہے ہو۔''

ایک بھیانک چیخ سنائی اور ڈڈلی کے قدموں کی آہٹ رُک گئی۔ اسی پل ہیری کو پیچھے سے بھی تیز ٹھنڈک کا احساس ہوا۔ اس کا ایک ہی مطلب ہو سکتا تھا کہ وہ ایک سے زیادہ ہیں۔

''ڈڈلی اپنا منہ بند رکھنا۔ تم چاہے جو بھی کرو......اپنا منہ کس کر بند رکھنا......چھڑی......'' ہیری دہشت میں چیخا اور اس نے اپنے ہاتھ مکڑیوں کی طرح زمین پر گھمائے۔ ''چھڑی کہاں ہے......اوہ اجالا ہو......''

جادوئی کلمہ اس کے منہ سے خود بخود ہی نکل گیا تھا کیونکہ وہ چھڑی تلاش کرنے کی کوشش میں روشنی کی اشد ضرورت کو محسوس کر رہا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ اس کے دائیں جانب کچھ ہی انچ دور روشنی کا ہالہ نمودار ہو گیا تھا۔ چھڑی کی نوک پر روشنی کی ننھی کرن جگمگا اُٹھی تھی۔ ہیری نے لپک کر اپنی چھڑی اُٹھائی اور کھڑا ہو کر پلٹا۔ اس کے پیٹ میں گہرا مروڑ اُٹھنے لگا۔

ایک لمبا نقاب پوش ہیولا اس کی طرف لہراتا ہوا چلا آ رہا تھا۔ اس کے پیر زمین سے کئی انچ اوپر اُٹھے ہوئے تھے۔ اس کے چوغے کے نیچے اس کا چہرہ یا پیر نہیں دکھائی دے رہے تھے۔ پاس آتے ہوئے وہ ہیولا زور زور سے سانس کھینچ رہا تھا۔

پیچھے کی طرف لڑکھڑاتے ہوئے ہیری نے اپنی چھڑی سیدھی کی اور تیز آواز میں چیخا۔

''پشت بان نمودارم......''

اسے اپنی آواز دھیمی اور دور سے سنائی دیتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کی چھڑی سے دھوئیں کی سفید لہر نکلی جو اگلے ہی پل غائب ہو گئی۔ روح کھچڑ ذرا سا رُکا اور پھر اس کی طرف بڑھنے لگا۔ جادوئی کلمہ پوری طرح سے کام نہیں کر رہا تھا۔ ہیری کے دماغ میں دہشت پھیلنے لگی اور وہ لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ روح کھچڑ اس کی طرف بڑھتا آ رہا تھا۔ ہیری نے خود کو سنبھالا اور ہدایت دینے لگا......توجہ کو مرتکز کرو......یکسو کرو!

اسی لمحے روح کھچڑ کے چوغے کی آستین میں سے زرد، گندا اور پھپھوندی زدہ ہاتھ باہر نکل کر اس کی طرف بڑھنے لگا۔ ہیری کے

کان سنسنا اُٹھے۔

''پشت بان نمودارم......''

ھیری کی سماعت میں اپنی نیم خوابیدہ سی آواز پڑی۔اس کی چھڑی سے سفید دھوئیں کی ایک اور لہر جھلملائی جو پچھلی لہر جتنی ہی کمزور اور ناقص ثابت ہوئی۔اب وہ کچھ نہیں کرسکتا تھا۔وہ اس جادوئی کلمے کو صحیح طریقے سے پڑھ نہیں پا رہا تھا......
اسے اپنے دماغ میں تیکھی ہنسی سنائی دے رہی تھی......روح کھچڑ کی کھڑکھڑاتی ہوئی سانس کی بدبو اس کے پھیپھڑوں میں اترنے لگی تھی۔اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ پانی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔سوچو......کوئی خوشی بھرا خیال سوچو......
لیکن اس کے اندر خوشی کا نام ونشان تک نہیں تھا۔روح کھچڑ کی برفیلی انگلیاں اس کے گلے پر اپنی گرفت سخت کرنے لگیں۔تیکھی ہنسی اب تیز ہوتی جا رہی تھی اور اس کے دماغ میں ایک تیز آواز گونجنے لگی۔'موت کے سامنے سر جھکاؤ ھیری!...... ہوسکتا ہے کہ اس میں درد نہ ہو...... مجھے معلوم نہیں......میں کبھی مرا ہی نہیں ہوں......'
وہ دوبارہ رون اور ہرمائنی کو کبھی نہیں دیکھ پائے گا۔اور جب وہ سانس لینے کیلئے بری طرح سے تڑپا تو اس کے دماغ میں ان دونوں کے مسکراتے ہوئے چہرے نمودار ہو گئے۔

''پشت بان نمودارم......''

ھیری کی چھڑی سے ایک بڑا سفید قطبی ہرن نکلا اور اس نے اپنے سینگوں سے روح کھچڑ کو اُٹھا کر پیچھے پھینک دیا۔روح کھچڑ عجیب سے انداز سے کانپا اور اگلے ہی لمحے چمگادڑ کی طرح ہوا میں اوپر اُڑ گیا۔شاید وہ ہرن کے سینگوں کی زوردار ضرب سے گھائل ہو چکا تھا۔
''اس طرف......'' ھیری نے گھوم کر چیختے ہوئے کہا۔اپنی روشن چھڑی کو مضبوطی سے تھام کر وہ گلی کی دوسری نکڑ کی طرف بھاگا۔
''ڈڈلی......ڈڈلی......''
مشکل سے دس بارہ قدم بھاگتے ہوئے وہ اس کے سر پر پہنچ گیا۔ڈڈلی زمین پر پڑا ہوا تھا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ کس کر منہ پر باندھ رکھے تھے۔دوسرا روح کھچڑ اس کے اوپر جھکا ہوا تھا اور اپنے چپچپے ہاتھوں سے ڈڈلی کی دونوں کلائیاں جکڑے ہوئے تھا۔وہ دھیرے دھیرے محبت سے اس کے ہاتھوں کو منہ سے ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا اور اپنے نقاب والے سر کو ڈڈلی کے چہرے کی طرف اس طرح جھکا رہا تھا جیسے وہ اسے چومنا چاہتا ہو......
''اس پر حملہ کرو......'' ھیری زور سے گرجا۔سفید ہرن تیزی سے چوکڑی بھرتا ہوا روح کھچڑ کی طرف لپکا۔جب روح کھچڑ کا نقاب کے پیچھے چھپا چہرہ ڈڈلی کے چہرے سے بس انچ بھر ہی دور رہ گیا تھا،ٹھیک اسی وقت سفید ہرن نے اپنے سینگوں کو روح کھچڑ کی پسلیوں میں دھنسا دیا اور پورے جھٹکے کے ساتھ اسے ہوا میں اوپر کی طرف اچھال دیا۔وہ پہلے روح کھچڑ کی طرح کھڑکھڑاتی ہوئی سانس کے ساتھ ہوا میں اچھلا اور پھر یوں سیاہ اندھیرے میں غائب ہو گیا جیسے اسے ڈر ہو کہ ہرن اس کے پیچھے جست لگا کر دوبارہ حملہ

کر دے گا۔سفید ہرن گلی کے سرے تک بھاگتا ہوا گیا اور پھر اندھیرے میں پھیلی سفید دھند میں کہیں گم ہو گیا۔

چاند، ستارے اور سٹریٹ لائٹس کی دھندلی روشنی دوبارہ دکھائی دینے لگی۔گلی میں گرم ہوا کے جھونکے پھر سے چلنے لگے۔ پہلو میں موجود باغیچے کے درختوں کے پتے سرسرانے لگے اور گہرا سناٹا کسی قدر زائل ہو گیا۔منگولیا کریسنٹ پر چلنے والی کاروں کی دھیمی دھیمی آوازیں اب دوبارہ سنائی دینے لگی تھیں۔ ہیری ابھی تک دم بخود سا کھڑا تھا جیسے وہ سکتے میں مبتلا ہو۔معمول کی کیفیت میں آتے ہوئے اس کے بدن تمام اعضاء بری طرح پھڑک رہے تھے۔ایک پل بعد اسے یہ محسوس ہوا کہ اس کی ٹی شرٹ اس کے بدن سے چپکی ہوئی تھی۔وہ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔ابھی ابھی جو ہوا تھا، اسے اس پر یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔اژقبان کے روح کھچڑ یہاں آئے تھے......لٹل ونجنگ میں۔

ڈڈلی سسکیاں بھرتا ہوا اور کانپتا ہوا زمین پر ہی پڑا رہا۔ ہیری جھک کر دیکھنے لگا کہ کیا ڈڈلی اُٹھ کر کھڑا ہو سکتا ہے؟ لیکن اسی وقت اسے پیچھے سے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ بغیر سوچے سمجھے اس نے اپنی چھڑی دوبارہ بلند کر دی اور ناگہانی آفت کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو گیا۔اس نے دیکھا کہ سامنے کی طرف سے پاگل بڑھیا پڑوسن مسز فگ ہانپتی ہوئی آ رہی تھیں۔ان کے الجھے ہوئے سفید بال ان کے جوڑے سے نکل کر بکھر چکے تھے۔ان کے ہاتھ میں ایک شاپنگ بیگ جھول رہا تھا اور ان کے پیر ان کی سلیپروں میں سے آدھے باہر نکلے ہوئے تھے۔ ہیری نے جلدی سے اپنی چھڑی چھپانے کی کوشش کی لیکن......

''نادان لڑکے! اسے اندر مت رکھو!'' وہ جلدی سے چیخیں۔'' آس پاس اور بھی تو ہو سکتے ہیں......اوہ! میں منڈنگس فلی چر کو جان سے مار ڈالوں گی......''

دوسرا باب

الّوؤں کا دھاوا

''کیا مطلب......؟'' ھیری نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

''منڈنگس چلا گیا۔'' مسز فگ اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے بولیں۔ ''وہ کسی کے بہاری ڈنڈے کے پیچھے سے گری کڑاہیوں کا سودا کرنے چلا گیا۔ میں نے اس سے صاف صاف کہا تھا کہ اگر وہ گیا تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی لیکن پھر بھی اس نے میری ایک نہیں سنی۔ روح کھچڑ...... وہ تو قسمت اچھی تھی جو میں اپنی بلی ٹبلس کو نگرانی کیلئے چھوڑ گئی تھی......لیکن اب ہمیں یہاں زیادہ دیر رُکنا نہیں چاہئے۔ جلدی کرو۔ تمہیں جلد از جلد گھر پہنچنا چاہئے۔ اوہ! اس سے مصیبتوں کا پہاڑ کھڑا ہو جائے گا۔ میں اسے مار ڈالوں گی......''

تنگ گلی میں روح کھچڑ کو دیکھ کر ھیری کو جتنا سکتہ طاری ہوا تھا اتنا ہی سکتہ اسے یہ جان کر ہونے لگا کہ بلیوں کے پیچھے دیوانی یہ پاگل سی بڑھیا پڑوسن روح کھچڑوں کی حقیقت کے بارے میں جانتی تھی۔

''کک......کیا آپ جادوگرنی ہیں؟''

''میں جادوگرنی نہیں، گھنا چکر ہوں۔ میں جادوئی کلمات کیلئے ناکارہ ہوں اور منڈنگس یہ بات اچھی طرح جانتا ہے۔ اس لئے روح کھچڑوں سے مقابلہ کرنے کیلئے میں تمہاری مدد کیسے کر سکتی تھی؟ لیکن میرے خبردار کرنے کے باوجود بھی وہ تمہاری نگرانی کا کام چھوڑ کر چلا گیا......''

''نگرانی......تو منڈنگس میری نگرانی کر رہا تھا؟......اچھا تو وہ گولی جیسی آواز اسی کی ہی ہوگی۔ وہ یقیناً میرے گھر کے سامنے سے نقاب بھر کے گیا ہوگا......''

''ہاں......ہاں! لیکن قسمت اچھی رہی کہ میں احتیاط کے طور پر ٹبلس کو کار کے نیچے چھوڑ گئی تھی۔ ٹبلس نے آکر مجھے منڈنگس کے جانے کی خبر دی تھی۔ لیکن جب تک میں تمہارے گھر کے سامنے پہنچی تو تم وہاں سے جا چکے تھے۔ اوہ خدایا!......اب......ڈمبل ڈور کیا کہیں گے؟ تم......'' وہ ڈڈلی کی طرف مڑ کر بے چینی سے اس کا جائزہ لینے لگیں جو اب بھی زمین پر پڑا ہوا تھا۔ ''اپنے گوشت کے

اس گٹھڑ کو اُٹھاؤ......جلدی کرو......''

''آپ ڈمبل ڈور کو بھی جانتی ہیں؟'' ہیری نے انہیں گھورتے ہوئے پوچھا۔

''ظاہر ہے! میں ڈمبل ڈور کو جانتی ہوں۔ ڈمبل ڈور کو کون نہیں جانتا لیکن سنو!......اگر روح کھچڑ دوبارہ واپس آ گئے تو میں تمہاری ذرا بھی مدد نہیں کر پاؤں گی۔ میں تو جادو سے ٹیبلس کا بھی روپ نہیں دھار سکتی ہوں۔''

وہ نیچے جھکیں اور اپنے جھریوں بھرے ہاتھ سے ڈڈلی کا بھاری بھرکم بازو پکڑ کر اوپر کھینچنے لگیں۔

''اُٹھو!...... چربی کے پہاڑ......اُٹھو!''

لیکن ڈڈلی یا تو اُٹھ ہی نہیں سکتا تھا یا پھر اُٹھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ اس کا چہرہ فق پڑ چکا تھا اور وہ زمین پر پڑے پڑے بری طرح کانپ رہا تھا۔ اس نے ابھی تک اپنا منہ مضبوطی سے بند کر رکھا تھا۔

''میں اسے اُٹھاتا ہوں۔'' ہیری نے ڈڈلی کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔ بہت کوشش کے بعد وہ اسے کھڑے کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔ ڈڈلی بے ہوش ہونے کے آخری کنارے پر جھول رہا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی پتلیاں آنکھوں میں گول گول گھوم رہی تھیں۔ اس کی پیشانی پسینے سے نہائی ہوئی تھی۔ جیسے ہی ہیری نے اسے کھڑا کیا تو وہ خطرناک انداز میں جھول سا گیا۔

''جلدی کرو......'' مسز فگ خوفزدہ آواز میں چیخیں۔

ہیری نے ڈڈلی کا ایک بھاری بھرکم بازو اپنے کندھے پر ڈالا اور اپنا ہاتھ اس کی وسیع کمر میں ڈال کر اسے سڑک کی طرف کھینچنے لگا۔ وہ اس کے بھاری بوجھ کے نیچے بری طرح دبا ہوا تھا۔ مسز فگ ان کے آگے آگے چل رہی تھیں اور پریشانی بھری نظروں سے آگے والے موڑ کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ جب وہ لوگ ویسٹریا واک میں داخل ہوئے تو مسز فگ ہیری سے مخاطب ہوئیں۔

''اپنی چھڑی باہر ہی رکھنا۔ اب پوشیدگی کے قانون کی پرواہ مت کرو۔ ویسے بھی بہت بڑی مصیبت کھڑی ہونے والی ہے۔ ہمیں ڈریگن کیلئے بھی اتنی ہی بڑی سزا ملے گی جتنی کہ اس کے انڈے کیلئے۔ نابالغ جادوگروں کے سکول سے باہر جادو کرنے کی پابندی کے قانون کے بارے میں اب سوچنے کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ڈمبل ڈور کو اسی بات کا اندیشہ تھا......سڑک کے کنارے پر کون کھڑا ہے؟......اوہ! یہ تو مسٹر پیرنٹائس ہیں......اپنی چھڑی اندر مت کر و لڑکے۔ میں نے تمہیں بتایا ہے نا کہ میں کسی کام کی نہیں ہوں...... میں تمہاری مدد نہیں کر پاؤں گی۔''

چھڑی کو تھامے رکھنا اور ساتھ ہی ڈڈلی جیسے ہاتھی کا بوجھ بھی سنبھالنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ ہیری کی ہڈیاں تک جھنجھنا اُٹھی تھی۔ ہیری نے پوری قوت کے ساتھ اپنے خالہ زاد بھائی کی پسلیوں میں اپنی کہنی گاڑ دی، مگر لگتا تھا کہ ڈڈلی کو خود چلنے کی کوئی خواہش نہیں تھی۔ وہ تو بس ہیری کے کندھے پر ہی بے جان لاشے کی طرح پڑا ہوا تھا۔ اس کے بڑے بڑے پیر زمین پر گھسٹتے ہوئے جا رہے تھے۔

''مسز فگ! آپ گھنا چکر ہیں۔ یہ بات آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی؟ میں اتنی بار آپ کے گھر میں آ چکا ہوں، آپ نے پہلے تو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا؟'' ہیری نے چلنے کی کوشش میں ہانپتے ہوئے پوچھا۔

''یہ ڈمبل ڈور کی ہدایت تھی۔ مجھے تم پر نظر رکھنا تھی لیکن کچھ بتانا نہیں تھا۔ تم بہت چھوٹے تھے۔ ہیری! مجھے افسوس ہے کہ تم جب میرے گھر آتے تھے تو میں تمہیں پریشان کرتی تھی لیکن ڈرسلی گھرانے کو اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ تمہیں میرے گھر میں آنا اچھا لگتا ہے تو وہ تمہیں کبھی میرے گھر نہیں آنے دیتے۔ تمہیں معلوم ہے۔ یہ آسان نہیں تھا...... لیکن اوہ!'' انہوں نے پریشانی کے عالم میں ایک بار پھر اپنے ہاتھوں کو مسلا۔ ''جب ڈمبل ڈور کو پتہ چلے گا تو کیا ہو گا؟...... منڈنگس کو نصب شب تک پہرہ دینا تھا پھر وہ درمیان میں کیسے چلا گیا...... وہ جانے کہاں ہے؟ میں ڈمبل ڈور کو اس حادثے کی خبر کیسے دوں؟ میں تو ثقاب اڑان بھی نہیں بھر سکتی......''

''میرے پاس الو ہے، آپ اس کا استعمال کر سکتی ہیں۔'' ہیری نے کراہتے ہوئے کہا اور یہ سوچنے لگا کہ کہیں ڈڈلی کے وزن سے اس کی ریڑھ کی ہڈی تو ٹوٹ نہیں جائے گی۔

''ہیری! تم سمجھتے نہیں ہو۔ ڈمبل ڈور کو بہت سرعت رفتاری سے کام کرنا پڑے گا۔ محکمے والوں کو نابالغ جادوگروں کی جادوئی حرکات وسکنات کا فوراً پتہ چل جاتا ہے۔ میرے لفظوں کو اچھی طرح سے یادداشت میں محفوظ کر لو۔ انہیں اب تک تمہاری حرکت کا پتہ چل چکا ہو گا......''

''لیکن میں تو روح کھچڑوں سے دفاع کر رہا تھا۔ میں نے جادو کا استعمال مجبوری کے عالم میں ہی کیا تھا کیونکہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ انہیں تو اس بات کی زیادہ فکر کرنا چاہئے کہ روح کھچڑ ویسٹریا واک میں کیوں منڈلا رہے تھے؟''

''اوہ میرے بچے! کاش ایسا ہی ہوتا...... لیکن مجھے ڈر ہے...... آہ! منڈنگس فلی چر! میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گی......''

ایک تیز کڑاکے دار آواز گونجی اور فضا میں شراب اور تمباکو کی ملی جلی تیز بدبو پھیل گئی۔ اسی لمحے گول مٹول چہرے والا ڈاڑھی منڈھا ایک شخص نمودار ہوا جس نے پھٹا ہوا اوورکوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی ٹانگیں کمان جیسی تھیں۔ اس کے لمبے بال نارنجی بھوری رنگت کے تھے اور اس کی سرخ آنکھیں پھولی ہوئی دکھائی دیتی تھیں جس سے وہ کسی شکاری کتے جتنا رنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سفید چیز بھی تھی جس دیکھتے ہی ہیری فوراً پہچان گیا کہ یہ غیبی چوغہ تھا۔

منڈنگس نے حیرت نظروں سے مسز فگ، ہیری اور ڈڈلی کو گھورتے ہوئے پوچھا۔ ''کیا ہوا؟...... فگ! تمہیں تو روپوش رہنا تھا......؟''

''میں تمہیں مزہ چکھاتی ہوں......'' مسز فگ چیخ کر غرائیں۔ ''بدمعاش کہیں کے...... روح کھچڑوں نے یہاں حملہ کر دیا تھا اور تم...... گھٹیا انسان...... بھگوڑے، لالچی چور کہیں کے......''

''روح کھچڑوں نے......؟'' منڈنگس کی آنکھیں پھٹ گئیں۔ ''اور یہاں......''

''ہاں یہاں! گھامڑ کی اولاد...... یہاں لٹل ونجنگ میں۔'' مسز فگ نے چیختے ہوئے کہا۔ ''جس لڑکے کی تمہیں حفاظت کرنا تھی۔ روح کھچڑوں نے اسی پر حملہ کر دیا تھا......''

''اوہ!'' منڈنگس نے آہستگی سے کہا۔ وہ عجیب نظروں سے ہیری اور مسز فگ کو گھورتا رہا اور پھر بولا۔ ''اوہ...... میں......''

''اور تم چوری کی کڑاہیاں کا سودا کرنے کیلئے چلے گئے تھے۔ میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ مت جانا...... میں نے تم سے کہا تھا نا......؟''

''مم...... میں!'' منڈنگس کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ ''یہ پیسے کمانے کا بہت اچھا موقعہ تھا، اسے بھلا ہاتھ سے کیسے جانے دیتا......؟''

مسز فگ فرط طیش سے کانپنے لگیں اور پھر یکا یک ان کا ہاتھ اوپر اُٹھا اور شاپنگ بیگ گھومتا ہوا زور سے منڈنگس کے چہرے اور گردن پر جا ٹکرایا۔ اس کی آواز سے لگا کہ اس میں بلیوں کے کھانے کے سامان کے ڈبے بھرے ہوئے تھے۔

''اووچ!...... پاگل بڑھیا...... دور ہٹو!...... دور ہٹو۔ کسی کو ڈمبل ڈور کو اطلاع کرنا ہوگی۔''

''ہاں! کرنا ہوگی......'' مسز فگ نے چیخ کر کہا اور اپنے شاپنگ بیگ کو دوبارہ ہوا میں لہرا کر منڈنگس کو دوبارہ چوٹ لگانے کی کوشش کی۔ ''اور بہتر یہی ہوگا کہ یہ خبر تم انہیں دو اور انہیں یہ بھی بتاؤ کہ تم وہاں پر مدد کرنے کیلئے کیوں موجود نہیں تھے......''

''اتنا بھڑکنے کی ضرورت نہیں ہے......'' منڈنگس نے جلدی سے کہا اور ہاتھ سے شاپنگ بیگ کو پرے دھکیل کر خود کو بچایا۔

''میں جا رہا ہوں...... ہاں میں ہی جا رہا ہوں......''

پھر ایک کڑاکے کی آواز کے ساتھ وہ نقاب اُڑان بھر گیا اور نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''مجھے یقین ہے کہ ڈمبل ڈور اس کا خون پی جائیں گے......'' مسز فگ نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔ ''اب چلو ہیری! تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟''

ہیری نے فیصلہ کیا کہ وہ مسز فگ کو یہ بتانے میں اپنی بچی کھچی سانس برباد نہیں کرے گا کہ ڈڈلی کے بھاری بھرکم وزن کو اُٹھا کر چلنا کتنا دشوار کام تھا۔ اس نے نیم بے ہوش ڈڈلی کو جھٹکا دیا اور لڑکھڑاتے ہوئے آگے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ پرائیویٹ ڈرائیو میں داخل ہوئے تو مسز فگ نے جلدی سے کہا۔ ''میں تمہیں گھر کے دروازے تک لے چلتی ہوں۔ کہیں آس پاس اور روح کھچڑ نہ ہوں...... اوہ! کتنا برا ہو گیا...... اور تمہیں ان سے خود مقابلہ کرنا پڑا...... جبکہ ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ تمہیں کسی بھی قیمت پر جادو کرنے سے روکنا ہوگا...... لیکن اب کیا ہو سکتا ہے؟...... پھٹے ہوئے دودھ پر رونے سے کیا فائدہ؟ اب تو بلی جال میں پھنس ہی چکی ہے......''

''تو ڈمبل ڈور...... میری نگرانی کروا رہے تھے؟'' ہیری نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔

''اور کیا؟...... تمہیں کیا لگتا تھا کہ جون کی تعطیلات کے بعد وہ تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دیں گے؟'' مسز فگ نے تلخی سے کہا۔

''اوہ خدایا! لوگ تمہیں سمجھدار سمجھتے ہیں لیکن تم اتنا بھی نہیں سمجھ پائے......'' مکان نمبر چار کے سامنے پہنچ کر انہوں نے مزید کہا۔ ''اچھا تو......اب اندر جاؤ اور وہیں رہنا۔ مجھے امید ہے کہ کوئی نا کوئی جلد ہی تم سے رابطہ کرے گا......''

''آپ لوگ اب کیا کریں گے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

مسز فگ نے کانپتے ہوئے اندھیری سڑک کی طرف دیکھا اور بولیں۔ ''میں تو سیدھے گھر جا رہی ہوں۔ میں اگلی ہدایت کا انتظار کروں گی۔ اچھا تو اب گھر کے اندر ہی رہنا......شب بخیر!''

''ذرا ٹھہریئے! ابھی مت جائیں...... مجھے آپ سے بہت ساری باتیں پوچھنا ہیں۔''

لیکن مسز فگ اس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی جا چکی تھیں۔ ان کے سلیپروں کی چاپ اور شاپنگ بیگ کے جھولنے کی آواز دھیمی ہوتی جا رہی تھی۔

''رُکیئے تو......'' ہیری ان کے عقب میں زور سے چلایا۔ ڈمبل ڈور سے رابطے میں رہنے والے کسی بھی فرد سے اسے سینکڑوں سوال جواب کرنا تھے۔ لیکن اگلے ہی پل مسز فگ اندھیری گلی میں گم ہو کر گئیں۔ تیوریاں چڑھاتے ہوئے ہیری نے اپنے کندھے پر ڈڈلی کے بوجھ کو سنبھالا اور مکان کے باغیچے کی طرف بمشکل آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

گھر کے ہال کی لائٹ روشن تھی۔ ہیری نے اپنی چھڑی جینز پینٹ کے پچھلی طرف رکھتے ہوئے گھر کی گھنٹی بجائی۔ اگلے ہی لمحے اسے صدر دروازے پر پٹونیہ آنٹی کا ہیولا بڑھتا ہوا دکھائی دیا اور پھر دروازہ کھل گیا۔

''اوہ میرے بچے! آج بہت دیر لگا دی۔ میں تو پریشان ہونے لگی تھی......اوہ! کیا ہوا؟ میرے بچے کو کیا ہوا؟ ڈڈلی بیٹا......''

ہیری نے ڈڈلی کو کنکھیوں سے دیکھا اور موقعہ پاتے ہی اس کے بازو کے نیچے سے نکل گیا۔ ڈڈلی ایک لمحے کیلئے اسی جگہ پر ڈگمگایا۔ اس کا چہرہ سبز ہو چکا تھا......پھر اس نے اپنا منہ کھولا اور دروازے کے میٹ کے اوپر ہی قے کر ڈالی۔

''آہ......ڈڈلی......ڈڈلی! میرے بچے، تمہیں کیا ہوا......ورنن......ورنن؟''

ہیری کے انکل لپکتے ہوئے لیونگ روم سے باہر نکلے۔ جب بھی وہ پریشان ہوتے تھے تو اس کی بھاری مونچھیں ادھر ادھر پھڑ کنے لگتی تھیں اور اس وقت بھی کچھ ایسا ہی دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بھاگتے ہوئے پٹونیہ آنٹی کی مدد کرنے کیلئے پہنچ گئے جو قے کی گندگی سے بچتی ہوئی ڈڈلی کو اندر لانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

''اوہ ورنن! ڈڈلی بیمار ہے......'' وہ بے چینی سے بولیں۔

''تمہیں کیا ہوا میرے بیٹے؟......کیا ہوا؟......کیا مسز پولکس نے کھانے میں تمہیں کوئی خراب چیز کھلا دی ہے......؟''

''تمہارے کپڑوں پر اتنی دھول کیوں ہے، بیٹے؟ کیا تم زمین پر گر گئے تھے؟''

''ذرا ٹھہرو......بیٹے! تمہارے ساتھ کسی نے مار پیٹ تو نہیں کی؟''

پٹونیہ آنٹی کی چیخ نکل گئی۔

''پولیس کوفون کرو، ورنن!......جلدی کرو، پولیس کوفون کرو!......ڈڈلی بیٹا!اوہ ممی کی جان، بتاؤ توسہی کس نے تمہارے ساتھ ایسا کرنے کی ہمت کی؟''

اس ہنگامے میں کسی کا بھی دھیان ہیری کی طرف نہیں گیا۔اس بات سے وہ کافی خوش تھا۔ورنن انکل کے دھڑام سے دروازہ بند کرنے سے پہلے ہی وہ اندرداخل ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔جب مسٹرڈرسلی ہال سے ہوتے ہوئے باورچی خانے کی طرف جانے لگےتو ہیری چپ چاپ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

''یہ کس نے کیا بیٹا؟......ہمیں اس کا نام بتاؤ۔پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں!ہم اس کی اچھی خبرلیں گے۔''

''شش......ورنن!وہ کچھ کہنے کی کوشش کررہاہے۔وہ کون تھا ڈڈلی؟اپنی ممی کو بتاؤ۔''

جب ہیری کا پیرپہلی سیڑھی پرتھا اسی وقت ڈڈلی کے منہ سے آواز نکلی۔''وہ......''

ہیری کا پیرسیڑھی پرہی جم کررہ گیا۔اس نے اپنا چہرہ بھینچ لیااور کسی دھما کے کیلئے خودکوتیار کرنے لگا۔

''لڑکے...... یہاں آؤ!''

دہشت اور غصے کے ملے جلے جذبات کے ساتھ ہیری نے اپنا پیرآہستگی سے سیڑھی سے پیچھے ہٹایااور مسٹرڈرسلی کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔باہر کے اندھیرے ماحول کے بعد پٹونیہ آنٹی کا صاف ستھرے باورچی خانے کی آب وتاب کچھ عجیب سی لگ رہی تھی۔پٹونیہ آنٹی ڈڈلی کوایک کرسی پربٹھارہی تھیں۔وہ اب بھی سبزرنگت میں ڈوبا ہوادکھائی دے رہاتھا۔ورنن انکل سنک کے سامنے کھڑے ہوکر اپنی چھوٹی چھوٹی بھینچی ہوئی آنکھوں سے ہیری کوگھوررہے تھے۔

''تم نے میرے بیٹے کے ساتھ کیا کیا؟''انہوں نے غرا کرپوچھا۔

''کچھ نہیں......''ہیری نے کہا حالانکہ وہ یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ورنن انکل اس کی بات پرکبھی یقین نہیں کریں گے۔

''اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا، ڈڈلی؟'' پٹونیہ آنٹی نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا جواب ڈڈلی کی چمڑے کی جیکٹ کے سامنے قے کوصاف کررہی تھیں۔''بیٹا!کیا ہوا......اس نے وہ کام کیا تھا؟......کیااس نے اس چیز کا استعمال کیا تھا؟''

کانپتے ہوئے ڈڈلی نے آہستگی سے اپنا سراثبات میں ہلادیا۔

پٹونیہ آنٹی ایک زوردار دھاڑ مارکررونے لگیں اور ورنن انکل نے اپنا مکا تان لیا۔ہیری تیکھی آواز میں بولا۔''میں نے کچھ نہیں کیا......میں نے اس کے ساتھ کچھ نہیں کیا...... یہ کام میں نے نہیں کیا...... یہ کام تو......''

لیکن ٹھیک اسی وقت باورچی خانے کی کھڑکی سے ایک الو دندناتا ہوااندرآگیااور ورنن انکل کے سر سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔وہ باورچی خانے میں منڈلانے لگا اور پھراس نے اپنی چونچ میں دباہواایک لفافہ ہیری کے پیروں کی طرف پھینک دیا۔اس کے بعدوہ

الّو بڑی نخوت کے ساتھ مڑا اور اپنے پروں سے فریج کے بالائی حصے کو چھوتا ہوا کھڑکی کی طرف بڑھا اور باغیچے سے ہوتا ہوا اندھیرے میں غائب ہو گیا۔

''الّو ......'' ورنن انکل دھاڑ کر بولے۔ ان کی کنپٹی کی رگ غصے سے پھڑک رہی تھی۔ انہوں نے باورچی خانے کی کھڑکی زوردار دھماکے کے ساتھ بند کر دی۔ ''ایک بار پھر الّو ...... میں اپنے گھر پر الّوؤں کو نہیں داخل ہونے نہیں دوں گا۔''

لیکن ہیری تو اس وقت لفافے کو کھول کر اندر سے چرمئی کاغذ کا خط نکال چکا تھا۔ اس کا دل اب اس کے حلق میں اچھل کر آ گیا تھا۔

پیارے ہیری پوٹر!

ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ نے آج رات کو نو بج کر تیئس منٹ پر ماگلو علاقے میں ایک ماگلو کی موجودگی میں پشت بان جادو کا استعمال کیا ہے۔

نابالغ جادوگر کے ممنوعہ جادوئی استعمالات کے قانون اور جادوئی پوشیدگی کی دفعات کی خلاف ورزی کرنے کے باعث آپ کا نام ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم و مخفی علوم سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ قوانین کے تحت محکمے کے معزز افسران کا وفد آپ کی رہائش گاہ پر پہنچ جائے گا تاکہ وہ آپ کی چھڑی کو توڑ سکے۔

چونکہ آپ کو پہلے بھی بین الاقوامی جادوگروں کے قانون کی دفعہ 13 کے تحت سرکاری طور پر متنبہ کیا جا چکا ہے کہ آپ نابالغ جادوگری قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں آپ کو مطلع کرتے ہوئے نہایت افسوس ہے کہ آپ کو 12 اگست کو صبح نو بجے جادوئی محکمے کی عدالت کے روبرو پیش ہو کر اپنے مقدمے کی سماعت کرنا ہوگی تاکہ آپ کی سزا کا تعین کیا جا سکے۔

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔

خیر اندیش

میفلڈا ہوپکرک

شعبہ برائے ممنوعہ استعمالات جادو

محکمہ جادو

ہیری نے خط دو بار پڑھا۔ ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی کی باتیں اسے غیر محسوس انداز میں سنائی دے رہی تھیں۔ اس کا دماغ سن ہو چکا تھا۔ اس کے دل و دماغ میں یہ بات زہر بجھے تیر کی مانند چبھ گئی تھی۔ اسے ہوگورٹس سے نکال دیا گیا تھا۔ اب سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔ اب وہ کبھی وہاں لوٹ کر نہیں جا پائے گا......

اس نے ڈرسلی گھرانے کے آگ بگولا افراد کی طرف دیکھا۔ ورنن انکل کا بینگنی چہرہ چلا رہا تھا اوران کی بند مٹھی اب بھی ہوا میں مکے برسا رہی تھی۔ پٹونیہ آنٹی ڈڈلی کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھیں۔ ڈڈلی ایک بار پھر قے کرنے والی کیفیت کا شکار نظر آ رہا تھا......

ہیری کا سکتے میں مبتلا دماغ بیدار ہونے لگا۔ 'محکمے کے معزز افسران کا وفد آپ کی رہائش گاہ پر پہنچ جائے گا تاکہ وہ آپ کی چھڑی توڑ سکے۔' اب بس ایک ہی راستہ بچا تھا۔ اسے فرار ہونا ہوگا...... ابھی اسی وقت...... ہیری یہ بات نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں جائے گا؟ اسے تو بس ایک ہی بات معلوم تھی۔ وہ ہوگورٹس میں رہے یا کہیں اور...... اسے اپنی چھڑی کی ضرورت تھی۔ سکتے کی حالت میں اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور باورچی خانے سے باہر نکلنے کیلئے مڑا۔

''کہاں جا رہے ہو؟'' پیچھے سے ورنن انکل چیخے۔ جب ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ تیزی سے لپک کر ہال کے دروازے کے سامنے آ کر کھڑے ہوگئے۔ ''ابھی پوچھ گچھ ختم نہیں ہوئی لڑکے......''

''میرے راستے سے ہٹ جایئے!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''تم یہیں ٹھہرو! پہلے میرے اس سوال کا جواب دو کہ میرے بیٹے کی یہ حالت......''

ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''اگر آپ میرے راستے سے نہیں ہٹے تو میں مجبوراً آپ پر جادو کا استعمال کر دوں گا۔''

''اب تم اس بات سے مجھے بیوقوف نہیں بنا سکتے۔ میں جانتا ہوں کہ تمہیں اس پاگل خانے جیسے سکول سے ہمیشہ کیلئے نکال دیا جائے گا کیونکہ تمہیں سکول سے باہر جادو کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔'' ورنن انکل غرا کر بولے۔

''مجھے اس پاگل خانے سے نکال دیا گیا ہے۔ اس لئے اب میں جو چاہوں کر سکتا ہوں۔ آپ کے پاس تین سیکنڈ کا وقت ہے۔ ایک......دو......''

اسی وقت باورچی خانے میں ایک تیز آواز گونجی۔ پٹونیہ آنٹی کی چیخ نکل گئی۔ ورنن انکل زور سے چلائے اور جھکے۔ لیکن اس رات کو تیسری بار ہیری اس آواز کے محور کو تلاش کرنے لگا جو اس کی وجہ سے نہیں پیدا ہوئی تھی۔ اسے یہ فوراً دکھائی دے گیا کہ ایک پریشان سا کڑیل الّو باورچی خانے کی کھڑکی کے بیرونی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور بند کھڑکی پر اپنی چونچ سے دستک دے رہا تھا۔

''الّو......'' ورنن انکل کراہتے ہوئے بولے۔

لیکن ان کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہیری بھاگ کر کھڑکی پر پہنچا۔

اس نے کھڑکی کھولی اور پھر الّو نے اپنا پیر اس کی طرف بڑھا دیا جس پر چھوٹا سا چرمئی کاغذ بندھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جیسے ہی ہیری نے خط اس کے پیر سے الگ کیا، اسی پل الّو اپنے پر پھڑ پھڑاتا ہوا اُڑ گیا۔ کانپتے ہوئے ہیری نے خط کھولا اور اس کے متن کو دیکھا جو عجلت میں کالی سیاہی سے لکھا گیا تھا۔

ہیری!

ڈمبل ڈور ابھی ابھی محکمے پہنچے ہیں اور اس معاملے کو سلجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اپنے انکل آنٹی کا گھر کسی صورت میں مت چھوڑنا اور اب جادو کا استعمال بھی بالکل مت کرنا۔ اپنی چھڑی ان کے حوالے مت کرنا۔ سمجھ گئے!

آرتھر ویزلی

ڈمبل ڈور معاملے کو سلجھانے کی کوشش کر رہے ہیں......اس بات کا کیا مطلب ہے؟ ڈمبل ڈور میں جادوئی محکمے کے فیصلوں کو بدلنے کی کتنی طاقت ہے؟ کیا اس بات کا امکان ہے کہ اسے پھر ہوگورٹس لوٹنے کی اجازت مل جائے؟ ہیری کو سینے میں امید کی ایک ننھی سی کرن جگمگائی لیکن اگلے ہی لمحے خوف نے اس کے دل ودماغ پر پھر سے قبضہ جما لیا تھا۔ وہ جادو کے استعمال کئے بغیر اپنی چھڑی ان کے حوالے کرنے سے کیسے بچ پائے گا؟ اسے محکمے کے افسران کا مقابلہ کرنا ہوگا لیکن اگر اس نے ایسا کیا تو سکول سے نکالنے کی بات تو رہنے ہی دیں، اسے اژقبان بھی بھیجا جا سکتا ہے۔

اس کا دماغ گھوڑے کی مانند سرپٹ دوڑ رہا تھا۔ وہ کہیں چھپ جائے اور محکمے کے افسران کی گرفت سے بچ جائے یا پھر وہ یہیں پر ٹھہرے اور اپنی گرفتار ہونے کا انتظار کرے۔ اس کے دل ودماغ میں یہ خواہش مچل رہی تھی کہ وہ سب ان باتوں کو نظرانداز کر کے فرار ہونے کے منصوبے کو قابل عمل بنائے لیکن وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ مسٹر ویزلی اس کی بھلائی ہی چاہیں گے......آخر ڈمبل ڈور نے اس سے بڑی مصیبتوں کا سامنا کیا تھا......

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''میں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔ اب میں یہیں رُکوں گا......''

وہ جھٹکے سے باورچی خانے کی میز کی طرف ڈڈلی اور پٹونیہ آنٹی کے سامنے پہنچ گیا۔ اس کے اچانک ارادہ بدلنے پر مسٹر ڈرسلی دنگ رہ گئے تھے۔ پٹونیہ آنٹی نے ورنن انکل کی طرف مایوسی کے عالم میں دیکھا۔ ان کی بینگنی کنپٹی کی رگ اب پہلے سے زیادہ پھڑک رہی تھی۔

''یہ الّو کہاں سے آئے تھے؟'' انہوں نے غراتے ہوئے پوچھا۔

''پہلا الّو جادوئی محکمے کی طرف سے آیا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ مجھے ہوگورٹس سکول سے نکال دیا گیا ہے......'' ہیری نے اطمینان کے ساتھ کہا۔ اس نے اپنے کانوں کو باہر سے سنائی دینے والی آوازوں پر بھی لگا رکھا تھا کہ کہیں محکمے کے افسران وہاں پہنچ تو نہیں گئے ہیں۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ مسٹر ڈرسلی کو چڑا کر گرجنے اور برسنے سے کہیں بہتر یہ تھا کہ ان کے سوالوں کے جواب دیا جائے اور وہ یہ کام زیادہ سکون سے انجام پا سکتا تھا۔ ''دوسرا الّو میرے دوست رون کے ڈیڈی نے بھیجا تھا جو جادوئی محکمے میں ملازمت کرتے ہیں......''

''جادوئی محکمہ......؟'' ورنن انکل گرجتے ہوئے بولے۔ ''تم جیسے لوگ سرکاری عہدوں پر بھی تعینات ہیں؟ اوہ اب سب سمجھ میں آ گیا۔ کوئی حیرانگی والی بات نہیں کہ یہ ملک شدید بحران کا شکار کیوں ہے اور کیوں خسارے میں جا رہا ہے؟''

جب ہیری نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا تو ورنن انکل نے غصے کے عالم میں اس کی طرف دیکھا اور غراتے ہوئے بولے۔ ''تمہیں سکول سے کیوں نکالا گیا......؟''

''کیونکہ میں نے جادو کا استعمال کیا تھا......''

''آہا......'' ورنن انکل غرائے اور انہوں نے فریج کے اوپر لاشعوری طور پر مکا رسید کر دیا۔ بھاری بھرکم مکے کی وجہ سے فریج کا دروازہ کھل گیا اور ڈڈلی کے ڈائٹنگ پروگرام کی اکلوتی پلیٹ تھرتھراتی ہوئی فرش پر گر گئی۔ ''تو تم یہ بات مانتے ہو......اب سیدھی طرح بتاؤ کہ تم نے ڈڈلی کے ساتھ کیا کیا تھا؟''

''کچھ نہیں......'' ہیری نے تھوڑا بگڑتے ہوئے کہا۔ ''وہ میں نے نہیں کیا تھا......''

''اسی نے کیا تھا......'' ڈڈلی اپنی پوری طاقت اکٹھی کر کے بڑبڑایا۔ ورنن انکل اور پیٹونیہ آنٹی نے ہیری کو چپ رہنے کا اشارہ کیا اور ڈڈلی کی بات سننے کیلئے نیچے جھک گئے۔

''بولو بیٹا!......اس نے کیا کیا تھا؟'' ورنن انکل آہستگی سے بولے۔

''میری جان......میرے چاند! ہمیں کچھ تو بتاؤ......'' پیٹونیہ آنٹی نے لاڈ سے کہا۔

''اس نے مجھ پر چھڑی تان لی تھی......'' ڈڈلی آہستگی سے بولا۔

''ہاں میں نے چھڑی تان لی تھی لیکن میں نے اس کا استعمال نہیں کیا تھا......'' ہیری نے غصے سے بولنا شروع کیا تھا لیکن......

''خاموش رہو......'' ورنن انکل اور پیٹونیہ آنٹی ایک ساتھ دھاڑے۔

''پھر کیا ہوا بیٹے......؟'' ورنن انکل نے کہا اور اپنی مونچھوں پر جلدی سے پھونک ماری۔

''گھپ اندھیرا چھا گیا تھا۔'' ڈڈلی نے کانپتے ہوئے کہا۔ ''ہر چیز اندھیرے میں ڈوب گئی اور پھر مجھے......کچھ آوازیں سنائی دیں۔ میرے دماغ کے اندر سے......''

ورنن انکل اور پیٹونیہ آنٹی نے دہشت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ دنیا میں انہیں جادو سے سب سے زیادہ نفرت تھی...... اس کے بعد ان پڑوسیوں کا نمبر آتا تھا جو پانی کے استعمال پر لگی پابندی کے باوجود گورنمنٹ کو دھوکا دینے سے باز نہیں آتے تھے...... لیکن عجیب وغریب جادوئی آوازیں سننے والے لوگ بھی اس فہرست میں غیر معمولی طور پر سب سے اوپر ہی آتے تھے۔ انہیں لگا کہ ڈڈلی کا ذہنی توازن بگڑ گیا ہے جو پاگل پن کی پہلی علامت تھا۔

پیٹونیہ آنٹی کا چہرہ فق پڑ گیا تھا اور انہوں نے اپنی آنکھوں میں بھرے ہوئے آنسوؤں کو بمشکل روکتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں کیا سنائی

دیا......؟''

لیکن ڈڈلی کچھ بول نہیں پا رہا تھا۔ دوبارہ کانپتی ہوئے اس نے اپنے سنہرے بالوں والا بڑا سا سر ہلا دیا۔ پہلے الّو کے آنے کے بعد ہیری دہشت زدہ ہوگیا تھا لیکن اس کے باوجود اس کی چھٹی حس بیدار ہوگئی۔ روح کھچڑوں کے سامنے زندگی کے سب سے برے پل یاد آتے ہیں۔ بگڑے اور ناز نخرے میں پالے گئے اور غنڈہ گردی کرنے والے ڈڈلی کو آخر کیا یاد آیا ہوگا؟

''تم کیسے گر گئے تھے بیٹے؟'' ورنن انکل نے پریشانی کے عالم میں آہستگی سے پوچھا۔ یہ آواز ویسی ہی تھی جیسے وہ کسی بہت بیمار شخص کے پلنگ کے پاس بیٹھے ہوئے ہوں۔

''میں لڑکھڑایا اور پھر گر گیا۔'' ڈڈلی نے کانپتے ہوئے کہا۔ ''اور پھر......''

اس نے اپنے کشادہ سینے کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری سمجھ گیا۔ ڈڈلی کو ضرور پھیپھڑوں میں سرد جکڑ بھرا احساس یاد آرہا ہوگا جب روح کھچڑا اس کی خوشیاں اور امیدوں کو ہڑپ کر رہے تھے۔

''خوفناک......'' ڈڈلی نے ٹوٹے الفاظ میں بتانے کی کوشش کی۔ ''سردی......بہت زیادہ سردی......''

''اچھا!'' ورنن انکل نے دم بخود ہوکر کہا جبکہ پٹونیہ آنٹی نے پریشانی کے عالم میں ڈڈلی کا ماتھا چھو کر دیکھا کہ اسے بخار تو نہیں ہے۔ ''پھر کیا ہوا......ڈڈلی میری جان!''

''ایسا لگا......ایسا لگا......ایسا لگا......جیسے......''

''جیسے تم دوبارہ کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گے......'' ہیری نے اس کی بات مکمل کرتے ہوئے کہا

''ہاں......'' ڈڈلی نے ہانپتے ہوئے سہم کر کہا۔

''اچھا!'' ورنن انکل نے کہا۔ وہ تن کر کھڑے ہوگئے اور ان کی آواز بھی پوری طرح بلند ہوگئی جیسے کسی نے ان کے والیم کی ناب نقطہ عروج تک پہنچا دی ہو۔ ''تم نے میرے بیٹے پر کوئی چکرانے والا جادو کر دیا تا کہ وہ آوازیں سنے اور یہ سوچے کہ وہ ہمیشہ پژمردہ رہے گا، ہے نا؟''

''مجھے آپ کو کتنی بار بتانا پڑے گا؟'' ہیری نے بھی بلند آواز میں کہا۔ اب اس کا غصہ ساتویں آسمان سے باتیں کرنے لگا تھا۔ ''یہ میں نے کیا......یہ تو دو روح کھچڑوں نے کیا تھا۔''

''دو......یہ بکواس نام ہے؟''

''روح......کھچڑ......'' ہیری نے آہستگی کے ساتھ دہرایا۔ ''وہ دو تھے......''

''اور یہ روح کھچڑ بچڑ کیا چیزیں ہیں......؟''

''وہ جادوگروں کی جیل اژقبان کے پہرے دار ہیں۔'' اچانک پٹونیہ آنٹی بول پڑیں۔

ان الفاظ کے بعد کئی پل تک تعجب آمیز خاموشی پھیلی رہی پھر پتونیہ آنٹی نے اپنے منہ پر ایسے ہاتھ رکھ لیا جیسے انہوں نے کوئی غلیظ بات کہہ ڈالی ہو۔ ورنن انکل انہیں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگے۔ ہیری کا تو دماغ بری طرح جھنجھنا اُٹھا تھا، وہ یوں ساکت بیٹھا ان کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے انہوں نے کوئی بم پھوڑ دیا ہو۔ مسز فگ کو تو ایک وقت مانا جا سکتا تھا لیکن پتونیہ آنٹی......؟

''آپ یہ کیسے جانتی ہیں؟'' ہیری نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

پتونیہ آنٹی خود حیران پریشان تھیں۔ انہوں نے ڈر کر معافی مانگنے والے انداز میں ورنن انکل کی طرف دیکھا پھر اپنا سر تھوڑا جھکا کر گھوڑے جیسے دانت دکھانے لگیں۔

''میں نے اس خوفناک لڑکے اور اپنی بہن کی باتیں سنی تھیں...... برسوں پہلے......'' وہ اٹکتے اٹکتے بول رہی تھیں۔

''اگر آپ میرے ماں باپ کے بارے میں بات کر رہی ہیں تو آپ ان کا نام کیوں نہیں لیتی ہیں؟'' ہیری نے بلند آواز میں کہا لیکن پتونیہ آنٹی نے اس کی بات ان سنی کر دی تھی۔ وہ بہت پریشان دکھائی دے رہی تھیں۔

ہیری ابھی تک حیرت کے بھنور میں غوطے کھا رہا تھا۔ برسوں پہلے ایک بار غصے میں پتونیہ آنٹی نے چلا کر کہا تھا کہ ہیری کی ماں جادوگرنی تھی لیکن اس کے علاوہ انہوں نے اس کے سامنے اپنی بہن کا ذکر کبھی نہیں کیا تھا۔ وہ حیران تھا کہ اتنے عرصے بعد بھی انہیں جادوئی دنیا کے بارے میں یہ بات یاد تھی، ورنہ عام طور پر تو وہ اپنی پوری قوت سے یہ اداکاری کرتی دکھائی دیتی تھیں کہ جادوئی دنیا کا کوئی وجود نہیں ہوتا......

ورنن انکل نے اپنا منہ کھولا پھر بند کر لیا۔ انہوں نے اسے دوبارہ کھولا اور ایک بار پھر بند کر لیا جیسے انہیں بات کرنے کیلئے موزوں الفاظ نہ مل رہے ہوں۔ پھر انہوں نے بولنے کی کوشش میں تیسری بار منہ کھولا اور ہکلاتے ہوئے بولے۔ ''تو اس کا مطلب...... یہ ہوا...... وہ...... سچ مچ...... ہوتے ہیں...... کھچڑی بچڑ......''

پتونیہ آنٹی نے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا......

ورنن انکل نے پہلے پتونیہ آنٹی کی طرف، پھر ڈڈلی کی طرف اور پھر ہیری کو بے یقینی کے عالم میں دیکھا جیسے وہ یہ گمان کر رہے ہو کہ ابھی کوئی زور سے ہنستا ہوا بول اُٹھے گا۔ 'اپریل فول......'

جب کوئی بھی کچھ نہیں بولا تو انہوں نے ایک بار پھر اپنی مونچھیں ہلاتے ہوئے اپنا منہ کھولنے کی کوشش کی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہہ پانے کی زحمت کر پاتے، اسی وقت ایک اور الّو وہاں آن دھمکا۔ کھڑکی اب بھی کھلی ہوئی تھی اور وہ الّو کسی توپ کے گولے کی مانند دندناتا ہوا اندر داخل ہوا اور باورچی خانے کا چکر کاٹ کر دھڑام کی آواز کے ساتھ میز کے اوپر اتر گیا۔ میز کے کنارے پر بیٹھا ڈڈلی اور پتونیہ آنٹی لاشعوری طور پر اچھل کر پیچھے ہٹے۔ ورنن انکل کے منہ سے آہ نکل گئی۔ ہیری نے جلدی سے الّو کی چونچ میں دبے ہوئے لفافے کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر لے لیا۔ الّو اپنی ڈاک کو پہنچانے کے بعد ایک بھی پل وہاں نہیں رُکا۔ وہ پھڑ پھڑاتا

ہوا اوپر اُٹھا اور باہر نکل گیا۔ ہیری لفافہ چاک کرنے لگا۔

''آج بہت زیادہ الّو آ چکے ہیں......'' ورنن انکل سرگوشی نما لہجے میں بڑبڑائے اور پھر انہوں نے آگے بڑھ کر کھڑکی کو دوبارہ بند کر دیا۔

پیارے ہیری پوٹر!

تقریباً بائیس منٹ پہلے آپ کو لکھے گئے ہمارے خط کے متن میں کی گئی تبدیلی کے بارے میں آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جادوئی محکمے نے فوری طور پر آپ کی چھڑی توڑنے کے حکم کو معطل کر دیا ہے۔ 12 اگست کے مقدمے کی سماعت تک آپ اپنی چھڑی اپنی تحویل میں رکھ سکتے ہیں۔ اسی سماعت میں اس بات کیلئے قانونی فیصلہ محفوظ کیا جائے گا۔ ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم و مخفی علوم کے معاملے میں سکول کے ہیڈماسٹر کے ساتھ تفصیلی گفتگو کے بعد محکمہ اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ سکول سے آپ کو نکالنے کا قانونی فیصلہ بھی اسی وقت ہی کیا جائے گا۔ لہٰذا مقدمے کی سماعت تک آپ خود کو سکول سے خارج ہی سمجھیئے۔ آپ کیلئے نیک تمناؤں کی حامی۔

خیر اندیش

میفلڈا ہوپکرک

شعبہ برائے ممنوعہ استعمالات جادو

محکمہ جادو

ہیری نے اس خط کو لگاتار تین بار پڑھا۔ اس کے سینے کی اذیت بھری گانٹھ اب ڈھیلی پڑ گئی تھی۔ اسے یہ جان کر بڑا سکون ملا تھا کہ اسے ابھی پوری طرح سکول سے نہیں نکالا گیا تھا حالانکہ اس کا خدشہ اب بھی برقرار تھا۔ اب سب کچھ بارہ اگست کو ہونے والی سماعت پر ہی منحصر تھا۔

''تو......؟'' ورنن انکل نے ہیری کو اس کے آس پاس کے ماحول سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔ ''اب کیا ہوا؟ انہوں نے تمہیں کوئی سزا دے دی؟ کیا تم لوگوں کو یہاں موت کی سزا ملتی ہے؟'' انہوں نے بعد میں یہ خیال ساتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''مجھے اس بارے میں مقدمے کی سماعت کا سامنا کرنا پڑے گا......''

''اور وہ لوگ......تمہیں وہاں سزا دیں گے۔''

''ایسا ہی لگتا ہے......''

''اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ مجھے ابھی بھی پرامید ہی رہنا چاہیئے۔'' ورنن انکل زہریلے انداز میں مسکرا کر بولے۔

''ٹھیک ہے،اب اگر آپ کی اجازت ہوتو......'' ہیری نے اُٹھ کر کھڑے ہوئے کہا۔ وہ تنہائی میں اس سارے معاملے پر غور وفکر کرنا چاہتا تھا۔اس کے علاوہ وہ رون، ہرمائنی اور سیریس کو خط بھیجنے کیلئے بھی بے قرار ہو رہا تھا۔

''نہیں......میں ابھی اجازت نہیں دے رہا ہوں۔'' ورنن انکل دھاڑے۔''بیٹھ جاؤ!''

''اب کیا ہوا؟'' ہیری نے عجلت میں پوچھا۔

''ڈڈلی......'' ورنن انکل چیخ کر گرجے۔''میں پوری بات جاننا چاہتا ہوں کہ میرے بیٹے کے ساتھ کیا ہوا ہے؟''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے چلا کر جواب دیا۔اس کی چھڑی اب بھی اس کے ہاتھ میں ہی موجود تھی اور غصے کی وجہ سے اس کی نوک پر سرخ سنہری چنگاریاں پھوٹنے لگی تھیں۔ڈرسلی گھرانے کے افراد دہشت میں سمٹ کر پیچھے ہو گئے۔ ہیری نے اپنے غصے کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی۔

''ڈڈلی اور میں منگولیا کریسنٹ اور ویسٹریا واک کے بیچ والی گلی میں سے گھر لوٹ رہے تھے۔ڈڈلی میرا مذاق اُڑانے لگا۔ میں نے اپنی چھڑی باہر نکالی لیکن اس کا استعمال نہیں کیا پھر دو روح کھچڑ وہاں آ گئے......''

''ٹھہرو...... یہ روح کھچڑ کیا بلا ہیں؟...... وہ کرتے کیا ہیں؟'' ورنن انکل نے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔ان کے چہرے پر عجیب تاثر پھیلا ہوا تھا۔

''میں نے آپ کو بتایا تو تھا......وہ انسان کے اندر کی ساری خوشیاں چوس لیتے ہیں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''اور اگر انہیں موقع مل جائے تو وہ بوسہ بھی لے لیتے ہیں۔''

''بوسہ لے لیتے ہیں......؟'' ورنن انکل نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔ان کی آنکھیں باہر اُبلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''اس بات کا کیا مطلب ہوا؟''

''بوسہ لینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ انسان کے منہ سے اس کی روح کو کھینچ کر باہر نکال لیتے ہیں۔'' ہیری نے لاپروائی سے کہا۔

پٹونیہ آنٹی کی چیخ نکل گئی تھی۔

''اس کی روح......انہوں نے اس کی روح تو......اس کی روح تو اب بھی اس کے اندر ہی ہے، ہے نا؟'' ورنن انکل خوف سے فق چہرے کے ساتھ گویا ہوئے۔انہوں نے ڈڈلی کو ہلا جلا کر ٹٹولا جیسے یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہو کہ اس کے اندر اس کی روح ابھی بھی کھڑ کھڑا رہی ہے یا نہیں......

''ظاہر ہے کہ وہ اس کی روح کو ہڑپ کرنے میں ناکام رہے،اگر ایسا ہوا ہوتا تو آپ کو معلوم ہو چکا ہوتا......'' ہیری نے چڑتے ہوئے کہا۔

''بیٹے !تم نے مقابلہ کر کے انہیں شکست دے دی ہو گی، ہے نا؟'' ورنن انکل نے ڈڈلی کی طرف دیکھ کر زور سے کہا۔وہ گفتگو کی

نوعیت کو اپنی دانش مندی کے مطابق پلٹنے کیلئے بے قرار دکھائی دے رہے تھے۔ ''یقیناً......تم نے انہیں زوردار مکا رسید کیا ہوگا؟''

''آپ روح کھچڑوں کو مکا نہیں مار سکتے ہیں......'' ہیری نے دانت بھینچ کر کہا۔

''تو پھر یہ صحیح سلامت کیوں ہے؟'' ورنن انکل نے رعونت بھرے انداز میں کہا۔ ''اس کی روح ابھی تک اس کے اندر کیسے بچی ہوئی ہے؟''

''کیونکہ میں نے انہیں بھگانے کیلئے پشت بان جادو کا استعمال کیا تھا......''

چٹاخ......

کمرے میں پروں کے پھڑ پھڑانے کی آواز سنائی دی اور چمنی میں سے راکھ گرنے لگی۔ چوتھا الّو چمنی کے راستے سے اندر آ چکا تھا اور زوردار آواز کے ساتھ زمین پر گرا اور پھر سنبھلا اور باورچی خانے میں اُڑنے لگا۔

''اوہ خدایا......میرے خدا!'' ورنن انکل بے تابی سے تڑپ اُٹھے۔ انہوں نے غیض وغضب کی کیفیت میں اپنی مونچھوں کو نوچ لیا اور بالوں کا گچھا اکھاڑ ڈالا۔ یہ حرکت انہوں نے کافی عرصے کے بعد کی تھی۔ ''میں ان الّوؤں کو اب یہاں برداشت نہیں کروں گا۔ میں بتا رہا ہوں کہ یہ سب میں اب قطعی طور پر برداشت نہیں کروں گا......''

ہیری لپک کر الّو کے پاؤں میں سے ایک چرمئی کاغذ کا ٹکڑا کھینچ چکا تھا۔ اسے یقین تھا کہ یہ خط ڈمبل ڈور کی ہی ہوگی جس میں انہوں نے موجودہ صورت حال کو واضح کر دیا ہوگا......روح کھچڑ، مسز فگ، جادوئی محکمے کے ارادے اور یہ بھی کہ اس معاملے کو کیسے سلجھانا چاہتے ہیں؟ لیکن زندگی میں پہلی بار اسے سیریس کی لکھائی دیکھ کر سخت مایوسی ہوئی۔ ورنن انکل کے الّوؤں کو برا بھلا کہنے کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اور اپنی آنکھوں کو سکوڑتے ہوئے ہیری نے سیریس کا پیغام پڑھا۔ اس دوران الّو پھر سے راکھ اُڑاتا ہوا چمنی سے باہر نکل چکا تھا۔

آرتھر نے ہمیں ابھی ابھی تمام حادثے کی خبر دی ہے۔ تم چاہے جو بھی کرو، گھر مت چھوڑنا۔

ہیری کو یہ خط بہت مختصر اور ادھورا محسوس ہوا۔ اس میں اسے موجودہ صورت حال کے بارے میں کسی قسم کا اندازہ لگانے کا کوئی اشارہ یا موقع نہیں مل پایا تھا۔ اس لئے اس نے چرمئی کاغذ کو الٹ پلٹ کر دیکھا کہ شاید باقی پیغام عقبی جانب لکھا گیا ہو مگر وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔

اب اس کا پارہ دوبارہ چڑھنے لگا۔ کیا کوئی اس بات کیلئے اسے 'شاباش' نہیں دے گا کہ اس نے تنہا ہی دو روح کھچڑوں کا مقابلہ کر کے انہیں بھگا ڈالا تھا؟ مسٹر ویزلی اور سیریس کے خطوط سے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے کوئی غلط کام کر دیا ہو اور نقصان کا اندازہ لگانے تک اپنی ڈانٹ ڈپٹ بچا کر رکھ رہے ہیں......

''میرے گھر پر الّوؤں نے دھاوا بول دیا ہے، لڑکے! میں یہ برداشت نہیں کروں گا......ہرگز نہیں کروں گا......'' ورنن انکل تھوک

اُڑاتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

''میں الوؤں کو آنے سے تو روک نہیں سکتا.....'' ہیری نے سیریس کا خط مٹھی میں بھینچے ہوئے سخت لہجے میں جواب دیا۔

''میں آج رات کے وقوعے کے بارے میں سب کچھ سچ سچ جاننا چاہتا ہوں۔'' ورنن انکل نے گرجتے ہوئے کہا۔ ''اگر کھچڑ بچھڑوں نے ڈڈلی پر حملہ کیا ہے تو تمہیں سکول سے کیوں نکالا گیا؟ تم نے خود یہ تسلیم کیا ہے کہ تم نے جادو کا استعمال کیا تھا.....؟''

ہیری نے ایک گہری سانس لی۔ اس کا سر دوبارہ درد سے پھٹنے لگا۔ اب وہ بس اتنا چاہتا تھا کہ باورچی خانے سے باہر نکلے اور ڈرسلی گھرانے کی نظروں سے دور اپنے کمرے میں پہنچ جائے۔

''میں بتایا ہے کہ میں نے روح کھچڑوں سے نجات پانے کیلئے پشت بان جادو کا استعمال کیا تھا۔ انہیں بھگانے کیلئے صرف ایک یہی طریقہ مروج ہے۔'' ہیری نے بمشکل خود کو پرسکون رکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن روح کھچڑ لٹل ونجنگ میں کیا کر رہے تھے؟'' ورنن انکل نے بوکھلائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''یہ میں آپ کو نہیں بتا سکتا کیونکہ مجھے خود بھی یہ بات معلوم نہیں ہے.....'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں جواب دیا۔ اس کے سر میں اب بھی بری طرح درد ہو رہا تھا۔ اس کا غصہ کم ہونے لگا تھا اور اسے اپنے بدن میں تھکان کا احساس ہونے لگا تھا۔ ڈرسلی گھرانے کے تینوں افراد اسے گھور گھور کر دیکھ رہے تھے۔

''یہ سب مصیبت تمہاری وجہ سے ہی آئی ہے؟'' ورنن انکل نے زوردار آواز میں گرجتے ہوئے کہا۔ ''لڑکے! میں یہ بات جانتا ہوں کہ اس کا لازمی طور پر تمہارے ساتھ ہی کوئی نہ کوئی تعلق ہوگا ورنہ وہ یہاں کیوں آتے؟ ورنہ وہ اس گلی میں کیوں آتے؟ یہاں آس پاس تم ہی تو اکیلے......اکیلے.....'' ظاہر تھا کہ وہ لفظ جادوگر بولنے کی ہمت نہیں پیدا کر پا رہے تھے۔ ''اکیلے......عجیب......لڑکے ہو......''

''مگر میں نہیں جانتا کہ وہ یہاں کیوں آئے تھے؟''

لیکن ورنن انکل کی بات سن کر ہیری کا تھکا ہوا دماغ دوبارہ اس معاملے پر سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ روح کھچڑ لٹل ونجنگ میں کیوں آئے تھے؟ کیا یہ صرف اتفاق تھا کہ وہ اسی گلی میں ہی آئے تھے جہاں ہیری موجود تھا؟ یا پھر انہیں بھیجا گیا تھا؟ کیا اب روح کھچڑ پر جادوئی محکمے کا اختیار باقی نہیں رہا تھا؟ کیا وہ اژقبان کے پہرے داری چھوڑ کر والڈی مورٹ کے گروہ میں شامل ہو گئے تھے جیسا کہ ڈمبل ڈور نے فج کے سامنے اپنی اس پیش گوئی کا خدشہ ظاہر کیا تھا۔

ورنن انکل نے ہیری کے خیالوں سے دور اپنے اندازوں کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ایک بار پھر پوچھا۔ ''وہ کھچڑ بچھڑ کسی جادوگروں کی جیل کی پہرہ داری کرتے ہیں، ہے نا؟''

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی سے جواب دیا۔

کاش اس کا سر کا درد کسی طرح بند ہو جائے......کاش وہ باورچی خانے سے نکل کر اپنے تاریک کمرے میں پہنچ کر اطمینان سے سارے معاملے کے بارے میں سوچ پائے۔

''اوہ......اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یقیناً تمہیں گرفتار کرنے کیلئے آئے ہوں گے۔'' ورنن انکل نے فاتحانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے کے تاثرات سے ایسا لگتا تھا کہ وہ ٹھوس نتیجے پر پہنچ چکے تھے۔ ''میں صحیح کہہ رہا ہوں، لڑکے!......تم قانون سے بھاگ رہے ہو۔''

''یہ تو صاف ظاہر ہے کہ میں ایسا نہیں کر رہا ہوں۔'' ہیری نے اپنا سر یوں ہلا کر کہا جیسے وہ کوئی مکھی اُڑا رہا ہو۔ اس کا دماغ اب بھی سرپٹ دوڑ رہا تھا۔

''پھر کیوں......؟''

''میرا خیال ہے کہ اسی نے ہی انہیں بھیجا ہوگا......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ اس نے یہ بات ورنن انکل سے کم اور خود سے زیادہ کہی تھی۔

''وہ کون......؟ کس نے انہیں بھیجا ہوگا......؟''

''لارڈ والڈی مورٹ......!'' ہیری کے منہ سے لاشعوری طور پر نکل گیا۔

اسے یہ بات بڑی عجیب محسوس ہوئی کہ ڈرسلی گھرانے کے افراد جادوگر، جادو یا چھڑی جیسے الفاظ سن کر چونک جاتے تھے اور بری طرح گھبرا اُٹھتے تھے لیکن دنیا کے سب سے بڑے شیطان جادوگر کا نام سن کر ان کے چہروں پر شکن تک نہیں پڑی تھی۔

''لارڈ...... ذرا ٹھہرو......'' ورنن انکل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ان کا چہرہ چوکنا دکھائی دینے لگا تھا اور ان کی سکڑی ہوئی آنکھوں میں ایسی چمک نمودار ہو گئی تھی جیسے وہ کچھ سمجھ چکے ہوں۔ ''میں نے یہ نام پہلے بھی کہیں سنا ہے...... یہ وہی ہے نا......جس نے ......جس نے......''

''ہاں! جس نے میرے ماں باپ کو ہلاک کر دیا تھا......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

ورنن انکل کے چہرے پر ایسا تاثر پھیل گیا جیسے ہیری کے ماں باپ کی موت کوئی ناپسندیدہ اور غیر طبعی موت ہو۔ وہ الجھے ہوئے انداز میں دوبارہ بولے۔ ''لیکن وہ تو چلا گیا تھا......اس دیوہیکل شخص نے یہی بتایا تھا کہ وہ چلا گیا تھا......''

''لیکن اب وہ واپس لوٹ آیا ہے......'' ہیری نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

اسے یہ بات بہت عجیب لگ رہی تھی کہ وہ پتونیہ آنٹی کے چمکتے دمکتے باورچی خانے میں شاندار فریج اور چوڑی سکرین کے ٹیلی ویژن کے پاس ورنن انکل سے لارڈ والڈی مورٹ کے بارے میں باتیں کر رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے لٹل ونجنگ میں روح کھچڑوں کے آنے سے وہ بڑی نادیدہ دیوار ریت کی مانند ڈھے گئی تھی جو برسوں سے پرائیویٹ ڈرائیو کے غیر جادوئی اور جادوئی دُنیا

کے درمیان کھڑی تھی۔ ہیری کی دونوں الگ الگ زندگیاں اب باہمی ملاپ کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور ہر چیز الٹ پلٹ ہو کر رہ گئی تھی۔ مسٹر ڈرسلی جادوئی دُنیا کے متعلق سوال جواب کرر ہے تھے۔ مسز فگ عام سی دکھائی دینے والی پاگل بڑھیا جادوئی دنیا کے سب سے معزز اور مشہور جادوگر ایلبس ڈمبل ڈور کو جانتی تھیں۔ روح کھچڑ اژ قبان سے میلوں دور لٹل ونجنگ میں منڈلا رہے تے اور یہ امکان پیدا ہو چکا تھا کہ وہ کبھی ہوگورٹس واپس لوٹ نہ پائے۔ ہیری کا سر اب درد سے پھٹنے لگا تھا۔

''وہ لوٹ آیا ہے......'' پٹونیہ آنٹی سہمے ہوئے انداز میں بڑبڑائیں۔

وہ ہیری کی طرف جس انداز سے دیکھ رہی تھیں، اس طرح انہوں نے پہلے کبھی اسے نہیں دیکھا تھا۔ اچانک زندگی میں پہلی بار ہیری کو اس بات کا پوری طرح احساس ہوا کہ پٹونیہ آنٹی اس کی ماں کی حقیقی بہن تھیں۔ وہ یہ تو نہیں بتا سکتا تھا کہ اسے اس وقت اس بات کا اتنی شدت سے کیوں احساس ہو رہا تھا؟ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ اس کمرے میں وہی تنہا نہیں تھا جسے یہ سمجھ میں آ رہا تھا کہ لارڈ والڈی مورٹ کے لوٹنے کا کیا مطلب ہوسکتا تھا؟ پٹونیہ آنٹی نے زندگی میں پہلے کبھی اسے اس طرح نہیں دیکھا تھا۔ ان کی بڑی بڑی زرد آنکھوں (جوان کی بہن سے بہت مختلف تھیں) میں ناپسندیدگی یا غصے کی کیفیت میں سکڑی ہوئی نہیں تھیں بلکہ پھیلی اور ڈری ہوئی تھیں۔ پٹونیہ آنٹی نے ہیری کے سامنے پوری زندگی جو اداکاری کی تھی، وہ اب منکشف ہو چکی تھی۔ اب تک وہ یہی کہتی آئی تھیں کہ جادو جیسی کوئی چیز حقیقت میں نہیں ہوتی ہے اور ورنن انکل کے ساتھ وہ جس دنیا میں رہتی ہیں، اس کے علاوہ کوئی دوسری دنیا کہیں نہیں پائی جاتی ہے۔

''ہاں......'' ہیری نے جواب دیا۔ اس کا رُخ اب پٹونیہ آنٹی کی طرف مڑ چکا تھا۔ ''وہ دو مہینے پہلے لوٹ آیا تھا...... میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔''

پٹونیہ آنٹی کے لاشعوری طور پر اپنے نازک ہاتھوں سے ورنن انکل کا چوڑا کندھا جکڑ لیا۔

''ذرا ٹھہرو......'' ورنن انکل نے یوں کہا جیسی وہ ساری بات سمجھ چکے ہوں۔ وہ کبھی اپنی بیوی کو اور کبھی ہیری کو دیکھ رہے تھے۔ وہ اس بات پر پوری طرح حیران اور دم بخود تھے کہ زندگی میں پہلی بار ان دونوں کے درمیان باہمی ربط دکھائی دے رہا تھا۔

''ذرا ٹھہرو...... تم کہتے ہو کہ لارڈ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے......؟''

''ہاں!''

''وہی جس نے تمہاری ماں باپ کو ہلاک کیا تھا......؟''

''ہاں!''

''اور اب وہ کھچڑ بچھڑ کو تمہارے پیچھے بھیج رہا ہے......؟''

''لگتا تو ایسا ہی ہے......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''ہونہہ......'' ورنن انکل نے اپنی بیوی کے فق چہرے کو دیکھنے کے بعد ہیری کی طرف دوبارہ دیکھا اور اپنی پینٹ کو تھوڑا اوپر کھسکایا۔ وہ کافی پھولتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کا بڑا بینگنی چہرہ ہیری کی آنکھوں کے سامنے چوڑا ہو رہا تھا۔ انہوں نے اپنا سینہ تان لیا جس سے ان کی شرٹ کھنچتی ہوئی دکھائی دی۔

''تو یہ طے ہو گیا لڑکے! تم اس گھر سے فوراً دفع جاؤ...... اسی وقت!''

''کیا مطلب......؟'' ہیری ان کی بات سن کر اچانک اچھل پڑا۔

''تم نے میرا فیصلہ سن لیا...... باہر نکل جاؤ......'' ورنن انکل دھاڑتے ہوئے گرجے، جسے سن کر پٹونیہ آنٹی اور ڈڈلی اپنی جگہ پر اچھل پڑے تھے۔ ''باہر...... باہر...... مجھے یہ کام برسوں پہلے کر دینا چاہئے تھا۔ الوؤں نے یہاں ڈیرہ ڈال رکھا ہے، پڈنگ میں دھماکے ہو گیا، میرا آدھا ڈرائنگ روم برباد ہو گیا، ڈڈلی کی پیٹھ پر دُم نکل آئی، مارج چھت کے ساتھ ہوا میں تیرتی رہی اور وہ اُڑنے والی فورڈ کار...... اُف خدایا...... باہر...... باہر...... تم نے سن لیا۔ اب تمہارا ہمارا رشتہ ختم...... اگر کوئی سرپھرا قاتل تمہارے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہے تو تم یہاں نہیں رُک سکتے۔ تم میری بیوی اور بیٹے کی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتے۔ تم ہم پر اپنی مصیبتوں کی نحوست نہیں تھوپ سکتے۔ اگر تم اپنے بے ہودہ ماں باپ کے نقش قدم پر ہی چلنا چاہتے ہو تو بہت ہو چکا...... یہاں سے دفع ہو جاؤ...... ابھی اسی وقت......''

ہیری اپنی جگہ پر ساکت و جامد بت بنا کھڑا رہا۔ محکمے، مسٹر ویزلی اور سیریس کے خطوط اس کے بائیں ہاتھ میں دبے ہوئے تھے۔ تم چاہے جو بھی کرو، گھر مت چھوڑنا...... اپنے انکل آنٹی کا گھر کسی بھی صورت میں مت چھوڑنا......

''تم نے میرا فیصلہ سن لیا۔'' ورنن انکل نے آگے جھکتے ہوئے کہا۔ ان کا بڑا بینگنی چہرہ اب ہیری کے اتنا قریب آ چکا تھا کہ بولتے ہوئے ان کی تھوک اُڑ اُڑ کر ہیری کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ ''یہاں سے دفع ہو جاؤ...... ابھی نصف گھنٹے پہلے تم یہاں سے جانے کیلئے بے قرار ہو رہے تھے، اب میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم میرے گھر سے باہر نکل جاؤ اور پھر دوبارہ کبھی ہمارے گھر کی چوکھٹ گندی مت کرنا۔ میں نہیں جانتا کہ ہم نے تمہیں اپنے گھر میں رکھا ہی کیوں تھا؟ مارج صحیح کہتی تھی، تمہیں تو کسی یتیم خانے میں بھیج دینا چاہئے تھا۔ ہماری رحمدلی کی وجہ سے ہمیں ہی نقصان اُٹھانا پڑا۔ ہم نے سوچا تھا کہ ہم تمہیں عام انسان بنا سکتے ہیں لیکن تم تو شروع سے ہی عجیب ہو اور اب مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا ہے...... اوہ نہیں...... ایک اور الو......''

پانچواں الو چمنی کے راستے سے باورچی خانے میں گھس آیا تھا۔ وہ تیز رفتاری سے نیچے آیا اور فرش سے آ ٹکرایا۔ پھر وہ تیزی سے چیختا ہوا فضا میں اُڑنے لگا۔ ہیری نے خط پکڑنے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ الو کے پاس ایک سرخ لفافہ تھا لیکن وہ ہیری کی پہنچ سے دور نکل گیا اور سیدھا پٹونیہ آنٹی کی طرف چلا گیا جو خوف سے چیختے ہوئے نیچے جھک گئیں اور انہوں نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ الو نے ان کے سر پر سرخ لفافہ گرا دیا اور پھر باورچی خانے کا چکر کاٹ کر چمنی کے راستے باہر نکل گیا۔ ہیری لفافے اُٹھانے کیلئے تیزی

سے آگے بڑھا لیکن پٹونیہ آنٹی اس تک پہلے ہی پہنچ چکی تھیں۔

''آپ چاہیں تو اسے کھول سکتی ہیں لیکن اس کے اندر کی بات میں ویسے ہی سن لوں گا کیونکہ یہ غل غپاڑہ ہے.....'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''اس پر تو میرا نام لکھا ہوا ہے۔'' پٹونیہ آنٹی نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''ورنن! یہ خط میرے نام پر آیا ہے دیکھو! مسز پٹونیہ ڈرسلی، باورچی خانہ، مکان نمبر چار پرائیویٹ ڈرائیو.....''

انہوں نے دہشت بھرے انداز میں سانس کھینچی کیونکہ اب سرخ لفافے میں سے دھواں نکلنے لگا تھا۔

''اسے فوراً کھول دیجئے.....معاملہ ختم کرڈالئے ویسے بھی یہ ہو ہی جائے گا۔'' ہیری نے انہیں اکساتے ہوئے کہا۔

''نہیں.....''

پٹونیہ آنٹی کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ انہوں نے باورچی خانے میں چاروں طرف دیکھا جیسے وہ باورچی خانے میں کوئی راہ تلاش کر رہی ہوں لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ لفافے سے آگ کے شعلے نمودار ہونے لگے۔ پٹونیہ آنٹی نے چیخ کر لفافے کو دور پھینک دیا۔ سرخ لفافہ میز پر گرا اور جلتے ہوئے شعلوں میں ایک تیز آواز نکل کر پورے باورچی خانے میں گونجنے لگی۔

''پٹونیہ.....میرے آخری الفاظ یاد رکھنا.....''

پٹونیہ آنٹی کو دیکھ کر ایسا لگا کہ جیسے وہ بے ہوش ہونے والی ہوں۔ وہ ڈڈلی کے پاس کرسی میں دھنس گئیں اور انہوں نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپالیا۔ لفافے کا بچا ہوا حصہ آہستہ آہستہ راکھ میں بدل رہا تھا۔

''یہ کیا ہے.....کیا..... مجھے کچھ..... پٹونیہ.....؟'' ورنن انکل اٹکتے ہوئے بولے۔

پٹونیہ آنٹی کچھ نہیں بولیں۔ ڈڈلی اپنی ماں کو منہ پھاڑ کر احمقوں کی طرح دیکھے جا رہا تھا۔ بہت ڈراؤنی خاموشی چھائی ہوئی تھیں۔ ہیری بھی پوری طرح چکرا کر رہ گیا تھا۔ اس نے اپنی آنٹی کی طرف دیکھا اور اب اس کے سر میں نا قابل برداشت درد کی لہریں اُٹھ رہی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کچھ ہی پلوں میں اس کا سر پھٹ جائے گا۔

''پٹونیہ..... یہ..... پٹونیہ.....'' ورنن انکل کی آواز میں گہرا خوف جھلک رہا تھا۔

پٹونیہ آنٹی نے اپنا سر اُٹھایا۔ وہ اب بھی کانپ رہی تھیں۔ انہوں نے تھوک نگلا اور وہ پھر دھیمی آواز میں بولیں۔ ''لڑکا.....لڑکا کہیں نہیں جائے گا، ورنن.....!''

''کک.....کیا مطلب.....؟''

''وہ یہیں رہے گا.....'' انہوں نے ہیری کی طرف دیکھ کر کہا اور اپنی جگہ پر کھڑی ہو گئیں۔

''وہ.....لیکن پٹونیہ.....''

''اگر ہم اسے باہر نکال دیں گے تو پڑوسی ہم پر پھٹکار بھیجیں گے۔'' پیٹونیہ آنٹی نے جلدی سے کہا۔ وہ معمول کے انداز میں باتیں کرنے کی کوشش کر رہی تھیں حالانکہ ان کا چہرہ اب بھی کافی زرد دکھائی دے رہا تھا۔ ''وہ عجیب عجیب سوال پوچھیں گے۔ وہ یہ جاننا چاہیں گے کہ وہ کہاں چلا گیا ہے اور ہم نے اسے کس بات کیلئے گھر سے نکالا......اس لئے ہمیں اسے یہیں رکھنا پڑے گا۔''

ورنن انکل پرانے ٹائر کی طرح پچکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''لیکن پیٹونیہ......ذرا سوچو تو......''

لیکن پیٹونیہ آنٹی نے اس کی بات ان سنی کر دی اور ہیری کی طرف مڑیں۔

''تم اپنے کمرے میں ہی رہو گے۔ تم گھر سے باہر نہیں نکلو گے۔ اسی وقت اپنے کمرے میں چلے جاؤ......'' انہوں نے تحکمانہ انداز میں ہیری کو کہا۔

ہیری اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوا۔

''وہ غل غپاڑہ کس نے بھیجا ہے؟''

''سوال مت کرو......'' پیٹونیہ آنٹی نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ بھی جادوئی دنیا سے رابطے میں ہیں......؟''

''میں نے تم سے کہا......اپنے کمرے میں جاؤ۔''

''اس کا کیا مطلب ہے......کونسے آخری الفاظ یاد رکھنا تھے......؟''

''کمرے میں جاؤ......''

''لیکن یہ تو بتائیے......؟''

''اپنی آنٹی کا حکم مانو......سیدھے اپنے کمرے میں جاؤ......''

☆☆☆☆

تیسرا باب

مہارت یافتہ محافظ

جیسے ہی ہیری اپنے اندھیرے بیڈروم کی میز تک پہنچا۔اس نے تین الگ الگ چرمئی کاغذوں پر یہ الفاظ لکھے۔

مجھ پر ابھی ابھی روح کھچڑوں نے حملہ کیا ہے اور مجھے ہوگورٹس سے نکالا جا سکتا ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے اور میں یہاں سے کب باہر نکلوں گا؟

پھر اس نے پہلے چرمئی کاغذ پر سیریس، دوسرے پر رون اور تیسرے پر ہرمائنی کا نام لکھا۔اس کی مادہ الّو ہیڈوگ شکار کرنے کیلئے گئی ہوئی تھی اور اس کا خالی پنجرہ میز پر کھلا پڑا تھا۔ ہیری بیڈروم میں ٹہل کر اس کے واپس لوٹنے کا انتظار کرنے لگا۔اس کے سر میں بری طرح درد ہو رہا تھا۔اس کی آنکھیں جل رہی تھیں اور تھکان کے مارے بند ہو رہی تھیں لیکن اس کے دماغ میں اتنی کھلبلی مچی ہوئی تھی کہ اسے نیند نہیں آ سکتی تھی۔ ڈڈلی کو سہارا دے کر گھر تک لانے کی وجہ سے اس کی کمر میں بھی ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔اس کے علاوہ کھڑکی کی چوٹ اور ڈڈلی کا گھونسہ اس کے سر جہاں پڑا تھا وہاں دو گومڑے ابھر آئے تھے۔

وہ چہل قدمی کرتا رہا۔اس کے اندر غصے اور وحشت انگیزی کا طوفان موجزن تھا۔ وہ بار بار دانت کٹکٹاتا رہا۔اس کے ہاتھ بار بار مٹھی کی شکل میں بھنچ رہے تھے۔ جب بھی وہ کھڑکی کے پاس سے گزرتا تھا تو فرطِ طیش سے ستاروں بھرے آسمان کو گھورنے لگتا۔ روح کھچڑوں کو اس پر حملہ کرنے کیلئے بھیجا گیا تھا۔مسز فگ اور منڈنگس فلی چر چوری چھپے اس کی نگرانی کر رہے تھے۔اسے ہوگورٹس سے نکال دیا گیا تھا اور مقدمے کی سماعت کیلئے جادوئی محکمے کی عدالت میں پیش ہونا تھا۔لیکن ان سب کے باوجود کوئی اسے یہ بتانے کو تیار نہیں تھا کہ باہر کیا ہو رہا تھا؟......اور وہ غل غپاڑہ کس بارے میں تھا؟ کس کی آواز اتنے خوفناک انداز میں باورچی خانے میں گونجی تھی؟ لاعلمی کا شکار ہیری اب یہاں کیوں کر قید کر دیا گیا تھا؟ سبھی لوگ اس کے ساتھ ایک شریر بچے کی طرح کیوں برتاؤ کر رہے تھے؟

’......جادو کا استعمال مت کرنا......گھر مت چھوڑنا......گھر کے اندر ہی رہنا......‘

اس نے اپنے سکول والے صندوق کے پاس سے گزرتے ہوئے غصے سے اس میں ٹھوکر ماری۔اس سے اس کا غصہ تو کم نہیں ہو پایا البتہ اس کی حالت اور بگڑ گئی۔ اب باقی بدن کے ساتھ ساتھ اس کے پاؤں کے انگوٹھے کے ٹھسنے کی تکلیف بھی شامل ہو گئی تھی۔

جب وہ لنگڑاتا ہوا کھڑکی کے پاس پہنچا تو اسی وقت ہیڈوگ کھڑکی سے ہوتی ہوئی کمرے میں داخل ہوگئی۔ وہ آہستہ آہستہ اپنے پر پھڑ پھڑا رہی تھی اور کسی سفید ننھے بھوت کی مانند دکھائی دے رہی تھی۔ جب وہ اپنے پنجرے پر آ کر بیٹھ گئی تو ہیری غرایا۔ ''بہت دیر لگا دی۔ اسے نیچے رکھ دو۔ میں تمہیں کام کیلئے باہر بھیجنا چاہتا ہوں......''

ہیڈوگ کی چونچ میں مرا ہوا مینڈک دبا ہوا تھا۔ اس نے مینڈک کے مردہ بدن کے اوپر سے ہیری کو اپنی بڑی بڑی گول آنکھوں سے چڑ چڑے انداز میں گھورا۔

''یہاں آؤ......'' ہیری نے تینوں چرمئی کاغذ اُٹھاتے ہوئے کہا اور پھر چمڑے کے ننھے پٹے میں اس کے پپڑی دار پیروں میں باندھتے ہوئے بولا۔ ''انہیں فوراً سیریس، رون اور ہرمائنی کے پاس لے جاؤ۔ اچھے مفصل جواب کے بغیر واپس مت لوٹنا۔ ضرور پڑے تو انہیں تب تک چونچ مارنا جب تک کہ وہ مفصل جواب نہ لکھ دیں...... سمجھ گئی ہونا؟''

ہیڈوگ نے ایک دبی ہوئی آواز نکالی۔ اس کی چونچ میں مینڈک ابھی تک دبا ہوا تھا۔

''تو پھر جاؤ......'' ہیری نے کہا۔

وہ فوراً روانہ ہوگئی۔ اس کے جاتے ہی ہیری کپڑے تبدیل کئے بغیر بستر پر لڑھک گیا۔ وہ اندھیرے چھت کو خالی نظروں سے گھور رہا تھا۔ باقی سب باتوں پر کڑھنے کے علاوہ اب اسے اس بار پر بھی افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے ہیڈوگ کے ساتھ چڑ چڑا سلوک کیوں کیا تھا، پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار میں وہی اس کی اکلوتی ہمدرد تھی لیکن کوئی بات نہیں، جب وہ سیریس، رون اور ہرمائنی کے جواب لے کر لوٹے گی تو وہ اسے منا لے گا۔

انہیں جلد ہی جواب دینا ہوگا۔ وہ روح کھچڑوں کے حملے کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ شاید کل صبح جب وہ بیدار ہوگا تو اسے تین مفصل خطوط ملیں گے جن میں ہمدردانہ جملوں کے علاوہ یہ لکھا گیا ہوگا کہ اسے فوراً رون کے گھر پہنچانے کیلئے کیا کیا انتظامات کئے جا رہے ہیں؟ اس سکون بخش خیال سے اسے نیند آ گئی۔ اس لئے وہ مزید کچھ نہیں سوچ پایا......

☆☆☆☆

لیکن ہیڈوگ اگلی صبح نہیں لوٹی۔ ہیری پورا دن اپنے بیڈروم میں ہی رہا اور صرف رفع حاجت کیلئے ہی باہر نکلا۔ اس دن پٹونیہ آنٹی نے اس کے کمرے میں اس زیریں طاق سے تین بار کھانا سرکایا جسے ورنن انکل نے تین سال قبل لگوایا تھا۔ جب بھی ہیری پٹونیہ آنٹی کے قدموں کی آہٹ سنتا تھا، وہ ہر بار ان سے غل غپاڑے کے بارے میں سوال کرتا تھا لیکن اسے کوئی جواب نہیں ملا۔ ان سے بات کرنے سے اتنا ہی فائدہ ہو پایا جتنا کہ بے زبان دروازے سے میسر ہو سکتا تھا۔ ان کے علاوہ ڈرسلی گھرانے کے باقی تمام افراد اس کے بیڈروم سے دور ہی رہے تھے۔ ہیری بھی ان کے پاس نہیں جانا چاہتا تھا۔ ان سے دوبارہ ٹکرانے سے کوئی فائدہ نہیں ہونا تھا۔ الٹا اس بات کا احتمال تھا کہ اسے شاید پھر غصہ آ جائے گا اور وہ ممنوعہ جادو کا مرتکب ہو جائے گا۔

یہ سلسلہ پورے تین دن تک لگاتار چلتا رہا۔اس دوران ہیری اپنی مقید زندگی سے اکتا کر بے چینی کے عالم میں اپنے کمرے کے خالی حصے میں تیز تیز گھومنے لگتا تھا اوران سب لوگوں کو دل ہی دل میں برا بھلا کہتا رہتا جن کے باعث وہ آج اس قید خانے میں بری طرح پھنسا ہوا تھا لیکن عام طور پر وہ گھنٹوں تک بے معنی انداز میں اپنے بستر پر لیٹے لیٹے خلا میں گھورتا رہتا تھا اور جادوئی عدالت کی کارروائی کے بارے میں سوچ سوچ کر دہشت زدہ ہوتا رہتا تھا۔

اگر فیصلہ اس کے خلاف ہوا تو کیا ہوگا؟ اگر اسے سکول سے نکال دیا گیا اور اس کی چھڑی کے دوٹکڑے کر دیئے گئے تو پھر کیا ہوگا؟ وہ کیا کرے گا؟ وہ کہاں جائے گا؟ وہ ہمیشہ تو ڈرسلی گھرانے کے ساتھ نہیں رہ سکتا تھا کیونکہ اب اسے جادوئی دُنیا کے بارے میں معلوم ہو چکا تھا جو اس کی حقیقی دُنیا تھی۔کیا وہ سیریس کے گھر میں رہ سکتا ہے جیسا کہ سیریس نے ایک سال پہلے کہا تھا جب وہ محکمے کی گرفت سے فرار ہونے کے بجائے اپنی بے گناہی ثابت کرنے جا رہا تھا۔کیا نابالغ ہیری پوٹر کو وہاں تنہا رہنے کی اجازت مل جائے گی؟ یا پھر اس کا فیصلہ کوئی اور کرے گا کہ وہ کہاں رہے گا؟ کیا بین الاقوامی ممنوعہ استعمالات جادوگری کے اندھے قانون کی خلاف ورزی اتنی سنگین تھی کہ اسے اژقبان کی جیل کی ہوا کھانا پڑے گی؟ جب بھی اس کے دماغ میں یہ خیال جنم لیتا تھا، وہ دہشت کے شکنجے میں جکڑا جاتا تھا،جس سے نجات کیلئے وہ اپنے بستر سے اُٹھ کر دوبارہ خالی جگہ پر چہل قدمی کرنے لگتا تھا۔

ہیڈوگ کی روانگی کے چوتھے روز کی رات کو ہیری اپنے بستر پرست پڑا چھت کو گھور رہا تھا۔اس کا دماغ پوری طرح خالی تھا اسی وقت بیڈروم کا دروازہ کھلا اور ورنن انکل اندر داخل ہوئے۔ ہیری نے آہستگی کے ساتھ مڑ کر انہیں استفہامیہ انداز میں دیکھا۔ ورنن انکل اس وقت اپنا سب سے عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے اوران کے چہرے پر فخر کی جھلک پھیلی ہوئی تھی۔

''ہم باہر جا رہے ہیں......''انہوں نے بتایا۔

''کیا مطلب......؟''

''ہم یعنی تمہاری آنٹی، ڈڈلی اور میں...... باہر جا رہے ہیں۔''

''ٹھیک ہے......''ہیری نے دوبارہ چھت کی طرف نظریں موڑتے ہوئے کہا۔

''ہماری غیر حاضری میں تم اپنے بیڈروم میں ہی رہو گے، باہر نہیں نکلو گے......''

''ٹھیک ہے......''

''تم ٹی وی، سٹیریو یا ہمارا کوئی دوسرا سامان استعمال نہیں کرو گے......''

''ٹھیک ہے......''

''تم ہمارے فریج میں سے کھانے پینے کا سامان نکال کر نہیں کھاؤ گے......''

''ٹھیک ہے......''

''میں تمہارے دروازے پر تالا لگا کر جا رہا ہوں......''

''ٹھیک ہے، لگا دیجئے......''

ورنن انکل نے ہیری کو گھور کر دیکھا۔ وہ اس بات پر حیران تھے کہ وہ بحث کیوں نہیں کر رہا تھا۔ پھر وہ بیڈروم سے باہر نکلے اور انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ ہیری کو چابی گھومنے کی آواز سنائی دی اور پھر ورنن انکل کے تیزی سے سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دی۔ کچھ منٹ بعد اس نے کا دروازہ بند ہونے، انجن سٹارٹ ہونے اور کار کے سڑک پر اترنے اور جانے کی آوازیں سنیں۔

ڈرسلی گھرانے کے افراد کے یوں چلے جانے پر اس کے دل و دماغ میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی تھی۔ ان کے گھر پر رہنے یا نہ رہنے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ وہ تو خود میں اتنی بھی طاقت نہیں پیدا کر پا رہا تھا کہ اُٹھ کر اپنے بیڈروم کی لائٹ ہی روشن کر لے۔ کمرہ گہرے اندھیرے میں ڈوب چکا تھا اور لیٹے لیٹے کھڑکی سے رات کی آوازیں سنتا رہا۔ اس کی کھڑکی چوبیس گھنٹے کھلی رہتی تھی۔ وہ ہیڈوگ کی واپسی کے سہانے لمحات کا انتظار کر رہا تھا۔

خالی گھر میں پتوں کی سرسراہٹ اور پائپ میں پانی بہنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہیری خوابیدہ کیفیت میں بستر پر پڑا رہا۔ وہ گہری پژمردگی کا شکار ہو رہا تھا لیکن کسی خاص چیز کے بارے میں بالکل نہیں سوچ رہا تھا۔ اسی وقت اچانک باورچی خانے میں کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ وہ پوری طرح ہوشیار ہو گیا اور بستر پر اُٹھ کر بیٹھ گیا۔

مسٹر ڈرسلی اتنی جلدی تو لوٹ نہیں سکتے تھے، وہ ابھی ابھی تو نکلے تھے اور ویسے بھی ان کی کار کے لوٹنے کی آواز تو سنائی نہیں دی تھی۔ کچھ لمحوں تک گہرا سناٹا چھایا رہا پھر کچھ لوگوں کی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اس نے اپنے پلنگ سے اتر کر کھڑے ہوتے ہوئے سوچا۔ 'یقیناً چور ہوں گے۔' ایک ہی پل بعد یہ خیال اس کے دماغ میں کوندا کہ چور تو اپنی آوازیں دبانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو بھی باورچی خانے میں گھوم رہا تھا وہ اپنی آواز کو پست رکھنے کی ذرا سی بھی زحمت نہیں کر رہا تھا۔ اس نے اپنے پلنگ کی ملحقہ تپائی سے اپنی چھڑی اُٹھائی اور بیڈروم کے دروازے کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے کان پوری قوت کے ساتھ آوازوں کو سننے کی کوشش کر رہے تھے۔ اگلے ہی پل اس کے ہوش اُڑ گئے کیونکہ تالے کی زوردار کلک کی آواز سنائی دی اور دروازہ کھل گیا۔

ہیری سکتے کی حالت میں بت بن کر کھڑا رہا اور کھلے دروازے سے اندھیرے میں ڈوبی سیڑھیوں کو دیکھتا رہا۔ وہ آوازوں کو سننے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا لیکن اسے تنکے گرنے تک کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ ایک پل کیلئے جھجکا پھر تیز قدموں سے چپ چاپ بیڈروم سے باہر نکل کر سیڑھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ اس کا دل اچھل کر اس کے حلق میں آن اٹکا۔ نیچے اندھیرے ہال میں کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے متحرک ہیولے شیشے کے دروازے کے باہر چمکتی سٹریٹ لائٹ میں تھرک رہے تھے جہاں تک وہ دیکھ سکتا تھا، وہ آٹھ نو لوگ تھے اور وہ سبھی اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''اپنی چھڑی نیچے کر لو لڑکے! ورنہ تم کسی کی آنکھ پھوڑ دو گے۔'' ایک دھیمی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ ہیری کا دل بے ہنگم

انداز میں دھڑ کنے لگا۔ وہ اس آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا لیکن اس نے اپنی چھڑی نیچے نہیں کی تھی۔

''پروفیسر موڈی......'' اس نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

''میں 'پروفیسر' کے بارے میں تو زیادہ نہیں جانتا کیونکہ میں تو پڑھا ہی نہیں پایا تھا ہے نا؟ تم نیچے اتر کر یہاں آ جاؤ۔ ہم تمہیں ٹھیک سے دیکھنا چاہتے ہیں۔'' اس آواز نے دوبارہ غرا کر کہا۔

ھیری نے اپنی چھڑی تھوڑی جھکا لی لیکن وہ اسے اب بھی مضبوطی سے تھامے ہوئے تھا، وہ اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں تھا۔ اس کے پاس شک کرنے کا بہت اچھی وجہ موجود تھی۔ نو مہینے تک وہ جسے پروفیسر موڈی سمجھتا رہا بعد میں یہ معلوم ہوا کہ وہ موڈی تھا ہی نہیں بلکہ ان کے روپ میں ایک مرگ خور تھا جس نے راز منکشف ہونے سے پہلے ھیری کی جان لینے کی بھرپور کوشش کی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی فیصلہ کر پاتا اسی وقت نیچے سے دوسری آواز گونجی۔

''سب ٹھیک ہے ھیری! ہم تمہیں یہاں سے لے جانے کیلئے آئے ہیں!''

ھیری کے تن بدن میں سرشاری کی لہر دوڑ گئی۔ وہ اس آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا حالانکہ اسے سنے ہوئے ایک سال سے زیادہ عرصہ بیت چکا تھا۔

''پروفیسر لوپن......کیا آپ ہیں؟'' اس نے شک بھرے انداز میں پوچھا۔

''ہم اندھیرے میں کیوں کھڑے ہیں؟'' کسی عورت کی آواز سنائی دی جو ھیری نے پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ ''اجالا ہو......''

چھڑی کی نوک سے روشنی کی کرن پھوٹی اور ہال میں ہر طرف جادوئی روشنی پھیل گئی۔ ھیری نے جلدی جلدی پلکیں جھپکائیں نیچے کھڑے لوگ سیڑھیوں کے کنارے سے اسے گھور رہے تھے اور زیادہ اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے اپنی گردنیں بھی اُٹھا رہے تھے۔

ریمس لوپن اس کے سب سے قریب کھڑے تھے۔ حالانکہ لوپن کی عمر کم تھی لیکن وہ تیکھے ہوئے اور کسی قدر بیمار دکھائی دے رہے تھے۔ جب ھیری نے آخری بار ان سے الوداعی ملاقات کی تھی اس کے بعد سے ان کے بال زیادہ سفید ہو چکے تھے۔ ان کے کپڑے بھی پہلے سے زیادہ پیوند لگے اور پھٹے پرانے دکھائی دے رہے تھے۔ بہرحال، وہ ھیری کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے اس لئے اس نے بھی سکتے کے باوجود مسکرانے کی بھرپور کوشش کی۔

''واہ...... مجھے جیسی امید تھی یہ تو بالکل ویسا ہی دکھائی دیتا ہے۔'' وہ جادوگرنی بولی جس نے روشنی والی چھڑی پکڑ رکھی تھی۔ وہ باقی سب لوگوں سے کم عمر کی دکھائی دیتی تھی۔ اس کا زرد چہرہ دل کی شکل کا تھا۔ اس کی کالی آنکھوں چمکدار تھیں اور اس کے چھوٹے تراشیدہ بال ارغوانی رنگت کے تھے۔ ''ہیلو ھیری...... کیسے ہو؟''

''ہاں! میں تمہاری بات کا مطلب سمجھ گیا ریمس!'' سب سے پیچھے کھڑے ایک گنجے جادوگر اور سیاہ فام جادوگر نے کہا۔ اس کی آواز بھرائی ہوئی اور دھیمی تھی۔ وہ اپنے کان میں سونے کی بالی پہنے ہوئے تھا۔ ''وہ بالکل جیمس جیسا دکھائی دیتا ہے......''

''ہاں! آنکھوں کو چھوڑ کر......'' گھر گھراتی ہوئی آواز اور سفید بالوں والے ایک جادوگر نے پیچھے سے کہا۔ ''اس کی آنکھیں للّی جیسی ہیں......''

سفید، طویل قامت اور کھچڑی دار بالوں والے میڈ آئی موڈی جن کی ناک کا ایک بڑا حصہ غائب تھا، ہیری کو شک بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ان کی ایک آنکھ چھوٹی اور موٹے منکے جیسی تھی جبکہ دوسری آنکھ نیلی اور گول تھی...... یہ جادوئی آنکھ تھی جو دیواروں اور دروازوں کے پار دیکھ سکتی تھی۔ اور تو اور وہ موڈی کے سر کے پیچھے بھی دیکھ سکتی تھی۔

''لوپن! کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ یہ واقعی ہیری پوٹر ہی ہے؟'' وہ غرا کر بولے۔ ''کہیں ہم اس کے روپ میں چھپے کسی مرگ خور کو تو نہیں لے جارہے ہیں؟ ہمیں اس سے کوئی ایسا سوال پوچھنا چاہئے جس کا جواب صرف اصلی ہیری پوٹر ہی دے سکتا ہو، جب تک پوری تصدیق نہ پائے گی، میں مطمئن نہیں ہوں گا۔''

''ہیری! تمہارے پشت بان جادو سے کیا روپ نمودار ہوتا ہے؟'' لوپن نے پوچھا۔

''قطبی ہرن کا......'' ہیری نے گھبرا کر جواب دیا۔

''میڈ آئی! یہ ہیری ہی ہے......'' لوپن نے موڈی کی طرف سر گھما کر کہا۔

ہیری کو معلوم تھا کہ سب لوگ اسے گھور کر دیکھ رہے ہیں۔ وہ سیڑھیوں سے نیچے اترا اور ان کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے اپنی چھڑی جینز پینٹ کے عقبی جیب میں ڈال دی۔

''اپنی چھڑی وہاں مت رکھو لڑکے! اگر یہ جل گئی تو کیا ہوگا؟ تمہیں پتہ ہے کہ ایسا کرتے ہوئے تم سے بہتر جادوگر اپنے کولہے جلا چکے ہیں۔'' موڈی نے گرجتی ہوئی آواز میں کہا۔

''آپ ایسے کتنے جادوگروں کو جانتے ہیں جن کے کولہے جل چکے ہیں؟'' بینگنی بالوں جادوگرنی نے میڈ آئی موڈی کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''تم اپنے کام سے کام رکھو...... ہیری! تم بس اپنی چھڑی پیچھے والی جیب سے باہر نکالو۔'' موڈی نے غراتے ہوئے کہا۔ ''یہ چھڑی کی حفاظتی تدابیر کے قوانین میں سے ایک آداب ہے لیکن بدقسمتی سے اب کوئی اس طرف توجہ دینے کی زحمت نہیں کرتا ہے۔'' پھر وہ باورچی خانے کی طرف بڑھنے لگے۔ جب اس عورت نے چھت کی طرف دیکھ کر آنکھیں چڑھائیں تو موڈی نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔ ''تمہاری بیہودہ حرکت میں نے دیکھ لی ہے......''

لوپن نے آگے بڑھ کر ہیری سے ہاتھ ملایا اور ہیری کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم کیسے ہو؟''

''ار......ٹھیک ہوں!''

ہیری کو یقین نہیں ہورہا تھا کہ دکھائی دینے والا منظر واقعی سچ ہے یا پھر وہ کسی خواب میں بھٹک رہا ہے۔ اسے پرائیویٹ ڈرائیو کی

بھیانک قید سے باہر نکالنے کے منصوبے کی ذراسی بھنک نہیں پڑی تھی اوراچانک بہت سارے جادوگراس مکان میں یوں کھڑے تھے جیسے یہ بہت پرانا منصوبے کا کوئی حصہ ہو۔اس نے لوپن کے آس پس کھڑے جادوگروں کی طرف دیکھا جواب بھی دلچسپی اور باریک بینی سے اس کے چہرے کوٹٹول رہے تھے۔اب اس کا دھیان اپنے سراپے کی طرف مبذول ہوگیا،اس نے گذشتہ چاردنوں سے اپنے بال تک نہیں سنوارے تھے۔

''اوہ......آپ لوگ سچ مچ خوش قسمت ہیں کیونکہ مسٹرڈرسلی اپنے بیوی بچوں کے ساتھ باہر گئے ہیں......''اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''خوش قسمت......ہاہاہا!''بینگنی بالوں والی جادوگرنی نے ہنستے ہوئے کہا۔''میں نے ہی تو انہیں لالچ دے کر باہر بھیجا ہے۔ انہیں ماگلوؤں کی ڈاک سے ایک خط بھیجا گیا تھا جس میں انہیں بتایا گیا کہ انہوں نے برطانیہ کے سب سے بہترین اور خوبصورت مضافاتی صحن کا انعام جیت لیا ہے۔وہ لوگ اس وقت پرتکلف تقریب میں اپنا انعام وصول کرنے کیلئے گئے ہیں......کم ازکم انہیں یہی لگا ہے کہ وہ بہترین ایوارڈ کے مستحق ہیں......''

ہیری ذہن کے قرطاس پرتصور کرنے لگا کہ جب ورنن انکل کو یہ معلوم ہوگا کہ برطانیہ کے مضافاتی صحنوں کے مقابلے جیسی کوئی چیز نہیں ہوئی تھی تو ان کا چہرہ کیسا بگڑکررہ جائے گا؟

''تو ہم لوگ چل رہے ہیں، ہے نا؟ جلدی......؟''اس نے دریافت کیا۔

''بس کچھ ہی دیر میں......راستہ صاف ہونے کا اشارہ ملنے کی دیر ہے۔''لوپن نے کہا۔

''ہم کہاں جارہے ہیں؟......رون کے بھٹ پر؟''ہیری نے بے صبری سے پوچھا۔

''نہیں......نہیں رون کے گھر نہیں......''لوپن نے ہیری کو باورچی خانے کی طرف آنے کا اشارہ کیا۔باقی جادوگر بھی پیچھے پیچھے آ گئے۔وہ اب بھی ہیری کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔''وہاں ٹھہرنا بے حد خطرناک ثابت ہوگا۔ہم نے کسی خفیہ جگہ پر ہیڈکوارٹر بنایا۔اس کی تیاری میں تھوڑا وقت ضرور خرچ ہوگیا......''

میڈآئی موڈی اب باورچی خانے کی میز کے پاس بیٹھ کر اپنی چھاگل سے کچھ پی رہے تھے۔ان کی جادوئی آنکھ سبھی اطراف میں گھوم رہی تھی اور مسٹرڈرسلی کی کئی خودکار مشینی چیزوں کوٹٹول رہی تھی۔

''ہیری! یہ ایلسٹر موڈی ہیں۔''لوپن نے موڈی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں! میں انہیں جانتا ہوں......''ہیری نے متعجب انداز میں ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اسے یہ عجیب لگ رہا تھا کہ اس کا تعارف ایک ایسے شخص سے کرایا جارہا تھا جسے وہ ایک سال سے جانتا تھا یا کم ازکم اسے محسوس تو یہی ہورہا تھا۔

''اور یہ نمفاڈورا ہیں......''

''مجھے نمفاڈورامت بلاؤ، ریمس!'' کم عمر جادوگرنی نے کانپتے ہوئے کہا۔ ''میرا نام ٹونکس ہے سمجھے......''

''نمفاڈوراٹونکس! جو صرف اپنی عرفیت سے پہچانا جانا پسند کرتی ہے۔''

''اگر تمہاری ناسمجھ ماں نے تمہارا نام نمفاڈورا رکھا ہوتا تو تم بھی ایسا ہی کرتے۔'' ٹونکس نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

''اور یہ کنگسلے شکیلبوٹ ہے۔'' لوپن نے دراز قد سیاہ فام کی طرف اشارہ کیا جس نے سر جھکا کر تعظیم پیش کی۔ ''ایلفیس ڈوگے!'' گھرگھراتی ہوئی آواز والے جادوگر نے سر خم کیا۔ ''ڈیڈلس ڈیگل......''

''ہم پہلے بھی مل چکے ہیں۔'' پرجوش ڈیگل نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور اپنا بینگنی رنگ کا ہیٹ اتار کر سلام پیش کیا۔

''ایمی لائن وینس!'' سبز منقش شال میں لپٹی ایک جادوگرنی نے اپنا سر جھکایا۔ ''سٹرگس پوڈمور!'' تنکے کے رنگ کے موٹے بالوں اور چوکور جبڑے والے جادوگر نے ہیری کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری۔ ''اور......ہسٹیا جونز!'' گلابی رخسار اور سیاہ بالوں والی جادوگرنی جو ٹوسٹر کے پاس کھڑی تھی، اس نے دھیرے سے ہاتھ ہلایا۔

تعارف کے دوران ہیری ان سب لوگوں کی طرف دیکھ کر عجیب انداز میں سر جھکاتا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ لوگ اسے دیکھنے کے بجائے کہیں اور دیکھیں۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کسی نے اسے بلند چبوترے پر لا کھڑا کیا ہو۔ اس کے علاوہ اس کے ذہن میں یہ سوال بھی کلبلا رہا تھا کہ اتنے سارے جادوگر آخر اس کے گھر پر کیوں آئے ہیں؟

ایسا لگا کہ جیسے لوپن نے ہیری کے دل کی جان جان لی ہو۔ وہ اسی وقت مسکراتے ہوئے بول پڑے۔ ''بہت زیادہ لوگ تمہیں یہاں سے لے جانے کیلئے بے قرار تھے...... یہ اچھا رہا!''

''ہاں! جتنے زیادہ ہوں، اتنا ہی اچھا ہے۔ پوٹر! ہم تمہارے محافظ ہیں۔'' موڈی نے کہا۔

لوپن نے قدم بڑھا کر کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھا۔

''ہم لوگ بس اس اشارے کا انتظار کر رہے ہیں جو ہمیں مطلع کرے کہ جانے کے لئے راستہ صاف ہے۔ ابھی ہمارے پاس تقریباً پندرہ منٹ کا وقت باقی ہے۔'' لوپن نے کہا۔

''یہ ماگلو بہت زیادہ صاف ستھرے رہتے ہیں، ہے نا؟'' ٹونکس نامی جادوگرنی نے باورچی خانے کا دلچسپی سے جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ''میرے ڈیڈی بھی ماگلو خاندان میں ہی پیدا ہوئے تھے لیکن وہ کاہل الوجود تھے۔ مجھے لگتا ہے کہ جادوگروں کی طرح ہی ماگلوؤں کا رہن سہن اور رویئے الگ الگ ہوتے ہوں گے؟''

''ہاں! ایسا ہی ہے۔'' ہیری نے جواب دیا اور پھر لوپن کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔ ''دیکھئے! مجھے بھی بتایئے کہ کیا ہو رہا ہے؟ مجھے کسی نے کوئی خبر نہیں دی ہے کہ والڈ......''

یہ سن کر جادوگروں اور جادوگرنیوں نے عجیب سی آواز نکالی۔ ڈیڈلس ڈیگل کا ہیٹ ایک بار پھر اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور

موڈی فوراً غرا کر بولے۔ ''خاموش ہو جاؤ!......''

''کیا مطلب......میں کچھ سمجھا نہیں......'' ہیری حیرانگی سے بولا۔

''ہم یہاں پر کوئی بات نہیں کریں گے۔ یہ بہت خطرناک ثابت ہوگا۔'' موڈی نے اپنی قدرتی آنکھ ہیری کی طرف گھماتے ہوئے کہا۔ ان کی جادوئی آنکھ اب بھی چھت پر جمی ہوئی تھی۔ ''ستیاناس...... جب سے اس بیہودہ شخص نے اسے استعمال کیا ہے تب سے یہ بار بار اٹک جاتی ہے۔'' پھر سنک سے کچرا کھینچنے جیسی بری سی پچر پچر واز کے ساتھ انہوں نے اپنی جادوئی آنکھ باہر نکال لی۔

''میڈ آئی! آپ جانتے ہیں کہ یہ بہت ہی وحشت ناک لگتا ہے، ہے نا؟'' ٹونکس نے گفتگو آگے بڑھاتے ہوئے ان سے کہا۔

''ہیری! ایک گلاس پانی مل سکتا ہے؟'' موڈی نے نرم لہجے میں کہا۔

ہیری نے ڈش واشر کے پاس جا کر ایک صاف گلاس نکالا اور سنک تک جا کر اس میں پانی بھرا۔ اب بھی جادوگروں کا ٹولہ اسے دلچسپی اور اشتیاق بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ان کے لگاتار گھورنے سے ہیری کو چڑ سی ہونے لگی تھی۔

''شکریہ!'' موڈی نے کہا جب ہیری نے انہیں گلاس تھمایا۔ انہوں نے اپنی جادوئی آنکھ پانی میں ڈال دی اور اسے اوپر نیچے ہلاتے رہے۔ آنکھ چاروں طرف گھومنے لگی اور باری باری سے سبھی لوگوں کو گھورنے لگی۔ ''میں چاہتا ہوں کہ واپسی کے سفر میں میرے پاس پورے تین سو ساٹھ ڈگری کے زاویے کا احاطہ موجود رہے۔''

''ہم جہاں بھی جا رہے ہیں، کیسے جا رہے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''بہاری ڈنڈوں پر بیٹھ کر...... ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ ابھی تمہاری عمر اتنی کم ہے کہ تم ثقاب اڑان نہیں بھر سکتے۔ سفوف انتقال کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے اور ہم گھر یری کنجی بنانے کا خطرہ بھی مول نہیں لے سکتے......''

''ریمس کا کہنا ہے کہ تم بہاری ڈنڈے پر کافی عمدہ اڑان کر لیتے ہو؟'' کنگ سلے نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں! یہ بہت اچھا اُڑ لیتا ہے۔'' لوپن نے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اچھا ہیری! اب تم جا کر اپنا سامان سمیٹ لو۔ ہمیں پوری طرح تیار رہنا چاہئے تاکہ اشارہ پاتے ہی یہاں سے چل پڑیں۔''

''میں ساتھ چل کر تمہاری مدد کرتی ہوں۔'' ٹونکس نے دلچسپی سے کہا۔

وہ ہیری کے پیچھے پیچھے ہال سے ہوتے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر گئی۔ چلتے چلتے وہ کافی جوشیلے اور پسندیدہ انداز سے ادھر اُدھر کا جائزہ لے رہی تھی۔

''کافی عجیب جگہ ہے...... میرا مطلب ہے کہ یہ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی صاف ستھری ہے، ہے نا؟'' اس نے چلتے چلتے کہا۔ ''تھوڑا عجیب لگتا ہے، اوہ! یہ زیادہ اچھا ہے......'' اس نے اس وقت چونک کر آنکھیں جھپکیں جب ہیری نے اپنے بیڈروم کی لائٹ روشن کر دی تھی۔

اس کا کمرہ باقی تمام گھر کی بہ نسبت بالکل ہی الگ تھلگ منظر پیش کر رہا تھا۔ گذشتہ چار دنوں سے پژمردہ اور غصے سے بپھرے ہیری نے اس کی صفائی کرنے کی ذرا سی بھی زحمت نہیں کی تھی۔ اس کی زیادہ تر کتابیں فرش پر ادھر ادھر بکھری پڑی تھیں کیونکہ اس نے دل بہلانے کیلئے انہیں پڑھنے کی کوشش کی تھی لیکن بعد میں اُٹھا کر لاپرواہی سے اچھال دیا تھا۔ ہیڈوگ کے خالی پنجرے میں سے بھی بدبو کے ناگوار بھبھو کے اُٹھ رہے تھے۔ یہ بات تو صاف تھی کہ اسے صفائی کی اشد ضرورت تھی۔ اس کا صندوق منہ پھاڑے بالکل کھلا پڑا تھا۔ اس کے آس پاس ماگلو لباس اور جادوئی دنیا کے چوغوں کا عجیب سا ملا جلا انبار پھیلا ہوا تھا۔

ہیری فرش پر جھک کر کتابیں اکٹھی کرنے لگا اور انہیں صندوق کی طرف پھینکنے لگا۔ ٹونکس اس کی خالی الماری کے پاس رُک گئی اور دروازے کے اندرونی آئینے میں اپنا عکس دیکھنے میں مشغول ہوگئی۔

''اوہ مجھے لگتا ہے کہ یہ ارغوانی رنگ میرے بالوں پر بالکل نہیں بچ رہا ہے۔'' اس نے آنکھیں مچور کر دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے بالوں کے ایک گچھے کو کھینچا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس سے میں تھوڑی بھڑکیلی نہیں دکھائی دیتی ہوں؟''

''ار......'' ہیری بڑبڑایا اور برطانیہ اور آئرلینڈ کی کیوڈچ ٹیمیں نامی کتاب کے اوپر سے اس کی طرف دیکھا۔

''ہاں کچھ ایسا ہی ہے۔'' ٹونکس نے خود سے کہا اور پھر اس نے اپنی آنکھیں تناؤ بھرے انداز میں سکوڑ لیں جیسے وہ کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔ ایک ہی پل بعد اس کے بال چیونگم کی طرح گلابی ہوگئے۔

''یہ آپ نے کیسے کیا؟'' ہیری نے اس کی طرف منہ پھاڑے دیکھتا ہوا بولا جب اس نے اپنی آنکھیں دوبارہ کھول لی تھیں۔

''اوہ! میں گرگھٹنی ہوں۔'' ٹونکس نے آئینے میں اپنے چہرے کو مختلف زاویوں سے توڑ مروڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے اپنا سرا گھمایا تا کہ اپنے بالوں کو ہر زاویے سے پرکھ سکے۔ ہیری کچھ نہ سمجھنے جیسے انداز میں ہونقوں کی طرح اس کی طرف گھور رہا تھا جسے ٹونکس نے دیکھ لیا تھا۔ ''اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں اپنی خواہش یا ضرورت کے مطابق اپنا رنگ روپ تبدیل کر سکتی ہوں، مجھے اس کیلئے کسی جادوئی کلمے یا چھڑی کو گھمانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔'' اس نے آئینے میں سے ہیری کی طرف دیکھا جس کا منہ ابھی تک پھٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ''یہ میری پیدائشی صلاحیت ہے۔ ایرور کے امتحان کے دوران میں چھپنے اور روپ رنگ بدلنے میں اوّل آئی تھی حالانکہ میں نے اس مضمون کی ذرا بھی پڑھائی نہیں کی تھی۔ یہ بہت عمدہ رہا......''

''آپ ایرور ہیں؟'' ہیری نے دم بخود ہو کر پوچھا۔ اس نے ہوگورٹس میں جب بھی مستقبل کے بارے میں سوچا تھا تو شیطانی جادوگروں کو پکڑنے والا ایرور بننے کے بارے میں ہی سوچا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے یہ بڑا عجیب لگ رہا تھا کہ جادوگرنیوں میں بھی کئی اقسام ہوتی ہیں۔ مسز فگ ایک گھنا چکر تھیں اور ٹونکس ایک گرگھٹنی تھی۔ شائد کوئی نٹنی بھی ہو......

''ہاں!'' ٹونکس نے فخریہ لہجے میں کہا۔ ''کنگ سلے بھی ایرور ہے۔ وہ مجھ سے تھوڑا سنیئر ہے۔ میں تو ایک سال پہلے ہی ایرور بنی ہوں۔ چوری اور تعاقب کرنے کے مضامین میں تو بس فیل ہوتے ہوتے بچی تھی۔ میں بہت پھوہڑ ہوں، جب ہم نیچے آئے تھے تو تم

نے پلیٹ ٹوٹنے آواز سنی ہوگی......وہ میں نے ہی توڑی تھی۔''

''کیا کوئی گرگھٹنی بننا سیکھ سکتا ہے؟'' ہیری نے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔ جب وہ سامان پیک کرنے کے بارے میں اپنا کام مکمل طور پر فراموش کر بیٹھا تھا۔

ٹونکس کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''میں شرط لگا کر کہتی ہوں کہ تم کبھی کبھار اپنے نشان کو دوسروں سے چھپا کر رکھنے کی خواہش رکھتے ہو، ہے نا؟'' اس کی آنکھیں گھومتی ہوئی ہیری کے ماتھے کے نشان پر پہنچ گئیں۔

''ہاں!......ضرور......'' ہیری نے بڑبڑا کر کہا اور پھر مڑ گیا جب لوگ اس کے نشان کو گھورتے تھے تو اسے یہ بالکل اچھا نہیں لگتا تھا۔

''مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں یہ چیز سیکھنے میں کافی دشواری پیش آئے گی۔'' ٹونکس نے کہا۔ ''گرگھٹنی دراصل وراثتی خوبی ہوتی ہے، اسے کتابوں یا کسی اور طریقے سے سیکھا نہیں جا سکتا۔ کہہ لو کہ یہ پیدائشی خصوصیت ہے جو نسل در نسل چلتی رہتی ہے۔ زیادہ تر جادوگرنیوں کو اپنا حلیہ بدلنے کی لئے چھڑی یا پھر مرکبات کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے لیکن......ہمیں چلنا ہے ہیری! ہمیں سامان پیک کرنا ہے۔'' اس نے جھینپ کر فرش پر بکھرے ہوئے سامان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں! میں تو بھول ہی گیا تھا......'' ہیری نے کچھ کتابوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''بیوقوفی مت کرو......اگر میں یہ کام کروں گی تو یہ جلدی نبٹ جائے گا۔'' ٹونکس نے چلا کر کہا اور اس نے پورے فرش پر اپنی چھڑی گھمائی۔ کتابیں، کپڑے، ٹیلی سکوپ اور ترازو ہوا میں بلند ہو گئے اور تیزی سے صندوق میں جا کر گرنے لگے۔

''یہ کچھ صفائی سے پیکنگ نہیں ہو پائی ہے۔'' ٹونکس نے صندوق کے قریب پہنچ کر اندر جھانکتے ہوئے کہا۔ جس میں چیزیں الٹ پلٹ پڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''میری ماں ہر چیز کو بہت سلیقے اور قرینے سے پیک کر لیتی ہیں......وہ تو موزوں کو بھی اپنے آپ تہہ کر دیتی ہیں۔ لیکن میں اس فن میں کبھی ماہر نہیں ہو پائی۔ ایسا ایک طرح کے جھٹکے سے ہوتا ہے......'' اس نے اپنی چھڑی امید سے جھٹکی۔ ہیری کا ایک موزہ ہلکے سے اچھلا اور صندوق کے سامان کے اوپر گر گیا۔

''بہت خوب!'' ٹونکس نے صندوق کا ڈھکن بند کرتے ہوئے کہا۔ ''چلو! کم از کم سب کچھ اندر تو جا چکا ہے۔ ویسے اس پنجرے کو بھی صفائی کی ضرورت ہے۔'' اس نے اپنی چھڑی ہیڈوگ کے پنجرے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ''سورگرفتم......'' پنجرے میں لگے کچھ پنکھ اور بیٹ پل بھر میں غائب ہو گئیں۔ ''چلو! یہ اب تھوڑا بہتر ہو گیا ہے۔ میں ان گھر گرہستی جادوئی کلمات میں کبھی مہارت حاصل نہیں کر پائی۔ ٹھیک ہے......ہر چیز ہے؟......کڑاہی؟......بہاری ڈنڈا؟......اوہ واہ......یہ تو فائر بولٹ ہے......''

ہیری کے دائیں ہاتھ میں پکڑا ہوا بہاری ڈنڈا دیکھ کر ٹونکس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ یہ اعلیٰ کوالٹی کا جادوئی بہاری ڈنڈا اسے

سیریس نے تحفے میں دیا تھا اور ہیری کو اس پر بہت فخر تھا۔

''اوہ! میں ابھی تک کیموٹ 260 پر ہی سواری کر رہی ہوں۔'' ٹونکس نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ ''اچھی بات ہے...... چھڑی اب بھی تمہاری جینز پینٹ میں ہے؟ دونوں کولہے ابھی تک صحیح سلامت ہیں؟ ٹھیک ہے......تو اب ہم نیچے چلتے ہیں۔ ایکوسم صندوق......''

ہیری کا صندوق ہوا میں کچھ انچ اوپر اُٹھ گیا۔ موصلی کی دستے کی مانند ٹونکس اپنی چھڑی کے اشارے سے صندوق کو کمرے کے دروازے سے باہر لے گئی۔ ہیڈوگ کا پنجرہ اس کی بائیں بغل میں دبا ہوا تھا۔ ہیری اپنا بھاری ڈنڈا اُٹھا کر سیڑھیوں پر اس کے پیچھے پیچھے نیچے اترا۔

باورچی خانے میں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ موڈی نے اپنی جادوئی آنکھ دوبارہ لگالی تھی۔ صفائی ہونے کے بعد وہ اب اتنی تیزی سے گھوم رہی تھی کہ ہیری کو اس کی طرف دیکھ کر عجیب سا احساس ہونے لگا۔ کنگ سلے شکیلبوٹ اور سٹرگس پوڈمور، مائیکروویو کا جائزہ لینے میں مصروف تھے جبکہ ہسٹیا جونز آلو چھیلنے والی مشین کو دیکھ کر ہنس رہی تھی جو اسے دراز کھنگالنے کے دوران ملی تھی۔ لوپن میز کے قریب ایک کاغذ کو تہہ کرتے دکھائی دیئے۔ جس میں انہوں نے مسٹر ڈرسلی کے نام ہیری کی روانگی سے متعلق ایک مراسلہ لکھا تھا۔

''بہت خوب! مجھے لگتا ہے کہ ہمارے پاس صرف ایک ہی منٹ کا وقت بچا ہے، لہٰذا ہمیں باہر والے باغیچے میں پہنچ جانا چاہئے تاکہ ہم چلنے کیلئے فوری طور پر تیار رہیں۔ ہیری! میں نے خط میں تمہارے انکل آنٹی کو بتا دیا ہے کہ انہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے......'' جب ٹونکس اور ہیری میں داخل ہوئے تو لوپن نے اوپر دیکھ کر کہا۔

''وہ مجھے نہ پا کر قطعاً پریشان نہیں ہوں گے۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''......کہ تم بالکل خیریت سے ہو۔'' لوپن نے اپنی بات بڑھاتے ہوئے کہا۔

''اس سے انہیں بڑی مایوسی ہوگی......''

''اور تم ان سے اگلے سال کی گرمیوں میں دوبارہ مل پاؤ گے۔''

''کیا ایسا کرنا ضروری ہے؟''

لوپن دھیرے سے مسکرائے مگر انہوں نے کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔

''یہاں آؤ......لڑکے!'' موڈی نے اپنی چھڑی سے ہیری کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ ''مجھے تم پر کچھ حفاظتی جادوئی حصار کی تہہ لگانا ہوگی۔''

''آپ کو میرے ساتھ کیا کرنا ہے؟'' ہیری نے گھبرا کر پوچھا۔

''مکمل طور پر غائب......'' موڈی نے اپنی چھڑی اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''لوپن نے مجھے بتایا ہے کہ تمہارے پاس غیبی چوغہ ہے

لیکن اُڑتے ہوئے وہ تمہیں صحیح طور پر ڈھانپ نہیں پائے گا۔اس جادوئی حصار سے تم زیادہ اچھی طرح پوشیدہ رہ پاؤ گے...... یہ لو!''

انہوں نے ہیری کے سر پر اپنی چھڑی سے ضرب لگائی۔ اسے ایک عجیب سا احساس ہوا۔ اسے لگا جیسے موڈی نے اس کے سر پر انڈے پھینٹ دیئے ہوں۔ جہاں جہاں موڈی کی چھڑی ضرب لگا رہی تھی وہاں سے اس کے بدن میں عجیب سی ٹھنڈک بہنے لگی تھی۔

''زبردست......میڈ آئی!'' ٹونکس نے ہیری کے بدن کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری نے اپنے بدن پر نگاہ ڈالی تو وہ چونک پڑا۔ اب یہ اس کے بدن جیسا نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا بدن بالکل غائب تو نہیں تھا لیکن یہ بالکل شفاف ہو گیا تھا۔ ہیری باورچی خانے کے ماحول میں رچ بس سا گیا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ باورچی خانے کا ہی کوئی حصہ ہو۔ اب وہ ایک ایسا بھوت بن چکا تھا جو ہر ماحول میں اسی کی ہیئت اختیار کر سکتا تھا۔ موڈی نے چھڑی لہرا کر پچھلے دروازے کا تالا کھولا اور دونوں پٹ خود بخود کھلتے چلے گئے۔ ''اب چلو......''

وہ سب ورنن انکل کے خوبصورت باغیچے میں چلے آئے۔ موڈی نے اپنی جادوئی آنکھ سے آسمان کا معائنہ کرنے کے بعد کہا۔

''آج رات آسمان بالکل صاف ہے، اگر بادل ہوتے تو چھپنے میں خاصی آسانی رہتی۔ ٹھیک ہے! تم دھیان سے سنو......'' انہوں نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہم آس پاس ہی اُڑیں گے۔ ٹونکس تمہارے آگے رہے گی۔ اس کے پیچھے پیچھے اڑتے رہنا۔ لوپن نیچے سے تمہاری حفاظت کریں گے۔ میں تمہارے ٹھیک پیچھے رہوں گا۔ باقی لوگ تمہارے پہلوؤں میں اُڑیں گے۔ ہم کسی بھی حالت میں حفاظت کا کام نہیں چھوڑیں گے۔ سب میری بات سمجھ گئے۔ اگر ہم میں سے کوئی مارا بھی گیا تو......''

''کیا ایسا ممکن ہے......'' ہیری نے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا لیکن موڈی نے اس کے سوال کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔

''تب بھی باقی لوگ اُڑتے رہیں گے۔ رکنے کی کوشش بھی مت کرنا۔ اپنی جگہ بھی مت چھوڑنا۔ ہیری! اگر وہ ہم سب کو بھی مار ڈالے اور صرف تم ہی باقی بچو......تب بھی پریشان مت ہونا۔ آگے تمہاری حفاظت کرنے کیلئے اور بھی محافظ تعینات ہیں۔ مشرق کی سمت میں اُڑتے رہنا۔ تم صحیح سلامت پہنچ جاؤ گے......''

''اتنی سراسمیگی مت پھیلاؤ میڈ آئی! ہیری سوچے گا کہ ہم اس کام کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے ہیں۔'' ٹونکس نے تنک کر کہا۔ جب اس نے ہیری کے صندوق اور ہیڈوگ کے پنجرے کو اپنے بہاری ڈنڈے پر باندھ لیا تھا۔

''میں تو بس لڑکے کو اپنے منصوبے سے آگاہ کر رہا ہوں۔'' موڈی نے غرا کر کہا۔ ''ہمارا کام اسے ہیڈکوارٹر تک بالکل بحفاظت پہنچانا ہے اور اگر اس کوشش میں ہماری جان چلی جائے تو......''

''فکر مت کرو......کسی بھی جان نہیں جائے گی۔'' کنگ سلے نے اپنی بھرائی پرسکون آواز میں جلدی سے کہا۔

''وہ دیکھو...... پہلا اشارہ ہو چکا ہے۔ اب اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہو جاؤ۔'' لوپن نے تیکھی آواز میں آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ان کے بہت اوپر ستاروں کے جھرمٹ میں چمکیلی سرخ چنگاریوں کی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ انہیں دیکھتے ہی ہیری پہچان گیا کہ وہ چھڑی کی چنگاریاں تھیں۔ اس نے اپنے فائر بولٹ پر دایاں پاؤں ڈالا۔ اس کے دستے کو مضبوطی سے پکڑا اور محسوس کیا کہ یہ دھیمے انداز میں تھرتھرا رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ بھی ایک بار پھر ہوا میں اُڑنے کیلئے بے قرار ہو رہا ہو۔

پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر سبز چنگاریوں کا جھرمٹ بکھر گیا جیسے کہیں دور آتش بازی ہو رہی ہو۔ اسے دیکھتے ہی لوپن نے جلدی سے کہا۔ ''دوسرا اشارہ ہو چکا ہے، اب چلو......''

ہیری نے زمین پر زور سے پاؤں مارا۔ رات کی ٹھنڈی ہوا اس کے بالوں کو بکھیرنے لگی اور پرائیویٹ ڈرائیو کے صاف ستھرے مربع شکل کے باغیچے ان کے پیچھے دور ہٹتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ لٹل وِنجنگ کے مکانات چھوٹے چھوٹے سیاہ ٹکڑوں کی شکل میں سمٹ کر رہ گئے۔ جب تیز ہوا کے تھپیڑے اس کے چہرے پر کوڑوں کی مانند پڑے تو جادوئی عدالت میں پیشی کا خیال بھی اس کے دماغ کے دریچوں سے نکل کر ہوا میں تحلیل ہو کر رہ گیا۔ اسے اپنے تن بدن میں خوشیوں کی لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں، اسے لگا کہ بے تحاشا خوشی سے اس کا دل پھٹ جائے گا۔ وہ دوبارہ اُڑ رہا تھا۔ وہ پرائیویٹ ڈرائیو کی مقید زندگی سے دور جا رہا تھا جس کا اس نے پوری گرمیوں میں خواب دیکھا تھا۔ وہ اپنے اصلی گھر کی طرف لوٹ رہا تھا...... کچھ دیر کیلئے اس کی ساری پریشانیاں دور ہو چکی تھیں اور وہ سرشاری سے ستاروں بھرے آسمان میں کھو گیا۔

''بائیں طرف چلو...... بائیں طرف! ایک ماگلو اوپر دیکھ رہا ہے۔'' موڈی نے ان کے پیچھے سے چلا کر کہا۔ ٹونکس نے اپنی سمت بدلی اور ہیری نے بھی اس کے پیچھے پیچھے اپنی سمت بدل لی۔ ہیری ٹونکس کے بھاری ڈنڈے سے بندھے صندوق کو لٹکتے اور ہوا میں جھولتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ ''ہمیں مزید اونچائی پر اُڑنا ہوگا...... چوتھائی میل تک......''

اوپر کی طرف اُڑتے ہوئے ہیری کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔ اسے نیچے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ صرف چیونٹیوں جیسی روشنیاں ہی دکھائی دے رہی تھیں جو غالباً کاروں کی ہیڈ لائٹس اور سڑکوں کی سٹریٹ لائٹس ہی تھیں۔ ان میں سے دو ننھی روشنیاں ورنن انکل کی کار کی بھی ہو سکتی ہیں...... اس وقت ڈرسلی گھرانے کے افراد لوٹ کر اپنے گھر کی راہ لے چکے ہوں گے اور مضافاتی شاندار صحنوں کے مقابلے جیسی تقریب کو نہ پا کر کیسے آگ بگولا ہو رہے ہوں گے؟...... یہ سوچ کر ہیری زور سے ہنسا حالانکہ اس کی آواز دوسروں کے سرسراتے ہوئے چوغوں کی آوازوں، اس کے کھڑکھڑاتے ہوئے صندوق اور خالی پنجرے اور ہوا کے غراہٹ میں کہیں ڈوب گئی تھی۔ اب وہ ہوا میں تیزی سے اُڑ رہے تھے۔ ہیری ایک مہینے کے بعد اپنی اندر زندگی کا جوش اور حرارت محسوس کر رہا تھا۔

''شمال کی سمت میں چلو......'' میڈ آئی نے چلا کر ہدایت کی۔ ''آگے شہر ہے......'' وہ نیچے مکڑی کے جال جیسی پھیلی ہوئی روشنیوں کی چمک سے بچنے کیلیے دائیں طرف اُڑنے لگے۔

''شمال مشرق کی طرف گھوم جاؤ اور اوپر کی طرف اُڑتے رہو۔ آگے کچھ بادل ہیں ہیں جن میں ہم آسانی کے ساتھ اوجھل ہو

سکتے ہیں۔'' موڈی نے چلا کر کہا۔

''ہم بادلوں کے بیچ میں نہیں اُڑیں گے میڈ آئی! ہم بھیگ جائیں گے۔'' ٹونکس نے غصے سے بھرے انداز میں چلا کر کہا۔

ہیری کو اس کی بات سن کر اطمینان نصیب ہوا۔ فائر بولٹ کے دستے پر اس کے ہاتھ سن ہو رہے تھے اور وہ کانپنے لگا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ اُڑنے سے پہلے اپنا کوٹ پہن لیتا۔

میڈ آئی کی ہدایات کے مطابق وہ وقتاً فوقتاً اپنی سمتیں بدلتے رہے۔ برفیلی ہوا کی وجہ سے ہیری کی آنکھیں سکڑ چکی تھیں۔ ہوا کے باعث اس کے کانوں میں بھی درد ہونے لگا تھا۔ اسے یاد آیا کہ پہلے صرف ایک ہی بار اسے بہاری ڈنڈے پر اتنی سردی لگی تھی۔ ایسا تب ہوا تھا جب اس نے اپنے تیسرے سال کی پڑھائی میں طوفانی موسم میں ہفل پف کے خلاف کیوڈچ میچ کھیلا تھا۔ اس کے چاروں طرف اس کے محافظ دیوہیکل گدھوں کی طرح منڈلاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری کو وقت کا صحیح طرح اندازہ نہیں ہو پایا اور نہ ہی اسے یہ معلوم ہوسکا کہ وہ کتنی دیر سے اُڑ رہے تھے۔ ویسے اسے لگا کہ کم از کم ایک گھنٹہ تو بیت چکا ہوگا......

''شمال مغرب کی طرف مڑو......'' موڈی نے چیخ کر کہا۔ ''ہمیں مرکزی شاہراہ سے بچ کر نکلنا ہوگا......''

ہیری کا بدن اب اتنا سرد پڑ چکا تھا کہ وہ نیچے جا کر کاروں کے بیچ خشک گرم اور آرام دہ ماحول میں سفر کرنے کے بارے میں حسرت زدہ انداز میں سوچنے لگا۔ وہ سفوف انتقال کے ذریعے سفر کرنے کے بارے میں بھی سوچ رہا تھا حالانکہ آتشدانوں کی راکھ بھری چمنیوں کے بیچ گھسنا کافی تکلیف دہ عمل تھا لیکن شعلوں کی وجہ سے کم از کم گرمائی تو میسر رہتی تھی۔ کنگ سلے شکیلبوٹ نے ہیری کے چاروں طرف چکر کاٹا۔ اس کا گنجا سر اور سونے کی بالی چاندنی کی روشنی چمک رہی تھی۔ اب اس کی دائیں طرف ایمی لائن بینز تھیں۔ جن کی چھڑی باہر نکلی ہوئی اور جن کا سر دائیں بائیں گھوم کر جائزہ لے رہا تھا۔ پھر وہ بھی اس کے اوپر سے ہوتے ہوئے نکل گئیں جس کے بعد سٹرگس پوڈمور کی باری آئی۔

''ہم یہ جائزہ لینے کیلئے کچھ دیر کیلئے اُلٹی طرف مڑ جاتے ہیں کہ کوئی ہمارا تعاقب تو نہیں کر رہا ہے۔'' موڈی نے چلا کر کہا۔

''موڈی کیا آپ پاگل ہو گئے ہیں؟'' سب سے آگے اُڑتی ہوئی ٹونکس نے غصے سے چلا کر کہا۔ ''ہم سب کی قلفی جم چکی ہے۔ اگر ہم اسی طرح پیچھے پلٹتے رہے تو ہم وہاں اگلے ہفتے تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ ہم اپنی منزل کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔''

''اب ہمیں نیچے اترنا ہوگا......'' لوپن کی تیز آواز سنائی دی۔ ''ہیری! ٹونکس کے پیچھے پیچھے اتر جاؤ۔''

ہیری نے اسی لمحے ٹونکس کے عقب میں غوطہ کھایا اور نیچے کی طرف لپکا۔ وہ بہت ساری روشنیوں کے جھرمٹ کی طرف جا رہے تھے۔ وہ نیچے اترتے چلے گئے۔ ہیری کو اب ہیڈ لائٹس، سٹریٹ لائٹس، چمنیاں اور ٹیلی ویژن ایریل صاف دکھائی دے رہے تھے۔ وہ جلد از جلد زمین پر اترنا چاہتا تھا حالانکہ اسے یہ احساس ہو رہا تھا کہ وہ یقیناً اپنے فائر بولٹ پر جم چکا ہوگا اور کسی نہ کسی کو اسے بہاری ڈنڈے سے اتارنے کیلئے مدد کرنا پڑے گی۔

''یہ لو......'' ٹونکس نے چند سیکنڈ کے بعد زمین پر اترتے ہوئے کہا۔

ہیری اس کے پیچھے پیچھے ایک چھوٹے سے چوراہے پر گھاس بھری زمین پر اتر گیا۔ ٹونکس اپنے بھاری ڈنڈے سے ہیری کا صندوق کھولنے لگی۔ ہیری نے کانپتے ہوئے اپنے چاروں طرف دیکھا۔ نزدیکی بوسیدہ مکانات کچھ زیادہ اچھے نہیں دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے کچھ مکانات کی کھڑکیاں ٹوٹی ہوئی تھیں اور سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں چمک رہی تھیں۔ کچھ دروازوں کا رنگ اکھڑا چکا تھا اور وہ جھولتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ مکانوں کے سامنے کچرے کے ڈھیر جمع تھے۔ ہر طرف گندگی کی بدبو اور غلاظت پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''ہم کہاں پر ہیں......؟'' ہیری نے پوچھا لیکن لوپن نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ ''ایک منٹ رُکو......''

موڈی اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''اوہ ہاں! مل گیا......'' وہ بڑبڑا کر بولے۔ پھر انہوں نے ایک سفید سگریٹ لائٹر باہر نکال کر اسے کلک کیا۔ سب سے پاس والی سٹریٹ لائٹ کا بلب ایک جھٹکے سے بند ہو گیا۔ انہوں نے لائٹر کو دوبارہ کلک کیا۔ اگلا بلب بھی بجھ گیا۔ وہ اس وقت تک کلک کرتے رہے جب تک کہ اس چوراہے کے سارے بلب بجھ نہ گئے تھے۔ اب صرف پردے لگے کھڑکیوں اور آسمان پر نکلے ہوئے چاند کی روشنی ہی زمین پر پڑ رہی تھی۔ اندھیرا کافی بڑھ گیا تھا۔ موڈی نے لائٹس بند کرنے والی لائٹر کو واپس اپنی جیب میں رکھا۔

''اسے ڈمبل ڈور سے ادھار لیا تھا۔ اگر کوئی ماگلو کھڑکی میں سے باہر جھانک رہا ہو گا تو اب وہ کچھ نہیں دیکھ پائے گا......اب جلدی چلو......''

انہوں نے ہیری کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھاس سے سڑک کے پار فٹ پاتھ پر لے گئے۔ لوپن اور ٹونکس ہیری کا صندوق پکڑ کر ان کے پیچھے پیچھے پیدل آ رہے تھے۔ باقی محافظ اپنی اپنی چھڑیاں نکال کر ان کے اطراف میں پھیلے ہوئے انداز میں چل رہے تھے۔ سب سے قریبی مکان کی اوپر والی کھڑکی سے ایک سٹیریو بجنے کی دھمک سنائی دے رہی تھی۔ اس کے ٹوٹے ہوئے گیٹ کے اندر کچرے کا پھولا ہوا تھیلا پڑا تھا جس سے تیز بدبودار سڑاند اُٹھ رہی تھی۔

''رُکو......'' موڈی نے دھیمے انداز میں سرگوشی کی اور ہیری کے ہاتھ کی طرف ایک چرمئی کاغذ کا ٹکڑا بڑھایا۔ انہوں نے اپنی چمکتی ہوئی چھڑی بھی اس کے قریب کر دی تاکہ ہیری اسے آسانی سے پڑھ سکے۔

''اسے جلدی سے پڑھ کر زبانی یاد کر لو......ازبر کر لو!'' موڈی نے کہا۔

ہیری نے اس چرمئی کاغذ کی طرف دیکھا۔ چھوٹی چھوٹی لکھائی کسی قدر جانی پہچانی محسوس ہو رہی تھی۔ اس پر کوئی پتہ لکھا ہوا تھا۔

'ققنس کے گروہ کا ہیڈکوارٹر، مکان نمبر بارہ گیرم مالڈ پیلس لندن میں پایا جا سکتا ہے۔'

☆☆☆☆

چوتھا باب

مکان نمبر بارہ، گیرم مالڈ پیلس

''یہ ققنس کا گروہ کیا چیز ہے؟'' ھیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''یہاں کچھ مت پوچھو لڑکے! اندر پہنچنے تک صبر کا دامن پکڑے رہو!'' موڈی نے غرا کر کہا

انہوں نے ھیری کے ہاتھ سے چرمئی کاغذ واپس لے لیا اور اپنی چھڑی کی نوک سے اس میں آگ لگا دی۔ جب چرمئی کاغذ میں شعلہ بھڑکنے لگا اور وہ راکھ بن کر زمین پر گر گیا تو ھیری نے دوبارہ اردگرد کے مکانوں کو دیکھا۔ وہ گیارہ نمبر کے مکان کے باہر کھڑے ہوئے تھے۔ اس نے جب بائیں طرف دیکھا تو وہاں اسے دس نمبر کا مکان دکھائی دیا۔ بہرحال، دائیں طرف تیرہ کا ہندسہ دکھائی دے رہا تھا۔

''لیکن بارہ نمبر کہاں ہے......؟''

''ابھی ابھی تم نے جو پتہ یاد کیا ہے، اس کے بارے میں اپنے دماغ میں یکسوئی کے ساتھ سوچو۔'' لوپن نے آہستگی کے ساتھ کہا۔

ھیری چرمئی کاغذ کے بارے میں سوچنے لگا اور جیسے ہی وہ نمبر بارہ والے حصے پر پہنچا تو تو گیارہ اور تیرہ نمبر کے مکانوں کے بیچوں بیچ ایک پرانا سا دروازہ جانے کہاں سے نمودار ہو گیا۔ اس کے بعد گندی سی بوسیدہ دیواریں اور پھر میلی کچیلی کھڑکیاں بھی نمودار ہوتی چلی گئیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ایک پرانے زمانے کا کھنڈراتی مکان وہاں آ گیا ہو اور اس نے اپنے اردگرد کے مکانوں کو تھوڑا تھوڑا آگے سرکا دیا ہو۔ ھیری منہ پھاڑے اسے گھورتا رہا۔ گیارہ نمبر کے مکان میں سٹیریو پہلے کی طرح دھمک پیدا کرتا ہوا بج رہا تھا۔ ظاہر ہے، اس کے اندر رہنے والے ماگلوؤں کو کچھ پتہ نہیں چلا تھا۔

''اب چلو لڑکے!......'' موڈی نے ھیری کی پشت میں چھڑی چبھوتے ہوئے کہا۔

ھیری پتھر کی پرانی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ وہ اچانک سامنے دکھائی دینے والے دروازے کو گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔ اس کا سیاہ رنگ وروغن کافی بوسیدہ ہو چکا تھا اور اس میں دراڑیں پڑ چکی تھیں۔ اس کی سفید کنڈی ایک کنڈلی مار کر بیٹھے ہوئے سانپ جیسی بل دار تھی۔

دروازے میں باہر دیکھنے کیلئے کوئی سوراخ نہیں تھا اور نہ ہی خط ڈالنے والے لیٹر بکس کی درز موجود تھی۔

لوپن نے اپنی چھڑی باہر نکال کر دروازے کو مخصوص انداز میں ٹھونکا۔ ہیری کو اندر سے کئی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ پھر کسی کے تالے اور زنجیر کھولنے کی آواز سنائی دی اور اگلے لمحے دروازہ چر چراہٹ کرتا ہوا کھل گیا۔

''ہیری......جلدی سے اندر چلے جاؤ لیکن زیادہ اندر مت جانا اور کسی چیز کو بالکل نہیں چھونا۔'' لوپن نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری چوکھٹ پھلانگ کر اندھیرے ہال میں داخل ہو گیا۔ اسے نمی، دُھول اور سڑاند کی ہلکی سی بدبو آ رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی ویران اور اجاڑ عمارت میں گھس رہا ہو۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ باقی لوگ بھی اس کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ لوپن اور ٹونکس اس کا صندوق اور ہیڈوگ کا پنجرہ لا رہے تھے۔ موڈی سب سے اوپر والے زینے پر کھڑے ہو کر لائٹر کی مدد سے سٹریٹ لائٹس کو دوبارہ روشن کر رہے تھے۔ روشنیاں ان کے بلب تک اُڑ اُڑ کر جا رہی تھیں۔ بیرونی چوک ایک بار پھر نارنجی روشنی میں نہا چکا تھا۔ اس کے بعد موڈی لنگڑاتے ہوئے اندر داخل ہو گئے اور انہوں نے دروازہ بند کر کے اس میں زنجیر پھنسا کر تالا لگایا۔ دروازہ بند ہونے کی وجہ سے پورے ہال میں گھپ اندھیرا پھیل گیا تھا۔

''یہ لو......''

انہوں نے اپنی چھڑی ہیری کے سر کے اوپر زور سے ماری۔ اس بار اسے ایسا لگا جیسے اس کی پشت پر کوئی گرم چیز سرک کر بہہ رہی ہو۔ وہ سمجھ گیا کہ انہوں نے حفاظتی جادوئی حصار ختم کر دیا تھا۔ اس کا بدن دوبارہ اصلی حالت میں لوٹ چکا تھا۔

''اب تمام لوگ جہاں ہو، وہیں کھڑے رہو، میں تھوڑی روشنی کرتا ہوں۔'' موڈی نے دھیمی آواز میں کہا۔

باقی لوگوں کی کھسر پھسر سے اب ہیری کو الجھن ہونے لگی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کسی مرگ والے گھر میں پہنچ گیا ہو۔ اسی وقت ایک دھیمی آواز ہوئی اور دیواروں پر لگے زمانہ قدیم کے گیس لیمپ روشن ہو گئے۔ ان کی ہلکی ہلکی ٹمٹماتی ہوئی روشنی میں ایک لمبے اور بوجھل فضا والے ہال کے راستے میں بچھے اکھڑے اور گھسے پٹے ہوئے قالین اور پلستر اکھڑی دیواریں دکھائی دینے لگیں۔ ان کے اوپر مکڑی کے جالوں سے ڈھکا ہوا شیشے کا فانوس چمکنے لگا اور اس کی روشنی میں دیواروں پر کچھ لوگوں کی تصویریں دکھائی دینے لگیں جو صدیوں کی دُھول سے اَٹی ہوئی اور سیاہ پڑ چکی تھیں۔ ہیری نے ہلچل سن کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ پاس ہی رکھی ہوئی زنگ آلود اور کرم خوردہ میز پر رکھے فانوس اور موم بتیوں کے سٹینڈ زہریلے سانپ کی شکل جیسے تھے۔

اسی وقت اسے تیز قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ اس نے سر گھما کر دیکھا تو اسے ایک پستہ قد گول مٹول چہرے والی عورت اپنی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دی۔ وہ پہلی نظر میں انہیں پہچان گیا تھا۔ وہ مسز ویزلی تھیں جو اس کے گہرے دوست رون کی ممی تھیں، وہ ہال کے سامنے والے دروازے سے اندر داخل ہوتی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ تیزی سے ان کے پاس آ رہی تھیں اور مسکرا کر ان کا استقبال کر

رہی تھیں ں۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ پہلے کی بہ نسبت تھوڑی دبلی اور مرجھائی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''اوہ ہیری! تمہیں دیکھ کر اچھا لگا۔'' انہوں نے سرگوشی نما لہجے میں کہا اور اسے اتنی کس کر سینے سے چمٹایا کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹتے ٹوٹتے بچیں۔ پھر انہوں نے اسے تھوڑا دور کرکے غور سے دیکھا۔ ''تم تھوڑے دُبلے دکھائی دے رہے ہو۔ تمہیں خوب کھانا کھلانا پڑے گا لیکن رات کے کھانے میں ابھی تھوڑی دیر ہے، مجھے افسوس ہے کہ تمہیں کچھ انتظار کرنا پڑے گا۔'' وہ ہیری کے پیچھے کھڑے جادوگروں کی طرف مڑیں اور سرگوشی نما لہجے میں بولیں۔ ''وہ ابھی ابھی آئے ہیں، اجلاس کا آغاز ہو چکا ہے......''

ہیری کے عقب میں موجود جادوگروں اور جادوگرنیوں کے منہ سے دلچسپی اور پرجوش آوازیں برآمد ہوئیں اور وہ ہیری کے قریب سے ہوتے ہوئے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جس میں سے مسز ویزلی ابھی ابھی نکلی تھیں۔ ہیری بھی لوپن کے تعاقب میں جانے لگا لیکن مسز ویزلی نے اس کا بازار پکڑ کر اسے روک لیا۔

''نہیں ہیری! مجلس میں صرف گروہ کے لوگ بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ رون اور ہرمائنی اوپر ہیں۔ جب تک مجلس ختم نہیں ہو جاتی، تب تک تم ان کے ساتھ انتظار کرو پھر ہم کھانے کیلئے تم لوگوں کو اپنے پاس بلا لیں گے اور ہال میں اپنی آواز پست ہی رکھنا۔''

''مگر کیوں؟''

''میں نہیں چاہتی ہوں کہ کوئی جاگ جائے......''

''آپ یہ کیا......؟''

''سب کچھ بعد میں سمجھا دوں گی۔ ابھی مجھے ذرا جلدی ہے، مجھے بھی اجلاس میں پہنچنا ہے...... میں تمہیں بس اتنا بتا دیتی ہوں کہ تمہیں کہاں سونا ہے؟......''

ہونٹوں پر انگلی رکھ کر وہ دبے پاؤں دیمک زدہ لمبے پردوں کے پاس سے گزریں۔ ہیری کو لگا کہ ان کے پیچھے ایک اور دروازہ ہو گا۔ پھر وہ ایک بڑے چھتری سٹینڈ کے پاس سے ہوتی ہوئی آگے بڑھیں جسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے کسی عفریت کے پاؤں کی ہڈی سے بنایا گیا ہوگا۔ پھر وہ اندھیری سیڑھیوں پر چڑھنے لگیں۔ وہاں دیوار پر کچھ تختے لگے ہوئے تھے جن پر قطار میں کٹے ہوئے سر جڑے ہوئے تھے۔ قریب سے دیکھنے پر ہیری کو معلوم ہوا کہ وہ جانوروں کے نہیں بلکہ گھریلو خرسوں کے سر تھے۔ ان سبھی کی ناک تھوتھنی جیسی لمبی دکھائی دے رہی تھی۔

ہر قدم کے ساتھ ہیری کی حیرانگی بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ لوگ اس کھنڈراتی مکان میں کیا کر رہے تھے جو کسی بڑے شیطانی جادوگر کا مکان دکھائی دے رہا تھا۔

''مسز ویزلی...... آخر......''

''رون اور ہرمائنی تمہیں ہر بات بتا دیں گے۔ مجھے اجلاس میں جلدی پہنچنا ہے۔'' مسز ویزلی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

سیڑھیوں کے اوپر پہنچنے کے بعد وہ بولیں۔ ''تمہارا کمرہ دائیں طرف والا ہے۔ اجلاس ختم ہوتے ہی میں تمہیں نیچے سے آواز دے دوں گی۔''

اس کے بعد وہ سیڑھیوں پر واپس لوٹ گئیں۔ ہیری نے اوپر جا کر متعلقہ کمرے کے دروازے کا ہینڈل گھمایا جو سانپ کے سر کی شکل کا تھا۔

دروازہ کھلتے ہی اسے کمرے کی اونچی چھت اور دو پلنگ دکھائی دیئے۔ پھر کسی الو کی تیز آواز سنائی دی۔ اس کے بعد کسی کے زور سے چیخنے کی آواز آئی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے بہت سے گھنے بال پھیلتے چلے گئے جس سے اسے دکھائی دینا بند ہو گیا تھا۔ ہر مائنی نے اس پر چھلانگ لگا دی تھی اور اس کی وجہ سے وہ گرتے گرتے بچا تھا۔ رون کا چھوٹا الو پگ وجیون سنسنی خیز انداز میں ان کے اوپر منڈلا رہا تھا۔

''اوہ ہیری...... رون دیکھو! وہ آ گیا ہے...... ہیری یہاں آ گیا ہے۔ ہمیں تمہارے آنے کی آواز سنائی نہیں دی۔ اوہ! تم کیسے ہو؟ تم ٹھیک تو ہو؟ کیا تمہیں ہم پر غصہ آیا؟ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ تمہیں یقیناً ہم پر غصہ آیا ہوگا۔ میں جانتی ہوں کہ ہمارے خط بکواس تھے لیکن ہم تمہیں کچھ نہیں بتا سکتے تھے۔ ڈمبل ڈور نے ہم سے وعدہ لیا تھا کہ ہم ایسا بالکل نہیں کریں گے۔ اوہ! ہمارے پاس تمہیں بتانے کیلئے بہت ساری باتیں ہیں اور تمہارے پاس بھی تو ہیں...... روح کھچڑ...... جب ہم نے یہ سنا...... اور محکمے کی سماعت...... یہ بہت برا ہوا...... میں نے کتابوں میں اس بارے میں چھان بین کی تھی۔ وہ تمہیں سکول سے نہیں نکال سکتے...... وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے۔ نابالغ جادوگری ممنوعہ استعمالات جادو قانون کی دفعات کے مطابق جان لیوا حالات میں جادو کا استعمال کیا جا سکتا ہے......''

''اسے سانس تو لینے دو ہر مائنی!'' رون نے ہیری کے پیچھے دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ ایک مہینے میں ہی وہ کچھ انچ لمبا ہو گیا تھا حالانکہ اس کی لمبی ناک، چمکیلے سرخ بال اور جھائیاں بالکل پہلے جیسی ہی تھیں۔

مسکراتے ہوئے ہر مائنی نے ہیری کو چھوڑ دیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہہ پاتی۔ ایک دھیمی آواز ہوئی اور کوئی سفید چیز گہرے رنگ کی الماری کے اوپر سے اڑتی ہوئی ہیری کے کندھے پر آ کر بیٹھ گئی۔

''ہیڈوگ......''

جب ہیری نے اس کے پروں میں گدگدی کی تو سفید مادہ الو نے اپنی چونچ کٹکٹائی اور پیار سے اس کے کان پر کاٹ لیا۔

''اس نے تو مصیبت کھڑی کر رکھی تھی۔'' رون نے کہا۔ ''جب یہ تمہارا آخری خط لے کر آئی تب سے ہی اس نے چونچ مار مار کر ہماری ناک میں دم کر رکھا ہے...... یہ دیکھو!'' اس نے ہیری کو اپنا دایاں ہاتھ کی جلد دکھائی جس پر ایک گہرا زخم صاف دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ! مجھے اس پر افسوس ہے لیکن مجھے جواب چاہئے تھا، تم سمجھ سکتے ہو۔'' ھیری نے کہا۔

''اور ہم تمہیں جواب دینا بھی چاہتے تھے دوست! ہرمائنی نے تو بہت لمبی چوڑی کہانی لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ وہ بار بار کہہ رہی تھی کہ اگر تم بغیر کسی اطلاع کے وہاں پھنسے رہو گے تو کوئی نہ کوئی احمقانہ کام کر بیٹھو گے لیکن ڈمبل ڈور نے ہم سے......''

''وعدہ لے لیا تھا کہ تم کچھ نہیں بتاؤ گے۔'' ھیری نے تلخی سے اس کا جملہ پورا کیا۔ ''یہ بات مجھے ہرمائنی پہلے ہی بتا چکی ہے......''

اپنے سب سے گہرے دوستوں کو سامنے دیکھ کر اس کے دل میں جو خوشی کا جذبہ اور گرم جوشی پیدا ہوئی تھی وہ اب پرسکون ہو کر ٹھنڈی پڑ چکی تھی۔ اسے یوں لگا جیسے اس کے پیٹ میں کوئی برفیلی چیز بھر گئی ہو۔ وہ ایک مہینے سے ان کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے ترس گیا تھا لیکن اب اچانک اسے محسوس ہوا کہ رون اور ہرمائنی اسے اکیلا چھوڑ دیں تو زیادہ اچھا رہے گا۔ کمرے میں تناؤ بھری خاموشی چھا گئی۔ ھیری اب بھی ہیڈوگ کو تھپتھپا رہا تھا مگر وہ ان دونوں سے نظریں چرا رہا تھا۔

''ڈمبل ڈور کا کہنا ہے کہ یہاں سب اچھا رہے گا۔'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

''اچھی بات ہے......'' ھیری نے لاپروائی سے کہا۔ اسی وقت اس کی نگاہ ہرمائنی کے ہاتھ پر پڑی جس پر ہیڈوگ کے کاٹنے کا زخم دکھائی دے رہا تھا مگر ھیری کو اب اس بات پر کوئی افسوس نہیں ہو رہا تھا۔

''شاید ان کا خیال تھا کہ تم ماگلوؤں کے درمیان زیادہ محفوظ رہ پاؤ گے۔'' رون نے کہا۔

''ہاں!'' ھیری نے اپنی بھنوئیں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''لیکن پھر بھی مجھ پر روح کھچڑوں نے حملہ کر دیا۔ کیا گرمیوں کی چھٹیوں میں تم دونوں میں سے کسی پر روح کھچڑوں نے حملہ کیا تھا؟''

''نہیں......لیکن اسی لئے تو انہوں نے ققنس کے گروہ کے افراد کو تمہاری نگرانی کیلئے تعینات کر رکھا تھا......''

ھیری کے پیٹ میں زوردار جھٹکا لگا جیسے وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک زینہ بھلا بیٹھا ہو۔ تو اس کا مطلب ہے کہ اس کے علاوہ سبھی کو یہ بات معلوم تھی کہ اس کی نگرانی کی جا رہی تھی۔

''لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا، ہے نا؟'' ھیری نے اپنی آواز کو معمول کے مطابق رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''آخر مجھے اپنے دفاع میں خود جادو کا استعمال کرنا پڑا ہے، نا؟''

''ڈمبل ڈور بے حد غصہ کر رہے تھے۔'' ہرمائنی نے تھوڑی حیرانگی کے ساتھ کہا۔ ''جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ منڈنگس اپنی ذمہ داری چھوڑ کر بیچ میں سے کہیں چلا گیا تھا تو وہ سخت ناراض ہوئے تھے، وہ اتنے آگ بگولا دکھائی دیئے تھے کہ ہم نے پہلے انہیں ایسا کرتے نہیں دیکھا تھا۔''

''اچھا ہی ہوا کہ وہ چلا گیا۔'' ھیری نے سرد لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''اگر وہ نہیں گیا ہوتا تو میں جادو کا استعمال کر کے روح کھچڑوں کو کیسے بھگا پاتا؟......اور شاید ڈمبل ڈور پوری گرمیاں مجھے پرائیویٹ ڈرائیو میں ہی قید رہنے کیلئے چھوڑ دیتے۔''

''کیا تمہیں...... کیا تمہیں...... محکمے میں عدالتی کارروائی کی سماعت کی کوئی پریشانی نہیں۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے لاپرواہی سے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے جھوٹ بول دیا تھا۔ وہ چاروں طرف دیکھتے ہوئے ان سے دور چلا گیا۔ ہیڈوگ اس کے کندھے پر اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی لیکن ہیری کو اس کمرے کا ماحول بالکل اچھا نہیں محسوس ہو رہا تھا۔ یہاں نمی اور اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ ایک دیوار پر آویزاں تصویر کے فریم میں خالی کینوس جھانک رہا تھا جس سے اکھڑے پلستر کی دیواروں کا سونا پن کسی قدر کم ہو رہا تھا۔ جب ہیری اس تصویر کے پاس سے گزرا تو اسے کسی شخص کے طنزیہ انداز میں ہنسنے کی آواز سنائی دی لیکن وہاں کوئی نظر نہیں آیا۔

ہیری نے ایک بار پھر اپنی آواز کو معمول کے مطابق قابو میں رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔ ''ڈمبل ڈور مجھے لاعلمی کے اندھیروں میں رکھنے کیلئے اتنے کوشاں کیوں ہیں؟ کیا تم لوگوں نے ان سے یہ پوچھنے کی زحمت اُٹھائی......؟''

اس نے نظر اُٹھا کر ان دونوں کی طرف دیکھا جو ایک دوسرے کو عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے انہیں اس سے اس طرح کے برتاؤ کی توقع نہ تھی لیکن اس سے اس کا گرم مزاج ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔

''ہم نے ڈمبل ڈور سے کہا تھا کہ ہم تمہیں باتیں بتانا چاہتے ہیں۔'' رون نے آہستگی سے کہا۔ ''ہم نے واقعی یہ بات کہی تھی دوست! لیکن اس وقت وہ واقعی مصروف ہیں، جب سے ہم یہاں آئے ہیں، تب سے ہم انہیں صرف دو ہی بار دیکھا ہے اور وہ بھی ذرا سی دیر کیلئے۔ انہوں نے ہم سے کہا کہ کوئی الوؤں کو سفر کے دوران میں سے پکڑ سکتا ہے......''

''اگر وہ چاہتے تو کسی دوسرے طریقے سے مجھے باخبر کر سکتے تھے۔'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا، اس کے چہرے کی رگیں کھنچی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''مجھ یہ مت کہنا کہ الوؤں کے بغیر پیغام رسانی نہیں کی جا سکتی تھی......''

''میں بھی اس بارے میں سوچا تھا لیکن وہ تمہیں کچھ بھی بتانا نہیں چاہتے تھے۔'' ہرمائنی نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''شاید انہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہوگا......'' ہیری نے ان کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

''پاگل مت بنو!'' رون نے پریشانی کے عالم میں اسے ڈانٹا۔

''یا پھر انہیں لگ رہا ہوگا کہ میں اپنا خیال خود نہیں رکھ سکتا ہوں۔''

''ظاہر ہے، ڈمبل ڈور کو ایسا کچھ نہیں لگ رہا تھا۔'' ہرمائنی نے تھوڑا تنک کر بولی۔

''تو پھر مجھے ڈرسلی خبیثوں کے پاس کیوں رہنا پڑا جبکہ تم دونوں یہاں کی ہر چیز میں شامل ہو؟'' ہیری نے مٹھی بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز ہر لفظ کے ساتھ بھڑکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ''تم دونوں کو یہاں ہونے والی ہر چیز کی خبر کیوں ہے اور مجھے کیوں نہیں معلوم ہے؟''

''یہ سراسر غلط ہے ہیری!'' رون نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''ممی ہمیں اجلاس میں جانے نہیں دیتیں اور وہ ہمیشہ یہی کہتی ہیں کہ ہم ابھی بہت کم سن ہیں......''

لیکن اسی وقت ہیری کا ضبط کا دامن چھوٹ گیا اور وہ بری طرح چلانے لگا۔

''تم اجلاس میں نہیں جا پائے، اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ پھر بھی تم یہاں تو ہو۔ کیا یہ کافی نہیں ہے۔ تم کم از کم ایک ساتھ تو ہو۔ میں تو مہینے بھر سے ڈرسلی گھرانے کے ساتھ گھٹن بھری زندگی گزار رہا تھا جبکہ میں نے تم دونوں سے زیادہ بڑی مصیبتوں کا سامنا کیا ہے اور ڈمبل ڈور یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں...... پارس پتھر کو کس نے بچایا تھا؟ رڈل سے نجات کس نے دلائی تھی؟ تم دونوں کو روح کھچڑوں سے کس نے بچایا تھا؟......''

پچھلے ایک مہینے سے جو کڑواہٹ اور نفرت ہیری کے دل و دماغ پر چھائی ہوئی تھی اور زہریلے ناگ کی طرح ڈس رہی تھی، اس کا غبار اب باہر نکل رہا تھا۔ اسے اس بات کا ملال تھا کہ اسے کسی نے کوئی صحیح اطلاع کیوں نہیں دی تھی؟ اسے اس بات سے چوٹ پہنچی تھی کہ وہ دونوں اس کے بغیر ایک ساتھ کیوں اکٹھے تھے؟ وہ اس بات پر ناراض تھا کہ اس کی چوری چھپے نگرانی کی جا رہی تھی اور اسے اس کی وجہ بتانا تک گوارا نہیں کیا گیا تھا۔ جن جذبات کیلئے وہ خجالت محسوس کر رہا تھا وہ آخر کار ضبط کے بندھن توڑ کر عیاں ہو کر رہ گئے تھے۔ ہیڈوگ اس کے چلانے سے اتنی خوفزدہ ہوئی کہ دوبارہ اُڑ کر الماری کے اوپر جا بیٹھی تھی۔ پگ وجیون دہشت کے مارے ان کے سروں کے اوپر زیادہ تیزی سے منڈلانے لگا تھا۔

''ڈریگن اور ژ کیست اور ہر بری چیز کا سامنا گزشتہ سال میں کس نے کیا تھا؟ کس نے والڈی مورٹ کو واپس لوٹتے دیکھا تھا؟ کون اس کے چنگل سے بال بال بچا تھا...... میں!''

رون کا منہ کھلا رہ گیا۔ وہ صدمے کی کیفیت میں آ چکا تھا اور اس کے منہ سے الفاظ نہیں نکل پا رہے تھے۔ دوسری طرف ہرمائنی کا چہرہ اتنا اُتر گیا تھا کہ لگتا تھا کہ وہ رو پڑے گی۔

''لیکن مجھے کیوں معلوم ہونا چاہئے کہ کیا ہو رہا ہے؟ کوئی مجھے ساری باتیں بتانے کی زحمت کیوں کرے؟''

''ہیری! یقین مانو...... ہم تمہیں بتانا چاہتے تھے...... ہم واقعی تمہیں بتانا چاہتے تھے......'' ہرمائنی روہانسی ہو کر چلائی۔

''اتنے زیادہ تو نہیں چاہتے ہو گے، ہے نا؟ ورنہ تم مجھے الو سے خبر کر دیتے لیکن ہاں! ڈمبل ڈور نے تم سے وعدہ کروا لیا تھا......''

''انہوں نے ایسا ہی کیا تھا......''

''چار ہفتوں سے میں پرائیویٹ ڈرائیو میں پھنسا ہوا تھا، کوڑے دانوں سے اخبار چن رہا تھا تاکہ مجھے یہ معلوم ہو سکے کہ کیا ہو رہا ہے؟''

''ہم چاہتے تھے......''

’’مجھے لگتا ہے کہ تم سب مل کر مجھ پر ہنس رہے ہو گے......‘‘

’’نہیں......ایسا کچھ نہیں......‘‘

’’ہیری! ہمیں واقعی افسوس ہے!‘‘ ہرمائنی نے متوحش لہجے میں کہا۔ اور اس کی آنکھوں میں اب آنسو چمک رہے تھے۔ ’’تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو ہیری! اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو مجھے بھی اتنا ہی غصہ آتا......‘‘

ہیری نے غصے کے عالم میں اس کی طرف دیکھا۔ وہ اب بھی گہری سانسیں لے رہا تھا۔ پھر وہ چہل قدمی کرتا ہوا ان سے دور چلا گیا۔ ہیڈوگ الماری کے اوپر بیٹھی عجیب آوازیں نکال رہی تھی۔ تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی، صرف ہیری کے قدموں کے نیچے لکڑی کے پرانے تختے چرمرانے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

’’ویسے یہ جگہ کون سی ہے؟‘‘ اس نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

’’یہ ققنس کے گروہ کا ہیڈکوارٹر ہے۔‘‘ رون نے فوراً بتایا۔

’’کیا کوئی مجھے یہ بتانے کا تکلف کرے گا کہ ققنس کے گروہ سے کیا مراد ہے؟‘‘

’’یہ ایک خفیہ تنظیم ہے......‘‘ ہرمائنی نے جلدی سے جواب دیا۔ ’’ڈمبل ڈور اس کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے اسے تشکیل دیا تھا۔ اس میں وہ تمام جادوگر شامل ہیں جنہوں نے پچھلی مرتبہ ’تم جانتے ہو کون؟‘ کے ساتھ مقابلہ کیا تھا......‘‘

’’اس میں کون کون شامل ہے مثلاً......؟‘‘ ہیری نے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

’’کافی لوگ ہیں......‘‘

’’ہم تقریباً بیس جادوگروں سے مل چکے ہیں۔‘‘ رون نے مزید کہا۔ ’’لیکن ہمیں لگتا ہے کہ اس میں اور بھی لوگ شامل ہوں گے......‘‘

ہیری نے انہیں گھور کر دیکھا۔

’’اور......‘‘ ہیری نے ان سے پوچھا۔

’’اور کیا......؟‘‘ رون نے حیرانگی سے پوچھا۔

’’والڈی مورٹ......‘‘ ہیری نے غصیلی آواز میں کہا جس سے رون اور ہرمائنی دونوں ہی چونک پڑے۔ ’’کیا ہو رہا ہے؟ وہ کیا کر رہا ہے؟ وہ کہاں ہے؟ ہم اسے روکنے کیلئے کیا اقدامات اُٹھا رہے ہیں؟‘‘

’’ہم نے تمہیں بتایا تو تھا......‘‘ ہرمائنی نے گھبرا کر جواب دیا۔ ’’گروہ کے ارکان ہمیں اپنے اجلاس کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے اور نہ ہی ہمیں شامل ہونے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس لئے ہم کچھ زیادہ نہیں جانتے......لیکن ہاں! ہمیں چند باتوں کی خبر ضرور ہوئی ہے۔‘‘ اس نے ہیری کے چہرے کے بدلتے ہوئے جذبات کو دیکھ کر جلدی سے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ جارج اور فریڈ نے وسیع سماعتی کان تیار کر لئے ہیں۔'' رون نے بتایا۔ ''وہ واقعی لاجواب خوبیوں والے ہیں......''

''وسیع سماعتی......؟''

''کان......لیکن ہم پچھلے کئی دنوں سے اس کا استعمال نہیں کر پا رہے ہیں کیونکہ ممی کو ان کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا اور پھر انہوں نے طوفان کھڑا کر دیا۔ فریڈ اور جارج کو اپنے کان چھپانا پڑے تاکہ ممی ان سے وہ چھین نہ لیں لیکن ممی کو پتہ چلنے سے پہلے ہم ان کا اچھا استعمال کر پائے تھے۔ ہم جانتے ہیں کہ گروہ کے کچھ افراد مرگ خوروں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں......''

''اور کچھ لوگ تنظیم میں نئے لوگوں کو شامل کرنے کی تحریک چلا رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے کہا

''اور ان میں سے کچھ کسی شخص کی نگرانی کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔'' رون نے کہا۔ ''وہ ہمیشہ کسی پر پہرہ دینے کے بارے میں بات چیت کرتے رہتے ہیں۔''

''کہیں مجھ پر تو نہیں......؟'' ہیری نے طنز بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ ہاں!......'' رون نے چونکتے ہوئے کہا جس کے چہرے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اب پوری بات سمجھ گیا ہو۔

ہیری استہزائیہ انداز میں ہنسا۔ وہ کمرے میں دوبارہ ٹہلنے لگا اور رون اور ہرمائنی سے نظریں چرا کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔ پھر اس نے پوچھا۔ ''اگر تم دونوں کو ہونے والے اجلاس میں شامل نہیں کیا جاتا تو تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تم نے تو خط میں لکھا تھا کہ تم بہت مصروف ہو۔''

''ہم نے سچ لکھا تھا......'' ہرمائنی تپاک لہجے میں بولی۔ ''ہم اس مکان کی صفائی میں مصروف ہیں۔ یہ کئی سالوں سے بالکل خالی پڑا ہوا تھا اور یہاں بہت سی گھاس اور خودرو بوٹیاں اُگ آئیں تھیں۔ ہم باورچی خانہ اور زیادہ تر بیڈرومز کی صفائی کر چکے ہیں اور مجھے لگتا ہے کہ ہم کل ڈرائنگ روم کی صفائی کرنے والے ہیں......آہ!''

کڑاک کی دو آوازیں سنائی دیں۔ رون کے بڑے جڑواں بھائی فریڈ اور جارج ہوا میں سے کمرے میں نمودار ہو گئے۔ پگ وجیون اب بہت زیادہ شور مچانے لگا اور الماری کے اوپر ہیڈوگ کے پاس بیٹھنے کیلئے جا پہنچا۔

''ایسا مت کیا کرو......'' ہرمائنی نے آہستگی سے جڑواں بھائیوں سے کہا جن کے بال بھی رون جتنے سرخ تھے حالانکہ وہ اس سے تھوڑے موٹے اور پستہ قد تھے۔

''اوہ کیسے ہو ہیری؟'' جارج نے اس کی طرف مسکراتے ہوئے کہا۔ ''ہم تمہاری سریلی آواز سنائی دے رہی تھی......''

''ہیری! اپنا غصہ دل کی تھیلی میں مت بند رکھو۔ اسے پوری طرح باہر نکالنے کی کوشش کرتے رہو۔ شاید پچاس میل دور کھڑے لوگ تمہاری بات نہیں سن پائے ہوں گے۔'' فریڈ نے ہنس کر کہا۔

''تم دونوں نے ثقاب اُڑان کا امتحان پاس کرلیا؟'' ہیری نے چڑ چڑے انداز میں پوچھا

''اچھے درجے کے ساتھ......'' فریڈ بولا جو اپنے ہاتھ میں جلد کی رنگت کا بہت لمبا دھاگہ پکڑے ہوئے تھا۔

''سیڑھیوں سے آنے میں تمہیں صرف آدھ منٹ ہی زیادہ لگتا۔'' رون نے منہ بنا کر کہا۔

''وقت ہی تو اصل دولت ہے چھوٹے بھائی!'' فریڈ نے چہک کر کہا۔ ''اچھا ہیری! تم ہمارے کام میں رکاوٹ ڈال رہے ہو۔ وسیع سماعتی کان......'' اس نے ہیری کی اُٹھی ہوئی بھنوؤں کو دیکھ کر کہا اور وہ دھاگہ اُٹھایا جو اب نیچے جا رہا تھا۔ ''ہم اجلاس میں ہونے والی بات چیت کو سننے کی کوشش کر رہے ہیں۔''

''ہوشیار رہنا......اگر ممی نے وسیع سماعتی کان دیکھ لئے تو......'' رون نے جلدی سے کہا۔

''یہ خطرہ تو مول لینا ہی پڑے گا۔ آج بہت اہم اجلاس ہو رہا ہوگا۔'' فریڈ نے کہا۔

اسی وقت دروازہ کھلا اور سرخ بالوں والی ایک لمبی چٹیا دکھائی دی۔

''اوہ ہیری!......کیسے ہو؟'' رون کی چھوٹی بہن جینی پرجوش آواز میں بولتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ ''اوہ......میں نے تمہاری آواز سن لی تھی......''

پھر وہ فریڈ اور جارج کی طرف مڑتے ہوئے بولی۔ ''وسیع سماعتی کانوں سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ ممی نے باورچی خانے کے دروازے پر خاص جادوئی کلمہ پھونک دیا ہے......''

''اوہ! تمہیں کیسے پتہ چلا......؟'' جارج نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹونکس نے مجھے اس کے بارے میں آگاہ کر دیا تھا۔ دروازے پر کوئی بھی چیز پھینک کر دیکھ لو! اگر وہ دروازے کو نہ چھو پائے تو اس کا مطلب ہے کہ دروازہ سحر زدہ ہے۔ میں سیڑھیوں کے اوپر دروازے پر گوبر بم پھینک رہی تھی لیکن وہ خود بخود دور ہٹ کر جا گرتے تھے۔ میں شرط لگا کر کہہ سکتی ہوں کہ تمہارے وسیع سماعتی کان بھی دروازے کے نیچے نہیں گھس پائیں گے۔''

فریڈ کے منہ سے گہری آہ نکل گئی......

''یہ تو بہت برا ہوا......میں تو یہ معلوم کرنے کی کوشش میں بے تاب ہوا جا رہا ہوں کہ آخر سنیپ کے کیا ارادے ہیں؟''

''سنیپ......کیا وہ یہاں ہیں؟'' ہیری نے چونکتے ہوئے جلدی سے پوچھا۔

''ہاں!'' جارج نے احتیاط سے دروازہ بند کیا اور ایک پلنگ پر جا بیٹھا۔ فرید اور جینی بھی اس کے قریب بیٹھ گئے تھے۔ ''وہ اپنی کارگزاری بتا رہا ہوگا......بہت ہی خفیہ......''

''وہ احمق ترین شخص ہے......'' فریڈ نے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

''مت بھولو! اب وہ ہماری طرف ہیں......'' ہرمائنی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

''اس وجہ سے وہ کم احمق نہیں ہو جاتے ہیں۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ ہمیں دیکھتے ہی ان کے چہرے پر کیسے ناگوار جذبات پھیل گئے تھے۔''

''بل کو بھی وہ پسند نہیں ہیں......'' جینی نے آہستگی سے کہا جیسے اس بات کا فیصلہ ہو گیا ہو۔

ہیری کو ابھی تک خود پر یقین نہیں تھا کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو چکا تھا یا نہیں۔ یہ الگ بات تھی کہ حالات سے صحیح طرح باخبر نہ ہونے کے باعث اب بھی اس کا دل و دماغ چلا چلا کر بولنے کیلئے اسے بھڑکا رہا تھا۔ اس نے خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے پلنگ پر بیٹھ کر گہری سانس لی۔ وہ اب ان سب کے چہروں کو گھور رہا تھا۔

''بل بھی یہیں ہے؟'' اس نے سرد لہجے میں پوچھا۔ ''میرا خیال تھا کہ وہ اب بھی مصر میں ہی اپنی ملازمت پر کھڑا ہوگا۔''

''اس نے یہاں کے دفتر میں اپنا تبادلہ کرانے کیلئے درخواست جمع کروادی تھی تاکہ وہ تنظیمی امور کو اچھی طرح انجام دے پائے۔ اسے تو ابھی تک اہرام کی یاد ستاتی ہے۔'' فریڈ نے اسے بتایا اور پھر دھیما سا مسکرایا۔ ''لیکن یہاں اسے تسلی دینے کیلئے دوسری چیزیں بھی تو ہیں......''

''تمہارا کیا مطلب ہے......؟''

''کیا تمہیں فلیور ڈیلا کور یاد ہے؟'' جارج نے ہنس کر کہا۔ ''اس نے اپنی انگریزی کا عمدہ تلفظ سیکھنے کیلئے گرنگوٹس میں ملازمت کر لی ہے نا......''

''اور بل آج کل اُسے کافی کچھ سکھا رہا ہے۔'' فریڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''چارلی بھی گروہ میں ہے لیکن وہ اب بھی رومانیہ میں ہی موجود ہے۔ ڈمبل ڈور گروہ میں زیادہ سے زیادہ غیرملکی جادوگروں کو شامل کرنا چاہتے ہیں، اس لئے چارلی تمام چھٹیوں سے ان سے گہرے رابطے میں ہے۔''

''کیا یہ کام پرسی نہیں کر سکتا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔ اسے جو آخری خبر ملی تھی، اس وقت تیسرے نمبر کا ویزلی بھائی پرسی جادوئی محکمے کے شعبہ بین الاقوامی تعلقات عامہ میں بطور مشیر خاص کام کر رہا تھا۔ ہیری کی بات سن کر ویزلی بہن بھائیوں اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ شاید ہو یہ انتظار کر رہے تھے کہ اس سوال کا جواب کون دینا چاہے گا؟

''تم چاہے جو بھی کرو لیکن ممی ڈیڈی کے سامنے اس بات کا ذکر مت چھیڑنا۔'' رون نے مضطرب لہجے میں ہیری سے کہا۔

''مگر کیوں......؟''

''کیونکہ جب بھی پرسی کا نام لیا جاتا ہے تو ڈیڈی کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز چھوٹ کر ٹوٹ جاتی ہے اور ممی تو فوراً رونے لگتی ہیں......'' فریڈ نے آہستگی سے کہا۔

''یہ سب کسی ڈراؤنے خواب کی طرح ہے......'' جینی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''اچھا ہوا......ہمیں اس سے چھٹکارہ مل گیا۔'' جارج نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہوا کیا......؟'' ہیری نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا۔

''پرسی اور ڈیڈی میں جھگڑا ہو گیا۔ میں نے ڈیڈی کو پہلے کبھی اتنی بلند آواز میں جھگڑتے ہوئے نہیں سنا تھا، عام طور پر ممی ہی چیختی چلاتی رہتی ہیں......'' فریڈ نے بتایا۔

''یہ بات سکول کی چھٹیاں شروع ہونے کے بعد پہلے ہفتے کی ہے۔'' رون نے کہا۔ ''ہم گروہ کے اس ہیڈکوارٹر میں رہنے کیلئے آنے والے تھے تبھی پرسی نے گھر آ کر ہمیں بتایا کہ اس کی ترقی ہوگئی ہے......''

''تم مذاق کر رہے ہو؟'' ہیری کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

حالانکہ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ پرسی بہت محنتی اور دل لگا کر کام کرنے والا نوجوان تھا لیکن اسے یہ لگتا تھا کہ اس نے جادوئی محکمے کی ملازمت میں اب تک کی کامیابی کے ایسے جھنڈے نہیں گاڑے تھے۔ پرسی نے ایک بہت بڑی غلطی کر دی تھی۔ اس نے اس طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا کہ لارڈ والڈی مورٹ اس کے باس کو اپنے قابو کر کے اسے ہدایات جاری کروا رہا تھا (ویسے جادوئی محکمے کو بھی اس بات کا علم نہیں تھا......وہ سب تو یہی سوچ رہے تھے کہ مسٹر کراؤچ پاگل ہو گئے تھے)۔

''ہاں! یہ سن کر سب لوگ دنگ رہ گئے تھے کیونکہ کراؤچ والے معاملے میں پرسی کافی مشکل میں پڑ چکا تھا۔ اس معاملے کی تفتیش اور جانچ پڑتال ہو رہی تھی۔ تفتیشی انچارج نے اپنی رپورٹ میں صاف صاف لکھا تھا کہ پرسی کو اس بات کا احساس ہو جانا چاہئے تھا کہ کراؤچ کی دماغی حالت درست نہیں رہی تھی اور اسے کسی ذمہ دار افسر کو اس بات کی اطلاع کر دینا چاہئے تھی لیکن تم تو پرسی کو جانتے ہی ہو۔ کراؤچ نے پوری ذمہ داری اسے سونپ رکھی تھی۔ وہ کیوں بھلا ان کی شکایت کرتا؟'' جارج نے بتایا۔

''تو پھر اس کی ترقی کیسے ہوگئی......؟''

''ہمیں بھی اس خبر پر اتنی ہی حیرت ہوئی تھی۔'' رون نے کہا جو اب معمول کی گفتگو میں حصہ لینا چاہتا تھا تاکہ ہیری کہیں پھر سے اس پر چیخنے چلانے نہ لگے۔ ''وہ خوشی سے اچھلتا ہوا گھر آیا۔ اس نے ڈیڈی کو خوشی خوشی اپنی ترقی کی خبر دی کہ اسے مسٹر فج اپنے دفتر میں خصوصی مشیر کا عہدہ دینے والے ہیں۔ ہوگورٹس سے فارغ ہونے کے ایک ہی سال بعد اتنے بڑے عہدے کا حاصل ہو جانا اس کیلئے بڑے فخر کی بات تھی......وزیر اعظم کے معاون خصوصی کا عہدہ......اسے امید تھی کہ ڈیڈی یہ خبر سن کر پھولے نہ سمائیں گے۔''

''لیکن اس خبر سے ڈیڈی کو رتی بھر بھی خوشی نہیں ہوئی۔'' فریڈ نے سنجیدگی سے کہا۔

''ایسا کیوں؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''دیکھو! فج جادوئی محکمے میں یہ نگرانی کروا رہا ہے کہ کوئی سرکاری عہدیدار ڈمبل ڈور سے رابطے میں تو نہیں ہے۔'' جارج بولا۔

''محکمے میں ڈمبل ڈور کا نام ان دنوں کسی حریف جیسا تسلیم کیا جا رہا ہے۔'' فریڈ نے کہا۔ ''محکمے والوں کو یہ لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور تم

جانتے ہوکون؟' کے لوٹنے کی خبر ہر جگہ پھیلا کران کیلئے مشکلات کھڑی کررہے ہیں؟''

''ڈیڈی نے بتایا تھا کہ فج نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ جوبھی ڈمبل ڈور کے ساتھ ہے، وہ اپنی ملازمت چھوڑ کر جاسکتا ہے۔'' جارج نے بات بڑھائی۔

''مصیبت یہ ہے کہ فج ڈیڈی پر شک کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ڈیڈی کی ڈمبل ڈور سے گہری دوستی ہے۔ اس کے علاوہ ماگلوؤں کی دیوانگی کی وجہ سے انہیں ڈیڈی ہمیشہ سے ہی کچھ سنکی لگتے ہیں۔''

''لیکن ان سب چیزوں کا پرسی کی ترقی سے کیا تعلق؟'' ہیری نے منہ پھاڑ کر پوچھا۔

''میں اسی طرف آرہا ہوں۔ ڈیڈی کا کہنا ہے کہ فج پرسی کو اپنے دفتر میں صرف اس لئے تعینات کرنا چاہتے ہیں کہ اس کے ذریعے گھرانے کے افراد اور ڈمبل ڈور کی سرگرمیوں کے بارے میں آسانی سے جاسوسی کروائی جاسکتی ہے۔''

''اوہ......'' ہیری کے منہ سے دھیمی سیٹی کی سی آواز نکلی۔

''پرسی کو تو یہ سن کر مزہ آ گیا ہوگا؟''

رون ہنسا۔

''وہ تو سٹھیا گیا......اس نے بہت بری بری باتیں کہیں۔ اس نے کہا کہ اب وہ محکمے میں ملازمت کررہا ہے، اسے محکمے کی خیر خواہی کا ساتھ دینا چاہئے۔ اسی وقت سے اس کے اور ڈیڈی کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا اور دونوں میں خوب نوک جھونک ہوئی۔ اس نے بدتمیزی کرتے ہوئے کہا کہ ڈیڈی میں تو کسی قسم کی خوبی نہیں ہے، نہ وہ محنتی ہیں اور نہ ہی اپنے ملازمت کے ساتھ دیانت دار۔ اسی لئے تو ہم لوگ......تم تو جانتے ہی ہو......ہمارے پاس زیادہ پیسے نہیں ہوتے ہیں۔'' رون نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب......؟'' ہیری نے بے یقینی کے عالم میں کہا اور جینی نے غصیلی بلی جیسی آواز نکالی۔

''صرف یہی نہیں......'' رون نے سر جھکا کر دھیمی آواز میں کہا۔ ''اس نے ان سے اس سے کہیں زیادہ بری باتیں کہیں۔ اس نے کہا کہ ڈیڈی تو احمق شخص ہیں جو ڈمبل ڈور کے آگے پیچھے گھوم رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ ڈمبل ڈور بہت بڑی مصیبت کا شکار ہونے والے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ ڈیڈی بھی مشکلات میں گھر جائیں گے۔ اس نے کہا کہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ اسے کس کیلئے اپنی وفاداریاں بچا کر رکھنا چاہئے؟ اس نے کہا کہ وہ محکمے سے وفاداری کو گھر کے افراد پر ترجیح دے گا اگر ممی ڈیڈی محکمے کی پالیسی کے خلاف غداری کے مرتکب ہوں گے تو وہ ان سے اپنا ہر طرح رشتہ توڑ لے گا۔ تاکہ سب کو یہ اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ وہ اب اس گھرانے کا فرد نہیں ہے جو محکمے کے خلاف چلتا ہے۔ وہ اسی رات اپنا سامان اُٹھا کر گھر سے نکل گیا۔ وہ اب یہاں لندن میں ہی رہ رہا ہے......''

ہیری نے ناپسندیدگی سے اپنا منہ سکوڑ لیا۔ رون کے بھائیوں میں سے پرسی ہی واحد فرد تھا جو ہیری کو شروع سے ہی ناپسند تھا لیکن اس نے کبھی خواب وخیال میں بھی یہ سوچا نہیں تھا کہ وہ مسٹر ویزلی یعنی اپنے باپ کے ساتھ اتنی بدتمیزی پر اتر آئے گا۔

''ممی کی حالت تو خاصی خراب ہے، وہ تو روتی رہتی ہیں۔ وہ پرسی کو منانے کیلئے بھی لندن آئی تھیں لیکن انہیں دیکھتے ہی پرسی نے دروازہ دھڑام سے بند کر دیا۔ میں نہیں جانتا کہ دفتر میں ڈیڈی کا سامنا ہونے پر وہ کیا کرتا ہوگا؟ مجھے لگتا ہے کہ شاید وہ انہیں نظرانداز کر دیتا ہوگا......'' رون نے دھیمے لہجے میں ہیری کو بتایا۔

''لیکن پرسی اتنا تو سمجھ چکا ہوگا کہ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے۔ اس میں اتنی عقل تو ابھی باقی ہے۔ اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ بغیر کسی ثبوت کے تمہارے ممی ڈیڈی اتنا بڑا خطرہ مول نہیں لے سکتے......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''دیکھو!'' رون نے اردگرد دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ''جھگڑے کے دوران تمہارا ذکر بھی ہوا تھا۔ پرسی نے کہا تھا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' کے لوٹنے کا ثبوت صرف تمہاری ہی بات ہے...... اور اس کے حساب سے یہ ثبوت کسی اہمیت کا حامل نہیں ہے۔''

''پرسی روزنامہ جادوگر کی باتوں کو بہت زیادہ سنجیدگی سے لیتا ہے۔'' ہرمائنی طنزیہ لہجے میں بولی۔ اس کی بات پر سب لوگوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''تمہارے کہنے کا کیا مطلب ہے؟ وہ لوگ محتاط نظروں سے اُسے دیکھ رہے تھے؟'' ہیری نے سب کی طرف نگاہ دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

''کیا تمہارے ہاں روزنامہ جادوگر نہیں آ رہا تھا......'' ہرمائنی نے تھوڑی گھبرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''آ تو رہا تھا......'' ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا تم اسے مکمل پڑھ رہے تھے؟'' ہرمائنی نے اور زیادہ پریشان کن لہجے میں پوچھا۔

''نہیں...... مکمل تو نہیں پڑھ رہا تھا......'' ہیری نے لاپروائی کے انداز میں جواب دیا۔ ''لیکن اگر والڈی مورٹ کے بارے میں کوئی خبر ہوتی تو وہ پہلے صفحے پر شہ سرخی کے طور پر ہی شائع ہوتی، ہے نا؟''

باقی سب لوگ والڈی مورٹ کا نام سن کر چونک پڑے اور بے چینی سے پہلو بدلنے لگے۔

''اسے سمجھنے کیلئے تمہیں پورا اخبار پڑھنا چاہئے تھا۔ اخبار میں ہر ہفتے کم از کم دو بار تو تمہارا ذکر کیا جاتا ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے بولی۔

''لیکن یہ مجھے کیوں دکھائی نہیں دیا......''

''اگر تم صرف پہلا ہی صفحہ پڑھ رہے تھے تو وہ تمہیں دکھائی نہیں دے سکتا تھا۔ میں بڑی بڑی خبروں کی بات نہیں کر رہی ہوں۔ وہ تو دوسرے صفحے پر موجود اداریوں میں تمہارا ذکر اس طرح شامل کر رہے ہیں جیسے تمہارہ کہی ہوئی باتیں محض مذاق ہیں......''

''تم کیا کہنا چاہتی ہو......؟''

''یہ بہت برا ہے کہ وہ ریٹا سٹیکر کے اداریے کا پورا پورا فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے پرسکون لہجے میں اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

''لیکن اس نے تو لکھنا بند کر دیا ہے، ہے نا؟''

''ہاں! اس نے اپنا وعدہ نبھایا ہے...... ویسے اس کے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا'' ہرمائنی نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔ ''لیکن اس نے پہلے ہی ایسی خبر اچھال دی تھی جس پر روزنامہ جادوگر کیلئے یہ کام کافی آسان ثابت ہوا۔''

''میں ابھی تک کچھ نہیں سمجھ پایا ہوں......'' ہیری نے کڑواہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''دیکھو! تم تو جانتے ہی ہو کہ ریٹا نے لکھا تھا کہ تم بے ہوش ہوتے رہتے ہو اور اپنے نشان میں درد کی شکایت کرتے رہتے ہو۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''ہاں! مجھے معلوم ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا جو بھلا ریٹا سٹیکر کے اس اداریے کو کیسے فراموش کر سکتا تھا۔

''دیکھو! وہ لوگ اس طرح لکھ رہے ہیں کہ جیسے تم شہرت اور مقبولیت پانے کیلئے طرح طرح کی افواہیں پھیلاتے ہو اور خود کو بہت بڑا ہیرو ثابت کرنے کے چکروں میں ہو۔'' ہرمائنی نے بہت تیز بولتے ہوئے کہا جیسے جلدی جلدی بولنے سے ہیری کو یہ باتیں کم بری لگیں گی۔ ''وہ تمہارے بارے میں ٹچکر بازی کرتے ہیں اور ٹھٹھا اُڑاتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی مافوق الفطرت کہانی شائع ہوتی ہے تو اس پر تبصرہ کیا جاتا ہے کہ 'یہ تو ہیری پوٹر کے لکھی ہوئی لگتی ہے۔' اگر کوئی دلچسپ حادثہ رونما ہوتا ہے تو وہ لکھتے ہیں کہ 'ہم امید کرتے ہیں کہ اس کے ماتھے پر کوئی نشان نہیں بنا ہوگا ورنہ ہم سے اس کی پرستش کرنے کیلئے کہا جائے گا۔''

''میں نہیں چاہتا کہ کوئی میری پرستش کرے......'' ہیری نے تاؤ کھاتے ہوئے کہا۔

''میں جانتی ہوں تم ایسا نہیں چاہتے ہو۔'' ہرمائنی سہمے ہوئے انداز میں تیزی سے بولی۔ ''میں سمجھ سکتی ہوں ہیری! لیکن تمہیں بھی اس بات کو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ وہ تمہاری ایسی شبیہ بنا کر پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ کوئی بھی تمہاری باتوں پر یقین نہ کرے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ان سب باتوں کے پیچھے صرف اور صرف فج کا ہی ہاتھ ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ عام جادوگر یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ تم محض ایک بیوقوف اداکار ہو، جھوٹے اور چالباز ہو اور جادوئی دُنیا میں شہرت یافتہ رہنے کیلئے احمقانہ من گھڑت تخیلی کہانیاں گھڑتے رہتے ہو......''

''میں نے ایسا کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا...... والڈی مورٹ نے میری ماں باپ کو ہلاک کر ڈالا تھا'' ہیری چڑ چڑے انداز میں غراتے ہوئے بولا۔ ''میں اس لئے مشہور ہوا کیونکہ اس نے میرے خاندان کو مار ڈالا لیکن مجھے نہیں مار پایا۔ اس بات کیلئے کون مشہور ہونا چاہے گا؟ کیا انہیں یہ محسوس نہیں ہوتا کہ میں ایسا کبھی نہیں چاہوں گا......''

’’یہ بات ہم جانتے ہیں ہیری!‘‘ جینی نے سنجیدگی سے کہا۔

’’اور ظاہر ہے، انہوں نے اس بارے میں ایک لفظ بھی نہیں شائع ہونے دیا کہ روح کھچڑوں نے تم پر حملہ کر دیا تھا......‘‘ ہرمائنی نے آگے کہا۔ ’’کسی نے انہیں اس بارے میں خاموش رہنے کیلئے کہا ہوگا۔ اگر بے قابو روح کھچڑوں کے بارے میں کچھ شائع ہوتا تو یہ سچ مچ بڑی خبر ثابت ہوتی۔ اس کے علاوہ انہوں اس خبر کو بھی پوری طرح دبا دیا کہ تم نے نابالغ جادوگری کے ممنوعہ استعمالات جادو کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ ہمیں اندازہ تھا کہ کم از کم یہ خبر تو ضرور شائع ہو جائے گی کیونکہ یہ خبر لوگوں میں شہرت پانے کے امور میں تمہاری بنائی گئی شبیہ سے کافی میل کھاتی تھی۔ میرا خیال ہے کہ وہ تمہارے سکول سے نکالے جانے کا انتظار کر رہے ہیں پھر وہ اس بارے میں خودساختہ دھماکہ کریں گے۔ میرا مطلب ہے کہ اگر تم واقعی سکول سے نکال دیئے گئے تو......‘‘ اس نے جلدی سے بات کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ’’ویسے سچ تو یہ ہے کہ تمہیں سکول سے نکالا نہیں جانا چاہئے۔ اگر وہ اپنے تشکیل کردہ قانون پر ہی چلتے ہیں تو وہ اس معاملے میں تمہارے خلاف کوئی مؤثر کارروائی نہیں کر پائیں گے۔‘‘

وہ گھوم پھر کر عدالتی سماعت کے موضوع پر آ گئے تھے اور ہیری اس بارے میں کچھ بھی سننا اور سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ انہیں سماعت والی بات سے کیسے ہٹایا جا سکتا ہے؟ لیکن اسے اپنے دماغ کو زیادہ متحرک کرنے کی نوبت پیش نہیں آئی کیونکہ اسی لمحے سیڑھیوں پر کسی کے قدموں کی آواز سنائی دینے لگی تھی۔

’’اوہ......‘‘

فریڈ نے وسیع سماعتی کانوں کو پوری قوت سے اپنی طرف کھینچا اور ایک زوردار کڑاکے کی آواز آئی اور جارج و فریڈ دونوں ہی پلک جھپکتے میں غائب ہو گئے۔ کچھ ہی پل بعد مسز ویزلی کا چہرہ دروازے میں دکھائی دیا۔

’’اجلاس ختم ہو چکا ہے۔ اب تم لوگ نیچے آ کر کھانا کھا سکتے ہو۔ ہیری! تمام لوگ تم سے ملنے کیلئے بے قرار ہو رہے ہیں اور...... یہ باورچی خانے کے دروازے کے باہر اتنے سارے گوبر بم کس نے پھینکے ہیں؟‘‘ مسز ویزلی نے آنکھیں سکوڑتے ہوئے پوچھا۔

’’کروک شانکس نے......اسے ان سے کھیلنا اچھا لگتا ہے۔‘‘ جینی نے بنا شرمائے جلدی سے جھوٹ بول دیا۔

’’اوہ......‘‘ مسز ویزلی نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔ ’’میں سمجھی تھی کہ یہ کام ضرور کریچر نے کیا ہوگا؟ وہ اسی طرح کی عجیب عجیب حرکتیں کرتا رہتا ہے۔ تم لوگ ہال میں اپنی آواز ذرا پست ہی رکھنا مت بھولنا۔ جینی! تم کیا کر رہی تھیں؟ تمہارے ہاتھ بہت میلے ہیں۔ کھانا کھانے سے پہلے انہیں اچھی طرح دھو لینا......‘‘

جینی باقی لوگوں کی طرف مسکراتی ہوئی اپنی ماں کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئی۔ کمرے میں ہیری، رون اور ہرمائنی ہی باقی رہ گئے تھے۔ وہ دونوں ہیری کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے، جیسے انہیں خدشہ ہو کہ باقی لوگوں کے جانے کے بعد وہ پھر چیخنا چلانا شروع کر دے گا۔ انہیں اتنا گھبرایا ہوا دیکھ کر اسے تھوڑی سی ندامت ہونے لگی۔

''دیکھو......'' وہ دھیمی انداز میں بولا لیکن رون نے اپنا سر ہلایا اور ہرمائنی آہستگی سے بولی۔ ''ہیری! ہم جانتے تھے کہ تمہیں غصہ آئے گا۔ ہم دراصل تمہیں قصوروار نہیں ٹھہرا رہے ہیں لیکن تمہیں بھی تو بات کو سمجھنے کی کوشش کرنا چاہئے تھی۔ ہم نے ڈمبل ڈور کو منانے کی کوشش کی تھی......''

''ہاں! میں جانتا ہوں......'' ہیری نے مدہم لہجے میں کہا۔

اس نے ڈمبل ڈور سے ہٹ کر کسی دوسرے موضوع کو تلاش کرنے کی کوشش کی کیونکہ ان کے بارے میں سوچتے ہی ہیری کو ایک بار پھر غصہ آنے لگا تھا۔

''یہ کریچر کون ہے......؟'' اس نے پوچھا۔

''یہاں کا گھریلو خرس ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''عجیب سنکی مزاج کا مالک ہے، میں نے اتنا پاگل گھریلو خرس اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔''

ہرمائنی نے رون کو تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔

''وہ سنکی اور پاگل نہیں ہے رون......''

''اس کی دلی خواہش یہ ہے کہ اس کا سر بھی اس کی ماں کی طرح کاٹ کر تختے پر باقی سروں کے ساتھ سجا دیا جائے......کیا یہ پاگل پن نہیں ہے تو اور کیا ہے ہرمائنی؟'' رون نے چڑچڑے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

''دیکھو! اگر وہ تھوڑا عجیب ہے تو اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں ہے۔''

رون نے ہیری کی طرف نگاہ گھمائی۔

''ہرمائنی نے ابھی تک سیپو کا پیچھا نہیں چھوڑا ہے......''

''اس کا نام سیپو نہیں ہے سمجھے......وہ ایس پی ای ڈبلیو ہے، یعنی تنظیم برائے بنیادی حقوق وترقی گھریلو خرس۔ اور ایسا صرف میں ہی نہیں کہہ رہی ہوں، ڈمبل ڈور بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں کریچر کے معاملے میں رحمدلی اور نرمی کا رویہ اختیار کرنا چاہئے......''

''اچھا......اچھا......ٹھیک ہے......اب نیچے چلو مجھے بڑے زور کی بھوک لگ رہی ہے۔'' رون نے اپنی جان چھڑاتے ہوئے جلدی سے کہا۔

وہ دروازے سے نکل کر سب سے آگے گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سیڑھیاں اتر پاتے۔

''ذرا ٹھہرو......'' رون نے ہیری اور ہرمائنی کو رکنے کیلئے اپنا ہاتھ آگے پھیلا دیا۔ ''وہ لوگ ابھی تک ہال میں ہی موجود ہوں گے۔ شاید ہم ان کی کوئی بات سن سکتے ہیں؟''

وہ تینوں دبے پاؤں اوپر والے جنگلے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ نیچے ہال کے راستے میں جادوگر اور جادوگرنیاں کھڑی

تھیں جن میں ھیری کے محافظ بھی شامل تھے۔ وہ سب پرجوش دکھائی دے رہے تھے اور دھیمی آواز میں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اس بھیڑ میں ھیری کو ہوگورٹس کے سب سے زیادہ ناپسندیدہ استاد یعنی پروفیسر سنیپ کا چہرہ بھی دکھائی دیا جو ہمیشہ کی طرح چپچپے سیاہ بالوں اور خمدار ناک کے ساتھ بالکل پہلے ہی جیسا تھا۔ ھیری آہنی جنگلے پر کسی قدر آگے کی طرف جھک گیا۔ وہ یہ جاننے کیلئے بے حد بے قرار تھا کہ آخر سنیپ ققنس کے گروہ میں کیا کام انجام دے رہے تھے؟

گلابی گندمی مائل ایک لمبا دھاگہ ھیری کی نظروں کے سامنے سے نیچے جاتا ہوا دکھائی دیا۔ اس نے سر گھما کر اوپر دیکھا۔ فریڈ اور جارج بالائی منزل پر جنگلے کے ساتھ لٹک کر اپنا وسیع سماعتی کان نیچے کھڑے لوگوں کی طرف سرکا رہے تھے۔ بہرحال، ایک لمحے کے بعد وہ سبھی جادوگر سامنے والے صدر دروازے کی طرف چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

ھیری کو فریڈ کی سرگوشی جیسی آواز سنائی دی۔ ''ستیاناس......'' اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے جادوئی کان کو تیزی سے واپس اوپر کھینچ لیا۔ انہیں صدر دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

''سنیپ یہاں کبھی کھانا نہیں کھاتے ہیں۔'' رون نے آہستگی کے ساتھ ھیری کو بتایا۔ ''خدا کا شکر ہے......اب چلو!''

''ھیری! ہال میں اپنی آواز پست رکھنا مت بھولنا......'' ہرمائنی نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

جب وہ تختوں پر ٹنگے ہوئے گھریلو خرسوں کے کٹے ہوئے سروں کی قطاروں کے قریب سے گزرے تو انہوں نے دیکھا کہ لوپن، مسز ویزلی اور ٹونکس سامنے والے دروازے پر جادو سے کئی تالے اور سلاخیں لگا رہے تھے۔ جب وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچے تو مسز ویزلی ان کے قریب چلی آئیں۔

''ہم سب باورچی خانے میں کھانا کھائیں گے۔ ھیری بیٹا! تم آہستگی سے ہال میں سے ہو کر اس دروازے کی طرف چلو۔'' انہوں نے دھیمے لہجے میں کہا۔

'دھاڑ......'

''ٹونکس......'' مسز ویزلی نے چڑ چڑے انداز میں پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ مجھے افسوس ہے۔'' فرش پر گری ہوئی ٹونکس کراہتے ہوئے بولی۔ ''یہ اس گھٹیا چھتری سٹینڈ کی بدولت ہوا ہے۔ میں دوسری بار اس سے ٹکرا کر گری ہوں......''

لیکن اس کے باقی الفاظ ایک بھیانک، کان پھاڑ اور دل دہلا دینے والی چیخ کے نیچے دب گئے۔ ھیری جس دیمک زدہ مخملی پردے کے سامنے سے پہلے گزرا تھا، اب وہ اُڑ کر کھل چکا تھا لیکن اس کے پیچھے کوئی دروازہ نہیں تھا جیسا اس نے سوچا تھا۔ ایک پل کیلئے ھیری کو لگا کہ وہ کسی کھڑکی میں سے باہر دیکھ رہا ہو جس کے پیچھے سیاہ نوکیلی ٹوپی والی ایک بڑھیا چڑیل عورت اس طرح چیخ رہی تھی جیسے اس پر تشدد کیا جا رہا ہو۔ لیکن وہ تو ایک تصویر تھی جس میں ایک متحرک عورت کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ ھیری نے اپنی زندگی میں

اتنی بری تصویر کبھی نہیں دیکھی تھی۔

بڑھیا عورت رال گرا رہی تھی اور موٹی موٹی ابھری ہوئی آنکھیں گھما رہی تھی۔ چیختے ہوئے اس کے چہرے کی زرد کھال کھنچ گئی تھی۔ ہال میں اس کے پیچھے لگی باقی سب تصویروں کے جادوگر بھی بیدار ہو چکے تھے اور وہ سب حلق پھاڑ کر چیخ و پکار کر رہے تھے۔ ہال میں عجیب کان پھاڑ اور دل دہلا دینے والی آوازیں گونج رہی تھیں۔ ہیری نے اپنی آنکھیں سکوڑ لیں اور دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

لوپن اور مسز ویزلی نے لپک کر بڑھیا عورت کی تصویر کے سامنے پردہ ڈالنے کی کوشش کی لیکن پردہ بند نہیں ہو پایا۔ بڑھیا عورت پہلے سے زیادہ زور سے چیخنے لگی اور اپنے ہاتھوں کو اس طرح لہرانے لگی جیسے وہ ان کے چہروں کو نوچ لینا چاہتی ہو۔

''غلیظ...... اوباش...... گندگی اور غلاظت کے لوتھڑو!...... بدذات...... نسل کے گھٹیا لوگو!...... یہاں سے فوراً دفع ہو جاؤ...... تمہاری ہمت کیسے ہوئی کہ تم ہمارے اجداد کے گھر کو اپنے ناپاک پیروں سے گندا کر سکو...... دفع ہو جاؤ...... یہاں سے نکلو......''

ٹونکس نے بار بار معافی مانگی اور عفریت کے دیوہیکل پاؤں کی ہڈی سے بنے سٹینڈ کو فرش پر سیدھا کھڑا کر دیا۔ مسز ویزلی نے پردہ ڈالنے کی کوشش ترک کر دی اور جلدی سے ہال میں جا کر اپنی چھڑی کی مدد سے باقی تصویروں کو مدہوش کرنے لگیں۔ اسی وقت لمبے قد کا سیاہ بالوں والا ایک آدمی ہیری کے سامنے والے دروازے سے لپکتا ہوا باہر آیا۔

''چپ ہو جاؤ...... ڈراؤنی بڑھیا...... پرانی ڈائن...... چپ ہو جاؤ......'' اس نے پردے کو پکڑ کر چیختے ہوئے کہا۔

بڑھیا عورت کا چہرہ اسے دیکھتے ہی فق پڑ گیا۔

''تت...... تم!'' وہ اس شخص کو دیکھ کر غصے سے کانپتی ہوئی گرجی اور اس کی آنکھیں باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں۔ ''خونی دھوکے باز...... خاندان کی عزت و ناموس کے دشمن...... میری کوکھ کے سنپولے!''

''میں کہا...... چپ ہو جاؤ...... چپ ہو جاؤ!'' وہ آدمی زور سے گرجا۔ پھر ایک زوردار جھٹکے کے ساتھ اس نے اور لوپن نے مل کر پردہ واپس لگا دیا۔

بڑھیا عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دینا بند ہو گئی اور ہال میں گہری خاموشی چھا گئی۔

کسی قدر ہانپتے ہوئے اور اپنی آنکھوں کے سامنے سے اپنے سیاہ بالوں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے اس شخص نے مڑ کر ہیری کی طرف دیکھا۔ وہ سیریس بلیک تھا، ہیری کا قانونی سرپرست۔

''کیسے ہو ہیری؟...... تم ابھی ابھی میری ماں کی جھلک تو دیکھ ہی لی ہو گی۔'' اس نے کہا۔

☆☆☆☆

پانچواں باب

ققنس کا گروہ

''تمہاری ماں......؟''

''ہاں! وہ بوڑھی عورت میری ماں ہی ہے۔'' سیریس نے آہستگی سے کہا۔''ہم پچھلے ایک مہینے سے اس کی تصویر یہاں سے اتارنے کی کوشش کررہے ہیں لیکن لگتا ہے کہ انہوں نے کینوس کے پچھلے حصے پر کوئی قدیمی جادو چسپاں کررکھا ہے۔چلو!ان لوگوں کے دوبارہ جاگنے سے پہلے،ہم نیچے چلتے ہیں۔''

''لیکن تمہاری ماں کی تصویر یہاں کیا کر رہی ہے؟'' ہیری نے حیرانگی سے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ جب وہ ہال کے دروازے سے باہر نکل کر پتھر کی تنگ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگے۔باقی لوگ ان کے پیچھے پیچھے آرہے تھے۔

''کیا کسی نے تمہیں یہ نہیں بتایا ہے کہ یہ مکان میرے والدین کا ہے؟ بلیک خاندان کا آخری چشم و چراغ اور وارث ہونے کے باعث ہی یہ مکان میرا ہے۔ میں نے ہی اسے ہیڈکوارٹر بنانے کیلئے ڈمبل ڈور کو سونپا ہے......میں بس یہی ایک قابل عمل کام انجام دے سکتا تھا۔''

ہیری کے دل پر چرکا سا لگا، وہ اس سے بہتر مستقبل کی امید لگائے بیٹھا تھا۔اس کی توجہ اس طرف بھی مبذول ہوئی کہ سیریس کی آواز کتنی سخت اور کڑوی تھی۔ وہ اپنے قانونی سرپرست کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں اترا اور ایک دروازے سے ہوتا ہوا تہہ خانے میں بنے ہوئے ایک باورچی خانے میں پہنچ گیا۔

یہاں بھی اوپر کے ہال جتنا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ یہ ایک غار نما کمرہ تھا جس کی کھردے پتھر جیسی دیواریں تھیں۔زیادہ تر روشنی دور ایک کونے میں بنے ہوئے آتشدان کی انگیٹھی میں سے آرہی تھی۔ پائپ کا دھواں ہوا میں لہرا رہا تھا جس کے بیچ میں چھت پر لوہے کے بھاری برتن لٹکے ہوئے دکھائی دے رہی تھے۔اجلاس کیلئے اس کمرے میں بہت ساری کرسیاں بھر دی گئی تھیں اور ان کے بیچ میں لکڑی کی ایک بڑی گول میز رکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ میز پر کافی سارے چرمئی کاغذ، گلاس، مشروبات، چائے کی بڑی کیتلی اور خالی کپ پھیلے ہوئے تھے۔اس کے علاوہ چیتھڑے کے ڈھیر جیسی کوئی بڑی چیز بھی دکھائی دے رہی تھی۔ میز کے ایک کونے پر

مسٹر ویزلی اوران کا سب سے بڑا بیٹا بل سر جوڑ کر دھیمی آواز میں باتیں کر رہے تھے۔ دُبلے اور سرخ بالوں والے مسٹر ویزلی گنجے ہو رہے تھے اور انہوں نے سینگوں کے فریم والی عینک لگا رکھی تھی۔ مسز ویزلی نے زور سے اپنا گلا کھنکارا جس سے مسٹر ویزلی چونک گئے اور انہوں نے مڑ کر دیکھا اور پھر تیزی سے اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

''اوہ ہیری!'' اس کا استقبال کرنے کیلئے وہ جلدی سے آگے بڑھے اور پھر انہوں نے ہیری سے کس کر ہاتھ ملایا۔ ''تمہیں دیکھ کر اچھا لگا......''

ان کے کندھے کے اوپر سے ہیری نے دیکھا کہ بل کے لمبے بال ابھی تک پونی ٹیل میں بندھے ہوئے تھے اور وہ میز سے جلدی جلدی چرمئی کاغذ سمیٹ رہا تھا۔

''سفر تو ٹھیک رہا ہیری! کہیں میڈ آئی تمہیں گرنگوٹس تک گھما کر تو یہاں نہیں لائے؟'' بل نے چہکتے ہوئے کہا جب وہ ایک ساتھ بہت سارے چرمئی کاغذوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''انہوں نے تو پوری کوشش کی تھی!'' ٹونکس نے جلدی سے کہا اور وہ بل کی مدد کرنے کیلئے آگے بڑھ گئی۔ اس کوشش میں اس نے آخری چرمئی کاغذ پر ایک موم بتی گرا دی تھی۔ ''اوہ نہیں......معاف کرنا......''

''اوہ پگلی کہیں کی......'' مسز ویزلی نے چڑ چڑے انداز میں کہا پھر انہوں نے اپنی چھڑی لہرا کر چرمئی کاغذ کو ٹھیک کر دیا۔ مسز ویزلی کی چھڑی کی چمک میں ہیری کو دکھائی دے گیا کہ اس چرمئی کاغذ پر کسی عمارت کا نقشہ بنا ہوا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ مسز ویزلی کی جہاندیدہ نگاہوں نے اسے نقشہ دیکھتے ہوئے بھانپ لیا تھا۔ انہوں نے چھڑی لہرائی، اگلے ہی پل نقشہ اچھلا اور بل کے ہاتھوں پر لدے ہوئے سامان کے اوپر جا کر ٹک گیا۔

''اجلاس ختم ہونے کے بعد اس قسم کی چیزوں کو فوراً ہٹا دینا چاہئے۔'' وہ تنک کر بھنوئیں چڑھاتی ہوئی بولیں۔ اس کے بعد وہ مڑیں اور پرانی بوسیدہ الماری میں سے کھانے کیلئے پلیٹیں نکالنے لگیں۔

بل نے اپنی چھڑی باہر نکال کر اس کا رُخ اُٹھائی ہوئی چیزوں کی طرف کر کے سرگوشی کی۔ ''غبائم جم......'' چرمئی کاغذ اور دوسرا سامان اس کے ہاتھوں میں سے فوراً غائب ہو گیا۔

''بیٹھ جاؤ ہیری!......تم منڈنگس کو تو جانتے ہی ہو گے، ہے نا؟'' سیریس نے کہا۔

ہیری جسے چیتھڑے کا ڈھیر سمجھ رہا تھا اس نے آہستگی سے کروٹ بدلی اور ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔

''کیا کسی نے میرا نام پکارا......؟'' منڈنگس خوابیدہ آواز میں بولا۔ ''میں سیریس کی بات سے پوری طرح متفق ہوں......'' اس نے مٹی سے آلودہ ہاتھ ہوا میں اُٹھا دیا جیسے وہ کوئی رائے شماری میں حصہ لے رہا ہو۔ اس کی نیم خوابیدہ آنکھیں صحیح طرح دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔

جینی اس کی حالت دیکھ کرہنس پڑی۔ جب وہ سب لوگ میز کے گرد نشستوں پر بیٹھ گئے تو سیریس نے مسکرا کر کہا۔

''منڈنگس !اجلاس ختم ہو چکا ہے اور ہیری آ گیا ہے......''

''اوہ اچھا......'' منڈنگس نے اپنے بکھرے بالوں کے درمیان سے ہیری کی طرف دیکھا اور بولا۔ ''اوہ ہاں! سچ مچ آ گیا ہے......تم ٹھیک تو ہو ہیری؟''

''ہاں!'' ہیری نے جواب دیا۔

منڈنگس نے ہیری کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہوئے اپنی جیب ٹٹولی اور پھر اس میں سے ایک گندا سا پائپ باہر نکالا۔اس نے پائپ اپنے منہ میں پھنسایا اور اپنی چھڑی سے اسے سلگایا۔اس نے گہری سانس کھینچی۔ کچھ ہی لمحوں میں وہ سبز دھوئیں کے بڑے بڑے بادلوں کے درمیان کہیں چھپ گیا تھا۔

''اوہ! معافی چاہتا ہوں......'' بادلوں کے جھرمٹ کے بیچ میں سے اس کی آواز آئی۔

''منڈنگس! میں تمہیں آخری بار خبردار کر رہی ہوں کہ میرے باورچی خانے میں یہ تمباکو نوشی بالکل نہیں چلے گی۔ خاص طور پر جب ہم کھانا کھانے والے ہوں......''

''اوہ! ٹھیک ہے......معاف کرنا، ماؤلی!'' منڈنگس نے فوراً کہا۔

جب منڈنگس نے پائپ دوبارہ اپنی جیب میں واپس رکھ لیا تو دھوئیں کے مرغولے غائب ہو گئے لیکن اس کے بعد بھی سڑے ہوئے موزوں جیسی بدبو آتی رہی۔

''اور اگر نصف شب سے پہلے ہی کھانا چاہئے تو کسی کو میری مدد کرنا ہوگی۔'' مسز ویزلی نے ابھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''نہیں ہیری! تم نہیں......تم جہاں ہو وہیں بیٹھے رہو۔تم کافی لمبا سفر کر کے آ رہے ہو......''

''میں کون سا کام کروں ماؤلی؟'' ٹونکس نے اشتیاق بھرے انداز سے آگے بڑھ کر کہا۔

''اوہ نہیں......'' مسز ویزلی نے متذبذب دکھائی دینے لگیں اور جھجکتی ہوئی بولیں۔ ''تم بھی رہنے دو۔تمہیں بھی آرام کی ضرورت ہے۔تم نے آج کافی کام کر لیا ہے......''

''کوئی بات نہیں ماؤلی! میں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں۔'' ٹونکس نے جوشیلے انداز میں کہا اور الماری کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے راستے میں ایک کرسی کو نیچے لڑھکا دیا۔جینی اس وقت شلف میں سے چھری کانٹے نکال رہی تھی۔

کچھ ہی دیر میں مسٹر ویزلی کی نگرانی میں بھاری بھرکم چھری خود بخود گوشت اور سبزیوں کو کاٹنے لگی۔ مسز ویزلی آگ پر رکھی ہوئی دیگچی میں چمچ چلا رہی تھیں۔ باقی سب لوگوں نے توشہ خانے سے پلیٹیں، پیالے اور کچھ پھل وغیرہ نکال کر میز پر لگائے۔ ہیری میز پر سیریس اور منڈنگس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔منڈنگس اب بھی پلکیں جھپکاتے ہوئے تاسف بھری نگاہوں سے اس طرف دیکھ رہا تھا۔

''اس کے بعد مسز فگ سے تمہاری دوبارہ ملاقات ہوئی تھی؟'' اس نے ہیری سے پوچھا۔

''نہیں!......اس کے بعد میں کسی سے بھی نہیں مل پایا۔'' ہیری نے جواب دیا۔

منڈنگس کسی قدر اس کی طرف جھکا۔

''دیکھو! مجھے تمہیں تنہا چھوڑ کر نہیں جانا چاہئے تھا لیکن پیسے کمانے کا یہ سنہری موقعہ میں بھلا کیسے ہاتھ سے جانے دیتا......'' اس نے صفائی دینے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

اسی وقت ہیری کے گھٹنوں سے کوئی چیز ٹکرائی جس سے وہ چونک اُٹھا۔ یہ ہرمائنی کی چھوٹی ٹانگوں والی بلی کروک شانکس تھیں۔ وہ پہلے تو ہیری کے پیروں کے چاروں طرف منڈلا کر گھرگھراتے ہوئے اپنی محبت کا اظہار کرتی رہی پھر اچھل کر سیریس کی گود میں چڑھی اور وہیں بیٹھ گئی۔ سیریس لاشعوری طور پر اس کے کان کے پیچھے کھجانے لگا اور سنجیدہ چہرے کے ساتھ ہیری کی طرف متوجہ ہوا۔

''چھٹیاں اچھی گزریں ہوں گی......''

''نہیں......بوریت کا شکار رہا۔'' ہیری نے بیزاری سے کہا۔

پہلی بار سیریس کے چہرے پر دھیمی سی مسکان پھیلتی ہوئی دکھائی دی۔

''معلوم نہیں تم کس بارے میں شکایت کر رہے ہو؟ میرے لحاظ سے تو تمہاری چھٹیاں ٹھیک ہی گزر رہی تھیں......'' سیریس نے کہا۔

''کیا مطلب......؟'' ہیری نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

''تمہاری جگہ میں ہوتا تو روح کھچڑوں کے حملے کا بھرپور استقبال کرتا۔ اپنی مضطرب روح کی مہلک کشمکش کا سلسلہ تو یقیناً ختم ہو ہی جاتا۔ طبیعت پر چھائی کسمساہٹ سے چھٹکارا مل جاتا......تمہیں لگ رہا ہوگا کہ تم نے بہت کچھ برداشت کیا ہے لیکن کم از کم تم باہر تو گھوم رہے تھے۔ اپنے ہاتھ پیر تو سیدھے کر رہے تھے۔ روح کھچڑوں سے مقابلہ تو کر رہے تھے......میں تو ایک مہینے سے اس مکان میں قید ہوں، باہر بھی نہیں نکل سکتا۔''

''کیوں نہیں نکل سکتے؟'' ہیری نے تیوریاں چڑھا کر پوچھا۔

''کیونکہ جادوئی محکمہ اب بھی میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہوا ہے اور والڈی مورٹ کو اب تک یہ معلوم ہو چکا ہوگا کہ میں ایک بھیس بدل چوپائی جادوگر ہوں۔ وارم ٹیل نے اسے بتا دیا ہوگا۔ اس لئے میرے بھیس بدلنے سے اب کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میں ققنس کے گروہ کیلئے کچھ زیادہ نہیں کر سکتا......کم از کم ڈمبل ڈور کو تو یہی لگتا ہے......''

سیریس نے جس طرح سے ڈمبل ڈور کا نام لیا اس سے ہیری سمجھ گیا کہ وہ بھی ان سے خاص خوش نہیں تھا۔ ہیری نے اپنے قانونی سرپرست کیلئے اپنے دل میں زیادہ ہمدردی محسوس کی۔

''کم از کم تمہیں یہ تو معلوم ہے کہ کیا ہو رہا ہے؟'' ہیری نے کسی قدر نرمی سے کہا۔

''اوہ ہاں!'' سیریس طنزیہ انداز میں بولا۔ ''میں سنیپ کی رپورٹ سنتا ہوں۔ میں اس کے طعنے اور استہزائیہ جملے برداشت کرتا ہوں کہ وہ اپنی جان خطرات میں ڈال کر گروہ کیلئے کام کر رہا ہے جبکہ میں کرسی پر بیٹھ کر مزے اُڑا رہا ہوں...... وہ مجھ سے بڑی دلچسپی سے پوچھتا رہتا ہے کہ صفائی کا کام کیسا چل رہا ہے آج کل......؟''

''کون سی صفائی......؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

سیریس نے ہاتھ لہرا کر باورچی خانے کی طرف اشارہ کیا۔

''جھاڑ پونچھ......'' وہ بولا۔ ''ہم اس جگہ کو رہنے کے قابل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب سے میری ماں کا انتقال ہوا ہے، اس کے بعد سے یہاں کوئی نہیں رہتا ہے۔ دس سال سے یہاں صرف ایک بوڑھا گھریلو خرس ہی رہ رہا ہے لیکن وہ کاہل الوجود ہو گیا ہے...... اس نے تب سے صفائی ستھرائی کا کوئی کام نہیں کیا ہے۔''

''سیریس!'' منڈنگس نے کہا جو گفتگو کی طرف ذرا بھی متوجہ نہیں تھا بلکہ ایک خالی پیالے کو باریک بین نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ ''یہ ٹھوس چاندی کا ہی بنا ہوا ہے، دوست!''

''ہاں!'' سیریس نے کہا اور پیالے کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا۔ ''پندرہویں صدی میں قدیمی کان سے نکالی گئی خالص چاندی سے ہی اسے بنایا گیا تھا جس پر بلیک خاندان کی مہر بھی ثبت ہوئی ہے۔''

''مہر کا کیا ہے، وہ تو ہٹ سکتی ہے۔'' منڈنگس نے بڑبڑا کر کہا اور پیالے کو اپنی آستین سے پونچھنے لگا۔

''نہیں فریڈ...... جارج!'' مسز ویزلی کی تیکھی آواز چیختی ہوئی گونجی۔ ''انہیں اُٹھا کر باہر لے جاؤ۔''

ہیری، سیریس اور منڈنگس نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا اور اگلے ہی لمحے انہوں نے میز سے دور جست لگا دی۔ فریڈ اور جارج قورمے کی بڑی کڑاہی، بٹربیئر کی بل دار لوہے کی صراحی اور چاقو سمیت لکڑی کا وزنی بریڈ بورڈ جادو کے زور پر اُڑا کر میز تک لانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن بیچ میں کچھ گڑبڑ ہو گئی اور قورمے کی کڑاہی الٹ گئی۔ قورمہ اپنے شوربے کے ساتھ میز پر گر کر پھیل گیا اور پھسلتا ہوا میز کے کونے کے پاس جمع ہونے لگا جس سے میز کی سطح پر لمبا سیاہ نشان پڑ گیا۔ بٹربیئر کی صراحی ایک دھماکے کے ساتھ گری اور بٹربیئر ہر طرف اچھل کر چھلک گئی۔ بریڈ بورڈ کا چاقو بھی گر گیا اور اس کی نوک میز پر ٹھیک اس جگہ پر دھنس گئی جہاں کچھ پل پہلے سیریس کا دایاں ہاتھ تھا۔

''اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔'' مسز ویزلی چلائیں۔ ''اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا ہے...... اب اگر تمہیں جادو کرنے کی اجازت مل گئی ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کیلئے تم اپنی چھڑیاں لہراتے پھرو......''

''ہم تو بس وقت بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔'' فریڈ نے میز سے چاقو جلدی سے نکالتے ہوئے کہا۔ ''معاف کرنا سیریس! ہم

ایسا نہیں کرنا چاہتے تھے......''

ہیری اور سیریس دونوں ہی ہنسنے لگے۔ بہرحال، منڈنگس ہٹنے کی کوشش میں اپنی کرسی پر پیچھے کی طرف الٹ کر گر گیا تھا اور اُٹھتے وقت انہیں برا بھلا کہہ رہا تھا۔ کروک شانکس غصے سے چیختی ہوئی الماری کے نیچے جا چھپی تھی جہاں سے اس کی بڑی بڑی پیلی آنکھیں اندھیرے میں چمک رہی تھیں۔

''لڑکو!'' مسٹر ویزلی نے قورمے کی کڑاہی میز کے بیچ میں رکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہاری ممی صحیح کہہ رہی ہیں۔ اب تم بالغ ہو چکے ہو۔ تمہیں ذمہ دارانہ رویہ اپنانا چاہئے......''

''تمہارے کسی بھائی نے ہمیں اتنا پریشان نہیں کیا تھا......'' مسز ویزلی جڑواں بھائیوں کی طرف غصے سے دیکھتی ہوئی غرائیں اور انہوں نے بٹر بیئر کی دوسری لوہے کی صراحی اتنے زور سے میز پر پٹخی کہ اس سے بھی اتنی ہی بٹر بیئر چھلک گئی جتنی پہلی صراحی سے چھلکی تھی۔ ''بل کو کچھ قدم دور جانے کیلئے کبھی نقاب اڑان بھرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ چارلی نے سامنے دکھائی دینے والی ہر چیز پر جادو کا استعمال کبھی نہیں کیا...... پرسی......!'' وہ اچانک رُک گئیں۔ انہوں نے گھبرا کر اپنے شوہر کی طرف دیکھا جن کے چہرے پر اچانک کرختگی پھیل گئی تھی۔

''چلو! جلدی کرو...... بھوک کے مارے جان نکل رہی ہے۔'' بل نے جلدی سے کہا۔

''یہ کافی لذیذ دکھائی دے رہا ہے ماؤلی!'' لوپن نے پلیٹ میں قورمہ ڈالتے ہوئے میز کے دوسرے طرف بیٹھتی ہوئی مسز ویزلی سے کہا۔ ''دیکھ کر ہی بھوک چمک اُٹھی ہے......''

کچھ پل خاموشی چھائی رہی جب سبھی لوگوں نے کھانا شروع کر دیا تو صرف پلیٹوں، چھری کانٹوں اور کرسیوں کے سرکنے کی آوازیں آتی رہیں پھر مسز ویزلی سیریس کی طرف متوجہ ہوئیں۔

''سیریس! میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں کہ ڈرائنگ روم کے ڈیسک میں کوئی چیز بند ہے۔ وہ کھڑکھڑاتی رہتی ہے اور زور زور سے ہلتی ہے۔ لگتا ہے کہ کوئی چھلاوہ اندر گھسا ہوا ہوگا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اسے باہر نکالنے سے پہلے ہمیں الیسٹر سے اندر جھانکنے کی درخواست کرنا چاہئے۔''

''جیسا آپ چاہیں...... مجھے اعتراض نہیں......'' سیریس نے لاپروائی سے کہا۔

''وہاں کے پردوں میں بجوترے بھرے ہوئے ہیں، میں سوچ رہی ہوں کہ ہم کل انہیں باہر نکالنے کی کوشش کریں......'' مسز ویزلی نے مزید کہا۔

''میں اس کیلئے بہت شکر گزار رہوں گا۔'' سیریس نے کہا۔ ہیری کو اس کی آواز میں طنز کا چھپا عنصر محسوس ہوا لیکن باقی لوگوں نے اس کی بات پر کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا۔

ہیری کے بالکل سامنے بیٹھی ہوئی ٹونکس اپنی ناک کا روپ رنگ بدل بدل کر ہرمائنی اور جینی کو محظوظ کر رہی تھی۔ ہر بار وہ اپنی آنکھوں کو سکوڑ لیتی تھی اور اس کے چہرے پر درد کا ویسا ہی تاثر پھیل جاتا تھا جیسا ہیری کے بیڈروم میں دکھائی دیا تھا۔ اس کی ناک چونچ جیسی شکل میں پھیلی اور سنیپ کی ناک کی برح خمدار دکھائی دینے لگی۔ پھر یہ سکڑ کر کھمبی کے گول سر جیسی ہوگئی۔ اور پھر دونوں نتھنوں سے بالوں کے گچھے برآمد ہوگئے۔ واضح طور پر فنونِ ظرافت کا یہ سلسلہ ہر روز وہاں چلتا رہتا تھا کیونکہ ہرمائنی اور جینی اپنی اپنی پسندیدہ ناکوں کو دیکھنے کیلئے مچلتی رہتی تھیں۔

''ٹونکس! گینڈے جیسی ناک بنا کر دکھاؤ......''

ٹونکس نے ایسا ہی کیا اور ہیری کو اوپر دیکھتے ہوئے ایسا لگا جیسے ڈڈلی کسی لڑکی کے روپ میں میز کے اس پار بیٹھا ہوا مسکرا رہا ہو۔

مسٹر ویزلی، بل اور لوپن آپس میں غوبلن کے بارے گفتگو کر رہے تھے۔

''ان لوگوں نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا ہے۔'' بل نے کہا۔ ''مجھے اب تک سمجھ میں نہیں آپایا کہ انہیں اس کے لوٹنے پر یقین ہے بھی یا نہیں! ظاہر ہے، ہوسکتا ہے کہ وہ کسی کا بھی ساتھ نہ دیں۔ ہوسکتا ہے کہ اس جھمیلے سے وہ الگ تھلگ ہی رہنا چاہئیں۔''

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ 'تم جانتے ہو کون؟' کی طرف کبھی نہیں جائیں گے۔'' مسٹر ویزلی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''اس کی وجہ سے ماضی میں انہوں نے کافی تکلیفیں اُٹھائی ہیں۔ وہ غوبلن خاندان تو یاد ہے نا، جسے اس نے پچھلی مرتبہ نوٹنگھم کے پاس بے رحمی سے قتل کر ڈالا تھا۔''

''میری رائے ہے کہ یہ سب کچھ صرف اسی بات پر منحصر ہے کہ وہ انہیں کیا دینے کی پیشکش کرتا ہے۔'' لوپن نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں سونے چاندی کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ ہم نے انہیں صدیوں سے خودمختاری نہیں دی ہے، اگر والڈی موورٹ نے ان کے سامنے خودمختاری کی پیشکش والی شرط رکھی تو ہوسکتا ہے کہ وہ اس لالچ میں مبتلا ہو جائیں......بل! کیا تم راگنوگ کو اپنی طرف قائل کرنے میں کامیاب ہوئے ہو؟''

''وہ اس وقت جادوگروں کا جانی دشمن بنا ہوا ہے۔'' بل نے بتایا۔ ''وہ بیگ مین کی وجہ سے نہایت بھڑکا ہوا ہے۔ اسے لگتا ہے کہ محکمے نے اسے بچایا ہے۔ غوبلنوں نے اسے جو سونا ادھار دیا تھا۔ وہ انہیں ابھی تک واپس نہیں ملا ہے......''

بل کے باقی الفاظ میز کے وسط سے اُٹھنے والے قہقہوں کے شور میں دب کر رہ گئے۔ فریڈ، جارج، رون اور منڈنگس اپنی کرسیوں پر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔ منڈنگس کے چہرے پر آنسو بہہ رہے تھے اور وہ بول رہا تھا۔ ''اور پھر......تم یقین کرو گے، اس نے مجھ سے کہا۔ 'بتاؤ منڈنگس! تم یہ مینڈک کہاں سے لائے؟ کیونکہ کسی بدمعاش نے میرے مینڈک چرا لئے ہیں؟' اس پر میں نے کہا کہ اچھا بل! تمہارے سب مینڈک چرا لئے گئے ہیں؟ تو پھر تمہیں اور مینڈک چاہئے ہوں گے۔ اور لڑکو! میری بات کا یقین کرو۔ اس بیوقوف آدمی نے اپنے ہی تمام مینڈک مجھ سے دوبارہ خرید لئے اور اس کے بدلے میں مجھے اتنے پیسے دیئے جتنے پہلی بار خریدنے پر

بھی نہیں دیئے تھے......''

جب رون میز پر ہنسی سے دوہرا ہو گیا تو مسز ویزلی نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''منڈنگس! مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں تمہارے بیہودہ کاروبار کے بارے میں اور کچھ سننے کی ضرورت باقی ہے۔''

''اوہ ماؤلی!'' منڈنگس نے فٹافٹ اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری اور بولا۔ ''لیکن تم جانتی ہی ہو کہ دراصل بل نے ان مینڈکوں کو بارٹی ہیرس سے چرایا تھا، اس لئے میں کوئی غلط کام نہیں کر رہا تھا......''

''مجھے معلوم نہیں ہے کہ تم نے صحیح اور غلط کے فرق کا سبق کہاں سے سیکھ رکھا ہے؟'' مسز ویزلی نے سرد لہجے میں کہا۔ ''منڈنگس! لیکن مجھے لگتا ہے کہ تم زندگی کے کچھ اہم اسباق پڑھنا واقعی بھول گئے ہو۔''

فریڈ اور جارج نے اپنے چہرے بٹر بیئر کے پیالوں کے پیچھے چھپا لئے تھے۔ جارج جان بوجھ کر ہچکیاں لینے لگا۔ نجانے کیوں مسز ویزلی نے سیریس کو گھور کر قہر ڈھاتی نظروں سے دیکھا اور پھر اُٹھ کر پڈنگ لینے کی لئے چلی گئیں۔ ہیری نے مڑ کر اپنے قانونی سرپرست کی طرف دیکھا۔

''ماؤلی کو منڈنگس بالکل پسند نہیں ہے۔'' سیریس آہستگی سے بولا۔

''تو وہ گروہ میں کیونکر ہے......؟'' ہیری نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

''وہ کام کا آدمی ہے......'' سیریس نے دھیمی آواز میں بتایا۔ ''وہ جادوگری کے تمام بدمعاشوں کو اچھی طرح جانتا ہے کیونکہ وہ خود بھی ایک بدمعاش ہی ہے۔ چونکہ ڈمبل ڈور نے ایک بار اسے بڑی مصیبت سے بچایا تھا اس لئے وہ ان کی خاطر نہایت وفادار ہے۔ منڈنگس جیسے بدمعاشوں کے گروہ میں رہنے کے اپنے ہی فائدے ہیں۔ وہ ایسی باتیں سن لیتے ہیں جو ہم کبھی نہیں سن پاتے لیکن ماؤلی سوچتی ہے کہ اسے کھانے کیلئے یہاں نہیں رُکنا چاہئے۔ اس نے تمہاری نگرانی میں لاپروائی برتی تھی، شاید اسی لئے ماؤلی نے اسے اب تک معاف نہیں کیا ہے۔''

ہیری نے کھانا اور کسٹرڈ پڈنگ اتنی جم کر کھائی کہ اس کی جینز پینٹ کمر میں کسنے لگی (جو بڑی بات تھی کیونکہ یہ جینز پہلے ڈڈلی پہنتا تھا) جب اس نے اپنا چمچ نیچے رکھا تب تک گفتگو کا سلسلہ بند ہو چکا تھا۔ مسٹر ویزلی کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے اور ان کے چہرے کے بوجھل تاثرات بتا رہے تھے کہ انہوں نے ڈٹ کر کھالیا ہے اور اب سستی کا شکار ہو رہے ہیں۔ ٹونکس ہاتھ پیر پھیلاتے ہوئے جمائی لے رہی تھی۔ اس کی ناک اب دوبارہ معمول کے مطابق صحیح ہو چکی تھی۔ جینی نے کروک شانکس کو الماری کے نیچے سے بلا لیا تھا اور وہ فرش پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی تھی۔ وہ بٹر بیئر کی بوتلوں کے خالی ڈھکن فرش پر لڑھکا رہی تھی تاکہ کروک شانکس دلچسپی سے ان کے پیچھے بھاگ کر انہیں پکڑنے کی کوشش کرے۔

''مجھے لگتا ہے کہ اب سونے کا وقت ہو چکا ہے۔'' مسز ویزلی نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

''ابھی نہیں ماؤلی!'' سیریس نے اپنی خالی پلیٹ دور سرکاتے ہوئے کہا۔ اب وہ ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔ ''میں تم پر حیران ہوں، میرا خیال تھا کہ یہاں آتے ہی تم سب سے پہلا کام یہی کرو گے کہ والڈی مورٹ کے بارے میں سوال جواب کرو گے۔''

کمرے کا ماحول اتنی تیزی سے بدل گیا جیسے وہاں پر روح کھچڑوں نے حملہ کر دیا ہو۔ کچھ سیکنڈ پہلے سب لوگ سست اور خوابیدہ کیفیت کا شکار ہو رہے تھے لیکن اب چوکنے اور ہوشیار دکھائی دینے لگے، یہاں تک کہ ماحول میں خاصا کھچاؤ پیدا ہو گیا۔ براہ راست والڈی مورٹ کا نام سن کر میز کے گرد بیٹھے لوگوں کے چہرے یکا یک فق پڑ گئے تھے۔ لوپن نے بٹر بیئر کا گھونٹ لینے ہی والا تھا لیکن اس نے اپنا پیالہ واپس میز پر رکھ دیا تھا۔

''میں نے پوچھا تھا......'' ہیری نے غصے بھری آواز میں کہا۔ ''میں نے رون اور ہر مائنی سے آتے ہی یہ پوچھا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ ہمیں گروہ میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہے اس لئے......''

''اور انہوں نے بالکل صحیح کہا تھا......'' مسز ویزلی نے بیچ میں کات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''تم ابھی بہت کم سن ہو......'' وہ اپنی کرسی پر تن کر بیٹھ گئیں۔ ان کے بندھے ہوئے بازوؤں کی مٹھّیاں بھی بھینچ گئیں۔ ان کے چہرے پر اب شفقت بھرے جذبات بھی باقی نہیں رہے تھے۔

''سوال پوچھنے کیلئے گروہ میں شامل ہونا کب سے لازم ہو گیا ہے؟'' سیریس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔ ''ہیری! اس ماگلو گھر میں ایک ماہ سے قید رہا ہے، اسے یہ جاننے کا حق ہے کہ جادوگروں کی دُنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے؟''

''ذرا ٹھہرو......'' جارج نے زور سے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

''ہیری کے سوالوں کے جواب کون دے گا؟'' فریڈ نے غصے سے پوچھا۔

''ہم آپ سے ایک مہینے سے کچھ اگلوانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن آپ نے ہمیں اب تک ایک بھی بیہودہ چیز نہیں بتائی ہے۔'' جارج نے تلخی سے کہا۔

''تم لوگ بہت چھوٹے ہو اور تم لوگ گروہ کا حصہ بھی نہیں ہو۔'' فریڈ نے اپنی ممی کی تیکھی آواز کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔ ''ہیری تو ابھی نابالغ ہے......''

''اگر تمہیں نہیں بتایا گیا ہے کہ گروہ کیا کر رہا ہے تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ تمہارے ممی پاپا کا فیصلہ ہے جبکہ دوسری طرف ہیری......''

''تمہیں یہ فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہے کہ ہیری کیلئے کیا اچھا ہے؟'' مسز ویزلی نے تیکھے پن سے کہا۔ عام طور پر رحم دل دکھائی دینے والا ان کا چہرہ اس وقت خطرناک دکھائی دے رہا ہے تھا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم ڈمبل ڈور کی بات نہیں بھولے ہو گے......''

''کون سی بات؟'' سیریس نے کڑواہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن اسے دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ وہ خود کو لڑائی کیلئے تیار کر رہا تھا۔

''وہی بات کہ ہیری کو جتنا جاننے کی ضرورت ہے، اس سے زیادہ اسے کچھ نہیں بتایا جائے۔'' مسز ویزلی نے ضرورت کے لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

رون، ہرمائنی، فریڈ اور جارج کا کبھی سیریس کی طرف تو کبھی مسز ویزلی کی طرف مڑتا رہا، ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ ٹینس کا میچ دیکھ رہے ہوں۔ جینی گھٹنوں کے بل جھکی ہوئی تھی اور اس کے آس پاس بٹر بیئر کی بوتلوں کے ڈھکن پڑے ہوئے تھے۔ وہ اپنا منہ کھول کر اس مڈبھیڑ کو دیکھ رہی تھی۔ لوپن کی آنکھیں سیریس پر جمی ہوئی تھیں۔

''ماؤلی!'' سیریس نے کہا۔ ''اسے جتنا جاننے کی ضرورت ہے، اس سے زیادہ میں اسے بتانا بھی نہیں چاہتا ہوں لیکن چونکہ اسی نے والڈی مورٹ کو لوٹتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس لئے اسے باقی لوگوں سے زیادہ جاننے کا حق ہے۔'' (والڈی مورٹ کا نام سن کر میز کے اردگرد بیٹھے لوگ ایک بار پھر بے چینی سے پہلو بدلنے لگے)......

''وہ ققنس کے گروہ کا حصہ بالکل نہیں ہے، وہ صرف پندرہ سال کا ہے اور......'' مسز ویزلی نے سیریس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''اور وہ گروہ کے زیادہ تر لوگوں کے برابر بہادری دکھا چکا ہے۔'' سیریس نے تلخی سے کہا۔ ''اور اس نے کئی لوگوں سے تو زیادہ بہادری دکھائی ہے ماؤلی!''

''کوئی اس کی بہادری کا انکار نہیں کر رہا ہے سیریس!'' مسز ویزلی نے جلدی سے کہا۔ ان کی آواز اونچی ہوگئی تھی اور ان کی مٹھّیاں کرسی کے دستے پر کانپنے لگی تھیں۔ ''لیکن وہ اب بھی......''

''وہ اب بچہ نہیں ہے......'' سیریس نے غصے سے کہا۔

''وہ بالغ بھی نہیں ہے......'' مسز ویزلی نے برابری کی سطح پر جواب دیتے ہوئے کہا۔ ان کے رخسار دہکنے لگے تھے۔ ''وہ جیمس نہیں ہے سیریس......''

''ماؤلی! مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ کون ہے؟'' سیریس نے سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں معلوم ہے...... جب تم اس کے بارے میں باتیں کرتے ہو تو کئی بار ایسا ہی لگتا ہے جیسے تم یہ سمجھ رہے ہو کہ تمہیں اپنا سب سے اچھا دوست جیمس مل چکا ہے......'' مسز ویزلی نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا۔

''تو اس میں غلط کیا ہے......'' ہیری نے نوک جھونک میں شامل ہوتے ہوئے کہا۔

''ہیری! اس میں غلط یہ ہے کہ تمہاری شکل بھلے تمہارے باپ جیمس سے ملتی جلتی ہے لیکن تم جیمس نہیں ہو۔'' مسز ویزلی نے کہا اور ان کی آنکھیں اب بھی سیریس پر جمی ہوئی تھیں۔ ''تم اب بھی سکول میں پڑھتے ہو اور تمہارے لئے ذمہ دار سب لوگوں کو یہ بات نہیں بھولنا چاہئے۔''

''اس کا مطلب یہ ہے کہ میں غیر ذمے دار قانونی سرپرست ہوں۔'' سیریس کی آواز کتے کی سی غراہٹ میں بدلنے لگی۔

''اس کا مطلب یہ ہے کہ سیریس کہ تم جلد بازی میں کام کرنے کیلئے مشہور ہو، اس لئے تو ڈمبل ڈور تمہیں بار بار گھر کے اندر رہنے کی یاددہانی کرتے رہتے ہیں اور......''

''بہتر ہوگا کہ آپ اس معاملے میں ڈمبل ڈور کو الگ ہی رکھئے۔'' سیریس نے زور سے کہا۔

''آرتھر...... آرتھر! تم کچھ کہتے کیوں نہیں......'' مسز ویزلی اپنے شوہر کی طرف مڑتے ہوئے بولیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ سیریس سے مزید الجھنا نہیں چاہتی تھیں۔

مسٹر ویزلی فوراً کچھ نہیں بولے۔ انہوں نے اپنی عینک اتار کر آہستگی کے ساتھ چوغے کے ساتھ صاف کی، لیکن اپنی بیوی کی طرف بالکل نہیں دیکھا۔ عینک کو بڑی احتیاط سے اپنی ناک کے اوپر چڑھانے کے بعد وہ محتاط انداز میں بولے۔ ''ماؤلی! ڈمبل ڈور بھی جانتے ہیں کہ اب حالات کا رُخ بدل چکا ہے۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ چونکہ اب ہیری گروہ کے بیچ رہنے کیلئے آ چکا ہے اس لئے اسے کسی حد تک باخبر کر دینا کچھ غلط نہیں ہے۔''

''ہاں! لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ یہ جو بھی سوال پوچھے اس کا جواب دینا ضروری ہے۔'' ماؤلی نے جلدی سے کہا۔

''یقیناً......'' لوپن نے آخر سیریس سے نظریں ہٹا کر دھیمے انداز میں کہا۔ مسز ویزلی اس امید سے اس کی طرف دیکھنے لگی کہ آخر اب انہیں ایک ہم خیال تو میسر ہو ہی گیا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ ہیری کو سچائی بتا دینا چاہئے...... ساری سچائی نہیں ماؤلی! بلکہ موٹی موٹی باتیں...... یہ اچھا رہے گا کہ وہ دوسروں سے غلط اور ادھوری باتیں سن کر مخمصے کا شکار رہے، اس کے بجائے اسے ہم سے ہی اصل حقیقت ہو جانا چاہئے۔''

ہیری سمجھ گیا کہ کم از کم لوپن تو یہ بات جانتے تھے کہ کچھ وسیع سماعتی کان مسز ویزلی کی گرفت میں ابھی نہیں آ پائے تھے۔

''اچھی بات ہے......'' مسز ویزلی نے گہرا سانس کھینچا اور اس امید سے میز کے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ شاید کوئی تو ان کی ہاں میں ہاں ملائے گا لیکن جب سب کی طرف سے گہری خاموشی جواب میں ملی تو وہ مایوس دکھائی دینے لگیں۔

''اچھی بات ہے...... میں دیکھ رہی ہوں کہ میری بات سے کوئی متفق نہیں ہے۔ میں تو بس اتنا ہی کہنا چاہتی ہوں کہ ڈمبل ڈور کے پاس کوئی تو وجہ ہوگی جو وہ ہیری کو زیادہ کچھ نہیں بتانا چاہتے ہوں گے، میں تو ہیری کا بھلا چاہتی ہوں......'' وہ کمزور سی آواز میں بولیں۔

''وہ تمہارا بیٹا نہیں ہے......'' سیریس نے کرخت لہجے میں کہا۔

''لیکن وہ میرے بیٹوں جیسا ہے، اس کے پاس اور کون ہے؟'' مسز ویزلی جذباتی انداز میں بولیں۔

''اس کے پاس میں ہوں......''

''ہاں!'' مسز ویزلی نے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ ''مصیبت تو یہ ہے کہ جب تم اژقبان میں بند تھے تو اس کی دیکھ بھال کرنا

تمہارے لئے مشکل تھا، ہے نا؟''

سیریس غصے سے بھڑکتا ہوا اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

''ماؤلی! اس میز پر تم اکیلی نہیں ہو جو ہیری کے بارے میں فکر مند ہو۔'' لوپن نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''سیریس بیٹھ جاؤ......''

مسز ویزلی بے بسی کے عالم میں اپنے ہونٹ کاٹنے لگیں اور سیریس ایک بار پھر واپس اپنی کرسی میں دھنس گیا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اس بارے میں ہیری کی رائے لے لینا چاہئے۔'' لوپن نے کہا۔ ''وہ اب اتنا بڑا ہو چکا ہے کہ اپنے فیصلے خود سے لے سکے۔''

''میں واقعی جاننا چاہتا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے؟'' ہیری نے تپاک لہجے میں کہا۔

اس نے مسز ویزلی کی طرف جان بوجھ کر نہیں دیکھا۔ ان کی یہ بات اس کے دل کو چھو گئی تھی کہ وہ اسے اپنے بیٹے جیسا ہی تسلیم کرتی تھیں لیکن وہ ان کے مشفقانہ رویئے سے بے چین ہو گیا تھا۔ سیریس نے صحیح کہا تھا کہ وہ اب بچہ نہیں ہے......

''ٹھیک ہے...... جینی، رون، ہرمائنی، فریڈ، جارج...... میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ اس باورچی خانے سے باہر چلے جاؤ ابھی......'' مسز ویزلی نے تلخ آواز کے ساتھ انہیں کہا۔

اسی وقت کہرام سا برپا ہو گیا۔

''ہم بالغ ہیں......'' فریڈ اور جارج نے ایک ساتھ چیخ کر کہا۔

''اگر ہیری یہاں رک کر سن سکتا ہے تو میں کیوں نہیں؟'' رون نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''ممی! میں بھی سننا چاہتی ہوں......'' جینی نے سسکتے ہوئے ضد کی۔

''نہیں......'' مسز ویزلی کھڑی ہو کر چیخیں اور ان کی آنکھیں پہلے سے زیادہ چمکنے لگیں۔ ''میں تم لوگوں کو ایسا ہرگز نہیں کرنے دوں گی...... سمجھے!''

''ماؤلی! تم فریڈ اور جارج کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتی کیونکہ وہ بالغ ہو چکے ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

''لیکن وہ اب بھی سکول میں ہی پڑھتے ہیں......''

''لیکن قانونی طور پر تو بالغ ہی شمار کیا جاتا ہے......'' مسٹر ویزلی نے اسی تھکے انداز میں جواب دیا۔

''میں...... اچھا...... ٹھیک ہے...... فریڈ اور جارج یہاں رُک سکتے ہیں لیکن رون......''

''ہیری ویسے بھی مجھے اور ہرمائنی کو ساری باتیں بتا دے گا۔'' رون نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''ہے نا...... ہے نا ہیری؟'' اس نے ہیری کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

ایک پل کیلئے تو ہیری کے دل میں آیا کہ وہ رون کو کہہ دے کہ وہ اسے ایک لفظ بھی نہیں بتائے گا اور اسے بھی اسی طرح اندھیرے میں ہی رکھے گا جیسے اس نے ہیری کے ساتھ کیا تھا لیکن رون سے نظریں ملتے ہی اس کے دل میں یہ سخت خیال غائب ہو گیا۔

''اور کیا...... میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

رون اور ہرمائنی کے چہرے کھل اُٹھے۔

''اچھی بات ہے۔'' مسز ویزلی نے چلا کر کہا۔ ''جینی اُٹھو! تم تو اپنے کمرے میں چلو......''

جینی آسانی سے نہیں گئی تھی۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ غصے سے بھنا رہی تھی اور اپنی ممی پر دل کی بھڑاس نکالتی ہوئی جا رہی تھی۔ جب وہ ہال میں پہنچیں تو مسز بلیک کی کان پھاڑ چیخوں نے ماحول میں تناؤ کو مزید بڑھا دیا۔ باورچی خانے کا سکون قائم کرنے کیلئے لوپن نے جلدی سے اس تصویر کے پاس گئے، جب وہ واپس لوٹے تو انہوں نے باورچی خانے کا دروازہ بند کر دیا اور پھر تھکے ہوئے انداز میں اپنی کرسی پر ڈھیر ہو گئے۔

''ٹھیک ہے ہیری...... تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟'' سیریس نے کہا۔

ہیری نے ایک گہری سانس لی اور وہ سوال پوچھا جو اس کے دماغ میں ایک مہینے سے مسلسل کلبلا رہا تھا جسے وہ کوڑے دانوں کی اخباروں میں تلاش کرتا رہا تھا۔

''والڈی موورٹ کہاں ہے؟'' اس نے پوچھا اور اس نام کو سن کر سب کانپ اُٹھے اور پھر جلد ہی انہوں نے خود کو سنبھال لیا۔ ''وہ کیا کر رہا ہے؟ میں ماگلوؤں کی خبریں دیکھتا رہا ہوں اور اب تک اس کے آنے کا ایک بھی اشارہ نہیں مل پایا ہے۔ کسی عجیب موت کی خبر نہیں ملی ہے......؟''

''ایسا اس لئے ہے کیونکہ اب تک کوئی عجیب موت ہوئی ہی نہیں ہے۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں......اور ہم کافی حد تک جانتے ہیں......'' سیریس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اسے جتنا لگتا ہے، ہم اس سے زیادہ جانتے ہیں۔'' لوپن نے بیچ میں کہا۔

''ایسا کیسے ہو گیا کہ وہ لوگوں کو نہیں مار رہا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔ وہ جانتا تھا کہ والڈی موورٹ نے پچھلے ہی سال ایک سے زیادہ لوگوں کو ہلاک کر ڈالا تھا۔

''کیونکہ وہ لوگوں کی توجہ ابھی اپنی طرف مبذول نہیں کرانا چاہتا ہے۔ یہ اس کیلئے خطرناک ثابت ہوگا۔ اس کی واپسی ویسی نہیں ہو پائی جیسی وہ چاہتا تھا اس سے چوک ہو گئی......''

''یا یوں کہہ لو کہ تمہاری وجہ سے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی فاش غلطی کر بیٹھا......'' لوپن نے دلچسپی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے......؟'' ہیری نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

''وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ تم زندہ بچ کر اس کے نرغے سے یوں نکل جاؤ۔'' سیریس نے مسکرا کر کہا۔ ''اپنے وفادار مرگ خوروں کے علاوہ وہ کسی کو بھی بھنک نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا کہ وہ لوٹ آیا ہے لیکن تم خوش قسمتی سے بچ نکلے اور تمہاری بدولت اس کے لوٹنے کی خبر منکشف گئی......''

''اور اپنی واپسی کی خبر وہ جس شخص کو سب سے آخر میں دینے کا خواہشمند تھا وہ ڈمبل ڈور تھے۔'' لوپن نے کہا۔ ''اور تم نے لوٹ کر سب سے پہلے ڈمبل ڈور کو یہ خبر دے ڈالی......''

''اس سے کیا فائدہ ہوا؟'' ہیری نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''کیا تمہارا دماغ حاضر نہیں ہیری؟'' بل نے حیرانگی سے کہا۔ ''تم جانتے ہو کون؟' صرف ڈمبل ڈور سے ہی تو خوفزدہ تھا......''

''تمہاری بدولت ڈمبل ڈور نے صرف ایک ہی گھنٹے کے اندر ہی پورے گروہ از سر نو زندہ کر لیا۔'' سیریس نے کہا۔

''لیکن گروہ کیا کر رہا ہے؟'' ہیری نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''پوری طرح کوشش کر رہا ہے کہ والڈی موورٹ کو اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔'' سیریس نے اطمینان سے جواب دیا۔

''لیکن تمہیں کیا خبر کہ اس کے عزائم کیا ہیں؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''ڈمبل ڈور کے اندازے......'' لوپن نے کہا۔ ''اور ڈمبل ڈور کے اندازے عام طور پر صحیح ہی ثابت ہوتے ہیں۔''

''تو ڈمبل ڈور کے حساب سے اس کے عزائم کیا ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''سب سے پہلے تو وہ اپنے وفادار چیلوں اور حمایتیوں کو اکٹھا کرنا چاہتا ہے۔'' سیریس نے کہا۔ ''پرانے دنوں میں اس کے پاس بہت سارے لوگ تھے جو اس کے اشاروں پر کام کیا کرتے تھے۔ جادوگر اور جادوگرنیاں، جنہیں اس نے جادو سے یا تو ڈرا دھمکا کر اپنے احکامات منوانے کیلئے مجبور کر ڈالا تھا یا پھر انہیں مسخر کر لیا تھا۔ اس کے وفادار مرگ خور اور بہت ساری دیگر جادوئی مخلوقات۔ تم نے قبرستان میں سنا تھا کہ وہ دیوؤں کو بھی اپنے ساتھ ملانے اور اپنے گروہ میں شامل کرنا چاہتا تھا۔ صرف ایک درجن مرگ خوروں کے بل بوتے پر تو وہ جادوئی محکمے سے ٹکر نہیں لے سکتا ہے اور نہ ہی وہاں قبضہ جمانے کے بارے میں سوچ سکتا ہے......''

''یعنی آپ لوگ اس کی کوششوں کو ناکام بنا رہے ہیں کہ وہ دیگر جادوئی مخلوقات کو اپنا ہمنوا نہ بنا پائے۔'' ہیری نے کہا۔

''بالکل! ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔'' لوپن نے کہا۔

''کیسے......؟''

''سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ 'تم جانتے ہو کون؟' لوٹ آیا ہے۔ ہم انہیں قائل کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ کافی مشکل کام ثابت ہو رہا ہے۔'' بل نے بتایا۔

''کیوں......؟''

''محکمے کی سرکاری ملازمین کی وجہ سے......''ٹونکس نے کہا۔''ہیری!'تم جانتے ہوکون؟' کی واپسی کے بعد تم نے کارنیلوس فج کو دیکھا تھا ہے نا؟ دیکھو! وہ اپنی بات پر ذرا بھی ٹس سے مس نہیں ہوا ہے۔ وہ یہ تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں کہ 'تم جانتے ہوکون؟' لوٹ آیا ہے۔''

''لیکن کیوں؟'' ہیری نے متوحش لہجے میں کہا۔''وہ اتنی بڑی حماقت کیسے کر سکتے ہیں اگر ڈمبل ڈور......؟''

''اوہ......اب تم نے صحیح نقطے پر اشارہ کیا ہے۔''مسٹر ویزلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔''ڈمبل ڈور......!''

''فج ان سے خوفزدہ ہیں......''ٹونکس نے رنجیدگی سے کہا۔

''ڈمبل ڈور سے خوفزدہ ہیں لیکن کیوں؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''ان کے ارادوں سے خوفزدہ ہیں۔ فج کا خیال ہے کہ ڈمبل ڈور انہیں وزارتِ عظمیٰ سے ہٹانے کی کوئی سازش کر رہے ہیں کیونکہ وہ خود ان کی جگہ وزیر جادو بننا چاہتے ہیں......''مسٹر ویزلی نے بتایا۔

''لیکن ڈمبل ڈور تو ایسا نہیں چاہتے ہیں......؟''

''ظاہر ہے، وہ ایسا نہیں چاہتے ہیں۔''مسٹر ویزلی نے کہا۔''وہ وزیر جادو بننا ہی نہیں چاہتے تھے کیونکہ میلی سینٹ بیگ نالڈ کے ریٹائر ہونے کے بعد بہت سے جادوگر انہیں وزیر جادو کی کرسی پر بٹھانا چاہتے تھے۔ ڈمبل ڈور کا عہدہ ٹھکرانے کے بعد فج کو وزیر جادو منتخب کرلیا گیا۔ لیکن وہ یہ بات کبھی نہیں بھول پائے کہ وزیر جادو بننے کیلئے اہلیت ہونے کے باوجود ڈمبل ڈور لوگوں میں کتنے ہردلعزیز اور مشہور تھے اور انہیں رعایا کی طرف کس قدر پذیرائی مل رہی تھی......''

''فج اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ ڈمبل ڈور کس قدر چالاک اور ہوشیار ہیں؟'' لوپن نے بات آگے بڑھائی۔''وہ اچھی طرح سے جانتا ہے کہ ڈمبل ڈور ان سے زیادہ طاقتور جادوگر ہیں۔ وزیر جادو بننے کے بعد ابتدائی عرصے میں وہ ہمیشہ ڈمبل ڈور سے مدد اور صلاح مشورہ مانگتے رہتے تھے لیکن ایسا لگتا ہے کہ انہیں اقتدار کی لذت نے گھیر لیا ہے اور وہ خود پرستی اور اندھے اعتماد کا شکار ہو چکے ہیں، انہیں جادوئی وزاتِ عظمیٰ کی حرص نے نگل لیا ہے اور انہوں نے خود کو یہ یقین دلا لیا ہے کہ وہ زیادہ چالاک اور ہوشیار ہیں اور اب ڈمبل ڈور ان کیلئے مشکلات کھڑی کر رہے ہیں۔''

''وہ ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں؟'' ہیری غصے سے کانپتا ہوا بولا۔''وہ ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں؟ کہ ڈمبل ڈور اس ضمن میں جھوٹ بول رہے ہیں...... یا میں اس بارے میں جھوٹ بول سکتا ہوں۔''

''ایسا اس لئے ہے کہ والڈی مورٹ کی واپسی کا اعلان کرنے سے بھونچال برپا ہو جائے گا جس سے محکمہ گذشتہ چودہ سال سے خود کو بچاتا آ رہا ہے۔ فج اس کا سامنا کرنے کیلئے تیار نہیں ہے، اس کے بجائے یہ مغالطہ زیادہ اچھا ہے کہ ڈمبل ڈور ان کا عہدہ چھیننے

کیلئے جھوٹ بول رہے ہیں۔'' سیریس نے تلخ لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ تم اب ہماری مشکل کو سمجھ چکے ہو گے۔'' لوپن نے کہا۔ ''اگر محکمہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ والڈی مورٹ سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو لوگوں کو اس کی واپسی کا یقین دلانا بہت مشکل کام ہے۔ خاص طور پر اس کیلئے کیونکہ وہ اس بارے میں یقین کرنا ہی نہیں چاہتے ہیں۔ یہی نہیں! محکمہ اب روز نامہ جادوگر کا بھی سہارا لے رہا ہے، وہ ڈمبل ڈور کی افواہوں کو شائع نہ کرے۔ اسی وجہ سے جادوئی معاشرے کے لوگوں کو اس بات کی ذرا بھی خبر نہیں ہے کہ کیا ہوا ہے؟ اس طرح وہ مرگ خوروں کے شیطانی حملوں کا بآسانی شکار بن جاتے ہیں......''

''لیکن آپ سب تو لوگوں کو حقیقت بتا رہے ہیں نا؟'' ہیری نے مسٹر ویزلی، سیریس، بل، منڈنگس، لوپن اور ٹونکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''آپ لوگ تو بتا رہے ہیں، ہے نا؟ کہ وہ لوٹ آیا ہے......''

وہ سب سرد مہری سے مسکرا دیئے۔

''چونکہ ہر شخص سوچتا ہے کہ میں جادوئی حملوں والا قاتل ہوں، سر پھرا پاگل ہوں اور محکمے نے میرے سر پر دس ہزار گیلن کا انعام رکھا ہے، اس لئے میں سڑک پر جا کر پمفلٹ تو نہیں بانٹ سکتا، ہے نا؟'' سیریس بے چینی سے بولا۔

''اور زیادہ تر جادوگر مجھے کھانے پر مہمان کے روپ میں نہیں بلانا چاہئیں گے۔'' لوپن نے کڑواہٹ سے کہا۔ ''یہ بھیڑیائی انسان ہونے کا نقصان ہے۔''

''اگر ٹونکس اور آرتھر اپنا منہ کھولیں گے تو یقیناً انہیں اپنی نوکری سے ہاتھ دھونا پڑیں گے اور ہمارے لئے یہ بہت بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ محکمے کے اندر ہمارے مخبر موجود رہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ والڈی مورٹ کے جاسوس وہاں پہلے سے ہی ہوں گے۔'' سیریس نے کہا۔

''ہم کچھ لوگوں کو یقین دلانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''ٹونکس کو ہی دیکھ لو......وہ اتنی کم عمر ہے کہ گذشتہ دفعہ ققنس کے گروہ کا حصہ نہیں تھی اور ہمارے گروہ میں ایرور کا شامل کیا جانا بھی نہایت مفید ہے۔ کنگ سلے شکیلبوٹ بھی بہت کام کا آدمی ہے۔ وہ سیریس کو پکڑنے والی مقررہ فورس کا سربراہ ہے اور وہ محکمے کو یہ یقین دہانی کرا رہا ہے کہ سیریس یہاں نہیں بلکہ تبت کی پہاڑیوں میں چھپا بیٹھا ہے......''

''لیکن اگر آپ میں سے کوئی بھی خبر نہیں پھیل رہی ہے کہ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے......'' ہیری نے بولنا شروع کیا تھا لیکن......

''کس نے کہا ہے کہ ہم میں سے کوئی خبر نہیں پھیل رہی ہے؟'' سیریس نے جلدی سے کہا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور اتنی مشکلات کا شکار کیوں ہیں؟''

''اس بات کا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے اچنبھے سے پوچھا۔

''وہ لوگ ڈمبل ڈور کی شہرت کو داغ دار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔'' لوپن نے کہا۔ ''کیا تم نے پچھلے ہفتے کا روزنامہ جادوگر نہیں پڑھا؟ اس میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ ڈمبل ڈور کے بڑھاپے اور کمزور گرفت کے باعث انہیں بین الاقوامی جادوگر اتحاد تنظیم کی منتظم اعلیٰ کے عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے لیکن یہ سچ نہیں تھا۔ انہیں اس لئے ہٹایا گیا کیونکہ انہوں نے اپنے خطاب میں والڈی مورٹ کی واپسی کا اعلان کر دیا تھا۔ انہیں جادوگر نمنٹ یعنی جادوگری پارلیمان کے منتظم جادوگر کے عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے اس کے علاوہ برطانوی جادوگری عدالت عظمیٰ کی رکنیت بھی منسوخ کر دی گئی ہے اور لوگ تو یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کا آنر آف مارلن، فرسٹ کلاس ایوارڈ بھی چھین لیا جائے گا......''

''لیکن ڈمبل ڈور کہتے ہیں کہ جب تک انہیں چاکلیٹی مینڈک کے شربت سے نہیں ہٹایا جاتا، تب تک انہیں کسی بات کی پرواہ نہیں ہے......'' بل نے ہنستے ہوئے بتایا۔

''یہ ہنسنے والی بات نہیں ہے۔'' مسٹر ویزلی نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''اگر وہ اسی طرح محکمے کی خلاف ورزیاں کرتے رہے تو انہیں اژقبان بھی بھیجا جا سکتا ہے اور ہم کبھی نہیں چاہئیں گے کہ انہیں اس مشکل گھڑی میں قید کر دیا جائے۔ جب 'تم جانتے ہو کون؟' کو یہ معلوم ہے کہ صرف ڈمبل ڈور ہی ہیں اور اس کے ارادوں کو بھانپ سکتے ہیں تب تک وہ محتاط قدم اُٹھائے گا لیکن اگر ڈمبل ڈور راستے سے ہٹ جاتے ہیں......تو 'تم جانتے ہو کون؟' کے سامنے خالی میدان ہوگا......''

''اگر والڈی مورٹ جادوگروں کو مرگ خور بنانے کی کوشش کر رہا ہے تو سب کو اس کے لوٹنے کا پتہ چل جائے گا، ہے نا؟'' ہیری نے متوحش لہجے میں پوچھا۔

''ہیری! والڈی مورٹ لوگوں کے گھر جا کر ان کے دروازے نہیں کھٹکھٹاتا ہے۔'' سیریس نے چڑچڑے لہجے میں کہا۔ ''اس کے پاس کئی چالیں اور کئی جادوئی ہتھیار ہیں اور وہ لوگوں کو بلیک میل کرتا ہے۔ وہ چھپ کر کام کرنے میں کافی مہارت رکھتا ہے، اس کی تازہ مثال پچھلے سال کا سہ فریقی ٹورنامنٹ ہی ہے، کسی کے کانوں کان خبر نہیں ہو پائی اور وہ اپنی منصوبہ بندی میں کامیاب ہو گیا۔ بہر کیف، چاہے جو بھی ہو، اپنے چیلے اکٹھے کرنا تو صرف ایک معمولی کام ہے جس میں اس کی دلچسپی ہے۔ اس کی دوسرے لائحہ عمل بھی ہیں، ایسے پوشیدہ عزائم جن پر وہ واقعی عمل درآمد کرنا چاہتا ہے اور آج کل وہ انہی پر اپنی توجہ مرتکز کئے ہوئے ہے......''

''جادوگروں اور جادوئی مخلوقات کو اپنے گرد جمع کرنے کے علاوہ اس کے عزائم کیا ہیں؟'' ہیری نے متجسس لہجے میں پوچھا۔ اسے دکھائی دیا کہ سیریس نے جواب دینے سے پہلے لوپن کی طرف غور سے دیکھا۔

''ہمیں لگتا ہے کہ وہ چوری چھپے کسی خاص سامان کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔'' سیریس نے آہستگی سے کہا۔ جب اس نے ہیری کے چہرے پر الجھن کی شکنیں دیکھیں تو اس نے مزید بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''جیسے کوئی ہتھیار......ایک ایسی چیز......جو اس کے پاس پچھلی مرتبہ نہیں تھی......''

''یعنی جب وہ نہایت طاقتور تھا......''

''ہاں!''

''کس طرح کا ہتھیار......؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''جھٹ کٹ وار سے بھی زیادہ برا؟''

''اب بہت ہو گیا......''

مسز ویزلی نے دروازے کے پاس سائے میں کھڑے ہو کر تیز آواز میں کہا۔ ہیری کا دھیان اس طرف نہیں گیا تھا کہ وہ جینی کو بالائی منزل پر چھوڑنے کے بعد واپس نیچے لوٹ آئی تھیں۔ ان کے ہاتھ اب بھی بھنچے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور وہ نہایت غصے میں تھیں۔

''میں چاہتی ہوں کہ تم سبھی لوگ اپنے اپنے بستر پر پہنچ جاؤ......تم سب!'' انہوں نے فریڈ، جارج، رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھ کر سختی سے کہا۔

''آپ ہم سے زبردستی نہیں کر سکتیں......'' فریڈ بگڑتے ہوئے بولا۔

''کیوں نہیں کروا سکتی؟'' مسز ویزلی غرائیں۔ پھر انہوں نے سیریس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم نے ہیری کو کافی باتیں بتا دی ہیں، اب اگر تم نے اسے اور کوئی چیز بتانے کی کوشش کی تو وہ براہ راست گروہ کا حصہ بن جائے گا......''

''کیوں نہیں؟'' ہیری نے جلدی سے بول اُٹھا۔ ''میں شامل ہو جاؤں گا، میں تو شامل ہونا چاہتا ہوں، مجھے ان سب کے ساتھ مل کر اُس کے خلاف لڑنا ہے......''

''نہیں......''

وہ آواز مسز ویزلی کی نہیں بلکہ ریمس لوپن کی تھی۔

''گروہ میں صرف بالغ جادوگر ہی شامل ہو سکتے ہیں۔ ایسے جادوگر جنہوں نے سکول کی پڑھائی پوری کر لی ہے۔'' انہوں نے سختی سے کہا جب فریڈ اور جارج اپنے منہ کھول رہے تھے۔ ''اس کام میں ایسے خطرے ہیں جن کے بارے میں تم لوگوں کو ذرا بھی اندازہ نہیں ہے......سیریس مجھے لگتا ہے کہ ماؤلی صحیح کہہ رہی ہے کہ ہم نے انہیں کافی کچھ بتا دیا ہے......''

سیریس نے کندھے اچکا دیئے لیکن بحث نہیں کی۔ مسز ویزلی نے اپنے بیٹوں اور ہرمائنی کو اشارہ کیا۔ ایک ایک کر کے وہ سب اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور ہیری بھی دل پر پتھر رکھ کر ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔

☆☆☆☆

چھٹا باب

معزز بلیک خاندان کا صدیوں پرانا مکان

مسز ویزلی نہایت سنجیدہ دکھائی دے رہی تھیں۔فریڈ، جارج، رون اور ہرمائنی کے پیچھے پیچھے اوپر کی سیڑھیاں چڑھ رہی تھیں۔

''میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ اب سیدھے اپنے بستر میں جاؤ۔ بات چیت مر کرنا۔کل ہمیں بہت ساری جھاڑ پونچھ کرنی ہے، میرا خیال ہے کہ جینی سو چکی ہوگی۔''انہوں نے ہرمائنی سے کہا۔''اس لئے اسے مت جگانا۔''

''واقعی......سو چکی ہوگی۔''فریڈ نے آہستگی سے کہا جب ہرمائنی انہیں شب بخیر کہہ کر جا چکی تھی اور وہ لوگ بالائی منزل پر چڑھنے لگے۔''اگر جینی ہرمائنی سے ساری باتیں جاننے کیلئے اب تک نہیں جاگ رہی تو میرا نام 'فل بر کروم' رکھ دینا......''

''اچھا رون اور ہیری......''مسز ویزلی نے دوسری منزل پر پہنچ کر ان کے بیڈروم کی طرف اشارہ کر کے کہا۔''اب خاموشی سے اپنے بستر پر چلے جاؤ......''

''شب بخیر......''ہیری اور رون نے جڑواں بھائیوں سے کہا۔

''گہری نیند میں سونا......''فریڈ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

مسز ویزلی نے ہیری کے اندر داخل ہوتے ہی ان کے بیڈروم کا دروازہ بند کر دیا۔ بیڈروم اب پہلے سے زیادہ نم آلود اور مضمحل دکھائی دے رہا تھا۔ دیوار کی خالی تصویر اب آہستگی کے ساتھ سانس لیتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس میں رہنے والا نادیدہ رہائشی سو رہا ہو۔ ہیری نے اپنا پاجامہ پہنا، عینک اتاری اور سرد بستر پر چڑھ گیا۔ ہیڈوگ اور پگ وجیون بے چینی سے منڈلا رہے تھے اور شور مچا رہے تھے۔ رون نے ان کا منہ بند کرنے کیلئے الوؤں والی مٹھائی کے ٹکڑے نکالے اور انہیں الماری کے اوپر اچھال دیا جس سے ان کی چیں چیں بند ہوگئی۔

''ہم انہیں ہر رات کو شکار کرنے کیلئے باہر نہیں بھیج سکتے۔ ڈمبل ڈور نہیں چاہتے ہیں کہ اس جگہ کے آس پاس زیادہ الو منڈلائیں۔ انہیں لگتا ہے کہ اس سے لوگوں کو شک ہو جائے گا......ار......میں تو بھول ہی گیا تھا......''رون نے اپنا کلیجی رنگ کا پاجامہ پہنتے ہوئے چونک کر کہا۔

پھراس نے دروازے کے پاس جا کر کنڈی چڑھا دی۔

’’تم نے ایسا کیوں کیا......؟‘‘

’’کریچر کی وجہ سے......‘‘ رون نے روشنی گل کرتے ہوئے کہا۔’’جس دن میں یہاں آیا تھا، اسی رات کو تین بجے وہ بھٹکتا ہوا یہاں آ گیا تھا۔ یقین کرو! کوئی نہیں چاہے گا کہ خوابیدہ کیفیت میں اسے اپنے کمرے میں بھوتوں کی طرح گھومتا ہوا گھریلوخرس دکھائی دے۔‘‘ وہ اپنے پلنگ پر چڑھ گیا اور چادر کے نیچے سے اندھیرے میں ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔ ہیری کو بوسیدہ کھڑکی سے آتی ہوئی چاندنی میں اس کا ہیولا دکھائی دے رہا تھا۔’’تمہارا کیا خیال ہے......؟‘‘

ہیری کو یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی کہ رون کا اشارہ کس طرف ہے؟ اس نے کچھ دیر قبل ہوئی تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا۔’’ دیکھو! انہوں نے ہمیں کوئی نئی بات تو نہیں بتائی، ہے نا؟ میرا مطلب ہے کہ انہوں نے ہمیں یہی تو بتایا ہے کہ گروہ لوگوں کو والڈی مورٹ کی حمایت اور ساتھ دینے سے روک رہا ہے۔‘‘ رون نے والڈی مورٹ کا نام سن کر تیزی سے گہری سانس کھینچی۔ ہیری تلخی سے آگے بولا۔’’تم اس کا نام لینا کب شروع کرو گے۔ سیریس اور لوپن بھی تو اس کا نام لیتے ہیں......‘‘

رون نے اس کے آخری جملے کو مکمل طور پر نظرانداز کر دیا تھا۔

’’ہاں! تم ٹھیک ہی کہتے ہو۔ انہوں نے ہمیں جو باتیں بتائی ہیں، ان میں سے زیادہ تر تو ہمیں وسیع سماعتی کانوں کے ذریعے پہلے سے ہی معلوم ہو چکی تھیں۔ نئی خبر تو صرف یہی ہے کہ......‘‘

کڑاک......کڑاک......

’’اووچ......‘‘

’’رون اپنی آواز پست رکھو، ورنہ ممی آ جائیں گی......‘‘

’’ہٹو......تم دونوں میرے گھٹنوں پر نمودار ہوئے ہو۔‘‘

’’اوہ! معاف کرنا......اندھیرے میں یہ کام ذرا مشکل ہوتا ہے......‘‘

ہیری نے دیکھا کہ فریڈ اور جارج کی دھندلی شبیہ رون کے پلنگ سے نیچے کود گئی۔ جارج ہیری کے پلنگ پر اس کے پیروں کے پاس بیٹھ گیا، جس سے پلنگ کی چرچراتی ہوئی آواز نکل گئی اور ہیری کا گدا بھی کسی قدر اندر دھنستا ہوا محسوس ہوا۔

’’تو......تم کہاں تک پہنچے تھے؟‘‘ جارج نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

’’اس ہتھیار تک......جس کا ذکر سیریس کر رہا تھا......‘‘ ہیری نے جواب دیا۔

’’جہاں تک میرا خیال ہے کہ یہ بات اس کے منہ سے اچانک پھسل گئی تھی۔‘‘ فریڈ نے رون کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ ’’وسیع سماعتی کانوں سے ہمیں یہ خبر معلوم نہیں ہو پائی تھی۔‘‘

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کیسا ہتھیار ہو سکتا ہے؟'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''کچھ بھی ہو سکتا ہے......'' فریڈ نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

''لیکن جھٹ کٹ وار سے زیادہ بری کیا چیز ہو سکتی ہے؟'' رون نے کہا۔ ''موت سے زیادہ برا اور کیا ہو سکتا ہے؟''

''شاید کوئی ایسی چیز ہوگی جو بہت زیادہ لوگوں کو ایک ساتھ ہلاک کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔'' جارج نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

''شاید یہ لوگوں کو مارنے کا کوئی خاص اذیت ناک اور دردناک طریقہ ہوگا؟'' رون نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''سفاک کٹ وار سے زیادہ دردناک کیا ہو سکتا ہے؟'' ہیری نے کہا۔ ''اسے اس سے زیادہ اچھی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔''

ایک پل کیلئے خاموشی چھا گئی۔ ہیری جانتا تھا کہ باقی لوگ بھی اسی کی طرح یہ سوچ رہے ہوں گے کہ وہ ہتھیار کون سا بھیانک کام سرانجام دے سکتا ہے؟

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ ہتھیار کس کے پاس ہوگا؟'' آخرکار جارج نے سکوت توڑا۔

''امید تو یہی ہے کہ وہ ققنس کے گروہ کے پاس ہوگا۔'' رون گھبرا کر بولا۔

''اگر ہتھیار ہمارے گروہ کے پاس ہے تو شاید ڈمبل ڈور نے اسے کہیں چھپا کر رکھا ہوگا۔'' فریڈ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''کہاں......ہوگورٹس میں؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔

''اور کیا؟'' جارج نے کہا۔ ''وہیں تو انہوں نے پارس پتھر بھی چھپایا تھا۔''

''ہتھیار...... پارس پتھر سے کافی بڑا ہوگا، ہے نا؟'' رون نے کہا۔

''یہ ضروری نہیں ہے......'' فریڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''جادوئی دنیا میں جسامت اور شکل وصورت طاقت کی ضمانت نہیں ہوتی۔'' جارج نے جلدی سے کہا۔ ''جینی کو ہی دیکھ لو......''

''تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے بھنوئیں کھینچ کر پوچھا۔

''تم ابھی اس کے چمگادڑی بہروپ کے سحر کا شکار نہیں ہوئے ہو، اسی لئے ایسا بول رہے ہو۔'' جارج نے ہنس کر کہا۔

''ششش......'' فریڈ نے پلنگ سے نصف چھلانگ لگاتے ہوئے کہا۔ ''سنو......''

وہ سب خاموش ہو گئے۔ سیڑھیوں پر قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔

''ممی آ رہی ہیں......'' جارج نے کہا اور جواب سنے بغیر ہی نقاب اُڑان بھر گیا۔ کڑاک کی آواز ہوئی اور ہیری کو اپنا پلنگ ہلکا محسوس ہوا۔ فریڈ نے بھی ایسا ہی کیا۔ کچھ لمحوں بعد انہیں دروازے کے باہر فرشی تختے چرچرانے کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ لگتا تھا کہ مسز ویزلی یہ جائزہ لے رہی تھیں کہ بچے جاگ کر بات چیت تو نہیں کر رہے ہیں۔ ہیڈوگ اور پگ وجیون رنجیدہ انداز میں کٹر کٹر کر رہے تھے۔ فرشی تختے دوبارہ چرچرائے اور اس آواز سے انہیں معلوم ہو گیا کہ اب مسز ویزلی فریڈ اور جارج کے کمرے کی

طرف جائزہ لینے کیلئے جا رہی ہیں۔قدموں کی آواز بالائی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

''انہیں ہم پر ذرا بھی بھروسہ نہیں ہے......'' رون نے تاسف بھرے انداز میں کہا۔

ہیری کو یقین تھا کہ اسے ذرا سی بھی نیند نہیں آئے گی۔شام کے بعد ڈھیر سارے غیر معمولی واقعات رونما ہو چکے تھے کہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ گھنٹوں تک جاگ کر ان کے بارے میں ہی سوچتا رہے گا۔ وہ رون سے باتیں کرنا چاہتا تھا لیکن مسز ویزلی اب ایک بار پھر نیچے کی طرف آ رہی تھیں۔ان کے جانے کے بعد دوسرے لوگوں کی بالائی منزل پر آنے کی آواز سنائی دی......دراصل اس کے بیڈ روم کے دروازے کے باہر کئی پیروں والے جانداروں آہستہ آہستہ اوپر نیچے ہو رہے تھے اور جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کا استاد ہیگرڈ کہہ رہا تھا۔'' کتنے خوبصورت ہیں، ہے نا ہیری؟ ہم اس سال ہتھیاروں کے بارے میں پڑھائیں گے......'' اور پھر ہیری نے دیکھا کہ ان جادوئی جانداروں کے سر کی جگہ توپ کے دہانے بنے ہوئے تھے جن سے وہ آگ کے گولے اُگل رہے تھے۔ وہ سب مل کر اس کی طرف بڑھ رہے تھے، ہیری ان کے حملے سے بچنے کیلئے جھکتا چلا گیا......

اگلے ہی پل وہ اپنی چادر کے نیچے مڑے تڑے انداز میں لیٹا ہوا تھا اور کمرے میں سے جارج کی تیز آواز گونج رہی تھی۔

''ممی سب کو اُٹھنے کا کہہ رہی ہیں۔تم لوگوں کا ناشتہ باورچی خانے میں رکھا ہوا ہے۔ ناشتہ کرنے کے بعد انہوں نے سب کو ڈرائنگ روم میں بلوایا ہے۔ بجوترے ان کی امید سے کہیں زیادہ ہیں اور انہیں صوفے کے نیچے مرے ہوئے 'فرفراہی' کا گھونسلا بھی ملا ہے۔''

ہیری اور رون نے جلدی سے اُٹھ کر کپڑے پہنے اور ناشتہ کرنے چل دیئے۔نصف گھنٹے بعد وہ ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے تھے۔ یہ پہلی منزل پر واقع ایک لمبا کمرہ تھا۔اس کی چھت اونچی تھی، دیواروں سبز تھیں اور گندے گرد آلود پردے پڑے ہوئے تھے۔ جب بھی کوئی دھول سے اَٹے ہوئے قالین پر پاؤں رکھتا تھا تو اس میں سے دھول کا مرغولہ اُڑنے لگتا تھا۔ لمبے سبز مخملی پردے اس طرح لہرا رہے تھے جیسے ان میں غیبی مکھیاں بھنبھنا رہی ہوں۔مسز ویزلی، ہرمائنی، جینی، فریڈ اور جارج انہی پردوں کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ وہ تھوڑے دکھائی دے رہے تھے کیونکہ ان سب لوگوں کی ناک اور منہ پر ڈھاٹا بندھا ہوا تھا۔ ہر ایک کے ہاتھ میں کالے رنگ کی دوا کی بڑی بوتل پکڑی ہوئی تھی جس کے منہ پر سپرے کرنے کیلئے نوزل لگی ہوئی تھی۔

ہیری اور رون کو دیکھتے ہی مسز ویزلی نے کالی دوا کی دو بوتلوں کی طرف اشارہ کیا جو پتلے پائیوں والی میز پر رکھی ہوئی تھیں۔

''اپنے چہرے ڈھانپ کر چھڑکاؤ کرنا۔ یہ بجوترے تلف دوا ہے۔ میں نے کسی گھر کی اتنی بری حالت پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ وہ گھریلو خرس پچھلے دس سالوں جانے کیا کرتا رہا ہے؟''

ہرمائنی کا چہرہ ایک تولئے سے نصف سے زیادہ ڈھکا ہوا تھا لیکن ہیری نے دیکھا کہ وہ مسز ویزلی کی طرف کسی قدر غصے اور ناگواری سے دیکھ رہی تھی۔

''کریچر دراصل بوڑھا ہو چکا ہے...... وہ شاید اتنا کام نہیں کرسکتا۔'' وہ بھنا کر بولی۔

''جب کریچر کی خواہش ہوتی ہے تو وہ اتنا سارا کام کرسکتا ہے کہ تم دیکھ کر حیران رہ جاؤ گی ہرمائنی!'' سیریس نے مسکراتے ہوئے کہا، جو ابھی ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا کپڑے کا گٹھڑ پکڑا ہوا تھا جو مرے ہوئے چوہوں کے خون سے لتھڑا ہوا تھا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں تیرتے ہوئے سوالوں کو بھانپ کر جلدی سے کہا۔ ''میں بک بیک کو کھانا کھلا رہا تھا۔ میں نے اسے اوپر والی منزل پر اپنی ماں کے بیڈروم میں بند کر رکھا ہے۔ خیر...... یہ میز......''

سیریس نے چوہوں کا گٹھڑ ایک کرسی پر رکھ دیا اور پھر وہ قفل بند میز کا جائزہ لینے کیلئے اس پر جھک گیا۔ ہیری کا دھیان پہلی بار اس طرف گیا کہ وہ میز تھوڑا تھوڑا کپکپا رہی تھی۔

''ماؤلی! مجھے لگتا ہے کہ یہ یقیناً چھلاوہ ہی ہوگا لیکن شاید ہمیں اسے تب تک نہیں کھولنا چاہئے جب تک میڈ آئی موڈی اس کے اندر جھانک کر دیکھ نہ لیں...... میری ماں کو تو آپ جانتی ہی ہیں۔ یہ چھلاوے سے زیادہ خطرناک چیز بھی ہوسکتی ہے......'' سیریس نے قفل کے سوراخ میں جھانکتے ہوئے کہا۔

''تم بالکل صحیح کہہ رہے ہو سیریس!'' مسز ویزلی نے کہا۔

ان دونوں کی بات چیت میں تکلف اور اجنبیت کی جھلک نمایاں تھی، ہیری سمجھ گیا کہ وہ گزشتہ رات کی تلخی کو ابھی تک بھلا نہیں پائی تھیں۔ اسی وقت نیچے کی منزل سے گھنٹی بجنے کی زوردار آواز سنائی دی، اس کے بعد چیخنے چلانے کا وہی دور شروع ہو گیا جو پچھلی رات ٹونکس کے چھتری سٹینڈ کو گرانے کے بعد ہوا تھا۔

''میں نے سب کو کہہ رکھا ہے کہ گھنٹی مت بجایا کریں۔'' سیریس نے چڑچڑے انداز میں کہا اور جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ انہیں دھڑ دھڑاتے قدموں سے سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دی۔ مسز بلیک کی چیخیں پورے گھر میں ایک بار پھر گونجنے لگیں۔

''گناہ کے پتلو، گندے بدذاتو، خون کے دشمنو، گندگی کی اولادو......!''

''ہیری! دروازہ بند کردو......'' مسز ویزلی نے مسز بلیک پر ناگواری کا اظہار کرت ہوئے کہا۔

ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کرنے میں ہیری نے کافی دیر لگا دی۔ وہ یہ سننا چاہتا تھا کہ نیچے کی منزل پر آخر کیا ہو رہا تھا؟ اس کا اندازہ تھا کہ سیریس اپنی ماں کی تصویر پر پردہ ڈالنے میں کامیاب ہو چکا تھا کیونکہ ان کی چیخیں سنائی دینا بند ہو گئی تھیں۔ اسے ہال میں سیریس کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ کچھ پل بعد صدر دروازے کی زنجیر چھنکنے کی آواز آئی، دروازہ کھلا اور اگلے ہی پل ایک بھاری بھرائی ہوئی آواز ہیری کے کانوں میں پڑی جسے وہ فوراً پہچان گیا۔ وہ کنگ سلے شکیلبوٹ تھا جو کہہ رہا تھا۔ ''ہسٹیا نے مجھے ابھی ابھی باہر دہلیز چھوڑا ہے، اس لئے اب موڈی کا چوغہ اس کے پاس ہے۔ میں نے سوچا کہ ڈمبل ڈور کیلئے رپورٹ چھوڑ دوں......''

اسی لمحے ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کے عقب میں مسز ویزلی اسے تیز نظروں سے گھور رہی تھیں، اس لئے اس نے تاسف بھرے

انداز میں ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کر دیا اور پھر لوٹ کر صفائی کرنے والی مہم میں شامل ہو گیا۔

گلڈرائے لک ہارٹ کی 'جادوئی حشرات کے گھریلو چٹکلے' نامی کتاب صوفے پر کھلی ہوئی تھی اور مسز ویزلی جھک کر بجوتروں والے صفحے کا مطالعہ کر رہی تھیں۔

''ٹھیک ہے! تم سب لوگ محتاط رہنا کیونکہ بجوترے کاٹتے ہیں اور ان کے دانت کافی زہریلے ثابت ہو سکتے ہیں۔ میرے پاس ان کا زہر کا تریاق والی دوا موجود ہے لیکن میں یہ چاہتی نہیں ہوں کہ کسی پر اس کے استعمال کی نوبت پیش آئے۔''

وہ سب ہوشیار ہو کر چوکس کھڑے ہو گئے، مسز ویزلی پردے کے عین سامنے پہنچ گئیں اور پھر انہوں نے سب کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

''میرے کہتے ہی فوراً چھڑکاؤ شروع کر دینا۔'' انہوں نے کہا۔ ''مجھے امید ہے کہ وہ ہماری طرف اُڑتے ہوئے آئیں گے لیکن چھڑکاؤ کی بوتل پر ہدایات میں لکھا ہے کہ ایک بار چھڑکنے سے ہی وہ بے ہوش ہو جائیں گے۔ جب وہ بیہوش ہو جائیں تو انہیں اس بالٹی میں ڈالتے جانا......'' وہ ان کے چھڑکاؤ کی پہنچ سے دور جا کر کھڑی ہو گئیں اور انہوں نے اپنی چھڑکاؤ والی بوتل پکڑ لی۔

''ٹھیک ہے، شروع ہو جاؤ......''

ھیری کے چھڑکاؤ شروع کرتے ہی کچھ سیکنڈ بعد ایک بڑا بجوترا پردے کے پیچھے سے اُڑتا ہوا باہر آیا۔ اس کے چمکتے بھونرے جیسے پنکھ پھڑ پھڑا رہے تھے سوئی کی نوک کی طرح ننھے ننھے دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔ اس کا بدن کالے گھنے بالوں سے ڈھکا ہوا تھا اور اس نے غصے سے چار چھوٹی چھوٹی سی مٹھیاں بھینچ رکھی تھیں۔ ھیری نے سیدھے اس کے منہ پر 'بجوترا کش' نامی کالی دوا کے چھڑکاؤ کی پھوار ماری۔ وہ ہوا کے وسط میں ہی ساکت ہو گیا اور پھر اگلے ہی پل دھم کی آواز نکالتا ہوا گرد آلود قالین پر جا گرا۔ ھیری نے اسے دو انگلیوں سے اُٹھایا اور بالٹی میں پھینک دیا۔

''فریڈ! یہ تم کیا کر رہے ہو؟'' مسز ویزلی تیکھی آواز میں غرائیں۔ ''اس پر فوراً چھڑکاؤ کرو اور اسے بالٹی میں ڈال دو......''

ھیری نے پلٹ کر دیکھا، فریڈ اشتیاق بھرے انداز میں بجوترے کو اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' فریڈ نے کسلمندی سے اس پر چھڑکاؤ کیا جس سے وہ فوراً بے ہوش ہو کر بے جان ہو گیا لیکن مسز ویزلی کی پشت مڑتے ہی اس نے آنکھ مار کر اسے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

''ہم اپنی بیمار گھڑی ٹافیوں کیلئے بجوترے کے زہر پر تجربہ کرنا چاہتے ہیں!'' جارج نے ھیری کو فوراً بتایا جو ھیری کے قریب ہی چھڑکاؤ کر رہا تھا۔ اسی لمحے دو بجوترے ایک ساتھ ھیری کی طرف لپکے لیکن اس نے ایک ہی پھوار سے ان دونوں کا کام تمام کر ڈالا۔ پھر وہ جارج کی طرف مڑ کر متوجہ ہوا۔ اس نے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔ ''یہ بیمار گھڑی ٹافیاں کیا ہیں؟''

''ایسی ٹافیاں جنہیں کھاتے ہیں بندہ بیمار پڑ جاتا ہے۔'' جارج نے مسز ویزلی کی پشت کی طرف محتاط نظروں سے دیکھتے ہوئے بتایا۔ ''بہت زیادہ بیمار نہیں ہو پاتے ہیں، لیکن اتنا بیمار ضرور ہو جاتے ہیں کہ کلاس سے چھٹی مل سکے یعنی جب پڑھنے کو دل نہ چاہے تو یہ ٹافی کھا کر آپ کلاس میں سے رفو چکر ہو سکتے ہیں۔ فریڈ اور میں پوری گرمیوں میں اپنا زیادہ وقت اسی ایجاد پر صرف کیا ہے۔ یہ دراصل دو مختلف ٹافیوں کا آمیزہ ہے یعنی دو منہ والی ہیں اور مختلف رنگوں سے انہیں آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے۔ بیمار گھڑی کا آدھا حصہ نارنجی رنگ کا ہے اس کھاتے ہی قے ہونے لگتی ہے لیکن جیسے ہی آپ ہسپتال جانے کیلئے کلاس روم سے باہر نکلتے ہیں تو فوراً ارغوانی رنگ والا حصہ نگل جاؤ......'' اس نے ایک بار پھر مسز ویزلی کا جائزہ لیا۔

''اس کے کھاتے ہی آپ پر بیماری کا دورہ ختم اور آپ بالکل بھلے چنگے ہو جاؤ گے۔ اس طرح آپ پڑھائی سے بآسانی بچ کر ایک گھنٹے کیلئے من چاہی موج مستی کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے اشتہاروں میں اسی بات کی تشہیر کر رہے ہیں......'' فریڈ مسکرایا جو مسز ویزلی کی نگاہ سے دور آ گیا تھا اور اس وقت فرش پر پڑے کچھ بے ہوش بجوتروں کو اُٹھا کر اپنی جیب کے اندرونی حصوں میں بھر رہا تھا۔ ''لیکن ان میں اب بھی کچھ کام باقی ہے۔ اس وقت ہمارے استعمال کنندگان کو تھوڑی مشکل پیش آ رہی ہے۔ انہیں لگا تار الٹی ہو رہی ہے جس کی وجہ سے وہ بمشکل ارغوانی رنگ والا باقی حصہ نگلنے کا موقع ہی حاصل کر پاتے ہیں......''

''استعمال کنندگان......؟''

''یعنی ہم دونوں......'' فریڈ نے چہک کر کہا۔ ''ہم باری باری ایک دوسرے پر اس ٹافی کی آزمائش کر جائزہ لیتے ہیں۔ جارج نے بے ہوش مار ٹافی کا تجربہ کیا تھا......ہم دونوں نے نکسیر پھوڑ ٹافی کا تجربہ بھی کیا ہے......''

''ممی کو لگتا تھا کہ ہم نے آپس میں ضرور گھونسے بازی کی ہوگی۔'' جارج نے ہنس کر کہا۔

''تم اب بھی جوک شاپ کھولنے کا ارادہ رکھتے ہو؟'' ہیری نے سرگوشی میں پوچھا اور اپنے چھڑکاؤ کی نوزل ٹھیک کرنے کی اداکاری کرنے لگا۔

''ہمیں اب تک دکان لینے کا موقع نہیں مل پایا ہے۔'' فریڈ نے اپنی آواز پست رکھتے ہوئے کہا جب مسز ویزلی نے اپنے سکارف سے اپنے چہرے کا پسینہ پونچھا اور دوبارہ بجوتروں کے خلاف حملے میں جت گئیں۔ ''اس لئے ہم اس وقت ڈاک کے ذریعے آرڈر لیتے اور سامان بھیج رہے ہیں۔ ہم نے پچھلے ہی ہفتے روز نامہ جادوگر میں اپنی مصنوعات کا اشتہار بھی دے دیا تھا۔''

''یہ سب تمہاری بدولت ہے دوست!'' جارج نے کہا۔ ''لیکن فکر مت کرو......ممی کو ذرا بھی بھنک نہیں پڑی۔ وہ اب کبھی بھی روز نامہ جادوگر نہیں پڑھیں گی کیونکہ وہ تمہارے اور ڈمبل ڈور کے خلاف من گھڑت خبروں کا اچھال رہا ہے......''

ہیری دھیمے انداز میں مسکرایا۔ اس نے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں جیتی ہوئی ایک ہزار گیلن کی رقم کا انعام زبردستی ویزلی جڑواں بھائیوں کو دے دیا تھا تاکہ وہ ان پیسوں سے جوک شاپ کھولنے کی اپنی دلی خواہش پوری کر سکیں۔ بہرحال، اسے خوشی ہوئی کہ مسز

ویزلی کو اس بات کا پتہ نہیں چل پایا ہے کیونکہ مسز ویزلی جوک شاپ کو اپنے بیٹوں کیلئے اچھا مستقبل نہیں تسلیم کرتی تھیں۔

''میرا خیال ہے کہ ہم ان سے دوپہر کے کھانے کے بعد ہی نمٹیں گے۔'' مسز ویزلی نے آتشدان کے دونوں طرف لگی دھول بھری الماریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جن کے دروازوں میں شیشہ لگا ہوا تھا اور ان کے اندر بہت سی عجیب چیزیں دکھائی دے رہی تھیں۔ زنگ آلود خنجر، سوکھے اکڑے ہوئے پنجے، کنڈلی دار کینچلیاں، چاندی کے مرتبان اور ڈبے۔ جن پر ایسی زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا جسے ہیری بالکل نہیں پڑھ سکتا تھا۔ ایک شیشے کی بوتل سب سے زیادہ ڈراؤنی دکھائی دے رہی تھی۔ اس میں ڈھکن کی جگہ پر ایک بڑا دودھیا نگینہ جڑا ہوا تھا۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ اس بوتل میں دکھائی دینے والا کیچڑ جیسا سیال یقین خون ہی ہوگا۔ اسی لمحے دروازے کی گھنٹی پھر بج اُٹھی۔ سب نے مسز ویزلی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''تم سب یہیں رُکو......'' انہوں نے کرختگی کے ساتھ کہا اور چوہوں کے خون سے لتھڑا ہوا گٹھڑ اُٹھایا۔ نیچے سے مسز بلیک کے چیخنے کی آوازیں ایک بار پھر آنے لگی تھیں۔ ''میں کچھ سینڈوچز لے کر آتی ہوں۔ دوپہر میں یہ کھانا ہی اچھا رہے گا۔''

وہ احتیاط سے دروازہ بند کر کے چلی گئیں۔ سب لوگ جلدی سے کھڑکی کی طرف لپکے۔ انہوں نے نیچے دیکھا تو انہیں وہاں ایک بکھرے بالوں کا سر اور اس پر خطرناک انداز میں رکھی ہوئی کڑاہیاں دکھائی دیں۔

''منڈنگس ہے......'' ہرمائنی نے بیزاری سے کہا۔ ''لیکن وہ اتنی ساری کڑاھیاں یہاں کیوں لایا ہے؟''

''شاید وہ انہیں محفوظ جگہ پر منتقل کرنا چاہتا ہوگا۔'' ہیری نے کہا۔ ''اسی لئے وہ اس رات کو میری نگرانی چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ ان کڑاہیوں کا سودا کرنے کیلئے......''

''ہاں! تم نے صحیح کہا۔'' فریڈ نے کہا جب سامنے والے دروازہ کھلا۔ منڈنگس اپنی کڑاہیوں سمیت اندر داخل ہو گیا اور پھر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ''اوہ خدایا! ممی کو تو یہ بالکل اچھا نہیں لگے گا......''

وہ اور جارج دروازے تک گئے اور کان لگا کر غور سے سننے لگے مسز بلیک کی چیخیں اب رُک گئی تھیں۔

''منڈنگس سیریس اور کنگ سلے سے گفتگو کر رہا ہے۔'' فریڈ نے ناگواری سے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''صحیح سنائی نہیں دے رہا......وسیع سماعتی کانوں کا خطرہ مول لیں......''

''کیوں نہیں......'' جارج خوشی سے مسکراتا ہوا بولا۔ ''میں ابھی چوری چھپے اوپر جا کر انہیں لے آتا ہوں......''

لیکن اسی وقت نیچے ایک زوردار آواز کسی دھماکے کی طرح گونج اُٹھی جس سے وسیع سماعتی کانوں کی کوئی نہیں ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ مسز ویزلی اپنی پوری طاقت سے چلا رہی تھیں اور سبھی کو ان کی بات اچھی طرح سنائی دے رہی تھی۔

''ہم یہاں چوری کے مال کو چھپانے کا کام نہیں کر رہے ہیں......''

''جب ممی کسی دوسرے پر چلاتی ہیں تو مجھے بڑا مزہ آتا ہے۔'' فریڈ نے چہکتے ہوئے خوشی کے جذبات کے ساتھ بتایا۔ پھر اس

نے دروازہ کچھ انچ کھول لیا تاکہ مسز ویزلی کی آواز کمرے میں زیادہ اچھی طرح سنائی دے سکے۔''اس سے ماحول میں کافی بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔''

''...... بالکل غیر ذمہ دار ہو۔ جیسے ہمارے پاس پہلے پریشانیاں کم ہوں، اوپر سے تم یہاں چوری کی کڑاہیاں اُٹھا لائے......''

''وہ گدھا انہیں جوش دلا رہا ہے......'' جارج نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔''ممی کو تو شروع میں ہی روک دینا چاہئے ورنہ وہ رفتار پکڑ لیتی ہیں اور گھنٹوں تک رُکنے کا نام تک نہیں لیتی ہیں۔ ہیری! ویسے بھی وہ منڈنگس پر برسنے کیلئے اسی دن سے پر تول رہی تھیں، جب اس نے تمہاری نگرانی میں لاپروائی برتی تھی......اور یہ لو۔ سیریس کی ممی بھی شروع ہو گئیں......''

مسز ویزلی کی آواز ہال کی تصویروں کے چیخنے چلانے کے شور میں کہیں دب کر رہ گئی۔

جارج نے شور کم کرنے کیلئے دروازہ بند کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے ہی ایک گھریلو خرس ٹہلتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس نے اپنے گندے بدن پر پرانے میلے کپڑے کی لنگوٹی باندھ رکھی تھی، اس کا باقی بدن بالکل ننگا تھا۔ وہ بہت بوڑھا دکھائی دے رہا تھا اور اس کی جلد جھریوں سے بھری پڑی تھی حالانکہ تمام گھریلو خرسوں کی طرح وہ بھی گنجا ہی تھا لیکن اس کی سرخ آنکھیں بڑی بڑی، چمگادڑ جیسے کانوں میں بہت سارے سفید بال نکلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کی سرخ آنکھیں آب دار تھیں اور اس کی بڑی ناک تھوتھنی جیسی تھی۔

گھریلو خرس نے ہیری اور باقی تمام لوگوں پر کوئی توجہ نہیں دی۔ اس نے اس طرح اداکاری کی جیسے انہیں دیکھا تک نہ ہو۔ وہ آہستہ آہستہ چل کر کمرے کے وسط تک پہنچ گیا اور تمام راہ مینڈک جیسی گھر گھری اور بھرائی ہوئی آواز میں بڑبڑاتا رہا۔

''......اس کے پاس سے گندی نالی کی بدبو آتی ہے اور وہ ایک نمبر کا چور ہے لیکن وہ بھی برا ہی ہے۔ گندے خون کا نافرمان، اس کی اولادیں میری مالکن کے گھر کو گندا کر رہی ہیں......اوہ! بیچاری میری مالکن! اگر وہ جانتیں......اگر وہ جانتیں کہ ان کے گھر میں کتنی گندگی اکٹھی ہونے والی ہے تو وہ بوڑھے کریچر سے کیا کہتیں؟......اوہ! کتنی شرمناک بات ہے۔ بدذات، بھیڑیائی انسان، نافرمان خون اور چور...... بیچارہ کریچر......وہ اب کیا کر سکتا ہے......؟''

''کیسے ہو کریچر؟''فریڈ نے بلند آواز میں کہا اور دروازہ دھڑام کی آواز کے ساتھ بند کر دیا۔ گھریلو خرس رُک گیا۔ اس نے بڑبڑانا بند کر دیا اور تعجب بھری نظروں سے اچھلنے کی اداکاری کی۔

''اوہ! کریچر نے چھوٹے مالک کو دیکھا نہیں تھا......'' اس نے جلدی سے کہا اور مڑ کر فریڈ کے سامنے سر جھکا دیا۔ قالین کی طرف منہ کر کے اس نے کافی زور سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔''یہ بھی گندے خون والے نافرمان کی گھٹیا اولاد ہے......''

''کیا بکواس کی؟......میں آخری جملہ صحیح طرح سے سن نہیں پایا۔'' جارج نے غرا کر کہا۔

''کریچر کچھ نہیں بولا......'' گھریلو خرس نے جارج کی طرف سر جھکاتے ہوئے کہا اور صاف آواز میں بڑبڑایا۔''یہ اس کا جڑواں

بھائی ہے، دونوں کے دونوں ہی جنگلی ہیں......''

ہیری کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ اس بات پر ہنسے یا نہ ہنسے۔ گھریلو خرس سیدھا کھڑا ہو کر انہیں ناگوار انداز میں دیکھتا رہا۔ ظاہر ہے کہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ لوگ اس کی بڑبڑاہٹ نہیں سکتے ہیں۔

''......اور وہ بدذات کسی سپاہی کی طرح بہادری سے سینہ پھیلائے کھڑی ہے۔ اوہ اگر میری مالکن کو پتہ چل جائے تو وہ کتنا روئیں گی اور یہ کیا؟...... ایک نیا لڑکا بھی آ گیا ہے۔ کریچر کو اس کا نام نہیں معلوم ...... وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟ کریچر کو معلوم نہیں ہے......''

''یہ ہیری ہے کریچر...... ہیری پوٹر!'' ہرمائنی نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

کریچر کی زرد آنکھیں چوڑی ہو گئیں اور وہ زیادہ تیزی اور تشویش ناک انداز میں بڑبڑانے لگا۔ ''یہ بدذات تو کریچر سے اس طرح بات کر رہی ہے جیسے اس کی دوست ہو۔ اگر کریچر کی مالکن اسے ایسے لوگوں کے بیچ میں دیکھ لیں......اوہ! وہ کیا کہیں گی؟......''

''اسے بدذات مت کہو......'' رون اور جینی بہت غصے سے ایک ساتھ چیخے۔

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا......'' ہرمائنی نے نرمی سے کہا۔ ''اس کی ذہنی حالت درست نہیں ہے۔ وہ نہیں جانتا ہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے......؟''

''بیوقوف مت بنو ہرمائنی!'' فریڈ نے کریچر پر حقارت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔ ''وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے......؟''

کریچر اب بھی بڑبڑا رہا تھا لیکن اس کی نظریں ہیری کے چہرے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

''کیا یہ سچ ہے؟...... کیا یہی ہیری پوٹر ہے؟ کریچر کو نشان کو دکھائی دے رہا ہے، یہی ہوگا۔ یہی وہ لڑکا ہے جس نے تاریکیوں کے شہنشاہ کو مات دے دی تھی۔ کریچر اس بات پر حیران ہے کہ اس نے یہ کیسے کیا ہوگا......؟''

''کریچر! اس بات پر تو آج تک ہم سب بھی حیران ہیں۔'' فریڈ نے ہنس کر کہا۔

''ویسے تم کیا چاہتے ہو؟'' جارج نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کریچر کی بڑی بڑی آنکھیں جارج کی طرف گھوم گئیں۔

''کریچر صفائی کر رہا ہے۔'' اس نے بہانہ گھڑتے ہوئے کہا۔

''جھوٹ کیوں بول رہے ہو؟'' ہیری کے پیچھے سے ایک تیز آواز گونجی۔

سیریس لوٹ آیا تھا۔ وہ دروازے پر کھڑا گھریلو خرس کو غصے سے گھور رہا تھا۔ ہال کا شور کم ہو چکا تھا۔ شاید مسز ویزلی اور منڈنگس اب کچن میں جا کر نوک جھونک کر رہے ہوں گے۔ سیریس کو دیکھتے ہی کریچر سلام کرنے کیلئے اتنا نیچے جھک گیا کہ اس کی تھوتھنی جیسی

ناک فرش سے جا لگی۔

''سیدھے کھڑے ہو جاؤ کریچر!'' سیریس نے بے چینی سے کہا۔ ''اب صاف صاف بتاؤ کہ تمہارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟''

''کریچر صفائی کر رہا ہے۔'' گھریلو خرس نے دہرایا۔ ''کریچر بلیک خاندان کے آبائی مکان کی خدمت کرنے کیلئے تو زندہ ہے......''

''بکواس مت کرو...... یہ گھر ہر گزرتے دن کے ساتھ ساتھ گندگی میں ڈوبتا جا رہا ہے، یہ اب نا قابل حد تک گندا اور بدبودار ہو چکا ہے۔'' سیریس نے جھڑک کر کہا۔

''مالک تو ہمیشہ مذاق کرتے رہتے ہیں۔'' کریچر ایک بار پھر جھک کر بولا اور پھر وہ بڑبڑانے لگا۔ ''مالک بہت ہی نمک حرام اور نافرمان خنزیر ہیں، جنہوں نے اپنی ماں کا دل توڑا تھا......''

''میری ماں کے پاس تو دل تھا ہی نہیں کریچر!'' سیریس نے غرا کر کہا۔ ''وہ تو بس نفرت کے زور پر ہی زندہ تھیں......''

کریچر ایک بار پھر جھک گیا۔ وہ سر جھکائے اپنی موج میں بڑبڑاتا رہا۔

''مالک چاہے جو بھی کہیں، وہ اپنی ماں کی جوتیاں صاف کرنے کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اوہ! بیچاری میری مالکن! اگر انہوں نے کریچر کو اس آدمی کی خدمت کرتے ہوئے دیکھ لیا تو وہ کیا کہیں گی؟ وہ اس سے کتنی نفرت کرتی تھیں۔ وہ اس کے وجود سے کیا، اس کے سائے بھی کتنی نفرت کرتی تھیں......''

''میں نے تم سے پوچھا تھا کہ تمہارا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے کریچر؟'' سیریس نے سرد لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''جب بھی تم صفائی کی اداکاری کرتے ہو تو ہر بار یہاں سے کوئی نہ کوئی چیز اُٹھا کر اپنی الماری میں لے جاتے ہو تاکہ ہم اسے باہر نہ پھینک سکیں......''

''کریچر اپنے مالک کے گھر میں سے کبھی کسی چیز کو اس کی صحیح جگہ سے نہیں ہٹائے گا۔'' گھریلو خرس نے کہا پھر وہ بہت تیزی سے بڑبڑانے لگا۔ ''اگر دیوار پر منقش مشجر کو باہر پھینک دیا گیا تو مالکن کریچر کو کبھی معاف نہیں کریں گی۔ یہ سات صدیوں سے اس خاندان میں چلا آ رہا ہے۔ کریچر کو اسے ہر حالت میں بچانا ہی ہوگا۔ کریچر اپنے مالک، خون کے نافرمان اور بدذاتوں کو اسے ہرگز پھینکنے نہیں دے گا......''

''میں سوچ رہا تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔'' سیریس نے سامنے والی دیوار کو حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انہوں نے اس کے پیچھے چسپاں کرنے والا کوئی قدیمی جادو استعمال کر رکھا ہوگا لیکن اگر میں اسے اکھاڑ کر پھینک پایا تو ایسا کرنے میں ذرا سی بھی سستی نہیں کروں گا......اب تم یہاں سے جاؤ کریچر!''

ایسا لگا جیسے کریچر براہ راست حکم کی تعمیل سے روگرانی نہیں کرسکتا تھا۔ بہرحال جاتے ہوئے اس نے سیریس پر نفرت بھری ناگوار نگاہ ڈالی اور بڑبڑاتا ہوا کمرے سے باہر جانے لگا۔

''وہ اژقبان سے لوٹ کر کریچر پر حکم چلاتا ہے۔ اوہ! کریچر کی بیچاری مالکن! اگر وہ گھر کو اس وقت دیکھ لیتیں تو کیا کہتیں؟ اس میں گھٹیا لوگ رہنے لگے ہیں، ان کا قیمتی سامان باہر پھینکا جا رہا ہے۔ انہوں نے قسم کھا کر کہا تھا کہ وہ ان کا بیٹا نہیں ہے لیکن وہ لوٹ آیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ایک سرپھرا قاتل ہے......''

''اگر تم اسی طرح بڑبڑاتے رہے تو میں تمہارا سر کاٹ کر سچ مچ قاتل بن جاؤں گا سمجھے!'' سیریس نے چڑچڑے انداز میں غصے سے کہا اور گھریلو خرس کے باہر نکلتے ہی دروازہ زوردار آواز میں بند کر ڈالا۔

''سیریس! اس کا دماغی توازن درست نہیں ہے، شاید اسے یہ احساس ہی نہیں کہ ہم اس کی باتیں سن سکتے ہیں......'' ہرمائنی نے کریچر کا دفاع کرتے ہوئے کہا۔

''وہ کافی طویل عرصہ تنہا رہا ہے۔ وہ میری ماں کی تصویر سے پاگل پن بھرے احکامات لیتا رہتا تھا اور خود سے باتیں کرتا رہتا تھا لیکن وہ ہمیشہ سے ایک گھٹیا......''

''اگر تم اسے آزاد کر دو تو......'' ہرمائنی نے امید بھرے لہجے میں کہا۔ ''تو شاید......''

''ہم اسے آزاد نہیں کر سکتے۔ وہ ہمارے خفیہ گروہ کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔'' سیریس نے تیز لہجے میں کہا۔ ''اور ویسے بھی، وہ یہ بات سن کر صدمے سے ہی مر جائے گا۔ تم اسے یہاں سے جانے کا مشورہ دے کر تو ذرا دیکھو...... پھر تم اس کی حالت خود ہی ملاحظہ کر لینا!''

سیریس کمرے میں چلتا ہوا اس دیوار کے پاس پہنچ گیا جہاں منقش مشجر دکھائی دے رہا تھا۔ یہ میلا سا پردہ یا دیواری کاغذ جیسا دکھائی دے رہا تھا جسے دیوار کے اوپر چسپاں کر دیا گیا تھا۔ اسی مشجر کو اکھاڑنے کی کوشش پر کریچر تلملاتا ہوا پھر رہا تھا۔ ہیری اور باقی لوگ بھی اس کے پیچھے پیچھے منقش مشجر کے پاس پہنچ گئے۔ مشجر نہایت پرانا اور بوسیدہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی رنگت اُڑ چکی تھی اور ایسا لگ رہا تھا جیسے بجوتروں نے اسے کہیں کہیں سے کتر بھی ڈالا تھا۔ بہرحال جس سنہرے دھاگے سے اس پر کڑھائی کی گئی تھی وہ اب بھی چمک رہا تھا اور وہ انہیں ایک وسیع وعریض خاندانی شجرہ نسب کے درخت کی مانند دکھائی دے رہا تھا (کم از کم ہیری کو تو وہ درخت جیسا ہی لگا تھا) جو قرونِ وسطیٰ تک پھیلا ہوا تھا۔ اس مشجر کے اوپر بڑے بڑے حروف میں لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

معزز اور قدیمی اقدار کا حامل معزز بلیک گھرانہ

(نسل در نسل)

''اس میں تمہارا نام نہیں دکھائی دے رہا ہے!'' ہیری نے مشجر کے زیریں حصے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرا نام وہاں ہوا کرتا تھا......'' سیریس نے مشجر کے ایک چھوٹے سے گول جلے ہوئے سوراخ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو سگریٹ کے جلنے کے نشان کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ ''میرے گھر سے بھاگ نکلنے پر میری شفیق ماں نے میرا نام وہاں سے مٹا ڈالا......کریچر کو اس کہانی کے بارے بڑبڑانے میں کافی مزہ آتا ہے......''

''تم گھر سے بھاگ گئے تھے......؟''

''ہاں! جب میں سولہ سال کا تھا۔'' سیریس نے کہا۔ ''مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔''

''تم کہاں گئے تھے؟'' ہیری نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''تمہارے ڈیڈی کے گھر پر......'' سیریس نے خلا میں گھورتے ہوئے کہا۔ ''تمہاری دادی اور دادا میرے وہاں رہنے پر بے حد خوش تھے۔ انہوں نے ایک طرح سے مجھے دوسرے بیٹے کے روپ میں اپنا لیا تھا۔ میں سکول کی چھٹیوں میں تمہارے ڈیڈی کے گھر پر ہی رہتا تھا لیکن جب میں سترہ برس کا ہو گیا تو میں نے خود اپنا مکان لے لیا۔ میرے انکل الفرڈ نے میرے نام پر کافی ترکہ چھوڑا تھا......شاید اس لئے ان کا نام بھی اس شجرہ نسب میں مٹا دیا گیا تھا...... چاہے جو بھی ہو اس کے بعد میں نے اپنی ذمہ داری خود ہی سنبھال لی تھی۔ ویسے ہر اتوار کو دوپہر کے کھانے پر پوٹر گھرانے میں میرا جم کر استقبال کیا جاتا تھا......''

''لیکن تم گھر سے کیوں......؟''

''چھوڑو اس بات کو......'' سیریس تلخی سے مسکرایا اور اپنے لمبے بکھرے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا۔ ''کیونکہ مجھے ان سب سے گہری نفرت تھی......اپنے ماں باپ سے، ان کے خالص خون کے جنون سے، اس یقین سے کہ بلیک خاندان میں پیدا ہونے والا ہر فرد معاشرے کا سب سے شریف اور معزز ترین فرد بن جاتا ہے......میرا احمق اور ناسمجھ بھائی......جس نے اندھا دھند اس بات پر یقین کر لیا......وہ یہاں ہے......''

سیریس نے مشجر کے سب سے نیچے کی طرف ایک ایک انگلی جما دی جہاں ریگولس بلیک کا نام چمک رہا تھا۔ اس کی پیدائش کی تاریخ کے ساتھ ہی موت کی تاریخ بھی درج کی گئی تھی جو پندرہ سال پہلے کی تھی۔

''اوہ......وہ تو مر چکا ہے؟'' ہیری چونک کر بولا۔

''ہاں!......گدھا کہیں کا......'' سیریس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ''وہ مرگ خوروں کے ٹولے میں شامل ہو گیا تھا......''

''تم مذاق کر رہے ہو......؟''

''ہیری!'' سیریس نے تلخی سے کہا۔ ''کیا تمہیں اس گھر کو دیکھ کر یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میرے خاندان میں کس طرح کے جادوگر رہے ہوں گے؟''

''کک......کیا تمہارے ماں باپ بھی مرگ خور تھے......؟''

''نہیں نہیں......لیکن میرا یقین کرو کہ وہ والڈی مورٹ کے خیالات کو صحیح تسلیم کرتے تھے۔ میرے ماں باپ جادوگروں کے خاندانوں میں خالص خون کے سلسلے کو بڑی اہمیت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ وہ ماگلوؤں کی اولادوں سے چھٹکارا پا کر خالص خون والوں کو مورثیت سونپنے کے قائل تھے۔ وہ اکیلے ہی ایسا سوچنے والے نہیں تھے، ان جیسے خیالات والے بے شمار لوگ موجود ہیں۔ والڈی مورٹ کے اصلی رنگ دکھانے سے پہلے بہت سے جادوگر سوچتے تھے کہ اس بارے میں اس کے خیالات بالکل حقیقت پر مبنی ہیں...... لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ضرورت سے زیادہ طاقت پانے کیلئے وہ کیا کچھ کرنے کیلئے تیار ہے تو ان کے ہوش ٹھکانے آ گئے لیکن میں یہ پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ جب ریگولس مرگ خوروں کے ٹولے میں شامل ہوا تھا تو میرے ماں باپ نے اسے یقیناً ہیرو ہی قرار دیا ہوگا......''

''کیا اسے کسی ایرور نے ہلاک کیا تھا......؟'' ہیری نے یونہی پوچھ لیا۔

''اوہ نہیں......'' سیریس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''نہیں! اس کا قتل والڈی مورٹ نے خود کیا تھا۔ ویسے اس بات کی زیادہ امکانات ہیں کہ اس کی موت والڈی مورٹ کے حکم پر کسی مرگ خور نے کی ہوگی۔ مجھے نہیں لگتا کہ ریگولس اتنا اہم تھا کہ والڈی مورٹ خود اُسے ہلاک کرنے کی کوشش کرتا۔ اس کی موت کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ مرگ خوروں کے ٹولے میں شامل تو ہو گیا تھا لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ اسے کتنے برے اور سنگدلانہ امور کو سرانجام دینا پڑے گا تو وہ دہشت زدہ ہو گیا اور اس نے ٹولے میں سے باہر نکلنے کی کوشش کی۔ لیکن آپ والڈی مورٹ کو استعفیٰ تھما کر تو باہر نہیں نکل سکتے۔ اس کے ہاں تو فرمانبرداری کی زندگی ہے یا پھر بغاوت والی موت۔ بیچ والا کوئی رستہ موجود نہیں ہے......''

''دوپہر کا کھانا......'' مسز ویزلی کی آواز سنائی دی۔

وہ اپنی چھڑی افقی جانب میں بلند کئے ہوئے تھیں۔ ہوا میں تیرتی ہوئی ایک بڑی ٹرے ان کے سامنے دکھائی دے رہی تھی جس میں ڈھیر سارے سینڈوچز رکھے ہوئے تھے۔ وہ ابھی تک کافی غصے میں دکھائی دے رہی تھیں۔ سرخ بالوں والے سبھی بچے لپک کر ان کی طرف بھاگے لیکن ہیری نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی اور وہ سیریس کے پاس ہی کھڑا رہا جو شجر کے اوپر جھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''میں کئی سالوں تک اسے نہیں دیکھا ہے، یہ 'فینس نائج لس' ہے...... میرے پڑ پڑ دادا...... ہوگورٹس کے سب سے کم مقبول اور ناپسندیدہ ہیڈ ماسٹر...... اور 'ارامنتا میلی فلیوا'...... میری ماں کی خالہ زاد بہن...... انہوں نے ماگلوؤں کا باقاعدہ شکار کرنے کے کھیل کو قانونی طور پر منظور کرانے کیلئے جادوئی محکمے میں ایک طویل دستاویز جمع کروا کر اس کے حق میں رائے شماری کرنے کی کوشش کی تھی...... اور یہ پیاری تائی ماں 'ایلا ڈورا'...... انہوں نے خاندان میں یہ نئی رسم رواج دی تھی جب گھریلو خرس اتنے بوڑھے ہو جائیں کہ چائے کا تھال بھی نہ اُٹھا پائیں تو ان کا سر کاٹ کر لکڑی کے تختوں میں جڑوا کر سجاوٹ کیلئے دیوار پر لٹکا دیا جائے...... بہرحال، ہمارے خاندان

میں جب بھی کوئی دانش منداور سمجھدار جادوگر ہوا تو اسے اس شجرہ نسب سے اُٹھا کر باہر پھینک دیا گیا۔ مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ ٹونکس کا نام بھی یہاں نہیں موجود ہے، شاید اسی لئے کریچر اس کے احکامات نہیں مانتا ہے۔ وہ خاندان کے کسی بھی فرد کے احکامات کی تعمیل کرنے کیلئے پابند ہے......''

''تم اور ٹونکس......آپس میں رشتے دار ہو؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''اور کیا......اس کی ماں 'انڈرومیڈا' میری پسندیدہ کزن تھیں۔'' سیریس نے شجرہ نسب کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اوہ نہیں! انڈرومیڈا کا نام بھی یہاں نہیں ہے، دیکھو!'' اس نے ایک اور جلے ہوئے نشان کی طرف اشارہ کیا جو بیلاٹرکس اور نرسیسہ کے ناموں کے بیچ میں تھا۔

''انڈرومیڈا کی بہنیں اب بھی یہاں موجود ہیں کیونکہ انہوں نے خالص خون والے معزز خاندانوں میں شادی کی تھی لیکن انڈورومیڈا نے ٹیڈ ٹونکس نام کے ایک ماگلو سے شادی کی تھی، اسی لئے......''

سیریس نے مشجر میں چھڑی سے دھما کہ کرنے ادھوری کوشش کی مگر اپنی ناکامی پر تلخی سے ہنسنے لگا۔ بہرحال ہیری بالکل نہیں ہنسا۔ وہ انڈرومیڈا کے جلے ہوئے نشان کے دائیں طرف کے ناموں کو گھور رہا تھا۔ سونے کے تاروں کی دہری کڑھائی نرسیسہ بلیک کے نام کو لوسیس ملفوائے کے نام کے ساتھ جوڑ رہی تھی اور ان کے نام سے ایک اور سونے کا تارڈریکو ملفوائے کے نام کی طرف جارہا تھا......

''تو ملفوائے گھرانا بھی تمہارا رشتے دار ہے؟'' ہیری نے کھوئے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''خالص خون والے تمام خاندان آپس میں رشتے دار ہیں۔'' سیریس نے گہرا سانس لے کر کہا۔ ''اگر آپ اپنے بیٹے بیٹیوں کی شادی صرف خالص خون والے خاندانوں اور گھرانوں میں کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے پاس بہت محدود انتخاب کا دائرہ بچتا ہے۔ بہت کم خالص خون والے جادوگر گھرانے اب باقی بچے ہیں۔ ماؤلی اور میں شادی کے بعد کزن ہیں اور آرتھر میرا سیکنڈ کزن ہے لیکن یہاں پر ان کے نام تلاش کرنا بیکار ثابت ہوگا......اگر کوئی گھرانا خون کا نافرمان ہے تو وہ ویزلی گھرانا ہی ہے......''

لیکن ہیری اب انڈرومیڈا کے جلے ہوئے نشان کے بائیں جانب دیکھ رہا تھا جہاں بیلاٹرکس بلیک کا نام دکھائی دے رہا تھا جو ایک دہری لکیر سے روڈلفس لسٹرینج کے نام سے جڑا ہوا تھا۔

''لسٹرینج......؟'' ہیری نے زور سے کہا۔ اس نام سے اس کے دماغ میں ایک یاد لہرائی۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے یہ نام کہیں سنا تھا لیکن ایک پل کے لئے اسے کچھ یاد نہیں آپایا حالانکہ اسے پیٹ میں ایک عجیب سی کھلبلی ضرور محسوس ہوئی تھی۔

''وہ دونوں میاں بیوی اژقبان میں ہیں......'' سیریس نے کہا۔

ہیری نے اس کی طرف الجھی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

''بیلاٹرکس اور اس کا خاوند روڈلفس دونوں ماسٹر بارٹی کراؤچ کے ساتھ اژقبان بھیج دیئے گئے تھے۔'' سیریس نے وضاحت

کرتے ہوئے کہا۔''روڈلفس کا بھائی رابسٹان بھی ان کے ساتھ ہی تھا......''

اسی وقت ہیری کو یاد آ گیا۔اس نے بیلاٹرکس لسٹرینج کو ڈمبل ڈور کے پراسرار تیشہ یادداشت میں دیکھا تھا جس میں یادیں اور خیالات اکٹھے کر کے رکھے جا سکتے تھے۔وہ بھاری پلکوں والی لمبی سانولی عورت تھی جس نے اپنے مقدمے میں لارڈ والڈی مورٹ کیلئے اپنی حمایت اور وفاداری کا اعلان کیا تھا۔اسے اس بات پر فخر تھا کہ اس نے والڈی مورٹ کی گمنامی کے ایام میں اس کی تلاش کا بیڑا اُٹھایا تھا اور اسے اس بات پر بھی یقین تھا کہ ایک نا ایک دن اسے اپنی وفاداری کا انعام ضرور ملے گا......

''تم نے کبھی نہیں بتایا کہ وہ تمہاری......''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ میری کزنز ہیں؟......'' سیریس نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔''جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں انہیں اپنے خاندان کا حصہ نہیں مانتا ہوں۔وہ یقینی طور پر میرے گھرانے کا حصہ نہیں ہیں۔جب میں تمہاری عمر کا تھا تب سے میں نے اسے نہیں دیکھا ہے۔بس اژقبان میں اس کے آتے ہوئے اس کی جھلک دکھائی دی تھی۔کیا تمہیں لگتا ہے کہ اس جیسی رشتے دار پر مجھے کوئی فخر ہوگا......؟''

''معاف کرنا......میرا یہ مطلب نہیں تھا......میں تو بس حیران تھا......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''کوئی بات نہیں......معافی مانگنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔'' سیریس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔وہ مشجر سے دور ہٹ گیا اور اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال لئے۔اس نے ڈرائنگ روم میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔''مجھے یہاں لوٹنا بالکل اچھا نہیں لگا۔میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس گھر میں دوبارہ قدم رکھوں گا......''

ہیری پوری طرح یہ بات سمجھ چکا تھا کہ جوان ہونے کے اور پرائیویٹ ڈرائیو سے ہمیشہ کیلئے نجات پانے کے بعد اگر اُسے دوبارہ پرائیویٹ ڈرائیو میں چار نمبر والے مکان میں رہنا پڑے تو اسے کیسا محسوس ہوگا؟

''یہ مکان گروہ کے ہیڈکوارٹر کیلئے عمدہ اور پوشیدہ جگہ ہے۔'' سیریس نے کہا۔''میرے باپ نے اس پر حفاظتی سحر کا کھلا استعمال کیا تھا۔یہ بالکل پوشیدہ ہے، اس لئے ماگلو تو اسے بالکل دیکھ ہی نہیں سکتے۔ویسے بھی کون ماگلو اس کھنڈر آسیبی جگہ پر آنا پسند کرے گا۔ڈمبل ڈور نے اب اس میں اپنے طاقتور جادوئی حفاظتی حصار کو بھی جوڑ دیا ہے۔اس سے زیادہ محفوظ مکان پوری جادوئی دنیا میں ملنا ناممکن ہے۔ڈمبل ڈور گروہ کے رازوں کے محافظ ہیں جب تک وہ خود یہ نہ بتا دیں کہ یہ مکان یہاں موجود ہے تب تک کوئی بھی جادوگر ہیڈکوارٹر کا ٹھکانہ نہیں پا سکتا......جو چرمئی کاغذ موڈی نے تمہیں کل رات دکھایا تھا اس پر ڈمبل ڈور نے ہی لکھا تھا......'' سیریس بھونکنے کے انداز میں ہنسا۔''اگر میرے ماں باپ دیکھ لیں کہ ان کے جدی پشتی مکان کا اب کیا استعمال ہو رہا ہے؟......میری ماں کی تصویر سے شاید تمہیں اس بات کا تھوڑا بہت اندازہ ہو ہی گیا ہوگا......''

اس نے ایک پل کیلئے تیوریاں چڑھائیں اور پھر گہری آہ بھری۔

''اگر میں کبھی کبھار باہر نکل کر کوئی سودمند کام کرسکوں تو مجھے اتنا برا نہیں لگے گا۔ میں نے ڈمبل ڈور سے دریافت کیا تھا کہ میں تمہارے مقدمے کی سماعت کے وقت تمہارے ساتھ جا سکتا ہوں......سنوفلس کے روپ میں ......صرف تمہاری ہمت بڑھانے کیلئے......تمہارا کیا خیال ہے؟''

ہیری کو لگا جیسے اس کا پیٹ گرد آلود قالین پر دھم سے جا گرا ہو۔ گزشتہ شام کے کھانے کے بعد اس نے مقدمے کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا۔ اپنے پسندیدہ لوگوں کے پاس دوبارہ لوٹنے کا جوش اور ڈھیر ساری باتیں سننے کے بعد یہ بات تو اس کے دماغ سے بالکل ہی نکل گئی تھی۔ بہرحال، سیریس کے منہ سے مقدمے کی سماعت جیسے الفاظ سن کر اس کے چہرے پر دہشت کے آثار لوٹ آئے تھے۔ اس نے ہرمائنی اور ویزلی گھرانے کو سینڈوچز کھاتے ہوئے دیکھا اور سوچا کہ اگر وہ لوگ اس کے بغیر ہوگورٹس چلے گئے تو اسے کیسا محسوس ہوگا؟

''پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں ہے۔'' سیریس نے اطمینان سے کہا۔ ہیری نے اوپر دیکھا اور اسے احساس ہوا کہ سیریس اسے بغور دیکھ رہا تھا۔ ''مجھے یقین ہے کہ وہ تمہیں باعزت بری کر دیں گے۔ نابالغ جادوگری کے ممنوعہ استعمالات جادو کے قانون میں یہ بات صاف صاف لکھی ہوئی ہے کہ اپنی زندگی بچانے کیلئے جادو کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔''

''لیکن اگر انہوں نے مجھے سکول سے نکال دیا تو......؟'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔ ''تو کیا میں یہاں آ کر تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں؟''

سیریس رنجیدہ انداز میں مسکرایا۔

''یہ ہم بعد میں دیکھیں گے......''

''اگر مجھے یہ پہلے سے معلوم ہو جائے کہ مجھے ڈرسلی گھرانے کے پاس نہیں لوٹنا ہوگا تو مقدمے کے وقت مجھ میں زیادہ ہمت باقی رہے گی......'' ہیری نے اس پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

''اگر تم اس جگہ پر رہنا چاہتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ لوگ بہت زیادہ برے ہیں۔'' سیریس نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔

''تم دونوں جلدی کرو......ورنہ کھانا نہیں بچے گا۔'' مسز ویزلی نے بلند آواز میں کہا۔ سیریس نے ایک اور آہ بھری اور پھر مشجر کی طرف حقارت بھرے انداز میں دیکھا۔ اس کے بعد وہ اور ہیری باقی لوگوں کے پاس پہنچ گئے۔

جب اس دوپہر وہ ڈرائنگ روم کی الماریاں خالی کر رہے تھے تو ہیری نے مقدمے کی بابت نہ سوچنے کی پوری کوشش کی۔ خوش قسمتی سے اس کام میں بہت زیادہ قوت صرف کرنے کی نوبت پیش نہیں آئی کیونکہ وہاں پر موجود بے شمار چیزیں اس کا دھیان بٹانے کیلئے کافی مددگار ثابت ہوئیں۔ الماری کے شلف پر رکھی ہوئی چیزیں اپنی جگہ چھوڑنے کو ہرگز تیار نہیں تھیں اور نہ ہی وہ دھول صاف

کرنے کیلئے انہیں خود کو چھونے دے رہی تھیں۔ سیریس کے سونگھنے پر چاندی کی ڈبیا نے اس کی ناک پر بری طرح کاٹ لیا تھا۔ کچھ ہی پل میں اس کے کٹے ہوئے ہاتھ پر بھورے دستانے جیسی سخت جلد دکھائی دینے لگی۔

''ٹھیک ہے......'' اس نے اپنے ہاتھ کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنی چھڑی کی نوک سے دستانے جیسے ہاتھ کو چھوا اور ایک بار دوبارہ اسے قدرتی حالت میں واپس لے آیا۔ ''اس میں گومڑ پیدا کرنے والا سفوف ہوگا۔''

اس نے پھرتی سے ڈبیا کو اُٹھا کر تھیلے میں ڈال دیا جس میں وہ الماریوں سے غیر ضروری سامان کو نکال کر ٹھونس رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ جارج نے کچھ ہی پل بعد اپنے ہاتھ پر ایک کپڑا لپیٹا اور پھر اس نے دوسروں کی نظروں سے بچا کر تھیلے میں سے ڈبیا نکال کر اپنی جیب میں منتقل کر دی جہاں پہلے ہی بجوترے بھرے رکھے تھے۔

الماری میں سے ایک برا سا دکھائی دینے والا چاندی کا ایک اوزار نکلا جس میں چمٹی جیسے پیر کئی پیر لگے ہوئے تھے۔ جب ہیری نے اسے اُٹھایا تو وہ اپنے پیروں کی مدد سے مکڑی کی مانند اس کے ہاتھ پر چلنے لگا۔ وہ اس کی جلد میں سوراخ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ سیریس نے فوراً اس چیز کو پکڑ لیا اور اسے ایک وزنی 'خاندانی شرافت، جادوگری کا علم الانساب' نامی کتاب کے نیچے رکھ کر کچل ڈالا۔ پھر ایک موسیقی کا آلہ ملا، جس میں چابی بھرنے پر ایک المناک سی دھن چھڑ گئی، اس دھن کو سنتے ہی ان سب کے حواس کمزور اور خوابیدہ ہو گئے تھے۔ جینی نے سمجھداری دکھائی اور دھن بند کرنے والا بٹن دبا ڈالا۔ پھر ایک بھاری لاکٹ ملا جسے بہت کوشش کے باوجود نہیں کھولا جا سکا۔ کچھ پرانی مہریں اور ایک دھول بھرے صندوقچے میں ایک آنر آف مارلن، فرسٹ کلاس کا میڈل تھا جو سیریس کے دادا کو محکمے کی طرف سے عمدہ خدمات کے نتیجے میں دیا گیا تھا۔

''اس کا مطلب صاف ہے کہ انہوں نے محکمے کو ڈھیر سارا سونا چندے میں خیرات کیا ہوگا۔'' سیریس نے حقارت سے میڈل کو کوڑے کے تھیلے میں پھینکتے ہوئے کہا۔

اس دوران کریچر کئی بار بہانے بہانے سے کمرے میں آیا اور اس نے کچھ سامان اپنی لنگوٹی کے نیچے چھپا کر لے جانے کی کوشش کی۔ جب سیریس نے اس کے ہاتھ سے بلیک خاندان کی مہر والی ایک بڑی سنہری انگوٹھی چھینی تو وہ رونے لگا اور سسکیاں بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ وہ سیریس کو بوڑھی عورتوں کی طرح کوسنے دے رہا تھا اور برا بھلا کہہ رہا تھا جو ہیری نے اس سے پہلے کبھی نہیں سنے تھے۔

''یہ میرے باپ کی نشانی ہے۔'' سیریس نے انگوٹھی کو تھیلے میں پھینکتے ہوئے کہا۔ ''کریچر میرے باپ کی نسبت اتنا وفادار کبھی نہیں تھا جتنا کہ وہ میری ماں کے حق میں وفادار تھا۔ لیکن اس کے باوجود میں نے پچھلے ہی ہفتے اسے اپنے باپ کی پرانی پینٹ چوری سے لے جاتے ہوئے دیکھا تھا......''

☆☆☆☆

مسز ویزلی نے اگلے کچھ دنوں تک ان سب سے ڈٹ کر محنت کروائی تھی۔ ڈرائنگ روم کی صفائی ستھرائی میں پورے تین دن خرچ

ہوئے تھے۔ جب صفائی ستھرائی کا سلسلہ اختتام کو پہنچ گیا تو اس مکان میں بلیک خاندان کی مشجر دیوار کے علاوہ کوئی دوسری غیر ضروری چیز باقی نہیں بچی تھی۔ مشجر دیوار کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے ہٹانے میں انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ البتہ ایک متحرک میز باقی بچی تھی جس میں کوئی پراسرار چیز حرکت کرتی رہتی تھی۔ موڈی اب تک دوبارہ ہیڈکوارٹر واپس نہیں لوٹے تھے اس لئے انہیں یہ مصمم اندازہ نہیں ہو پایا کہ اس کے اندر کیا چیز ہوسکتی تھی۔

وہ ڈرائنگ روم سے فارغ ہو کر کمرہ طعام کی طرف متوجہ ہوئے جو وسطی حصے میں واقع تھا۔ وہاں انہیں الماری میں طشتریوں جتنی بڑی مکڑیاں ملیں (رون چائے بنانے کا بہانہ کر کے عجلت میں اس کمرے سے باہر نکل گیا اور ڈیڑھ گھنٹے تک واپس نہیں لوٹا) سیریس نے چینی مٹی کے تمام برتن کوڑے والے تھیلے میں ڈال دیئے۔ ان سب برتنوں پر بلیک خاندان کی مہریں ثبت کی گئی تھیں۔ یہی حال چاندی کے گندے فریموں کی لگی ہوئی تصویروں کا ہوا، جن میں رہنے والے جادوگر فریم کے بالائی شیشے کے ٹوٹنے پر محض چیخ و پکار کرتے رہ گئے۔

سنیپ بھلے ہی ان کے کام کو صفائی کا نام دیتے تھے لیکن ہیری کی رائے میں وہ مکان سے دوبدو جنگ لڑ رہے تھے جو ان سے ڈٹ کر مقابلہ کر رہا تھا اور اس کام میں کریچر اس کی بھرپور مدد کر رہا تھا۔ جہاں بھی وہ سب لوگ اکٹھے ہوتے تھے گھریلو خرس وہیں ان کے اردگرد بے چینی سے منڈلاتا رہتا تھا۔ وہ کوڑے کے تھیلوں میں سے زیادہ سے زیادہ سامان باہر نکالنے کی کوشش کرتا تھا اور اس کی بڑبڑاہٹ اب اور بھی بھیانک ہوتی جا رہی تھی۔ سیریس نے تو اسے گھر سے نکال دینے تک کی دھمکی دے ڈالی تھی لیکن کریچر نے اسے آنسوؤں بھری نظروں سے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مالک جیسا چاہیں، ویسا کر سکتے ہیں۔'' لیکن مڑنے سے پہلے وہ زور سے بڑبڑایا۔ ''لیکن مالکن کریچر کو نہیں نکالیں گی کیونکہ کریچر ان کے ارادوں کو خوب جانتا ہے۔ اوہ ہاں! کریچر جانتا ہے کہ اس کا گھٹیا مالک ان بدذاتوں، نافرمانوں اور گھٹیا لوگوں کے ساتھ مل کر تاریکیوں کے شہنشاہ کے خلاف سازش کر رہا ہے......''

یہ سن کر سیریس نے ہرمائنی کی ناگواری کو کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے کریچر کو اُٹھا کر کمرہ طعام سے باہر پھینک دیا۔ دروازے کی گھنٹی دن میں کئی بار بجتی تھی جسے سن کر مسز بلیک ہر بار چیخنے چلانے لگتی تھیں۔ ہیری اور باقی لوگوں نے آنے والوں کی باتیں سننے کی چوری چھپے بھرپور کوشش کی مگر انہیں معمولی سی بھنک ہی مل پاتی اور کچھ ٹوٹے پھوٹے نامکمل الفاظ سنائی دیتے کیونکہ مسز ویزلی ایسے موقعوں پر انہیں کسی نہ کسی کام کیلئے آواز دے کر اپنے پاس بلا لیتی تھیں۔ سنیپ کئی بار اس مکان پر آئے تھے حالانکہ ہیری کو اس بات پر بڑا سکون ملا تھا کہ ان کا آمنا سامنا نہیں ہوا۔ ہیری نے اپنی تبدیلی ہیئت کی استاد پروفیسر میک گوناگل کو بھی وہاں دیکھا جو ماگلو لباس میں ملبوس ہو کر بڑی عجیب دکھائی دیتی تھیں۔ وہ بھی اتنی زیادہ مصروف دکھائی دیتی تھیں کہ ان کے پاس وہاں ٹھہرنے کی بھی فرصت نہیں تھی۔ بہرحال، کئی بار آنے جانے والے مہمان ان کا ہاتھ بٹانے کیلئے رُک جاتے تھے۔ ایک یادگار دوپہر کو ٹونکس آئی، جب انہیں بالائی منزل کے ایک ٹوائلٹ میں سے ایک بڑا قاتل چھلاوہ چھپا ہوا ملا۔ ریمس لوپن بھی گروہ کیلئے کوئی پراسرار کام انجام دینے کے

بعد مکان میں آ کر ٹھہر گئے تھے۔ لوپن نے ایک دیواری گھڑیال کو ٹھیک کرنے میں ان کی مدد کی تھی جو آس پاس سے گزرنے والوں پر حملہ کر دیا کرتا تھا۔ مسز ویزلی کی نگاہ میں منڈنگس کی عزت کسی قدر بحال ہوگئی تھی کیونکہ اس نے رون کو ان پرانے بینگنی چوغوں سے بچایا تھا جو بیڈروم سے ہٹاتے ہوئے اس کا گلا دبانے کی کوشش کر رہے تھے۔

حالانکہ ہیری کو اس مکان میں صحیح طرح سے نیند نہیں آ رہی تھی اور اسے اب بھی انجان راہداریوں اور بند دروازوں کے خواب دکھائی دے رہے تھے جن سے اس کا ماتھے کا نشان درد کرنے لگتا تھا لیکن ان تمام باتوں کے باوجود ہیری کو گرمیوں کی یہ تعطیلات پہلی بار دلچسپ اور مزیدار لگ رہی تھیں۔ عجیب وغریب مصروفیت میں وہ ہمیشہ خوش رہتا تھا لیکن جب اس کے کوئی کام نہیں ہوتا تھا یا جب وہ بستر پر لیٹ کر دھندلے سایوں کو چھت کے پار متحرک دیکھتا تھا تو محکمے کی سماعت کی فکر اس کے اعصاب پر حملہ آور ہو جاتی تھی۔ اس کے دل و دماغ میں خوف تیکھے کانٹے کی طرح چبھتا رہتا۔ جب وہ یہ سوچنے لگا کہ اگر اسے سکول سے نکال دیا گیا تو اس کا کیا بنے گا؟ یہ خیال اتنا ڈراؤنا اور وحشت ناک تھا کہ وہ زور سے بولنے کی ہمت بھی کھو بیٹھتا تھا۔ رون اور ہرمائنی سے بھی نہیں بانٹ سکتا تھا جو اکثر ایک دوسرے سے کھسر پھسر باتیں کیا کرتے تھے اور اس کی طرف فکرمندی سے دیکھتے رہتے تھے۔ رون اور ہرمائنی بھی اس کی دیکھا دیکھی کچھ نہیں بولے۔ کئی بار تو اس کے دماغ میں یہ تصور ابھر آتا تھا کہ سپاٹ چہرے والا محکمے کا ایک افسر اس کی چھڑی کو دو ٹکڑوں میں توڑ رہا ہے اور اسے ڈرسلی گھرانے کے پاس لوٹنے کا حکم سنا رہا ہے...... لیکن وہ نہیں جائے گا۔ اس نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ یہیں گیرم مالڈ پیلس میں ہی لوٹ آئے گا اور سیریس کے ساتھ رہے گا......

بدھ کی شام رات کے کھانے کے دوران مسز ویزلی اس کی طرف متوجہ ہوئیں اور آہستگی سے بولیں۔ ''ہیری! میں نے تمہارے سب سے عمدہ کپڑے کل صبح کیلئے استری کر دیئے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ تم آج رات اپنے بالوں کو اچھی طرح دھولو اور جم کر نہا لو۔ اچھی شخصیت سے ماحول پر اچھا اثر پڑتا ہے۔'' یہ سن کر ہیری کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے پیٹ میں ایک اینٹ گر گئی ہو۔ رون، ہرمائنی، فریڈ اور جینی گفتگو چھوڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ ہیری نے سر ہلایا اور اپنی چانپ کھانے کی کوشش کی لیکن اس کا منہ اتنا خشک ہو گیا تھا کہ وہ اب کچھ نہیں چبا سکتا تھا۔

''میں وہاں کیسے جاؤں گا؟'' اس نے مسز ویزلی کو دیکھ کر پوچھا۔

''آرتھر دفتر جاتے ہوئے تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے۔'' مسز ویزلی نے آہستگی سے جواب دیا۔ مسٹر ویزلی میز کے دوسرے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے ہیری کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے دھیمی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

''سماعت کا وقت ہونے تک تم میرے دفتر میں انتظار کرنا۔'' انہوں نے کہا۔

ہیری نے سیریس کی طرف دیکھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سوال پوچھ پاتا مسز ویزلی نے اس کا جواب دے دیا۔ ''پروفیسر ڈمبل ڈور کو نہیں لگتا کہ سیریس کو تمہارے ساتھ جانا چاہئے اور کہنا ہوگا کہ وہ......''

''...... کہ وہ بالکل صحیح کہتے ہیں۔'' سیریس نے بھینچے ہوئے دانتوں کے ساتھ ان کی بات پوری کر دی۔ مسز ویزلی نے اپنے ہونٹ سکوڑ لئے۔

''ڈمبل ڈور نے تم یہ بات کب کہی......؟'' ہیری نے سیریس کو گھورتے ہوئے کہا۔

''وہ کل رات تمہارے سونے کے بعد یہاں آئے تھے۔'' مسز ویزلی نے ہیری کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

سیریس نے اپنے کانٹے کو ایک آلو میں گھونپ دیا۔ ہیری اپنی پلیٹ کو دیکھنے لگا۔ اسے یہ جان کر بہت عجیب لگا تھا کہ ڈمبل ڈور سماعت سے پہلے وہاں آئے تو تھے لیکن انہوں نے اس سے ملنا گوارا نہیں کیا......

ساتواں باب

جادوئی محکمے کا سفر

اگلی صبح ہیری ساڑھے پانچ بجے ہڑبڑا کر بیدار ہو گیا۔ اسے ایسا لگا جیسے کوئی اس کے کان میں زور سے چیخا ہو۔ وہ کچھ ہی پل تک تو یونہی ساکت لیٹا رہا۔ انہونی سماعت کے دلخراش مناظر اس کے دماغ کے کونے کونے میں بھرے ہوئے تھے پھر جب اس کا ضبط برداشت ٹوٹ گیا تو وہ اچھل کر پلنگ سے اتر گیا۔ اس نے اپنی آنکھوں پر عینک لگائی اور بستر کے پائیدان کی طرف دیکھا جہاں مسز ویزلی نے سفر کیلئے اس کی دُھلی ہوئی جینز پینٹ اور ٹی شرٹ استری کر کے ٹانگ رکھی تھی۔ جب ہیری نے اپنے کپڑے تبدیل کئے تو دیوار پر لگی خالی تصویر کھی کھی کر کے ہنسنے لگی۔

رون کمر کے بل منہ پھاڑے گہری نیند میں سویا ہوا تھا۔ جب ہیری کمرے میں دبے پاؤں چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا پھر دروازہ کھول کر باہر نکلا اور دروازہ بند کیا تو بھی رون کی نیند میں کوئی خلل نہیں پڑا۔ ہیری کے دماغ میں ایک بار پھر وہی خیال کروٹ لینے لگا کہ اگر اسے ہوگورٹس سے نکال دیا گیا تو جانے وہ رون کو اگلی بار کب دیکھ پائے گا؟ ہیری چپ چاپ سیڑھیوں سے نیچے اترا اور کریچر کے اجداد کے ٹنگے ہوئے سروں کے پاس سے گزرتا ہوا نیچے باورچی خانے میں پہنچ گیا۔ اسے باورچی خانہ خالی ملنے کی امید تھی لیکن جب وہ دروازے پر پہنچا تو اسے دوسری طرف سے دھیمی دھیمی آوازیں سنائی دیں۔ اس نے دروازہ دھکیل کر کھولا اور دیکھا کہ مسٹر ویزلی، مسز ویزلی، سیریس، لوپن اور ٹونکس وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ شاید اسی کا انتظار کر رہے تھے۔ سب لوگوں نے سفر کیلئے نئے لباس پہن رکھے تھے۔ ان میں صرف مسز ویزلی ہی واحد تھیں جو اپنے بینگنی رنگ کے اونی گاؤن میں ملبوس تھیں۔ جس پل ہیری اندر داخل ہوا وہ سب اپنی اپنی جگہ چونک پڑے۔ انہوں نے اپنی اپنی چھڑی نکال کر سامنے کی طرف ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ناشتہ......''

''صب......صبح بخیر ہیری!'' ٹونکس نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔ اس کے بال اب سنہری اور گھنگھریالے ہو چکے تھے۔ ''اچھی نیند آئی......؟''

''ہاں!'' ہیری نے مختصراً کہا۔

''مم......میں تو پوری رات جاگتی رہی ہوں۔'' اس نے ایک اور لمبی جمائی لیتے ہوئے کہا۔ ''آجاؤ......بیٹھو!''

ٹونکس نے ایک کرسی کھینچی اوراس کوشش میں اس نے پہلو والی کرسی گرادی تھی۔

''تم کیا لوگے ہیری؟'' مسز ویزلی نے شفقت بھرے انداز میں پوچھا۔''دلیہ؟ میٹھی ڈبل روٹی؟ خشک مچھلی کے قتلے؟ اُبلے ہوئے انڈے یا پھر ٹوسٹ؟''

''صرف ٹوسٹ......شکریہ!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''ہاں! تم سکریم گیور کے بارے میں کیا کہہ رہی تھیں؟'' لوپن نے ہیری کی طرف دیکھا اور ٹونکس سے سوال کیا۔

''اوہ ہاں!......دیکھو! ہمیں محتاط رہنا ہوگا۔ وہ کنگ سلے اور مجھ سے عجیب عجیب سوال پوچھ رہا تھا......''

ہیری بہت شکرگزار ہوا کہ ان لوگوں نے اس سے بات چیت میں شامل ہونے کی امید نہیں کی تھی۔ اس کے وجود میں تھرتھلی سی مچی ہوئی تھی۔ مسز ویزلی نے اس کے سامنے ٹوسٹ اور مربہ رکھ دیا۔ اس نے ٹوسٹ کھانے کی کوشش کی لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کارپٹ کا ٹکڑا چبا رہا ہو۔ مسز ویزلی اس کے پاس بیٹھ کر اس کی ٹی شرٹ صحیح کرنے لگیں۔ انہوں نے باہر جھانکتے ہوئے لیبل کو اندر دھکیلا اور اس کے کندھے کی سلوٹوں کو ہاتھ پھیر کر درست کرنے لگیں۔ وہ سوچ رہی تھیں کہ کاش وہ ایسا نہ کریں......

''......اور مجھے ڈمبل ڈور کو بتانا پڑے گا کہ میں کل رات کی ڈیوٹی نہیں کر پاؤں گی۔ میں بب بب بہت تھک گئی ہوں۔'' ٹونکس نے ایک بار پھر لمبی جمائی لیتے ہوئے کہا۔

''فکر مت کرو! تمہاری جگہ میں ڈیوٹی کرلوں گا۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔''مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے، مجھے ویسے بھی ایک ضروری رپورٹ تیار کرنا ہے......''

مسٹر ویزلی نے جادوگروں والا چوغہ نہیں پہنا تھا بلکہ انہوں نے دھاریوں والی پینٹ اور ایک پرانی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ وہ ہیری کی طرف مڑے۔

''تمہیں کیسا لگ رہا ہے؟''

ہیری نے محض کندھے اچکا دیئے۔

''بس کچھ ہی دیر کی بات ہے، جلد ہی سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ کچھ گھنٹوں کی بات ہے پھر تمہیں اس قانونی چکر سے نجات مل جائے گی۔'' مسٹر ویزلی نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ ہیری جواب میں کچھ نہیں بولا۔

''سماعت امیلیا بونز کے دفتر میں رکھی گئی ہے جو میری ہی منزل پر ہے۔ وہ جادوئی نفاذ قانون کے شعبے کی سربراہ ہیں اور وہی تم سے سوال جواب کریں گی......''

''ہیری! امیلیا بونز اچھی خاتون ہیں!'' ٹونکس نے سنجیدگی سے کہا۔''وہ کافی سمجھدار ہیں اور وہ تمہاری بات بغور سنیں گی......''

ہیری نے محض سر ہلا دیا۔ اب بھی اس میں کچھ بولنے کی ہمت پیدا نہیں ہو پائی تھی۔

''بس بے جا غصے کا شکار مت ہونا، شائستہ رہنا اور حقائق پر سنجیدگی سے نظر جمائے رکھنا۔'' سیریس نے اچانک کہا۔

ھیری نے ایک بار پھر سر ہلا دیا۔

''قانون تمہارے حق میں ہے۔'' لوپن نے آہستگی سے کہا۔ ''زندگی کو خطرے میں ڈالنے والے پیچیدہ حالات میں نابالغ جادوگروں کو بھی جادو کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔''

ھیری کے گلے پر کوئی ٹھنڈی چیز بہنے لگی۔ ایک پل کیلئے تو اسے لگا کہ کسی نے اس پر یخ بستہ جادو کر ڈالا ہو لیکن پھر اسے احساس ہوا کہ مسز ویزلی نے گیلی کنگھی سے اس کے بالوں کو سنوارنے کیلئے دھاوا بول دیا تھا۔ انہوں نے اس کے سر کے بالائی حصے کو زور سے نیچے دبایا۔

''کیا یہ بال کبھی نیچے نہیں ہوتے ہیں؟'' وہ متوحش لہجے میں بولیں۔

ھیری نے آہستگی سے سر ہلایا۔

مسٹر ویزلی نے اپنی گھڑی دیکھ کر ھیری کی طرف نظر ڈالی۔

''مجھے لگتا ہے کہ اب ہمیں چل دینا چاہئے۔'' انہوں نے کہا۔ ''ہم تھوڑا جلدی پہنچ جائیں گے لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہاں کے بجائے محکمے میں ہونا زیادہ اچھا رہے گا......''

''ٹھیک ہے......'' ھیری نے کہا اور اپنا ٹوسٹ پلیٹ میں واپس رکھتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

''فکر مت کرو، سب ٹھیک ہو جائے گا۔'' ٹونکس نے اس کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

''گڈ لک!'' لوپن نے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ یہ معاملہ عمدگی سے سلجھ جائے گا۔''

''اور اگر ایسا نہ ہوا تو میں امیلیا بونز کو خود دیکھ لوں گا......'' سیریس نے سنجیدگی سے کہا۔

ھیری اس کی طرف دیکھ کر دھیرے سے مسکرایا۔ مسز ویزلی نے اسے گلے سے لگایا۔

''ہم سب تمہارے کیلئے نیک تمناؤں کی دعا کریں گے۔'' انہوں نے کہا۔

''ٹھیک ہے...... بعد میں ملاقات ہوگی!'' ھیری نے آہستگی سے کہا۔

وہ مسٹر ویزلی کے پیچھے پیچھے سیڑھیوں چڑھ کر اوپر ہال میں پہنچ گیا۔ اسے پردے کے پیچھے سیریس کی ماں کی نیند میں بڑبڑانے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ مسٹر ویزلی نے دروازے کا تالا کھولا اور پھر ان دونوں نے ٹھنڈی اور روشن صبح میں باہر قدم رکھا۔

جب وہ چوک کی طرف سڑک پر چلنے لگے تو ھیری نے ان سے پوچھا۔

''آپ عام طور پر پیدل دفتر نہیں جاتے ہوں گے، ہے نا؟''

''نہیں! میں عام طور پر ثقاب اڑان کے ذریعے وہاں پہنچتا ہوں۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''لیکن ظاہر ہے کہ تم ثقاب اڑان نہیں

بھر سکتے، ویسے بھی مجھے لگتا ہے کہ بغیر جادو کے استعمال سے وہاں پہنچنا زیادہ بہتر رہے گا......اس سے زیادہ اچھا اثر پڑے گا خاص طور پر تب جب قانون کو توڑنے کیلئے مقدمے کی سماعت کا سامنا ہونے والا ہو......''

ہیری نے دیکھا کہ چلتے ہوئے مسٹر ویزلی کے ہاتھ جیکٹ کے اندر چھپے ہوئے تھے، وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ انہوں نے ہر قسم کے حالات سے نبٹنے کیلئے چھڑی کو پکڑ رکھا ہوگا۔ سڑکیں قریباً سنسان اور خالی تھیں لیکن جب وہ ایک چھوٹے زیرِ زمین سٹیشن پر پہنچے تو وہاں پر صبح سویرے سفر کرنے والے لوگوں کی اچھی خاصی چہل پہل دکھائی دی۔ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ماگلوؤں کا روزمرہ کا معمول اور اشیاء دیکھ کر مسٹر ویزلی کا اشتیاق دیکھنے کے لائق تھا۔

''بہت خوب......'' انہوں نے بڑبڑا کر کہا۔ انہوں نے زیرِ زمین سٹیشن کی ٹکٹ مشینوں کی طرف دیکھ کر اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''واقعی یہ سب خواب جیسا لگتا ہے......''

''وہ خراب ہیں مسٹر ویزلی!'' ہیری نے قریب لگے سائن بورڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

''ہاں ہاں......لیکن پھر بھی حیرت انگیز......'' وہ ان کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھ کر بولے۔

انہوں نے ایک خوابیدہ کلرک سے ٹکٹ خریدے (ہیری نے پیسے دینے کا کام کیا کیونکہ مسٹر ویزلی ماگلوؤں کے نوٹ صحیح طرح سے گن نہیں پاتے تھے) اور پانچ منٹ بعد وہ ایک زیرِ زمین چلنے والی ریل گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے جو دھڑ دھڑاتے ہوئے انہیں لندن کے وسطی حصے کی طرف لے جارہی تھی۔ مسٹر ویزلی پریشانی کے عالم میں کھڑکی کے اوپر لگے ہوئے نقشے کو بار بار دیکھ رہے تھے۔

''ہیری! چار سٹیشن بچے ہیں......اب تین باقی رہ گئے ہیں......ہیری! بس دو سٹیشنوں کے فاصلے پر ہیں......''

وہ لندن کے وسطی حصے میں ایک سٹیشن پر اتر گئے، سوٹ پہنے لوگ اپنے بریف کیس اُٹھا کر جلدی جلدی اترنے کی کوشش کررہے تھے اور انہیں دھکا مارتے ہوئے جارہے تھے۔ وہ لوگ مشینی سیڑھی پر کھڑے ہوکر اوپر پہنچے اور ٹکٹ بیریئر سے گزرے (مسٹر ویزلی اس بات پر بے حد خوش ہوئے کہ مشین نے ان کے ٹکٹ نگل لئے تھے) پھر وہ باہر چوڑی سڑک پر پہنچ گئے جس کے دونوں طرف بڑی بڑی عمارتیں تھیں۔ سڑک پر کافی ٹریفک کا بہاؤ چل رہا تھا۔

''ہم اس وقت کہاں ہیں؟'' مسٹر ویزلی نے ہکا بکا انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ ایک پل کیلئے تو ہیری کا دل دھک سے رہ گیا۔ اسے لگا کہ بار بار نقشہ دیکھنے کے باوجود مسٹر ویزلی غلط سٹیشن پر اتر گئے ہیں لیکن ایک ہی پل بعد مسٹر ویزلی بولے۔

''اوہ ہاں!......اس راستے سے آؤ ہیری!''

پھر وہ اسے پہلو والی سڑک پر لے کر آگئے۔

''معاف کرنا......'' وہ خجالت بھرے انداز میں بولے۔ ''میں چونکہ ریل گاڑی سے دفتر نہیں آتا ہوں، ماگلوؤں کے نظریئے سے راستہ بہت مختلف دکھائی دیتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میں ریل گاڑی سے پہلے کبھی دفتر آیا ہی نہیں ہوں......''

وہ جتنا آگے چلتے گئے، عمارتیں اتنی ہی چھوٹی ہوتی چلی گئیں۔ آخر وہ ایک ایسی سڑک پر پہنچ گئے جہاں بہت ہی بوسیدہ دفتر دکھائی دے رہے تھے، ان کے علاوہ وہاں ایک گھٹیا کیفے تھا اور ایک کوڑے دان پڑا تھا جس میں اتنا زیادہ کوڑا کرکٹ بھرا ہوا تھا کہ وہ اس کے آس پاس پھیل چکا تھا۔ ہیری کو جادوئی محکمہ کسی عمدہ جگہ پر ہونے کی توقع تھی۔

''لو ہم پہنچ گئے......'' مسٹر ویزلی نے دلچسپی سے ایک پرانے سرخ ٹیلی فون بوتھ کی طرف اشارہ کیا۔ بوتھ کے پہلو کے کئی شیشے غائب تھے اور اس کی دیوار عجیب و غریب اشتہاروں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ ''پہلے تم اندر جاؤ ہیری!''

انہوں نے ٹیلی فون بوتھ کا دروازہ کھول دیا۔ ہیری نے اندر قدم رکھا اور سوچنے لگا کہ یہ کیا گھن چکر چل رہا ہے۔ مسٹر ویزلی بھی سکڑ کر ہیری کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ وہ دونوں تنگ بوتھ میں پھنس کر کھڑے تھے۔ ہیری ٹیلی فون سے ٹکرا رہا تھا۔ جو دیوار پر اس طرح لٹکا ہوا تھا جیسے کسی لٹیرے نے اسے کھینچ کر اکھاڑنے کی کوشش کی ہو۔ مسٹر ویزلی نے ہیری کے پاس سے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اُٹھا لیا۔

''مسٹر ویزلی! مجھے لگتا ہے کہ یہ خراب ہے......'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں نہیں! میں جانتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے......'' مسٹر ویزلی نے ریسیور کو اپنے سر کے اوپر اُٹھایا اور ڈائل کی طرف گھور کر دیکھا۔ ''دیکھو چھ......'' انہوں نے نمبر ڈائل کیا۔ ''دو......چار......دوسرا چار......اور پھر دو......''

جب ڈائل کی پھرکی گھوم کر دوبارہ اپنی جگہ پر واپس آئی تو ٹیلی فون بوتھ میں ایک عورت کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز مسٹر ویزلی کے ہاتھ میں پکڑے ریسیور میں سے نہیں آ رہی تھی بلکہ اتنی بلند اور صاف تھی جیسے کوئی غیبی عورت ان کے قریب کھڑے ہو کر بول رہی ہو۔

''محکمہ جادو میں آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے...... براہ کرم! اپنا نام اور کام بتائیے۔''

''ار......'' مسٹر ویزلی بوکھلا اُٹھے جو یہ طے نہیں پا رہے تھے کہ انہیں ریسیور میں بولنا چاہئے یا نہیں۔ بعد میں انہوں نے ماؤتھ پیس کو کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ ''شعبہ ماگلو ممنوعہ استعمالات کا آرتھر ویزلی ہیری پوٹر کے ساتھ یہاں آیا ہے جسے آج محکماتی مقدمے کی سماعت میں حاضر ہونا ہے......''

''شکریہ!'' عورت کی پرسکون آواز سنائی دی۔ ''براہ کرم! مہمانوں والے بیجز اُٹھا کر اپنے چوغوں پر سامنے لگا لیجئے۔''

ایک ہلکی سی آواز آئی اور ہیری نے دیکھا جس جگہ سے عام طور پر سکے ڈالے جاتے ہیں، اس جگہ سے کوئی چیز باہر نکل کر اس کے جسم سے ٹکرائی تھی۔ اس نے وہ چیز پکڑ لی۔ وہ ایک چوکور سفید رنگ کا بیج تھا، جس پر بڑے الفاظ میں 'ہیری پوٹر محکماتی سماعت کی حاضری' لکھے ہوئے تھے۔ اس نے بیج کو اپنی ٹی شرٹ کے سامنے پن کے ساتھ لگا لیا پھر اسی عورت کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ ''محکمے میں آنے والے مہمان! چیکنگ ڈیسک پر آپ کی تلاشی لی جائے گی اور آپ کی چھڑی کی رجسٹریشن کی جائے گی۔ چیکنگ ڈیسک صدر دروازے کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔''

ٹیلی فون بوتھ میں ارتعاش سا پیدا ہو گیا۔ ہیری کو لمحہ بھر کیلئے لگا جیسے زلزلے سے زمین ہل رہی ہو اور پھر ٹیلی فون اپنی جگہ سے کھسکتا ہوا زمین کے اندر دھنسنے لگا۔ ہیری نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔ سڑک اب بھی خالی تھی۔ فٹ پاتھ اوپر اُٹھتا ہوا ان کے سروں کے پاس آ رہا تھا۔ کچھ ہی پلوں بعد ان کے سروں کے اوپر گھپ اندھیرا چھا گیا اور کچھ بھی دکھائی دینا بند ہو گیا۔ ٹیلی فون کسی لفٹ کی طرح نیچے کی طرف اترتا جا رہا تھا۔ ہیری کو کہیں دور سے ہلکی ہلکی تھرتھراتی ہوئی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ لگ بھگ ایک منٹ بعد حالانکہ ہیری کو یہ زیادہ لمبا دورانیہ محسوس ہو رہا تھا۔ ان کے پیروں پر ایک سنہری روشنی پڑی جو آہستہ آہستہ چوڑی ہوتی چلی گئی اور کچھ ہی دیر بعد اس کی آنکھوں تک پہنچ گئی۔ تیز روشنی کے سبب اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا، اس کیلئے اسے اپنی پلکیں بار بار جھپکانا پڑیں۔

''محکمہ جادو......آپ کا استقبال کرتا ہے۔'' اسی عورت کی آواز بوتھ میں دوبارہ گونجی۔

ٹیلی فون بوتھ کا دروازہ کھل گیا اور مسٹر ویزلی اس سے باہر نکل گئے۔ ہیری بھی ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

وہ لوگ ایک بہت لمبے اور کشادہ ہال کے ایک سرے پر کھڑے تھے۔ یہاں گہرے رنگ کی لکڑی کا چمکدار فرش تھا۔ مور کے پنکھ جیسی نیلی چھت پر چمکتے ہوئے سنہرے تختے لگے ہوئے تھے جو کسی بڑے آسمانی نوٹس بورڈ کی طرح ہلتے اور بدلتے رہتے تھے۔ دونوں طرف کی دیواروں پر گہرے رنگ کی لکڑی کے تختے نصب تھے تھے اور کئی خوبصورت آتشدان قطار در قطار بنے ہوئے تھے جن میں سے سبز شعلے بھڑک رہے تھے۔ ہر کچھ پل بعد کوئی جادوگرنی یا جادوگر کڑاک کی آواز کے ساتھ بائیں جانب بنے کسی نہ کسی آتشدان سے نمودار ہو رہا تھا۔ دائیں طرف والے آتشدان کے سامنے جانے والے لوگوں کی چھوٹی چھوٹی قطاریں دکھائی دے رہی تھیں۔

ہال میں نصف فاصلے پر ایک فوارہ نصب تھا۔ اس میں سونے کے مجسمے لگے ہوئے تھے جو انسانوں سے کافی بڑی قامت کے تھے۔ یہ مجسمے ایک چوڑے گول حوض کے درمیان میں نصب تھے۔ سب سے لمبا مجسمہ ایک معزز دکھائی دینے والے جادوگر کا تھا جس نے اپنی چھڑی ہوا میں بلند کر رکھی تھی، اس کے پہلو میں ایک خوبصورت جادوگرنی، ایک قنطورس، ایک غوبلن اور ایک گھریلو خرس کے مجسمے لگے ہوئے تھے۔ آخری تین مجسمے جادوگر اور جادوگرنی کو معترف نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ جادوگر اور جادوگرنی کی چھڑیوں سے پانی کی دھاریں پھوٹ رہی تھیں۔ اسی طرح قنطورس کے پیر کے کھروں سے، غوبلن کے ہیٹ کی نوک سے اور گھریلو خرس کے دونوں کانوں سے پانی کی دھاریں نکل کر فوارے کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ ثقاب اڑان کے ذریعے آنے والے لوگوں کی کڑاک جیسی آواز سنائی دیتی تھی جبکہ آتے جاتے سینکڑوں جادوگروں اور جادوگرنیوں کے چلنے کی آوازوں کے ساتھ پانی گرنے کی آواز بھی فضا میں گونج رہی تھی۔ زیادہ تر جادوگروں کے چہروں پر صبح کا اُداسی بھرا خوابیدہ تاثر ٹپک رہا تھا۔ وہ ہال کے کنارے پر لگے ایک سنہری دروازے کی طرف جا رہے تھے۔

''اس طرف چلو......'' مسٹر ویزلی نے کہا۔

وہ ہجوم میں شامل ہو گئے اور محکمے کے ملازمین کے بیچ سے ہوتے ہوئے چلتے رہے۔ کچھ ملازمین چرمئی کاغذوں کے ڈھیر اُٹھا کر لے جا رہے تھے۔ کچھ پرانے بریف کیس لے کر چل رہے تھے اور کچھ چلتے چلتے روزنامہ جادوگر پڑھتے جا رہے تھے۔ فوارے کے پاس سے گزرتے ہوئے ہیری نے دیکھا کہ حوض کی تہہ میں کچھ چاندی کے سکل اور کانسی کے نٹس پڑے ہوئے تھے۔ پاس لگے ہوئے ایک سائن بورڈ پر لکھا تھا۔

اس فوارے میں جادوگر اور جادوگرنیوں کی طرف سے ڈالے گئے سبھی سکے سینٹ مونگوز ہسپتال برائے ہنگامی حادثات و جادوئی عوارض کو خیرات کئے جاتے ہیں۔

ہیری نے بے قراری سے سوچا اگر مجھے ہوگورٹس سے نہ نکالا گیا تو میں اس میں دس گیلن ڈالوں گا۔

''ادھر چلو ہیری!'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ اس کے بعد وہ سنہری دروازوں کی طرف جانے والے محکمے کے ملازمین کے ہجوم سے نکل کر بائیں طرف چل دیئے جہاں ایک سائن بورڈ لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ 'چیکنگ ڈیسک'...... اس کے نیچے مور جیسے رنگ کے نیلے چوغے میں ملبوس ایک جادوگر بیٹھا تھا جس کی ڈاڑھی ٹھیک سے بنی نہیں ہوئی تھی۔ اس کے قریب پہنچنے پر اس نے اپنا سر اُٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔ ہاتھ میں پکڑا ہوا روزنامہ جادوگر اخبار کو ایک طرف ڈال کر وہ ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔

''میرے ساتھ ایک مہمان آیا ہے......'' مسٹر ویزلی نے ہیری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ادھر آ جاؤ......'' جادوگر نے بوریت بھرے انداز میں کہا۔

جیسے ہی ہیری اس کے قریب پہنچا تو جادوگر نے ایک لمبی سنہری سلاخ جیسا آلہ نکالا جو کسی کار کے ایریل کی مانند پتلا اور لچکدار تھا۔ اس نے اسے ہیری کے سامنے اور پیچھے ہوا میں لہرایا۔

''چھڑی......'' بیزار چہرے والے جادوگر نے اپنے سنہرے آلے کو ایک طرف نیچے رکھتے ہوئے کہا۔ ہیری نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر اپنی چھڑی نکالی اور اسے تھما دی۔ جادوگر نے اسے ایک عجیب دکھائی دینے والی شیشے کی نالی میں ڈال کر ایک بڑے تھال میں رکھ دیا۔ سنہرا تھال کسی ترازو کی طرح دکھائی دیتا تھا جو ایک ہی پلڑے والا تھا۔ تھال میں ارتعاش پیدا ہوا، وہ گھوما اور پھڑک گیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس تھال کے نیچے ایک لمبی سی درز تھی جس میں سے ایک چرمئی کاغذ کا ٹکڑا باہر نکل رہا تھا۔ جادوگر نے ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑا اور تھال کے کنارے سے پھاڑ کر الگ کر لیا۔ اب وہ اس چرمئی ٹکڑے کو گھور رہا تھا۔

''گیارہ انچ، ققنس کے پنکھ والی، چار سال سے زیر استعمال ہے، ٹھیک ہے؟''

''ہاں!'' ہیری کسی قدر مضطرب لہجے میں بولا۔

''ٹھیک ہے، میں اسے ریکارڈ میں جمع کر لیتا ہوں۔'' جادوگر نے چرمئی کاغذ کے ٹکڑے کو شیشے کی باریک تار میں پرو دیا پھر اس نے ہیری کو اس کی چھڑی واپس دیتے ہوئے کہا۔ ''لو اسے سنبھال لو......''

''شکریہ......''

''ذرا ٹھہرو......'' جادوگر نے آہستگی سے کہا۔

اس کی نگاہیں ہیری کے مہمان والے سفید چوکور بیج پر آکر ٹھہر گئیں اور پھر خود بخود لاشعوری طور پر اُٹھتی ہوئی اس کے ماتھے کے نشان پر جم گئیں۔

''شکریہ ایرک!'' مسٹر ویزلی نے تھوڑے سخت لہجے میں کہا اور ہیری کا کندھا پکڑ کر اسے وہاں سے دور لے گئے۔ اب وہ ان جادوگرنیوں اور جادوگروں کے ہجوم کی طرف جا رہے تھے جو سنہرے دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ہجوم کی دھکم پیل کے بیچ ہیری مسٹر ویزلی کے پیچھے پیچھے دروازے سے باہر نکل کر ایک چھوٹے ہال میں پہنچ گیا۔ وہاں سنہری باڑھ کے عقب میں کم از کم بیس لفٹس دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری اور مسٹر ویزلی ان میں سے ایک مختصر قطار میں کھڑے ہو گئے۔ ان کے قریب ایک جادوگر کھڑا تھا جس کی ڈاڑھی کافی لمبی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا گتے کا ڈبہ پکڑا ہوا تھا اور اس میں سے کھڑ کھڑانے کا عجیب سا شور اُٹھ رہا تھا۔

''سب ٹھیک چل رہا ہے، آرتھر......؟'' ڈاڑھی والے جادوگر نے مسکرا کر پوچھا۔

''ہاں بوب! اس میں کیا چیز ہے؟'' مسٹر ویزلی نے گتے کے ڈبے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''ہمیں یقینی معلوم نہیں ہے......'' بوب نامی جادوگر نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ''ہم نے اسے مرغا سمجھ تھا مگر وہ تو آگ اگلنے لگا۔ غیر قانونی تجرباتی افزائش نسل کا معاملہ لگتا ہے۔ کسی پاگل جادوگر نے مرغے کو ڈریگن کی خوراک کھلا کر اس کے ساتھ کوئی عجیب کھلواڑ کیا ہے۔''

ایک زوردار دھماکے اور کھڑکھڑاتی ہوئی آواز کے ساتھ ان کے بالکل سامنے لفٹ اتر کر رُک گئی۔ سنہری باڑھ کے گرد حرکت پیدا ہوئی اور وہ آگے کی طرف سرکنے لگی۔ کافی ساری بھیڑ کے ساتھ ہیری اور مسٹر ویزلی دونوں لفٹ میں سوار ہو گئے۔ ہیری تیزی سے عقبی دیوار کی طرف بڑھا اور چپک کر کھڑا ہو گیا۔ کئی جادوگر اور جادوگرنیاں اس کی طرف دلچسپی بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ کسی سے نگاہیں نہیں ملانا چاہتا تھا اسی لئے وہ اپنے پیروں کی طرف دیکھنے لگا اور ماتھے کے نشان کو چھپانے کیلئے اس کی اپنے بالوں کی لٹ ماتھے پر گرا دی۔ لفٹ کا دروازہ ایک دھماکے دار آواز کے ساتھ بند ہوا اور پھر لفٹ آہستہ آہستہ اوپر کی طرف اُٹھنے لگی۔ کچھ لمحوں بعد ایک عورت کی آواز لفٹ کے اندر سنائی دی، یہ اسی عورت کی آواز تھی جو ہیری نے سرخ ٹیلی فون بوتھ میں سنی تھی۔

''ساتویں درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ جادوئی کھیل وفنون لطیفہ، جس میں برطانیہ اور آئرلینڈ کیوڈچ لیگ کا مرکزی دفتر، سرکاری گوب سٹون کلب اور مضحکہ خیز اشیاء کی رجسٹریشن کا دفتر ہیں۔''

جیسے ہی لفٹ کا دروازہ کھلا۔ ہیری کو ایک گندی سی راہداری دکھائی دی جس کی دیواروں پر کیوڈچ ٹیموں کے بے شمار اشتہار لگے ہوئے تھے۔ لفٹ میں سے ایک جادوگر بڑی مشکل سے باہر نکل پایا کیونکہ اس نے بہت سارے بھاری ڈنڈے اُٹھا رکھے تھے۔ اس

کے باہر نکلتے ہی دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا اور لفٹ اوپر کی طرف چڑھنے لگی۔ کچھ ہی لمحوں بعد عورت کی آواز نے دوبارہ اعلان کیا۔

''چھٹے درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ جادوئی آمدورفت، جس میں سفوف انتقال کے سفر کا سرکاری دفتر، بہاری ڈنڈوں کے قواعد وضوابط کا دفتر، گھر یری کنجی کا سرکاری دفتر اور ثقاب اڑان کی نقل حرکت کا ریکارڈ دفتر ہیں۔''

ایک بار پھر لفٹ کا دروازہ کھلا۔ چار پانچ جادوگر اور جادوگرنیاں باہر نکل گئے۔ اسی وقت کاغذوں سے بنے کئی جہاز ہوا میں اُڑتے ہوئے لفٹ میں داخل ہو گئے اور اندر موجود لوگوں کے سروں کے اوپر دائرے میں گھومنے لگے۔ ہیری نے ان کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔ وہ زردی مائل بینگنی رنگ کے تھے اور ان کے پروں کے کناروں پر جادوئی محکمے کی مہر ثبت تھی۔

''یہ بین محکماتی دستاویزات ہیں۔ سرکاری شعبوں کے درمیان پیغامات کی ترسیل کی جاتی ہے، ان کی وجہ سے کسی فرد کو اپنے دفتر سے نکل کر دوسرے دفتر میں جانے کی ضرورت نہیں رہتی۔'' مسٹر ویزلی نے سرگوشی کرتے ہوئے بتایا۔ ''ہم پہلے اس کام کیلئے الوؤں کا استعمال کیا کرتے تھے لیکن ان کی وجہ سے بہت زیادہ گندگی اور بدبو رہتی تھی...... پوری میزان کی گندی بیٹوں سے بھری رہتی تھی......''

اب وہ دوبارہ اوپر جا رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ کاغذی جہاز اب چھت میں لٹکتے ہوئے لیمپ کے گرد پروانوں کی طرح چکر کاٹ رہے تھے۔ عورت کی آواز پھر گونجی۔

''پانچویں درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ بین الاقوامی تعلقات عامہ، جس میں بین الاقوامی جادوئی تجارتی امور و مالیات، بین الاقوامی جادوئی نفاذِ قانون کا دفتر اور بین الاقوامی فروغ تعاون کی برطانوی نشستوں کا دفتر ہیں۔''

دروازہ کھلتے ہی دو کاغذی جہاز لپک کر باہر نکل گئے۔ ان کے پیچھے پیچھے کچھ جادوگر اور جادوگرنیاں بھی باہر نکل گئیں لیکن اگلے ہی لمحے کئی اور کاغذی جہاز اُڑتے ہوئے اندر گھس گئے۔ لیمپ کے چاروں طرف ان کی تعداد بڑھ گئی تو لفٹ کی روشنی تھرکتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔

''چوتھے درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ قواعد وضوابط برائے قابو جادوئی جاندار، جس میں جادوئی جانور و عفریت اور بھوتوں کی تنظیمی دفتر، خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کا دفتر، غوبلن مشاورتی دفتر اور حشرات الارض کی ہدایاتی دفتر ہیں۔''

''معاف کیجئے۔'' آگ اگلنے والے مرغ کو لے جانے والے بوب نامی جادوگر نے جلدی سے کہا اور لفٹ سے باہر نکل گیا۔ کئی کاغذی جہاز ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا اور لفٹ چل پڑی۔

''تیسرے درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ جادوئی حادثات اور آفات، جس میں حادثاتی طبی متحرک دستے کا دفتر، تدفین کا مرکزی دفتر اور ماگلوؤں کی قابل معافی کمیٹی کا دفتر ہیں۔''

مسٹر ویزلی، ہیری اور ایک جادوگرنی کے علاوہ باقی سب لوگ اس پڑاؤ پر لفٹ سے اتر کر راہداریوں میں چلے گئے۔ لفٹ اب خالی ہو چکی تھی۔ جادوگرنی ایک بہت لمبے چرمئی کاغذ کے مندرجات کو پڑھنے میں مصروف تھی جو اس کے ہاتھوں سے لے کر فرش تک

لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ کاغذی جہاز اب بھی باقی تھے جو حسب معمول لیمپ کی روشنی میں منڈلاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ایک بار پھر دروازہ کھلا اور عورت کی آواز نے اعلان کیا۔

''دوسرے درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ نفاذِ قانون، جس میں ممنوعہ استعمالات جادو کا دفتر، ایرورز کا مرکزی دفتر، جادوئی اسمبلی وعدالت عظمیٰ کے دفاتر ہیں۔''

''ہمیں یہیں اترنا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ وہ اس جادوگرنی کے پیچھے پیچھے لفٹ سے باہر نکلے اور دروازوں کی قطاروں والی ایک راہداری میں پہنچ گئے۔ ''میرا دفتر اس منزل پر عقبی سمت پر واقع ہے، ہمیں گھوم کر وہاں جانا پڑے گا۔'' مسٹر ویزلی نے آہستگی سے کہا۔

جب وہ ایک کھڑکی کے پاس سے گزرے جس میں سے دھوپ اندر آ رہی تھی تو ہیری نے پوچھا۔ ''مسٹر ویزلی! کیا ہم اب بھی زمین کے نیچے ہی ہیں؟''

''بالکل!...... یہ کھڑکی جادوئی ہے۔ جادوئی شعبہ موسمیات روزانہ کی بنیاد پر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اس دن انہیں کیسا موسم فراہم کرنا چاہئے؟ جب وہ اپنی تنخواہ میں اضافے کی مانگ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں دو مہینے تک طوفانی موسم، کان پھاڑ بادلوں کی گرج اور چیختی کھڑکیوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے...... یہاں سے مڑ جاؤ، ہیری!''

وہ ایک موڑ پر مڑ گئے پھر وہ بلوط کے بھاری دروازے سے گزرے اور ایک خالی جگہ پر پہنچے جو کیبنوں میں منقسم تھی، جہاں سے باتوں اور ہنسی مذاق کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ کاغذی جہاز چھوٹے راکٹوں کی طرف کیبنوں کے اندر باہر اُڑ رہے تھے۔ سب سے قریبی کیبن پر بڑے حروف میں 'ایرورز مرکزی دفتر' لکھا ہوا تھا۔

جب وہ اس کیبن کے پاس سے گزرے تو ہیری نے چپکے سے دروازے سے اندر جھانکا۔ وہاں ایرورز نے اپنے اپنے کیبنوں کی دیواروں پر بہت کچھ چسپاں کر رکھا تھا۔ وہاں ملزم و مجرم جادوگروں کی تصویریں، ایرورز کے گھر والوں کی تصویریں، ان کے پسندیدہ کیوڈچ کھلاڑیوں کے اشتہار اور روزنامہ جادوگر کے مختلف تراشے لگے ہوئے تھے۔ سرخ چوغے والے ایک جادوگر کے بالوں کی چٹیا تو طل سے بھی بہت لمبی تھی۔ وہ اپنے جوتے میز پر رکھ کر بیٹھا ہوا تھا اور کچھ بول رہا تھا۔ اس کا پنکھ والا قلم خود بخود چرمئی کاغذ پر لکھتا جا رہا تھا۔ وہ کوئی رپورٹ تیار کر رہا تھا۔ کچھ فاصلے پر ایک جادوگرنی دکھائی دی، جس کی ایک آنکھ پر ایک پھاہا لگا ہوا تھا اور وہ اپنے کیبن کی دیوار کے اوپر سے کنگ سلے شکیلبوٹ سے باتیں کر رہی تھی۔

''صبح بخیر ویزلی!'' جب وہ پاس پہنچے تو کنگ سلے نے اجنبیت کے ساتھ کہا۔ ''مجھے تم سے ایک بات کہنا ہے، کیا تمہارے پاس ایک سیکنڈ کا وقت ہے؟''

''ہاں! اگر وہ بات واقعی ایک سیکنڈ میں ہی پوری ہو جائے۔'' مسٹر ویزلی نے مسکرا کر کہا۔ ''مجھے ذرا جلدی ہے......''

وہ دونوں اس طرح بات چیت کر رہے تھے جیسے ایک دوسرے کو اچھی طرح سے جانتے ہی نہ ہوں۔ جب ہیری نے کنگ سلے سے بات کرنے کیلئے اپنا منہ کھولنے کی کوشش کی تو مسٹر ویزلی نے اس کے پاؤں پر اپنا پیر رکھ دیا۔ وہ کنگ سلے کے پیچھے پیچھے چل دیئے اور آخری کیبن میں پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر ہیری کسی قدر سکتے کا شکار ہو گیا۔ ہر طرف سیریس کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ جوان کی طرف خونخوار انداز میں دیکھ رہا تھا۔ اخباروں کے تراشے اور پرانی تصویریں، پوٹر گھرانے کی تقریبات اور شادی کی تصویریں، جن میں سیریس نہایت مہذب اور باوقار دکھائی دے رہا تھا۔ ہر دیوار سیریس کی ہی تصویر سے ڈھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ صرف ایک ہی جگہ ایسی تھی جہاں سیریس دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یہ دنیا کا نقشہ تھا جو دیوار کا کافی حصہ گھیرے ہوئے تھا۔ اس میں چھوٹی چھوٹی سرخ پنیں لگی ہوئی تھیں۔ جن کے بلوری سرنگینوں کی طرح چمک رہے تھے۔

''یہ لو......'' کنگ سلے نے مسٹر ویزلی کے ہاتھ میں چرمئی کاغذوں کا دستہ تھماتے ہوئے کہا۔ ''مجھے پچھلے بارہ ماہ میں اُڑنے والے ماگلو گاڑیوں کے بارے زیادہ سے زیادہ معلومات چاہئے۔ ہمیں خبر ملی ہے کہ شاید بلیک اپنی پرانی موٹر سائیکل کا استعمال اب بھی کر رہا ہے......''

کنگ سلے نے ہیری کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری اور پھر دھیرے سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''اسے یہ رسالہ دے دینا، اسے یہ دلچسپ لگے گا۔'' پھر اس نے اکھڑے ہوئے لہجے میں بلند آواز میں کہا۔ ''اور ویزلی! اس کام میں زیادہ دیر مت لگانا۔ ہاتھاروں والی رپورٹ میں تاخیر کی وجہ سے ہماری تفتیش ایک ماہ پہلے ہی رُکی رہی ہے......''

''اگر تم نے میری رپورٹ پڑھی ہوتو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ انہیں ہاتھار نہیں بلکہ ہتھیار کہا جاتا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے سخت لہجے میں کہا۔ ''اور مجھے لگتا ہے کہ تمہیں موٹر سائیکل کی معلومات کیلئے تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا۔ ہم اس وقت بہت زیادہ مصروفیت کا شکار ہیں۔'' انہوں نے اپنی آواز دبا کر کہا۔ ''اگر تم سات بجے سے پہلے نکل سکو تو ماؤلی آج گوشت کے لذیذ کوفتے بنا رہی ہے۔''

انہوں نے ہیری کو اشارہ کیا اور اسے کنگ سلے کے کیبن سے باہر لے گئے۔ وہ بلوط کی لکڑی کے ایک اور دروازے سے ہوتے ہوئے دوسری راہداری میں پہنچ گئے۔ وہاں جا کر وہ بائیں جانب مڑے اور راہداری میں چلتے گئے۔ پھر دائیں طرف مڑ کر ایک کم روشنی والی گندی اور پرانی راہداری میں داخل ہوئے۔ وہ چلتے ہوئے سامنے والی دیوار کے پاس پہنچ کر رُک گئے۔ وہاں بائیں طرف ایک دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اندر جھاڑوؤں کی الماری دکھائی دے رہی تھی اور دائیں طرف کا دروازے پر کانسی کی میل زدہ اور پرانی تختی لگی ہوئی تھی جس پر لکھا تھا۔ 'شعبہ ممنوعہ استعمالات ماگلو اشیاء'۔

مسٹر ویزلی کا گندا سا دفتر جھاڑوؤں کی الماری سے بھی چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے اندر دو میزیں ٹھونسی پڑی تھیں۔ میز کے آس پاس چلنے کی ذرا سی بھی جگہ نہیں تھی کیونکہ فائلیں رکھنے کیلئے الماریاں دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی تھیں، جن کے پیٹ کافی پھیلے ہوئے تھے۔ فائلوں کا انبار اس قدر زیادہ تھا کہ وہ الماریوں سے باہر لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دیوار کی بچی کھچی جگہ مسٹر ویزلی کی

دیوانگی کا ثبوت پیش کر رہی تھی جہاں کاروں کے کئی اشتہار چسپاں تھے۔ جس میں سے ایک کھلے ہوئے انجن کا تھا۔ دو لیٹر بکس کی تصویریں تھیں جو انہوں نے ماگلو بچوں کی کتابوں سے کاٹی ہوئی تھیں اور ایک ہدایتی اشتہار تھا جس میں پلگ میں تار لگانے کا طریقہ بتایا گیا تھا۔

مسٹر ویزلی کی میز پر لبالب بھری ٹرے میں سب سے اوپر ایک پرانا ٹوسٹر رکھا ہوا تھا جو ہچکیاں بھر رہا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں پر چمڑے کے دستانے بھی تھے جو اپنے انگوٹھے خود بخود دہلا رہے تھے۔ ٹرے کے پاس ویزلی گھرانے کی ایک تصویر رکھی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ پرسی اس میں سے باہر چلا گیا تھا۔

''یہاں کھڑکی نہیں ہے۔'' مسٹر ویزلی نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا اور اپنی جیکٹ اتار کر کرسی کی پشت پر ٹانگ دی۔ ''ہم نے کھڑکی کا مطالبہ کیا تھا لیکن انہیں لگا کہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بیٹھ جاؤ ہیری! ایسا لگتا ہے کہ پرکنز ابھی تک نہیں آیا ہے......''

ہیری پرکنز کی میز کے پیچھے والی کرسی میں بمشکل سکڑ کر بیٹھ گیا۔ مسٹر ویزلی چرمئی کاغذ کے اس دستے کو سرسری طور پر دیکھنے لگے جو کنگ سلے نے انہیں دیا تھا۔

''اوہ!'' انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا جب انہوں نے ڈھیر کے درمیان سے 'حیلہ سخن' نامی ایک رسالہ نکالا۔ ''ہاں!......'' انہوں نے اسے الٹ پلٹ کر دیکھا۔ ''ہاں! اس کی بات صحیح ہے، مجھے یقین ہے کہ سیریس کو یہ بہت دلچسپ لگے گا۔ اوہ خدایا! اب یہ کیا ہے......؟''

کھلے ہوئے دروازے سے ایک کاغذی جہاز اُڑتا ہوا اندر داخل ہوا اور ہچکیاں لیتے ہوئے ٹوسٹر کے اوپر گر گیا۔ مسٹر ویزلی نے اسے کھول کر بلند آواز میں پڑھا۔

''بیتھ نال نامی مقام پر تیسرا الٹیاں کرنے والا ٹوائلٹ پایا گیا ہے، براہ کرم! اس کی فوری تفتیش کی جائے۔...... یہ معاملہ تو غیر معمولی ہوتا جا رہا ہے۔''

''قے کرنے والا ٹوائلٹ......؟'' ہیری چونک کر بولا۔

''ماگلوؤں کے خلاف مسخرا پن ہے۔'' مسٹر ویزلی نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''پچھلے ہفتے ہمیں ایسے دو ٹوائلٹ ملے تھے، ایک ومبلڈن میں اور دوسرا ایلیفانٹ کیسل میں۔ ماگلو جب فلش کرنے کیلئے زنجیر کھینچتے ہیں تو گندگی نیچے بہنے کے بجائے جھٹکے سے اوپر اچھلتی ہے اور پھر لگاتار باہر نکلتی ہی رہتی ہے۔ خیر! تم تصور کر سکتے ہو کہ کیا حال ہوتا ہوگا۔ بیچارے ماگلو، ان لوگوں کو کیا بولتے ہیں جن کا نام شاید پمبل ہے۔ وہ لوگ جو پائپ وغیرہ ٹھیک کرتے ہیں۔''

''پلمبرز......'' ہیری نے تصحیح کی۔

’’ہاں! وہی......لیکن ظاہر ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں کر پاتے۔ مجھے امید ہے کہ جو بھی یہ مسخرا پن کر رہا ہے، اسے جلد ہی گرفتار کرلیا جائے گا......‘‘

’’کیا اسے پکڑنے کیلئے ایرورز جائیں گے؟‘‘

’’ارے نہیں! یہ ایرورز کے درجے کا کام نہیں ہے۔ یہ تو نفاذِ قانون کے ہنگامی دستے کا کام ہے......اوہ ہیری! یہ لو...... پرکنز بھی آ گیا ہے......‘‘

جھکی ہوئی کمر والا ایک ڈرپوک دکھائی دینے والا بوڑھا جادوگر ہانپتا ہوا اندر آیا۔

’’اوہ آرتھر!‘‘ اس نے متوحش نظروں سے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔’’شکر ہے، تم مل گئے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ کیا کروں۔ یہاں پر تمہارا انتظار کروں یا نہ کروں...... میں نے تمہارے گھر پر ابھی ابھی ایک الّو بھیجا ہے لیکن وہ تمہیں نہیں مل پایا ہوگا...... ابھی دس منٹ پہلے ایک بہت اہم پیغام آیا تھا......‘‘

’’مجھے قے کرنے والے ٹوائلٹ کے بارے میں پتہ چل چکا ہے پرکنز!‘‘ مسٹر ویزلی نے کہا۔

’’نہیں نہیں...... پیغام ٹوائلٹ کے بارے میں نہیں تھا بلکہ پوٹر کی سماعت کے بارے میں تھا......انہوں نے جگہ اور وقت دونوں بدل دیئے ہیں......سماعت اب آٹھ بجے دس نمبر والی پرانی عدالت میں کی جائے گی......‘‘

’’پرانی عدالت......لیکن انہوں نے تو مجھے بتایا تھا......اوہ بیڑہ غرق ہو......‘‘ مسٹر ویزلی نے جیسے ہی اپنی گھڑی دیکھی، ان کی چیخ نکل گئی اور وہ اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑے ہوگئے۔

’’جلدی کرو ہیری! ہمیں وہاں پانچ منٹ پہلے پہنچ جانا چاہئے تھا......‘‘

پرکنز الماریوں کے ساتھ چپک کر کھڑے ہوگئے جب مسٹر ویزلی اپنی میز سے نکل کر اس کے پاس سے گزرے۔ ہیری ان کے پیچھے پیچھے دوڑ رہا تھا۔

’’انہوں نے وقت کیوں بدل دیا ہے؟‘‘ ہیری نے ہانپتے ہوئے پوچھا جب وہ ایرورز کے کیبن کے پاس سے گزر رہے تھے۔ ایرورز باہر جھانک کر انہیں بھاگتے ہوئے دیکھ رہے تھے ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے اس کا دل پرکنز کے میز پر کہیں رہ گیا ہو۔

’’مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے لیکن شکر ہے کہ ہم یہاں جلدی ہی آ گئے تھے۔ اگر تم سماعت میں نہیں پہنچ پائے تو نہایت سنگین نتیجہ نکل سکتا ہے......‘‘

مسٹر ویزلی لفٹ کے پاس رُک گئے اور بے چینی سے نیچے جانے والے بٹن کو بار بار دباتے رہے۔’’آ جاؤ......جلدی کرو......‘‘

کھڑکھڑاتی ہوئی آواز کے ساتھ جب لفٹ وہاں پہنچی تو وہ تیزی سے اس میں سوار ہوگئے۔ جب لفٹ بیچ میں کہیں رُکتی تھی تو مسٹر ویزلی جھنجلاہٹ میں اسے برا بھلا کہنے لگتے اور بار بار نو نمبر والا بٹن دباتے رہتے۔

''ان عدالتوں کا استعمال تو کئی برسوں سے ختم کر دیا گیا تھا...... مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ وہاں پر کیوں سماعت کرنا چاہتے ہیں، جب تک کہ......لیکن نہیں......'' مسٹر ویزلی غصے نے بھناتے ہوئے خود سے باتیں کر رہے تھے۔

پھر مسٹر ویزلی خاموش ہو گئے کیونکہ ایک موٹی جادوگرنی لفٹ میں داخل ہو گئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا جس میں سے دھواں نکل رہا تھا۔

''داخلی راستے سے الگ پڑاؤ......'' لفٹ میں عورت کی آواز نے اعلان کیا اور پھر سنہری باڑھ پیچھے سرک گئی۔ ہیری کو دور فوارے میں لگی سونے کے مجسموں کی جھلک دکھائی دی۔ موٹی جادوگرنی باہر نکل گئی اور بہت غمگین اور زرد رنگت والا ایک جادوگر اندر داخل ہوا۔ اب لفٹ دوبارہ نیچے جانے لگی تو اس نے مری ہوئی آواز میں کہا۔

''صبح بخیر آرتھر!......تم عام طور پر اتنا نیچے تو نہیں دکھائی دیتے ہو۔''

''بہت ضروری کام ہے، بوڈ!'' مسٹر ویزلی نے کہا جو اپنے پیروں پر اچھل رہے تھے اور ہیری کو پریشان نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''اوہ ہاں!......ظاہر ہے......'' بوڈ نے پلکیں جھپکائے بغیر ہیری کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری کے پاس اتنی فرصت نہیں تھی کہ وہ بوڈ کی طرف دھیان دے پاتا لیکن اس کے لگاتار گھورنے پر وہ اپنے اندر بے چینی سی محسوس کرنے لگا۔

''شعبہ اسراریات جادو......'' عورت کی آواز نے اعلان کیا۔

جب لفٹ کا دروازہ کھلا تو مسٹر ویزلی چیختے ہوئے بولے۔ ''جلدی کرو ہیری!''

وہ ایک راہداری میں بھاگنے لگے جو اوپر والی راہداریوں سے بہت الگ تھلگ دکھائی دے رہی تھی۔ یہاں کی دیواروں پر ویرانی چھائی ہوئی تھی۔ یہاں کھڑکیاں اور دروازے بالکل نہیں تھے۔ بس راہداری کے اختتام پر ایک سیاہ دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ انہیں اسے دروازے تک جانا ہوگا، لیکن اس کے بجائے مسٹر ویزلی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بائیں طرف لے گئے جہاں سیڑھیاں دکھائی دے رہی تھیں۔

''نیچے چلو...... نیچے چلو......!'' مسٹر ویزلی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ وہ ایک ساتھ دو دو سیڑھیاں نیچے اتر رہے تھے۔ ''لفٹ اتنا نیچے نہیں آسکتی ہے......وہ لوگ یہاں سماعت کیوں کر رہے ہیں، یہ مجھے ابھی تک سمجھ میں نہیں......''

وہ لوگ سیڑھیوں کے نیچے پہنچ کر ایک اور راہداری میں بھاگنے لگے۔ یہ راہداری ہوگورٹس میں سنیپ کے تہہ خانے تک جانے والی راہداری سے کافی ملتی جلتی تھی۔ اس کی دیواریں پتھر کی تھیں اور یہاں دیواروں پر مشعلیں جل رہی تھیں۔ یہاں جو لکڑی کے وزنی دروازے لگے ہوئے تھے، ان میں لوہے کی سلاخیں، بڑی کنڈیاں اور چابیوں کے بڑے بڑے سوراخ دکھائی دے رہے تھے۔

’’عدالت نمبر......دس......میں سوچتا ہوں......ہم لوگ وہاں پہنچنے ہی والے ہیں......‘‘

مسٹر ویزلی ایک میلے دروازے کے سامنے جا کر رُک گئے جس پر لوہے کا ایک بڑا سا تالا لٹک رہا تھا انہوں نے دیوار سے ٹیک لگا کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لیا۔

’’اندر چلے جاؤ......اس کے اندر چلے جاؤ فوراً......‘‘ انہوں نے بری طرح ہانپتے ہوئے اپنے انگوٹھے سے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

’’کیا آپ......آپ نہیں چلیں گے......؟‘‘

’’نہیں......مجھے......وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے......گڈ لک!‘‘

ہیری کا دل اچھل کر اس کے حلق میں آن اٹکا۔ اس نے تھوک نگلا اور لوہے کا وزنی کنڈا گھما کر دروازہ کھولا اور پھر وہ عدالت کے اندر داخل ہو گیا......

آٹھواں باب

عدالتی سماعت

ہیری کی سانس اٹک گئی، وہ دم بخود کھڑا تھا۔ جس بڑے تہہ خانے میں وہ داخل ہوا تھا وہ جانا پہچانا سا لگ رہا تھا۔ اس نے نا صرف اسے پہلے بھی دیکھا تھا بلکہ وہ یہاں آ بھی چکا تھا۔ اس جگہ کو اس نے ڈمبل ڈور کے تیشہ یادداشت میں دیکھا تھا اور وہ اس کی اونچی نشستوں پر بیٹھا بھی تھا۔ اسی جگہ پر اس نے لسٹرینج میاں بیوی کو اژقبان میں عمر قید کی سزا ہوتے ہوئے دیکھی تھی۔

یہاں کی پتھر کی دیواریں گہرے رنگ کی تھیں اور مشعلوں سے ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی۔ اس کے دونوں طرف خالی کرسیاں ڈھلوانی انداز میں لگی ہوئی تھیں اور آگے سب سے اونچی نشستوں پر کئی سایہ دار عکس بیٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہاں موجود لوگ آپس میں دھیمے انداز میں گفتگو کر رہے تھے لیکن جیسے ہی ہیری نے دروازہ بند کیا تو ایک گھمبیر خاموشی چھا گئی۔

''تمہیں دیر ہوگئی......'' ایک سرد آواز غراتے ہوئے انداز میں عدالت میں گونجی۔

''معافی چاہتا ہوں!'' ہیری نے گھبرا کر کہا۔ ''مجھے...... مجھے معلوم نہیں تھا کہ وقت بدل دیا گیا ہے......''

''یہ جادوئی اسمبلی کی غلطی نہیں ہے۔'' اس آواز نے غرا کر کہا۔ ''ہم نے آج صبح تمہارے پاس ایک الّو روانہ کر دیا تھا۔ بہرکیف! اپنی کرسی پر بیٹھ جاؤ......''

ہیری نے کمرے کے بیچ میں رکھی ہوئی کرسی پر نگاہ ڈالی جس کے دستوں پر زنجیریں لپٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ یہ دیکھ چکا تھا کہ یہ زنجیریں اچانک اچھل کر کرسی پر بیٹھنے والے کو جکڑ کر باندھ لیتی تھیں۔ جب وہ پتھر کے فرش پر چل کر کرسی کی طرف بڑھنے لگا تو تہہ خانے میں قدموں کی آواز گونجنے لگی۔ وہ مضطرب انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ زنجیریں اسی وقت خطرناک آواز کے ساتھ کھڑکھڑا اُٹھیں لیکن انہوں نے اسے جکڑنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ مضمحل نظروں کے ساتھ ہیری نے اپنا سر اُٹھایا اور اوپر نشستوں پر بیٹھے ہوئے لوگوں پر نگاہ ڈالی۔ جہاں تک وہ دیکھ سکتا تھا، وہاں قریباً پچاس لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سبھی چمکدار کلیجی رنگ کے چوغے پہنے ہوئے تھے۔ ان کے چوغوں کے بائیں طرف ایک سفید 'ڈبلیو' حرف کاڑھا ہوا تھا۔ وہ سب ناک نیچے کر کے اسے تیز نظروں سے گھور رہے تھے حالانکہ کچھ لوگ اسے سادہ نظروں سے دیکھ رہے تھے اور کچھ لوگ اسے متجسس انداز میں دیکھ رہے تھے۔

سامنے والی قطار میں بیچوں بیچ جادوئی وزیراعظم کارنیلوس فج بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ڈھلے ڈھلاے بدن والے آدمی تھے جن کے پاس اکثر ایک زردی مائل سبز یعنی طوطیائی رنگ کا ہیٹ رہتا تھا۔ آج ان کا ہیٹ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ آج ان کے چہرے پر دکھائی دینے والی خوشگوار مسکان بھی موجود نہیں تھی جو ہیری سے گفتگو کرتے ہوئے ان کے چہرے پر عموماً دکھائی دیا کرتی تھی۔ فج کی بائیں طرف ایک موٹی اور چوکور جبڑے والی جادوگرنی بیٹھی ہوئی تھی جس کے بال بھورے اور چھوٹے تھے۔ اس نے ایک آنکھ پر گول عدسہ لگا رکھا تھا اور وہ کافی ڈراؤنی دکھائی دے رہی تھی۔ فج کے دائیں طرف ایک اور جادوگرنی بیٹھی تھی لیکن وہ اپنی نشست پر اتنی پیچھے ہٹی ہوئی تھی کہ اس کا چہرہ سائے میں چھپ گیا تھا۔

''اب ٹھیک ہے......'' فج نے کہا۔ ''ملزم حاضر ہو چکا ہے......اب ہمیں کارروائی کا آغاز کرنا چاہئے۔ کیا آپ سب لوگ تیار ہیں؟'' انہوں نے حاضرین کی طرف نظر گھمائی۔

''جی سر!'' ایک کراری آواز سنائی دی۔ ہیری اس آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ رون کا بھائی پرسی ویزلی سامنے والی میز کے بالکل آخر میں بیٹھا ہوا تھا۔ ہیری نے پرسی کی طرف دیکھا اور یہ امید کی وہ اسے پہچاننے کا کوئی تو اشارہ دے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ پرسی اپنے سینگ دار فریم کی عینک کے پیچھے چرمئی کاغذ پر آنکھیں گڑائے ہوئے تھا اور اس نے اپنے ہاتھ میں ایک پنکھ والا قلم پکڑ رکھا تھا......

''بارہ اگست کی تادیبی کارروائی کی ساعت......'' فج نے تیز آواز میں کہا اور پرسی فوراً ان کی باتیں لکھنے میں مصروف ہو گیا۔ ''نابالغ جادوگر ممنوعہ استعمالات جادو کی خلاف ورزی اور بین الاقوامی جادوئی قانون کو توڑنے والے ملزم ہیری جیمس پوٹر، سکنہ مکان نمبر چار پرائیویٹ ڈرائیو لٹل ونجنگ پر فرد جرم عائد کرتی ہے۔''

''کارروائی کے منصف کارنیلوس اوسوالڈ فج، جادوئی وزیراعظم۔ امیلیا سوسن بونز، شعبہ نفاذِ قانون کی سربراہ۔ ڈولرس جین امبرتج، نائب میر منشی خاص۔ پرسی اگناٹیئس ویزلی، عدالتی کاتب......''

''استغاثہ کی شہادت کے ساتھ ایلبس پرسیول ولفریک برین ڈمبل ڈور۔'' اسی وقت ہیری کے عقب میں ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ ہیری نے اتنی تیزی سے اپنا سر گھمایا کہ اس کی گردن سے چٹاخ کی آواز نکل گئی۔ ڈمبل ڈور اطمینان کے ساتھ کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ انہوں نے لمبا نیلا چوغہ پہن رکھا تھا اور ان کا چہرہ بے حد پرسکون تھا۔ جب وہ ہیری کے پاس آئے تو مشعل کی روشنی میں ان کی سفید لمبی ڈاڑھی اور بال چمکنے لگے۔ انہوں نے اپنے نصف چاند کی شکل کی عینک کے اوپر سے فج کی طرف دیکھا جو ان کی بہت خمدار ناک کے بیچوں بیچ ٹکی ہوئی تھی۔ نشستوں پر موجود جادوگر اور جادوگرنیاں آپس میں کھسر پھسر کرنے لگے۔ اب ان کی نگاہوں کا محور ڈمبل ڈور کا چہرہ تھا۔ کچھ لوگ ان کی آمد پر ناخوش اور چڑچڑے دکھائی دے رہے تھے تو باقی خوفزدہ نظر آ رہے تھے۔ بہرحال، پیچھے کی قطار میں بیٹھی دو بوڑھی جادوگرنیوں نے ہاتھ ہلا کر ڈمبل ڈور کا استقبال کیا۔

ڈمبل ڈور کو قریب پا کر ہیری کا حوصلہ کافی بڑھ گیا تھا۔ اس کے دل و دماغ پر امید اور حفاظت کا ویسا ہی تاثر جاگ اُٹھا جیسا فاکس نامی ققنس کا نغمہ سن کر جاگا تھا۔ وہ ڈمبل ڈور سے نظر ملانا چاہتا تھا لیکن وہ اس کی طرف بالکل نہیں دیکھ رہے تھے، وہ تو بوکھلائے ہوئے فج کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھے جا رہے تھے۔

''اوہ!...... ڈمبل ڈور......'' فج نے خود کو سنبھالتے ہوئے اور نرمی کا مظاہرہ کرنے کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! آپ کو...... ار...... ہمارا...... ار...... پیغام مل گیا کہ...... ار...... سماعت کا وقت...... ار...... اور جگہ...... بدل لی ہے؟''

''پیغام تو نہیں مل پایا......'' ڈمبل ڈور نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''بہرحال اتفاق سے ہوئی غلطی کی وجہ سے میں تین گھنٹے پہلے ہی محکمے میں پہنچ گیا تھا، اس لئے کوئی نقصان نہیں ہوا۔''

''ہاں!...... ٹھیک ہے...... مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اور کرسی کی ضرورت پڑے گی...... میں...... ویزلی، کیا تم......؟''

''پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے...... پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے......'' ڈمبل ڈور نے چہکتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنی چھڑی نکال کر ہلکے انداز میں لہرائی اور پھر ایک نرم گدی والی کرسی ہوا میں نمودار ہو کر ہیری کی کرسی کے پاس جم گئی۔ ڈمبل ڈور اس کرسی پر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنی لمبی انگلیوں کو آپس میں باندھ لیا اور ان کے اوپر سے فج کے چہرے پر پھیلی ہوئی بدحواسی کو دلچسپی کے ساتھ دیکھنے لگے۔ عدالتی پینل کے جادوگر ابھی تک ایک دوسرے سے سرگوشیاں کر رہے تھے اور بے چینی سے پہلو بدل رہے تھے۔ وہ اس وقت خاموش ہو گئے جب فج نے دوبارہ بولنا شروع کیا۔

''ٹھیک ہے...... ہاں...... الزام کی تفصیل...... ہاں!'' فج نے دوبارہ اپنے کاغذات کو ٹٹولتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنے سامنے رکھے ہوئے ایک ڈھیر میں سے ایک چرمئی کاغذ نکالا اور ایک گہری سانس کھینچ کر اسے پڑھنے لگے۔ ''ملزم کے خلاف یہ الزام ہے...... کہ اس نے بھی پہلے بھی اسی طرح کے حرکت کی جس کیلئے اسے جادوئی محکمے کی طرف سے خبردار کیا جا چکا ہے۔ بہرحال، اس نوٹس کے اور اپنی حرکت کے غیر قانونی ہونے کی آگاہی کے باوجود اس نے ماگلوؤں والے علاقے میں ایک ماگلو کے سامنے دو اگست کو نو بج کر تئیس منٹ پر جان بوجھ کر پشت بان جادو کا استعمال کیا جو نابالغ جادوگروں کے ممنوعہ استعمالات جادو کے مروجہ قانون 1875ء کے پیراگراف ج کے تحت ایک جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بین الاقوامی قانون برائے پوشیدگی جادوئی امور و جادوئی دنیا کے قانون کی شق نمبر 13 کی خلاف ورزی کا جرم بھی بنتا ہے۔''

''تم ہیری جیمس پوٹر ہو جو مکان نمبر چار پرائیویٹ ڈرائیو لٹل ون گنگ سرے میں رہتے ہو؟'' فج نے چرمئی کاغذ کے اوپر سے ہیری کو غصے سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں!'' ہیری نے جواب دیا۔

''تمہیں تین سال پہلے غیر قانونی جادو استعمال کرنے پر محکمے کی جانب سے خبردار کرنے والا نوٹس ملا تھا یا نہیں......؟''

''ہاں لیکن......؟''

''اور اس کے بعد بھی تم نے دو اگست کی رات کو پشت بان جادو کا استعمال کیا؟'' فج نے کڑے انداز میں پوچھا۔

''ہاں......لیکن......'' ہیری نے بولنا چاہا۔

''یہ جانتے ہوئے بھی کہ سترہ سال سے کم عمر ہونے کے باعث تمہیں سکول سے باہر جادو کے استعمال کی قطعاً اجازت نہیں ہے؟'' فج غرائے۔

''ہاں......لیکن......!''

''یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم ماگلوؤں سے بھرے علاقے میں رہتے ہو؟''

''ہاں......لیکن......''

''یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس وقت ایک ماگلو تمہارے ہمراہ تھا؟''

''ہاں!'' ہیری کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہو گئے۔ ''لیکن میں نے اس کا استعمال اس لئے کیا تھا کیونکہ ہم پر......''

جس جادوگرنی نے ایک آنکھ پر شیشے کا عدسہ چڑھا رکھا تھا اس نے ہیری کی بات کاٹ دی اور سخت لہجے میں پوچھا۔ ''تم نے پشت بان جادو کا تخیل نمودار کیا؟''

''ہاں کیونکہ......'' ہیری نے کہنا چاہا۔

''مکمل جسم والا پشت بان جادو......؟''

''میں سمجھا نہیں......'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''تمہارے پشت بان جادو سے کوئی شکل وصورت بنتی ہے؟ میرا مطلب ہے کہ یہ دھواں نہیں تھا......'' عدسے والی جادوگرنی امیلیا بونز نے دلچسپی سے پوچھا۔

''ہاں!'' ہیری نے تلخی اور متوحش کے ملے جلے انداز میں کہا۔ ''یہ ایک قطبی ہرن تھا...... یہ ہمیشہ اسی روپ میں ظاہر ہوتا ہے......''

''ہمیشہ......'' میڈم بونز نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔ ''یعنی تم پہلے بھی پشت بان جادو کا استعمال کر چکے ہو......؟''

''جی ہاں! میں ایک سال سے زیادہ عرصے سے اسے استعمال کر رہا ہوں۔'' ہیری نے کہا

''اور تم صرف پندرہ سال کے ہو......؟''

''ہاں اور......''

''یہ جادو تم نے سکول سے سیکھا ہے؟''

''جی ہاں! پروفیسر لوپن نے مجھے تیسرے سال کی پڑھائی میں یہ سکھایا تھا کیونکہ......''

''قابل تحسین......'' میڈم امیلیا بونز نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ ''اتنی کم عمر میں حقیقی پشت بان جادو کا مکمل تخیل...... میں ایسا وہم وگمان میں نہیں سوچ سکتی تھی، کمال بات ہے۔''

ان کے ارد گرد کے کچھ جادوگر اور جادوگرنیاں دوبارہ چہ میگوئیاں کرنے لگے تھے لیکن باقی جادوگر تیوریاں چڑھا کر سر ہلا رہے تھے۔

''سوال اس بات کا نہیں ہے کہ جادو کتنا قابل تحسین اور متاثر کن تھا۔'' فج نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ''دراصل! جادو جتنا زیادہ متاثر کن تھا یہ اتنا ہی زیادہ برا تھا کیونکہ اس لڑکے نے یہ کام ایک ماگلو کے سامنے کیا تھا۔''

وہ لوگ جو تیوریاں چڑھا رہے تھے، وہ ان سے متفق دکھائی اور سر ہلا کر بڑبڑاتے ہوئے دکھائی دیئے لیکن پرسی کا سر ہلتا ہوا دیکھ کر ہیری کے ضبط کا دامن ٹوٹ گیا۔

''میں نے اس کا استعمال صرف روح کھچڑوں کی وجہ سے کیا تھا۔'' اس نے کسی کے بیچ میں رکاوٹ ڈالنے سے پہلے ہی زوردار لہجے میں کہہ دیا۔ جیسا کہ اسے سرگوشیوں اور بڑبڑاہٹ کے بڑھنے کی امید تھی لیکن اس کے برخلاف تہہ خانے میں عجیب سی خاموشی چھا گئی جو پہلے کی بہ نسبت زیادہ گہری اور روح فرسا تھی۔

''روح کھچڑ......'' میڈم بونز کے منہ سے اچانک نکلا اور انہوں نے اپنی موٹی بھنوؤں کو چڑھایا جب تک کہ ان کا عدسہ کے گرنے کا خطرہ لاحق نہ ہو گیا۔ ''تمہارا اس بات سے کیا مطلب ہے، لڑکے؟''

''میرا مطلب ہے کہ اس گلی میں دو روح کھچڑوں نے مجھ پر اور میرے خالہ زاد بھائی پر حملہ کر دیا تھا......'' ہیری نے جلدی جلدی سے بتایا۔

''اوہ......'' فج نے منہ سکوڑتے ہوئے کہا اور نشستوں پر بیٹھے ہوئے جادوگروں اور جادوگرنیوں پر نگاہ ڈال کر عجیب سے انداز میں مسکرائے، جیسے وہ ان سے بھی ہنسنے کیلئے کہہ رہے ہوں۔ ''ہاں ہاں! میں نے سوچ رکھا تھا کہ ہمیں یقیناً کوئی ایسی ہی کہانی سننے کو ملے گی......''

''روح کھچڑ اور لٹل ونجنگ میں...... وہ وہاں پر گئے تھے!'' میڈم بونز الجھے ہوئے انداز میں حیرانگی سے بولیں۔ ''مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے...... یہ سب کیا ہے؟''

''آپ کو کیا سمجھ میں نہیں آ رہا ہے امیلیا؟'' فج نے اب مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں آپ کو پوری بات سمجھاتا ہوں، اس نے بارے میں سوچا ہو گا اور یہ فیصلہ کیا ہو گا کہ روح کھچڑ کا بہانہ بہت اچھی طرح سے کامیاب ہو سکتا ہے۔ ماگلو روح کھچڑ کو دیکھ تو سکتے نہیں ہیں، ہے نا لڑکے؟ بہت ہی لاجواب کہانی گھڑی ہے، بہت ہی شاندار...... لیکن اس حادثے کا کوئی گواہ نہیں ہے......''

''یہ کوئی کہانی نہیں ہے اور نہ ہی میں جھوٹ بول رہا ہوں......'' ہیری نے بلند آواز میں گرجتے ہوئے کہا اور عدالت میں ایک بار پھر بڑبڑاہٹ شروع ہوگئی۔ ''وہ دو روح کھچڑ تھے اور وہ گلی کے دونوں اطراف سے آئے تھے۔ ہر چیز اندھیرے میں ڈوب گئی تھی اور یخ بستہ سردی پھیل گئی تھی۔ میرے خالہ زاد بھائی کو بھی ان کی موجودگی کا احساس ہوگیا اور وہ وہاں سے بھاگنے لگا......''

''بس...... بہت ہوگیا......'' فج نے اپنے چہرے پر کرختگی کے تاثرات لاتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ''مجھے ایک عمدہ طریقے سے رٹی ہوئی کہانی کو سنانے کے درمیان رکاوٹ ڈالنے پر بے حد افسوس ہے مگر......'' اسی لمحے ڈمبل ڈور نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔ فج سمیت پوری عدالت میں خاموشی چھا گئی۔

''درحقیقت ہمارے پاس اس گلی میں روح کھچڑوں کی آمد اور حملے کا چشم دید گواہ موجود ہے۔'' انہوں نے اطمینان کے ساتھ کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ مسٹر ڈڈلی ڈرسلی کے علاوہ......''

فج کا بپھرا ہوا اور غصے سے پھولا ہوا چہرہ یوں پچک گیا جیسے کسی نے ان کی ہوا نکال دی ہو۔ انہوں نے کچھ لمحوں تک ڈمبل ڈور کو گھور کر دیکھا پھر وہ ہمت باندھ کر بولے۔

''ڈمبل ڈور! ہمارے پاس زیادہ بکواس سننے کا وقت نہیں ہے۔ میں اس معاملے کا جلد از جلد فیصلہ کرنے کا خواہش مند ہوں......''

''شاید میں غلطی پر ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز مسکراتے ہوئے کہا۔ ''لیکن مجھے یقین ہے کہ جادوئی اسمبلی کے پاس کردہ قانون کے تحت ملزم اپنی صفائی میں گواہ پیش کرنے کا پورا حق محفوظ رکھتا ہے، میڈم بونز! کیا یہ شعبہ نفاذِ قانون کے سابقہ معمول کا حصہ نہیں رہا ہے۔'' انہوں نے عدسے والی جادوگرنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ درست ہے ڈمبل ڈور...... بالکل قانون کے مطابق درست ہے۔'' میڈم بونز بولیں

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے...... وہ گواہ کون ہے؟'' فج بگڑے ہوئے لہجے میں بولے۔

''میں انہیں اپنے ساتھ لایا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''وہ عدالت کے دروازے کے باہر کھڑی ہیں کیا میں جا کر انہیں......؟''

''نہیں...... ویزلی! تم جاؤ......'' فج نے پرسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو فوراً اُٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ پرسی بھاگتے ہوئے پتھر کی سیڑھیاں اترا اور ڈمبل ڈور یا ہیری کی طرف دیکھے بغیر ان کے پاس سے گزر گیا۔ کچھ لمحوں بعد پرسی واپس لوٹ آیا۔ اس کے پیچھے پیچھے مسز فگ تھیں۔ وہ پہلے سے زیادہ خوفزدہ، پریشان اور ہونق دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری سوچ رہا تھا کہ کاش وہ اپنی کارپٹ کی چپلوں کو گھر پر ہی چھوڑ آتیں۔

ڈمبل ڈور اُٹھ کر کھڑے ہوگئے اور انہوں نے اپنی کرسی مسز فگ کو دے دی اور اپنے لئے ایک اور کرسی ہوا میں سے نمودار کر لی۔

جب مسز فگ گھبرائی ہوئی کرسی کے کونے پر بیٹھ گئیں تو فج نے ان کی طرف گھور کر دیکھا اور غرا کر بولے۔ ''پورا نام......''

''ارابیلا ڈورین فگ......'' مسز فگ نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

''اور تم ہو کون......؟'' فج نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔

''میں لٹل ونجنگ کی رہائشی ہوں جہاں ہیری پوٹر رہتا ہے۔'' مسز فگ نے جواب دیا۔

''ہمارے پاس اس بات کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے کہ لٹل ونجنگ میں ہیری پوٹر کے علاوہ کوئی جادوگر یا جادوگرنی رہتی ہو۔'' میڈم بونز نے جلدی سے کہا۔ ''اس بارے میں ہمیشہ سے کڑی نگاہ رکھی جاتی رہی ہے...... ماضی کے دلخراش حادثوں کے باعث......''

''میں چونکہ گھنا چکر ہوں، اس لئے مجھے امید ہے کہ آپ نے میرے نام کا ریکارڈ رکھنے کی زحمت نہیں کی ہوگی، ہے نا؟'' مسز فگ نے تلخی سے کہا۔

''گھنا چکر......یعنی جادو سے معذور افراد!'' فج نے اس کی طرف شک بھری نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔ ''اس ضمن میں ہمیں پوری جانچ پڑتال کرنا ہوگی۔ آپ میرے مشیر معاون ویزلی کے پاس اپنا نام، والدین کا نام اور رہائش کی معلومات چھوڑ جائیں۔ ویسے کیا گھنا چکر افراد روح کھچڑوں کو دیکھ سکتے ہیں......؟'' انہوں نے اپنے دائیں بائیں لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں! ہم دیکھ سکتے ہیں!'' مسز فگ نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''بہت خوب!'' فج نے ان کی طرف بھنویں تان کر دیکھا اور بولے۔ ''ذرا سنایئے......آپ کی کہانی کیا ہے؟''

''میں دو اگست کی شام کو قریباً نو بجے ویسٹریا واک کے کونے والی دکان سے اپنی بلیوں کا کھانا خریدنے گئی تھی۔'' مسز فگ فوراً بولنے لگیں جیسے وہ رٹے رٹائے جملے بول رہی ہوں۔ ''اسی وقت میں نے منگولیا کریسنٹ اور ویسٹریا واک کے درمیانی گلی میں ہلچل سنی۔ گلی کے کونے پر آ کر میں نے روح کھچڑ کو بھاگتے ہوئے دیکھا......''

''بھاگتے ہوئے......روح کھچڑ بھاگتے نہیں اُڑتے ہیں۔'' میڈم بونز نے تیکھے لہجے میں کہا۔

''میرے کہنے کا یہی مطلب تھا۔'' مسز فگ نے جلدی سے کہا اور ان کے جھریوں سے بھرے رخسار کسی قدر گلابی ہو گئے۔ ''وہ اُڑ کر گلی میں لڑکوں کی طرف جا رہے تھے۔''

''وہ کیسے دکھائی دے رہے تھے؟'' میڈم بونز نے بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔ ان کی آنکھیں اس قدر سکڑ گئی تھیں کہ ان کے عدسے کے کنارے آنکھوں کے گرد جلد میں دھنس کر غائب ہو گئے تھے۔

''ایک تو بہت موٹا تھا اور ایک بہت دبلا تھا......''

''نہیں نہیں......'' میڈم بونز نے تلخی سے کہا۔ ''روح کھچڑ کیسے دکھائی دے رہے تھے۔ ہمیں روح کھچڑوں کے بارے تفصیل سے بتاؤ......''

''اوہ ...... وہ بہت بڑے اور انہوں نے سیاہ چوغے پہنے ہوئے تھے......'' مسز فگ نے جلدی سے کہا۔ ان کی گلابی رنگت رخساروں سے بڑھ کر ان کی گردن تک پھیل گئی تھی۔

ہیری کے پیٹ میں سخت کھلبلی سی مچ گئی۔ مسز فگ چاہے جو بھی کہیں، اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے انہوں نے روح کھچڑوں کی صرف تصویر ہی دیکھتی تھی اور تصویر کبھی اس بھیانک مخلوق کی حقیقت بیان نہیں کر سکتی تھی جس ڈراؤنے انداز میں وہ زمین سے چند انچ اوپر پرواز کرتے تھے یا ان کی سڑاند جیسی بدبو یا آس پاس کی ہوا کو چوستے وقت کھڑکھڑاتی سانسوں کی بھیانک آواز......

دوسری قطار میں بڑی کالی مونچھوں والا ایک گول مٹول جادوگر اپنے پہلو میں بیٹھی گھنگھریالے بالوں والی جادوگرنی کے کان میں سرگوشی کرنے کیلئے جھکا۔ وہ مصنوعی انداز میں مسکرائی اور اپنا سر ہلانے لگی۔

''بڑے اور چوغے پہنے ہوئے......اچھا اور کچھ......'' میڈم بونز نے دہرایا جبکہ فج طنزیہ انداز سے مسکرا دیئے۔

''ہاں! میں نے ان کی موجودگی کو محسوس کیا۔'' مسز فگ نے آگے کہا۔ ''سارا ماحول بہت سرد ہو گیا جبکہ یہ گرمیوں کی گرم ترین رات تھی اور مجھے محسوس ہوا......جیسے دنیا سے ساری خوشیاں روٹھ گئیں ہوں......اور مجھے دلخراش اور غم زدہ باتیں یاد آنے لگیں......''

ان کی آواز کانپنے لگی اور پھر تھم گئی......

میڈم بونز کی آنکھیں تھوڑی پھیل گئیں۔ ہیری نے دیکھ لیا تھا کہ جہاں عدسے کے کنارے دھنسے ہوئے تھے وہاں پر ان کی بھنوؤں کے نیچے سرخ نشان پڑ گیا تھا۔

''پھر روح کھچڑوں نے کیا کیا......؟'' انہوں نے پوچھا اور ہیری کے دل میں امید کی کرن جگمگانے لگی۔

''وہ لڑکوں کی طرف گئے۔'' مسز فگ نے آگے بتایا۔ ان کی آواز اب بھی زیادہ تیز اور پر اعتماد تھی۔ ان کے چہرے کا گلابی پن اب کم ہو چکا تھا۔ ''ان میں ایک لڑکا زمین پر گر گیا۔ دوسرا پیچھے ہٹنے لگا اور روح کھچڑوں کو بھگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ ہیری تھا۔ اس نے دو بار کوشش کی لیکن اس کی چھڑی سے صرف چمکیلا دھواں ہی نکلا۔ تیسری کوشش میں اس نے پشت بان جادو کا کامیاب تخیل بنا ہی لیا جس نے پہلے روح کھچڑ پر حملہ کر کے اسے بھگا دیا اس کے بعد اس کے پشت بانی ہرن نے اس کے اشارے پر زمین پر گرے ہوئے لڑکے پر جھکے دوسرے روح کھچڑ پر حملہ کر کے اسے بھگا دیا۔ اور یہی ہوا تھا......'' مسز فگ نے کمزور انداز میں اپنی گواہی مکمل کی۔

میڈم بونز مسز فگ کو خاموشی سے دیکھ رہی تھیں۔ فج ان کی طرف ذرا بھی نہیں دیکھ رہے تھے بلکہ اپنے کاغذات کو ادھر ادھر پھینک رہے تھے۔ آخر انہوں نے اپنی نظریں اُٹھا کر تھوڑے خطرناک انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تو آپ نے یہ سب کچھ دیکھا تھا......؟''

''جی! یہی کچھ ہوا تھا......'' مسز فگ نے دہرایا۔

''آپ کا شکریہ......اب آپ جا سکتی ہیں......'' فج نے تلخی سے کڑھتے ہوئے کہا۔

مسز فگ نے خوفزدہ نظروں سے فج اور ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف چل دیں۔ ہیری کو ان کے پیچھے

دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

''یہ زیادہ قابل اعتماد گواہ نہیں تھا......'' فج نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں!'' میڈم بونز نے زور سے کہا۔ ''ویسے اس نے روح کھچڑوں کے محسوسات کی بالکل صحیح انداز میں عکاسی کی ہے۔ اگر روح کھچڑ وہاں نہ ہوتے تو وہ یہ بات کیسے بتا سکتی تھی؟''

''لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے؟'' فج نے استہزائیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ ''روح کھچڑ ایک ماگلو علاقے میں گھوم رہے تھے اور وہاں ان کا سامنا ایک نابالغ جادوگر سے ہوگیا؟ اس بات کا امکان بہت سے محدود ہے، بہت ہی کم...... یہاں تک کہ مسٹر لیوڈو بیگ مین بھی اس معاملے میں شرط لگانے کی ہمت نہیں کر پائیں گے......''

''شاید روح کھچڑوں کی وہاں موجودگی کوئی اتفاق نہیں تھا......'' ڈمبل ڈور نے دھیمے انداز میں کہا۔ فج کے دائیں طرف بیٹھی جادوگرنی جس کا چہرہ اندھیرے میں چھپا ہوا تھا، تھوڑی سی بے چین دکھائی دی لیکن باقی سب لوگ اطمینان اور خاموشی سے بیٹھے رہے۔

''اس بات کا کیا مطلب ہوا؟'' فج نے سرد لہجے میں کہا۔

''اس کا صاف مطلب ہے کہ کسی نے انہیں وہاں جانے کا حکم دیا ہوگا......'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں کہا۔

''اگر کسی نے روح کھچڑوں کو لٹل ونجنگ جانے کا حکم جاری کیا ہوگا تو ہمارے پاس اس بات کا ریکارڈ موجود ہوگا......'' فج نے تلخی سے کہا۔

''اگر روح کھچڑ ان دنوں جادوئی محکمے کے علاوہ کسی دوسرے جادوگر سے براہ راست احکامات لے رہے ہوں گے تو یقیناً ایسا کوئی ریکارڈ نہیں ہوگا......'' ڈمبل ڈور نے اطمینان کے ساتھ کہا۔ ''میں پہلے ہی اس معاملے میں آپ کو اپنے خیالات بتا چکا ہوں، کارنیلوس!''

''بالکل! آپ مجھے بتا چکے ہیں۔'' فج نے بلند آواز میں کہا۔ ''اور ڈمبل ڈور! میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ آپ کے خیالات نہایت بیہودہ اور بکواس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہیں۔ روح کھچڑ اژقبان میں اپنی جگہوں پر تعینات ہیں اور ہمارے احکامات کی مکمل تعمیل کر رہے ہیں......''

''پھر تو ہمیں یہ کڑی چھان بین کرنا چاہئے۔'' ڈمبل ڈور نے شائستہ انداز میں کسی قدر سخت لہجے میں کہا۔ ''محکمے میں سے کسی نے روح کھچڑوں کو دو اگست کو اس ماگلو گلی میں جانے کا حکم کیونکر جاری کیا......؟''

ان الفاظ سے تہہ خانے میں گہری خاموشی چھا گئی۔ فج کے دائیں طرف بیٹھی جادوگرنی آگے کی طرف جھکی اور ہیری نے پہلی بار اس کا چہرہ دیکھا۔ وہ کسی بڑی زرد مینڈک جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ تھوڑا گول مٹول تھی، اس کا چہرہ چوڑا اور بھاری تھا۔ ورنن انکل

کی طرح اس کی گردن بھی انہیں کے بار بار تھی۔اس کا دہانہ بہت چوڑا مگر پتلا تھا۔اس کی بڑی بڑی گول آنکھیں باہر امڈتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔اس کے چھوٹے گھنگھریالے بالوں کے اوپر لگی چھوٹی سیاہ مخملی بوٹائی ایک بڑی مکھی کی یاد دلا رہی تھی جسے وہ لمبی چپچپائی زبان سے پکڑنے والی ہو۔

''ڈولرس جین امبریج، میر منشی خاص وزیر اعظم......'' فج نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

وہ جادوگرنی لڑکیوں جیسی اونچی اور تیکھی چنچل آواز میں بولی۔ جسے سن کر ہیری دنگ رہ گیا کیونکہ اسے اس سے مینڈک کی طرح ٹرٹرانے کی توقع تھی۔

'''مجھے یقین ہے کہ میں آپ کی بات غلط سمجھی ہوں پروفیسر ڈمبل ڈور!'' اس نے مصنوعی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کی بڑی بڑی گول آنکھیں اب بھی شعلہ بار انداز میں جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔''میں بھی کتنی نادان ہوں لیکن ایک پل کیلئے تو مجھے ایسا لگا جیسے آپ یہ تجویز دے رہے ہیں کہ جادوئی محکمے نے اس لڑکے پر خود حملہ کروانے کا حکم جاری کیا ہے......''

وہ عجیب سے انداز میں ہنسی جس سے ہیری کی گردن کے پیچھے کے بال کھڑے ہو گئے۔جادوگروں کے پینل کے کچھ لوگ بھی اس کے ساتھ ہنس پڑے۔یہ ظاہر تھا کہ انہیں یہ سن کر کوئی خاص خوشی نہیں ہوئی تھی۔

''اگر یہ سچ ہے......'' ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا۔''روح کھچڑ صرف جادوئی محکمے کے احکامات کی تعمیل کر رہے ہیں اور اگر یہ بھی سچ ہے کہ روح کھچڑوں نے ایک ہفتہ قبل ہیری اور اس کے خالہ زاد بھائی پر حملہ کیا ہے تو یہ قابل تشویش بات ہے کہ محکمے کے ہی کسی سرکاری افسر نے انہیں حملہ کرنے کا حکم جاری کیا ہوگا۔ویسے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ خاص روح کھچڑ محکمے کی تابعداری سے باہر رہے ہوں......''

''ایک بھی روح کھچڑ محکمے کی تابعداری سے باہر نہیں ہے......'' فج نے چیختے ہوئے کہا۔جن کا چہرہ اب دہکتی ہوئی سرخ اینٹ جیسا ہو گیا تھا۔

ڈمبل ڈور نے اپنا سر جھکایا۔

''تو پھر محکمہ بے شک اس معاملے کی پوری چھان بین کرے گا کہ دو روح کھچڑ اژقبان سے اتنی دور کیوں گئے تھے اور انہوں نے بغیر کسی حکم کے لڑکوں پر حملہ کیوں کیا؟''

''محکمہ کیا کرے......کیا نہ کرے؟ یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام نہیں ہے، ڈمبل ڈور!'' فج نے سخت لہجے میں کہا۔جن کا چہرہ اب اتنا گلابی ہو گیا تھا کہ ان پر ورنن انکل کا گمان ہونے لگا۔

''ظاہر ہے کہ یہ میرا کام نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔''میں تو صرف اپنے یقین کو مضبوط کر رہا تھا کہ معاملے کی پوری جانچ پڑتال ہوگی......''

انہوں نے میڈم بونز کی طرف دیکھا جنہوں نے اپنا عدسہ درست کیا اوران کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھنے لگیں۔

''میں سب کو یاد دلانا چاہوں گا کہ اگر یہ روح کھچڑ اس لڑکے کا تصورنہیں ہیں تو بھی روح کھچڑوں کا برتاؤ اس سماعت کا موضوع نہیں ہیں۔'' فج نے تیز لہجے میں کہا۔''ہم یہاں پر نابالغ جادوگری ممنوعہ استعمالات جادو کے قانون کی اور بین الاقوامی جادوئی پوشیدگی قانون کی خلاف ورزی کے تحت ملزم ہیری پوٹر پر لگائے گئے الزاموں کی تفتیش پر فیصلہ کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں۔''

''ظاہر ہے، آپ نے درست فرمایا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''لیکن اس معاملے میں گلی میں روح کھچڑوں کی موجودگی ہونا نہایت ہی اہم ہے۔ جادوئی قانون کی شق سات میں صاف لکھا ہے کہ پرخطر حالات اور جان لیوا حملے کی صورت میں ماگلوؤں کے سامنے جادو کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہاں پر بھی ایسے ہی کچھ غیر معمولی حالات دکھائی دے رہے ہیں، شق تیرہ کے مطابق جس میں کسی جادوگر یا جادوگرنی کو اپنی جان کا خطرہ ہو یا وہاں پر موجود کسی دوسرے جادوگر یا جادوگرنی کی جان جانے کا خدشہ موجود ہو حتیٰ کہ کسی ماگلو کی جان جانے کا بھی خطرہ ہو تو......''

''ہمیں قانون کی شق سات اور تیرہ اچھی طرح معلوم ہیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ!'' فج نے غرا کر ان کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے آپ کو معلوم ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے مہذب انداز میں کہا۔''تو ہم لوگ اب اس بات پر متفق ہیں کہ جن غیر معمولی حالات میں ہیری نے پشت بان جادو کا استعمال کیا تھا، وہ انہیں جادوئی قانون کے انہی ضابطوں کے تحت آتے ہیں جن کا ذکر کچھ دیر پہلے کیا گیا......''

''لیکن مجھے اس بات پر ذرا سا یقین نہیں ہے کہ وہاں پر روح کھچڑ واقعی موجود تھے......''

''آپ یہ بات ایک چشم دید گواہ کے منہ سے سن چکے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے بیچ میں کہا۔''اگر آپ کو ان کی سچائی پر کسی قسم کا شک ہو تو انہیں دوبارہ بلوا کر پوچھ گچھ کی جاسکتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا......''

''میں......وہ......نہیں......'' فج اٹکتے ہوئے سامنے رکھے ہوئے کاغذات سے کھیلنے لگے۔''میں تو......میں تو بس چاہتا ہوں کہ معاملہ آج کے آج ہی نبٹ جائے، ڈمبل ڈور!''

''اگر انصاف میں کسی بھی قسم کی گڑبڑ کا اندیشہ موجود ہو تو آپ کو گواہ سے بار بار جرح کرنے سے بالکل نہیں کترانا نہیں چاہئے......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''سنجیدہ ترین غلطی......اوہ میرا سر!'' فج نے تیزی سے اپنا سر نوچتے ہوئے کہا۔''ڈمبل ڈور! آپ سکول سے باہر اس لڑکے کی جادوئی قانون شکنی کا دفاع کر رہے ہیں لیکن کیا آپ نے کبھی اس کے تصوراتی اور من گھڑت و بے بنیاد کہانیوں کی تعداد گنی ہے؟ مجھے لگتا ہے کہ آپ اس چکردار جادوئی کلمے کو بھول گئے ہیں جس کا استعمال اس نے تین سال پہلے کیا تھا......''

''وہ میں نے نہیں ایک گھریلوخرس نے کیا تھا......'' ہیری نے جلدی سے صفائی پیش کی۔

''چلوایک اورنئی کہانی!'' فج نے ہیری کی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے گرجتے ہوئے کہا۔'' گھریلوخرس! ایک ماگلو مکان میں...... میں آپ سے پوچھتا ہوں، کیا یہ سچ ہوسکتا ہے؟''

''جس گھریلوخرس کا ذکراس وقت کیا جا رہا ہے، وہ اس وقت ہوگورٹس سکول میں کام کر رہا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں کہا۔'' اگرآپ چاہیں تو میں اسے ایک ہی پل میں یہاں شہادت کیلئے حاضر کرسکتا ہوں......''

''میں......نہیں......میرے پاس گھریلوخرسوں کی باتیں سننے کا بالکل وقت نہیں ہے۔ ویسے بھی یہ اتنا اہم نہیں ہے......علاوہ ازیں، اس نے اپنی آنٹی کوغبارے کی طرح پھولا دینے والا جادوئی کلمہ استعمال کیا تھا۔'' فج نے چلا کر کہا۔ فرط جوش میں انہوں نے ڈیسک پرزور سے مکا رسید کر دیا جس سے سیاہی ایک دوات لڑھک گئی۔

''اورآپ نے اپنے مہربان جذبے کی رو میں بہہ کراس وقت اس کے خلاف کسی کارروائی کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔ مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ بڑے بڑے جادوگر بھی اکثر اپنے جذبات پر قابونہیں رکھ پاتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا جب فج نے اپنے نوٹس پر سیاہی کے دھبے صاف کرنے کی کوشش کی۔

''اور میں نے ابھی تک یہ تو بتایا ہی نہیں ہے کہ وہ سکول میں کیا کیا حرکتیں کرتا رہا ہے؟''

''ہوگورٹس کے طلباء وطالبات کے سکول میں کئے گئے امور کیلئے محکمے کوسزا دینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے، اس لئے وہاں پر ہیری پوٹر کا برتاؤ کے ذکر کا اس سماعت سے کوئی تعلق نہیں جڑتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے مہذب انداز میں کہا حالانکہ اس کے الفاظ کے پیچھے سرد غراہٹ صاف جھلک رہی تھی۔

''اوہ ہو! وہ سکول میں کیا کرتا ہے، اس سے ہمیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے، کیا آپ کو واقعی ایسا ہی لگتا ہے......؟'' فج استہزائیہ انداز میں بولے۔

''کارنیلوس! محکمے کو ہوگورٹس کے طلباء وطالبات کوسکول سے نکالنے کا کوئی اختیار نہیں ہے جیسا کہ میں نے آپ کو دو اگست کی رات کو یاد دلایا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کسی قدر سخت لہجے میں کہا۔'' نہ ہی الزام کے ثابت ہوجانے تک ملزم کی چھڑیاں توڑنے کا حق حاصل ہے، یہ بھی میں آپ کو دو اگست کی رات کو یاد دلایا تھا۔ قانون کی بالا دستی کو برقرار رکھنے کی جلد بازی میں آپ خود ہی اپنے تئیں بنائے گئے قانون کی دھجیاں اُڑانے کی کوشش کررہے ہیں......''

''قانون بدلے بھی تو جاسکتے ہیں......'' فج نے تلخ لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے، وہ بدلے جاسکتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔'' اورآپ غیر معمولی طور پر بہت سارے قوانین میں ردوبدل کررہے ہیں، کارنیلوس! جادوئی اسمبلی سے میری رکنیت ختم کرنے کے کچھ ہی ہفتے بعد ہی میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ نابالغ جادوگری

ممنوعہ استعمالات جادو کی خلاف ورزی جیسے معمولی معاملے کیلئے پوری جیوری کے ساتھ باقاعدہ ایک قانونی مقدمہ چلایا جارہا ہے۔''

بالائی نشستوں پر بیٹھے ہوئے جادوگر اپنی جگہ پر کسمسا اُٹھے۔فج کا چہرہ گہرا بینگنی رنگ کا ہو گیا۔ بہرحال ان کی دائیں طرف بیٹھی ہوئی مینڈک جیسی جادوگرنی کھا جانے والی نظروں سے ڈمبل ڈور کو دیکھتی رہی۔

''جہاں تک میں جانتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے سلسلہ کلام آگے جوڑا۔''اب تک ایسا کوئی ایسا قانون نہیں بنا ہے جو یہ کہتا ہو کہ اس عدالت کا کام ہیری کو اس کے کئے گئے ہر کام کیلئے سزا تجویز کرنا ہے۔اس پر ایک خاص الزام لگایا گیا ہے اور اس نے اپنی صفائی آپ سب کے سامنے پیش کر دی ہے۔اسے اور مجھے اب صرف آپ کے فیصلے کا انتظار ہے......''

ڈمبل ڈور خاموش ہو گئے اور انہوں نے اپنی انگلیاں کے پور دوبارہ جوڑ لئے۔فج بہت غصے سے بھنا کر انہیں گھورتے رہے۔ ہیری نے تسلی بھری امید کے ساتھ ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا۔اسے پوری طرح یقین نہیں تھا کہ ڈمبل ڈور نے عدالتی جیوری سے اتنی جلدی فیصلہ کرنے کی درخواست کر کے صحیح کام کیا تھا۔ بہرحال، ایک بار پھر ڈمبل ڈور نے ہیری سے نگاہ ملانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ وہ ان نشستوں کی طرف دیکھ رہے تھے جہاں انصاف کرنے والی جیوری کے اراکان آپس میں سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے۔

ہیری نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا۔اس کا دل اس کی پسلیوں کے نیچے بہت تیزی کے ساتھ دھڑک رہا تھا۔اسے سماعت کے زیادہ دیر تک جاری رہنے کی توقع تھی۔اسے پورا یقین نہیں تھا کہ اس کا اچھا اثر پڑا تھا۔اس نے دراصل زیادہ کچھ کہا ہی نہیں تھا۔ اسے روح کھچڑوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ باتیں بتانا چاہئے تھیں۔ یہ بتانا چاہئے تھا کہ وہ کس طرح گرا تھا کس طرح روح کھچڑا اسے اور ڈڈلی کی چبھن لینے والے تھے......

دوبارہ اس نے فج کی طرف اوپر دیکھا اور اپنا منہ کھول کر بولنے کی کوشش کی لیکن اس کا تیزی سے دھڑکتا ہوا دل اس کے گلے میں کہیں اٹک کر رہ گیا اور دونوں ہی بار وہ صرف گہری سانس کھینچ کر اپنے جوتوں کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر چہ میگوئیاں اختتام کو پہنچ گئیں۔ ہیری جیوری کے اراکین کی طرف دیکھنا چاہتا تھا لیکن اس نے محسوس کیا کہ جوتوں کے تسموں کا جائزہ لینا زیادہ آسان کام تھا۔

''ملزم کو باعزت بری کرنے کے حق میں اپنی رائے شماری دیجئے۔'' میڈم بونز کی کڑکتی ہوئی آواز خاموش عدالت میں گونجی۔ ہیری کا سر لاشعوری طور پر جھٹکے سے اوپر اُٹھ گیا۔ ہوا میں بہت سارے ہاتھ بلند دکھائی دے رہے تھے۔نصف سے زیادہ...... بہت تیز تیز سانس لیتے ہوئے اس نے انہیں گننے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ یہ کام مکمل کر پاتا میڈم بونز کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''اور جو ملزم کو سزا دینے کے حق میں ہیں رائے شماری دیں......''

فج نے اپنا ہاتھ اُٹھا دیا۔ان کے علاوہ نصف درجن لوگوں نے بھی اپنے اپنے ہاتھ اُٹھا دیئے تھے۔جن میں فج کے دائیں طرف بیٹھی ہوئی جادوگرنی، دوسری قطار میں بیٹھا گھنی مونچھوں والا جادوگر اور اس کے پہلو میں بیٹھی ہوئی گھنگھریالے بالوں والی جادوگرنی تھی۔

فج نے ان سب کی طرف ایسے دیکھا جیسے ان کے گلے میں کوئی بڑی پھانس چبھ گئی ہو، پھر انہوں نے اپنا ہاتھ نیچے کر لیا۔ انہوں نے دو گہرے سانس لئے اور دبی ہوئی غصیلی آواز کے ساتھ کہا۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے...... باعزت بری کیا جاتا ہے......''

''بہت خوب!'' ڈمبل ڈور نے تیزی سے کہا۔ وہ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے پھر انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکال کر لہرائی اور دونوں کرسیوں کو غائب کر دیا اور بولے۔ ''اچھا تو میں اب چلتا ہوں، آپ سبھی کیلئے دن کی نیک تمنائیں......'' ہیری کی طرف ایک بار پھر دیکھے بغیر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے تہہ خانے سے باہر نکل گئے۔

نواں باب

مسز ویزلی کے تفکرات

ڈمبل ڈور کے اچانک چلے جانے سے ھیری کو بے حد حیرانگی ہوئی۔ وہ زنجیروں والی کرسی پر بیٹھا بیٹھا سکتے اور مسرت کے ملے جلے جذبات سے نبرد آزما ہوتا رہا۔ جیوری کے سبھی اراکین اب اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے ہو گئے تھے اور آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ ان میں کچھ اپنے کاغذات سمیٹ کر اپنی فائلوں میں رکھ رہے تھے۔ ھیری اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کی طرف کوئی دھیان نہیں دے رہا تھا۔ البتہ فج کے دائیں جانب بیٹھی ہوئی مینڈک جیسی جادوگرنی اب بھی اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے عجیب سا غصہ اور حقارت ٹپک رہی تھی۔ ھیری نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے فج اور میڈم بونز سے نگاہ ملانے کی کوشش کی تا کہ ان سے پوچھ سکے کہ کیا وہ اب جا سکتا ہے؟ بہر حال فج نے تو جیسے یہ ٹھان لیا تھا کہ وہ ھیری کی طرف بالکل نہیں دیکھے گا۔ ادھر میڈم بونز اپنے بریف کیس میں الجھی ہوئی تھیں۔ لہٰذا ھیری نے خود ہی فیصلہ کرتے ہوئے بارہ کی طرف آہستہ آہستہ کچھ قدم بڑھائے اور پھر جب کسی نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تو وہ تیز قدموں سے چلنے لگا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر تو اس واقعی دوڑ لگا دی تھی۔ اس نے لپک کر دروازہ کھولا اور باہر جست لگائی۔ وہ مسٹر ویزلی سے بمشکل ٹکراتے ٹکراتے بچ پایا جو ٹھیک دروازے کے سامنے کھڑے تھے، ان کا چہرہ فق اور پریشانیوں سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ڈمبل ڈور نے مجھے یہ نہیں بتایا......''

''باعزت بری......'' ھیری نے اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ ''تمام الزامات سے باعزت بری کر دیا گیا......''

مسٹر ویزلی کے چہرے پر سرشاری کی جھلک دکھائی دی اور انہوں نے آگے بڑھ کر ھیری کا کندھے پکڑ لئے۔

''ھیری! یہ تو بہت اچھا ہوا۔ ظاہر ہے کہ ثبوت کو دیکھتے ہوئے وہ تمہیں قصوروار نہیں ٹھہرا سکتے تھے لیکن اس کے باوجود میں یہ اداکاری نہیں کروں گا کہ مجھے......''

لیکن مسٹر ویزلی کی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ عدالت کا دروازہ اسی وقت دوبارہ کھل گیا۔ جیوری کے اراکین ایک ایک کر کے باہر نکلنے لگے۔

’’یہ کیا......؟‘‘ مسٹر ویزلی کا منہ پھٹے کا پھٹا رہ گیا اور پھر انہوں نے دوسروں کو راستہ دینے کیلئے ہیری کو دیوار کی سمت میں پیچھے کھینچ لیا۔ ’’تمہاری سماعت پوری جیوری کے سامنے کی گئی ہے؟‘‘

’’ہاں! مجھے ایسا ہی لگتا ہے......‘‘ ہیری نے آہستگی کے ساتھ کہا۔

ہیری کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک دو جادوگروں نے اپنا سر ہلایا اور میڈم بونز سمیت کچھ نے مسٹر ویزلی سے ’صبح بخیر آرتھر!‘ کہا۔لیکن زیادہ تر لوگ اپنی نظریں پھیر کر چلے گئے۔کارنیلوس اور مینڈک جیسی جادوگرنی تہہ خانے سے سب سے آخر میں باہر نکلے۔فج نے اس طرح اداکاری کی کہ جیسے اس نے دیکھا ہی نہ ہو اور مسٹر ویزلی اور ہیری دیوار کا ہی کوئی حصہ ہوں لیکن جادوگرنی نے ایک بار پھر ہیری کو گھور کر دیکھا۔ پرسی سب کے بعد باہر نکلا۔فج کی طرح اس نے بھی اپنے باپ اور ہیری کو پوری طرح نظر انداز کر دیا تھا۔وہ چرمئی کاغذ کا ایک بڑا رول اور پنکھ والی متعدد قلمیں پکڑے ہوئے قریب سے عجلت میں نکل گیا۔اس نے اپنا سینہ تان رکھا تھا اور ناک اونچی اُٹھا رکھی تھی۔مسٹر ویزلی کے چہرے کی شکنیں تھوڑی سخت ہوگئیں لیکن اس کے علاوہ انہوں نے کوئی ایسا اشارہ نہیں دیا جس سے معلوم ہو پاتا کہ انہوں نے اپنے تیسرے بیٹے کو دیکھا تھا۔

جب جب پرسی نویں درجے کے پڑاؤ کی سیڑھیاں چڑھ کر نظروں سے اوجھل ہوگیا تو مسٹر ویزلی نے ہیری کو آگے کی طرف چلنے کا اشارہ کیا اور بولے۔ ’’میں تمہیں سیدھے گھر لے چلتا ہوں تاکہ تم دوسروں کو یہ خوشخبری سنا سکو۔ مجھے بیتھ نال کے ٹوائلٹ کی طرف بھی تفتیش کرنے جانا ہوگا۔ میں تمہیں راستے میں گھر چھوڑ دوں گا چلو......‘‘

’’ٹوائلٹ کے بارے میں آپ کیا کریں گے؟‘‘ ہیری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔اب اچانک ہر چیز اسے معمول سے پانچ گناہ زیادہ دلچسپ اور لطف آمیز محسوس ہو رہی تھی۔وہ باعزت بری ہو چکا تھا اور وہ اب واپس ہوگورٹس لوٹ رہا تھا......

’’اوہ! یہ ایک آسان سا جادوئی کلمہ ہے۔‘‘ مسٹر ویزلی نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بتایا۔ ’’لیکن نقصان کو ٹھیک کرنا ہی کافی نہیں ہے۔ ہیری! اصل بات تو یہ ہے کہ اس حرکت کے پیچھے جس کسی کا بھی ہاتھ ہے، ماگلوؤں کے ساتھ شرارت کرنا کچھ جادوگروں کو دلچسپ لگتا ہے لیکن یہ کسی زیادہ گہری اور بری چیز کا اشارہ بھی ہوسکتا ہے، اور میں تو......‘‘

مسٹر ویزلی کی بات بیچ میں ادھوری رہ گئی۔وہ نویں پڑاؤ کی راہداری میں پہنچ چکے تھے جہاں کارنیلوس فج ان سے کچھ ہی فٹ کے فاصلے پر ایک لمبے آدمی سے دھیمی آواز میں باتیں کر رہا تھا جس کے بال سنہرے تھے اور چہرہ نوکیلا اور پتلا تھا۔لمبا آدمی ان کے قدموں کی آہٹ سن کر پلٹ گیا۔اس کی بات بھی شاید ادھوری رہ گئی تھی اس کی سرد اور برفیلی بھوری آنکھیں سکڑ کر ہیری کے چہرے پر ٹھہر گئیں۔

’’اوہ اوہ...... پشت بان جادو والا ہیری پوٹر......‘‘ لوسیس ملفوائے نے سرد لہجے میں کہا۔

ہیری کو ایسا لگا جیسے وہ کسی ٹھوس چیز سے ٹکرا گیا ہو۔اس نے جب ان سرد بھوری آنکھوں کو آخری بار دیکھا تو وہ مرگ خور کے

نقاب کے سوراخوں میں سے جھانک رہی تھیں۔اس نے جب اس آدمی کی تمسخراُڑاتی ہوئی آواز آخری بارسنی تھی تب ہیری اندھیرے قبرستان میں تھا اور لارڈ والڈی مورٹ اسے اذیت دے رہا تھا۔ ہیری کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ لوسیس ملفوائے اسے نظریں ملانے کی ہمت کرسکتا تھا۔اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ یہاں جادوئی محکمے میں کھڑا تھا اور کارنیلوس فج اس سے بات چیت کر رہے تھے، جبکہ ہیری نے کچھ ہفتے پہلے ہی فج کو یہ بتادیا تھا کہ ملفوائے مرگ خور ہے......

''پوٹر! وزیراعظم نے ابھی ابھی مجھے بتایا کہ تم خوش قسمتی سے بچ نکلے ہو۔ بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ تم ہر بار بالکل ذراسی جگہ سے رینگ کر بچ نکلتے ہو......کسی سانپ کی طرح......''مسٹر ملفوائے نے دھیمی آواز میں استہزائیہ لہجے میں کہا۔

مسٹر ویزلی نے ہیری کو خبردار کرتے ہوئے اس کے کندھے پکڑ لئے تھے۔

''جی ہاں! آپ صحیح کہتے ہیں، میں بچ نکلنے میں کافی ماہر ہوں۔'' ہیری نے جواب دیا۔

لوسیس ملفوائے نے اپنی نظریں مسٹر ویزلی کی طرف گھمائیں۔

''اور آرتھر ویزلی بھی ہے......آرتھر! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''میں یہاں کام کرتا ہوں!'' مسٹر ویزلی نے روکھے پن سے کہا۔

''یقینی طور پر یہاں تو نہیں؟'' مسٹر ملفوائے نے اپنی بھنویں چڑھا کر مسٹر ویزلی کے پیچھے والے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے تو لگتا تھا کہ تم دوسرے درجے کے پڑاوپر کہیں کام کرتے ہو......تم تو شاید ایسا کام کرتے ہو جس میں تم ماگلوؤں کا سامان اپنے گھر لے جا کر ان پر جادو کے تجربات کرسکو، ہے نا؟''

''ایسا کچھ نہیں ہے......'' مسٹر ویزلی نے جھٹکے سے کہا۔اب ان کی انگلیاں ہیری کے کندھے میں دھنسے جارہی تھیں۔

''ویسے آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟'' ہیری نے لوسیس ملفوائے سے پوچھا۔

''پوٹر! مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں میرے اور وزیراعظم کے بیچ کے نجی معاملے سے آگاہ کرنا چاہئے۔'' مسٹر ملفوائے نے اپنے چوغے کے سامنے والے حصے کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا اور ہیری کو اس کی جیب میں سونے کے سکوں کی کھنکھناہٹ کی آواز سنائی دی۔ ''تم ڈمبل ڈور کے خاص ہو، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم دوسروں سے بھی اسی مہربانی کی توقع رکھو۔ وزیرجادو! اب ہمیں آپ کے دفتر میں چلنا چاہئے......؟''

''بالکل!'' فج نے ہیری اور مسٹر ویزلی کی طرف جلدی سے پشت موڑلی اور بولے۔ ''ادھر سے......لوسیس!''

وہ آہستہ آہستہ باتیں کرتے ہوئے چلے گئے جب تک وہ لفٹ میں گھس کر اوجھل نہیں ہو گئے تب تک مسٹر ویزلی نے ہیری کا کندھا نہیں چھوڑا۔

''اگر اسے واقعی فج سے کوئی کام تھا تو وہ ان کے دفتر کے باہر بیٹھ کر ان کا انتظار کیوں نہیں کر رہا تھا؟'' ہیری نے تشویش بھرے

انداز میں کہا۔''وہ یہاں نیچے کیا کر رہا تھا......؟''

''مجھے تو لگتا ہے کہ وہ چوری چھپے عدالت کی کارروائی دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوگا۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ وہ کافی سنجیدہ تناؤ کا شکار لگ رہے تھے اور مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے کہ کہیں کوئی ان کی باتیں تو سن نہیں رہا ہے۔''وہ یہ پتہ لگانے کی کوشش کر رہا ہوگا کہ تمہیں ہوگورٹس سے نکالا جاتا ہے یا نہیں۔ تمہیں چھوڑنے کے بعد میں ڈمبل ڈور کو اس بات کی خبر کر دوں گا۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ملفوائے ایک بار پھر فج سے میل جول بڑھا رہا ہے......''

''ویسے ان لوگوں کا نجی معاملہ کیا ہو سکتا ہے؟''

''مجھے لگتا ہے کہ وہ چندہ دینے کی کوشش کر رہا ہوگا۔'' مسٹر ویزلی نے غصیلی آواز میں کہا۔''ملفوائے برسوں سے ہر طرح کے کام کیلئے ہاتھ کھول کر چندہ دیتا آ رہا ہے......اس سے وہ اہم ترین افراد سے اپنے تعلقات استوار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے......پھر وہ ان سے بدلے میں اپنے کام نکالتا رہتا ہے......ان قوانین کو نافذ ہونے میں رکاوٹیں کھڑی کرتا ہے جنہیں وہ اپنے لئے خطرہ کا موجب سمجھتا ہے......اوہ! لوسیس ملفوائے کا تعلق تو مرگ خوروں کے گروہ سے بھی تو ہے......''

لفٹ آ گئی۔ یہ خالی تھی، اس میں صرف کاغذی جہاز بھرے ہوئے تھے جو مسٹر ویزلی کے سر کے پاس پھڑ پھڑائے جب انہوں نے اوپر جانے والا بٹن دبایا اور سنہری باڑھ کو پیچھے کھسک کر بند ہوتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے چڑ چڑے انداز میں کاغذی جہازوں کو اپنے ہاتھ کے ہلارے سے پیچھے ہٹایا۔

''مسٹر ویزلی!'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔''اگر فج، ملفوائے جیسے مرگ خوروں سے مل رہے ہیں......اگر وہ اُن سے تنہائی میں مل رہے ہیں تو ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ اس نے فج پر مسخر کرنے والا جادوئی وار کا استعمال نہیں کیا ہوگا......؟''

''ایسا کچھ نہیں ہے ہیری!'' مسٹر ویزلی نے آہستگی سے جواب دیا۔''ہمارے دماغ میں بھی یہ بات آئی تھی لیکن ڈمبل ڈور کو لگتا ہے کہ اس وقت فج اپنے دماغ سے کام کر رہے ہیں......ڈمبل ڈور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کوئی بہت اطمینان کی بات نہیں ہے۔ ہیری! اچھا یہی رہے گا کہ ہم اس بارے میں مزید کوئی بات نہ کریں......''

سنہری باڑھ سرک گئی اور وہ لفٹ سے باہر نکل آئے۔ داخلی راستہ اب قریباً سنسان ہو چکا تھا۔ ایرک نامی جادوگر ایک بار پھر اپنے روزنامہ جادوگر کے پیچھے چھپا بیٹھا تھا۔ وہ سنہری فوارے کو پار کر کے سیدھے نکل گئے لیکن تبھی ہیری کو کچھ یاد آیا۔

''ذرا ٹھہریئے......'' اس نے مسٹر ویزلی سے اور اپنی جیب میں سے پیسے نکال کر وہ اس فوارے کی طرف واپس لوٹ گیا۔ ہیری نے فوارے میں کھڑے جادوگر کے مجسمے کی طرف دیکھا لیکن قریب سے دیکھنے پر وہ اسے تھوڑا کمزور اور احمق محسوس ہوا۔ جادوگرنی کسی مقابلہ حسن میں حصہ لینے والی خوبرو دوشیزہ کی طرح پھیکی مسکان کی طرح مسکرا رہی تھی۔ ہیری جہاں تک غوبلن اور قنطورس کے بارے میں جانتا تھا، اس بات کے بہت ہی کم امکانات ہوں گے کہ وہ کسی بھی جادوگر کی تعظیم میں اتنے احمقانہ انداز میں دیکھ رہے ہوں گے۔

صرف گھریلوخرس کی غلامانہ ذہنیت والانظریہ کسی حد تک صحیح دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کے ہونٹوں پر شرارتی ہنسی تیرنے لگی جب اس نے سوچا کہ ہرمائنی گھریلوخرس کے اس مجسمے کو دیکھ کر کیا کہے گی؟ پھراس نے اپنا بٹوہ پلٹا اور فوارے میں صرف دس گیلن ہی نہیں بلکہ بٹوے میں رکھے سارے پیسے انڈیل دیئے۔

☆☆☆☆

''میں جانتا تھا......'' رون نے ہوا میں مکا تانتے ہوئے چیخ کر کہا۔''تم ہر بار بچ نکلتے ہو۔''

''وہ تمہیں سزا دے ہی نہیں سکتے تھے۔'' ہرمائنی نے کہا جو ہیجان سے بے ہوش ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی، جب ہیری باورچی خانے میں داخل ہوا تھا اور جب وہ اپنی آنکھوں پر ایک کانپتا ہوا ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔''تمہارے خلاف معاملہ تھا ہی نہیں...... ذراسا بھی نہیں!''

''جب تم سب لوگوں کو میرے بچ جانے کا پورا پورا یقین تھا تو پھر اتنی خوشی کا اظہار کیوں ہو رہا ہے۔'' ہیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

مسز ویزلی اپنے ایپرن سے منہ پونچھ رہی تھیں اور فریڈ، جارج اور جینی ناچتے ہوئے تیز آواز میں گارہے تھے۔''وہ بچ گیا...... وہ بچ گیا......وہ بچ گیا......''

''بہت ہو گیا۔ اب خاموش ہو جاؤ......'' مسٹر ویزلی نے زور سے کہا۔ حالانکہ وہ بھی مسکرا رہے تھے۔''سنو سیریس! لوسیس ملفوائے محکمے میں موجود تھا......''

''کیا مطلب......؟'' سیریس نے تیکھے انداز میں پوچھا۔

''وہ بچ گیا......وہ بچ گیا......وہ بچ گیا......''

''تم تینوں چپ ہوتے ہو یا نہیں...... ہاں! ہم نے اسے نویں درجے کے پڑاؤ میں فج کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ پھر وہ دونوں فج کے دفتر کی طرف چلے گئے تھے۔ ڈمبل ڈور کو یہ بات معلوم ہونا چاہئے......؟''

''بالکل......تم فکر مت کرو، ہم انہیں بتا دیں گے......'' سیریس نے کہا۔

''ٹھیک ہے تو اب میں چلتا ہوں۔ بیتھ نال میں ایک قے کرنے والا ٹوائلٹ میرا منتظر ہو گا۔ ماؤلی! مجھے دیر ہو جائے گی۔ مجھے ٹونکس کی جگہ پہرہ بھی دینا پڑے گا لیکن کنگ سلے رات کے کھانے پر آ سکتا ہے......''

''وہ بچ گیا......وہ بچ گیا......وہ بچ گیا......''

''فریڈ، جارج، جینی......بس بہت ہو گیا۔'' مسز ویزلی نے چیخ کر کہا جب مسٹر ویزلی باورچی خانے سے باہر نکل گئے تھے۔ ''ہیری بیٹا! یہاں آ کر بیٹھ جاؤ اور تھوڑا کھانا کھا لو۔ دوپہر ہو چکی ہے، تم نے صبح ناشتہ بھی ٹھیک سے نہیں کیا تھا......''

رون اور ہرمائنی اس کے سامنے بیٹھ گئے۔ وہ اس وقت بڑے خوش دکھائی دے رہے تھے۔ جب سے ہیری گیرم مالڈ پیلس میں

واپس لوٹا تھا تب سے ہی وہ اتنے خوش پہلے کبھی نہیں تھے۔ ہیری بھی بہت اطمینان محسوس کر رہا تھا حالانکہ لوسیس ملفوائے سے ہونے والی مڈ بھیڑ سے اس کی خوشی میں کسی قدر کمی تو واقع ہوئی تھی لیکن اب ایک بار پھر اس کا حوصلہ بڑھ گیا تھا۔ اب اندھیرا مکان تھوڑا خوشنما دکھائی دے رہا تھا اور طبیعت کو بھلا لگ رہا تھا یہاں تک کہ اب کریچر بھی تھوڑا کم بوڑھا اور بدصورت لگا۔ جب اس نے اپنی تھوتھنی جیسی ناک باورچی خانے میں گھسا کر اندر جھانکا کہ اتنا شور کس وجہ سے مچا ہوا ہے؟

''ظاہر ہے اگر ڈمبل ڈور تمہاری طرف سے مقدمے کی پیروی کر رہے تھے تو پھر تمہیں سزا ہو ہی نہیں سکتی تھی۔'' رون نے خوشی سے کلکاریاں بھرتے ہوئے کہا اور سب کی پلیٹوں میں بہت سارے ابلے ہوئے آلو ڈالنے لگا۔

''ہاں انہوں نے بچالیا.....'' ہیری نے چہک کر کہا۔ اسے لگا کہ یہ بات کہنا بہت بچکانہ اور غیر ضروری رہے گی کہ کاش انہوں نے مجھ سے بات کی ہوتی یا میری طرف دیکھا ہوتا......

اور جیسے ہی اس نے یہ بات سوچی، اسی وقت اس کے ماتھے کے نشان میں اتنی بری جلن بھڑکی کہ اسے اپنا ہاتھ اس پر رکھنا پڑا۔

''کیا ہوا ہیری؟'' ہرمائنی نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے جلدی سے پوچھا۔

''میرا نشان......لیکن کوئی بات نہیں......اب تو ایسا اکثر ہوتا ہی رہتا ہے......'' ہیری نے بڑبڑا کر کہا۔

باقی سب لوگوں کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا بلکہ وہ تو کھانے پر بری طرح ٹوٹے پڑے تھے جیسے کئی دنوں سے بھوکے ہوں۔ وہ ہیری کی رہائی پر اس قدر خوشیاں منا رہے تھے کہ شور شرابے کا کہرام مچا ہوا تھا۔ جارج، فریڈ اور جینی اب بھی جھوم جھوم کر گا رہے تھے۔ ہرمائنی تھوڑی فکرمند دکھائی دے رہی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہہ پاتی، رون نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا۔ ''میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ ڈمبل ڈور آج شام کو یقیناً آئیں گے اور ہمارے ساتھ خوشیوں کا جشن منائیں گے۔''

''رون! مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا۔ وہ یقیناً ایسا کچھ نہیں کر پائیں گے کیونکہ وہ آج کل اس قدر مصروف ہیں کہ ان کے پاس گھڑی کی فرصت نہیں ہے......'' مسز ویزلی نے کہا اور ہیری کے سامنے تندوری مرغی کی بڑی پلیٹ رکھ دی۔

''وہ بچ گیا......وہ بچ گیا......وہ بچ گیا......''

''خاموش ہو جاؤ......'' مسز ویزلی گرجتی ہوئی غرائیں۔

☆☆☆☆

اگلے کچھ دنوں تک ہیری یہ محسوس کئے بغیر نہ رہ پایا کہ بارہ نمبر گیرم مالڈ پیلس میں ایک فرد ایسا بھی تھا جو اس کے ہوگورٹس لوٹنے کی بات سے پوری طرح خوش نہیں تھا۔ سیریس نے اس کے باعزت بری ہونے کی خبر پہلی بار سنتے وقت خوشی کا گرم جوش اظہار کیا تھا۔ اس نے ہیری سے بڑھ کر ہاتھ ملایا تھا اور باقی سب کی طرح کھل کر مسکرایا بھی تھا۔ بہر حال، جلد ہی وہ تنگ مزاج اور چڑچڑا سا ہو گیا تھا۔ وہ کم بولنے لگا حتیٰ کہ ہیری سے بھی......اب وہ زیادہ تر بک بیک نامی قشنگر کے ساتھ اپنی ماں کے بیڈروم میں ہی وقت گزارتا

تھا۔

ہیری نے کچھ دنوں بعد تیسری منزل پر ایک بوسیدہ الماری کی صفائی کرتے ہوئے اپنے دل کی بات رون اور ہرمائنی کے سامنے کہہ ڈالی۔ ہرمائنی تو سخت لہجے میں کہا۔ ''تم اس کیلئے خود کو قصوروار مت ٹھہراؤ ہیری! تمہاری جگہ ہوگورٹس میں ہے اور سیریس یہ بات اچھی طرح جانتا ہے۔ میں تو یہ کہوں گی کہ وہ اب زیادہ ہی خودغرض ہوتا جارہا ہے......''

''یہ تھوڑی زیادتی والی بات ہے ہرمائنی!'' رون نے تیوریاں چڑھا کر کہا جب وہ اپنی انگلی پر سختی سے چپکی ہوئی پھپھوندی اتارنے کی کوشش کررہا تھا۔ ''تم بھی تو اس گھر میں اکیلا رہنا نہیں چاہوگی......''

''لیکن وہ اکیلا کہاں ہے؟'' ہرمائنی نے تنک کر کہا۔ ''یہ ققنس کا ہیڈکوارٹر ہے، ہے نا؟ اس نے تو کچھ زیادہ ہی توقعات لگالی تھیں کہ ہیری یہاں پر اس کے ساتھ رہنے آجائے گا......''

''مجھے نہیں لگتا کہ یہ سچ ہے۔'' ہیری نے اپنی صفائی کے کپڑے کو باہر نکال کر کہا۔ ''جب میں نے اس سے پوچھا تھا کہ میں یہاں آ کر اس کے ساتھ رہ سکتا ہوں تو اس نے کوئی صاف جواب نہیں دیا تھا......''

''وہ اپنی توقعات کو بڑھانا نہیں چاہتا ہوگا......'' ہرمائنی نے اپنی ذہانت سے کہا۔ ''اور اسے شاید تھوڑا انجالت بھرا احساس بھی ہو رہا ہوگا کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ اس کے دل کا ایک حصہ درحقیقت یہی توقع باندھے بیٹھا تھا کہ تمہیں سکول سے نکال دیا جائے گا جس کے بعد تم دونوں ایک ساتھ یکجا زندگی جی سکتے ہو......''

''جانے دو ہرمائنی......'' ہیری اور رون نے ایک ساتھ کہا اور ہرمائنی نے اپنے کندھے اچکا دیئے۔

''تمہیں جیسا ٹھیک لگتا ہے، ویسے ہی سوچو! لیکن مجھے کئی بار لگتا ہے کہ رون کی ممی صحیح کہتی ہیں کہ سیریس تم میں اور تمہارے باپ میں فرق نہیں کرپاتا ہے......''

''تو تمہیں لگتا ہے کہ اس کا دماغی توازن کھسک گیا ہے؟'' ہیری تاؤ کھا کر بولا۔

''نہیں! مجھے تو بس یہ لگتا ہے کہ وہ کافی عرصے تک بہت اکیلا رہا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

اسی وقت مسز ویزلی ان کے عقبی دروازے سے بیڈروم میں داخل ہوئیں۔ انہوں نے الماری میں سر ڈال کر جھانکتے ہوئے کہا۔ ''ابھی تک کام پورا نہیں ہوا؟''

''مجھے لگا تھا کہ آپ یہاں پر ہمیں چھٹی دینے کیلئے آئی ہوں گی؟'' رون نے اکتاہٹ سے کہا۔ ''کیا آپ جانتی ہیں کہ ہم یہاں آنے کے بعد سے اب تک کتنی گندگی صاف کرچکے ہیں۔''

''تم تو گروہ کی مدد کرنے کیلئے اس قدر بے تاب ہورہے تھے، اب کیا ہوا؟'' مسز ویزلی نے ہنس کر کہا۔ ''تم کم از کم ہیڈکوارٹر کو رہنے کے قابل بنانے کا کام تو کرہی سکتے ہو۔ ہے نا؟''

''مجھے تو لگتا ہے کہ میں یہاں گھریلو خرس بن کر رہ گیا ہوں۔'' رون نے سر جھکا کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

جب مسز ویزلی انہیں وہاں چھوڑ کر لوٹ گئیں تو ہر مائنی امید بھرے لہجے میں بولی۔

''اچھا ہوا، اب تمہیں پتہ چلا کہ ان کی زندگی کتنی دشوار اور بری ہوتی ہے۔ اب شاید تم ایس پی ای ڈبلیو میں زیادہ فعال ہو جاؤ گے۔ دیکھو! شاید لوگوں کو یہ دکھانا اچھا رہے گا کہ ہر وقت صفائی ستھرائی کرنا کتنا مشکل اور تھکا دینے والا کام ہوتا ہے...... ہم گری فنڈر کے ہال کی صفائی کی معاونت کر سکتے ہیں۔ اس سے ہونے والی آمدنی ایس پی ای ڈبلیو میں جائے گی تا کہ اس سے آگہی اور مالی معاونت دونوں ہی بڑھ جائیں گی......''

''میں سیپو کے بارے میں تمہارا منہ بند رکھنے کیلئے ہر قسم کی امداد کرنا چاہتا ہوں۔'' رون نے چڑچڑے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن اتنی آہستگی کے ساتھ کہ ہیری کے علاوہ کوئی دوسرا اس کی بات نہ سن پائے۔

☆☆☆☆

جیسے جیسے تعطیلات کا اختتام قریب آ رہا تھا اور سکول جانے کی تاریخ نزدیک آ رہی تھی ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ ہوگورٹس جانے کیلئے کچھ زیادہ ہی خواب بننے لگا تھا۔ ہیگرڈ سے دوبارہ ملاقات، کیوڈچ میچ کھیلنے اور جڑی بوٹیوں کے علم کی کلاس کی طرف جانے والی سبزیوں کی کیاری میں سے گزرنے کیلئے وہ کافی بے قرار تھا۔ اس دھول بھرے بوسیدہ گھر کو چھوڑنا ہی بہت اچھی بات رہے گی جہاں آدھی الماریاں اب بھی بند تھیں اور کریچر اندھیرے میں ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ناگوار اور دل جلانے والی باتیں کرتا رہتا تھا حالانکہ ہیری نے سیریس کو یہ نہیں کبھی نہیں بتایا تھا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ والڈی مورٹ کے خلاف بنائے گئے اس ہیڈکوارٹر میں رہنا اتنا آسان، دلچسپ اور جوشیلا ہرگز نہیں تھا جتنا کہ ہیری کو یہاں آنے سے قبل توقع تھی۔ ققنس کا گروہ کے اراکین غیر معمولی طور پر یہاں آتے جاتے رہتے تھے کئی بار وہ رات کے کھانے کیلئے بھی رُک جاتے تھے اور کئی بار وہ سرگوشیوں میں کچھ دیر تک گفتگو بھی کرنے کے بعد فوراً ہی چلے جاتے تھے۔ بہر حال مسز ویزلی نے یہ پختہ تہیہ کر لیا تھا کہ ہیری اور باقی سب لوگ اراکین کی گفتگو بالکل نہ سن پائیں۔ (وسیع سماعتی کانوں سے بھی نہیں) کسی کو بھی، یہاں تک کہ سیریس کو بھی یہ نہیں لگتا تھا کہ ہیری کو پہلی رات کو کچھ بتایا گیا تھا اس سے زیادہ کچھ اور بھی بتانے کی ضرورت ہونا چاہئے۔

چھٹیوں کے آخری دن جب ہیری کپڑوں کی الماری کے اوپر چڑھ کر ہیڈوگ کے پنجرے کی گندگی صاف کر رہا تھا تو رون دو لفافے لے کر بیڈروم میں داخل ہوا۔

''کتابوں کی فہرست آ گئی ہے۔'' اس نے کہا اور کرسی پر کھڑے ہیری کی طرف ایک لفافہ اچھال دیا۔ ''وقت بھی ہو چکا تھا، مجھے تو لگ رہا تھا کہ اس بار وہ لوگ بھول گئے ہوں گے کیونکہ یہ فہرست ہمیشہ جلد ہی آ جاتی تھی......''

ہیری نے گندگی کے آخری ٹکڑے کوڑے والے تھیلے میں بھرے اور تھیلے کو رون کے سر کے اوپر سے اچھال کر کونے میں پڑے

کوڑے دان میں پھینک دیا۔کوڑے دان نے منہ کھول کر تھیلے کو ایک ہی پل میں ہڑپ کر لیا اور پھر زور سے ڈکار لی۔ ہیری نے اپنا لفافہ اُٹھا کر کھولا۔ جس میں دو چرمئی کاغذ موجود تھے۔ ایک میں تو ہمیشہ کی طرح یہ یادداشت موجود تھی کہ سفر کا آغاز یکم ستمبر کو ہوگا جبکہ دوسرے چرمئی کاغذ میں یہ بتایا گیا تھا کہ اسے سال کن کتابوں کی ضرورت ہوگی؟

''صرف دو ہی نئی کتابیں ہیں۔'' اس نے فہرست کو پڑھتے ہوئے کہا۔''میرنڈا گوشاک کی جادوئی کلمات کی کتاب درجہ پنجم اور جادوئی دفاعی نظریات مصنف ولبرٹ سلنک ہارڈ۔''

کڑاک......

فریڈ اور جارج اچانک ہیری کے دائیں طرف نمودار ہوئے۔ اب اسے ان لوگوں کے یوں اچانک نمودار ہونے کی اتنی عادت پڑ چکی تھی کہ وہ کرسی سے گرا تک نہیں۔

''ہم اس بات پر حیران ہو رہے ہیں کہ نصاب میں سلنک ہارڈ کی کتاب کس نے تجویز کی ہوگی؟'' فریڈ نے اپنی بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

''اس کا سیدھا مطلب ہے کہ ڈمبل ڈور کو تاریک جادو سے حفاظت کے فن کے مضمون کیلئے نیا استاد مل گیا ہے......'' جارج نے ہنس کر کہا۔

''ہم نے کچھ ہفتے پہلے وسیع سماعتی کانوں کی مدد سے ممی ڈیڈی کی بات چیت سنی تھی، ان کی باتوں سے لگ رہا تھا کہ اس سال ڈمبل ڈور کو اس مضمون کی پڑھائی کیلئے نئے استاد کو تلاش کرنے میں نہایت دشواری پیش آ رہی تھی......'' فریڈ نے بتایا۔

''اس میں حیرت والی کوئی بات نہیں۔ تم خود ہی دیکھو تو سہی! اس مضمون کو پڑھانے والے پچھلے چار اساتذہ کا کیا انجام ہوا ہے؟'' جارج نے ہنس کر کہا۔

''ایک کو ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے، ایک مر گیا، ایک کی یادداشت ہمیشہ کیلئے ضائع ہوگئی اور ایک تو نو ماہ تک صندوق میں قید کی صعوبت کاٹتا رہا۔'' ہیری نے ان کے نام اپنی انگلیوں پر گنواتے ہوئے کہا۔''ہاں! میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں......''

''تمہیں کیا ہوا ہے، رون؟'' فریڈ نے اچانک تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔ رون نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا۔ رون کسی بت کی مانند ساکت بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور وہ ہوگورٹس سے آئے اپنے خط کو ٹکٹکی باندھے گھورے جا رہا تھا۔

''کیا ہوا؟'' فریڈ نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا اور وہ رون کے کندھے کے اوپر سے جھانک کر اس کے چرمئی کاغذ کو پڑھنے لگا۔ پھر فریڈ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''پری فلیکٹ یعنی مانیٹر......؟'' اس نے چرمئی کاغذ کو بے یقینی سے گھورتے ہوئے کہا۔

جارج اچھل کر قریب پہنچ گیا۔ اس نے رون کے ہاتھ سے لفافہ لے کر اسے الٹ دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس میں سے کوئی سرخ اور سنہری چیز نکل کر جارج کی ہتھیلی پر گر گئی تھی۔

''یہ ناممکن ہے......! ایسا نہیں ہوسکتا......'' جارج سکتے کی کیفیت میں ہکلایا۔

''لگتا ہے کہ کوئی غلطی ہوگئی ہے۔'' فریڈ نے رون سے خط جھپٹتے ہوئے کہا اور اسے روشنی کے سامنے پھیلا کر یوں دیکھنے لگا جیسے وہ اس کے واٹر مارک کا معائنہ کررہا ہو۔ ''جس کا دماغ صحیح انداز میں کام کررہا ہوگا، وہ تو رون کو پری فلکیٹ نہیں بنا سکتا......؟''

جڑواں بھائیوں کا سر ایک ساتھ گھوما اور وہ دونوں ہیری کو گھور کر دیکھنے لگے۔

''ہمیں تو لگ رہا تھا کہ پری فیکٹ تم بنو گے ہیری!'' فریڈ نے ایسے انداز میں کہا جیسے ہیری نے انہیں کسی طرح بے وقوف بنا ڈالا ہو۔

''ہمارا خیال تھا کہ ڈمبل ڈور اس کام کیلئے تمہیں منتخب کریں گے۔'' جارج نے کہا۔

''ہیری! تم جادوگری سہ فریقی ٹورنامنٹ میں جیتے تھے اور باقی امور نے تم نے ہی عبور کئے تھے۔'' فریڈ نے اچنبھے سے کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اس کے شاندار کارنامے اس کے خلاف ثابت ہوئے ہوں گے۔'' جارج نے سر ہلا کر کہا۔

''ہاں ایسا ممکن ہے...... ہاں دوست! تم نے بہت زیادہ مشکلیں پیدا کی ہیں۔ چلو اچھا ہے کم از کم تم نے ایک کی ترجیحات تو درست ہیں۔'' فریڈ نے آہستگی سے کہا۔

وہ ہیری کے پاس آیا اور اس کی کمر پر دھول جمائی جبکہ اس نے رون کو غصے سے دیکھا۔

''پری فیکٹ...... پیارا بچہ رونی اب پری فیکٹ بن گیا......''

''اوہ! ممی تو ہنگامہ کھڑا کردیں گی۔'' جارج کراہتے ہوئے بولا اور اس نے سرخ رنگ کا بیج رون کی طرف اس طرح اچھال دیا جیسے اس سے اسے کوئی بیماری لگ جائے گی۔

رون ابھی تک ساکت و جامد بیٹھا تھا، اس نے بیج ہاتھ میں لے کر ایک پل کیلئے اسے گھورا اور پھر ہیری کی طرف دیکھا جیسے یہ پختہ یقین کرلینا چاہتا ہو کہ یہ اصلی ہی ہے؟ ہیری نے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے بیج لے لیا۔ گری فنڈر فریق کے شیر پر ایک بڑا حرف 'پ' بنا ہوا تھا۔ جب وہ پہلے پہل ہوگورٹس گیا تھا تو اس نے پرسی کے سینے پر اسی طرح کا بیج دیکھا تھا۔

اسی لمحے دروازہ دھڑاک سے کھل گیا۔ ہرمائنی آنکھوں میں آنسو لئے تیزی سے بھاگتی ہوئی کمرے میں آئی۔ اس کے رخسار سرخ اور بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے ہاتھ میں بھی ایک لفافہ پکڑا ہوا تھا۔

''کیا تمہیں...... کیا تمہیں بیج ملا......؟'' وہ فرطِ حیرت سے چیخی۔ وہ ہیری کے ہاتھوں کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھی۔

''میں جانتی تھی...... مجھے بھی...... مجھے بھی......'' اس نے جوشیلے انداز میں جلدی سے کہا اور اپنا لفافہ لہرانے لگی۔

''نہیں...... پری فیکٹ مجھے نہیں رون کو بنایا گیا ہے......'' ہیری نے تیزی سے اس کی تصحیح کر دی اور بیج کو رون کے ہاتھ میں واپس تھما دیا۔

''کیا مطلب......؟''

''ہاں سچ مچ...... پری فیکٹ میں نے نہیں بلکہ رون بنا ہے......'' ہیری نے کہا۔

''رون......؟'' ہرمائنی نے متحیر انداز میں کہا اور اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ ''لیکن...... تمہیں یقین ہے...... میرا مطلب ہے کہ......'' جب رون نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا تو اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا اور وہ خاموش ہو گئی۔

''خط پر میرا نام لکھا ہوا ہے......'' رون نے تنک کر کہا۔

''میں......'' ہرمائنی نے کہا اور وہ پوری طرح حیران دکھائی دے رہی تھی۔ ''میں...... واہ!...... بہت خوب...... شاباش رون...... یہ تو سچ مچ......''

''انہونی بات ہے......'' جارج نے سر ہلاتے ہوئے ہرمائنی کا جملہ پورا کر دیا۔

''نہیں......'' ہرمائنی نے کہا اور اب اس کا چہرہ پہلے سے زیادہ سرخ ہو چکا تھا۔ ''نہیں ایسی بات نہیں...... رون نے بہت سے عمدہ مظاہرے کئے ہیں...... وہ سچ مچ......''

اسی لمحے ان کے پیچھے دروازہ کھلا اور مسز ویزلی کمرے میں داخل ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں دُھلے ہوئے چوغوں کا انبار تھا۔

''جینی نے بتایا ہے کہ بالآخر کتابوں اور نصابی سامان کی فہرستیں آ ہی گئی ہیں......'' انہوں نے تمام لفافوں پر نظر ڈالتے ہوئے کہا اور پلنگ پر کپڑے رکھ کر انہیں دو ڈھیروں میں الگ الگ کرنے لگیں۔ ''تم مجھے اپنے اپنے سامان کی فہرستیں دے دینا۔ میں آج دوپہر کو لیکی کالڈرن جا کر جادوئی بازار سے سب کیلئے کتابیں اور سامان لے آؤں گی۔ اس دوران تم اپنا اپنا سامان پیک کر لینا۔ رون مجھے تمہارے لئے پاجامے لانے پڑیں گے۔ یہ تو چھ انچ چھوٹے چھوٹے ہو گئے ہیں۔ مجھے یقین نہیں ہوتا ہے کہ تم کتنی تیزی سے لمبے ہوتے جا رہے ہو...... تمہیں کون سے رنگ کے پاجامے چاہئیں؟''

''اس کیلئے تو سرخ اور سنہرے رنگ کے ہی پاجامے لائیں جو اس کے بیج کے ساتھ میل کھائیں......'' جارج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کس سے میل کھائیں؟'' مسز ویزلی نے کلیجی رنگ کی جرابوں کو تہ لگا کر رون کے چوغوں کے ڈھیر پر رکھتے ہوئے بے دھیانی سے کہا۔

''اس کے بیج سے......'' فریڈ نے اس طرح کہا جیسے بری بات جلدی جلدی کہہ دینا چاہتا ہو۔ ''اس کے پری فیکٹ کے پیارے، چمکتے اور نئے بیج کے ساتھ......''

فریڈ کے لفظوں کو سمجھنے میں مسز ویزلی کو ایک پل کی دیر لگی کیونکہ وہ پاجاموں کے بارے میں سوچنے میں مگن تھیں۔

''اس کے......لیکن......رون تم کیسے......؟''

رون نے جب اپنا بیج اوپر اُٹھا کر دکھایا تو ان کے منہ سے ہرمائنی کی طرح چیخ نکل گئی۔

''مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔ اوہ رون! کتنی شاندار خوشخبری ہے، پری فیکٹ......اب تو خاندان میں سبھی پری فیکٹ بن چکے ہیں......!''

''فریڈ اور میں کون ہیں...... پڑوسی؟'' جارج نے غصے سے کہا جب ان کی ماں نے اسے ایک طرف ہٹایا اور اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کو خوشی سے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔

''ذرا ٹھہرو تو سہی......تمہارے ڈیڈی کو تو یہ خبر ملنے دو۔ رون مجھے تم پر بہت ناز ہے۔ کتنی شاندار خبر ہے، تم بھی بل اور پرسی کی طرح ہیڈ بوائے بن سکتے ہو۔ یہ تو پہلا قدم ہے۔ اوہ! اتنی پریشانیوں کے بعد گھر میں کتنی شاندار خبر آئی ہے۔ میں تو خوشی سے پاگل ہو رہی ہوں......اوہ میرا رونی!'' مسز ویزلی کا چہرہ خوشی کے آنسوؤں سے بھیگ رہا تھا۔

فریڈ اور جارج ان کے پیچھے تیز تیز آہیں بھر رہے تھے لیکن مسز ویزلی نے ان کی طرف بالکل دھیان نہیں دیا۔ انہوں نے رون کو اپنی بانہوں کے حصار میں لے کر گلے سے لگا کر پوری طاقت سے بھینچ ڈالا اور اس کے پورے چہرے کی بلائیں لینے لگیں جو اب اس چمکتے ہوئے سرخ بیج سے کہیں زیادہ سرخ ہو چکا تھا۔

''اوہ ممی......نہیں نا......ممی چھوڑیں بھی......اوہ نہیں......'' وہ بڑبڑاتا رہا اور انہیں خود سے دور ہٹانے کی کوشش کرنے لگا۔

بالآخر انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور ہانپتے ہوئے بولیں۔ ''اچھا! تو تمہیں کون سی چیز دیں؟ ہم نے پرسی کو الّو دیا تھا لیکن تمہارے پاس تو الّو پہلے سے ہی ہے۔''

''آپ کا کیا مطلب ہے؟'' رون نے حیرانگی سے پوچھا۔ اس کے چہرے پر ایسا تاثر پھیل گیا جیسے اسے اپنے کانوں پر سچ مچ یقین نہ آ رہا ہو۔

''تمہیں اس کیلئے انعام ملنا چاہئے۔'' مسز ویزلی نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔ ''نئی تقریباتی پوشاک کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟''

''ہم نے اسے پہلے ہی کچھ نئی پوشاکیں دلوا دی ہیں۔'' فریڈ نے چڑ کر کہا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اب اسے اپنی دریا دلی پر افسوس ہو رہا ہو۔

''یا پھر نئی کڑاہی......؟ چارلی کی پرانی کڑاہی میں تو زنگ لگ چکا ہے یا پھر ایک نیا چوہا......تمہیں سکے برز بہت پسند تھا نا......'' مسز ویزلی لگاوٹ بھرے انداز میں بولیں۔

''ممی!'' رون نے امید بھری آواز کے ساتھ کہا۔'' کیا مجھے نیا بہاری ڈنڈا مل سکتا ہے؟''

مسز ویزلی کا چہرہ تھوڑا سخت پڑ گیا، بہاری ڈنڈا کافی مہنگا تھا۔

''بہت عمدہ نہیں......بس......بس اس بار ایک نیا......'' رون نے جلدی سے کہہ دیا۔

مسز ویزلی جھجکیں اور پھر مسکرا دیں۔

''ٹھیک ہے۔ تمہیں نیا بہاری ڈنڈا دلوا دیں گے......اچھا اگر مجھے نیا بہاری ڈنڈا ابھی خریدنا ہے تو ابھی جادوئی بازار کیلئے نکلنا پڑے گا، میں تم سب سے بعد میں ملتی ہوں......چھوٹا رونی! پری فیکٹ......اور تم سب لوگ اپنے صندوق پیک کرنا مت بھولنا......پری فیکٹ......اوہ! میں تو بوکھلا ہی گئی ہوں......'' مسز ویزلی خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں۔

انہوں نے بڑھ کر رون کو ایک بار پھر گلے سے لگایا اور اس کا چہرہ چوم لیا۔ پھر زور سے سانس کھینچی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئیں۔

فریڈ اور جارج نے ایک دوسرے کی طرف گھور کر دیکھا۔

''رون! اگر ہم تمہیں نہ چومیں تو کیا تمہیں یہ برا تو نہیں لگے گا......؟'' فریڈ نے مصنوعی ہیجان انگیز لہجے میں کہا۔

''ویسے اگر تم چاہو تو ہم تمہیں سلام تو کر ہی سکتے ہیں۔'' جارج نے مؤدب انداز میں کہا۔

''تم دونوں چپ رہو......'' رون نے ان کی طرف تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''ورنہ کیا؟......ہمیں سزا دو گے؟'' فریڈ نے اپنے چہرے پر ایک کٹیلی مسکراہٹ لاتے ہوئے غرا کر کہا۔

''وہ ذرا اس کی کوشش تو کر کے دیکھے، قسم سے بڑا مزہ آئے گا۔'' جارج چہک کر بولا۔

''اگر تم دونوں نے اپنی غلط حرکتیں بند نہ کیں تو وہ تمہیں سزا بھی دے سکتا ہے۔'' ہرمائنی نے غصے سے چڑتے ہوئے بولی۔

فریڈ اور جارج زور زور سے ہنسنے لگے۔

''چھوڑو بھی ہرمائنی......'' رون بڑبڑا کر بولا۔

''اب ہمیں پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑے گا جارج!'' فریڈ نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔'' اب تو یہ دونوں ہی ہمارے پیچھے پڑ گئے ہیں......''

''ہاں! ایسا ہی لگتا ہے جیسے ہمارے قوانین توڑنے اور شرارتوں کے دن اب گنے جا چکے ہیں۔'' جارج نے سر ہلا کر مصنوعی افسردگی کے ساتھ کہا۔

پھر ایک زوردار کڑاک کی آواز کے ساتھ جڑواں بھائی غائب اُڑان بھر گئے۔

''یہ دونوں تو بس......'' ہرمائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے اوپر چھت کو گھورتے ہوئے کہا جبکہ دوسری منزل سے یعنی فریڈ اور

جارج کے اوپر والے کمرے سے زور زور سے قہقہے لگانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ''ان کی بات پر مت دو، رون! وہ دونوں جل رہے ہیں......''

''مجھے نہیں لگتا کہ وہ جل رہے ہیں......'' رون نے حسرت بھری نظروں سے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہ شروع سے کہتے ہیں کہ صرف ضرورت سے زیادہ شریف بچے ہی پری فیکٹ بنتے ہیں...... پھر بھی......'' اس نے خوشی کا برملا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''انہیں کبھی نیا بہاری ڈنڈا نہیں ملا۔ کاش میں ممی کے ساتھ جا کر خود اپنے لئے بہاری ڈنڈا پسند کر پاتا...... وہ کبھی نیمبس سیریز کا بہاری ڈنڈا نہیں خرید پائیں گی لیکن بازار میں نیا کلین سویپ بہاری ڈنڈا آیا ہے۔ وہ بہت اچھا رہے گا...... ہاں! میں جا کر انہیں بتا دیتا ہوں کہ مجھے کلین سویپ بہاری ڈنڈا اچھا لگتا ہے تا کہ وہ اسے ہی خرید لائیں......''

وہ بھاگ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور ہیری اور ہرمائنی کو تنہا چھوڑ گیا۔ نہ جانے کیوں ہیری، ہرمائنی کی طرف نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ اپنے پلنگ کی طرف مڑا اور اس نے دُھلے ہوئے چوغوں کا وہ انبار اُٹھا لیا جو مسز ویزلی وہاں چھوڑ گئی تھیں۔ پھر وہ انہیں لے کر اپنے صندوق کی طرف بڑھنے لگا۔

''ہیری......'' ہرمائنی نے دھیمے انداز میں کہا۔

''اوہ میں تو بھول ہی گیا تھا...... بہت بہت مبارک ہو ہرمائنی!'' ہیری نے اتنی دلکشی سے کہا کہ اس کی آواز بڑی عجیب لگ رہی تھی بہرحال، اس نے ہرمائنی کی طرف نہیں دیکھا۔ ''شاندار...... پری فیکٹ...... بہت شاندار......''

''شکریہ ہیری!'' ہرمائنی نے کسی قدر شرما کر کہا۔ ''ہیری!...... کیا میں ہیڈوگ کا استعمال کر سکتی ہوں؟ مجھے اپنے ممی ڈیڈی کو یہ خبر دینا ہے۔ وہ سچ مچ بہت خوش ہوں گے...... میرا مطلب ہے کہ وہ پری فیکٹ بننے کا مطلب اچھی طرح جانتے ہیں......''

''ہاں! کیوں نہیں...... مجھے کوئی اعتراض نہیں......'' ہیری نے اب بھی اسی سنجیدہ کھوکھلی آواز میں کہا جو اس کی معمول کی آواز سے بہت الگ تھلگ تھی۔ ''ہیڈوگ لے لو......''

وہ اپنے صندوق پر جھکا۔ اس کی تہہ میں چوغوں کو پھیلا کر رکھنے لگا اور پھر کسی چیز کی تلاش کی اداکاری کرنے لگا۔ اس دوران ہرمائنی کپڑوں کی الماری کی طرف بڑھی اور اس نے ہیڈوگ کو پکار کر نیچے بلا لیا۔ کچھ ہی پل بعد ہیری کو دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی لیکن وہ جھکے جھکے ہی سنتا رہا۔ اسے صرف دیوار پر لٹکی ہوئی خالی تصویر کے کھی کھی کرنے اور کونے میں پڑے کوڑے دان کے بے ہنگم انداز میں کھانسنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

وہ سیدھا کھڑا ہوا اور پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھنے لگا۔ ہرمائنی اور ہیڈوگ جا سکے تھے۔ ہیری نے تیزی سے آگے کی طرف بڑھا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ پھر وہ بوجھل قدموں کے ساتھ اپنے پلنگ کے پاس واپس لوٹا اور اس پر دھم سے بیٹھ گیا۔ وہ کپڑوں کی الماری کے نچلے حصے کو گھورنے لگا لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ وہ تو خلا میں گھور رہا تھا......

وہ یہ بات تو بالکل ہی بھول گیا تھا کہ پانچویں سال کی پڑھائی میں پری فیکٹ کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ وہ ہوگورٹس سے نکالے جانے کے اندیشوں سے اتنا گھرا ہوا تھا کہ اسے یہ خیال ہی نہ رہا تھا کہ الّو منتخب طلباء کے پاس بیجز لے کر آ رہے ہوں گے لیکن اگر اسے یاد ہوتا...... اگر اس نے اس کے بارے میں سوچا ہوتا...... تو اسے کیا امید ہوتی ؟

'یہ تو کبھی نہیں......' اس کے دماغ کے کسی گوشے سے ایک دھیمی اور سچی آواز گونجی۔

ہیری نے اپنا چہرہ بھینچ لیا اور اسے دونوں ہاتھوں کے پیچھے چھپا لیا۔ وہ خود سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔ اگر اسے معلوم ہوتا کہ پری فیکٹ کا بیج آنے والا ہے تو اسے یہ امید ہوتی کہ وہ رون کے پاس نہیں بلکہ اس کے پاس آئے گا؟ کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ بھی ڈریکو ملفوائے جتنا ہی متکبر ہے؟ کیا وہ بھی خود کو باقی لوگوں سے افضل سمجھتا ہے؟ کیا اسے واقعی یہ یقین تھا کہ وہ رون کی بہ نسبت زیادہ اچھا ہے......؟

'نہیں......' دھیمی آواز نے اس کے خیالوں کی نفی کرتے ہوئے کہا۔

کیا یہ سچ ہے؟ ہیری نے سوچا اور مضطرب انداز میں اپنے جذبات کا جائزہ لینے لگا۔

'میں کیوڈچ میں زیادہ اچھا ہوں لیکن میں باقی کسی کام میں زیادہ اچھا نہیں ہوں۔' من کی آواز نے آہستگی سے کہا۔

ہیری نے سوچا کہ یہ بالکل سچ تھا کہ وہ پڑھائی میں رون سے زیادہ اچھا نہیں رہا تھا لیکن پڑھائی کے علاوہ باقی کاموں میں؟ ان حیرت انگیز معاملات میں جو ہوگورٹس میں اس نے، رون اور ہرمائنی نے مل کر انجام دیئے تھے اور سکول سے باہر نکالے جانے سے بھی بڑے خطرات اسی نے اُٹھائے تھے؟

'ان سب کارناموں کی انجام دہی میں زیادہ تر رون اور ہرمائنی بھی تو اس کے ساتھ تھے۔' اس کے من کی آواز نے ہنس کر کہا۔

'ہر وقت تو نہیں......' ہیری نے خود سے بحث کرتے ہوئے سوچا۔ وہ میرے ساتھ کیورل کے ساتھ تو نبرد آزما نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے نوجوان رڈل اور تہہ خانے کے بھیانک اژدہے سے مقابلہ تو نہیں کیا تھا، جس رات سیریس بھاگا تھا، اس رات انہوں نے روح کھچڑوں کو دور نہیں بھگایا تھا، جس رات والڈی مورٹ کی واپسی ہوئی تھی، اس رات وہ لوگ تو ساتھ قبرستان میں نہیں تھے......

پھر اس کے دماغ میں اسی طرح کے سرد طوفان کے جھکڑ چلنے لگے جیسے گیرم مالڈ پیلس میں آنے والی رات کو ہوا تھا۔ ہیری نے غصے کے عالم میں سوچا۔ میں نے یقینی طور پر زیادہ اہم اور نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں۔ میں نے دونوں سے زیادہ اونچی سطح کے کارنامے کئے ہیں......

من کی آواز نے تلخی سے کہا۔ 'لیکن ڈمبل ڈور پری فیکٹ کا انتخاب خطرناک کارناموں کو مدنظر رکھ کر تو نہیں کرتے ہوں گے...... شاید وہ کسی دوسرے معیار پر پری فیکٹ منتخب کرتے ہوں گے...... رون میں ایسی تو کوئی بات ہوگی جو تم میں نہیں ہے......'

ہیری نے اپنی آنکھیں کھولیں اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں الماری کے پیروں کی طرف دیکھا۔ اسے فریڈ اور جارج کی بات یاد آ گئی......'جس کا دماغ صحیح طور پر کام کرتا ہوگا، وہ رون کو پری فیکٹ نہیں بنا سکتا......'

ہیری آہستگی سے ہنسا لیکن ایک ہی پل بعد اس کی خوشی ناراضگی میں بدل گئی۔

رون نے تو ڈمبل ڈور سے نہیں کہا تھا کہ وہ اسے پری فیکٹ بنا دیں۔ اس میں رون کی کوئی غلطی نہیں تھی اور ہیری تو رون کا سب سے اچھا دوست ہے، کیا وہ اس معمولی سی بات پر اپنا منہ بسور لے گا کہ اسے بیج کیوں نہیں ملا؟ کیا وہ اس وجہ سے رون کی عدم موجودگی میں اس کے جڑواں بھائیوں کے ساتھ مل کر اس کی ہنسی اُڑائے گا اور رون کی خوشی کم کر دے گا جبکہ وہ زندگی میں پہلی بار کسی معاملے میں ہیری سے سبقت لے گیا تھا......

اسی لمحے ہیری نے سیڑھیوں پر قدموں کی چاپ سنی۔ جب رون دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو ہیری کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی عینک درست کی اور مسکرایا۔

''ابھی ابھی ممی کو پکڑ لیا......'' رون نے خوش ہو کر کہا۔ ''وہ کہتی ہیں کہ اگر وہ لا سکیں تو کلین سویپ ہی میرے لئے لائیں گی......''

''بہت شاندار......رون!'' ہیری نے کہا۔ اسے یہ جان کر بڑا اطمینان نصیب ہوا کہ اب اس کی آواز میں مصنوعیت کی جھلک بالکل نہیں تھی۔ ''بہت بہت مبارک ہو، رون......دوست!''

رون کے چہرے کی مسکراہٹ کافور ہو گئی۔

''میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ میں پری فیکٹ بن جاؤں گا!'' اس نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں نے تو سوچا کہ پری فیکٹ تم ہی بنو گے......''

''نہیں......میں نے پہلے ہی بڑی مصیبتیں کھڑی کر دی ہیں......'' ہیری نے فریڈ کی بات کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں......شاید یہی بات ہوگی......چلو! اب اچھا یہی رہے گا کہ ہم اپنے صندوق کی طرف دھیان دیں اور ممی کے لوٹنے سے اپنی تیاری مکمل کر لیں......ہے نا؟'' رون نے کہا۔

بڑی عجیب بات تھی کہ یہاں آنے کے بعد ان کا سامان بہت زیادہ بکھر گیا تھا۔ پورے گھر میں سے کتابیں اور باقی سامان چن چن کر اپنے کمرے میں لانے اور اسے صندوق میں رکھنے میں دوپہر ڈھلنے لگی۔ ہیری نے کنکھیوں سے دیکھا کہ رون اپنے پری فیکٹ کے بیج کو چاروں طرف رکھ رکھ کر دیکھ رہا تھا۔ اس نے اسے پہلے اپنے پلنگ کے پاس پڑی تپائی پر رکھا پھر اپنی جینز پینٹ کی جیب میں رکھ لیا پھر اسے نے اسے باہر نکال کر تہہ کئے ہوئے چوغے پر رکھا جیسے دیکھنا چاہتا ہو کہ سیاہ چوغے پر سرخ بیج کیسا دکھائی دیتا ہے؟ بالآخر جب فریڈ اور جارج نے آ کر یہ تجویز پیش کی کہ وہ اس بیج کو اس کے ماتھے پر چسپاں کرنے والے جادوئی کلمے کے استعمال سے چپکا دیں گے تو تب جا کر رون نے اسے کلیجی رنگ کی جرابوں میں بڑے پیار سے لپیٹ کر اپنے صندوق میں بند کر دیا۔

مسز ویزلی شام چھ بجے جادوئی بازار سے خریداری کر کے لوٹیں۔ ان کے ہاتھوں میں کتابوں کے علاوہ ایک لمبا پیکٹ بھی تھا جو موٹے خاکی کاغذ میں لپٹا ہوا تھا۔ رون نے بڑی حسرت سے وہ بڑا پیکٹ ان کے ہاتھوں سے لے لیا۔

''تم اسے ابھی مت کھولنا۔ آج شام کھانے پر کچھ لوگ آرہے ہیں، میں چاہتی ہوں کہ تم سبھی لوگ نیچے آکر میرا ہاتھ بٹاؤ......'' مسز ویزلی نے کہا۔

لیکن جونہی مسز ویزلی نظروں سے اوجھل ہوئیں۔ رون نے سرعت کے ساتھ لپک کر کاغذ پھاڑا اور اپنا نیا بہاری ڈنڈا باہر نکال کر اسے ہر زاویئے سے غور غور سے دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر خوشی کے فاتحانہ جذبات رقص کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

نیچے ڈائننگ روم میں مسز ویزلی نے کھانے پینے کے سامان سے لدی میز کے اوپر ایک سرخ بینر لٹکا دیا جس پر بڑے الفاظ میں لکھا تھا......

نئے پری فیکٹ......رون اور ہرمائنی......کو نیک تمناؤں بھری مبارک!

ہیری کو یہ احساس ہوا کہ پوری تعطیلات میں وہ پہلے کبھی اتنا خوش نہیں دکھائی دیا تھا۔ جب ہیری، رون، ہرمائنی، فریڈ، جارج اور جینی ڈائننگ روم میں پہنچے تو مسز ویزلی بولیں۔

''میں نے سوچا کہ کیوں نہ بیٹھ کر ڈنر کرنے کے بجائے ایک چھوٹی سی تقریب کا اہتمام کر لیا جائے۔ رون! تمہارے ڈیڈی اور بل راستے میں ہیں۔ میں نے ان دونوں کے پاس الّو سے خبر بھیج دی تھی اور وہ بے حد خوش ہیں......'' انہوں نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

فریڈ نے اپنی آنکھیں گول گول انداز میں گھما لیں۔

سیریس، لوپن، ٹونکس اور کنگ سلے پہلے سے وہاں موجود تھے۔ کچھ ہی دیر میں میڈ آئی موڈی بھی ٹھک ٹھک کرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے، جب ہیری بٹر بیئر پینے میں مگن تھا۔

''اوہ الیسٹر! مجھے خوشی ہوئی کہ آپ آگئے۔'' مسز ویزلی نے چہکتے ہوئے کہا جب میڈ آئی نے اپنا سفری چوغہ اتار کر ہینگر پر ڈالا۔ ''ہمیں کافی دنوں سے آپ کی مدد کی ضرورت درپیش تھی......کیا آپ ڈرائنگ روم والی مطالعے کی میز کے اندر دیکھ کر بتا سکتے ہیں کہ اس میں کیا چھپا ہوا ہے؟ ہم نے اسے ابھی تک اس لئے نہیں کھولا کہ کہیں اس کے اندر کوئی نقصان دہ چیز نہ ہو......''

''یہ تو معمولی سی بات ہے، ماؤلی......''

موڈی کی نیلی آنکھ اوپر کی طرف گھومی اور باورچی خانے کی چھت کو گھورنے لگی۔

''ڈرائنگ روم......'' وہ پتلی کو سکوڑتے ہوئے غرائے۔ ''کون سی والی میز ماؤلی؟ اوہ ہاں! وہ مجھے دکھائی دے رہی ہے......ہاں ایک چھلاوہ ہے......ماؤلی! کیا تم چاہتی ہو کہ میں اسے اوپر جا کر وہاں سے نکال دوں......؟''

''نہیں نہیں! اس کی ضرورت نہیں ہے، میں اس کام کو بعد میں دیکھ لوں گی۔'' مسز ویزلی نے جلدی سے کہا۔ ''آپ اپنا مشروب

لیں۔ دراصل ہم چھوٹی سی خوشی منا رہے ہیں......'' انہوں نے سرخ بینر کی طرف اشارہ کیا۔''خاندان میں چوتھا پری فیکٹ......''
انہوں نے ایک بار پھر پیار بھری نظروں سے رون کو دیکھا۔

''پری فیکٹ......اوہ خوب!'' موڈی غرائے۔ان کی قدرتی آنکھ رون پر جم گئی لیکن جادوئی آنکھ گھوم کر سر کے عقبی طرف پہنچ گئی تھی۔ ہیری کو یہ اذیت ناک احساس ہوا کہ وہ آنکھ یقیناً اسے ہی گھور رہی تھی۔ وہ سیریس اور لوپن کی طرف چل دیا۔

''شاندار......'' موڈی نے کہا جواب بھی اپنی قدرتی آنکھ سے رون کو گھور رہے تھے۔''مرکزی اختیارات کے حامل لوگ ہمیشہ اپنی طرف بڑھنے والی مشکلات کو برداشت کرتے ہیں لیکن ڈمبل ڈور شاید یہ مانتے ہیں کہ تم زیادہ تر جادوئی واروں کو برداشت کر سکتے ہو، ورنہ انہوں نے تمہیں پری فیکٹ نہیں بنایا ہوتا......''

رون معاملے کے اس پہلو سے تھوڑا حیران رہ گیا لیکن اس کے باپ اور بھائی کی آمد کے باعث وہ جواب دینے کی مشکل سے بچ گیا۔ مسز ویزلی اتنی خوش تھیں کہ انہوں نے یہ شکایت نہ کی کہ وہ منڈنگس کو ساتھ کیوں لائے تھے؟ منڈنگس ایک لمبا اوورکوٹ پہنے ہوئے تھا جو عجیب جگہوں پر تھوڑا ابھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنا اوورکوٹ اتار کر موڈی کے سفری چوغے کے پاس رکھے ہوئے ہینگر پر لٹکایا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اس خوشخبری پر تو تھوڑی مبارکباد ہو جانا چاہئے۔'' مسٹر ویزلی نے جھومتے ہوئے کہا جب سب لوگوں نے اپنے اپنے مشروب کے پیالے اُٹھا لئے۔ انہوں نے بھی اپنا پیالہ اُٹھایا۔''گری فنڈر کے نئے پری فیکٹوں رون اور ہرمائنی کے نام......''

رون اور ہرمائنی مسکرانے لگے جب اب نے ان کے نام پر ایک گھونٹ پیا اور پھر ان کیلئے تالیاں بجائیں۔

''میں کبھی پری فیکٹ نہیں بنی......'' ٹونکس نے ہیری کی پشت سے کہا جب وہ سب لوگ اپنا اپنا کھانا لینے کیلئے ڈنر کی میز کی طرف بڑھے۔ آج اس کے بال ٹماٹر جیسے سرخ اور کمر تک لمبے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ جینی کی بڑی بہن لگ رہی تھی۔''میرے فریق کی منتظم کا کہنا تھا کہ مجھ میں کئی نمایاں خوبیوں کی کمی ہے......''

''مثلاً......'' جینی نے چہک کر پوچھا جو ایک بھنا ہوا آلو اپنی پلیٹ میں ڈال رہی تھی۔

''جیسے خود پر قابو رکھنے کی قوت برداشت......'' ٹونکس نے ہنس کر کہا۔

جینی بھی جواب میں ہنس پڑی۔ ہرمائنی کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے یہ سمجھ میں نہ آ پایا ہو کہ وہ اس بات پر ہنسے یا نہ ہنسے...... اس کے بجائے اس نے بٹر بیئر کا ایک بہت بڑا گھونٹ پی لیا جو اس کے حلق میں پھنس گیا۔

''اور تم سیریس......؟'' جینی نے بے تکلفی سے ہرمائنی کی پشت تھپتھپاتے ہوئے پوچھا۔

سیریس ہیری کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا جینی کی بات سن کر وہ بھونکنے جیسی ہنسی ہنسا۔

''کوئی بھی مجھے پری فیکٹ نہیں بنا سکتا تھا کیونکہ جیمس کے ساتھ سزا کاٹنے میں زیادہ وقت گزرتا تھا۔ لوپن اچھا لڑکا تھا اس لئے

پری فیکٹ کا بیج اسے ہی ملا......'' سیریس نے کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور کو یہ امید رہی ہوگی کہ میں اپنے سب سے اچھے دوستوں پر تھوڑا قابو رکھ پاؤں گا۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں اس کام میں بری طرح ناکام رہا۔'' لوپن نے ہنستے ہوئے کہا۔

ہیری کے دل و دماغ پر چھائے غم و غصے کے بادل یکلخت چھٹ گئے۔ اس کے والد بھی تو پری فیکٹ نہیں تھے۔ اچانک تقریب زیادہ خوشنما محسوس ہونے لگی۔ اس نے اپنی پلیٹ بھری اور اب وہ کمرے میں موجود ہر فرد سے دوگنی سرشاری کا اظہار کرنے لگا۔

رون ہر سننے والے کو اپنے نئے بہاری ڈنڈے کی خوبیاں گنوا رہا تھا۔

''دس سیکنڈ میں ستر کی رفتار پکڑ لیتا ہے۔ یہ برا نہیں ہے ہے نا؟ ذرا سوچو کہ کومیٹ 290 صفر سے صرف ساٹھ کی ہی رفتار پکڑ پاتا ہے اور وہ بھی تب جب ہوا موافق سمت میں چل رہی ہو۔ کون سے بہاری ڈنڈے میں یہ صاف لکھا کہ......''

ہرمائنی بہت سنجیدگی سے لوپن کے ساتھ گھریلو خرسوں کے حقوق کے بارے میں بحث کر رہی تھی اور انہیں اپنے خیالات سے مستفید کر رہی تھی۔

''میرا مطلب ہے کہ یہ تو اسی طرح کی ناانصافی ہوئی جیسے بھیڑیائی انسانوں کو معاشرتی حیثیت سے الگ کر دینا ہے نا؟ اس بات کی اصلی جڑ تو یہ ہے کہ جادوگر خود کو باقی تمام مخلوقات سے زیادہ بلند تر سمجھتے ہیں......''

مسز ویزلی اور بل کی بحث کا موضوع پرانا ہی تھا جو بل کے لمبے بالوں سے جڑا ہوا تھا۔

''...... یہ اب ہاتھ سے نکل رہے ہیں اور تم اتنے اچھے دکھائی دیتے ہو۔ چھوٹے بال تمہاری شخصیت کے ساتھ زیادہ اچھے لگیں گے۔ ہے نا ہیری!''

''اوہ...... معلوم نہیں!'' ہیری نے جلدی سے کہا جو اس معاملے میں رائے طلب کئے جانے پر چونک پڑا تھا۔ وہ فریڈ اور جارج کی سمت میں بڑھ گیا جو منڈنگس کے ساتھ ایک کونے میں کھڑے بات چیت کرنے میں مشغول تھے۔ ہیری کو دیکھتے ہی منڈنگس خاموش ہو گیا لیکن فریڈ نے آنکھ مارتے ہوئے ہیری کو قریب آنے کا اشارہ کیا۔

''ہیری سے پردے والی کوئی بات نہیں ہے...... ہم ہیری پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ وہ ہمارا مالی مددگار بھی ہے......'' فریڈ نے منڈنگس کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''دیکھو تو سہی ڈِنگ ہمارے لئے کیا لایا ہے؟'' جارج نے اپنی ہتھیلی پھیلا کر ہیری کے سامنے کر دی۔ اس میں رکھی چیزیں مرجھائی ہوئی کالی پھلیوں جیسی لگ رہی تھیں حالانکہ وہ ہل جل نہیں رہی تھیں لیکن ان سے ہلکی کھڑ کھڑ کی آواز آ رہی تھی۔

''زہریلے تانتا کولا کے بیج......'' جارج نے وضاحت کی۔ ''ہمیں بیمار گھڑ ٹافیوں کیلئے ان کی ضرورت تھی لیکن درجہ ج کی پابندی ہونے کی وجہ سے ان کی خرید و فروخت پر ممانعت ہے۔ اسی لئے ہمیں تھوڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔''

''ڈِنگ پورے سامان کے دس گیلن......'' فریڈ نے خالص کاروباری انداز میں کہا۔

''تمہیں معلوم ہے، انہیں یہاں تک لانے میں مجھے کتنی مشکل پیش آئی ہے؟'' منڈنگس نے منہ بسورتے ہوئے کہا اور اس کی دھنسی ہوئی سرخ آنکھیں پھیل گئیں۔ ''نہیں نہیں لڑکو! میں بیس گیلن سے ایک نٹ بھی کم نہیں لوں گا......''

''ڈِنگ تم بہت عمدہ مذاق کر لیتے ہو۔'' فریڈ نے چہکتے ہوئے کہا۔

''ہاں! اس کا سب سے اچھا مذاق یہ تھا کہ اس نے گانٹھ دار قلموں کے ایک تھیلے کے بدلے میں چھ سکل مانگے تھے......'' جارج نے جلدی سے کہا۔

''ذرا دھیان سے......'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے انہیں ہوشیار کیا۔

''کیا ہوا؟'' فریڈ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ممی کو تو پرفیکٹ رون کو پیار کرنے سے ہی فرصت نہیں ہے۔ ہماری طرف کسی کا دھیان نہیں ہے......''

''لیکن موڈی کی جادوئی آنکھ تم پر پڑ سکتی ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

منڈنگس یہ سن کر گھبرا گیا اور اس نے جلدی سے عقبی طرف دیکھا۔

''تم صحیح کہتے ہو...... ٹھیک ہے لڑکو! دس گیلن ہی دے دو لیکن ذرا جلدی کرو......'' وہ بولا۔

''شاباش ہیری!'' فریڈ نے خوش ہو کر کہا جب منڈنگس نے اپنی جیبوں کا سارا مال جڑواں بھائیوں کی کھلی ہتھیلیوں میں تھما دیا اور تیزی سے ڈنر کی میز کی طرف چل دیا۔

''اچھا یہی رہے گا کہ ہم انہیں اوپر کی منزل پر ٹھکانے لگا آئیں......'' فریڈ نے کہا۔

ہیری انہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہا اور تھوڑا الجھن میں پڑ گیا۔ اس کے دماغ میں ابھی ابھی یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ جب بھی ویزلی گھرانے کو جڑواں بھائیوں کی جوک شاپ کے قیام کی خبر ملے گی تو ان کے ذہن میں یہ سوال یقیناً جنم لے گا کہ اس کیلئے ان کے پاس پیسے کہاں سے آئے تھے؟ اُس وقت تو جڑواں بھائیوں کو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں جیتی ہوئی رقم دینا آسان سی بات محسوس ہو رہی تھی لیکن اگر اس سے ایک اور بٹوارہ وجود میں آ گیا تو...... بالکل پرسی کی طرح گھر کے افراد میں اختلاف پیدا ہو گیا تو پھر کیا ہوگا؟ کیا مسز ویزلی تب بھی ہیری کو اپنے بیٹے جیسا ہی چاہیں گی، جب انہیں یہ معلوم ہوگا کہ اس سارے گورکھ دھندے کو شروع کرنے میں فریڈ اور جارج کی مدد ہیری نے کی تھی جو ان کے حساب سے کسی بھی طرح قابل قبول نہیں تھا......

جڑواں بھائی اسے جہاں چھوڑ گئے تھے وہ وہیں کھڑا رہا۔ اس کے پیٹ میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی اسی وقت اسے نام پکارے جانے کا احساس ہوا۔ کنگ سلے کی بھرائی ہوئی آواز اس کے کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔ اردگرد کے شوروغل کے باوجود وہ اس کی بات صاف سن سکتا تھا۔

''ڈمبل ڈور نے پوٹر کو پری فیکٹ کیوں نہیں بنایا......؟'' کنگ سلے نے پوچھا۔

''انہوں نے کسی وجہ سے ہی ایسا نہیں کیا ہوگا۔'' لوپن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''لیکن اس سے یہ پتہ چلتا کہ انہیں اس پر پورا بھروسہ ہے۔ میں ہوتا تو یہی کرتا۔'' کنگ سلے نے بھاری آواز میں کہا۔ ''خاص طور پر تب...... جب روز نامہ جادوگر ہفتے میں دو تین دن اس پر طنز بھرے نشتر چلاتا رہتا ہے۔''

ہیری نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوپن یا کنگ سلے کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ ان کی باتیں سن رہا تھا حالانکہ اسے ذرا بھی بھوک نہیں رہی تھی لیکن وہ منڈنگس کے پیچھے پیچھے ڈنر کی میز کی طرف بڑھ گیا۔ تقریب میں اس کی خوشی جتنی جلدی لوٹی تھی، اتنی ہی جلدی رفو چکر ہو گئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ بالائی منزل پر اپنے پلنگ پر ہی ہوتا تو یہ کتنا اچھا ہوتا......؟

میڈ آئی موڈی مرغی کی ایک ٹانگ کو اپنی بچی کھچی ناک سے سونگھ رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ انہیں اس میں زہر کی بو محسوس نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ اب اپنے دانتوں سے اس کا بڑا ٹکڑا توڑ کر چبا رہے تھے۔

رون ٹونکس کو بتا رہا تھا...... ''اس کا دستہ ہسپانوی برگد کی لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ اس پر مزاحمتی جادوئی وارنش کا کوٹ لگایا گیا ہے اور اس میں کپکپاہٹ کو قابو کرنے والا بٹن بھی لگا ہوا ہے......''

مسز ویزلی نے زور سے جمائی لی۔

''اچھا! میں تو اب سونے سے پہلے چھلاوے کو وہاں سے بھگا دیتی ہوں...... آرتھر! میں نہیں چاہتی کہ بچے زیادہ دیر تک جاگتے رہیں۔ ٹھیک ہے؟...... شب بخیر...... ہیری بیٹا!''

وہ باورچی خانے سے باہر چلی گئیں۔ ہیری نے اپنے پلیٹ نیچے رکھی اور سوچنے لگا کہ کیا وہ بھی کسی کا دھیان مبذول کئے بغیر چپ چاپ ان کے پیچھے پیچھے جا سکتا ہے؟

''تم ٹھیک ہو، پوٹر؟'' اسی وقت موڈی کی غراتی ہوئی آواز اس کے پیچھے گونجی۔

''ہاں...... میں ٹھیک ہوں!'' ہیری نے جلدی سے جھوٹ بول دیا۔

موڈی نے اپنی چھاگل سے گھونٹ بھرا اور اپنی نیلی جادوئی آنکھ سے ہیری کو کنکھیوں سے دیکھنے لگے۔ ''یہاں آؤ پوٹر!'' وہ آہستگی سے بولے۔ ''میرے پاس ایک ایسی چیز ہے جسے دیکھنے میں تمہیں دلچسپی ہو سکتی ہے......''

ہیری ان کی طرف بڑھ گیا۔ موڈی نے اپنے چوغے کے اندر کی جیب سے ایک گھسی پٹی پرانی تصویر نکالی جس میں بہت سارے جادوگر دکھائی دے رہے تھے۔

''ققنس کا گروہ......'' موڈی غرائے۔ ''کل رات جب میں اپنا دوسرا غیبی چوغہ ڈھونڈ رہا تھا تب یہ مجھے ملی۔ میرا سب سے اچھا چوغہ پوڈمور لے گیا تھا اور اس میں اتنی بھی تمیز نہیں ہے کہ وہ اسے لوٹا دے...... مجھے لگا کہ شاید تم لوگوں کو یہ تصویر دیکھنا اچھی لگے......''

ھیری نے تصویر پکڑ لی۔ اس میں متعدد لوگ تھے جس میں سے کچھ اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہے تھے اور کئی اپنے گلاس اُٹھا کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''وہ میں ہوں......'' موڈی نے تصویر میں اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ تصویر میں موڈی کو پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں ہوسکتی تھی حالانکہ ان کے بال تھوڑے کم سفید اور ان کی کٹی ہوئی ناک صحیح سلامت تھی۔ ''میرے ایک طرف ڈمبل ڈور ہیں اور دوسری طرف ڈیڈگلس ڈیگل ہے...... وہ مارلن میک کینن ہے، تصویر کھنچوانے کے دو ہی ہفتے بعد وہ شیطانی جادوگروں کے نرغے میں آ گیا تھا اور ہلاک کر دیا گیا...... انہوں نے اس کے پورے گھرانے کو ہی ختم کر ڈالا...... اور وہ ہے فرینک اور ایلس لانگ باٹم......''

ھیری کے پیٹ میں پہلے سے زیادہ ہلچل مچ اُٹھی تھی۔ ایلس لانگ باٹم کی طرف دیکھتے ہی اس کا پیٹ اینٹھنے لگا حالانکہ وہ ان سے کبھی نہیں ملا تھا لیکن وہ ان کے گول، ہمدردانہ چہرے کو بہت اچھی طرح پہچانتا تھا کیونکہ ان کے بیٹے نیول لانگ باٹم کی شکل ہو بہو اُن جیسی ہی تھی۔

''بیچارے......'' موڈی نے غراہٹ بھری آہ کھینچی۔ ''ان کے ساتھ جو ہوا، اس سے اچھا تو یہی ہوتا کہ وہ مر ہی گئے ہوتے...... اور یہ ہے امیلیا بونز...... تم ان سے مل چکے ہو۔ اور ظاہر ہے وہ لوپن ہے...... بین جی فنوک، وہ بھی مارا گیا۔ ہمیں اس کے صرف چیتھڑے ہی مل پائے...... چلو ایک طرف ہٹو......'' انہوں نے سختی سے کہا اور تصویر کو چھڑی سے کریدا جس سے تصویر کے اندر کے لوگ ایک جانب کھسک کر ہٹ گئے تاکہ پیچھے والے لوگ سامنے کی طرف آسکیں۔

''وہ ایڈگر بونز ہے...... امیلیا بونز کا بھائی۔ انہوں نے اسے اور اس کے گھر والوں کو بھی مار ڈالا۔ وہ بہت بڑا جادوگر تھا...... سٹرگس پوڈمور، اوہ وہ تصویر میں کتنا جوان دکھائی دے رہا ہے...... کیری ڈاگ ڈیئربورن، اس کے چھ مہینے بعد لاپتہ ہو گیا۔ ہمیں اس کی لاش تک نہیں مل پائی...... ہیگرڈ! یقیناً یہ تو آج بھی ویسا ہی دکھائی دیتا ہے...... ایلفیس ڈوگے، تم اس سے مل چکے ہو۔ میں تو بھول ہی گیا تھا کہ وہ اتنا قیمتی ہیٹ پہنتا تھا...... گڈرائین پرویٹ، اسے اور اس کے بھائی فے بین کو مارنے کیلئے پانچ مرگ خوروں کی ضرورت پڑی۔ وہ بہادری سے لڑے تھے...... ایک طرف ہٹو، چلو ایک طرف ہٹو......''

تصویر کے لوگ آپس میں دھینگا مشتی کرنے لگے اور جو لوگ پیچھے دائیں طرف دکھائی دے رہے تھے وہ تصویر میں سامنے کی طرف آ گئے۔

''وہ ڈمبل ڈور کا بھائی ایبرفورتھ ہے، میں اس سے صرف ایک ہی بار ملا ہوں، بڑا عجیب آدمی ہے...... وہ ڈورکس میڈیز ہے، والڈی مورٹ نے اسے خود مارا تھا...... یہ سیریس ہے، اس وقت اس کے بال چھوٹے ہوا کرتے تھے...... اور...... یہ دیکھو! میرا خیال ہے کہ تم انہیں یقیناً دیکھنا چاہو گے......''

ہیری کا دل اچھلنے لگا۔اس کے ماں باپ اس کی طرف دیکھ کرمسکرا رہے تھے۔ان کے بیچ میں ایک پستی قد چھوٹی آنکھوں والا آدمی بیٹھا تھا جسے ہیری فوراً پہچان گیا تھا۔یہ پیٹر پٹی گوعرف وارم ٹیل تھا جس نے والڈی مورٹ کواس کے ماں باپ کا پتہ ٹھکانہ بتایا تھا اور جوان کی موت کا پورا پورا ذمہ دار تھا۔

''اوہ......''موڈی نے کہا۔

ہیری نے موڈی کے کٹے پھٹے زخموں کے نشان والے بدصورت چہرے کو دیکھا جوخوف اورخوشی کے ملے جلے جذبات کا عکس پیش کررہا تھا۔موڈی کو یہ محسوس ہورہا تھا کہ انہوں نے ہیری کا دل خوش کر دیا ہے۔

''ہاں!''ہیری نے دوبارہ مسکرانے کی کرتے ہوئے کہا۔''ار...... سنئے مسٹرموڈی!ابھی ابھی مجھے یاد آیا کہ میں نے اپنا سامان تو پوری طرح پیک کیا ہی نہیں......''

اسے یہ بتانے کی مشکل نہیں اُٹھانا پڑی کہ اس نے کون سا سامان پیک نہیں کیا تھا کیونکہ اسی وقت سیریس بیچ میں بول پڑا۔

''تمہارے پاس کیا ہے میڈ آئی......؟''یہ سن کرموڈی سیریس کی طرف مڑ گئے۔ہیری نے باورچی خانے کا راستہ طے کیا،دروازے سے باہر نکلا اور تیزی سے سیڑھیاں پھلانگنے لگا تا کہ کہیں کوئی اسے دوبارہ واپس نہ بلا لے۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے وہ تصویر دیکھ کراتنا صدمہ کیوں ہوا تھا؟ آخراس نے اپنے ماں باپ کی تصویریں پہلے بھی تو دیکھی تھیں اور وہ وارم ٹیل سے مل بھی چکا تھا......لیکن اس طرح اچانک غیرمتوقع طورخوشی کے اس موقعے پران کی تصویریں دیکھنا......اس نے غصے سے سوچا کسی کوبھی یہ بات پسند نہیں آئے گی۔

اور پھرانہیں اتنے سارے چہروں کے بیچ دیکھنا...... بین جی فنوک،جس کے صرف چیتھڑے ہی مل پائے تھے اور گڈ ائین پرویٹ جو بہادری کی موت مرا تھا اور لانگ باٹم میاں بیوی جنہیں بدترین تشدد سے ہمیشہ کیلئے پاگل کر دیا گیا تھا......سب تصویر میں خوشی سے ہاتھ ہلا رہے تھے۔وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ان پرآفت ٹوٹنے والی ہے...... ہوسکتا ہے کہ موڈی کو یہ بات دلچسپ لگے......لیکن ہیری تو اس سے پریشان ہو گیا تھا۔

ہیری پنجوں کے بل سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر جا رہا تھا۔وہ گھریلوخرسوں کے کٹے ہوئے نمائشی سروں کے پاس سے ہوتا ہوا ہال میں پہنچا۔اسے خوشی تھی کہ وہ تنہا تھا لیکن جیسے ہی وہ پہلی منزل پر پہنچا تو ایک آواز سنائی دی۔کوئی ڈرائنگ روم میں سسکیاں بھر رہا تھا......

''کون ہے......؟''ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

کوئی جواب نہیں ملا لیکن سسکنے کی آواز مسلسل آتی رہی۔وہ باقی بچی سیڑھیاں دو دو کر کے اوپر چڑھ گیا اور اس نے ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول دیا۔

کوئی عورت اندھیری دیوار پر جھکی ہوئی تھی۔اس عورت کے ہاتھ میں چھڑی تھی اور سسکنے کی وجہ سے اس کا پورا بدن کانپ رہا تھا۔

چاند کی روشنی میں صاف دکھائی دے رہا تھا کہ دھول بھرے فرش پر رون کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

ہیری بھونچکا رہ گیا، اس کی کھوپڑی کی ساری ہوا نکل گئی۔ اسے محسوس ہوا جیسے وہ فرش پر نیچے جا گرے گا۔ اس کا دماغ برف کی سل کی مانند یکلخت یخ بستہ ہو گیا۔ رون مر گیا...... نہیں یہ نہیں ہو سکتا ہے......

لیکن ذرا ٹھہرو...... یہ نہیں ہو سکتا...... رون تو نیچے باورچی خانے میں باتیں کر رہا تھا۔

''مسز ویزلی!'' ہیری نے رندھے ہوئے لہجے میں انہیں پکارا۔

''ہاں ہاں...... ہانسم تگڑم......'' مسز ویزلی نے سسکتے ہوئے کہا اور اپنی کانپتی ہوئی چھڑی رون کے بدن کی طرف ہلائی۔

کڑاک......

رون کا مردہ بدن اچھلا اور پھر بل کے جسم میں بدل گیا جو پیٹھ کے بل زمین پر لیٹا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، ان میں زندگی کی رمق مٹ چکی تھی۔ مسز ویزلی پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے سسکنے لگیں۔

''ہانسم تگڑم......'' وہ دوبارہ بڑبڑائیں۔

کڑاک......

بل کی جگہ اب مسٹر ویزلی کا مردہ جسم پڑا ہوا تھا، ان کی عینک ایک طرف گری ہوئی تھی اور چہرے پر خون کی دھاریں بہہ رہی تھیں۔

''نہیں......'' مسز ویزلی کراہتے ہوئے چیخیں۔ ''نہیں...... ہانسم تگڑم...... ہانسم تگڑم......''

کڑاک......

جڑواں بھائیوں کی لاشیں...... پرسی کی لاش...... ہیری کی لاش......

''مسز ویزلی آپ یہاں سے چلیں......'' ہیری بلند آواز میں چیخا اور فرش پر پڑی ہوئی اپنی لاش کو عجیب انداز میں گھورنے لگا۔ ''کسی اور کو......''

اس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔

''کیا ہو رہا ہے......؟''

لوپن کمرے میں دوڑتے ہوئے آ گئے۔ ان کے ٹھیک پیچھے سیریس بھی تھا اور سیریس کے پیچھے موڈی ٹھک ٹھک کرتے ہوئے آ رہے تھے۔ لوپن نے مسز ویزلی کو دیکھنے کے بعد فرش پر پڑے مردہ ہیری کو دیکھا اور انہیں ایک ہی پل میں سارا ماجرا سمجھ میں آ گیا۔ انہوں نے چھڑی نکال کر بڑی کرخت اور تیز آواز میں کہا۔

''ہانسم تگڑم......''

ہیری کی لاش غائب ہوگئی، جہاں لاش پڑی تھی، اس جگہ کے ٹھیک اوپر ہوا میں ایک سفید گول چاند دکھائی دینے لگا۔لوپن نے ایک بار پھر چھڑی لہرائی اور چاند دھوئیں کے بادل میں غائب ہوگیا۔

''اوہ......اوہ......'' مسز ویزلی نے بولنے کی کوشش کی مگر وہ ایک بار پھر اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگیں۔

''ماؤلی...... ماؤلی......نہیں!'' لوپن نے ان کے پاس پہنچ کر سنجیدگی سے کہا۔ اگلے ہی پل وہ لوپن کے کندھے پر اپنا سر رکھ کر سسکنے لگیں۔

''ماؤلی! وہ تو صرف ایک چھلاوہ تھا۔بس ایک بیوقوف چھلاوہ......'' انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا اور مسز ویزلی کا سر تھپتھپایا۔

''میں ہر وقت اپنے گرد لاشیں ہی لاشیں دیکھتی ہوں۔'' مسز ویزلی نے ان کے کندھے میں منہ چھپا کر کہا۔''ہر وقت مجھے ڈراؤنے اور بھیانک خواب آتے رہتے ہیں......''

سیریس قالین کے اس حصے کی طرف گھور رہا تھا جہاں چھلاوہ ہیری کی لاش بن کر پڑا ہوا تھا۔موڈی ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے لیکن ہیری ان سے نظریں ملانے سے کترا رہا تھا۔اسے یہ عجیب احساس ہو رہا تھا کہ جب سے وہ باورچی خانے سے باہر نکلا تھا تبھی سے موڈی کی جادوئی آنکھ اس کا تعاقب کر رہی تھی۔

''آر......آرتھر کو مت بتانا۔'' مسز ویزلی اب اپنی ایپرن سے اپنی آنکھیں پونچھ رہی تھیں۔''میں نہیں چاہتی کہ انہیں یہ پتہ چلے......میں بھی کتنی نادان ہوں......''

لوپن نے ان کی طرف اپنا رومال بڑھایا جس سے مسز ویزلی نے سنک کر ناک صاف کی۔

''ہیری! مجھے بہت افسوس ہے۔تم میرے بارے میں کیا سوچو گے؟'' انہوں نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔''میں ایک چھلاوے کو بھی قابو نہیں کر پائی......''

''یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔'' ہیری نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''میں بہت...... بہت اندیشوں میں ڈوبی ہوئی ہوں......'' انہوں نے کہا اور ان کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو بہنے لگے۔ ''پورے کا پورا......گھرانہ گروہ میں شامل ہے، یہ کوئی معجزہ ہی ہوگا کہ ہم سبھی صحیح سلامت بچ جائیں......اور تو اور...... پپ پرسی کی تو ہم سے بول چال بھی بند ہے......اگر کوئی بھی......بھی دلخراش حادثہ ہوگیا اور ہم اس سے صلح بھی نہ کر پائے تو کیا ہوگا؟ اس کے علاوہ اگر آرتھر اور میں مر گئے تو کیا ہوگا؟......رون اور جینی کی دیکھ......دیکھ بھال کون کرے گا؟''

''ماؤلی! بس بہت ہو چکا......'' لوپن نے تلخی سے کہا۔''یہ اب پچھلی بار جیسا بالکل نہیں ہے۔اس بار ققنس کے گروہ کی تیاری گذشتہ مرتبہ کے مقابلے میں بہت اعلیٰ ہے۔ہم نے اس بار بہت جلدی اپنی تیاریاں شروع کر دی ہیں، ہمارا لائحہ عمل پوری طرح مربوط ہے کیونکہ ہم والڈی مورٹ کے عزائم سے پہلے ہی باخبر ہیں......''

والڈی مورٹ کا نام سن کر مسز ویزلی دہشت سے چیخ اُٹھیں۔

''اوہ ماؤلی! اب تمہیں اس نام کو سننے کی عادت ڈال لینا چاہئے۔ دیکھو! میں یہ وعدہ تو نہیں کر سکتا کہ کسی کو نقصان نہیں اُٹھانا پڑے گا۔ یہ وعدہ تو کوئی بھی نہیں کر سکتا لیکن میں اتنا ضرور کہنا چاہوں گا کہ ہم پچھلی بار سے زیادہ محفوظ انداز میں کام کر پا رہے ہیں۔ تب تم گروہ میں نہیں تھیں۔ تم اس وقت کی حکمت عملی اور کمزوری کو نہیں سمجھ سکتیں۔ پچھلی بار مرگ خوروں کی تعداد ہم سے بیس گنا زیادہ تھی اور وہ ہمیں چالاکی سے تنہا تنہا کر کے ہلاک کر رہے تھے......''

ہیری کے دماغ میں ایک بار پھر تصویر کے کھلکھلاتے ہوئے چہرے گھومنے لگے۔ وہ جانتا تھا کہ موڈی اب بھی غور سے اسی کی طرف ہی دیکھ رہے ہوں گے۔

''پرسی کے بارے میں پریشان مت ہو، ماؤلی!'' سیریس نے سنجیدگی سے اچانک کہا۔ ''اس کا دماغ ٹھکانے آجائے گا۔ کچھ ہی عرصے کی بات ہے، والڈی مورٹ کھل کر سامنے آجائے گا۔ جب ایسا ہوگا تو پورا محکمہ معافی تلافی کرتا ہوا ہمارے پاس پہنچ جائے گا۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں انہیں معاف کر پاؤں گا......'' اس نے زہریلے لہجے میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اور جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ تمہارے اور آرتھر کے مرنے کے بعد گھرانے کا کیا ہوگا؟ رون اور جینی کی دیکھ بھال کون کرے گا؟'' لوپن نے دھیمے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہم لوگ کیا کریں گے؟ انہیں بھوکا مرتا ہوا دیکھیں گے......؟''

مسز ویزلی کانپتے ہوئے مسکرا دیں۔ ''میں بھی کتنی احمق ہوں'' وہ ایک بار پھر بڑبڑائیں اور انہوں نے اپنی آنکھیں صاف کیں۔

لیکن دس منٹ بعد اپنے بیڈروم کا دروازہ بند کرتے ہوئے ہیری مسز ویزلی کو احمق نہیں تسلیم کر رہا تھا۔ اسے اب بھی پرانی تصویر میں اپنے ماں باپ کے مسکراتے چہرے دکھائی دے رہے تھے جنہیں اپنے آس پاس بہت سے لوگوں کی طرح ذرا سا بھی اندازہ نہیں تھا کہ کچھ ہی عرصے بعد ان کے سانسیں ٹوٹنے والی تھیں۔ اس کی آنکھوں کے سامنے چھلاوے کی تصویر بار بار ابھر رہی تھی جو مسز ویزلی کے سارے بیٹوں کو لاشوں میں بدلنے کی اداکاری کر رہا تھا......

بغیر کسی پیشگی اطلاع کے اس کے ماتھے کا نشان ایک بار پھر بری طرح دُکھنے لگا اور اس کے پیٹ میں جم کر کھلبلی برپا ہوگئی۔

''ٹھیک ہو جاؤ......'' اس نے تلخی سے خود کو کہا اور پھر درد کم ہونے پر اپنے نشان کو مسلنے لگا۔

''پاگل پن کی پہلی نشانی یہی ہے کہ آدمی خود سے باتیں کرنے لگتا ہے......'' دیوار پر لٹکی ہوئی خالی تصویر سے اچانک آواز گونجی۔

ہیری نے اس بات کو نظرانداز کر دیا۔ اب وہ خود کو پہلے سے زیادہ بڑا محسوس کر رہا تھا۔ اسے یہ بات بہت عجیب لگی رہی تھی کہ ایک گھنٹے پہلے وہ جوک شاپ اور اس بات پر تاؤ کھا رہا تھا کہ پری فیکٹ کا بیج کسے ملا تھا......؟

☆☆☆☆

دسواں باب

لونا لوگڈ سے ملاقات

ہیری اس رات ٹھیک طرح سے سو نہیں پایا تھا۔خوابوں میں میں اسے اپنے ماں باپ دکھائی دیئے جو بالکل خاموش تھے اور اس سے کوئی بات نہیں کر رہے تھے۔اس نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ مسز ویزلی کریچر کی لاش پر جھک کر بیٹھی ہوئی سسکیاں بھر رہی ہیں اور ان کے قریب ہی رون اور ہرمائنی چہرے پر پلاسٹک کا مصنوعی چہرہ لگائے انہیں دیکھ رہے تھے۔اس کے علاوہ ہیری نے ایک بار پھر خواب دیکھا کہ وہ ایک راہداری میں چلا جا رہا ہے جس کے آخر میں ایک بند سیاہ دروازہ تھا۔یہ خواب دیکھتے ہوئے اس کے ماتھے کے نشان میں پھر سے ٹیسیں اُٹھنے لگیں اور پھر اچانک اس کی آنکھ کھل گئی۔اس نے خوابیدہ کیفیت میں دیکھا کہ رون پہلے ہی کپڑے پہن چکا تھا اور اس سے کچھ کہہ رہا تھا......

''جلدی کرو! ممی شور مچا رہی ہیں۔وہ کہہ رہی ہیں کہ ہماری ریل گاڑی چھوٹ جائے گی۔''

گھر میں ہر طرف ہلچل مچی ہوئی تھی۔ ہیری نے عجلت میں کپڑے پہنتے ہوئے سنا کہ صندوق اُٹھانے کی زحمت سے بچنے کیلئے فریڈ اور جارج انہیں جادو سے اُڑاتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے لا رہے تھے۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صندوق ان کے سحر سے آزاد ہو کر دھڑ دھڑاتے ہوئے نیچے گرے اور جینی پر جا پڑے۔جینی اس ناگہانی آفت سے سنبھل نہ پائی اور پھر سیڑھیوں سے لڑھکتی ہوئی کافی اونچائی سے نیچے فرش پر جا گری۔

''بے وقوفو! اسے زیادہ چوٹ لگ جاتی تو......''

''گندے بدذات لوگو! میرے اجداد کے آبائی مکان کو گندا کر رہے ہو، نکلو یہاں سے۔''

جب ہیری جوتے پہن رہا تھا اسی وقت ہرمائنی تیزی سے اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔ ہیڈوگ اس کے کندھے پر پھڑ پھڑا رہی تھی اور کروک شانکس اس کے بازوؤں میں جکڑی ہوئی تھی۔

''ممی ڈیڈی نے ابھی ہیڈوگ کو واپس بھیجا ہے۔'' ہیڈوگ اُڑ کر اپنے پنجرے کے جا بیٹھی۔''کیا تم تیار ہو چکے ہو......؟''

''تقریباً ہو ہی گیا ہوں۔جینی تو ٹھیک ہے؟'' ہیری نے اپنی عینک پہنتے ہوئے پوچھا۔

''مسز ویزلی نے اسے صحیح کر دیا ہے فکر کی کوئی بات نہیں......'' ہرمائنی نے کہا۔ ''لیکن اب میڈ آئی کہہ رہے ہیں ہم سٹرگس پوڈمور کے آنے سے پہلے یہاں سے ایک انچ بھی نہیں ہلیں گے، ورنہ ایک محافظ کم ہو جائے گا۔''

''محافظ......؟'' ہیری نے چونک کر کہا۔ ''محافظ کنگ کراس سٹیشن تک ہمارے ساتھ جائیں گے یعنی کہ ہمیں پہرے میں لے جایا جائے گا......؟''

''ہمیں نہیں بلکہ تمہیں محافظوں کے سائے میں کنگ کراس سٹیشن لے جایا جائے گا۔'' ہرمائنی نے اس کی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیوں......؟'' ہیری نے احتجاجی انداز میں کہا۔ ''میں تو سوچ رہا تھا کہ والڈی مورٹ اس وقت چھپا ہوا ہے، کہیں تم یہ تو کہنا نہیں چاہ رہی ہو کہ وہ کسی کوڑے دان کے پیچھے اچانک نکل کر مجھ پر حملہ کر دے گا......؟''

''مجھے معلوم نہیں...... میں تو تمہیں میڈ آئی کی بتائی ہوئی بات بتا رہی ہوں۔'' ہرمائنی نے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن اگر ہم جلدی نہ نکل پائے تو ہماری ریل گاڑی واقعی نکل جائے گی......''

''تم لوگ نیچے آ رہے ہو یا نہیں......'' مسز ویزلی کی گرجتی ہوئی آواز نیچے ہال میں چیخی۔ ہرمائنی اس طرح اچھلی جیسے کسی نے اسے آگ کی سلاخ سے جلا ڈالا ہو پھر وہ دھڑ دھڑاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ ہیری نے ہیڈوگ کو جلدی سے اس کے پنجرے میں ڈالا اور صندوق گھسیٹتا ہوا ہرمائنی کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں اترنے لگا۔

مسز بلیک کی تصویر حلق پھاڑ پھاڑ کر واویلا مچا رہی تھی لیکن کسی نے بھی اس پر پردہ ڈالنے کی قطعاً کوشش نہیں کی تھی اور نہ ہی کوئی ان کی چیخ و پکار پر کان دھر رہا تھا۔ ہال میں اس قدر شور و غلغلہ برپا تھا کہ کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ مسز بلیک کے ساتھ سب تصویریں بیدار ہو چکی تھیں اور اپنی اپنی راگنی الاپ رہی تھیں۔ انہیں روکنے یا چپ کرانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ سکول جانے کی تیاریوں میں مصروف سب اپنا اپنا حلق پھاڑ رہے تھے۔

''ہیری! تمہیں میرے اور ٹونکس کے ساتھ ساتھ رہنا ہوگا۔'' مسز ویزلی نے زور سے کہا تاکہ مسز بلیک کی کان پھاڑ طعنوں کی آواز کے باوجود اسے ان کی آواز سنائی دے سکے۔ ''اپنے صندوق اور الو یہیں چھوڑ دو۔ الیسٹر سارا سامان وہاں پہنچا دے گا......اوہ خدا کیلئے سیریس! ڈمبل ڈور نے سختی سے منع کیا تھا......''

جب ہیری مسز ویزلی کے پاس پہنچنے کیلئے ہال میں موجود بہت سارے صندوقوں کو پھلانگتا ہوا جا رہا تھا تو اسی وقت بھالو کے قد جتنا سیاہ کتا اس کے پہلو میں پہنچ گیا۔

''سیریس تم ضد کر رہے ہو......اگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو اس کی ساری ذمہ داری تم پر ہی عائد ہوگی سمجھے......'' مسز ویزلی نے مایوسی بھرے انداز میں کہا۔

انہوں نے بیرونی صدر دروازہ کھولا اور ستمبر کی نرم دھوپ میں باہر نکلے۔ ہیری اور سیاہ کتا بھی ان کے پیچھے پیچھے باہر پہنچ گئے۔ دروازہ ان کے عقب میں بند ہو گیا۔ بلیک کی چیخ و پکار اور ہال کا شور شرابہ یکلخت گم ہو کر رہ گیا۔ جب وہ سب بارہ نمبر مکان کی پتھریلی سیڑھیاں نیچے اترتو ہیری نے دیکھا کہ ٹونکس فٹ پاتھ پر پہنچتے ہی غائب ہو گئی۔

''ٹونکس کہاں گئی......؟'' ہیری نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''وہ سامنے چوک پر ہمارا انتظار کر رہی ہے۔'' مسز ویزلی نے سخت لہجے میں کہا اور ہیری کے پہلو بھاگتے ہوئے کتے پر سے اپنی نظریں ہٹا لیں۔

اگلے موڑ پر انہیں ایک بوڑھی عورت ملی، اس کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے اور بھورے تھے اور اس نے ایک بینگنی ہیٹ پہن رکھا تھا جو مٹن پائی جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

''واہ ہیری!'' اس نے آنکھیں مچورتے ہوئے کہا اور گھڑی دیکھتے ہوئے آگے بولی۔ ''جلدی چلنا چاہئے، ہے نا ماؤلی؟''

''مجھے معلوم ہے، معلوم ہے......'' مسز ویزلی درشت لہجے میں بولیں اور تیزی تیزی سے قدم اُٹھانے لگیں۔ ''میڈ آئی تو سٹرگس کا انتظار کرنا چاہتے تھے...... کاش آرتھر ایک بار پھر محکمے سے کاریں ادھار مانگ پاتے...... لیکن فج تو آج کل انہیں سیاہی کی خالی دوات بھی لینے دے گا...... کیا معلوم یہ ماگلو لوگ جادو کے بغیر سفر کیسے کر لیتے ہیں......؟''

بڑا کالا کتا خوشی سے بھونکتا ہوا ان کے چاروں طرف اچھلتا کودتا رہا۔ وہ کبھی چڑیوں کا پیچھا کرنے لگتا تھا تو کبھی اپنی دُم کا...... ہیری اپنی ہنسی نہیں روک پایا۔ سیریس بہت لمبے عرصے کے بعد مکان کی قید تنہائی سے باہر نکل پایا تھا۔ مسز ویزلی نے پٹونیہ آنٹی کے انداز میں ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔

پیدل پیدل کنگ کراس سٹیشن پہنچنے میں انہیں بیس منٹ کا وقت لگ گیا۔ راستے میں کوئی ناگہانی حادثہ رونما نہ ہوا۔ بس یہی ہوا کہ ہیری کا دل بہلانے کیلئے سیریس نے کچھ بلیوں کو ڈرایا۔ سٹیشن کے اندر پہنچ کر وہ نو اور دس نمبر کے پلیٹ فارم کے درمیانی ستون کے پاس وہ تب تک کھڑے رہے جب تک راستہ صاف نہیں ہو گیا پھر وہ اس سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور خاموشی سے نظر بچا کر اندر داخل ہو گئے۔ ایک ایک کر کے وہ آسانی سے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر پہنچ گئے۔ وہاں ہوگورٹس ایکسپریس کا انجن سیاہ دھوئیں کے مرغولے اُڑا رہا تھا۔ طلباء و طالبات اور ان کے والدین و سرپرستوں کا جم غفیر ہر طرف پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو انہیں سکول کیلئے الوداع کہنے کیلئے وہاں آئے تھے۔ اس کھچا کھچ بھرے ہوئے پلیٹ فارم پر ہیری نے جانی پہچانی مہک محسوس کی جس سے ان کے دل و دماغ پر عجیب سی سرشاری بھر گئی۔ وہ واقعی ہوگورٹس واپس لوٹ رہا تھا......

''مجھے امید ہے کہ باقی لوگ بھی وقت پر پہنچ جائیں گے۔'' مسز ویزلی نے پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ پلیٹ فارم کے لوہے کے اس محراب کو گھور رہی تھیں جس میں سے نکل کر وہ لوگ ابھی ابھی پلیٹ فارم پر پہنچے تھے۔

’’شاندار کتا ہے ہیری!‘‘ ایک لمبے لڑکے نے قریب سے گزرتے ہوئے کہا۔

’’شکریہ لی جارڈن!‘‘ ہیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر سیریس تیزی سے اپنی دُم ہلانے لگا۔

’’شکر ہے......الیسٹر سامان لے آئے، دیکھو!‘‘ مسز ویزلی نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کہا۔ قلی کے بہروپ میں سر پر ٹوپی پہنے ہوئے موڈی لنگڑاتے ہوئے محرابی دروازے سے اندر آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ انہوں نے ٹوپی کا اگلا حصہ اتنا جھکا رکھا تھا کہ ان کی دونوں آنکھیں چھپ گئی تھیں۔ وہ صندوقوں اور دیگر سامان سے بھری ہوئی بڑی ٹرالی کو دھکیلتے ہوئے لا رہے تھے۔

’’سب ٹھیک ہے......‘‘ الیسٹر موڈی نے مسز ویزلی اور ٹونکس سے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔ ’’ایسا تو نہیں لگتا کہ کسی نے ہمارا تعاقب کیا ہو......؟‘‘

کچھ پل بعد مسٹر ویزلی، رون اور ہرمائنی کے ساتھ پلیٹ فارم پر دکھائی دیئے۔ انہوں نے ابھی موڈی کی سامان والی ٹرالی خالی کی ہی تھی کہ اسی وقت فریڈ، جارج اور جینی، لوپن کے ہمراہ وہاں پہنچے۔

’’کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی؟‘‘ موڈی نے غرا کر پوچھا۔

’’بالکل نہیں......‘‘ لوپن نے جلدی سے کہا۔

’’میں ڈمبل ڈور سے سٹرگس کی شکایت کروں گا۔‘‘ موڈی نے غرا کر کہا۔ ’’ایک مہینے میں دوسری بار وہ نہیں آیا ہے۔ وہ تو منڈنگس جتنا لاپرواہ اور منہ زور ہوتا جا رہا ہے۔‘‘

’’دیکھو! تم سب اپنا دھیان رکھنا۔‘‘ لوپن نے سب سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ وہ سب سے آخر میں ہیری کے پاس پہنچے اور انہوں نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔ ’’تم بھی ہیری! اپنا دھیان رکھنا......‘‘

’’ہاں اپنا سر نیچے رکھنا اور آنکھیں کھلی رکھنا۔‘‘ موڈی نے بھی ہیری سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ ’’اور تم سبھی یہ بات مت بھولنا کہ خط بہت احتیاط سے لکھنا......اگر کبھی یہ الجھن ہو رہی ہو کہ کوئی بات خط میں لکھنا چاہئے یا نہیں......تو وہ بات کبھی مت لکھنا......‘‘

’’تم سب سے مل کر بے حد اچھا لگا۔‘‘ ٹونکس نے ہرمائنی اور جینی کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔ ’’مجھے امید ہے کہ ہم جلدی ہی دوبارہ ملیں گے۔‘‘

ریل گاڑی نے سیٹی بجائی جو طلباء اب بھی پلیٹ فارم پر تھے وہ جلدی جلدی ریل گاڑی میں سوار ہونے لگے۔

’’جلدی کرو جلدی......‘‘ مسز ویزلی نے بے چینی سے کہا۔ انہوں نے ایک ایک کر کے سبھی کو گلے لگایا اور ہیری کو تو دو بار گلے سے لگایا۔ ’’خط لکھتے رہنا......اچھا برتاؤ رکھنا......اگر تمہاری کوئی چیز پیچھے رہ گئی ہو گی تو ہم اسے بعد میں بھیج دیں گے......اب ریل گاڑی میں سوار ہو جاؤ جلدی کرو......‘‘ انہوں نے ہیری کو دھکیلتے ہوئے کہا۔

ایک پل کیلئے بڑا کالا کتا اپنے پچھلے پنجوں کے بل کھڑا ہوا اور اس نے اپنے سامنے والے پنجے ہیری کے کندھے پر رکھ دیئے لیکن

مسز ویزلی نے ہیری کو ریل گاڑی کے دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''سیریس! خدا کیلئے کتوں جیسی حرکتیں کرو......''

''پھر ملاقات ہوگی......!'' ہیری نے رینگتی ہوئی ریل گاڑی کی کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔ رون، ہرمائنی اور جینی بھی اس کے پہلو میں ہاتھ لہرا رہے تھے۔ ٹونکس، لوپن، موڈی اور مسٹر و مسز ویزلی کے ہیولے بڑی تیزی سے چھوٹے ہوتے جا رہے تھے لیکن کالا کتا اپنی دُم ہلاتا ہوا ریل گاڑی کے ساتھ ساتھ بھاگ رہا تھا۔ پلیٹ فارم پر کھڑے لوگ اسے ریل گاڑی کا تعاقب کرتے ہوئے دیکھ کر ہنس رہے تھے پھر ریل گاڑی ایک موڑ پر مڑی اور سیریس ان کی نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

''اسے ہمارے ساتھ گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہئے تھا......'' ہرمائنی تشویش بھرے لہجے میں بولی۔

''اوہ! خود کو ہلکان مت کرو...... بیچارے نے کئی مہینوں سے تازہ ہوا اور دھوپ نہیں دیکھی تھی۔'' رون نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہم لوگ دن بھر گپ شپ میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔ ''ہمیں لی جارڈن کے ساتھ کاروباری امور پر سنجیدہ گفتگو کرنا ہے، لہٰذا بعد میں ملاقات ہوگی۔'' یہ کہتے ہوئے فریڈ اور جارج دائیں طرف کی راہداری میں چلے گئے۔

ریل گاڑی نے مزید رفتار پکڑ لی تھی۔ کھڑکیوں سے باہر چمکتے ہوئے مکان تیزی سے پیچھے چھوٹتے جا رہے تھے اور وہ کھڑے کھڑے ریل گاڑی کے ہچکولوں سے لہرا رہے تھے۔

''چل کر کوئی خالی کمپارٹمنٹ تلاش کریں......'' ہیری نے کہا۔

رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا۔ ہیری کا ماتھا ٹھنکا۔

''ار......'' رون نے کچھ کہنے کی کوشش کی۔

''دیکھو!...... ہمیں...... رون اور مجھے پری فیکٹ والے کمپارٹمنٹس میں جانا پڑے گا۔'' ہرمائنی نے عجیب سے انداز سے کہا۔

رون ہیری سے نظریں نہیں ملا رہا تھا بلکہ وہ اس وقت اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن میں بہت زیادہ دلچسپی لینے کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

''اوہ...... ٹھیک ہے۔'' ہیری نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ ہم جلدی واپس لوٹ آئیں گے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''ہمارے خطوط میں لکھا تھا کہ ہمیں ہیڈ بوائے اور ہیڈ گرلز سے مل کر ضروری ہدایات لینا ہوں گی اور وقفے وقفے سے سکول کی راہداریوں کی چوکیداری بھی کرنا ہوگی......''

''ٹھیک ہے...... تو پھر بعد میں ملتے ہیں......'' ہیری نے دوبارہ کہا۔

''ہاں بالکل!'' رون نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہاں جانا ہمیں اچھا نہیں لگ رہا ہے، مجھے تو زیادہ اچھا یہ لگتا......

لیکن مجبوری ہے......میرا مطلب ہے کہ مجھے اس میں کوئی مزہ نہیں آ پائے گا، میں پرسی نہیں ہوں......''اس نے بات ادھوری ہی ختم کر دی۔

''ہاں میں جانتا ہوں کہ تم پرسی نہیں ہو......'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن جب ہرمائنی اور رون اپنے اپنے صندوق گھسیٹتے ہوئے ریل گاڑی کے انجن والے حصے کی طرف بڑھ گئے تو ہیری ان کے عقب میں خاموش کھڑا کروک شانکس اور شور مچاتے پگ وجیون کو گھورتا رہ گیا۔ اسے عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ رون کے بغیر اس نے آج تک ہوگورٹس ایکسپریس کا سفر نہیں کیا تھا۔

''اب چلو......یہیں کھڑے رہو گے۔'' جینی نے بے چینی سے اسے ہلا کر کہا۔ ''اگر ہم جلدی نہیں کریں گے تو ان کیلئے جگہ نہیں روک پائیں گے......''

''اوہ ہاں! ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا۔ اس نے ایک ہاتھ سے ہیڈوگ کا پنجرہ اُٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے صندوق کے دستے کو پکڑا۔ وہ آگے پیچھے راہداری میں بمشکل چل رہے تھے۔ وہ ہر کمپارٹمنٹ کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کی شیشے کی کھڑکی سے اندر جھانکتے ہوئے جا رہے تھے۔ تمام کمپارٹمنٹس بھرے ہوئے تھے۔ ہیری کا دھیان اس طرف گیا کہ بہت سے طلباء و طالبات بڑی دلچسپی سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو اشارے کر رہے تھے۔ جب پانچ ڈبوں میں لگاتار پیدل چلنے اور سامان گھسیٹنے کے دوران یہی منظر چلتا رہا تو اسے یاد آیا کہ روزنامہ جادوگر تمام گرمیوں میں یہ افواہ پھیلاتا رہا تھا کہ وہ کتنا جھوٹا اور اداکار لڑکا ہے۔ اسے لگ رہا تھا کہ اسے گھورنے اور سرگوشیوں میں چہ میگوئیاں کرنے والے لوگوں کو روزنامہ جادوگر کی کہانیوں پر یقین ہو چکا ہوگا......

سب سے آخری ڈبے میں انہیں نیول لانگ باٹم ملا جو ہیری کے ساتھ ہی گری فنڈر میں تھا اور پانچویں سال کا طالب علم تھا۔ صندوق گھسیٹنے کی محنت کی وجہ سے اس کا گول چہرہ چمک رہا تھا اور وہ ایک ہاتھ سے اپنے مینڈک ٹریور کو پکڑے ہوئے تھا جو ہاتھ سے نکلنے کیلئے پوری طرح بے قرار دکھائی دیتا تھا۔

''کیسے ہو ہیری؟'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''تم کیسی ہو جینی؟......ہر کمپارٹمنٹ بھرا ہوا ہے......مجھے تو ایک بھی نشست نہیں مل پائی۔''

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو نیول؟'' جینی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ تسلی کرنے کیلئے اس کے پیچھے والے کمپارٹمنٹ کی طرف بڑھی اور اندر جھانکا۔ ''اس میں تو جگہ ہے۔ یہاں تو صرف خبطی 'لونا لوگڈ' ہی بیٹھی ہے۔''

نیول نے بڑبڑا کر کہا کہ وہ کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتا۔

''احمقوں والی باتیں مت کرو......'' جینی نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''اور کہیں جگہ بھی خالی نہیں ہے، ویسے بھی وہ بالکل بے ضرر ہے......'' اس نے دروازہ کھولا کھولا، اپنا صندوق اندر کھینچا۔ ہیری اور نیول بھی اس کے پیچھے چلے آئے۔

''کیسی ہولونا؟......ہم یہاں بیٹھ جائیں؟'' جینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کھڑکی کے پاس بیٹھی لڑکی نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔اس کے کمر تک لمبے بال دھاتی سنہرے رنگ کے تھے اور بکھرے ہوئے تھے۔اس کے بازو بہت پتلے تھے اور آنکھیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔جس سے اس کے چہرے پر حیرت کا تاثر نظر آتا تھا۔ہیری فوراً سمجھ گیا کہ نیول اس کمپارٹمنٹ میں کیوں نہیں بیٹھنا چاہتا تھا۔شاید ایسا اس لئے تھا کہ کیونکہ اس نے حفاظت کے خیال سے اپنی گھڑی اپنے بائیں کان میں لٹکا رکھی تھی یا پھر اس لئے کیونکہ اس نے بٹر بیئر کے ڈھکنوں کی مالا پہن رکھی تھی یا اس لئے کہ وہ ایک رسالہ کو اُلٹے کئے ہوئے پڑھ رہی تھی۔اس کی آنکھیں نیول سے ہوتی ہوئی ہیری پر پڑی۔اس نے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔

''شکریہ!'' جینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہیری اور نیول نے تین صندوق اور ہیڈوگ کے پنجرے کو سامان رکھنے کی جگہ پر رکھا اور پھر ہانپتے ہوئے نشستوں پر بیٹھ گئے۔ لونا اپنے الٹے رسالے ہفت روزہ 'حیلہ سخن' کے اوپر سے انہیں جھانکتی رہی۔ایسا لگ رہا تھا کہ اس کی پلکیں عام لوگوں جتنی نہیں جھپکتی تھیں۔وہ ہیری کو کافی دیر تک گھورتی رہی جو اس کے ٹھیک سامنے بیٹھا ہوا تھا اور اب اس بات پر پچھتا رہا تھا۔

''گرمیاں کیسی رہیں لونا؟'' جینی نے پوچھا۔

''ہاں! اچھی رہیں'' لونا نے سانپ جیسی پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا مگر اس کی نظریں ہیری پر ہی جمی رہیں۔''ہاں! چھٹیاں مزیدار رہیں......تم ہیری پوٹر ہو......؟''

''میں جانتا ہوں۔'' ہیری نے جواب دیا۔

نیول اس کی بات سن کر ہنسنے لگا۔لونا نے اپنی زرد آنکھیں اس کی طرف گھمائیں۔

''اور میں نہیں جانتی کہ تم کون ہو؟''

''میں کوئی نہیں ہوں......'' نیول نے جلدی سے کہا۔

''نہیں نہیں......ایسی بات نہیں ہے۔'' جینی جلدی سے بول پڑی۔''یہ نیول لانگ باٹم ہے......اور یہ لونا لوگڈ ہے،لونا چوتھے سال میں ہے اور ریون کلا میں پڑھتی ہے......''

''الفاظ انسان کی شخصیت کے آئینہ دار ہوئے ہیں۔'' لونا نے گنگناتی ہوئی آواز میں کہا۔

اس نے اپنا الٹا رسالہ اتنا اوپر اُٹھا لیا کہ اس کا چہرہ اس کے پیچھے گم ہو گیا اور وہ خاموشی سے مطالعہ کرنے لگی۔ہیری اور نیول نے بھنویں اُٹھا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔جینی اپنی ہنسی روکنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

ریل گاڑی دھڑ دھڑاتی ہوئی دیہاتی علاقوں سے گزر رہی تھی۔یہ عجیب طرح کا دن تھا۔ایک پل کے لئے تو چمکتی ہوئی دھوپ نکل آتی تھی لیکن اگلے ہی لمحے وہ دھندلے بادلوں کے نیچے پہنچ جاتے تھے۔

''ذرا بوجھو تو سہی...... مجھے میری سالگرہ پر کیا چیز ملی؟'' نیول نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''ایک اور بھول نہ جانے والی بلوری گیند؟'' ہیری نے اس گول شیشے کی گیند کو یاد کرتے ہوئے کہا جو نیول کی دادی نے اس کی بہت کمزور یادداشت کو بہتر بنانے کی کوشش میں اسے بھیجی تھی۔

''نہیں......'' نیول نے جلدی سے کہا۔'' حالانکہ مجھے اس کی بھی ضرورت تھی۔ میری پرانی یادداشتی گیند تو بہت پہلے سے کھو چکا ہے...... نہیں اس طرف دیکھو......''

اس نے اپنے ایک ہاتھ میں ٹریور کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ اس نے دوسرا ہاتھ سکول کے بستے میں ڈالا اور تھوڑا ٹٹولا۔ پھر اس نے ایک ایسی چھوٹی سی چیز باہر نکالی جو گملے میں لگے تھوہر نامی پودے جیسی دکھائی دے رہی تھی، فرق صرف اتنا تھا کہ اس میں کانٹوں کی جگہ پر چھوٹے چھوٹے پھوڑوں جیسے ابھار تھے۔

''ممبالس ممبالوٹنیا!'' اس نے فخر سے بتایا۔

ہیری نے اس پودے کی طرف دیکھا۔ پودا تھوڑا اہل رہا تھا اور اتنا بدصورت اور ڈراؤنا دکھائی دے رہا تھا جیسے کوئی بیماری میں مبتلا بدن کا اندرونی عضو ہو۔

''یہ سچ مچ نایاب چیز ہے۔'' نیول نے دمکتے ہوئے کہا۔'' مجھے نہیں معلوم کہ یہ ہوگورٹس کے گرین ہاؤس میں ہے یا نہیں۔ میں اسے پروفیسر سپراؤٹ کو دکھانے کیلئے بے قرار ہو رہا ہوں۔ میرے شفیق چچا 'الگی' اسے میرے لئے ملک شام سے لائے ہیں۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس کی قلم سے اور پودے اُگائے جا سکتے ہیں یا نہیں......''

ہیری جانتا تھا کہ نیول کا پسندیدہ مضمون جڑی بوٹیوں کا علم ہی ہے لیکن اسے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس عجیب سے گندے بدصورت چھوٹے پودے سے کیا کرنا چاہتا ہے؟

''کیا یہ کچھ کرتا ہے......؟'' ہیری نے اٹکتے ہوئے اشتیاق سے پوچھا۔

''بہت سی چیزیں......'' نیول نے فخر سے کہا۔'' اس کا خود حفاظتی انداز غضب کا ہے، ٹھہرو! میں تمہیں دکھاتا ہوں...... ذرا ٹریور کو پکڑنا!''

اس نے مینڈک ہیری کی گود میں ڈال دیا اور اپنے بستے میں سے ایک قلم نکالی۔ لونا کی آنکھیں اس کے الٹے رسالے کے اوپر سے دوبارہ جھانکتی ہوئی دکھائی دیں جن میں دلچسپی کا عنصر جھلک رہا تھا۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ نیول آخر کیا کرنے والا ہے۔ نیول نے ممبالس کو اپنی آنکھوں کے پاس رکھا اور اپنی زبان دانتوں کے بیچ دبالی۔ اس نے اپنی قلم کی نوک پودے کے وجود پر تیزی سے چبھو دی۔

پودے کے ہر پھوڑے نما ابھار سے پھوار کی طرح رس نکل کر اُڑنے لگا۔ موٹی، بدبودار، گہری سبز پھوار نکل کر پورے کمپارٹمنٹ

میں بکھرنے لگی۔ وہ چھت، کھڑکیوں اور لونا کے الٹے رسالے پر پڑی۔ جینی نے خطرہ بھانپ کر فوراً اپنا چہرہ بازو کی آڑ میں ڈھانپ کر بچالیا تھا۔ اس لئے اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے سبز رنگ کے ہیٹ پہن رکھا ہو لیکن ہیری تو ٹریور کو پکڑے ہوئے تھا اس لئے بھوار سیدھی اس کے چہرے پر پڑی اور وہ گہری سبزی میں نہا گیا۔ کھاد جیسی تیز بدبو اس کے نتھنوں میں اتر رہی تھی۔

نیول کا پورا چہرہ اور بدن لت پت ہو چکا تھا۔ اس نے اپنی آنکھوں سے رس کو ہٹانے کیلئے اپنا سر زور سے جھٹکا۔

''اوہ معا......معاف کرنا۔'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''میں نے پہلے ایسا کر کے نہیں دیکھا تھا...... مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ اس سے اتنا سارا رس......لیکن پریشان مت ہونا۔ ممبالس کا رس زہریلا نہیں ہوتا ہے۔'' اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا جب ہیری نے اپنے منہ میں بھرا ہوا رس فرش پر تھوکا۔

اسی لمحے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھل گیا۔

''اوہ......ہیری! کیسے ہو؟......ار......لگتا ہے کہ میں غلط وقت پر آ گئی......'' ایک گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

ہیری نے جس ہاتھ میں ٹریور کو پکڑ رکھا تھا اسی سے اپنی عینک کے شیشے کو صاف کیا۔ دروازے پر لمبی، چمکدار سیاہ بالوں والی ایک بہت خوبصورت لڑکی کھڑی تھی اور اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ یہ چو چینگ تھی جو ریون کلا کیوڈچ ٹیم کی متلاشی تھی۔

''اوہ......تم کیسی ہو؟'' ہیری نے سٹپٹائے انداز میں کہا۔

''ہاں! میں ٹھیک ہوں!......اچھا......میں تو صرف خیریت دریافت کرنے آئی تھی......پھر ملیں گے۔'' چو چینگ نے جلدی سے کہا۔ تھوڑے گلابی چہرے کے ساتھ اس نے دروازہ بند کیا اور چلی گئی۔

ہیری نشست سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اسے اچھا لگتا اگر چو چینگ اسے بہت شاندار لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھتی جو اس کے سنائے گئے چٹکلوں پر زور زور سے ہنس رہے ہوتے۔ وہ یہ موقع تو کبھی نہیں منتخب کرتا کہ چو چینگ اسے نیول اور لونا لوگڈ کے ساتھ مینڈک تھامے اور ممبالس کے بدبودار رس میں نہایا ہوا دیکھتی۔

''کوئی بات نہیں۔'' جینی نے نیول کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو! ہم اسے سے آسانی سے نجات پا سکتے ہیں۔'' اس نے اپنی چھڑی نکالی اور جادوئی کلمہ پڑھا۔ ''سیوگرتم......''

ممبالس کا بدبودار رس پورے کمپارٹمنٹ میں سے غائب ہو گیا۔

''معاف چاہتا ہوں......'' نیول نے دھیمی آواز میں دوبارہ کہا۔

رون اور ہرمائنی نصف دن تک واپس نہیں لوٹے۔ جب کھانے پینے کے سامان کی ٹرالی آ کر جا چکی تھی اور ہیری، جینی اور نیول نے اپنا اپنا کدو کا پیٹس ختم کر لیا تھا۔ وہ چاکلیٹی مینڈکوں سے نکلنے والے کارڈ کو آپس میں تبدیل کرنے میں مصروف تھے تب کہیں جا کر کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا اور ہرمائنی اور رون کی صورت دکھائی دی۔ وہ جلدی سے اندر آئے۔ ان کے ساتھ کروک شانکس اور پگ

وجیون کا پنجرہ بھی تھا۔

''میں تو بھوک کے مارے مرا جا رہا ہوں۔'' رون نے پگ وجیون کا پنجرہ جلدی سے ہیڈوگ کے پاس جمایا۔ ہیری سے ایک چاکلیٹی مینڈک جھپٹا اور اس کے ساتھ والی نشست پر دھم سے بیٹھ گیا۔ اس نے ریپر پھاڑا اور مینڈک کا سر دانتوں سے کاٹا اور آنکھیں بند کر کے نشست سے ٹیک لگا لی جیسے وہ بہت تھک چکا ہو۔

''ہر فریق سے پانچویں سال کے دو دو پری فیکٹ بنائے گئے ہیں۔'' ہرمائنی نے کہا جو اپنی نشست پر بیٹھتے ہوئے بہت برہم دکھائی دیتی تھی۔ ''ایک لڑکا اور ایک لڑکی......''

''اور جانتے ہو کہ سلے درن کا پری فیکٹ کون ہے؟'' رون نے کہا جس کی آنکھیں اب بھی بند تھیں۔

''ملفوائے......!'' ہیری نے فوراً جواب دیا اور اسے یقین تھا کہ اس کا سب سے برا خوف صحیح ثابت ہو گا۔

''بالکل درست کہا......'' رون نے تلخی سے کہتے ہوئے باقی مینڈک ایک ہی بار میں منہ میں بھر لیا اور دوسرا مینڈک اُٹھا کر اس کا ریپر کھولنے لگا۔

''اور وہ بھینس پینسی پارکنسن ......'' ہرمائنی نے منہ بنا کر کہا۔ ''وہ پری فیکٹ کیسے بن سکتی ہے؟ جبکہ اس کا دماغ تو عفریت سے بھی زیادہ بودا ہے......''

''ہفل پف سے کون ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ارنئ میکلمن اور ہائنا ایبٹ......!'' رون نے بتایا۔

''اور ریون کلا سے انتھونی گولڈسٹین اور پدما پاٹیل......'' ہرمائنی نے کہا۔

''تم پدما پاٹیل کے ساتھ ژلبال رقص میں گئے تھے نا؟'' ایک پراسراری آواز سنائی دی۔

سب نے مڑ کر لونا لوگڈ کی طرف دیکھا جو ماہنامہ حیلہ سخن کے اوپر سے رون کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ رون نے اپنے منہ میں بھرا ہوا مینڈک جلدی سے نگل لیا۔

''ہاں میں جانتا ہوں۔'' اس نے تھوڑا حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''اسے اس تقریب میں زیادہ لطف نہیں آیا تھا۔'' لونا نے اسے بتایا۔ ''اسے تمہارا رویہ بالکل اچھا نہیں لگا کیونکہ تم نے اس کے ساتھ رقص تو کیا ہی نہیں تھا...... ویسے اگر میں اس کی جگہ ہوتی تو مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' اس نے کچھ سوچتے ہوئے مزید کہا۔ ''کیونکہ مجھے رقص کرنا یوں بھی زیادہ پسند نہیں ہے......''

اس نے اپنی بات مکمل کر کے ایک بار پھر اپنا چہرہ رسالے کی اوٹ میں چھپا لیا۔ رون رسالے کی الٹے سرورق کو کچھ دیر تک منہ پھاڑے دیکھتا رہا پھر اس نے جینی کی طرف تاکہ کچھ سمجھ سکے لیکن جینی نے ہنسی روکنے کیلئے اپنا منہ میں انگلیاں ٹھونس رکھی تھیں۔ رون

نے اپنا سر ہلایا اور مسکرا کر اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔

''ہمیں وقفے وقفے کے ساتھ راہداریوں پر پہرا دینا ہوگا۔ اگر کوئی غلط حرکت کر رہا ہو تو ہم اسے سزا بھی دے سکتے ہیں۔ میں تو کریب اور گوئل کو گرفت میں آنے کا پورا پورا انتظار کروں گا......'' رون نے ہیری اور نیول کو بتایا۔

''تمہیں اپنے اختیار کا ناجائز استعمال ہرگز نہیں کرنا چاہئے رون!'' ہرمائنی تیکھی آواز میں غرائی۔

''ہاں ہاں بالکل......صحیح بجا فرمایا، کیونکہ ملفوائے تو اس کا ذرا بھی ناجائز استعمال نہیں کرے گا۔'' رون نے تلخی سے کڑوے لہجے میں کہا۔

''تو تم اس کی طرح ذلت کی پستیوں میں گرنا چاہتے ہو۔'' ہرمائنی نے تنک کر کہا۔

''نہیں! میں تو یہ صرف یہ یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ وہ میرے دوستوں کو سزا دے، اس سے پہلے ہی میں اس کے دوستوں کو مزہ چکھا دوں!'' رون نے کہا۔

''اوہ خدا کیلئے......رون!''

''میں تو گوئل کو لکھنے کی سزا دوں گا۔ اس سے وہ مر ہی جائے گا۔ اسے لکھنے سے سخت نفرت ہے۔'' رون نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنی آواز نیچے کر کے گوئل کی نقل کی اور چہرے پر اذیت بھرا تاثر لاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے......لنگور...... کے سرخ کولہوں......کی طرح......نہیں دکھائی دینا ہے......''

سب لوگ بے اختیار ہنس پڑے۔ کوئی بھی لونا لوگڈ جتنی زور سے نہیں ہنسا۔ اس کے منہ سے خوشی کی چیخ نکل گئی جسے سن کر ہیڈوگ جاگ کر غصے سے اپنے پر پھڑ پھڑانے لگی اور کروک شانکس اچھل کر سامنے کے شلف پر جا پہنچی۔ لونا اتنی کھل کر ہنسی تھی کہ اس کا رسالہ اس کے ہاتھ سے نکل کر کمپارٹمنٹ کے فرش پر اس کے پیروں میں جا گرا۔

''یہ نہایت مزیدار تھا......''

اس کی باہر نکلتی ہوئی آنکھیں میں اب آنسو بھر آئے تھے۔ وہ سانس لینے کے لئے رُکی اور رون کی طرف گھورنے لگی۔ پوری طرح حیران و پریشان رون نے باقی لوگوں کی طرف دیکھا جو اب اس کے چہرے کی اُڑی ہوئی ہوائیاں دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ لونا لوگڈ کی تعجب انگیز طویل ہنسی نے ایک بار تو سب کو چونکا دیا تھا۔ لونا آگے پیچھے ہو کر خود کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی اور دونوں ہاتھوں سے اپنا پیٹ پکڑے ہوئے تھی۔

''کیا تم میرا مذاق اُڑا رہی ہو......'' رون نے اس کی طرف تیوریاں چڑھا کر پوچھا۔

''لنگور کے......سرخ کولہوں......'' لونا اپنی پسلیوں کو دباتے ہوئے بمشکل بولی۔

باقی سب کی توجہ لونا کے ہنستے ہوئے سرخ چہرے پر تھی مگر ہیری کی نظریں فرش پر گرے ہوئے رسالے پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے

اس میں ایک ایسی چیز دکھائی دے تھی جس کی وجہ سے اس نے اسے لپک کر اُٹھا لیا۔ رسالہ اُلٹا پکڑے جانے کی وجہ سے پہلے وہ یہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ سرورق پر کس کی تصویر تھی لیکن اب ہیری کو یہ احساس ہو رہا تھا کہ یہ تو کارنیلوس فج کا ایک مزاحیہ کارٹون بنا ہوا تھا۔ ہیری صرف فج کے مخصوص ہیٹ کی وجہ سے ہی کارٹون کو پہچان پایا تھا۔ فج نے ایک ہاتھ میں سونے کے سکوں کا تھیلا پکڑا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے ایک غوبلن کا گلا دبا رہا تھے۔ کارٹون کا عنوان تھا......'فج گرنگوٹس پر قبضہ جمانے کیلئے کتنی پستی میں گر سکتے ہیں'

اس کے نیچے سرورق کے خصوصی فیچر کی سرخیاں لکھی ہوئی تھیں جو مکمل طور پر اندرونی صفحات پر موجود تھے۔

کیوڈ چ لیگ میں بدعنوانی کی لہر۔ ٹورنٹوکس طرح جیت رہی ہے؟

قدیمی علم الہندسہ کے پراسرار پہلو کا انکشاف!

سیریس بلیک۔ درندہ یا مظلوم؟

''کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں؟'' ہیری نے لونا کی طرف ملتجیانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا سر ہلا دیا۔ وہ اب بھی رون کو دیکھ رہی تھی اور ہنسی کے مارے نڈھال ہوئے جا رہی تھی۔

ہیری نے رسالہ کھول کر اس کے مضامین کی فہرست پر نظر ڈالی۔ وہ اس رسالے کو بالکل ہی بھول چکا تھا جو کنگ سلے نے سیریس تک پہنچانے کیلئے مسٹر ویزلی کو دیا تھا۔ شاید وہ حیلہ سخن کا یہی شمارہ ہی تھا جو اب ہیری کے ہاتھ میں تھا۔

اسے مطلوبہ صفحہ مل گیا اور وہ انہماک کے ساتھ اسے پڑھنے لگا۔

اس میں بھی ایک برا سا کارٹون بنا ہوا تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ اگر اس کے نیچے با قاعدہ عنوان نہ دیا گیا ہوتا تو ہیری کو بالکل ہی معلوم نہ ہو پاتا کہ یہ سیریس کا کارٹون بنایا گیا ہے۔ سیریس اپنی چھڑی تان کر ہڈیوں کے ڈھیر پر کھڑا ہوا تھا۔ مضمون کی تفصیل کچھ یوں تھی:

سیریس بلیک کا معمہ؟

بدنام زمانہ قاتل یا مشہور معصوم گلوکار؟

ہیری کو ذیلی سرخی کئی بار پڑھنا پڑی تب کہیں جا کر اسے یقین ہوا کہ اس کا مطلب سمجھنے میں اس نے کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ اس نے سوچا سیریس سے کب سے مشہور گلوکار بن گیا؟

> چودہ سالوں سے لوگ یہ تسلیم کرتے آ رہے ہیں کہ سیریس بلیک نے بارہ معصوم ماگلوؤں اور ایک جادوگر کو سرعام ہلاک کر دیا ہے، دو سال قبل اژقبان سے بلیک کے فرار کے بعد جادوئی محکمہ اب بھی زور و شور سے اس کی تلاش میں مصروف ہے۔ اتنی طویل تلاش آج تک کسی مفرور قیدی کی نہیں ہوئی۔ ہم سب یہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ اتنا بڑا مجرم ہے کہ اسے دوبارہ پکڑ کر روح کھچڑوں کے حوالے کر دینا چاہئے۔
>
> لیکن کیا واقعی؟

حال ہی میں ایک سنسنی خیز ثبوت سامنے آیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید سیریس بلیک نے وہ سب قتل کئے ہی نہیں ہیں، جن کے لئے اسے اژقبان بھیجا گیا تھا۔ ڈورس پرکس جو کہ اٹھارہ اکانتھیا وے، لٹل نارٹن میں رہتی ہیں، ان کا کہنا ہے کہ 'بلیک ان ہلاکتوں کے وقت جائے واردات پر موجود ہی نہیں تھا۔'

مس پرکس کہتی ہیں کہ 'لوگوں کو یہ احساس ہی نہیں ہے کہ سیریس بلیک ایک جھوٹا نام ہے جس آدمی کو لوگ سیریس بلیک کے نام سے جانتے ہیں، وہ دراصل سٹوبی بورڈمین ہے، جو مقبول عام موسیقی کے گروپ 'ہوب غوبلن' کا مرکزی گلوکار تھا۔ تقریباً پندرہ سال پہلے لٹل نارٹن کے گرجا گھر ہال میں ایک موسیقی کے پروگرام کے دوران کان پر ایک شالجم پڑنے کے باعث اسے موسیقی کی مصروف زندگی سے اچانک ریٹائرمنٹ لینا پڑی۔ میں اخبار میں اس کی تصویر دیکھتے ہی پہلے دن پہچان گئی تھی۔ سٹوبی تو ایسا جرم کر ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ اس دن وہ میرے ساتھ موم بتیوں کی روشنی میں ایک محبت بھری شام گزار رہا تھا۔ ہم دونوں نے ساتھ مل کر ڈنر کیا۔ میں نے یہ بات لکھ کر محکمے کو بھی ارسال کی تھی اور میں امید کر رہی ہوں کہ کسی بھی دن سٹوبی عرف سیریس بلیک کو اس خوفناک الزام سے باعزت بری کر دیا جائے گا۔'

ہیری نے پڑھنا ختم کیا اور بے یقینی سے صفحے کی طرف دیکھا۔ اسے نے سوچا شاید یہ کوئی مذاق کیا گیا ہے۔ شاید یہ رسالہ عموماً مزاحیہ کہانیاں شائع کرتا ہوگا۔ اس نے کچھ صفحات پیچھے جا کر فج والے مضمون پر نظر ڈالی۔

جادوئی وزیراعظم کارنیلوس فج نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ وہ جادوگروں کے بینک گرنگوٹس پر قبضہ جمانا چاہتے ہیں۔ جب انہیں پانچ سال قبل وزیراعظم منتخب کیا گیا تھا، تب سے ہی انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ ہمارے سونے کے سکوں کے محافظوں کے ساتھ پرامن تعاون کے علاوہ اور کوئی محاذ آرائی نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن کیا واقعی یہ حقیقت ہے؟

وزیراعظم کے قریبی ذرائع نے حال ہی میں یہ خبر دی ہے کہ فج کی سب سے عزیز امنگ غوبلنوں کے سونے پر قبضہ کرنا ہے اور وہ ضرورت پڑنے پر طاقت کے استعمال سے بھی گریز نہیں کریں گے۔

'ایسا پہلی بار نہیں ہوگا۔' وزیراعظم کے ایک اندرونی رازداں نے کہا۔ 'کارنیلوس فج کو ان کے معتمد خاص 'غوبلن قاتل' کے نام سے بھی پکارتے ہیں۔ اگر چوری چھپے ان کی بات سنی جائے تو وہ تنہائی میں ہمیشہ ان غوبلنوں کے بارے میں ذکر کرتے رہتے ہیں جن کا انہیں صفایا کیا ہے۔ جنہیں انہوں نے کچلا ہے، جنہیں انہوں نے اونچائی کی بلندیوں سے پستیوں میں دھکیلا ہے، جنہیں انہوں نے زہر دلوا کر موت کے گھاٹ اتارا ہے، جنہیں آگ کی تپتی ہوئی ریت میں ڈال کر بھونا ہے......'

ھیری نے مزید پڑھنے کی زحمت ہی نہیں کی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فج میں یوں تو کئی خرابیاں ہوسکتی ہیں لیکن یہ تصور کرنے میں اسے بے حد مشکل پیش آ رہی تھی کہ غوبلنوں کو تپتی ہوئی ریت میں چنوں کی طرح بھنوانے کا بھی وہ حکم دے سکتے ہیں۔اس نے رسالے کے باقی صفحات کو پلٹا۔ ہر کچھ صفحات کے بعد رُک کر اس نے عنوانات اور سرخیوں پر نظر ڈالی۔ٹُوٹشل ٹورانڈو کیوڈچ لیگ اس لئے جیت رہی ہے کیونکہ وہ بلیک میلنگ، ڈنڈوں سے غیر قانونی چھیڑ چھاڑ اور متشدد رویوں کا استعمال کر رہی ہے۔ایک جادوگر کے ساتھ انٹرویو جس کا دعویٰ ہے کہ وہ کلین سویپ 6 بہاری ڈنڈے پر سوار ہو کر چاند پر پہنچ گیا تھا اور اس بات کے ثبوت کیلئے وہ چاند کے باسی مینڈکوں کو ایک بڑے تھیلے میں بھر کر لایا تھا۔قدیمی علم الہندسہ پر ایک مکالمہ جس سے کم از کم یہ ثابت ہوتا تھا کہ لونا اس رسالے کو الٹا کر کے کیوں پڑھ رہی تھی۔ رسالے کے مطابق اگر آپ پرانے ہندسی اشکال کو الٹا کر دیں تو وہ ایک قدیمی جادوئی کلمہ کو ظاہر کرتی ہیں جس سے آپ کے دشمنوں کے کان جانوروں کے کانوں میں بدل سکتے ہیں۔ دراصل ہفت روزہ حلیہ سخن نامی اس رسالے میں شائع باقی سب مضامین کے مقابلے میں یہ تجویز زیادہ پرکشش اور عاقلانہ لگی تھی کہ سیریس بلیک موسیقی کے گروپ 'ہوب غوبلن' کا مرکزی گلوکار رہو سکتا ہے۔

جب ھیری نے رسالہ بند کیا تو رون نے پوچھا۔''اس میں کوئی اچھا مضمون ہے؟''

''ہو ہی نہیں سکتا......'' ھیری اس بات کا جواب دے پاتا، اس سے پہلے ہی ہرمائنی نے تیکھی آواز میں تنک کر کہا۔''ہر کوئی یہ بات بہت اچھی طرح جانتا ہے کہ ہفت روزہ حیلہ سخن بالکل بے تکا اور بکواس رسالہ ہے......''

''معاف کرنا......'' لونا سرد لہجے میں بولی، اس کی آواز کی نزاکت اور معصومیت اچانک غائب ہوگئی تھی۔''میرے والد اس رسالے کے مدیر ہیں......!''

''اوہ......میں......'' ہرمائنی جھینپتے ہوئے بولی۔ وہ اس کی بات پر واقعی شرمندہ دکھائی دے رہی تھی۔''ار......اس میں کچھ سنسنی خیز......میرا مطلب ہے......یہ کافی......''

''مجھے میرا رسالہ واپس دے دو......شکریہ!'' لونا نے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر ھیری کے ہاتھوں سے رسالہ چھین لیا جو ہونقوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔لونا صفحات الٹتی ہوئی اپنے مطلوبہ مضمون پر جا پہنچی اور پھر اس نے رسالے کو ایک بار پھر الٹا کر دیا۔اس نے حسب سابق اپنا پورا چہرہ اس کی اوٹ میں چھپا لیا تھا۔اسی وقت کمپارٹمنٹ کا دروازہ تیسری بار کھلا۔

ھیری نے پلٹ کر دیکھا۔اسے اس بات کی امید تو تھی لیکن ڈریکو ملفوائے کو دیکھنا ذرا سا بھی خوش کن ثابت نہیں ہوا جو اپنے دونوں چمچوں کریب اور گوئل کے ساتھ دروازے پر شیطانی مسکراہٹ لئے ہوئے کھڑا تھا۔

''کیا چاہیئے؟'' اس سے پہلے کہ ملفوائے اپنا منہ کھول پاتا ھیری نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ذرا تمیز سے پوٹر......! ورنہ میں تمہیں سزا دے دوں گا۔'' ملفوائے نے دھیمی آواز میں اکڑ کر کہا جس کے سنہرے بال اور نوکیلی

تھوڑی اس کے باپ جیسی ہی تھی۔ ''دیکھو! مجھے پری فیکٹ بنا دیا گیا ہے جبکہ تمہیں نہیں بنایا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے پاس سزا دینے کا اختیار ہے جو تمہارے پاس اب بالکل نہیں ہے......''

''ہاں! لیکن تم گدھے ہو، جو میں نہیں ہوں اس لئے تم یہاں سے دفع ہو جاؤ اور ہمیں اکیلا چھوڑ دو......'' ہیری نے تنک کر کہا۔

رون، نیول اور ہرمائنی کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ ملفوائے نے ہونٹ سکوڑ لئے۔

''پوٹر ذرا بتاؤ تو سہی کہ ویزلی سے پیچھے رہ جانا تمہیں کیا لگتا ہے؟'' ملفوائے نے پوچھا۔

''بکواس بند کرو ملفوائے!'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔

''لگتا ہے کہ میں نے کسی دُکھتی رگ پر ہاتھ دیا ہے۔'' ملفوائے نے زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''اچھا! ذرا سنبھل کر رہنا پوٹر! کیونکہ میں کتے کی طرح ہر وقت تمہارے پیچھا کروں گا کہ کہیں تمہارے قدم بھٹک تو نہیں رہے ہیں......''

''یہاں سے دفع ہو جاؤ۔'' ہرمائنی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

ملفوائے نے کٹیلی مسکان کے ساتھ ایک بار پھر ہیری کو دیکھا اور پھر دھیمے انداز میں راہداری میں آگے کی طرف بڑھ گیا۔ کریب اور گوئل بھی اس کے پیچھے پیچھے کھی کھی کرتے ہوئے لپکے۔ ہرمائنی نے ان کے عقب میں کمپارٹمنٹ کا دروازہ غصے سے بند کیا اور پلٹ کر ہیری کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ اس کی طرح ہرمائنی بھی ملفوائے کی بات کی تہ تک پہنچ گئی تھی اور اس کے گھبراہٹ و پریشانی میں برابر کی شریک تھی۔

''ایک اور مینڈک دینا......'' رون نے پرسکون انداز میں کہا جس کا دھیان کسی غیر معمولی بات کی طرف بالکل نہیں تھا۔ نیول اور لونا کے سامنے ہیری کوئی بات کھل کر نہیں سکتا تھا اس نے ہرمائنی کی طرف پریشان نظروں سے دیکھا اور پھر گردن گھما کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

ہیری نے سوچا تھا کہ سیریس کا اس کے ہمراہ سٹیشن آنا دلچسپ تجربہ تھا لیکن اب یہ سب اچانک بے حد احمقانہ لگنے لگا تھا اور کسی حد تک خطرناک بھی...... ہرمائنی نے صحیح کہا تھا کہ سیریس کو نہیں چاہئے تھا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ مسٹر ملفوائے نے کالے کتے کو دیکھ لیا ہو اور اپنے بیٹے ڈریکو کو بتا دیا ہو؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ انہوں نے یہ اندازہ لگا لیا ہو کہ ویزلی گھرانے، لوپن اور موڈی سیریس کی روپوشی کی جگہ کو جانتے تھے؟ یا پھر ملفوائے کا کتے کی طرح کا جملہ بولنا محض ایک اتفاق ہی تھا؟

شمال کی طرف میں آگے بڑھتے ہوئے موسم ملی جلی کیفیت کا شاہکار بنا رہا۔ ادھوری بارش کی بوچھاڑیں کھڑکیوں پر وقتاً فوقتاً سر پٹختی رہیں۔ کچھ ہی دیر بعد ہلکا سا سورج نمودار ہو گیا جو جلد ہی بادلوں کی اوٹ میں گم ہو گیا۔ جب اندھیرا چھا گیا اور کمپارٹمنٹ کے اندر لیمپ جل اُٹھے تو لونا نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسالہ حیلہ سخن بند کر کے احتیاط کے ساتھ اپنے بستے میں ڈال لیا اور کمپارٹمنٹ میں بیٹھے سب افراد کو عجیب نظروں سے گھورنے لگی۔

ہیری ریل گاڑی کی کھڑکی سے سر ٹکائے بیٹھا تھا اور دور سے ہوگورٹس کی پہلی جھلک دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آج رات چاند بھی آسمان پر موجود نہیں تھا اور بارش کی وجہ سے کھڑکیاں دھندلی ہو چکی تھیں۔

کافی دیر کی خاموشی کے بعد ہرمائنی نے کہا۔ ''یہ اچھا رہے گا کہ ہم اپنے کپڑے تبدیل کر لیں۔'' ان سب نے بڑی مشکل سے اپنے اپنے صندوق کھولے اور اپنے سکول کی وردیاں باہر نکالیں۔ ہرمائنی اور رون نے اپنے پری فیکٹ کے بیجز اپنے سینے پر پن کی مدد سے سجائے۔ ہیری نے دیکھا کہ رون اندھیری کھڑکی میں اپنے عکس کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔

بالآخر ریل گاڑی کی رفتار دھیمی ہونے لگی اور انہیں بارش کا چنگھاڑتا ہوا شور صاف سنائی دینے لگا۔ سب طلباء اپنا اپنا سامان نکالنے لگے، پالتو جانوروں کو سنبھالا اور اترنے کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ چونکہ رون اور ہرمائنی کو ان سب پر نگاہ رکھنے کی ذمہ داری سونپ دی گئی تھی، اس لئے وہ کمپارٹمنٹ سے باہر چلے گئے۔ وہ جاتے ہوئے کروک شانکس اور پگ وجیون کی ذمہ داری ہیری اور نیول کو سونپ گئے تھے۔

''اگر تم چاہو تو میں اس الّو کو اُٹھا لیتی ہوں۔'' لونا نے ہیری کو پیشکش کی اور پگ وجیون کا پنجرے کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ نیول نے ٹریور کو جیب کے اندر منتقل کیا اور کروک شانکس کو اپنے بازوؤں میں جکڑ لیا۔

''اوہ......ار......شکریہ!'' ہیری نے کہا اور اسے پنجرہ دے دیا۔ پھر اس نے ہیڈوگ کے پنجرے کو اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیا۔

جب وہ کمپارٹمنٹ سے باہر نکلے اور راہداری کے ہجوم میں شامل ہوئے تو ان کے چہروں پر رات کی تیز ہواؤں کی پہلی چبھن کا احساس بیدار ہوا۔ آہستہ آہستہ وہ دروازے کی طرف بڑھے۔ ہیری کو دیودار کے درختوں کی مہک آ رہی تھی جو جھیل کے راستے پر دونوں طرف لگے ہوئے تھے۔ وہ پلیٹ فارم پر اترا اور چاروں نظر دوڑانے لگا۔ وہ اس جانی پہچانی آواز کو سننے کیلئے بے تاب تھا جو ہمیشہ چلا کر کہتی تھی......'پہلے سال کے طلباء اس طرف آ جائیں......'

لیکن آج وہ آواز سنائی نہیں دی۔ اس کے بجائے بہت الگ آواز سنائی دی۔ کوئی عورت تیز آواز میں پکار رہی تھی۔ ''پہلے سال کے طلبا قطار بنا کر اس طرف آ جائیں۔ براہ کرم! پہلے سال کے سبھی نئے طلباء میرے پاس آ جائیں......''

ایک لالٹین ہیری کی طرف جھولتی ہوئی بڑھی اور اس کی مدھم زرد روشنی میں ہیری نے پروفیسر غروبلی پلانک کی ابھری ہوئی ٹھوڑی اور چھوٹے بال دیکھے۔ پچھلے سال انہوں نے کچھ عرصہ تک ہیگرڈ کی جگہ پر جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کو پڑھایا تھا۔

''ہیگرڈ کہاں ہے؟'' ہیری نے بلند آواز میں پوچھا۔

''معلوم نہیں ہیری!'' جینی نے جھنجھلا کر کہا۔ ''اچھا رہے گا کہ ہم راستے سے ہٹ جائیں، ہم دروازے پر کھڑے ہیں اور ہماری وجہ سے سارا راستہ رُکا ہوا ہے......''

''اوہ ہاں......!''

پلیٹ فارم پر آگے بڑھتے ہوئے اور سٹیشن سے باہر نکلتے ہوئے ہیری اور جینی الگ الگ ہو گئے۔ ہجوم کی دھکم پیل کے درمیان ہیری نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر ہیگرڈ کی جھلک دیکھنے کی کوشش کی۔ اسے یقین تھا کہ وہ یہیں کہیں موجود ہوگا۔ ہیگرڈ کو دوبارہ دیکھنے کی تمنا اس کی بہت سی تمناؤں میں سے ایک تھی اور یہ خواہش بہت بے قرار ہو رہی تھی لیکن اس کا نام ونشان تک نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری ہجوم کے ساتھ چلتا ہوا ایک تنگ راستے سے ہو کر باہر سڑک کی طرف پہنچ گیا۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھا رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ہیگرڈ ہوگورٹس چھوڑ کر تو نہیں جا سکتا۔ اسے سردی یا ایسی ہی کوئی چھوٹی موٹی بیماری ہو گئی ہوگی......

اس نے رون اور ہرمائنی کی تلاش میں چاروں طرف دیکھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ پروفیسر غروبلی پلانک کے دوبارہ دکھائی دینے کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ لیکن دونوں میں سے کوئی بھی آس پاس نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ اس لئے وہ ہجوم کے ساتھ ہاگس میڈ ریلوے سٹیشن کے باہر کی سڑک کی طرف چلتا رہا۔ سڑک پر اندھیرا چھایا ہوا تھا اور یہ بارش سے پوری طرح دُھل چکی تھی۔ وہاں پر تقریباً سو بگھیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ ان بگھیوں کی خصوصیت یہ تھی کہ ان میں گھوڑے نہیں جتے ہوتے تھے اور یہ ابتدائی سال کے علاوہ باقی سب کلاسوں کے طلباء وطالبات کو طویل راستہ طے کر کے سکول تک پہنچایا کرتی تھیں۔ ہیری نے ان پر اچٹتی نظر ڈال کر گردن گھمائی اور ایک بار پھر رون اور ہرمائنی کو تلاش کرنے لگا۔ اچانک اس کے دماغ میں کچھ عجیب سا احساس اُبھرا اور ایک بار پھر اس کی گردن گھوم کر لاشعوری طور پر بگھیوں کی طرف مڑ گئی۔

وہ متعجب نظروں سے بگھیوں کو گھورے جا رہا تھا۔ اس بار بگھیاں خالی نہیں تھیں بلکہ ان کے آگے عجیب سی شکل کے جانور جتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اگر ہیری کو انہیں کسی نام سے پکارنا پڑتا تو وہ یقیناً انہیں گھوڑے ہی کہتا حالانکہ وہ گھوڑوں کی بہ نسبت کچھ زیادہ ہی عجیب جانور تھے۔ ان میں کھال کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ ان کی سیاہ چمڑی ان کی صاف دکھائی دیتی ہڈیوں کے پنجر سے بری طرح چپکی ہوئی تھی۔ وہ ان کے جسم میں موجود ایک ایک ہڈی کو آسانی کو گن سکتا تھا۔ ان کے لمبے سر کسی ڈریگن کی طرح تھوتھنی دار تھے اور ان کی ویران آنکھیں بالکل سفید تھیں۔ ان کے دونوں پہلوؤں میں پنکھ لگے ہوئے تھے...... چمڑے کے بڑے سیاہ پنکھ جو کسی دیوہیکل چمگادڑ کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ موت کی سی خاموشی کے ساتھ وہ چوکنا کھڑے تھے۔ یہ کہنا غلط نہ تھا کہ وہ اندھیرے میں کھڑے ڈھانچوں جیسے جانور بے حد عجیب اور ڈراؤنے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری یہ سمجھ نہیں پایا کہ جب بگھیاں خود بخود چل سکتی تھیں تو انہیں کھینچنے کیلئے ان بھیانک جانوروں کو جوتنے کی کیا ضرورت تھی؟

''پگ کہاں ہے؟'' ہیری کو ٹھیک عقب سے رون کی آواز سنائی دی۔

''وہ لونا کے پاس ہے......'' ہیری نے جلدی سے مڑتے ہوئے جواب دیا۔ وہ رون سے ہیگرڈ کے بارے میں سوال کرنے

کیلئے بے چین ہوئے جا رہا تھا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے......؟''

''ہیگرڈ کہاں ہوگا، اس بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں؟'' رون نے تیزی سے جواب دیا جو تھوڑا پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ ''وہ اچھا ہی ہوگا......''

کچھ ہی فاصلے پر ڈریکو ملفوائے موجود تھا۔ اس کے اردگرد اس کے چمچوں کا گینگ بھی تھا جس میں کریب، گوئل اور پینسی پارکنسن شامل تھے۔ وہ دوسرے سال کے سہمے ہوئے بچوں کو بے دردی سے ادھر ادھر ہٹا کر راستہ بنا رہے تھے تاکہ وہ اپنے لئے کسی پوری بگھی پر قبضہ جما سکیں۔ کچھ ہی پل بعد ہرمائنی بھی ہجوم میں سے ہانپتی ہوئی باہر نکل آئی۔

''ملفوائے نے پہلے سال کے بچوں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے، میں قسم کھاتی ہوں کہ میں اس کی شکایت ضرور کروں گی۔ اسے اپنا بیج ملے تین ہی منٹ نہیں ہوئے ہیں اور وہ لوگوں پر پہلے سے زیادہ دھونس جماتا پھر رہا ہے...... کروک شانکس کہاں ہے؟''

''جینی کے پاس ہے......'' ہیری نے کہا۔ ''دیکھو، وہ رہی......''

جینی بھیڑ سے نکل کر ہاتھ ہلاتی ہوئی ان کی طرف بڑھی، کروک شانکس ان کے بانہوں میں بری طرح کسمسا رہی تھی۔

''شکریہ!'' ہرمائنی نے جینی کے ہاتھ سے بلی لیتے ہوئے کہا۔ ''چلو! ساری بگھیاں بھر جائیں گی...... اس سے پہلے ہم کسی بگھی میں مل کر بیٹھ جاتے ہیں۔''

''ٹھہرو! مجھے ابھی تک پگ نہیں ملا ہے!'' رون نے کہا لیکن ہرمائنی سب سے نزدیک والی خالی بگھی کی طرف چل دی۔ اس نے رون کی بات ان سنی کر دی تھی۔ ہیری رون کے ساتھ پیچھے رہ گیا تھا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ بھیانک جانور کون ہیں؟'' اس نے ان جتے ہوئے ڈھانچوں جیسے گھوڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رون سے پوچھا۔ باقی طلباء ان کے قریب سے جلدی جلدی گزر رہے تھے۔

''کون سے جانور......؟'' رون نے لاپروائی سے کہا۔

''یہ گھوڑے جیسے جانور......؟''

اسی لمحے لونا انہیں دکھائی دی جو پگ وجیون کا پنجرہ تھامے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہی تھی۔ رون کا چھوٹا الّو ہمیشہ کی طرف چیختا ہوا شور مچا رہا تھا۔

''یہ لو...... کتنا پیارا الّو ہے، ہے نا؟'' لونا نے پنجرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ار...... ہاں...... وہ ٹھیک ٹھاک ہے۔'' رون نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ''چلو! تو پھر چلتے ہیں، اندر چلیں...... ویسے تم کیا کہہ رہے تھے ہیری؟''

''میں کہہ رہا تھا کہ یہ گھوڑے جیسے جانور کون ہیں؟'' ہیری نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔ جب وہ، رون اور لونا اس بگھی کی

طرف بڑھنے لگے جس میں ہر مائنی اور جینی بیٹھ چکے تھے۔

''کون سے گھوڑے جیسے جانور......؟''

''جوان بگھیوں کے آگے جتے ہوئے ہیں!'' ہیری نے غصے سے کہا۔ وہ لوگ اس وقت سب سے قریب والے گھوڑے سے صرف تین فٹ کے فاصلے پر تھے۔ وہ انہیں اپنی ویران سفید آنکھوں سے گھور رہے تھے۔ بہرحال رون نے ہیری کو عجیب انداز سے دیکھا۔

''تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟''

''میں اس بارے میں بات کر رہا ہوں...... یہ دیکھو!''

ہیری نے رون کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھما دیا تاکہ وہ پروں والے اس ڈھانچے نما گھوڑے کے ٹھیک سامنے آ جائے۔ رون نے ایک پل کیلئے سامنے کی جانب گھور کر دیکھا پھر ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔

''مجھے کیا دکھائی دینا چاہئے؟''

''بگھیوں کے آگے...... یہاں! بگھی میں جتا ہوا جانور...... یہ سامنے ہی تو ہے......''

لیکن جب رون پریشان اور الجھا ہوا دکھائی دیا تو ہیری کے دماغ میں ایک عجیب خیال نے اچانک کروٹ لی۔

''کک...... کیا تمہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے؟''

''کیا دکھائی نہیں دے رہا ہے؟''

''کیا تمہیں یہ دکھائی نہیں دے رہا ہے کہ بگھیوں کو کون کے جانور کھینچ رہے ہیں؟''

رون بہت دہشت زدہ دکھائی دینے لگا۔

''تم ٹھیک تو ہو...... ہیری!''

''میں...... ہاں......''

ہیری بری طرح چکرا گیا تھا۔ گھوڑے جیسے یہ جانور اس کے ٹھیک سامنے کھڑے تھے اور سٹیشن کی کھڑکیوں سے آتی دھندلی روشنی میں چمک رہے تھے۔ رات کی ٹھنڈی ہوا میں ان کے نتھنوں سے گرم سانسیں دھوئیں کی طرف نکل رہی تھیں۔ بہرحال، جب تک رون اداکاری نہ کر رہا ہو...... اور اگر ایسا ہی تو یہ بہت اوچھا مذاق تھا...... تو رون اسے نہیں دیکھ سکتا تھا......

''اندر چلیں......؟'' رون نے خوفزدہ انداز میں پوچھا اور ہیری کو دیکھا جیسے وہ اس کے بارے میں بے حد پریشان ہو رہا ہو۔

''اوہ ہاں...... چلو......'' ہیری نے عجیب لہجے میں کہا۔

رون نے بگھی کے پائیدان پر پاؤں رکھا اور اگلے ہی لمحے نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری نے ایک بار پھر ان ڈراؤنے گھوڑوں

کی طرف دیکھا۔

''تم بالکل صحیح کہہ رہے ہو......'' اس کے عقب سے ایک گنگناتی ہوئی آواز گونجی۔ ''تمہارا دماغ بالکل صحیح سلامت ہے اور جو تم دیکھ رہے ہو وہ تمہارا وہم بالکل نہیں، میں بھی انہیں دیکھ سکتی ہوں......''

''کیا واقعی......؟'' ہیری نے لونا کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔ اسے لونا کی چاندی جیسی بڑی آنکھوں میں ان عجیب گھوڑے کے سائے تھرکتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''ہاں! میں جب یہاں پہلی بار آئی تھی، تب سے ہی میں انہیں دیکھ سکتی ہوں۔ وہ ہمیشہ ہماری بگھیوں کو کھینچتے آئے ہیں۔ پریشان مت ہو۔ تم اتنے ہی ہوش و حواس میں ہو جتنی کہ میں......'' لونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ دھیمی مسکان کے ساتھ رون کے پیچھے پیچھے بگھی میں چڑھ کر سوار ہو گئی۔ ہیری کے ذہن میں ابھی تک تشنگی کے کانٹے چبھ رہے تھے لیکن وہ بھی لونا کے پیچھے بگھی میں اندر چلا گیا......

گیارہواں باب

بولتی ٹوپی کا انتباہ

ہیری باقی لوگوں کو یہ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ اسے اور لونا کو ایک جیسے فریب نظر سے دوچار ہونا پڑا تھا۔اس لئے جب وہ بگھی کے اندر پہنچ کر بیٹھ گیا اور اپنے عقب میں بگھی کا دروازہ زوردار آواز کے ساتھ بند کرلیا تو اس نے ان نادیدہ گھوڑوں کے بارے میں مزید بات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔بہرحال، وہ کھڑکی کے پار ان کے دھندلے ہیولوں دیکھنے سے خود کو باز نہیں رکھ پایا تھا۔

''کیا تم لوگوں نے غروبلی پلانک کو دیکھا......؟'' اچانک جینی نے پوچھا۔''وہ یہاں کیا کر رہی تھی؟ کہیں ہیگرڈ چلا تو نہیں گیا......''

''وہ اگر چلا گیا ہے تو یہ اچھی بات ہے، وہ زیادہ اچھا استاد نہیں تھا، ہے نا؟'' لونا نے کہا۔

''وہ بہت اچھا ہے......'' ہیری، رون اور جینی نے غصے سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

ہیری نے ہرمائنی کی طرف غصے سے دیکھا۔اس نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا اور جلدی سے بول اُٹھی۔''ہاں ہاں......وہ بہت اچھا ہے......!''

''ہم ریون کلا کے لوگ سوچتے ہیں کہ وہ استاد کے نام پر ایک مذاق ہے۔'' لونا نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنی بات ان کے سامنے کہہ دی۔

''تب تو تم لوگ اساتذہ کے بارے میں بہت گھٹیا خیالات رکھتے ہو'' رون نے پلٹ کر کہا۔اب بگھیاں چلنے لگی تھیں۔رون کی بدتمیزی سے لونا ذرا بھی گھبرائی ہوئی نہیں دکھائی دی۔اس کے برعکس وہ اسے کچھ دیر تک ایسے دیکھتی رہی جیسے وہ کوئی دلچسپ ٹی وی پروگرام ہو۔

کھڑکھڑ کرتی ہوئی اور ہچکولے کھاتی ہوئی بگھیاں سڑک پر دوڑتی رہیں۔جب وہ پتھر کے اونچے ستونوں کے پاس سے گزریں جہاں سکول کے بیرونی دروازے کے دونوں طرف پروں والے بارہ مجسمے نصب تھے تو ہیری نے آگے جھک کر یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ تاریک جنگل کے پاس بنے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں کوئی روشنی دکھائی دے رہی ہے یا نہیں، لیکن وہاں گھپ اندھیرے کے سوا

اور کچھ سجھائی نہیں دے پایا۔ بہر حال، ہوگورٹس کی بلند و بالا عمارت قریب آتی جا رہی تھی۔ سکول کے بہت سے کنگرے سیاہ آسمان کی وجہ سے کالے دکھائی دے رہے تھے۔ اوپر والی ایک آدھ کھلی کھڑکی میں سے روشنی کی دھندلی چمک دکھائی دے رہی تھی۔

بگھیاں چلتی ہوئی پتھر کی سیڑھیوں کے پاس آ کر رُک گئیں جو بلوط کی لکڑی سے بنے صدر دروازے تک جاتی تھیں۔ ہیری سب سے پہلے اترا۔ اس نے ایک بار پھر مڑ کر جنگل کی طرف دیکھا لیکن ہیگرڈ کے جھونپڑے کے ہیولے میں زندگی کی کوئی رمق محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ پھر اس نے بوجھل طبیعت کے ساتھ اپنی آنکھیں ان ڈھانچوں جیسے عجیب جانوروں کی طرف گھمائیں جو رات کی ٹھنڈی ہوا میں ہوشیار کھڑے تھے اور ان کی ویران آنکھوں میں عجیب سی چمک جھلک رہی تھی۔ ہیری ایک بار پہلے بھی ایسی چیز دیکھ چکا تھا جو رون کو بالکل دکھائی نہیں دی تھی لیکن اس وقت رون کو آئینے میں وہ سب کچھ دکھائی نہیں دیا تھا جو ہیری کو دکھائی دے رہا تھا جو ان گھوڑوں کے مقابلے میں بہت معمولی چیز تھی۔ یہ گھوڑے تو تقریباً سو کے قریب تھے اور ٹھوس ہڈیوں کے ساتھ اتنے طاقتور دکھائی دے رہے تھے کہ بگھیوں کو بآسانی کھینچ سکیں۔ اگر لونا کی بات پر یقین کیا جائے تو یہ جانور ہمیشہ سے یہاں موجود تھے لیکن پہلے اسے کبھی نہیں دکھائی دیئے تھے تو پھر وہ اچانک ہی ہیری کو کیوں دکھائی دینے لگے تھے اور رون کو کیوں نہیں دکھائی دے رہے تھے؟

''تم اندر چل رہے ہو یا نہیں؟'' رون نے اس کے قریب آ کر کہا۔

''اوہ ہاں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ وہ پتھر کی سیڑھیوں پر چڑھ کر سکول کے اندر جاتے ہجوم میں شامل ہو گئے۔ بیرونی ہال کا راستہ مشعلوں کی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ تیزی سے بڑھتے ہوئے طلباء کے قدموں کی گونج اور چہ میگوئیوں کا شور پھیلا ہوا تھا۔ تمام لوگ دائیں طرف کے دروازے سے ہو کر بڑے ہال میں جا رہے تھے، وہ نئے نصابی سال کے آغاز کی دعوتی تقریب میں شامل ہونے کیلئے بے تاب ہو رہے تھے۔

طلباء و طالبات بڑے ہال میں موجود چار لمبی فریقی میزوں کی طرف جا کر خالی نشستوں پر بیٹھتے رہے۔ ان کے سروں کے اوپر چھت بالکل سیاہ اور تاریک دکھائی دے رہی تھی۔ یہ کھڑکیوں سے باہر نظر آنے والے آسمان کے ہی جیسی تھی۔ میزوں کے اوپر ہوا میں بڑی تعداد میں موم بتیاں تیر رہی تھیں اور ان کی روشنی میں ہال میں موجود چاندنی جیسی رنگت کے بھوت چمک دمک رہے تھے۔ مدہم روشنی میں بے قراری سے باتیں کرتے ہوئے لوگوں کے چہرے بھی کھلے ہوئے اور دمک رہے تھے جو گرمیوں کی چھٹیوں کے حال احوال ایک دوسرے کو جوشیلے انداز میں سنا رہے تھے۔ دوسرے فریقوں کے دوستوں کے ساتھ وہ بلند آواز میں ہاتھ ہلا کر ہائے ہیلو کر رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے کے نئے ہیئر سٹائل اور نئی وردیوں کی بھی دل کھول کر تعریفیں کر رہے تھے۔ ایک بار ہیری نے پھر محسوس کیا کہ اس کے ہال میں چلتے ہوئے بہت سارے طلباء و طالبات اس کی طرف دیکھ کر سر ہلا رہے تھے اور سرگوشیوں میں اپنے ساتھیوں سے باتیں کر رہے تھے۔ اس نے اپنے دانت بھینچ لئے اور اس طرح دکھائی دینے کی کوشش کرنے لگا جیسے اس نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی ہو یا اسے ان کے تمسخرانہ رویوں کی ذرا سی پرواہ نہ ہو......

لونا ان سے الگ ہو کر ریون کلا کی میز کی طرف چل دی۔ جیسے ہی وہ گری فنڈر کی میز پر پہنچے، چوتھے سال کے ایک طالبعلم نے جینی کو اپنی طرف بلا لیا۔ وہ تیزی سے مسکراتی ہوئی اس کی طرف بڑھ گئی۔ ہیری، رون، ہرمائنی اور نیول میز کے وسطی حصے کے قریب جا کر خالی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن ان کے بالکل سامنے بیٹھی ہوئی تھیں۔ گری فنڈر کا بھوت لگ بھگ سر کٹا نک ان کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ پاروتی اور لیونڈر نے جس دوستانہ انداز میں ہیری کو خوش آمدید کہا، اس سے اسے یقین ہو گیا کہ وہ ایک پل پہلے اسی کے بارے میں باتیں کر رہی ہوں گی۔ بہرحال اس کے پاس پریشان ہونے کیلئے اور زیادہ اہم مسئلے موجود تھے۔ اس نے طلباء کے سروں کے اوپر سے اساتذہ کی میز کی طرف دیکھا جو ہال کے افقی دیوار پر بلند چبوترے پر سجی ہوئی تھی۔

''وہ تو وہاں بھی نہیں ہے......''

رون اور ہرمائنی نے بھی اساتذہ کی میز کو غور سے دیکھا حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہیگرڈ اتنا دیوہیکل اور قوی الجثہ شخص تھا کہ وہ دور سے ہی الگ دکھائی دیتا تھا۔

''کہیں وہ واقعی چلا تو نہیں گیا؟......'' رون نے کسی قدر پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

''وہ کہیں نہیں گیا ہے......'' ہیری نے کرختگی سے کہا۔

''تمہیں ایسا تو نہیں لگتا کہ وہ......زخمی ہو گیا ہو......؟'' ہرمائنی نے متفکر لہجے میں کہا۔

''نہیں......'' ہیری نے فوراً کہا۔

''تو پھر وہ کہاں ہے......؟''

ایک پل کیلئے خاموشی چھا گئی پھر ہیری نے بہت دھیرے سے کہا تاکہ نیول، پاورتی اور لیونڈر اس کی بات نہ سن پائیں۔ ''شاید وہ ابھی تک واپس ہی نہیں لوٹا ہے، اس خفیہ مہم سے......اس کام سے جسے وہ ڈمبل ڈور کی ہدایت پر گرمیوں میں کرنے گیا تھا......''

''اوہ ہاں!......یہی بات ہو گی......'' رون نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کہا لیکن ہرمائنی نے اپنا ہونٹ کاٹا اور اساتذہ کی میز پر غور سے دیکھنے لگی۔ جیسے اسے امید ہو کہ اسے وہاں ہیگرڈ کے عکس کا کوئی نہ کوئی سراغ تو ضرور مل جائے گا۔

''وہ کون ہے......؟'' اس نے تیکھی آواز میں کہا اور اساتذہ کی میز کی طرف اشارہ کیا۔

ہیری نے اپنی آنکھیں اس طرف گھمائیں۔ پہلی نظر میں تو اسے پروفیسر ڈمبل ڈور ہی دکھائی دیئے جو طویل میز کے بالکل وسط میں بلند کمر والی سنہری کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے گہرے ارغوانی رنگ کا چوغہ پہن رکھا تھا جس پر چاندی کے نقرئی چاند ستارے بنے ہوئے تھے۔ ان کے ہیٹ کی رنگت بھی چوغے جیسی ہی تھی۔ ڈمبل ڈور کا سر ان کے ٹھیک پہلو میں بیٹھی عورت کی طرف جھکا ہوا تھا جو ان کے کان میں کچھ سرگوشیاں کر رہی تھی۔ ہیری نے سوچا کہ وہ عورت تو کسی کی گھریلو ماسی جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ فربہ تھی، اس کے بال چھوٹے، گھنگھریالے اور چوہے جیسے بھورے تھے، جن میں اس نے ایک ڈراؤنا گلابی ایلس بینڈ لگا رکھا تھا۔ یہ

گلابی بینڈ اس کے روئیں دار گلابی لمبے لیڈیز کوٹ سے میل کھا رہا تھا جو اس نے اپنے لباس کے اوپر پہن رکھا تھا۔ پھر اس عورت نے پیالے سے ایک گھونٹ لینے کیلئے اپنا چہرہ تھوڑا سا گھمایا۔ اس کے ایسا کرتے ہی ہیری اسے فوراً پہچان گیا۔ زرد مینڈک جیسے چہرے اور ابھری ہوئی آنکھوں کو پہچانتے ہی وہ سکتے میں گم ہو گیا۔

''یہ تو وہی امبریج چڑیل ہے......''

''کون سی......'' ہرمائنی نے حیرانگی سے پوچھا۔

''وہ میری سماعت کے دوران عدالت میں بیٹھی تھی، وہ فج کیلئے کام کرتی ہے۔''

''اس کا گلابی کوٹ شاندار ہے......'' رون نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

''وہ فج کیلئے کام کرتی ہے......؟'' ہرمائنی نے تیوریاں چڑھا کر ہیری کا جملہ دہرایا۔ ''تو پھر وہ یہاں کیا کر رہی ہے......؟''

''معلوم نہیں......''

ہرمائنی نے آنکھیں سکوڑ کر اساتذہ کی میز کا بغور جائزہ لیا۔

''اوہ......نہیں......بالکل نہیں......'' وہ بڑبڑائی۔

ہیری یہ سمجھ نہیں پایا کہ وہ کس بارے میں بڑبڑا رہی تھی، لیکن اس نے کچھ نہیں پوچھا کیونکہ اس کا دھیان تو پروفیسر غروبلی پلانک کی طرف چلا گیا تھا جو اسی لمحے اساتذہ کی میز کے پیچھے سے نکل کر سامنے آ کھڑی ہوئی تھیں۔ وہ آخری سرے تک گئیں اور ٹھیک اسی جگہ پر جا کر بیٹھ گئیں جہاں ہیگرڈ بیٹھا کرتا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ پہلے سال کے بچے جھیل عبور کر کے سکول میں پہنچ چکے تھے۔ کچھ ہی پل بعد بڑے ہال کا دروازہ کھلا اور اس میں پہلے سال کے نئے طالبعلوں کے سہمے ہوئے چہروں کی لمبی قطار اندر داخل ہوتی ہوئی دکھائی دی۔ ان کے آگے پروفیسر میک گوناگل چل رہی تھیں، جن کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا سٹول تھا۔ اس پر جادوگروں کی ایک پرانی ٹوپی رکھی ہوئی تھی۔ ٹوپی پر بہت سارے پیوند لگے تھے اور اس کی نوک کے پاس ایک چھوڑا سوراخ تھا۔

بڑے ہال میں ہونے والی چہ میگوئیوں کا سلسلہ بند ہو گیا اور خاموشی چھا گئی۔ پہلے سال کے طالب علم ایک قطار بنا کر اساتذہ کی میز کے سامنے کھڑے ہو گئے تھے تاکہ وہ باقی لوگوں کے سامنے رہیں۔ پروفیسر میک گوناگل نے سٹول کو احتیاط سے ان کے سامنے رکھا اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئیں۔

پہلے سال کے بچوں کے چہرے موم بتیوں کی روشنی میں زرد دکھائی دے رہے تھے۔ قطار کے بیچ میں کھڑا ایک چھوٹا لڑکا تو کانپ رہا تھا۔ ہیری کو دھندلی سی یاد آئی کہ جب وہ اس جگہ پر کھڑا تھا تو کتنی دہشت میں مبتلا تھا۔ وہ اس انجان امتحان کا انتظار کرتے ہوئے کتنا سہا ہوا تھا جس میں یہ طے ہونے والا تھا کہ وہ کس فریق میں جائے گا؟

پورا سکول سانس روکے انتظار کر رہا تھا پھر بولتی ٹوپی کی نوک کے نیچے والا سوراخ منہ کی طرح کھلا اور وہ تیکھی تیز آواز میں بولنے

لگا۔

پرانے زمانے کی بات ہے جب میں نہیں تھی اور ہوگورٹس کا آغاز ہوا تھا۔ ہمارے مشہور ومقبول سکول کے بانیوں نے سوچا کہ وہ کبھی جدا نہیں ہوں گے۔ ان سب کا بنیادی مقصد ایک ہی تھا، ان سب کی من چاہی تمنا ایک ہی تھی کہ وہ دنیا کا سب سے شاندار جادوئی سکول بنائیں اور اپنا علم اگلی نسلوں پر تک پہنچانے کا فریضہ ادا کریں۔ 'ہم سب مل کرسکول بنائیں گے اور مل کر پڑھائیں گے۔' چاروں پکے دوستوں نے فیصلہ کیا۔ انہوں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ان میں کسی دن اختلاف بھی پیدا ہو سکے گا کیونکہ سلے درن اور گری فنڈر جیسے اچھے دوست اور کہاں تھے؟ جب تک کہ یہ ہفل پف اور ریون کلا کی پکی سہیلیوں کی جوڑی نہ ہو؟ تو اتنا بڑا اختلاف کیسے ہو گیا؟ اتنی اچھی دوستی کیسے ٹوٹ گئی؟ میں وہاں تھا اس لئے میں ہی وہ دُکھ بھری کہانی سنا سکتا ہوں۔ سلے درن نے کہا کہ ہم صرف انہیں سکھائیں گے جن کا خون خالص ہو۔ ریون کلا نے کہا ہم انہیں سکھائیں گے جن کی ذہانت سب سے زیادہ تیز ہو۔ گری فنڈر نے کہا کہ ہم ان سب کو سکھائیں گے جو بہادر اور شجاع ہوں۔ ہفل پف نے کہا کہ باقی سب کو سکھاؤں گی اور ان کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کروں گی۔ جب ان میں پہلی بار اختلافات ابھرے تو بہت کم نقصان ہوا کیونکہ چاروں بانیوں کا ایک ایک الگ فریق موجود تھا جس میں وہ طلباء وطالبات کو لے سکتے تھے جنہیں وہ سکھانا چاہتے تھے۔ جادوئی تعلیم کیلئے سلے درن نے صرف خالص خون والے جادوگروں کو چن لیا جو ان کی طرح چالاک اور ہوشیار تھے، اور ریون کلا نے صرف عمدہ ذہانت والے طلباء وطالبات چنے۔ جبکہ سب سے بہادر اور جری بچے عظیم گری فنڈر کے فریق میں گئے۔ محنتی ہفل پف نے باقی سب طلباء وطالبات کو اپنے پاس لے لیا اور انہیں سارا علم منتقل کرنے لگی۔ اس طرح سبھی فریقوں اور ان کے بانیوں کی دوستی عمدہ اور ریا کاری سے محفوظ بنی رہی۔ اس لئے ہوگورٹس نہایت عمدگی اور محتاط طور پر سفر کرتا رہا۔ کئی سال ہونہی ہنستے مسکراتے گزر گئے لیکن پھر ان کے درمیان اختلافات جنم لینے لگے جو ان کے خوف اور قصوروں کے باعث بڑھتے چلے گئے۔ چار فریق جو چار بانیوں کی طرح کبھی سکول کی رونق ہوا کرتے تھے، اب ایک دوسرے کے خلاف سازشوں کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے یک جہتی کا درس بھلا کر نفاق کو بڑھاوا دینے کی سوچ اپنا لی۔ کچھ عرصہ تک ایسا لگا کہ سکول جلد ہی بند ہو جائے گا کیونکہ کافی اختلافات اور رنجشیں پیدا ہو چکی تھیں۔ دوستوں کے درمیان لڑائی جھگڑے ہونے لگے تھے۔ بالآخر وہ صبح نمودار ہو ہی گئی جب سلے درن نے سکول کو خیر باد کہہ دیا اور پھر اس کے بعد باہمی لڑائیاں تو بند ہو گئیں لیکن ان کے جانے سے ہماری شہرت اور پسندیدگی کو گہرا جھٹکا لگا۔ باہمی یکجہتی اور اتفاق پارہ پارہ ہو گیا۔ جب چار کی جگہ پر تین بانی باقی رہ گئے تو فریقوں کے درمیان محبت اور بھائی چارے کی فضا تار تار ہو گئی۔ دوبارہ ان میں یکجہتی اور اتفاق دیکھنے میں

نہیں آیا جیسا کہ سکول کے آغاز میں امید تھی۔ اب صرف یہاں بولتی ٹوپی ہے اور آپ یہ سب یہ جانتے ہیں کہ میں کیا کروں گی؟ میں آپ کو آپ کے مطلوبہ فریقوں کیلئے منتخب کروں گی کیونکہ یہی میرا کام ہے۔ لیکن اس سال میں اس سے علاوہ بھی کچھ کہوں گی۔ میرے گیت کو غور سے سنو حالانکہ میں طلباء کو فریقوں میں منقسم کرنے کا ہی فریضہ انجام دیتی ہوں۔ لیکن پھر بھی میں کسی قدر پریشان ہوں کہ یہ غلط ہے، کیونکہ مجھے اپنا فرض نبھانا ہوگا اور ہر سال کی طرح طلباء وطالبات کو چار فریقوں میں بانٹنا ہوگا، پھر بھی میں سوچتی ہوں کہ اس غلط رویے سے کبھی وہ انجام نہ برپا ہو جائے جس کا مجھے اندیشہ ہے۔ اوہ! مصائب کو پہچانو، اشاروں کو سمجھو، خبردار کرنے والی تاریخ جنم لے رہی ہے، بیرونی سفاک دشمنوں سے ہمارا ہوگورٹس ایک بار پھر خطرے میں ہے اور ہمیں اس کے اندر اتفاق اور یکجہتی کو بنائے رکھنا ہوگا ورنہ ہم اندرونی طور پر بکھر کر رہ جائیں گے۔ میں نے آپ کو خبردار کر دیا ہے، میں نے آپ کو پیشگی تنبیہ کر دی ہے......اب انتخاب کا وقت شروع کرتے ہیں!

بولتی ٹوپی ایک بار پھر بے جان ہو کر سٹول کر لڑھک گئی۔ تالیوں کی آواز گونجنے لگی لیکن یہ اتنی زوردار نہیں تھیں۔ بولتی ٹوپی کے گیت کے ٹھیک بعد طلباء میں بڑبڑاہٹ اور سرگوشیوں کا دور شروع ہو گیا تھا۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ پورے بڑے ہال میں طلباء آپس میں کھسر پھسر کر رہے تھے اور سب کے ساتھ تالیاں بجانے والا ہیری جانتا تھا کہ وہ کس بارے میں باتیں کر رہے تھے؟

''اس بار بولتی ٹوپی کی تقریر کچھ الگ طرح کی تھی، ہے نا؟'' رون اپنی بھنوئیں تان کر بولا۔

''لیکن اس نے بات تو بالکل صحیح کہی ہے......'' ہیری نے جواب دیا۔

بولتی ٹوپی عام طور پر اپنی تقریر میں صرف ان الگ الگ موضوعات کا انتخاب کرتی تھی جو ہوگورٹس کے چار فریقوں میں چننے کیلئے ضروری ہوا کرتے تھے۔ بولتی ٹوپی طلباء کو منتخب کرتے ہوئے اپنے فرض تک ہی محدود رہتی تھی۔ ہیری کو یاد نہیں تھا کہ بولتی ٹوپی نے اس سے پہلے کبھی سکول کو کوئی مشورہ دینے کی کوشش کی ہو۔

''کیا اس نے پہلے بھی کبھی کسی خطرے کی تنبیہ دی تھی یا نہیں......؟'' ہرمائنی نے تھوڑے ہیجان آمیز لہجے میں پوچھا۔

''ہاں! دی ہے......'' لگ بھگ سر کٹے نک نے اپنا علم جھاڑتے ہوئے کہا اور نیول کے بدن سے نکل کر اس کی طرف آ گیا۔ (نیول کی اُف نکل گئی کیونکہ کسی بھوت کا بدن میں سے ہو کر گزرنا کافی پریشان کن بات تھی) ''بولتی ٹوپی اس بات کو اپنا فرض سمجھتی ہے کہ موقع پڑنے پر وہ سکول کو پیشگی خطرے سے خبردار کرے......''

پروفیسر میک گوناگل فہرست میں سے پہلے سال کے بچوں کے نام پڑھنے لگی تھیں اور کھسر پھسر کرتے ہوئے طلباء کو شعلہ بار نظروں سے گھور رہی تھیں۔ اسی لمحے سر کٹے نک نے اپنی بڑی انگلی ہونٹوں پر رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ وہ اب بالکل سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔ بڑبڑاہٹ اچانک بند ہو گئی۔ چاروں فریقوں کی میزوں کو تیوریاں چڑھا کر دیکھنے کے بعد پروفیسر میک گوناگل نے اپنی

آنکھیں چرمئی کاغذ کے لمبے ٹکڑے پر جھکائیں اور پہلا نام پکارا۔

''ایبر کرومبائی، ایون......''

جس سہمے ہوئے لڑکے کو ہیری نے کچھ دیر پہلے دیکھا تھا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے بولتی ٹوپی اپنے سر پر رکھ لی۔ اگر اس کے کان بہت بڑے نہ ہوتے تو ٹوپی سیدھے اس کے کندھوں پر گر سکتی تھی۔ ٹوپی نے ایک پل سوچنے کے بعد اپنی نوک کے نیچے والے سوراخ کو سکوڑا اور پھر زوردار آواز میں اعلان کیا۔

''گری فنڈر......''

ہیری نے گری فنڈر کے باقی لوگوں کے ساتھ مل کر زور سے تالیاں بجائیں، جب ایون کرومبائی لڑکھڑاتا ہوا ان کی میز پر آکر بیٹھ گیا۔ اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ زمین میں دھنس جانا چاہتا ہو اور یہ تمنا کر رہا ہو کہ کوئی اس کی طرف نہ ہی دیکھے تو اچھا ہے۔

پھر آہستہ آہستہ نئے طلباء کی قطار مختصر ہوتی چلی گئی اور پروفیسر میک گوناگل کی نام پکارتی ہوئی آواز اور بولتی ٹوپی کے فیصلوں کے درمیان ہیری کو رون کے خالی پیٹ کے زور زور سے گڑگڑانے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ بالآخر 'روز زیلر' کو ہفل پف میں منتخب کرتے ہی یہ سلسلہ اختتام کو پہنچ گیا۔ پروفیسر میک گوناگل نے ٹوپی اور سٹول کو اٹھایا اور وہاں سے دور لے گئیں۔ اس کے ساتھ ہی پروفیسر ڈمبل ڈور اپنی نشست پر کھڑے ہو گئے۔

اپنے ہردلعزیز ہیڈ ماسٹر کیلئے ہیری کے ماضی قریب کے امنڈتے ہوئے جذبات چاہے جتنے تلخ رہے ہوں لیکن انہیں اپنی نظروں کے سامنے دیکھ کر اسے بے حد طمانیت محسوس ہوئی۔ ہیگرڈ کی غیر موجودگی اور اس سے ملاقات نہ ہونے کا کڑوا احساس اور ڈھانچوں جیسے دکھائی دینے والے نادیدہ گھوڑوں کی الجھن کے بعد اس نے محسوس کیا تھا کہ جس ہوگورٹس میں لوٹنے کیلئے وہ اتنا بے تاب ہو رہا تھا وہ غیر متوقع حیرت کا مظہر بنا ہوا تھا۔ یہ تو بالکل ویسا ہی تھا جیسے کسی قدیمی گیت میں اچانک رکاوٹی آوازیں نمودار ہو جائیں۔ لیکن کم از کم ایک چیز تو ویسی ہی تھی جیسی ہونا چاہئے تھی۔ نصابی سہ ماہی کے آغاز کی دعوتی تقریب سے پہلے ہیڈ ماسٹر ان سب کا استقبال کرنے کیلئے کھڑے ہو رہے تھے۔

''ہمارے نئے مہمانوں کا استقبال ہے۔'' ڈمبل ڈور نے گرجتی ہوئی بلند آواز میں کہا۔ ان کے دونوں بازو ہوا میں پھیلے ہوئے تھے اور ان کے چوڑے پھیلے ہونٹوں پر میٹھی مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔ ''اور ہمارے پرانے ساتھیوں کا بھی...... دوبارہ استقبال کیا جاتا ہے۔ تقریر کرنے کا ایک موقع ہوتا ہے لیکن یہ وہ موقع قطعی نہیں ہے...... لہٰذا ٹوٹ پڑو......''

پورے ہال میں ہنسی کا فوارہ پھوٹ گیا اور تالیوں کی گونج سنائی دینے لگی۔ ہیڈ ماسٹر بیٹھ گئے اور انہوں نے اپنی لمبی ڈاڑھی کو کندھے کے اوپر سے پیچھے کی طرف اچھال دیا تاکہ وہ ان کی پلیٹ سے نہ ٹکرا جائے...... کیونکہ کھانا اچانک نمودار ہو گیا تھا اور پانچ لمبی میزوں پر گوشت، چٹنیاں اور ڈھیر ساری سبزیوں کا دسترخوان سج چکا تھا۔ بریڈ ساس اور کدو کے جوس کے لبالب جگ بھی میزوں پر آ

چکے تھے۔

''بہت شاندار......'' رون نے حسرت بھری آواز میں کہا۔ اس نے اپنے سب سے قریبی چپس والی طشتری اُٹھائی اور ڈھیر سارے چپس اپنی پلیٹ میں انڈیل لئے۔ لگ بھگ سرکٹا نک اسے للچائی ہوئی حسرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''تم انتخاب سے قبل بولتی ٹوپی کی تنبیہ کے بارے میں کچھ کہہ رہے تھے......؟'' ہرمائنی نے سرکٹے نک کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اوہ ہاں!'' نک نے جلدی سے کہا۔ وہ اس بات سے بڑا خوش دکھائی دے رہا تھا کہ اسے رون کے کھانے پر نظریں ہٹانے کا موقع میسر آ گیا تھا جواب بڑے جوش سے بھنے ہوئے آلو کھائے جا رہا تھا۔ ''ہاں! میں نے بولتی ٹوپی کو پہلے بھی کئی بار تنبیہ دیتے ہوئے سنا ہے۔ یہ ہمیشہ ایسے وقت پر تنبیہ کرتی ہے جب اسے محسوس ہوتا ہے کہ سکول پر کوئی بھاری خطرہ منڈلا رہا ہے اور ظاہر ہے کہ اس کی تجویز ہمیشہ یہی رہتی ہے کہ اتفاق اور یکجہتی کو قائم رکھنا......اندرونی طور پر مضبوطی قائم کرنے کا درس......''

''پیکوتا چلتی خاتمہ ہے؟'' رون نے تیزی سے کہا۔ اس کے منہ میں اتنا بڑا نوالہ بھرا ہوا تھا کہ ہیری نے سوچا کہ کسی بھی طرح آواز کا اس کے منہ سے برآمد ہو جانا بھی بہت بڑی بات تھی۔

''کیا ہوا؟'' سرکٹے نک نے چونک کر پوچھا حالانکہ ہرمائنی چڑچڑی دکھائی دے رہی تھی۔ رون نے اپنے منہ میں بھرا بہت بڑا نوالہ بمشکل نگلا اور صاف لہجے میں بولا۔

''بولتی ٹوپی کو کیسے معلوم ہوتا ہے کہ سکول خطرے میں ہے؟''

''اس بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔'' سرکٹے نک نے جواب دیا۔ ''ممکن ہے کہ یہ زیادہ تر ڈمبل ڈور کے دفتر میں ہی رکھی رہتی ہے، اس لئے اس کی وہاں موجودگی ان سب باتوں کو سنتی رہتی ہوگی جو زیادہ تر دفتر میں کی جاتی ہیں۔''

''اور اس کی خواہش ہے کہ تمام فریقوں کے مابین دوستانہ ماحول برقرار رہے۔'' ہیری نے سلے درن کی میز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں ڈریکو ملفوائے اپنا دربار سجائے بیٹھا تھا۔ ''مجھے نہیں لگتا کہ ایسا رتی بھر بھی ممکن ہو......''

''اوہ نہیں!......دیکھو تمہیں اپنے ذہن میں ایسی نظریات کو ہرگز جگہ نہیں دینا چاہئے۔'' سرکٹے نک نے تاسف بھرے انداز میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ ''پرامن تعلقات ہی اتفاق اور یکجہتی کی اصلی کنجی ہیں حالانکہ ہم سب بھوت الگ الگ فریقوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ہم میں دوستانہ رویہ اور تعلقات ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ گری فنڈر اور سلے درن کے درمیان رسہ کشی کے باوجود میں کبھی خونی نواب کے ساتھ بحث کرنے بارے تو خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا ہوں۔''

''ایسا صرف اس لئے ہے کہ کیونکہ تم اس سے ڈرتے ہو۔'' رون نے تنک کر کہا۔

لگ بھگ سرکٹا نک اس کی بات سن کر بری طرح چڑ گیا۔

''ڈرتا ہوں؟...... میں سرنکولس دامسی پرو پنگ ٹن زندگی میں کبھی بزدل نہیں رہا۔ میری رگوں میں جو شرفاء کا بہادر خون بہہ رہا ہے......''

''کون سا خون؟'' رون نے جلدی سے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔ ''یقینی طور پر تو اس وقت تمہاری رگوں میں کسی قسم کا کوئی خون نہیں ہے......''

''بیوقوف لڑکے! یہ تو محاورتی بات ہے۔'' لگ بھگ سر کٹے نک نے زچ ہوتے ہوئے کہا جواب اتنا ناراض دکھائی دے رہا تھا کہ اس کا سر اس کی نصف کٹی ہوئی گردن پر بری طرح جھولنے لگا تھا۔ ''حالانکہ میرا کھانے پینے کا ذائقہ اور قوت چھن چکی ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ مجھے اب بھی پسندیدہ الفاظ سے لطف اندوز ہونے کی کھلی اجازت ہے لیکن مجھے اس بات کی عادت پڑ چکی ہے کہ طلباء میری موت کا مذاق اُڑاتے ہیں......''

''نک! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے رون کی طرف کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ ''وہ دراصل تم پر نہیں ہنس رہا ہے بلکہ......''

بدقسمتی سے رون کا منہ ایک بار پھر بری طرح سے بھرا ہوا تھا اور وہ صرف اتنا ہی کہہ پایا۔ ''میر طلب ہک......'' نک کو منہ بگڑ گیا اور اسے محسوس ہوا کہ رون کوئی معافی نہیں مانگ رہا بلکہ اس کی ذائقوں کی محرومی بھری حسرت کا تمسخر اُڑانے پر تلا ہے۔ وہ اگلے ہی پل ہوا میں اڑا اور اپنے پنکھ والے ہیٹ کو سیدھا کرتے ہوئے میز کی دوسری طرف پہنچ کر کریوی بھائیوں کولن اور ڈینس کے بیچ میں جا بیٹھا۔

''شاباش رون......!'' ہرمائنی نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟'' رون نے غصے سے کہا اور آخر کار اپنے منہ میں بھرے نوالے کو حلق سے نیچے اتار لیا۔ ''میں ایک معمولی سوال بھی نہیں پوچھ سکتا ہوں؟''

''اوہ! چلو...... بھول جاؤ اسے......'' ہرمائنی نے چڑچڑے انداز میں کہا اور پھر ان دونوں نے باقی کھانا غصے بھری خاموشی سے کھایا۔

ہیری ان دونوں کی نوک جھونک کا اتنا عادی ہو چکا تھا کہ اس نے ان میں صلح کرانے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ اسے لگا کہ اس کے وقت کا یہ زیادہ اچھا مصرف رہے گا کہ وہ پہلے تو اپنے قورمے اور گردہ کباب کو لگاتار کھائے اور پھر بہت سارا شیرے میں ڈوبا ہوا لونگ چڑا ہڑپ کر لے جو اسے خاص پسند تھا۔ جب تمام طلبہ و طالبات نے اپنا اپنا کھانا ختم کر لیا اور ہال میں ایک بار پھر شور شرابہ بڑھنے لگا تو ڈمبل ڈور ایک بار پھر کھڑے ہو گئے۔ انہیں دیکھ کر بات چیت کا سلسلہ ایک دم بند ہو گیا اور سبھی لوگ اپنے ہیڈ ماسٹر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ہیری اب خوش کن کیفیت کو محسوس کر رہا تھا۔ اس کا مسہری دار پلنگ اوپر اس کا انتظار کر رہا ہوگا۔ بستر بہت گرم اور آرام دہ ہو

گا......

''ایک اورشاندار دعوت کوہضم کرتے ہوئے میں اس سہ ماہی کے کچھ ضروری اعلانات سنانا چاہوں گا۔ براہ مہربانی دھیان سے سنئے۔ پہلے سال کے طالبعلموں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ تاریک جنگل میں جانے کی طلباء کو خاص ممانعت ہے اور کچھ پرانے طلباء کو بھی اب تک یہ بات معلوم ہو جانا چاہئے۔'' (ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف مسکرا کر دیکھا)

''چوکیدار مسٹر فیلیچ نے مجھ سے چار سو باسٹھویں بار کہا ہے کہ میں آپ سب کو یاددہانی کرادوں کہ کلاسوں کے بیرونی راہداریوں میں جادو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ سکول میں بہت سی چیزوں کے استعمال کی بھی پابندی ہے جن کی طویل فہرست آپ کیلئے مسٹر فیلیچ کے دفتر کے دروازے کے باہر چسپاں کردی گئی ہے۔''

''ہمارے سٹاف میں اس سال دو اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ ہم پروفیسر غروبلی پلانک کو دوبارہ خوش آمدید کہتے ہوئے بے حد خوشی ہو رہی ہے جو جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کا مضمون آپ کو پڑھائیں گی۔ مجھے پروفیسر امبریج کا تعارف کراتے ہوئے بھی خوشی ہو رہی ہے جو آپ کو تاریک جادو سے حفاظت کے فن کا مضمون پڑھانے کیلئے ہماری نئی استانی ہیں......''

ناکافی پرجوش تالیاں ہال میں گونجیں۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے کسی قدر پریشان ہو کر ایک دوسرے کے فق چہروں کو دیکھا۔ ڈمبل ڈور نے یہ واضح نہیں کیا تھا کہ پروفیسر غروبلی پلانک آخر کب تک پڑھائیں گی؟

''فریقی کیوڈچ کے باہمی میچوں کے بارے......'' ڈمبل ڈور بولتے بولتے اچانک رُک گئے۔ ان کی گردن پروفیسر امبریج کی طرف گھوم گئی اور وہ ان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔ وہ اپنی نشست پر کھڑی ہونے کے باوجود بھی اتنی ہی لمبی دکھائی دے رہی تھیں جتنی کہ وہ بیٹھے ہوئے دکھائی دیتی تھیں۔ اس لئے پل بھر کیلئے تو کسی کی بھی سمجھ میں نہیں آ پایا کہ ڈمبل ڈور نے اچانک بولنا کیوں بند کر دیا ہے لیکن تبھی پروفیسر امبریج نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔ ''اونہہ ہونہہ!'' جیسی آواز ان کے منہ سے برآمد ہوئی۔ اس سے یہ عیاں ہو گیا کہ وہ اُٹھ کر کھڑی ہو چکی ہیں اور کچھ بولنا چاہتی ہیں......

''خوش نما استقبال کیلئے میں آپ کی مشکور ہوں ہیڈ ماسٹر!'' پروفیسر امبریج نے کہا۔ ان کی آواز اونچی، باریک اور لڑکیوں جیسی چنچل تھی۔ ایک بار پھر ہیری کے ذہن میں نفرت کا زبردست طوفان موجزن ہونے لگا جس کی وجہ وہ نہیں جانتا تھا۔ وہ تو بس اتنا ہی جانتا تھا کہ اسے اس عورت کی چبھتی ہوئی چنچل آواز سے لے کر اس کے روئیں دار گلابی کوٹ تک ہر چیز سے سخت نفرت تھی۔ امبریج گلا صاف کرنے کیلئے ایک بار پھر کھنکاری۔ (اونہہ ہونہہ!) اور آگے بولنے لگی۔

''مجھے یہ کہنا ہوگا کہ ہوگورٹس لوٹنا بہت ہی خوشگوار ہے۔'' انہوں نے اپنے بہت نوکیلے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔ ''اور اتنے ڈھیر سارے چھوٹے چھوٹے چہروں کو دیکھنا جو میری طرف دلچسپی سے دیکھ رہے ہیں۔''

ہیری نے اپنے چاروں طرف گردن اُٹھا کر دیکھا۔ اسے کوئی چہرہ خوش اور دلچسپی سے بھرا ہوا دکھائی نہیں دے پایا تھا۔ اس کی

طرح وہ سب بھی اس طرح کے جملے کو سن کر حیران و پریشان دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ واقعی پانچ سال کے ہی ہوں۔

''میں آپ سب سے جان پہچان بڑھانے کیلئے بے قرار ہو رہی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ہم جلد ہی اچھے دوست بن جائیں گے......''

یہ سن کر طلباء و طالبات نے ایک دوسرے کے چہروں کو ٹٹولا۔ ان میں سے کچھ تو ایسے بھی تھے جن کے چہروں پر مسکان رینگنے لگی تھی اور وہ اسے چھپانے کی ذرا کوشش نہیں کر رہے تھے۔

''میں تب تک ان کی دوست بنی رہوں گی جب تک مجھے ان کا روئیں دار کوٹ ادھار نہ لینا پڑے۔'' پاروتی نے لیونڈر سے سرگوشی کی اور پھر وہ دونوں آواز نکالے بغیر ہنسنے لگیں۔

پروفیسر امبریج نے ایک پھر اپنا گلا صاف کیا۔ (اونہہ ہونہہ) اس کے بعد وہ بولیں تو ان کی آواز میں لڑکیوں جیسی چنچل کھنک ختم ہو گئی، اب وہ زیادہ سنجیدگی سے بولنے لگیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ اپنی تقریر رٹ کر آئی ہوں......

''جادوئی محکمے نے ہمیشہ نوعمر جادوگروں اور جادوگرنیوں کی تعلیمی اہمیت کو اہم بنیادی امور میں ایک قرار دیا ہے۔ آپ لوگ جن دلچسپ خوبیوں کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں، وہ تب تک قابل استعمال نہیں بن سکتیں جب تک انہیں محتاط طریقے سے تراشا اور نکھارا نہ جائے۔ جادوگری کے مخفی علوم آنے والی نسلوں کو سونپے جانا چاہیۓ ورنہ ہم اس سے ہمیشہ کیلئے محروم ہو جائیں گے۔ ہمارے اجداد کے مخفی اور تشکیل دیئے گئے علوم کے خزانے کی بھرپور حفاظت کی جانا چاہیۓ۔ اس میں نئے تجربات کے پیش نظر ترقی دینا چاہیۓ اور ان لوگوں کی علمی قابلیت کے تحت انہیں بلندی تک لے جانا چاہیۓ جو تہ دل سے ان کی حفاظت کے عظیم امور سے وابستہ ہوں۔''

پروفیسر امبریج ایک پل کیلئے خاموش ہوئیں اور انہوں نے اپنے ساتھی پروفیسروں کی طرف سر جھکا کر داد چاہی لیکن کسی نے بھی جواب میں اپنا سر نہیں جھکایا۔ پروفیسر میک گونا گل کی کالی بھنوئیں سکڑ چکی تھیں کہ وہ باز جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے انہیں پروفیسر سپراؤٹ کی طرف معنی خیز نگاہ ڈالتے ہوئے دیکھا لیکن اسی وقت پروفیسر امبریج نے ایک بار پھر (ہونہہ اونہہ) اپنا گلا صاف کیا اور آگے سلسلہ کلام جاری رکھا۔

''ہوگورٹس کے تمام ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹرس اس تاریخی سکول کے انتظام کو رواں رکھنے کے اس نہایت ذمہ دارانہ کام میں کچھ نہ کچھ نیا پن لائے ہیں اور ایسا ہی ہونا چاہیۓ کیونکہ روایات کے تسلسل کے بغیر ٹھہراؤ اور نقصان کے عناصر جلد غلبہ پا لیتے ہیں۔ لیکن صرف جمود اور سڑاند کے خاتمے کیلئے مثبت روایات کا تسلسل جاری رکھنا چاہیۓ۔ مؤثر نتائج ہمیشہ مثبت قدمی سے حاصل ہوتے ہیں۔ ترقی کی خاطر ترقی کی حوصلہ افزائی کی جانا چاہیۓ کیونکہ ہماری آزمودہ روایات میں اکثر کسی روایت اور بدعت کے مابین من چاہی آزادی کی ضرورت قطعاً نہیں ہونا چاہیۓ۔ اسی طرح سے ترقی اور توازن کے مابین، نئی اور پرانی اقدار کے مابین اور مستقل مزاجی اور تغیراتی ماحول کے مابین اعتدال پسندانہ رویے کا ہونا لازمی بات ہے......''

ہیری کا دھیان بھٹک رہا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا دماغ پھسل رہا ہو۔ اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ ڈمبل ڈور کے بولتے وقت ہال میں ہمیشہ چھائی رہنے والی خاموشی اب ٹوٹ رہی تھی کیونکہ طلباء وطالبات اپنے سر جوڑ کر سرگوشیوں میں باتیں کرنے لگے تھے۔ ریون کلا کی میز پر چو چینگ اپنی سہیلیوں کو انہماک سے کچھ بتا رہی تھی۔ اس سے کچھ فاصلے پر لونا لوگڈ بیٹھی ہوئی تھی جس نے ایک بار پھر اپنا سر سامنے پھیلائے ہوئے ماہنامہ حیلہ سخن میں گھسا رکھا تھا۔ ہفل پف کی میز پر بیٹھا ارنئی میکلمین ان گنے چنے طلباء میں سے ایک تھا جو اب بھی پروفیسر امبریج کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے حالانکہ اس کی آنکھیں خلاء میں گھور رہی تھیں۔ ہیری کو یقین تھا کہ اپنے سینے پر دمکتے ہوئے پری فیکٹ کے نئے بیج کے باعث وہ سننے کی اداکاری کر رہا تھا۔

پروفیسر امبریج نے ابتدائی بے چینی کی طرف بالکل دھیان نہیں دیا۔ ہیری کو لگا کہ اگر ان کی ناک کے نیچے خوفناک تصادم ہو جائے تو بھی وہ اپنی تقریر کو روکنا پسند نہیں کریں گی۔ بہرحال، اساتذہ اب بھی بڑے دھیان سے سن رہے تھے اور ہرمائنی تو جیسے امبریج کے ایک ایک لفظ کو گھوٹ گھوٹ کر پی رہی تھی حالانکہ اس کے چہرے سے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے وہ الفاظ بالکل پسند نہیں آ رہے ہیں۔

''...... کیونکہ کچھ خوشگوار تبدیلیوں کے اعلیٰ نتائج برآمد ہوں گے جبکہ وقت ہی ہمیں آگاہ کرے گا کہ باقی تبدیلیوں کا تشکیل دیا جانا کیا واقعی ہمارے حق میں اچھا تھا؟ اس دوران کچھ پرانی روایات قائم رکھی جائیں گی اور ایسا ہی ہونا چاہئے لیکن ہمیں اپنی دقیانوسی اور ہٹ دھرمی والی عادتوں سے نجات پانا ہوگی۔ آیئے ہم سب فیصلہ کریں کہ مؤثریت اور خود احتسابی کے ایک نئے دور میں آگے بڑھیں اور یہ عزم باندھ لیں کہ ہم اسے ہر حال میں قائم رکھیں گے جسے واقعی محفوظ کیا جانا چاہئے، اسے یقینی بنائیں گے جسے یقینی بنایا جانا ضروری ہو اور ان عادتوں سے نجات پائیں گے، جنہیں ممنوعہ قرار دیا جانا چاہئے۔''

اتنا کہنے کے بعد پروفیسر امبریج خاموش ہو گئیں اور اپنی نشست پر واپس بیٹھ گئیں۔ ڈمبل ڈور نے تالیاں بجائیں۔ اساتذہ نے حسب روایت مظاہرہ کیا حالانکہ ہیری نے دیکھا کہ ان میں سے زیادہ تر ایک دو تالی بجا کر ہی رُک گئے تھے۔ کچھ طلباء نے بھی تالیاں بجائیں لیکن زیادہ تر طلباء تقریر کے یوں اچانک ختم ہو جانے پر حیران و پریشان دکھائی دے رہے تھے، جس کے وہ کچھ ہی الفاظ سمجھ پائے تھے اور اس سے پہلے کہ وہ ٹھیک سے تالیاں بجانا شروع کر پاتے، ڈمبل ڈور دوبارہ کھڑے ہو گئے۔

''بہت بہت شکریہ پروفیسر امبریج! آپ کی روشن آراء نہایت یاد رکھنے کے لائق ہیں۔'' انہوں نے امبریج کی طرف دیکھتے اور سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''اب جیسا کہ میں کہہ رہا تھا کہ کیوڈچ میچوں کی مشقیں......''

''ہاں یہ یقینی طور پر یاد رکھنے کے ہی لائق ہیں۔'' ہرمائنی نے دھیمے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''کہیں تم یہ تو نہیں کہنا چاہتی ہو کہ تمہیں اس میں واقعی مزہ آیا ہے؟'' رون نے ہرمائنی کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ ''اتنی بے زارکن تقریر تو میں نے آج تک نہیں سنی حالانکہ میں پرسی کے ساتھ بڑا ہوا ہوں......''

''میں نے اسے دلچسپ قرار نہیں دیا، روشن آراء کو یاد رکھنے کے لائق کہا ہے۔'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔ ''اس سے بہت سی باتیں

صاف ہو جاتی ہیں......''

''واقعی......مگر مجھے تو یہ بکواس کے سوا اور کچھ نہیں لگی۔'' ہیری نے حیرانگی سے کہا۔

''اس بکواس میں ہی کچھ اہم مطلب پوشیدہ ہیں......'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیسے مطلب......؟'' رون نے تنک کر بھنوئیں کھینچتے ہوئے پوچھا۔

''اس بارے میں غور کرو۔ 'صرف اسے یقینی بنائیں گے جسے یقینی بنایا جانا ضروری ہو'......اور اس بارے میں بھی......'اور ان عادتوں سے نجات پائیں گے، جنہیں ممنوعہ قرار دیا جانا چاہئے۔'' ہرمائنی نے لفظوں کو کھینچتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو ان باتوں کا بھلا کیا مطلب ہوا؟'' رون نے منہ بسور کر ناگواری سے کہا۔

''میں تمہیں سمجھاتی ہوں کہ ان باتوں کا کیا مطلب ہے۔'' ہرمائنی نے دانت بھینچ کر کہا۔ ''ان کا مطلب صاف ہے کہ جادوئی محکمہ ہوگورٹس سکول کے اندرونی امور میں دخل اندازی کر رہا ہے اور یہاں کے نظام کو اپنے ڈھنگ سے چلانے کا خواہشمند ہے۔''

اسی لمحے ان کے چاروں طرف زوردار کھڑکھڑاہٹ اور شور بلند ہونے آوازیں سنائی دیں۔ یہ واضح تھا کہ ڈمبل ڈور نے سبھی طلباء و طالبات کو اپنے اپنے کمروں میں جانے کی اجازت دے دی تھی کیونکہ تمام لوگ کھڑے ہو کر اپنی کرسیاں پیچھے کھسکا رہے تھے اور باہر کی طرف جانے والے راستے پر گامزن دکھائی دیتے تھے۔ اسی لمحے ہرمائنی اچانک اچھل کر کھڑی ہو گئی اور اس کے چہرے پر پریشانی کی سلوٹیں گہری ہو گئیں۔

''رون! ہمیں پہلے سال کے بچوں کو گری فنڈر ہال کا راستہ دکھانا ہے......''

''اوہ ہاں!'' رون نے جلدی سے کہا جو یہ بات بالکل بھی فراموش کر بیٹھا تھا کہ وہ اب پری فیکٹ بن گیا تھا۔ وہ جلدی سے اُٹھا اور بلند آواز میں بولا۔ ''سنو سنو اوتم لوگو! اوٹیڈیو......''

''رون! وہ معصوم بچے ہیں، یہ نہایت برا لقب ہے......''

''اوہ! وہ ٹیڈی ہی تو ہیں......''

''میں جانتی ہوں کہ وہ بہت چھوٹے ہیں لیکن تم انہیں ٹیڈی کہہ کر نہیں بلا سکتے...... پہلے سال میں پڑھنے والے ننھے ساتھیو! اس طرف......'' ہرمائنی نے میز پر تحکمانہ انداز میں کہا۔ ''براہ مہربانی! اس طرف آیئے......''

نئے ننھے طالب علم کی ٹولیوں کی صورت میں گری فنڈر اور ہفل پف کی میز کے درمیانی خلا سے گزرنے لگے۔ وہ سب کوشش میں تھے کہ سب سے آگے نہ چلیں۔ وہ واقعی بہت چھوٹے اور ننھے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری کو یقین تھا کہ جب وہ یہاں آیا تھا تو اتنا بھی چھوٹا نہیں دکھائی دیتا تھا۔ وہ ان کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ ایون ایبر کرمبائی کے پاس کھڑا سنہرے بالوں والا ایک بچہ دہشت زدہ ہو گیا تھا۔ اس نے ایون کو کہنی ماری اور اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کچھ کہا۔ ایون کرمبائی بھی اتنا ہی دہشت زدہ دکھائی

دینے لگا اور اس نے ہیری کی طرف چوری چوری کنکھیوں سے دیکھا جس کے چہرے سے مسکراہٹ جھٹکے کے ساتھ پھسل گئی۔

''بعد میں ملیں گے......'' اس نے رون اور ہرمائنی سے اُداسی بھرے انداز میں کہا اور تنہا ہی بڑے ہال سے باہر لگا۔ گزرتے ہوئے وہ آس پاس ہونے والی کانا پھوسی، گھورنے اور اشاروں کی حرکات کو نظرانداز کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ جب وہ ہجوم کے درمیان بیرونی ہال کی طرف جانے کیلئے راستہ بنا رہا تھا تو اس نے اپنی آنکھیں اوپر جمائے رکھیں۔ پھر وہ سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر تیزی سے چڑھا، دو چھپے ہوئے شارٹ کٹس کا استعمال کیا اور جلدی سے دوسرے طلباء کی بہ نسبت سے آگے نکل گیا۔

جب وہ اوپر کی منزل کی خالی راہداریوں سے گزر رہا تھا تو اس نے غصے سے سوچا۔ وہ احمق تھا جو اس نے اس بات کی امید نہیں کی تھی ظاہر ہے کہ ہر کوئی اس کی طرف گھور گھور کر دیکھ تھا۔ دو مہینے پہلے وہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کی بھول بھلیوں سے اپنے ساتھی طالبعلم کی لاش لے کر نکلا تھا اور اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ لارڈ والڈی موورٹ دوبارہ لوٹ آیا ہے۔ گذشتہ نصابی سہ ماہی میں طلباء وطالبات کے گھر لوٹنے سے پیشتر اس کے پاس اپنی بات کو اچھی طرح سمجھانے کا ذرا بھی موقعہ نہیں تھا...... بھلے ہی وہ پورے سکول کو اس قبرستان میں ہونے والی بھیانک واردات کی پوری آگہی دینا چاہتا ہو۔

ہیری گری فنڈر ہال تک پہنچنے والی راہداری کے آخری سرے تک پہنچ چکا تھا۔ وہ فربہ عورت کی قدآور تصویر کے سامنے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا، اب اسے یہ احساس ہوا کہ اسے نئی شناخت تو معلوم ہی نہیں تھی۔ وہ کچھ نہ بولا اور خاموش ہی کھڑا فربہ عورت کو گھورتا رہا۔

''ار......''

ہیری کا منہ اُداسی سے کھلا اور بند ہو گیا۔ فربہ عورت نے اس کی رنجیدہ نظروں کی گھور کر دیکھا اور اپنی گلابی پوشاک کی سلوٹوں کو درست کیا اور پھر اس کی طرف گھمبیر انداز سے دیکھنے لگی۔

''بغیر شناخت کے اندر داخلہ ممکن نہیں ہوگا......'' فربہ عورت نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

''ٹھہرو ہیری! مجھے نئی شناخت معلوم ہے......'' کسی نے اس کے عقب سے ہانپتے ہوئے زور سے کہا۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا کہ نیول اس کی طرف بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔ ''تم جانتے ہو، ہماری نئی شناخت کیا ہے، اب نئی شناخت مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔'' اس نے اسے چھوٹے تھوہر جیسے پودے کو لہراتے ہوئے کہا جو اس نے ریل گاڑی میں ان سب کو دکھایا تھا۔ ''ممبالس!''

''صحیح کہا......'' فربہ عورت نے مسکرا کر کہا اور پھر اس کی تصویر آگے کی طرف کسی دروازے کی مانند ہٹ گئی اور پیچھے والی دیوار میں ایک گول چھوٹا سوراخ دکھائی دینے لگا۔ جس میں سے ہیری اور نیول اندر چلے گئے۔

گری فنڈر کا ہال پہلے جتنا ہی استقبال کرتا ہوا محسوس ہوا۔ اس آرام دہ دائروی کمرے میں بہت ساری چھوٹی کرسیاں اور میزیں رکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ آتشدان میں خوشنما آگ روشن تھی اور کچھ طلباء بالائی منزل پر جا کر اپنے بستروں میں لیٹنے سے قبل آتشدان کے گرد جمع ہو کر اپنے ہاتھ اور بدن کو گرم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کمرے کے دوسری طرف فریڈ اور جارج ویزلی نوٹس

بورڈ پر پن کے ساتھ کوئی کاغذ چسپاں کرنے کی کوشش کررہے تھے۔ ہیری نے اپنا ہاتھ ہلا کر انہیں شب بخیر کہا اورلڑکوں کے کمروں کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف سیدھا چل دیا۔ وہ اس وقت کسی سے بھی کوئی بھی بات کرنے کی تمنا نہیں رکھتا تھا۔ نیول بھی اس کے عقب میں چلتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

ڈین تھامس اور سمیس فنی گن ان سے پہلے ہی کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ وہ اپنے پلنگ کے پیچھے دیواروں پر اشتہار اور تصویریں چسپاں کرنے میں مصروف تھے۔ جب ہیری نے دروازہ کھولا تو وہ آپس میں گفتگو کررہے تھے لیکن ہیری کو دیکھتے ہی وہ اچانک خاموش ہوگئے۔ ہیری نے سوچا کہ کہیں وہ اسی بارے میں تو بات نہیں کررہے تھے پھر اس نے سوچا کہ شاید وہ زیادہ ہی شکی مزاج ہوتا جارہا ہے۔

''کیسے ہو؟......'' ہیری نے اپنا صندوق کھولتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہیں، تم سناؤ......چھٹیاں اچھی رہیں؟'' ڈین نے کہا جو مغربی گینڈے کے خشک کی گئی کھال کا پاجامہ پہن رہا تھا۔

''بری بھی نہیں تھیں......'' ہیری نے بڑبڑا کر کہا کیونکہ چھٹیوں کی تفصیل سنانے میں پوری رات بیت جاتی اور وہ ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ ''تمہاری......؟''

''ہاں ٹھیک ہی رہیں......کم از کم سمیس سے تو اچھی ہی رہیں۔ وہ مجھے ابھی بتا رہا تھا......'' ڈین نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

''کیوں......کیا ہوا سمیس؟'' نیول نے حیرانگی سے پوچھا جب اس نے اپنے ممبالوس کو پیار سے اپنے پلنگ کی تپائی پر سنبھل کر رکھا۔ سمیس نے فوراً جواب دینے سے گریز کیا۔ وہ تو اس کوشش میں مگن تھا کہ 'کین مرے کسٹرل کیوڈچ ٹیم' کا بڑا اشتہار بالکل صحیح اور سیدھا چپک جائے۔ پھر وہ ہیری کی طرف پشت کرتے ہوئے بولا۔ ''میرے والدین تو مجھے یہاں بھیجنا ہی نہیں چاہتے تھے۔''

''وہ کیوں......؟'' ہیری نے تیزی سے پوچھا اور اپنا چوغہ اتارتے اتارتے رُک گیا۔

''وہ دراصل مجھے ہوگورٹس ہی نہیں بھیجنا چاہتے تھے......'' سمیس نے اپنے اشتہار کو چپکانے کے بعد اپنے صندوق کا رُخ کیا۔ اس میں سے پاجامہ باہر نکالا لیکن اس نے اب بھی ہیری کی طرف دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔

''لیکن کیوں......؟'' ہیری نے حیرانگی کے عالم میں ذرا زور دیتے ہوئے پوچھا۔ وہ جانتا تھا کہ سمیس کی ممی جادوگرنی تھیں، اس لئے وہ یہ سمجھ نہیں پایا کہ اچانک مسٹر ڈرسلی کی طرح کا برتاؤ وہ کیونکر کرنے لگی تھیں۔ سمیس نے تب تک جواب نہیں دیا جب تک اس نے اپنے پاجامے کے پورے بٹن نہیں بند کرلئے تھے۔

''دیکھو!'' اس نے نپے تلے انداز میں کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ......تمہاری وجہ سے......''

''اس بات کا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے بھنوئیں تانتے ہوئے پوچھا۔ اس کا دل ذرا تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے دل پر وزن ڈال رہا ہو۔

''دیکھو......ار......'' سمیس نے نظریں چراتے ہوئے ہچکچا کر کہا۔ ''وہ......دیکھو!......تمہاری وجہ سے ہی نہیں......ڈمبل ڈور کی

وجہ بھی......''

''وہ روزنامہ جادوگر پر یقین کرتے ہیں؟'' ہیری نے اس کی بات کاٹتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''وہ سوچتے ہیں کہ میں جھوٹا ہوں اور ڈمبل ڈور سٹھیا گئے ہیں؟''

سمیس نے پلکیں اُٹھا کر اس کی طرف اور پھر اثبات میں گردن ہلا دی۔ ''ہاں......''

ہیری کچھ نہیں بولا۔ اس نے اپنی چھڑی اپنے پلنگ کے پہلو والی تپائی کی طرف اچھال دی۔ اتارے ہوئے لباس کا غلولہ بنا کر اسے غصے سے صندوق کے اندر پھینکا۔ اور اپنا پاجامہ پہن لیا۔ وہ اس سے تنگ آ چکا تھا۔ وہ تنگ آ چکا تھا کہ لوگ اسے ہمیشہ گھورتے رہتے تھے اور اس کے بارے میں اپنے اندازوں کی چہ میگوئیاں پھیلاتے رہتے تھے۔ اسے دیکھ کر آپس میں کانا پھوسی کرنا شروع کر دیتے تھے، اگر ان میں سے کسی کو بھی پتہ ہوتا، اگر انہیں ذرا بھی احساس ہوتا کہ ان سارے حادثات کا خود کے ساتھ رونما ہونا کیسا کٹھن ہوتا ہے؟......اس نے غصے کے عالم میں سوچا کہ مسز فنی گن کو تو اس بات کا ذرا بھی احساس نہیں تھا، بیوقوف عورت......

وہ پلنگ پر چڑھ گیا اور اپنے چاروں طرف کے پردے کھینچنے کیلئے ہاتھ بڑھایا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ایسا کر پائے، سمیس اچانک بولا۔ ''دیکھو! اس رات کو کیا ہوا تھا جب......تم جانتے ہو کہ جب......سیڈرک ڈیگوری......؟''

سمیس گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور تھوڑا ہچکچا بھی رہا تھا۔ ڈین اپنے صندوق پر جھکا ہوا تھا اور اپنا ایک سلیپر تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس وقت وہ عجیب طریقے سے جھکا ہوا چوکنا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ اس کے کان بھی ان کی باتوں کی طرف لگے ہوئے تھے۔

''تم مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟'' ہیری نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔ ''اپنی ممی کی طرح روزنامہ جادوگر پڑھ لو، ٹھیک ہے نا؟ اس اخبار میں تمہیں وہ ساری معلومات مل جائیں گی جو تم جاننا چاہتے ہو......''

''دیکھو! تم میری ممی کے بارے میں کچھ مت بولو......'' سمیس نے پلٹ کر کہا۔

''میں ہر اس شخص سے بارے میں ایسے ہی بولوں گا جو مجھے جھوٹا کہتا ہو۔'' ہیری نے کہا۔

''مجھ سے اس انداز سے بات مت کرو......''

''میری جس طرح تمنا ہوگی، تم سے اسی طرح سے ہی بات کروں گا۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔ اب اس کا غصہ اتنا بڑھ چکا تھا کہ اس نے تپائی پر پڑی ہوئی اپنی چھڑی دوبارہ اُٹھا لی تھی۔ ''اگر تمہیں میرے ساتھ اس کمرے میں رہنے میں کوئی پریشانی ہے تو جا کر پروفیسر میک گوناگل سے دوسرا کمرہ مانگ لو......اس سے تمہاری ممی کی فکر یقیناً دور ہو جائے گی......''

''میری ممی کو اس معاملے میں مت گھسیٹو، پوٹر!''

''یہ کیا ہو رہا ہے......؟''

رون دروازہ کھول کر اندر آ چکا تھا۔اس کی پہلی نظر ھیری پر پڑی جو اپنے بستر پر گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اپنی چھڑی سمیس کی طرف تان رکھی تھی پھر اس کی نظر گھوم کر سمیس پر پڑی جو اپنی مٹھیاں بھینچ کر ھیری کو شعلہ بار نظروں سے گھور رہا تھا۔

''ھیری میری ممی کے بارے میں برا بھلا کہہ رہا ہے......''سمیس چلا کر بولا۔

''کیا مطلب؟'' رون نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔''ھیری، ایسا ہرگز نہیں کرے گا۔ہم تمہاری ممی سے ملے تھے، وہ بہت اچھی خاتون ہیں......''

''اس وقت وہ ان باتوں پر یقین نہیں کرتی تھیں جو وہ گھٹیا روزنامہ جادوگر میرے بارے میں لکھتا آ رہا ہے......'' ھیری نے بلند آواز میں گرجتے ہوئے کہا۔

''اوہ......'' رون نے آہستگی سے کہا اور اس کے چہرے پر ایسے تاثرات پھیل گئے جیسے وہ معاملے تک جا پہنچا ہو۔''اچھا یہ بات ہے......''

''تم نے سنا......؟''سمیس چیختا ہوا بولا اور ھیری پر زہر بجھی نگاہ ڈالی۔''وہ صحیح کہتی ہیں، میں اس کے ساتھ اس کمرے میں ایک پل بھی نہیں رہنا چاہتا ہوں، یہ بالکل پاگل ہو چکا ہے......''

''تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے سمیس؟'' رون نے تیز لہجے میں کہا جس کے کان اب سرخ ہونے لگے تھے اور جو شدید خطرے کی علامت تھے۔

''میرا دماغ خراب ہے؟''سمیس نے چیختے ہوئے کہا جس کا چہرہ رون کی موجودگی میں فق پڑ چکا تھا۔''تم اس ساری بکواس پر یقین کرتے ہو جو وہ 'تم جانتے ہو کون؟' کے بارے میں کرتا ہے؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ سچائی ہی بتا رہا ہے......؟''

''ہاں! مجھے ایسا ہی لگتا ہے......!'' رون نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''تب تو تم بھی پاگل ہو چکے ہو......''سمیس نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ اچھا؟...... بدقسمتی سے میں پری فیکٹ بھی ہوں۔'' رون نے اپنے سینے کی طرف انگلی کرتے ہوئے کہا جہاں چمکتا دمکتا ہوا بیج دکھائی دے رہا تھا۔''اس لئے اگر تم سزا نہیں پانا چاہتے ہو تو اپنے منہ پر قابو رکھو اور خاموشی سے سو جاؤ......''

سمیس کو دیکھ کر کچھ دیر کیلئے تو ایسا لگا جیسے اس کے دماغ میں جو کچھ چل رہا تھا اس غبار کو باہر نکالنے کیلئے وہ سزا کی تکلیف بھی اُٹھانے پر آمادہ ہو لیکن پھر اس نے آہ بھری اور مڑ گیا۔وہ اپنے پلنگ پر چڑھا اور اس نے اپنے پردوں کو اتنی زور سے کھینچا کہ وہ اکھڑ کر فرش پر جا گرے۔رون نے سمیس پھر ڈین اور نیول کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا۔

''کسی اور کے ماں باپ کو تو ھیری سے کوئی شکایت نہیں ہے۔''اس نے خونخوار انداز میں پوچھا۔

''میرے ممی ڈیڈی تو ماگلو ہیں۔وہ ہوگورٹس میں ہوئی اموات کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے ہیں کیونکہ میں اتنا ناسمجھ نہیں

ہوں کہ انہیں اس بارے میں کچھ بتا تا......'' ڈین نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''تم میری ممی کو نہیں جانتے ہو، وہ کسی سے بھی کچھ بھی اگلوا لیتی ہیں۔'' سمیس تناؤ بھرے انداز میں کہا۔'' ویسے بھی تمہارے ممی ڈیڈی روزنامہ جادوگر نہیں پڑھتے ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ ہمارے ہیڈ ماسٹر کو جادوئی پارلیمان، عدالت عظمیٰ کی رکنیت اور بین الاقوامی تعلقات عامہ کی اعزازی رکنیت سے اس لئے نکال دیا گیا ہے کیونکہ وہ سٹھیا چکے ہیں......''

''میری دادی کہتی ہیں ہے کہ یہ سب بکواس ہے۔'' نیول نے آہستگی سے بیچ میں کہا۔'' وہ کہتی ہیں کہ ڈمبل ڈور نہیں بلکہ روزنامہ جادوگر سٹھیا گیا ہے۔ انہوں نے روزنامہ جادوگر ہی منگوانا بند کر دیا ہے۔ ہمیں ہیری پر پورا یقین ہے۔'' اتنا کہہ کر نیول پلنگ پر چڑھ گیا اور اپنی ٹھوڑی تک چادر تانتے ہوئے اس کے اوپر سے الو کی مانند سمیس کی طرف دیکھتے ہوئے آگے بولا۔'' میری دادی ہمیشہ کہتی تھیں کہ تم جانتے ہو کون؟ ایک نہ ایک دن ضرور لوٹے گا۔ وہ کہتی ہیں کہ اگر ڈمبل ڈور یہ بات کہتے ہیں کہ وہ لوٹ آیا ہے، تو وہ سچ مچ لوٹ آیا ہے......''

ہیری کے دل میں نیول کیلئے عزت بڑھ گئی اور اسے خوشگوار احساس کا سامنا ہوا۔ اس کے بعد کوئی کچھ نہیں بولا۔ سمیس نے اپنی چھڑی نکالی، بستر کے پردوں کو درست کیا اور ان کے پیچھے اوجھل ہو گیا۔ ڈین بھی بستر میں گھس گیا اور کروٹ بدل کر خاموش ہو گیا۔ نیول کو دیکھ کر ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔ وہ تو چاندنی میں نہائے ہوئے اپنے ممبالس کو حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ہیری نے اپنے تکیے پر سر لگایا جبکہ رون اس کے پاس والے پلنگ کے چاروں طرف منڈلا کر اپنا سامان صحیح جگہ پر رکھنے میں مصروف رہا۔

ہیری سمیس کے ساتھ ہوئی بحث سے کافی بددل ہوا تھا کیونکہ وہ اسے ہمیشہ سے بہت پسند کرتا تھا اور کتنے لوگ یہ بولیں گے کہ وہ جھوٹ رہا ہے یا پاگل ہے؟ کیا ڈمبل ڈور نے بھی پوری گرمیوں میں اسی طرح کا برتاؤ برداشت کیا تھا جب انہیں پہلے جادوگر پارلیمان، جادوئی عدالت عظمیٰ اور پھر بین الاقوامی تعلقات عامہ کے عہدوں جبراً ہٹا دیا گیا تھا۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ہیری کیلئے غصے کی وجہ سے ڈمبل ڈور اتنے مہینوں سے اس سے رابطے میں نہیں تھے؟ وہ دونوں اس کشتی میں ایک ساتھ سوار تھے۔ ڈمبل ڈور نے ہیری کی بات یقین کر لیا تھا۔ انہوں نے اس کی سنائی ہوئی کہانی پر پورے سکول اور پھر پورے جادوئی معاشرے کو کھلے لفظوں میں بتا دیا تھا۔ جو بھی ہیری کو جھوٹا سمجھتا تھا، وہ یہ تو سوچے گا ہی کہ ڈمبل ڈور بھی جھوٹے تھے یا پھر ہیری کے ہاتھوں بیوقوف بن چکے تھے......

جب رون پلنگ پر چڑھ گیا اور اس نے کمرے کی آخری روشنی بھی گل کر دی تو ہیری نے تکلیف دہ کیفیت میں سوچا کہ بالآخر لوگوں کو اس حقیقت کا ادراک ہو ہی جائے گا ہم صحیح تھے لیکن وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ وقت آنے سے پہلے اسے سمیس جیسے کتنے لوگوں کے تیز و تند جملوں کو برداشت کرنا پڑے گا۔

☆☆☆☆

بارہوں باب

پروفیسر امبرج

اگلی صبح سمیس نے فٹافٹ کپڑے پہنے اور ہیری کے موزے پہننے سے پہلے ہی کمرے سے باہر نکل گیا۔ جب سمیس کے لہراتے چوغے کا آخری حصہ بھی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تو ہیری زور سے بولا۔ ''اسے کیا لگتا ہے کہ اگر وہ زیادہ دیر تک میرے ساتھ کمرے میں رہے گا تو پاگل ہو جائے گا؟''

''اس بارے میں فکرمت کرو ہیری!'' ڈین تھامس اپنے سکول کے بستے کو کندھے پر لٹکاتے ہوئے بولا۔ ''وہ تو بس......'' لیکن وہ صحیح طرح واضح نہیں کر پایا کہ سمیس کیا تھا اور تھوڑی دیر تک عجیب طریقے سے خاموش رہنے کے بعد وہ بھی کمرے سے باہر چلا گیا۔

نیول اور رون نے ہیری کی طرف ایسے انداز میں دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں کہ یہ اس کی پریشانی کیوں ہے، تمہیں اس سے کیا لینا دینا ہے؟ لیکن ہیری کو کچھ زیادہ تسلی نہیں ہو پائی۔ اسے یہ سب کچھ کب تک برداشت کرنا پڑے گا؟

جب پانچ منٹ بعد ہیری اور رون ناشتے کیلئے کمرے سے باہر نکلے تو گری فنڈر کے ہال کی طرف جانے والی نصف سیڑھیوں پر ہرمائنی ان سے آملی۔ اس نے پریشانی سے ہیری کا چہرہ دیکھا جو سرخ ہو رہا تھا۔

''کیا ہوا؟'' اس نے جلدی سے پوچھا مگر ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ سیڑھیوں سے اتر کر گری فنڈر کے ہال میں داخل ہو گئے۔ ''تم تو بالکل......اوہ نہیں!''

ہرمائنی ہیری کو کچھ کہتے کہتے اچانک رُک گئی اور اس کی نظریں گری فنڈر ہال کی دیوار پر لگے اطلاعی تختے کی طرف اُٹھ گئیں۔ جہاں ایک نیا اور بڑا چرمئی کاغذ پنوں سے لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

گیلن ہی گیلن...... لوٹ مار کا موقع!

جیب خرچ کافی نہیں ہے؟

تھوڑی آمدنی بڑھانا چاہتے ہو؟

گری فنڈر میں فریڈ اور جارج سے رابطہ کرو!

آسان، فرصت کے اوقات میں، کسی قدر حقیقی تکلیف کا مزہ

(ہمیں افسوس ہے کہ سارا کام اپنی اپنی ذمہ داری کے خطرات میں انجام دیا جائے گا)

''یہ تو حد ہو گئی......'' ہر مائنی نے سنجیدگی سے کہا اور اس اشتہار کو نوٹس بورڈ سے اتار دیا جسے فریڈ اور جارج نے ہاگس میڈ کی سیر کیلئے جانے والی پہلی تفریحی چھٹی کے اعلان والے اشتہار کے بالکل چسپاں کیا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ ہاگس میڈ کی سیر اکتوبر میں بتائی گئی تھی۔ ''ہمیں ان سے بات کرنا پڑے گی......''

رون ہر مائنی کی بات سن کر دہشت زدہ دکھائی دینے لگا۔

''ہم ایسا کیوں کریں گے؟''

''کیونکہ ہم پری فیکٹ ہیں۔'' ہر مائنی نے فربہ عورت کی تصویر سے باہر نکلتے ہوئے کٹیلے لہجے میں کہا۔ ''اس طرح کے کاموں کو روکنا ہمارا فرض ہے......''

رون کچھ نہیں بولا لیکن اس کے چہرے کو دیکھ کر ہیری بتا سکتا تھا کہ فریڈ اور جارج کو من مانی کرنے سے روکنے کا خیال اسے قطعی طور پر اچھا نہیں لگا تھا۔

''ہیری! تم بتاؤ، تمہیں کیا ہوا؟'' ہر مائنی نے پوچھا جب وہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگے۔ دونوں طرف بوڑھے جادوگروں اور جادوگرنیوں کی تصویریں لگی تھی، جن میں سب گفتگو میں مشغول تھے، اس لئے انہوں نے ان لوگوں کو نظر انداز کر دیا تھا۔ ''تم کس معاملے پر اتنے اکھڑے ہوئے دکھائی دے رہے ہو؟''

جب ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا تو رون نے کہا۔ ''سمیس کو لگتا ہے کہ ہیری 'تم جانتے ہو کون؟' کے بارے میں جھوٹ بولتا ہے......'' ہیری کو توقع تھی کہ ہر مائنی بھی یہ بات سن کر اس کی طرح ناراض ہو جائے گی لیکن وہ تو بس آہ بھر کر رہ گئی۔

''ہاں! لیونڈر بھی کچھ ایسا ہی سوچتی ہے......'' ہر مائنی نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اس کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کر رہی تھی کہ میں جھوٹا اور شہرت کا حریص لڑکا ہوں، ہے نا؟'' ہیری تند لہجے میں زور سے بولا۔

''نہیں......'' ہر مائنی نے پُر سکون لہجے میں کہا۔ ''میں نے اس سے دراصل یہ کہا تھا کہ وہ تمہارے بارے میں اپنا بھدا منہ بند رکھے اور ہیری! اگر تم ہم لوگوں پر غصہ ہونا بند کر دو تو یہ بہت اچھا رہے گا۔ شاید تم نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ رون اور میں تمہاری طرفداری کرتے ہیں......''

تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی۔

''معافی چاہتا ہوں......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

’’کوئی بات نہیں......‘‘ ہرمائنی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنا سر ہلایا۔ ’’تمہیں یاد نہیں ہے، ڈمبل ڈور نے گذشتہ سہ ماہی کے آخری تقریب کے موقع پر کیا کہا تھا؟‘‘ ہیری اور رون نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ ہرمائنی نے ایک بار پھر آہ بھری۔

’’تم جانتے ہو کون؟‘ کے بارے میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ دشمنی، نفرت اور چپقلش پھیلانے میں بہت ماہر ہے۔ ہم صرف دوستی اور یقین کے اپنے ہی مضبوط رشتے سے اس سے مقابلہ کر سکتے ہیں......‘‘

’’تم اس طرح کی باتیں کیسے یاد رکھ لیتی ہو؟‘‘ رون نے اس کی طرف معترف نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’میں سنتی ہوں، رون!‘‘ ہرمائنی نے تھوڑا چڑتے ہوئے کہا۔

’’سنتا تو میں بھی ہوں لیکن یہ ٹھیک ٹھیک یاد نہیں رکھ سکتا ہوں کہ......‘‘

’’اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈمبل ڈور اسی طرح قسم کے رویے کے بارے میں سمجھا رہے تھے۔‘‘ ہرمائنی نے رون کی بات کاٹتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔ ’’تم جانتے ہو کون؟‘ کو واپس لوٹے ابھی صرف دو ہی مہینے ہوئے ہیں اور ہم آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے ہیں اور بولتی ٹوپی نے بھی یہی تنبیہ کی ہے...... یکجہتی کو قائم رکھو اور اتفاق سے جڑے رہو......‘‘

’’اور ہیری نے بھی تو کل رات بالکل صحیح کہا تھا......‘‘ رون نے پلٹ کر کہا۔ ’’اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں سلے درن کے لوگوں کے ساتھ یکجہتی کا رشتہ استوار رکھنا ہوگا تو اس کے امکانات بہت کم ہیں......‘‘

’’دیکھو! افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم فریقوں کی باہمی یکجہتی کے بارے میں ذرا سی بھی کوشش نہیں کر رہے ہیں......‘‘ ہرمائنی نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

وہ سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے نیچے پہنچ گئے تھے۔ چوتھے سال میں پڑھنے والے ریون کلا کے طلباء بیرونی ہال کی طرف جا رہے تھے۔ ہیری کو دیکھتے ہی وہ سمٹ کر ایک دوسرے کے قریب ہو گئے جیسے انہیں خدشہ ہو کہ وہ اکیلے رہ جانے والوں پر حملہ کر دے گا۔

’’ہاں! ہمیں واقعی اس طرح کے لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔‘‘ ہیری نے جلے کٹے انداز میں طنز کرتے ہوئے کہا۔ وہ ریون کلا کے طلباء کے جھرمٹ کے پیچھے پیچھے بڑے ہال میں پہنچے۔ داخل ہوتے ہوئے سب نے اساتذہ کی میز کی طرف نظر گھمائی۔ پروفیسر غروبلی پلانک علم فلکیات کی پروفیسر سینی سترا سے گفتگو میں مصروف دکھائی دیں اور ہیگرڈ ایک بار پھر وہاں نہیں تھا۔ ان کے اوپر کی جادوئی چھت ہیری کے مزاج کے طرح ہی تھی۔ یہ بارش کے گھنے بادلوں سے ڈھکی اور بھری پڑی تھی۔

’’ڈمبل ڈور نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ غروبلی پلانک کتنے عرصے تک تدریس کے فرائض انجام دیں گی؟‘‘ گری فنڈر کی میز کی طرف بڑھتے ہوئے ہیری نے کہا۔

’’شاید......‘‘ ہرمائنی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟'' ھیری اور رون دونوں ہی ایک ساتھ بولے۔

''دیکھو! شاید وہ اس طرف توجہ مبذول نہیں کرانا چاہتے ہوں گے کہ ہیگرڈ یہاں موجود نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''تمہارا کیا مطلب ہے کہ توجہ مبذول نہیں کرنا چاہتے ہوں گے؟'' رون نے کسی قدر ہنستے ہوئے کہا۔''ہمارا دھیان اس کی غیر موجودگی کی طرف کیسے نہیں جا پائے گا؟''

ہرمائنی نے جواب دینے سے پہلے لمبی چٹیا والی ایک سیاہ فام لڑکی ھیری کے پاس آ گئی۔

''کیسی ہو انجلینا؟''

''اچھی ہوں! چھٹیاں اچھی گزریں؟'' اس نے مسکرا کر کہا اور جواب کا انتظار کئے بغیر ہی آگے بول پڑی۔''سنو! مجھے گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان بنا دیا گیا ہے۔''

''یہ تو اچھی خبر ہے......'' ھیری نے اس کی طرف مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے امید تھی کہ انجلینا کی میچ سے پہلے والی تقریر اولیونڈ روڈ کی تقریروں کے مقابلے میں زیادہ طویل نہیں ہوں گی جو یقیناً ایک خوشگوار بات رہے گی۔

''ہاں! اچھا اب اولیونڈر تو چلا گیا ہے، اس لئے ہمیں نئے راکھے کی ضرورت ہوگی۔ مشقوں کا پہلا سلسلہ جمعہ کی شام پانچ بجے ہوگا اور میں چاہتی ہوں کہ پوری ٹیم اس میں موجود رہے، ٹھیک ہے؟ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ نیا راکھا ہماری ٹیم میں کتنی اچھی طرح قفل کی حفاظت کر سکتا ہے؟''

''ٹھیک ہے......'' ھیری نے کہا۔ انجلینا اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور پھر چلی گئی۔

ہرمائنی، رون کے ساتھ والی نشست پر بیٹھ گئی۔ اس نے ٹوسٹ کی پلیٹ اپنی طرف سرکاتے ہوئے کہا۔''میں تو بھول ہی گئی تھی کہ وڈ جا چکا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اس سے ٹیم کی کارکردگی پر خاصا فرق پڑے گا......''

''مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے، وہ عمدہ راکھا تھا......'' ھیری نے سامنے والی نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی، نئے کھلاڑی کو تو موقع ملنا ہی چاہئے، ہے نا؟'' رون نے جلدی سے کہا۔

اسی وقت سائیں سائیں کی آوازوں کے ساتھ سینکڑوں الّو کھڑکیوں سے بڑے ہال کے اندر داخل ہو گئے میزوں کے اوپر منڈلانے لگے۔ وہ اپنے مالکوں کیلئے خطوط اور پیکٹ لائے تھے۔ وہ ناشتہ کرنے والوں پر پانی کی بوندیں ٹپکا رہے تھے۔ صاف ظاہر تھا کہ باہر تیز بارش ہو رہی تھی۔ ہیڈوگ ان میں کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی لیکن ھیری کو ذرا بھی حیرانی نہیں ہوئی۔ صرف سیریس ہی اسے خط لکھتا تھا اور اسے یقین تھا کہ چوبیس گھنٹوں میں ایسا کوئی واقعہ وقوع پذیر نہیں ہوگا کہ سیریس اسے خط لکھے۔ بہرحال ہرمائنی نے اپنے سنگترے کے جوس کو جلدی سے ایک طرف ہٹایا تاکہ ایک بڑے کڑیل الّو کیلئے جگہ بنا سکے جو اپنی چونچ میں روزنامہ جادوگر دبائے ہوئے تھا۔

جب ہرمائنی نے الّو کے پیر پر بندھی ہوئی چمڑے کی تھیلی میں ایک نٹ ڈال دیا تو وہ واپس اُڑ گیا۔ ہیری نے سمیس کے بارے میں سوچتے ہوئے چڑ چڑے انداز میں کہا۔

''تم اسے اب بھی کیوں خرید رہی ہو؟ میں ہوتا تو اسے کبھی کا بند کرا دیتا......اس میں بکواس کے سوا اور کیا لکھا ہوتا ہے؟''

''حریف کیا کہہ رہے ہیں، کیا سوچ رہے ہیں؟ اس کی خبر ہمیشہ رکھنا چاہئے۔'' ہرمائنی نے اسے سمجھانے کے انداز میں کہا اور اخبار کھول کر اپنے سامنے پھیلا لیا اور خود اس کے پیچھے گم ہوگئی۔ اس کا چہرہ تب تک باہر دکھائی نہیں دیا، جب تک کہ ہیری اور رون اپنا اپنا ناشتہ ختم کر کے فارغ نہیں ہو گئے تھے۔

''آج تو کچھ نہیں ہے۔'' اس نے اخبار لپیٹ کر اپنی پلیٹ کے قریب رکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہارے یا ڈمبل ڈور یا کسی اور اہم شخصیت کے بارے میں کچھ بھی نہیں ہے......''

اسی وقت انہیں پروفیسر میک گوناگل دکھائی دیں جو گری فنڈر کی میز کے چاروں طرف گھوم کر چرمئی کاغذ پر لکھا سہ ماہی پڑھائی کا ٹائم ٹیبل بانٹ رہی تھیں۔

''اوہ آج کی کلاسوں کی ترتیب تو دیکھو!'' رون نے کراہتے ہوئے کہا۔ ''جادو کی تاریخ ایک مطالعہ، پھر جادوئی مرکبات کے اکٹھے دو پیریڈ، پھر علم جوتش اور تاریک جادو سے حفاظت کا فن کی کلاس کے دو پیریڈ......اُف! بینز، سنیپ، ٹراؤلینی اور وہ امبریج چڑیل......سبھی ایک ہی دن میں۔ کاش! فریڈ اور جارج جلدی سے بیمار گھڑ ٹافیاں تیار کر لیں......!!!''

''ہمارے کان کہیں ہمیں دھوکہ تو نہیں دے رہے ہیں؟'' ایک چہکتی ہوئی آواز قریب سنائی دی۔ فریڈ اور جارج جلدی سے ہیری کے گرد بیٹھ گئے۔ ''اب ہوگورٹس کے پری فیکٹ بھی اپنی کلاسوں سے فرار ہونے کا منصوبہ بنانے لگے ہیں......''

''دیکھو تو سہی! آج کی کلاسیں کتنی بری ہیں؟'' رون نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا اور ٹائم ٹیبل فریڈ کی ناک کے نیچے سرکا دیا۔ ''یہ تو اب تک کا سب سے برا پیر ہوگا......''

''ٹھیک کہا چھوٹے بھائی!'' فریڈ نے ٹائم ٹیبل پر پیر کی کلاسوں پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم چاہو تو ہم تمہیں نکسیر پھوڑ ٹافیاں رعایتی قیمت پر دے سکتے ہیں......''

''رعایتی قیمت میں کیوں؟'' رون نے شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کیونکہ تمہاری ناک سے اس وقت تک خون بہتا رہے گا جب تک کہ تم مر نہیں جاؤ گے۔ ہم اب تک خون بند کرنے کا کوئی علاج ڈھونڈ نہیں پائے ہیں۔'' جارج نے جلدی سے کہا اور پلیٹ میں سے مچھلی کا خشک قتلہ اُٹھا لیا۔

''بہت بہت شکریہ......'' رون نے اپنا ٹائم ٹیبل تہہ کر کے جیب میں ٹھونستے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ میں کلاسوں میں جانا زیادہ پسند کروں گا......''

’’اب چونکہ بیمار گھڑ ٹافیوں کی بات چھڑ ہی گئی ہے تو......‘‘ ہرمائنی نے فریڈ اور جارج کی طرف سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔’’تو تم لوگ گری فنڈر کے نوٹس بورڈ پر ان کی خرید وفروخت کی اشتہار بازی نہیں کر سکتے۔‘‘

’’ایسا کون کہتا ہے؟‘‘ جارج نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

’’ایسا میں کہتی ہوں اور رون بھی......‘‘ ہرمائنی نے سختی سے کہا۔

’’مجھے تو اس بکھیڑے سے دور ہی رکھو......‘‘ رون جلدی سے بول اُٹھا۔

ہرمائنی نے اس کی طرف غصے بھری نظروں سے دیکھا۔ فریڈ اور جارج ہنسنے لگے۔

’’ہرمائنی! تم جلد ہی الگ گانا گانے لگو گی۔‘‘ فریڈ نے ایک باقر خانی پر مکھن کی موٹی تہہ لگاتے ہوئے کہا۔’’تمہاری پانچویں سال کی پڑھائی شروع ہو رہی ہے۔ وہ وقت دور نہیں کہ تم ہم سے بیمار گھڑ ٹافیوں کی بھیک مانگو گی......‘‘

’’پانچویں سال کی پڑھائی کرنے کے بعد میں بھلا بیمار گھڑ ٹافیوں کی بھیک کیوں مانگوں گی؟‘‘ ہرمائنی نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

’’پانچویں سال کی پڑھائی میں اوڈبلیو ایل (OWLs) ہوتے ہیں۔‘‘ جارج نے بتایا۔

’’پھر کیا ہوا؟‘‘

’’جب تمہارے امتحانات نزدیک آئیں گے تو تمہاری ناک کتابوں سے اتنی رگڑ کھائے گی کہ لہولہان ہو کر رہ جائے گی۔‘‘ فریڈ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

’’اوڈبلیو ایل...... کے قریب آتے ہی ہماری کلاس میں کافی خدشات پیدا ہو گئے تھے۔‘‘ جارج نے خوشی سے ہنستے ہوئے کہا۔’’آنسو اور ہنگامہ آرائی...... ’پٹری کشا سٹمپ سن‘ تو بے ہوش ہو گئی تھی......‘‘

’’کنتھ ٹاؤلر کے پھوڑے نکل آئے تھے، تمہیں یاد ہے؟‘‘ فریڈ نے یاد کرتے ہوئے کہا۔

’’وہ تو اس لئے ہوئے تھے کیونکہ تم نے اس کے پاجامے میں کھجلی والی مرچیں چھڑک دیں تھیں۔‘‘ جارج نے جلدی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

’’اوہ ہاں!‘‘ فریڈ نے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔’’میں تو بھول ہی گیا تھا...... اتنی ساری چیزیں ہوتی ہیں کہ کئی بار تو یاد رکھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے، ہے نا؟‘‘

’’اگر امتحانوں کی پریشانی ہو تو پانچویں سال کی پڑھائی کسی ڈراؤنے خواب سے کم نہیں ثابت ہوتی۔ فریڈ اور میں نے کسی طرح اپنا ذہنی توازن سنبھالے رکھا تھا......‘‘ جارج نے کہا۔

’’ہاں!...... اسی لئے تم دونوں کو تین تین اوڈبلیو ایل ملے تھے، ہے نا؟‘‘ رون نے کہا۔

''بالکل!'' فریڈ نے بغیر کسی پریشانی کے جواب دیا۔ ''لیکن ہمیں لگتا ہے کہ ہم جس سمت میں مستقبل بنانے کا ارادہ کئے ہوئے ہیں، اس میں اعلیٰ تعلیمی قابلیت کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔''

''ہم نے پوری سنجیدگی سے اس بارے میں سوچ بچار کی تھی کیا ہمیں ساتویں سال کی پڑھائی کی تکمیل کی اذیت برداشت کرنا چاہئے؟...... کیونکہ جو ہم چاہتے تھے، وہ ہمیں مل چکا ہے۔'' جارج نے جوشیلے انداز میں کہہ دیا۔

اسی وقت ہیری نے اسے خبردار کرنے والی نظروں سے گھورا جس سے جارج مزید بولتے بولتے رُک گیا۔ ہیری جانتا تھا کہ جارج سہ فریقی ٹورنامنٹ کی انعامی رقم کی بات چھیڑنے ہی والا تھا جو اس نے ان دونوں بھائیوں کو دے دی تھی۔

''اب چونکہ ہمیں او ڈبلیو ایل مل چکے ہیں تو ہمیں این ای ڈبلیو ٹی کی کیا پرواہ ہے؟ بہرحال، ہمیں پتہ تھا کہ ہمارے سکول چھوڑنے سے ممی برا مان جائیں گی، خاص طور پر اس لئے کیونکہ پرسی خود کو دنیا کا سب سے بڑا گدھا ثابت کر چکا ہے......'' جارج نے جلدی سے کہا۔

''ہم ہوگورٹس میں اپنا آخری سال برباد نہیں کر رہے ہیں۔'' فریڈ نے بڑے ہال میں چاروں طرف محبت بھری نگاہ دوڑاتے ہوئے کہا۔ ''اس سال ہم تھوڑی بازاری رجحان کی تحقیق کر لیں گے۔ ہم یہ ٹھیک طور پر معلوم کر لینا چاہتے ہیں کہ ہوگورٹس کے بچوں کو جوک شاپ سے کس قسم کی چیزوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ہم اپنی تحقیق کی روشنی میں انتہائی محتاط انداز میں ایسی مصنوعات بنائیں گے، جن سے ان کی ضرورت پوری ہو سکے......''

''لیکن جوک شاپ کھولنے کیلئے پیسے کہاں سے آئیں گے؟'' ہرمائنی نے شک بھری نظروں سے پوچھا۔ ''تمہیں اس کیلئے بہت ساری چیزوں کی ضرورت پڑے گی اور پھر ایک عدد دکان بھی...... ہے نا؟''

ہیری پریشان ہو گیا، اس نے جڑواں بھائیوں کی طرف بالکل نہیں دیکھا۔ اسے اپنا چہرہ گرم محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر اپنے ہاتھ سے کانٹا زمین پر گرا دیا اور اسے اُٹھانے کے بہانے نیچے فرش کی طرف جھک گیا۔ اس نے نیچے سے فریڈ کی آواز سنی۔

''دیکھو ہرمائنی! ہم سے کچھ مت پوچھو تاکہ ہمیں تم سے جھوٹ بولنے کی نوبت پیش نہ آئے۔ چلو جارج! اگر ہم جلدی پہنچ جاتے ہیں تو جڑی بوٹیوں کے علم کی کلاس سے پہلے کچھ وسیع سماعتی کان ضرور بیچنے میں کامیاب ہو جائیں گے......''

ہیری نے اپنا کانٹا اُٹھایا اور سیدھا ہو کر نشست پر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ فریڈ اور جارج اپنے ہاتھوں میں بہت سارے ٹوسٹ پکڑے دور جا رہے تھے۔

''اس بات کا کیا مطلب ہے؟'' ہرمائنی نے پوچھا اور کبھی ہیری کی اور کبھی رون کی طرف دیکھنے لگی۔ ''ہم سے مت پوچھو...... کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس جوک شاپ کیلئے پیسے آ چکے ہیں......؟''

''میں بھی یہی سوچ رہا تھا......'' رون نے اپنی بھنوئیں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''انہوں نے گرمیوں میں مجھے نئے کپڑے بھی

دلوائے تھے اور میں یہ نہیں سمجھ پایا کہ ان کے پاس پیسے کہاں سے آئے تھے......؟''

ہیری نے فیصلہ کیا کہ گفتگو کو اس خطرناک دوراہے سے دور ہٹا دیا جائے کیونکہ ان کی حس سراغ رسانی بیدار ہو چکی تھی اور ہیری نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس بارے میں اس سے کوئی رائے معلوم کریں لہٰذا اس نے فوری طور پر او ڈبلیو ایل کا ذکر چھیڑ دینا مناسب سمجھا۔

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ سال واقعی مشکل ترین ثابت ہوگا؟ امتحانوں کی وجہ سے؟''

''اوہ ہاں!'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''ایسا ہونا ہی ہے، ہے نا؟ او ڈبلیو ایل واقعی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ ان ملازمتوں کے حصول کا تعین کرتے ہیں جن کیلئے ہم اہلیت رکھتے ہوں گے۔ ہمیں اس سال مستقبل سازی کیلئے مختلف تجاویز بھی دی جائیں گی۔ بل نے مجھے بتایا ہے، تاکہ ہم یہ انتخاب کر سکیں کہ ہم اگلے سال این ای ڈبلیو ٹی کی پڑھائی میں کون سے مضامین لینا چاہتے ہیں......؟''

''تم لوگ ہوگورٹس کی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد کس سمت میں جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟'' ہیری نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جب کچھ دیر بعد وہ ان دونوں کے ہمراہ بڑے ہال سے باہر نکل رہے تھے، ان کے قدم جادوئی تاریخ ایک مطالعہ کے کلاس روم کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''اس بارے میں سنجیدگی سے تو کچھ نہیں سوچا......بس شاید......'' رون نے آہستگی سے کہا۔ وہ کسی قدر الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''شاید کیا......؟'' ہیری نے اسے کریدتے ہوئے پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ ایرور بننا کافی اچھا رہے گا......'' رون نے تیزی سے جواب دیا۔

''ہاں! صحیح کہا......'' ہیری نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''لیکن اس کیلئے بہت اعلیٰ نمبروں کی ضرورت ہے، اگر تعلیمی نتیجہ معیاری ہوا تو......'' رون نے تھوڑا جھجکتے ہوئے کہا۔ ''اور تم ہرمائنی......؟''

''میں نہیں جانتی......میں کوئی حقیقی اہم کام سرانجام دینا چاہوں گی!'' ہرمائنی نے کہا۔

''ایرور کے فرائض بھی کافی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔'' ہیری جلدی سے بولا۔

''ہاں! ہوتے تو ہیں لیکن یہ دنیا کا واحد اہم کام نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ اگر میں ایس پی ای ڈبلیو (گھریلو خرسوں کے بنیادی حقوق کی تنظیم) کے کام کو مزید آگے بڑھا سکوں......''

ہیری اور رون نے اس بارے میں خاص دھیان رکھا کہ وہ ہرمائنی کی بات پر ایک دوسرے کی طرف بالکل نہ دیکھیں کیونکہ ان کے چہروں پر رُکی ہوئی مسکان کا بند ٹوٹ جائے گا۔

پوری کلاس کے طلباء کی رائے اس بارے میں ایک ہی تھی کہ مطالعہ تاریخ یعنی جادوئی تاریخ ایک مطالعہ......کا مضمون دنیا کا بیزار کن مضمون تھا جس کی استاد ایک بھوت پروفیسر بینز تھے اوران کی گھر گھراتی ہوئی سپاٹ آواز ہر قسم کے تاثر سے عاری تھی۔ان کی پڑھائی کے مشینی انداز سے دس ہی منٹ بعد طبیعت پر نیند کے جھونکے طاری ہو سکتے تھے۔گرم موسم میں پانچ منٹ میں۔وہ اپنے پڑھانے کا انداز کبھی نہیں بدلتے تھے۔وہ بغیر رُکے اپنا لیکچر جاری رکھتے تھے جبکہ طلباء ضروری باتوں کا خلاصہ لکھتے جاتے تھے یا پھر خلاء میں بلا مقصد گھورتے رہتے تھے۔ہیری اور رون اب تک اس مضمون میں صرف اسی لئے پاس ہو پائے تھے کیونکہ انہوں نے امتحانات قریب آنے پر ہر مائنی کے نوٹس اتار لئے تھے کیونکہ صرف وہی بینز کی آواز کی سلا دینے والی قوت سے مزاحمت کر پاتی تھی۔

آج انہیں جادوگروں اور دیوؤں کے مابین گھمسان جنگ پر ڈیڑھ گھنٹے کا بیزار کن لیکچر برداشت کرنا پڑا۔ہیری نے پہلے دس منٹ میں جو کچھ سنا،اس سے وہ جان گیا کہ کوئی اور استاد انہیں پڑھاتا تو یہ مضمون تھوڑا دلچسپ ہوسکتا تھا لیکن اس کے بعد اس کا دماغ بھٹک گیا اور باقی وقت میں وہ رون کے ساتھ اپنے چرمئی کاغذوں کے کونے میں ہینگ مین نامی کھیل کھیلتا رہا۔اس دوران ہر مائنی انہیں کنکھیوں سے غصے بھری نظروں سے گھورتی رہی۔جب وہ کلاس سے باہر نکلنے کیلئے اُٹھے تو ہر مائنی ٹھنڈے لہجے میں بولی۔''اگر میں تم لوگوں کو اس سال اپنے نوٹس نہ دوں تو کیسا رہے گا؟''(پروفیسر بینز اُڑ کر تختہ سیاہ میں سے جا چکے تھے)

''ہم او ڈبلیو ایل میں فیل ہو جائیں گے۔''رون نے جلدی سے کہا۔''ہر مائنی!کیا تمہارا ضمیر یہ بات گوارا کر پائے گا......''

''دیکھو!تم دونوں اسی لائق ہو۔''اس نے تپاک انداز میں کہا۔''تم دونوں تو ان کی بات سننے کی زحمت تک بھی نہیں کرتے ہو......''

''ہم کوشش تو ضرور کرتے ہیں۔''رون نے روہانسے انداز میں کہا۔''لیکن ہمارے پاس تمہارے جیسا دماغ اور یادداشت یا قوت برداشت بالکل نہیں ہے......تم ہم سے زیادہ چالاک ہو......کیا اس کیلئے ہمیں قصوروار ٹھہرانا درست ہے؟''

''اوہ یہ چاپلوسی تو رہنے ہی دو......''ہر مائنی نے منہ بنا کر کہا لیکن جب وہ گیلے صحن میں سب سے آگے نکلے تو وہ تھوڑی کم ناراض لگ رہی تھی۔

دھند جیسی بارش ہو رہی تھی جس سے صحن کے کونوں میں جھرمٹ بنا کر کھڑے طلباء بھی کافی دھندلے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری،رون اور ہر مائنی نے وزنی ٹپکتی ہوئی بالکونی کے نیچے کا ایک خالی کونا چنا۔انہوں نے ستمبر کی برفیلی سنسناتی ہوا سے بچنے کیلئے اپنے چوغوں کے کالر اونچے کر لئے تھے اور وہ اس بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ سنیپ سہ ماہی کی پہلی کلاس میں انہیں کیا پڑھائیں گے۔وہ اس بات پر متفق تھے کہ سنیپ کسی مشکل چیز کا ہی انتخاب کریں گے تاکہ وہ دو مہینے کی چھٹیوں کے بعد طلباء کی ہوا نکال سکیں۔ اسی وقت کوئی کونے سے مڑ کر ان کے قریب آیا۔

''کیسے ہو ہیری......!''

یہ چو چینگ تھی اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ ایک بار پھر تنہا ہی آئی تھی ۔ یہ بہت غیر معمولی بات تھی ، چو چینگ ہمیشہ کھی کھی کرنے والی لڑکیوں سے گھری رہتی تھی ۔ ہیری کو یاد تھا کہ ژلبال رقص تقریب کے بارے میں اس سے دریافت کرنے کیلئے اسے تنہائی کی تلاش میں کس قدر پریشان ہونا پڑا تھا۔

''میں اچھا ہوں تم سناؤ......'' ہیری نے کہا اور اسے اپنا چہرہ گرم محسوس ہونے لگا۔اس نے خود سے کہا کہ کم از کم تم اس بار چپچپے بدبودار رس سے لت پت نہیں ہو۔لگتا تھا کہ چو چینگ بھی کچھ ایسا ہی سوچ رہی تھی ۔

''تم نے وہ رس ہٹا دیا تھا؟''

''ہاں!'' ہیری نے مسکرانے کی کوشش کی جیسے ان کی پچھلی ملاقات کی یاد خجالت آمیز نہ ہو بلکہ خاصی دلچسپ رہی ہو۔''تو کیا تمہاری......ار......چھٹیاں اچھی گزریں؟''

جس لمحے اس کے منہ سے یہ جملہ پھسلا تو وہ سوچنے لگا کہ کاش اس نے یہ نہ کہا ہوتا۔سیڈرک ڈیگوری،خوبرو چو چینگ کا محبوب دوست تھا اور اس کی موت کے صدمے نے یقینی طور پر اس کی چھٹیوں کو بھی اتنا ہی متاثر کیا ہوگا جتنا کہ ہیری کو چھٹیوں کو کیا تھا۔ چو چینگ کا چہرہ کسی قدر سخت ہوگیا لیکن وہ سنبھلتے ہوئے بولی۔''ٹھیک ہی تھیں،تم تو جانتے ہی ہو کہ......''

''کیا یہ ٹورناڈوز کا بیج ہے؟'' اچانک رون نے چو چینگ کے چوغے کے سامنے والے حصے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں ایک آسمانی نیلے رنگ کا بیج لگا ہوا تھا جس پر سنہرے رنگ میں دو'ٹی' کے حرف لکھے ہوئے تھے۔''تم ان کی ٹیم کی حوصلہ افزائی تو نہیں کرتی ہو، ہے نا؟''

''ہاں! میں ایسا ہی کرتی ہوں!'' چو چینگ نے قطع کلامی پر برا نہیں منایا تھا۔

''کیا تم آغاز سے ہی ان کی ٹیم کی حمایت کرتی رہی ہو یا پھر تب سے کر رہی ہو جب سے وہ لوگ جیتنے لگے ہیں؟'' رون نے ایسے انداز میں پوچھا جس سے ہیری کو لگا کہ رون غیر محسوس انداز میں اس پر الزام لگا رہا ہو۔

''میں ان کی حمایت چھ سال کی عمر سے کر رہی ہوں۔'' چو چینگ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔''اچھا ہیری!...... بعد میں ملیں گے......''

وہ چلی گئی، ہرمائنی نے تب تک انتظار کیا جب تک چو چینگ نے صحن میں نصف فاصلہ طے نہ کر لیا پھر وہ رون کی طرف متوجہ ہوئی۔

''تم بھی کتنے پھوہڑ ہو......؟''

''کیوں؟ میں نے تو اس سے صرف یہ پوچھا تھا کہ......''

''کیا تم یہ نہیں سمجھ پائے کہ وہ ہیری سے تنہائی میں بات کرنا چاہتی تھی......''

''تو کیا ہوا؟ وہ شوق سے کر سکتی تھی، میں اسے روک تھوڑی رہا تھا......''

''تو پھر تم اس پر اس کی پسندیدہ کیوڈچ ٹیم کے حوالے سے حملہ کیوں کر رہے تھے؟''

''حملہ......؟ میں اس پر کوئی حملہ نہیں کر رہا تھا، میں تو بس......''

''اگر وہ ٹورناڈوز کی حمایت کرتی ہے تو کسے فرق پڑتا ہے؟''

''اوہ چھوڑو بھی! ان کے بیج پہننے والے نصف لوگوں نے پچھلے موسم میں ہی بیجز خریدے تھے......''

''لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟''

''اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حقیقی حمایتی نہیں ہے، وہ تو صرف ان کی کامیابی کے باعث ان کی حمایتی بنی پھرتی ہے......''

''میں تو یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس سے فرق کیا پڑتا ہے؟''

''لو گھنٹی بج گئی ہے......'' ہیری نے انہیں بتایا کیونکہ وہ دونوں اتنے زور زور سے نوک جھونک کر رہے تھے کہ گھنٹی کی آواز تک انہیں سنائی نہیں دی تھی۔ ان کی بحث اس وقت تک ختم نہ پائی جب تک وہ سنیپ کے تہہ خانے کی راہداری میں پہنچ نہیں گئے تھے۔ اس سے ہیری کو یہ سوچنے کا پورا موقع مل گیا کہ نیول اور رون اگر اس کے ساتھ چپکے رہے تو اس کی چو چینگ سے کبھی دو منٹ بھی بات نہیں ہو پائے گی، جب تک کہ وہ یہ ملک چھوڑ کر چلا نہ جائے......

سنیپ کے کلاس روم کے دروازے کے باہر قطار میں کھڑے کھڑے اس نے سوچا پھر بھی یہی کیا کم تھا کہ وہ اس سے بات کرنے کیلئے تنہا چلی آئی تھی۔ وہ سیڈرک سے محبت کرتی تھی، وہ آسانی سے اس بات کیلئے ہیری سے نفرت کر سکتی تھی کہ ہیری سہ فریقی ٹورنامنٹ کی بھول بھلیوں سے صحیح سلامت باہر نکل آیا تھا اور سیڈرک مر گیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ اس سے دوستانہ لہجے میں باتیں کر رہی تھی۔ وہ اسے پاگل یا جھوٹا نہیں سمجھ رہی تھی۔ وہ اسے سیڈرک کی موت کا ذمہ دار بھی نہیں ٹھہرا رہی تھی...... ہاں! چو چینگ نے یقیناً اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی اور ایسا دو دن میں دوسری مرتبہ ہوا تھا...... یہ سوچ کر ہیری کا حوصلہ بڑھ گیا۔ سنیپ کے تہہ خانے کا دروازہ کھل گیا۔ ان کی خطرناک آواز سے بھی ہیری کے سینے میں رقص کرتا ہوا امید کا ننھا سا بلبلہ نہیں پھوٹ پایا۔ وہ رون اور ہرمائنی کے تعاقب میں کلاس روم میں داخل ہوا اور سب سے پیچھے والی اپنی مخصوص نشست پر جا بیٹھا۔ وہ رون اور ہرمائنی کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا اور ان دونوں کے منہ سے نکلنے والے چڑ چڑے جملوں کو مسلسل نظر انداز کر رہا تھا۔

''خاموشی سے بیٹھ ہو جاؤ......'' سنیپ نے سب کے اندر پہنچ جانے کے بعد دروازہ بند کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔ دراصل ایسا کہنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، جس لمحے کلاس نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی تھی، ویسے ہی خاموشی چھا گئی تھی اور ہر کوئی اپنی مصروفیت چھوڑ کر اور سنبھل کر سیدھا بیٹھ چکا تھا۔ سنیپ مڑے اور اپنی میز کی طرف بڑھے۔ میز کے پیچھے کھڑے ہو کر انہوں نے سب کو چبھتی نظروں سے گھور کر دیکھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ آج کا سبق شروع کرنے سے پہلے مجھے تم لوگوں کو یہ یاد دہانی کرنا زیادہ بہتر رہے گا کہ آئندہ جون کے مہینے میں تم لوگ ایک اہم امتحان دینے جا رہے ہو، جس میں تمہیں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ تم نے جادوئی مرکبات بنانے اور ان کے استعمال کے بارے میں کیا کچھ سیکھا ہے؟ حالانکہ اس کلاس کے کچھ طلباء بے شک گدھے ہیں لیکن مجھے امید ہے کہ تم لوگ اپنے اوڈبلیوایل میں کم از کم قابل قبول نمبر حاصل کر لو گے ورنہ...... میں بے حد ناراض ہو جاؤں گا۔''

ان کی نگاہ گھومتی ہوئی نیول کے چہرے پر ٹھہر گئی، جس نے گھبرا کر بمشکل تھوک نگلا۔

''ظاہر ہے اس سال کے بعد تم میں سے کچھ طلباء میری کلاس میں نہیں رہیں گے۔'' سنیپ نے مزید کہا۔ ''میں اپنی این ای ڈبلیو ٹی کلاسوں میں سب سے عمدہ اور لائق طلباء کا ہی انتخاب کرتا ہوں جس کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ یقینی طور پر مجھ سے جدا ہو جائیں گے۔''

ان کی چمکتی ہوئی آنکھیں ہیری کے چہرے پر ٹھہر گئیں اور ان کے ہونٹ سکڑ گئے۔ ہیری نے انہیں پلٹ کر گھورا اور اسے یہ سن کر نہایت خوشی ہوئی کہ پانچویں سال کے بعد وہ جادوئی مرکبات کا مضمون چھوڑ دے گا۔

''لیکن جدائی کے اس خوشگوار احساس سے پہلے ابھی ایک سال باقی ہے۔'' سنیپ نے آہستگی سے کہا۔ ہیری کو ایک لمحے کیلئے لگا جیسے وہ اس کے چہرے پر پھیلے خوشی کے آثار پہچان چکے تھے۔ ''اس لئے چاہے تم این ای ڈبلیو ٹی میں میرا مضمون پڑھنا چاہو یا نہ پڑھنا چاہو، تم لوگوں کو میرا یہی مشورہ ہے کہ تم اچھے سے اچھا گریڈ پانے کی کوشش کرو جس کی میں اپنے اوڈبلیوایل طلباء سے توقع رکھتا ہوں......''

''آج ہم ایک ایسا مرکب بنائیں گے جو اوڈبلیوایل میں اکثر آتا رہتا ہے...... مسکن آور مرکب! یہ ہیجان اور اضطرابی کیفیت میں سکون بہم پہنچاتا ہے اور ذہنی خلفشار کی مشتعل تحریک کو ختم کرتا ہے۔ اس بات کا خاص دھیان رہے کہ اگر تم لوگوں نے اجزاء کی مقدار میں زیادتی کر دی تو اسے پینے والا ابدی نیند بھی سو سکتا ہے۔ اس لئے تمہیں بہت توجہ سے کام کرنا ہوگا۔'' ہیری کی بائیں طرف بیٹھی ہرمائنی تھوڑا اچوکنا ہو گئی اور اس کے چہرے پر انہماک کا تاثر غالب دکھائی دیا۔ سنیپ نے اپنی چھڑی لہرائی۔ ''اجزاء اور بنانے کی ترکیب تختہ سیاہ پر لکھا ہے......'' (وہاں پر اب خود بخود لفظ ابھرنے لگے تھے) ''تمہیں جو اجزاء چاہئے، وہ سب......'' انہوں نے ایک بار پھر اپنی چھڑی لہرائی۔ ''پنساری کی الماری میں موجود ہیں......'' (الماری کا دروازہ خود بخود کھل گیا) ''تمہارے پاس ڈیڑھ گھنٹے کا وقت ہے...... چلو شروع ہو جاؤ......''

جیسا کہ ہیری، رون اور ہرمائنی کو امید تھی، سنیپ اس سے زیادہ دشوار کام نہیں دے سکتے تھے۔ اجزاء کو کڑاہی میں ایک مخصوص ترتیب کے ساتھ نپے تلے وقت میں شامل کرنا تھا۔ مرکب کو پکائی کے عمل میں مخصوص انداز میں ہلانا اور گھمانا تھا۔ پہلے تو اس گھماؤ کا سلسلہ گھڑی وار ہوتا اور پھر خلاف گھڑی وار۔ اس گھماؤ کی مقررہ تعداد بھی متعین تھی کہ کس طرف کتنی بار گھمایا جائے؟ جو یقیناً چکرا دینے

والا کام تھا۔ مرکب کے اُبلتے وقت نیچے جلتے ہوئے شعلے بالکل سیدھے اور دھیمے ہونا چاہئیں۔ کچھ مخصوص منٹ کے اُبال کے بعد ہی اس میں آخری اجزاء کو شامل کیا جانا تھا۔

جب دس منٹ باقی رہ گئے تو پروفیسر سنیپ نے اپنی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے طلباء کو آگاہ کیا۔ ''وقت اور ترتیب کے لحاظ سے اب تمہارے مرکبات میں چاندی جیسا سفید دھواں نکل رہا ہوگا......''

ہیری پسینے سے شرابور ہو رہا تھا، اس نے متوحش نظروں سے چاروں طرف دیکھا۔ اس کی کڑاہی سے گہرے بھورے دھوئیں کے مرغولے اُٹھ رہے تھے۔ رون کے مرکب میں سے سبز رنگ کی چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ سمیس اپنی کڑاہی کے نیچے شعلوں کو اپنی چھڑی سے کرید رہا تھا کیونکہ وہ بجھتے جا رہے تھے۔ بہرحال، ہرمائنی کے مرکب سے چاندی جیسے رنگ کا دھواں اُٹھ رہا تھا۔ سنیپ نے اپنی خمدار ناک نیچی کر کے ہرمائنی کی کڑاہی کی طرف دیکھا اور کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ انہیں تمسخر اُڑانے کیلئے اس بار کچھ بھی نہیں مل پایا تھا۔ بہرحال، ہیری کی کڑاہی کے پاس پہنچ کر سنیپ ٹھٹک کر رُک گئے اور اسے دیکھ کر ان کے چہرے پر ایک زہریلی مسکان پھیل گئی۔

''پوٹر! یہ کیا ہے......؟''

کلاس میں سامنے والی قطار میں بیٹھے سلے درن کے تمام طلباء اشتیاق بھری نظروں سے اس طرف دیکھنے لگے، جب سنیپ ہیری کا تمسخر اُڑاتے تھے تو انہیں بڑا مزہ آتا تھا۔

''مسکن آور مرکب!'' ہیری نے ہیجان بھرے لہجے میں کہا۔

''پوٹر! مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم پڑھ سکتے ہو؟'' انہوں نے آہستگی سے پوچھا۔

ڈریکو ملفوائے بلند آواز میں ہنسنے لگا۔

''جی ہاں!'' ہیری نے کہا، اس کی انگلیاں اپنی چھڑی پر سخت ہو گئیں۔

''پوٹر! تختہ سیاہ پر لکھی ہوئی ہدایات کی تیسری سطر تو ذرا پڑھ کر سناؤ......''

ہیری نے تختہ سیاہ کی طرف دیکھا۔ تہہ خانے میں اس وقت کئی رنگوں کے دھوئیں کے بادل تیر رہے تھے جس کی وجہ سے ہدایات پڑھ پانا آسان کام نہیں تھا۔

''حجرالقمر کا سفوف ملاؤ، تین بار گھڑی وار سمت میں گھماؤ، سات منٹ تک اسے دھیمی آنچ میں ابلنے دو پھر عرق حریق کی دو بوندیں اس میں شامل کرو......''

اس کا دل یکایک ڈوب گیا۔ اس نے عرق حریق کی بوندیں تو ملائی ہی نہیں تھیں بلکہ سات منٹ تک مرکب اُبالنے کے بعد وہ سیدھا ہدایات کی چوتھی سطر پر پہنچ گیا تھا۔

''پوٹر! کیا تم نے تیسری سطر کی ہدایات پر پورا پورا عمل کیا ہے؟'' سنیپ نے پوچھا۔

''نہیں ......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''میں نے سنا نہیں پوٹر!''

''نہیں ......'' ہیری اس بار زیادہ زور سے بولا۔ ''میں عرق حریق کی بوندیں شامل کرنا بھول گیا تھا۔''

''میں جانتا ہوں کہ تم بھول گئے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہارا مرکب بالکل ناقص اور ناکارہ ہے ......' ایونسکو تم!'

ہیری کی کڑاہی میں ابلتا ہوا مرکب آناً فاناً غائب ہو گیا اور ہیری محض ہونقوں کی طرح اپنی خالی کڑاہی کو گھورتا رہ گیا۔

''تم میں سے جن لوگوں نے ہدایات کو ٹھیک سے پڑھا ہے۔ وہ ایک شیشی میں اپنے مرکب کا نمونہ بھریں۔ اس پر اپنے نام کا صاف ستھرا لیبل لگائیں اور جانچ کیلئے میری میز پر لائیں۔'' سنیپ نے تیزی سے کہا۔ ''اور ہوم ورک! حجر القمر کے خواص اور مرکب بنانے میں اس کے استعمال پر بارہ انچ لمبا چرمئی کاغذ ...... جو مجھے جمعرات والے دن تک مل جانا چاہئے۔''

جب ہیری کے چاروں طرف طلباء اپنی اپنی بوتلوں میں مرکب کے نمونے بھر رہے تھے تو اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنی چیزوں کو صاف کیا۔ اس کا مرکب رون کے مرکب زیادہ برا نہیں تھا جس میں سے سڑے ہوئے انڈوں جیسی بدبو اُٹھ رہی تھی یا نیول کے مرکب جیسا بالکل نہیں تھا جو تازہ ملائے گئے سیمنٹ جیسا ہو چکا تھا اور نیول کو اسے اپنی کڑاہی سے کھود کھود کر نکالنا پڑ رہا تھا۔ بہر حال، صرف ہیری کو ہی اپنی محنت کے عوض صفر ملے گا۔ اس نے چھڑی بستے میں رکھی اور اپنی نشست پر واپس جا کر بیٹھ گیا۔ وہ خاموشی سے طلباء کو اپنی اپنی بوتلیں سنیپ کی میز پر رکھتے ہوئے دیکھتا رہا۔ جب بالآخر گھنٹی بجی تو ہیری سب سے پہلے تہہ خانے سے باہر نکلا۔ جب رون اور ہرمائنی بڑے ہال میں اس کے پاس پہنچے تو وہ اپنا دوپہر کا کھانا شروع کر چکا تھا۔ صبح کے مقابلے میں اب چھت زیادہ سیاہ ہو چکی تھی۔ اونچی کھڑکیوں پر بارش کی پھوار ٹکرا رہی تھی۔

''یہ کافی پیچیدہ تھا ......'' ہرمائنی نے تسلی دیتے ہوئے کہا جب وہ ہیری کے پہلو میں بیٹھی اور اس نے اپنی پلیٹ میں کھانے کا سامان ڈال لیا۔ ''تمہارا مرکب گوئل جتنا برا نہیں تھا جب اس نے اپنی بوتل میں مرکب بھرا تو وہ چیخ کر ٹوٹ گئی اور اس کے چوغے میں آگ لگ گئی تھی ......''

''سنیپ شروع سے ہی میرے ساتھ ناانصافی کرتے آئے ہیں۔'' ہیری نے غصے سے اپنی پلیٹ کو گھورتے ہوئے کہا۔ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تینوں اچھی طرح جانتے تھے کہ جب سے ہیری نے ہوگورٹس میں قدم رکھا تھا اسی لمحے سے سنیپ اور ہیری کے مابین ایک دوسرے کیلئے گہری نفرت کی دیوار کھڑی ہو گئی تھی جو وقت کے ساتھ ساتھ اونچی ہوتی جا رہی تھی۔

''میرا خیال تھا کہ وہ اس سال ہمارے ساتھ کچھ بہتر برتاؤ کریں گے۔'' ہرمائنی نے مایوسی بھرے انداز میں کہا۔ ''میرا مطلب ہے ...... تم جانتے ہی ہو ......'' اس نے محتاط نظروں سے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ ان کی قریبی چھ چھ نشستیں خالی پڑی تھیں اور کوئی بھی

میز کے پاس سے گزر نہیں رہا تھا۔ ’’اب وہ ققنس کے گروہ میں شامل ہیں......‘‘

’’زہریلے سانپوں کی عادتیں کبھی نہیں بدلتی ہیں......‘‘ رون نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ’’چاہے جو بھی ہو، مجھے تو ہمیشہ لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور سٹھیا گئے ہیں جو سنیپ پر بھروسہ کر رہے ہیں۔ اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ کیلئے کام کرنا اس نے واقعی بند کر دیا ہے......؟‘‘

’’رون!‘‘ ہرمائنی نے اس کی طرف پلٹ کر تیکھی آواز میں کہا۔ ’’مجھے لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور کے پاس اس بات کے کافی ثبوت ہوں گے حالانکہ انہوں نے وہ تمہیں دکھائے نہیں ہیں۔‘‘

’’اوہ تم دونوں خاموش ہو جاؤ۔‘‘ ھیری نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا جب رون نے بحث کرنے کیلئے اپنا منہ کھولنے کی کوشش کی تھی۔ رون اور ہرمائنی دونوں ہی مجسمے کی طرح ساکت ہو گئے۔ وہ کافی ناراض دکھائی دے رہے تھے۔ ھیری نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ’’کیا تم دونوں کبھی سکون سے نہیں رہ سکتے؟ ہمیشہ ایک دوسرے سے بحث کرتے رہتے ہو۔ اس چق چق سے میرا دماغ خراب ہو رہا ہے۔‘‘ اپنا کھانا چھوڑ کر اس نے بستہ کندھے پر ڈالا اور انہیں وہیں بیٹھا چھوڑ کر چل دیا۔

ایک بار میں دو دو سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اس نے سنگ مرمر کی سیڑھیاں عبور کیں اور دوپہر کے کھانے کیلئے اترتے ہوئے طلباء کے پاس سے گزرا۔ اچانک جو غصہ اس کے اندر جوش مارنے لگا تھا، وہ اب بھی بری طرح سلگ رہا تھا۔ رون اور ہرمائنی کے صدمے سے بگڑے ہوئے چہرے یاد کر کے اسے بڑی تسکین مل رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ انہیں سبق سکھانے کی ضرورت تھی، وہ لوگ سکون سے کیوں نہیں رہ سکتے تھے...... ہمیشہ نوک جھونک...... لڑائی جھگڑا...... اس سے تو کوئی بھی پاگل ہو جائے گا......

بالائی منزل پر پہنچنے پر وہ فوجی سر کیڈوگن کی بڑی تصویر کے قریب سے گزرا۔ سر کیڈوگن نے اپنی تلوار باہر کھینچی اور ھیری کی طرف تیزی سے لہرائی لیکن اس نے بالکل نظر انداز کر دیا۔

’’ادھر آؤ نیچ لڑکے...... رُکو اور مجھ سے مقابلہ کرو......‘‘ سر کیڈوگن نے اپنے خود کے پیچھے سے دبی ہوئی آواز میں چلا کر کہا لیکن ھیری آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب سر کیڈوگن نے چچڑی کی طرح پیچھا کرتے ہوئے قریبی تصویر میں داخل ہونے کی کوشش کی تو وہاں پر موجود ایک بڑے اور شکاری کتے نے ان کی بولتی بند کر دی اور انہیں واپس بھگا دیا۔

ھیری نے وقفے کا باقی دورانیہ شمالی مینار کے بالائی دروازے کی دہلیز پر بیٹھ کر گزارا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب گھنٹی بجی تو وہ پروفیسر سبیل ٹراؤلینی کی کلاس روم تک جانے والی سفید سیڑھی پر سب سے پہلے چڑھ گیا۔

جادوئی مرکبات کے بعد علم جوتش کی کلاس ھیری کی کم پسندیدہ کلاس تھی اور اس کی بڑی وجہ صرف یہ تھی کہ پروفیسر ٹراؤلینی نے یہ عادت بنالی تھی کہ وہ اس کی ناگہانی موت کی پیش گوئیاں کرتی ہی رہتی تھیں۔ وہ دبلی پتلی خاتون تھیں، شال اوڑھے رہتی تھیں اور ان کے بدن پر منکوں کی مالائیں چمکتی رہتی تھیں۔ انہیں دیکھ کر ھیری کو کسی کیڑے مکوڑے کی یاد آتی تھی کیونکہ عینک کی وجہ سے ان کی

آنکھیں بہت بڑی بڑی دکھائی دیتی تھیں، جب ہیری کمرے میں داخل ہوا تو لیمپ سکارف سے ڈھکے ہوئے تھے اور آگ کی روشنی اتنی دھیمی تھی کہ وہ ہیری کو دیکھ نہیں پائیں۔ وہ خوابیدہ اندھیرے میں سے گزرتا ہوا ایک نشست پر جا کر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ باقی طلباء اگلے پانچ منٹ میں وہاں پہنچ گئے۔ رون نے دروازے میں کھڑے ہو کر چاروں طرف نظر دوڑائی اور پھر سیدھا ہیری کے پاس چلا آیا۔ کم از کم اتنا سیدھا جتنا وہ پھیلی ہوئی میزوں اور کرسیوں کے درمیان میں سے آسکتا تھا۔

''ہرمائنی اور میں نے بحث کرنا چھوڑ دی ہے۔'' رون نے بیٹھتے ہی ہیری سے کہا۔

''اچھی بات ہے......'' ہیری سپاٹ لہجے میں بولا۔

''لیکن ہرمائنی کہتی ہے کہ تم اپنا غصہ ہم لوگوں پر نکالنا بند کر دو، تو یہ اچھا رہے گا۔'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''میں ایسا کچھ نہیں کر رہا ہوں......'' ہیری نے تیزی سے کہا۔

''میں تو تمہیں صرف اس کا پیغام سنا رہا ہوں۔'' رون نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''ویسے مجھے بھی اس کی بات صحیح لگتی ہے۔ سمیس اور سنیپ تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہیں؟ اس میں ہماری کوئی غلطی نہیں ہے......''

''میں ایسا کب کہا......؟''

''ایک اور خوشگوار دن میں تمہیں خوش آمدید کہتی ہوں......'' پروفیسر ٹراؤلینی نے اپنی سدابہار پراسرار اور پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔ ہیری خاموش ہو گیا، وہ چڑچڑا ہو رہا تھا حالانکہ اسے خود پر کسی قدر شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔ ''علم جوتش کی کلاس میں تم سب لوگوں کا استقبال کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ چھٹیوں میں تمہارے مستقبل پر میں پوری نظر رکھے ہوئے تھی اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ تم سب صحیح سلامت ہوگورٹس میں لوٹ آئے ہو......جیسا کہ میں پہلے سے جانتی تھی......تم لوگوں کو اپنی اپنی میز پر ایک کتاب رکھی ہوئی ملے گی۔ اینگوایمگو کی کتاب 'خوابوں کی ندائے غیب'......خوابوں کی مدد سے مستقبل بینی حاصل کرنے کا ایک یہ نہایت مفید طریقہ ہے۔ اس بات کا کافی امکان ہے کہ تمہارے او ڈبلیو ایل میں بھی یہی پوچھا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ میں یہ نہیں جانتی ہوں کہ علم جوتش جیسے پاکیزہ فن میں پاس یا فیل ہونے کی ذرا بھی اہمیت ہوتی ہے۔ اگر آپ کے پاس اندرونی آنکھ ہے تو امتحانات اور اعلیٰ نمبروں کا حصول بہت کم معنی رکھتے ہیں۔ بہرحال ہیڈ ماسٹر چاہتے ہیں کہ تم اس امتحان میں بیٹھو، اس لئے......''

ان کی آواز دھیمی ہوتے ہوتے غائب ہو گئی جیسے ان سب کو بھی پورا یقین ہو گیا کہ پروفیسر ٹراؤلینی اپنے مستقبل کو امتحانات جیسی معمولی چیزوں سے بالاتر سمجھتی ہوں۔

''سب سے پہلے کتاب کا پیش لفظ کھول کر پڑھو کہ اینگو خوابوں کی تشریح کے معاملے میں کیا نظریات پیش کرتا ہے، پھر جوڑیاں بنا لو۔ ایک دوسرے کو حال میں دکھائی دیئے خواب سنا کر ان کی تعبیر معلوم کرنے کیلئے 'خوابوں کی ندائے غیبی' کا اچھی طرح سے استعمال کرو......''

اس کلاس کے بارے میں ایک اچھی بات یہ تھی کہ اس کے دو لگاتار پیریڈ نہیں تھے۔ جب تک انہوں نے کتاب کا پیش لفظ کو ختم کیا تب تک خوابوں کی تعبیروں کیلئے بمشکل دس ہی منٹ بچے تھے۔ ہیری اور رون کے پاس والی میز پر ڈین نے نیول کے ساتھ جوڑی بنالی تھی۔ نیول ایک ڈراؤنے خواب کی طویل تعبیر کو چھاننے میں جت چکا تھا، جس میں ایک دیوہیکل کیچوا اس کی دادی کا سب سے اچھا ہیٹ پہنے ہوئے تھا۔ ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف اُداسی سے دیکھا

''مجھے اپنے خواب کبھی یاد نہیں رہتے، تم اپنا کوئی خواب بتاؤ......؟'' رون نے کہا۔

''تمہیں کوئی نہ کوئی خواب تو یاد کرنا ہی ہوگا۔'' ہیری نے سختی سے کہا۔ وہ اپنے خواب تو کسی کو بتا نہیں سکتا تھا۔ وہ بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ قبرستان کے بارے میں اس ڈراؤنے خواب کو بیان کر دینے سے کیسا نتیجہ نکل سکتا تھا۔ اسے اس کا مطلب سمجھانے کیلئے رون یا پروفیسر ٹراؤلینی یا بکواس کتاب 'خواب اور ندائے غیبی' کی قطعی ضرورت نہیں تھی۔

''دیکھو! میں نے کل رات خواب میں دیکھا تھا کہ میں کیوڈچ کھیل رہا ہوں۔'' رون نے آہستگی سے کہا اور یاد کرنے کیلئے اپنے چہرے کو بھینچ کر دباؤ ڈالنے لگا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟''

''شاید اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تمہیں کوئی بڑا اُڑنے والا جانور کھا جائے گا۔'' ہیری نے کتاب کے صفحات بنا کسی دلچسپی کے پلٹتے ہوئے کہا۔ کتاب کی طویل اور باریک لفظوں والی فہرست میں خواب کے مندرجات کو تلاش کرنا کافی صبر آزما کام تھا۔ بوریت میں ڈوبے ہیری کو اس کام میں ذرا خوشی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ جب پروفیسر ٹراؤلینی نے ہوم ورک میں انہیں ایک مہینے تک دکھائی دینے والے خوابوں کی ڈائری بنانے کی ہدایت کی اور ان کی تعبیروں کو لکھنے پر زور دیا تو وہ مزید اُداس دکھائی دینے لگے۔ جب گھنٹی بجی تو وہ اور رون سیڑھیوں سے جلدی جلدی نیچے اتر گئے۔ رون زور زور سے شکایت کرتا ہوا دکھائی دیا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہمیں ابھی سے کتنا زیادہ ہوم ورک مل چکا ہے؟ پروفیسر بینز نے دیوؤں کی جنگ کے بارے میں ہمیں ڈیڑھ فٹ لمبے مضمون لکھنے کی ہدایت کی ہے۔ سنیپ نے حجر القمر کے خواص اور ان کے استعمال پر ایک فٹ لمبا مضمون لکھنے کا حکم دیا ہے اور اب ٹراؤلینی نے ایک مہینے تک خوابوں اور تعبیروں کی ڈائری لکھنے کی فرمائش کر ڈالی ہے۔ فریڈ اور جارج اوڈبلیو ایل کی پڑھائی کے بارے میں کچھ غلط نہیں کہہ رہے تھے۔ کاش وہ امبریج چڑیل ہمیں کوئی ہوم ورک نہ دے......''

جب وہ تاریک جادو سے حفاظت کے فن والی کلاس میں داخل ہوئے تو انہیں پروفیسر امبریج استاد والی میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ گذشتہ رات والا روئیں دار گلابی کوٹ پہنے ہوئے تھے اور سر کے اوپر سیاہ مخملیں بونکٹائی لگائے ہوئے تھیں۔ ہیری کو ایک بار پھر کسی بڑی مکھی کی یاد آئی جو کسی بہت بڑے مینڈک کے اوپر بیٹھی ہوئی تھی۔

طلباء خاموشی سے کمرے میں داخل ہوئے۔ پروفیسر امبریج ان کیلئے اجنبی تھیں اور کوئی یہ بات نہیں جانتا تھا کہ وہ کتنی سخت اور کس مزاج کی تھیں؟ اور کلاس میں کیسا رویہ پسند کرتی تھیں؟

جب تمام طلباء وطالبات اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تو پروفیسر امبرتج نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''گڈ آفٹر نون......''

کچھ طلباء نے جواب میں گڈ آفٹرنون بڑبڑا کر کہا۔

''چچ چچ چچ......ایسا بالکل نہیں چلے گا۔'' پروفیسر امبرتج نے تیز لہجے میں کہا۔ ''میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ جواب میں بلند آواز میں کہو......گڈ آفٹرنون پروفیسر امبرتج......!ایک بار دوبارہ کوشش کرتے ہیں......گڈ آفٹرنون کلاس!''

''گڈ آفٹرنون پروفیسر امبرتج......'' طلباء نے اونچی آواز میں ایک ساتھ کہا۔

''دیکھا! یہ کوئی زیادہ مشکل کام نہیں تھا؟'' پروفیسر امبرتج نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اب اپنی چھڑیاں اندر رکھ دو اور اپنی قلمیں نکال لو۔''

کئی طلباء نے اُداسی میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ 'چھڑیاں اندر رکھ دو' کی ہدایت کے بعد آج تک کبھی کوئی دلچسپ کلاس نہیں ہو پائی تھی۔ ہیری نے اپنی چھڑی بستے میں رکھ لی اور قلم، سیاہی کی دوات اور چرمئی کاغذ کا ٹکڑا باہر نکال لیا۔ پروفیسر امبرتج نے اپنا ہینڈ بیگ کھولا۔ اس میں سے اپنی بہت چھوٹی سی چھڑی باہر نکالی اور اس سے تختہ سیاہ کو تیزی سے ٹھونکا۔ فوراً تختہ سیاہ پر کچھ الفاظ ابھرنے لگے۔

تاریک جادو سے حفاظت

بنیادی اصولوں کی طرف واپسی

''اس مضمون کی تمہاری پڑھائی میں کافی شکستہ اور منتشر دکھائی دیتی ہے، بنیادی اصولوں کو جانے بغیر ہم اگلی سیڑھی پر قدم نہیں رکھ سکتے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس ضمن میں تمہاری پڑھائی صحیح طور پر نہیں ہو پائی ہے، ہے نا؟'' پروفیسر امبرتج نے کہا اور اپنے ہاتھ باندھ کر طلباء کی طرف مڑیں۔ ''اساتذہ لگاتار بدلتے رہے اور ان میں سے کسی نے بھی جادوئی محکمے کی پابندیوں اور مجوزہ نصابی تعلیم کو پڑھانے کی ذرا سی کوشش نہیں کی۔ ہر کوئی اپنی اپنی جگہ غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتا رہا۔ اس کی وجہ سے تم لوگ بدقسمتی سے اس پڑھائی میں کافی کمزور واقع ہوئے ہو، جبکہ تمہیں اوڈبلیو ایل کی پڑھائی میں کافی لائق اور اچھے درجے پر ہونا چاہئے تھا......''

''دراصل، تمہیں یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اب یہ پریشانیاں دور ہو چکی ہیں۔ ہم اس سال تاریک جادو سے حفاظت کے فن کی پڑھائی کو جامع، منظّم اور بنیادی احتیاطوں کے ساتھ پڑھیں گے جو باقاعدہ جادوئی محکمے کے جادوئی شعبہ دفاع سے منظور شدہ نصاب یعنی بنیادی نظریات کے ڈھانچوں میں ڈھالا گیا۔ اس نصاب کو خصوصی طور پر آپ لوگوں کی ذہنی قابلیت اور علم کو اوڈبلیو ایل کے حقیقی مقام پر لانے کی سعی کی گئی ہے...... یہاں نیچے لکھی گئی باتوں کو اپنے پاس لکھ لو......''

انہوں نے تختہ سیاہ کو دوبارہ چھڑی سے ٹھونکا۔ پہلے جملے غائب ہو گئے اور ان کی جگہ پر نئے الفاظ ابھرنے لگے، جس کا عنوان تھا۔

دفاعی جادوئی کلمات کے مقاصد

1۔ بنیادی اصولوں سے آگہی اور دفاعی جادو کے بنیادی اصول

2۔ ایسے مواقع کی حقیقی نشاندہی، جن میں دفاعی جادو استعمال کیا جائے۔

3۔ عملی استعمال کیلئے سیاق وسباق میں دفاعی جادو حدود میں رکھنا۔

کچھ منٹ تک کلاس میں چرمئی کاغذوں پر قلموں کے گھسٹنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ جب سب طلباء بنیادی مقاصد کے تینوں اصول لکھ لئے تو پروفیسر امبریج نے پوچھا۔ ''کیا سب کے پاس ولبرٹ سلنک ہارڈ کی 'جادو کے دفاعی نظریات' نامی کتاب موجود ہے؟''

پوری کلاس نے نیم رنجیدگی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں دوبارہ کوشش کرنا ہوگی۔'' پروفیسر امبریج نے کسی قدر سخت لہجے میں کہا۔ ''جب میں تم سے کوئی سوال پوچھوں تو میں چاہوں گی کی تم جواب میں یا تو 'جی ہاں پروفیسر امبریج' کہو یا پھر 'جی نہیں پروفیسر امبریج' کہو۔ ہر کلاس کے کچھ آداب ہوتے ہیں جنہیں یاد رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر سابقہ اساتذہ نے تمہیں یہ سب کچھ سکھایا ہوتا تو مجھے آج ایسی مایوسی کا سامنا ہرگز نہیں ہوتا۔ بہرحال کیا تم سب لوگوں کے پاس ولبرٹ سلنک ہارڈ کی کتاب 'جادو کے دفاعی نظریات' موجود ہے؟''

''جی ہاں! پروفیسر امبریج......'' پوری کلاس ایک ساتھ بولی۔

''اچھی بات ہے۔'' پروفیسر امبریج نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ صفحہ پانچ کھول لو اور 'پہلا باب، مبتدیوں کیلئے بنیادی باتیں' پڑھنا شروع کردو۔ آپس میں باتیں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں......''

پروفیسر امبریج تختہ سیاہ سے ہٹ کر اساتذہ والی میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئیں اور اپنا مینڈک جیسی باہر نکلی آنکھوں سے ان سب کو غور سے دیکھنے لگیں۔ ہیری نے کتاب کا صفحہ نمبر پانچ کھولا اور اسے پڑھنے لگا۔

یہ بہت ہی بوجھل اور بیزارکن کام تھا۔ لگ بھگ اتنا ہی برا جتنا کہ پروفیسر بینز کا لیکچر سننا۔ اسے لگا کہ اس کا ارتکاز ٹوٹ رہا ہے۔ وہ ایک ہی سطر چھ بار پڑھ چکا تھا لیکن اس کے باوجود وہ پہلے کچھ الفاظ سے زیادہ کا مطلب نہیں سمجھ پایا تھا۔ پہلے کچھ منٹ یونہی خاموشی سے گزر گئے۔ اس کے پہلو میں بیٹھا رون لاشعوری طور پر اپنی انگلیوں میں قلم کو گھمائے جا رہا تھا اور سامنے کھلی کتاب کے صفحے کو عجیب انداز میں گھور رہا تھا۔ ہیری نے اپنی دائیں جانب دیکھا اور اسے اتنی حیرانی ہوئی کہ اس کی بوجھل کیفیت کافور ہوکر رہ گئی۔ ہرمائنی نے جادو کے دفاعی نظریات نامی کتاب ابھی تک کھولی ہی نہیں تھی۔ وہ پروفیسر امبریج کی طرف لگاتار گھورے جا رہی تھی اور اس کا ہاتھ ہوا میں اُٹھا ہوا تھا۔

ہیری کو یاد نہیں تھا کہ ہرمائنی نے پہلے کبھی کتاب کھولنے کی ہدایت پر ایسا رویہ کا اظہار کیا ہو یا ناک کے نیچے آئی کسی کتاب کو یوں

فراموش کیا ہو۔ وہ تو کہے بغیر ہی کتاب کھول لیا کرتی تھی۔ ہیری نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا لیکن ہرمائنی نے اپنا سر تھوڑا سا ہلا کر اشارہ کیا کہ وہ کسی سوال کا جواب نہیں دینا چاہتی ہے۔ وہ لگاتار پروفیسر امبریج کو گھورے جا رہی تھی جو اپنی ہی سوچوں میں گم دوسری سمت میں دیکھتی رہیں۔

کچھ منٹ اور گزر گئے۔ بہرحال، اب ہیری ہی اکیلا طالبعلم نہیں تھا جو ہرمائنی کو دیکھے جا رہا تھا۔ جو باب انہیں پڑھنا تھا، وہ اتنا بے مزہ تھا کہ اب زیادہ تر طلباء 'مبتدیوں کیلئے بنیادی باتیں' پڑھنے کی کوشش کرنے کے بجائے پروفیسر امبریج کی توجہ مبذول کرنے کی ہرمائنی کی خاموش کوشش کو دیکھنے لگے تھے۔

جب نصف سے زیادہ کلاس اپنی کتابوں کے بجائے ہرمائنی کی طرف گھورنے لگی تو پروفیسر امبریج نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اس صورت حال کو مزید نظر انداز نہیں کرسکتیں۔

''کیا تمہیں باب کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے بیٹا!'' انہوں نے ہرمائنی سے پوچھا جیسے اس کی طرف ان کا دھیان ابھی ابھی گیا ہو۔

''باب سے متعلق تو کوئی بات نہیں پوچھنا ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''ہم ابھی پڑھائی کر رہے ہیں۔'' پروفیسر امبریج نے اپنے چھوٹے چھوٹے نوکیلے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم کوئی سوال پوچھنا چاہتی ہو تو ہم کلاس کے بعد اس کے بارے میں تفصیلی بات کر سکتے ہیں......''

''مجھے آپ کے نصابی مقاصد کے بارے میں سوال پوچھنا ہے۔'' ہرمائنی بولی۔

پروفیسر امبریج نے اپنی بھنوئیں اُٹھائیں۔

''اور تمہارا نام کیا ہے؟''

''ہرمائنی گرینجر......''

''دیکھو مس گرینجر!'' پروفیسر امبریج نے مصنوعی مٹھاس بھرے لہجے میں کہا۔ ''تم مقاصد کو ذرا غور سے پڑھو تو میرا خیال ہے کہ تم بآسانی سمجھ سکتی ہو کیونکہ یہ بالکل واضح ہیں۔''

''نہیں...... یہ واضح نہیں ہیں۔'' ہرمائنی نے دوٹوک انداز میں جواب دیا۔ ''وہاں پر دفاعی جادوئی کلمات کے استعمال کرنے کے بارے میں کچھ بھی موجود نہیں ہے۔''

تھوڑی دیر کلاس روم میں سکوت طاری رہا، جس میں کلاس کے کئی طلباء نے اپنے سر گھما کر تختہ سیاہ پر لکھے ہوئے دفاعی جادو کے بنیادی مقاصد کے تینوں اصولوں کو گھور کر دیکھا۔

''دفاعی جادوئی کلمات کا استعمال......'' پروفیسر امبریج نے کسی قدر ہنستے ہوئے کہا۔ ''میں تو یہ خواب میں بھی سوچ نہیں سکتی ہوں

کہ میری کلاس میں کوئی ایسی صورت حال آ سکتی ہے جس میں تم لوگوں کو کسی دفاعی جادوئی کلمے کے استعمال کی نوبت پیش آ سکتی ہو۔ مس گرینجر! یقینی طور پر تمہیں کلاس روم میں پڑھائی کے دوران کسی دشمن کے حملے کی امید تو نہیں ہوگی۔''

''تو کیا ہم جادو کے استعمال کا فن نہیں سیکھیں گے؟'' رون نے تنک کر کہا۔

''جب کوئی طالبعلم یا طالبہ میری کلاس میں بولنا چاہے تو وہ پہلے اپنا ہاتھ کھڑا کرے گا مسٹر......؟''

''ویزلی......'' رون نے جلدی سے کہا اور اپنا ہاتھ ہوا میں اُٹھا دیا۔

پروفیسر امبریج اب کچھ اور کھل کر مسکرائیں۔ اسی وقت انہوں نے رون کی طرف سے چہرہ موڑ لیا اور دوسری طرف دیکھنے لگیں۔ ہیری اور ہرمائنی نے فوراً اپنے ہاتھ اُٹھا لئے۔ پروفیسر امبریج کی باہر نکلی ہوئی آنکھیں ایک پل کیلئے ہیری کے چہرے پر ٹھہریں اور پھر انہوں نے ہرمائنی کو بولنے کا اشارہ کیا۔

''ہاں مس گرینجر......کچھ اور پوچھنا چاہتی ہو......؟''

''ہاں!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''تاریک جادو سے حفاظت کے فن کا پورا مقصد یقینی طور پر دفاعی جادوئی کلمات کے استعمال کی مشقیں کرنا ہوتا ہے؟''

''مس گرینجر!'' پروفیسر امبریج نے اپنی آواز میں مصنوعی مٹھاس کو برقرار رکھتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم جادوئی محکمہ کے سند یافتہ تعلیمی ماہرین سے ہو؟''

''نہیں......لیکن......''

''پھر تو یہ فیصلہ کرنا تمہارا کام نہیں ہے کہ کسی کلاس کا 'کامل مقصد' کیا ہے؟ تم سے زیادہ بڑے اور سمجھدار جادوگروں نے جادوئی تعلیم کو مختلف حصوں میں منقسم کر کے یہ نیا نصاب تیار کیا ہے۔ تم لوگ دفاعی جادوئی کلمات کے بارے میں قدم بہ قدم بغیر کسی خطرناک طریقے کے آئندہ کلاسوں میں سیکھتے جاؤ گے......''

''اس سے کیا فائدہ ہوگا؟'' ہیری نے زور سے کہا۔ ''اگر ہم پر حملہ ہوگا تو ہم لوگ اس کا سامنا کرنے کی حالت میں ہی نہیں ہوں گے......''

''پہلے ہاتھ اوپر اُٹھاؤ مسٹر پوٹر!'' پروفیسر امبریج نے غصیلی آواز میں کہا۔

ہیری نے اپنا مکا ہوا میں تان دیا۔ ایک بار پھر پروفیسر امبریج نے اس کی طرف سے چہرہ موڑ لیا اور دوسری طرف دیکھنے لگیں لیکن اب کئی اور طلباء نے بھی اپنے اپنے ہاتھ ہوا میں اُٹھا دیئے تھے۔

''اور تمہارا کیا نام ہے؟'' پروفیسر امبریج نے اپنی چھڑی کی نوک ڈین کی طرف کرتے ہوئے پوچھا۔

''ڈین تھامس......''

’’بولو مسٹر تھامس......‘‘

’’جو ہیری نے کہا ہے، وہ سچ ہے، ہے نا؟ اگر ہم پر حملہ ہوتا ہے تو یہ خطرے سے پاک نہیں ہوگا۔‘‘ ڈین نے جلدی سے کہا۔

’’میں یہ بات دُہراتی ہوں......‘‘ پروفیسر امبریج نے ڈین کی طرف چڑانے والی مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ’’کیا تمہیں میری کلاس میں کسی حملے کا اندیشہ ہے؟‘‘

’’نہیں لیکن......‘‘

’’میں اس پر کوئی تنقید نہیں کرنا چاہتی ہوں کہ اس سکول میں کس قسم کی پڑھائی ہوتی رہی ہے۔‘‘ پروفیسر امبریج نے اس کی بات کاٹتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔ انہوں نے اپنے چوڑے چہرے پر بے یقینی کی مسکان بکھیرنے کی کوشش کی۔ ’’چونکہ اس کلاس کو بہت غیر ذمہ دار اساتذہ پڑھا چکے ہیں، بہت ہی غیر ذمہ دار......‘‘ انہوں نے پھیکی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ ’’یہی نہیں...... بہت ہی خطرناک نسل والے جادوگر بھی......‘‘

’’اگر آپ کا اشارہ پروفیسر لوپن کی طرف ہے تو وہ سب سے اچھے استاد تھے جنہوں نے ہمیں پڑھایا ہے......‘‘ ڈین تھامس نے غصیلی آواز میں کہا۔

’’پہلے ہاتھ...... مسٹر تھامس! جیسا کہ میں کہہ رہی تھی...... تمہیں ایسے جادوئی کلمات کے بارے میں پڑھایا گیا ہے جو بہت ہی پیچیدہ قسم کے تھے۔ تمہاری عمر کے لحاظ سے وہ انتہائی نامناسب اور زہر قاتل سے کم مہلک نہیں ہیں۔ تمہیں ڈرا دھمکا کر زبردستی یہ یقین دلایا گیا ہے کہ کسی بھی دن شیطانی جادوگروں سے تمہارا سامنا ہوسکتا ہے......‘‘

’’نہیں...... ہمیں بالکل ڈرایا یا دھمکایا نہیں گیا ہے، ہم تو......‘‘ ہرمائنی نے کہنا چاہا۔

’’تمہارا ہاتھ اوپر نہیں ہے مس گرینجر......‘‘

ہرمائنی نے اپنا ہاتھ اوپر اُٹھالیا۔ پروفیسر امبریج نے اس کی طرف سے توجہ ہٹالی۔

’’مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے سے پہلے پڑھانے والے استاد نے نہ صرف تمہارے سامنے غیر قانونی جادوئی واروں کا استعمال کیا بلکہ اس نے تم لوگوں پر اس کا استعمال بھی کیا تھا۔‘‘

’’وہ تو پاگل نکلا تھا...... ہے نا؟‘‘ ڈین نے تاؤ کھاتے ہوئے کہا۔ ’’لیکن ہم نے پھر بھی بہت کچھ سیکھا......‘‘

’’تمہارا ہاتھ اوپر نہیں ہے مسٹر تھامس......‘‘ پروفیسر امبریج نے سختی سے کہا۔ ’’اب جادوئی محکمے کا خیال ہے کہ خالص علمی یعنی نظریاتی پڑھائی ہی تمہارے امتحان پاس کرنے کیلئے کافی ہوگا اور سکول کا مطلب بھی دراصل یہی ہوتا ہے...... اور تمہارا نام کیا ہے؟‘‘ انہوں نے پاروتی کو گھورتے ہوئے پوچھا جس نے ابھی ابھی اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کردیا تھا۔

’’پاروتی پاٹیل...... کیا تاریک جادو سے حفاظت کے فن کی پڑھائی کے اوڈبلیوایل امتحان میں ہمیں عملی مظاہروں کا امتحان نہیں

دینا ہوگا؟ کیا ہمیں اس میں یہ ثابت نہیں کرنا پڑے گا کہ ہم شیطانی حملوں کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں؟''

''اگر تم نے نصابی پڑھائی کو اچھے انداز سے سمجھ لیا تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ تم محتاط طریقے سے طے شدہ امتحانات میں اور کسی بھی نازک صورت حال میں جادوئی کلمات کو درست طریقے سے استعمال نہ کر پاؤ......'' پروفیسر امبریج نے اپنی بات پوری کرتے ہوئے کہا۔

''پہلے سے ان کی عملی مشقیں کئے بغیر؟'' پاروتی نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔ ''کیا آپ ہم یہ کہہ رہی ہیں کہ ہم ان جادوئی کلمات کا استعمال پہلی بار براہ راست امتحانات میں ہی کریں گے......؟''

''میں ایک بار پھر دُہراتی ہوں کہ اگر نظریاتی نصابی پڑھائی اچھے طریقے سے کر لی ہے تو......''

''اور یہ نصابی پڑھائی اصلی دُنیا میں کس کام آئے گی؟'' ہیری نے زور سے کہا۔ اس کی بند مٹھی ہوا میں تنی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

پروفیسر امبریج نے نظر اُٹھا کر اس کی طرف گھورا اور پھر آہستگی سے بولیں۔ ''یہ اصلی دُنیا نہیں ہے، سکول ہے پوٹر!''

''تو ہمیں اس چیز کی تیاری کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو ہمارا باہر انتظار کر رہی ہے؟'' ہیری غصے سے آگ بگولا ہوتا ہوا بولا۔

''باہر کوئی چیز تمہارا انتظار نہیں کر رہی ہے پوٹر......''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے طنزیہ لہجے میں غرایا۔ اس کا غصہ پورے جوبن پر پہنچ چکا تھا۔ تمام دن کی گڈمڈ نفرت اور غصہ کو دبانے کی ساری کوششیں اب رائیگاں ہو چکی تھیں۔

پروفیسر امبریج نے چاشنی جیسی میٹھی آواز میں خوفناک انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ تمہارے جیسے بچے پر کون حملہ کرنا چاہے گا؟''

''اوہ ذرا سوچنے دیں......'' ہیری نے سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ ''شاید لارڈ والڈی مورٹ......''

رون کے منہ سے آہ نکلی۔ لیونڈر براؤن کی بے ساختہ چیخ نکل گئی۔ نیول اپنی نشست سے ایک طرف گر گیا۔ بہرحال، پروفیسر امبریج ذرا بھی نہیں چونکیں۔ وہ ہیری کو بہت اطمینان بھری نظروں سے دیکھے جا رہی تھیں۔

''مسٹر پوٹر! گری فنڈر کے دس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں......''

پوری کلاس خاموش اور چوکنا ہو گئی۔ سب یا تو پروفیسر امبریج کو گھور رہے تھے یا پھر ہیری کو۔

''دیکھو! میں کچھ باتیں بالکل صاف کہے دینا چاہتی ہوں۔'' پروفیسر امبریج اُٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور ان سب کی طرف جھکیں۔ ان کی گانٹھ دار انگلیوں والے کھلے ہاتھ میز پر تھے۔ ''تم لوگوں کو بتایا گیا ہے کہ ایک شیطانی جادوگر موت کے منہ سے لوٹ آیا ہے......''

''وہ کبھی مرا ہی نہیں تھا......'' ہیری نے غصے سے بے قابو ہوتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ہاں! وہ لوٹ ضرور آیا ہے......''

''مسٹر پوٹر! تم پہلے ہی اپنے فریق کے دس پوائنٹس گنوا چکے ہو، صورت حال کو مزید نا گوار مت بناؤ۔'' پروفیسر امبریج نے لفظ چبا چبا کر ادا کرتے ہوئے ایک ہی سانس کہا۔ وہ اب ہیری کی طرف بالکل نہیں دیکھ رہی تھیں۔ ''جیسا کہ میں کہہ رہی تھی، تمہیں بتایا گیا ہے کہ ایک شیطانی جادوگر لوٹ آیا ہے، یہ بالکل جھوٹ ہے......''

''یہ جھوٹ نہیں ہے۔'' ہیری نے ترش لہجے میں کہا۔ ''میں نے خود اسے دیکھا تھا، میں نے اس سے مقابلہ کیا تھا......''

''سزا...... مسٹر پوٹر! تم سزا کے لائق ہو......'' پروفیسر امبریج نے فاتحانہ انداز میں کہا۔ ''کل شام پانچ بجے...... میرے دفتر میں...... میں یہ دُہراتی ہوں کہ یہ جھوٹ ہے۔ جادوئی محکمہ اس بات کی پوری ضمانت دیتا ہے کہ تم لوگوں کو کسی شیطانی جادوگر سے کوئی خطرہ درپیش نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد بھی تمہیں کوئی پریشانی ہو تو کلاس کے بعد کبھی بھی مجھ سے آ کر مل سکتے ہو۔ اگر کوئی موت کے منہ سے لوٹنے والے شیطانی جادوگر کے بارے میں جھوٹ بول کر تمہیں ڈرا رہا ہو تو میں اس کے بارے میں یقیناً سننا چاہوں گی۔ میں یہاں تم سب کی مدد کیلئے موجود ہوں۔ میں تمہاری دوست ہوں اور اب تم لوگ براہ کرم دوبارہ پڑھائی کی طرف اپنا دھیان لگاؤ...... صفحہ نمبر پانچ...... مبتدیوں کیلئے بنیادی باتیں......''

پروفیسر امبریج اپنی کرسی پر واپس بیٹھ گئیں۔ بہر حال ہیری نہیں بیٹھا بلکہ اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ ہر طالبعلم اس کی طرف گھور کر دیکھ رہا تھا۔ سمیس ڈرا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور کسی حد تک متجسس بھی......

''ہیری! خود کو سنبھالو...... کچھ مت کہو!'' ہرمائنی نے تنبیہ بھرے انداز میں سرگوشی کی اور اس کی آستین کو نیچے کی طرف کھینچا لیکن ہیری نے اپنا بازو اس سے چھڑا لیا۔

''تو آپ کے مطابق سیڈرک ڈیگوری خود بخود مر گیا۔ ہے نا؟'' ہیری نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

پوری کلاس کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔ ہر کوئی سانس روکے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ رون اور ہرمائنی کے علاوہ کوئی بھی یہ نہیں جانتا تھا کہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کی آخری رات میں کیا ہوا تھا اور سیڈرک ڈیگوری کیسے مر گیا تھا؟ ہیری کو موقع ہی نہیں ملا تھا کہ وہ انہیں کچھ بتا پاتا، اس لئے سب انجان تھے اور متجس اور خوف بھری نظروں سے کبھی ہیری کو اور کبھی پروفیسر امبریج کو دیکھ رہے تھے جنہوں نے نظریں اُٹھا کر ایک بار ہیری کے چہرے کو گھور کر دیکھا۔ ان کے چہرے پر کوئی مسکان یا تاثر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''سیڈرک ڈیگوری کی موت ایک دردناک اتفاقی حادثہ تھا۔'' وہ سرد لہجے میں بولیں۔

''وہ حادثہ نہیں قتل تھا......'' ہیری نے تلخی سے کہا۔ وہ بری طرح کانپ رہا تھا، اس نے اس بارے میں کسی سے زیادہ بات نہیں کی تھی، کم از کم ان تیس کلاس فیلوز سے تو بالکل بھی نہیں جو عقابی نظریں اس پر جمائے ہوئے تھے۔ ''والڈی مورٹ نے اسے قتل کیا اور یہ بات آپ اچھی طرح سے جانتی ہیں......''

پروفیسر امبریج کا چہرہ کرخت دکھائی دینے لگا۔ ایک پل کیلئے تو ہیری کو لگا کہ وہ اس پر چیخنے چلانے والی ہیں پھر انہوں نے اپنی سب سے تیکھی اور چاشنی بھری لڑکیوں جیسی چنچل آواز میں کہا۔ ''یہاں آؤ......مسٹر پوٹر!''

ہیری نے اپنی کرسی کو لات مار کر پیچھے ہٹایا اور رون اور ہرمائنی کے پاس سے تیزی سے گزرتا ہوا اساتذہ والی میز کی طرف بڑھا۔ وہ پاؤں پٹخ کر چل رہا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ کلاس کے تمام طلباء نے اپنی سانسیں روک لی تھیں۔ وہ اتنے غصے میں تھا کہ اس بات کی بھی بالکل پرواہ نہیں کر رہا تھا کہ اس کے بعد کیا ہوگا......؟

پروفیسر امبریج نے اپنے ہینڈ بیگ سے گلابی چرمئی کاغذ کا ایک چھوٹا ٹکڑا باہر نکالا۔ اسے اپنی میز پر پھیلایا اور اپنی قلم سیاہی کی دوات میں ڈبو کر اس پر کچھ لکھنے لگیں۔ وہ چرمئی کاغذ پر اس طرح جھک کر لکھ رہی تھیں کہ ہیری نہ دیکھ پائے کہ وہ کیا لکھ رہی ہیں؟ پوری کلاس خاموش تھی۔ ایک آدھ منٹ بعد انہوں نے چرمئی کاغذ تہہ کر کے اپنی چھڑی سے ٹھونک دیا۔ چرمئی کاغذ اس طرح سے سیل بند ہو گیا کہ ہیری کسی بھی طرح اسے کھول نہیں سکتا تھا۔

''اسے پروفیسر میک گوناگل کے پاس لے جاؤ......!'' پروفیسر امبریج نے تیکھی آواز میں چرمئی کاغذ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے کچھ بولے بغیر وہ خط لے لیا اور کمرے سے باہر چل دیا۔ اس نے پلٹ کر رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کیا۔ اس نے باہر نکلتے ہوئے دروازے کو پوری قوت کے ساتھ دھڑام سے بند کیا جس سے پورا کمرہ جھنجھنا اُٹھا۔ وہ راہداریوں میں بہت تیزی سے چلتا رہا۔ پروفیسر میک گوناگل کے نام پیغام اس کے ہاتھ میں مضبوطی سے دبا ہوا تھا۔ ایک موڑ مڑتے ہی وہ سیدھے چوڑے منہ والے پیوس نامی بھوت سے ٹکرا گیا جو ہوا میں پیٹھ کے بل تیرتا ہوا سیاہی کی بہت ساری دواتیں ہوا میں اچھال رہا تھا۔

''اوہ یہ تو پوٹر لڑکا ہے۔'' پیوس نے کلکاری بھری اور سیاہی کی دو دواتوں کو فرش پر پھینک دیا جو زمین پر گرتے ہی ٹوٹ گئیں اور ان کی سیاہی کے چھینٹوں نے دیواروں کو آلودہ کر دیا۔ ہیری اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔

''راستے سے ہٹ جاؤ پیوس......''

''اوہ پاگل پوٹر تو غصے میں لگتا ہے......'' پیوس، ہیری کے تعاقب میں راہداری میں چلنے لگا اور اس کے اوپر اُڑنے لگا۔ ''اب کیا ہو گیا پاگل پوٹر؟ پھر سے آوازیں سن رہے ہو؟ بیداری میں خواب دیکھ رہے ہو؟......عجیب سے......ڈراؤنے؟'' پیوس نے اپنے منہ سے ایک بہت بڑی رس بھری نکال کر ہوا میں اس کے چھینٹے اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''مستقبل کے ان دیکھے دریچوں میں جھانک رہے ہو پاگل پوٹر......؟''

''میں نے تم سے کہا ہے نا!...... مجھے اکیلا چھوڑ دو'' ہیری زور سے چلایا اور سب سے نزدیکی سیڑھیوں کی طرف بھاگ کھڑا ہوا لیکن وہ تو پیوس تھا، اتنی آسانی سے بھلا وہ اس کا پیچھا کیسے چھوڑ سکتا تھا؟ وہ سیڑھیوں کے جنگلے پر پیٹھ کے بل پھسلتا ہوا اس کے ساتھ چپکا

رہا۔

''اوہ! زیادہ تر لوگ سوچتے ہیں کہ پریشان اور جھنجھلایا ہوا پوٹر بھونک رہا ہے۔ کچھ رحم دل لوگ سوچتے ہیں کہ وہ غمگین ہے۔ لیکن پیوس سب سے زیادہ جانتا ہے اور کہتا ہے کہ پوٹر سچ مچ پاگل ہے......''

''اپنی بکواس بند کرو......''

اسی وقت اس کے ٹھیک بائیں طرف کا ایک دروازہ کھلا اور پروفیسر میک گوناگل کا پریشان مگر سنجیدہ چہرہ اپنے دفتر سے باہر دکھائی دیا۔ انہوں نے حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

''تم کیوں چیخ رہے ہو، پوٹر؟'' انہوں نے سخت لہجے میں پوچھا۔ پیوس نے کلکاری بھری اور اُڑتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ''تم اس وقت کلاس میں کیوں نہیں ہو......؟''

''مجھے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے......'' ہیری نے تلخ لہجے میں چیخ کر کہا۔

''بھیجا گیا ہے......اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟''

ہیری نے پروفیسر امبریج کا سیل بند خط ان کی طرف بڑھا دیا۔ پروفیسر میک گوناگل نے تیوریاں چڑھا کر چرمئی کاغذ کا ٹکڑا لے لیا اور اپنی چھڑی سے اسے ٹھونک کر کھولا پھر وہ کاغذ پر لکھی تحریر پڑھنے لگیں۔ امبریج کا خط پڑھتے ہوئے ان کی آنکھیں چوکور عینک کے پیچھے سے اس طرف سے اس طرف بھاگتی ہوئی دکھائی دی اور ہر سطر پڑھنے کے ساتھ ساتھ عجیب سے انداز میں سکڑتی چلی گئیں۔

''اندر آؤ پوٹر!''

وہ ان کے پیچھے پیچھے دفتر میں چلا گیا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی بیرونی دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

''ہونہہ......کیا یہ سب سچ ہے؟'' پروفیسر میک گوناگل نے اس کی طرف گھومتے ہوئے تیز لہجے میں پوچھا۔ ان کی نظریں ہیری کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

''کیا......؟'' ہیری نے پوچھا اور اس کی آواز ضرورت سے زیادہ تلخ اور کڑوی ہو گئی تھی، جس کا احساس اسے فوراً ہو گیا۔ اس نے جلدی سے آگے کہہ دیا۔ ''پروفیسر......'' تاکہ پروفیسر میک گوناگل کو اس کے انداز میں بدتمیزی کا شائبہ نہ ہو پائے۔

''کیا یہ سچ ہے کہ تم پروفیسر امبریج پر چیخے اور چلائے تھے؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔

''تم نے انہیں ایک طرح سے جھوٹا قرار دیا تھا؟''

''ہاں!''

''تم نے ان سے کہا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' لوٹ آیا ہے؟''

''ہاں!''

پروفیسر میک گوناگل اپنی میز کے پیچھے کرسی پر ڈھیر ہوگئیں اور ہیری کو بغور دیکھنے لگیں۔

''چاکلیٹ کھاؤ پوٹر......'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔

''کیا......؟''

''چاکلیٹ کھاؤ پوٹر......'' انہوں نے سخت لہجے میں اپنا جملہ دہرایا اور اپنی میز پر رکھے ہوئے کاغذوں کے پلندے کے اوپر پڑے چاکلیٹ کے ڈبے کی طرف اشارہ کیا۔ ''اور بیٹھ جاؤ......''

ایک بار پہلے بھی ہیری کو ایسی ہی صورتحال سے پالا پڑ چکا تھا۔ ایک بار پہلے بھی اسے پروفیسر میک گوناگل سے سزا کی توقع تھی لیکن اس وقت انہوں نے اسے گری فنڈر کی ٹیم کا متلاشی بنا دیا تھا۔ وہ ان کے سامنے والی کرسی پر عجیب انداز سے دھنس کر بیٹھ گیا اور چاکلیٹ ایک ٹکڑا اُٹھا کر کھانے لگا۔ وہ اتنا ہی متحیر اور پریشان دکھائی دے رہا تھا جتنا کہ وہ پہلی صورت حال کے موقع پر ہوا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے پروفیسر امبریج کا خط ایک طرف رکھ دیا اور ہیری کو بہت سنجیدگی سے دیکھنے لگیں۔

''پوٹر......تمہیں بہت محتاط رہنا چاہئے۔''

ہیری نے اپنے منہ میں بھری ہوئی چاکلیٹ جلدی سے نگل لی اور پھر گھور کر انہیں دیکھنے لگا۔ ان کا لہجہ معمول سے کچھ ہٹ کر محسوس ہو رہا تھا۔ یہ تیز، تیکھا اور سخت نہیں تھا بلکہ دھیما، پریشان کن اور تفکرات کے اندیشوں میں ڈوبا ہوا اور ہمیشہ کی بہ نسبت زیادہ مہربان محسوس ہو رہا تھا۔

''ڈولرس امبریج کی کلاس میں اگر تم نے دوبارہ بدتمیزی کی تو تمہیں فریقی پوائنٹس گنوانے اور سزا بھگتنے سے زیادہ بڑی قیمت ادا کرنا پڑ سکتی ہے......''

''آپ کیا......؟'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا مگر پروفیسر میک گوناگل نے تیزی سے اس کی بات کاٹ دی۔

''پوٹر......اپنے دماغ کا استعمال کرو۔'' انہوں نے اپنے معمول کے انداز کی طرف لوٹتے ہوئے تیکھی آواز میں اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ ''تم جانتے ہو کہ وہ کہاں سے آئی ہے؟ تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کس کو خبر کر رہی ہو؟''

اسی لمحے کلاس ختم ہونے کی گھنٹی بج اُٹھی۔ چاروں طرف شور برپا ہونے لگا اور اوپر سے سینکڑوں طلباء کے بھاگتے دوڑتے قدموں کی دھمک سنائی دینے لگی۔

پروفیسر میک گوناگل نے ایک بار پھر میز پر رکھے خط کی طرف دیکھا اور پھر بولیں۔ ''اس میں لکھا ہے کہ تمہیں اس ہفتے میں روزانہ شام کو سزا دی جائے گی جو کل سے شروع ہو جائے گی......''

ہیری کا چہرہ یکلخت فق پڑ گیا۔

''اس ہفتے میں ہر شام کو......'' وہ ہکلایا۔''لیکن پروفیسر! کیا آپ اس معاملے میں......''

''نہیں پوٹر!......میں کچھ بھی نہیں کر سکتی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''لیکن......''

''وہ تمہاری استاد ہیں اور انہیں تمہیں سزا دینے کا پورا اختیار حاصل ہے۔ تم کل پانچ بجے ان کے دفتر میں پہلی بار جاؤ گے۔ بس اتنا یاد رکھنا کہ تمہیں ڈولرس امبریج کے سامنے محتاط انداز میں رہنا ہوگا......''

''لیکن میں تو صرف سچائی بتا رہا تھا پروفیسر!'' ہیری غصے سے آگ بگولا ہو کر بولا۔''والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے۔ آپ یہ بات جانتی ہیں، پروفیسر ڈمبل ڈور یہ بات جانتے ہیں کہ وہ سچ مچ لوٹ......''

''اوہ......خدا کیلئے پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے غصے سے اپنی عینک کو درست کرتے ہوئے کہا۔ (جب ہیری نے والڈی مورٹ کا نام لیا تھا تو وہ بری طرح چونک اُٹھی تھیں)''کیا تم واقعی ایسا سوچتے ہو کہ یہ معاملہ محض سچائی اور جھوٹ کا ہے؟ یہ معاملہ تو اپنا سر جھکانے اور اپنے غصے کو قابو میں رکھنے کا ہے......''

وہ اپنی کرسی سے اُٹھ کر کھڑی ہوگئیں۔ ان کے نتھنے بری طرح پھول پچک رہے تھے اور ان کا چہرہ بہت پتلا دکھائی دینے لگا تھا۔ ہیری بھی اپنی کرسی سے اُٹھ کر کھڑا ہوگیا۔

''ایک اور چاکلیٹ لو، پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے چڑ چڑے انداز میں کہا اور اس کی طرف ڈبہ بڑھا دیا۔

''نہیں......شکریہ!'' ہیری سرد لہجے میں غرایا۔

''احمقوں کی طرح ضدمت کرو......'' انہوں نے سختی سے کہا۔

''شکریہ......'' ہیری نے خاموشی سے ایک ٹکڑا اور اُٹھا لیا۔

''پوٹر......کیا تم نے نصابی سہ ماہی کے آغاز پر دعوتی تقریب میں ڈولرس امبریج کی تقریر سنی تھی......''

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔''ہاں!......انہوں نے کہا تھا......کارکردگی کے نتائج پر پابندی عائد کی جائے گی......اس کا مطلب تھا......کہ جادوئی محکمہ ہوگورٹس میں دخل اندازی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔''

پروفیسر میک گوناگل نے ایک پل کیلئے اسے غور سے دیکھا پھر وہ اپنی میز سے گھوم کر باہر نکلیں اور اس کیلئے بیرونی دروازہ کھول دیا۔ انہوں نے ہیری کو اپنے دفتر سے باہر جانے کا اشارہ کیا۔ جب ہیری دروازے کی دہلیز کی طرف بڑھا تو اسے اپنے عقب میں پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔

''مجھے خوشی ہے کہ تم کم از کم ہرمائنی گرینجر کی بات تو سنتے ہو......''

☆☆☆☆

تیرہواں باب

ڈولرس کا دورانیہ سزا

اس رات بڑے ہال میں رات کے کھانے کا مرحلہ ہیری کیلئے ذرا سا بھی خوشگوار ثابت نہیں ہوا تھا۔امبرتج کے ساتھ اس کی منہ ماری کی خبر بہت تیزی سے تمام طلباء وطالبات میں پھیل چکی تھی جو ہوگورٹس کے لحاظ سے ایک نئی اور انوکھی بات تھی۔ جب وہ رون اور ہرمائنی کے ساتھ کھانے کیلئے اپنی نشست پر بیٹھا تو اسے اپنے چاروں طرف سرگوشیوں اور کھسر پھسر کی آوازیں سنائی دیں۔ عجیب بات یہ تھی کہ سرگوشی یا کھسر پھسر کرنے والے کسی بھی فرد کو یہ پرواہ نہیں تھی کہ اس کی باتیں ہیری کو بھی سنائی دے رہی تھیں۔اس کے بجائے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ امید کررہے تھے کہ وہ غصے سے بھڑک کر دوبارہ چلانے لگے گا جس سے وہ اس کی کہانی اسی کی زبانی سن لیں گے۔

''وہ کہتا ہے کہ اس نے سیڈرک ڈیگوری کا قتل ہوتے دیکھا تھا......''

''وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اس نے 'تم جانتے ہو کون؟' سے مقابلہ کیا تھا......؟''

''ارے چھوڑو بھی......''

''وہ کسے بیوقوف بنا رہا ہے......؟''

''مجھے تو لگتا ہے کہ......''

''مجھے یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔'' ہیری نے دانت بھینچ کر کہا اور اپنا چھری کانٹا نیچے رکھ دیا۔(اس کے ہاتھ اتنے زیادہ کپکپا رہے تھے کہ وہ انہیں روک نہیں پا رہا تھا) ''جب ڈمبل ڈور نے انہیں دو ماہ پہلے یہ بات بتائی تھی تب انہوں نے اس پر یقین کرلیا تھا......''

''ہیری! حقیقت تو یہ ہے کہ انہوں نے اس وقت بھی یقین نہیں کیا تھا۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔'' آؤ...... چلو! یہاں سے چلتے ہیں......''

اس نے اپنا چھری کانٹا بھی نیچے رکھ دیا۔رون حسرت بھری نظروں سے اپنی ایپل پائی کو دیکھنے لگا جسے اس نے ابھی چکھا تک نہیں تھا،طوحاً کرہاً وہ ان کے ہمراہ چل دیا۔تمام راستے سامنے آنے والے طلبہ وطالبات انہیں شک بھری نظروں سے دیکھتے رہے۔

وہ خاموشی سے چلتے ہوئے پہلی منزل پر جا پہنچے۔

''تمہارا کہنے کا کیا مطلب ہے کہ انہوں نے ڈمبل ڈور کی بات پر یقین نہیں کیا تھا؟'' ہیری نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''دیکھو! تم ابھی تک یہ ادراک نہیں کر پائے کہ اس سنگین حادثے کے بعد صورت حال کیسی تھی؟'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔

''تم بھول بھلیوں سے باہر سیڈرک کی لاش لے کر نکلے تھے...... بھول بھلیوں کے اندر کیا ہوا تھا، یہ کسی نے نہیں دیکھا تھا...... ہمیں تو صرف ڈمبل ڈور نے یہ بتایا کہ تم جانتے ہو کون؟ واپس لوٹ آیا تھا اور اس نے سیڈرک کو ہلاک کر ڈالا اور تمہیں بھی ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی......''

''یہی تو سچ ہے......'' ہیری جلدی سے تلخ لہجے میں چیخا۔

''ہیری! میں جانتی ہوں کہ یہ سب سچ ہے لیکن کیا تم براہِ کرم مجھ پر چیخنا چلانا بند کرو گے؟'' ہرمائنی نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

''بات یہ ہے کہ سچائی طلباء و طالبات کے دلوں میں اتر کر گھر کر پاتی، اس سے پہلے ہی گرمیوں کی تعطیلات ہو گئیں۔ وہ اپنے اپنے گھروں کی طرف جانے کی فکر میں مگن ہو گئے، تعطیلات کے تمام مہینوں میں انہوں نے اخبار میں یہی پڑھا کہ تم اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے ہو اور مافوق الفطرت کہانیاں بیان کرتے ہو، تمہارے ساتھ ساتھ ڈمبل ڈور کے متعلق بھی ایسی افواہیں پھیلائی گئیں کہ وہ عمر رسیدہ ہو کر سٹھیا چکے ہیں......''

جب وہ گری فنڈر فریق کے ہال کی طرف جاتے ہوئے خالی راہداریوں میں چل رہے تھے تو بارش کی بوچھاڑ کھڑکیوں پر زوردار دستک دے رہی تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے اس کا پہلا دن ایک ہفتے جتنا طویل ہو گیا ہو۔ سونے سے پہلے ہی اس کے سامنے ہوم ورک کا پہاڑ کھڑا تھا۔ اس کی دائیں آنکھ کے اوپر بوجھل پپوٹوں میں دھیمی دھیمی دکھن ہو رہی تھی۔ جب وہ فربہ عورت کی راہداری میں مڑے تو ہیری نے موسلادار بارش میں بھیگی ہوئی کھڑکی کے باہر تاریک میدان کی طرف نظر دوڑائی۔ ہیگرڈ کے جھونپڑے میں اب بھی روشنی کے کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ فربہ عورت کے شناخت طلب کرنے سے پہلے ہی ہرمائنی نے جلدی سے بول دیا۔

''ممبالس......''

تصویر افقی جانب جھول گئی اور اس کے پیچھے ایک راستہ دکھائی دینے لگا۔ تینوں اس کے راستے سے اندر داخل ہو گئے۔ گری فنڈر ہال تقریباً خالی ہی تھا۔ سبھی طلباء و طالبات نیچے بڑے ہال میں رات کے کھانے میں مشغول تھے۔ ہرمائنی کو دیکھ کر کروک شانکس ایک کرسی سے کودی اور تیزی سے چلتی ہوئی ان کی طرف بڑھنے لگی۔ جب رون، ہیری اور ہرمائنی آتشدان کے قریب اپنی پسندیدہ نشستوں پر بیٹھ گئے تو کروک شانکس اچھل کر ہرمائنی کی گود میں چڑھ گئی۔ وہ گود میں اونی ریشوں والی نرم گدی کے جیسے دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری آتشدان کے شعلوں کو گھورنے لگا۔ وہ اپنے من میں پژمردگی اور گہری تھکن کا احساس محسوس کر رہا تھا۔

''ڈمبل ڈور اس سب کی اجازت کیسے دے سکتے ہیں......؟'' ہرمائنی اچانک پھٹ پڑی، جس سے خیالوں میں الجھا ہوا ہیری

اور نامکمل کھانے کی فکر میں ڈوبا ہوا رون، دونوں ہی اچھل پڑے۔ کروک شانکس بھی سہم گئی اور تیزی سے اس کی گود سے نکل کر نیچے کود گئی۔ ہرمائنی نے فرطِ طیش میں اپنی کرسی کے دستے پر زور سے ہاتھ مارا، جس سے اس کے درزوں میں جمی ہوئی دھول اور مٹی کے ذرات باہر نکلنے لگے۔ ''وہ اس خوفناک عورت کو ہمیں پڑھانے کی اجازت کیسے دے سکتے ہیں؟...... اور وہ بھی ہمارے اوڈبلیوایل کے اس اہم سال میں......''

''تاریک جادو سے تحفظ کے فن والے اس موضوع کو پڑھانے والے اساتذہ کبھی بہت اعلیٰ ثابت نہیں ہوئے، ہے نا؟'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔ ''تم تو جانتی ہی ہو کہ یہ مضمون کس نوعیت کا ہے؟ ہیگرڈ نے ہمیں بتایا تو تھا، کوئی یہ ذمہ داری لینے پر آمادہ نہیں تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ عہدہ منحوس اور آسیب زدہ ہے......''

''ہاں! میں جانتی ہوں لیکن...... ایسی عورت کو یہ ذمہ داری سونپی جانا جو درحقیقت ہمیں جادو سیکھنے سے روک رہی ہے...... ڈمبل ڈور آخر کرنا کیا چاہ رہے ہیں؟'' ہرمائنی چیخ کر بولی۔

''اور تو اور وہ طلباء کو چغلی کھانے کی ترغیب بھی دے رہی ہے......'' رون نے متفکر انداز میں کہا۔ ''یاد ہے نا...... انہوں نے کہا تھا کہ اگر کوئی ہمیں یہ بتائے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' لوٹ آیا ہے تو ہم جا کر انہیں باخبر کر دیں......؟''

''یہ تو واضح ہے......'' ہرمائنی لفظوں کو چباتے ہوئے کرخت لہجے میں غرائی۔ ''وہ ہم سب کی مخبری اور نگرانی کروانا چاہتی ہیں یہ تو عیاں ہی ہے، ورنہ فج انہیں یہاں بھیجتا ہی کیوں؟''

''خدا کیلئے دوبارہ بحث شروع مت کر دینا......'' ہیری نے بوجھل انداز میں کہا جب رون نے جواب دینے کیلئے اپنا منہ کھولا ہی تھا۔ ''کیا اب ہم اپنا اپنا ہوم ورک کر لیں؟ اس طرح کچھ بوجھ تو کم ہو ہی جائے گا......''

انہوں نے ایک کونے میں پڑے ہوئے اپنے اپنے بستے اُٹھائے اور آتشدان کے پاس لوٹ کر اپنی اپنی کرسیوں پر نشست جما لی۔ ابھی وہ اپنے بستے صحیح طور پر کھول بھی نہیں پائے تھے کہ طلباء و طالبات کھانے سے فارغ ہو کر گری فنڈر ہال میں واپس لوٹنے لگے۔ ہیری نے حفظ ماتقدم اپنا چہرہ داخلی راستے سے کچھ ہٹا کر رکھا تھا تاکہ آنے والوں کی نظر براہ راست اس پر نہ پڑے لیکن اسے اب بھی محسوس ہو رہا تھا کہ لوگوں کی تیکھی نظریں اسے گھور رہی تھیں۔

''ہم سب سے پہلے سنیپ کا دیا ہوا ہوم ورک کر لیں؟'' رون نے اپنا پنکھ والا قلم سیاہی کی دوات میں ڈبوتے ہوئے کہا۔ ''حجر القمر کے طبی خواص...... اور مرکبات بنانے میں اس کے استعمالات......'' وہ بڑبڑایا اور پھر بلند آواز کے ساتھ اس نے اپنے چرمئی کاغذ پر قلم گھسیٹ کر یہ الفاظ لکھ دیئے۔ ''یہ لو پہلی سطر پوری ہوئی......'' اس نے عنوان کے نیچے ایک لکیر کھینچی اور پھر ہرمائنی کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ ''بتاؤ! حجر القمر کے طبی خواص کیا ہیں اور مرکبات میں ان کے استعمالات کیا کیا ہو سکتے ہیں......؟''

لیکن ہرمائنی تو اس کی بات سن ہی نہیں رہی تھی، وہ تو ہال کے دوسرے کونے کی طرف گھور رہی تھی جہاں فریڈ، جارج اور لی

جارڈن اس وقت پہلے سال میں پڑھنے والے ننھے منے معصوم بچوں میں گھرے بیٹھے تھے۔ پہلے سال کے ان ننھے منے بچوں کے منہ چل رہے تھے، لگتا تھا کہ وہ کوئی چیز منہ میں رکھ کر چبا رہے تھے جو فریڈ نے انہیں ایک کاغذی لفافے میں سے نکال کر انہیں کھانے کی دی تھی۔

''اوہ نہیں......! مجھے افسوس ہے کہ میری تنبیہ کے باوجود انہوں نے تمام حدود پھلانگ لی ہیں۔'' وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی، اس کے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگے اور غصے سے بھڑکتی ہوئی غرائی۔ ''چلو اُٹھو رون......''

''مم......مم میں کیا......؟'' رون گڑبڑا سا گیا۔ وہ جان بوجھ کر اس معاملے سے کنی کترانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''نہیں...... چھوڑو ہرمائنی......ہم انہیں ٹافیاں بانٹنے سے تو روک نہیں سکتے...... ہے نا؟''

''تم یہ اچھی طرح جانتے ہو رون!...... وہ کوئی میٹھی ٹافیاں نہیں ہیں بلکہ نکسیر پھوڑ ٹافیاں یا بے ہوش مار ٹافیاں یا......'' ہرمائنی غصیلے انداز میں بول رہی تھی۔

''یا بیمار گھڑی ٹافیاں......'' ہیری نے آہستگی سے لقمہ دیا۔

پہلے سال کے تمام ننھے منے بچے ایک ایک کر کے بے ہوش ہو گئے اور اپنی کرسیوں پر لڑھکنے لگے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے ان کے سر پر ہتھوڑے کی ضرب لگا دی ہو۔ کچھ تو فرش پر اوندھے منہ لڑھک گئے تھے اور کچھ اپنی اپنی کرسیوں کے دستوں پر جھول رہے تھے۔ بہرحال، ہرمائنی نے اپنے کندھے اچکائے اور رون کو نظر انداز کرتی ہوئی سیدھی بیہوش بچوں کی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں فریڈ اور جارج ایک کلپ بورڈ لے کر کھڑے تھے اور پہلے سال کی ان بیہوش معصوم کلیوں کے چہروں کا بغور جائزہ لینے میں مگن تھے۔ رون کچھ سوچ کر اپنی کرسی سے نصف سے زیادہ اُٹھا اور چند لمحوں تک گومگوئی کیفیت میں مبتلا رہا پھر وہ ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑایا۔ ''میرا خیال ہے کہ میرے جانے کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے؟ اس نے صورتحال کو سنبھال لیا ہے۔'' یہ کہتے ہوئے وہ دوبارہ اپنی کرسی کی گہرائی میں اتنا دھنس گیا جس قدر اس کی لمبی قامت اس میں دھنس سکتی تھی۔

''بس بہت ہو گیا......'' ہرمائنی نے فریڈ اور جارج کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔ ان دونوں نے اس کی غیر متوقع مداخلت پر کسی قدر حیرانگی سے دیکھا۔

''اوہ ہاں! تم نے صحیح کہا......'' جارج نے اپنا سر دھنتے ہوئے کہا۔ ''آج کیلئے اتنی ہی خوراک کافی ہے، ہے نا؟''

''میں نے تمہیں آج صبح ہی تنبیہ کی تھی کہ تم طلباء پر اپنی بے ہودہ چیزوں کے تجربات نہیں کر سکتے ہو......'' ہرمائنی دانت پیستی ہوئی غرائی۔

''ہم نے انہیں اس کام کی پوری پوری قیمت چکائی ہے۔'' فریڈ نے غصے سے کہا۔

''یہ کوئی جواز نہیں ہے، یہ کھیل خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے......''

''فرسودہ سوچ......'' فریڈ نے تلملا کر کہا۔

''تسلی رکھو ہرمائنی! وہ سب صحیح سلامت ہیں۔'' لی جارڈن نے دونوں ہاتھ ہلا کر ہرمائنی کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیہوش بچوں کے پاس پہنچا۔ اس نے ان کے بند منہ کھول کر ان میں ایک ایک جامنی رنگ کی ٹافی ڈالنے لگا۔

''ہاں دیکھو تو سہی!......وہ بالکل صحیح ہیں، سب ہوش میں آ رہے ہیں......'' جارج چہچہایا۔

پہلے سال کے ننھے منے بچے اب واقعی اپنی جگہ پر ہل جل کر رہے تھے۔ ان میں سے کچھ تو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی حالت دیکھ کر سہمے ہوئے دکھائی دے رہے تھے کہ وہ فرش پر اوندھے منہ گرے پڑے تھے یا پھر کرسیوں کے دستوں پر جھول رہے تھے۔ ان کے سہمے چہروں کو دیکھ کر ہیری کو یہ یقین ہو گیا کہ فریڈ اور جارج نے انہیں ٹافیاں کھلانے سے قبل خبردار نہیں کیا ہوگا کہ انہیں کھانے کے بعد ان کے ساتھ کیا ہوگا؟

''اچھا لگ رہا ہے نا؟'' جارج نے شفقت بھری آواز میں سیاہ بالوں والی ننھی بچی سے پوچھا جو بالکل اس کے پیروں کے پاس اوندھے منہ گری پڑی تھی۔

''مم مم میں ٹھیک ہوں......ٹھیک ہوں......'' ننھی بچی نے کانپتی ہوئی آواز میں خود کو ٹٹولتے ہوئے کہا۔

''شاندار......'' فریڈ مسرت سے جھومتا ہوا بولا۔ لیکن اس کی خوشی ادھوری رہ گئی کیونکہ اگلے ہی پل ہرمائنی نے اس کے ہاتھ سے کلپ بورڈ اور بے ہوش مار ٹافیوں کا کاغذی لفافہ چھین لیا تھا۔

''یہ کچھ زیادہ شاندار نہیں ہے......''

''یہ تمہاری سوچ سے کہیں زیادہ شاندار ہے ہرمائنی! دیکھو وہ سب صحیح سلامت اور زندہ ہیں، ہے نا؟'' فریڈ نے غصیلے لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

''تم ایسا بالکل نہیں کر سکتے، ان میں کوئی سخت مصیبت میں پڑ گیا تو پھر کیا ہوگا؟''

''ہم انہیں کسی مصیبت میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے۔ ہم پہلے ہی ان ٹافیوں کو خود پر استعمال کر کے آزمائش کر چکے ہیں......ہم تو محض یہ جانچ پڑتال کر رہے ہیں کہ کیا ان ٹافیوں کا اثر سب لوگوں پر یکساں ہی ہوتا ہے یا نہیں......''

''اگر تم لوگ ایسی حرکتیں کرنا بند نہیں کرو گے تو میں......''

''ہمیں سرزنش کرو گی......؟'' فریڈ نے تیزی سے جملہ پورا کیا۔ اس کے انداز میں باغیانہ سرکشی کافی واضح دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ یہ تنبیہ کر رہا ہو کہ میں دیکھ لوں گا کہ تم ہمیں کیسے روک سکتی ہو؟

''تم ہمیں سطر لکھنے کی سزا دو گی، ہے نا؟'' جارج نے مسکرا کر کہا۔

ہال میں موجود تمام طلباء و طالبات قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔ ہرمائنی کی مٹھیاں بھنچ گئیں اور اس کی آنکھیں مزید سکڑ گئیں۔ اس کے

اُلجھے اور کندھوں پر بکھرے بال آسمانی بجلی گرنے کی مانند کڑکڑا رہے تھے۔

''نہیں......'' ہرمائنی نے خود پر قابو رکھتے ہوئے غصیلی آواز میں کہا جو غصے کی شدت سے اب کانپ رہی تھی۔ ''میں یہ سب تمہاری ممی کو بتادوں گی......''

''اوہ ایسا مت کرنا ہرمائنی......'' جارج کا چہرہ یکدم دہشت سے سفید پڑ گیا اور وہ لاشعوری طور پر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا تھا۔

''میں یقیناً ایسا ہی کروں گی......'' ہرمائنی نے گہری سنجیدگی سے کہا۔ ''میں تم لوگوں کو یہ بیہودہ چیزیں کھانے سے تو روک نہیں سکتی مگر تم ان خطرناک چیزوں کا کوئی بھی تجربہ پہلے سال کے بچوں پر ہرگز نہیں کرسکتے......''

فریڈ اور جارج کی حالت دیکھ کر ایسا ہی لگا جیسے بجلی کا گہرا جھٹکا لگا ہو۔ یہ تو عیاں تھا کہ انہیں ہرمائنی سے اس دھمکی کی امید نہیں تھی۔ انہیں آخری بار غصے سے گھورنے کے بعد ہرمائنی نے فریڈ کا کلپ بورڈ اور بے ہوش مارٹافیوں کا لفافہ واپس اس کے ہاتھ میں تھما دیا اور پیر پٹختی ہوئی مڑی پھر وہ آتشدان کے پاس اپنی نشست کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

رون اسے لوٹتے ہوئے دیکھ کر کرسی میں مزید نیچے دھنس گیا۔ وہ اس قدر نیچے جھک چکا تھا کہ اس کی اپنی ناک اس کے گھٹنوں کو چھونے لگی تھی۔

''رون! تم نے ابھی ابھی میری جو مدد کی ہے اس کیلئے میں تمہاری شکرگزار ہوں......'' ہرمائنی نے زہرخند لہجے میں کہا اور دھڑام سے کرسی پر بیٹھ گئی۔

''تم نے خود ہی معاملے کو اتنی اچھی طرح سلجھالیا تھا کہ میری ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔'' رون آہستگی سے بڑبڑایا۔

ہرمائنی کچھ لمحوں تک اپنے خالی چرمئی کاغذ کو سپاٹ نظروں سے گھورتی رہی اور پھر جھنجلا کر بولی۔ ''کوئی فائدہ نہیں......اب میرا ارتکاز ٹوٹ چکا ہے، زیادہ بہتر یہی ہوگا کہ میں سونے کیلئے چلی جاؤں......''

اس نے جھٹکے سے اپنا بستہ کھولا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ اپنی کتابیں بستے میں رکھنے والی ہے مگر ہرمائنی نے بستے میں سے کچھ رکھنے کے بجائے اس میں سے اون سے بُنی ہوئی دو عجیب سی ہیئت کی چیزیں برآمد کیں۔ اس نے انہیں آتشدان کے قریبی میز پر احتیاط سے رکھا پھر اس نے انہیں چرمئی کاغذوں کے ردی ٹکڑوں اور ایک ٹوٹی ہوئی پنکھ والی قلم سے ڈھانپ دیا۔ اس کے بعد وہ انہیں دیکھ دیکھ کر مسکرانے لگی۔

''تم یہ کیا کررہی ہو ہرمائنی؟'' رون نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔ وہ اسے اس طرح گھور رہا تھا جیسے اسے یہ شک ہو رہا ہو کہ اس کا دماغی توازن بگڑ گیا ہو۔

''گھریلو خرسوں کیلئے ٹوپیاں رکھ رہی ہوں۔'' ہرمائنی نے جلدی سے بتایا اور اپنی کتابیں بستے میں ٹھونسنے لگی۔ ''میں نے انہیں گرمیوں کی چھٹیوں میں بنایا ہے۔ کسی بھی طرح کے جادو کے استعمال کے بغیر...... میں سستی سے بُن پاتی ہوں لیکن اب میں سکول

لوٹ آئی ہوں اس لئے میں جلدی ہی بہت ساری ٹوپیاں بُن لوں گی......''

''تم گھریلوخرسوں کیلئے ٹوپیاں رکھ رہی ہو؟'' رون نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''اورانہیں کچرے کے نیچے چھپا رہی ہو......؟''

''ہاں!'' ہرمائنی نے امید بھرے لہجے میں کہا اور بستہ اُٹھا کر اپنے کندھے پر ڈال لیا۔

''تم غلط کام کر رہی ہو۔'' رون نے غصے سے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''تم انہیں فریب سے یہ ٹوپیاں نہیں دے سکتی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آزادی کے طلب گار ہی نہ ہوں اور تم انہیں زبردستی آزاد کروا رہی ہو......''

''وہ آزاد ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔'' ہرمائنی نے فوراً کہا حالانکہ اس کا چہرہ گلابی پڑ گیا تھا۔ ''تم ان ٹوپیوں کو چھونے کی جرأت بھی مت کرنا سمجھے......رون!''

وہ مڑی اور اگلے ہی لمحے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ رون نے اس وقت تک خاموشی برقرار رکھی جب تک ہرمائنی لڑکیوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کے دروازے کے عقب میں اوجھل نہ ہوگئی پھر اس نے اون والی ٹوپیوں پر پڑا ہوا کچرا جلدی سے ہٹا دیا۔

''کم از کم انہیں یہ تو معلوم ہی ہونا چاہئے کہ وہ میز سے کیا اُٹھا رہے ہیں؟'' اس نے تلخی سے کہا۔ ''خیر......'' اس نے اپنا چرمئی کاغذ تہ کیا جس پر وہ سنیپ کے دیئے ہوئے مضمون کا عنوان لکھ چکا تھا۔ ''اب اسے مکمل کرنے کی کوشش کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں اسے ہرمائنی کی مدد کے بغیر بالکل نہیں کر سکتا ہوں...... مجھے تو ذرا بھی معلوم نہیں ہے کہ حجرالقمر کا کیا کیا جاتا ہے؟...... کیا تمہیں کچھ معلوم ہے......؟''

ہیری نے نفی میں اپنا سر ہلا دیا اور ایسا کرتے ہوئے اسے اچانک یہ احساس ہوا کہ اس کی دائیں کنپٹی کا درد شدت اختیار کرتا جا رہا تھا۔ اس نے دیوؤں کی معرکہ آرائی کے لمبے مقالے کے بارے میں سوچا، جس سے درد کی شدت میں اور اضافہ ہوگیا۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ صبح اسے افسوس ہوگا کہ اس نے اپنا ہوم ورک رات کو ہی پورا کیوں نہیں کیا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی کتابیں بستے میں ڈال لی تھیں۔

''میں بھی سونے کیلئے جا رہا ہوں......''

کمروں کی طرف جانے والی دروازے کی جانب جاتے ہوئے وہ سمیس کے قریب سے گزرا لیکن اس نے اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔ ہیری کو ہلکا سا احساس ہوا کہ سمیس نے کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولا تھا مگر وہ تیزی سے چلتا ہوا آگے نکل گیا اور کسی قسم کی اذیت سے دوچار ہوئے بغیر ہی بل دار سیڑھیوں کے دامن میں پہنچ گیا تھا......

☆☆☆☆

اگلی صبح بھی گذشتہ دن کی مانند تاریک اور موسلا دار بارش سے اَٹی پڑی تھی۔ ناشتے کے وقت ہیگرڈ حسب سابق سٹاف کی میز پر

دکھائی نہیں دیا۔

''سب سے اچھی بات یہ ہے کہ آج سنیپ کا کوئی پیریڈ نہیں ہے۔'' رون نے گہری سانس کھینچتا ہوا خوشی سے بولا۔

ہرمائنی نے جم کر جمائیاں لیں اور پھر اپنے کپ میں گرم گرم کافی انڈیلی۔ وہ کسی نامعلوم وجہ پر تھوڑا مسرور دکھائی دے رہی تھی۔ جب رون نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کس بات پر اتنا خوش ہو رہی ہے تو اس نے بتایا۔ ''ٹوپیاں چلی گئی ہیں، ایسا لگتا ہے کہ گھریلو خرسوں کو آزادی کی طلب پیدا ہونے لگی ہے......''

''میں تمہاری بات پر بالکل یقین نہیں کروں گا۔'' رون نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''ہوسکتا ہے کہ تمہاری ٹوپیاں کپڑوں کی حیثیت میں نہ آتی ہوں، ویسے بھی وہ مجھے تو کسی طرح بھی ٹوپیاں نہیں لگتی تھیں...... وہ تو دیکھنے میں اون کے بے ترتیب گچھے معلوم ہوتے تھے......''

اور پھر ہرمائنی اس سے تمام صبح بات چیت نہیں کی......

جادوئی استعمالات کے دو پیریڈ لینے کے بعد وہ تبدیلی ہیئت کی کلاس میں دو پیریڈ لینے گئے۔ پروفیسر فلٹ وک اور پروفیسر میک گوناگل دونوں نے ہی اپنے اپنے پیریڈ کے آغاز میں پندرہ منٹ تک پوری کلاس کو آنے والے اوڈبلیوایل امتحانات کی اہمیت کو اچھی طرح اجاگر کیا۔ پستہ قد پروفیسر فلٹ وک ہمیشہ کی طرح کتابوں کے بلند ڈھیر پر بیٹھے ہوئے تھے تاکہ وہ اپنی میز کے اوپر سے طلباء پر نظر رکھ سکیں۔ انہوں نے اپنی تیکھی اور باریک آواز میں کہا۔ ''تم سبھی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ امتحانات آنے والے سالوں میں تمہارے مستقبل پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اگر تم نے اب تک اپنے مستقبل کے بارے میں سنجیدگی سے غور نہیں کیا ہے تو خود کو سمجھنے اور مستقبل کی راہوں کو طے کرنے کا یہ بالکل صحیح وقت ہے۔ اس دوران ہم پہلے سے زیادہ لگن کے ساتھ محنت کریں گے تاکہ اپنے مستقبل کے انتخاب کے ساتھ بھرپور انصاف کر سکیں......''

مستقبل اندیشی کی تقریر کے بعد طلباء وطالبات نے ایک گھنٹے سے زیادہ وقت تک سیکھے گئے تمام جادوئی کلمات کی دُہرائی کی، جو پروفیسر فلٹ وک کی رائے کے مطابق اوڈبلیوایل کے امتحانات میں یقینی طور پر آ سکتے تھے۔ پیریڈ کے اختتام پر انہوں نے سب طلباء کو جادوئی کلمات کی تشریح اور افادیت لکھنے کیلئے ڈھیر سارا ہوم ورک بھی دیا جو گذشتہ سالوں میں ان کی کلاس میں دیئے گئے ہوم ورک کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ تھا۔

تبدیلی ہیئت کی کلاس میں بھی صورتحال اس سے زیادہ بدتر نہیں تھی تو کم ازکم اتنی ہی خراب ضرور تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ ''تم اس وقت تک اوڈبلیوایل کے امتحانات میں کامیابی نہیں حاصل کر سکتے جب تک پوری لگن کے ساتھ محنت نہ کرو۔ بار بار تجربات نہ کرو اور دہرائی میں ذرا سی بھی غفلت نہ کرو۔ میرا دعویٰ ہے کہ اس کلاس میں موجود ہر ایک طالب علم تبدیلی ہیئت کے اس مضمون میں اچھے اوڈبلیوایل حاصل کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ دل لگا کر اور خوب جم کر محنت کرنے کیلئے تیار ہو۔'' اسی لمحے

نیول کے حلق سے عجیب سی آواز نکلی جس نے پروفیسر میک گوناگل کا دھیان اپنی طرف متوجہ کیا۔ ''بالکل! لانگ باٹم تم بھی......'' پروفیسر میک گوناگل نے گلا کھنکارتے ہوئے کہا۔ ''تمہارے کام میں کوئی خرابی نہیں ہے، صرف قوت ارادی کی کمی کا سامنا ہے......تو آج ہم غیبی جادوئی کلمات کی مشق کریں گے۔ یہ نمو داری جادوئی کلمات کے مقابلے میں آسان ہی ہیں جن کی مشقیں تم لوگ این ٹی ڈبلیو ایل کی سہ ماہی میں کرو گے۔ میں بتا دوں کہ اس کے باوجود یہ جادوئی کلمات خاصے مشکل ہیں اور تمہارے او ڈبلیو ایل امتحانات میں آسکتے ہیں......''

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ انہوں نے سچ ہی کہا تھا۔ ہیری کو یہ غیبی جادوئی کلمات بے حد مشکل لگے۔ دو پیریڈ کا دورانیہ ختم ہونے تک وہ اور رون اُن گھونگھوں کو غائب کرنے میں بری طرح ناکام رہے جن پر وہ اپنے جادوئی کلمات کی مشق کر رہے تھے۔ حالانکہ رون نے امید بھرے لہجے میں یہ یقین دلانے کی پوری کوشش کی تھی کہ گھونگھے پہلے کی بہ نسبت زیادہ زرد دکھائی دینے لگے تھے۔ دوسری طرف ہرمائنی نے اپنی تیسری کوشش میں اپنا گھونگا نظروں سے غائب کر ڈالا تھا جس پر پروفیسر میک گوناگل نے خوش ہو کر اسے گری فنڈر کیلئے دس تعریفی پوائنٹس دے دیئے تھے۔ وہ پوری کلاس میں اکلوتی طالبہ تھی جسے اس دن کوئی ہوم ورک نہیں ملا تھا۔ باقی تمام طلباء و طالبات کو کہا گیا تھا کہ وہ رات کو سونے سے پہلے اس جادوئی کلمے کی بھرپور مشق کریں اور کل جب وہ کلاس روم میں آئیں تو انہیں اس پر دسترس حاصل ہونا چاہئے۔ انہیں اپنے اپنے گھونگھے غائب کرنے میں کوئی دشواری نہیں پیش آنا چاہیئے۔

ہوم ورک کا بوجھ اتنا زیادہ بڑھ چکا تھا کہ ہیری اور رون دہشت زدہ ہو کر رہ گئے تھے۔ انہوں نے دوپہر کے کھانے کے وقفے دوران لائبریری کا رُخ کیا اور وہاں بیٹھ کر مرکبات بنانے میں حجر القمر کے استعمالات کے بارے کئی کتابوں کے ساتھ خاصی مغز کھپائی کی۔ رون کے اونی ٹوپیوں کا تمسخر اُڑانے کے باعث ہرمائنی اب بھی اس سے ناراض تھی، اسی لئے وہ ان کے پاس نہیں آئی۔ جب وہ ڈھلتی دوپہر میں جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس لینے کیلئے بیرونی میدان میں پہنچے تو ہیری کا سر دوبارہ درد کی لپٹوں کی زد میں آ گیا۔

دن خاص سرد اور ہوادار ہو چکا تھا جب وہ گھاس بھری ڈھلوان پر چلتے ہوئے تاریک جنگل کے کنارے پر واقع ہیگرڈ کے جھونپڑے تک پہنچے تو انہیں اپنے چہروں پر بارش کی اِکا دُکا بوندوں کا احساس ہوا۔ پروفیسر غروبلی پلانک، ہیگرڈ کے جھونپڑے کے داخلی دروازے سے قریباً دس گز کے فاصلے پر طلباء کا انتظار کر رہی تھیں۔ ان کے سامنے ایک لمبی میز بچھی ہوئی تھی جو لمبی ٹہنوں سے پوری طرح ڈھکی ہوئی تھی۔ جب ہیری اور رون میز کے قریب پہنچے تو انہیں اپنے عقب میں قہقہوں اور ٹھٹھے بازی کا شور سنائی دیا۔ انہوں نے غیر ارادی طور پر مڑ کر دیکھا۔ ڈریکو ملفوائے تیزی سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کے ارد گرد سلے درن کے چمچوں کا ٹولہ موجود تھا۔ ظاہر ہے کہ اس نے اس وقت کوئی پُر مزاح بات ہی کہی تھی جس پر کریب، گوئل، پینسی پارکسن اور باقی لوگ مسلسل ہنس رہے تھے۔ جب وہ لمبی میز کے قریب پہنچے اور چاروں طرف اکٹھے ہو گئے۔ وہ سب جس انداز ہیری کو بار بار اپنی نظروں کا نشانہ بنا رہے تھے، اس سے ہیری کو یہ سمجھنے میں ذرا بھر دِقت نہیں ہوئی کہ ان کے تمسخر اُڑانے کا

موضوع کیا ہوسکتا ہے؟

''ٹھیک ہے، سب لوگ آ چکے ہیں!'' پروفیسر غروبلی پلانک نے گرجتی ہوئی آواز میں کہا جب سلے درن اور گری فنڈر کے سب طلباء میز کے گرد حلقہ بنا چکے تھے۔ ''تو شروع کریں، مجھے ان جانداروں کا نام کون بتا سکتا ہے؟'' انہوں نے اپنے سامنے میز کی رکھی ہوئی ٹہنیوں کے اس عجیب سے ڈھیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

حسب معمول ہرمائنی کا ہاتھ سب سے پہلے ہوا میں لہرا اُٹھا۔ اس کے ٹھیک پیچھے چند فٹ کے فاصلے پر ملفوائے بالکل اسی کی طرح نقل اتارتے ہوئے اچھلا اور یوں ہاتھ لہرانے لگا جیسے وہ جواب دینے کیلئے بے حد بے چین ہو رہا ہو۔ پینسی پارکسن اسے نقل اتارتا ہوا دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑی لیکن اگلے ہی لمحے اس کی ہنسی خوفزدہ چیخ میں بدل گئی۔ اس کے مدمقابل میز پر پڑی ہوئی ٹہنیوں میں ایک ٹہنی اچھلی اور ہوا میں سیدھی کھڑی ہوگئی، میز پر گہری کھڑکھڑاہٹ کی آواز پھیلی اور باقی تمام ٹہنیاں بھی ہوا میں سیدھی معلق ہوتی چلی گئیں۔ ان کے سامنے ننھے جانوروں جیسی یہ عجیب الخلقت مخلوق تھی جو لکڑی کی بنی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ان سب کے بھورے ہاتھ پاؤں تھے جو گانٹھ دار اور کافی بھدے دکھائی دے رہے تھے۔ اور ہر ہاتھ کے کنارے پر ٹہنی جیسی دو دو انگلیاں تھیں۔ ان کا چہرہ عجیب انداز میں سیدھا اور سپاٹ تھا۔ لکڑی جیسے اس سپاٹ چہرے میں سیاہ بھوری پتلیاں چمک رہی تھیں۔

''واہ اووووووو......'' پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن نے توصیف بھری آواز نکالی، جس سے ہیری بری طرح مچل کر رہ گیا۔ اس طرح کے رویئے سے کوئی بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے گا کہ ہیگرڈ نے انہیں کبھی عجیب وغریب اور دلچسپ جاندار نہیں دکھائے تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ فل بر کرومز کسی قدر کم متاثر کن تھے مگر سلے منڈر چھپکلیاں اور قشنگر جیسے جانور کافی دلچسپ تھے اور تو اور طلاشرفی کو دیکھ کر ہر کوئی انہیں حاصل کرنے کی تمنا کرتا تھا۔ جبکہ دھماکے دار سقرط تو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی دلچسپ واقع ہوئے تھے۔

''لڑکیو! براہ کرم اپنی آواز کو دھیما رکھو......'' پروفیسر غروبلی پلانک نے تیکھی آواز میں تنبیہ کی اور ٹہنیوں جیسے دکھائی دینے والی جانداروں کی میز کے وسط میں بھورے چاولوں جیسے کوئی چیز بکھیر دی، جسے دیکھتے ہی وہ فوراً ان پر لپکے اور دھڑا دھڑ کھانے لگے۔ ''تو......تم میں سے کسی کو ان جانداروں کا نام معلوم ہے......ہاں مس گرینجر؟''

''انہیں 'برطِ شجر' کہتے ہیں پروفیسر!'' ہرمائنی نے جلدی سے جواب دیا۔ ''یہ درختوں کے نگہبان بھی کہلاتے ہیں عام طور پر یہ ان درختوں پر پائے جاتے ہیں جن کی لکڑی سے جادوئی چھڑیاں بنائی جاتی ہیں۔''

''گری فنڈر کو پانچ پوائنٹس دیئے جاتے ہیں!'' پروفیسر غروبلی پلانک نے خوش ہو کر کہا۔ ''بالکل! یہ برطِ شجر ہیں اور مس گرینجر نے صحیح بتایا ہے کہ وہ عام طور پر ان درختوں پر بسیرا کرتے ہیں جن کی لکڑی سے جادوئی چھڑیاں تیار کی جاتی ہیں۔ کیا کسی کو یہ معلوم ہے کہ زندہ رہنے کیلئے ان کی غذا کیا ہوتی ہے؟''

''دیمک......'' ہرمائنی نے بلاتوقف کہا جس پر یہ واضح ہو گیا کہ ہیری کو پل بھر کیلئے جو محسوس ہوا تھا کہ وہ بھورے چاول ساکت

نہیں بلکہ سست روی سے متحرک ہیں۔''اس کے علاوہ یہ پریوں کے انڈے بھی شوق سے کھاتے ہیں بشرطیکہ وہ انہیں میسر ہو پائیں......''

''شاباش! تمہیں پانچ پوائنٹس مزید دیئے جاتے ہیں......تو تم لوگ جب کسی ایسے درخت کے پاس پہنچتے ہو جس کی ٹہنیاں، پتے یا لکڑی تم حاصل کرنا چاہتے ہو اور اس پر برطِ شجر ڈیرہ جمائے ہوئے ہوں تو تمہیں خاص سمجھداری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ بہتری اسی میں ہے کہ برطِ شجروں کو دھیان کسی دوسری طرف بٹا دیا جائے اور اس کام کیلئے سب سے عمدہ طریقہ یہی ہے کہ ان کیلئے دیمک بھرا تھیلا تمہارے پاس ہونا بہت ضروری ہے۔ دیمک کا تحفہ پا کر وہ اپنی اصلی ذمہ داری سے غافل ہو جاتے ہیں۔ یہ دیکھنے میں بظاہر زیادہ خطرناک تو نہیں دکھائی دیتے مگر درختوں کی شاخوں کے بیچ میں انہیں فوراً شناخت کر لینا آسان نہیں ہوتا۔ جونہی انسان کا چہرہ ان کے قریب پہنچتا ہے تو یہ سرعت انگیزی سے انسان کی آنکھیں نوچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ تم لوگ دیکھ سکتے ہو کہ ان ان کی انگلیوں کے سرے پر نوکیلے اور تیز دھار ناخن موجود ہیں۔ درخت پر یا پھر تجرباتی میز پر کبھی اپنا چہرہ اور آنکھیں ان کے قریب نہیں لانا چاہئے......ٹھیک ہے اب تم لوگ ان کے آس پاس آ جاؤ اور ان میں کچھ برطِ شجر لے لو۔ میرے پاس اتنے برطِ شجر ہیں کہ تم میں سے تین تین لوگ ایک ایک برطِ شجر لے سکتے ہیں۔ ان کی ساخت اور خدوخال کا باریک بینی سے مشاہدہ کرو۔ مجھے لگتا ہے کہ تین تین لوگ باہمی گفتگو سے ان ننھے جانداروں کی خوبیاں زیادہ اچھی طرح پرکھ سکتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ تم سب لوگ کلاس ختم ہونے سے پہلے پہلے چرمئی کاغذ پر ان کا خاکہ بناؤ اور ان کے اعضاء کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے نام لکھو۔ چلو اب شروع ہو جاؤ......''

تمام طلباء و طالبات میز کی طرف آگے بڑھ گئے۔ ہیری جان بوجھ کر چکر کاٹ کر میز کے عقبی حصے میں پہنچ گیا تاکہ وہ پروفیسر غروبلی پلانک کے زیادہ قریب پہنچ سکے۔ جب کلاس کے بچے اپنے اپنے لئے برطِ شجروں کا انتخاب کر رہے تھے تو ہیری نے آہستگی سے ان سے پوچھا۔

''ہیگرڈ کہاں ہے؟''

''تمہیں اس کیلئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔'' پروفیسر غروبلی پلانک نے اسے قریباً جھڑکتے ہوئے کہا۔ ان کا روکھا پن اور کرختگی گذشتہ بار جیسی ہی تھی، جب ہیگرڈ کلاس کو پڑھانے کیلئے نہیں آیا تھا اور عارضی طور پر اس کی جگہ پروفیسر غروبلی پلانک کو تعینات کیا گیا تھا۔ ہیری کے چہرے کے عضلات تن گئے، اس سے پہلے وہ کچھ اور پوچھ پاتا۔ نوکیلے چہرے والے ڈریکو ملفوائے کسی قدر ہیری کی طرف جھکا۔ ہیری نے اس کی طرف دیکھا۔ ان کی آنکھوں اور چہرے پر زہریلی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بڑی جسامت کا ایک برطِ شجر اُٹھایا اور دھیمے لہجے میں بڑبڑایا۔

''شاید وہ گینڈا نما انسان بری طرح زخمی ہو گیا ہوگا۔'' وہ اس قدر آہستگی سے بولا تھا کہ ہیری ہی اس کی بات سن پایا تھا۔

''اگر تم برطِ شجر کی طرف صحیح طور پر متوجہ نہ رہے تو یقیناً زخمی ہونے کی اگلی باری تمہاری ہی ہوگی......'' ہیری نے دبے انداز میں

اس کی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''شاید وہ اپنے جثّے سے کہیں بڑی اُلجھن سے نبرد آزما ہے۔ امید ہے کہ تم میرے جملے کا صحیح مطلب سمجھ ہی گئے ہو گے۔''

ملفوائے اس سے دور چلا گیا اور ہیری کی طرف گردن گھما گھما کر مسکراتا رہا۔ ہیری اچانک اپنے بدن میں نقاہت سی محسوس کرنے لگا۔ کیا واقعی ملفوائے کو کچھ معلوم ہے؟ آخر اس کا باپ مرگ خوروں میں سے ہی ایک تھا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس کے باپ کو ہیگرڈ کی سرگرمیوں کے بارے میں کچھ خاص علم ہو؟ جس کے بارے میں گروہ کے لوگ ابھی تک نہ جان پائیں ہوں۔ وہ میز سے پیچھے ہٹ گیا اور تیز قدموں سے چلتا ہوا رون اور ہرمائنی کے پاس پہنچ گیا جو کچھ فاصلے پر گھاس پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں ایک برطِ شجر کو ہاتھ میں پکڑے اس کی منت سماجت کرتے ہوئے دکھائی دیئے کہ وہ اپنے ہاتھ پیر کچھ دیر نہیں ساکت کر لے تاکہ وہ اس کا صحیح خاکہ بنا سکیں۔ ہیری ان کے قریب بیٹھ گیا اور اپنے بستے میں سے قلم اور چرمئی کاغذ باہر نکال لیا۔ ان کے پاس بیٹھے بیٹھے ہیری نے سرگوشی نما لہجے میں انہیں ملفوائے کی بات بتا دی۔

''اگر ہیگرڈ کو کسی قسم کی مشکل پیش آئے گی تو اس کا ڈمبل ڈور کو فوراً پتہ چل جائے گا۔'' ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ''ملفوائے ہمیں جان بوجھ کر مغالطے میں ڈالنا چاہ رہا ہے لہٰذا پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم متفکر دکھائی دیئے تو اسے فوراً معلوم ہو جائے گا کہ ہم یہ بالکل نہیں جانتے کہ باہر کیا ہو رہا ہے؟ ہمیں ہر حال میں اسے نظر انداز کرنا ہو گا ہیری!...... یہ پکڑو!...... برطِ شجر کو کچھ دیر کیلئے سنبھالو تاکہ میں اس کے چہرے کے نقوش کا خاکہ بنا سکوں......''

''اوہ ہاں!'' انہیں قریب بیٹھی ہوئی طلباء کی ٹولی میں ملفوائے کی متکبرانہ لہجے کی آواز سنائی دی۔ ''ڈیڈی ابھی کچھ دن قبل ہی جادوئی وزیراعلیٰ سے ملاقات کے دوران باتیں کر رہے تھے۔ صورتحال کچھ ایسی دکھائی دیتی ہے کہ محکمہ وزارت جادو نے طے کر لیا ہے کہ یہاں سے تمام گھٹیا اساتذہ کو نکال باہر کیا جائے گا۔ اس لئے وہ گینڈا دیوا گر لوٹ بھی آیا تو بھی اس کی سکول سے فوراً ہی چھٹی کرا دی جائے گی......''

''اووچ......''

ہیری نے بے خیالی میں برطِ شجر کو اتنی زور سے دبا ڈالا تھا کہ وہ چٹکتے چٹکتے بچا تھا۔ اس نے انتقامی کارروائی کے طور پر اپنے نوکیلے ناخنوں سے ہیری کے ہاتھ کو زخمی کر ڈالا تھا جس سے دو لمبی اور گہری خراشیں اس کے ہاتھ پر پڑ گئی تھیں۔ ہیری تکلیف کے مارے بلبلا اُٹھا اور اس کی گرفت کھل گئی۔ برطِ شجر نے آزادی پاتے ہی دوڑ لگا دی۔ کریب اور گوئل یہ ماجرا دیکھ کر زور زور سے کھی کھی کرنے لگے۔ برطِ شجر ہیری کے ہاتھ سے نکلتے ہی پوری قوت کے ساتھ تاریک جنگل کی طرف بھاگا جا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ زور زور سے قہقہے لگانے لگے اور ہیری کے سٹپٹائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر مذاق اُڑانے لگے۔ لکڑی کی ٹہنی جیسا دکھائی دینے والا وہ ننھا سا جاندار چند ساعتوں میں ہی درختوں بھرے جنگل میں کہیں گم ہو گیا۔ جب میدان کے دوسری طرف سکول میں گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو ہیری نے خون

سے لت پت برطشجر کا خا کہ لپیٹا اور بستے میں ٹھونس لیا۔اس نے ہر مائنی کے دیئے ہوئے رومال سے اپنے ہاتھ کس کر باندھ لیا اور پھر وہ اسی حالت میں جڑی بوٹیوں کے علم والی کلاس میں چلا گیا۔ملفوائے کی تمسخرانہ ہنسی اب بھی اس کی سماعت میں ہتھوڑے برسا رہی تھی۔

''اس نے اگر دوبارہ ہیگرڈ کو گینڈا دیو کہا تو......'' ہیری نے دانت کر کچھ کہنا چاہا۔

''ہیری! ملفوائے کی طرف اپنا دھیان مت لگاؤ۔ یہ بھی مت بھولو کہ وہ اس وقت پری فیکٹ بھی ہے، وہ بدلے میں تمہاری زندگی کو مزید مشکل سے دوچار کر دے گا......''

''معلوم نہیں دشوارکن زندگی کیسے ہوتی ہوگی؟'' ہیری تلملاتا ہوا غرایا۔

رون اس کی بات سن کر ہنس پڑا لیکن ہر مائنی نے اپنی تیوریاں چڑھا لی تھیں۔ وہ سبزیوں کی کیاریوں کو عبور کر کے دوسری طرف پہنچے۔ایسا لگ رہا تھا کہ آسمان پر گھرے ہوئے بادل یہ طے نہیں کر پا رہے تھے کہ انہیں اب برسنا چاہئے یا پھر کہیں اور کا رُخ کر لینا چاہئے۔

''میں تو اب صرف اتنا چاہ رہا ہوں کہ ہیگرڈ اب جلدی سے لوٹ کر واپس آ جائے۔'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا جب وہ گرین ہاؤس کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے۔''یہ الاپ مت راگنے لگنا کہ غروبلی پلانک اس سے عمدہ اور بہتر استاد ہے۔'' ہیری کے لہجے میں دھمکی چھپی ہوئی تھی۔

''میں یہ بات بالکل نہیں کہنے والی تھی......'' ہر مائنی نے اطمینان سے جواب دیا۔

''وہ چاہے لاکھ کوشش کر لے مگر وہ ہیگرڈ سے کبھی اچھی استاد ثابت نہیں ہوسکتی ہے۔'' ہیری نے تلخی سے کہا حالانکہ اُسے اِس بات کا پورا احساس تھا کہ اس نے ابھی ابھی جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی ایک بہترین کلاس میں شرکت کی تھی۔شاید اسی وجہ سے اس کی طبیعت میں چڑچڑا پن عود کر آیا تھا۔

سب سے نزدیکی گرین ہاؤس کا دروازہ کھلا اور اس میں سے چوتھے سال کے طلباء و طالبات تیزی سے باہر نکلنے لگے، ان میں جینی بھی شامل تھی۔اس نے ان کے قریب سے گزرتے ہوئے شوخ لہجے میں سلام کیا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ کچھ ہی پل بعد لونا لوگڈ بھی باہر نکلتی دکھائی دی۔ وہ کلاس کے تمام بچوں کے بالکل پیچھے آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔اس کی ناک پر مٹی لگی ہوئی تھی اور بال سر کے بالکل اوپر بندھے ہوئے تھے۔ ہیری کو دیکھتے ہی اس کی اُبلتی ہوئی آنکھیں اشتیاق بھرے انداز میں مزید باہر نکلتی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ وہ سیدھی اس کی طرف بڑھنے لگی۔ ہیری کے جماعتی ساتھی تجسس بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔لونا قریب آ کر گہری سانس لی اور بلا تکلف سلام دعا کے بغیر ہی بولنے لگی۔

''مجھے یقین ہے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' واقعی لوٹ آیا ہے اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ تم نے اس سے دُوبدو مقابلہ کیا تھا اور اس

سے بچ کر نکل آئے......''

''ار......ٹھیک ہے۔'' ہیری نے جلدی سے عجیب لہجے میں کہا۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ لونا اچانک ہی یہ سب کہہ دے گی۔ شاید وہ بوکھلا سا گیا تھا۔ لونا نے کانوں میں بالیوں کی جگہ پر نارنجی رنگ کی گاجریں لٹکا رکھی تھیں جو خاصی عجیب دکھائی دے رہی تھیں۔ یوں لگتا تھا کہ پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن کا دھیان بھی اس کے کانوں کی طرف مبذول ہو چکا تھا کیونکہ وہ اب اس کے کانوں کی طرف اشارہ کر کے ہنس رہی تھیں۔

''تم ہنس سکتی ہو......'' لونا نے اچانک ان کی طرف گردن گھماتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز کافی بلند ہوگئی تھی۔ لونا کو ایسا لگا تھا کہ پاورتی اور لیونڈر اس کے کانوں کی عجیب بالیوں کے بجائے اس کی باتوں کا تمسخر اُڑا رہی تھیں۔ وہ تلخی سے بولی۔ ''مگر لوگوں کا یہ بھی دعویٰ رہا تھا کہ بلبورنگ ہیم ڈنگر یا چڑ مڑے سینگوں والے نار کیک جیسی کوئی چیزیں ہوتی ہی نہیں......''

''اور اُن کا دعویٰ سچا ہی تھا ہے نا؟'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔ ''بلبورنگ ہیم ڈنگر یا چڑ مڑے سینگوں والے نار کیک جیسی چیزیں ہوتی ہی نہیں......''

لونا نے اس کی طرف قہر آلود نظروں سے گھور کر دیکھا اور بنا کچھ کہے خاموشی سے چل دی۔ وہ عجیب سے انداز سے چل رہی تھی کہ اس کے کانوں میں لٹکتی ہوئی گاجریں اِدھر اُدھر لہرا رہی تھیں۔ یہ منظر دیکھ کر اب صرف پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن ہی نہیں کلاس کے باقی طلباء بھی ہنس رہے تھے۔

''تم اُن لوگوں کو تنگ کیوں کرتی ہو جو میری باتوں پر یقین کرتے ہیں؟'' ہیری نے گرین ہاؤس کے دروازے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے ہرمائنی سے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ خدا کیلئے ہیری!......تمہیں اس سے بہتر ہم نوا میسر ہو سکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے سر جھلاتے ہوئے کہا۔ ''جینی نے مجھے اس کے بارے میں کافی کچھ بتا دیا ہے، ایسا لگتا ہے کہ وہ صرف انہی چیزوں پر اعتقاد رکھتی ہے جن کا اس دُنیا میں کوئی وجود نہیں ہے۔ ایسی مخبوط الحواس لڑکی سے اور امید بھی کیا کی جا سکتی ہے؟ جس کے والد 'حیلہ سخن' نامی ہفت روزہ شائع کرتے ہوں۔''

ہیری کا دھیان خود بخود ان پنکھ والے خطرناک گھوڑوں کی طرف چلا گیا، جنہیں اس نے ہوگورٹس آتے ہوئے دیکھا تھا۔ لونا نے اسے بتایا تھا کہ وہ بھی انہیں بخوبی دیکھ سکتی تھی۔ جانے کیوں اس کا اعتماد ڈگمگانے لگا۔ تو کیا وہ جھوٹ بول رہی تھی؟ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس بارے میں مزید گہرائی میں جا کر سوچ پاتا......ارنی میکملن اس کے پاس چلا آیا۔

''پوٹر! میں تمہیں یہ باور کرانا چاہتا ہوں......'' اس کی آواز کافی بلند اور اعتماد بھری تھی۔ ''صرف عجیب اجنبی ہی تمہاری حمایت نہیں کرتے بلکہ میں بھی تمہاری کہی ہوئی ہر بات پر سو فیصد یقین کرتا ہوں۔ میرا گھرانا ہمیشہ ڈمبل ڈور کے ساتھ تھا اور...... میں بھی ہوں!''

''ار...... میں تمہارا مشکور ہوں...... ارنئ!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ وہ کسی قدر مخمصے کا شکار تھا لیکن اس کے دل میں انجانی سی خوشی پھوٹ گئی تھی۔ ارنئ اس قسم کی صورتحال میں کچھ بڑبولا تو ثابت ہوسکتا تھا لیکن ہیری کی طبیعت پر چھائی ہوئی کسلمندی اس انتہا کو چھور رہی تھی کہ وہ ایسے فرد کی حمایت پا کر خوش ہو جاتا جس کے کانوں میں گاجریں نہ لٹک رہی ہوتیں۔ ارنئ کے الفاظ سن کر لیونڈر براؤن کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوگئی۔ جب ہیری رون اور ہرمائنی سے بات کرنے کیلئے گھوما تو اسے سمیس کے چہرے کے تاثرات دکھائی دے گئے جو کافی سرکش اور مخمصے کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔

کسی کو بھی یہ دیکھ کر حیرت نہیں ہوئی کہ پروفیسر سپراؤٹ نے اوڈبلیوایل کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے اپنی کلاس کا آغاز کیا تھا۔ ہیری کے من میں یہ تمنا مچل کر رہ گئی کہ کاش اساتذہ یہ یکساں طرز کی وضاحت کرنا اب بند کر دیں۔ اس کا دل بیٹھنے لگتا جب بھی وہ یہ یاد کرتا کہ اسے ابھی کتنا ڈھیر سارا ہوم ورک کرنا ہے؟ ہوم ورک کا خیال آتے ہی اس کے پیٹ میں عجیب سی کھلبلی سی مچ جاتی تھی۔ یہ ہلچل اس وقت تو قابو سے باہر ہونے لگی جب پروفیسر سپراؤٹ نے کلاس کے آخر میں انہیں ہوم ورک کے طور پر ایک طویل مقالہ لکھنے کی ہدایت کی۔ جب گری فنڈر کے طلباء وطالبات ڈیڑھ گھنٹے کی مشقت بھری کلاس سے فارغ ہوکر سکول کی طرف روانہ ہوئے تو وہ بے حد تھکے ہوئے تھے اور ان کے کپڑوں میں سے ڈریگن کے گوبر کی بدبو پھوٹ رہی تھی جو کہ پروفیسر سپراؤٹ کی پسندیدہ کھاد تھی...... ان میں سے کوئی زیادہ بات چیت نہیں کر رہا تھا۔ یہ ایک اور طویل دن ثابت ہوا تھا۔

ہیری کو اس وقت شدید بھوک لگی ہوئی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ کھانا کھانے کے بعد پانچ بجے اس کی سزا کا دورانیہ شروع ہونا ہے، جس کیلئے اسے پروفیسر امبریج کے پاس جانا تھا، اس لئے وہ بستہ رکھنے کیلئے گری فنڈر کے ہال کی طرف جانے کے بجائے سیدھا بڑے ہال میں آ گیا۔ وہ اچھی طرح ڈنر کرنا چاہتا تھا تاکہ بھرے ہوئے پیٹ کے ساتھ ہی سزا کا سامنا کر پائے جو امبریج نے اس کیلئے تجویز کر رکھی تھی۔ بہرحال، وہ ابھی بڑے ہال کے صدر دروازے پر ہی پہنچا تھا کہ اسے ایک تیز اور غصے بھری آواز سنائی دی......

''او پوٹر......!''

''اب کیا ہوگیا؟'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں بڑبڑا کر کہا اور پھر مڑ کر آواز کی سمت میں دیکھا۔ اسے سامنے انجلینا جانسن کا چہرہ دکھائی دیا جو کافی ناراض اور بگڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا

''میں بتاتی ہوں کہ کیا ہوا؟'' اس نے تلخی سے کہا اور وہ سیدھا اس کے پاس چلی آئی۔ اس نے ہیری کے سینے میں اپنی انگلی گھساتے ہوئے دانت پیس کر بولی۔ ''تم نے ایسا کیوں کیا کہ تمہیں جمعے کو پانچ بجے سزا کاٹنے کیلئے جانا پڑا......؟''

''کیا مطلب......؟'' ہیری گڑبڑا سا گیا پھر جیسے اسے کچھ یاد آ گیا تھا۔ ''اوہ ہاں! راکھے کیلئے آزمائشی مشقیں......؟''

''شکر ہے کہ تمہیں یہ یاد آ گیا......'' انجلینا غرا کر دہاڑی۔ ''کیا میں نے تمہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ میں پوری ٹیم کے ساتھ مشقیں کرنا چاہتی ہوں اور ایسے راکھے کو ٹیم میں منتخب کرنا چاہتی ہوں جس کی پوری ٹیم کے ساتھ ہم آہنگی ہو پائے؟ کیا میں نے تمہیں اس بارے

میں بھی باخبر نہیں کیا تھا کہ میں خاص طور پر کیوڈچ کے میدان کو بک کر چکی ہوں؟ اور تم نے اپنے تئیں یہ فیصلہ کر لیا کہ تم وہاں ان آزمائشی مشقوں میں ہمارے ساتھ نہیں رہو گے......''

''دیکھو! یہ فیصلہ میں نے خود نہیں لیا ہے......'' ہیری اس کی الزام تراشی کو برداشت نہیں کر پایا تھا۔ ''مجھے اس امبرتج چڑیل نے محض اس لئے سزا دی ہے کہ میں نے سب کے سامنے 'تم جانتی ہو کون؟' کے بارے میں سچائی بتا دی تھی......''

''تو پھر اب تم اس کے پاس جا کر یہ کہہ دو کہ وہ تمہاری جمعے کی سزا کو ختم کر دے......'' انجلینا نے خونخوار لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''اور کان کھول کر سن لو کہ مجھے قطعاً پرواہ نہیں ہے کہ تم یہ سب کیسے کرتے ہو؟ البتہ اگر تم چاہو تو اسے یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ 'تم جانتے ہو کون؟' صرف تمہارے دماغ کا وہم ہے......بس اس بات کو یقینی بنا لینا کہ بروقت تم میدان میں موجود ہو......!''

وہ کسی قسم کا جواب سنے بغیر ہی پلٹ گئی اور دھڑ دھڑاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

''میرا خیال ہے کہ......'' ہیری نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جب وہ بڑے ہال میں داخل ہو رہے تھے۔ ''ہمیں سنجیدگی سے پیڈل میئر یونائیٹڈ ٹیم سے یہ تصدیق کروا لینا چاہئے کہ کہیں اولیور وُڈ کسی تربیتی مرحلے میں مارا تو نہیں گیا کیونکہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس کی رُوح انجلینا میں گھس گئی ہے......''

گری فنڈر کی میز پر نشست سنبھالتے ہوئے رون نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ ''تمہارے خیال سے اس بات کا کتنا امکان ہے کہ امبرتج تمہیں جمعہ کے دن سزا نہیں دے گی؟''

''صفر سے بھی کم......'' ہیری نے اُداسی بھرے انداز میں کہا اور اپنی پلیٹ میں آلو کے چپس ڈالنے لگا۔ ''پھر بھی مجھے اپنی سی کوشش تو کرنا ہی ہوگی، ہے نا؟ میں اس کے بدلے میں مزید دو دن کی سزا کاٹنے کی پیشکش بھی کروں گا یا پھر ایسی ہی کوئی اور تجویز اس کے سامنے رکھوں گا......'' اس نے منہ کا نوالہ نگلتے ہوئے اپنی بات کو بڑھایا۔ ''مجھے امید ہے کہ وہ آج رات کو سزا کیلئے زیادہ دیر تک نہیں روکیں گی۔ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ ہمیں تین مقالے لکھنا ہیں، پروفیسر میک گونا گل کے دیئے ہوئے جادوئی کلمے کی مشق بھی کرنا ہے، فلٹ وک کے دیئے جادوئی کلمات کی دہرائی کرنا ہے، برط شجر کے خاکہ نگاری کو پورا کرنا ہے اور پروفیسر ٹراؤلینی کے دیئے ہوئے خوابوں کی تعبیر کی ڈائری کو بھی شروع کرنا ہے......''

رون نے گہری آہ بھری اور پھر کسی نامعلوم خیال کے باعث چھت کی طرف گھورنے لگا۔

''لگتا ہے کہ بارش بھی ہونے والی ہے......''

''بارش کا ہمارے ہوم ورک سے کیا تعلق؟'' ہرمائنی نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں......'' رون نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کہا البتہ اس کے کان سرخ ہو گئے تھے۔

پانچ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے جب ہیری نے ان دونوں سے رخصت لی اور تیسری منزل کی طرف چل پڑا جہاں پروفیسر

امبرتج کا دفتر موجود تھا۔ جب اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو جواب میں چاشنی بھری میٹھی آواز سنائی دی۔ ''اندر چلے آؤ.....'' وہ محتاط انداز میں دفتر میں داخل ہوا اور پھر دفتر کے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

وہ پہلے تعینات تینوں پروفیسروں کے زمانے میں اس دفتر میں آچکا تھا۔ جب گلڈرائے لاک ہارٹ یہاں پروفیسر ہوا کرتے تھے تو یہاں پران کی مسکراتی ہوئی تصویروں کے سینکڑوں فریم دیواروں پر سجے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ اس کا امکان بھی کافی زیادہ تھا کہ یہاں پر آپ کو کسی پنجرے میں یا ٹب میں کوئی دلچسپ شیطانی جاندار دکھائی دے جائے۔ نقلی میڈ آئی موڈی کے دور میں یہاں بہت سارے عجیب وغریب آلات رکھے ہوئے تھے جو غلط کاموں اور تاریک جادو کے استعمال کو پکڑنے کے کام آتے تھے......

بہرحال، اب یہ دفتر بالکل پہچانا نہیں جا رہا تھا۔ ہر جگہ جالی دار غلاف اور کپڑے سے ڈھکی ہوئی تھی۔ کئی گلدانوں میں پھول سجے ہوئے تھے جو سوکھ چکے تھے۔ ایک دیوار آرائشی پلیٹوں سے بھری ہوئی تھی جس میں ہر ایک پلیٹ پر بلی کے بڑے سے رنگ برنگے بلونگڑوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں، جن کے گلے میں ایک ہی قسم کا پٹہ پڑا ہوا تھا۔ یہ سب اتنا عجیب دکھائی دے رہا تھا کہ ہیری حیرت میں ڈوبا انہیں دیکھتا رہ گیا۔ جب پروفیسر امبرتج کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ چونک پڑا۔

''شام بخیر مسٹر پوٹر......''

ہیری نے جلدی سے چاروں طرف نظریں گھمائیں، اس کی توجہ ان کی طرف پہلے محض اسی لئے نہیں گئی تھی کیونکہ وہ پھولوں والا چوغہ پہنے ہوئے تھیں جو ان کی عقبی میز پر بچھے میز پوش سے کافی ہم آہنگ تھا۔

''شام بخیر پروفیسر امبرتج!'' ہیری نے کڑکتی ہوئی آواز میں کہا۔

''بیٹھ جاؤ......'' انہوں نے کہا اور ایک چھوٹی میز کی طرف اشارہ کیا جس پر جالی دار میز پوش بچھا ہوا تھا۔ میز کے پاس ہی ایک سیدھی کمر والی کرسی بھی موجود تھی۔ میز پر ایک پنکھ والا قلم اور سادہ چرمئی کاغذ رکھا ہوا تھا۔ یہ تو عیاں تھا کہ وہ اسی کا انتظار کر رہی تھیں۔

''ار!'' ہیری نے اپنی جگہ سے حرکت کئے بغیر کہا۔ ''پروفیسر امبرتج!......اس سے پہلے کہ ہم شروع کریں...... میں...... میں آپ سے ایک......ایک مہربانی چاہتا ہوں۔''

ان کی پھیلی ہوئی آنکھیں کسی قدر سکڑ سی گئیں۔

''ہاں......بولو!''

''دراصل میں...... میں گری فنڈر کیوڈچ ٹیم میں شامل ہوں۔ مجھے جمعہ کی شام پانچ بجے نئے راکھے کی آزمائشی مشقوں میں شامل ہونا ہے اور میں...... میں چاہ رہا تھا کہ اگر آپ مجھے اس دن کیلئے رخصت دیدیں تو میں اس کے بدلے کسی اور دن سزا کاٹ لوں گا......''

بات پوری ہونے سے پہلے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

''اوہ......نہیں!'' پروفیسر امبریج نے جلدی سے کہا۔ وہ اتنا کھل کر مسکرائیں تھیں جیسے انہوں نے ابھی ابھی کوئی ذائقے دار مکھی نگل لی ہو۔ ''نہیں نہیں نہیں مسٹر پوٹر!...... تمہیں من گھڑت، خطرناک اور سستی شہرت حاصل کرنے والی ان کہانیوں کے سنانے کیلئے سزا دی جارہی ہے اور یاد رکھو کہ سزا ملزم کے خواہش کے لحاظ سے تبدیل نہیں کی جاتی ہے۔ تم کل پانچ بجے یہاں آؤ گے اور پرسوں بھی اور جمعہ کی شام کو بھی......تم طے شدہ سزا کو اسی ترتیب سے ہی کاٹو گے۔ یہ بہت عمدہ بات رہے گی کہ تمہیں کوئی ایسا کام چھوڑنا پڑے جسے تم پوری دل جمعی سے کرنا چاہتے ہو۔ اس سے تمہیں وہ سبق سکھانے میں آسانی رہے گی جو میں تمہیں سکھانے کی کوشش کر رہی ہوں۔''

ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کے دماغ میں خون ابلنے لگا ہو اور اس کے کانوں میں اس کی زوردار آوازیں گونج رہی ہوں۔ 'وہ من گھڑت، خطرناک اور سستی شہرت پانے کیلئے کہانیاں سنا رہا ہے، اچھا......!'

پروفیسر امبریج ایک طرف سر جھکائے اسے بغور دیکھتی رہیں اور اب بھی وہ کھل کر مسکرا رہی تھیں۔ جیسے انہیں معلوم ہو کہ وہ کیا سوچ رہا ہے اور یہ انتظار کر رہی ہوں کہ وہ کب دوبارہ چیخنے چلانے لگے گا؟ کافی شدید کوشش کے بعد ہیری نے ان کے چہرے سے اپنی نظریں ہٹائیں اور اپنا بستہ اتار کر ایک طرف پٹختے ہوئے کرسی پر جا بیٹھا۔

''دیکھا!'' امبریج نے رس بھرے لہجے میں کہا۔ ''ہم ابھی سے اپنے غصے پر قابو پانا سیکھ گئے ہیں۔ ہے نا!......مسٹر پوٹر! تمہیں کچھ سطریں لکھنا ہوں گی۔'' ہیری اپنا بستہ کھولنے کیلئے ابھی نیچے جھکا ہی تھا کہ پروفیسر امبریج کی آواز نے اسے روک دیا۔ ''نہیں مسٹر پوٹر! اپنی قلم سے نہیں، میری ایک خاص قلم سے لکھو گے...... یہ لو!''

انہوں نے ہیری کو ایک لمبی، پتلی اور سیاہ رنگ کی قلم تھما دی جس کی نوک بے حد نوکیلی دکھائی دے رہی تھی۔

''میں چاہتی ہوں کہ تم لکھو کہ مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔

''کتنی بار......؟'' ہیری نے خوش اخلاقی کی پروقار نقل اتارتے ہوئے پوچھا۔

''اوہ! جب تم کہ یہ سبق تمہاری رگ رگ کے اندر نہ دوڑنے لگے۔'' امبریج نے مٹھاس بھرے لہجے میں کہا۔ ''چلو اب شروع ہو جاؤ......''

وہ میز کے پیچھے اپنی نشست پر بیٹھ گئیں اور میز پر بکھرے چرمئی کاغذوں کے ڈھیر پر جھک گئیں، جنہیں دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا کہ وہ طلباء کے لکھے مقالوں کی جانچ کر رہی ہوں گی۔ ہیری نے نوکیلی سیاہ قلم اُٹھالی۔ تب جا کر اسے احساس ہوا کہ وہاں کوئی چیز موجود نہیں تھی۔

''آپ نے مجھے سیاہی تو دی ہی نہیں پروفیسر!'' اس نے جلدی سے کہا۔

''اوہ تمہیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔'' پروفیسر امبریج نے کہا۔ ان کی آواز میں عجیب ہی ہنسی کی ہلکی سی آمیزش جھلک رہی

تھی۔

ہیری نے قلم خالی چرمئی کاغذ پر رکھی اور لکھنے لگا۔ 'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔'

اس کے منہ سے اچانک ایک درد بھری کراہ نکل گئی۔اس کے چرمئی کاغذ پر جو لفظ نمودار ہوئے تھے وہ سرخ سیاہی میں چمک رہے تھے۔اسی لمحے وہ الفاظ ہیری کے دائیں ہاتھ کی پشت پر بھی نمودار ہو گئے اور اس کی جلد میں منقش ہو گئے جیسے تیز دھار چاقو کے ساتھ انہیں جلد کر کھدوا دیا گیا ہو۔ بہرحال، جب وہ اپنے منقش ہاتھ کی جلد کو گھور رہا تھا تو کچھ ہی پل میں جلد بالکل ٹھیک ہوگئی اور وہ جگہ پہلے جیسی دکھائی دینے لگی۔ حالانکہ جلد کا وہ حصہ کسی قدر سرخ ہو چکا تھا لیکن وہ حصہ ہموار ہی تھا۔ ہیری نے امبریج کی طرف دیکھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھیں اور ان کا چوڑا مینڈک جیسا منہ پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہاں! کچھ کہنا چاہتے ہو؟''

''کچھ نہیں......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

اس نے چرمئی کاغذ کی طرف دیکھا اور ایک بار پھر اس پر قلم رکھ کر لکھنا شروع کیا۔ 'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔' ایک بار پھر اس کے ہاتھ کی پشت پر شدید درد کا احساس ہوا۔ ایک بار پھر الفاظ اس کی جلد پر نمودار ہوئے اور کچھ پل بعد دوبارہ غائب ہوگئے۔ یہی سلسلہ چلتا رہا۔ بار بار ہیری چرمئی کاغذ پر الفاظ لکھتا رہا اور درد کا احساس بڑھتا رہا۔ جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ چرمئی کاغذ پر دکھائی دینے والے الفاظ وہ سیاہی سے نہیں بلکہ اپنے ہی خون سے لکھ رہا تھا۔ بار بار الفاظ اس کے ہاتھ کی پشت پر مٹ جانے والے زخم بناتے رہے اور پشت میں جلن اور تکلیف کو بڑھاتے رہے۔ جب وہ چرمئی کاغذ پر قلم چلاتا تو یہ سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو جاتا تھا۔

امبریج کی کھڑکی کے دوسری طرف تاریکی کی گہری چادر پھیل چکی تھی۔ ہیری نے یہ نہیں پوچھا کہ اسے جانے کی اجازت کب ملے گی؟ اس نے اپنی گھڑی کی طرف بھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ امبریج اسے کمزور دیکھنا چاہتی ہے اور وہ کوئی کمزوری اسے دکھانے پر بالکل آمادہ نہیں تھا۔ بے شک اسے تمام رات یہیں بیٹھ کر اپنے ہاتھ کی پشت کو مسلسل زخمی کرتے رہنا پڑے۔

''یہاں آؤ......'' انہوں نے کہا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہوں نے کئی گھنٹوں بعد یہ جملہ کہا ہو۔ وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا ہاتھ شدید درد کر رہا تھا۔ جلن کی ٹیسیں اسے اذیت دے رہی تھیں۔ جب اس نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تو اسے دکھائی دیا کہ ہاتھ کا زخم تو مندمل ہو چکا تھا مگر وہاں کی جلد بالکل سرخ ہو چکی تھی۔

''ہاتھ بڑھاؤ......'' انہوں نے کہا۔

ہیری نے اپنا ہاتھ آگے پھیلا دیا۔ انہوں نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کو جائزہ لیا۔ ہیری کے جسم میں کپکپی کی لہر تھرا اُٹھی جب انہوں نے ہاتھ کو اپنی موٹی، بھدی اور گانٹھ دار انگلیوں سے چھوا، جن پر وہ کئی بدصورت انگوٹھیاں پہنے ہوئے تھیں۔

''چچ چچ چچ......ایسا لگتا ہے کہ ابھی سبق زیادہ گہرائی تک نہیں پہنچ پایا ہے۔'' انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''خیر کوئی بات نہیں!

ہم کل شام دوبارہ کوشش کریں گے،ٹھیک ہے نا!اب تم جا سکتے ہو......''

ہیری خاموشی کے ساتھ امبریج کے دفتر سے باہر نکلا۔سکول اب بالکل سنسان ہو چکا تھا۔یقینی طور پر آدھی رات سے زیادہ وقت ہو چکا ہوگا۔وہ آہستگی سے راہداری میں چلتا رہا۔جب وہ اگلا موڑ مڑا اور اسے اس بات کا پورا یقین ہو گیا کہ امبریج کو اس کے بھاگتے قدموں کی آواز سنائی نہیں دے گی تو اس نے پوری قوت سے دوڑ لگا دی......

☆☆☆☆

اس کے پاس غیبی جادوئی کلمات کی مشق کرنے کا وقت نہیں تھا۔اس نے اپنی خوابوں کی ڈائری میں ایک بھی لفظ نہیں لکھا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے نہ تو برطِ شجر کا خاکہ بنایا تھا اور نہ ہی کوئی مقالہ لکھا تھا۔اگلی صبح اس نے ناشتہ بھی صرف اس لئے نہیں کیا کہ وہ علم جوتش کی کلاس میں جانے سے پہلے دو ایک من گھڑت خواب ڈائری میں لکھ سکے جو ان کی صبح کی پہلی کلاس تھی۔اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اجڑے بکھرے بالوں والے حلیے میں رون بھی کچھ ایسا ہی کرتا ہوا دکھائی دیا۔

''تم نے یہ کام کل رات کو کیوں نہیں مکمل کیا؟'' ہیری نے حیرانگی سے سوال کیا۔جب رون کسی من گھڑت خواب کی تلاش میں گری فنڈر ہال کے چاروں طرف اپنی نظریں دوڑا رہا تھا۔رات کو جب ہیری کمرے میں واپس لوٹا تھا تو رون گہری نیند کے مزے لیتا ہوا دکھائی دیا تھا۔رون نے بڑبڑا کر جواب دیا۔''وہ کوئی دوسرا کام......کر رہا تھا۔'' پھر وہ اپنے چرمئی کاغذ پر جھک گیا اور کچھ الفاظ لکھنے لگا۔

''ہاں! یہ کافی رہے گا۔''اس نے اپنی ڈائری کو زور سے بند کرتے ہوئے کہا۔''میں نے لکھا کہ میں نے نئے جوتوں کی خریداری کا خواب دیکھا ہے۔وہ اس خواب کی کوئی ڈراؤنی اور عجیب تعبیر نہیں کر پائے گی ہے نا؟''

وہ دونوں تیز قدموں سے بھاگتے ہوئے شمالی مینار کی طرف بڑھ گئے۔

''امبریج کی سزا کیسی رہی؟انہوں نے تم سے کیا کروایا؟''

''چند سطریں لکھوائیں!'' ہیری کسی قدر جھجکتے ہوئے بولا۔

''یہ تو زیادہ برا نہیں رہا ہوگا، ہے نا؟'' رون نے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے مختصراً کہا۔

رون نے ہمدردانہ انداز میں آہ بھری۔

ہیری کیلئے یہ ایک اور برا دن ثابت ہوا تھا۔یہ تبدیلی ہیئت کی کلاس میں اس کے سب سے برے دنوں میں سے ایک تھا کیونکہ اس نے غیبی جادوئی کلمات کی رتی بھر بھی مشق نہیں کی تھی۔اس نے دوپہر کے کھانے کے ایک گھنٹے کے دوران بمشکل برطِ شجر کا خاکہ مکمل کیا۔اس کے اعضاء کی نشاندہی کی۔اس دوران پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر سپراؤٹ اور پروفیسر غروبلی پلانک نے اسے نیا

ڈھیر سارا ہوم ورک دے دیا تھا۔ اسے اس ہوم ورک کے اس شام کو مکمل ہونے کی قطعی امید نہیں تھی کیونکہ شام کو اسے پروفیسر امبریج کے پاس سزا کاٹنے کیلئے بھی تو جانا تھا۔ اس سب مشکلات کے اوپر ایک اور مشکل انجلینا جانسن کی شکل میں بھی موجود تھی جس نے ایک بار پھر کھانے کے وقت پر اس پر یلغار کر دی تھی۔ وہ دندناتی ہوئی اس کے سر پر سوار ہو گئی۔

جب اسے یہ معلوم ہوا کہ وہ جمعہ کی شام کو راکھے کی آزمائشی مشقوں میں شامل نہیں ہو پائے گا تو اس نے ہیری کو واشگاف الفاظ میں بتا دیا کہ اس کی سوچ کا انداز بالکل مثبت نہیں ہے۔ ٹیم کے سب کھلاڑیوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ کیوڈچ کی مشقوں کو اپنے دیگر امور سے بالا اہمیت دیں گے۔

جب وہ دور چلی گئی تو ہیری چلا کر بولا۔ ''مجھے یہی تو سزا ملی ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ میں کیوڈچ کھیلنا پسند کروں گا یا پھر اس بدصورت مینڈک جیسی بڑھیا کے ساتھ کمرے میں بند ہونا پسند کروں گا؟''

''لطف کی بات تو یہ ہے کہ تمہیں محض چند سطریں ہی لکھنا ہیں۔'' ہرمائنی نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ جب ہیری نے اپنی نشست پر دوبارہ بیٹھ چکا تھا۔ وہ اب اپنے قورمے اور گردوں کے سالن کو ٹکٹکی باندھے گھور رہا تھا جو اب کچھ زیادہ ذائقے دار نہیں لگ رہے تھے۔ ''دیکھو! یہ تو کچھ زیادہ بری سزا نہیں ہے......''

ہیری نے اپنا منہ کھولا اور پھر جھٹکے سے دوبارہ بند کر لیا۔ اس نے سر ہلا کر اثبات میں اشارہ کیا۔ اسے دراصل یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ وہ رون اور ہرمائنی کو امبریج کے کمرے میں ہونے والی واردات کیوں نہیں بتانا چاہ رہا تھا۔ وہ تو صرف اتنا جانتا تھا کہ وہ ان کے چہروں پر دہشت کی جھلک بالکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ اس سے صورتحال مزید بگڑ سکتی تھی اور اس کا سامنا کرنے میں اسے شدید مشکلات سے دوچار ہونا پڑ سکتا تھا۔ اسے کسی قدر یہ بھی احساس تھا کہ یہ اس کا اور امبریج کا ذاتی معاملہ تھا۔ یہ ان دونوں کی برداشت کی جنگ تھی اور وہ انہیں یہ سننے کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا کہ اس نے اس ضمن میں دوسروں سے شکایت کی تھی۔

''مجھے تو یقین نہیں ہوتا ہے کہ ہمیں اتنا سارا ہوم ورک ملا ہے؟'' رون نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے کل رات اسے مکمل کیوں نہیں کیا؟'' ہرمائنی نے اس سے پوچھا۔ ''ویسے تم کل رات تھے کہاں؟''

''مم...... میں ذرا ٹہلنے نکل گیا تھا......'' رون نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

ہیری کو فوراً احساس ہو گیا کہ وہ اس میدان میں تنہا نہیں جو کچھ چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔

☆☆☆☆

دوسری سزا بھی پہلی سزا جتنی ہی اذیت ناک تھی۔ جب ہیری کے ہاتھ کی پشت کی جلد کم وقت میں سرخ ہو گئی تو ہیری کو ایسا لگا کہ اب چند پلوں کے بعد اس کی جلد دوبارہ ٹھیک نہیں ہو پائے گی۔ جلد ہی اس کے ہاتھ میں ہمیشہ کیلئے گہرا زخم بن جائے گا اور شاید تب جا کر امبریج کو راحت ملے گی۔ بہر حال اس نے اپنے منہ سے درد بھری ایک بھی آہ نہیں نکلنے دی اور دفتر میں داخل ہونے سے

لے کر آدھی رات تک دفتر میں سے نکلنے تک اس نے شام بخیر اور شب بخیر کے درمیان ایک بھی لفظ بھی نہیں بولا تھا۔

بہرحال اس کے ہوم ورک کی صورتحال بہت زیادہ نازک ہو چکی تھی۔ جب وہ گری فنڈر کے ہال میں واپس لوٹا تو شدید تھکان کے باوجود وہ اپنے پلنگ پر سونے کیلئے نہیں گیا بلکہ اس نے اپنی کتابیں کھولیں اور سنیپ کا حجر القمر کے خواص والا مقالہ لکھنے لگا۔ مقالہ مکمل ہوتے ہوتے ڈھائی بج گئے تھے۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس نے کافی ناقص مقالہ لکھا تھا لیکن وہ اس ضمن میں کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر وہ سنیپ کی کلاس میں مقالہ پیش کرنے میں ناکام رہا تو سنیپ اسے کسی طور بھی نہیں بخشیں گے اور یقینی سزا دیں گے۔ اس کے بعد اس نے پروفیسر میک گوناگل کے دیئے ہوئے سوالوں کے جوابات سے بھی ایک چرمئی کاغذ سیاہ کر ڈالا۔ اس کے بعد اس نے پروفیسر غروبلی پلانک کے ہوم ورک کو بمشکل پورا کیا کہ برطِ شجر کی عمدہ طریقے سے دیکھ بھال کیسے کی جائے؟ پھر وہ تھکن سے چور اپنے بستر کی طرف چل دیا۔ وہ کپڑے بدلے بغیر ہی بستر پر ڈھیر ہو گیا اور فوراً اس کی بوجھل آنکھیں نیند کے گہرے خمار میں ڈوب گئیں۔

☆☆☆☆

جمعرات کا پورا دن تھکاوٹ کے گرد و غبار کی نظر ہو گیا۔ رون بھی بے خوابی کے عالم دکھائی دیتا رہا حالانکہ ہیری کو اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آ پا رہی تھی۔ ہیری کی تیسری سزا بھی گذشتہ سزاؤں کی مانند ہی کٹی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ دو گھنٹے بعد بھی اس کے ہاتھ کی پشت پر منقش جملہ 'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے' مٹ نہیں پایا تھا بلکہ وہاں پر یوں نمایاں دکھائی دیتا رہا جیسے اسے تازہ تازہ کھودا گیا ہو۔ اب تو جملے کے گرد خون کی بوندیں بھی جھلملانے لگی تھیں۔ نوکیلے قلم کے رُکنے پر پروفیسر امبریج نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔

''اوہ!......'' انہوں نے آہستگی سے کہا جب وہ اپنی نشست سے اُٹھ کر اس کے پاس آئیں اور اس کے ہاتھ کا جائزہ لینے لگیں۔

''یہ کافی عمدہ ہے......اس سے تمہیں یقیناً ہمیشہ یاد رہے گا، ہے نا؟ آج رات کیلئے اتنا ہی کافی ہے......اب تم جا سکتے ہو۔''

''کیا مجھے کل دوبارہ آنا ہو گا؟'' ہیری نے اپنا بستہ اپنے سوجے ہوئے دائیں ہاتھ کے بجائے بائیں ہاتھ سے پکڑ کر بائیں کندھے پر ڈالتے ہوئے دریافت کیا۔

''ہاں بالکل......'' پروفیسر امبریج نے پہلے جتنی چوڑی مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! میرا خیال ہے کہ ایک اور شام کی مصروفیت سے سبق تھوڑا گہرائی تک پہنچ جائے گا۔''

ہیری نے پہلے کبھی نہیں یہ سوچا تھا کہ دُنیا میں کسی اور استاد سے وہ سنیپ سے زیادہ بڑھ کر نفرت کر سکتا ہے لیکن گری فنڈر کی طرف واپس لوٹتے ہوئے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ اسے سنیپ کا ایک بھرپور متبادل مل چکا ہے۔ اس نے ساتویں منزل کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سوچا کہ وہ بے حد بری استاد ہیں......وہ بے حد کھڑوس استاد ہیں......انتہائی بد دماغ اور چڑیل بڑھیا کھوسٹ......

''رون تم......؟''

وہ سیڑھیوں سے اوپر پہنچ کر جونہی دائیں جانب مڑا تو وہ سامنے موجود رون سے ٹکراتے ٹکراتے بمشکل بچا جو اپنے بہاری ڈنڈے کے ہمراہ لمبے لیک لین کے مجسمے کے عقب میں چھپا ہوا تھا۔ ہیری کو دیکھتے ہی وہ بوکھلا کر اچھل پڑا اور ہڑبڑاہٹ کے ساتھ اپنے بہاری ڈنڈے کو پیٹھ کے پیچھے چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگا......

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' ہیری نے متحیر لہجے میں پوچھا۔

''ار...... کچھ نہیں مگر تم یہاں کیسے؟'' رون نے خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

ہیری نے اس کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔

''تم مجھے تو بتا ہی سکتے ہو۔ تم یہاں پر کیوں چھپ رہے ہو؟''

''اگر تم واقعی حقیقت جاننا چاہتے ہو تو میں...... میں فریڈ اور جارج سے چھپ رہا ہوں۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''وہ پہلے سال کے کچھ بچوں کو لے کر ابھی یہاں سے گئے ہیں۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ وہ دوبارہ ان کر کسی قسم کا تجربہ کر رہے ہوں گے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ یہ کام اب گری فنڈر ہال کے بجائے کہیں اور کر رہے ہیں۔ وہ کھلم کھلا تو یہ سب نہیں کر سکتے کیونکہ گری فنڈر ہال میں تو ہر مائنی موجود رہتی ہے......''

صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ بدحواسی کے عالم میں بولے جا رہا تھا۔

''لیکن جب تم یہاں اُڑ نہیں رہے ہو تو پھر تمہارے ہاتھ بہاری ڈنڈے کی موجودگی...... صاف صاف بتاؤ، تم کیا چھپا رہے ہو؟'' ہیری نے تنک کر سخت لہجے میں پوچھا۔

''اوہ...... ہاں...... میں...... چلو...... اچھا ٹھیک ہے۔'' رون نے آئیں بائیں شائیں کرتے ہوئے گہری سانس لی اور پھر دوبارہ بولا۔ ''ٹھیک ہے میں تمہیں بتا ہی دیتا ہوں مگر تم میری بات سن کر ہنسنا مت!......'' رون نے پراسرار لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کا رنگ تیزی سے سرخ ہونے لگا تھا۔ ''میں نے...... میں نے سوچا کہ جب میرے پاس ایک عمدہ بہاری ڈنڈا آ ہی چکا ہے تو کیوں نہ میں گری فنڈر کی ٹیم میں رکھا بننے کی کوشش کر کے دیکھ لوں...... بس یہی بات ہے، اب تم میری ہنسی اُڑاؤ......''

''مجھے یہ سب سن کر کوئی ہنسی نہیں آ رہی ہے۔'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ رون پلکیں جھپکا کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ ''اگر تم ٹیم میں شامل ہو جاتے ہو تو یہ نہایت عمدہ بات ہوگی۔ ویسے میں نے تمہیں کبھی رکھے کی صورت میں پہلے کھیلتے ہوئے نہیں دیکھا۔ کیا تم یہ ذمہ داری اچھی طرح سے نبھا لو گے......؟''

''کچھ زیادہ برا نہیں کھیلتا......'' رون نے جلدی سے کہا جسے ہیری کا ردعمل دیکھ کر بڑا سکون ملا تھا۔ ''گرمیوں کی چھٹیوں میں کیوڈچ کھیلتے ہوئے چارلی، فریڈ اور جارج مجھے ہمیشہ رکھے کی ذمہ داری ہی سونپتے تھے......''

''ہونہہ! تو تم آج شام کو مشق کرنے کیلئے گئے تھے؟''

''مشقیں تو میں منگل والے دن سے روزانہ شام کو کر رہا ہوں!......لیکن تنہا...... میں جادو کے ذریعے قواف کو اپنی طرف لڑھکانے کی کوشش کرر ہا ہوں لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ملے گا۔'' رون نے اپنی ندامت کو چھپاتے ہوئے بتایا۔ وہ کافی گھبرایا ہوا اور ہیجان میں مبتلا دکھائی دے رہا تھا۔'' جب میں آزمائشی مشقوں میں شامل ہوں گا تو میں جانتا ہوں کہ جارج اور فریڈ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جائیں گے۔ جب سے مجھے پری فیکٹ بنایا گیا ہے، اسی دن سے انہوں نے میرا مذاق اُڑانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رکھی۔''

''کاش اس وقت میں بھی میدان میں موجود ہوتا......'' ہیری نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ اب وہ دونوں ساتھ ساتھ گری فنڈر ہال کی طرف جا رہے تھے۔

''ہاں! کتنا اچھا ہوتا کہ تم وہاں موجود ہوتے...... ہیری! یہ تمہارے ہاتھ کی پشت پر کیا ہوا ہے؟'' رون نے اچانک پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

ہیری نے بے خیالی میں اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی ناک کھجائی تھی جو رون کو دکھائی دے گیا۔ ہیری نے جلدی سے ہاتھ چھپانے کی کوشش کی مگر اسے بھی اتنی ہی کامیابی مل پائی جتنی کہ رون کو اپنا بہاری ڈنڈا چھپانے میں ملی تھی۔

''یہ تو بس ایک خراش ہے اور کچھ بھی نہیں...... یہ تو......''

لیکن رون نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا اور اس کے ہاتھ کی پشت کو اپنی ناک کی اونچائی تک لا کر اس کا جائزہ لیا۔ کچھ دیر وہاں گہری خاموشی چھائی رہی۔ رون ہاتھ کی گہری سرخ جلد پر ابھرے ہوئے الفاظ کو گھور گھور کر دیکھتا رہا پھر جیسے اسے کچھ سمجھ آ گیا ہو، اس کے چہرے پر دہشت سی پھیل گئی اور اس نے گھبرا کر ہیری کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

''تم نے تو بتایا تھا کہ وہ صرف چند سطریں لکھوا رہی تھیں؟''

ہیری جھجکا...... چونکہ رون نے اسے اپنی سچائی بتا ڈالی تھی اس لئے اس نے بھی رون کو اپنی سچائی بتانے سے گریز نہیں کیا کہ وہ امبریج کے دفتر میں اتنے گھنٹے کیسے گزار رہا تھا؟

''بدصورت چڑیل بڑھیا!'' رون نے نفرت بھرے لہجے میں اپنے غصے کا اظہار کیا۔ وہ دونوں گری فنڈر ہال کے داخلی دروازے پر فربہ عورت کی قدآدم تصویر کے سامنے آ کر رُک گئے تھے جو اپنا سر فریم کی چوکھٹ سے ٹکائے نیند میں اونگھ رہی تھی۔'' میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ وہ یقیناً پاگل ہو چکی ہے۔ تم فوراً پروفیسر میک گوناگل کے پاس جاؤ......اس تشدد کی شکایت کرو......''

''نہیں!'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔'' میں اُنہیں یہ آگاہی نہیں دے سکتا کہ انہوں نے مجھے شکست دے دی ہے......''

''تمہیں شکست دے دی؟ میں کچھ سمجھا نہیں...... تم انہیں خود پر تشدد کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ تمہیں فوراً شکایت کرنا چاہئے......'' رون غصے سے بھنبھناتا ہوا بولا۔

''مجھے معلوم نہیں ہے کہ پروفیسر میک گوناگل اس معاملے میں کتنی دخل اندازی سے سکتی ہیں؟'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں خلا میں گھور رہی تھیں۔

''تو......تو پھر تمہیں ڈمبل ڈور کے پاس جانا چاہئے!''

''بالکل نہیں......'' ہیری نے صاف انکار کر دیا۔

''مگر کیوں نہیں......؟''

''اُن کے ذہن پر پہلے سے کافی بھاری بوجھ ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا لیکن یہ حقیقت نہیں تھی۔ وہ ڈمبل ڈور سے صرف اس لئے مدد نہیں مانگنا چاہتا تھا کہ انہوں نے جون سے لے کر اب تک اس سے بات چیت کرنا تک مناسب نہیں سمجھا تھا۔

''دیکھو! جو بھی ہو تمہیں ایک بار ان کے پاس ضرور جانا چاہئے......'' رون نے ابھی کہنا ہی شروع کیا تھا کہ فربہ عورت نے بیچ میں دخل دیتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی جو جانے کب اونگھ سے بیدار ہو گئی تھی اور انہیں خوابیدہ نگاہوں سے گھور رہی تھی۔ وہ چڑ کر غرائی۔ ''تم دونوں شناخت بتاؤ گے یا میں ساری رات تمہیں چخ چخ ختم ہونے کا انتظار کرتی رہوں گی......''

☆☆☆☆

جمعہ کی صبح بھی گذشتہ دنوں کی طرح اُداس، بوجھل اور نم آلود تھی۔ بڑے ہال میں داخل ہوتے ہوئے ہیری کی نظریں خود بخود اساتذہ کی میز کی طرف گھوم گئی تھیں حالانکہ اسے وہاں ہیگرڈ کی عدم موجودگی کی قوی امید تھی پھر بھی اس کے ذہن پر بھاری بوجھ سا محسوس ہوا۔ ہیری نے اس اذیت ناک خیال کو جھٹکنے کیلئے اپنے ذہن کو اُن سنجیدہ مشکلات کی موڑنے کی بھرپور کوشش کی۔ ہوم ورک کا انبار؛ جس کے ساتھ اس نے پوری قوت کے ساتھ نبٹنا تھا اور امبریج کے ساتھ ایک اور شام کی سزا ابھی کاٹنا تھی......

ہیری کو اس دن دو چیزوں سے کسی قدر تسلی ملی تھی۔ ایک تو یہ کہ ہفتے کا اختتام آن پہنچا تھا۔ دوسرا یہ کہ امبریج کے ساتھ سزا کا آخری دورانیہ کافی حد تک تکلیف دہ ثابت ہوگا مگر وہ ان کی کھلی کھڑکی سے کیوڈچ کے میدان کا نظارہ بھی کر سکے گا۔ اگر اس کی قسمت نے ساتھ دیا تو رون کی آزمائشی مشقیں بھی دیکھ پائے گا۔ یہ حقیقت تھی کہ بظاہر یہ امید کی ننھی کرنیں ہی تھی لیکن ہیری ہر اس چیز کو پوری اہمیت دے رہا تھا جو اس کے حوصلے اور قوت کو جلا بخش سکتی تھی۔ اس کے گرد پھیلے ہوئے گھپ اندھیرے میں روشنی بن کر اسے آگے کی راہ دکھا سکتی تھی۔ ہوگورٹس میں پہلی سہ ماہی کا پہلا ہی ہفتہ اس سے قبل کبھی اتنا بھیانک اور ڈراؤنا نہیں گزرا تھا۔

اس شام کو ہیری نے ٹھیک پانچ بجے پروفیسر امبریج کے دفتر کے دروازے پر دستک دی تو اس کے ذہن میں قوی امید تھی کہ یہ شام اس کی سزا کی آخری شام ہی ثابت ہوگی۔ انہوں نے اسے اندر آنے کیلئے کہا۔ جالی دار میز پوش سے سجی ہوئی میز پر ایک کورا چرمئی کاغذ اس کا انتظار کر رہا تھا اور اس کے پہلو میں وہ نوکیلی قلم بھی رکھی ہوئی تھی۔

پروفیسر امبریج نے اس کی طرف دیکھا اور اپنے چہرے پر چوڑی مسکراہٹ سجائی۔

''مسٹر پوٹر! تمہیں معلوم ہے کہ کیا کرنا ہے......؟''

ہیری نے قلم اُٹھائی اور کھڑکی کی طرف دیکھا۔ اگر وہ اپنی کرسی ایک انچ دائیں جانب کھسکا لے تو......میز کے قریب بیٹھنے کے بہانے سے وہ اپنی کوشش میں کامیاب رہا۔ اب اسے کھڑکی کے پار کچھ ہی دور گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کے کھلاڑی میدان میں اوپر نیچے اُڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ چھ سیاہ ہیولے ترتیب میں لگے تین اونچے قفلوں کے نیچے کھڑے ہوئے تھے اور وہ نئے کھلاڑی اپنی اپنی باری کیلئے منتظر دکھائی دے رہے تھے۔ اتنے فاصلے پر ہیری کیلئے یہ طے کرنا بے حد مشکل تھا کہ ان میں رون کہاں موجود تھا؟

ہیری نے سر جھکایا اور چرمئی کاغذ پر لکھنا شروع کیا۔ 'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔' اس کے دائیں ہاتھ کا زخم تازہ ہو گیا اور اس میں سے خون کی بوندیں ٹپکنے لگیں۔

'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔' زخم اور گہرا ہو گیا، اور اس میں پہلے سے کہیں زیادہ تکلیف ہونے لگی۔

'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔' خون اب ہاتھ کی پشت سے نیچے اتر کر کلائی پر پہنچ گیا۔

اس نے کھڑکی سے باہر ایک اور نگاہ ڈالی۔ وہ جو بھی کوئی قفل کی حفاظت کرنے پر مامور تھا وہ انتہائی ناقص کھیل کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے کیٹی بل نے کچھ ہی پلوں میں دو سکور کر ڈالے تھے۔ اس امید کے ساتھ وہ راکھا یقیناً رون نہیں ہوگا۔ اس نے اپنی آنکھیں دوبارہ چرمئی کاغذ پر جھکا لیں جس پر جملے خون کی تازہ سیاہی سے چمک رہے تھے۔

'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔'

'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔'

جب بھی اسے محسوس ہوتا کہ وہ خطرہ مول لے سکتا ہے تو وہ نظریں اُٹھا کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگتا تھا۔ جب بھی اسے امبرج کی قلم گھسٹنے کی یا پھر دراز کھلنے کی آواز سنائی دیتی تو وہ فوراً سر اُٹھا کر باہر دیکھ لیتا تھا۔ راکھے کیلئے آزمائشی امتحان دینے کیلئے آنے والا تیسرا امیدوار کافی عمدہ کھیل کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ چوتھا امیدوار تو کسی بھی کام نہیں تھا جبکہ پانچویں امیدوار نے اپنی طرف دندناتے ہوئے بالجر کو بڑی خوبصورتی چکمہ دیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ ایک آسان کا سکور نہیں روک پایا تھا۔ آسمان پر اب تاریکی بڑھنے لگی تھی اس لئے ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ چھٹے امیدوار کی آزمائشی مشقیں نہیں دیکھ پائے گا۔

'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔'

'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔'

چرمئی کاغذ پر اب اس کے ہاتھ سے بہتے ہوئے خون کے بڑے بڑے دھبے پڑنا شروع ہو گئے تھے اور اس کا ہاتھ درد کے مارے سن ہو رہا تھا جب اس نے دوبارہ اوپر دیکھا تو رات کی تاریکی پھیل چکی تھی اور اسے کھڑکی کے پار کیوڈچ کا میدان بالکل نہیں

دکھائی دے رہا تھا۔نصف گھنٹے کے بعد امبر ج کی آواز نے کمرے میں چھائی خاموشی کو توڑا۔

''اوہ دیکھتے ہیں کہ سبق اب بھی رگوں کی گہرائی تک پہنچا ہے یا نہیں......!''

وہ اس کے پاس چلی آئی اور اپنی بھدی گانٹھ دار انگلیوں سے اس کا باز و اوپر اُٹھایا، جب انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی پشت میں کھدے ہوئے لفظوں کا جائزہ لیا تو ہیری شدید درد کے مارے تڑپ اُٹھا۔ یہ ٹیس اس کے ہاتھ کی پشت پر نہیں بلکہ اس کے ماتھے کے زخم کے نشان میں ہوئی تھی۔اسی لمحے اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی کے آس پاس سنسناہٹ کا عجیب سا گہرا احساس ہوا۔

اس نے اُن کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑالیا اور کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اب انہیں گھور کر دیکھنے لگا تھا۔امبر ج بھی اپنے چوڑے اور ڈھیلے ڈھالے منہ پر شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ اسے گھور رہی تھیں۔

''اس سے درد ہوتا ہے، ہے نا!'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔اس کے دل کی دھڑکن اس کے قابو سے باہر ہوتی جا رہی تھی۔ وہ محض اس کے ہاتھ ہی کے بارے میں بات کر رہی تھیں یا پھر انہیں یہ معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے ماتھے میں درد ہو رہا تھا؟

''ٹھیک ہے مسٹر پوٹر! میرا خیال ہے کہ تم میرا سبق کافی گہرائی تک سمجھ چکے ہو۔تم اب جا سکتے ہو......'' انہوں نے بڑے شائستہ انداز میں کہا۔ان کی لہجے میں دھمکی کی بو آ رہی تھی۔

ہیری نے جلدی سے اپنا بستہ سنبھالا اور جتنا ہو سکا اتنی ہی تیزی سے اس منحوس دفتر سے باہر نکل آیا۔سیڑھیوں کے اوپر تیزی سے بھاگتے ہوئے وہ خود سے بڑبڑا رہا تھا۔''پُرسکون رہو...... پرسکون رہو......ضروری نہیں ہے کہ جو بات تمہارے دماغ میں چل رہی ہے، وہی اس کے دماغ میں بھی چل رہی ہو......جو تم سمجھ رہے ہو وہ فریب بھی تو ہو سکتا ہے......''

''ممبالس......'' وہ فربہ عورت کی تصویر کے سامنے آ کر زور سے ہانپتے ہوئے چیخا۔فربہ عورت حسب معمول خوابیدہ حالت میں آگے کی طرف جھونکے کھا رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے دروازہ زوردار دھماکے کے ساتھ کھلا اور رون نے اس پر چھلانگ لگاتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔اس کا چہرہ خوشی کے مارے کھلا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بٹر بیئر کی بوتل ایک جھٹکے سے چھلک گئی۔ بٹر بیئر کے چھینٹے ہیری کے چوغے پر جا گرے۔

''ہیری! کام ہو گیا...... مجھے منتخب کر لیا گیا...... میں گری فنڈر کا رکھا بن گیا ہوں......''

''اوہ واقعی...... یہ تو بڑی اچھی بات ہے!'' ہیری نے تیزی سے کہا اور بمشکل مسکرانے کی پوری کوشش کی حالانکہ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اور اس کا ہاتھ اذیت کی موجوں سے نبرد آزما تھا۔خون میں لت پت ہاتھ کو اس نے پیچھے ہٹا لیا تھا۔

''بٹر بیئر پیو گے......'' رون نے ہاتھ میں پکڑی بوتل اس کی طرف بڑھائی۔''مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا ہے......اوہ ہرمائنی کہاں ہے......؟''

''بدھو! ادھر دیکھو وہ وہاں ہے......'' فریڈ نے آنکھ دبا کر ایک طرف اشارہ کیا اور بٹر بیئر کا بڑا گھونٹ حلق سے نیچے اتارا۔ ہیری نے دیکھا کہ ہر مائنی آتشدان کے پاس والی نشست پر بیٹھی بیٹھی اونگھ رہی تھی۔

''جب میں نے اسے مطلع کیا تو وہ بے حد خوش ہوئی تھی......'' رون نے اُداسی سے بتایا۔

''کم عقل اسے سونے دو!'' جارج نے جلدی سے کہا۔ کچھ لمحوں بعد ہیری کا دھیان اس طرف گیا کہ پہلے سال کے کم سن بچے ان کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے اور کے چہرے پر خون بہنے کے واضح دھبے دکھائی دے رہے تھے۔

''رون! ادھر آؤ......دیکھو اولیور کے پرانے چوغے تمہیں ٹھیک سے آتے ہیں یا نہیں!'' کیٹی بل نے آواز لگائی۔ ''ہم اس کا نام مٹا دیں گے اور تمہارے نام کا لیبل لگا دیں گے......''

جب رون کیٹی بل کی طرف گیا تو انجلینا جانسن، ہیری کے پاس چلی آئی۔

''معاف کرنا پوٹر!......میں تم پر اس دن کچھ زیادہ ہی بھڑک اُٹھی تھی۔'' اس نے ندامت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''تم جانتے ہو کہ کپتان کی ذمہ داری کافی ہیجان انگیز اور پریشان کن ہوتی ہے۔ میں اب سوچتی ہوں کہ کئی بار میں نے اولیور کو جان بوجھ کر بلاوجہ تنگ کئے رکھا۔'' اس نے ہلکی سی تیوری چڑھا کر اپنی بوتل کے کناروں کے اوپر سے رون کی طرف دیکھا۔

''دیکھو! مجھے معلوم ہے کہ وہ تمہارا سب سے بہترین دوست ہے مگر وہ بہت شاندار رکھا بالکل نہیں ہے۔'' اس نے دوٹوک انداز میں سچائی بتا دی۔ ''میرا خیال ہے کہ کچھ عرصے کی مشقوں کے بعد وہ کافی ماہر کھلاڑی بن جائے گا۔ وہ چونکہ اچھے کیوڈچ کھلاڑیوں کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے، اس لئے......میں سچائی بیان کروں تو مجھے یقین ہے کہ آج اس نے جس قسم کے کھیل کا مظاہرہ کیا ہے، اس میں اس سے کہیں زیادہ عمدہ کھیل پیش کرنے کی صلاحیت موجود ہوگی۔ ویکی فروبشر اور جیفری ہوپر، دونوں ہی آج شام اس سے کہیں عمدہ کھیل پیش کرنے میں کامیاب رہے تھے مگر ہوپر کی عادت مجھے ایک آنکھ نہیں بھائی کیونکہ وہ بہت شکایتیں کرتا رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ کسی نہ کسی بات پر اپنا رونا لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ ایسا غیر مطمئن کھلاڑی ٹیم میں کافی مشکلات پیدا کرسکتا تھا۔ جبکہ ویکی کو ہر دلعزیز بننے کا خبط ہے، وہ ہر قسم کی محفلوں کی زینت بننا زیادہ پسند کرتی ہے۔ اس نے مجھے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ اگر مشقیں اس کی کسی خصوصی محفل والے دن منعقد ہوں گی تو وہ مشقوں کے بدلے اپنی خاص محفل کو اوّلین ترجیح دے گی......خیر! ہم کل دوپہر دو بجے اپنی نئی ٹیم کے ساتھ مشقیں کریں گے، اس لئے تم یہ یقینی بنا لو کہ اس بار تم میدان میں موجود رہو۔ رون کی زیادہ سے زیادہ ہمت بڑھاؤ اور مشورے دو تاکہ وہ عمدہ کھیل پیش کر سکے۔ ٹھیک ہے نا!''

اس نے آہستگی سے سر ہلا دیا۔ انجلینا ایک بار پھر واپس ایلیسا سپن نٹ کے پاس جا بیٹھی۔ ہیری بوجھل قدموں سے چلتا ہوا ہر مائنی کے پاس پہنچا۔ جب اس نے اپنا بستہ کندھے سے اتار کر نشست پر پٹخا تو ہر مائنی جھٹکے سے بیدار ہوگئی۔

''اوہ ہیری! تم ہو......رون کے بارے میں اچھی خبر ہے، ہے نا؟'' اس نے خوابیدہ لہجے میں کہا۔ ''میں بہت......بہت بہت

تھک چکی ہوں۔''اس نے زوردار جمائی لی۔''میں ٹوپیاں بننے کیلئے ایک بجے تک جاگتی رہی ہوں۔وہ بہت تیزی سے غائب ہو رہی ہیں......''

ہیری نے جب غور سے دیکھا تو اسے دکھائی دیا کہ کمرے میں ہر طرف اون کی ٹوپیاں چھپی ہوئی تھیں۔ جہاں بے خبر گھریلو خرس انہیں انجانے میں اُٹھا سکتے تھے۔

''ٹھیک ہے......''ہیری نے بے تابی سے کہا۔اسے لگا کہ اگر وہ کسی کو جلدی نہیں بتائے گا تو اس کا پیٹ پھٹ جائے گا۔''سنو ہرمائنی! میں جب امبریج کے دفتر میں بیٹھا تھا اور انہوں نے میرے ہاتھ کو چھوا تو......''

ہرمائنی نے دھیان سے اس کی پوری بات سنی۔ جب ہیری نے اپنا منہ بند کیا تو وہ آہستگی سے بولی۔''تم اس بارے میں فکرمند ہو کہ کہیں 'تم جانتے ہو کون؟' پروفیسر کیورئیل کی طرح اسے بھی تو اپنے قبضے میں نہیں کر چکا ہے......؟''

''ہاں!''ہیری نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔''اس بات کا امکان تو موجود ہے، ہے نا؟''

''شاید!''ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں کہا۔مگر ایسا دکھائی دے رہا تھا کہ وہ اس بات سے پوری طرح متفق نہیں تھی۔''جہاں تک میرا خیال ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ اس کے جسم پر ویسے ہی قبضہ جما لے جیسے اس نے کیورئیل کے جسم پر جمایا تھا۔میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اب وہ خود زندہ ہو چکا ہے، ہے نا؟ اب اس کے پاس اپنا ذاتی بدن موجود ہے۔اسے کسی دوسرے کے جسم میں جانے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے؟ ہاں! وہ اسے جادوئی سحر میں جکڑ کر اپنی مطلب برآری کیلئے استعمال ضرور کر سکتا ہے......''

ہیری نے ایک لمحے کیلئے فریڈ، جارج اور لی جارڈن کو بٹر بیئر کی خالی بوتلیں لہراتے ہوئے دیکھا پھر ہرمائنی کی طرف متوجہ ہوا۔

''گزشتہ برس جب تمہارے نشان میں تکلیف ہوئی تھی، تب تو تمہیں کوئی بھی نہیں چھو رہا تھا اور کیا ڈمبل ڈور نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس کا تعلق تم جانتے ہو کون؟ کے اس وقت کے جذبات سے جڑا ہوگا؟ میرا مطلب ہے کہ شاید اس کا امبریج سے کسی قسم کا کوئی تعلق ہی نہ ہو؟ شاید یہ محض اتفاق ہو کہ یہ اس وقت ہوا جب تم ان کے ساتھ موجود تھے......؟''

''وہ نہایت بری عورت ہے......''ہیری نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔''انسان کے روپ میں شیطان......''

''ہاں! میں جانتی ہوں کہ وہ کافی ڈراؤنی ہے لیکن...... ہیری مجھے لگتا ہے کہ تمہیں یہ بات ڈمبل ڈور کے علم میں لانی چاہئے کہ تمہارا نشان دوبارہ اذیت دے رہا ہے......''

دو دن میں دوسری مرتبہ اسے ڈمبل ڈور کے پاس جانے کا مشورہ دیا گیا تھا اور اس نے ہرمائنی کو بھی وہی جواب دیا جو رون کے کہنے پر اسے دیا تھا۔

''میں انہیں اس بات سے پریشان نہیں کرنا چاہتا، جیسا تم نے ابھی کہا ہے کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ یہ نشان تو گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران بھی بار بار درد کرتا رہا ہے۔بس اتنی سی بات ہے۔''ہیری نے ٹال مٹول کا انداز اختیار کرتے ہوئے کہا۔

''ھیری! مجھے پورا یقین ہے کہ ڈمبل ڈور اس بارے ضرور سننا چاہیں گے......''

''میں جانتا ہوں......'' ھیری نے کہا اور اس سے پہلے وہ خود کو سنبھال پاتا اس کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔ ''میرے پاس صرف یہ نشان ہی تو ہے جس سے ڈمبل ڈور کو کوئی دلچسپی ہے، ہے نا؟''

''ایسے مت کہو...... یہ بالکل سچ نہیں ہے!''

''میرا خیال ہے کہ میں اس بارے میں اپنی کیفیت لکھ کر سیریس کو بھیج دیتا ہوں، دیکھتا ہوں کہ وہ کیا سوچتا ہے؟'' ھیری نے لاپروائی سے کہا۔

''ھیری! نادان مت بنو......تم اس طرح کی بات خط میں ہرگز نہیں لکھ سکتے......'' ہرمائنی دہشت زدہ ہوتے ہوئے بولی۔ اس کا رنگ فق پڑ گیا تھا۔ ''تمہیں یاد نہیں ہے، موڈی نے ہمیں خط لکھنے کے بارے میں خبردار رہنے کی تنبیہ کی تھی۔ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ کوئی الّو وَں کو بیچ راہ میں ہی نہیں پکڑ لے گا......''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے! میں اسے نہیں آگاہ کروں گا۔'' ھیری نے چڑ چڑے لہجے میں جان چھڑاتے ہوئے کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔

''اوہ ہاں!'' ہرمائنی کے چہرے پر گہرا اطمینان پھیل گیا۔ ''اگر تم سونے جا رہے ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں بھی اب سونے کیلئے جا سکتی ہوں۔ میں بے حد تھک چکی ہوں اور میں کل کافی ساری ٹوپیاں بنانا چاہتی ہوں......سنو! اگر تم چاہو تو تم بھی میری مدد کر سکتے ہو۔ اس کام میں بڑا مزہ آتا ہے۔ اب تو میں اس کام میں کافی ماہر ہو چکی ہوں۔ اب میں سادی ٹوپیاں ہی نہیں بلکہ ڈھیر سارے ڈیزائنوں والی ٹوپیاں بھی بن سکتی ہوں۔''

ھیری نے اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھا جو اشتیاق کی لگن میں دمک اُٹھا تھا۔ اس نے اداکاری کرنے کی کوشش کی کہ جیسے وہ ہرمائنی کی تجویز پر غور کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''ار......نہیں! میرا خیال نہیں ہے کہ میں یہ کام کر پاؤں گا، شکریہ!'' اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''ار......کل نہیں! مجھے ابھی بہت سارا ہوم ورک مکمل کرنا ہے......''

وہ لکڑی کے کمروں کی جانب جانے والی سیڑھیوں کی طرف چلا گیا۔ چلتے چلتے اس نے دیکھا کہ اس کے جواب پر ہرمائنی کا چہرہ مرجھا سا گیا تھا......

☆☆☆☆

چودھواں باب

پرسی اور پیڈ فٹ

اگلے دن اپنے کمرے میں وہ صبح سب سے پہلے بیدار ہوا۔اس کی آنکھیں ایک پل کیلئے تو مسہری کے پردوں کی درز میں سے آتی ہوئی سورج کی کرن میں چمکتے ہوئے متحرک ذرات پر جمی رہیں۔ وہ اس بات پر دل کھول کر مسرور ہوتا رہا کہ آج ہفتہ ہے۔اسے سہ ماہی کا یہ پہلا ہفتہ بے حد طویل محسوس ہوا تھا...... بالکل جادو کی تاریخ کی کلاس کے ایک طویل اور بیزار کن لیکچر کی طرح۔

اپنے گرد پھیلی ہوئی خوابیدہ خاموشی اور سورج کی کمزور روشنی سے اس نے اندازہ لگایا کہ سورج طلوع ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی ہوگی۔اس نے مسہری کے چاروں طرف لگے ہوئے پردے ہٹائے اور بستر سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ کپڑے بدلنے لگا۔کھڑکی کے پار چہکتی ہوئی چڑیوں کے سوا اُسے صرف کمرے میں سوئے ہوئے جماعتی ساتھیوں کی دھیمی اور گہری سانسوں کی ہی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔اس نے آہستگی سے اپنا بستہ اُٹھایا، اس میں سے چرمئی کاغذ اور قلم باہر نکالے اور پھر دبے قدموں کمرے سے نکل کر نیچے گری فنڈر ہال کی طرف چل دیا۔

آتشدان کی آگ اب بالکل بجھ چکی تھی لیکن وہ سیدھا اس کے پاس رکھی ہوئی اپنی پسندیدہ کرسی کی طرف ہی گیا اور گہری سانس لیتے ہوئے کرسی کی نرم گدی میں دھنس گیا۔اس نے ہال کے چاروں طرف نگاہ دوڑائی اور پھر اس نے اپنا چرمئی کاغذ سیدھا کیا۔ ہال میں عام طور پر روزانہ رات کو چرمئی کاغذوں کے چرمردی ٹکڑے، آتشی شطرنج کے پرانے ٹوٹے پھوٹے مہرے، خالی ڈبے اور چاکلیٹ کے ریپرز پڑے رہتے تھے۔اب یہ سارا کچرا صاف ہو چکا تھا۔ ہرمائنی نے گھریلو خرسوں کیلئے جو ٹوپیاں بنائی تھیں، وہ بھی غائب ہو چکی تھیں۔ ہیری نے تشویش بھرے انداز میں سوچا کہ اب تک نجانے کتنے گھریلو خرس جانے انجانے میں آزاد ہو چکے ہوں گے۔ پھر اس نے سر جھٹک کر اپنی سیاہی کی دوات کھولی اور پنکھ قلم کی نوک اس میں ڈبوئی۔اس نے قلم کی نوک کورے چرمئی کاغذ کی چکنی زرد سطح سے ایک انچ اوپر رکھی اور اپنے دماغ پر زور دینے لگا مگر ایک آدھ منٹ بعد ہی اسے محسوس ہوا کہ وہ بجھے ہوئے خالی آتشدان کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔اس کے دماغ میں ایک بھی جملہ نہیں بیدار نہیں ہو پایا تھا۔

اب اسے بخوبی سمجھ آیا کہ گرمیوں میں رون اور ہرمائنی کیلئے اسے خط لکھنا کس قدر مشکل ثابت ہوا ہوگا۔ وہ سیریس کو گذشتہ ہفتے

میں رونما ہونے والے تکلیف دہ واقعات سے کیسے باخبر کرے؟ وہ اس سے وہ تمام سوال کیسے دریافت کرے جن کے جواب جاننے کیلئے وہ بری طرح مچل رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر کوئی اس کا خط چرانے یا بیچ میں پڑھنے کی کوشش کرے تو کیا طریقہ اختیار کیا جائے کہ اُسے اصلیت کی ہوا تک نہ لگ پائے؟ جو وہ گھات لگائے دشمن کو کسی صورت میں دینا چاہتا تھا......

وہ کچھ دیر تک ساکت و جامد بیٹھا رہا اور آتشدان کو خالی نظروں سے گھورتا رہا۔ بالآخر اس نے کچھ فیصلہ کرتے ہوئے سیاہی کی دوات میں ایک بار پھر قلم ڈبوئی اور اسے چرمئی کاغذ پر گھسیٹنے لگا۔

پیارے سنوفلس!

امید ہے کہ تم خیریت سے ہی ہو گے۔ یہاں پر پہلا ہفتہ کافی ڈراؤنا گزرا۔ مجھے واقعی اس بات پر مسرت ہو رہی ہے کہ یہ ہفتہ اختتام پذیر ہوا۔ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس میں ہماری نئی استاد آئی ہیں جن کا نام پروفیسر ڈولرس امبریج ہے۔ وہ تمہاری ممی جتنی ہی اچھی ہیں۔ میں یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں کیونکہ گزشتہ گرمیوں میں، میں نے تمہیں جس چیز کے بارے میں بتایا تھا، وہ کل شام کو ایک بار پھر واقع ہوئی تھی۔ جب میں امبریج کے دفتر میں ان کی دی ہوئی سزا کاٹ رہا تھا۔ ہم سبھی اپنے سب سے بڑے دوست کو یاد کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ وہ جلدی ہی واپس آ جائے گا۔ مہربانی کرکے جلد جواب ارسال کرنا۔

تمہارا ہیری

ہیری نے خط کو کئی مرتبہ پڑھا اور اُسے ایک اجنبی کے نقطہ نگاہ سے پرکھنے کی کوشش کرتا رہا۔ اپنے خط کو بار بار پڑھنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اگر کوئی اس کے پیغام کو راستے میں کھول کر پڑھ لے تو وہ یقیناً یہ سمجھ نہیں پائے گا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟...... یا وہ کسے مخاطب کر رہا ہے؟ اسے امید تھی کہ سیریس، ہیگرڈ کے بارے میں دریافت کئے گئے سوال کے اشارے کو بخوبی سمجھ جائے گا اور اس حقیقت سے باخبر کر دے گا کہ وہ کب تک واپس لوٹ آئے گا؟ ہیری ہوگورٹس میں اس بارے میں زیادہ سوال جواب کر کے دوسرے لوگوں کی توجہ مبذول نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اگر ہیگرڈ ہوگورٹس میں نہیں ہے تو پھر وہ کہاں ہے اور وہاں کیا کر رہا ہے؟

خط اگرچہ کافی مختصر تھا مگر اس کی تکمیل میں کافی وقت خرچ ہو گیا تھا۔ دُھوپ کی روشنی رینگتی ہوئی نصف ہال تک پھیل چکی تھی۔ اسے ہال کے بالائی کمروں میں طلباء کی کھسر پھسر اور کھٹ پٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ چرمئی کاغذ کو احتیاط سے تہ لگاتے ہوئے تصویر کے راستے سے باہر آیا اور الّو گھر کی طرف چل دیا۔

جب ہیری راہداری میں تیزی سے چلا جا رہا تھا تو لگ بھگ سر کٹا نک نامی بھوت اچانک سامنے والی دیوار سے نمودار ہوا اور ہیری کو دیکھ کر بولا۔ ''اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو اس راستے سے کبھی نہیں جاتا۔ راہداری میں پیراسلس کے مجسمے کے نزدیک سے

گزرنے والے پہلے طالب علم کو بڑی مشکل کا سامنا ہوسکتا ہے کیونکہ پیوس اس کے قریب موجود ہے اور وہ کوئی بھیانک مذاق کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے......"

"اوہ! کہیں وہ پہلے گزرنے والے فرد کے اوپر وہ مجسمہ تو لڑھکانا نہیں چاہتا؟" ہیری نے تیزی سے پوچھا۔

"بے حد شاندار...... وہ واقعی اسی تاک میں بیٹھا ہوا ہے۔" لگ بھگ سر کٹے نک نے بیزار کن لہجے میں بتایا۔ "شریر پیوس سے کبھی کوئی خیر کی امید نہیں رہی۔ میں خونی نواب کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں...... وہ ہی پیوس کو قابو کر سکتا ہیں...... پھر ملاقات ہو گی ہیری......"

"ہاں...... بالکل!" ہیری نے کہا اور دائیں جانب مڑنے کے بجائے بائیں راستے پر ہولیا جو الّو گھر پہنچنے کا کسی قدر طویل مگر محفوظ راستہ تھا۔ کھڑکیوں کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا کیونکہ کھڑکیوں سے باہر نیلا آسمان صاف دکھائی دے رہا۔ بادل جا چکے تھے اور موسم خوشگوار ہو گیا تھا۔ وہ دوپہر میں سہ ماہی کی پہلی کیوڈچ کی مشقیں کرنے والا تھا۔ بالآخر وہ کیوڈچ میدان میں اُترنے میں کامیابی پانے والا تھا۔

اچانک ہیری اچھل پڑا کیونکہ کوئی نرم سی چیز اس کے ٹخنوں کو چھوتی ہوئی گزر گئی تھی۔ اس نے چونک کر نیچے کی طرف دیکھا تو بے اختیار اس کے بدن میں سنسنی سی پھیل گئی۔ وہاں چوکیدار فلیچ کی پنجر جیسی بھوری بلّی مسز نورس دکھائی دی جو اس کے قریب سے جا رہی تھی۔ مفلوک الحال بلفورڈ کے مجسمے کے عقب میں اوجھل ہونے سے پہلے مسز نورس نے ہیری کو ایک پل کیلئے اپنی لیمپ کی نارنجی روشنی جیسی زرد آنکھوں سے گھور کر دیکھا تھا۔

"میں کوئی غیر قانونی کام نہیں کر رہا ہوں۔" ہیری نے چیخ کر اس سے کہا۔ مسز نورس کی آنکھوں سے یہ صاف عیاں تھا کہ وہ ہیری کے بارے میں اپنے مالک کو باخبر کرنے جا رہی تھی۔ ہیری اس کی وجہ سمجھ نہیں پایا۔ ہفتے کی صبح الّو گھر جانا کسی ممانعت میں زد میں تو نہیں آتا تھا۔

سورج اب کافی بلند ہو چکا تھا۔ جب ہیری الّو گھر میں داخل ہوا تو شیشے سے عاری کھڑکیوں سے آنے والی روشنی نے اس کی آنکھوں کو چندھیا ڈالا تھا۔ دھوپ کے چمکتے ہوئے سایوں نے دائروی کمرے کو پوری طرح روشن کر رکھا تھا۔ سینکڑوں الّو اپنے اپنے ڈربوں میں آنکھیں بند کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں کئی تو صبح کے اُجالے سے کسی قدر بے چین دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ اس وقت اپنے شکار سے واپس لوٹ رہے تھے۔ جب ہیری نے الّوؤں کا لقمہ بنے ہوئے جانوروں کی ہڈیوں پر قدم رکھا تو بھوسے سے ڈھکے فرش پر چر چراہٹ کی ہلکی سی آواز گونجی۔ اس نے ہیڈوک کو دیکھنے سے کیلئے اپنا چہرہ اُٹھایا۔ ہیڈوک اس کی مادہ الّو تھی جو محرابی چھت کے پاس قریب ایک ڈربے کی چھت پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"اوہ تو تم وہاں ہو...... چلو نیچے آ جاؤ۔ میں ایک خط بھیجنا چاہتا ہوں۔" ہیری نے کہا۔

ہیڈوک نے ہلکی سی آواز نکال کر اس نے اپنے بڑے پروں کو پھڑ پھڑایا اور پھر ہوا میں تیرتی ہوئی نیچے آئی اور اس کے کندھے پر جم کر بیٹھ گئی۔

''اس خط پر سنوفلس کا نام لکھا ہے۔'' اس نے ہیڈوک کی چونچ میں خط پھنساتے ہوئے کہا اور بنا سوچے سمجھے سرگوشی سے دوبارہ بولا۔ ''مگر یہ سیریس کیلئے ہے، ٹھیک ہے نا!''

ہیڈوک نے ایک بار اپنی بھوری پیلی آنکھیں جھپکائیں جس کا مطلب ہیری نے یہ نکالا کہ وہ اس کی بات سمجھ چکی ہے۔

''تمہارا سفر محفوظ رہے......'' ہیری نے اسے کھڑکی تک پہنچایا اور اس کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔ ایک لمحے کیلئے اس کے کندھے پر دباؤ ڈالنے کے بعد ہیڈوک ہوا میں بلند ہوگئی، وہ اُجلے اور نظریں چندھیا دینے والے چمکدار آسمان میں اوپر اُڑتی چلی گئی۔ ہیری اسے اس وقت تک ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا جب تک وہ دور آسمان میں نقطے کی مانند دکھائی دیتی رہی اور اوجھل نہیں ہوگئی۔ پھر اس کی نگاہیں خود بخود ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف گھوم گئیں جو وہاں سے اُجلی دھوپ میں واضح دکھائی دے رہا تھا۔ یہ بھی صاف عیاں تھا کہ وہاں کوئی موجود نہیں تھا کیونکہ جھونپڑے کی چمنی سے دھوئیں کے بادل نہیں نکل رہے تھے اور کھڑکیوں پر موٹے پردے جمے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

تاریک جنگل کے درختوں کے جھنڈ کی بالائی شاخیں بل کھاتی ہوا سے جھوم رہی تھیں۔ ہیری انہیں دیکھنے میں مشغول رہا اور چہرے پر پڑنے والے خوشگوار ہوا کے تھپیڑوں سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ وہ دل ہی دل میں یہ سوچ کر خوش ہوتا رہا کہ آج کیوڈچ کے میدان میں اتنا مزہ آئے گا کہ ہفتہ بھر کی کسلمندی مٹ کر رہ جائے گی......اچانک اسے کچھ ایسا دکھائی دیا جو چونکا دینے والا تھا۔ پروں والا ایک بڑا گھوڑا......وہ گھوڑا بالکل انہی گھوڑوں کی مانند ہی تھا جو ہوگورٹس کی بگھیوں کے آگے جتے ہوئے تھے۔ اس کے چمڑے جیسے سیاہ پر ہوا میں پھڑ پھڑائے، اس نے درختوں کے جھنڈ پر ایک گول چکر کاٹا اور پھر انہی کے بیچ میں کہیں کھو گیا۔ یہ تمام منظر جتنی جلدی شروع ہوا تھا اتنی ہی جلدی ختم بھی ہوگیا۔ ہیری کیلئے یہ اندازہ لگانا مشکل ہو رہا ہے کہ اس نے ابھی ابھی کیا دیکھا تھا؟ وہ تو صرف اسی بات پر یقین کر سکتا تھا کہ اس کا دل اس وقت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔

اسی وقت اُسے اپنے عقب میں الّو گھر کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ یہ سب آگے پیچھے اور اتنا اچانک ہوا تھا، جس نے ہیری کو اپنی جگہ اچھلنے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ ہڑبڑا اُٹھا تھا۔ اس نے مقناطیسی انداز میں اپنی گردن گھمائی اور دروازے کی طرف دیکھا۔ وہاں چوچینگ اپنے ہاتھ میں ایک خط اور چھوٹا سا پیکٹ لئے کھڑی دکھائی دے رہی تھی۔

''اوہ کیسی ہو؟'' ہیری کے منہ سے بے اختیار جملہ پھسلتا چلا گیا۔

''اوہ تم! اچھی ہوں......'' چوچینگ نے ہانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مجھے توقع نہیں تھی کہ اتنی صبح یہاں کوئی ہو سکتا ہے...... مجھے دراصل پانچ منٹ پہلے ہی یاد آیا کہ آج تو میری ممی کی سالگرہ ہے......''

اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پیکٹ کی طرف اشارہ کیا۔

''اوہ ٹھیک ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔اس کے دماغ کی روشنی جیسے گل ہو کر رہ گئی تھی۔ وہ اس موقعہ پر کوئی دلچسپ اور عمدہ گفتگو چھیڑنا چاہتا تھا لیکن اس کے دماغ کے پردوں پر چند لمحے پہلے دیکھا ہوا منظر بری طرح قابض تھا۔جھنڈ کے اوپر اُٹھتے ہوئے پروں والے ڈھانچہ نما گھوڑے کی پرواز اور غوطہ کھا کر اس کا درختوں کے بیچ میں گم ہو جانا......

''آج کافی سہانا دن ہے، ہے نا؟'' اس نے کھڑکیوں کے پار دیکھتے ہوئے کہا۔اپنے اندر عجیب سی گھبراہٹ اور بے چینی کے بڑھتے ہوئے احساس کو دبانے کی کوشش میں اسے اپنی رگیں سکڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ وہ موسم، میدان اور دن کے بارے میں باتیں کر رہا تھا......

''بالکل!'' چو چینگ نے کسی مضبوط الّو کی تلاش میں اپنی نگاہیں دوڑاتے ہوئے جواب دیا۔''کیوڈچ کیلئے تو یہ بہت عمدہ موسم ہے، میں تمام ہفتے میں باہر نہیں نکل پائی اور تم......؟''

''میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی رہا......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

چو چینگ نے ایک کرّیل الّو کو منتخب کیا اور اس نے اسے اپنی طرف پچکارتے ہوئے بلایا۔الّو اس کا اشارہ پا کر تیزی سے اُڑا اور چکر کاٹ کر اس کے پھیلے ہوئے بازو پر آ بیٹھا۔اس نے اپنا پنجہ آگے بڑھایا تا کہ وہ اپنا پیکٹ اس کے ساتھ باندھ سکے۔

''سنو......'' چو چینگ نے مڑ کر پوچھا۔''میں نے سنا ہے، گری فنڈر کو نیا راکھا مل گیا ہے؟''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے تیزی سے کہا۔''وہ میرا دوست رون ویزلی ہے، کیا تم اسے جانتی ہو؟''

''وہی جسے ٹورناڈوز سے نفرت ہے......'' چو چینگ نے تھوڑے سرد لہجے میں کہا۔''کیا وہ عمدہ کھیلتا ہے؟''

''ہاں! لگتا تو ہے۔'' ہیری نے بے یقینی سے کہا۔''میں دراصل آزمائشی مشقوں کے دوران وہاں موجود نہیں تھا، اس لئے اس کا کھیل نہیں دیکھ سکا......میں اس وقت سزا کاٹ رہا تھا۔''

چو چینگ نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ پیکٹ ابھی پوری طرح الّو کے پنجے سے بندھ نہیں پایا تھا۔

''وہ امبرتج نہایت بری عورت ہے۔'' چو چینگ نے آہستگی سے کہا۔''اس نے تمہیں صرف اس لئے سزا دی کہ تم نے یہ سچائی بیان کی تھی......کہ وہ کیسے مرا تھا؟...... یہ بات پورے سکول میں پھیل چکی ہے۔تم واقعی ایک بہادر انسان ہو، تم نے جس حوصلے سے اس ڈراؤنی عورت کا سامنا کیا ہے وہ قابل تعریف ہے......''

لاشعوری طور پر ہیری کا سینہ پھولنے لگا۔اسے احساس ہوا کہ جیسے وہ ہوا میں اُڑ رہا ہو اور الّوؤں کی بیٹوں بھرے فرش کئی انچ اوپر ہوا میں تیر رہا ہو۔اب اس اُڑنے والے پراسرار گھوڑے کا کوئی خیال اس کے دماغ میں موجود نہیں تھا اور نہ ہی اسے اس کی کچھ پرواہ باقی رہی تھی۔چو چینگ واقعی اسے بہادر تصور کرتی تھی۔ایک لمحے کیلئے اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہ آگے بڑھ کر چو چینگ کے

پیکٹ کو الّو کے پنجے سے باندھنے میں مدد دینے کے بہانے اپنے ہاتھ کا زخم اُسے دکھا دے...... مگر جونہی وہ اس جوشیلے خیال کو عملی جامہ پہنانے کیلئے بڑھنے لگا تو الّو گھر کا دروازہ ایک بار پھر دوبارہ کھل گیا۔

چوکیدار فلیچ کا چہرہ نمودار ہوا۔ وہ دھڑ دھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے دھنسے ہوئے گالوں پر پھولی ہوئی رگیں دکھائی دے رہی تھیں اور ان پر ارغوانی رنگ کے دھبے نمایاں تھے۔ اس کے جبڑے بری طرح کپکپا رہے تھے اور اس کے باریک ابھرے بال اجڑے ہوئے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بدحواسی کے عالم میں بھاگتا ہوا وہاں پہنچا ہو۔ مسز نورس بھی اس کے بالکل عقب میں تھی۔ وہ ڈربوں میں بیٹھے الّوؤں کو دیکھ کر ندیدے انداز میں میاؤں میاؤں کر رہی تھی۔ الّوؤں میں بلی کی وہاں موجودگی پر کافی بے چینی سی پھیل چکی تھی اور وہ عجیب عجیب انداز میں آوازیں نکال رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ایک بڑے الّو نے بلی کی طرف دیکھتے ہوئے خطرناک انداز میں اپنی چونچ کٹکٹائی۔

''تم یہاں......'' فلیچ نے ہیری کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔ ''تو وہ خبر صحیح ہی تھی...... تم آج گوبر بموں کا ایک بہت بڑا آرڈر بھیجنے والے ہو۔''

ہیری کی مٹھیاں یکدم بھنچ گئیں۔ وہ اس کی طرف گھور کر دیکھنے لگا۔

''تم نے کس نے بتایا کہ میں گوبر بموں کا کوئی آرڈر بھیجنے والا ہوں۔'' وہ دانت پیستا ہوا غرایا۔

''مجھے رات کو ہی خفیہ خبر ملی تھی کہ تم کسی بڑے ہنگامے کا سوچ رہے ہو۔'' فلیچ نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

چوچینگ تیوریاں چڑھا کر کبھی ہیری کو اور کبھی فلیچ کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے بازو پر بیٹھا ہوا کڑیل الّو ایک پاؤں پر کھڑے کھڑے تھک گیا تھا۔ اس نے تنبیہ بھری آواز میں احتجاج کیا مگر چوچینگ نے اس کی طرف خاص توجہ نہیں دی۔

''تم صاف صاف بتاؤ کہ تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں گوبر بموں کا کوئی آرڈر بھیجنے والا ہوں۔'' ہیری نے تنک کر کہا۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ہیری بھرپور مزاحمت کر رہا تھا۔

''یہ رہنے دو۔ میرے اپنے کئی ذرائع ہیں۔'' فلیچ دانت پیس کر بولا۔ ''تم جو بھی بھیج رہے ہو وہ مجھے دے دو۔''

ہیری کے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی کہ اس نے خط بھیجنے میں سستی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔

''میں اب ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ میں اپنا خط بھیج چکا ہوں۔''

''بھیج دیا......'' فلیچ نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور اس کا چہرہ غصے سے لال بھبھوکا ہو گیا۔

''ہاں...... بھیج دیا ہے......'' ہیری نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

فلیچ نے غصے کے عالم میں اپنا منہ کھولا۔ کچھ دیر تک وہ ہیری کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتا رہا اور باریک بینی سے ہیری کے چوغے کا جائزہ لیتا رہا۔

''میں تمہاری بات پر کیسے یقین کرلوں کہ تم کوئی خط بھیج چکے ہو؟''

''کیونکہ...... میں نے اسے خط بھیجتے ہوئے دیکھا تھا۔'' چو چینگ نے غصے سے کہا۔

فلیچ اس نے گردن گھما کر عجیب سی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

''تم نے واقعی اسے خط بھیجتے ہوئے دیکھا تھا......؟''

''بالکل! میں نے خود اسے خط بھیجتے ہوئے دیکھا تھا۔'' اس نے کھا جانے والے انداز میں کہا۔ یہ سن کر کچھ دیر تک وہاں گہری خاموشی چھائی رہی۔ فلیچ اب چو چینگ کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ کوئی مجرمانہ کام کر رہی ہو۔ چو چینگ کو بھی فلیچ کا انداز بالکل پسند نہیں آیا۔ وہ بھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے گھورنے لگی۔ فلیچ کا چہرہ یوں سیاہ پڑ گیا تھا جیسے کوئی اہم چیز اس کے ہاتھوں سے پھسل گئی ہو۔ وہ مڑا اور پیر پٹختا ہوا وہاں سے واپس لوٹ گیا۔ اس نے اپنا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر رکھتے ہوئے مڑ کر ہیری کو ایسی نگاہوں سے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ آج تو بچ گئے، پھر سہی۔

''اگر مجھے سکول میں گوبر بموں کی ذرا سی بھی بو آئی تو......'' وہ جاتے جاتے ہیری کو تنبیہ دے گیا تھا۔ ہیری اس کے قدموں کی آواز سن رہا تھا جو سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے۔ مسز نورس نے سر اُٹھا کر حسرت بھری نظر الوؤں پر ڈالی اور پھر اپنے مالک کے تعاقب میں چل دی۔

ہیری اور چو چینگ کی نظریں ایک دوسرے سے ٹکرائیں۔

''شکریہ......'' ہیری نے مسکرا کر کہا۔

''شکریے والی کوئی بات نہیں۔'' چو چینگ نے کہا اور بالآخر اس کا پیکٹ الّو کے دوسرے پاؤں میں بندھ ہی گیا۔ اس کا چہرہ کسی قدر گلابی پڑ گیا تھا۔ ''کہیں تم سچ مچ گوبر بموں کا آرڈر تو نہیں بھیج رہے تھے، ہے نا؟''

''بالکل بھی نہیں......'' ہیری نے کہا۔

''پھر اس نے ایسا کیوں کہا کہ تم ایسا ہی کرنے والے تھے۔'' الّو کو کھڑکی تک لے جاتے ہوئے وہ بولی۔

''معلوم نہیں......'' ہیری نے اپنے کندھے اچکائے۔ وہ بھی اس بارے میں چو چینگ جتنا ہی لاعلم تھا حالانکہ عجیب بات یہ تھی کہ اس وقت اسے یہ بات ذرا سا بھی پریشان نہیں کر رہی تھی۔

چو چینگ کا الّو اس کا پیکٹ اور خط لے کر چلا گیا۔ وہ دونوں ایک ساتھ الّو گھر سے باہر نکلے اور سکول کے مغربی حصے کی طرف جانے والی ایک راہداری کے موڑ پر چو چینگ نے رُک کر کہا۔ ''میرا راستہ اس طرف ہے...... بعد میں پھر ملیں گے......''

''ہاں ٹھیک ہے...... پھر ملیں گے۔'' ہیری نے دھڑکتے ہوئے دل سے کہا۔

وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور پھر مغربی راستے کی طرف چلی گئی۔ ہیری لمحہ بھر وہیں رُکا رہا اور پھر اس نے اپنی راہ لی۔ کئی

دنوں کے بعد وہ آج کھل کر خوش ہوا تھا۔اس کے دل و دماغ میں سرشاری کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔ بالآخر اسے چو چینگ سے تنہائی میں کھل کر گفتگو کرنے کا موقع مل ہی گیا تھا اور وہ ایک بار بھی نہیں شرمایا تھا...... تم واقعی ایک بہادر انسان ہو، تم نے جس حوصلے سے اس ڈراؤنی عورت کا سامنا کیا ہے وہ قابل تعریف ہے...... چو چینگ نے اسے بہادر کہا تھا...... وہ اس بات پر بالکل خفا نہیں تھی کہ وہ زندہ بچ گیا تھا......

وہ جانتا تھا کہ وہ سیڈرک کو پسند کرتی تھی...... حالانکہ اگر سیڈرک کی پیشکش سے پہلے ہی اس نے چو چینگ کو ژلبال رقص میں اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دے دی ہوتی تو آج حالات بالکل مختلف ہوتے...... جب ہیری کی دعوت پر چو چینگ نے انکار کیا تھا تو وہ واقعی اندر سے ٹوٹ کر رہ گیا تھا۔

جب ہیری بڑے ہال میں داخل ہوا اور خوشی سے لہراتا ہوا گری فنڈر کی میز پر پہنچا تو اسے وہاں رون اور ہر مائنی دکھائی دیئے۔ وہ ان کے پاس گیا اور مسکراتا ہوا بولا۔ ''صبح بخیر......''

''خیریت ہے...... تم کچھ زیادہ ہی خوش دکھائی دے رہے ہو؟'' رون نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں!...... آج کیوڈچ جو کھیلنا ہے۔'' ہیری نے مسکراتے ہوئے بات بنائی۔ وہ بیٹھ گیا اور ڈبل روٹی کے ٹوسٹ اپنی پلیٹ میں ڈالے۔ اس نے انڈوں کی بڑی طشتری اپنی طرف کھسکائی۔

''اوہ ہاں!'' رون کو جیسے کچھ یاد آ گیا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ٹوسٹ کا ٹکڑا نیچے رکھا اور جلدی سے کدو کے جوس کا ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارا۔ پھر وہ گلا کھنکار کر بولا۔ ''سنو! کیا تم میرے ساتھ تھوڑا پہلے میدان میں جا سکتے ہو؟ مشقوں کیلئے...... میں چاہتا ہوں کہ تم میری مشقوں میں مجھے دوسروں کے آنے سے پہلے مفید رہنمائی دو...... تاکہ میں...... تاکہ میں اپنی نگاہیں جمانے میں کامیابی حاصل کر سکوں......؟''

''ہاں بالکل...... مجھے کوئی اعتراض نہیں......'' ہیری نے ٹوسٹ کھاتے ہوئے کہا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ تم لوگوں کو ایسا بالکل نہیں کرنا چاہئے۔'' ہر مائنی نے گہری سنجیدگی سے کہا۔ ''زیادہ بہتر یہ ہے رہے گا کہ آج کی تاریخ میں تم دونوں اپنے اپنے ہوم ورک کی طرف ہی دھیان لگاؤ جس کا پہاڑ تم نے اپنے سروں پر لاد رکھا ہے۔''

ٹھیک اسی وقت الوؤں کی آمد نے اس کی بات کو بیچ میں ادھورا چھوڑ دیا تھا۔ الو صبح کی ڈاک کی لے کر آئے تھے۔ بڑے ہال کی آسمان جیسی چھت پر سینکڑوں الو پرواز کر رہے تھے۔ ہمیشہ کی طرح روزنامہ جادوگر اخبار ایک الو کی چونچ میں دبا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے ان تینوں کی طرف اُڑا چلا آ رہا تھا۔ وہ الو خطرناک انداز میں پھڑ پھڑاتا ہوا شکر دان کے پاس میز پر اترا۔ اس نے اپنا پنجہ آگے کی سمت میں بڑھایا۔ ہر مائنی نے اس کے پنجے سے بندھی ہوئی چمڑے کی پوٹلی میں ایک چمکتا ہوا نٹ سکہ ڈال دیا۔ الو نے چونچ میں دبا ہوا

اخبار اسے دے دیا اور پھر وہ اُڑ گیا۔ ہرمائنی نے اخبار کو اپنے سامنے پھیلایا اور پہلے صفحے کی شہ سرخی دیکھنے لگی۔

''کوئی دلچسپ خبر......؟'' رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ ہیری اس کے انداز پر مسکرانے لگا۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ رون ہرمائنی کی توجہ ہوم ورک والے معاملے سے دور ہٹانے کی کوشش کرر ہا ہے۔

''کچھ خاص نہیں......'' اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ ''اس افواہ کو کچھ زیادہ ہی شہ دی گئی ہے کہ ویرڈ سسٹرز نے اپنے گروپ میں ڈرم بجانے والے سے شادی کر لی ہے۔''

ہرمائنی نے اخبار پوری طرح سے کھولا اور اس کے پیچھے اوجھل ہوگئی۔ ہیری نے طشتری میں سے ایک اور انڈا اپنی پلیٹ میں ڈالا اور اسے اپنے ٹوسٹ میں لپیٹنے لگا۔ رون بلند کھڑکیوں میں جھانک رہا تھا، اس کے چہرے پر اضطراب کے آثار نمایاں تھے۔

''ذرا ٹھہرو......اوہ نہیں......سیریس......'' ہرمائنی اچانک ہڑبڑا سی گئی۔

''کیا ہوا؟'' ہیری کا دل بری طرح سے دھڑک اُٹھا۔ اس نے اتنی تیزی سے اخبار چھیننے کی کوشش کی کہ اس چھینا جھپٹی میں اخبار دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ آدھا حصہ ہرمائنی کے ہاتھ میں رہ گیا اور آدھا ٹکڑا ہیری کے ہاتھ میں تھما ہوا تھا۔

''جادوئی محکمے کو قابل اعتماد ذرائع سے یہ خبر ملی ہے کہ خطرناک خونی وجنونی قاتل سیریس بلیک......اس وقت لندن میں چھپا ہوا ہے۔'' ہرمائنی نے ہیجان انگیز انداز میں اپنے آدھے اخبار کے پیچھے سے دبے ہوئے انداز میں خبر پڑھی۔

''میں پورے وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ خبر یقیناً لوسیس ملفوائے نے ہی دی ہوگی۔ اس نے سیریس کو پلیٹ فارم پر یقیناً پہچان لیا ہوگا......'' ہیری غصے کے عالم میں تلملاتا ہوا دھیمی آواز میں بولا۔

''کیا......؟ تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ......'' رون نے دہشت زدہ ہو کر کچھ کہنا چاہا۔

''شش شش شش......'' وہ دونوں جلدی سے بول اُٹھے۔

''محکمہ جادو پوری جادونگری کے مکینوں کو ایک بار پھر خبردار کر رہا ہے کہ سیریس نہایت خطرناک قاتل ہے......وہ نہایت سفاکی سے تیرہ افراد کو موت کے گھاٹ اتار چکا ہے......اور اژقبان سے مفرور ہو چکا ہے......وہی پرانی بکواس......'' ہرمائنی نے چڑ چڑے انداز میں کہا اور اخبار کے نصف ٹکڑے کو میز پر رکھ دیا۔ اس نے ہیری اور رون کی طرف سہمی نظروں سے دیکھا اور سرگوشی کے انداز میں گویا ہوئی۔ ''اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ اب دوبارہ اس مکان سے باہر نہیں نکل پائے گا۔ ڈمبل ڈور نے اُسے پہلے ہی باہر نکلنے سے منع کیا تھا......''

ہیری نے اُداسی سے روزنامہ جادوگر کے اس حصے کی طرف دیکھا جو پھٹ کر اس کے ہاتھ میں آ گیا تھا۔ وہاں خبریں کم تھیں اور ایک بڑا حصہ اس اشتہار سے بھرا ہوا تھا جس میں جادوئی گلی کی مشہور دکان مسز میلیکن بوتیک میں شاندار چوغوں اور ملبوسات کی سیل لگی ہوئی تھی۔ ملبوسات کے ڈیزائن اور دکان پر لوگوں کی آمد کی متحرک تصویریں ہیری کو منہ چڑا رہی تھیں۔ اس کی نظر اشتہار پر پھسلتی ہوئی

زیریں حصے کی خبر پر جا کر ٹک گئی۔

''اوہ یہ دیکھو......اس طرف!'' ہیری نے چونک کر ان دونوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔ اس نے اخبار کا ٹکڑا میز پر پھیلا دیا تا کہ وہ دونوں بھی اسے اچھی طرح دیکھ سکیں۔

''اوہ نہیں! مجھے جتنے چوغوں کی ضرورت تھی اتنے تو میرے پاس پہلے سے موجود ہیں۔'' رون نے جلدی سے منہ بسور کر کہا۔

''چوغے نہیں......ادھیر دیکھو یہاں نیچے......اس چھوٹی سی خبر کو......'' ہیری نے کہا۔

رون اور ہرمائنی اسے پڑھنے کیلئے تھوڑے آگے کی طرف جھک گئے۔ یہ خبر بمشکل ایک انچ لمبی تھی اور سب سے نیچے ایک کالم میں لگی ہوئی تھی۔ اس پر ننھی سی سرخی دکھائی دے رہی تھی:

محکمہ جادو میں دخل اندازی

اڑتیس سالہ سٹرگس پوڈمور جو کہ 2۔ لیبرنم گارڈنز کلپ ہیم کا رہائشی ہے، 31 اگست کو محکمہ جادو کے اہم دفتر میں غیر قانونی طور گھسنے اور ڈاکہ زنی کی واردات کا مرتکب ہوا تھا۔ تفتیش مکمل ہونے کے بعد اس کا مقدمہ جادوئی عدالت میں پیش کیا گیا۔ پیڈمور کو محکمے کے محافظ دستے کے انچارج ایرک منچ نے عین اس وقت گرفتار کیا تھا جب وہ رات کے ایک بجے ایک انتہائی حساس نوعیت کے دروازے کے اندر گھسنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پیڈمور نے اپنی صفائی میں کسی قسم کا بیان دینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ بلا اجازت ممنوعہ دروازے میں داخلے اور ڈاکہ زنی کی دفعات کا فیصلہ کرتے ہوئے پیڈمور کو جادوئی عدالت نے اسے چھ مہینے کیلئے اژقبان میں قید کی سزا سنائی گئی۔

''سٹرگس پوڈمور......'' رون نے آہستگی سے کہا۔ ''یہ وہی آدمی ہے نا...... جسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس کے سر پر گھاس کی چھت ہے، ہے نا؟ وہ تو گروہ......''

''شش......رون!'' ہرمائنی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے قہر آلود نظروں سے اسے گھورا۔

''چھ ماہ تک......اژقبان میں!'' ہیری سکتے کی حالت میں بڑبڑایا۔ ''وہ بھی صرف ایک دروازے میں داخل ہونے کی کوشش کے جرم میں......''

''احمقوں جیسی باتیں مت کرو ہیری!'' ہرمائنی تڑک کر غرائی۔ ''یہ یقیناً صرف دروازے کے اندر داخل ہونے کی کوشش نہیں تھی۔ آخر وہ رات ایک بجے محکمہ جادو میں کر کیا رہا تھا؟''

''کیا تمہیں نہیں لگتا کہ وہ کوئی اہم سونپی گئی ذمہ داری وہاں انجام دے رہا ہو۔'' رون بولا

''اوہ ایک منٹ ٹھہرو......'' ہیری نے اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ ''سٹرگس پوڈمور تو ہمیں کنگ کراس سٹیشن تک چھوڑنے کیلئے آنے والا تھا...... یاد ہے نا؟''

رون اور ہر مائنی نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''بالکل! اسے تو کنگ کراس سٹیشن تک پہنچتے وقت ہمارے محافظ کی ذمہ داری انجام دینا تھی۔ یاد ہے......اور موڈی اس کے وقت پر نہ پہنچنے پر سخت ناراض ہو رہے تھے۔ شاید وہ اسی لئے نہیں پہنچ پایا تھا...... ہے نا؟''

''مگر یہ الزام جھوٹا بھی تو ہوسکتا ہے!'' رون نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''ہاں! ایسا ہی ہوگا؟'' وہ زیر لب بڑبڑایا اور اپنی آواز ڈرامائی انداز میں دھیمی کرتا ہوا دوبارہ گویا ہوا کیونکہ اس نے ہر مائنی کے چہرے پر ناپسندیدگی اور تنبیہ کے آثار پڑھ لئے تھے۔ ''ہوسکتا ہے کہ محکمے کو یہ یقین ہو گیا ہو کہ یہ ڈمبل ڈور کا آدمی ہے، اسی لئے...... مجھے معلوم نہیں......انہوں نے اس پر محکمے میں دراندازی کا الزام لگا کر وہاں سے ہٹا دیا ہو۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ وہ دروازے کے اندر گھسنے کی کوشش نہیں کر رہا ہو، صرف وہاں پہرہ دے رہا ہو...... یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انہوں نے اسے پھنسانے کیلئے جھوٹے الزامات لگا دیئے ہوں تاکہ ڈمبل ڈور کا اہم آدمی کم ہو جائے؟''

تھوڑی دیر تک ان کے بیچ خاموشی رہی۔ ہیری اور ہر مائنی دونوں رون کے نظریئے پر غور کر رہے تھے۔ جانے کیوں ہیری کو یہ محسوس ہوا کہ رون ہوا میں گھوڑے دوڑا رہا ہے جبکہ ہر مائنی اس کے نظریئے سے کسی قدر متفق دکھائی دے رہی تھی۔

''اگر ایسا کچھ ہوا ہے تو مجھے اس پر قطعی حیرت نہیں ہوگی۔''

ہر مائنی نے اپنے پھٹے ہوئے نصف اخبار کو تہ کیا۔ جب ہیری نے اپنا چھری کانٹا پلیٹ میں رکھا تو وہ اپنی محویت سے باہر نکل آئی۔

''ٹھیک ہے، میرا خیال ہے کہ اب ہمیں خودبخود دکھاد بنانے والی جنگلی جھاڑیوں پر پروفیسر سپراؤٹ کا مقالہ لکھ لینا چاہئے۔ اگر خوش قسمتی نے ساتھ دیا تو ہم دوپہر کے کھانے سے پہلے پہلے پروفیسر میک گوناگل کے دیئے ہوئے غیر ذی روح جادوئی کلمے کی مشق بھی کر سکیں گے......''

ہر مائنی کے یاد دلانے پر ہیری یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہونے لگا کہ بالائی منزل پر ڈھیر سارا ہوم ورک اس کا منتظر تھا مگر کھڑکیوں سے باہر آسمان بالکل صاف اور نیلا تھا اور اس نے ایک ہفتے سے اپنے فائر بولٹ بہاری ڈنڈے کو چھو کر بھی نہیں دیکھا تھا......

''میرا خیال ہے کہ ہم ہوم ورک سونے سے پہلے بھی تو مکمل کر سکتے ہیں۔'' رون نے ہر مائنی سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ وہ اب بڑے ہال سے باہر نکل کر ڈھلوانی صحن سے نیچے اتر رہے تھے۔ ہیری اور رون، ہر مائنی کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے کیوڈچ کے میدان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ان کے دماغ پر ہر مائنی کی کڑی تنبیہ کے الفاظ ہتھوڑوں کی طرح برس رہے کہ 'تم دونوں اپنے او ڈبلیو ایل کے امتحانات میں فیل ہو جاؤ گے۔'

ہیری کو رون کے اس جملے سے کسی قدر تسلی ملی تھی کہ 'ہمارے پاس کل کا دن بھی تو ہے، وہ تو پڑھائی کے معاملے میں ضرورت سے زیادہ ہی پریشان ہو جاتی ہے، اس کے ساتھ بس یہی مشکل ہے۔'

وہ خاموشی سے چل رہے تھے۔ کیوڈچ میدان کچھ ہی دور رہ گیا تھا۔

''کہیں اب ایسا نہ ہو کہ وہ اب ہمیں اپنے ہوم ورک کی نقل کرنے نہ دے۔'' رون نے چپکے سے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔

''ہاں! مجھے تو کچھ ایسا ہی لگتا ہے......'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا۔ ''مگر یہ بھی ضروری ہے، اگر ہم کیوڈچ کی ٹیم کا حصہ بنے رہنا چاہتے ہیں اور دوسرے فریقوں سے میچ جیتنا چاہتے ہیں تو ہمیں جم کر مشقیں کرنا ہی ہوں گی......''

''ہاں! یہ بات تو ہے۔'' رون نے امید بھرے لہجے میں کہا۔ ''ویسے بھی ہمارے پاس پڑھائی کیلئے پورے سال کا وقت پڑا ہے، ہے نا!''

کیوڈچ کے میدان کی طرف جاتے ہوئے ہیری کی نظریں خودبخود دائیں جانب گھوم گئیں۔ تاریک جنگل کے ساکت درختوں کی بالائی شاخیں ہوا سے جھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ درختوں کے درمیان کوئی ایسی چیز دکھائی نہیں دی جو اُڑ رہی ہو۔ آسمان بالکل صاف تھا مگر کچھ دور الّو گھر کے چاروں طرف بے شمار الّو منڈلا رہے تھے۔ اس کے پاس خود کو مصروف رکھنے کیلئے بے شمار مسائل تھے۔ اُڑنے والا گھوڑا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا تھا اس لئے اس نے اُسے اپنے دماغ کو جھٹک دیا۔

انہوں نے سٹیڈیم کے کھلاڑیوں والے کمرے میں پہنچ کر کپڑوں والی الماری سے گیندوں کا صندوق باہر نکالا اور مشقوں کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ رون تین بلند قفلوں کے درمیان جا کر ان کی حفاظت کرنے لگا۔ ہیری اب نقاش کے طور پر کھیل رہا تھا اور قواف کو قفل میں ڈالنے کیلئے جدوجہد کر رہا تھا۔ وہ رون کو مختلف انداز سے چکمہ دے کر قواف قفل میں ڈالنے کی کوشش کرتا رہا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ رون حقیقت میں ایک عمدہ راکھا ثابت ہو سکتا تھا۔ اس نے ہیری کی تین چوتھائی کوششوں کو ناکام بنا ڈالا تھا۔ جوں جوں وہ کھیلتا رہا اس کی کارکردگی میں بھی عمدگی بڑھتی گئی۔ دو گھنٹے کی مسلسل مشقوں کے بعد وہ دوپہر کے کھانے کیلئے واپس سکول میں لوٹ آئے۔ کھانے کے دوران ہرمائنی نے ان پر یہ دوٹوک الفاظ میں واضح کر دیا کہ وہ دونوں نہایت غیر ذمے دار ثابت ہوئے تھے۔ بہرحال، اس سے متصادم ہوئے بغیر وہ دونوں کھانے کے بعد ٹیم کی مشترکہ مشقوں کیلئے ایک بار پھر میدان میں پہنچ گئے۔ جب وہ دونوں کھلاڑیوں والے کمرے میں داخل ہوئے تو انجلینا کے علاوہ ٹیم کے سبھی کھلاڑی پہلے سے وہاں موجود ملے۔

''سب کچھ ٹھیک ہے نا......رون!'' جارج نے اس کی طرف آنکھ مارتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں!'' رون نے جلدی سے کہا۔ وہ میدان میں نکلنے سے پہلے کافی پریشان اور دباؤ میں دکھائی دے رہا تھا، اسی لئے وہ زیادہ بات چیت نہیں کر رہا تھا۔

''تو کیا تم ہم سب کو اپنے کمالات دکھانے کیلئے پوری تیار ہو پری فیکٹ بوائے!'' فریڈ نے کیوڈچ کی مخصوص وردی والے چوغے کے سوراخ سے اپنی گردن باہر نکالتے ہوئے ہنس کر پوچھا۔ اس کے بال چہرے پر بکھرے ہوئے تھے اور چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ بکھری تھی۔

''تم خاموش رہو......'' رون نے چڑچڑے انداز میں غرا کر کہا۔اس کا چہرہ سنگ مرمر کی طرح سفید پڑ گیا تھا۔جب اس نے اپنی ٹیم کی وردی والا چوغہ پہنا تو وہ اس کے بدن پر بالکل صحیح دکھائی دیا جو کہ اولیور وُڈ کا تھا، البتہ رون کے کندھے اولیور سے کچھ زیادہ چوڑے تھے۔

''سب کھلاڑی آ چکے ہیں، ٹھیک ہے۔'' انجلینا کی آواز سنائی دی جو کمرے سے ملحقہ کپتان والے دفتر سے نمودار ہوئی تھی۔اس نے پہلے سے ہی اپنے کپڑے بدل رکھے تھے۔''چلو! اب شروع کرتے ہیں، ایلیسا اور فریڈ تم دونوں گیندوں والا صندوق لے کر باہر آ جاؤ......اوہ! کچھ بن بلائے مہمان ہماری مشقیں دیکھنے کیلئے آئے ہیں......لیکن تم ان کی طرف دھیان مت دینا......ٹھیک ہے......''

ہیری کو اس کی گرجتی ہوئی آواز میں کچھ ایسی کپکپاہٹ محسوس ہوئی تھی جس سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ بن بلائے مہمان کون ہو سکتے ہیں؟ ہیری کا اندازہ اس بالکل صحیح نکلا جب وہ لوگ کھلاڑیوں والے کمرے سے نکل کر چلچلاتی ہوئی دھوپ میں میدان میں پہنچے۔ سلے درن کی کیوڈچ ٹیم کے کے کھلاڑیوں نے زور زور سے آوازیں کستے ہوئے اور سیٹیاں بجاتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔ سلے درن کے کھلاڑی خالی سٹیڈیم کی وسطی نشستوں پر براجمان تھے اور ان کی آوازیں خالی سٹیڈیم میں چاروں طرف گونج رہی تھیں۔

''اوہ دیکھو تو......ویزلی کس شے پر سوار ہے؟'' ملفوائے نے تمسخرانہ انداز میں آواز لگائی۔''ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی پرانی لاٹھی پر اُڑنے والا جادو کر دیا گیا ہو......ہاہاہا''

اس کی بات سن کر کریب، گوئل اور پینسی پارکنسن زور زور سے قہقہے لگانے لگے۔رون اضطرابی کیفیت میں اپنے بہاری ڈنڈے پر سوار ہوا اور اس نے زمین پر ٹھوکر لگا کر ہوا میں پرواز بھری۔ ہیری بھی اس کے پیچھے پیچھے ہوا میں اُڑنے لگا۔اس نے دیکھا کہ رون کے کانوں کی لوئیں گہری سرخ ہو رہی تھیں۔

''ان گدھوں پر بالکل دھیان مت دو رون!'' اس نے اپنی رفتار بڑھا کر رون کے قریب پہنچ کر اسے ہدایت کی۔''انہیں دکھا دو کہ ان کے ساتھ ہونے والے میچ کے بعد کون ہنسے گا؟''

''میں اپنے کھلاڑیوں سے ایسے ہی جذبے کی توقع رکھتی ہوں، ہیری!'' انجلینا نے تعریفی انداز میں کہا۔وہ اپنی بغل میں قواف سنبھالے ان کے چاروں طرف اُڑ رہی تھی اور ہوا میں اُڑتے ہوئے کھلاڑیوں کے مدمقابل آ کر رُک گئی۔''ٹھیک ہے، اب ہم لوگ اپنے بدن کا کھیل سے پہلے وارم اپ کرتے ہیں۔ہم ایک دوسرے کو کچھ پاس دیتے ہیں۔''

''سنو جانسن! یہ کون سا ہیئر سٹائل ہے؟'' نیچے سے پینسی پارکنسن نے چیخ کر کہا۔''کوئی اس طرح کیوں دکھائی دینا چاہے گا کہ جیسے اس کے سر سے آتش بازیاں پھوٹ رہی ہوں؟''

انجلینا نے اپنے چہرے سے سیاہ بالوں کی ایک لمبی لٹ پیچھے ہٹاتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔''تو سب بکھر جاؤ......اب شروع کرتے ہیں......''

ہیری باقی کھلاڑیوں سے پیچھے رہ کر میدان کے دور کنارے پر پہنچ گیا۔انجلینا نے ایک ہاتھ میں قواف اُٹھایا اور مضبوطی سے اسے فریڈ سے کی طرف اچھال دیا۔فریڈ نے قواف کو آسانی سے پکڑا اور اسے جارج کی طرف بڑھا دیا، جس نے ہیری کو پاس دیا اور ہیری نے قواف رون کی طرف پھینکا......اور اس نے قواف کو پکڑنے میں صحیح کارکردگی نہیں دکھائی اور وہ اس کے ہاتھوں سے پھسلتا ہوا زمین پر گرنے لگا۔

سلے درن کے کھلاڑی یہ منظر دیکھ کر پیٹ پکڑ کر ہنسنے اور مذاق اُڑانے لگے۔قواف کو زمین چھونے سے پہلے پکڑنے کیلئے رون نے جوشیلے انداز میں غوطہ لگایا اور نیچے آیا۔اس نے صحیح انداز میں غوطہ نہیں کھایا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ پایا اور اپنے بہاری ڈنڈے سے پھسل گیا۔اس نے خود کو سنبھالا اور پھر جھینپے ہوئے انداز میں واپس اوپر لوٹ آیا۔ ہیری نے دیکھا کہ فریڈ اور جارج ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے لیکن نجانے کیوں وہ اپنے مزاج کے برخلاف اس بار کچھ نہیں بولے، جس کیلئے وہ ان کا شکر گزار تھا۔

''قواف پھینکو رون......'' انجلینا نے چیخ کر یوں کہا جیسے معمول سے ہٹ کر کچھ بھی نہ ہوا ہو۔

رون نے قواف ایلیسا کی طرف پھینکا، جس نے ہیری کو پاس دیا، ہیری نے قواف جارج کی طرف اچھال دیا......

''سنو پوٹر! تمہارے ماتھے کا زخم اب کیسا ہے؟'' ملفوائے نے چلا کر آواز کسی۔ ''یقینی طور پر تمہیں آرام کی ضرورت ہو گی ہے نا......ارے میں تو بھول ہی گیا تم تو پورا ایک ہفتہ ہسپتال بھی نہیں جا پائے......یہ تو تمہاری زندگی کا نیا ریکارڈ بن گیا ہے، ہے نا پوٹر؟''

جارج نے انجلینا کو پاس دیا اس نے ہیری کو قواف دیا جس کی ہیری کو قطعی توقع نہیں تھی، پھر بھی اس نے بمشکل قواف اپنی انگلیوں کے پوروں سے پکڑا اور جلدی سے اسے رون کی طرف اچھال دیا۔رون تیزی سے اس کی طرف لپکا مگر قواف اس سے کچھ انچ کے فاصلے پر آگے نکل گیا۔

''دھیان سے رون!'' انجلینا نے چیخ کر کہا، جب اس نے قواف کے پیچھے زمین کی طرف دوبارہ غوطہ بھرا۔''پوری توجہ سے مشق کرو......''

جب رون دوبارہ واپس اپنی جگہ پر لوٹا تو یہ کہنا مشکل تھا کہ رون کا چہرہ زیادہ سرخ تھا یا قواف کا گہرا سرخ رنگ......ملفوائے اور سلے درن کے باقی کھلاڑی نیچے بیٹھے ٹھٹھے بازی میں مصروف تھے۔ وہ دل کھول کر ان کی نادانیوں اور ناقص کارکردگی پر فقرے کس رہے تھے۔

تیسری کوشش میں رون نے قواف کو پکڑ تو لیا مگر کامیابی کی خوشی کے جوش میں اس نے قواف کو اتنی زور سے کیٹی بل کی طرف پھینکا کہ وہ اس کی کھلے ہوئی بازوؤں کے بیچ سے نکل کر اس کی ناک سے جا ٹکرایا۔

''اوہ معاف کرنا......'' رون یہ دیکھ کر گھگھیا اُٹھا۔وہ یہ دیکھنے کیلئے کیٹی بل کی طرف بڑھا کہ اسے کتنی چوٹ لگی ہے؟

''اپنی جگہ پر واپس جاؤ رون! وہ ٹھیک ہے۔'' انجلینا غراتے ہوئے گرجی۔ ''تم نے اتنے زور سے قواف کیوں پھینکا؟ یاد رکھو......تم اپنی ٹیم کے ساتھی کو پاس دے رہے ہو۔ اسے بہاری ڈنڈے سے گرانے کی کوشش نہیں کر رہے ہو۔ ٹھیک؟ ہمارے پاس اس کام کیلئے بالجر موجود ہے۔''

کیٹی کی ناک سے ناک بہنے لگا تھا۔ بہت نیچے سلے درن کے کھلاڑی اپنے پیر پٹخ پٹخ کر قہقہے لگا رہے تھے اور ہنسی اُڑا رہے تھے۔ فریڈ اور جارج کیٹی کے پاس پہنچ گئے۔

''یہ لے لو......'' فریڈ نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی اور ارغوانی رنگ کی چیز نکال کر اسے دیتے ہوئے کہا۔ ''اس سے تھوڑی ہی دیر میں تمہاری طبیعت سنبھل جائے گی۔''

''اتنا کافی ہے۔'' انجلینا نے زور سے کہا۔ ''فریڈ اور جارج! تم دونوں نیچے جاؤ اور صندوق میں سے اپنے ڈنڈے اور بالجروں کو نکالو۔ رون تم قفلوں کے پاس جاؤ اور ان کی حفاظت کرو۔ ہیری! تم میرے اشارہ کرتے ہی سنہری چڑیا کو چھوڑ دینا۔ اور ظاہر ہے کہ باقی ہم سب مل کر رون والے قفلوں پر سکور کیلئے حملہ کریں گے۔''

ہیری سنہری گیند لینے کیلئے جڑواں بھائیوں کے تعاقب میں زمین کی طرف بڑھنے لگا۔

''رون تو سارا کھیل ہی چوپٹ کر رہا ہے...... ہے نا؟'' جارج نے بڑبڑاتے ہوئے کہا جب وہ تینوں زمین پر آ کر صندوق کھول رہے تھے۔ انہوں نے صندوق میں سے دونوں بالجر آزاد کئے اور سنہری گیند نکال کر ہیری کے ہاتھوں میں تھما دی۔

''وہ محض گھبرایا ہوا ہے...... جب میں صبح اس کے ساتھ مشقیں کر رہا تھا تو وہ عمدہ کھیل کا مظاہرہ کر رہا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے اس کی صفائی پیش کی۔

''مجھے نہیں لگتا کہ وہ جلد ہی اپنی اس ہیجانی کیفیت پر قابو پا سکے گا، ہے نا؟ کاش اس میں ہمت اور اعتماد جلد ہی بحال ہو جائے۔''

وہ تینوں ہوا میں اُڑنے لگے۔ انجلینا کی سیٹی بجتے ہی ہیری نے سنہری گیند کھلی فضا میں چھوڑ دی۔ فریڈ اور جارج بالجروں کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس کے بعد ہیری اس طرف بہت کم توجہ دے پایا کہ اس کے ساتھی کھلاڑی کیا کر رہے تھے؟ اس کی ذمہ داری تو اس پھڑ پھڑاتی ہوئی سنہری گیند کو پکڑنا تھا جسے تلاش کر کے حاصل کرنے والی ٹیم کو پورے ڈیڑھ سو پوائنٹس ملتے تھے۔ مگر ایسا کرنے کیلئے بہت تیز رفتار اور بہاری ڈنڈے پر متوازن رہنے کی مہارت کی ضرورت پیش آتی تھی۔ اس نے اپنی رفتار بڑھائی اور نقاشوں کے درمیان سے ہو کر ہوا میں چاروں طرف اُڑنے لگا۔ اس کے چہرے پر موسم خزاں کی گرم ہواؤں کے تھپیڑے برس رہے تھے۔ نیچے سٹیڈیم میں چیختے چلاتے ہوئے سلے درن کے کھلاڑیوں کی آوازیں مبہم سرگوشیوں کی مانند سنائی دی رہی تھیں۔ لیکن جلد ہی وہ سیٹی بجنے کی آواز سن کر رُک گیا......

''ٹھہرو......سب لوگ رُکو!'' انجلینا چیخ کر بول رہی تھی۔ ''رون تم اپنے وسطی قفل کی صحیح طریقے سے حفاظت نہیں کر رہے

ہو......''

ھیری نے مڑ کر رون کی طرف دیکھا۔ وہ بائیں قفل کے سامنے منڈلاتا ہوا نظر آیا جبکہ اس نے باقی دونوں قفلوں کو بالکل خالی چھوڑ رکھا تھا۔

''معافی چاہتا ہوں......'' رون نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا سرخ چہرہ نیلے آسمان کے نیچے کسی جلتی ہوئی مشعل کی طرح دمک رہا تھا۔

''نقاشوں کو دیکھتے ہوئے تم اپنی جگہ بدل لیتے ہو۔'' انجلینا نے تیزی سے کہا۔ ''یا تو تم بیچ میں ہی کھڑے رہو، جب تک تمہیں سکور بچانے کیلئے اپنی جگہ سے ہلنا نہ پڑے۔ یا پھر قفلوں کے چاروں طرف چکر کاٹتے رہو۔ تم چاہے جو کرو لیکن کسی ضرورت کے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ یوں بت بن کر مت کھڑے رہو اور نہ قفلوں کو کھلا چھوڑ کر ارد گرد منڈلاؤ......تمہاری اسی نادانی کی وجہ سے پچھلے تین سکور ہو چکے ہیں......''

''ٹھیک ہے میں اب خیال رکھوں گا......'' رون نے ایک بار پھر خجالت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ یوں سرخ تھا جیسے بدن کا سارا خون چہرے پر ہی اُمڈ آیا ہو۔

''اور تم کیٹی بل!......کیا تم اپنی ناک سے خون کے چھینٹے اُڑانا بند نہیں کر سکتی؟''

''یہ تو میرے قابو میں نہیں آ رہا...... یہ پہلے سے زیادہ تیزی سے بہنے لگا ہے......'' کیٹی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور اپنی آستین سے ناک کو دبا کر خون روکنے کی کوشش کرنے لگی۔

ھیری نے پلٹ کر فریڈ اور جارج کی طرف دیکھا جو کافی متفکر دکھائی دے رہے تھے اور اپنی جیبوں کو ٹٹول رہے تھے۔ اس نے دیکھا کہ فریڈ نے کوئی ارغوانی چیز باہر نکالی۔ اسے ایک پل کیلئے غور سے جانچا اور پھر دہشت بھری نظروں سے کیٹی کی طرف دیکھنے لگا۔

''ٹھیک ہے......دوبارہ شروع کرتے ہیں!'' انجلینا نے کہا۔ وہ سلے درن کے کھلاڑیوں کی ہلڑ بازی کو مسلسل نظر انداز کر رہی تھی جو اب لہک لہک کر بھدے انداز میں گیت گا رہے تھے۔

''گری فنڈر تو اب ہار ہی جائے گا......گری فنڈر تو اب ہار ہی جائے گا......''

انجلینا اب اپنے بہاری ڈنڈے پر کسی قدر تن کر بیٹھی ہوئی تھی جو ظاہر کر رہا تھا کہ وہ کھلاڑیوں کی باہمی ہم آہنگی کے برقرار نہ رکھ پانے پر مضطرب تھی۔ اس بار بمشکل تین ہی منٹ کا کھیل چل پایا ہوگا کہ انجلینا کی سیٹی کی آواز سے کھیل رُک گیا۔ ھیری نے ٹھیک اسی وقت سنہری گیند مخالف قفلوں کے پاس چکر کاٹتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس لئے سیٹی کی آواز سن کر وہ جھنجھلا اُٹھا۔

''اب کیا ہو گیا ہے؟'' اس نے بے چینی سے ایلیسا سے دریافت کیا جو سب سے قریب دکھائی دے رہی تھی۔

''کیٹی کی طرف دیکھو......'' ایلیسا نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے ہوا میں بہاری ڈنڈا گھماتے ہوئے دوسری طرف دیکھا جہاں انجلینا، فریڈ اور جارج تیزی سے اُڑتے ہوئے کیٹی بل کے پاس جا رہے تھے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ انجلینا نے صحیح وقت پر سیٹی بجا کر کھیل روک دیا تھا کیونکہ کیٹی کا چہرہ چاک کی مانند سفید پڑ چکا تھا اور ناک سے خون کسی چشمے کی طرح نکل رہا تھا۔ اس کے کپڑے خون سے لت پت ہو چکے تھے۔

''اوہ! اس کی حالت تو زیادہ خراب ہوگئی ہے، اسے ہسپتال لے جانا چاہئے۔'' انجلینا نے متفکر لہجے میں کہا۔

''ہم اسے ہسپتال لے جاتے ہیں......'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔ ''ہوسکتا ہے کہ اس نے ......اس نے...... غلطی سے نکسیر پھوڑ ٹافی کھالی ہو......''

''ایک نقاش اور دو پٹاؤوں کے بغیر مشقیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔'' انجلینا بجھے ہوئے انداز میں بولی۔ جب فریڈ اور جارج، کیٹی بل کو اپنے بہاری ڈنڈوں کے درمیان سہارا دیئے ہوئے سکول کی طرف جا رہے تھے۔ ''چلو! ہم نیچے چلتے ہیں اور کپڑے بدل لیتے ہیں۔''

ان کے کھلاڑیوں والے کمرے میں واپس لوٹتے ہوئے بھی سلے درن کے کھلاڑی اپنا بھدا گیت گاتے رہے۔ جب نصف گھنٹے کے بعد ہیری اور رون گری فنڈر ہال میں تصویر کے راستے سے اندر داخل ہوئے تو ہرمائنی حسب معمول اپنی نشست پر جمی ہوئی دکھائی دی۔

''مشقیں کیسی رہیں......؟'' اس نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''وہ......'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا مگر لڑکھڑا سا گیا۔

''بہت بری تھیں......'' رون نے کھوکھلے لہجے میں چڑ کر کہا۔ وہ ہرمائنی کے قریب والی کرسی میں دھنس کر بیٹھ گیا۔ ہرمائنی نے رون کی طرف غور سے دیکھا۔ اس کے چہرے پر پھیلی ہوئی سرد مہری سے وہ کافی حد تک سمجھ گئی تھی۔

''کوئی بات نہیں...... یہ تو پہلا موقع تھا۔'' اس نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔ ''اس میں کچھ وقت تو لگے گا......''

''یہ کس نے کہا ہے کہ میں برا کھیلا تھا......؟'' رون نے تلخی سے غراتے ہوئے کہا۔

''کسی نے نہیں......'' ہرمائنی نے حیرانگی سے اس کی شکل دیکھی۔ ''میرا خیال تھا کہ......''

''تمہارا خیال یہی ہوگا کہ میری کارکردگی نہایت خراب رہی ہوگی۔ ہے نا؟''

''نہیں! ایسی کوئی بات نہیں، دیکھو! تم نے ہی کہا تھا کہ مشقیں بہت بری رہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ شاید......''

''ٹھیک ہے...... میں اب ہوم ورک کرنے جا رہا ہوں۔'' رون نے تلملاتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد وہ پیر پٹختا ہوا لڑکوں کے کمروں کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی جانب چل دیا اور نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ ہرمائنی اسے جاتا دیکھ کر ہیری کی طرف متوجہ ہوئی۔

''کیا وہ واقعی برا کھیلا تھا؟''

''نہیں تو......'' ہیری نے دوستی نبھاتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی نے اس کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے اپنی بھنوئیں کھینچیں۔

''دیکھو!'' ہیری اس کے بگڑے تیور دیکھ کر گھبرا گیا۔ ''میرا خیال ہے کہ وہ زیادہ عمدہ کھیل سکتا تھا......مگر جیسا کہ تم نے کہا کہ یہ اس کا پہلا موقع تھا......''

اس رات ہیری اور رون دونوں ہی اپنے اپنے ہوم ورک میں کچھ زیادہ نہیں کر پائے۔ ہیری جانتا تھا کہ رون آج کی اپنی ناقص کارکردگی کو ضرورت سے زیادہ ہی اپنے اعصاب پر سوار کئے ہوئے تھا۔ وہ سلے درن کے کھلاڑیوں کے تمسخرانہ جملوں اور بھدے گیت 'گری فنڈ رتو اب ہار ہی جائے گا' کو اپنے ذہن سے محو نہیں کر پا رہا تھا۔

انہوں نے اتوار کا پورا دن گری فنڈر کے ہال میں ہی گزارا اور اپنی کتابوں کے بیچ غرق رہے، جبکہ اس دوران ان کے چاروں طرف گری فنڈر کا ہال بھر گیا اور پھر خالی بھی ہو گیا۔ یہ ایک اور صاف اور سہانا دن تھا۔ گری فنڈر کے زیادہ تر طلباء وطالبات نے یہ دن کھلے میدان میں ہی بسر کیا تھا۔ سال کے آخری دھوپ بھرے دنوں میں سے ایک کا بھرپور لطف اُٹھایا۔ شام ہونے تک ہیری کو محسوس ہوا کہ کوئی اس کا بھیجا دبوچ کر کھوپڑی کی دیواروں پر پٹخ رہا ہو۔

''مجھے لگتا ہے کہ ہمیں ہفتے کے باقی دنوں میں زیادہ سے زیادہ اپنا ہوم ورک کرنے کی کوشش کی عادت ڈالنا چاہئے۔'' ہیری نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔ انہوں نے بالآخر پروفیسر میک گوناگل کے دیئے ہوئے غیر ذی روح جادوئی کلمے پر طویل مقالہ مکمل کر کے اسے ایک طرف رکھا اور پروفیسر سنی سٹرا کے اتنے ہی طویل اور پیچیدہ مقالے کی متوجہ ہوئے جو مشتری کے متعدد چاندوں کی تفصیلات سے متعلق تھا۔

''تم صحیح کہتے ہو......'' رون نے اپنی سرخ آنکھوں کو مسلتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آتشدان کی بھڑکتی ہوئی آگ میں اپنا پانچواں چرمئی کاغذ چرمر کر کے پھینکا۔ ''سنو...... ہرمائنی سے پوچھو کہ کیا وہ اپنے مقالے کی ایک جھلک ہمیں دکھا سکتی ہے، ذرا آسانی ہو جائے گی۔''

ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ وہ کروک شانکس کو گود میں لئے بیٹھی تھی اور جینی سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔ بننے والی سلائیاں ہوا میں تیزی سے چمک رہی تھیں، وہ اس وقت گھریلو خرسوں کیلئے جرابیں بنا رہی تھی۔

''نہیں......'' اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''تم جانتے ہی ہو کہ وہ ہمیں ایسا کبھی نہیں کرنے دے گی......''

اور اس طرح وہ پڑھائی میں دوبارہ مشغول ہو گئے جبکہ کھڑکیوں کے باہر آسمان کی رنگت نیلاہٹ سے سیاہی میں بدل گئی اور باہر کی ہر چیز دکھائی دینا بند ہو گئی۔ ہال میں موجود لوگوں کی بھیڑ آہستہ آہستہ چھٹنے لگی۔ ساڑھے گیارہ بجے ہرمائنی جمائیاں لیتی ہوئی ان

کے پاس آئی۔

''مکمل ہوا کیا......؟''

''نہیں......'' رون نے تیکھی آواز میں جواب دیا۔

''مشتری کا سب سے بڑا چاند گینی ماد ہے نا کہ کالی سٹو......'' اس نے رون کے کندھے کے اوپر سے جھانکتے ہوئے اس کے علم فلکیات کے مقالے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اور آتش فشاں اسی میں پھوٹتے رہتے ہیں۔''

''شکریہ!'' رون نے غرا کر کہا اور اس نے اپنی ان سطروں کو کاٹ دیا۔

''معافی چاہتی ہوں، میں تو صرف......''

''دیکھو! اگر تم صرف یہاں ہمارے مقالوں میں سے غلطیاں ڈھونڈنے اور اپنی علمیت کا رعب جمانے کیلئے آئی ہو تو......''

''رون......''

''دیکھو ہرمائنی! میرے پاس یہاں کسی واعظ سننے کا ذرا سا بھی وقت نہیں ہے، اور نہ ہی میں اس بحث میں پڑنا چاہتا ہوں۔ ٹھیک ہے...... میں تو پہلے ہی ہوم ورک کے جھنجٹ سے پریشان بیٹھا ہوا ہوں......''

''نہیں...... میں تو...... ادھر دیکھو......'' ہرمائنی نے سب سے قریبی کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری اور رون نے گردن موڑ کر وہاں دیکھا۔ ایک سفید الّو کھڑکی کی منڈیر پر بیٹھا ہوا رون کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''کیا یہ ہرمس تو نہیں ہے......؟'' ہرمائنی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں یہ تو وہی ہے......'' رون نے آہستگی سے کہا۔ اس نے اپنی قلم میز پر پھینکی اور اُٹھ کر کھڑکی کی طرف بڑھا۔ ''پرسی بھلا مجھے خط کیوں بھیجے گا؟''

اس نے کھڑکی کھول دی۔ ہرمس پھڑ پھڑاتا ہوا ہال میں داخل ہوا اور سیدھا ہیری کے سامنے رون کے لکھے مقالے پر جا بیٹھا۔ اس نے خط والا پنجہ رون کی طرف بڑھا دیا۔ جیسے ہی رون نے خط اس کے پنجے سے الگ کیا تو وہ الّو تیزی سے اُڑا اور کھڑکی سے باہر نکل گیا۔ وہ جاتے جاتے رون کے مقالے میں بنے سیاروں کے خاکے پر اپنے سیاہی میں ڈوبے پنجوں کے نشان ثبت کر گیا تھا۔

''یہ تو واقعی پرسی کی ہی لکھائی ہے......'' رون نے اپنی کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔ وہ لفافے کے باہر لکھے ہوئے الفاظ کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔ ''رونالڈ ویزلی! گری فنڈر ہاؤس ہوگورٹس۔'' اس نے ان دونوں کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھا۔ ''تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟''

''اسے چاک تو کرو......'' ہرمائنی نے متجسس انداز میں جلدی سے کہا اور ہیری نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے سر ہلایا۔

رون نے لفافے کھول کر ایک لمبا چرمئی کاغذ باہر نکلا اور سر جھکا کر اسے پڑھنے لگا۔ جوں جوں اس کی نگاہ کاغذ سے پھسلتی ہوئی نیچے جا رہی تھی، اس کے ماتھے میں بل پڑتے جا رہے تھے اور بھنوؤں میں تناؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ چڑچڑا سا دکھائی دینے لگا۔ پورا خط پڑھنے کے بعد اس نے برا سا منہ بنایا اور پھر خط والا چرمئی کاغذ ہرمائنی کی طرف بڑھا دیا۔ ہیری بھی اس کے قریب آ کر ایک ساتھ خط پڑھنے لگے۔

پیارے رون!

مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے (جادوئی وزیر کے ذریعے جنہیں تمہاری نئی استاد امبریج نے خبر دی ہے) کہ تم ہوگورٹس کے پر ی فیکٹ بن چکے ہو۔ جہاں مجھے یہ اطلاع پا کر نہایت حیرانگی کا سامنا ہوا وہیں بے حد خوشی بھی ہوئی۔ سب سے پہلے تو میں تمہیں اس عہدے پر مقرر کئے جانے پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔مجھے ہمیشہ یہی خدشہ گھیرے رہتا تھا کہ تم کہیں اپنے جڑواں بھائیوں فریڈ اور جارج کے نقش قدم پر نہ چل نکلو۔ اس لئے تم خود ہی اندازہ لگا سکتے ہو کہ جب میں نے سنا کہ تم نے اپنی بچگانہ حرکات کو خیرباد کہتے ہوئے صحیح معنوں میں ذمہ داری کا بوجھ اپنے کاندھوں پر لادنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو مجھے کس قدر خوشی ہوئی ہو گی۔

رون، میں اس موقع پر تمہیں صرف مبارکباد ہی نہیں دینا چاہتا بلکہ میں تمہیں کچھ مفید اور ضروری تجاویز بھی دینے کا خواہشمند ہوں۔ اس لئے میں یہ خط صبح کی عام ڈاک سے بھیجنے کے بجائے رات کی خصوصی ڈاک سے بھجوایا ہے تاکہ تم تنہائی میں سہولت کے ساتھ اسے پڑھ سکو۔ مجھے قوی امید ہے کہ تم اس خط کو غیرضروری لوگوں سے بچا کر ہی پڑھ سکو گے اور ان کے عجیب سوالوں سے بھی بچ پاؤ گے۔

جب وزیر جادو کارنیلوس فج مجھے تمہارے پری فیکٹ بننے کے بارے میں بتا رہے تھے تو ان کے منہ سے ایک بات انجانے میں پھسل گئی، جس سے مجھے معلوم ہوا کہ تم اب بھی ہیری پوٹر کے ساتھ دوستی باندھے ہوئے ہو۔ رون، میرے بھائی! میں تمہیں باخبر کر دینا چاہوں گا کہ اس لڑکے کے ساتھ تعلقات یا دوستی بڑھانے کے باعث تم اپنے بیج سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ اس کی قربت سے تمہاری عہدے سے معزول کئے جانے کا جتنا خطرہ ہے، اتنا کسی دوسری چیز سے نہیں ہے۔

مجھے یقین ہے کہ تمہیں یہ سب جان کر کافی حیرانگی ہوگی۔ بے شک تم یہی کہو گے کہ پوٹر ہمیشہ سے ڈمبل ڈور کے ان طلباء میں شمار ہوتا ہے جن پر ان کی نظرکرم سب سے زیادہ رہی ہے مگر میں یہ تم پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ڈمبل ڈور اب ہوگورٹس میں زیادہ دیر تک اپنے عہدے پر برقرار نہیں رہ پائیں

گے۔ اور یہ کھلی حقیقت ہے کہ معزز جادوگر اور سمجھدار لوگ اب ہیری پوٹر کی غیر قانونی اور دیومالائی سرگرمیوں کے بارے میں بالکل الگ اور شاید زیادہ درست خطوط پر ...... یقین رکھتے ہیں۔ بہرحال، میں اس ضمن میں کچھ زیادہ بات نہیں کروں گا لیکن کل کے روزنامہ جادوگر اخبار سے تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ ہوا اب کس سمت میں چل رہی ہے۔ اور ہاں! یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ تمہیں اپنے مستقبل کیلئے کس بہتر راہ کا انتخاب کرنا ہوگا؟

رون! تم یہ تو کبھی نہیں چاہو گے کہ تمہارے ساتھ بھی پوٹر جیسا ہی سلوک کیا جائے؟ یہ حماقت تمہارے مستقبل کیلئے نہایت نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ میں صرف آج اور کل کی نہیں بلکہ سکول کے بعد شروع ہونے والی عملی زندگی کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔ چونکہ ہمارے ڈیڈی اسے عدالت کی دہلیز تک لے گئے تھے، اس لئے تم یہ بات جانتے ہی ہو گے کہ گزشتہ گرمیوں میں پوری جیوری کے سامنے پوٹر کے پر ڈھیر سارے الزامات کے فرد جرم عائد کئے گئے تھے۔ اس پیشی میں اس کی حالت بے حد بگڑ گئی تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ محض ایک تکنیکی وجہ سے اس عدالت سے بچ نکلا تھا۔ مجھے جیوری کے معزز ممبران نے بتایا ہے کہ وہ اسے واقعی مجرم گردانتے ہیں۔

ممکن ہے کہ تم پوٹر کے ساتھ تعلقات اور دوستی کو ختم کرنے سے ہچکچا رہے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ وہ اس بات پر مشتعل ہو سکتا ہے اور کسی قدر متشدد بھی...... مگر اگر تمہیں اس بارے میں کسی پریشانی کا سامنا ہو یا تمہیں پوٹر کے وحشیانہ سلوک سے متعلق کوئی دوسری بات تنگ کر رہی ہو تو میں تمہیں ڈولرس امبریج کے پاس جانے کا مشورہ دوں گا۔ وہ بہت مہربان اور شفیق خاتون ہیں اور میں بخوبی جانتا ہوں کہ پوٹر کی حرکات و سکنات سے باخبر رکھنے کی وجہ سے وہ تم پر خصوصی مہربان بھی ہو جائیں گی۔ اس ضمن میں، میں ایک اور مشورہ بھی دینا چاہتا ہوں۔جیسا کہ میں نے بالا سطور میں اشارہ کیا ہے کہ ہوگورٹس میں ڈمبل ڈور کے دن بس گنے چنے رہ گئے ہیں اور ان کا عہدہ جلد ہی ختم ہو سکتا ہے۔ رون! تمہاری وفاداری ان کیلئے نہیں بلکہ سکول اور جادوئی محکمے کیلئے ہونا چاہئے۔ مجھے یہ سن کر بہت افسوس ہوا کہ ہے اب تک پروفیسر امبریج کو دیگر اساتذہ کی طرف سے بے حد کم عزت مل پائی ہے جبکہ وہ ہوگورٹس میں بڑھتی ہوئی من مانی کو جادوئی معاشرے کے اصولوں کے مطابق جادوئی محکمے کی ہدایات کی روشنی میں ختم کرنے کی خواہش مند ہیں۔ سکول کو سکول ہی ہونا چاہئے ناکہ سیاسی اکھاڑہ...... (حالانکہ اگلے ہفتے سے ان کیلئے یہ سب کرنا زیادہ آسان ہو جائے گا۔ ایک بار پھر میں یہ یاد دلا دوں کہ کل کا

روزنامہ جادوگر ضرور دیکھ لینا) میں صرف اتنا ہی چاہوں گا کہ جو طلباء اس وقت پروفیسر امبریج کی مدد کرنے میں معاونت کریں گے، ان کے دو سال میں ہیڈ بوائے بننے کے امکانات بہت زیادہ رہیں گے۔

مجھے افسوس ہے کہ ان گرمیوں میں تم سے زیادہ ملاقات نہیں ہو پائی۔ اپنے ممی ڈیڈی کی مخالفت کرتے ہوئے مجھے بے حد تکلیف ہوتی ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ جب تک وہ ڈمبل ڈور کے اردگرد پھیلی خطرناک بھیڑ سے ناطہ جوڑے رکھیں گے، تب تک میں ان کی چھت کے نیچے سانس نہیں لے سکتا۔ (اگر تم ممی کو کبھی خط لکھو تو انہیں یہ ضرور بتا دینا کہ ڈمبل ڈور کے قریبی اور وفادار ساتھی سٹرگس پوڈومور کو گزشتہ دنوں محکمے میں بلااجازت دھاوا بولنے اور ڈاکہ زنی کے جرم میں اژقبان بھیج دیا گیا ہے، شاید اس سے ان کی آنکھوں پر پڑے پردے ہٹ جائیں گے کہ وہ کس قسم کے گھٹیا مجرموں کے ساتھ شانے سے شانہ ملائے چل رہے ہیں) میں خود کو نہایت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ میں اس طرح کے ذلیل لوگوں کے ساتھ میل جول کی بدنامی سے محفوظ رہ پایا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ وزیر جادو مجھ پر کافی مہربان ہیں اور عمدہ سلوک رکھتے ہیں۔ مجھے پوری امید ہے رون! تم بھی ہمارے والدین کے غلط نظریات اور غیرقانونی جرائم کا حصہ نہیں بنو گے اور نہ ہی ان کی محبت کی اندھی تقلید کرتے ہوئے اپنے روشن مستقبل کو داؤ پر لگاؤ گے۔ مجھے قوی امید ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ انہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہو جائے گا اور ظاہر ہے کہ جب وہ دن آئے گا تو میں کھلے دل سے انہیں معاف کرنے اور اپنے والدین تسلیم کرنے کیلئے ہمہ تن تیار رہوں گا۔

مہربانی کرکے میری باتوں اور مشوروں پر بہت غور سے سوچنا، خاص طور پر ہیری پوٹر کے بارے میں کہی ہوئی باتوں پر۔ پری فیکٹ بننے پر ایک بار پھر مبارک باد۔

تمہارا بھائی

پرسی ویزلی

ہیری نے رون کی طرف دیکھا۔

''تو پھر......؟'' اس نے پوچھا۔ وہ اس طرح بولنے کی کوشش کر رہا تھا جیسے اسے یہ پورا خط محض مذاق لگا ہو۔ ''اگر تم......ار...... یہ کیا ہے؟'' وہ پرسی کے بھیجے ہوئے لفافے سے باہر نکلے ہوئے چرمئی کاغذ کے ٹکڑے کو دیکھ کر چونک پڑا۔ پھر اس نے اسے اُٹھا کر دیکھا جس پر چند سطریں لکھی ہوئی تھیں۔

میں تمہارے ساتھ رشتہ استوار رکھنے کیلئے یہ قسم کھاتا ہوں کہ میں متشدد نہیں ہوں گا......

''یہ دونوں ٹکڑے مجھے دے دو۔'' رون نے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے سپاٹ انداز میں کہا۔ ہیری نے پرسی کا خط اور حلف نامہ

اس کے ہاتھ میں دے دیئے۔اس نے دونوں کوایک ساتھ دوٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔پھران کوملا کر چار حصوں میں پھاڑ ڈالا۔پھرانہیں ترتیب سے ساتھ جوڑااور خط کے آٹھ ٹکڑے کر ڈالے۔''وہ دنیا کا سب سے بڑااحمق گدھا ہے.....'' یہ کہتے ہوئے اس نے پرسی کے خط کےٹکڑے آتشدان میں اچھال دیئے۔

''خس کم جہاں پاک......چلواب ادھردھیان دو۔ہمیں اپنا یہ مقالہ صبح ہونے سے پہلے پہلےمکمل کرنا ہے۔''رون نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہااور پروفیسرسینی سٹرا کے مقالے کواپنی طرف کھینچتے ہوئے اس پر جھکا۔ہر مائنی رون کوعجیب نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

''سنو!اپنے اپنے مقالے مجھے دے دو۔''وہ اچانک بولی۔

''کیا مطلب؟''رون نے حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یہ مقالے مجھے دے دو۔میں انہیں پڑھ کر درست کیئے دیتی ہوں۔''ہر مائنی نے کہا۔

''کیاتم واقعی ایسا کردوگی؟......ہر مائنی تم نے توہماری جان وبال سے بچالی ہے۔''رون نے متشکر لہجے میں چاپلوسی کرتا ہوابولا۔
''خیر میں کیا کہہ سکتا ہوں......؟''

''تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم کبھی بھی اپنے ہوم ورک کو دوبارہ اتنی دیر تک ادھورانہیں چھوڑیں گے......''اس نے کہااوران کے چرمئی کاغذ لینے کیلئے اپنے ہاتھ آگے بڑھا دیئےمگر وہ کسی قدر خوش دکھائی دے رہی تھی۔

''تمہارا بے حدشکریہ ہر مائنی!''ہیری نے آہستگی سے کہااوراپنا مقالہ اسے تھما کر کرسی کی پشت سے ٹیک کر اپنی جلتی ہوئی آنکھوں کومسلنے لگا۔

نصف رات سے زیادہ وقت گزر چکا تھا۔ان تینوں اور کروک شانکس کے علاوہ ہال میں اب اورکوئی نہیں تھا۔صرف ہر مائنی کے قلم گھسٹنے کی آواز گونج رہی تھی جوان کے لکھے ہوئے مقالوں میں کاٹ چھانٹ کررہی تھی اورکہیں کہیں بیچ میں نئے جملے لکھ رہی تھی۔ میز پر پھیلی ہوئی علم فلکیات کے کتابوں کے صفحات الٹنے پلٹنے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں،جن میں سے وہ حوالہ جات کودیکھ کر مشتری کے چاندوں کی کیفیات اتاررہی تھی۔ہیری بے حد تھک چکا تھا۔اس کے پیٹ میں عجیب سا کھوکھلا پن محسوس ہورہا تھا جس کا اس کی جسمانی تھکن سے کوئی تعلق نہیں تھالیکن اس خط سے ضرور جڑا ہوا تھا جواب آگ کے شعلوں میں بھسم ہوکر سیاہ دکھائی دے رہا تھا۔

وہ بخوبی جان چکا تھا کہ ہوگورٹس میں رہنے والے نصف سے زائدلوگوں کی رائے میں وہ عجیب اور یہاں تک کہ پاگل بھی قرار دیا جاتا تھا۔اسے یہ بھی معلوم تھا کہ روز نامہ جادوگر گذشتہ کئی مہینوں سے اس کی تضحیک اُڑانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا ہے......مگر پرسی کے خط میں کوئی اسی بات ضرور تھی جواسے بری طرح کھل رہی تھی اور بے چین کئے ہوئے تھی۔پرسی اپنے حقیقی بھائی رون کواس سے دوستی کا رشتہ توڑنے اورامبریج سے اس کی چغلیاں کھانے کی ہدایت کررہا تھا۔اس خط سے اس کی شخصیت میں چھپی ہوئی نفرت

اور خودغرضی کی حقیقت منکشف ہو چکی تھی جو شاید کبھی ہیری کو معلوم نہ ہو پاتی کہ وہ اپنے اندر اس کیلئے کتنی نفرت پالے ہوئے تھا؟ وہ پرسی کو گذشتہ چار سالوں سے جانتا تھا۔ گرمیوں کی تعطیلات میں اس کے ہمراہ ان کے گھر میں رہ چکا تھا۔ کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران اس کے ساتھ ایک ہی خیمے میں سو چکا تھا۔ گذشتہ سال سہ فریقی ٹورنامنٹ کے دوسرے ہدف کی تکمیل پر اس نے ہیری کو پورے نمبر بھی دیئے تھے اس کے باوجود پرسی اسے ایک مشتعل مزاج اور متشدد انسان سمجھتا تھا......

اپنے قانونی سرپرست کیلئے ہمدردی کے سیلاب میں غوطے کھاتے ہوئے ہیری نے سوچا کہ سیریس شاید اکلوتا آدمی ہوگا جو یہ اذیت کو سمجھ سکتا تھا کہ اسے اس لمحے کیسا محسوس ہو رہا ہوگا؟ کیونکہ سیریس کا حال بھی کچھ اسی جیسا ہی تھا۔ جادونگری کے قریباً سب لوگ سیریس کو خطرناک اور جنونی قاتل قرار دیتے تھے اور اسے والڈی مورٹ کا خاص مہرہ سمجھتے تھے۔ یہ سیریس کا حوصلہ تھا کہ وہ اس نفرت بھرے احساس کے بوجھ تلے چودہ سال سے جی رہا تھا......

ہیری نے اچانک اپنی پلکیں جھپکائیں۔ اسے ابھی ابھی آتشدان کے نیم روشن آگ میں کچھ ایسا دکھائی دیا تھا جو وہاں نہیں ہوسکتا تھا۔ یہ ایک پل ہی کیلئے ظاہر ہوا تھا اور پھر غائب ہوگیا تھا۔ نہیں......ایسا نہیں ہوسکتا...... یہ اس کی سوچوں کے مدوجذر کا واہمہ بھی تو ہو سکتا ہے کیونکہ وہ سیریس کے ہی بارے میں تو سوچ رہا تھا......

''یہ لو! اب اسے اپنی لکھائی کے ساتھ لکھ لو۔'' ہرمائنی نے رون کو اس کا مقالہ تھماتے ہوئے کہا۔ ''اور یہ نیچے لکھا ہوا خلاصہ بھی آخر میں نقل کر لینا جو میں نے تمہارے لئے لکھا ہے......''

''ہرمائنی تم واقعی دُنیا کی سب سے بہترین لڑکی ہو۔'' رون نے اسے مکھن لگاتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ''اگر میں نے دوبارہ کبھی تمہارے ساتھ کوئی بدتمیزی کی تو......''

''تو میں سمجھ جاؤں گی کہ تم واقعی پہلے جیسے ہو گئے ہو......'' ہرمائنی نے اس کی بات اچکتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! تمہارا مقالہ کافی اچھا ہے، صرف اس کے اختتام پر ایک غلطی ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم نے پروفیسر سینی سٹرا کی بات صحیح طور پر نہیں سنی ہوگی۔ مشتری کا چاند 'یوروپا' ٹھوس برف سے ڈھکا ہوا ہے نا کہ چوہیوں سے...... ہیری؟''

ہیری اپنی کرسی سے پھسل کر گھٹنوں کے بل جھلسے اور پھٹے ہوئے قالین پر بیٹھ چکا تھا اور آگ کے شعلوں کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔

''ارے ہیری! تم یوں نیچے زمین پر کیوں بیٹھ گئے ہو؟'' رون نے پریشانی کے عالم میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ہرمائنی بھی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

''کیونکہ مجھے ابھی ابھی شعلوں میں سیریس کا چہرہ دکھائی دیا ہے......'' ہیری نے کہا۔

اس نے یہ بات نہایت دھیمی آواز میں کہی تھی۔ یہ سچ تھا کہ اس نے گذشتہ سال اسی آتشدان میں سیریس کا چہرہ دیکھا تھا اور اس سے باتیں بھی کی تھیں۔ بہرحال، اسے اس بات کا یقین نہیں ہو پا رہا تھا کہ اس نے اس بار واقعی اسے ہی دیکھا تھا......اگر وہ ہی تھا تو

وہ اتنی جلدی کیسے غائب ہو گیا تھا......

''سیریس کا چہرہ......؟'' ہرمائنی نے اس کا جملہ دہرایا۔ ''تمہارا مطلب ہے کہ اسی طرح جب وہ تم سے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے دوران بات کرنا چاہتا تھا؟ لیکن اب وہ ایسا بالکل نہیں کرے گا...... یہ بے حد خطرناک ہو سکتا ہے......اوہ نہیں......سیریس؟'' اس کے منہ سے بے اختیار آہ نکل گئی۔ وہ شعلوں کی طرف گھور کر دیکھنے لگی۔ رون کے ہاتھ سے قلم چھوٹ کر میز پر گر گئی۔ بل کھاتے ہوئے شعلوں میں وسط میں سیریس کا چہرہ نمودار ہو چکا تھا۔ لمبے سیاہ بال اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کے چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے۔

''میں یہ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ کہیں تم سب لوگوں کے جانے سے پہلے ہی سونے کیلئے اپنے کمروں میں نہ چلے جاؤ......'' سیریس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں کافی دیر سے ہر گھنٹے بعد آ کر تم لوگوں کو دیکھ رہا تھا......''

''واقعی! تم آگ میں آ کر ہر گھنٹے بعد یہاں جھانک رہے تھے؟'' ھیری نے ٹھہر ٹھہر کر ہنستے ہوئے کہا۔

''صرف کچھ سیکنڈوں کیلئے...... یہ جائزہ لیتا رہا ہوں کہ بات کرنے کیلئے راہ ہموار ہوئی ہے یا نہیں......'' سیریس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

''لیکن اگر کوئی تمہیں دیکھ لیتا تو......؟'' ہرمائنی صدمے کی سی کیفیت میں بولی۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ ایک ننھی لڑکی نے جو کہ شاید پہلے سال کی ہی ہو گی......میری ایک جھلک دیکھ لی تھی لیکن پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں۔'' سیریس نے جلدی سے کہا جب ہرمائنی نے سہم کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ ''جس پل اس نے دوبارہ میری طرف دیکھا تو میں غائب ہو چکا تھا۔ میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اسے یہی محسوس ہوا ہو گا کہ شعلوں کا رُخ کسی عجیب انداز میں مڑ گیا ہو گا یا پھر یہ اس کی نظروں کا دھوکا ہو گا......''

''لیکن سیریس! یہ تو خودکشی کرنے والی بات ہے......'' ہرمائنی نے کہنا ہی شروع کیا تھا۔

''رہنے دو! تم بالکل ماؤلی جیسی باتیں کرنے لگی ہو۔'' سیریس نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''اسی طریقے سے تو میں ھیری کے خط کا جواب دے سکتا تھا۔ ویسے میں کسی خفیہ تحریر کا استعمال بھی کر سکتا تھا مگر خفیہ تحریریں پکڑی بھی جا سکتی ہیں......''

ھیری کے خط کا ذکر سن کر ہرمائنی اور رون نے مڑ کر کڑی نظروں سے اسے گھورا۔

''تم نے ہمیں ہوا بھی نہیں لگنے دی کہ تم نے سیریس کو خط لکھا ہے......'' ہرمائنی نے پُرزور شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ معاف کرنا......میں اس کا ذکر کرنا بھول گیا تھا۔'' ھیری نے جلدی سے کہا۔ یہی حقیقت بھی تھی کہ وہ الّو گھر میں چوچینگ سے ملاقات کے بعد ایسی سرشاری میں ڈوبا کہ اپنے گرد کی ہر چیز کو ہی فراموش کر بیٹھا تھا۔ ''میری طرف ایسے مت دیکھو ہرمائنی! اس خط میں کوئی ایسی ویسی خاص بات نہیں تھی جس سے کوئی فائدہ اُٹھا پاتا...... ہے نا سیریس؟''

''بالکل! تمہارا خط بالکل سادہ اور خطرے سے پاک تھا۔'' سیریس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''ویسے میرا خیال ہے کہ ہمیں جلدی

جلدی بات کر لینا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی بیچ میں آن ٹپکے۔ تمہارا نشان......''

''تمہارے نشان کو کیا ہوا تھا؟'' رون نے حیرت سے پوچھنا چاہا مگر ہر مائنی کی تیز نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ خاموش ہو گیا۔

''ہم تمہیں بعد میں بتا دیں گے......تم آگے بولو سیریس......''

''میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ جب اس میں درد ہوتا ہوگا تو یہ کچھ زیادہ پر لطف نہیں ہوگا لیکن مجھے نہیں لگتا کہ اس بارے میں ہمیں مزید بحث کرنے کی ضرورت ہوگی۔ یہ گذشتہ سال سے تو ہر وقت تکلیف دیتا ہی رہتا ہے، ہے نا؟''

''بالکل! ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ جب بھی والڈی مورٹ کے ذہن میں کوئی ناپسندیدہ خیال آتا ہے یا وہ کسی چیز سے سخت ناراض ہوتا ہے تو ہی ایسا ہوتا ہے۔'' ہیری نے کہا اور ہمیشہ کی طرح رون اور ہر مائنی کے چہروں کو لرزش کے آثار کو نظر انداز کر دیا جو والڈی مورٹ کے نام پر پیدا ہوئے تھے۔ ''اس لئے ہوسکتا ہے کہ جس رات مجھے سزا ملی تھی، شاید اسی رات وہ کسی بات پر سخت ناراض رہا ہو......''

''دیکھو! اب وہ لوٹ چکا ہے، اس لئے امکان ہے کہ یہ کیفیت بار بار رونما ہوتی رہے۔'' سیریس نے سنجیدگی سے کہا۔

''تمہارے خیال میں اس کا تعلق کہیں امبریج کے ساتھ جڑا ہوا تو نہیں کیونکہ جب میں ان کے ساتھ سزا کاٹ رہا تھا تب انہوں نے مجھے چھوا تھا......؟'' ہیری نے پوچھا۔

''مجھے تو ایسا نہیں لگتا......'' سیریس نے جلدی سے کہا۔ ''میں نے اس کے بارے میں جس قدر سنا ہے، اس سے مجھے پورا یقین ہے کہ وہ مرگ خور نہیں ہوسکتی......''

''وہ اس قدر بری ہیں کہ وہ یقیناً مرگ خور ہوسکتی ہیں۔'' ہیری نے بجھے ہوئے انداز میں کہا۔ ہر مائنی اور رون نے اپنے سر ہلا کر اس کی بات کی تائید کی۔

''بالکل! مگر دنیا میں صرف اچھے لوگ اور مرگ خور ہی نہیں رہتے ہیں۔'' سیریس نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ وہ بری عورت ہے......تمہیں اس کے بارے میں ریمس کی باتیں سننا چاہئے۔''

''کیا لوپن انہیں جانتے ہیں؟'' ہیری نے عجلت سے پوچھا۔ وہ امبریج کے ان خیالات کے بارے میں سوچ رہا تھا جن کا اظہار انہوں نے اپنی پہلی کلاس میں خطرناک نصف جادوئی انسانوں اور غیر جادوگر مخلوق کے بارے میں اظہار کیا تھا۔

''نہیں......'' سیریس نے ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا۔ ''لیکن اس نے دو سال قبل ہی بھیڑیائی انسانوں کی مخالفت کے قانون کا مسودہ تیار کیا تھا جس کی وجہ سے لوپن کو اپنی اچھی بھلی نوکری سے ہاتھ دھونا پڑے تھے اور مزید کوئی ملازمت ملنا بھی دشوار ہو کر رہ گیا تھا......''

ہیری کو یاد آ گیا کہ لوپن ان دنوں کتنا مفلوک حال دکھائی دیتا تھا۔ یہ سننے کے بعد اس کے دل میں امبریج کے خلاف نفرت مزید

بڑھ گئی۔

''وہ بھیڑیائی انسانوں کے اس قدر خلاف کیوں ہے؟'' ہرمائنی نے غصیلے لہجے میں پوچھا

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ ان سے شدید خوفزدہ ہے۔'' سیریس نے کہا اور اس کے غصے کو دیکھ کر مسکرا دیا۔ ''یہ تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ وہ نصف جادوئی مخلوق یعنی نصف انسانوں سے بے حد نفرت کرتی ہے۔ اس نے گذشتہ سال جل مانسوں کو گرفتار کرکے ان پر مخصوص نشان لگانے کی بھی سفارش کی تھی۔ اس کے شوشے پر خاصا شور وغل برپا ہوا تھا...... ذرا تصور کرو کہ جل مانسوں کو پریشان کرنے میں اپنا قیمتی وقت اور توانائی کیونکر برباد کی جائے جبکہ کریچر جیسی گھٹیا مخلوق ہمارے درمیان آزادانہ گھوم رہی ہے......''

رون یہ سن کر ہنسنے لگا جبکہ ہرمائنی بے چینی سے کروٹ بدلنے لگی۔

''سیریس!'' اس نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ''صحیح بات کہوں...... اگر تم کریچر کے ساتھ تھوڑی سی کوشش کرو تو مجھے یقین ہے کہ وہ عمدہ برتاؤ کا مظاہرہ ضرور کرے گا۔ بالآخر اب اس کے خاندان کے تم ہی تو آخری فرد بچے ہو اور پروفیسر ڈمبل ڈور نے کہا تھا......''

''امبریج کی کلاسیں کیسی رہیں؟'' سیریس نے بیچ میں بات اچکتے ہوئے ہیری سے پوچھا۔ ''کیا وہ تم لوگوں کو نصف جادوئی مخلوق کو ہلاک کرنے کی تعلیم دے رہی ہے؟''

''نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے!'' ہیری نے کہا اور ہرمائنی کے چہرے کے بگڑے ہوئے تاثرات کو نظر انداز کر دیا جو کریچر کی ہمدردی میں اس کی بات مسترد کئے جانے پر پھیل گئے تھے۔ ''وہ تو ہمیں جادو کا استعمال ہی سیکھنے نہیں دے رہی ہے......''

''ہمیں تو بس وہ عجیب اور بیزار کن فلسفیانہ کتاب ہی پڑھنا پڑ رہی ہے۔'' رون نے کہا۔

''یہ تو آسانی سے میں سمجھ میں آنے والی بات ہے۔'' سیریس نے جواب دیا۔ ''ہمیں محکمے کے اندرونی حلقوں سے خبر ملی ہے کہ فج تمہیں تاریک جادو سے تحفظ کی تعلیم سے دور رکھنا چاہتا ہے۔ وہ تمہیں ناکارہ جادوگر بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔''

''دور رکھنا چاہتا ہے؟'' ہیری نے متفکر انداز میں دہرایا۔ ''انہیں کیا لگتا ہے کہ ہم لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں، جادوگروں کی کوئی فوج تشکیل دے رہے ہیں......''

''اس کے خیال سے تو تم لوگ یہی کچھ ہی کر رہے ہو۔'' سیریس بھنوئیں سکیڑ کر کہا۔ ''ممکن ہے کہ اسے یہ خوف ہو کہ ڈمبل ڈور کی یہی ہدایات ہوں کہ وہ اپنی نجی فوج تیار کرکے جادونگری میں بغاوت برپا کر دیں اور وزارت محکمہ جادو پر قبضہ جما لیں......''

اس بات پر کچھ دیر تک خاموشی چھائی رہی۔

''میں نے آج تک اس سے زیادہ احمقانہ بات پہلے کبھی نہیں سنی۔ یہ تو لونا لوگڈ کی گپوں سے کہیں زیادہ احمقانہ گپ ہے......'' رون نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تو ہمیں تاریک جادو سے تحفظ کے فنون کو سیکھنے سے صرف لئے روکا جا رہا ہے کیونکہ فج کو اندیشہ ہے کہ ہم محکمے کے خلاف

جادوئی کلمات کا استعمال کریں گے......؟'' ہرمائنی نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا۔

''تم نے صحیح کہا۔'' سیریس نے فوراً کہا۔ ''فج کو محسوس ہوتا ہے کہ ڈمبل ڈور طاقت کے حصول کیلئے کوئی بھی طریقہ استعمال کرنے سے ہرگز باز نہیں آئیں گے۔ وہ ڈمبل ڈور سے دن بہ دن دہشت میں آتا جا رہا ہے۔ مجھے تو محسوس ہوتا ہے کہ کچھ ہی عرصے میں وہ ڈمبل ڈور کو کسی جھوٹے الزام میں پھنسا کر گرفتار کرنے کی کوشش ضرور کرے گا......''

اس بات پر ہیری کو پرسی کا خط یاد آ گیا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ کل کے روزنامہ جادوگر میں ڈمبل ڈور کے بارے میں کوئی خبر شائع ہونے والی ہے، رون کے بھائی پرسی نے بتایا ہے کہ کل ایسا کچھ چھپنے والا ہے......؟''

''اس بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں۔'' سیریس نے کہا۔ ''اس پورے ہفتے میں میں نے کسی بھی ساتھی کو نہیں دیکھا۔ وہ سب ہی مصروف ہیں، یہاں میں اور کریچر ہی تنہا ہیں......''

سیریس کے لہجے گہری کڑواہٹ جھلکنے لگی تھی۔

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہارے پاس ہیگر ڈ کے بارے میں بھی کوئی خبر نہیں ہے۔''

''اوہ! اسے اب تک لوٹ آنا چاہئے تھا۔'' سیریس نے چونک کر کہا۔ ''کسی کو بھی صحیح طور پر یہ خبر نہیں ہے کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوا ہوگا؟'' ہیری یہ سن کر عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہو گیا۔ سیریس نے اس کے چہرے کے بگڑتے آثار دیکھ کر جلدی سے بات کو آگے بڑھایا۔ ''چونکہ ڈمبل ڈور اس کے بارے میں فکرمند نہیں ہیں، اس لئے تم تینوں بھی اپنے من میں کوئی اندیشہ مت پالو۔ مجھے پورا یقین ہے کہ وہ جہاں بھی ہے، صحیح سلامت ہے اور ڈمبل ڈور کی نظروں میں ہے......''

''جیسا تم نے کہا کہ اسے اب تک لوٹ آنا چاہئے تھا......'' ہرمائنی دھیمی مگر تشویش بھری آواز میں بولی۔

''ہاں! میڈم میکسم بھی اس کے ہمراہ تھیں۔ ہم نے ان سے رابطہ کیا ہے، انہوں نے بتایا کہ وہ وہاں سے اکٹھے ہی لوٹے تھے مگر پھر ان کی راہیں جدا ہو گئیں۔ وہ اپنے ملک کی طرف نکل گئیں اور ہیگر ڈ لندن کی طرف چل پڑا۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا ہے کہ وہ کسی حملے کی زد میں زخمی ہو گیا ہے......اور نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ صحیح سلامت نہیں ہے......''

ہیری، رون اور ہرمائنی کو جانے کیوں سیریس کی باتوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔ وہ فکرمند نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

''سنو! ہیگر ڈ کے بارے میں اب اپنی سراغرسانی نہ شروع کر دینا۔'' سیریس نے جلدی سے کہا۔ ''نہ ہی لوگوں سے اس کے بارے میں کسی قسم کی پوچھ گچھ کرنا، اس طرح لوگوں کا دھیان اس کی طرف مبذول ہو جائے گا کہ وہ کیوں نہیں لوٹا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ڈمبل ڈور ایسا نہیں چاہتے ہیں۔ ہیگر ڈ بہت سخت جان شخص ہے۔ وہ بالکل صحیح سلامت ہی ہوگا۔'' جب وہ اس بات پر بھی مطمئن

دکھائی نہیں دیئے تو سیریس نے مزید کہا۔ ''تمہاری ہاگس میڈ کی سیر کب ہے؟ میں سوچ رہا ہوں کہ ہم سٹیشن پر کتے کے بہروپ میں کامیاب رہے تھے، ہے نا؟ میں سوچ رہا ہوں کہ میں ہاگس میڈ......''

''بالکل نہیں......'' ہیری اور ہرمائنی ایک ساتھ چیخ کر بولے۔

''سیریس! کیا تم نے روزنامہ جادوگر نہیں پڑھا......؟'' ہرمائنی نے متفکر انداز میں پوچھا۔

''اوہ......وہ خبر!'' سیریس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''وہ لوگ تو ہمیشہ ہی ایسی بے تکی قیاس آرائیاں لگاتے رہتے ہیں کہ میں کہاں چھپا ہوا ہوں؟ انہیں دراصل ذرا بھر بھی معلوم نہیں ہے۔''

''مگر ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ اس بار انہیں معلوم ہو چکا ہے۔'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا۔ ''ڈریکو ملفوائے کے منہ سے ایک بات پھسل گئی تھی، ہمیں لگتا ہے کہ وہ جان چکا ہے کہ سٹیشن پر دکھائی دینے والا کتا کوئی اور نہیں تھا بلکہ تم ہی تھے۔ سیریس! اس کے ڈیڈی پلیٹ فارم پر ہی موجود تھے۔ تم جانتے ہی ہو کہ لوسیس ملفوائے......تم چاہے جو مرضی کرتے رہو مگر یہاں آنے کی غلطی مت کرنا کیونکہ اگر ملفوائے نے تمہیں دوبارہ یہاں دیکھ لیا تو تو......''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے......'' سیریس نے جلدی سے کہا اور کافی ناخوش دکھائی دینے لگا۔ ''بس دل میں ایک خیال پیدا ہوا تھا کہ تمہیں مجھ سے ملاقات کرنا اچھا لگے گا۔''

''ایسا خیال ہمیں بھی بے حد خوشگوار لگتا ہے مگر ہم یہ بالکل نہیں چاہتے کہ تمہیں دوبارہ اژقبان بھیج دیا جائے۔'' ہیری تلخی سے بولا۔

تھوڑی دیر تک ہال میں خاموشی چھائی رہی۔ سیریس آگ کے شعلوں میں سے ہیری کو دیکھتا رہا۔ اس کی آنکھوں سے سخت مایوسی جھلک رہی تھی۔

''تم اپنے والد جیسے بالکل نہیں ہو......اس خطرے کو مول لینے میں جیمس کو تو بے حد لطف آتا۔'' کچھ دیر کے بعد سیریس نے مردہ دلی سے سرد لہجے میں کہا۔

''دیکھو سیریس......''

''میرا خیال ہے کہ مجھے اب چلنا چاہئے۔ مجھے کریچر کے سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دے رہی ہے۔'' سیریس نے کہا مگر ہیری کو یقین ہو چکا تھا کہ وہ بالکل جھوٹ بول رہا تھا۔ ''میں تم لوگوں کو وقت لکھ کر بتا دوں گا کہ میں دوبارہ کس وقت آگ میں آ سکتا ہوں۔ ٹھیک ہے؟ بشرطیکہ تم لوگ یہ خطرہ مول لینے کیلئے تیار رہو......؟''

پھر ہلکی سی کھٹ کی آواز گونجی اور سیریس کا سر اوجھل ہو گیا۔ جہاں وہ دکھائی دے رہا تھا وہاں ایک بار پھر آگ کے شعلے بھڑکتے دکھائی دیئے۔ ہیری نے ان دونوں کی طرف دیکھا۔ رون نے کندھے اچکا کر کرسی سے ٹیک لگا لی......

☆☆☆☆

پندرہواں باب

ہوگورٹس کی محتسب اعلیٰ

اگلی صبح انہیں پورا یقین تھا کہ گذشتہ رات پرسی نے اپنے خط میں جس اہم خبر کا تذکرہ کیا تھا اسے تلاش کرنے کیلئے ہرمائنی کو روزنامہ جادوگر کونہایت غور سے پڑھنا پڑے گا۔ بہرحال، اخبار لانے والا کرّیل الّو ابھی بمشکل دودھ کے جگ سے اوپر ہی اُڑا تھا کہ ہرمائنی نے سرعت کے ساتھ اخبار اپنے سامنے پھیلا لیا۔ صفحہ اوّل پر ہی امبرج کی ایک بڑی تصویر نمایاں دکھائی دے رہی تھی، جس میں وہ اپنی روایتی مسکراہٹ کے موجود تھیں اور آہستہ آہستہ اپنی پلکیں جھپکا رہی تھیں۔ تصویر کے نیچے ایک نمایاں شہ سرخی دکھائی دے رہی تھی۔

محکمہ جادو کا تعلیمی میدان میں اہم اقدام

ڈولرس امبریج کی بطور پہلی محتسب اعلیٰ تقرری

''امبرج...... اور محتسب اعلیٰ؟'' ہیری نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کا باقی ماندہ ٹوسٹ اس کی انگلیوں سے پھسل کر نیچے گر گیا۔ ''اس کا کیا مطلب ہوا؟''

ہرمائنی نے اس کا سوال نظرانداز کرتے ہوئے خبر کی تفصیل پڑھنے لگی۔

گذشتہ رات محکمہ جادو نے ایک حیران کن قدم اُٹھاتے ہوئے ایک نیا ترمیمی قانون پاس کرتے ہوئے اس کے نفاذ کے اعلان پر سب کو چونکا دیا ہے، جس کے مطابق اب ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم و مخفی علوم پر محکمے کا بے مثل تسلط کا اطلاق ہو گیا ہے۔

وزیر جادو کے مشیر خاص و معاون پرسی ویزلی کے مطابق، وزیر جادو کچھ عرصے سے ہوگورٹس میں ہونے والے عجیب وغریب حادثات اور جادوئی بے ضابطگیوں پر نہایت فکرمند تھے کیونکہ ان کے سامنے پریشان اور متاثرہ والدین کی شکایات کا انبار دن بہ دن بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ ان پر نوٹس لیتے ہوئے انہوں نے بالآخر تحقیقات کرانے کا فیصلہ لے لیا۔ ہوگورٹس میں پڑھنے والے بچوں کے والدین یہ محسوس کر رہے تھے کہ سکول جس سمت میں جا رہا ہے، وہ ان

کے بچوں کے مستقبل کیلئے قطعی موزوں نہیں ہے۔
یہ کوئی پہلا موقع نہیں ہے کہ وزیر جادو نے ہوگورٹس کے بارے میں تحقیقات کا فیصلہ لیا ہو۔ گذشتہ کچھ عرصے ہفتوں میں کارنیلوس فج نے جادوگری کے سکول میں بہتری لانے کیلئے نئے قانون بھی نافذ کئے ہیں۔ ابھی 30 اگست کو ہی تدریسی ضابطہ، زیر دفعہ 22 کا قانون پاس کیا گیا ہے۔ اس کے تحت اگر مقررہ ہیڈ ماسٹر استاد کی کسی بھی خالی آسامی کیلئے متعلقہ استاد کے صحیح امیدوار کو مقررہ وقت میں تلاش یا مقرر نہ کر پائیں تو محکمہ جادو از خود کارروائی کرتے ہوئے قابل اور مستحق فرد کو منتخب کر کے تعینات کرے گا، جس پر کسی کو اعتراض کا حق نہیں حاصل ہوگا۔
'پرسی ویزلی' نے کل رات ہمارے نمائندہ خصوصی کو مزید بتایا کہ 'ہوگورٹس میں استاد کی خالی آسامی پر ڈولرس امبریج کی تقرری اسی قانون کے تحت کی گئی تھی۔ ڈمبل ڈور کسی بھی قابل امیدوار کو تلاش کرنے میں ناکام رہے تھے، اسی لئے وزیر جادو نے اپنے خصوصی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ڈولرس امبریج کو اس خالی آسامی پر تعینات کر دیا اور یہ واضح ہو گیا کہ وزیر جادو کی نظر جس خاتون پر پڑی تھی وہ واقعی نہایت قابل اور بہترین استاد ثابت ہوئیں اور اپنے ہدف پر کامیاب رہیں......
''کیسے ہدف پر کامیاب رہیں......؟'' ہیری نے چونک کر اسے ٹوکا۔
''چپ رہو......ابھی بات باقی ہے......'' ہرمائنی نے گہری سنجیدگی سے کہا۔
......کامیاب رہیں۔ انہوں نے تاریک جادو سے تحفظ کے فن والے مضمون میں انقلاب برپا کر دیا۔ ہوگورٹس میں رہتے ہوئے امبریج نے وزیر جادو کو ان امور سے پوری طرح باخبر رکھا کہ وہاں واقعی کیا کچھ چل رہا ہے؟ ہوگورٹس کے حالات پر کڑی نظر رکھنے کے لئے ان کی کوششیں ملاحظہ کرتے ہوئے محکمے نے شعبہ احتساب کو عملی حیثیت دیتے ہوئے تدریسی ضابطہ، زیر دفعہ 23 کا قانون باضابطہ طور پر پاس کر دیا ہے جس کے تحت ہوگورٹس میں تفتیشی عمل کو یقینی بنانے کیلئے ایک نئے عہدے کو وضع کیا گیا ہے، جو محتسب اعلیٰ کہلائے گا۔
پرسی ویزلی کے مطابق، وزیر جادو کی رائے میں یہ یقیناً ایک چونکا دینے والا مثبت قدم ثابت ہوگا، جس سے ہوگورٹس کے گرتے ہوئے تعلیمی معیار کو سنبھالنے میں مدد ملے گی۔ محتسب اعلیٰ کے پاس ہوگورٹس کے تمام اساتذہ کا مواخذہ کرنے کا مکمل اختیار ہوگا اور اسے از خود یہ ہدایت جاری کرنے کی بھی آزادی ہوگی کہ اساتذہ اپنے امور میں غفلت اور لاپروائی نہ برتیں۔ ڈولرس امبریج کو ان کی اعلیٰ کارکردگی کے مدنظر اس عہدے پر تعینات کیا گیا ہے جبکہ وہ اپنے استاد والے عہدے پر بدستور کام کرتی رہیں گی۔ محتسب اعلیٰ کی ذمہ داری انہیں سونپتے ہوئے ان سے خصوصی درخواست کی گئی تھی اور ہمیں یہ بتانے میں مسرت ہو رہی ہے کہ انہوں نے اس اضافی ذمہ داری کو بلا تامل

قبول کرنے میں رضامندی ظاہر کی ہے۔

محکمے کے اس نئے قدم پر ہوگورٹس کے طلباء کے والدین نے نہایت خوشی کا اظہار کیا ہے اور وہ اپنی شکایات پر کارروائی پر مطمئن دکھائی دیتے ہیں۔ 41 سالہ لوسیس ملفوائے نے کل رات اپنے ولٹ شائر مینشن میں ہمیں بتایا کہ اب جا کر مجھے اطمینان نصیب ہوا ہے، میرے خدشات پر بند بندھا ہے، میں جانتا ہوں کہ ڈمبل ڈور منصفانہ اور معقول تشخص کا شکار ہیں۔ اپنے بچوں کے بھلے مستقبل کیلئے پرامید ہم جیسے بے شمار والدین گذشتہ کچھ سالوں سے ڈمبل ڈور کے خودساختہ اور من مانی والے عجیب وغریب اور سنگین فیصلوں کی وجہ سے بے حد پریشانی کا شکار تھے۔ ہمیں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ محکمہ اب ان سنگین حالات پر کڑی نظر رکھ رہا ہے۔

ڈمبل ڈور کے سنکی فیصلوں میں بے شک متنازعہ اساتذہ کی تقرریاں نمایاں رہی ہیں جب کا ذکر اس اخبار میں پہلے کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے ماضی میں بھیڑیائی انسان ریمس لوپن، نصف دیوروبیس ہیگرڈ اور درندہ صفت اور سفاک پاگل سابق ایرور میڈ آئی موڈی کو اساتذہ تعینات کیا تھا۔

ظاہر ہے کہ ایسی افواہیں بھی زیرگردش ہیں کہ بین الاقوامی تعلقات عامہ کی تنظیم سپریم مگومپ کے سابق چیئرمین اور جادوئی عدالت عظمیٰ کے خصوصی میر معاون وسربراہ ایلبس ڈمبل ڈور اب ہوگورٹس جیسے قدیمی وتاریخی سکول کی ذمہ داریاں ایمانداری سے نہیں ادا کر پا رہے ہیں۔

کل رات ہی محکمے کے ایک اندرونی فرد نے ہمیں بتایا ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ ہوگورٹس میں محتسب اعلیٰ کی تقرری درحقیقت وہ پہلا قدم ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ ہوگورٹس میں ایک ایسا ہیڈ ماسٹر رہنا چاہئے جس پر ہم سب کو پورا اعتماد ہو۔

جادوئی عدالت عظمیٰ اور کابینہ کے سینئر ممبران گرس لیڈا مارچ بنک اور طبریوس اوگڈن نے ہوگورٹس میں محتسب اعلیٰ کے نئے آسامی پیدا کرنے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ مادام مارچ بنک نے کہا ہے کہ ہوگورٹس ایک سکول ہے، کارنیلوس فج کے دفتر کا کوئی ذیلی ادارہ نہیں۔ یہ ایلبس ڈمبل ڈور کی کڑی محنت پر ڈاکہ ڈالنے کی کھلی سازش ہے۔ (مادام مارچ بنک کے اثاثہ جات کیلئے بدمعاش غوبلن گروپ سے رابطے، مکمل رپورٹ کیلئے صفحہ نمبر 17 پر جائیے)

ہرمائنی نے پوری خبر پڑھنے کے بعد میز کی دوسری طرف بیٹھے ہیری اور رون کی طرف دیکھا، جن کی آنکھوں میں الجھن بھرے آثار جھلک رہے تھے۔

''تو اب معلوم ہوا کہ ہمیں امبریج کو کیوں برداشت کرنا پڑ رہا ہے؟ فج نے تدریسی ضابطہ کے قانون کا اطلاق کرتے ہوئے

انہیں ہمارے سروں کو لا پھینکا ہے اور اب انہوں نے امبر تج کو دوسرے اساتذہ کے معاملات میں مداخلت کرنے کی بھی کھلی چھٹی دے دی ہے۔ وہ ان کی تفتیشی انکوائری کرتی پھریں گی۔'' ہر مائنی نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ وہ تیز تیز سانسیں لے رہی تھی اور اس کی آنکھیں بے حد چمک رہی تھیں۔ ''مجھے تو اس پر یقین ہی نہیں ہو رہا ہے۔ یہ تو نہایت برا اقدم ہے۔''

''میں جانتا ہوں کہ وہ نہایت بری عورت ہے۔'' ہیری نے کہا۔ اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دیکھا جو میز کے بالائی حصے کو جکڑے ہوئے تھا۔ وہاں اسے ان منقش سفید حروف کا مدہم ہوتا ہوا نشان ابھی تک دکھائی دے رہا تھا جو کہ امبر تج کی وجہ سے اب تک اس کی کھال پر کھدے ہوئے تھے...... لیکن رون کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''تمہیں کیا ہوا؟'' ہیری اور ہر مائنی نے اسے گھورتے ہوئے ایک ساتھ پوچھا۔

''اوہ! میں تو بے صبری سے اس وقت کا انتظار کر رہا ہوں کہ جب امبر تج، پروفیسر میک گوناگل کی انکوائری کریں گی۔'' رون نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''امبر تج کو اس بات کا احساس تک نہیں ہو پائے گا کہ اُن کا پالا کس خونخوار جادوگرنی سے پڑا ہے......؟''

''خواب سے باہر آؤ اور چلو......'' ہر مائنی نے جلدی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ''یہ بہتر ہو گا کہ ہم اپنی کلاس میں چل دیں۔ اگر وہ بینز کی کلاس میں انکوائری کر رہی ہوں گی تو ہمیں وہاں تاخیر سے نہیں پہنچنا چاہئے......''

لیکن پروفیسر امبر تج جادو کی تاریخ، ایک مطالعہ کی کلاس کا معائنہ نہیں کر رہی تھیں جو کہ گذشتہ پیر کی طرح ہی بے زار اور پھیکی تھی۔ وہ سنیپ کے تہہ خانے میں بھی نہیں تھیں جب وہ جادوئی مرکبات کے دو لمبے پیریڈ پڑھنے کیلئے وہاں پہنچے۔ سنیپ نے ہیری کا حجر القمر والا مقالہ اسے واپس لوٹا دیا۔ چرمئی کاغذ کے بالائی کنارے پر ایک بڑا سا نوکیلا اور سیاہ رنگ کا ڈی (D) لکھا ہوا تھا۔

''میں نے تم لوگوں کو وہ گریڈ دیا ہے جو تمہیں او ڈبلیو ایل کے امتحانات میں ایک مقالہ لکھنے پر دیا جاتا۔'' سنیپ نے زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ ان کے درمیان گھومتے ہوئے کہا۔ وہ ان کا ہوم ورک اب انہیں واپس لوٹا رہے تھے۔ ''اس سے یقیناً تمہیں اپنی کارکردگی اور محنت کا صحیح اندازہ لگانے میں مدد ملے گی کہ تمہیں امتحانات کے بعد کیسا نتیجہ مل سکتا ہے؟''

سنیپ نے کلاس کے سامنے پہنچ کر ان کی طرف رُخ پھیرا اور سیدھے کھڑے ہو گئے۔

''زیادہ تر طلباء کا اس مرتبہ کا دیا ہوم ورک بہت ہی ناقص اور نکما تھا۔ اگر یہ امتحانات ہوتے تو تم میں سے زیادہ تر لوگ یقیناً فیل ہو جاتے۔ مجھے امید ہے کہ تم لوگ اس ہفتے کا مقالہ لکھنے میں زیادہ محنت کرو گے۔ جو مختلف اقسام کے زہر زائل کرنے والے تریاق کے بارے میں ہے۔ یاد رہے کہ میں ان گدھوں کو یقیناً سزا دوں گا جنہیں آئندہ ڈی گریڈ ملے گا......''

وہ مسکرائے جب ملفوائے نے بلند آواز میں کھی کھی کرتے ہوئے یہ کہا کہ 'اوہ کچھ لوگوں کو ڈی بھی ملا ہے...... واقعی!'

ہیری کو محسوس ہوا کہ ہر مائنی کنکھیوں سے یہ دیکھ رہی ہے کہ اسے کون سا گریڈ ملا ہے؟ اس نے اپنے حجر القمر والے مقالے کو جلدی سے لپیٹ کر بستے میں گھسا دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس خبر کو راز میں رکھنا ہی اس کے حق میں بہتر رہے گا۔

وہ پروفیسر سنیپ کو اس کلاس میں خود کو فیل کرنے کا کوئی موقع فراہم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسی لئے اس نے تختہ سیاہ پر لکھی ہدایات کی ہر سطر کو کم از کم تین بار پڑھنے کے بعد ہی اس پر عمل کیا۔ اس کا زہر مار مرکب، ہرمائنی کے مرکب جتنا صاف آسمانی نیلا تو نہیں تھا لیکن کم از کم نیلا تو تھا ہی...... یہ نیول کے مرکب کی طرح گلابی نہیں تھا اور اس نے کلاس کے اختتام پر اپنا مرکب شیشے کی بوتل میں ڈال کر اور اپنے نام کی چٹ لگا کر سنیپ کی میز پر نہایت اطمینان اور تحمل سے رکھ دی۔

جب وہ تہہ خانے سے باہر کی سیڑھیاں چڑھ کر دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال کی طرف جانے لگے تو ہرمائنی نے کہا۔ ''یہ گذشتہ ہفتے جتنا برا دن ثابت نہیں ہوا، ہے نا؟ اور ہوم ورک بھی کچھ زیادہ مشکل نہیں رہا، ہے نا؟''

ہیری نے اپنے حلق سے ایک ہلکی سی خرخراتی ہوئی آواز نکالی۔

''ظاہر ہے کہ اس وقت دیگر امتحان کے درمیان بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہمارے پاس محنت کرنے کیلئے ابھی کافی وقت ہے لیکن ہمیں ابھی جو گریڈ مل رہے ہیں، وہ ایک طرح کا پیمانہ ہیں، ہے نا؟ ایک ایسی بنیاد، جس پر ہم آگے چل کر ایک مضبوط عمارت کھڑی کر سکتے ہیں......''

وہ گری فنڈر کی میز پر پہنچ کر ساتھ ساتھ بیٹھ گئے۔

''اگر مجھے او (O) ملا ہوتا تو میں یقیناً خوشی کے مارے جوش سے اچھل پڑتی......''

''ہرمائنی!'' رون نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''اگر تم یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہو کہ ہمیں کون سا گریڈ ملا ہے تو تم بات گھما کر کرنے کے بجائے صاف صاف کیوں نہیں پوچھ لیتی......؟''

''میرا مقصد یہ بالکل نہیں تھا...... اگر تم مجھے بتانا ہی چاہتے ہو تو......''

''تو سن لو کہ مجھے پی (P) ملا ہے......'' رون نے اپنے پیالے میں سوپ ڈالتے ہوئے بتایا۔ ''اب تو تمہیں تسلی ہو گئی ہے، ہے نا؟''

''اس میں شرمندہ ہونے والی کون سی بات ہے رون؟'' فریڈ نے تیزی کہا، جو ابھی ابھی جارج اور لی جارڈن کے ساتھ وہاں پہنچا تھا۔ وہ دھم سے ہیری کی بائیں طرف بیٹھ گیا۔ ''میرے صحت مند بھائی! پی ملنے میں کوئی خرابی والی بات نہیں ہے......''

''لیکن پی سے کیا مراد ہوتا ہے؟'' ہرمائنی نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے پوچھا۔

''کمزور......'' لی جارڈن نے جلدی سے کہا۔ ''پھر بھی یہ ڈی تو کسی قدر اچھا ہی ہے، ہے نا؟ ڈ ریڈفل یعنی خوفناک......''

ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کا چہرہ تیزی سے گرم ہونے لگا تھا۔ اس نے ڈرامائی کھانسی کی اداکاری کی۔ جب اس نے اپنا او پر اُٹھایا تب بھی اسے یہ دیکھ کر برا لگا کہ ہرمائنی اب بھی او ڈبلیو ایل گریڈز کے بارے میں باتیں کر رہی تھی اور وہ بے حد خوش دکھائی دے رہی تھی۔

''تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ سب سے اونچا گریڈ او ہوا یعنی آؤٹ سٹینڈنگ یعنی کہ نہایت شاندار......اس کے بعد اے (A) آتا ہے......''

''نہیں......ای (E)!'' جارج نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔ ''جس کا مطلب ہوتا ہے کہ توقعات سے تجاوز......دوسرے الفاظ میں امید سے زیادہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنا۔ اور میری رائے میں ہمیشہ یہی صحیح لگتا ہے کہ فریڈ اور مجھے ہر مضمون میں ای ہی ملنا چاہئے کیونکہ ہم امتحان میں بیٹھے، یہی امید سے بڑھ کر تھا، ہے نا فریڈ؟''

ہرمائنی کے علاوہ باقی سب کھلکھلا کر ہنس پڑے جو مزید اسی موضوع پر بولتی رہی۔ ''تو ای کے بعد پھر اے (A) ہی آتا ہوگا یعنی قابل قبول......اور یہ آخری درجے کا گریڈ ہے جس میں پاس کر دیا جاتا ہے۔ ہے نا؟''

''بالکل!......'' فریڈ نے ایک پورا رول سوپ میں ڈبویا اور پھر منہ میں رکھ کر سالم ہی نگل گیا۔

''اس کے بعد تو یقیناً پی (P) ہی ملتا ہے یعنی کمزور......'' رون نے اپنے دونوں بازو اُٹھا کر مصنوعی اداسی سے کہا۔ ''اور ڈی (D) یعنی خوفناک اس کے بعد ہی ملتا ہوگا......''

''ارے الّو......ڈی نہیں ٹی (T)۔'' جارج نے اسے یاد دلایا۔

''ٹی......'' ہرمائنی نے دہشت میں آتے ہوئے پوچھا۔ ''ڈی سے بھی نیچے والا گریڈ؟ ٹی کا بھلا کیا مطلب ہو سکتا ہے......؟''

''ٹرول یعنی کم عقل بدھو......جس کی عقل گھاس کھانے گئی ہو۔'' جارج نے فوراً بتایا۔

ہیری دوبارہ ہنس پڑا حالانکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ جارج مذاق کر رہا تھا یا سچ کہہ رہا تھا۔ اس اپنے تخیل میں اس خاکے کی جھلک دیکھی کہ وہ ہرمائنی سے یہ چھپانے کی کوشش کر رہا ہے کہ اسے او ڈبلیو ایل کے سب پیپروں میں ٹی ہی ملے تھے اور فوراً یہ فیصلہ کیا کہ وہ اب زیادہ توجہ سے محنت کرے گا......

''کیا تم لوگوں کی کلاسوں کی بھی انکوائری ہوئی ہے یا نہیں۔'' فریڈ نے ان سے سوال کیا

''ابھی تک تو نہیں......'' ہرمائنی نے جلدی سے جواب دیا۔ ''اور تمہاری کلاسوں کی؟''

''ابھی کھانے سے کچھ دیر پہلے ہوئی تھی......جادوئی استعمالات کی کلاس میں......''

''وہ کیسی رہی......؟'' ہیری اور ہرمائنی نے ایک ساتھ پوچھا۔

فریڈ نے اپنے کندھے اچکائے۔

''خیر زیادہ بری بھی نہیں رہی......امبرتج ایک کونے میں گھومتی ہوئی ایک کلپ بورڈ پر کچھ لکھتی رہی۔ تم لوگ پروفیسر فلٹ وک کو تو جانتے ہی ہو......اس نے ان کے ساتھ مہذب مہمان نوازی اور خوش خلقی والا برتاؤ کیا اور شاید اسی وجہ سے انہیں کوئی زیادہ مشکل درپیش نہیں ہوئی۔ امبرتج نے کچھ زیادہ بات چیت نہیں کی۔ ایلیسا سے دو ایک سوال پوچھے کہ کلاس معمول کے مطابق کیسی رہتی ہے؟

ایلیسا نے انہیں آگاہ کیا کہ یہ کلاس واقعی دلچسپ اور عمدہ رہتی ہے۔ بس یہی ہوا۔''

''مجھے نہیں لگتا کہ فلٹ وک کو اس انکوائری میں کم نمبر ملیں گے۔'' جارج نے ہنس کر کہا۔ ''ان کے امتحانات میں عام طور پر تمام طلباء ہمیشہ پاس ہو جاتے ہیں......''

''آج دوپہر کے بعد تمہاری کون سی کلاس ہے؟'' فریڈ نے ہیری سے پوچھا۔

''علم جوتش کی...... پروفیسر ٹراؤلینی کے ساتھ!''

''میرے خیال میں کسی کو اگر ٹی مل سکتا ہے تو یقیناً وہ انہیں ہی ملے گا......''

''اور امبریج کو بھی......''

''دیکھو! شریف بچے کی طرح ہی رہنا اور آج امبریج کے سامنے اپنے غصے کو قابو میں رکھنا۔'' جارج نے جلدی سے کہا۔ ''اگر تم دوبارہ کیوڈچ کے میدان میں مشقوں کیلئے نہ پہنچ پائے تو انجلینا یقیناً غصے سے پاگل ہی ہو جائے گی......''

پروفیسر امبریج کا سامنا کرنے کیلئے ہیری کو تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس کا انتظار نہیں کرنا پڑا۔ جب وہ علم جوتش کے نیم تاریک کلاس میں پچھلی نشستوں پر بیٹھ کر اپنی خوابوں کی تعبیر والی ڈائری باہر نکال رہا تھا تو اسی وقت رون نے اس کی پسلیوں میں کہنی مار کر اسے اشارہ کیا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو پروفیسر امبریج فرش میں بنے ہوئے گول دروازے سے نکل کر اوپر آتی دکھائی دیں۔ طلباء ہنس ہنس کر خوش گپیوں میں مصروف تھے لیکن جونہی ان کی نظر پروفیسر امبریج پر پڑی تو سب کے سب یکلخت خاموش ہو گئے۔ پروفیسر ٹراؤلینی طلباء کو تعبیر الرویا نامی کتاب بانٹ رہی تھیں۔ اچانک چھا جانے والی خاموشی کے باعث انہوں نے چونک کر چاروں طرف دیکھا۔

''دوپہر بخیر پروفیسر ٹراؤلینی......!'' امبریج نے اپنی زہر بجھی چوڑی مسکان کے ساتھ کہا۔ ''جہاں تک میرا خیال ہے کہ آپ کو میرا خط مل چکا ہوگا جس میں میں نے انکوائری کا وقت اور تاریخ سے باخبر کیا تھا؟''

پروفیسر ٹراؤلینی نے انہیں نہایت ناگواری سے دیکھتے ہوئے اپنا سر جھٹکا۔ وہ خاصی برہم دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ پروفیسر امبریج کی طرف پشت کر کے دوبارہ طلباء میں کتابیں بانٹنے لگیں۔ امبریج نے مسکراتے ہوئے سب سے قریبی کرسی کھینچ کر کلاس کے بالکل سامنے کی اور بیٹھ گئیں۔ انہوں نے کرسی اس انداز میں رکھی تھی کہ وہ پروفیسر ٹراؤلینی کی نشست سے کچھ ہی انچ پیچھے رہیں۔ انہوں نے اپنے پھولوں والے ہینڈ بیگ کو کھولا اور اس میں ایک کلپ بورڈ اور قلم نکالا اور کلاس کے آغاز کا انتظار کرنے لگیں۔

پروفیسر ٹراؤلینی نے کسی قدر کپکپاتے ہاتھوں سے اپنی شال کو کھینچ کر لپیٹا اور اپنے موٹے شیشوں والی عینک سے طلباء کی طرف دیکھنے لگیں۔

''ہم آج بھی مستقبل بین خوابوں کے بارے میں ہی پڑھیں گے۔'' انہوں نے اپنی حسب معمول پُراسرار تیکھی آواز میں جرأت

مندانہ انداز میں کہا، حالانکہ آج یہ تھوڑا کپکپا رہی تھی۔ ''تم لوگ دو دو کی جوڑیاں بنالو اور 'خواب اور ندائے غیبی' نامی کتاب کی مدد سے اپنے ساتھی حالیہ دیکھے گئے خوابوں کی تعبیر کرو......''

وہ اپنی نشست کی طرف جانے کیلئے مڑیں تو انہوں نے امبریج کو اپنے پہلو والی کرسی پر بیٹھے دیکھا تو چونک اُٹھیں، انہوں نے بیٹھنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ وہ تیزی سے پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن کے قریب چلی گئیں جو پاروتی کے خواب پر گہری بحث میں اُلجھی ہوئی تھی۔

ہیری نے 'خواب اور ندائے غیبی' نامی کتاب کھولی اور چپکے سے امبریج کو دیکھنے لگا۔ وہ اپنے کلپ بورڈ پر لگے چرمئی کاغذ پر کچھ لکھ رہی تھیں۔ کچھ ہی منٹ بعد وہ کھڑی ہوئی اور ٹراؤلینی کے پیچھے پیچھے چلنے لگیں۔ وہ طلباء کے ساتھ ان کی بات چیت سنتی جا رہی تھیں اور درمیان میں سوال بھی پوچھتی جا رہی تھیں۔ ہیری نے اپنا سر تیزی سے اپنی کتاب میں چھپا لیا۔

''جلدی سے کسی خواب کے بارے میں سوچو......'' اس نے رون سے کہا۔ ''کہیں وہ چڑیل بڑھیا ہماری طرف ہی نہ آ جائے......؟''

''میں نے پچھلی مرتبہ اپنا خواب بتایا تھا، لہٰذا اس مرتبہ تم اپنا خواب بتاؤ...... کیونکہ اب تمہاری باری ہے۔'' رون نے کورے انداز میں کہا۔

''اوہ مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے......'' ہیری نے بدحواسی کے عالم میں کہا جو گذشتہ کچھ دنوں کا کوئی خواب یاد نہیں کر پایا۔ ''چلو فرض کرو کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں...... میں سنیپ کو اپنی بنائے ہوئے مرکب میں ڈبو رہا ہوں۔ ہاں! یہی ٹھیک رہے گا......''

رون نے ہانپتے ہوئے اپنی کتاب 'خواب اور ندائے غیبی' کھولی۔

''ٹھیک ہے...... میں تمہاری عمر کو اس تاریخ میں ملا دیتا ہوں...... جب تم نے خواب دیکھا تھا۔ پھر اس میں موضوع کے اعداد کو بھی جمع کر لیتا ہوں...... موضوع کیا تھا...... ہاں ڈبونا یا پھر کڑاہی یا پھر سنیپ......؟''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کسی کو بھی منتخب کر لو......'' ہیری نے جلدی سے کہا اور پیچھے کی طرف دیکھا۔ پروفیسر امبریج، پروفیسر ٹراؤلینی کے کندھے کے ٹھیک پیچھے جھک کر کلپ بورڈ پر کچھ لکھ رہی تھیں۔ جبکہ پروفیسر ٹراؤلینی نیول سے خوابوں کی ڈائری کے بارے میں سوال پوچھ رہی تھیں۔

''کیا یہ خواب تم نے کل رات کو دیکھا تھا؟'' رون نے اس سے پوچھا جو حساب کتاب کر کے گنتی گننے میں مصروف تھا۔

''میں نہیں جانتا...... تم اپنی مرضی سے اسے کل میں ہی شمار کر لو......'' اس کی پوری توجہ اسی طرف لگی ہوئی تھی کہ امبریج پروفیسر ٹراؤلینی سے کیا کہہ رہی تھیں؟ وہ اس سے اور رون سے صرف ایک ہی میز کے فاصلے پر کھڑی تھیں۔ پروفیسر امبریج نے اپنے کلپ

بورڈ پر پھر سے کچھ لکھ رہی تھیں اور پروفیسر ٹراؤلینی کافی پریشان دکھائی دے رہی تھیں۔

''آپ اس شعبے میں کتنے عرصے سے ملازمت کر رہی ہیں؟'' امبریج نے ان کی طرف کڑی نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

پروفیسر ٹراؤلینی نے ان کی طرف دیکھ کر تیوریاں چڑھا لیں۔ انہوں نے اپنے ہاتھ باندھے اور کندھے جھکا لئے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ معائنے کی بے عزتی سے بچنے کی پوری پوری کوشش کر رہی ہوں۔ انہوں نے کچھ دیر سوچا پھر وہ اس نتیجے پر پہنچیں کہ یہ سوال کسی بے عزتی کا باعث نہیں ہے، اس لئے انہوں نے گمبھیر لہجے میں جواب دیا۔ ''قریباً سولہ سال سے......''

''یہ کافی لمبا عرصہ ہے......'' پروفیسر امبریج نے اپنے کلپ بورڈ پر لکھتے ہوئے کہا۔ ''تو آپ کی تقرری پروفیسر ڈمبل ڈور نے ہی کی تھی......؟''

''ہاں!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے روکھے پن سے جواب دیا۔

پروفیسر امبریج نے ایک بار پھر لکھا۔

''کیا آپ مشہور زمانہ نجومی 'کرسینڈرا ٹراؤلینی' کے خاندان میں سے ہیں؟ یعنی آپ ان کی سگی نواسی ہیں؟'' امبریج نے پوچھا۔

''ہاں!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے اپنا سر فخر سے اونچا کرتے ہوئے کہا۔

امبریج ایک بار پھر کلپ بورڈ پر لکھنے لگیں۔

''جہاں تک میرا خیال ہے...... اگر میں غلطی پر ہوئی تو تصحیح کر دیجئے گا...... کرسینڈرا کے بعد آپ اپنے خاندان میں واحد خاتون ہیں جسے مستقبل بینی کا حقیقی فن ملا؟''

''یہ خداداد صلاحیت عموماً تین پشتوں کے بعد خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے وضاحت کی۔

پروفیسر امبریج کے چہرے پر پھیلی ہوئی زہریلی مسکراہٹ مزید چوڑی ہو گئی۔

''وہ تو دکھائی دے رہا ہے۔'' انہوں نے اپنے کلپ بورڈ پر مزید لکھتے ہوئے شیریں لہجے میں کہا۔ ''اچھا تو کیا آپ میرے مستقبل کے بارے میں کوئی یقینی پیش گوئی کر سکتی ہیں......؟'' وہ اب بھی مسکرا رہی تھیں۔

پروفیسر ٹراؤلینی کا بدن اکڑ سا گیا جیسے انہیں اپنی سماعت پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''معاف کیجئے! میں آپ کا مطلب نہیں سمجھی......'' انہوں نے کہا اور اپنی شال کو اپنی پتلی گردن پر کس کر جکڑ لیا۔

''میں چاہتی ہوں کہ آپ میرے لئے کوئی پیشین گوئی کریں جو میرے مستقبل سے وابستہ ہو۔'' امبریج نے اشتیاق بھرے انداز میں کہا۔

اب تمام کلاس میں صرف ہیری اور رون ہی کتابوں کے پیچھے سے چوری چھپے دیکھ اور سن نہیں رہے تھے۔ زیادہ طلباء پروفیسر ٹراؤلینی کی طرف نگاہیں جمائے ہوئے تھے اور انتظار کر رہے تھے کہ وہ امبریج کے بارے میں کیا کہنے والی ہیں؟ جب وہ تناؤ بھرے

انداز میں سیدھی ہوئیں تو ان کے منکے اور چوڑیاں عجیب انداز میں کھنکنے لگے۔

''مخفی آنکھ کسی کے احکامات کی تابع نہیں ہوتی، اور نہ ہی کسی کی خواہش پر مستقبل بینی کرنے پر آمادہ ہوتی ہے۔'' پروفیسر ٹرلاوینی نے تیزی سے ناگوار لہجے میں کہا۔

''واقعی......'' پروفیسر امبرتج نے کہا، ان کے لہجے گہرا طنز عیاں تھا۔ وہ جھک کر اپنے کلپ بورڈ پر مزید لکھنے لگیں۔

''میں......اوہ......ٹھہرو......'' پروفیسر ٹرلاوینی نے اچانک کہا۔ اب وہ اپنی سرگوشی جیسی پُراسرار لہجے میں بولنے کی کوشش کر رہی تھیں حالانکہ یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ان کی اپنے لہجے اور آواز پر گرفت خاصی کمزور تھی کیونکہ وہ غصے سے کانپ رہی تھیں......

''ٹھہرو!...... مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ مجھے...... مجھے کچھ دکھائی دے رہا ہے......جس کا تعلق یقیناً آپ ہی سے ہے...... مجھے کچھ احساس ہو رہا ہے......کوئی سیاہ تاریک چیز......کوئی سنگین خطرہ......آپ کی طرف بڑھ رہا ہے......''

پروفیسر ٹرلاوینی نے امبرتج کی طرف کانپتی ہوئی انگلی سے اشارہ کیا جو تیوریاں چڑھا کر ان کی طرف زہریلے انداز میں مسکراتی ہوئی دیکھ رہی تھیں۔

''مجھے اندیشہ ہے کہ...... مجھے ڈر ہے کہ......آپ کسی گھمبیر خطرے سے دوچار ہونے والی ہیں۔'' پروفیسر ٹرلاوینی نے ڈرامائی انداز میں اپنی بات کو مکمل کرتے ہوئے کہا۔ کلاس روم میں گہری خاموشی چھا گئی۔ پروفیسر امبرتج نے پروفیسر ٹرلاوینی کی طرف آستینیں چڑھا کر دیکھا۔

''ٹھیک ہے۔'' انہوں نے آہستگی سے کہا اور ایک بار پھر اپنے کلپ بورڈ پر کچھ لکھنے لگیں۔ ''آپ کی خداداد صلاحیت کا بس اتنا ہی ظہور ہے تو ٹھیک ہے......''

وہ واپس مڑیں اور پھر ان کی کلاس میں کچھ فاصلے پر کھڑی ہوگئیں۔ پروفیسر ٹرلاوینی اپنی جگہ ساکت کھڑی رہیں۔ ان کا سینہ دھونکنی کی طرح اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ ہیری نے معنی خیز نظروں سے رون کی طرف دیکھا اور پھر وہ سمجھ گیا کہ رون بھی وہی سوچ رہا تھا جو اس کے ذہن کے پردوں پر دستک دے رہا تھا۔ وہ دونوں اس نتیجے پر پہنچ چکے تھے کہ پروفیسر ٹرلاوینی محض دھوکے باز اور فریبی خاتون تھیں، اپنی خداداد صلاحیت کا ڈھونگ رچائے ہوئے تھیں۔ مگر وہ پروفیسر امبرتج سے بھی شدید نفرت کرتے تھے۔ شاید اسی وجہ سے ان کی ہمدردیاں کسی قدر پروفیسر ٹرلاوینی کی طرف لڑھک رہی تھیں۔ ہمدردی کا یہ جذبہ قلیل وقت میں کافور ہو گیا جب پروفیسر ٹرلاوینی ان کے سروں پر آ سوار ہوئیں۔

''اور تم بتاؤ۔'' انہوں نے ہیری کی ناک کے نیچے اپنی لمبی استخوانی انگلی سے ٹھوکا دیتے ہوئے پوچھا۔ ''تم نے اپنی خوابوں کی ڈائری کی ابتدا کیسے کی ہے؟''

جب انہوں نے کڑکتی ہوئی آواز میں ہیری کی ڈائری میں لکھے ہوئے خوابوں کی تعبیروں کی بھرپور تشریح کی۔ (جن میں تمام

تعبیریں، یہاں تک کہ دلیا کھانے والے خواب کی تعبیر میں بھی انہوں خوفناک نتائج اور موت تک کی پیشین گوئی کی تھی) اپنے من گھڑت خوابوں کی تعبیریں سن کر ہیری کے دل میں ان کی خداداد صلاحیت کے بارے میں باقی ماندہ اعتماد بھی متزلزل ہو کر رہ گیا۔

پروفیسر امبریج اپنی جگہ پر کھڑی کلپ بورڈ پر کچھ اور لکھ رہی تھیں۔ کلاس ختم ہونے کی گھنٹی بجنے پر وہ سب سے پہلے چاندی جیسی سفید سیڑھی کے ذریعے نیچے اتریں اور باقی طلباء بعد میں اپنے بستے سمیٹتے ہوئے کلاس روم سے باہر نکلے۔ جب وہ دس بعد اپنی اگلی کلاس تاریک جادو سے تحفظ کے فن میں پڑھنے کیلئے وہاں پہنچے تو پروفیسر امبریج وہاں ان کا انتظار کرتی ہوئی ملیں۔

طلباء کے جماعت کے کمرے میں داخل ہوتے وقت وہ زیر لب کچھ گنگنا رہی تھیں اور دھیمے انداز میں مسکرا رہی تھیں۔ جب تمام طلباء و طالبات نے اپنے بستوں سے 'جادو کے دفاعی نظریات' نامی کتاب نکالی اور ان کے صفحات پلٹنے لگے تو ہیری اور رون نے موقعہ پا کر ہرمائنی کو علم جوتش میں ہونے والی انکوائری کے بارے میں بتا دیا۔ ہرمائنی کو اس بارے میں اس لئے معلوم نہیں تھا کیونکہ وہ اس وقت جادوئی علم الاعداد کی کلاس میں تھی۔ اس سے پہلے ہرمائنی کوئی سوال کر پاتی، پروفیسر امبریج نے تیز آواز میں سب کو خاموش ہونے کا حکم سنا دیا۔

''اپنی اپنی جادوئی چھڑیاں الگ کر دو۔'' انہوں نے مسکرا کر ہدایت کی۔ جب لوگوں نے کسی قدر امید باندھ کر اپنی چھڑیاں باہر نکال لی تھیں، ان کے چہرے پر گہری مایوسی پھیل گئی اور پھر وہ اپنی اپنی چھڑیاں واپس بستوں میں ٹھونسنے لگے۔ ''گزشتہ کلاس میں ہم نے کتاب کے پہلے باب کو پورا کر لیا تھا۔ میں چاہتی ہوں کہ آج تمام لوگ صفحہ نمبر انیس کھولیں اور دوسرا باب 'مخصوص دفاعی نظریات اور ان کے ماخذات' پڑھیں گے۔ آپس میں باتیں کرنے کا کوئی ضرورت نہیں۔''

ان کے چہرے پر اب بھی وہی جانی پہچانی مسکراہٹ دوڑ رہی تھی جو ان کے بھرپور اعتماد کی عکاسی کر رہی تھی۔ وہ مسکراتی ہوئی میز کے پیچھے جا کر اپنی نشست پر بیٹھ گئیں۔ کئی طلباء نے کتاب کے اوراق پلٹتے ہوئے گہری آہ بھری تھی جو کمرے کے سناٹے میں واضح طور پر سنائی دی۔ ہیری نے دل مسوس کر یہ سوچا کہ کیا اس کتاب میں اتنے صفحات ہیں کہ وہ پورا سال اسے پڑھ سکیں۔ وہ ماخذات والے صفحے کا جائزہ لے رہا تھا کہ اسی وقت اس کی نگاہ ہرمائنی پر پڑی جو ایک بار پھر ہوا میں ہاتھ لہرا رہی تھی۔

پروفیسر امبریج کی توجہ بھی اس طرف مبذول ہو چکی تھی۔ انہوں نے اپنی کلاس میں آئندہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے نبٹنے کیلئے ایک نئی طرز وضع کر لی تھی۔ اس لئے انہوں نے ہرمائنی کو نظر انداز کرنے کی اداکاری بالکل نہیں کی۔ وہ اپنی کرسی سے اُٹھیں اور طلباء کے ڈیسکوں کی قطاروں میں سے چلتی ہوئی ہرمائنی کے ٹھیک سامنے آن وارد ہوئیں۔ اس کے بعد وہ کسی قدر نیچے جھکیں اور سرگوشی نما لہجے میں بڑبڑائیں جس میں ناگواری کا عنصر جھلک رہا تھا۔ وہ یہ بالکل نہیں چاہتی تھیں کہ باقی طلباء ان دونوں کی باتیں سن پائیں۔

''اس بار کیا مسئلہ ہے مس گرینجر؟''

''میں باب دوم پڑھ چکی ہوں پروفیسر!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''ٹھیک ہے،تم تیسرا باب شروع کرلو۔''

''میں وہ بھی پڑھ چکی ہوں، بلکہ میں نے پوری کتاب ہی پڑھ لی ہے۔''

پروفیسر امبریج نے پلکیں جھپکا کر اسے گھورا مگر اگلے ہی لمحے انہوں نے خود کو سنبھال لیا۔

''اچھی بات ہے،تو تم مجھے بتاؤ کہ باب پندرہ میں بدشگونی کرنے والے جادوئی کلمات کے انسداد کے بارے میں مسٹر سلنک ہارڈ کیا کہتے ہیں؟''

''ان کا کہنا ہے کہ بدشگونی کرانے والے جادوئی کلمات کا نام ہی غلط رکھا گیا ہے۔'' ہرمائنی نے فوراً جواب دیا۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بدشگونی کے جادوئی کلمات دراصل انہی کلمات کا مجموعہ ہے جنہیں ہم نحوست ختم کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں،لوگ اپنے ان جادوئی کلمات کو منفرد اور الگ ظاہر کرنے کیلئے انہیں بدشگونی کرنے والے جادوئی کلمات کے نام دے کر دوسروں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں......''

پروفیسر امبریج نے اپنی بھنوئیں اُٹھائیں۔ ہیری کو فوراً معلوم ہو گیا کہ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہرمائنی سے جواب سے کافی مطمئن ومسرور ہوئی ہیں۔

''مگر میں اس نظریئے کو درست نہیں مانتی ہوں۔'' ہرمائنی نے اعتماد بھرے انداز میں کہا۔

پروفیسر امبریج کی بھنوئیں مزید اونچی ہو گئیں اور ان کے چہرے پر سرد مہری پھیل گئی۔

''تم انہیں درست نہیں مانتیں؟'' انہوں نے سرد لہجے میں دُہرایا۔

''جی ہاں!'' ہرمائنی نے بلاخوف کہا جو ان کی طرح سرگوشی نما لہجے میں بالکل بات نہیں کر رہی تھی بلکہ وہ اتنی واضح اور بلند آواز میں بات کر رہی تھی کہ کلاس کے دیگر طلباء کا دھیان بھی اس کی طرف مڑ چکا تھا۔ وہ سر اُٹھائے عجیب نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھنے لگے۔''میرا تجزیہ ہے کہ مسٹر سلنک ہارڈ کو جادوئی کلمات بالکل پسند نہیں ہیں،شاید میں درست ہوں؟ لیکن میرا دعویٰ ہے کہ ان بدشگونی والے جادوئی کلمات کے استعمال سے وہی دفاعی فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں،جن کیلئے انہیں وضع کیا گیا ہے۔''

پروفیسر امبریج اب اپنے طریق کار کو فراموش کر گئیں۔ وہ سیدھی کھڑی ہوئیں اور انہوں نے بلند آواز میں کہا۔''اوہ! تو تم ایسا سوچتی ہو؟ لیکن مس گرینجر! مجھے بے حد افسوس ہے کہ اس کلاس روم میں تمہاری نہیں بلکہ مسٹر سلنک ہارڈ کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے......''

''مگر......'' ہرمائنی نے کچھ کہنا چاہا۔

''بس بہت ہو چکا......'' پروفیسر امبریج نے ہاتھ اُٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ وہ تیز تیز قدموں سے چلتی ہوئی واپس اپنی میز کے پاس پہنچیں اور طلباء کی طرف رُخ پھیر کر کھڑی ہو گئیں۔ کلاس کے آغاز میں جو شیریں مسکراہٹ اور گنگناہٹ اس کے

ہونٹوں پر پھیلی ہوئی تھی، وہ اب بالکل ختم ہو چکی تھی۔ وہ گرجتے ہوئے غرائیں۔ ''میں گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کاٹتی ہوں۔''

اس پر طلباء میں بے چینی سی پھیل گئی اور وہ بڑبڑانے لگے۔

''مگر کس غلطی پر......؟'' ہیری نے غصے سے چیخ کر کہا۔

''تم بیچ میں مت بولو......'' ہرمائنی نے جلدی سے ہیری کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

''بلاوجہ ہاتھ کھڑا کر کے غیر ضروری سوال پوچھنے اور کلاس میں انتشار پھیلانے کے جرم میں......'' پروفیسر امبریج نے ملائم لہجے میں بتایا۔ ''میں تمام لوگوں پر دوبارہ واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ میں یہاں جادوئی محکمے کی طرف سے سند یافتہ نصاب کو نصابی طریقے سے ہی پڑھانے کیلئے مامور ہوئی ہوں۔ لہٰذا اس ضمن میں کسی بھی فرد کو یہ قطعی اجازت نہیں ہوگی کہ وہ اپنی رائے یا غیر نصابی سرگرمی کے ذریعے تعلیمی نصاب کو تنقید کا نشانہ بنائے۔ حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ تم لوگ ان باتوں کے بارے بالکل کم جانتے ہو۔ مجھے اس بات کا بخوبی اندازہ ہو چکا ہے کہ اس ضمن میں تمہارے سابقہ اساتذہ نے تمہیں ضرورت سے زیادہ ہی ڈھیل دے رکھی تھی، لیکن جان لیجئے کہ اُن میں سے کوئی بھی محکمے کی جانب سے حسب ضابطہ طریق کار پر تعینات نہیں کیا گیا تھا۔ میں نے گذشتہ اساتذہ کی تفصیل دیکھی ہے کہ صرف پروفیسر کیوریئل ہی وہ واحد استاد تھے، جنہوں نے تمہاری عمر کے مطابق تمہیں نصاب پڑھایا ہے......''

''بالکل پروفیسر کیوریئل نہایت عمدہ استاد تھے۔'' ہیری نے بلند آواز میں کہا۔ ''افسوس! ان کے ساتھ ایک چھوٹا سا مسئلہ تھا کہ لارڈ والڈی موورٹ ان کے سر کے عقبی حصے سے جھانکتا تھا۔''

کلاس میں یکلخت گہری خاموشی چھا گئی، کئی لوگ تو اپنی جگہ پر تھرتھرا کر رہ گئے۔

''مسٹر پوٹر! میرا خیال ہے کہ ایک اور ہفتے کی سزا سے تمہاری طبیعت کافی بہتری پیدا ہوگی۔'' پروفیسر امبریج نے چند لمحوں کے توقف سے مسکراتے ہوئے شیریں اور ملائم لہجے میں کہا۔

☆☆☆☆

ہیری کے ہاتھ زخم بمشکل ہی مندمل ہو پایا تھا کہ اگلی صبح ایک بار پھر اس میں سے خون بہنے لگا تھا۔ اس نے شام کی سزا کے دوران کوئی شکایت نہیں کی۔ اس نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ وہ امبریج کو راحت اُٹھانے کا کوئی موقعہ نہیں فراہم کرے گا۔ اس نے بار بار لکھا کہ 'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔' البتہ یہ سچ تھا کہ اس سے اس کا زخم گہرا ہوتا چلا گیا اور اذیت بڑھتی رہی مگر اس کے ہونٹوں سے سی کی آواز تک نہیں نکلی تھی......

دوسرے ہفتے کی سزا میں سب سے ناگوار پہلو انجلینا کی جھنجلاہٹ کا سامنا کرنا تھا۔ جیسا کہ جارج نے اس کے بارے میں پیش گوئی کر دی تھی، بالکل ویسے ہی ہیری منگل کو ناشتے کیلئے گری فنڈر کی میز پر پہنچا تو وہ پاؤں پٹختی ہوئی اس کے سر پر آن سوار ہوئی۔ وہ غصے کی جھلاہٹ میں اتنی زور سے چیخی چلائی کہ پروفیسر میک گوناگل کو اساتذہ کی میز سے اُٹھ کر وہاں آنا پڑا۔

''مس جانسن ! تہذیب بھی کوئی چیز ہوتی ہے، بڑے ہال میں ہنگامہ برپا کرنے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی؟ گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں۔''

''مگر پروفیسر......اس نے ایک بار پھر جان بوجھ کرخود کوسزا دلوائی ہے۔'' جانسن نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''یہ میں کیا سن رہی ہوں پوٹر؟'' پروفیسر میک گوناگل نے تیکھی آواز میں ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''سزا......کس نے دی؟''

''پروفیسر امبریج نے......'' ہیری نے آہستگی سے جواب دیا اور وہ پروفیسر میک گوناگل کے چکور فریم والی عینک کے پیچھے خونخوار نظروں کی تاب نہ لا سکا۔

''کیا تمہاری بات کا مطلب یہ ہے کہ تم نے گذشتہ پیر والے دن کی میری کڑی تنبیہ کے باوجود امبریج کی کلاس میں اپنے ہوش و حواس ایک بار پھر کھو دیئے تھے......'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی آواز کو آہستہ کرتے ہوئے تلخی سے کہا تاکہ ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے ریون کلا کے طلباء وطالبات ان کی بات نہ سن سکیں۔

''جی ہاں!'' ہیری نے فرش کی طرف نظریں گڑاتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔

''پوٹر! میں دوبارہ خبردار کر رہی ہو کہ تمہیں خود کو سنبھالنا ہوگا ورنہ وہ دن دور نہیں کہ تم بہت بڑی مشکل میں پڑ جاؤ گے......گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس اور کم کئے جاتے ہیں۔''

''نہیں......ایسا کیوں......نہیں پروفیسر؟'' ہیری ہکلا کر بولا اور پھر وہ اس ناانصافی پر بھڑک اُٹھا۔''جب وہ مجھے سزا دی رہی ہیں تو پھر آپ پوائنٹس کیوں کم کر رہی ہیں......؟''

''مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ ان کی دی گئی سزاؤں سے تمہاری صحت پر کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہو رہا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے روکھے پن سے جواب دیا۔''بالکل نہیں پوٹر! میں اب اور کچھ نہیں سنوں گی۔ خبردار ایک بھی لفظ مت بولنا......اور مس جانسن ! آئندہ تم صرف کیوڈچ کے میدان میں ہی اتنی زور زور سے چلانا......کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری کپتانی خطرے سے دوچار ہو جائے۔''

پروفیسر میک گوناگل واپس اساتذہ کی میز کی طرف لوٹ گئیں۔ انجلینا نے ہیری کی طرف حقارت بھری نظروں سے دیکھا اور غصے سے پاؤں پٹختی ہوئی چلی گئی۔ ہیری افسردگی کے عالم میں رون کے پاس بیٹھ گیا اور غصے کے عالم میں بڑبڑانے لگا۔

''انہوں نے ایک پل میں گری فنڈر کے دس پوائنٹس کاٹ دیئے، صرف اس لئے کہ ہر رات میرے ہاتھ کی گہرائی میں اذیت اُتر رہی ہے اور زخم کا حلقہ بڑھتا جا رہا ہے......''

''مجھے اچھی طرح معلوم ہے دوست!'' رون نے دوستانہ انداز میں اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔ وہ اس کی پلیٹ میں قورمہ ڈال رہا تھا۔''بس ان کا دماغ اُلٹ گیا ہے۔''

بہر حال، ہر مائنی نے اس بارے میں کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ اس نے خود کو روز نامہ جادوگر کے صفحات میں گم کئے رکھا۔

''تمہیں تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ پروفیسر میک گوناگل نے یہ درست فیصلہ ہی کیا ہے، ہے نا؟'' ہیری نے غصے سے جھنجھناتے ہوئے کارنیلوس فج کی تصویر سے کہا جو اخبار کے پچھلے صفحے پر متحرک دکھائی دے رہی تھی۔ اخبار کے دوسری طرف ہر مائنی کا چہرہ چھپا ہوا تھا۔

''میں یہ تو چاہتی تھی کہ تمہاری وجہ سے گری فنڈر کے پوائنٹس کم کر دیئے جائیں مگر جہاں تک میرا خیال ہے کہ انہوں نے تمہیں درست تنبیہ دی تھی کہ تم امبریج کی کلاس میں خود کو نفرت و سرکشی میں بہنے سے بچائے رکھو......'' ہر مائنی نے اخبار کے پیچھے سے دوٹوک انداز میں کہا۔ نجانے وہ اپنی نظریں اخبار سے ہٹانے کی کوشش کیوں نہیں کر رہی تھی۔ ہیری نے نفرت بھرے انداز میں فج کی تصویر دیکھی جو اپنے ہاتھ ہاتھ لہرا کر کوئی تقریر کرتا ہو دکھائی دے رہا تھا۔

جادوئی استعمالات کی کلاس میں ہیری اور ہر مائنی کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ ہیری غصے سے بھرا بیٹھا تھا۔ مگر وہ جونہی تبدیلی ہیئت کی کلاس میں پہنچے تو ہیری یکسر فراموش کر بیٹھا کہ وہ ہر مائنی سے ناراض تھا۔ وہاں پروفیسر امبریج ایک کونے میں اپنے کلپ بورڈ اور قلم کے ساتھ دکھائی دیں۔ امبریج کی صورت دیکھتے ہی اس کے ذہن سے ناشتے کی میز پر ہوئی ناگوار واردات کا ایک ایک نقش مٹ گیا تھا۔

''اب مزہ آئے گا......'' رون کے چہرے پر سرشاری کی لہر دوڑ گئی۔ وہ تینوں اپنی اپنی پسندیدہ نشستوں کی طرف بڑھ گئے۔ ''دیکھتے ہیں کہ امبریج کے ساتھ یہاں کیا سلوک ہوتا ہے؟''

پروفیسر میک گوناگل جب کلاس روم میں داخل ہوئیں تو ایسا نہیں محسوس ہوا کہ انہیں پروفیسر امبریج کی وہاں پہلے سے موجودگی کا علم ہو۔

''غیر ضروری سرگرمی ختم......'' انہوں نے تیزی سے کہا اور اگلے ہی لمحے پوری کلاس میں خاموشی چھا گئی۔ ''مسٹر فنی گن! یہاں آؤ اور تمام طلباء کو ان کے ہوم ورک کی کاپیاں ان میں بانٹ دو...... مس براؤن! چوہوں کے ان صندوق کو وہاں سے اُٹھا لاؤ......حماقت کا مظاہرہ مت کرو...... وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے......صندوق میں سے ایک ایک چوہا نکال کر ہر طالب علم کو دے دو۔''

''اونہہ ہونہہ......!'' پروفیسر امبریج نے اپنی جانی پہچانی کھانسی کا استعمال کیا۔ جس کے ذریعے انہوں نے استقبالیہ تقریب میں پروفیسر ڈمبل ڈور کے خطاب میں رکاوٹ ڈالی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے انہیں پوری طرح نظر انداز کر دیا تھا۔ سیمیس نے جب ہیری کو اس کے مقالے کی کاپی لوٹائی تو اس نے اس کی طرف دیکھے بنا اپنی کاپی پکڑ لی۔ اسے مقالے کے اوپر لکھے ہوئے اے (A) کو دیکھ کر کافی اطمینان ہوا تھا۔

''ٹھیک ہے......اب تمام لوگ میری بات کو توجہ کے ساتھ سنیں۔ ڈین تھامس! اگر تم اس چوہے کے دوبارہ یہ حرکت کرو گے تو تو

میں تمہیں سزا دوں گی...... تم میں سے زیادہ تر لوگ اپنے اپنے گھونگھوں کو مہارت کے ساتھ غائب کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور جن لوگوں کو نامکمل کامیابی ہوئی ہے، وہ اب تک غیبی جادوئی کلمے کی تاثیر کو جان چکے ہیں۔ آج ہم لوگ......''

''اونہہ ہونہہ......!'' پروفیسر امبریج نے ایک بار پھر اپنے منہ سے آواز برآمد کی۔

''فرمایئے......!'' پروفیسر میک گوناگل نے تیزی سے پلٹتے ہوئے تیز لہجے میں پوچھا۔ ان کی بھنوئیں اتنی قریب آ گئی تھیں کہ ایک لمبی لکیر جیسی دکھائی دے رہی تھی۔

''میں سوچ رہی تھی پروفیسر کہ کیا آپ کو میرا خط مل گیا تھا...... جس میں نے آپ کو انکوائری کی بابت تاریخ اور وقت کے بارے میں بتایا......''

''ظاہر ہے......'' پروفیسر میک گوناگل نے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''مجھے آپ کا خط مل چکا تھا، ورنہ میں آپ سے یقیناً یہ دریافت کرتی کہ آپ میرے کلاس روم میں اس وقت کیا کر رہی ہیں؟'' پروفیسر میک گوناگل نے بات مکمل کر کے پروفیسر امبریج کی طرف پشت پھیری اور دوبارہ اپنی کلاس کی طرف متوجہ ہوئیں۔ کئی طلباء نے خوشی خوشی ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ''جیسا کہ میں کہہ رہی تھی کہ آج ہم لوگ چوہوں کو نظروں سے غائب کرنے کا زیادہ مشکل کام سرانجام دیں گے۔ غیبی جادوئی کلمے......''

''اونہہ ہونہہ......''

پروفیسر میک گوناگل غصے کے عالم میں پروفیسر امبریج کی طرف گھوم گئیں اور تلخی سے بولیں۔ ''اگر آپ بار بار درمیان میں رکاوٹ ڈالتی رہیں گی تو آپ کو میرے پڑھانے کے انداز کا کیسے پتہ چلے گا؟ دیکھئے! آپ ملاحظہ کر سکتی ہیں کہ میں اپنے اسباق پڑھانے کے درمیان کسی دوسرے کو بولنے کی اجازت بالکل نہیں دیتی ہوں......''

پروفیسر امبریج کی حالت دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے ان کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا ہو۔ بہرکیف! وہ خاموش رہیں لیکن انہوں نے اپنے کلپ بورڈ پر لگے ہوئے چرمئی کاغذ کو صحیح کیا اور پھر جھک کر اس پر تیزی سے کچھ لکھنے لگیں۔

پروفیسر میک گوناگل نے بلاتردد اپنا چہرہ طلباء کی طرف گھمایا اور دوبارہ ان سے مخاطب ہوئیں۔

''جیسا کہ میں بتا رہی تھی کہ غیبی جادوئی کلمے کے استعمال میں یہ بات اہمیت کی حامل ہوتی ہے کہ آپ کس قسم کے جانور کو نظروں سے اوجھل کرتے ہیں۔ اگر جانور زیادہ سخت اور وزنی ہو تو جادوئی کلمے کا استعمال کافی مشکل ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ گھونگھوں میں ریڑھ کی ہڈی نہیں ہوتی ہے، اس لئے انہیں غائب کر لینا زیادہ مشکل ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن چوہا چونکہ ممالیہ جانوروں کی فہرست میں شامل سب سے چھوٹا جانور ہے اس لئے اس پر غیبی جادوئی کلمے کا تجربہ کرنا نہایت اہم ہوتا ہے۔ اس کام کو سرانجام دیتے ہوئے تم لوگ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ آج دوپہر کے کھانے میں کیا کیا پکوان ملیں گے؟ ......ٹھیک ہے، غیبی جادوئی کلمہ تو تم سب کو یاد ہو چکا ہے۔ اب میں یہ دیکھنا چاہتی ہوں کہ تم لوگ اس کا استعمال کس مہارت سے کر سکتے ہو......؟''

''وہ مجھے امبریج کے سامنے برداشت اور تحمل کا درس کیسے دے سکتی ہیں؟'' ہیری نے رون کو سرگوشی نما لہجے میں کہا مگر اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل کیلئے اس کے دماغ میں بھرا ہوا غصہ اب بالکل غائب ہو چکا تھا......

پروفیسر امبریج کلاس میں پروفیسر میک گوناگل کے تعاقب میں بالکل نہیں گھومیں، جیسا کہ انہوں نے پروفیسر ٹراؤلینی کے ساتھ رویہ اپنایا تھا۔ شاید انہیں یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ پروفیسر میک گوناگل ان کی اس حرکت کو قطعی برداشت نہیں کریں گی لہٰذا وہ ایک کونے میں بیٹھے بیٹھے اپنے کلپ بورڈ کے چرمئی کاغذ کو سیاہ کرنے میں مصروف رہیں۔ جب پروفیسر میک گوناگل نے کلاس کا اختتام کیا اور بچوں کو اپنی اپنی اشیاء سمیٹنے کی ہدایت کی تو امبریج اپنے چہرے پر سنجیدہ تاثرات کے ساتھ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئیں۔

''لو......اب دیکھنے والا منظر شروع ہونے والا ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا ایک لمبے کسمساتے ہوئے چوہے کو اس کی دُم سے پکڑ کر صندوق میں ڈال دیا جو لیونڈر لئے کلاس روم میں گھوم رہی تھی۔ جب بچے کلاس روم سے باہر نکلنے لگے تو ہیری نے دیکھا کہ پروفیسر امبریج پروفیسر میک گوناگل کی میز کے پاس جا رہی تھیں۔ اس نے رون کو کہنی ماری جس نے ہرمائنی کو کہنی ٹھونک دی۔ ہرمائنی کراہتی ہوئی غصے سے رون کو گھورنے لگی۔ وہ تینوں جان بوجھ کر سستی سے اپنی چیزیں اکٹھی کرنے لگے تاکہ ان کی باتیں سن سکیں۔

''آپ ہوگورٹس میں کب سے پڑھا رہی ہیں؟'' امبریج نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''اس دسمبر میں انتالیس برس ہو جائیں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنے ہینڈ بیگ کو جھٹکے سے بند کرتے ہوئے کہا۔

پروفیسر امبریج نے اپنے کلپ بورڈ پر جھکتے ہوئے یہ بات لکھی۔

''بے حد شاندار......'' وہ بولیں۔ ''آپ کو اپنی انکوائری کی رپورٹ دس دن کے اندر مل جائے گی۔''

''مجھے شدت سے اس کا انتظار رہے گا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سرد اور افسردہ آواز کے ساتھ کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھیں۔ ''تم تینوں جلدی جلدی چیزیں سمیٹو اور یہاں سے بھاگو......'' انہوں نے رون، ہرمائنی اور ہیری کی طرف کڑی نظروں سے دیکھا اور پھر انہیں کلاس روم سے باہر نکال دیا۔

ہیری ان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائے بغیر نہ رہ پایا۔ وہ پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کہہ سکتا تھا کہ وہ بھی اس کی طرف دیکھتے ہوئے دھیما سا مسکرائی تھیں۔

اس کا خیال تھا کہ امبریج کے ساتھ اس کی اگلی ملاقات یقیناً شام کی سزا کے دوران ہی ہو پائے گی مگر اس کا اندازہ سراسر غلط ثابت ہوا۔ جب وہ جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کیلئے سکول کے بیرونی میدان کو عبور کر کے تاریک جنگل کی طرف جا رہے تھے تو پروفیسر امبریج اپنے کلپ بورڈ کے ہمراہ پروفیسر غروبلی پلانک کے پہلو میں کھڑی ان کا انتظار کر رہی تھیں۔

ہیری جب اس میز کے قریب پہنچا جہاں ٹہنیوں کی صورت میں دکھائی دینے والے برطِ شجر دیمک کی تلاش میں میز کی سطح کو کھرونچ رہے تھے تو اس نے سنا کہ پروفیسر امبریج، پروفیسر غروبلی پلانک سے سوال جواب کر رہی تھیں۔ ''آپ عام طور پر استاد کی

ذمہ داری نہیں نبھاتیں، کیا یہ بات صحیح ہے؟''

''آپ بجا فرما رہی ہیں۔'' پروفیسر غروبلی پلانک نے جلدی سے کہا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کمر پر باندھ رکھے تھے۔ ''میں پروفیسر ہیگرڈ کی عدم موجودگی میں محض نگران استاد ہوں۔''

ہیری نے رون اور ہرمائنی کی طرف پریشان کے عالم میں دیکھا۔ ملفوائے بڑبڑا کر کریب اور گوئل سے کچھ کہہ رہا تھا۔ وہ یقینی طور پر صورت حال سے لطف اُٹھا رہا ہوگا کہ محکمے کے تعینات کردہ فرد کے سامنے اسے ہیگرڈ کے بارے میں اوٹ پٹانگ بکواس کرنے کا موقعہ میسر ہونے والا ہے۔

''ہونہہ......'' پروفیسر امبریج نے اپنی آواز پست کر لی تھی حالانکہ ہیری اب بھی ان کی آواز واضح طور پر سن سکتا تھا۔ ''مجھے حیرت ہے کہ ہیڈ ماسٹر اس ضمن میں مجھے کسی طرح کی معلومات دینے میں کیوں آمادہ نہیں ہیں...... کیا آپ مجھے یہ بتا سکتی ہیں کہ پروفیسر ہیگرڈ کی اتنی طویل رخصت کا سبب کیا ہو سکتا ہے......؟''

ہیری نے دیکھا کہ ملفوائے کا بے تاب چہرہ اوپر اُٹھ چکا تھا اور وہ دونوں پروفیسروں کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

''معاف کیجئے، میں اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی۔'' پروفیسر غروبلی پلانک نے جلدی سے کہا۔ ''میں بھی اس بارے میں اتنی ہی لاعلم ہوں جتنی کہ آپ ہیں...... ڈمبل ڈور نے الّو بھیج کر مجھ سے دریافت کیا تھا کہ کیا میں دو ہفتوں کیلئے بچوں کو پڑھانے کی ذمہ داری لے سکتی ہوں۔ میں نے ان کی پیشکش کو قبول کر لی۔ مجھے بس یہی معلوم ہے...... اگر آپ برا نہ منائیں تو میں کلاس کو پڑھانا شروع کروں......؟''

''ہاں ہاں کیوں نہیں......؟'' پروفیسر امبریج نے اپنے کلپ بورڈ پر لکھتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اس کلاس میں الگ انداز میں انکوائری کا طریقہ کار اپنایا تھا۔ وہ طلباء و طالبات کے درمیان گھوتی رہیں اور ان سے جادوئی جانداروں کے بارے میں مختلف سوالات کرتی رہیں۔ زیادہ تر طلباء نے ان کے سوالوں کے عمدہ جوابات دیئے تھے، جس سے ہیری کے اعتماد میں کافی اضافہ ہوا۔ کم از کم طلباء ہیگرڈ کی شخصیت کے بخئیے تو نہیں ادھیڑ رہے تھے۔

ڈین تھامس سے طویل سوال جواب کے بعد پروفیسر امبریج دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی پروفیسر غروبلی پلانک کی طرف آئیں۔

''سٹاف کی عارضی ممبر اور خارجی حیثیت کی فرد ہونے کے باعث آپ کو ہوگورٹس کیسا لگتا ہے؟ کیا آپ کو احساس ہوتا ہے کہ سکول کی انتظامیہ کا رویہ آپ کے ساتھ بہترین اور وقار کے عین مطابق ہے......؟''

''بالکل...... ڈمبل ڈور تو شاندار شخصیت کے مالک ہیں۔'' پروفیسر غروبلی پلانک نے بے حد معترف لہجے میں کہا۔ ''سکول کی کارکردگی اور نظم وضبط واقعی قابل تعریف ہے۔ میں بے حد خوش نصیب ہوں کہ سکول میں میری خدمات کو خاطر خواہ سراہا جاتا ہے، میں بے حد خوش ہوں......''

امبریج نے حیرت بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا پھر جھک کر اپنے کلپ بورڈ کر کچھ لکھا۔ انہوں نے سر اُٹھایا اور پوچھا۔

''آپ اس نصابی سہ ماہی میں بچوں کو کیا پڑھانے والی ہیں؟ اگر پروفیسر ہیگرڈ مزید کچھ عرصے تک نہ لوٹ پائیں تو......؟''

''یقیناً...... میں انہیں انہی ہی جادوئی جانداروں کے حوالے سے پڑھاؤں گی جن کے بارے میں اوڈبلیوایل میں اکثر سوالات پوچھے جاتے ہیں۔'' پروفیسر غروبلی پلانک نے تیزی سے کہا۔ ''اب کچھ زیادہ نہیں رہ پایا ہے...... وہ یک سنگھوں اور طلاشرفی کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس بار 'گھڑ گارڈ' اور 'تینندوی بلی' کے ابواب کو مکمل کریں گے۔ اس بات کا جائزہ بھی لیں گے کہ وہ قربس اور نارلس کے مابین پہچان کرنا بھی سیکھ جائیں......''

''بہتر...... کم از کم آپ کو تو یہ علم ہے کہ آپ کیا کر رہی ہیں؟'' پروفیسر امبریج نے کہا اور یہ واضح دکھائی دے رہا تھا کہ انہوں نے اپنے کلپ بورڈ پر صحیح کا نشان لگایا تھا۔ ہیری کو ان کا 'آپ' کے لفظ پر زور دینا اچھا نہیں لگا تھا۔ اسے یہ بات تو مزید ناگوار گزری تھی کہ انہوں نے غروبلی پلانک کو چھوڑ کر اگلا سوال گوئل سے کیا تھا۔

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس کلاس میں کچھ بچے زخمی بھی ہوئے تھے؟''

گوئل یہ سوال سن کر عجیب انداز میں مسکرا دیا۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہہ پاتا، ملفوائے نے بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جلدی سے بیچ میں چھلانگ لگا دی۔ ''مجھے چوٹ لگی تھی......'' وہ جلدی سے بولا۔ ''ایک قشنگر نے مجھے نہایت بے دردی سے زخمی کر دیا تھا......''

''قشنگر نے......؟'' پروفیسر امبریج نے آنکھیں سکوڑ کر کہا اور جلدی سے یہ بات کلپ بورڈ پر لکھنے لگیں۔

''یہ بھی بتاؤ...... محض اس لئے کہ تم نے ہیگرڈ کی بتائی ہوئی ہدایات کو سننے کی زحمت نہیں کی تھی......'' ہیری نہ رہ پایا اور غصے سے چیخ کر بولا۔

رون اور ہرمائنی دونوں کے منہ سے افسوس بھری آہ نکل کر رہ گئی تھی۔ پروفیسر امبریج نے اپنا سر اُٹھا کر دھیرے سے ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا۔

''میرا خیال ہے کہ تمہیں مزید ایک رات کی سزا دینا ضروری ہو چکا ہے......'' انہوں نے دھیمے اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''شکریہ پروفیسر غروبلی پلانک...... میں آپ کے تعاون کی شکرگزار ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ مجھے بس اتنی ہی معلومات کی ضرورت تھی۔ آپ کو دس دنوں میں ہی کارکردگی رپورٹ مل جائے گی......''

''میں منتظر رہوں گی پروفیسر امبریج!'' پروفیسر غروبلی پلانک نے اخلاق بھرے لہجے میں کہا اور پھر پروفیسر امبریج تیز تیز ڈگ بھرتی ہوئی گھاس کے میدان سے سکول کی طرف جاتی ہوئی دکھائی دینے لگیں۔

☆☆☆☆

ہیری نصب شب ڈھلنے کے بعد امبریج کے دفتر سے باہر نکلا۔ اس کے ہاتھ سے اس قدر خون بہہ رہا تھا کہ اس پر بندھا ہوا

سکارف بھی تر بہ تر ہو چکا تھا۔ اس نے گری فنڈر ہال کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے سوچا کہ اب تو سب طلباء سونے کیلئے اپنے اپنے بستروں پر جا چکے ہوں گے۔ لیکن جونہی وہ تصویر کے راستے سے اندر داخل ہوا تو اس نے حیرت انگیز طور پر ہال میں رون اور ہرمائنی کو اپنا انتظار کرتے ہوئے پایا۔ وہ یہ دیکھ کر اور بھی کھل اُٹھا کہ ہرمائنی حسب سابق شدت پسندانہ رویئے کے برخلاف پرسکون اور ہمدردانہ جذبات لئے ہوئے تھی۔ وہ اس سے جھگڑنے کے بجائے دوستانہ رویہ اپنائے تھی۔

''یہ لو......'' اس نے متفکر لہجے میں کہا اور اس کی طرف زرد محلول سے بھرا ہوا ایک پیالہ بڑھا دیا۔ ''اپنا زخمی ہاتھ اس میں ڈبو کر رکھو...... یہ مرٹلاپ کی پتیوں کے جوہر کا مرکب مرہم ہے، اس سے تمہیں کافی سکون ملے گا......''

ہیری نے اپنے خون سے لت پت ہاتھ کو جونہی پیالے میں ڈالا، اس کے رگ و پے میں راحت بھرا احساس دوڑنے لگا۔ کروک شانکس اس کے پیروں میں لپٹ گئی اور پھر اچھل کر اس کی گود میں چڑھ گئی۔ ہیری کی طرف سے مزاحمت نہ پا کر وہ چپکے سے بیٹھ گئی۔

''شکریہ......'' ہیری نے مشکور لہجے میں کہا اور اپنے بائیں ہاتھ سے گود میں بیٹھی کروک شانکس کا کان کھجانے لگا۔

''میری اب بھی یہی رائے ہے کہ تمہیں اس بارے میں شکایت کر دینا چاہئے۔'' رون نے دبے ہوئے لہجے میں ہیری سے کہا۔

''بالکل نہیں......'' ہیری نے دوٹوک انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

''میک گوناگل کو اس بارے میں خبر ہو گئی تو...... وہ شدید برہمی کا اظہار کریں گی۔''

''یہ تو سچ ہے!'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ''مگر تمہاری کیا رائے ہے کہ امبرج کو تدریسی ضابطے کا ایک اور حکم نامہ حاصل کرنے کیلئے کتنی مدت درکار ہو گی؟ جس میں واشگاف لفظوں میں لکھا ہو گا کہ جو بھی محتسب اعلیٰ کے رویے اور سزا کے بارے میں شکایت کرے گا، اسے فی الفور نوکری سے برخاست کر دیا جائے گا......''

رون نے جواب دینے کیلئے اپنا منہ کھولا مگر کوئی جواب نہ پا کر ہونقوں کی طرح ہیری کو دیکھنے لگا۔ پھر شاید اسے اپنے کھلے ہوئے منہ کا احساس ہو گیا تو اس نے جلدی سے دونوں ہونٹوں کو بھینچ لیا۔ شکست کی شکنیں اس کے چہرے پر واضح دکھائی دے رہی تھیں۔

''وہ عورت نہایت چالاک اور خوفناک ہے۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''نہایت بھیانک...... تمہیں معلوم ہے کہ جب تم اندر داخل ہوئے تو رون نے کہہ رہا تھا...... ہمیں اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ سوچنا چاہئے......''

''میں تو اسے زہر دینے کی تجویز دی تھی......'' رون سنجیدگی سے بولا۔

''نہیں...... نہیں! میرا کہنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ہمیں اس بارے میں کوئی عملی قدم اُٹھانا چاہئے۔ ہم یہ تو جان چکے ہیں کہ وہ کتنی بری استاد ہے؟ وہ جس انداز سے ہمیں پڑھا رہی ہے، اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو ہم اپنی حفاظت کرنے کا فن کبھی نہیں سیکھ پائیں گے......'' ہرمائنی نے تند لہجے میں کہا۔

''مگر ہرمائنی! ہم اس بارے کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں!'' رون نے گہری جمائی لیتے ہوئے کہا۔ ''میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت

ہاتھ سے پھسل چکا ہے، انہیں ملازمت مل چکی ہے، اب وہ کہیں نہیں جانے والی ہیں، وہ ہمارے سروں پر ہی بیٹھی رہیں گی کیونکہ فج اُن کی پشت پر موجود ہے۔''

''سنو!'' ہرمائنی الفاظ سنبھل سنبھل کر بولنے لگی۔ ''تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ میں آج سارا دن اسی بارے میں سوچ بچار کرتی رہی ہوں......'' ہرمائنی نے ہیری کی طرف پریشان نظروں سے دیکھا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی گھبراہٹ پھیل گئی تھی۔ وہ توقف سے دوبارہ بولی۔ ''میں سوچ رہی ہوں کہ اب فیصلہ کا وقت آ چکا ہے......ہم......ہمیں یہ کام اپنی مدد آپ کرنا چاہئے۔''

''اپنی مدد آپ کرنا چاہئے؟'' ہیری نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے دُہرایا۔ اس کا ہاتھ ابھی تک مرکب والے پیالے میں ڈوبا ہوا تھا۔

''ہمیں تاریک جادو سے حفاظت کا فن خود اپنی مدد آپ کے تحت سیکھنا چاہئے۔''

''کیوں بیوقوفوں جیسی باتیں کرتی ہو ہرمائنی!'' رون نے جھنجلا کر کہا۔ ''تم ہمیں یہ کہہ رہی ہو کہ ایک اور کام کا بوجھ اپنے آپ پر لادلو......کیا تم یہ نہیں جانتی ہو کہ ہیری اور میں دونوں ہی پہلے ہی بھاری بھرکم ہوم ورک کے نیچے دبے پڑے ہیں اور کلاس میں کتنا پیچھے ہیں؟......اور تو اور ابھی سہ ماہی کا صرف دوسرا ہی ہفتہ ہو پایا ہے......''

''مگر یہ ہوم ورک کے مقابلے میں بے حد اہم ہے......'' ہرمائنی نے زور دیتے ہوئے کہا۔

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کا منہ دیکھا۔ صاف ظاہر تھا کہ ان کے پلے کچھ بھی نہیں پڑا تھا۔

''میرا نہیں خیال ہے کہ دُنیا میں ہوم ورک کے علاوہ بھی کوئی اور کام اہم ہو سکتا ہے۔'' رون نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

''احمقانہ باتیں مت کرو۔'' ہرمائنی اسے جھڑکتے ہوئے غرائی۔ ''دُنیا میں ہوم ورک سے بھی زیادہ اہم چیزیں موجود ہوتی ہیں۔'' ہیری یہ دیکھ کر چونک اُٹھا کہ بات کرتے ہوئے ہرمائنی کے چہرے پر ویسا ہی جوش وخروش جھلک رہا تھا جیسے اوایل ڈبلیو امتحانات میں برتری پانے کی باتیں کرتے ہوئے دکھائی دیتا تھا۔ ہرمائنی نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ دراصل اپنی تربیت خود کرنے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ ہیری نے امبریج کی پہلی کلاس میں کہا تھا کہ ہمیں خود کو اس خطرے کیلئے تیار کرنا ہوگا جو باہر موجود ہے اور ہماری راہ دیکھ رہا ہے۔ اگر ہمارا لائحہ عمل خود اپنی مدد آپ کا قابل عمل ہو جائے تو اس سے یہ ممکن ہوگا کہ ہم واقعی ہر خطرے سے اپنی حفاظت خود کر سکتے ہیں......لیکن اگر ہم پورا سال کچھ بھی نہ سیکھیں تو......''

''مگر ہم اپنے طور پر زیادہ کچھ نہیں سیکھ پائیں گے ہرمائنی؟'' رون نے شکستہ آواز میں کہا۔ ''میرا کہنے کا مقصد ہے کہ اگر ہم لائبریری میں جا کر جادوئی کلمات کی کتابیں کنگالیں اور وہاں سے جادوئی کلمات حاصل کر کے سیکھنے اور مشق کرنے کی کوشش کریں...... نہیں! یہ قابل عمل نہیں ہوگا۔''

''میں تم سے پوری طرح متفق ہوں۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''میں سمجھتی ہوں کہ ہم اب اس دور سے باہر نکل چکے ہیں،

جب ہم کتابوں کی معاونت سے ہی جادوئی کلمات سیکھتے تھے۔ اب ہمیں ایک استاد کی ضرورت ہے، جو ہمیں یہ سیکھا سکے کہ ان کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟ اور ہماری غلطیوں کی نشاندہی کر کے ان کی اصلاح کر سکے......ایک عملی استاد کی ضرورت ہے......''

''اگر تمہارا اشارہ لوپن کی طرف ہے تو......'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا۔

''بالکل نہیں......میرا اشارہ لوپن کی طرف ہرگز نہیں ہے۔'' ہرمائنی فوراً بولی۔ ''میں جانتی ہوں کہ وہ گروہ کے امور میں مصروف ہیں اور ویسے بھی ہماری ان کے ساتھ ملاقات صرف ہفتے کے اختتام پر ممکن ہو پائے گی۔ چند گھنٹوں کی نگرانی سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہو پائے گا۔''

''تو پھر ایسا کون ہوسکتا ہے؟'' ہیری نے تیوریاں چڑھا کر پوچھا۔

ہرمائنی نے ایک گہرا سانس کھینچا۔

''کیا اتنی لمبی تمہید سے بھی تم کچھ نہیں سمجھ پائے۔'' اس نے کہا۔ ''ہیری! میرا اشارہ براہ راست تمہاری طرف ہے۔''

ایک لمحے کیلئے ہال میں گہرا سکوت طاری ہو گیا۔ رات کی ہلکی ہوا کھڑکیوں کے کواڑوں کو کھڑکھڑا رہی تھی اور آتشدان میں آگ چٹخنے کی آوازوں کے سوا کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

''میں تمہاری بات نہیں سمجھا۔'' ہیری نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

''اُف......میں یہ کہہ رہی ہوں کہ تم......ہمیں بطور استاد تاریک جادو سے حفاظت کے فن کی تربیت دو۔'' ہرمائنی نے دوٹوک انداز میں کہا البتہ اس کی آواز میں کچھ لرز رہی تھی۔

ہیری نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھا، پھر اس نے گردن گھما کر رون کی صورت دیکھی جو سناٹے میں آ گیا تھا۔ وہ اس سے نظریں ملا کر ہرمائنی کی حماقت پر مسکرانا چاہتا تھا۔ ہرمائنی ایس ہی ای ڈبلیو (سیپو) جیسے ناقابل عمل منصوبوں کو کامیاب بنانے کیلئے عجیب وغریب تجاویز ان کے سامنے پیش کرتی تھی تو کئی بار وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر چپکے سے مسکرا لیا کرتے تھے۔ بہرحال، ہیری کو اس مرتبہ یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ رون ذرا سا بھی غیر سنجیدہ اور پریشان نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی بھنوئیں اُٹھی ہوئی تھی جیسے وہ کچھ فیصلہ کر رہا ہو۔

''میرے خیال میں یہ ایک عمدہ تجویز ہے۔'' اس نے آہستگی سے کہا۔

''رون! کون سی تجویز......؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''یہی کہ تم ہمیں یہ مضمون عملی طریقے سے پڑھاؤ......'' رون نے مختصراً کہا۔

''مگر......چلو چھوڑو......بہت ہو چکا......'' ہیری اب بھی مسکرا رہا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ دونوں مل کر اسے الّو بنانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر ہرمائنی کے چہرے کی سنجیدگی دیکھ کر وہ کچھ پریشان ہونے لگا۔ ''تم سمجھتی ہو، نا......میں استاد بالکل نہیں ہوں۔

میں یہ کام تو بالکل ہی نہیں کرسکتا ہوں......''

''ہیری! تم پانچویں سال میں پڑھنے والے دیگر طلباء کے مقابلے میں تاریک جادو سے حفاظت کے فن میں سب سے زیادہ لائق طالب علم ہو......'' ہرمائنی نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

''میں......!'' ہیری نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ وہ اب پہلے سے زیادہ مسکرا رہا تھا۔ ''نہیں نہیں...... میں بالکل نہیں ہوں...... یہ تو کھلی حقیقت ہے کہ ہر ٹیسٹ میں تمہیں مجھ سے زیادہ نمبر ملتے ہیں۔''

''حقیقت تو یہ ہے کہ تم جیسا سمجھ رہے ہو، ویسا بالکل نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ ''مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ تم نے مجھے تیسرے سال کی پڑھائی میں پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ یاد کرو...... ہوگورٹس میں اسی سال ہم دونوں نے ایک ایسے استاد کے سامنے امتحان دیا تھا جو واقعی اس مضمون کا ماہر استاد تھا۔ میں امتحانوں یا ٹیسٹوں کی بات بالکل نہیں کر رہی ہوں۔ ہیری! ذرا ماضی پر ایک نظر تو ڈالو سہی...... تم نے کتنا کچھ کر دکھایا تھا......!''

''میں تمہاری بات بالکل نہیں سمجھ پایا ہرمائنی......'' ہیری الجھے ہوئے انداز میں بولا۔

''ذرا غور تو کرو! میرا خیال ہے کہ میں کسی ایسے فرد سے بالکل پڑھنا نہیں چاہوں گا جو بالکل گدھا ہو اور اتنی صاف بات کا مطلب بھی نہیں سمجھ پائے۔'' رون نے ہرمائنی کی طرف مڑ کر کہا۔ وہ اب آہستہ آہستہ مسکرا رہا تھا پھر اس نے اپنا رُخ ہیری کی طرف موڑ لیا۔

''ٹھہرو! اس ضمن میں سوچتے ہیں۔'' اس نے کہا اور گوئل جیسی ہونق صورت بنا لی۔ ''اوہ! ...... پہلے سال کی پڑھائی کے دوران...... 'تم جانتے ہو کون؟' سے پارس پتھر بچایا تھا۔''

''وہ تو محض ہماری خوش قسمتی تھی، وہ کوئی طے شدہ......'' ہیری نے بولنا چاہا۔

''اور دوسرے سال کی پڑھائی میں......'' رون نے اس کی بات کو ان سنی کرتے ہوئے کہا۔ ''تم نے تہہ خانے کے دیوہیکل اژدہے کو تنہا ہی مار ڈالا تھا اور رِڈل کو بھی فنا کر دیا......''

''ہاں! مگر اس وقت فاکس نامی ققنس بروقت نہ پہنچتا تو میں......''

''اور تیسرے سال کی پڑھائی میں......'' رون نے اور بلند آواز میں آگے کہا۔ ''تم نے ایک ساتھ قریباً سو رُوح کھچڑوں سے مقابلہ کیا اور انہیں بھگا ڈالا......''

''تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ محض ایک اتفاق تھا۔ اگر ہمارے پاس کایا پلٹ نہ ہوتا تو......''

''اور گزشتہ سال......'' رون نے جلدی سے کہا جواب قریباً چلانے جیسے لہجے میں بول رہا تھا۔ ''تم نے تم جانتے ہو کون؟ سے ایک بار پھر دوبدو مقابلہ کیا تھا......''

''ذرا ٹھہرو...... میری بات تو سنو......'' ہیری نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا پارہ اب چڑھ چکا تھا کیونکہ اسے لگا کہ رون اور ہرمائنی

دونوں اس کی بے بسی پر مسکرا رہے تھے۔''یہ سب درست ہے......مگر میری بات سنو...... جب تم یہ سب کہتے ہو تو ہر کسی کو یہ نہایت تعریف بھری بات لگتی ہے مگر دراصل سچ تو یہی ہے کہ ان تمام باتوں کا دارومدار صرف اور صرف خوش قسمتی پر ہی تھا...... یہ بھی سچ ہے کہ مصیبت کے وقت میں، میں بھی بوکھلا گیا تھا اور مجھے کچھ نہیں سوجھ رہا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ میں نے ان سے چھٹکارہ پانے کیلئے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی تھی......میں نے تو صرف اس وقت وہی کچھ کیا جو میرے دماغ میں آیا اور یہی سچ ہے کہ مجھے تقریباً ہر موڑ پر غیبی مدد فراہم ہوتی رہی......''

رون اور ہرمائنی اس کی طرف دیکھ کر اور زیادہ مسکرانے لگے۔ ہیری کو لگا کہ جیسے اس کی تحقیر کی جا رہی ہو۔ وہ ہتھے سے اکھڑ گیا حالانکہ اسے خود بھی احساس نہیں ہو پایا کہ وہ لمحہ بہ لمحہ غصے کی دلدل میں کیوں ڈوبتا جا رہا تھا؟

''یوں مت مسکراؤ...... جیسے تم مجھ سے زیادہ ان حادثات کے بارے میں جانتے ہو۔ میں وہاں پر موجود تھا، ٹھیک ہے؟'' اس نے غصے سے تلملاتے ہوئے کہا۔''میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہاں کیا ہوا تھا؟ ٹھیک ہے......اور میں نے ان سب حادثات میں محض اس لئے کامیابی نہیں پائی کہ میں تاریک جادو سے حفاظت کے فن میں بڑا فنکار تھا...... میں درحقیقت اس لئے کامیابی سے ہمکنار ہو پایا کیونکہ بروقت مجھے غیبی مدد ملتی رہی یا میرے اندازے موقع کے مطابق نتیجے نکالتے رہے، یہی سچ ہے کہ یہ سب امر اتفاق سے ہی رونما ہوئے تھے۔ مجھے رتی بھر اندازہ نہیں تھا کہ میں کیا کر رہا تھا...... ہنسنا بند کرو...... بند کرو!''

ہیری غصے کے عالم میں بھڑک اُٹھا۔ مرٹلاپ کا پیالہ اچھل کر فرش پر جا گرا اور چکنا چور ہو گیا۔ ہیری کو اچانک اس بات کا احساس ہوا کہ وہ اُٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا حالانکہ اسے یہ تک یاد نہیں تھا کہ وہ کب کھڑا ہوا تھا؟ کروک شانکس سہم کر ایک صوفے کے نیچے دبک چکی تھی۔ رون اور ہرمائنی کے چہرے پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی اور اس کی جگہ خوف اور پریشانی نے جگہ بنالی تھی۔

''تم یہ حقیقت نہیں جانتے کہ وہ سب کیسے ہوا تھا؟......تم......تم دونوں نے ہی......کبھی اس کا سامنا نہیں کیا، ہے نا؟ تم یہ گمان کرتے ہو کہ کچھ جادوئی کلمات یاد کر کے انہیں اس کی طرف دیکھ کر پڑھنے سے ہی کامیابی ہاتھ لگ جاتی ہو گی......جیسا کہ کلاس روم میں ہوتا ہے......لیکن حقیقت میں ایسا بالکل نہیں ہے۔ بالکل نہیں......اس وقت انسان کو صرف یہ دکھائی دیتا ہے کہ اس کے اور موت کے درمیان کوئی دوسری شے حائل نہیں ہے۔ صرف ایک ہی چیز بندے کے پاس ہوتی ہے، دماغ یا پھر حوصلہ......ان میں سے جو کوئی بھی موجود ہو......وہ اتنا مضمحل اور بوجھل ہوتا ہے کہ کوئی ڈھنگ کی چیز سوچ نہیں پاتا۔ اگر اسے یہ احساس ہو جائے کہ اس کی موت اگلے کسی بھی پل میں واقع ہو جائے گی یا اسے ایک ہی پل میں اذیت ناک تشدد کا سامنا کرنا ہو یا اس کی نظروں کے سامنے اس کے دوستوں کو بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا جانے والا ہو......اساتذہ نے ہمیں اپنی کلاسوں میں یہ کبھی نہیں سکھایا کہ اس طرح کے حالات کے ساتھ کیسے نمٹا جاتا ہے؟، ان کا سامنا کیسے کیا جاتا ہے؟ اور تم دونوں یہاں بیٹھ کر ایسے بات کر رہے ہو جیسے میں بے حد چالاک اور ہوشیار ہوں، اسی لئے زندہ سلامت بچ گیا اور سیڈرک نہایت کاہل اور کند ذہن تھا اسی لئے وہ موت کے منہ میں اتر گیا۔ تم

لوگ یہ سمجھ ہی نہیں پائے کہ اگر والڈی مورٹ کو میری ضرورت نہ ہوتی تو میں بھی ڈیگوری جتنی تیزی سے موت کا لقمہ بن چکا ہوتا......''

''ہم اس طرح کی کوئی بھی بات نہیں کہہ رہے تھے، دوست!'' رون نے بوکھلائے ہوئے انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے صفائی دی۔ ''ہم ڈیگوری کی موت کا بھی مذاق نہیں اُڑا رہے تھے۔ ہم ایسا بالکل بھی نہیں کہہ رہے تھے......تم ہماری بات کا بالکل غلط مطلب نکال بیٹھے ہو......'' اس نے اپنی حمایت کیلئے ہرمائنی کی طرف دیکھا جس کا چہرہ اندوہ ناک دکھائی دے رہا تھا۔

''ہیری!'' اس نے بزدلانہ لہجے میں کہا۔ ''کیا تم سمجھ نہیں پا رہے ہو؟ اسی وجہ سے......اسی وجہ سے تو ہمیں تمہاری مدد کی ضرورت ہے......ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اس کا سامنا......وال......والڈی مورٹ کا سامنا کرنا حقیقت میں کیسا ہوتا ہے؟......''

پہلی بار ہرمائنی کے منہ سے والڈی مورٹ کا نام نکلا تھا۔ دوسری کسی بھی صفائی کے بجائے اس بات سے ہیری کے اندر گہری طمانیت بھر گئی تھی۔ اس کے منہ سے ہوا ایسے خارج ہوئی جیسے غصے کا غبارہ پچک گیا ہو۔ وہ اپنی کرسی پر واپس بیٹھتا چلا گیا۔ نرم گدی میں دھنستے ہی اس کا احساس اس جانب مبذول ہوا کہ اب اس کا دایاں ہاتھ دوبارہ شدت سے درد میں مبتلا ہوا چکا تھا۔ وہ بری طرح کپکپا رہا تھا۔ اس نے حسرت بھرے انداز سے زمین پر ٹوٹے ہوئے پیالے کی طرف دیکھا، اب اسے احساس ہونے لگا کہ اسے مرٹلاپ کی پتیوں کے مرہم کو یوں پھینکنا نہیں چاہئے تھا۔

''ٹھیک ہے......تو تم اس بارے میں فرصت میں غور کرنا......'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''یہ میری درخواست ہے......؟''

ہیری کو یہ بالکل سمجھ آیا کہ وہ اس بات کیا جواب دے؟ وہ پہلے ہی اپنے غصے کی بھڑاس پر نادم ہو رہا تھا۔ اس نے محض سر ہلا دیا۔ اسے اس بات کا کوئی اندازہ نہیں ہوا تھا کہ وہ کس بات پر متفق ہو رہا تھا؟......

''ٹھیک ہے......میں اب سونے جا رہی ہوں، رات کافی زیادہ ہو چکی ہے۔'' اس نے دبے ہوئے انداز میں کہا، یہ صاف ظاہر تھا کہ وہ اپنی آواز کی کپکپاہٹ کو سنبھالنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ ''شب بخیر......''

رون بھی اُٹھ کھڑا ہوا۔

''چلو گے؟'' اس نے ہیری سے کہا مگر اس کی آواز بھی ڈگمگا رہی تھی۔

''اوہ ہاں......بس ایک منٹ ٹھہرو۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ''تم چلو! میں اسے صاف کر کے آتا ہوں۔'' ہیری نے فرش پر ٹوٹے ہوئے پیالے کے ٹکڑوں کی طرف اشارہ کیا۔ رون نے سر ہلایا اور سیڑھیوں کی طرف چل دیا۔

ہیری نے چینی مٹی کے ٹوٹے پیالے کی طرف اپنی چھڑی گھماتے ہوئے کہا۔ ''مرمتم......'' پیالے کے بکھرے ہوئے ٹکڑے اپنی جگہ سے اچھلے اور ہوا میں اُڑ کر باہم جڑنے لگے اور پھر پیالہ پہلے جیسا ثابت اور نیا دکھائی دینے لگا مگر اس میں مرٹلاپ کی پتیوں کا مرہم اب موجود نہیں تھا۔

ہیری نے جونہی پیالہ میز پر واپس رکھا تو اسے ایسے لگا کہ جیسے اس کا جسم تھکاوٹ سے چکنا چور ہو چکا ہو۔ اس نے سیڑھیوں کی

طرف دیکھا جو کسی پہاڑ جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔اس کا دل چاہا کہ وہ یہیں کرسی پر ہی ڈھیر ہو کر نیند کی وادیوں میں اتر جائے۔ بہرحال، اس نے اپنی پوری قوت متجمع کرتے ہوئے اپنے بستر پر جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ رون کے تعاقب میں سیڑھیاں چڑھنے لگا جو میلوں لمبی لگ رہی تھیں۔اس کی ایک اور رات بے چینی اور اضطراب کے عالم میں کٹی۔اسے طویل راہداریوں اور بند سیاہ دروازے کے خواب نے آگھیرا تھا، جس میں بھٹکتا پھر رہا تھا مگر کوئی راہ نہیں مل رہی تھی۔ جب ہیری اگلی صبح بیدار ہوا تو اس کے ماتھے کا نشان ایک بار پھر بری طرح جل رہا تھا اور تکلیف بھری ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔

سولہواں باب

ہاگس میڈ میں ملاقات

تاریک جادو سے تحفظ کے فن سیکھنے کی تجویز دینے کے بعد ہرمائنی نے اگلے دو ہفتوں تک اس ضمن میں کوئی ذکر نہیں چھیڑا۔ امبریج نے ہیری کیلئے جو سزا مقرر کی تھی، وہ بالآخر اپنے اختتام کو پہنچ گئی تھی۔ ہیری کو اس بات کا یقین ہونے لگا تھا کہ اس کے ہاتھ کی پشت پر منقش حروف اب ساری زندگی نہیں مٹ پائیں گے۔ رون نے اس دوران چار مرتبہ خوب جم کر کیوڈچ کی مشقیں کی تھیں، آخری دو دفعہ کی مشقوں کے دوران کوئی بھی اس پر چیخا چلایا نہیں تھا۔ وہ تینوں مسلسل محنت کے بعد تبدیلی ہیئت کی کلاس میں اپنے چوہوں کو غائب کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے (یہ الگ بات تھی کہ ہرمائنی تو اب بلیوں کو بھی غائب کرنے لگی تھی) زندگی معمول کی ڈگر پر چل نکلی تھی کہ ستمبر کے آخری ہفتے میں ایک شام پھر اسی تجویز کا ذکر چھڑ گیا۔ وہ تینوں لائبریری میں بیٹھے کتابوں کے ساتھ مغز ماری کر رہے تھے جن میں سے انہیں پروفیسر سنیپ کے دیئے ہوئے مرکب کے اجزا کے خواص تلاش کرنا تھے۔

''ہیری! میں تم سے بات کرنے کا سوچ رہی تھی۔'' ہرمائنی اچانک بولی۔ ''کیا تم نے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے بارے میں کچھ غور کیا......؟''

''غور کیوں نہیں کروں گا؟'' ہیری نے منہ بسور کر جواب دیا۔ ''جب اتنی خوفناک چڑیل بڑھیا ہمیں وہ مضمون پڑھا رہی ہے تو میں اسے کیسے بھول سکتا ہوں؟''

''اوہ نہیں...... میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ رون اور میری تجویز کے بارے میں......'' یہ بات سن کر رون کے چہرے پر اچانک خوف پھیل گیا۔ اس نے غصے بھری نظروں سے ہرمائنی کو گھورتے ہوئے تیوریاں چڑھائیں تو ہرمائنی نے جلدی سے بولی۔ ''ٹھیک ہے...... میری تجویز کے بارے میں کہ تم ہمیں سکھاؤ گے......؟''

ہیری نے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ 'ایشیائی زہر مار تریاق' نامی کتاب پڑھنے کی اداکاری کرنے لگا۔ وہ یہ بات بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس نے تنہائی میں اس بارے میں کبھی غور نہیں کیا تھا۔ اس نے گذشتہ ہفتوں میں اس بارے میں خوب سوچ بچار کی تھی۔ کئی مرتبہ تو وہ اسی نتیجے پر پہنچا تھا کہ یہ سب محض پاگل پن کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ بالکل اسی طرح جیسے اس رات کو محسوس ہوا تھا جب

ہرمائنی نے اچانک اس کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی۔ بہرکیف، وہ کئی راتوں سے ان جادوئی کلمات کے بارے میں سوچتا رہا جنہوں نے شیطانی جانداروں اور مرگ خوروں کے ساتھ ہوئے مبارزتی مقابلوں میں اس کی سب سے زیادہ معاونت کی تھی۔ درحقیقت وہ غیر محسوس انداز میں یہ منصوبہ بندی کرنے میں جتا ہوا تھا کہ وہ انہیں کس انداز سے اور کیا کیا سکھائے گا؟

وہ ایشیائی زہر مار تریاق نامی کتاب میں مگن ہونے کی اداکاری کو زیادہ طول بالکل نہیں دے سکتا تھا، لہٰذا اس نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد آہستگی سے کہا۔

''ہاں!...... میں نے...... میں نے اس ضمن میں تھوڑا بہت غور کیا ہے......''

''تو پھر......'' ہرمائنی نے پرامید انداز میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں کچھ کہہ نہیں سکتا......'' ہیری کو سمجھ میں نہ آیا کہ اس کی بات کا اور کیا جواب ہوسکتا ہے؟ اس نے رون کی طرف دیکھا۔

رون کو اندازہ ہوگیا کہ ہیری اس بار اس ذکر پر بالکل نہیں چیخا چلایا تو اس نے بھی گفتگو میں قدم رکھنے کا فیصلہ کرلیا۔ وہ مسکراتا ہوا جلدی سے بولا۔ ''سچ پوچھو تو مجھے یہ تجویز شروع سے ہی بڑی عمدہ لگی تھی......'' ہرمائنی کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

ہیری نے بے چینی کے عالم میں کرسی پر بیٹھے بیٹھے پہلو بدلا۔

''تم میری اس بات سے تو بخوبی واقف ہو چکی ہو کہ ان تمام حالات میں زیادہ تر خوش قسمتی کا ہی عمل دخل رہا ہے، ہے نا؟'' اس نے ہرمائنی کو یاد دلاتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے ہیری!'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا مگر وہ کافی سنبھل کر گفتگو کو آگے بڑھا رہی تھی۔ ''اب یہ اداکاری کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ تم تاریک جادو سے تحفظ کے فن میں بالکل پھوہڑ ہو...... یہ حقیقت ہے کہ تم ایک قابل اور مہارت یافتہ جادوگر ہو۔ گذشتہ سال تم ہی واحد طالب علم تھے جس نے جھٹ پٹ موت کے وار سے نہ صرف مقابلہ کیا تھا بلکہ اس سے بخیریت بچ نکلے تھے۔ تم پشت بان جادو کا تخیل کامیابی سے وضع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو۔ تم ان سب حالات سے نمٹنے کی قوت رکھتے ہو جن کا شکار ہوکر بہت سارے ماہر جادوگر مات کھا چکے ہیں۔ وکٹر ہمیشہ یہی کہتا تھا......''

رون نے اس کی طرف اتنی تیزی سے گردن گھمائی کہ کھٹک کی آواز صاف سنائی دی۔ یوں لگا جیسے اس کی گردن چٹخ گئی ہو۔ اس نے ایک ہاتھ سے گردن کو مسلتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ''واقعی!...... ہمیں بھی بتاؤ کہ تمہارے وکی نے کیا کہا تھا......؟''

''آہاہاہا......'' ہرمائنی نے بے ڈھنگے انداز میں قہقہہ لگایا۔ ''اس نے یہ تسلیم کیا تھا کہ ہیری کو وہ جادو بھی آتا ہے جو اسے بھی آتا نہیں ہے حالانکہ وہ تاریک جادو کے مشہور سکول ڈرم سٹرانگ کا نہایت قابل اور لائق طالب علم شمار کیا جاتا ہے اور اپنی پڑھائی کے آخری سال میں ہے۔''

رون کو ہرمائنی کو شک بھری نظروں سے گھور رہا تھا۔

''کیا تم اس سے ابھی تک رابطے میں نہیں ہو؟''

''اگر میں اس سے رابطے میں ہوں بھی تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' ہرمائنی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا البتہ اس کا چہرہ بے حد گلابی ہو گیا تھا۔ ''قلمی دوستی نبھانے میں بھلا کیا قباحت ہے؟''

''وہ صرف تمہارا قلمی دوست نہیں بننا چاہتا تھا؟'' رون نے الزام تراشی کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔ ہرمائنی نے اس کی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اپنا سر نفی میں ہلایا اور پھر اس نے اپنی جانب غصے سے گھورتے ہوئے رون کو بالکل نظرانداز کر دیا۔ وہ اپنے اصل موضوع کو بالکل کھونا نہیں چاہتی تھی۔

''پھر تم نے کیا فیصلہ کیا؟...... کیا تم ہمیں سکھاؤ گے؟''

''صرف تمہیں اور رون کو...... ٹھیک ہے!''

''میری بات دھیان سے سنو!'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ ''دیکھو...... ہیری! دوبارہ ناراض مت ہونا...... جہاں تک میرا خیال ہے کہ تمہیں ہر اس فرد کو سکھانا چاہئے جو سیکھنے کا خواہش مند ہو...... میرا مطلب ہے کہ ہم یہاں وال...... والڈی مورٹ کے خلاف اپنی حفاظت کرنے کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں...... اوہ رون! نام سن کر اس طرح مت چونکا کرو۔ ہیری! مجھے یہ صحیح نہیں لگتا کہ ہم یہ موقعہ دوسروں کو نہ دیں......''

ہیری نے کچھ پل تک اس بارے میں غور کیا اور پھر آہستگی سے بولا۔ ''ٹھیک ہے...... لیکن میرا خیال نہیں ہے کہ تم دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا فرد مجھ سے کچھ سیکھنے پر آمادہ ہو پائے گا...... یاد ہے نا...... لوگ مجھے پاگل، من گھڑت افواہیں پھیلانے والا اور سستی شہرت کا متمنی سمجھتے ہیں۔''

''میرا دعویٰ ہے کہ تم یہ دیکھ کر یقیناً حیران رہ جاؤ گے کہ کتنے سارے لوگ تمہاری بات سننے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔'' ہرمائنی نے گہری سنجیدگی سے کہا۔ ''سنو!'' وہ ہیری کی طرف کافی جھک گئی تھی۔ اسے تیوریاں چڑھا کر گھورتا ہوا رون نے بھی بات سننے کیلئے اپنا سر ان کے نزدیک کر لیا۔ ''اکتوبر میں ہاگس میڈ کی پہلی سیر و تفریح کے موقع پر...... اگر ہم ہر دلچسپی رکھنے والے طالب علم کو قصبے میں ملاقات کیلئے پیغام دیں تو کیسا رہے گا؟ وہاں ہم اس بارے میں کھل کر بات کر سکتے ہیں۔''

''بھلا ہمیں سکول سے باہر یہ کام کرنے کی نوبت کیوں پیش ہو گی؟'' رون نے پوچھا۔

''اس کی وجہ صاف ہے۔'' ہرمائنی نے سر اُٹھا کر کہا۔ وہ اب دوبارہ اس چرمئی کاغذ پر جھک گئی تھی جس پر وہ کافی دیر پہلے چائنیز گوبھی کا خاکہ بنا رہی تھی، وہ بولی۔ ''میرا خیال ہے کہ اگر امبریج کو ہمارے ارادوں کی بھنک پڑ گئی تو وہ کچھ زیادہ خوشی کا اظہار نہیں کریں گی......''

☆☆☆☆

ہیری ہاگس میڈ کی سیر وتفریح والے دن کا بڑا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا مگر اسے بات کھٹک بھی رہی تھی۔ ستمبر کے آغاز میں سیریس صرف ایک ہی بار گری فنڈر ہال کے آتشدان میں نمودار ہوا تھا، اس کی خاموشی اور قطع تعلقی سے وہ خاصا پریشان تھا۔ ہیری کو یہ بھی احساس تھا کہ وہ ان لوگوں سے خفا ہوگا کیونکہ انہوں نے اسے ہاگس میڈ میں آنے سے بالکل منع کر دیا تھا۔ اسے اب بھی یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ اگر سیریس منع کرنے باوجود تمام حد بندیوں کو پار کر کے اس سے ملنے کیلئے ہاگس میڈ پہنچ گیا تو پھر کیا ہوگا؟ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی یہ منظر اپنے تخیل کے پردوں سے ہٹا نہیں پا رہا تھا کہ ہاگس میڈ کی بڑی شاہراہ پر ایک سیاہ بڑا کتا چوکڑیاں بھرتا ہوا ان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا...... شاید ڈریکو ملفوائے کی ناک کے بالکل نیچے......

''سنو! اس امر میں اسے قصوروار کیسے ٹھہرایا جا سکتا ہے کہ وہ اس آفت زدہ مکان سے باہر نکل کر آزاد فضا میں سانس لینے کی خواہش رکھتا ہے......'' رون نے بھنوئیں اُٹھا کر کہا، جب ہیری نے اسے اور ہرمائنی کو اپنے خدشے سے آگاہ کیا۔ ''میرا مطلب ہے کہ وہ گذشتہ دوسال سے محکمے کے وفادار ایورز سے چھپ کر زندگی بسر کر رہا ہے، ہے نا؟ بے شک یہ احساس مسرور کن نہ ہو مگر سچ تو یہی ہے کہ وہ اژقبان جیسے جہنم کے مقابلے میں آزاد تو ہے۔ ہے نا؟ یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے کہ وہ کئی مہینوں سے اس منہ پھٹ اور گھٹیا گھریلو خرس کے ساتھ ایک تاریک مکان میں قید ہے۔''

ہرمائنی نے رون کی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھا، اسے گھریلو خرس کے بارے میں رون کا اظہار رائے بے حد ناگوار گزر راتھا پھر بھی اس نے موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے کریچر کی بے عزتی کو وقتی طور پر نظر انداز کر دینا مناسب سمجھا۔

''مشکل یہ ہے کہ جب وال...... والڈی مورٹ...... اور خدا کیلئے رون! اپنے چہرے کو یوں مت بگاڑو...... ہاں! میں کہہ رہی کہ جب تک والڈی مورٹ اپنی روپوشی کو ختم نہیں کرتا ہے، تب تک سیریس کو یہی زندگی بسر کرنا پڑے گی۔ یہی اس کے حق بہتر رہے گا۔ میں صحیح کہہ رہی ہوں نا!...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ احمق محکمے کو اس وقت تک سیریس کی بے گناہی کا یقین نہیں آئے گا، جب تک مقتول ان کے سامنے نہیں آئے گا۔ جب ایسا ہوگا تو محکمے کے افراد بلاچوں چراں ڈمبل ڈور کی ہر بات پر یقین کرلیں گے کہ وہ سیریس کے بارے میں سچ کہہ رہے ہیں۔ جب وہ احمق دوبارہ مرگ خوروں کو گرفتار کرلیں گے تو یہ بات سب پر آشکار ہو جائے گی کہ سیریس واقعی مرگ خور نہیں تھا...... میرا مطلب ہے کہ ایک ثبوت تو یہی ہے کہ اس کے بازو پر تاریکی کا نشان بالکل نہیں ہے......''

''میرا خیال نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسی نادانی کرے گا...... وہ ہاگس میڈ آنے کا خطرہ بالکل مول نہیں لے گا۔'' رون نے ہیری کی ہمت بندھائی۔ ''وہ جانتا ہے کہ اگر اس نے ایسا کچھ کیا تو ڈمبل ڈور سخت ناراض ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ سیریس کو بے شک ڈمبل ڈور کی یہ پابندی اچھی نہ لگتی ہو مگر یہ سچ ہے کہ وہ ان کی بات کو ہوا میں نہیں اُڑاتا ہے......''

دونوں کی کوشش کے باوجود ہیری اپنے خوف پر قابو نہ پا سکا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہرمائنی نے اس کی کیفیت بھانپ لی۔

''دیکھو! رون اور میں ان لوگوں کو ٹٹول رہے ہیں جو ہمارے خیال میں تاریک جادو سے تحفظ کے فن کو سیکھنے میں واقعی دلچسپی رکھتے ہیں۔ دو تین لوگ اس معاملے میں سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں، ہم نے ان سے ہاگس میڈ میں تفصیلی بات چیت کیلئے کہہ دیا ہے۔'' ہرمائنی نے بات کا موضوع پلٹتے ہوئے کہا۔

''چلو اچھی بات ہے......'' ہیری نے آہستگی سے کہا مگر اس کے دماغ میں سیریس کے اندیشے ابھی تک سر اُٹھائے ہوئے تھے۔

''ہیری! خود کو سنبھالو......اس بات کی فکر میں مت گھلو جو ابھی ہوئی ہی نہیں ہے۔ تمہارے پاس سیریس کے علاوہ بھی بے شمار کام ہیں، جنہیں پہلے نمٹانا بہت ضروری ہے......'' ہرمائنی بالآخر چڑ کر بولی۔

یہ سچ تھا کہ ہرمائنی نے بالکل صحیح کہا تھا۔ ہیری اپنا ہوم ورک بھی بمشکل کر پا رہا تھا حالانکہ اب اس کی حالت اور معمول پہلے کی نسبت کافی بدل چکے تھے۔ اسے اب ہر شام امبریج کے دفتر میں جا کر سزا کاٹنا نہیں پڑتی تھی۔ اس کی جگہ پر نئی تبدیلی یہ رونما ہوئی تھی کہ رون اور ہیری کو ہفتے میں دو بار کیوڈچ کے میدان میں کھیل کی مشقیں کرنا پڑتی تھیں۔ جہاں تک رون کا تعلق تھا تو وہ اپنے ہوم ورک کے معاملے میں ہیری سے بھی بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ پری فیکٹ بھی تھا......اسے سکول کے ضروری امور سے بھی نمٹنا پڑتا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ ان دونوں کی بہ نسبت ہرمائنی کے پاس زیادہ مضامین تھے اور اسے زیادہ ہوم ورک ملتا تھا۔ وہ پری فیکٹ کی ذمہ داریاں نبھانے کے ساتھ ساتھ نہ صرف اپنا تمام ہوم ورک کر لیتی تھی بلکہ گھریلو خرسوں کیلئے کپڑوں کی بنائی کیلئے بھی وقت نکال لیتی تھی۔ ہیری کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ وہ واقعی بنائی کے کام میں کافی ماہر ہو چکی تھی۔ اب اس کی بنی ہوئی ٹوپیوں اور موزوں میں واضح فرق دکھائی دینے لگا تھا۔

بالآخر وہ دن آ ہی گیا۔ ہفتے کے اختتام پر جب وہ صبح بیدار ہوئے تو وہ دن کافی سہانا، دھوپ سے نہایا ہوا اور ہوادار تھا۔ ہاگس میڈ کی سیر کیلئے یہ ایک بہترین دن تھا۔ صبح کے ناشتے سے فارغ ہو کر طلباء طالبات بے تابی سے فلیچ کے سامنے ایک قطار میں جمع ہوتے چلے گئے۔ وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک طویل فہرست میں طلباء کے ناموں کی جانچ پڑتال کر رہا تھا۔ اس فہرست میں ان افراد کے نام موجود تھے جنہیں قصبے میں گھومنے پھرنے کیلئے ان کے والدین اور سرپرستوں نے رضامندی سے اجازت دی تھی۔ ایک غمگین ٹیس سی اُٹھی جب ہیری نے یہ یاد کیا کہ اگر اس پر سیریس کی شفقت کا ہاتھ نہ ہوتا تو یقیناً وہ آج اس سیر و تفریح سے موقع پر اُداس نظروں سے ان سب کو رخصت کر رہا ہوتا۔

ہیری جب فلیچ کے پاس پہنچا تو اس نے ناک آگے بڑھا کر ایک تیز سانس اپنے پھیپھڑوں میں اتاری جیسے وہ ہیری کے اردگرد کسی بو کو سونگھنے کی کوشش کر رہا ہو، پھر اس نے سر ہلا دیا۔ فلیچ کے جبڑے بھنچے ہوئے مگر ہلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری لاپروائی سے باہر نکل گیا۔ وہ پتھر کی سیڑھیاں اتر کر کھلی دھوپ میں داخل ہوا اور خنکی بھرے دن میں گھاس کے میدان پر چلنے لگا۔

''ار...... یہ تمہیں فلیچ ناک لگا کر سونگھ کیوں رہا تھا؟'' رون نے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا۔ وہ تینوں چوڑے راستے سے

گزرتے ہوئے بیرونی صدر دروازے کی طرف جارہے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ وہ میرے کپڑوں میں گوبربموں کی بدبو تلاش کررہا تھا۔'' ہیری نے دھیمے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ ''اوہ! میں تمہیں یہ بات تو بتانا ہی بھول گیا تھا......''

اس نے چلتے چلتے سیریس کو خط بھیجنے والا سارا واقعہ تفصیل سے سنایا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ فلیچ خط بھیجنے کے کچھ ہی پل بعد وہاں دندناتا ہوا گھس آیا تھا اور تھوک اُڑاتے ہوئے اس سے خط مانگنے لگا۔ اسے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ ہرمائنی کو یہ واقعہ کافی دلچسپ لگ رہا تھا۔ ہیری کی بہ نسبت کہیں زیادہ دلچسپ......

''اس نے تمہیں بتایا کہ اسے یہ اطلاع خفیہ ذرائع سے معلوم ہوئی ہے کہ تم آج گوبربموں کا آرڈر بھیجنے جارہے ہو؟ مگر اسے یہ خفیہ اطلاع کس نے دی ہوگی؟''

''معلوم نہیں......'' ہیری نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ ''ممکن ہے کہ ملفوائے کی شرارت ہو۔ اس نے سوچا ہو کہ اس طرح ہیری مصیبت میں پھنس جائے...... جو اس کیلئے مزیدار بات ہے۔''

وہ پتھر کے بلند ستونوں کے درمیان سے نکل کر آگے بڑھے، جن کے اوپر پنکھ والے پتھر کے بارہ مجسمے ہوا میں معلق کھڑے تھے۔ وہ قصبے کی طرف جانے والی شاہراہ پر بائیں جانب گھوم گئے۔ تیز ہوا کے تھپیڑے ان کے بالوں کو اُڑا رہے تھے، جس سے بالوں کی لٹیں بار بار ان کی آنکھوں کے سامنے آجاتی تھیں۔

''ملفوائے؟'' ہرمائنی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''ممکن ہے...... ہاں یہ ہوسکتا ہے۔''

وہ جب قصبے کی بیرونی سرحد پر پہنچے تو بھی اسی فکر میں غلطاں رہے کہ فلیچ کو خبر کیسے ہوئی؟

''تم نے بتایا نہیں کہ ہم جا کہاں رہے ہیں؟'' ہیری نے اچانک پوچھا۔ ''کیا تھری بروم سٹکس میں......؟''

''نہیں نہیں......'' ہرمائنی چونک کر بولی۔ وہ اپنے خیالوں کی گہرائیوں میں غرق تھی۔ ''وہ جگہ تو ہر وقت پُر ہجوم رہتی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کافی شور شرابہ ہوتا ہے۔ ہمیں پرسکون جگہ کی ضرورت تھی، اسی لئے میں نے طلباء و طالبات سے کہہ دیا تھا کہ ہم دوسرے بار ہاگس ہیڈ میں ملاقات کریں گے۔ تم تو جانتے ہی ہو...... وہ مرکزی شاہراہ سے کچھ ہٹ کر واقع ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ وہاں کا ماحول ...... کچھ گڑبڑ ہے...... مگر وہاں عام طور پر طلباء نہیں جاتے ہیں، اسی لئے مجھے یقین ہے کہ وہاں کوئی ناپسندیدہ فرد ہماری بات سن نہیں پائے گا۔''

وہ مرکزی شاہراہ کے بازار میں پہنچے اور زونکو کی جوک شاپ کے قریب سے آگے بڑھ گئے۔ وہاں انہیں فریڈ اور جارج اپنے دوست لی جارڈن کے ہمراہ دکھائی دیئے، ان کے ہاتھوں میں بڑے بڑے پیکٹ دیکھ کر انہیں قطعاً حیرانی نہیں ہوئی۔ وہ کچھ فاصلے پر موجود پوسٹ آفس کے پاس پہنچے، جہاں سے وقفے وقفے سے سینکڑوں الّو باہر نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اس سے کچھ دور

جا کر ایک اور سڑک پر مڑ گئے۔ ہیری کو سڑک کے اختتام پر ایک چھوٹی سی سرائے دکھائی دی۔ دروازے کے باہر زنگ آلود موٹی سلاخ پر لٹکا ہوا ایک پرانا سائن بورڈ نظر آ رہا تھا۔ جس کا رنگ اُڑ چکا تھا اور بورڈ کے وسط میں ایک جنگلی سؤر کے کٹے ہوئے سر کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ جو ایک سفید میلے کپڑے پر رکھا ہوا تھا، کٹی ہوئی گردن کے گرد خون کے سوکھے دھبے موجود تھے۔ وہ جب دروازے کے نزدیک پہنچے تو سائن بورڈ خود بخود ہوا میں ہل جل کرتے ہوئے کھڑ کھڑانے لگا۔ وہ تینوں لکڑی کے بھاری بھرکم دروازے کے باہر کھڑے ہو کر کسی قدر جھجکے۔

''اوہو......اندر چلو!'' ہرمائنی نے تھوڑی سی گھبراہٹ کے ساتھ کہا۔ ہیری سب سے پہلے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

تھری بروم سٹکس کے مقابلے میں یہ بار بالکل مختلف دکھائی دے رہا تھا۔ اس وسیع اور کشادہ بار میں صفائی ستھرائی کے ساتھ ساتھ رونق کا احساس طبیعت پر خوشگوار اثر ڈالتا تھا۔ جبکہ ہاگس ہیڈ کا بار ایک چھوٹے، میلے اور بے حد گندے کمرے پر مشتمل تھا، جس میں بکریوں کی مینگوں جیسی بدبو بھری ہوئی تھی۔ بار کی کھڑکیوں کے شیشوں پر دھول کی اتنی موٹی تہہ چڑھی ہوئی تھی کہ باہر کی روشنی بھی اندر نہیں آ پا رہی تھی جس کے باعث بار کے اندر تاریکی کچھ زیادہ ہی پھیلی ہوئی تھی۔ بار کا ماحول کسی قدر روشن بنانے کیلئے موم بتیوں کا سہارا لیا گیا تھا جو مختصر سی روشنی فراہم کر رہی تھیں۔ بار کے اندر لکڑی کے کھردری اور گرد سے اٹی ہوئی میزیں بھی تھیں۔ جن کے گرد پرانے زمانے کے بینچ رکھے ہوئے تھے۔ ہیری کو پہلی نظر میں یہ دھوکا ہوا کہ بار کا فرش مٹی کا بنا ہوا ہے مگر جب انہوں نے فرش پر قدم جمائے تو احساس ہوا کہ وہ پتھر ہے، جس کے اوپر صدیوں کی دھول کی موٹی تہہ جم چکی تھی۔

اچانک ہیری کو یاد آیا کہ جب وہ پہلے سال کی پڑھائی کر رہا تھا تو ہیگرڈ نے بتایا تھا کہ 'ہاگس ہیڈ میں بہت عجیب لوگ آتے ہیں'، یہ تب کی بات ہے جب اس نے ہیری کو مطلع کیا تھا کہ ہاگس ہیڈ میں ایک نقاب پوش اجنبی سے اس نے ڈریگن کا انڈہ جیتا تھا۔ اس وقت ہیری اس بات پر بے حد حیران ہوا تھا کہ اسے نقاب پوش کا چہرہ کیوں دکھائی نہیں دیا تھا؟ بہرحال، اب اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا کہ ہاگس ہیڈ میں اپنے چہرہ کو چھپا کر رکھنا ایک طرح کا فیشن تھا۔ کاؤنٹر کے قریب ایک شخص بیٹھا ہوا تھا، جس کا پورے کا پورا چہرہ جھریوں سے بھرا ہوا تھا حالانکہ اس کی مونچھوں پر ایک سوراخ دکھائی دے رہا تھا، جس میں وہ دھڑا دھڑ دُھواں اگلتے ہوئے مشروب کے گلاس پر گلاس انڈیل رہا تھا۔ دو نقاب پوش ایک کھڑکی کے قریب والی میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اگر وہ یارک شائر کے واضح لہجے میں بات چیت نہ کر رہے ہوتے تو ہیری یقیناً انہیں روح کھچڑ قرار دیتا۔ آتشدان کے قریب کسی قدر تاریکی میں ایک جادوگرنی بیٹھی ہوئی، جس کے بدن پر سیاہ اور موٹا چوغہ لپٹا ہوا تھا۔ اس کی انگلیاں تک سیاہ چوغے کے اندر پوشیدہ تھیں۔ انہیں صرف اس کی لمبی ناک ہی دکھائی دے رہی تھی کیونکہ وہاں سے چوغہ کافی حد تک اُٹھا ہوا تھا۔

ہیری نے بار کے وسط میں ٹھہر کر اس سیاہ چوغے والی جادوگرنی کو مشکوک نظروں سے ٹٹولا اور ہرمائنی کی طرف گردن گھما کر سرگوشی نما لہجے میں بولا۔ ''مجھے معلوم نہیں...... ہرمائنی! کیا تم نے یہ سوچا ہے کہ اس سیاہ چوغے کے نیچے امبریج بھی تو ہو سکتی ہے؟''

ہرمائنی نے سیاہ چوغے والی جادوگرنی کے خدوخال پر باریک بینی سے نظر ڈالی۔

''نہیں! امبریج اس عورت کے مقابلے میں پستہ قد ہے۔'' اس نے آہستگی سے جواب دیا۔ ''ویسے بھی اگر امبریج یہاں آ بھی جائے تو وہ ہمیں کسی بھی طرح روک نہیں سکتی کیونکہ میں نے ایک یا دو بار نہیں بلکہ بار بار پڑھا ہے کہ سکول کے ضابطہ قوانین کے مطابق ہم کوئی غلط کام نہیں کر رہے، جس کے لئے ہماری گرفت ہو۔ میں نے اس بارے میں خصوصاً پروفیسر فلٹ وک سے سوال کیا تھا کہ کیا سکول کے طلباء ہاگس ہیڈ بار میں جا سکتے ہیں؟ تو انہوں اثبات میں جواب تو دیا تھا مگر ساتھ یہ تاکید بھی کی تھی کہ ہمیں وہاں کے برتن استعمال نہیں کرنا چاہئے، بہتر ہوگا کہ اپنے گلاس ساتھ لے کر جائیں۔ اس کے علاوہ میں نے پڑھائی کے گروہوں اور ہوم ورک کرنے والے گروہوں کے بارے میں بھی تمام قوانین کو اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ ان میں یقینی طور پر گروہ بندیاں کرنے اور اکٹھے مل بیٹھنے کی عام اجازت ہے۔ بہرحال، میں تو صرف اپنے پروگرام کا کھلا اعلان نہیں کرنا چاہ رہی تھی......''

''تم نے صحیح کیا...... خاص طور پر تم جو کام شروع کرنے جا رہی ہو، یہ ہوم ورک کے گروہ جیسا بالکل نہیں ہے...... ہے نا؟'' ہیری نے بمشکل کہا کیونکہ اس کا حلق بری طرح سوکھ چکا تھا۔

اسی لمحے عقبی دروازے سے بار کا مالک اندر داخل ہوا اور ان کی طرف بڑھا۔ وہ بوڑھا شخص چڑچڑے مزاج والا دکھائی دیتا تھا، اس کے لمبے بال اور بھورے رنگ کی کھچڑی داڑھی تھی، وہ کافی طویل قامت مگر ضرورت سے زیادہ دبلا پتلا تھا۔ اسے دیکھ کر ہیری کو احساس ہوا کہ اسے اس نے پہلے بھی کہیں دیکھا تھا......

''کیا چاہئے؟'' اس نے غراتے ہوئے خشک لہجے میں پوچھا۔

''تین بٹر بیئر......'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔

بار کا بوڑھا مالک اپنے پرانے کاؤنٹر کے نیچے جھکا اور دھول سے اَٹی ہوئی تین گندی بوتلیں نکال کر کاؤنٹر پر دھم سے رکھ دیں۔

''چھ سکل......'' اس نے کڑک لہجے میں کہا۔

''ٹھہرو! میں دیتا ہوں......'' ہیری نے جلدی سے کہا اور چاندی کے سکے نکال کر اس کے حوالے کئے۔ بوڑھے مالک نے ناپسندیدہ نظروں سے ہیری کو گھورا۔ ایک پل کیلئے اس کی نظر ہیری کے ماتھے پر رُک گئی، پھر وہ مڑا اور اس نے ہیری کے دیئے ہوئے پیسے لکڑی کی ایک پرانی تجوری کی دراز میں ڈال دیئے۔ دراز پیسے وصول کرنے کیلئے خود بخود کھلا اور پیسے لینے کے بعد خود ہی بند ہو گیا تھا۔ رون، ہیری اور ہرمائنی نے بار کے خالی کونے کا انتخاب کیا جو کاؤنٹر سے الگ اور دور تھا۔ وہ پرانی میز کے پیچھے بینچ کھینچ کر بیٹھ گئے۔ ان کی نظریں بار میں چاروں طرف کا معائنہ کر رہی تھیں۔ گندی بھوری پپڑی دار جھریوں والے شخص نے کاؤنٹر پر اپنی گانٹھ دار انگلیاں بجائی تو بوڑھے مالک نے دُھواں اُگلتے ہوئے مشروب کا ایک اور گلاس اس کے حوالے کر دیا۔

''ہیری! تمہیں معلوم ہے کہ ہم یہاں جو بھی چاہیں بآسانی حاصل کر سکتے ہیں۔'' رون نے بار میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے

جوشیلے انداز میں کہا۔ ''میں پورے یقین کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ بوڑھا شخص ہمیں بغیر کسی تردد کے کچھ بھی دے دے گا...... ویسے کافی دنوں سے آتشی فائر وہسکی پینے کو دل چاہ رہا ہے......''

''شرم کرو رون!...... تم ایک پری فیکٹ ہو......'' ہرمائنی غرا کر بولی۔

''اوہ ہاں!...... یہ بات تو میں بھول ہی گیا تھا......'' رون نے جلدی سے بولا، چند لمحے پہلے پھیلنے والی مسکراہٹ فوراً غائب ہوگئی تھی۔

ہیری نے اپنی بٹر بیئر کی بوتل کا میلا کارک کھول کر ایک گھونٹ حلق میں اتارا۔

''تو ہم سے ملاقات کیلئے کون کون آنے والا ہے؟'' ہیری نے ہرمائنی سے پوچھا۔

''بس دو چار لوگ ہی ہوں گے......'' ہرمائنی نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ وہ متفکر نظروں سے دروازے کی جانب دیکھنے لگی۔ ''میں نے انہیں یہی وقت بتایا تھا کہ وہ یہاں پہنچ جائیں۔ میرا خیال ہے کہ انہیں معلوم ہوگا کہ ہاگس ہیڈ کہاں ہے؟ اوہ دیکھو! شاید کوئی آ رہا ہے......''

بار کا دروازہ کھلا۔ دھول بھرا نیم تاریک کمرہ ایک لمحے کیلئے دو حصوں میں بٹ گیا۔ پھر اگلے ہی لمحے باہر سے آنے والی روشنی اوجھل ہوگئی اور کمرہ دوبارہ تاریک دکھائی دینے لگا۔ اندر آنے والی بھیڑ نے روشنی کو اپنی عقب میں چھپا لیا تھا۔

پہلے تو ڈین تھامس اور لیونڈر کے ساتھ نیول اندر چلا آیا پھر اس کے پیچھے پیچھے پاروتی پاٹیل اور پدما پاٹیل کے ساتھ (ہیری کے پیٹ میں عجیب سی کھلبلی مچ گئی) چو چینگ اور عام طور اس کے ساتھ دکھائی دینے والی کھی کھی کرنے والی سہیلی اندر آئی۔ اس کے بعد لونا لوگڈ تنہا ہی وہاں پہنچی، جو اتنی کھوئی کھوئی چل رہی تھی کہ محسوس ہوتا تھا کہ اتفاق سے وہاں بھٹک آئی ہو۔ اس کے بعد کیٹی بل، ایلیسا سپن نٹ اور انجلینا جانسن، کولن اور ڈینس کریوی بھائی، ارنئی میک ملن، جسٹن فنچ فلے چلی اور ہانا ایبٹ اندر آئے۔ پھر لمبی چٹیا والی ہفل پف فریق کی ایک لڑکی اندر داخل ہوئی جس کا نام ہیری کو معلوم نہیں تھا۔ اس کے بعد ریون کلا فریق کے تین لڑکے اندر آئے۔ جن کے بارے میں ہیری کو یقین تھا کہ ان کے نام انتھونی گولڈسٹین، مائیکل کارنر اور ٹیری بوٹ ہوں گے۔ پھر جینی اندر داخل ہوئی، جس کے عقب میں ایک بھورے بالوں والا دبلا پتلا لڑکا تھا، جس کی ناک کچھ اُٹھی ہوئی تھی۔ ہیری کو ہلکا سا یاد آیا کہ وہ ہفل پف کی کیوڈچ ٹیم کا کھلاڑی تھا۔ سب سے آخر میں فریڈ اور جارج ویزلی اپنے دوست لی جارڈن کے ہمراہ بار میں پہنچے۔ تینوں کے ہاتھوں میں بڑے بڑے پیکٹ پکڑے ہوئے تھے، ہیری جانتا تھا کہ ان میں زونکو کی جوک شاپ سے خریدا ہوا سامان ہی ہوگا۔

''دو چار لوگ...... یہ دو چار لوگ ہیں......'' ہیری نے بھرائی ہوئی آواز میں ہرمائنی کو کہا۔

''غصہ مت کرو...... دراصل سب کو یہ تجویز کافی دلچسپ اور پرکشش لگی تھی۔'' ہرمائنی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ ''رون! میرا خیال ہے کہ کچھ اور بنچ اپنی طرف کھینچ لو......''

بوڑھا مالک ایک گلاس کونہایت گندے کپڑے سے پونچھ رہا تھا۔اس میلے کپڑے کو دیکھ کرایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے اسے کبھی دھونے کی نوبت ہی نہ آئی ہو۔ وہ گلاس کو پونچھتے پونچھتے رُک گیا اور گم صم نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔شاید اس نے اپنے بار میں اتنا ہجوم پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

''مزاج بخیریت......'' فریڈ سب سے پہلے کاؤنٹر کی طرف لپکا۔پھر وہ وہیں سے اپنے ساتھیوں کوشمار کرنے لگا۔''کیا ہمیں...... پچیس بٹر بیئر مل سکتی ہیں......؟''

بوڑھے مالک نے ایک مرتبہ اس کی طرف خونخوار نگاہوں سے گھورا اور پھر اگلے لمحے چڑ چڑے انداز میں اپنے میلے کپڑے کو کاؤنٹر پر پھینکا۔یوں لگ رہا تھا جیسے فریڈ نے اس کے پسندیدہ کام میں رکاوٹ ڈال دی ہو۔پھر وہ کاؤنٹر کے نیچے جھک کر دھول بھری بٹر بیئر کی بوتلیں نکال نکال کر کاؤنٹر پر دھم دھم رکھتا چلا گیا۔

''موج مستی سے پہلے......'' فریڈ نے ساتھیوں کی طرف بٹر بیئر کی بوتلیں بڑھاتے ہوئے کہا۔''سب لوگ اپنا اپنا چندہ نکال لیں......میرے پاس ان سب کیلئے پیسے بالکل نہیں ہیں......''

ہیری مبہوت انداز میں بیٹھا یہ سب منظر دیکھتا رہا۔تمام لوگ بوتلیں پکڑنے کے بعد اپنے اپنے چوغوں کی جیبوں میں سکے کھنگالنے لگے۔ہیری اس بات پر جز بز ہو رہا تھا کہ اتنے سارے لوگ آخر وہاں کس لئے جمع ہوئے تھے؟ اچانک اس کے ذہن میں یہ خوفناک خیال ابھرا کہ شاید وہ اس سے گذشتہ سال کے حادثے کے بارے میں تفصیلی تقریر کی توقع رکھتے ہوں گے۔ یہ خیال آتے ہی وہ تیزی سے ہرمائنی کی طرف مڑا۔

''تم نے ان لوگوں کو کیا بتایا تھا؟'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔''وہ مجھ سے کس چیز کی توقع کر رہے ہیں؟''

''میں تمہیں بتا تو دیا تھا کہ وہ تمہاری بات سننا چاہتے ہیں۔'' ہرمائنی نے اطمینان سے کہا۔ہیری کے چہرے کی رگیں کھنچنے لگی اور وہ غصیلی نظروں سے اسے گھورنے لگا تو وہ فوراً بول اُٹھی۔''تمہیں ابھی کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ پہلے میں ان لوگوں سے بات کروں گی......''

نیول نے ان کے بالکل مد مقابل نشست پر بیٹھ کر ان کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور معصومانہ انداز میں بولا۔''کیسے ہو ہیری؟''

ہیری نے جواباً مسکرانے کی پوری کوشش کی مگر وہ خاموش ہی رہا۔اس کا گلا لمحہ لمحہ سوکھتا جا رہا تھا۔یوں لگتا تھا جیسے حلق میں کانٹے اُگ آئے ہوں۔ چو چینگ ابھی ابھی اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی تھی اور وہ رون کے دائیں پہلو میں بیٹھ گئی۔سرخی مائل سنہرے اور گھنگھریالے بالوں والی اس کی سہیلی بالکل خوش نہیں دکھائی دے رہی تھی۔ایسا لگتا تھا جیسے وہ مجبوری کے تحت ہی وہاں آئی تھی۔اس نے ہیری کی طرف بے یقینی کے عالم میں دیکھا تو ہیری سمجھ گیا کہ اگر اس کے بس میں ہوتا تو وہ وہاں قدم رکھنا بھی پسند نہ کرتی......

دو دو تین تین کر کے سب لوگ ہیری، رون اور ہرمائنی کے سامنے نیم دائروی شکل میں بیٹھ گئے۔ ان میں کچھ تو نہایت متجسس دکھائی دے رہے تھے، گہرا اشتیاق ان کے چہروں سے جھلک رہا تھا۔ کچھ سپاٹ چہرے کے ساتھ کسی اعلان کے منتظر دکھائی دیتے تھے۔ لونا لوگڈ کھوئی کھوئی بیٹھی خلا میں گھور رہی تھی۔ جب سب اپنی اپنی نشستوں پر اطمینان سے بیٹھ گئے تو باہمی گفتگو کا سلسلہ ختم ہو گیا اور سب کی نگاہیں ہیری کے چہرے پر جم گئیں۔

''ار......'' ہرمائنی نے بولنا شروع کیا، وہ اپنے ذہن میں جملوں کو ترتیب دے رہی تھی۔ وہ گھبرائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور اس کی آواز معمول سے زیادہ اونچی تھی۔ ''اوہ......سب ٹھیک ہے......امید ہے سب کے مزاج اچھے ہوں گے......''

سب کی نظریں خود بخود ہیری سے ہٹ کر ہرمائنی کی طرف گھوم گئیں۔ ان میں سے کئی بار بار کبھی ہرمائنی کو اور کبھی ہیری کو پلٹ پلٹ کر استفہامیہ نظروں سے دیکھتے رہے۔

''اچھا......تو......ہاں......! آپ سب لوگ جانتے ہی ہوں گے کہ ہم سب یہاں کیوں جمع ہوئے ہیں۔ معاملہ کچھ یوں ہے کہ ہیری کے ذہن میں یہ خیال آیا ہے......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ (ہیری نے اسے غصیلی نظروں سے دیکھا)......میرے ذہن میں یہ خیال آیا...... یہ زیادہ اچھا رہے گا کہ جو لوگ تاریک جادو سے تحفظ کا فن سیکھنا چاہتے ہیں......میرا مطلب ہے کہ عملی طور پر سچ مچ پڑھنا چاہتے ہیں......اس طرح کا مذاق بالکل نہیں جو کہ امبریج ہمارے کر رہی ہے۔'' (ہرمائنی کی آواز میں اعتماد کی شدت بڑھنے لگی اور وہ اب گھبرایا کپکپا نہیں رہی تھی)...... ''میں جانتی ہوں کہ کوئی بھی اس نصابی سلسلے کو تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی پڑھائی نہیں کہہ سکتا۔ (بالکل صحیح کہا......شاندار......بہت اچھے۔ انتھونی گولڈسٹین نے بیچ میں آواز لگائی جس سے ہرمائنی کا حوصلہ اور بلند ہو گیا تھا) تو مجھے محسوس ہوا کہ یہ زیادہ اچھا رہے گا کہ ہم معاملے کو اپنی مدد آپ کے تحت حل کریں اور سنجیدگی سے کوئی لائحہ عمل بنائیں......''

ہرمائنی نے سب کے چہروں کا جائزہ لیا اور وقفے وقفے سے ہیری کو بھی کنکھیوں سے ٹٹولا پھر وہ آگے بولی۔ ''میں یہاں واضح کر دوں کہ میری مراد یہ ہے کہ ہم صحیح اور رائج طریقے سے ہی اس مضمون کو پڑھیں اور حقیقی معنوں میں اپنی حفاظت کا فن سیکھیں۔ صرف لفظی یا اسباق کی پڑھائی سے ہی نہیں بلکہ جادوئی کلمات کو چھڑی کے ساتھ عملی طور پر استعمال کریں......''

''میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تم تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے اوڈبلیوایل امتحانات میں پاس ہونا چاہتی ہو، ہے نا؟'' مائیکل کارنر نے کہا جو اسے بغور دیکھ رہا تھا۔

''اس میں کوئی شک نہیں!'' ہرمائنی نے فوراً جواب دیا۔ ''لیکن میں اس سے بھی کہیں زیادہ اہمیت اس بات کو دیتی ہوں کہ ہمیں تاریک جادو کے خوفناک ہتھکنڈوں سے دفاع سیکھنا چاہئے کیونکہ......'' اس نے ایک گہری سانس لی اور پھر بھرپور اعتماد کے ساتھ کہا۔ ''کیونکہ لارڈ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے......''

ہیری کو جس صورت حال کی توقع تھی بالکل ویسا ہی بھی منظر دیکھنے کو ملا۔ چو چینگ کی سہیلی کی چیخ نکل گئی اور اس نے خود پر بٹر بیئر

چھلکا لی۔ ٹیری بوٹ اچانک چونک اُٹھا۔ پدما پاٹیل پر کپکپی طاری ہوگئی۔ نیول کے منہ سے عجیب سی آواز نکل گئی، جسے اس نے فوراً کھانسی میں بدلنے میں کامیابی پالی تھی۔ بہرحال، وہ سب ہرمائنی کو چھوڑ کر عجیب سی نظروں سے ہیری کی طرف دیکھنے لگے ان کی آنکھوں میں پھیلے بے شمار سوال ہیری آسانی سے پڑھ سکتا تھا۔

''تو......اس کا طریق کار کچھ یوں ہوگا۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''اگر تم سب ہمارے ساتھ اس مہم میں شامل ہونا چاہتے ہو، ہمیں پہلے مرحلے پر یہ فیصلہ لینا ہوگا کہ ہم اس کام کو کیسے......''

ہفل پف کی کیوڈچ ٹیم کے سنہرے بالوں والے کھلاڑی نے ہرمائنی کی بات قطع کر دی اور بیچ میں بول پڑا۔ ''اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' لوٹ آیا ہے......؟''

''ڈمبل ڈور اس بات پر یقین رکھتے ہیں اور......'' ہرمائنی نے جواب دینا چاہا۔

''تمہارا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ڈمبل ڈور اس کی بات پر یقین رکھتے ہیں...... ہے نا؟'' سنہرے بالوں والے لڑکے سے ہیری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''او......تمہاری تعریف......؟'' رون نے تھوڑی بدتہذیبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

'''زکریاس سمتھ......' لڑکے سے تندخو لہجے میں کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ جاننے کا پورا پورا حق ہے کہ وہ ایسا کیوں کہتا پھرتا ہے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' لوٹ آیا ہے؟''

''سنو......'' ہرمائنی نے تیز لہجے میں جلدی سے کہا۔ ''اس ملاقات کا یہ مقصد قطعی نہیں ہے کہ ایسی باتوں کو چھیڑا جائے......''

''تم رہنے دو ہرمائنی......'' ہیری بیچ میں بول اُٹھا۔

اسے ابھی ابھی یہ سمجھ میں آ گیا تھا کہ اتنے سارے لوگ وہاں کیوں آئے تھے؟ اس نے سوچا کہ ہرمائنی کو اس بات کا پہلے سے اندازہ ہونا چاہئے تھا۔ ان میں کچھ لوگ......شاید زیادہ تر لوگ......یہی امید باندھ کر وہاں آئے تھے کہ وہ ہیری کی کہانی، اس کی زبانی سن سکیں گے......

''میں یہ کیوں کہتا ہوں کہ تم جانتے ہو کون؟ لوٹ آیا ہے؟'' اس نے زکریاس سمتھ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے دُہرایا۔ ''گزشتہ سال میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور یہ بات ڈمبل ڈور نے تمام سکول کو صاف بتا دی تھی......اگر تمہیں ان کی بات پر بھروسہ نہیں ہے تو تمہیں میری بات پر بھی یقین نہیں ہو پائے گا۔ اس لئے میں کسی کو بھی کو یہ یقین دلانے کیلئے اپنی یہ دوپہر برباد نہیں کرنا چاہتا......''

جب ہیری نے بولنا شروع کیا تھا کہ بیشتر لوگوں نے اپنی سانسیں روک لی تھیں۔ ہیری کو یہ محسوس ہوا کہ بار کا بوڑھا مالک اس کی باتیں غور سے سن رہا تھا۔ وہ ابھی تک اسی گلاس کو گندی جھاڑن سے لگاتار پونچھے جا رہا تھا اور گلاس پہلے سے بھی زیادہ گندا کر رہا تھا۔

''ڈمبل ڈور نے ہمیں گذشتہ سال صرف اتنا بتایا تھا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' نے سیڈرک کو ہلاک کر ڈالا تھا اور تم ڈیگوری کی لاش ہوگورٹس میں لائے تھے۔ انہوں نے ہمیں پوری بات بالکل نہیں بتائی تھی اور نہ ہی یہ واضح کیا تھا کہ ڈیگوری کی موت کن حالات میں اور کیسے واقع ہوئی؟ میرا خیال ہے کہ ہم سب کو حقیقت سے باخبر ہونا چاہئے ......'' زکریاس نے ہیری کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

''اگر تم یہ سننے کی توقع لے کر یہاں آئے ہو کہ والڈی مورٹ جب کسی کو قتل کرتا ہے تو کیسا محسوس ہوتا ہے؟ تو میں اس بارے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔'' ہیری نے غصے کے عالم میں کہا۔ ان دنوں اس کا غصہ ناک تلا دھرا رہتا تھا جواب اس کے قابو سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا۔ وہ اپنے تئیں یہ طے کر چکا تھا کہ وہ چو چینگ کی طرف بالکل نہیں دیکھے گا۔ اسی لئے اس نے اپنی بھڑکتی ہوئی نظروں کو زکریاس کے بگڑے ہوئے چہرے پر جمائے رکھا۔ ''میں یہاں پر سیڈرک ڈیگوری کے بارے میں بھی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا...... سمجھ گئے؟ اگر تم یہی کچھ جاننے کیلئے یہاں تک آئے تو میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ تم واپس جا سکتے ہو......''

اس نے خونخوار نظروں سے ہرمائنی کو دیکھا، اسے اندازہ ہوا کہ یہ سب اسی کی غلطی تھی۔ اس نے ہیری کا خواہ مخواہ سب کے سامنے تماشہ بنا کر رکھ دیا تھا۔ یہ واضح ہو چکا تھا کہ وہ سب وہاں ہیری کی عجیب اور پُراسرار کہانی ہی سننے کیلئے وہاں جمع ہوئے تھے۔ مگر ان میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں...... زکریاس سمتھ بھی اپنی نشست پر جما رہا...... البتہ وہ ہیری کی طرف عجیب نظروں سے گھور گھور کر دیکھتا رہا۔

''کافی ہے......'' ہرمائنی نے خاموشی دیکھ کر کہا۔ اس کی آواز دوبارہ بہت ہی اونچی ہو گئی تھی۔ ''ہمیں ملاقات کے مقصد کی طرف آنا ہو گا...... جیسا کہ میں کہہ رہی تھی کہ اگر تم لوگ اپنی حفاظت کرنے کا فن واقعی سیکھنا چاہتے ہو تو ہمیں یہ لائحہ عمل ترتیب دینا ہو گا کہ ہم اس عمل کو کیسے سرانجام دیں گے؟ ہم کتنی بار ملاقات کریں گے اور ملاقات کہاں ممکن ہو سکے گی؟''

''کیا یہ بات سچ ہے کہ تم پشت بان جادو کا تخیل نمودار کر سکتے ہو؟'' پشت پر لمبی چٹیا لٹکائے ایک لڑکی نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس بات پر وہاں بیٹھے سبھی لوگوں کے چہروں پر تجسس پھیل گیا اور وہ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔

''ہاں!'' ہیری نے کسی قدر روکھے پن سے کہا۔

''حقیقی اور مکمل عکس والا تخیل......؟''

اس کے سوال سے ہیری کو کچھ یاد آنے لگا۔

''ار...... کیا تم میڈم بونز کو تو نہیں جانتی ہو؟'' اس نے جلدی سے پوچھا۔

وہ لڑکی مسکرائی۔

''وہ میری آنٹی ہیں۔'' اس نے جواب دیا۔ ''میرا نام سوزن بونز ہے۔ انہوں نے مجھے تمہارے مقدمے کی سماعت کے بارے

میں بتایا تھا۔تو کیا یہ سچ ہے کہ تم تم قطبی ہرن کے مکمل عکس کو حقیقت میں نمودار کر لیتے ہو......؟''

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی سے جواب دیا۔

''ارے واہ ہیری...... یہ تو کمال کی بات ہے۔'' لی جارڈن نے کافی متاثر دکھائی دیتے ہوئے کہا۔'' مجھے تو اس بارے میں ذرا سا بھی معلوم نہیں تھا......''

''ممی نے رون کو کڑی ہدایت کی تھی کہ وہ اس معاملے کا ذکر کسی سے بھی نہ کرے۔ان کا کہنا تھا کہ تم ویسے ہی لوگوں کی نگاہوں میں جم جاتے ہو......'' فریڈ نے ہیری کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''انہوں نے کچھ غلط نہیں کہا تھا۔'' ہیری نے سرگوشی نما لہجے میں کہا جس پر قریب بیٹھے ہوئے دو تین طلباء ہنس دیئے تھے۔تنہا بیٹھی ہوئی سیاہ چوغے والی جادوگرنی نے اپنی کرسی پر کسی قدر حرکت کی۔

''کیا تم نے ڈمبل ڈور کے دفتر میں رکھی ہوئی تلوار سے دیو ہیکل باشی ناگ کو نہیں مار ڈالا تھا؟'' ٹیری بوٹ نے پوچھا۔''جب میں وہاں گذشتہ سال گیا تھا تو دیوار پر لگی ایک تصویر نے مجھے یہ بتایا تھا......''

''ہاں! یہ سچ ہے، میں نے ایسا کیا تھا......'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔

جسٹن فنچ فلے سیٹی بجانے لگا۔کریوی بھائیوں نے ایک دوسرے کی طرف تعجب بھری نظروں سے دیکھا۔لیونڈر براؤن نرم لہجے میں بولی۔''واہ ہیری! تم تو چھپے رستم نکلے......'' ہیری کو اب اپنے کالر کے پاس حرارت بڑھنے کا احساس ہونے لگا تھا۔اس نے یہ طے کر لیا تھا کہ وہ ہر طرف دیکھ لے گا مگر چو چینگ کی طرف ہرگز نگاہ نہیں اُٹھائے گا۔

''ہمارے پہلے سال کی پڑھائی کے دوران اس نے فارس پتھر بھی تو بچایا تھا......'' نیول نے سب کی طرف چہرہ گھماتے ہوئے بتایا۔

''فارس نہیں پارس پتھر......'' ہرمائنی نے آہستگی سے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں وہی......'' نیول نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔''اس نے اس کیلئے 'تم جانتے ہو کون؟' سے مقابلہ بھی کیا تھا......''

ہانا ایبٹ کی آنکھوں کی پتلیاں دائروی انداز میں گھوم گئیں۔

''صرف اتنا ہی نہیں......'' اچانک چو چینگ بول اُٹھی۔ہیری کے سب ارادے خاک ہو کر رہ گئے اور اس کی آنکھیں لاشعوری طور پر اس کے چہرے پر گھوم گئیں۔وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔جس سے اس کے پیٹ میں ایک بار پھر کھلبلی مچنے لگی تھی۔''اس نے گذشتہ سال سہ فریقی ٹورنامنٹ بہت سارے خطرناک ہدف پار کئے تھے۔ڈریگن سے مقابلہ، جل مانسوں سے مڈبھیڑ اور بھیانک جانوروں کو مات دی تھی......''

میز پر بیٹھے سب لوگ حیرانگی کے عالم میں آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ہیری کے دماغ میں عجیب سی ہلچل برپا تھی۔وہ

اپنے چہرے کو سپاٹ رکھنے کیلئے کوشاں تھا تا کہ وہ زیادہ خوشی کا اظہار نہ کر پائے۔ خوش ہونے والی بات تو تھی...... چوچینگ نے اس کی سب کے سامنے کھل کر تعریف کر دی تھی، ان تعریفی کلمات کے باعث اس کیلئے وہ سب کہنا کافی مشکل ہو گیا تھا جسے وہ چند لمحے پہلے ادا کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا......

''سنو!'' وہ بمشکل بولا۔ سب لوگ خاموش ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ ''میں...... میں مصنوعی فخر کی اداکاری نہیں کرنا چاہتا ہوں...... یہ سچ ہے کہ مجھے ان تمام معاملات میں کہیں نہ کہیں سے مدد حاصل ہوتی رہی تھی......''

''ڈریگن سے مقابلہ کرتے ہوئے تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر رہا تھا......'' مائیکل کارنر نے جلدی سے کہا۔ ''میں نے خود دیکھا تھا کہ تم نے شاندار پرواز کے ساتھ اسے مات دی تھی......''

''ہاں! یہ میں مانتا ہوں......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ وہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ اس بات سے اختلاف کرنا سراسر ناانصافی ہوگا۔

''اور گرمیوں کی چھٹیوں میں روح کھچڑوں کے حملے سے بچنے کیلئے تو کسی نے تمہاری مدد نہیں کی تھی، ہے نا؟ اسی لئے تو تم پر مقدمہ بن گیا تھا......'' سوزن نے اچانک کہا۔

''یہ بات نہیں......'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا پھر گہری سانس لے کر دوبارہ بولا۔ ''میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے ان میں کچھ کام کسی کی مدد کے بغیر بھی کئے ہیں لیکن جو بات میں باور کرانے کی کوشش کر رہا ہوں، وہ یہ ہے کہ......''

''کیا تم ان میں کوئی چیز ہمیں دکھانے سے گریز کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟'' زکریاس سمتھ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

اس سے پہلے ہیری اسے کوئی جواب دے پاتا، رون بیچ میں کود پڑا۔

''میں تمہیں ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ تم اپنا منہ بند رکھو گے تو یہ زیادہ بہتر رہے گا۔''

رون اب زکریاس کو ایسی نظروں سے گھور رہا تھا کہ وہ اسے اُٹھا کر زمین پر پٹخنے سے زیادہ بہتر اور کوئی کام سرانجام نہیں دینا چاہے گا۔ زکریاس کا چہرہ یکدم سرخ ہو گیا تھا۔

''ہم سب یہاں اس سے سیکھنے کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں اور اب وہ یہ ثابت کر رہا ہے کہ وہ ان میں کوئی بھی چیز دوبارہ نہیں دُہرا سکتا ہے۔'' اس نے تلخی سے کہا۔

''اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی ہے۔'' فریڈ نے غرا کر کہا۔

''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہارے کانوں کی میل اچھی طرح صاف کر دیں؟'' جارج نے کرخت لہجے میں کہا اور اس نے ایک پیکٹ میں سے زونکو کی جوک شاپ سے خریدی ہوئی ایک لمبی اور خطرناک دکھائی دینے والی لوہے کی سلاخ باہر نکال لی۔

''یہ کانوں کے علاوہ بدن کے دوسرے حصوں پر کارآمد ثابت ہوتی ہے۔'' فریڈ نے مزید کہا۔ ''یہ اچھی طرح جان لو کہ ہمیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ اسے کہاں ڈالنا زیادہ مناسب رہے گا؟''

''ٹھیک ہے......اب ہم بات آگے بڑھاتے ہیں۔'' ہرمائنی نے جلدی سے صورت حال کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ''اصل معاملہ تو یہ ہے کہ کیا ہم اس بات پر متفق ہو پائیں گے کہ ہم واقعی ہیری سے کچھ سیکھنے کے خواہش مند ہیں؟''

سب کے چہروں پر نیم رضامندی کے آثار دکھائی دینے لگے اور وہ ہاتھ اُٹھا کر اتفاق رائے کا اظہار کرنے لگے۔ زکریاس نے اپنے ہاتھ باندھے رکھے مگر وہ خاموش رہا۔ شاید اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ اس کی توجہ اسی لوہے کی سلاخ پر جمی ہوئی تھی جو اب فریڈ کے ہاتھ میں تھی۔

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی نے طمانیت بھری آواز میں کہا۔ وہ کافی مسرور دکھائی دے رہی تھی کہ بالآخر معاملہ کسی حد تک تو سلجھ گیا تھا۔ ''اب اگلا سوال یہ اُٹھتا ہے کہ ہم یہ عملی مشق کتنی بار کریں گے؟ جہاں تک میرا خیال ہے کہ ہفتے میں کم از کم ایک بار تو اس کا اہتمام ضرور ہونا ہی چاہئے......''

''ایک منٹ......'' انجلینا نے تیزی سے کہا۔ ''ہمیں اس بات کا پورا پورا خیال رکھنا ہوگا کہ وہ دن کم از کم ہماری کیوڈچ کی مشقوں کا نہیں ہونا چاہئے۔''

''اور ہماری کیوڈچ مشقوں کا بھی نہ ہو......'' چوچینگ نے حصہ لیتے ہوئے کہا۔

''اور ہماری بھی......'' زکریاس سمتھ نے موقع بھانپتے ہوئے کہا۔

''ہم اس کیلئے رات کا وقت منتخب کریں گے تا کہ کسی کا بھی کوئی حرج نہ ہو۔'' ہرمائنی نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''جیسا کہ تم لوگوں کو یہ تو معلوم ہی ہوگا کہ یہ کام نہایت اہمیت کا حامل ہے، ہم وال......والڈی مورٹ کے مرگ خوروں سے اپنی حفاظت کرنے کا فن سیکھ رہے ہیں......''

''تم نے بالکل صحیح کہا ہرمائنی!'' ارنئی میک ملن نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ہیری کافی دیر اس بات کا منتظر تھا کہ وہ ابھی کیوں نہیں بولا تھا؟ ''یقینی طور پر میں متفق ہوں کہ یہ کام نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے، شاید اس سال یہ ہمارا سب سے خاص کام ہی ہوگا حالانکہ ہمارے اوڈبلیوایل امتحانات بھی تو آرہے ہیں۔'' اس نے چاروں طرف جوشیلے انداز میں دیکھا جیسے اسے یہ توقع ہو کہ سب لوگ مل کر یہ کہیں گے کہ ایسی بات نہیں ہے۔ جب کوئی بھی کچھ نہیں بولا تو اس نے مزید آگے کہا۔ ''میں حیرت انگیز طور پر یہ بات ابھی تک نہیں سمجھ پایا ہوں کہ محکمے نے ان خاص حالات میں ہم پر اتنی فضول اور عجیب استاد کیوں مسلط کر دی ہے؟ یہ بات تو صاف ہے کہ وہ 'تم جانتے ہو کون؟' کی واپسی کو مسترد کرنے کی پوری جدوجہد کر رہی ہے مگر ہمیں ایک ایسی استاد کے زیر نگرانی پڑھائی کرانا، جو حفاظتی جادوئی کلمات کے استعمال کرنے سے ہمیں جان بوجھ کر روک رہی ہے؟ آخر یہ سب کیا ہے؟''

''ہمارا ذاتی خیال ہے کہ امبریج ہمیں حفاظتی جادو سیکھنے سے صرف اس لئے روک رہی ہے کہ انہیں یہ لگتا ہے......ان کے ذہن میں یہ احمقانہ خیال گردش کر رہا ہے کہ ڈمبل ڈور دراصل سکول کے طلباء و طالبات کا استعمال اپنے سپاہیوں کے طور پر کر سکتے ہیں۔ ان

کا خیال ہے کہ وہ ہمیں محکمے کے خلاف بغاوت کیلئے اکسا سکتے ہیں اور استعمال بھی کر سکتے ہیں۔''

یہ سن کر قریباً سب لوگ اپنی جگہ پر مبہوت ہو کر رہ گئے تھے۔ صرف لونا لوگڈ معمول کے انداز میں بیٹھی ہرمائنی کو دیکھ رہی تھی۔ وہ بولی۔''ہاں! یہ بات تو دل کو لگتی ہے، دور کی کوڑی ہے نا؟ پھر بھی فج کے پاس ذاتی فوج بھی تو ہے......''

''یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟'' ہیری اس کے چونکا دینے والے انکشاف پر بھونچکا رہ گیا۔

''بالکل......ان کے پاس جلا کر بھسم کر دینے والی آتشی مخلوق 'شیمپوپات' کی بڑی فوج موجود ہے۔'' لونا لوگڈ نے سنجیدہ لہجے میں بتایا۔

''بالکل غلط......ان کے پاس ایسا کچھ نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''میں جانتی ہوں کہ ان کے پاس ہے......'' لونا لوگڈ نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

''یہ شیمپوپات کیا چیز ہوتے ہیں؟'' نیول نے کسی قدر خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

''کہا جاتا ہے کہ وہ درحقیقت جہنم کے دیوہیکل عفریت ہوتے ہیں جو خالص آگ سے بنے ہیں اور جنگلوں کے جنگل لمحوں میں جلا کر بھسم کر ڈالتے ہیں۔'' لونا لوگڈ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس کی باہر نکلی ہوئی گول آنکھیں مزید چوڑی ہو گئیں، جس سے وہ پہلے کی بہ نسبت مزید ڈراؤنی اور خبطی دکھائی دینے لگی۔

''نیول! یہ سب قصہ کہانیوں کی باتیں ہیں، سچ تو یہ ہے کہ وہ حقیقت میں بالکل نہیں ہوتے ہیں۔'' ہرمائنی نے منہ بسور کر نیول کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''وہ حقیقت ہیں......کوئی من گھڑت جانور نہیں......'' لونا لوگڈ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''اس بات کا کوئی حقیقی ثبوت آج تک نہیں مل پایا ہے......'' ہرمائنی نے تیز لہجے میں کہا۔

''اس دنیا میں فطرت کے ہزار رنگ ہیں، بہت ساری مخلوقات ایسی ہیں جنہیں دیکھنے کیلئے طاقتور بصارت کی ضرورت ہوتی ہے، تم چونکہ عقل کی اندھی ہو، اسی لئے تم ہر ثبوت اپنی ناک کے نیچے تلاش کرنا چاہتی ہو۔ تمہارے نہ ماننے سے حقیقت بدل تو نہیں سکتی......حالانکہ بے شمار جادوئی مخلوق کے محققین اُن کی موجودگی تسلیم کر چکے ہیں......'' لونا لوگڈ نے ناپسندیدہ نظروں سے ہرمائنی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''اونہہ ہونہہ......'' اچانک بار میں ایک آواز گونجی تو تمام طلباء کے چہروں کا رنگ فق ہو گیا اور وہ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ مگر جلد ہی ان کے چہروں پر بشاشیت لوٹ آئی اور وہ ہنسنے لگے۔ دراصل جینی نے پروفیسر امبریج کے لہجے کی عمدہ نقل اتاری تھی۔ وہ بولی۔ ''ہم اصل موضوع سے بھٹک گئے ہیں، ہم یہ فیصلہ کر رہے تھے کہ تاریک جادو سے اپنی حفاظت سیکھنے کیلئے ہمیں ہفتے میں کتنی بار ملاقات کرنا ہوگی؟''

''اوہ ہاں!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔''شکریہ جینی! تم نے بالکل صحیح نشاندہی کی، ہم یہاں اسی سلسلے میں بات کر رہے تھے۔''

''میرا خیال ہے کہ ہفتے میں ایک بار زیادہ موزوں رہے گا۔'' لی جارڈن نے کہا۔

''مگر یہ خیال......'' انجلینا نے کچھ بولنا چاہا۔

''ہاں...... ہاں! ہم کیوڈچ کے شیڈول بارے میں سب جانتے ہیں۔'' ہرمائنی نے فوراً اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔''دوسرا مرحلہ یہ طے کرنا باقی ہے کہ ملاقات کی جگہ کونسی ہوسکتی ہے؟''

یہ معاملہ طے کرنا کچھ زیادہ ہی مشکل تھا۔کسی نے اپنی رائے دینے کی کوشش نہیں کی اور گہری خاموشی چھا گئی۔

''شاید کسی خالی کلاس روم کا استعمال کیا جاسکتا ہے؟'' ڈین نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا

''یہ زیادہ ٹھیک رہے گا۔'' رون نے جلدی سے کہا۔''میک گوناگل ہمیں اپنا خالی کلاس روم استعمال کرنے کی اجازت دے سکتی ہیں۔جب ہیری اپنے سہ فریقی ٹورنامنٹ کی تیاریاں کر رہا تھا تو اس وقت انہوں نے اس بات کی کھلی اجازت دیدی تھی۔''

رون کی بات سننے کے بعد ہیری کو یہ پورا یقین تھا کہ اس مرتبہ میک گوناگل اتنی مہربان ثابت نہیں ہوں گی۔یہ بھی سچ تھا کہ انہوں نے ہرمائنی کو مشترکہ پڑھائی اور ہوم ورک کیلئے گروپ بندی کی اجازت دے دی تھی مگر ہیری کو واضح طور پر محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس قسم کی گروپ بندی کی توکڑی مخالفت کریں گی۔

''ٹھیک ہے...... ہم آئندہ دنوں میں کوئی نہ کوئی جگہ تلاش کر ہی لیں گے۔'' ہرمائنی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔''پہلی باضابطہ ملاقات کا وقت اور تاریخ طے کرنے کے بعد سب لوگوں کو اطلاع کردی جائے گی۔''

اس نے اپنے ہینڈ بیگ میں ہاتھ ڈال کر اس میں سے ایک چرمئی کاغذ برآمد کیا۔پھر اس نے جھکتے ہوئے گلا صاف کیا جیسے وہ کوئی اہم بات کہنے کیلئے خود کو تیار کر رہی ہو۔

''میرا...... میرا خیال ہے کہ یہاں پر موجود ہر فرد کو اپنا نام اس چرمئی کاغذ پر لکھ دینا چاہئے تاکہ ہمیں یہ علم رہے کہ اس ملاقات میں کون کون شریک ہوا تھا؟ اس کے علاوہ مجھے یہ بتانے میں کوئی عار نہیں ہے کہ......'' اس نے گہری سانس کھینچتے ہوئے آگے کہا۔''ہم سب کو اس تمام معاملے کو راز رکھنا ہوگا اور کسی کو اس کی بھنک بھی نہیں پڑنے دینا ہوگی۔میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس چرمئی کاغذ پر یہ حلف دے ہیں کہ ہم امبرتج یا کسی اور کو یہ سب تفصیل نہ بتانے کا وعدہ کرتے ہیں۔''

فریڈ نے چرمئی کاغذ پکڑا اور بخوشی اس پر نام لکھ کر دستخط کر دیئے۔ہیری کی توجہ فوراً اس طرف مبذول ہوئی کہ اس فہرست میں اپنا نام لکھنے اور دستخط کرتے ہوئے طلباء کے چہروں پر خوشی یا رضامندی کے جذبات بالکل نہیں تھے۔

''اوہ......'' زکریاس نے آہستگی سے ہنکار بھری اور کاغذ لینے سے انکار کر دیا جو جارج نے اس کی طرف بڑھایا تھا۔''سنو!...... میرا خیال ہے کہ ارنئی مجھے اس بارے مطلع کر دے گا اگلی ملاقات کب اور کہاں ہوگی......؟''

لیکن ارنئ تو خود دستخط کرنے سے جھجکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہرمائنی نے کڑی نظروں سے بھنوئیں تانتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

''میں......دیکھو!......ہم پری فیکٹ ہیں۔'' ارنئ نے جلدی سے کہا۔ ''اگر یہ چرمئی کاغذ کسی کے ہاتھ لگ گیا تو......میرا مطلب ہے......تم نے ابھی ابھی خود ہی تو کہا ہے کہ اگر امبرتج کو علم ہو گیا تو......''

''تم نے تو کہا تھا کہ اس سے زیادہ اہمیت کا حامل کوئی دوسرا کام نہیں ہوسکتا۔'' ہیری نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

''میں......ہاں ٹھیک ہے......میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں......میں تو بس!'' ارنئ ہکلاتے ہوئے انداز میں ٹوٹی پھوٹی کر رہا تھا۔

''ارنئ! تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اس کاغذ کر لاپروائی سے ادھر ادھر یونہی پھینک دوں گی؟'' ہرمائنی نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

''نہیں نہیں......میں ایسا بالکل نہیں سمجھتا......'' ارنئ نے جلدی سے کہا۔ اس کے چہرے پر تفکرات کے بادل ابھی تک چھائے ہوئے تھے۔ ''ہاں! ٹھیک ہے......میں دستخط کر دیتا ہوں۔''

ارنئ کے بعد دوسرے کسی نے اڑیچس کا مظاہرہ نہیں کیا۔ ہیری نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ چو چینگ کی سہیلی نے اپنا نام لکھنے سے پہلے چو چینگ کی طرف قہر آلود نظروں سے دیکھا تھا۔ پھر جب آخری طالبعلم زکریاس نے بھی اپنے دستخط کر دیئے تو ہرمائنی نے چرمئی کاغذ اپنے قبضے میں لیتے ہوئے اسے احتیاط سے تہہ لگائی اور اسے ہینڈ بیگ کے اندر رکھ لیا۔ اب وہاں موجود تمام لوگوں کے چہروں پر عجیب سے جذبات پھیلے ہوئے تھے، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے انہوں نے نہ چاہتے ہوئے کوئی کڑوی گولی نگل لی ہو......

''ٹھیک ہے، اب کافی وقت ہو گیا ہے۔'' فریڈ نے اپنی نشست چھوڑتے ہوئے کہا۔ ''جارج، لی اور مجھے کچھ ضروری سامان کی خریداری کرنا ہے۔ تم لوگوں سے بعد میں ملاقات ہوگی۔''

دو تین تین کر کے اس ٹولی کے باقی لوگ بار سے نکلتے چلے گئے۔ چو چینگ نے باہر نکلنے سے پہلے اپنے ہینڈ بیگ کی زپ لگانے میں کافی وقت خرچ کر دیا تھا۔ اس نے سر کو ڈھانپنے والے جالی دار کپڑے کو اپنے چہرے کے سامنے کافی نیچے تک گرا دیا۔ اس کی سہیلی بے چینی سے اس کے ساتھ کھڑی محض اپنی زبان کو سٹکتی رہی۔ چو چینگ کا چہرہ دیکھ کر ایسا لگا کہ اس کے پاس اپنی سہیلی کے ساتھ جانے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔ جب وہ اپنی سہیلی کے ہمراہ دروازے سے باہر نکل رہی تھی تو اس نے پلٹ کر ہیری کی دیکھا اور ہاتھ ہلا کر الوداع کا اشارہ کیا۔ ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی کافی کوشش کے باوجود اپنی جگہ پر پہلو بدل کر رہ گیا تھا۔

''ٹھیک ہے، میرا خیال ہے کہ پہلے دور میں ہی سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہے۔'' ہرمائنی نے خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے کہا۔ اب وہ ہاگس ہیڈ بار کے نیم تاریک کمرے میں نکل کر باہر کھلی دھوپ میں پہنچ چکے تھے۔ ہیری اور رون کے ہاتھوں میں گندی اور دھول میں اَٹی بٹر بیئر کی بوتلیں ابھی تک موجود تھیں۔

’’یہ زکریاس تو نہایت چغد انسان ہے۔‘‘ رون نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی نفرت بھری نگاہیں دور جاتے ہوئے زکریاس کا احاطہ کئے ہوئے تھیں۔

’’مجھے بھی وہ کچھ زیادہ پسند نہیں ہے۔‘‘ ہرمائنی نے تسلیم کرتے ہوئے کہا۔’’لیکن جب میں ہفل پف کی میز پر ارنئی اور ہانا سے بات چیت کررہی تھی تو اس نے میری گفتگو سن لی تھی۔ وہ پہلی ملاقات میں شامل ہونے میں دلچسپی کا اظہار کرنے لگا تو میں کیا کرسکتی تھی؟ ویسے بھی میرا خیال ہے کہ جتنے زیادہ لوگ ہوں گے، یہ اتنا ہی اچھا رہے گا...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اگر مائیکل کارنر اگر جینی کے ساتھ ڈیٹنگ نہیں کررہا ہوتا تو وہ اور اس کے دوست شاید نہ آتے......‘‘

بٹر بیئر کی بوتل میں سے آخری لمبا گھونٹ اتارتے ہوئے رون کا حلق جیسے بند ہوگیا، اسے زور کا اچھو لگا اور منہ میں بھری ہوئی بٹر بیئر کے چھینٹے اچھل کر سامنے ہوا میں اُڑنے لگے۔

’’یہ کیا بکواس کررہی ہو؟‘‘ رون نے غصے سے تمتماتے ہوئے کہا۔ اس کے کانوں کی لوئیں گوشت کی مانند سرخ پڑ گئی تھیں۔

’’جینی اس کے ساتھ ڈیٹنگ کررہی ہے؟...... میری بہن اس کے ساتھ گھوم رہی ہے...... تمہارا کیا مطلب ہے...... مائیکل کارنر؟‘‘

’’جو مجھے محسوس ہوا وہ میں نے کہہ دیا...... محض اسی وجہ سے وہ اس کے دوست یہاں آئے تھے...... یہ تو واضح ہے کہ خود حفاظتی جادو کو سیکھنے میں ان کی دلچسپی موجود ہے مگر...... اگر جینی نے مائیکل کو یہ سب نہ بتایا ہوتا تو......‘‘

’’یہ کب ہوا؟...... اس نے یہ دوستی کب لگائی؟‘‘ رون بے تابی سے چیخا۔

’’مجھے یاد پڑتا ہے کہ وہ ژلبال رقص کی تقریب میں ملے تھے، پھر ان میں دوستی ہوئی جو دوستی سے چاہت میں بدل گئی...... وہ گذشتہ سال کے اواخر میں ہی ڈیٹنگ کرنے لگے تھے۔‘‘ ہرمائنی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب مرکزی شاہراہ پر پہنچ چکے تھے۔ ہرمائنی سکرایون شافٹ کی پنکھ قلموں والی دُکان کے سامنے رُک گئی، جہاں کھڑکی کے شلف میں تیتر کے پنکھ والے قلموں کی دیدہ زیب ورائٹی سجائی گئی تھی۔’’اوہ...... میں ایک نیا قلم خریدنا چاہوں گی......‘‘

وہ تیزی سے دکان کے اندر چلی گئی۔ ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی اس کے تعاقب میں اندر چل دیئے۔

’’مائیکل کارنر ان میں سے کونسا والا تھا......؟‘‘ رون نے دانت بھینچ کر غصے سے پوچھا۔

’’جس کی رنگت تھوڑی سانولی تھی......‘‘ ہرمائنی نے لاپروائی سے جواب دیا۔

’’وہ تو مجھے ذرا سا پسند نہیں ہے......‘‘ رون نے ناگواری سے کہا۔

’’بڑی حیرت کی بات ہے...... کیا تمہیں اس کے ساتھ ڈیٹ پر جانا تھا؟‘‘ ہرمائنی نے دھیمی مسکراہٹ کے سے آہستگی سے کہا۔

رون کے چہرے پر سرخی اور بڑھ گئی۔ وہ ہرمائنی کے پیچھے پیچھے لپکتا ہوا پھر رہا تھا۔ جب وہ تانبے کے ڈبوں میں بند قلموں کے

قریب سے گزرے تو رون نے غصے اور حیرت کے ملے جلے جذبات میں غراتے ہوئے کہا۔ ''جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، وہ تو ہیری کو پسند کرتی تھی......؟''

ہرمائنی نے چونک کر اس کی طرف مترحم نظروں سے دیکھا اور پھر اپنا سر اثبات میں ہلایا۔

''یہ سچ ہے کہ جینی ہیری کو پسند کرتی تھی مگر اس نے کچھ عرصہ پہلے ہی ہیری کی سرمہری کو دیکھتے ہوئے شکست تسلیم کر لی تھی اور اس بات کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اب وہ تمہیں ناپسند کرنے لگی ہے، بس اس کی ترجیحات بدل گئی ہیں۔'' ہرمائنی نے ہمدردانہ انداز میں ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جب وہ ایک لمبی سیاہی مائل سنہری قلم کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی۔

ہیری ان دونوں کی بک بک سے الگ، ابھی تک چو چینگ کے ہاتھ ہلاتے ہوئے منظر اور دھیمی مسکان میں ڈوبا ہوا تھا۔ شاید اسی لئے اسے یہ موضوع رون کی مانند زیادہ دلچسپ اور ضروری محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ رون تو حقیقت معلوم ہونے پر طیش سے تلملا رہا تھا اور اپنی بھڑاس نکالنے کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا۔ اچانک ہیری کو وہ بات سمجھ میں آ گئی جس کی جانب ابھی تک اس کی توجہ مبذول نہ ہو پائی تھی۔

''اوہ! اسی لئے وہ اب میرے سامنے کھل کر بات کر لیتی ہے؟'' اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''پہلے تو وہ میرے سامنے آ کر صحیح طرح سے بول بھی نہیں پاتی تھی، ہے نا؟''

''تم بالکل صحیح کہا۔'' ہرمائنی نے فوراً جواب دیا۔ ''اوہ میرا خیال ہے کہ یہ قلم زیادہ اچھی رہے، کیوں نہ میں یہی لے لوں؟......'' اس نے کاؤنٹر پر پہنچ کر پندرہ سکل اور دو نٹ کے سکے ادا کئے۔ رون اب بھی اس کے پیچھے پیچھے چھان بین میں مصروف دکھائی دے رہا تھا۔

''رون!'' ہرمائنی نے گہری سنجیدگی سے کہا جب وہ مڑ کر اس کے پیروں پر چڑھ گئی تھی۔ ''صرف اسی لئے جینی نے تمہیں اپنا رازدار نہیں بنایا تھا کہ اس کی مائیکل کے ساتھ کس نوعیت کی دوستی پروان چڑھ رہی ہے۔ وہ جانتی تھی کہ تم یقیناً بیچ میں ٹانگ اڑانے سے باز نہیں آؤ گے۔ اب خدا کیلئے اس موضوع پر مزید بک بک کر کے میرے دماغ کی چولیں ڈھیلی مت کرو۔''

''تمہارے کہنے کا کیا مطلب ہے؟...... مجھے کیا ضرورت ہے، بیچ میں ٹانگ گھساؤں؟...... تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں اس بارے میں فکرمند ہوں؟...... میں ذرا سا پریشان نہیں ہوں۔'' رون سڑک پر چلتے ہوئے تمام راستے اسی طرح بڑبڑاتا رہا۔

ہرمائنی نے ہیری کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھا، جس پر ہیری تھوڑا اجزبز دکھائی دینے لگا۔ رون ابھی تک مائیکل کارنر کے بارے اول فول بکنے میں مگن تھا۔

''جینی اور مائیکل کی دوستی کی نوعیت تو واضح ہے......'' ہرمائنی دبی ہوئی آواز میں بولی۔ ''چو چینگ اور تمہارے بیچ کیا چل رہا ہے؟''

ہیری اس اچانک جملے پر بوکھلا گیا اور بمشکل خود کو سنبھال پایا۔

''یہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو؟'' ہیری نے جلدی سے اپنی آواز قابو میں رکھتے ہوئے کہا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے وجود میں ابلتا ہوا پانی جوش مارنے لگا ہو۔ اسے اپنے بدن میں گہری حرارت کا احساس شدت سے ہونے لگا۔ اس کا چہرہ نیم سرد موسم میں بھی گرمی کی تمازت سے جلنے لگا تھا۔ کیا واقعی اس کے جذبات اتنے واضح تھے کہ ہر کوئی انہیں محسوس کر لے......

''اس کی آنکھیں تو تمہارے چہرے سے ہٹ ہی نہیں پا رہی تھی، ہے نا؟'' ہرمائنی نے شرارت بھری مسکراہٹ کے ساتھ آہستگی سے کہا۔

ہیری کے تن بدن میں سرشاری کی بجلیاں دوڑتی چلی گئی۔ اسے پہلے کبھی یہ احساس نہیں ہوا تھا کہ ہاگس میڈ کا یہ قصبہ کتنا خوبصورت تھا......؟

سترہواں باب

تدریسی ضابطہ، زیر دفعہ چوبیس

ہیری اس ہفتے کے اختتام پر جس قدر خوش ہوا تھا، اتنا وہ سہ ماہی کے آغاز سے اب تک کبھی خوش نہ ہو پایا تھا۔ اس نے رون کے ساتھ مل کر اتوار والے دن، اپنا زیادہ تر وقت ہوم ورک کو نمٹانے میں صرف کیا۔ یہ الگ بات تھی کہ یہ کام کچھ زیادہ خوشگوار نہیں تھا لیکن سہانی دھوپ نے پورے سکول کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا، اسی لئے ہال کی میزوں پر جمے رہنے کے بجائے طلباء اپنی کتابیں اور دوسرا سامان لے کر ٹولیوں کی شکل میں کھلے میدان میں نکل گئے تھے۔ وہ تینوں جھیل کے کنارے ایک بڑے درخت کے سائے تلے بیٹھ گئے۔ یہ بات تو طے تھی کہ ہرمائنی نے اپنا تمام ہوم ورک پہلے ہی نمٹا لیا تھا اور وہ اب فارغ تھی۔ اسی لئے وہ اپنے ہمراہ اون کے گچھے اور سلائیاں لائی تھی۔ اس نے اپنی سلائیوں پر جادو کر دیا تھا تا کہ وہ ہوا میں اس کے سامنے اون بنتی رہیں۔ اب وہ ٹوپیاں اور سکارف بن رہی تھیں۔

ہیری اس صورت حال میں بڑی طمانیت محسوس کر رہا تھا کہ اسے امبریج اور محکمے کی مخالفت میں کچھ کر دکھانے کا موقع مل رہا ہے۔ اسے اس بات پر بڑی مسرت تھی کہ مخالفت کی اس مڈبھیڑ میں وہ لاشعوری طور پر ایک اہم فریضہ انجام دے رہا ہے۔ گذشتہ ہفتے کی ملاقات بار بار اس کے ذہن میں عود کر آتی، وہ تمام لوگ اس سے تاریک جادو سے تحفظ کا فن سیکھنے کیلئے وہاں آئے تھے...... اور اس کے چند سابقہ کارنامے سننے کے بعد اس کے چہروں پر کیسے تعجب اور رشک کے جذبات پھیلے ہوئے تھے؟...... اور چو چینگ نے تو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں اس کی کارکردگی کو اچھے لفظوں میں سراہا تھا۔ وہ اسے دروغ گو یا خبطی بالکل نہیں سمجھتی تھی بلکہ معترف نظروں سے دیکھتی تھی۔ وہ ان خیالوں میں ڈوب کر ایسا سرشار ہوا کہ خوشی کی لہریں اس کے رگ و پے میں دوڑتی رہیں حتیٰ کہ پیر کی صبح بھی اس کے اثرات برقرار رہے حالانکہ اس دن اس کی ناپسندیدہ کلاسیں زیادہ تھیں۔

جب وہ اور رون صبح اپنے کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اتر رہے تو ان کی باتوں کا موضوع انجلینا کی وہ تجویز تھی جس میں اس نے انہیں رات کو ہونے والی مشقوں میں ایک نئے حربے کو استعمال کرنے کے مشورے پر زور دیا تھا جسے اس نے 'کسلمندی کی گرفت' کا نام دیا تھا۔ وہ دونوں باتوں میں اتنے مست تھے کہ انہیں احساس ہی نہ ہوا کہ ہال میں کچھ گڑبڑ تھی۔ وہ دھوپ میں نہائے ہال کا نصف

حصہ عبور کر چکے تھے کہ ان کی نظر طلباء کے ہجوم پر پڑی جو ہال میں موجود کسی چیز کی طرف متوجہ تھے۔

گری فنڈر کے ہال کے نوٹس بورڈ پر ایک نیا اور کافی بڑا نوٹس آویزاں تھا۔ وہ اس قدر بڑا تھا کہ اس نے پہلے سے لگے تمام اطلاع ناموں کو اپنے نیچے ڈھانپ دیا تھا۔ استعمال شدہ کتب کی سیل کی فہرست، آرگس فلیچ کی جانب سے سکول میں ممنوعہ امور کے نئے قوانین کا اطلاق کی تفصیل، کیوڈچ ٹیموں کی روزانہ مشقوں کے اوقات کار، چاکلیٹ مینڈکوں کی لین دین کا طریقہ کار، ویزلی جڑواں بھائیوں کی طرف لبھانے والی نئی پیشکش کا اشتہار، ہاگس میڈ کی سیر وتفریح کی مقررہ تواریخ، کھوئی اور ملی ہوئی اشیاء کے اشتہار، یہ سب اس نئے نوٹس کے نیچے دب کر رہ گئے تھے۔ وہ جلی سیاہ حروف میں لکھا گیا تھا اور اس کے آخر پر ایک واضح سیل مہر لگی ہوئی تھی، اس کے ساتھ ہی ایک دائروی انداز کے دستخط ثبت ہوئے تھے۔ وہ دونوں اسے پڑھنے لگے۔

حکم نامہ بجانب محتسب اعلیٰ ہوگورٹس سکول

تمام طلباء تنظیمیں، رفاعی و امدادی معاون گروپس، کیوڈچ کی ٹیمیں اور تفریحی کلب فوری پر تحلیل کر دیئے گئے ہیں۔ اس حکم نامے میں تنظیموں، گروپس، کلب اور ٹیموں سے مراد یہ ہے کہ کلاسوں سے باہر تین افراد یا اس سے زیادہ لوگ آپس میں باہمی ملاقات رکھتے ہوں۔ تمام ضروری گروپس، ٹیموں یا تنظیموں کو ازسرنو قائم یا برقرار رکھنے کیلئے محتسب اعلیٰ کو درخواست دی جاسکتی ہے، جس پر مکمل جانچ پڑتال کے بعد اجازت جاری کی جائے گی۔

کوئی بھی طالبعلم کسی بھی تنظیم، گروپس، ٹیم، کلب یا ٹولی میں محتسب اعلیٰ کی اجازت کے بغیر شامل نہیں ہوسکتا۔ جو بھی طالبعلم اس قسم کی سرگرمی ملوث پایا گیا یعنی وہ بلا اجازت محتسب اعلیٰ کسی تنظیم، گروپ، ٹیم، کلب یا ٹولی میں شامل ہوا یا اس نے خلاف ورزی کرتے ہوئے ایسی کوئی چیز تشکیل دی تو اس کا نام ہمیشہ کیلئے سکول سے خارج کر دیا جائے گا۔

یہ حکم نامہ جادوئی محکمے کے تدریسی ضابطہ زیر دفعہ چوبیس کے تحت جاری کیا گیا ہے۔

محتسب اعلیٰ ہوگورٹس سکول

دستخط: ڈولرس جین امبریج

ہیری اور رون نے دوسرے سال میں پڑھنے والے پریشان طلباء کے سروں کے اوپر سے جھانکتے ہوئے نوٹس بورڈ کو پڑھنے کے بعد ایک دوسرے کی طرف گھور کر دیکھا۔

''کیا اس نوٹس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمارے گوب سٹون یعنی پتھریلی شطرنج کے کلب کو بھی بند کر رہی ہیں؟'' دوسرے سال کے ایک طالبعلم نے بے یقینی کے عالم میں اپنے قریبی ساتھی سے دریافت کیا۔

''مجھے تو کچھ ایسا ہی لگتا ہے مگر مجھے یقین ہے کہ ان سے گوب سٹون کلب کی اجازت لینے میں کچھ زیادہ مشکل درپیش نہیں ہو

گی......'' رون نے غمگین لہجے میں جواب دیا جسے سن کر دوسرے سال کے طلباء چونک کر اچھل پڑے۔ ''میرا خیال ہے کہ ہم اتنے خوش قسمت نہیں رہیں گے، ہے نا؟'' اس نے ہیری کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ دوسرے سال کے طلباء اب اُن سے کافی دور پہنچ چکے تھے۔

ہیری کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا، اس نے نوٹس بورڈ پر دوبارہ نظریں جما کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ ہفتے والے دن سے رگ و پے میں دوڑنے والی پرمسرت لہریں یکدم رُک سی گئی تھیں اور طبیعت میں پھیکا پن اور اضمحلال سا پیدا ہونے لگا تھا جو دھیمے دھیمے غصے کی آگ میں دہکنے لگا تھا۔

''یہ کوئی اتفاق کی بات نہیں...... انہیں یقیناً خبر ہو چکی ہے......'' ہیری غصے سے تلملاتا ہوا ہتھیلی پر زور سے مکے مارتے ہوئے غرایا۔

''مگر...... انہیں خبر کیسے ہو سکتی ہے؟'' رون ہکلاتا ہوا بولا۔

''بالکل ہو سکتی ہے...... دیکھو! ہاگس ہیڈ بار میں اور بھی تو لوگ موجود تھے جو ہماری باتیں سن رہے تھے...... علاوہ ازیں یہ بھی بات حقیقت کے قریب ہے کہ وہاں پر جتنے لوگ آئے، ان میں سے کتنے لوگ ایسے ہوں گے جن پر واقعی بھروسہ کیا جا سکتا ہو؟...... ممکن ہے کہ ان میں کوئی جاسوس چھپا ہو یا پھر کسی لالچ کے عوض وہ امبریج کو مطلع کرنا چاہتا ہو......''

ہیری غصے کے عالم میں بری طرح تلملا رہا تھا۔ اس نے دو دن پہلے ہی یہ سوچا تھا کہ وہ لوگ اس کی باتوں پر بھروسہ کرتے ہیں، وہ دل و جان سے اس کے پرستار ہیں اور اسے واقعی پسند کرتے ہیں...... مگر ایسا کچھ نہیں تھا......

''زکریاس سمتھ......!'' رون نے اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے مسلتے ہوئے غرا کر کہا۔ ''...... یا پھر مجھے تو یہ کام مائیکل کارنر کا ہی لگتا ہے، اس کی آنکھوں سے تو چالاکی و مکاری ٹپک رہی تھی......''

''معلوم نہیں...... ہرمائنی کو اس منحوس نوٹس کے بارے میں ابھی تک معلوم ہوا بھی ہے یا نہیں؟'' ہیری نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے تیزی سے لڑکیوں کے کمروں کی جانے والی سیڑھیوں کے دروازے کی طرف گھوم کر نگاہ ڈالی۔

''میرا خیال ہے کہ اسے جا کر بتا دینا چاہئے......'' رون نے جلدی سے کہا اور بلا سوچے سمجھے اس دروازے کی طرف دوڑ لگا دی جہاں روزانہ ہرمائنی جایا کرتی تھی۔ اس نے جلدی سے دروازہ کھولا اور بل دار سیڑھیوں پر دھڑ ادھڑ چڑھنے لگا۔ ہیری بھی اس کے پیچھے لپکا۔ وہ ابھی دروازے میں پہنچ پایا تھا کہ ایک عجیب منظر اس کی آنکھوں کے سامنے رونما ہو گیا۔

رون ابھی نصف کے قریب سیڑھیاں ہی طے کر پایا تھا کہ اچانک ایک زوردار آواز کے ساتھ سیڑھیوں کے پائیدان اندر دھنس گئے اور وہ ایک لمبی گھسیٹی ڈھلوان میں بدل گئی۔ رون نے لمحہ بھر کیلئے ہاتھ پاؤں مارے کہ وہ کسی طرح اوپر پہنچ جائے مگر ڈھلوان اتنی چکنی اور ہموار تھی کہ اسے اپنا پاؤں جمانا دوبھر ہو گیا۔ وہ ہوا میں ہاتھ گھما کر اپنے توازن کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا۔ اگلے ہی پل

میں وہ منہ کے بل نیچے گر گیا اور چکنی ڈھلوان سے پیٹ کے بل پھسلتا ہوا نیچے آ گیا۔ وہ دروازے کے بالکل بیچ میں ہیری کے قدموں میں لیٹا ہوا تھا۔

''ار...... میں اب یہ پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں لڑکیوں کے کمروں کی طرف جانے کی قطعی اجازت نہیں ہے۔'' ہیری نے ہاتھ بڑھا کر رون کو سہارا دیا تاکہ وہ اُٹھ کر کھڑا ہو سکے۔ یہ بات سچ تھی کہ وہ اس دوران اپنی چھوٹتی ہنسی کو روکنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

ٹھیک اسی لمحے چوتھے سال میں پڑھنے والی دو لڑکیوں نے اوپر سے جھانک کر سیڑھیوں کی طرف دیکھا۔ جب ان کی نظر گرے ہوئے رون اور پھسلی ہوئی ڈھلوان پر پڑی تو وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگیں۔

''اوہ! تم میں سے اوپر آنے کی کوشش کس نے کی تھی؟'' ایک لڑکی نے کھی کھی کرتے ہوئے ان سے دریافت کیا۔ اب ان کے چہروں کے عضلات کھنچ گئے تھے اور وہ ناگوار انداز میں ان دونوں کو گھور رہی تھیں۔

''میں اوپر آنا چاہتا تھا......'' رون نے جلدی سے کہا مگر یوں لگتا تھا کہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا اور کسی قدر نادم دکھائی دے رہا تھا۔ ''مجھے اس بات کی ذرا بھر خبر نہیں تھی کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے؟...... یہ بھلا کہاں کا انصاف ہے؟'' اس نے ہیری کی طرف گردن گھما کر شکوہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ہرمائنی کو تو ہمارے کمرے میں آنے جانے کی کھلی چھوٹ ہے جبکہ ہمیں اس کے کمرے میں جانے کی اجازت بالکل نہیں......؟''

''یہ تو قدیمی دستور ہے......'' ہرمائنی کی آواز سنائی دی جو ابھی ابھی ان کے سامنے ڈھلوان پر پھسلتی ہوئی نیچے اتری تھی اور سیدھا کھڑا ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔ ''میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ ہوگورٹس۔ ایک تاریخی مطالعہ نامی کتاب پڑھ لو...... اس میں صاف صاف لکھا ہے کہ سکول کے بانیوں کے نظریئے کے مطابق لڑکے، لڑکیوں کے مقابلے میں زیادہ ناقابل اعتبار ہوتے ہیں...... خیر اسے چھوڑو...... یہ بتاؤ کہ ایسی کون سی مصیبت آن پڑی تھی کہ تم اوپر آنے کی کوشش کر رہے تھے......؟''

''ہم تمہیں کچھ بتانا چاہتے تھے...... ادھر آؤ...... خود ہی دیکھ لو!'' رون نے جلدی جلدی کہا اور پھر اسے دروازے سے کھینچتا ہوا نوٹس بورڈ کی طرف لے آیا۔ ہرمائنی نے تعجب بھری نظروں سے نوٹس کی طرف دیکھا اور پھر وہ اسے پڑھنے لگی۔ اس کی آنکھیں نوٹس کے سطروں کے ساتھ ساتھ گھومتی ہوئی زیریں حصے تک پہنچ گئیں۔ اس کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا تو ایک جا رہا تھا۔

''مجھے یقین ہے کہ کسی نے ان کے پاس جا کر ہماری مخبری کر دی ہوگی۔'' رون غصے سے غراتے ہوئے بولا۔

''مجھے ایسا نہیں لگتا......'' ہرمائنی نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔

''لو دیکھ لو...... ہرمائنی! تم بھی بے حد بھولی ہو۔'' رون نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ ''تم ابھی تک یہی گمان کر رہی ہو کہ سب لوگ تم جیسے قابل بھروسہ اور امانت دار ہوتے ہیں؟''

''ناممکن......وہ لوگ ایسا بالکل نہیں کر سکتے......'' ہرمائنی نہایت سنجیدگی سے بولی۔ ''جس چرمئی کاغذ پر ان سب لوگوں نے دستخط کئے تھے، میں نے اس پر ایک جادوئی کلمے کی جکڑ باندھ دی تھی......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اگر ان میں سے کسی نے امبریج کو خبردار کیا ہوگا تو ہمیں فوراً معلوم ہو جائے گا کہ کون سا فرد ہے؟......اس کے علاوہ وہ اس بدعہدی پر یقیناً پشیمان ہوگا......''

''اس کے ساتھ ایسا کیا ہوگا کہ وہ پچھتائے گا؟'' رون نے بھنوئیں کھینچ کر پوچھا۔

''اس بات کو یوں سمجھ لو کہ بدعہدی کرنے پر ایلوئس میزن کے مہاسوں جیسے چکنے اور گہرے داغ اس کے چہرے پر بھر جائیں گے اور خود کو آئینے میں دیکھ کر خوب تڑپ رہا ہوگا......خیر نیچے چلو! ناشتہ کرتے ہیں اور صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں......دوسرے لوگ اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟......معلوم نہیں کہ یہ نوٹس دوسرے فریقوں کے ہال میں بھی لگایا گیا ہے یا نہیں......؟''

بڑے ہال میں داخل ہوتے ہی انہیں فوراً احساس ہو گیا کہ معاملہ صرف گری فنڈر کے ہال تک ہی نہیں محدود تھا۔ وہاں آج معمول سے زیادہ شور شرابہ برپا تھا۔ طلباء و طالبات بے چینی سے اِدھر اُدھر ٹہلتے ہوئے نوٹس پر تبصرے کر رہے تھے۔ بڑے ہال میں عجیب سی ہلچل اور کہرام مچا ہوا تھا۔ ہر کسی کی گفتگو کا محور وہ حکم نامہ ہی تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ابھی صحیح طرح سے اپنی نشستیں سنبھال بھی نہیں پائے تھے کہ نیول، ڈین، فریڈ، جارج اور جینی سرعت سے ان کے پاس پہنچ گئے۔

''کیا تم نے دیکھ لیا......؟''

''تمہارا کیا خیال ہے کہ انہیں کیسے معلوم ہو گیا ہے؟''

''اب ہم کیا کریں گے......؟''

''یہ تو بڑی مشکل پیدا ہو گئی ہے، ہے نا؟''

وہ سب سوالیہ انداز میں ہیری کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔ اس نے اردگرد کا جائزہ لیا کہ کہیں قریب کوئی استاد تو موجود نہیں ہے۔ پھر وہ آہستگی سے بولا۔ ''سچ بات تو یہ ہے کہ ان تمام رکاوٹوں کے باوجود میں اپنی مہم کو پایہ تکمیل تک ضرور پہنچاؤں گا......''

''مجھے یقین تھا کہ تم ایسی ہی بات کرو گے۔'' جارج نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہیری کا کندھا تھپتھپا کر حوصلہ افزائی کی۔

''کیا پری فیکٹ بھی ایسا ہی سوچتے ہیں۔'' فریڈ نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ لہجے میں دریافت کیا۔

''کوئی شک نہیں......'' ہرمائنی نے طمانیت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''دیکھو! ارنئی اور ہانّا ایبٹ بھی اسی طرف آ رہے ہیں۔'' رون نے اپنے کندھے کے اوپر سے جھانک کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ان کے ساتھ ریون کلا کے طلباء اور زکریاس سمتھ بھی ہیں......لیکن کسی کے بھی چہرے پر مہاسے نہیں پھوٹے ہیں......؟''

ہرمائنی سہمی ہوئی نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگی۔

''مہاسوں کی بات چھوڑو......اُن احمق لوگوں یہاں بالکل نہیں آنا چاہئے......اس سے تو یہ بات سچ مچ سنگین ہو جائے گی......

واپس لوٹ جاؤ!'' اس نے جلدی سے ارنئی اور ہانا کو اشارہ کرتے ہوئے دبے ہوئے لہجے میں کہا اور ہاتھ ہلا کر انہیں ہفل پف کی میز پر واپس لوٹنے کی ہدایت کرنے لگی۔ ''بعد میں بات کریں گے...... بعد میں......تم لوگوں سے...... بات کریں گے......ابھی نہیں......''

''میں مائیکل کو مطلع کر دیتی ہوں۔'' جینی نے اپنی نشست چھوڑتے ہوئے عجلت میں کہا۔ ''وہ بھی کتنا گدھا ہے......؟''

وہ تیزی سے ریون کلا کی میز کی طرف بڑھ گئی۔ ہیری اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ چو چینگ کچھ زیادہ دور نہیں بیٹھی تھی۔ وہ اسی گھنگھریالے بالوں والی سہیلی سے گفتگو کر رہی تھی جسے وہ اپنے ساتھ لے کر ہاگس ہیڈ آئی تھی۔ ہیری کے دل میں کھٹکا اُٹھا کہ کیا امبریج کے نوٹس کے خوف سے وہ آئندہ ملاقات میں شامل نہیں ہوگی؟

اس نوٹس کی سنگینی کا احساس انہیں تب تک نہیں ہو پایا جب تک کہ وہ بڑے ہال سے نکل کر اپنی پہلی کلاس یعنی جادو کی تاریخ ایک مطالعہ کے کمرہ جماعت میں نہیں پہنچے تھے۔

''ہیری......رون!''

انجلینا کافی گم صم اور پریشانی کے عالم میں ان کے پاس پہنچی۔

''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں......'' ہیری نے آہستگی سے کہا جب وہ کافی قریب پہنچ چکی تھی۔ ''ہم ابھی تک پرعزم ہیں......''

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس میں ہماری کیوڈچ کی ٹیم بھی شامل ہے؟'' انجلینا نے جلدی سے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کو از سر نو تشکیل دینے کیلئے ان کی خصوصی اجازت درکار ہوگی......''

''یہ کیا کہہ رہی ہو......؟'' ہیری بے چین ہو کر بولا۔

''ایسا نہیں ہوسکتا......'' رون کے چہرے کا رنگ یکدم فق پڑ گیا تھا۔

''تم لوگوں نے نوٹس کو دھیان سے نہیں پڑھا ہے، اس میں ٹیموں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے سنو، ہیری!......میں یہ بات آخری مرتبہ کہہ رہی ہوں......مہربانی کر کے...... خدارا......تم امبریج کو غضب ناک ہونے کا کوئی موقع مت دینا، ورنہ ہمیں یہ اجازت کبھی نہیں مل پائی گی۔''

''تم حوصلہ رکھو......ٹھیک ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا کیونکہ اس کی رونی صورت دیکھ کر یوں لگ رہا تھا جیسے اگلے ہی پل اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگیں گے۔ ''تم بالکل فکر مت کرو......میں ان کے ساتھ پوری شرافت سے پیش آؤں گا......''

''میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ امبریج جادو کی تاریخ ایک مطالعہ کی کلاس میں ہمیں پہلے سے موجود ملے گی۔'' رون نے پژمردگی سے کہا۔ وہ اب تیزی سے پروفیسر بینز کی کلاس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ''انہوں نے ابھی تک بینز کی کلاس کی انکوائری نہیں کی ہے۔

مجھے پورا یقین ہے کہ وہ ہمیں وہیں موجود ملیں گی......''

بہر حال، رون کا دعویٰ غلط ثابت ہوا تھا۔ جب وہ کلاس روم میں داخل ہوئے تو وہاں پر ایک ہی استاد موجود تھا جو پروفیسر بینز ہی تھے۔ وہ ہمیشہ کی طرح اپنی کرسی سے ایک انچ اوپر ہوا میں تیرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ حسب معمول دیوؤں کے جنگی معرکوں پر اپنا بوریت بھرا لیکچر شروع کرنے کی تیاریوں میں مگن دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری کی طبیعت ایسی اچاٹ ہو چکی تھی کہ اس نے آج ان کے لیکچر کو سمجھنے کی ذرا سی بھی کوشش نہیں کی۔ وہ اپنے چرمئی کاغذ پر کاہلی کے ساتھ قلم گھسیٹتا رہا۔ اس نے ہر مائنی کی غصے بھری نظروں کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی تھی۔ اس کے ٹھوکوں پر بھی وہ انجان ہی بنا رہا۔ بہر حال، جب ہر مائنی نے اس کی پسلیوں میں کہنی کی زوردار ضرب رسید کی تو اس نے غصیلی نظروں سے اس کی دیکھا۔

''کیا مصیبت ہے......؟'' وہ آہستگی سے غرا کر بولا۔

ہر مائنی نے دھیمے انداز میں کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے حیرت بھرے انداز میں جب اپنی گردن گھما کر کھڑکی کی طرف دیکھا تو اس کا غصہ یکدم جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔ ہیڈوگ کھڑکی کے دوسری طرف منڈیر پر بیٹھی ہوئی تھی اور اپنی چونچ سے کھڑکی کے موٹے شیشے کو کٹکٹا رہی تھی۔ اس کی غصیلی نظریں ہیری کو گھور رہی تھیں۔ اس کے پاؤں پر ایک خط بندھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آ پائی کہ وہ کچھ ہی دیر پہلے تو بڑے ہال میں ناشتہ کر رہا تھا۔ وہ خط لے کر اس وقت کیوں نہیں پہنچی تھی؟ جیسا کہ ہمیشہ کا معمول رہا تھا۔ اس کے کئی ساتھی طلباء بھی اب ہیڈوگ کی طرف اشارہ کرنے لگے تھے۔

''مجھے تو وہ الو ہمیشہ سے ہی بہت پسند ہے، دیکھو! وہ کتنی خوبصورت ہے، ہے نا؟'' ہیری کے قریب بیٹھی ہوئی لیونڈر براؤن، اپنی سہیلی پاروتی پاٹیل کو کہہ رہی تھی۔

اس نے اپنی گردن گھما کر پروفیسر بینز کی طرف دیکھا جو اپنا سر ہاتھوں میں پکڑے چرمئی کاغذوں پر جھکائے لیکچر پڑھنے میں کھوئے ہوئے تھے۔ انہیں اس بات کا قطعی احساس نہیں تھا کہ پوری کلاس کی توجہ معمول سے ہٹ کر آج نہایت کم تھی۔ ہیری چپکے سے اپنی نشست سے نیچے پھسلا اور اکڑواں جھک کر دبے قدموں سے کھڑکی تک پہنچا۔ اس نے کھڑکی کی کنڈی سرکائی اور پھر احتیاط سے اس کا پٹ کھولا۔ اسے توقع تھی کہ ہیڈوگ خط دینے کیلئے اپنا پاؤں اس کی طرف بڑھائی گی اور پھر خاموشی سے الو گھر کی طرف روانہ ہو جائے گی......لیکن جونہی ہیری نے کھڑکی کا پٹ کھولا، وہ پھدک کر اندر داخل ہو گئی اور دردناک آواز میں سسکنے لگی۔ ہیری نے کھڑکی بند کرتے ہوئے پروفیسر بینز کی طرف متفکر نگاہ ڈالی، وہ اپنے کام میں مگن دکھائی دیئے۔ ہیری دوبارہ نیچے جھکا اور ہیڈوگ کو اپنے کندھے پر بٹھا کر تیزی سے اپنی نشست پر واپس لوٹ آیا۔ وہ سنبھل کر بیٹھا اور ہیڈوگ کو کندھے سے اتار کر اپنی گود میں ڈال دیا۔ وہ جب اس کے پاؤں سے بندھا ہوا خط کھولنے کیلئے اس پر جھکا تو اسے پہلی بار یہ احساس ہوا کہ ہیڈوگ کے پر بری طرح مڑے تڑے ہوئے تھے۔ کچھ تو مخالف سمت میں گرے پڑے تھے اور اس کا ایک بازو عجیب زاویے پر دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ یہ تو زخمی ہے......'' ہیری نے سرگوشی نما لہجے میں کہا اور اپنا سر اس پر جھکا لیا۔ ہرمائنی اور رون بھی تھوڑا سا اس کی طرف جھکے اور تشویش نظروں سے ہیڈوگ کو دیکھنے لگے۔ ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں اپنی قلم بھی ایک طرف رکھ دی تھی۔ ''دیکھو! اس کے بازو کے ساتھ کچھ گڑبڑ دکھائی دے رہی ہے......''

ہیڈوگ اس کی گود میں کھڑی کانپ رہی تھی۔ جب ہیری نے اس کے مڑے ہوئے بازو کو چھونے کی کوشش کی تو بری طرح اُچھلی۔ اس کے تمام پنکھ ایک کنارے پر جمع ہونے لگے جیسے وہ خود کو پھولانے کی کوشش کر رہی ہو۔ وہ اب اسے ناپسندیدہ نظروں سے گھور رہی تھی۔

''پروفیسر بینز......'' ہیری نے زوردار لہجے میں کہا۔ کلاس میں پروفیسر بینز کی آواز کے علاوہ نئی آواز کی گونج نے سب لوگوں کو چونکا دیا۔ اب تمام طلباء و طالبات مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ ''پروفیسر! میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے......''

پروفیسر بینز نے اپنی نگاہ چرمئی کاغذوں سے اوپر اُٹھائی اور وہ ہمیشہ کی طرح اپنے سامنے اتنے زیادہ طلباء کو دیکھ کر حیرت میں مبتلا دکھائی دینے لگے۔

''طبیعت ٹھیک نہیں ہے؟......'' انہوں نے اپنی پھنکارتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''جی بالکل ٹھیک نہیں......'' ہیری نے اپنی آواز میں کرب پیدا کرتے ہوئے کہا اور ہیڈوگ کو اپنی کمر کے پیچھے چھپا لیا۔ اب وہ اپنی نشست سے کھڑا ہو چکا تھا۔ ''میرا خیال ہے کہ مجھے ہسپتال جانا ہوگا......''

''اوہ ہاں......'' پروفیسر بینز نے ہڑبڑا کر کہا جو بے جا مداخلت پر کافی بے چینی محسوس کر رہے تھے۔ ''ہاں! ہاں!......ہسپتال...... ٹھیک ہے، چلے جاؤ......میں کہہ رہا تھا خود پسندی......''

کلاس روم سے باہر نکلتے ہی ہیری نے ہیڈوگ کو اپنے کندھے پر بٹھا لیا تھا۔ وہ راہداری کو تیز تیز قدموں سے عبور کر رہا تھا۔ بینز کی کلاس سے کافی دور پہنچ کر وہ یہ سوچنے کیلئے رُک گیا...... ہیڈوگ کے علاج کیلئے اس کی پہلی ترجیح ہیگرڈ ہی تھا مگر اتفاق یہ تھا کہ ہیگرڈ کا ان دنوں دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں تھا۔ میڈم پامفری جانوروں کی معالج نہیں تھیں۔ اب اس کے پاس ایک ہی انتخاب بچا تھا...... پروفیسر غروبلی پلانک......اسے انہیں ہر حال میں تلاش کرنا تھا کیونکہ وہ ہی اس کی آخری امید تھیں، ہیڈوگ کو ٹھیک کرنے میں صرف وہ ہی اس کی مدد کر سکتی تھیں۔

وہ تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھا اور اس نے باہر تیز ہواؤں سے سرسراتے ہوئے میدان کو دیکھا جس پر بادلوں کے کئی مرغولے تیرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ پروفیسر غروبلی پلانک، ہیگرڈ کے جھونپڑے کے ارد گرد کہیں بھی نہیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اگر اس وقت ان کی کوئی کلاس نہیں ہے تو انہیں یقیناً سٹاف روم میں ہی ہونا چاہئے۔ یہ سوچ کر ہیری تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا۔ ہیڈوگ اس کے کندھے پر خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی اور اس کے منہ سے عجیب کراہتی ہوئی آوازیں نمودار ہو رہی تھیں۔

جب وہ سٹاف روم کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ دروازے کے باہر دو پتھریلے میزاب تعینات دکھائی دیئے۔ جب ہیری ان کے نزدیک پہنچا تو ان میں سے ایک میزاب نے مشفقانہ لہجے میں کہا۔ ''ننھے نوجوان! تمہیں تو اس وقت اپنی کلاس میں ہونا چاہئے تھا......''

''بہت ضروری کام کے باعث آیا ہوں۔'' ہیری نے روکھے پن نے کہا۔

''بہت ضروری کام......ایسا بھلا کونسا کام ہے؟'' دوسرے میزاب نے طنزیہ لہجے میں بلند آواز میں کہا۔ ''تم نے ہمیں ایک ہی ساعت میں مات دے دی ہے، ہے نا؟''

ہیری نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے دروازے پر تیز دستک دی۔ اسے اندر سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی اور پھر دروازہ کھل گیا۔ اس کے سامنے پروفیسر میک گوناگل کھڑی تھیں۔

''تم......کہیں تمہیں کوئی اور سزا تو نہیں سنا دی گئی ہے؟'' انہوں نے تلخ لہجے میں پوچھا۔ ان کی چوکور عینک کے عقب سے شعلے بھڑکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''بالکل نہیں پروفیسر......'' ہیری نے جلدی سے جواب دیا۔

''تو......تم اپنی کلاس میں کیوں نہیں ہو؟''

''ظاہر ہے، یہ نہایت ضروری کام ہے، ہے نا؟'' دوسرے میزاب نے بیچ میں کودتے ہوئے تضحیک آمیز لہجے میں کہا۔

''میں پروفیسر غروبلی پلانک کو تلاش کر رہا ہوں پروفیسر!'' ہیری نے میزاب کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''میری الّو شدید زخمی ہوگئی ہے......''

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟......تمہاری الّو شدید زخمی......؟''

پروفیسر میک گوناگل کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی پروفیسر غروبلی پلانک کا چہرہ ان کے عقب سے نمودار ہو گیا۔ ان کے ہونٹوں میں پائپ دبا ہوا تھا اور ہاتھ میں روزنامہ جادوگر اخبار پکڑا تھا۔

''جی ہاں! وہ باقی الوؤں کی صبح آمد کے مقابلے میں کافی تاخیر سے پہنچی تھی اور اس کا بازو بہت عجیب انداز میں مڑا ہوا ہے......یہ دیکھئے......'' ہیری نے احتیاط سے ہیڈوگ کو اپنے کندھے سے اتارتے ہوئے کہا۔

پروفیسر غروبلی پلانک نے اپنا پائپ دانتوں میں بھینچا اور ہاتھ بڑھا کر ہیری کے ہاتھوں سے ہیڈوگ کو لے لیا جبکہ پروفیسر میک گوناگل الجھی ہوئی نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھتی رہیں۔

''ہونہہ......'' پروفیسر غروبلی پلانک نے الّو کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔ بات کرتے ہوئے ان کے دانتوں میں بھینچا ہوا پائپ ادھر ادھر ہل رہا تھا۔ ''ایسا دکھائی دیتا ہے کہ جیسے اس پر کسی نے حملہ کیا ہے، حالانکہ میں یہ اندازہ نہیں لگا پا رہی ہوں کہ ایسا کون کر سکتا

ہے؟ اُڑن گھڑ پنجر البتہ چند اک بار اُڑتے ہوئے پرندوں پر حملہ کر دیتے ہیں مگر ہیگرڈ نے ہوگورٹس کے اُڑن گھڑ پنجروں کو عمدگی کے ساتھ قابو کر رکھا ہے کہ وہ خصوصاً الّوؤں پر حملہ بالکل نہ کریں......''

اُڑن گھڑ پنجر کیا بلا ہوتی ہے؟ یہ بات تو ہیری بالکل نہیں جانتا تھا اور نہ ہی اس وقت اسے اس کی کوئی خاص پرواہ تھی۔ وہ صرف یہ سوچ رہا تھا کہ کیا ہیڈوگ پہلے جیسی بالکل تندرست ہو جائے گی؟ بہر حال، پروفیسر غروبلی پلانک نے ہیری کی طرف باریک بینی سے نگاہ ڈالتے ہوئے دریافت کیا۔ ''پوٹر! کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ یہ الّو کتنا فاصلہ طے کر کے یہاں پہنچی ہے؟''

''ار......'' ہیری لمحہ بھر کیلئے بوکھلا سا گیا۔ ''میرا خیال ہے کہ یہ لندن سے آ رہی ہے۔''

اس نے ایک لمحے کیلئے پروفیسر میک گوناگل کی طرف جھینپی نظروں سے دیکھا۔ ان کی بھنوئیں جس انداز سے اوپر اُٹھ گئی تھیں، اس سے ہیری کو بخوبی اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ سمجھ گئی ہیں کہ لندن سے مراد گیرم مالڈ پیلس کا مکان نمبر بارہ ہی تھا۔

پروفیسر غروبلی پلانک نے اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر یک چشمی عدسہ باہر نکالا۔ اور اسے اپنی دائیں آنکھ پر لگا لیا۔ عدسہ ان کی آنکھ میں پھنسا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ انہوں نے ہیڈوگ کو اپنے عدسے کے قریب کیا اور اس کے مڑے ہوئے بازو کی جانچ پڑتال کرنے لگیں۔ کچھ توقف کے بعد وہ بولیں۔ ''تم اسے میرے پاس ہی چھوڑ جاؤ، میں اس کا علاج کر دوں گی۔ ویسے بھی اسے کچھ دنوں تک ہوا میں زیادہ دیر تک نہیں اُڑنا چاہئے......تم سمجھ گئے ہونا؟''

''ار......ٹھیک ہے...... بہت بہت شکریہ......!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اسی لمحے اس کے عقب میں سکول کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں...... یہ ٹھیک ہو جائے گی۔'' پروفیسر غروبلی پلانک نے سپاٹ لہجے میں کہا اور سٹاف روم میں جانے کیلئے مڑ گئیں۔

''ایک منٹ ٹھہرو ویلہیلمنا!'' اچانک پروفیسر میک گوناگل بول پڑیں۔ ''پوٹر کو اس کا خط تو دیتی جاؤ۔''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے چونک کر کہا جو ہیڈوگ کے پاؤں میں بندھے ہوئے چرمئی کاغذ کو تو بالکل ہی فراموش کر بیٹھا تھا۔ پروفیسر غروبلی پلانک نے ہیڈوگ کے پنجے سے خط الگ کر کے ہیری کی طرف بڑھایا اور پھر ہیڈوگ کو اپنے ساتھ لے کر اندر چلی گئیں۔ ہیڈوگ اسے عجیب سی نظروں سے گھورتی رہی جیسے اسے اس پر یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ ہیری اتنی آسانی سے اپنی مادہ الّو کو کسی دوسرے کو کیسے سونپ سکتا ہے؟ پروفیسر غروبلی پلانک کے اوجھل ہوتے ہی ہیری کے من میں ندامت کا احساس پیدا ہونے لگا۔ وہ واپس جانے کیلئے مڑا مگر اس کے قدم وہیں جم کر رہ گئے کیونکہ پروفیسر میک گوناگل نے آواز دے کر اسے روک لیا تھا۔

''پوٹر......''

''جی پروفیسر......'' وہ مڑتے ہوئے بولا۔

انہوں نے راہداری کے دونوں کناروں کی طرف نظر ڈالی جہاں سے طلباء کا ہجوم آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ان کی آنکھیں دوبارہ ہیری کے چہرے پر آ کر جم گئیں۔

''تمہیں محتاط رہنا چاہئے......'' انہوں نے ہیری کے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے چرمئی کاغذ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔''ممکن ہے کہ ہوگورٹس سے آنے جانے والے خطوط کی گہری نگرانی کی جا رہی ہو......تم سمجھ گئے ہونا؟''

''جی......'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا مگر راہداری میں آنے والا طلباء کا ریلا اب اس تک پہنچنے ہی والا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے خفیف انداز میں سر کو جھٹکا اور سٹاف روم کے اندر واپس لوٹ گئیں۔ سٹاف روم کا دروازہ ایک بار پھر بند ہو چکا تھا۔ ہیری نے اچٹتی نگاہ دروازے پر ڈالی اور پھر ہجوم کے ساتھ ہی چلتا ہوا بیرونی احاطے میں پہنچ گیا۔ اسے صحن کے ایک سایہ دار کنارے پر رون اور ہرمائنی کھڑے دکھائی دیئے۔ ہوا کی تندی سے بچنے کیلئے انہوں نے اپنے چوغوں کے کالر اُٹھا رکھے تھے۔ ہیری تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگا اور اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے چرمئی کاغذ کی تہہ کھول کر اسے پڑھا۔اس میں صرف پانچ الفاظ لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

'آج،اسی وقت،اسی جگہ......'

جونہی وہ ان دونوں کے قریب پہنچا تو انہوں نے متفکرانہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

''ہیڈوگ......ٹھیک تو ہے نا؟'' ہرمائنی نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

''تم اسے کہاں لے گئے تھے؟'' رون بھی چپ نہ رہ پایا۔

''غروبلی پلانک کے پاس......وہاں پروفیسر میک گوناگل بھی مل گئی تھیں......خیر سنو......'' ہیری نے جلدی سے انہیں بتایا۔اس نے پروفیسر میک گوناگل کی کہی ہوئی باتیں انہیں بتائی تو اسے یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ دونوں میں سے کسی کے چہرے پر کسی قسم کا تاثر پیدا نہیں ہوا تھا۔اس کے برعکس انہوں نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ کر سر ہلا دیئے۔

''اس کا کیا مطلب ہے؟ میں سمجھا نہیں......'' ہیری نے ان دونوں کی طرف چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اپنے دماغ پر بوجھ مت ڈالو...... میں ابھی ابھی رون سے یہی کہہ رہی تھی۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔''کہیں کسی نے ہیڈوگ کو درمیان میں پکڑنے کی کوشش تو نہیں کی تھی؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ آج سے پہلے کبھی بھی سفر کے دوران اس پر حملہ نہیں کیا گیا ہے، ہے نا؟''

''مگر یہ خط ہے کس کا؟'' رون نے ہیری کے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جس میں چرمئی کاغذ مڑا تڑا دکھائی دے رہا تھا۔

''سنوفلس کا......'' ہیری نے آہستگی سے بتایا۔

''اسی وقت، اسی جگہ......یعنی گری فنڈر ہال کا آتشدان......؟''

''واضح بات ہے......'' ہرمائنی نے خط کی عبارت پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ وہ کسی قدر پریشان دکھائی دے رہی تھی۔ ''میری دعا ہے کہ اسے کسی اور نے نہ ہی پڑھا ہو تو اچھا ہوگا......''

''مگر یہ تو سیل بند تھا، اسے میں نے خود کھولا ہے۔'' ہیری نے انہیں اور خود کو دلاسہ دلانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''اور ویسے بھی اس کا مطلب کوئی اور بالکل نہیں سمجھ پائے گا...... جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ ہم نے اس سے پہلے کب اور کہاں بات چیت کی تھی، ہے نا؟''

''میں کچھ کہہ نہیں سکتی......'' ہرمائنی نے متفکر لہجے میں جواب دیا۔ جب دوبارہ گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو اس نے اپنا بستہ واپس کندھے پر لٹکاتے ہوئے کہا۔ ''ویسے بھی جادو کے ذریعے کسی لفافے کی سیل کو توڑ کر دوبارہ ویسا ہی بنا دینا کوئی زیادہ مشکل کام نہیں ہے......اگر سفوف انتقال کے نظام پر بھی کڑی نگرانی کی جا رہی ہو تو یہ واقعی کسی بڑی مصیبت کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے......مگر ہم اسے نہ آنے کی تنبیہ بھی تو نہیں دے سکتے ہیں، ہے نا؟......ممکن ہے کہ ہماری تنبیہ والا خط بھی بیچ میں ہی اُچک لیا جائے......''

وہ اب تینوں پتھر کی سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے میں جادوئی مرکبات کی کلاس کی طرف جا رہے تھے۔ وہ سیریس کے معاملے میں خاصے الجھے ہوئے تھے اور اردگرد سے بے نیاز اپنے اپنے قیاسات کے گھوڑے دوڑا رہے تھے۔ جونہی وہ سیڑھیوں سے نیچے پہنچے تو ان کے خیالوں کا سلسلہ یکلخت ٹوٹ گیا۔ ڈریکو ملفوائے کی ناپسندیدہ آواز نے انہیں حقیقت کی دنیا میں واپس لا کھڑا کیا تھا۔ ملفوائے پروفیسر سنیپ کی کلاس کے دروازے کے بالکل قریب کھڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرکاری طرز کا دکھائی دینے والا چرمئی کاغذ تھا جسے وہ لہرا لہرا کر سب کو دکھا رہا تھا۔ وہ کچھ زیادہ ہی بلند آواز میں بول رہا تھا تاکہ اس کی بات تہہ خانے میں موجود سبھی لوگ سن سکیں۔

''سنو سب سنو! پروفیسر امبریج نے سلے درن کی کیوڈچ ٹیم کو برقرار رکھے جانے کی فوری اجازت دے دی ہے۔ میں آج صبح ہی ان سے اجازت لینے کیلئے خود ان کے دفتر گیا تھا۔ یہ تو یقینی بات تھی کہ وہ میری بات رد نہ کرتیں، وہ میرے ڈیڈی کو بڑی اچھی طرح سے جانتی ہیں اور ان کی سرکاری معاملات میں محکمے میں آمدورفت بھی رہتی ہے......بس اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ کیا گری فنڈر کو بھی اپنی کیوڈچ ٹیم برقرار رکھے جانے کی اجازت مل جاتی ہے یا نہیں...... یہ بڑا دلچسپ رہے گا، ہے نا؟''

''اب یہاں کوئی جھگڑا نہ کھڑا کر دینا......'' ہرمائنی نے ہیری اور رون کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا جو خونخوار نظروں سے ملفوائے کو گھور رہے تھے اور ان کی مٹھیاں بری طرح بھنچ رہی تھیں۔ ''وہ یہی تو چاہتا ہے، اسی لئے تمہیں اکسا رہا ہے......''

''میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ......'' ملفوائے نے اپنی آواز مزید بلند کرتے ہوئے کہا۔ اس کی بھوری آنکھیں ہیری اور رون کو دیکھ کر عجیب انداز میں چمک اُٹھی تھیں۔ ''اگر اس معاملے میں جادوئی محکمے کے حوالے سے خصوصی اجازت درکار ہو تو مجھے ایسا نہیں لگتا

کہ گری فنڈر محکمے کی توقعات پر پورا اتر پائیں گے اور اپنی کیوڈچ ٹیم پر لگی پابندی کو ہٹا پائیں گے...... جیسا کہ میرے ڈیڈی نے مجھے بتایا ہے کہ محکمہ کئی سالوں سے آرتھر ویزلی کو ان کے عہدے سے ہٹانے کیلئے کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر رہا ہے...... اور جہاں تک پوٹر کی بات رہی تو میرے ڈیڈی کہتے ہیں کہ بس کچھ ہی دنوں کی بات ہے، محکمے کے عہدیدار اسے سینیٹ مونگوز ہسپتال میں بھجوانے کا انتظام کر دیں گے...... لگتا ہے کہ وہاں پر اُن لوگوں کیلئے ایک خصوصی حصہ مختص کیا گیا ہے جن کے دماغ جادوئی صلاحیتوں کے معاملے میں کند ہو جاتے ہیں......''

ملفوائے نے اپنی بات ختم کر کے ایک بگڑا ہوا چہرہ بنانے کی کوشش کی۔ اس کا منہ کھل کر لٹک سا گیا اور آنکھوں کی پتلیاں تیزی سے گھومنے لگیں۔ وہ کسی پاگل کی سی نقل اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کریب اور گوئل ہمیشہ کی طرح اس کے پہلو میں کھڑے کھی کھی کرنے لگے۔ پینسی پارکنسن تو ہنسی کے مارے دُہری ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

ہیری کے کندھے سے کوئی چیز زور سے ٹکرائی جس سے وہ کسی قدر آگے کی طرف لڑھک سا گیا۔ لمحہ بھر بعد اسے یہ احساس ہوا کہ نیول اس کے پہلو میں سے نکل کر سرعت رفتاری سے ملفوائے کی طرف جا رہا تھا۔

''اوہ...... نیول...... نہیں......''

ہیری نے لپک کر نیول کے چوغے کو پیچھے سے پکڑ لیا اور اسے پیچھے کی طرف کھینچنے لگا۔ نیول نے خود کو چھڑانے کی بھرپور مزاحمت کی۔ وہ ہوا میں اپنا مکا لہرا رہا اور ملفوائے کو خونخوار آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ خود کو ہیری کی گرفت سے چھڑا کر ملفوائے تک پہنچنے کی پوری کوشش کر رہا تھا جو ایک پل کیلئے سکتے میں ڈوبا اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''کھڑے کیوں ہو؟...... میری مدد کرو!'' ہیری نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا بازو کا حلقہ اس کی گردن کے گرد بنا لیا تھا اور اسے پوری طاقت سے پیچھے کھینچ رہا تھا۔ کریب اور گوئل اپنے بازو پھیلا کر ملفوائے کے بالکل آگے کھڑے ہو چکے تھے اور نیول کو سبق سکھانے کیلئے تیار دکھائی دے رہے تھے۔ رون نے جلدی سے نیول کا کھلا ہاتھ پکڑا اور ہیری کے ساتھ مل کر اسے واپس گری فنڈر کی قطار میں واپس کھینچ لانے میں کامیاب ہو گیا۔ نیول کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا اور اس کے منہ سے ہذیان جاری تھا۔ ہیری نے چونکہ اس کی گردن پر بری طرح دباؤ ڈال رکھا تھا، اس لئے اس کے منہ سے نکلنے والے جملے کسی کو بھی سمجھ نہیں آ پائے مگر اس کے منہ سے کچھ بے ترتیب الفاظ نکل رہے تھے۔

''یہ اچھا...... نہیں...... تھا...... مونگوز...... اسے...... بتا...... دوں گا......''

ٹھیک اسی لمحے تہہ خانے کا دروازہ کھل گیا اور پروفیسر سنیپ کا سپاٹ چہرہ نمودار ہوا۔ ان کی سیاہ آنکھیں گری فنڈر کی قطار پر جا کر اسی جگہ پر جم گئیں، جہاں ہیری اور رون دونوں نے نیول کو قابو میں رکھنے کیلئے اسے بری طرح جکڑ رکھا تھا۔

''آپس میں جھگڑ رہے ہو...... پوٹر...... ویزلی...... لانگ باٹم؟'' سنیپ نے سرد اور تمسخرانہ آواز میں کہا۔ ''گری فنڈر کے دس

پوائنٹس کم کیے جاتے ہیں۔لانگ باٹم کو چھوڑ دو......ورنہ تم دونوں کو سزا دی جائے گی......اب سب لوگ اندر چلو......''

ہیری نے نیول کو فوراً چھوڑ دیا جو ہانپتا ہوا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''مجھے ایسا کرنا ہی تھا ورنہ کریب اور گوئل تمہاری ہڈیاں تک توڑ ڈالتے......'' ہیری نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا اور اپنا زمین پر گرا ہوا بستہ اُٹھا کر کندھے پر ڈالا۔نیول نے کوئی جواب نہیں دیا۔اس نے بھی اپنا بستہ اُٹھایا اور تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''خدا جانے......اُسے اچانک کیا ہو گیا تھا؟'' رون نے سرگوشی نما لہجے میں ہیری کو کہا جب وہ نیول کے تعاقب میں دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ سینٹ منگوز ہسپتال میں دماغی توازن کھو بیٹھنے والے افراد کے داخل کیے جانے اور وہاں خصوصی وارڈ کی موجودگی نیول کیلئے کیوں باعث تکلیف ہے؟ مگر اس نے ڈمبل ڈور سے وعدہ کیا تھا کہ وہ نیول کے راز کو کسی کے سامنے منکشف نہیں کرے گا۔یہاں تک کہ وہ نیول سے بھی اس بات کا کبھی تذکرہ نہیں کرے گا کہ وہ اس کے پوشیدہ راز کو جانتا ہے......

ہیری،رون اور ہرمائنی ہمیشہ کی طرح کلاس کے آخر میں موجود اپنی پسندیدہ نشستوں پر جم کر بیٹھ چکے تھے۔انہوں نے تیزی سے اپنے بستے کھولے اور اس میں سے چرمئی کاغذ،قلم اور'ایک ہزار جڑی بوٹیاں اور پھپھوندیاں' نامی کتاب باہر نکالی۔ان کے اردگرد بیٹھے طلباء ابھی تک نیول کے اشتعال اور ملفوائے پر حملہ کرنے کے بارے میں چہ میگوئیاں کر رہے تھے۔وہ یہ جاننے کیلئے بے تاب تھے کہ آخر ماجرا کیا تھا؟ جونہی سنیپ نے تہہ خانے کا دروازہ زوردار دھماکے کے ساتھ بند کیا تو کلاس روم میں یکدم خاموشی چھا گئی۔

''سب لوگ متوجہ ہوں......آج ہمارے ساتھ ایک مہمان بھی یہاں موجود ہیں۔''سنیپ نے اپنی دھیمی اور پھنکارتی ہوئی آواز میں بتایا۔انہوں نے تہہ خانے کے نیم تاریک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ہیری نے دیکھا کہ وہاں پروفیسر امبریج اپنے گھٹنوں پر کلپ بورڈ رکھے ہوئے بیٹھی تھیں۔ہیری نے استفہامیہ انداز میں بھنوئیں اُٹھا کر رون اور ہرمائنی کی طرف کنکھیوں سے دیکھا۔جن دو اساتذہ سے وہ سب سے زیادہ نفرت کرتا تھا،وہ آج ایک ساتھ ایک ہی کلاس روم میں موجود تھے۔سنیپ اور امبریج...... یہ فیصلہ کرنا دشوار تھا کہ وہ ان دونوں میں سے کس کی برتری دیکھنا چاہتا تھا؟

''آج ہم اپنے مقوی بدن مرکب پر سابقہ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کام کریں گے۔تم لوگوں نے گذشتہ کلاس میں اپنے اپنے مرکبات کو جس حالت میں ادھورا چھوڑا تھا،وہ تمہیں ویسے ہی ملیں گے،اگر مقوی بدن مرکب صحیح اجزأ کے ساتھ بنایا گیا ہو گا تو ہفتے کے آخر تک یہ بالکل عمدہ پکائی کے ساتھ تیار ہو چکا ہو گا......اب سلسلہ آگے بڑھاتے ہیں......اجزاء اور ترکیب......'' انہوں نے اپنی چھڑی ہوا میں لہرائی۔''آپ کے سامنے تختہ سیاہ پر لکھے ہوئے ہیں۔چلو اب شروع ہو جاؤ......''

پروفیسر امبریج کلاس کے پہلے نصف گھنٹے تک تو اپنی کرسی پر بیٹھی رہیں اور ان کا قلم کلپ بورڈ پر متحرک رہا۔ہیری کی دھیان اس

طرف بٹا ہوا تھا کہ وہ سنیپ سے کیسے سوال پوچھیں گی؟ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی خود میں کافی بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ تجسس ہر لمحے بڑھتا جا رہا تھا، یہی وجہ تھی کہ اس کا دھیان ذرا بھر بھی مرکب کی طرف نہیں تھا۔ اس کا دل و دماغ امبر تیج اور سنیپ سے چپک کر رہ گیا تھا۔

''انار کا رس نہیں، ہیری! ابھی سلے منڈر چھپکلی کا خون ڈالنا ہے......'' ہرمائنی نے تیسری مرتبہ اس کا بازو پکڑ کر اسے پکتے ہوئے مرکب میں غلط اجزا ڈالنے سے روکا۔

''شکریہ......'' ہیری نے رس کی بوتل میز پر واپس رکھتے ہوئے نیم تاریک کونے میں دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے امبر تیج اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئیں اور کلاس کے بیچ والے حصے میں داخل ہوئیں۔ ''اوہ ہاں!'' ہیری کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ اس کی نظریں امبر تیج کا تعاقب کرنے لگیں۔ امبر تیج ڈیسکوں کے دو قطاروں کے وسط میں سے ہوتی ہوئی سنیپ کی طرف بڑھیں جو ڈین تھامس کے پکتے ہوئے مرکب پر جھک کر جائزہ لینے میں مصروف تھے۔

''معاف کیجئے...... یہ کلاس اپنے نصابی اسباق سے کافی آگے دکھائی دے رہی ہے۔'' انہوں نے سنیپ کے پشت پر پہنچنے کے بعد کہا۔ ''البتہ میرے ذہن میں یہ سوال بھی اُٹھ رہا ہے کہ کیا انہیں مقوی بدن مرکبات جیسی چیزیں بنانے کی ترکیب سکھانا درست عمل ہوگا؟ جہاں تک میرا خیال ہے کہ محکمے کو اس قسم کی فضولیات کو نصاب میں سے حذف کر دینا چاہئے۔''

سنیپ آہستگی سے سیدھے کھڑے ہوئے اور اپنی گردن گھما کر ان کی طرف دیکھا۔

''خیر یہ تو بعد میں دیکھا جائے گا!'' امبر تیج نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ بتائیے کہ آپ ہوگورٹس میں کتنے عرصے سے تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں؟'' ان کا قلم کلپ بورڈ پر متحرک ہو گیا۔

''گذشتہ چودہ برسوں سے......'' سنیپ نے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیا۔ ان کا چہرہ بالکل صاف اور معمول کے مطابق دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے ان کی طرف بغور دیکھتے ہوئے سلے منڈر چھپکلی کے خون کی چند بوندیں اپنے پکتے ہوئے مرکب کی کڑاہی میں ڈال دیں۔ اس میں سے بھیانک ثقیف دھواں اُٹھا اور اس کے مرکب کا رنگ فیروزی سے نارنجی ہو گیا۔

''جہاں تک میری معلومات ہیں، آپ نے پہلے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس کو پڑھانے کیلئے بطور استاد درخواست دی تھی؟'' امبر تیج نے سنیپ پر چبھتی نظر ڈال کر پوچھا۔

''جی ہاں!'' سنیپ نے دبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مگر آپ کو کامیابی نہیں ہو پائی؟''

''واضح بات ہے......'' سنیپ کے دونوں ہونٹ سکڑ گئے۔

پروفیسر امبر تیج نے اپنے کلپ بورڈ پر کچھ لکھا۔

''مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ جب سے اس سکول میں تعینات ہوئے ہیں، تب سے تقریباً ہر سال تاریک جادو سے تحفظ

کے فن کی کلاس کی خالی ہونے والی اسامی کیلئے بطور استاد کی درخواست دیتے رہے ہیں......؟''

''صحیح ہے......'' سنیپ نے آہستگی سے جواب دیا۔ ان کے لبوں پر بمشکل ہی لرزش دکھائی دی تھی۔ اب ان کے چہرے پر غصے کے آثار پھیلے ہوئے دکھائی دیئے۔

''کیا آپ کو اس بات کا اندازہ ہے کہ ڈمبل ڈور اتنے طویل عرصے سے بار بار آپ کی درخواست کو مسترد کر کے آپ کو اس عہدے پر کیوں تعینات نہیں کر رہے ہیں؟''

''یہ سوال اگر آپ ان سے ہی دریافت کریں تو زیادہ اچھا رہے گا۔'' سنیپ نے جھٹکے سے گردن موڑتے ہوئے کہا۔

''بالکل......میں ان سے یہ سوال ضرور پوچھوں گی۔'' امبریج نے اپنے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ یہی زیادہ مناسب رہے گا۔'' سنیپ نے آہستگی سے کہا، ان کی سیاہ آنکھیں کسی قدر سکڑ کر چھوٹی دکھائی دینے لگیں۔ ''کیا میں یہ جان سکتا ہوں کہ یہ سوال کیوں کر ضروری تھا؟''

''بالکل......'' پروفیسر امبریج نے جلدی سے کہا۔ ''محکمہ اساتذہ کی سابقہ کارگزاریوں اور کارکردگی کے بارے میں پوری معلومات رکھنے کا خواہش مند ہے......''

وہ مڑیں اور پھر پینسی پارکنسن کے پاس جا پہنچیں۔ وہ اس سے پڑھائی کے بارے میں مختلف سوال جواب کرنے لگیں۔ سنیپ نے مڑ کر ہیری کی طرف دیکھا۔ دونوں کی آنکھیں ایک پل کیلئے ایک دوسرے سے ملیں۔ ہیری نے فوراً اپنی نظریں نیچے جھکا لیں اور اپنے مرکب کی طرف متوجہ ہو گیا جو تیزی سے برف کی طرح جم رہا تھا۔ اس میں سے سڑے ہوئے ربڑ جیسی بدبو اُٹھ رہی تھی۔

''پوٹر!......تمہارے لئے ایک بار پھر صفر......'' سنیپ نے زہریلے لہجے میں کہا اور اپنی چھڑی لہرا کر حسب معمول اس کی کڑاہی خالی کر دی۔ ''تمہیں اس مرکب کی تیاری کے صحیح طریقے پر ایک جامع مقالہ لکھ کر مجھے دینا ہوگا۔ جس میں تم یہ وضاحت کرو گے کہ تم سے اس مرکب کو بنانے میں کہاں غلطی سرزد ہوئی تھی اور غلطی ہونے کی وجہ کیا تھی؟ آئندہ کلاس میں وہ مقالہ لازمی لے کر آنا......سمجھ گئے......''

''جی سمجھ گیا......'' ہیری نے طیش میں چلا کر کہا۔ اسے اب خود پر غصہ آنے لگا تھا۔ سنیپ نے پہلے ہی ڈھیر سارا ہوم ورک دے رکھا تھا اور اوپر سے ایک اور مقالہ......اسے شام کو کیوڈچ کی مشقوں میں بھی شامل ہونا تھا۔ اس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اگلی دو راتوں تک نیند سے محروم رہے گا۔ اب ایسا بالکل نہیں دکھائی دے رہا تھا کہ وہ صبح کافی خوش رہا ہوگا۔ اس کے دل میں یہ امنگ اُٹھ رہی تھی کہ یہ منحوس دن جلدی سے ختم ہو جائے تو اچھا ہے۔

''میرا خیال ہے کہ مجھے علم جوتش کی کلاس سے غوطہ لگا لینا چاہئے۔'' اس نے اُداسی کے عالم میں ان دونوں سے کہا۔ جب وہ دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر بیرونی احاطے میں کھڑے تھے۔ تیز سرسراتی ہوئی ہوا ان کے چہروں سے ٹکرا رہی تھی اور ان کے

کھڑے کالروں کے بیچ میں گھسے جا رہی تھی۔ ''میں بیماری کا بہانہ کر کے سنیپ کا دیا ہوا مقالہ پورا کر لوں گا۔ اس طرح مجھے نصف شب تک یونہی جاگنا نہیں پڑے گا۔''

''تم اپنی جوتش کی کلاس کو کسی طور پر نہیں چھوڑ سکتے ہیری!'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔

''ارے دیکھو تو سہی...... یہ بات بھلا کون کر رہا ہے؟'' رون نے تمسخرانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ ''تم نے تو علم جوتش کا مضمون ہی چھوڑ دیا ہے......اور تو اور تم تو ٹراؤلینی سے بھی سخت نفرت کرتی ہو......''

''تمہیں ایسا کس نے کہا؟...... میں ان سے نفرت نہیں کرتی ہوں۔'' ہرمائنی بلند آواز میں چیختی ہوئی بولی۔ ''میں تو صرف اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ وہ ایک بری استاد ہیں اور حقیقت میں فریبی اور دھوکے باز خاتون ہیں...... مگر ہیری! تم آج جادو کی تاریخ ایک مطالعہ کی کلاس بھی چھوڑ چکے ہو اس لئے میرا خیال ہے کہ تمہیں اب مزید کلاسیں نہیں چھوڑنا چاہئیں......''

ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ واقعی صحیح کہہ رہی تھی، یوں بلاوجہ کلاسیں چھوڑنا کوئی اچھی بات نہیں تھی۔ آدھے گھنٹے کے بعد وہ رون کے ساتھ مینار کے بالائی منزل پر نیم تاریک، گرم اور ضرورت سے زیادہ خوشبودار کلاس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دل و دماغ میں غصے کی لہریں دوڑ رہی تھیں، وہ ہر ایک کیلئے جارحانہ جذبات محسوس کر رہا تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی ایک بار پھر ان لوگوں میں 'خواب اور ندائے غیبی' نامی کتاب تقسیم کر رہی تھیں۔ ہیری دل ہی دل میں کڑھ رہا تھا کہ وہ یہاں ڈھیر سارے من گھڑت خوابوں کی تعبیریں تلاش کرنے کے بجائے اگر وہ گری فنڈر ہال میں بیٹھ کر پروفیسر سنیپ کا دیا ہوا مقالہ پورا کر لیتا تو کتنا بہتر رہتا......

بہرحال، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ علم جوتش کی کلاس میں وہ واحد طالبعلم نہیں تھا جو پیچ و تاب کھائے بیٹھا تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے 'خواب اور ندائے غیبی' نامی ایک کتاب ہیری اور رون کے درمیان میز پر عجیب طریقے سے پٹخی اور دوسری طرف چلی گئیں۔ ان کے ہونٹ سکڑے ہوئے دکھائی دیئے۔ انہوں نے ایک اور کتاب ڈین اور سیمس کی طرف اچھال دی جو سیمس کے سر سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔ انہوں نے آخری کتاب تو نیول کے سینے پر یوں دے ماری جیسے وہ کوئی انتقام لے رہی ہوں۔ نیول اس ناگہانی آفت پر بری طرح بوکھلا گیا اور کتاب سمیت اپنی کرسی سے نیچے گر گیا۔

''ٹھیک ہے، اب تم سب اپنا اپنا کام شروع کر دو......'' پروفیسر ٹراؤلینی نے تیز آواز سے کہا۔ ان کے لہجے میں تیکھا پن اور کسی حد تک بوکھلاہٹ کا اظہار ہو رہا تھا۔ ''تم لوگ جانتے ہو کہ تمہیں کیا کرنا ہے؟ یا پھر میں اتنی ناکارہ استاد ہوں کہ آج تک تمہیں کتاب کھولنا بھی نہیں سکھا پائی ہوں۔''

پوری کلاس کے بچوں نے الجھن بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا اور پھر ایک دوسرے کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے۔ بہرحال، ہیری کو اندازہ ہو گیا کہ اس چڑچڑے پن کی اصل وجہ کیا تھی؟ پروفیسر ٹراؤلینی اپنی روایتی اونچی کمر والی کرسی کی طرف بڑھیں اور اور مڑ کر اس پر بیٹھ گئیں، ان کی آنکھیں نم آلود دکھائی دے رہی تھیں اور چہرے پر غصے کی کروٹیں ابھری ہوئی تھیں۔ ہیری نے اپنا سر

رون کے نزدیک لاتے ہوئے سرگوشی کی۔ ''میرا خیال ہے کہ انہیں انکوائری رپورٹ کا نتیجہ مل چکا ہے۔''

''پروفیسر......'' پاروتی پاٹیل نے آہستگی سے کہا۔ (وہ اور لیونڈر براؤن دونوں ہی پروفیسر ٹراؤلینی کی پسندیدہ طالبات اور پروفیسر ٹراؤلینی ان کی پسندیدہ استاد تھیں) ''پروفیسر! کیا کوئی بری خبر ملی ہے......؟''

''بری خبر......؟'' پروفیسر ٹراؤلینی بھڑکتی ہوئی آواز میں بولیں۔ ''بالکل نہیں......جان بوجھ کر میری عزت کی دھجیاں اُڑائی گئی ہیں......مجھ پر طرح طرح کے بے بنیاد الزام لگائے گئے ہیں......من گھڑت اور جھوٹے الزاموں سے میری شخصیت اور خدمات کو داغدار کیا گیا ہے......یہ کوئی بری خبر نہیں......بالکل بھی نہیں......''

انہوں نے کپکپاتی ہوئی سانس کھینچی اور اگلے ہی لمحے پاروتی کی طرف سے اپنی نظریں ہٹا لیں۔ ان کے موٹے عدسوں والی عینک کے نیچے آنسو چمکنے لگے تھے۔

''میں کچھ بھی نہیں کہہ رہی ہوں......'' وہ اپنی بھرائی ہوئی آواز میں دوبارہ گویا ہوئیں۔ ''سولہ سال کی دن رات کی کڑی محنت......اپنے اندر کے جوہر کو دوسروں تک پہنچانے کا جذبہ......ان سب کو ایک ہی پل میں نظرانداز کر دیا گیا؟......میری شخصیت اور فن کو یوں مٹی میں ملا دیا گیا؟......میں ایسی بے عزتی اور بے حرمتی بالکل برداشت نہیں کروں گی......بالکل بھی نہیں......''

''مگر پروفیسر! آپ کے ساتھ ایسا سلوک کرنے کی جرأت کس نے کی؟'' پاروتی نے کھا جانے والے انداز میں دریافت کیا۔

''محکماتی عملے نے......'' پروفیسر ٹراؤلینی نے ایک گہری، ڈرامائی اور کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''بالکل......ان لوگوں نے......جن کی آنکھیں دنیاوی چیزوں کی طلب میں اس قدر اندھی ہو چکی ہیں کہ ان کی بصیرت کی آنکھ بھی دھندلا چکی ہے۔ وہ ان طوفانوں کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے جنہیں میری تیسری آنکھ کب سے دیکھ رہی ہے، جو میں دیکھ سکتی ہوں وہ بالکل نہیں دیکھ سکتے......اور وہ میں جان سکتی ہوں، وہ بالکل نہیں جان پائیں گے......یہ تو ہونا ہی تھا......یہ کڑوا سچ ہے کہ ہم جوتشی لوگوں سے ہر کوئی ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے۔ اپنے اندر کے ڈر کو چھپانے کیلئے وہ ہمیں بار بار ستاتے رہتے ہیں......یہ کوئی نئی بات نہیں......یہ سلسلہ تو صدیوں سے چلتا آ رہا ہے......''

انہوں نے تیزی سے تھوک نگلا، پھر اپنی ریشمی شال کے کنارے سے اپنے گیلے رخساروں کو صاف کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی آستین میں ہاتھ ڈال کر وہاں سے ایک کڑھائی والا چھوٹا سا رومال برآمد کیا اور اسے اپنی ناک سے لگا کر پورے زور سے ناک سڑکی۔ ہیری کو ان کی آواز بالکل ویسی ہی لگی جیسے پیوس نامی شریر بھوت نے کسی کو رسپ بری دے ماری ہو۔ رون خود پر قابو نہ رکھ پایا اور دبے ہوئے انداز میں کھی کھی کرنے لگا۔ لیونڈر براؤن نے حقارت بھری نظروں سے اسے گھورا۔ رون کو بھلا اس کی پرواہ ہو سکتی تھی؟

''پروفیسر!'' پاروتی پاٹیل نے دوبارہ کہا۔ ''کیا آپ کا اشارہ......آپ کا اشارہ......پروفیسر امبریج کی طرف......؟''

''خبردار......'' پروفیسر ٹراؤلینی اچانک اپنی کرسی پر بھڑک اُٹھیں۔ ''میرے سامنے اس عورت کا نام بھی مت لو......'' وہ اچھل کر کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ ان کے گلے میں موجود منکے کھڑکھڑانے لگے اور عینک چمکنے لگی۔ ''تم سب اپنا اپنا کام کرو......''

باقی کا تمام وقت انہوں نے کلاس کے درمیان گھوم گھوم کر گزارا تھا۔طلباء کو یہ احساس ہو رہا تھا کہ وہ ان کے کام کا جائزہ بالکل نہیں لے رہی تھیں بلکہ ایسا کرنے کی اداکاری کر رہی تھیں۔ان کے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑیاں وقفے وقفے سے بہتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔وہ لاشعوری طور پر خود سے باتیں کر رہی تھیں۔ہیری ان کی بڑبڑاہٹ کو سن سکتا تھا۔

''یہ ہی اچھا رہے گا کہ میں خود ہی یہ جگہ چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے یہاں سے چلی جاؤں...... یہ تو ڈوب مرنے کا مقام ہے......وہ کون ہوتے ہیں مجھے آزمائشی طور پر رکھنے والے......ہم کچھ عرصہ آپ کی تدریسی عمل کا جائزہ لیں گے......ان کی یہ سب کہنے کی ہمت کیسے ہوئی؟......''

جب ہیری تاریک جادو سے تحفظ کے فن والی کلاس میں ہرمائنی سے ملا تو وہ بے اختیار کہہ اُٹھا۔''تم میں اور امبریج میں ایک بات مشترک ہے کہ وہ بھی ٹراؤلینی کو فریبی اور دھوکے باز ہی سمجھتی ہے......میرا اندازہ ہے، پروفیسر ٹراؤلینی کو اپنی صلاحیتیں دکھانے کیلئے مختصر عرصے کا آزمائشی موقعہ دیا گیا ہے۔''

اس سے پہلے ہرمائنی اس کی بات کا کوئی جواب دے پاتی، اسی لمحے امبریج کلاس روم میں داخل ہوئیں، انہوں نے آج سیاہ رنگ کی مخملیں نکٹائی سر پر سجا رکھی تھی اور ان کے چہرے پر فخر کے جذبات رقصاں تھے۔

''دوپہر بخیر کلاس......''

''دوپہر بخیر، پروفیسر امبریج!'' پوری کلاس کے طلباء نے یک آواز ہو کر جواب دیا۔

''اپنی چھڑیاں اندر رکھ دو......''

اس ہدایت پر کوئی ہلچل نہیں دکھائی دی کیونکہ کسی نے بھی اپنی چھڑی باہر نہیں نکالی تھی۔

''اپنی اپنی جادوئی دفاعی نظریات کی کتاب نکالو اور صفحہ نمبر چونتیس کھولو۔آج ہم تیسرا باب پڑھیں گے جس کا عنوان ہے، 'جادوئی حملے پر عدم جارحیت کا مظاہرہ' آپس میں گفتگو کرنے کی......''

''کوئی ضرورت نہیں......'' ہیری، رون اور ہرمائنی نے آہستگی کے ساتھ ان کی آواز میں آواز ملائی۔

☆☆☆☆

''آج کیوڈچ کی کوئی مشقیں نہیں......'' انجلینا نے کھوکھلی آواز کے ساتھ انہیں آگاہ کیا۔جب ہیری، رون اور ہرمائنی رات کے کھانے کے بعد گریفنڈر ہال میں داخل ہوئے۔

''مگر میں تو پوری طرح پرسکون رہا ہوں......'' ہیری نے اس کی طرف سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''انجلینا! میں نے انہیں بالکل اشتعال دلانے کی کوشش نہیں کی۔میرا یقین کرو کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا......''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے، میں جانتی ہوں۔'' انجلینا نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔''میں جانتی ہوں کہ تم نے کچھ نہیں کیا......

انہوں نے تو بس یہی کہا ہے کہ وہ اس بارے میں تھوڑا سوچ بچار کرنے کے بعد فیصلہ کریں گی۔''

''کیسی سوچ بچار؟'' رون یکدم غصے سے بھڑک اُٹھا۔ ''انہوں نے سلے درن والوں کو تو بلا سوچے سمجھے فوراً اجازت دے ڈالی ......تو پھر ہمارے لئے ایسا کیوں نہیں؟''

ہیری کو اچھی طرح معلوم تھا کہ امبریج کو گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کو اجازت نہ دینے پر کس قدر لطف آ رہا ہوگا؟ وہ یہ بھی سمجھ سکتا تھا کہ وہ ان کی کیوڈچ ٹیم کو بحال کرنے میں اتنی جلدی رضامند نہیں ہونے والی ہیں۔ وہ کشمکش کی لٹکتی ہوئی تلوار کو اتنی آسانی سے ان کے سروں سے نہیں اتاریں گی۔

''چلو ایک لحاظ سے یہ اچھا ہی ہوا۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس کا مثبت پہلو دیکھنے کی کوشش کرو ہیری! کم از کم اب تمہارے پاس سنیپ کے دیئے ہوئے مقالے کو مکمل کرنے کا وقت تو ہے، ہے نا؟''

''بڑا عمدہ مثبت پہلو نکالا ہے؟'' ہیری نے طنزیہ لہجے میں کہا جبکہ رون ہرمائنی کو زہرآلود نظروں سے گھورتا رہ گیا۔ ''کوئی کیوڈچ مشقیں نہیں...... جادوئی مرکبات کی بیزار کن پڑھائی؟''

ہیری نڈھال ہو کر کرسی پر لڑھک گیا۔ کچھ لمحوں بعد اس نے اپنے بستے میں سے سامان باہر نکالا اور پھر بے دلی کے ساتھ مقوی بدن مرکب بنانے والا مقالہ لکھنے کی کوشش میں جت گیا۔ اس کیلئے اپنی توجہ پڑھائی پر مرتکز کرنا دوبھر ہو رہا تھا۔ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ سیریس کی آگ میں آمد میں ابھی ڈھیر سارا وقت پڑا ہے مگر وہ لاشعوری انداز میں وقفے وقفے سے آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے بیچ اسے تلاش ضرور کرتا تھا۔ ہال میں ہنگامہ خیز شور شرابہ برپا تھا۔ فریڈ اور جارج اپنی بیمار گھڑی ٹافیوں میں سے ایک قسم کی خاص ٹافی تیار کرنے میں بالآخر کامیاب ہو ہی گئے تھے۔ وہ اپنے گرد جمع لوگوں کے ہجوم کے سامنے باری باری اس ٹافی کی کارکردگی کا مظاہرہ پیش کر رہے تھے جو خوشی سے تالیاں بجا رہے تھے۔

فریڈ جونہی ایک ٹافی کا نارنجی حصہ منہ میں کاٹ کر چباتا تھا تو اگلے ہی لمحے اس پر قے کرنے کا دورہ پڑ جاتا تھا۔ وہ اپنے سامنے رکھی ہوئی بالٹی میں زور زور سے قے کرنے لگتا۔ اس کے بعد وہ جونہی ٹافی کا ارغوانی حصہ منہ میں ڈال کر چباتا تو قے فوراً بند ہو جاتیں۔ لی جارڈن، ویزلی بھائیوں کی بھرپور مدد کر رہا تھا۔ وہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے قے سے بھری بالٹی کو اپنی چھڑی سے خالی کر دیتا تھا۔ وہ اسی اوجھل جادوئی کلمے کا استعمال کر رہا تھا جس کے استعمال سے سنیپ ہمیشہ ہیری کی کڑاہی خالی کر دیا کرتے تھے۔

زوردار اُبکائی کی آواز، قے کی ناگوار پھڑ پھڑاہٹ اور تالیوں کے شور سے ہیری کی توجہ مقالہ لکھنے پر بالکل قائم نہ رہ پائی۔ وہ بار بار چونک کر فریڈ اور جارج کی طرف دیکھنے لگتا جو کہ اب ہجوم کو بہلا پھسلا کر ان سے ایڈوانس بٹورنے میں مصروف تھے۔ مقوی بدن مرکب کے صحیح طریقے پر توجہ مرتکز رکھنا اس کے بس سے باہر ہو رہا تھا۔ ہرمائنی بھی اس گھمبیر صورت حال کو سدھارنے میں کوئی کوشش کرتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ فریڈ اور جارج کی قے جب بالٹی کی سطح سے ٹکراتی اور ہال میں زوردار تالیاں بجنے کا سلسلہ جب

کافی دیر تک یونہی جاری رہا تو ہرمائنی برا سا منہ بنا کر بے بسی سے آہیں بھرنے لگتی...... ہرمائنی کی آہوں کے اضافے نے تو ہیری کے دھیان کو کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔

''وہاں جا کر انہیں روکتی کیوں نہیں ہو؟'' ہیری نے بالآخر تنگ آ کر چڑ چڑے انداز میں کہا، جب اس نے چوتھی مرتبہ سیمرغ کے پنجوں کے سفوف کا غلط وزن کاٹا۔

''افسوس! میں ایسا بالکل نہیں کر سکتی۔'' ہرمائنی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ''وہ لوگ مروّجہ ضابطوں کے لحاظ سے کوئی غلط کام نہیں کر رہے ہیں، وہ لوگ بری سے بری چیز خود کھانا چاہیں تو اس بات کا انہیں پورا پورا اختیار حاصل ہے، اس کے علاوہ ایسا کوئی قانون موجود نہیں ہے جس کے تحت دوسرے گدھے ایسی گھٹیا چیزیں نہ خرید سکیں...... جب تک کہ یہ خطرناک ثابت نہ ہو جائیں اور مجھے ایسا بالکل نہیں لگتا کہ یہ ٹافیاں خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں......''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے دیکھا کہ ان کی نظروں کے سامنے جارج نے زوردار آواز کے ساتھ بالٹی میں قے کی، پھر ٹافی کا باقی حصہ نگلا اور اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے اپنے بازو پھیلا کر ناظرین سے داد وصول کی اور تالیوں کی گونج دار آواز ہال میں سنائی دینے لگی۔

ہیری نے فریڈ، جارج اور لی جارڈن کو ٹافی کی افادیت سے مرعوب افراد سے سونے کے سکے اکٹھے کرتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ''سنو! مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ پایا کہ فریڈ اور جارج کو صرف تین تین او ڈبلیو ایل ہی کیوں ملے؟ وہ لوگ تو واقعی کمال کے فنکار ہیں۔''

''ہیری! خوش فہمی سے باہر آؤ......'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔ ''یہ کوئی کمال کی بات نہیں ہے، وہ لوگ تو محض مصنوعیت میں ڈوبے ہوئے ہیں، جن کی حقیقی زندگی میں کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کارآمد استعمال ہے......''

''تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ کوئی کارآمد استعمال نہیں ہے؟'' رون نے ہیجان انگیز انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہرمائنی! وہ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے چھبیس گیلن کما چکے ہیں۔''

ویزلی جڑواں بھائیوں کے آس پاس جما ہوا ہجوم کچھ دیر چھٹنے لگا۔ اس کے بعد فریڈ، جارج اور لی جارڈن کافی دیر تک بیٹھ کر اپنے کمائے ہوئے سکوں کو الگ الگ کر کے شمار کرتے رہے۔ نصب شب ڈھلنے تک ہیری، رون اور ہرمائنی کو ہال خالی مل ہی گیا۔ بالآخر فریڈ نے جب اپنے عقب میں لڑکوں کے کمرے کی طرف جانے والا دروازہ بند کیا۔ وہ جاتے جاتے اپنے سکوں سے بھرے ہوئے ڈبے کی چھن چھناہٹ انہیں سنانا نہیں بھولا تھا۔ ہرمائنی نے اس کی بیہودہ حرکت پر تیوریاں چڑھا لی تھیں۔ ہیری ابھی تک اپنے مرکب کے مضمون میں الجھا ہوا تھا جس کی وہ صرف چند ہی سطریں لکھنے میں کامیاب ہو پایا تھا۔ اس نے تنگ آ کر اس کام کو یہیں ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنی کتاب کو بند کر کے ایک طرف اچھال دیا۔ رون ایک کرسی پر پڑا نیند کی جھپکی لے رہا تھا۔ کتاب گرنے کی آواز سن کر اس نے خوابیدہ کیفیت میں ایک گہری ہنکار بھری اور بیدار ہو گیا۔ اس نے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے آگ کے شعلوں میں

دیکھا اور بے اختیار بولا۔ ’’سیریس......‘‘

ہیری چونک کر آتشدان کی طرف پلٹا۔ سیریس کے بکھرے بالوں والا چہرہ آگ کے شعلوں میں ایک بار پھر نمودار ہو چکا تھا۔

’’کیسے ہو تم لوگ؟‘‘ اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

’’اچھے ہیں!‘‘ ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک ساتھ جواب دیا۔ وہ تینوں آتشدان کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے تھے۔ کروک شانکس نے بھی سیریس کو دیکھ کر پیار بھرے انداز میں میاؤں کی۔ وہ حرارت کے باوجود آگ کے پاس جانے کی کوشش کرنے لگی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سیریس کے چہرے پر اپنے نوکیلے پنجے سے محبت بھری چپت لگانا چاہتی ہو۔

’’آج کل کیسا چل رہا ہے؟‘‘ سیریس نے پوچھا۔

’’کچھ اچھے حالات نہیں ہیں۔‘‘ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ہرمائنی نے کروک شانکس کو شعلوں سے پیچھے کھینچا، کہیں شعلوں کی حدت سے اس کا منہ نہ جل جائے۔ ’’محکمے نے ایک اور قانونی ضابطہ جاری کیا ہے، جس کی رو سے ہمیں کیوڈچ ٹیم بنانے کی اجازت نہیں ہے......‘‘

’’اور تاریک جادو سے تحفظ کے فن سکھانے کیلئے خفیہ گروہ بنانے کی اجازت بھی نہیں ہے؟‘‘ سیریس نے مسکرا کر کہا۔

تھوڑی دیر تک گہرا سکوت چھایا رہا۔

’’تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا؟‘‘ ہیری نے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا۔

’’تمہیں اپنی ملاقات کیلئے جگہ کے انتخاب میں کافی احتیاط برتنا چاہئے تھی۔‘‘ سیریس نے جواب دیا جس کا چہرہ اب زیادہ کھل کر مسکراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ’’میرا سوال یہ ہے کہ تم لوگوں نے ہاگس ہیڈ کو ہی کیوں منتخب کیا؟‘‘

’’یہ تھری بروم سٹکس کے مقابلے میں زیادہ بہتر تھا کیونکہ وہاں ہر وقت ہجوم اور ہلا گلہ مچا رہتا ہے۔‘‘ ہرمائنی نے دانشمندانہ انداز میں کہا۔

’’اس کا مطلب یہی ہوا کہ دوسروں کو تمہاری بات چیت سننے میں زیادہ سے زیادہ آسانی میسر ہو سکے، ہے نا؟‘‘ سیریس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ’’تمہیں ابھی بہت کچھ سیکھنا ہو گا ہرمائنی!‘‘

’’مگر ہماری باتیں کس نے سنیں؟‘‘ ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

’’منڈنگس نے......‘‘ سیریس نے جواب دیا اور ان سب کے حیرت میں ڈوبے ہوئے چہروں کو دیکھ کر محظوظ ہوتا ہوا بولا۔ ’’وہ وہاں سیاہ چوغے میں ملبوس جادوگرنی کے روپ میں بیٹھا ہوا تھا......‘‘

’’وہ منڈنگس تھا......‘‘ ہیری بری طرح چونکتے ہوئے بولا۔ ’’مگر وہ ہاگس ہیڈ میں کیا کر رہا تھا؟‘‘

’’وہ وہاں کیا کر رہا تھا؟‘‘ سیریس نے عجیب انداز میں اس کا جملہ دُہرایا۔ ’’صاف بات ہے کہ وہ وہاں تم لوگوں کی نگرانی کی ذمہ

داری انجام دے رہا تھا۔''

''میرے معاملات پر ابھی تک نظر رکھی جا رہی ہے؟'' ہیری آگ بگولا دکھائی دینے لگا۔

''بالکل......'' سیریس نے دوٹوک انداز میں کہا۔''اور یہ ایک حد تک بہتر ہے، ہے نا؟ اگر تم اپنے ہفتے کے اختتام کی پہلی سیر میں تفریح کے بجائے یہ کام کرتے ہو کہ کسی غیر قانونی گروپ بندی کو تشکیل دو......تو جاننا ہمارے لئے بہتر ہی ہوگا، ہے نا؟'' سیریس کے چہرے پر ناراضگی یا پریشانی کے کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے بلکہ عجیب سا فخر جھلک رہا تھا۔

''مگر ڈنگ ہم سے چھپا کیوں رہا؟'' رون نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔''ہم اسے دیکھ کر یقیناً خوش ہو جاتے......''

''بیس سال قبل ہی اس کے ہاگس ہیڈ میں آنے جانے پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔'' سیریس نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ ''اس بار کے بوڑھے مالک کی یادداشت ابھی بھی بہت زیادہ اچھی ہے۔ سٹرگس کی گرفتاری کے باعث موڈی کا دوسرا غیبی چوغہ بھی ہاتھ سے نکل چکا ہے، اسی لئے ڈنگ کو گذشتہ کئی مہینوں سے جادوگرنی کے روپ میں ہی رہنا پڑا رہا ہے......خیر......سب سے پہلے تو رون......میں نے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں تمہاری ماں کا پیغام ضرور دے دوں گا۔''

''اوہ......کہو......!'' رون نے کسی قدر خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ان کا کہنا ہے کہ تم کسی بھی صورت میں تاریک جادو سے تحفظ والے کسی بھی غیر قانونی گروہ کا حصہ نہیں بنو گے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر اس بات کی کسی کو بھنک پڑ گئی تو یقینی طور پر تمہیں سکول سے باہر نکال دیا جائے گا اور تمہارا مستقبل برباد ہو کر رہ جائے گا۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ خود حفاظتی کا فن سیکھنے کیلئے تمہارے پاس کافی وقت ہے، یہ سب تم بعد میں بھی بآسانی سیکھ سکتے ہو۔ اس وقت تمہاری عمر اتنی کم ہے کہ تمہیں اس معاملے میں پریشان ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تو ہیری اور ہرمائنی کو بھی یہ صلاح دینا چاہتی ہیں (سیریس کی نگاہیں اب دونوں کی طرف اُٹھ گئیں) کہ وہ بھی ایسی کسی سرگرمی میں حصہ نہ لیں حالانکہ وہ یہ تسلیم کرتی ہیں کہ ان دونوں پر ان کا کوئی اختیار نہیں ہے، وہ تو صرف ان کے محفوظ مستقبل کے بارے میں فکرمند ہیں۔ وہ سچے دل سے تم دونوں کی بھلائی ہی چاہتی ہیں۔ وہ یقیناً یہ ساری باتیں خط میں لکھ کر بھیج دیتی مگر الّو کے بیچ میں پکڑے جانے کے خوف سے وہ ایسا نہیں کر پائیں۔ وہ یہ بھی نہیں چاہتی ہیں کہ ان کی وجہ سے تم لوگوں کو سکول میں کوئی مشکل درپیش ہو۔ آج رات کو وہ خود محض اس لئے نہیں آ پائیں کیونکہ وہ ڈیوٹی پر گئی ہوئی ہیں۔''

''کیسی ڈیوٹی پر......وہ کیا کرنے گئی ہیں؟'' رون جلدی سے بول پڑا۔

''پریشانی والی کوئی بات نہیں!'' سیریس نے مسکراتے ہوئے کہا۔''وہ ققنس کے گروہ کی ذمہ داری نبھا رہی ہیں۔ اسی لئے یہ پیغام مجھے دینے کیلئے کہہ گئی تھیں۔ تم انہیں ضرور بتا دینا کہ میں نے تمہیں ان کا پیغام سنا دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انہیں مجھ پر کچھ زیادہ اعتماد نہیں ہے کہ میں واقعی ایسا کروں گا......''

ایک بار پھر ہال میں خاموشی چھا گئی۔ کروک شانکس نے ایک بار پھر میاؤں کرتے ہوئے سیریس کے سر پر پنجہ مارنے کی کوشش کی جبکہ رون خالی نظروں سے شعلوں کو گھورتا ہوا قالین کے جلے ہوئے سوراخ میں اپنی انگلی گھماتا رہا۔

''تو تم یہ چاہتے ہو کہ میں خود حفاظتی سکھانے والے گروہ کا حصہ نہ بنوں۔'' بالآخر ہیری نے آہستگی سے سکوت توڑتے ہوئے کہا۔

''میں...... یقیناً میں ایسا کچھ نہیں چاہتا۔'' سیریس نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''میری نظر میں تو یہ نہایت عمدہ خیال ہے۔''

''تم واقعی ایسا ہی سوچتے ہو؟'' ہیری نے جذباتی انداز میں کہا۔ اس کے ڈگمگاتے اعتماد میں یکدم مضبوطی پیدا ہو گئی تھی۔

''ظاہر ہے کہ میں ایسا ہی سوچتا ہوں۔'' سیریس نے ہنس کر کہا۔ ''کیا تمہیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تمہارے ڈیڈی اور میں دونوں چپ چاپ بیٹھ کر امبریج جیسی کھوسٹ بڑھیا کی زیادتیوں کو برداشت کرتے اور کوئی قدم نہ اُٹھاتے......''

''مگر...... گذشتہ سال تو تم مجھے یہ تلقین کرتے رہے ہو کہ میں محتاط رہوں اور کسی قسم کا خطرہ مول نہ لوں......؟''

''گذشتہ سال تمام ثبوت اس طرف اشارہ کر رہے تھے کہ کوئی ہوگورٹس کے اندر چھپا ہوا ہے اور تمہیں ہلاک کرنے کے درپے ہے، ہیری!'' سیریس نے تیزی سے کہا۔ ''اس برس میں ہم سب جانتے ہیں کہ ہوگورٹس کے باہر کوئی ہے جو ہم سب کو ہلاک کرنا زیادہ پسند کرے گا۔ اسی لئے میری رائے یہی ہے کہ درست اور کامل طریقے سے خود حفاظتی سے باخبر ہونا بالکل صحیح خیال ہے۔''

''اگر ہمیں سکول سے نکال دیا گیا تو......؟'' ہرمائنی نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا۔ اس کے چہرے پر فکرمندی کی شکنیں پھیلی ہوئی تھیں۔

''ہرمائنی! اب کیا ہوا؟...... ایسا کرنے کا پہلا مشورہ تو تم نے ہی دیا تھا۔'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ یہ تجویز میری ہی دی ہوئی ہے۔'' ہرمائنی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''میں تو بس یہ جاننا چاہتی ہوں کہ سیریس اس بارے میں کیا رائے رکھتا ہے؟''

''دیکھو ہرمائنی!'' سیریس سنجیدہ انداز میں بولا۔ ''کیا یہ زیادہ بہتر رہے گا کہ تم سکول سے نکال دیئے جاؤ اور خود حفاظتی سیکھنے والے گروہ کا حصہ بن جاؤ۔ برعکس اس کے کہ تم لوگ بغیر کچھ سیکھے اور جانے سکول میں محفوظ بیٹھے رہو......''

''بالکل صحیح کہا......'' ہیری اور رون ایک ساتھ چلا اُٹھے۔

''تم یہ گروہ بندی کیسے کر رہے ہو اور اگلی ملاقات کہاں کر رہے ہو؟'' سیریس نے پوچھا۔

''یہی تو حقیقی مشکل ہے۔'' ہیری نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''ہم اب تک یہ طے نہیں کر پائے ہیں کہ اگلی ملاقات کہاں کی جائے؟''

''چیختی حویلی کیسی رہے گی؟'' سیریس نے تجویز دی۔

''ہاں! یہ خیال تو بہت اچھا ہے۔'' رون نے جوشیلے انداز میں کہا لیکن ہرمائنی نے اپنے حلق سے پریشان کن آواز نکالی تو وہ

تینوں اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''دیکھو سیریس! جب تم سکول میں ہوا کرتے تھے تو صرف تم چار لوگ ہی چینختی میں ملاقات کیا کرتے تھے۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''تم سب بھیس بدل چوپائی جادوگر تھے، تم سب اپنے روپ بدل کر جانوروں کی شکل میں وہاں جایا کرتے تھے۔ یہ یقیناً آسان رہا ہوگا۔ اگر تم چاہتے تو غیبی چوغے کا استعمال کر کے وہاں پہنچ سکتے تھے مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی بھیس بدل چوپائی جادوگر نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں وہاں جانے کیلئے غیبی چوغے کی نہیں بلکہ غیبی شامیانے کی ضرورت ہوگی......''

''تم نے صحیح کہا۔'' سیریس کے چہرے پر ناپسندیدگی کے جذبات پھیل گئے تھے۔ ''بہر کیف! مجھے یقین ہے کہ تم لوگ کوئی نہ کوئی محفوظ جگہ تلاش کر ہی لو گے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ چوتھی منزل پر بڑے آئینے کے پیچھے ایک کافی بڑی خفیہ راہداری ہوا کرتی تھی۔ تمہیں وہاں جادوئی کلمات کی عملی مشقیں کرنے کیلئے محفوظ جگہ مل سکتی ہے......''

''فریڈ اور جارج نے مجھے اس بارے میں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ وہ اب بند ہو چکی ہے۔'' ہیری نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''وہاں مٹی دھنس چکی ہے یا پھر ایسا ہی کچھ ہو چکا ہے۔''

''اوہ......'' سیریس نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''چلو ٹھیک ہے، میں اس بارے میں مزید سوچوں گا اور پھر تمہیں آگاہ کر......''

اس نے جملہ بیچ میں ہی ادھورا چھوڑ دیا تھا۔ اس کے چہرے پر اچانک ہیجان انگیز اضطراب پھیل گیا اور چہرے پر دہشت بھری شکنیں پھیل گئیں۔ وہ گھبرا کر اپنے اردگرد کا جائزہ لینے لگا۔ اس کی نظریں آتشدان کی عقبی سمت ٹٹول رہی تھیں۔

''سیریس......'' ہیری پریشانی کے عالم میں بولا۔ مگر وہ آنکھوں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ ہیری ایک لمحے تک منہ پھاڑے شعلوں کو گھورتا رہا پھر وہ رون اور ہرمائنی کی طرف مڑا۔

''وہ اچانک کیوں......'' ہیری کے جملے اس کے حلق میں اٹک کر رہ گئے۔ ہرمائنی نے دہشت بھری سانس کھینچی اور اچھل کر کھڑی ہوگئی۔ وہ آتشدان کے شعلوں کو بری طرح دیکھ رہی تھی۔

شعلوں میں سے ایک ہاتھ باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہاتھ ادھر ادھر لہرا رہا تھا جیسے وہ کچھ پکڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔ یہ چھوٹی گانٹھ دار انگلیوں والا ہاتھ تھا جس میں پرانے زمانے کی کئی بدصورت انگوٹھیاں دکھائی دے رہی تھیں۔

ان تینوں نے وہاں سے دوڑ لگا دی۔ لڑکوں والے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کے دروازے پر پہنچ کر ہیری نے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ امبریج کا ہاتھ شعلوں کے درمیان کچھ ٹٹول رہا تھا جیسے انہیں اس بات کا علم ہو کہ کچھ دیر قبل اسی جگہ پر سیریس کے بال موجود رہے تھے اور اب وہ اسے پکڑنے کی پوری کوشش کر رہی ہوں......

☆☆☆☆

اٹھارہواں باب

ڈمبل ڈور کے جانباز

''یہ صاف ظاہر ہو چکا ہے کہ امبریج تمہارے خطوط پڑھ رہی ہیں ہیری! عین وقت ان کا آتشدان پر دھاوا بولنے کا اور کوئی دوسرا مطلب نہیں ہو سکتا......''

''تمہارا خیال ہے کہ ہیڈوگ پر حملہ امبریج نے ہی کیا تھا؟'' ہیری بوکھلا کر بولا۔

''مجھے تو قریباً ایسا ہی لگتا ہے۔'' ہر مائنی نے بھرپور سنجیدگی سے کہا۔''اپنے مینڈک کو سنبھالو وہ بھاگ رہا ہے......'' ہیری نے اپنی چھڑی مینڈک کی طرف کی جو امید بھرے انداز سے میز کے دوسرے کنارے پر پھدکتا ہوا جا رہا تھا۔

''ایکوسم......''

مینڈک ہوا میں اُڑتا ہوا اس کے ہاتھ میں واپس لوٹ آیا۔ ہیری نے دیکھا کہ مینڈک کے منہ پر بے چارگی پھیلی ہوئی تھی۔ نجی گفتگو کا لطف لینے کیلئے جادوئی استعمالات کی یہ کلاس سب سے عمدہ ثابت ہوتی تھی۔ عموماً اس کلاس میں اتنی ہلچل اور تھرتھلی مچی ہوتی تھی کہ کسی دوسرے کی بات سن لینے کا اندیشہ بہت کم ہی رہتا تھا۔ آج کلاس روم میں ٹرٹراتے مینڈکوں اور کائیں کائیں کرتے ہوئے کوؤں کا شور بھرا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ کلاس روم کی کھڑکیوں پر موسلا دھار بارش برس رہی تھی۔ جس کی سنسناتی ہوئی آواز کمرہ جماعت میں ہرسوں پھیلی ہوئی تھی۔ جب ہیری، رون اور ہر مائنی نے سرگوشی نما لہجے میں اس بابت اپنی بات چیت شروع کی کہ کیسے امبریج نے لگ بھگ سیریس کو اپنی گرفت میں پکڑ ہی لیا تھا تو کسی نے بھی ان کی طرف توجہ نہیں دی۔

''مجھے تو اس بارے میں اسی دن سے شک ہو گیا تھا جب فلیچ نے تم پر گوبر بموں کے آرڈر دینے کا الزام لگایا تھا۔ اس کا یہ الزام نہایت بچگانہ تھا اور سراسر بکواس محسوس ہو رہا تھا۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ تمہارا خط پڑھنے کے بعد یہ صاف واضح ہو جاتا کہ تم گوبر بموں کا کوئی آرڈر نہیں دے رہے تھے۔ اس لئے تم کسی مشکل میں نہیں پھنس سکتے تھے...... یہ دراصل نہایت کمزور اور بھونڈا طریقہ تھا، ہے نا؟ مگر میں نے اس معاملے کو دوسرے رُخ سے جانچنے کی کوشش کی تو مجھے محسوس ہوا کہ کہیں ایسا تو نہیں تھا کہ وہ محض بہانہ بازی سے تمہارا خط پڑھنا چاہتا تھا۔ اگر واقعی ایسا ہی تھا تو امبریج کیلئے ایسا کرنا بے حد آسان تھا۔ وہ فلیچ کو من گھڑت خبر دے کر اس سے

تمہارا خط ضبط کرواسکتی تھی۔ پھر اسے فلیچ سے ہتھیانے کا کوئی بھی حربہ آزما سکتی تھی۔ وہ اس سے محض خط دیکھنے کیلئے مانگ کر پڑھ سکتی تھی ...... میرا خیال نہیں ہے کہ اس میں فلیچ کو کسی قسم کی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا۔ وہ پہلے کب طلباء کے حقوق میں کبھی بولا ہے...... ہیری! تمہارا مینڈک بری طرح دب رہا ہے......''

ہیری نے سر جھکا کر اپنے مینڈک کی طرف دیکھا، جسے اس نے اتنی بری طرح شکنجے میں کس رکھا تھا کہ اذیت کے مارے اس کی آنکھیں باہر نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے گھبرا کر جلدی سے اُسے میز پر واپس رکھ دیا۔

''گذشتہ رات کو پیش آنے والا یہ نہایت قریبی واقعہ تھا۔ معلوم نہیں کہ امبریج کو معلوم ہے یا نہیں۔ یہ کتنا سنگین نوعیت کا معاملہ تھا؟'' ہرمائنی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ ''خاموشتم ......''

جس مینڈک پر وہ اپنے جادوئی کلمے کا استعمال کر رہی تھی، وہ ٹرٹرانے کیلئے اپنا منہ کھول رہا تھا، وہ اچانک گونگا ہو گیا۔ وہ اپنے کھلے ہوئے منہ سے ہرمائنی کو غصیلی نظروں سے گھورنے لگا۔

''اگر انہوں نے سنوفلس کو واقعی پکڑ لیا ہوتا تو......؟'' ہیری بمشکل بولا۔

''تو شاید وہ آج صبح اژقبان میں پہنچ چکا ہوتا......'' اس نے اپنی چھڑی بغیر کسی مشکل کے ہلائی اور پھر اس کا مینڈک کسی سبز غبارے کی طرح پھولتا چلا گیا اور زور زور سے سیٹی بجانے لگا۔

''خاموشتم ......'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا اور سبز مینڈک کی طرف چھڑی کی نوک ہلائی جس سے وہ ایک بار پھر گونگا بن گیا اور سیٹی کی تیز آواز کے بغیر ہی چھوٹا ہو کر اپنی اصلی جسامت میں لوٹ آیا۔ ''سنو! اسے یہ خطرہ دوبارہ مول نہیں لینا چاہئے۔ میں نہیں جانتی کہ ہم یہ بات اسے کیسے بتا سکتے ہیں؟ ہم اسے اب الّو بھی نہیں بھیج سکتے ہیں......''

''میرا خیال نہیں ہے کہ وہ دوبارہ ایسا بڑا خطرہ مول لے گا۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''وہ کوئی احمق نہیں ہے، وہ یقیناً جان چکا ہوگا کہ وہ بال بال بچا تھا...... خاموشتم ......!''

اس کے سامنے کھڑے بڑے اور سیاہ بدصورت کوے نے زور سے کائیں کائیں کی۔

''خاموشتم ...... خاموشتم ......''

کوا اور زور زور سے کائیں کائیں کرنے لگا۔

''تم اپنی چھڑی غلط طریقے سے ہلا رہے ہو۔'' ہرمائنی نے رون کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔ ''تم اسے لہرانے کے بجائے زور سے خفیف سا جھٹکا دو......''

''کوؤں پر جادو کا استعمال کرنا مینڈکوں کی بہ نسبت زیادہ مشکل ہوتا ہے۔'' رون نے اپنے دانت پیستے ہوئے کہا۔

''تو ٹھیک ہے، ہم آپس میں انہیں تبدیل کر لیتے ہیں۔ میرا مینڈک لے لو اور اپنا کوا مجھے دے دو۔'' ہرمائنی نے رون سے کہا اور

اس کے سامنے کھڑا کوا اپنی طرف کھینچ لیا۔ اس نے اس کی جگہ اپنا مینڈک رکھ دیا تھا۔ ’’خاموشتم ......‘‘ کوا اپنی نوکیلی چونچ کبھی کھولتا اور کبھی بند کرتا لیکن اس کے منہ سے اب کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی۔

’’بہت شاندار...... مس گرینجر!‘‘ پروفیسر فلٹ وک کی چرچراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ جسے سن کر وہ تینوں ہی اپنی جگہ اچھل پڑے۔ ’’اب تم کوشش کرو مسٹر ویزلی!‘‘

’’کیا...... اوہ ہاں! ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے!‘‘ رون نے کافی سراسیمگی کے ساتھ جواب دیا اور اپنی چھڑی لہرا کر غرایا۔ ’’خاموشتم ......‘‘

اس نے اپنی چھڑی مینڈک کے اتنے قریب لا کر جھٹکی کہ اس کی نوک سیدھی مینڈک کی آنکھ میں گھس گئی۔ مینڈک کان پھاڑ آواز میں ٹرٹرانے لگا اور میز سے جست لگا کر زمین پر جا پہنچا۔ ان میں سے کسی کو اس بات پر ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی کہ ہیری اور رون کو ہوم ورک کیلئے جادوئی کلمے کی آخری مثبت نتیجے تک کی مشق دی گئی تھی۔

طوفانی بارش کے پیش نظر انہیں بریک کے دوران ایک کلاس روم میں رُکنے کی اجازت مل گئی تھی۔ انہیں پہلی منزل پر ایک شور وہنگامے سے بھرپور کلاس روم میں بیٹھنے کیلئے جگہ ملی، جہاں پیوس نامی شریر بھوت پہلے سے اپنی مستیوں کے ساتھ موجود تھا۔ وہ کلاس روم کی چھت پر لگے قیمتی فانوس کے گرد چکر کاٹ رہا تھا اور موقع پا کر وقفے وقفے سے طلباء وطالبات کے سروں پر سیاہی کی دوات انڈیل رہا تھا۔ وہ تینوں ابھی بمشکل بیٹھ پائے تھے کہ انجلینا جانسن پرہجوم کمرہ جماعت میں دھکم پیل کرتی ہوئی ان کے سروں پر آنازل ہوئی۔ اس کا چہرہ کافی کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

’’اوہ ہیری! مجھے بالآخر اجازت مل ہی گئی۔‘‘ اس نے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا۔ ’’ہماری کیوڈچ ٹیم کو بحال کر دیا گیا ہے۔‘‘

’’یہ تو زبردست خبر سنا رہی ہو......‘‘ ہیری اور رون نے ایک ساتھ کہا۔

’’واقعی یہ زبردست خبر ہی ہے۔‘‘ انجلینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ’’میں اس معاملے میں پروفیسر میک گوناگل کے پاس گئی تھی اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ انہوں نے براہ راست ڈمبل ڈور سے ٹیم کی بحالی کی سفارش کی ہوگی۔ بہرحال، چاہے جو بھی ہوا ہو۔ امبریج کو ہمیں اجازت جاری کرنا ہی پڑی، یہ اس کی یقیناً پہلی شکست ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ آج شام کو سات بجے میدان میں پہنچ جاؤ۔ اتنے دنوں کا جو نقصان ہوا ہے، ہمیں اسے چکانے کیلئے کڑی محنت کرنا پڑے گی۔ تم جانتے ہی ہو کہ ہمارے پہلے میچ میں صرف تین ہی ہفتے باقی رہ گئے ہیں؟‘‘

وہ کیوڈچ کے نشے سے سرشار اپنی بات پوری کر کے وہاں سے دور چلی گئی۔ پیوس نے اس کی غفلت کا بھرپور فائدہ اُٹھایا اور اسے پر سیاہی کی پھوار پھینک دی مگر وہ بروقت ہوشیار ہوئی اور اس کی زد سے بچنے میں کامیاب ہوگئی۔ پیوس کا نشانہ خطا نہیں گیا تھا، اس پھوار سے پہلے سال کا ایک ننھا طالبعلم نہا گیا تھا، جسے دیکھ کر پیوس بری طرح قہقہے لگانے لگا۔

رون کی خوشی اس وقت کافور ہوگئی جب اس کی نگاہ کھڑکی سے باہر طوفانی موسم پر پڑی۔ کھڑکی کے باہر موسلا دھار طوفانی بارش کی وجہ سے کافی دھندلاہٹ پھیل چکی تھی اور کچھ دور کی اشیاء تو بالکل دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔

''امید ہے کہ شام تک بارش تھم جائے گی۔'' رون نے ان دونوں کی طرف چہرہ گھماتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں کیا ہوا ہے ہرمائنی......؟''

وہ بھی کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی مگر ایسا نہیں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ واقعی کچھ دیکھ رہی ہو۔ وہ متفکرانداز سے کھوئی کھوئی خلا میں گھور رہی تھی، اس کا ایک پپوٹا اُٹھا ہوا تھا۔

''کچھ نہیں......بس میں کچھ سوچ رہی تھی۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے جواب دیا۔ وہ بدستور بارش سے نہائی ہوئی کھڑکی کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی رہی۔

''کیا......سنوفلس کے بارے میں؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں......اس کے بارے میں تو نہیں......البتہ میں یہ سوچ رہی تھی......میرا خیال ہے کہ کیا ہم صحیح کام کر رہے ہیں؟......میرا نہیں خیال...... ہے نا؟'' اس نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔

ہیری اور رون نے حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''تم نے اپنی بات ہمیں کتنے عمدہ طریقے سے سمجھائی ہے؟ اگر تم اسے اتنے شاندار طریقے سے نہ سمجھا پاتی تو ہمیں یقیناً بے حد برا لگتا......'' رون نے تنک کر کہا۔ ہرمائنی چونک کر اس کی طرف یوں دیکھنے لگی جیسے اسے ابھی ابھی یہ احساس ہوا ہو کہ وہ بھی وہاں موجود تھا۔

''میں تو صرف یہ سوچ رہی تھی کہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن والے گروہ کی تشکیل دے کر ہم واقعی صحیح کام ہی کیا ہے یا نہیں؟'' ہرمائنی نے تھوڑی اونچی آواز میں کہا۔

''کیا مطلب......تم کیا کہنا چاہتی ہو؟'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''ہرمائنی! یہ خیال تمہارے دماغ کی ہی پیداوار تھا۔'' رون غصے سے تمتماتا ہوا بولا۔

''مجھے اس بات پر کوئی انکار نہیں ہے۔'' ہرمائنی اپنی انگلیوں کو مروڑتے ہوئے بولی۔ ''لیکن سنوفلس سے بات کرنے کے بعد......''

''مگر وہ تو یہی چاہتا ہے کہ ہم یہ کام ضرور کریں۔'' ہیری نے بیچ میں کودتے ہوئے بولا۔

''یہ صحیح ہے......'' ہرمائنی نے ایک بار پھر کھڑکی کی طرف گھورا۔ ''یہی اصل وجہ ہے جس کے باعث میں یہ سوچنے پر مجبور ہوئی ہوں کہ شاید یہ کام صحیح نہیں ہوگا......''

پیوس پیٹ کے بل ان کے اوپر تیر رہا تھا۔ وہ ہاتھوں میں دبے مٹر کے دانے ان پر برسانے کیلئے پوری طرح تیار تھا۔ ان تینوں کو اس کی موجودگی کا احساس ہو گیا، اسی لئے انہوں نے اپنے بستے سر کے اوپر رکھ کر خود کو ڈھانپ لیا۔ پیوس کو یہ دیکھ کر مایوسی ہوئی اور پھر وہ دوسری طرف اُڑتا ہوا چلا گیا۔

''اتنا گھما پھرا کر بات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تم اس بات کو سیدھی طرح سے بھی کہہ سکتی ہو۔'' ہیری نے غصیلے انداز میں غرا کر بولا۔ اس نے اپنا بستہ واپس فرش پر پھینک دیا تھا۔ ''چونکہ سیریس ہمارے ساتھ متفق ہے، اس لئے تمہارا خیال ہے کہ ہمیں یہ کام بالکل نہیں کرنا چاہئے، ہے نا؟''

ہرمائنی کے چہرے پر اضطرابی کیفیت کے ساتھ ساتھ تھوڑی اُداسی پھیل گئی۔ وہ اپنی مڑی ہوئی انگلیوں کی طرف نظریں جھکا کر دھیمی آواز میں بولی۔

''کیا تمہیں واقعی اس کے فیصلے پر پورا اعتماد ہے؟''

''ہاں بالکل......'' ہیری نے فوراً جواب دیا۔ ''اس نے ہمیں ہمیشہ صحیح مشورہ ہی دیا ہے۔''

سیاہی کی ایک پھوار ان کے قریب سے اڑتی ہوئی کیٹی بل کی گردن کے عقبی حصے پر جا پڑی۔ ہرمائنی نے کیٹی کو اپنی جگہ پر اچھلتے ہوئے اور غصے سے پیوس پر سامان پھینکتے ہوئے دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ گویا ہوئی، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اپنے الفاظ کو بہت احتیاط سے چن رہی ہو۔

''کیا تمہیں یہ محسوس نہیں ہوتا ہے کہ وہ جب سے گیرم مالڈ پیلس میں قید ہے، تب سے......وہ......کسی قدر خود غرضی کا شکار ہو گیا ہے؟......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ......کیا تمہیں ایسا نہیں لگتا ہے کہ......وہ......کسی ہاری ہوئے جواری کی طرح زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے؟......وہ اب ہمارے کندھوں پر بندوق رکھنا چاہتا ہے؟''

''تمہاری بات کا کیا مطلب ہے کہ وہ ہمارے کندھوں پر بندوق رکھنا چاہتا ہے؟'' ہیری پلٹ کر غصیلے لہجے میں بولا۔

''اوہ! میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ......سنو! جہاں تک میرا خیال ہے، اسے محکمے کے کسی بھی فرد کی ناک کے نیچے خفیہ سرگرمیوں کی انجام دہی نہایت دلچسپ لگتی ہے......میرا خیال ہے کہ وہ اس بات پر بے حد کڑھتا رہتا ہے کہ وہ جہاں موجود ہے، وہاں سے اسے یہ سب کرنے کا کتنا کم موقع مل پاتا ہے......اسی لئے مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک لحاظ سے......ہمیں اکسانا چاہتا ہے۔''

رون نے پریشانی کے عالم میں پہلو بدلا۔

''سیریس اپنی جگہ پر صحیح سوچتا ہے۔'' رون نے تلخی سے کہا۔ ''تم بھی میری ممی کی طرح ہی بات کر رہی ہو......''

ہرمائنی نے پریشانی سے اپنے ہونٹ کاٹ لئے اور کوئی جواب نہیں دے پائی۔ جیسے ہی گھنٹی کی آواز سنائی دی تو پیوس نیچے کی طرف اُڑتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا اور جانے سے قبل وہ کیٹی کے پاس آیا تھا اور اس نے اس بار تو سیاہی کی پوری دوات ہی اس

کے اوپر انڈیل ڈالی تھی۔

☆☆☆☆

دن کے اختتام تک موسم میں کوئی تبدیلی رونما نہ ہو پائی۔ بارش کا سلسلہ پورے زور وشور سے جاری رہا۔ سورج کے ڈھلنے کے بعد شام سات بجے جب ہیری اور رون مشقوں کیلئے جب سکول سے باہر نکل کر کیوڈچ کے کھلے میدان میں پہنچے تو وہ پوری طرح بارش سے بھیگ چکے تھے۔ ان کے کپڑے تر بہ تر ہو چکے تھے۔ ان کے پاؤں گیلی گھاس پر پھسل رہے تھے۔ آسمان گہرا بھورا دکھائی دے رہا تھا۔ کپڑے تبدیل کرنے والے کمرے میں پہنچ کر انہیں سکھ کا سانس ملا۔ وہاں کی حرارت اور روشنی میں ایسا لگا جیسے انہیں نئی زندگی مل گئی ہو۔ حالانکہ وہ اس بات سے بھی باخبر تھے کہ راحت کا یہ سامان کچھ لمحوں بعد چھننے والا تھا۔ کمرے میں انہیں فریڈ اور جارج ملے جو آپس میں اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ اس طوفانی موسم میں مشقوں سے بچنے کیلئے اپنی بیمار گھڑی ٹافی کا استعمال کریں یا نہ کریں؟

''میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں، وہ ایک پل میں حقیقت جان جائے گی۔'' فریڈ نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''کاش! کل رات اس کے سامنے قے آور ٹافی خریدنے کی پیشکش نہ کی ہوتی۔''

''ہم اس وقت بخار آور ٹافی کا بھی استعمال کر سکتے ہیں۔'' جارج نے بڑبڑا کر کہا۔ ''اس کے بارے میں ابھی تک کوئی بھی نہیں جانتا ہے۔''

''کیا یہ واقعی کام کرتی ہے؟'' رون نے امید بھرے لہجے میں پوچھا۔ اسی لمحے چھت پر بارش کی سنسناتی ہوئی بوچھاڑوں کی آواز شدید ہوگئی اور ہوا کے جھونکوں کی تیزی میں اضافہ ہوگیا۔

''بالکل......اس سے تیزی سے بخار چڑھ جاتا ہے اور بدن سے آگ نکلنے لگتی ہے۔'' فریڈ نے جلدی سے بتایا۔

''مگر اس کے ساتھ ساتھ پیپ بھرے بڑے بڑے پھوڑے بھی نکل آتے ہیں، ہم ابھی تک یہ معلوم نہیں کر پائے ہیں کہ ان سے نجات کیسے پائی جا سکتی ہے؟'' جارج نے وضاحت کی۔

''مگر مجھے تو کوئی پھوڑا دکھائی نہیں دے رہا ہے!'' رون نے شک بھری نظروں سے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

''تم انہیں نہیں دیکھ پاؤ گے۔'' فریڈ پوری سنجیدگی سے بولا۔ ''وہ ایسی جگہ پر نکلتے ہیں جسے عام لوگ نہیں دیکھ سکتے ہیں......''

''مگر یہ بھی سچ ہے کہ ان کی وجہ بہاری ڈنڈے پر بیٹھنا واقعی محال ہو جاتا ہے۔'' جارج نے دردناک آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''سبھی لوگ پہنچ چکے ہیں......ٹھیک ہے، سنو!'' انجلینا کپتان کے دفتر سے نکلتے ہوئے زوردار آواز میں مخاطب ہوئی۔ ''مجھے معلوم ہے کہ آج موسم کچھ زیادہ موزوں نہیں ہے لیکن اس بات کا کافی امکان موجود ہے کہ ہم اسی طرح کے موسم میں ہی سلے درن کے ساتھ اپنا پہلا میچ کھیلیں گے۔ لہٰذا اس امر کیلئے خود کو تیار کرنا بے حد ضروری ہوگا کہ ہم ایسے موسم میں کامیابی سے کیسے کھیل سکتے ہیں؟ ہیری! کیا تمہیں یاد ہے کہ جب ہم اسی طرح کے طوفانی موسم میں ہفل پف کی ٹیم کے ساتھ کھیلے تو تم نے اپنی عینک کے ساتھ کچھ کیا

تھا، ہے نا؟ جس کی وجہ سے بارش عینک کے شیشوں کو دھندلا نہیں کر پائی تھی......''

''مجھے نہیں لگتا ہے کہ میں صحیح ڈھنگ سے اس جادوئی کلمے کا استعمال کر پاؤں کیونکہ وہ تو ہر مائنی نے کیا تھا......'' ہیری نے جواب دیا اور اپنی چھڑی باہر نکالی۔ اپنی عینک کو ٹھونکا اور بولا۔ ''امپوریسم ......''

''میرا خیال ہے کہ ہم سب لوگوں کو یہ کام کر لینا چاہئے۔'' انجلینا جلدی سے بولی۔ ''اگر بارش کی بوچھاڑ کو ہم اپنے چہروں سے دور رکھ پائیں تو اس سے ہمیں واقعی دور تک دیکھنے میں مدد مل پائے گی......ایک ساتھ سب لوگ بولو......امپوریسم ......ٹھیک ہے، چلو اب نکلتے ہیں......''

ان سب نے اپنی اپنی چھڑی اپنے چوغوں کی جیبوں میں منتقل کیں، بہاری ڈنڈے اپنے اپنے کندھوں پر ڈالے اور انجلینا کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے گرم کمرے میں باہر کھلے میدان میں پہنچ گئے۔ وہ گہرے کیچڑ میں چھپک چھپک کرتے ہوئے میدان کے وسطی حصے میں پہنچے۔ جادوئی کلمے کے استعمال کے باوجود انہیں کافی کم دکھائی دے رہا تھا۔ روشنی تیزی سے کم ہو رہی تھی اور بارش کے پانی کے بڑے ریلے میدان میں سیلاب کی طرح بہہ رہے تھے۔

''ٹھیک ہے، میری سیٹی بجتے ہی ہوا میں اُڑنا شروع کر دینا۔'' انجلینا چیختی ہوئی بولی۔

ہیری نے اپنے پاؤں سے زمین کو ٹھوکر ماری اور اوپر اُٹھا۔ میدان کی سطح پر بہتے کیچڑ کے چھینٹے دور تک اُڑ گئے تھے۔ تند اور زوردار ہواؤں کے جھونکوں کی وجہ سے وہ اوپر کی طرف پرواز کرتے ہوئے اپنی صحیح سمت سے بار بار بھٹک رہا تھا۔ اسے اس بات کا بالکل اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ اس طوفانی اور دھندلے موسم میں وہ سنہری گیند کو کیسے دیکھ پائے گا؟ اسے تو اس بالجر کو دیکھنے میں بھی کافی دشواری ہو رہی تھی جس کے ساتھ وہ اپنی مشقیں کر رہے تھے۔ مشقوں کے آغاز کے ایک منٹ بعد ہی وہ اپنے بہاری ڈنڈے سے گرتے گرتے بچا تھا۔ اس بالجر سے بروقت بچنے کیلئے اسے اپنا کسلمندی والا داؤ استعمال کرنا پڑا تھا۔ بدقسمتی سے اس کے عمدہ دفاع کا منظر انجلینا بالکل نہیں دیکھ پائی تھی۔ درحقیقت ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ میدان میں کچھ بھی نہیں دیکھ پا رہی تھی۔ یہ بھی سچ تھا کہ ان میں کسی ایک کو بھی اس بات کا ذرا اندازہ نہیں تھا کہ دوسرا کھلاڑی فضا میں کیا کر رہا ہے؟ جھیل سے کافی فاصلے پر ہونے کے باوجود ہیری کو صاف سنائی دے رہا تھا کہ بارش جھیل کی آبی سطح پر زور زور سے مکے برسا رہی تھی اور پانی کا چیختا ہوا شور فضا میں ہر سوں پھیلا ہوا تھا۔

انجلینا نے بالآخر اپنی شکست کا اعلان کر دیا مگر اس احساس کے اجاگر ہونے میں پورا ایک گھنٹہ لگا تھا۔ وہ اور اس کے ساتھی ایک گھنٹے تک مسلسل تیز و تند ہواؤں سے نبرد آزما رہے۔ وہ بارش سے نچڑی اور کانپتی ہوئی ٹیم کو واپس لباس بدلنے والے کمرے میں لے آئی۔ اس نے اس بات پر گہرا زور دیا کہ آج کی مشقوں میں ان کا وقت بالکل برباد نہیں ہوا بلکہ ایسے طوفانی موسم کے ساتھ مقابلہ کرنے کی قوت میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کی آواز میں اعتماد اور یقین کا فقدان جھلک رہا تھا۔ فریڈ اور جارج تو خصوصاً کافی چڑ چڑے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ دونوں ہی لنگڑا لنگڑا کر آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ ہر قدم پر ان کے چہرے پر گہری اذیت

کے اثرات نمودار ہوتے تھے۔ ہیری جب اپنے گیلے بال تولئے سے سکھانے کی کوشش کر رہا تھا تو اس نے ان کی سرگوشی نما آواز میں شکایتیں سن لیں۔

''مجھے لگتا ہے کہ میرے پھوڑے پھٹ گئے ہیں!'' فریڈ کھوکھلی آواز میں بتا رہا تھا۔

''مگر میرے پھوڑے نہیں پھوٹے، البتہ ان میں گہری ٹیسیں اُٹھ رہی ہیں۔'' جارج نے اپنے دانت بھینچ کر کہا۔ ''میرا خیال ہے وہ پہلے زیادہ بڑے ہو گئے ہیں۔''

''اووچ......'' ہیری کے منہ سے آواز نکلی۔

اس نے تولئے کو اپنے چہرے اور سر پر مضبوطی سے باندھ لیا۔ اس کی آنکھیں درد کے مارے بند ہونے لگیں۔ اس کے ماتھے کا نشان ایک بار پھر بری طرح درد کرنے لگا تھا۔ کئی ہفتوں بعد ہی اس کے نشان میں اتنا شدید درد ہوا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو......کیا ہوا؟'' ہیری کو کسی کی آواز سنائی دی۔

ہیری نے تولئے کے اندر سے اپنا چہرہ باہر نکالا۔ کمرہ کافی دھندلا دھندلا سا دکھائی دے رہا تھا کیونکہ اس نے اپنی عینک نہیں لگائی ہوئی تھی مگر اس کے باوجود وہ یہ صاف دیکھ سکتا تھا کہ ہر چہرہ اسی کی طرف مڑا ہوا تھا اور پریشانی کے عالم میں اسے دیکھ رہا تھا۔

''اوہ کچھ نہیں!......بس منہ پونچھتے پونچھتے اپنی انگلی آنکھ میں گھس گئی تھی......بس اتنی ہی بات تھی......'' اس نے آہستگی کے ساتھ کہا، اسے لگا جیسے وہ کہیں دور سے بول رہا ہو۔

بہر حال، رون نے اس کی طرف مخصوص انداز سے دیکھا۔ جب ٹیم کے باقی کھلاڑی کمرے سے باہر نکل گئے تو وہ دونوں وہیں رُکے رہے۔ انہوں نے خود کو چوغوں میں لپیٹ رکھا تھا اور اپنی ٹوپیوں کو کانوں سے نیچے سرکا لیا تھا۔ جب انجلینا سب سے آخر میں کمرے کا دروازہ بند کر کے باہر نکل گئی تو رون نے ہیری کی طرف دیکھا۔

''کیا ہوا؟......نشان میں پھر درد ہوا تھا کیا؟''

ہیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مگر......'' رون اُٹھ کر کھڑکی کے پاس پہنچا اور باہر برستی ہوئی طوفانی بارش میں گھور کر دیکھنے لگا۔ ''وہ......وہ اس وقت ہمارے ارد گرد تو نہیں ہو سکتا......ہے نا؟''

''بالکل نہیں......'' ہیری نے سرگوشی نما لہجے میں کہا اور بینچ پر ٹیک لگا کر اپنا ماتھا مسلنے لگا۔ ''وہ تو شاید میلوں دور کہیں ہوگا......نشان میں درد اس لئے ہوا تھا کیونکہ......وہ......ناراض تھا۔''

ہیری اسے یہ نہیں بتانا چاہتا تھا مگر اپنے الفاظ سن کر اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ نہیں بلکہ کوئی اجنبی بات کر رہا ہو۔ بہر حال، وہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ حقیقت تھی، وہ یہ بالکل نہیں سمجھ پایا تھا کہ اسے یہ بات کیونکر معلوم ہوئی تھی؟ مگر وہ یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ والڈی مورٹ

بہت غصے میں تھا۔ چاہے وہ جہاں بھی چھپا ہو، چاہے وہ جو بھی کر رہا ہو......مگر شدید غصے میں تھا۔

''کیا وہ تمہیں دکھائی دیا؟'' رون نے سہمی ہوئی نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''کیا تم نے......کوئی خواب...... یا کوئی جھلک دیکھی؟''

ہیری بالکل خاموش بیٹھ کر مسلسل اپنے پیروں کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہا۔ جیسے وہ درد کی شدید ٹیسوں کے بعد اپنے ذہن اور یادداشت کو طمانیت بخش رہا ہو۔ کافی سیاہ ہیولوں کی متحرک پرچھائیاں اور آوازوں کا عجیب سا شور......

''وہ اپنے لوگوں سے کوئی خاص مہم پوری کرنا چاہتا ہے مگر معاملات نہایت سست روی سے چل رہے ہیں......'' وہ دھیمے لہجے میں بولا۔ ایک بار پھر اسے اپنے منہ سے نکلتے ہوئے الفاظ سن کر اجنبیت کا احساس ہوا جو بڑا حیران کن تھا مگر اسے یقین تھا کہ یہ سب وہ ہی بولا تھا اور یہی سچ تھا۔

''مگر تم یہ بات کیسے جان سکتے ہو؟'' رون الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

ہیری نے نفی میں سر ہلایا اور اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر انہیں زور زور سے دبانے لگا۔ ان کے سامنے ننھے ننھے ستارے جھلملانے لگے۔ اسے یہ احساس ہوا کہ رون چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کے پہلو میں برابر بیٹھ گیا تھا اور وہ یہ بات بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ یقیناً اسے عجیب سی نظروں سے گھور رہا ہوگا۔

''کیا یہ اسی طرح کی درد......احساس ہے، جیسا سابقہ مرتبہ ہوا تھا؟'' رون نے دھیمی آواز میں پوچھا۔ ''جب تمہارے نشان میں اس وقت درد ہوئی تھی جب تم امبریج کے دفتر میں موجود تھے؟ اس وقت 'تم جانتے ہو کون؟' کافی ناراض تھا؟''

ہیری نے ایک بار پھر سر ہلایا۔

''کیا مطلب؟......میں سمجھا نہیں؟''

ہیری اپنے تخیل میں ان لمحات کو یاد کر رہا تھا جب وہ امبریج کی طرف دیکھ رہا تھا......اس کے نشان میں اچانک درد ہونے لگا......اور اسے اپنے پیٹ میں ایک عجیب سی کھلبلی محسوس ہوئی تھی......ایک عجیب سا احساس......خوشی کی لہر......مگر وہ اسے صحیح طور پر سمجھ نہیں پایا تھا کیونکہ وہ خود کافی تکلیف میں تھا۔

''پچھلی مرتبہ نشان میں درد اس لئے ہوا تھا کیونکہ وہ نہایت خوش تھا۔ حقیقت میں بہت خوش تھا......اسے محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی بہتر معاملہ ہونے والا ہے......اور ہمارے ہوگورٹس لوٹنے کی پہلی رات کو......'' اس نے ان لمحات کے بارے میں ذہن پر زور دیا جب گیرم مالڈ پیلس کے خفیہ مکان میں اور رون کے بیڈروم میں اس کے ماتھے میں شدید ٹیسیں اُٹھی تھیں۔ ''وہ بے حد ناراض تھا......''

اس نے آنکھیں کھول کر رون کی طرف دیکھا جو منہ پھاڑ کر سہمے انداز میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''دوست! مجھے لگتا ہے کہ تم تو ٹراؤلینی کی ملازمت ختم کروا سکتے ہو۔'' رون نے حیرت بھری آواز میں کہا۔

''میں کوئی مستقبل بینی یا پیش گوئی نہیں کرر ہا ہوں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''نہیں......تم دراصل کچھ اور کر رہے ہو!'' رون نے کہا۔ وہ تھوڑا خوفزدہ اور تھوڑا متعجب دکھائی دے رہا تھا۔ ''ہیری! تم درحقیقت 'تم جانتے ہو کون؟' کے دماغ کی باتیں پڑھ رہے ہو۔''

''نہیں! ایسی بات نہیں ہے۔'' ہیری نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ میں صرف اس کے مزاج میں ہونے والی تبدیلیوں کا اندازہ لگا سکتا ہوں۔ مجھے تو صرف اس کے مزاج کی کیفیات کا اپنے اندر احساس ہور ہا ہے۔ ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ گذشتہ سال اسی طرح کا کچھ ہور ہا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب والڈی مورٹ میرے پاس ہوتا تھا یا جب وہ نفرت محسوس کرتا تھا تو مجھے معلوم ہو جاتا تھا۔ اب میں اس کی خوشی کے احساس کو بھی محسوس کرنے لگا ہوں۔''

کچھ دیر تک کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔ ہوا اور بارش کے زوردار تھپیڑے اس عمارت پر مسلسل ضربیں لگاتے رہے۔

''تمہیں اس بارے میں کسی نہ کسی کو تو بتانا ہی چاہئے۔'' رون نے کہا۔

''میں گذشتہ مرتبہ سیریس کو بتایا تھا......''

''تو اس مرتبہ بھی بتادو......''

''اب ایسا نہیں ہوسکتا۔'' ہیری نے بے بسی کے عالم میں کہا۔ ''بھول گئے ہو کیا؟ امبریج الوؤں اور آتشدانوں پر گہری نظریں گاڑے بیٹھی ہیں......''

''اوہ ہاں! یہ تو ہے......تو پھر ڈمبل ڈور کے پاس جاؤ!''

''تمہیں ابھی ابھی تو بتایا ہے کہ ڈمبل ڈور یہ بات پہلے سے ہی جانتے ہیں۔'' ہیری نے منہ بسور کر کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے کھونٹی سے اپنا گیلا چوغہ اتارا اور اسے اپنے بدن پر ڈال لیا۔ ''میرا خیال ہے کہ انہیں دوبارہ یہ سب بتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔''

رون نے اپنے چوغے کی ڈوری باندھتے ہوئے ہیری کی طرف متفکرانہ انداز میں دیکھا۔

''جہاں تک میں جانتا ہوں کہ وہ یہ بات جاننا چاہیں گے۔''

ہیری نے محض اپنے کندھے اچکا دیئے۔ ''چلو......ہمیں ابھی ہال میں جا کر جادوئی استعمالات کے جادوئی کلمے کی ریاضت بھی تو کرنا ہے۔''

وہ تیز رفتاری سے تاریک میدان میں چلنے لگے۔ کیچڑ بھری گھاس پر پھسلتے لڑھکتے ہوئے وہ سکول کی طرف جا رہے تھے۔ وہ اس دوران گہری سوچوں کے بھنور میں ڈوبا ہوا تھا۔ والڈی مورٹ بالآخر ایسا کیا کرنا چاہتا ہے جو تیزی سے نہیں ہو پا رہا ہے؟

'اس کی دوسری ترجیحات بھی ہیں......ایسی ترجیحات، جن پر وہ نہایت خفیہ انداز سے عمل کروانے کا خواہش مند ہے......ایسی چیز......جسے وہ صرف چرا کر ہی حاصل کرسکتا ہے......جیسے کوئی خفیہ ہتھیار......ایک ایسی چیز......جو اس کے پاس پچھلی مرتبہ موجود نہیں

تھی......'

ہیری نے گذشتہ ہفتوں سے ان الفاظ کے بارے میں بالکل نہیں سوچا تھا۔ وہ ہوگورٹس میں ہونے والی ہلچل اور امبریج کی کارستانیوں میں ایسا اُلجھا ہوا تھا، اس کے ساتھ شروع کئے ہوئے معرکے کو کامیاب بنانے میں کھویا ہوا تھا، جادوئی محکمے کی طرف سے اپنی ذات پر ہونے والے حملوں سے اتنا مضطرب تھا......مگر وہ الفاظ اب اسے یاد آ چکے تھے، وہ ان پر غور کرنے لگا......والڈی مورٹ کا غصہ اب اسے سمجھ میں آنے لگا تھا۔ اگر وہ ہتھیار تک نہیں پہنچ پا رہا ہے، چاہے وہ ہتھیار جو کچھ بھی ہو......کیا ققنس کا گروہ نے اس کے ارادوں کو ناکامی سے دوچار کر دیا ہے اور اسے ہتھیار حاصل کرنے سے روک ڈالا ہے؟ اس ہتھیار کو کہاں رکھا گیا تھا؟ وہ اس وقت کس کے قبضے میں موجود تھا؟

''ممبالس......'' رون کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی جس سے ہیری کے خیالوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور وہ چونک کر سامنے دیکھنے لگا۔ وہ دونوں سکول کی راہداریوں کو طے کر کے گری فنڈر ہال کی فربہ عورت کی تصویر کے سامنے پہنچ چکے تھے۔

اندر پہنچ کر ایسا لگا کہ ہرمائنی جلدی اپنے کمرے میں سونے کیلئے چلی گئی تھی۔ کروک شانکس قریب پڑی ایک کرسی کی نرم گدی پر دبکی پڑی تھی اور آتشدان کے قریب میز پر گھریلو خرسوں کی کافی ساری ٹوپیاں رکھی ہوئی تھیں، جنہیں ہرمائنی نے اپنے ہاتھوں سے خود بُنا تھا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر گہرا اطمینان ہوا کہ وہ اس کے آس پاس موجود نہیں تھی، ورنہ اسے اپنے ماتھے کے نشان کی درد کے بارے اسے بتانا پڑتا اور وہ اس کے تیکھے سوال جواب میں الجھنا نہیں چاہتا تھا۔ اسے یہ اندیشہ بھی لاحق تھا کہ کہیں وہ بھی اسے ڈمبل ڈور کے پاس جانے کا مشورہ نہ دے۔ رون اس کی طرف پریشان کن نظروں سے دیکھتا رہا مگر ہیری نے اپنے بستے میں سے جادوئی مرکبات کی کتاب باہر نکالی اور پھر اس مقالے کو لکھنے میں مصروف ہو گیا جو اسے پروفیسر سنیپ نے دیا تھا۔ درحقیقت وہ اپنے دھیان کو بھٹکنے سے روکنے کی اداکاری کر رہا تھا جب رون نے تھک ہار کر یہ کہا کہ وہ سونے کیلئے کمرے میں جا رہا ہے، تب تک وہ بہت ہی کم لکھ پایا تھا۔

نصف شب بیت گئی مگر ہیری ایک ہی پیرے کو بار بار پڑھ رہا تھا۔ جس میں نباتاتی مصفی خون، اجمود اور کندس کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ ہیری اسے بار بار پڑھ رہا تھا لیکن اس کے پلے کچھ بھی نہیں پڑ رہا تھا......

'یہ پودے دماغی بیماری میں زیادہ متاثر کن ثابت ہوتے ہیں، اور اس کی وجہ ان کا استعمال مخصہ اور قابو کیے جانے والے مرکبات میں زیادہ کیا جا سکتا ہے۔ جہاں جادوگر بے حد گرم درجہ حرارت اور دماغی بے حسابی پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں......'

ہرمائنی نے کہا تھا کہ گیرم مالڈ پیلس کے خفیہ مکان میں رہتے رہتے سیریس لاپرواہ ہو چکا ہے۔

'دماغی بیماری میں زیادہ متاثر کن ثابت ہوتے ہیں......'

اگر روزنامہ جادوگر کو معلوم ہو گیا کہ اس کا دماغ متورم ہو چکا ہے اور وہ والڈی مورٹ کے مزاج کی گرم جوشی اور ناگواری کو محسوس کرنے لگا ہے تو روزنامہ جادوگر کے لوگ یہی سوچیں گے کہ اس کے دماغی توازن میں یقیناً خلل پیدا ہو چکا ہے......

'ان کا استعمال مخمصہ پیدا کرنے اور قابو کیے جانے والے مرکبات میں زیادہ کیا جا سکتا ہے۔'

ہاں بالکل ٹھیک، مخمصہ...... یہ ہی صحیح لفاظ ہے۔ وہ یہ بات کیوں جانتا تھا کہ والڈی مورٹ کیسا محسوس کر رہا تھا؟ ان دونوں کے درمیان میں یہ کیسا عجیب وغریب تعلق قائم تھا جسے ڈمبل ڈور بھی کبھی تسلی بخش طریقے سے سمجھا نہیں پائے تھے؟

'جادوگر بے حد گرم درجہ حرارت......'

ہیری اب سونا چاہتا تھا۔

'دماغی بے حسابی......'

آتشدان کے سامنے پڑی کرسی پر گرمائی اور سکون مل رہا تھا جبکہ بارش کی بوچھاڑیں اب بھی کھڑکیوں پر زوردار آواز سے برس رہی تھیں۔ کروک شانکس گدی میں دبکی دھیمے دھیمے میاؤں کر رہی تھی۔ آتشدان میں لکڑیاں تڑک کر چنگاریاں اُڑا رہی تھیں۔ ہیری کی کمزور گرفت سے کتاب پھسل گئی اور ہلکی سی دھم کی آواز کرتے ہوئے نیچے قالین پر جا گری۔ اس کا سر کرسی کے ایک طرف ڈھلک گیا۔

وہ ایک بار پھر کھڑکیوں سے عاری راہداری میں پیدل چلا جا رہا تھا۔ اس کے قدموں کے چاپ کی گونج اس کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔ جیسے ہی اسے راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ دکھائی دیا...... اس کا دل عجیب سے احساس سے دھڑکنے لگا۔ کاش وہ اسے کھول سکتا...... اس کے دوسری طرف جا سکتا...... اس بندگلی سے چھٹکارا پا سکتا...... اس نے اپنا ہاتھ آگے کی طرف بڑھایا...... اس کی انگلیاں دروازے سے کچھ ہی انچ کے فاصلے پر تھیں۔

''ہیری پوٹر...... سر!''

وہ چونک اُٹھا اور بیدار ہو گیا۔ ہال کی تمام موم بتیاں بجھ چکی تھیں لیکن کوئی چیز اس کے قریب ہلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''کون ہے......؟'' ہیری نے خوابیدہ لہجے میں پوچھا اور اپنی کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ آتشدان کی آگ آخری ہچکیاں لے رہی تھی اور شعلوں کا نام ونشان نہیں دکھائی دیتا تھا۔

''ڈوبی! آپ کی الّو لے کر آیا ہے سر!'' ایک تیکھی اشتیاق بھری آواز سنائی دی۔

''اوہ ڈوبی! تم ہو......'' ہیری بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ اسے اپنی طبیعت میں بوجھل پن محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے اندھیرے میں ڈوبی کی آواز کی سمت میں اپنی گردن گھمائی۔

ڈوبی نامی ایک گھریلو خرس اس میز کے پاس کھڑا تھا جس پر ہرمائنی نے نصف درجن ٹوپیاں چھپا رکھی تھیں۔ اس کے بڑے اور نوکیلے کان بہت ساری ٹوپیوں کے نیچے سے جھانک رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے ہرمائنی کی اب تک بنائی ہوئی تمام ٹوپیاں پہن رکھی ہوں۔ ایک کے اوپر ایک ٹوپیاں پہننے کی وجہ سے اس کا سر تین فٹ اونچا دکھائی دے رہا تھا اور سب اوپر والی ٹوپی پر سفید رنگ

کی ہیڈوگ بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ پرسکون انداز میں چونچ کٹکٹا رہی تھی اور بالکل صاف دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اب تندرست ہو چکی تھی، اس کے مڑے تڑے پر پہلے جیسے سیدھے اور ملائم تھے۔

''ہیری پوٹر کی الّو لوٹانے کیلئے ڈوبی بخوشی رضا مند ہو گیا سر!'' گھریلو خرس نے جھک کر کہا اور اس کے چہرے پر فخریہ جذبات کی جھلک دکھائی دینے لگی۔ ''پروفیسر غروبلی پلانک کہتی ہیں کہ وہ اب بالکل تندرست ہے سر!'' اس نے کافی نیچے جھک کر تعظیمی سلام پیش کیا۔ اس کی پنسل جیسی باریک نوکیلی ناک قالین کی سطح کو چھونے لگی۔ ہیڈوگ نے ایک غصے بھری آواز نکالی اور بھڑ بھڑاتی ہوئی ہیری کی کرسی کے دستے پر آن بیٹھی۔

''تمہارا شکریہ ڈوبی......'' ہیری نے ہیڈوگ کا سر سہلاتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے پلکیں جھپکار ہا تھا اور خواب والے دروازے کے غلبے سے نجات پانے کی کوشش کر رہا تھا...... وہ بہت واضح تھا۔ ڈوبی کو زیادہ غور سے دیکھنے پر اسے محسوس ہوا کہ گھریلو خرس کافی سارے سکارف اور متعدد موزے بھی پہنے ہوئے تھا۔ جس کی وجہ سے اس کے پاؤں بدن کے مقابلے میں بہت زیادہ موٹے اور سوجے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''ار...... کیا تم ہرمائنی کے چھپائے ہوئے سارے کپڑے لے لیتے ہو؟''

''نہیں سر!'' ڈوبی نے خوش ہوتے ہوئی لہرا کر کہا۔ ''ڈوبی ان میں سے کچھ ونکی کیلئے بھی لے لیتا ہے...... سر!''

''اب ونکی کیسی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

ڈوبی کے کان مرجھا کر نیچے گر گئے۔

''ونکی اب بھی بے تحاشا پیتی ہے سر!'' اس نے درد بھری آواز میں کہا۔ اس کی ٹینس کی گیند جیسی موٹی موٹی آنکھیں نیچے کی طرف جھکی ہوئی تھیں۔ ''وہ کپڑے نہیں لینا چاہتی ہے بلکہ یہاں موجود کوئی بھی گھریلو خرس کپڑے نہیں لینا چاہتا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی اب گری فنڈر ہال کی صفائی نہیں کرتا ہے کیونکہ یہاں ہر جگہ ٹوپیاں، موزے اور اسکارف چھپے ہوتے ہیں۔ انہیں یہ سب کچھ نہایت ناگوار گزرتا ہے سر۔ ڈوبی اب یہاں کا تمام کام خود تنہا کرتا ہے سر لیکن ڈوبی کو اس میں کسی دشواری کا سامنا نہیں سر! کیونکہ یہاں اسے ہمیشہ ہیری پوٹر سے ملاقات کی توقع رہتی ہے۔ دیکھ لیجئے سر! بالآخر آج رات کو ڈوبی کی یہ خواہش بھی بر آئی۔'' ڈوبی نے ایک بار پھر بہت زیادہ جھکتے ہوئے اسے سلام پیش کیا۔

''مگر ہیری پوٹر خوش نہیں دکھائی دے رہے ہیں۔'' ڈوبی نے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ اب سیدھا کھڑا ہو چکا تھا اور باریک بینی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔ ''ڈوبی نے ہیری پوٹر کو نیند میں بڑبڑاتے ہوئے سنا تھا...... کیا ہیری پوٹر کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہا تھا؟''

''یہ کچھ زیادہ برا نہیں تھا......'' ہیری نے زوردار جمائی لیتے ہوئے کہا۔ وہ ابھی تک اپنی آنکھیں مسل رہا تھا۔ ''مجھے تو اس سے

زیادہ ڈراؤنے خواب دکھائی دے چکے ہیں......''

گھریلوخرس نے اپنی بڑی بڑی گول مٹول آنکھیں گھما کر ہیری کا چہرہ دیکھا پھر اس نے اپنے کان نیچے گراتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے کہا۔''ڈوبی چاہتا ہے کہ وہ ہیری پوٹر کی مدد کرے سر! ہیری پوٹر نے ڈوبی کو آزاد کرایا تھا اور وہ یہ نعمت پا کر بے حد خوش ہے......سر!''

ہیری آہستگی سے مسکرایا۔

''ڈوبی! تم میری مدد نہیں کر سکتے لیکن پیشکش کرنے کیلئے تمہارا شکریہ!''

وہ قالین کی طرف جھکا اور اپنی مرکبات والی کتاب کو فرش سے اُٹھا لیا۔ اب اسے اس ادھورے مقالے کو مکمل کرنے کی کوشش اگلے دن ہی کرنا پڑے گی۔ اس نے کھلی کتاب کو بند کیا اور بستے میں ڈال دیا۔ اسی وقت آتشدان کی دھیمی روشنی میں اس کی نظر اپنے ہاتھ کی پشت پر سفید نشان پر پڑی جو امبریج کی مہربانی سے وجود میں آیا تھا۔ ہیری کو جیسے کچھ یاد آ گیا......

''ایک منٹ رکو ڈوبی!......کیا تم میرا ایک کام کر سکتے ہو؟''

گھریلوخرس نے پلٹ کر اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ اس کا چہرہ خوشی کے مارے دمک اُٹھا تھا۔''ایک بار کہہ کر تو دیکھئے؟......ہیری پوٹر سر!''

''مجھے ایک ایسی جگہ کی تلاش ہے جہاں اٹھائیس افراد ایک ساتھ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی عملی ریاضت کر سکیں اور کوئی دوسرا فرد انہیں پا نہ سکے، میرا مطلب ہے کہ کوئی استاد بھی ان پکڑ نہ پائے۔ خاص طور پر......'' ہیری نے بستے کو اپنے ہاتھوں میں سختی سے بھینچا جس سے سفید نشان اور واضح چمکنے لگا۔''پروفیسر امبریج......!''

اسے امید تھی کہ گھریلوخرس کی مسکراہٹ غائب ہو جائے گی اور اس کے کان حسب معمول لٹک جائیں گے۔ اسے یقین تھا کہ وہ جواب میں کہے گا کہ ایسی کوئی جگہ نہیں، کوئی پکڑ نہ پائے، یہ تو ناممکن ہے سر...... یا یہ کہہ کر جان چھڑا لے گا کہ وہ جلد ہی کوئی ایسی جگہ تلاش کرنے کی کوشش ضرور کر لے گا۔ یہ عجیب بات تھی کہ ہیری کو ڈوبی سے مدد ملنے کی کوئی زیادہ امید بالکل نہیں تھی، پھر بھی اس نے اپنی ضرورت اس کے سامنے رکھ دی تھی۔ اسے یہ امید بھی قطعی نہیں تھی کہ ڈوبی اپنی جگہ پر اچھلے گا اور خوشی کے مارے اس کے کان زور زور سے پھڑ پھڑائیں گے اور تالیاں بجانے لگے گا۔

''ڈوبی اس کام کیلئے بالکل صحیح اور پوشیدہ جگہ کے بارے میں جانتا ہے۔'' اس نے ہیری کی توقع کے برخلاف خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔''جب ڈوبی ہوگورٹس میں آیا تھا سر! تو دوسرے گھریلوخرسوں سے اس نے اس بارے میں سن لیا تھا۔ ہم اسے آمدورفتی کمرہ پکارتے ہیں سر! یا پھر کچھ لوگ اسے حاجتی کمرہ بھی پکارتے ہیں......''

''ایسا کیوں......؟'' ہیری نے ایک بار جمائی لیتے ہوئے پوچھا۔

''کیونکہ یہ ایک ایسی پوشیدہ جگہ ہے جس میں ہر کوئی فرد اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتا جب تک اسے واقعی اس کی حقیقی ضرورت نہ ہو......کئی بار یہ کمرہ وہیں موجود ہوتا ہے جہاں پہلی بار پایا جاتا ہے اور کئی بار یہ اس سے بہت دور کسی اور مقام پر دستیاب ہوتا ہے۔لیکن جب بھی یہ نمودار ہوتا ہے تو یہ تلاش کرنے والے کی ضروریات اور توقعات کو فی الفور پورا کرنے کیلئے ہمیشہ تیار ملتا ہے......

ڈوبی خود کئی بار اس کا استعمال کر چکا ہے سر!'' گھریلوخرس نے تیزی سے کہا۔اس نے اپنی آواز کافی پست کر لی تھی اور شکل سے ملزم دکھائی دینے لگا۔''جب ونکی بے تحاشا چڑھا لیتی ہے تو تو ڈوبی اسے ہمیشہ آمدورفتی کمرے میں لے جا کر چھپا دیتا تھا۔وہاں پر ڈوبی کو بٹر بیئر کا نشہ اتارنے والی کئی ادویات میسر ہوگئی، اور تو اور وہاں گھریلوخرسوں کے آرام کی طرز کا عالی بستر بھی مل گیا تھا۔جس پر وہ دیر تک سوئی رہ سکتی تھی سر!......اور ڈوبی جانتا ہے مسٹر فلیچ کی صفائی کی اشیاء جب ختم ہونے کے قریب ہوتی ہیں تو انہیں وہ اسی جگہ سے میسر ہو جاتی ہیں سر......''

''اور اگر کسی کو باتھ روم کی حاجت ہو تو......'' ہیری نے تیزی سے کہا۔اسے اچانک یاد آیا کہ ڈمبل ڈور نے گذشتہ سال کرسمس کے ژلبال رقص کی تقریب کے دوران کہا تھا کہ 'وہ خفیہ کمرہ تبھی دکھائی دیتا ہوگا جب آپ کے پیٹ میں شدید مروڑ اُٹھ رہے ہوں گے۔'

''ڈوبی کا خیال ہے کہ ایسا بھی ممکن ہے سر!'' اس نے سنجیدگی سے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔''وہ نہایت عجیب وغریب، گوناگوں خوبیوں والا کمرہ ہے سر!''

''کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ اس کے بارے میں کتنے لوگ جانتے ہیں؟'' ہیری نے اپنی کرسی پر سیدھے بیٹھتے ہوئے ہیجان انگیز لہجے میں پوچھا۔

''نہایت کم......سر!'' ڈوبی اپنے بڑے بڑے کان ہلاتا ہوا بولا۔''زیادہ تر لوگ تو اسے اتفاقاً پاتے ہیں، جب انہیں اس کی واقعی شدت سے ضرورت محسوس ہوتی ہے سر! لیکن زیادہ وہ اسے دوبارہ تلاش کرنے میں ہمیشہ ناکام ہی رہتے ہیں کیونکہ وہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ وہ ہمیشہ سے وہیں موجود رہتا ہے اور خود کو دعوت دینے والوں کا انتظار کرتا رہتا ہے......سر!''

''یہ سب خوبیاں سننا کانوں کو کتنا بھلا لگتا ہے؟'' ہیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور اس کا دل بری طرح دھڑکنے لگا تھا۔''ڈوبی! تم مجھے وہ کمال کا کمرہ کب دکھا سکتے ہو؟''

''کسی بھی وقت ہیری پوٹر سر!'' ڈوبی نے کہا اور ہیری کے اشتیاق کو دیکھتے ہوئے کافی خوش دکھائی دینے لگا۔''اگر آپ چاہیں تو میں ابھی آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں......''

ایک لمحے کیلئے تو ہیری کا دل اسی وقت ڈوبی کے ساتھ چلنے کیلئے للچا اُٹھا وہ اپنی کرسی سے کافی حد تک اُٹھ گیا تھا۔وہ جلدی سے اوپر جا کر اپنا غیبی چوغہ لانا چاہتا تھا مگر اسی لمحے اس کے کانوں میں ہرمائنی جیسی ایک سرگوشی سنائی دی۔'لاپرواہ......' کافی دیر ہو چکی تھی اور وہ خود کو کافی تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا۔اسے سنیپ کا دیا ہوا مقالہ بھی تو پورا کرنا تھا۔

''آج رات نہیں ڈوبی!'' ہیری نے بےبسی کے عالم میں کہا اور دوبارہ اپنی کرسی میں دھنستا چلا گیا۔ ''یہ معاملہ نہایت اہمیت کا حامل ہے...... میں اسے یوں اپنی بےتابی سے برباد نہیں کرنا چاہوں گا۔ مجھے اس کیلئے باقاعدہ لائحہ عمل بنانا پڑے گا...... سنو! کیا تم مجھے اس پوشیدہ کمرے کے بارے میں تفصیل سے بتا سکتے ہو کہ وہ درحقیقت کیا ہے اور اس تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے؟''

☆☆☆☆

جب وہ تینوں جڑی بوٹیوں کی کلاس میں دو پیریڈ پڑھنے کیلئے جانے کیلئے تیار ہوئے تو انہیں کیچڑ زدہ کیاریوں میں چھپک چھپک کر کے گزرنا پڑا۔ تیز ہوا کے باعث ان کے چوغے بری طرح اِدھر اُدھر لہرا رہے تھے۔ گرین ہاؤس کی ٹین والی چھت پر بارش کی بوندیں اولوں کی مانند گر رہی تھیں اور عجیب سی غراہٹ پیدا کر رہی تھیں۔ وہاں کی فضا میں ایسا شور برپا تھا کہ پروفیسر سپراؤٹ کی آواز بھی انہیں صحیح طرح سنائی نہیں دے رہی تھی۔ جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کو اس طوفانی موسم کے پیش نظر کھلے میدان سے ہٹا کر زیریں منزل کے ایک خالی کلاس روم میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ اس خوشگوار تبدیلی کے سبب سب کے چہروں پر بشاشیت پھیل گئی تھی۔ جب انجلینا نے دوپہر کے کھانے کے دوران انہیں اس بات سے آگاہ کیا کہ تمام کیوڈچ مشقیں فی الحال منسوخ کر دی گئی ہیں تو ہیری اور رون کے منہ سے گہری سانس نکل گئی۔

''یہ واقعی موزوں بات ہے کیونکہ ہمیں خود حفاظتی کی ملاقات کیلئے صحیح جگہ مل چکی ہے۔'' ہیری نے انجلینا کی بات مکمل ہونے پر کہا۔ ''آج رات ٹھیک آٹھ بجے ساتویں منزل پر احمق برنباس کی دیواروں کے سامنے، جس میں دیو برنباس کو پیٹ رہے ہیں۔ کیا تم کیٹی اور ایلیسا کو یہ پیغام پہنچا دو گی۔''

انجلینا کچھ حیران و پریشان دکھائی دی مگر اس نے باقی ساتھیوں کو آگاہ کرنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ ہیری بھوک کی شدت کو برداشت نہ کر پایا اور خوشبودار گائے قیمے پر بری طرح ٹوٹ پڑا۔ کدو کے جوس کا گلاس اُٹھاتے وقت اس کی نظر ہرمائنی پر پڑی جو اسے عجیب سی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

''تمہیں کیا ہوا؟'' اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''سنو! میں تمہاری دل آزاری نہیں چاہتی...... مگر یہ سچ ہے کہ ڈوبی کی بتائی ہوئی چیزیں کبھی محفوظ ثابت نہیں ہوتی ہیں۔ کیا تم وہ حادثہ فراموش کر بیٹھے ہو کہ اس کی وجہ سے تمہارے ہاتھ کی تمام ہڈیاں غائب ہو گئی تھیں......'' ہرمائنی ایک ایک لفظ چبا کر ادا کر رہی تھی۔

''وہ جگہ ڈوبی کے احمقانہ تخیل سے وجود میں نہیں آتی...... ڈمبل ڈور بھی اس کے بارے میں آگاہ ہیں...... انہوں نے گذشتہ سال ژلبال رقص کے دوران اس کا تذکرہ کیا تھا۔''

ہرمائنی کے ماتھے پر پڑے بل غائب ہو گئے اور آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''ڈمبل ڈور نے تمہیں اس کے بارے میں خود بتایا تھا......؟''

''باتوں باتوں میں اس کا ذکر چھڑ گیا تھا......'' ہیری نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''جب تم وکٹر سے گفتگو میں ڈوبی ہوئی تھی۔''

''اوہ! یہ تو اچھی خبر ہے، پھر تو سب کچھ یقیناً عمدہ ہی رہے گا۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ اس کا چہرہ وکٹر کے ذکر پر کسی قدر گلابی پڑ گیا تھا۔ اس کے بعد ہرمائنی نے کوئی اور اعتراض نہیں کیا۔

رون کے ساتھ ان دونوں نے اپنا زیادہ تر وقت ان طلباء و طالبات کو تلاش کرنے میں صرف کیا جو ہاگس ہیڈ کی پہلی ملاقات میں شامل ہوئے تھے اور فہرست پر اپنے دستخط کر چکے تھے۔ انہوں نے ان سب کو فرداً فرداً سمجھایا کہ شام کو کہاں اور کس وقت آنا ہوگا؟ ہیری کو اس بات پر کسی قدر مایوسی کا سامنا ہوا کہ چوچینگ اور اس کی سہیلی کو جینی نے تلاش کر کے منصوبے کی خبر کی تھی۔ بہر حال رات کے کھانے کے بعد اسے یہ یقین ہو چکا تھا کہ دوسری ملاقات کی خبر تمام پچیس ممبران تک پہنچ چکی تھی جو ہاگس ہیڈ میں اکٹھے ہوئے تھے۔

ٹھیک ساڑے سات بجے ہیری، رون اور ہرمائنی گری فنڈر کے ہال سے باہر نکلے اور اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگے۔ ہیری اپنے ایک ہاتھ میں پرانا چرمئی کاغذ تھامے ہوئے تھا پانچویں سال کے طلباء کو رات کو نو بجے تک ہی راہداریوں میں موجود رہنے کی اجازت تھی مگر ساتویں منزل پر جاتے ہوئے وہ تینوں ہی کسی قدر گھبرائے ہوئے تھے۔ وہ بار بار چونک کر ارد گرد آنے جانے والے طلباء کو دیکھتے رہے۔

''یہیں ٹھہر جاؤ......'' ہیری نے خبردار کرتے ہوئے آخری سیڑھی پر ہی انہیں روک دیا اور اپنا پرانا چرمئی کاغذ کو کھول لیا جسے چھڑی سے ٹھونک کر وہ بڑبڑایا۔ ''میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کوئی نیکی نہیں کروں گا......''

چرمئی کاغذ کی خالی سطح پر ہوگورٹس کا پورا نقشہ ابھر آیا تھا۔ اس میں ننھے ننھے سیاہ نقطے متحرک دکھائی دے رہے تھے جو مختلف راہداریوں میں آ جا رہے تھے۔ ان نقطوں کے ساتھ ساتھ ان کے نام بھی لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ میوارڈ کا نقشہ تھا جس سے انہیں معلوم ہو سکتا ہے کہ کون کہاں کہاں موجود ہے؟

''فلیچ دوسری منزل پر موجود ہے۔'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ وہ اب نقشے کو کافی قریب سے دیکھ رہا تھا۔ ''اور مسز نورس چوتھی منزل پر بھٹک رہی ہے۔''

''امبرتج کہاں ہیں......؟'' ہرمائنی نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اپنے دفتر میں......'' ہیری نے اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ ''خیر چلو اب آگے بڑھتے ہیں، راستہ صاف ہے......''

وہ تیزی سے راہداری سے گزرتے ہوئے اس جگہ کی طرف چلنے لگے جس کی نشاندہی ڈوبی نے ہیری کے سامنے کی تھی۔ وہ اس جگہ پر پہنچ کر رُک گئے۔ ان کے سامنے ایک خالی اور سپاٹ دیوار تھی، جس کے مدمقابل دیوار پر بڑی بڑی پینٹنگز منقش تھیں۔ جن میں احمق برنباس قد آور دیوؤں کو بیلے رقص سکھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

''ٹھیک ہے......کوشش کرتے ہیں!'' ہیری نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔عین اسی وقت ایک دیمک زدہ پینٹنگ کا 'دیؤان کے نگاہوں کے سامنے اپنے بیلے رقص سکھانے والے استاد کو اپنے بھاری بھرکم موگر سے پیٹتے پیٹتے رُک گیا اور ان کی طرف دیکھنے لگا۔

''ڈوبی نے کہا تھا کہ دیوار کے اس حصے کے سامنے سے تین بار گزرنا اور اس چیز پر توجہ مرتکز کرنا جس کی تمہیں اشد ضرورت ہے......''

انہوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ اس جگہ کے سامنے سے تیزی سے پلٹے جو دیوار کے خالی حصے کے ٹھیک سامنے تھی۔ وہ دوسری طرف جا کر ایک انسانی جسم جتنے گلدان کے پاس سے واپس مڑ گئے۔ رون نے اپنی آنکھیں دھیان قابو میں رکھنے کیلئے سکیڑ رکھی تھیں۔ ہر مائنی بھی زیرِ لب کچھ بول رہی تھی جو کسی کو سنائی نہیں دے پا رہا تھا۔ ہیری کی مٹھی بھنچی ہوئی تھی اور چہرے پر زلزلے کے آثار تھے۔ وہ اپنے سامنے والے حصے کو یکبارگی سے دیکھ رہا تھا۔

وہ سوچ رہا تھا......ہمیں مقابلہ کرنا سیکھنا ہے،ہمیں بالکل صحیح اور موزوں جگہ کی ضرورت ہے۔ہمیں اپنی مشقیں کرنے کیلئے محفوظ جگہ فراہم کر دو۔ جہاں کوئی بھی ہمیں تلاش نہ کر پائے۔

جب وہ تیسرا چکر کاٹ کر واپس پلٹے تو ہر مائنی تیکھی آواز میں چیخی۔ ''ہیری......''

دیوار کے سپاٹ اور خالی حصے میں ایک نہایت چمکدار دروازے نمودار ہو چکا تھا۔ رون عجیب سی نظروں سے اسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔ ہیری نے آگے بڑھ کر پیتل کے دستے کو گھمایا اور دروازہ کھول دیا۔ وہ ایک نہایت شاندار وسیع کمرے میں پہنچ گیا تھا جس میں مشعلیں جل رہی تھیں۔ وہ بالکل ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ آٹھ منزل نیچے کا کوئی تہہ خانہ ہو۔

دیواروں پر لکڑی کے شاندار شلف قطار میں لگے ہوئے تھے جن میں بڑی نفاست سے کتابیں رکھی گئی تھیں اور کرسیوں کی جگہ فرش پر ریشم کے مخملیں کشن پڑے ہوئے تھے۔ کمرے کی دوسری جانب لکڑی کی الماریوں میں عجیب وغریب جادوئی آلات اور اوزار بھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے کچھ تو ہیری کے دیکھے بھالے تھے جیسے مخبر لٹو، خفیہ خانوں والا صندوق اور ایک بڑا دشمن پکڑ آئینہ......جس کے بارے میں ہیری کو یقین تھا کہ وہ گذشتہ سال نقلی موڈی کے آفس میں لٹکا رہتا تھا۔

''ہیری! ذرا ان کتابوں کی طرف تو دیکھو......'' ہر مائنی مچلتے ہوئے لہجے میں چیخی۔ اس کا چہرہ تو خوشی سے سرخ پڑ چکا تھا، اس نے جلدی سے ایک موٹی چمڑے کی جلد والی کتاب کی پشت پر انگلی پھیر کر یقین کیا کہ کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہی ہے؟ ''عام مروجہ شیطانی کلمات اور ان سے دفاع کے حربے: ایک خلاصہ......تاریک جادو کو مات دینے والی رہنما کتاب......ذاتی دفاع کیلئے جادوئی کلمات کی عملی گائیڈ......واہ!'' اس نے دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہیری کی طرف دیکھا اور اسے یہ یقین ہو گیا کہ سینکڑوں کتابوں کی وہاں موجودگی نے ہر مائنی کے سب خدشات کو مٹا ڈالا تھا۔ اب وہ یہ یقین کر سکتی تھی کہ وہ جو کچھ کرنے جا رہے تھے، وہ بالکل صحیح اور درست قدم ہی تھا۔

''ہیری! یہ تو نہایت عجیب اور اچھی بات ہے کہ ہمیں جن جن چیزوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے، وہ سبھی پہلے سے یہاں موجود

ہیں۔''

اس نے بغیر توقف کئے ایک شلف سے 'بدشگونی کیلئے بدشگونی سے مات' نامی کتاب باہر کھینچی اور سب سے نزدیک والے کشن پر بیٹھ کر بے تابی سے اسے پڑھنے لگی۔

دروازے پر آہستگی سے دستک سنائی دی اور ہیری نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔ جینی، نیول، لیونڈر، پاروتی اور ڈین اندر آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''شاندار..... مگر یہ جگہ کون سی ہے، پہلے تو میں نے اسے نہیں دیکھا'' ڈین نے چاروں طرف نگاہیں دوڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ کافی متاثر دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری انہیں سمجھانے لگا مگر اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی مزید لوگ آ گئے جس وجہ سے اسے دوبارہ اپنی بات از سر نو شروع کرنا پڑی۔ آٹھ بجے تک ہر کشن بھر چکا تھا۔ ہیری دروازے تک گیا اور اس کے تالے میں پڑی چابی تیزی سے گھما دی۔ اب کمرے کا ہر فرد خاموش ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ ہرمائنی نے بڑی احتیاط سے 'بدشگونی کیلئے بدشگونی سے مات' نامی کتاب کے صفحے پر چرمئی کاغذ کا مارک لگایا اور اسے بند کر کے ایک طرف رکھ دیا۔

''شاندار.....'' ہیری نے کسی قدر گھبرائے ہوئے انداز میں گفتگو کا سلسلہ شروع کیا۔ ''ہم نے اپنی عملی مشقوں کیلئے اس جگہ کو منتخب کیا ہے..... ظاہر ہے کہ تم لوگوں کو..... ار..... یہ جگہ پسند آئی ہوگی.....''

''یہ تو نہایت شاندار ہے.....'' چو چینگ نے جلدی سے کہا، اس کی بات کر کئی لوگوں نے اس کی حمایت میں سر ہلا دیئے۔ ہیری کا حوصلہ کافی بڑھ گیا۔

''یہ کچھ عجیب سی دکھائی دے رہی ہے۔'' فریڈ نے چاروں طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہم ایک بار فلیچ سے بچنے کیلئے یہاں چھپ چکے ہیں۔ یاد ہے نا، جارج! مگر اس وقت یہ جھاڑوؤں والی الماری میں ہوا کرتی تھی.....''

''ہیری! یہ کیا چیز ہے.....؟'' ڈین نے کمرے کے عقبی حصے میں پڑے شیطانی آلات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں مخبر لٹو اور دشمن پکڑ آئینہ دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ شیطانی قوتوں کی موجودگی سے ہمیں آگاہ کرتے ہیں۔ یہ سب شیطانی آلات ہیں۔'' ہیری نے وضاحت کی اور کشنوں کے درمیان سے گزرتا ہوا ان کے مدمقابل جا پہنچا۔ ''جب شیطانی جادوگر یا دشمن ہمارے آس پاس ہوتے ہیں تو یہ مختلف طریقوں سے ہمیں خبردار کرتے ہیں۔ جیسے یہ مخبر لٹو..... یہ تیزی چیخ و پکار کے ساتھ گھومنے لگتا ہے۔ اور یہ دشمن پکڑ آئینہ جس میں دکھائی دینے والے ہیولے دشمن کی شکل میں بدل جاتے ہیں..... لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ شیطانی آلات اعتماد کرنے لائق بالکل نہیں ہوتے ہیں۔ دشمن انہیں چکمہ دے کر ہمیں غلط راہوں پر دھکیل سکتا ہے.....''

وہ ایک لمحے تک اس چٹخے ہوئے دشمن پکڑ آئینے کی طرف دیکھتا رہا۔اس کے اندر ہیولوں کی پرچھائیاں گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں لیکن ان میں سے کوئی بھی شناخت میں نہیں آ پا رہی تھی۔ وہ اس کی طرف پیٹھ موڑ کر کھڑا ہوا گیا۔

''ٹھیک ہے...... میں اب سوچ رہا ہوں کہ ہمیں سب سے پہلے کیا کرنا چاہئے اور......ار'' اس نے دیکھا کہ ہوا میں ایک ہاتھ بری طرح اچھل رہا تھا۔ ''ہرمائنی! کیا بات ہے؟''

''میرا خیال ہے ہمیں سب سے پہلے اپنا لیڈر منتخب کر لینا چاہئے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''لیڈر...... یہ تو پہلے سے طے ہے کہ لیڈر ہیری ہی ہے۔'' چو چینگ نے فوراً کہا اور ہرمائنی کی طرف یوں دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔ چو چینگ کی بات سن کر ہیری کے پیٹ ایک بار پھر کھلبلی سی مچنے لگی۔

''میں جانتی ہوں!'' ہرمائنی نے بلاتردد کہا۔ ''مگر میرا خیال ہے کہ ہمیں اس معاملے پر رائے شماری کر لینا چاہئے تا کہ کوئی ابہام باقی نہ رہے......اس کے علاوہ یہ دستور کی کارروائی بھی رہے گی۔ ہیری کو اس گروپ میں ہر قسم کے فیصلے کرنے کی طاقت مل جائے گی......لہٰذا وہ تمام احباب اپنے ہاتھ اُٹھائیں جو یہ سوچتے ہیں کہ ہیری ہی ہمارا لیڈر رہنا چاہئے......''

سب لوگوں نے اپنے اپنے ہاتھ ہوا میں اُٹھا دیئے۔ حتیٰ کہ زکریاس سمتھ نے بھی اپنا ہاتھ ہوا میں لہرا دیا حالانکہ اس نے ایسا بے دلی سے ہی کیا تھا۔

''ار......سب ٹھیک ہے......آپ لوگوں کا شکریہ......'' ہیری ہکلاتا ہوا بولا جسے اب یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا چہرہ بری طرح جل رہا تھا۔ ''اور ہم......اب کیا ہے ہرمائنی؟''

ہرمائنی کا ہاتھ ایک بار ہوا میں جھولتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمارا کوئی ایک نام بھی ہونا چاہئے، اس سے یکجہتی اور باہمی ہم آہنگی کے جذبات کو جلا ملتی ہے، کیا تم لوگوں کو ایسا کچھ محسوس نہیں ہوتا؟''

''ہمیں اپنے گروپ کا نام 'اینٹی امبریج لیگ' رکھ لینا چاہئے۔'' انجلینا نے امید بھرے انداز میں اپنا مشورہ پیش کیا۔

''یا پھر جادوئی محکمہ احمق ہے کا گروہ......'' فریڈ نے چہک کر کہا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ......'' ہرمائنی نے فریڈ کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں کوئی ایسا نام منتخب کرنا چاہئے، جس سے ہمارے ارادے بالکل ظاہر نہ ہو پائیں تا کہ ہم خاص ملاقاتوں کے علاوہ عام حالات میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ اس کا بآسانی ذکر کر سکیں۔''

''ڈیفنس ایسوسی ایشن......مخفف کے طور پر ڈی اے۔ اس سے یقیناً کسی کو یہ معلوم نہیں ہو پائے گا کہ ہم کس بارے میں بات چیت کر رہے ہیں؟'' چو چینگ نے تجویز دی۔

''ڈی اے...... بالکل یہ اچھا رہے گا۔'' جینی نے چہک کر کہا۔ ''بس اس کا پورا نام 'ڈمبل ڈور آرمی' یعنی ڈمبل ڈور کے جانباز رکھ لیتے ہیں کیونکہ جادوئی محکمے کا سب سے برا خوف وہی تو ہیں، ہے نا؟''

یہ سن کر چہ میگوئیاں ہونے لگیں اور کچھ ہنسی کی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں۔

''چلو! ایک بار پھر رائے شماری کر لیتے ہیں جو لوگ ڈی اے کے حق میں ہیں وہ اپنا ہاتھ اُٹھائیں۔'' ہرمائنی نے تیز آواز میں کہا اور اپنے کشن پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اُٹھے ہوئے ہاتھ گننے لگی۔ ''اکثریتی رائے شماری کے ساتھ یہ معاملہ طے ہو گیا......''

اس نے واپس بیٹھ کر فہرست والا چرمئی کاغذ باہر نکالا اور دیوار سے لگا کر اس پر جلی حروف میں لکھا......

'ڈمبل ڈور آرمی یعنی ڈمبل ڈور کے جانباز!'

''ٹھیک ہے ہیری! اب تم ہمیں عملی مشقوں کے متعلق پڑھانا شروع کرو۔'' ہرمائنی نے اپنے کشن پر سیدھے بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں سب سے پہلے نہتے کر دینے والے جادوئی کلمے کی مشق کرنا چاہئے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ ابتدائی کلمات میں سے ایک ہے لیکن میرے لحاظ سے یہ نہایت اہم اور ضروری ہے......''

''اوہ براہ کرم......'' زکریاس سمتھ نے اپنی آنکھیں گھماتے ہوئے اور اپنے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔ ''میرا نہیں خیال ہے کہ نہتا کرنے ولا جادوئی کلمہ 'تم جانتے ہو کون؟' سے مقابلہ کرنے میں ہماری کوئی خاص مدد کر پائے گا...... تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟''

''میں نے اس کے خلاف اس جادوئی کلمے کا استعمال کیا ہے۔'' ہیری نے پرسکون لہجے میں بولا۔ ''اسی نے گذشتہ جون میں میری جان بچائی تھی......''

زکریاس نے احمقانہ انداز میں اپنا منہ کھولا، جبکہ باقی تمام لوگ خاموش بیٹھے رہے۔

''اگر تم اس نتیجے پر پہنچے ہو کہ اس سیکھنا تمہاری شان کے خلاف ہے تو تم بخوشی واپس جا سکتے ہو۔'' ہیری نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

مگر سمتھ اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں ٹس سے مس نہ ہوا، اور نہ ہی کوئی اور ہلا۔ ہیری کا منہ کچھ زیادہ ہی خشک ہو گیا تھا کیونکہ تمام لوگوں کی نگاہیں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ آہستگی سے بولا۔ ''ٹھیک ہے، میرا خیال ہے کہ ہمیں اب اپنی اپنی جوڑیاں بنا کر عملی مشق کا آغاز کر دینا چاہئے۔''

اسے ان لوگوں پر حکم چلانا کافی عجیب لگ رہا تھا لیکن اس سے زیادہ عجیب بات یہ تھی کہ اس کی ہدایات پر واقعی عمل درآمد بھی ہو رہا تھا۔ تمام لوگ فوراً کھڑے ہو گئے اور جوڑیاں بنانے لگے۔ جیسا کہ یہ واضح طور پر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ نیول کو کوئی بھی جوڑی دار نہیں مل پایا تھا۔

''تم میرے ساتھ مشق کر سکتے ہو۔'' ہیری نے اسے پیشکش کی۔ ''ٹھیک ہے، تین کی گنتی کے ساتھ......ایک......دو......تین!''

کمرے میں اچانک نہتے ہو جاؤ کے جادوئی کلمے کا شور وغل برپا ہو گیا۔ چھڑیاں ہر طرف ہوا میں اڑتی ہوئی دکھائی دینے لگیں۔ خطا ہونے والی کلمات کتابوں پر جا پڑے اور انہیں ہواؤں میں اچھالنے لگے۔ ہیری نیول کے مقابلے میں نہایت پھرتیلا تھا۔ اس کی چھڑی اس کے ہاتھ سے نکل کر ہوا میں اڑتی ہوئی چھت سے جا ٹکرائی اور پھر چنگاریاں برساتی ہوئی دھم کی آواز کے ساتھ ایک بک شلف پر جا گری۔ ہیری نے اسے جادوئی پرواز والے جادوئی کلمے سے واپس نیول کے ہاتھوں میں پہنچا دیا۔ چاروں طرف کا طائرانہ جائزہ لیتے ہوئے اس نے سوچا کہ اس کا فیصلہ واقعی صحیح تھا کہ انہیں سب سے پہلے ابتدائی کلمات کی ہی مشقیں کروانا چاہئے تھیں۔ وہاں کا ماحول کافی گڑبڑ والا تھا۔ ان میں سے کئی طلباء تو اپنے ساتھی کو نہتے کرنے میں بری طرح ناکام ثابت ہو رہے تھے۔ ان میں سے کئی کلمات کی کمزور ادائیگی کے باعث اپنے ساتھی کو چند انچ پیچھے دھکیلنے سے زیادہ نتیجہ نہیں دکھا پائے، کچھ تو محض چونکا ہی پائے تھے۔

''نہتے ہو جاؤ!'' اچانک نیول کی تیز آواز سنائی دی اور ہیری کا دھیان اس کی طرف بالکل بھی نہیں تھا، اس لئے اس کی چھڑی اس کے ہاتھوں سے نکل کر ہوا میں اچھل گئی۔

''اوہ! میں نے کر دکھایا......میں کر دکھایا!'' نیول خوشی کے مارے کھل اُٹھا۔ ''میں یہ کام آج سے پہلے کبھی نہیں کر سکا تھا......میں نے یہ کر دکھایا......''

''بہت شاندار نیول......بس ایسے ہی لگن کے ساتھ کرتے رہو۔'' ہیری نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ اس نے اسے یہ بالکل نہیں بتایا تھا کہ حقیقی جنگ میں نیول کا مدمقابل کسی دوسری سمت میں نہیں دیکھ رہا ہوگا اور اپنی چھڑی کو اپنے پہلو میں ڈھیلا ڈھالے نہیں پکڑے ہوگا۔

''نیول! اب تم رون اور ہرمائنی کے ساتھ دو منٹ کیلئے باری باری مشق کرو۔ تب تک میں اردگرد گھوم کر صورت حال کا جائزہ لے لوں کہ باقی لوگ کیا کر رہے ہیں؟'' ہیری نے کہا۔

ہیری کمرے کے وسط میں پہنچ گیا اور وہاں زکریاس سمتھ کے ساتھ بڑی عجیب چیز پیش آ رہی تھی، وہ جب انتھونی گولڈسٹین کو نہتا کرنے کیلئے اپنا منہ کھولتا تھا تو ہر بار کلمہ پڑھنے سے پہلے ہی اس کی چھڑی خود بخود ہوا میں اُڑ جاتی تھی حالانکہ انتھونی کا منہ پوری طرح بند رہتا تھا۔ اس راز کو سلجھانے کیلئے ہیری کو کچھ زیادہ مشکل نہیں پیش آئی۔ فریڈ اور جارج اس سے چند ہی فٹ کے فاصلے پر کھڑے تھے اور باری باری اس کے پشت کے پیچھے سے اس کی چھڑی کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

''معاف کرنا ہیری!'' جارج نے جلدی سے کہا۔ جب ہیری کی نظر ان دونوں پر پڑی۔ ''ایسا بہترین موقع ہم بھلا کیسے چھوڑ سکتے تھے؟''

ہیری باقی جوڑیوں کے پاس بھی پہنچا اور غلط ادائیگی والوں کو ٹھہر کر سمجھانے لگا۔ جینی نے مائیکل کارنر کے ساتھ جوڑی بنائی تھی،

وہ کافی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی تھی، جبکہ مائیکل کارنر یا تو نہایت کمزور حریف ثابت ہو رہا تھا یا پھر وہ جینی پر جادوئی کلمے کا استعمال ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ارنئی میک ملن اپنی چھڑی کو ضرورت سے زیادہ ہی لہرا رہا تھا اور اپنے حریف کو جادوئی کلمے سے بچنے کا پورا پورا موقع فراہم کر رہا تھا۔ کریوی بھائی کافی پرجوش دکھائی دے رہے تھے لیکن ان کے ساتھ گڑبڑ چل رہی تھی۔ ان کے کلمات کی خطاؤں کی وجہ سے ہی ان کے اردگرد موجود شلف سے کتابیں اُڑ اُڑ کر ہوا میں ادھر ادھر لڑھک رہی تھیں۔ لونا لوگڈ بھی ہر بار ایک جیسی کارکردگی نہیں دکھا پا رہی تھی۔ کبھی کبھار وہ جسٹن فلنچ کی چھڑی کو اُڑانے میں کامیاب ہو جاتی تھی لیکن باقی مرتبہ وہ اس کے محض بال ہی کھڑے کر پاتی تھی۔

''ٹھیک ہے، رُک جاؤ...... رُک جاؤ......'' ہیری حلق کے بل چیخا۔ ''رُک جاؤ......''

اسے خیال آیا کہ مجھے ایسی صورت حال سے نبٹنے کیلئے سیٹی کی ضرورت ہے۔ اسی لمحے اسے سب سے قریبی بک شلف میں ایک کتاب پر ایک سیٹی پڑی ہوئی دکھائی دی۔ اس نے جلدی سے سیٹی اُٹھا کر بجائی۔ سب لوگوں نے اپنی چھڑیاں جھکالیں۔

''یہ مشقیں کچھ زیادہ بری نہیں ہیں مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمیں ان میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ ان میں تیزی اور مہارت پیدا کرنے کی ابھی گنجائش باقی ہے......'' ہیری نے کہا۔ ''ہم دوبارہ کوشش کرتے ہیں مگر اس بار زیادہ دھیان اور کھلی آنکھوں کے ساتھ۔''

زکریاس سمتھ نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا۔ مگر وہ اس کی پرواہ کئے بغیر ایک بار پھر ان کے درمیان گھومنے لگا اور یہاں وہاں رُک کر انہیں ہدایات دیتا رہا۔ آہستہ آہستہ سب لوگوں کی کارکردگی میں نمایاں بہتری پیدا ہونے لگی۔ کچھ دیر تک وہ چو چینگ اور اس کی سہیلی کے قریب جانے سے گریز ہی کرتا رہا۔ بالآخر کمرے میں موجود ہر جوڑی کے پاس وہ دو دو بار جانے کے بعد اسے لگا کہ اب وہ انہیں دیر تک نظرانداز نہیں کر سکتا ہے۔

''اوہ نہیں!'' چو چینگ نے تیزی سے کہا جب وہ اس کے قریب پہنچا۔ وہ ہڑبڑا سی گئی اور جادوئی کلمے کو الٹ پلٹ انداز میں دہرانے لگی۔ ''اوہ معاف کرنا میرتا!''

اس کی گھنگھریالے بالوں والی سہیلی کی آستین میں آگ لگ گئی تھی۔ میرتا نے اسے اپنی چھڑی سے بجھایا اور ہیری کی طرف غصے سے دیکھنے لگی جیسے یہ سب اسی کا قصور ہو۔

''اوہ! میں تمہیں دیکھ کر بری طرح بوکھلا گئی تھی......'' چو چینگ نے ہیری کو اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کافی شاندار تھا......'' ہیری نے مصنوعی تعریف کرنے کی کوشش کی مگر جونہی اس نے چو چینگ کی بھنوئیں اُٹھتی ہوئی دیکھیں تو جلدی سے مزید اضافہ کر دیا۔ ''نہیں...... یہ اچھا بالکل نہیں تھا لیکن میں جانتا ہوں کہ تم یہ کام صحیح طریقے سے ہی کر سکتی ہو...... بالکل! میں وہاں کھڑا دیکھ رہا تھا......''

وہ ہنس پڑی۔اس کی سہیلی میرتا نے ان کی طرف چڑ چڑی نظر ڈالی اور دوسری طرف مڑ گئی۔

''اس کا برا مت ماننا......'' چو چینگ نے آہستگی سے کہا۔''وہ دراصل یہاں آنا ہی نہیں چاہتی تھی مگر میں زبردستی اسے اپنے ساتھ لے آئی۔اس کے والدین نے اسے ایسا کوئی کام کرنے سے سختی سے منع کر رکھا ہے جس سے امبریج ناراض ہو جائے......اس کی ممی ڈیڈی محکمے میں کام کرتے ہیں......''

''اور تمہارے والدین......؟'' ہیری نے پوچھا۔

''انہوں نے بھی مجھے اس قسم کی حرکت سے منع کر رکھا ہے۔'' چو چینگ نے فخر سے گردن تانتے ہوئے کہا۔''مگر سیڈرک کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے، اس کے بعد 'تم جانتے ہو کون؟' سے میں کیسے نہیں مقابلہ کروں گی......؟''

اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔وہ کسی قدر پریشان دکھائی دینے لگی اور ان کے درمیان عجیب سی خاموشی چھا گئی۔ٹیری بوٹ کی چھڑی ہیری کے کان کے نزدیک سے اڑتی ہوئی نکل گئی اور اس کے عقب میں موجود ایلیسا سپن نٹ کے چہرے سے جا ٹکرائی۔

''میرے ڈیڈی تو محکمے کی مخالفت میں ہونے والے ہر کام کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔''لونا لوگڈ نے فخریہ انداز میں ہیری کے عین پیچھے سے کہا۔یہ صاف ظاہر تھا کہ وہ ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی جبکہ جسٹن فلنچ ان چوغوں سے باہر نکلنے کیلئے زور لگا رہا تھا جو اُڑ کر اس کے اوپر آن گرے تھے اور وہ ان کے بیچ بری طرح اُلجھ گیا تھا۔''وہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ فج کچھ بھی کر سکتے ہیں۔میرا کہنے کا مطلب ہے کہ فج نے کتنے سارے غوبلن گروہوں کو ہلاک کیا ہے۔اور ظاہر ہے کہ وہ نئے نئے خطرناک زہر ایجاد کرنے کیلئے محکمے کے خفیہ شعبے کا استعمال کر رہے ہیں۔وہ یہ زہر اُس ہر فرد کو کھلانا چاہتے ہیں جو ان کی مخالفت پہ درپے رہتا ہے۔اس کے علاوہ ان کے پاس اگو بولر قاتلوں کا دستہ بھی موجود ہے......''

''کچھ مت پوچھنا......'' ہیری نے سرگوشی نما لہجے میں جلدی سے کہا جب چو چینگ نے حیرانگی سے اپنا منہ کھولا ہی تھا۔وہ ہیری کے چہرے کی کیفیت دیکھ کر ہنس پڑی۔

''سنو ہیری......کیا تم نے اپنی گھڑی پر وقت دیکھا؟'' ہرمائنی نے کمرے کے دوسرے کونے سے اسے آواز دے کر اپنی طرف متوجہ کیا۔اس نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھا۔یہ دیکھ کر اس کی سٹی گم ہونے لگی کہ گھڑی نو بج کر دس منٹ کا وقت دکھا رہی تھی، جس کا مطلب یہی تھا کہ انہیں فی الفور اپنے اپنے ہالوں میں پہنچ جانا چاہئے۔اگر وہ اب بھی ایسا نہیں کریں گے تو فلیچ انہیں پکڑ کر سزا دے سکتا ہے۔اس نے سیٹی بجائی۔سب لوگ خاموش ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔فضا میں آخری دو تین چھڑیاں اچھلتی ہوئی نیچے گر گئیں۔

''آج کی مشقی ریاضت کافی عمدہ رہی۔'' ہیری نے تیز آواز میں کہا۔''مگر چونکہ اب وقت ختم ہو چکا ہے، اس لئے اچھا یہی

رہے گا کہ ہم یہاں سے نکل کر اپنی اپنی صحیح جگہ پر پہنچ جائیں۔ اگلے ہفتے کو اسی وقت اور اسی جگہ دوبارہ ملاقات ہوگی......شکریہ!''

''کیا ہم یہ ملاقات جلدی نہیں رکھ سکتے؟'' ڈین تھامس نے اشتیاق بھرے انداز میں کہا اور کئی طلباء نے اس کی حمایت میں اپنے سروں کو جنبش دی۔

''کیوڈچ کا موسم شروع ہو گیا ہے، ہماری ٹیم کو مشقیں کرنا ہیں۔'' انجلینا نے جلدی سے بیچ میں کہا جیسے اسے خدشہ ہو کہ کہیں ہیری اپنا ارادہ بدل نہ لے۔

''ٹھیک ہے، اب اگلے بدھ کی رات کو ہی ملاقات ہوگی۔'' ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''ہم کسی بھی اضافی ملاقات کے بارے میں بعد میں طے کر سکتے ہیں۔ چلو اب ہمیں یہاں سے چل دینا چاہئے۔''

اس نے ہوگورٹس کا نقشہ دوبارہ باہر نکالا اور محتاط نظروں سے اس کا جائزہ لینے لگا۔ ساتویں منزل پر کوئی استاد موجود نہیں تھا۔ اس نے ان سب کو تین تین چار چار کی جوڑیاں بنا کر وہاں سے باہر نکالا۔ اور ان کے ننھے نقطوں کو تب تک ہیجان بھرے انداز سے دیکھتا رہا جب تک وہ اپنی اپنی راہداریوں میں محفوظ پہنچ نہیں گئے۔ ہفل پف والے لوگ اپنے تہہ خانے والی راہداری پر جو کہ باورچی خانے کی طرف جاتی تھی، ریون کلا کے لوگ سکول کے مغربی حصے کے کنارے والی راہداری میں اور گری فنڈر کے لوگ فربہ عورت کی تصویر تک جانے والی راہداری تک۔

جب آخر میں وہاں ہیری، رون اور ہرمائنی ہی بچے تو ہرمائنی بولی۔

''یہ سچ مچ میری توقع سے بھی زیادہ عمدہ رہا......''

''بالکل یہ نہایت اچھا تھا......'' رون نے پرجوش انداز میں کہا۔ جب وہ دروازے سے باہر نکلے اور اسے اپنے پیچھے دیوار میں اوجھل ہوتے ہوئے دیکھا۔ ''ہیری! تم نے دیکھا کہ میں نے ہرمائنی کو نہتا کر دیا تھا؟''

''صرف ایک ہی بار......'' ہرمائنی نے برا سا منہ بناتے ہوئے بولی۔ ''تم نے مجھے جتنی بار نہتا کیا، میں نے اس سے بیسوں مرتبہ تمہیں نہتا کر ڈالا تھا......''

''میں نے تمہیں صرف ایک بار نہیں، تین بار نہتا کیا تھا......''

''دیکھو! اُس میں تم اسے مت شمار کرو، جب تم پیر اُکھڑنے پر لڑکھڑا گئے تھے اور میری ہاتھ سے چھڑی گرا دی تھی......''

ہال کی طرف واپس لوٹتے ہوئے وہ پوری راستے ایک دوسرے سے بحث کرتے رہے لیکن ہیری ان کی باتیں بالکل نہیں سن رہا تھا۔ اس کی ایک آنکھ میوارڈ کے ہوگورٹس نقشے پر جمی تھی مگر وہ چو چینگ کے بارے میں بھی سوچ رہا تھا۔ جس نے کہا تھا کہ وہ اس کے پاس آنے پر بری طرح بوکھلا جاتی ہے......

☆☆☆☆

انیسواں باب

شیر بمقابلہ سانپ

ہیری کو اگلے دو ہفتوں تک یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ اپنے سینے پر کسی طرح کا حفاظتی تعویذ باندھے گھوم رہا ہو۔ اس اسراریت کے باعث اسے امبریج کی کلاسوں میں بڑی تقویت میسر رہی۔ جب وہ اپنی باہر نکلتی آنکھوں سے اُسے گھور کر دیکھتیں تو وہ اسی قوت کی بدولت جواباً بوجھل سی مسکراہٹ چہرے پر سجا لیتا تھا۔ وہ اس بات پر کافی مطمئن تھا کہ وہ اور ڈی اے ان کی ناک کے عین نیچے اُن کے ہی وضع کردہ اصولوں کے خلاف کام کرنے میں مشغول تھے۔ وہ وہی کام سرانجام دے رہا تھا جس کا انہیں اور جادوئی محکمے کو ہر وقت دھڑکا لگا رہتا تھا۔ وہ اپنی گذشتہ ملاقات کی دلکش یادوں میں کھویا رہتا تھا۔ وہ اس لمحے کو یاد کر کے مسکرا دیتا تھا جب نیول نے چالاک اور ہوشیار ہرمائنی کو نہتا کر ڈالا تھا اور ہرمائنی کا منہ حیرانگی سے کھلا رہ گیا تھا۔ تین دیگر ملاقاتوں کے دوران کس طرح ننھے کریوی بھائیوں نے رکاوٹی جادوئی کلمات میں بھرپور لگن سے مہارت پا لی تھی اور کیسے پاروتی پاٹیل نے کڑی محنت کے بعد تخفیفی کلمے کی ایسی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا کہ مخبرلٹو والی میز لمحہ بھر چور چور ہو کر رہ گئی تھی۔

ڈی اے کی خفیہ ملاقاتوں کیلئے کسی مخصوص دن کا تعین کرنا تقریباً ناممکن تھا کیونکہ تین الگ الگ کیوڈچ ٹیموں کی مشقوں کے شیڈول کو مدنظر رکھنا پڑتا تھا۔ جن کے شیڈول میں اکثر طوفانی موسم کے باعث تبدیلی رونما ہوتی رہتی تھی۔ بہرحال، ہیری کو اس بات پر کوئی رنج نہیں تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ ملاقاتوں کے اوقات کار میں تبدیلی کا یوں رونما ہوتے رہنا زیادہ مؤثر بات ہے، کیونکہ اگر کوئی ان کے روزمرہ معمول کی نگرانی کر رہا ہوگا تو اس کے لئے یہ سمجھنا خاصا مشکل رہے گا کہ درحقیقت کیا چل رہا ہے؟

ہرمائنی نے جلد ہی تمام جانبازوں کو اگلی ملاقات کی تاریخ اور وقت بتانے کا ایک نہایت محفوظ اور خفیہ طریقہ ڈھونڈ نکالا تھا۔ اس نے سب کے سامنے اس کی اہمیت اور افادیت کو کھل کر بیان کیا کہ یہ کیسے محفوظ اور دوسروں کی دسترس سے بالا ثابت ہوگا؟ اس نے کہا کہ ممکنہ حالات کے مطابق تاریخ اور وقت بدلنے کیلئے یہ نہایت مفید اور کارآمد رہے گا۔ اس نے یہ بھی وضاحت کی کہ اگر بڑے ہال میں جانباز ایک دوسرے کو وقت اور دن کی تبدیلی کے بارے بتانے کیلئے ایک دوسرے فریق کی میزوں پر یوں مسلسل آتے جاتے رہیں گے تو یہ معاملہ بگڑنے کا سبب بن سکتا ہے۔ دوسروں کو اس آمدورفت سے شک پیدا ہو جائے گا۔ ممکن ہے پوچھ گچھ کا سلسلہ شروع

ہو جائے یا ان پر خصوصی نگرانی کا حکم جاری کر دیا جائے۔ ہر مائنی نے ڈی اے کے ہر جانباز کو ایک نقلی سونے کا سکہ یعنی گیلن دیا (رون تو گیلن سے بھری تھیلی کو دیکھ کر نہایت جوشیلا دکھائی دیا کیونکہ اسے یہ احساس ہوا کہ ہر مائنی واقعی ان سب میں سونا بانٹنے والی ہے)۔

چوتھی ملاقات کے اختتام پر ہر مائنی نے ایک گیلن کو اوپر اُٹھایا اور بولی۔ ''تمام سکوں کے کناروں پر ننھے ہند سے دکھائی دے رہے ہیں؟'' سکے مشعلوں کی زرد روشنی میں کچھ زیادہ ہی چمک رہے تھے۔ ''آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ اصلی سکوں پر یہ ڈھالنے والے غوبلن گروپس کے مخصوص سیریل نمبر ہوتے ہیں جو تمام سکوں پر پائے جاتے ہیں۔ ان نقلی سکوں پر یہ ہند سے ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہیں گے، یہ خود بخود تبدیل ہوتے رہیں گے۔ دراصل یہ آپ کو بتائیں گے کہ اگلی ملاقات کی تاریخ اور وقت کیا ہے؟ جب ناگزیر وجوہات کے باعث ملاقات کا وقت اور تاریخ تبدیل ہوگی تو یہ سکے آپ کے جیب میں گرم ہو جائیں گے، جس کی وجہ سے آپ کو فوراً معلوم ہو جائے گا کہ تبدیلی کی گئی ہے۔ ہم سب کے پاس ایک ایک سکہ موجود رہے گا۔ جونہی ہیری اگلی ملاقات کی تاریخ طے کرے گا تو وہ اپنے سکے پر ہندسوں کو تبدیل کر دے گا۔ میں نے ان سب سکوں پر تغیر پذیر کلمے کا سحر کر دیا ہے، اس لئے یہ ایک مخصوص زنجیر میں بندھ گئے ہیں۔ جونہی کسی ایک سکے کے ہند سے تبدیل کئے جائیں گے تو اگلے چند لمحوں میں باقی جانبازوں کے سکے گرم ہو کر اپنے اپنے ہند سے تبدیل کر لیں گے۔ یاد رہے کہ سب سکوں پر دکھائی دینے والے ہند سے ایک جیسے ہی ہوں گے......''

جب ہر مائنی نے اپنی بات پوری کر لی تو ہیری نے دیکھا کہ تمام جانباز خاموشی اور غور سے اس کی بات ایسے سن رہے تھے جیسے وہ پریوں کی کوئی کہانی سنا رہی ہو۔ ہر مائنی کی خاموشی پر کچھ چہرے تو متحیر دکھائی دیئے جبکہ کچھ چہروں پر عجیب سی گھبراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ ہر مائنی ان کی طویل خاموشی دیکھ کر کسی قدر رسٹپٹا سی گئی۔

''دیکھو! جہاں تک میرا خیال ہے کہ یہ طریقہ کار اچھا ثابت ہوگا۔ اگر کسی مرحلے پر امبریج ہمیں اپنی جیبوں کی تلاشی دینے کا حکم دے دے تو اسے ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ملے گی جو ڈی اے کے بارے میں اسے کچھ بتا پائے۔ سونے کے سکے یا نقلی سونے کے سکے اپنی جیبوں میں رکھنا کسی طرح سے بھی جرم کے دائرے میں نہیں آتا...... اگر تم لوگوں کو ان کا استعمال پسند نہیں ہے تو کوئی بات نہیں...... یہ تو محض ایک تجویز تھی!'' ہر مائنی نے کندھے اچکا کر کہا۔

''کیا واقعی تم تغیر پذیر جادو کر سکتی ہو؟'' ٹیری بوٹ نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔

''بالکل!'' ہر مائنی نے لاپروائی سے جواب دیا۔

''لیکن یہ تو...... یہ تو این ای ڈبلیو ڈی کے درجے کی کلاسوں میں سکھایا جاتا ہے۔'' ٹیری بوٹ نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''اوہ!...... شاید...... ٹھیک ہے...... مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔'' ہر مائنی نے مصنوعی تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''جب تم اتنی ذہین اور قابل ہو تو تم ریون کلا فریق میں کیوں نہیں منتخب ہوئیں؟'' اس نے حیرانگی سے منہ پھاڑ کر پوچھا۔

''سنو! فریق منتخب کرنے والی بولتی ٹوپی نے پوری سنجیدگی سے مجھے ریون کلا میں ہی بھیجنے کی تجویز دی تھی، مگر پھر اس نے اپنی

تجویز رد کر کے مجھے گری فنڈر میں بھیجنے کا فیصلہ سنایا...... بہر حال، ہم اصلی معاملے کی طرف واپس آتے ہیں، تو کیا ہم ان نقلی گیلن کے استعمال پر متفق ہیں؟'' ہرمائنی نے اپنے من میں پھوٹنے والی خوشی کو چھپاتے ہوئے کہا۔

کچھ لمحوں تک کمرے میں بڑبڑاہٹ سنائی دی اور پھر سب نے اپنی رضا مندی کا اظہار کرتے ہوئے آگے بڑھ کر تھیلی میں سے ایک ایک سونے کا نقلی سکہ اُٹھا لیا۔

''تم جانتی ہو کہ ان سکوں سے مجھے کس چیز کی یاد آتی ہے؟'' ہیری نے کنکھیوں سے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کیا مطلب؟......تم کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''مرگ خوروں کی کلائیوں پر تاریکی کے نشان! جب والڈی مورٹ ان میں سے کسی ایک کے نشان کو چھوتا ہے تو تمام مرگ خوروں کے نشان میں گہری جلن ہوتی ہے اور وہ سمجھ جاتے ہیں کہ انہیں اس کے پاس پہنچنا ہے......'' ہیری نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔

''تم صحیح کہتے ہو......'' ہرمائنی نے مسکرا کر دھیمے لہجے میں کہا۔ ''اسی بات سے تو میرے ذہن میں یہ خیال آیا تھا......مگر تم اس چیز کو مدنظر رکھو کہ میں نے تاریخ اور وقت کو دھات پر منتقل کر دیا ہے، اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں یا کلائیوں پر بالکل نہیں......''

''صحیح کہا...... مجھے تمہارا طریقہ زیادہ پسند آیا ہے۔'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنا نقلی گیلن اپنی جیب میں ڈال دیا۔ ''مجھے بس یہی اندیشہ ہے کہ کہیں یہ اصلی سکوں میں مل کر بے خبری میں ہم سے خرچ نہ ہو جائیں......!''

''مجھے ایسا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا جو ابھی تک اپنے نقلی سونے کے سکے کو اپنی انگلیوں میں پکڑے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔ ''میری جیب میں تو کبھی ایک گیلن نہیں ہوتا ہے، اس لئے مجھے کبھی کسی الجھن کا شکار نہیں ہونا پڑے گا......''

جب سہ ماہی کا پہلا کیوڈچ میچ قریب آنے لگا جو گری فنڈر اور سلے درن کے درمیان ہونے والا تھا تو ڈی دے کی ملاقاتوں کا سلسلہ روکنا پڑا کیونکہ انجلینا روزانہ مشقیں کروانے لگی تھی، کیوڈچ کپ کا انعقاد کافی لمبے عرصے سے نہیں ہو پایا تھا اس لئے اس بار میچوں میں کافی گرم جوشی اور دلچسپی کا ماحول بن گیا تھا۔ ریون کلا اور ہفل پف فریق بھی اس میں کافی دلچسپی کا اظہار کر رہے تھے کیونکہ آئندہ دنوں میں انہیں بھی ان دونوں ٹیموں کے ساتھ اپنے میچ کھیلنا تھے۔ گری فنڈر کے سابق کپتان اولیور کی عدم موجودگی اور نئے راکھے رون کی شمولیت سے وہ ٹیم کی موجودہ کارکردگی کو اچھی طرح پرکھنا چاہتے تھے۔ ان کے علاوہ دونوں فریقوں کے منتظمین بھی میچ جیتنے کیلئے اپنی اپنی جگہ پر بے چین دکھائی دیتے تھے۔ یہ الگ بات تھی وہ دونوں ہی اس کھیل سے وابستہ اپنے اپنے جذبات کا ایک دوسرے کے سامنے کھل کر اظہار نہیں کرتے تھے مگر ان کے چہرے اصلیت کی چغلی کھا جاتے تھے۔ وہ دونوں اپنے اپنے فریق کی ٹیموں کو جیتتے ہوئے دیکھنے کے خواہشمند تھے۔ جب پروفیسر میک گوناگل نے میچ سے ایک ہفتہ قبل انہیں ہوم ورک نہیں دیا، تو ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ بھی صدقِ دل سے سلے درن کی شکست کے متمنی ہیں۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ تم لوگوں کو اس وقت کافی زیادہ محنت کرنے کی ضرورت ہے۔'' انہوں نے بلند آواز میں سب کو

مخاطب کیا۔ کسی کو بھی اپنی سماعت پر یقین نہیں ہو پایا جب انہوں نے ہیری اور رون کی طرف دیکھ کر نہایت سنجیدگی سے یہ کہا۔ ''لڑکو! مجھے کیوڈچ کپ اپنے دفتر میں دیکھنے کی عادت پڑ چکی ہے اور مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ میں اسے پروفیسر سنیپ کو سونپ دوں اس لئے اپنے خالی وقت کا استعمال مشقیں کرنے کیلئے کرو تو اچھا رہے گا۔ تم سمجھ گئے ہونا؟''

پروفیسر سنیپ بھی کوئی کم جانبداری کا مظاہرہ نہیں کر رہے تھے۔ انہوں نے سلے درن کی مشقوں کیلئے کیوڈچ میدان اتنی زیادہ مرتبہ حاصل کیا کہ گری فنڈر کو اپنی مشقیں کرنے میں خاصی دشواری پیش آئی۔ سلے درن کے کھلاڑیوں اور طلباء نے دیدہ دانستہ گری فنڈر کے کھلاڑیوں پر حملے بھی کئے لیکن سنیپ اس بارے میں کسی بھی شکایت کو سننے کیلئے ہرگز تیار نہیں تھے۔ ایلیسا سپن نٹ کو تو ہسپتال میں بھی داخل ہونا پڑا کیونکہ اس کی بھنوئیں اتنی تیزی سے بڑھ رہی تھیں کہ ان کے پیچھے اس کی آنکھیں چھپ گئی تھیں اور منہ میں بند ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود سنیپ نے زور دے کر یہی کہا کہ اس نے خود بال بڑھانے والا جادو خود پر استعمال کیا ہوگا۔ سنیپ نے ان چودہ گواہیوں کو بھی صریحاً رد کر دیا جو یہ بات صاف کہہ رہے تھے کہ جب ایلیسا لائبریری میں بیٹھی پڑھ رہی تھی تو سلے درن کے راکھے مائلز بیلیچ لے نے عقب سے اس پر جادوئی حملہ کیا تھا۔

ہیری گری فنڈر کے طلباء کی بندھی توقعات سے کافی تناؤ کا شکار تھا۔ یہ سچ تھا کہ وہ کبھی ملفوائے کی ٹیم سے نہیں ہارے تھے۔ یہ بھی حقیقت تھی کہ رون ابھی تک سابقہ راکھے ایلورڈ جیسی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر پایا تھا مگر وہ اپنی خامیوں پر قابو پانے کیلئے دل لگا کر محنت کر رہا تھا۔ اس کی سب سے بڑی کمزوری یہی تھی کہ وہ ایک مرتبہ غلطی سرزد ہونے کے بعد اپنا اعتماد کھو بیٹھتا تھا اور محض ایک گول نہ بچا سکنے پر بری طرح بوکھلاہٹ کا شکار ہو جاتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ قفلوں پر اگلے ہونے والے حملوں میں سے ایک کا بھی دفاع نہیں کر پاتا تھا۔ ہیری نے یہ بھی دیکھا تھا کہ جب وہ پورے اعتماد اور حوصلے سے کھیل رہا ہوتا تھا تو وہ ایسے سکور بھی بچا لیتا تھا جن کو بچائے جانے کی قطعی امید نہیں ہوتی تھی۔ ایک یادگار مشق کے دوران اس نے قفل کے سامنے ایک ہاتھ پر بہاری ڈنڈے سے لٹک کر قواف کو اتنی زوردار ٹھوکر لگائی تھی کہ وہ پورا میدان پار کرتا ہوا سیدھا مخالف قفل میں داخل ہو گیا تھا۔ ٹیم کے سب کھلاڑیوں نے اس زبردست دفاع کو بین الاقوامی کھیل کی طرز کا قرار دیا تھا۔ انہیں یاد آیا کہ آئرلینڈ کی ٹیم کے بین الاقوامی راکھے 'بیری ریان' نے پولینڈ کے خلاف میچ میں مہارت یافتہ نقاش 'لادیسلا زموجسکی' سے سکور بچانے کیلئے اسی قسم کی ضرب لگاتے ہوئے قواف کو میدان کی دوسری طرف پہنچا دیا تھا۔ یہاں تک کہ فریڈ اور جارج نے یہ کہہ اُٹھے تھے کہ وہ رون کا بھائی ہونے پر یقیناً فخر کر سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اب سنجیدگی سے اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ وہ سب کے سامنے یہ تسلیم کر لیں کہ رون واقعی ان کا ہی بھائی ہے جس سے وہ پچھلے چار سالوں سے مسلسل انکار کرنے کی کوشش کرتے چلے آ رہے تھے۔

صرف ایک ہی چیز ہیری کو مسلسل پریشان کر رہی تھی کہ کیوڈچ میدان میں پہنچنے سے پہلے ہی رون سلے درن کی ٹیم کی تمسخرانہ باتوں اور قہقہوں کے باعث بے چین ہونے لگا تھا اور اس کی قوت ارادی ڈگمگانے لگی تھی۔ یہ ظاہر تھا کہ ہیری پچھلے چار سالوں سے

ان کی طعنہ زنی اور طنزیہ کاٹ دار جملوں کے وار برداشت اور نظر انداز کرنے کا عادی ہو چکا تھا۔ ''ارے سنو پوٹی! میں نے سنا ہے کہ وریگوٹن نے قسم کھائی ہے کہ وہ اس ستمبر میں تمہیں سب کے سامنے تمہارے بھاری ڈنڈے سے گرا دے گا۔'' اب یہ بات سن کر اس کے خون میں کوئی حرارت پیدا نہیں ہوتی تھی بلکہ وہ یہ سن کر ہنس پڑا تھا اس نے پلٹ کر جواب دیا۔ ''وریگوٹن کا تو نشانہ ہی اتنا خراب ہے کہ اگر وہ میرے قریبی ساتھی پر نشانہ باندھ رہا ہو تو مجھے یقیناً اپنے بارے میں پریشانی ہونے لگتی ہے۔'' یہ سن کر رون اور ہرمائنی بھی کھلکھلا کر ہنس پڑے اور پینسی پارکنسن کے چہرے سے مسکراہٹ یوں غائب ہوگئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

یہ حقیقت تھی کہ رون کو اس سے پہلے کبھی دل جلانے والی لعن طعن، خون کھولانے والی تمسخرانہ ہنسی اور دھمکیوں بھری بے عزتی کے سلسلے سے پالا نہیں پڑا تھا۔ جب سلے درن کے طلباء، جن میں سے کچھ ساتویں سال کی پڑھائی کر رہے تھے اور اس کے مقابلے میں کافی مضبوط اور تگڑے دکھائی دیتے تھے، اس کے قریب سے گزرتے تو اکثر سرگوشیوں میں بڑبڑاتے یا آوازیں کستے تھے۔ ''ہسپتال میں اپنا بستر بک کروالیا ہے ویزلی؟'' تو وہ یہ سن کر بالکل نہیں ہنستا تھا، بلکہ اس کا چہرہ سبزی مائل سرخ ہو جاتا تھا۔ جب ڈریکو ملفوائے اس کے سامنے قواف کو گرانے کی نقل اتارتا تو رون کے کان تک سرخ ہو جاتے تھے۔ (وہ ہمیشہ رون کے سامنے آنے پر ایسا ہی کیا کرتا تھا) اس کے ہاتھوں میں ایسی کپکپاہٹ پیدا ہوتی کہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی کوئی بھی چیز لاشعوری طور پر اس کے ہاتھوں سے نکل کر ہمیشہ نیچے گر جایا کرتی تھی۔

بالآخر اکتوبر کا مہینہ چنگھاڑتی ہوئی ہواؤں اور طوفانی بارشوں کے سلسلے کے ساتھ ختم ہو گیا۔ نومبر کا آغاز ہی یخ بستہ اور سرسراتی ہوئی سردی سے بھرپور تھا۔ ہر صبح شدید سردی اور برفیلی ہواؤں کے ساتھ شروع ہوتی تھی جو کھلے ہوئے ہاتھوں اور چہروں پر شدت سے چبھتی تھیں۔ بڑے ہال کی چھت کا منظر زردی مائل اور چاندی جیسے بھورے آسمان کی مانند ہو چکا تھا۔ ہوگورٹس کے گرد و جوار کی بلند چوٹیوں پر سفید برف جمنے لگی اور سکول کا درجہ حرارت اتنا کم ہو کر رہ گیا کہ طلباء و طالبات کو اپنی کلاسوں میں جانے اور راہداریوں میں سفر کرتے وقت ڈریگن کی کھال کے موٹے دستانوں کا استعمال کرنا پڑا۔

میچ کی صبح نہایت چمکدار اور سرد تھی۔ جب ہیری بیدار ہوا تو اس نے رون کے پلنگ پر نظر ڈالی۔ وہ اپنے بستر پر بالکل سیدھا اکڑوں بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھ اس کے گھٹنوں پر پھیلے ہوئے تھے اور وہ اپنے سامنے خلاؤں کو گھورے جا رہا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو......؟'' ہیری نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

رون نے محض اپنا سر ہلا دیا مگر خاموش رہا۔ ہیری کو یاد آیا کہ ایک بار پہلے بھی رون نے خود پر غلطی سے گھونگھے اگلنے والا جادوئی وار کا استعمال کر لیا تھا تو اس کی حالت نہایت خستہ ہو گئی تھی۔ اب بھی ویسا ہی حال تھا۔ وہ اُس کیفیت میں جس قدر زرد اور پسینے سے شرابور دکھائی دیتا تھا، اتنا ہی آج بھی نحیف اور زرد دکھائی دے رہا تھا۔ اُس وقت کی مانند وہ آج بھی اپنا منہ کھولنے سے گریز کر رہا تھا کہ شاید اس میں سے گھونگھے نہ نکلنے لگیں۔

''میرا خیال ہے کہ تمہیں کچھ کھالینا چاہئے، چلو نیچے چل کر ناشتہ کرتے ہیں۔'' ہیری نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔

جب وہ نیچے بڑے ہال میں پہنچے تو وہاں ہر طرف چہل پہل دکھائی دی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور معمول سے زیادہ شور وغل برپا تھا۔ طلباء وطالبات کے چہروں پر جوش وخروش پھیلا ہوا تھا اور وہ میچ کے بارے میں قیاسی گھوڑے دوڑا رہے تھے۔ گرم جوشی اور ہلچل بھرے ماحول میں بھی رون کی طبیعت میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ جب وہ دونوں سلے درن کی میز کے قریب سے گزرے تو شور شرابے کا طوفان اٹھنے لگا۔ ہیری نے مسکرا کر چاروں طرف دیکھا۔ عام طور پر دکھائی دینے والے سبز نقرئی مائل رنگ کے سکارف، ٹوپیوں اور وردیوں کے علاوہ سلے درن کے لوگوں نے اپنے سینے پر ایک سفید بیج بھی لگا رکھا تھا جو تاج جیسے شکل کا تھا۔ نجانے کیوں ان میں کئی لوگوں نے رون کی طرف دیکھ خوب ہاتھ ہلائے اور زور زور سے قہقہے لگانے لگے۔ ہیری نے ان کے قریب سے گزرتے ہوئے یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ اس بیج پر کیا لکھا ہے؟ مگر وہ کامیاب نہ ہو پایا کیونکہ وہ رون کو جلد وہاں سے ہٹا کر گری فنڈر کی میز پر لے جانا چاہتا تھا۔ اسی لئے وہ پڑھنے کیلئے وہاں زیادہ دیر تک رُک نہیں پایا تھا۔

گری فنڈر کی میز پر ان کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ وہاں موجود ہر فرد، سرخ اور طلائی رنگ میں جھلملا رہا تھا مگر اس پرتپاک خیر مقدم سے رون کا اعتماد بڑھنے کے بجائے تیزی سے کم ہونے لگا اور اس کی بچی کھچی قوت ارادی بھی جواب دے گئی۔ اس کا چہرہ فق تھا اور ہاتھوں پیروں میں جان نہیں تھی۔ وہ نڈھال سا ہو کر اپنی نشست پر گر گیا جیسے وہ موت سے قبل اپنا آخری ناشتہ کرنے والا ہو۔

''میں سچ مچ اُس وقت اپنے حواس کھو بیٹھا تھا جب میں نے اس کام کو کرنے کا بیڑہ اُٹھایا تھا۔'' رون روہانسا ہو کر بولا۔

''بے وقوفوں جیسی باتیں مت کرو......'' ہیری نے جھنجھلاتے ہوئے کہا اور اس کی طرف ناشتے کی پلیٹ بڑھائی۔ ''ایسا کچھ نہیں ہے، تم آج عمدہ کھیل کا مظاہرہ پیش کرو گے۔ میچ شروع ہونے سے پہلے گھبراہٹ تو ہر کھلاڑی کو ہوتی ہے، یہ کوئی نئی بات نہیں......''

''میں جانتا ہوں کہ میں بے حد ناقص کھلاڑی ہوں۔'' رون جذباتی انداز میں بولا۔ ''میں تو کسی کام کا نہیں ہوں، میں تو اپنی زندگی بچانے کیلئے بھی نہیں کھیل سکتا ہوں۔ معلوم نہیں! میں نے کیا سوچ کر اس آگ میں کودنے کا فیصلہ کیا تھا؟''

''خود پر قابو رکھنا سیکھو!'' ہیری نے گھمبیر لہجے میں کہا۔ ''اپنی اس مشق کو یاد کرو جب تم نے شاندار دفاع کا مظاہرہ پیش کیا تھا۔ یہاں تک فریڈ اور جارج بھی یہ کہہ اُٹھے تھے تم شاندار راکھے بن چکے ہو......''

رون نے بڑے تکلیف دہ انداز سے ہیری کی طرف دیکھا۔

''وہ میری کوشش نہیں تھی، وہ تو محض ایک اتفاق تھا۔'' رون نے غمگین انداز میں کہا۔ ''میں تو ایسا کچھ کرنا ہی نہیں چاہتا تھا...... جب تم لوگوں کی توجہ میری طرف نہیں تھی تو میں اپنے بہاری ڈنڈے سے پھسل کر گر گیا تھا۔ جب میں اپنے بہاری ڈنڈے پر واپس چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا تو قواف زور سے میری ٹانگ آ ٹکرایا اور خود ہی دوسری طرف چلا گیا۔ میں تو خود قواف کی چوٹ لگنے کی وجہ سے درد کے مارے بے حال ہو گیا تھا......''

ہیری اس بھیانک انکشاف سے لمحہ بھر کیلئے سکتے میں آ گیا۔

''اسی طرح کے کچھ اتفاق مزید ہو جائیں تو میچ سچ مچ ہماری گرفت میں آ جائے گا، ٹھیک ہے نا؟'' ہیری نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا تو رون سر اُٹھا کر عجیب نظروں سے اُسے دیکھنے لگا۔

اسی وقت ہرمائنی اور جینی ان کے ٹھیک سامنے آ کر بیٹھ گئیں۔ وہ سرخ اور سنہرے سکارف اور دستانے پہنے ہوئی تھیں اور ان کے چوغوں پر سرخ گلاب کی کلی لگی ہوئی تھی۔

''تمہیں کیسا لگ رہا ہے رون؟'' جینی نے چہکتے ہوئے انداز میں رون سے پوچھا۔ جو اپنے سامنے بچے کھچے دودھ کے گلاس کے پیندے کو یوں گھور کر دیکھ رہا تھا جیسے وہ اسی میں ڈوب مرنے کے بارے میں سوچ رہا ہو۔

''کچھ نہیں...... بس تھوڑا گھبرایا ہوا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''یہ تو عمدہ بات ہے، میرا خیال ہے کہ گھبراہٹ کے بغیر تو کسی بھی امتحان میں صحیح صلاحیت کا مظاہرہ نہیں ہو پاتا ہے......'' ہرمائنی نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

''کیسے ہو؟'' ان کے پیچھے ایک مبہم اور خوابیدہ سی آواز سنائی تھی۔ ہیری نے سر اوپر اُٹھا کر دیکھا۔ لونا لوگڈ ریون کلا کی میز سے اُٹھ کر ان کی طرف آ گئی تھی۔ کئی لوگ اس کی طرف دیکھ کر منہ پھاڑے ہوئے تھے تو کچھ کھلکھلا کر ہنس رہے تھے اور اس کی طرف ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر اشارے کر رہے تھے۔ اس نے دیوہیکل شیر کے پتلے کی شکل کا بڑا ہیٹ اپنے سر پر پہن رکھا تھا جو اس کے سر جانے کیسے ٹک گیا تھا؟

''میں گری فنڈر کی حمایت اور یکجہتی کا اظہار کر رہی ہوں۔'' لونا نے اپنے ہیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وضاحت کی۔ ''دیکھو تو سہی! یہ کیا کرتا ہے......؟''

اس نے اپنی چھڑی سے اپنے ہیٹ کو ٹھونکا تو شیر کا بڑا سر حرکت میں آ گیا اور اس نے ادھر دیکھ کر اپنا بڑا سا منہ کھولا اور بالکل حقیقی انداز میں اتنی زور سے دھاڑا کہ قریب بیٹھے ہوئے تمام طلباء اپنی نشستوں سے اچھل پڑے۔

''یہ کافی اچھا ہے، ہے نا؟'' لونا نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''میں چاہتی تھی کہ وہ سلے درن کی نمائندگی کرنے والے سانپ کو چبانے کا مظاہرہ بھی کر کے دکھاتا مگر اسے بنانے کا وقت نہیں نکال پائی...... نیک تمناؤں کے ساتھ جاؤ، رونالڈ!''

وہ دور چلی گئی۔ وہ لوگ ابھی لونا لوگڈ کے عجیب و غریب شیر والے ہیٹ کے سحر سے باہر نکل نہ پائے تھے کہ انجلینا تیزی سے ان کی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے ساتھ ایلیسا اور کیٹی بل بھی تھیں۔ میڈم پامفری نے ایلیسا کی بھنوؤں کا مسئلہ حل کر دیا تھا۔ وہ اب بالکل ٹھیک دکھائی دے رہی تھی۔

''تم لوگ تیار ہو جاؤ۔ ہم سیدھے میدان میں چلتے ہیں تاکہ صورت حال کا معائنہ کر سکیں اور اپنے لباس بدل لیں......'' انجلینا

نے تیز لہجے میں انہیں ہدایت کی۔

''تم چلو! ہم تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ جائیں گے۔ رون کو تھوڑا ناشتہ کرنا ہے۔'' ہیری نے اسے یقین دہانی کرائی۔

بہرحال، دس منٹ بعد ہی یہ واضح ہو گیا کہ رون اب اور کچھ نہیں کھا پائے گا۔ ہیری کو لگا کہ اسے اس شور وغل بھرے ماحول سے ہٹا کر لباس تبدیل کرنے والے کمرے میں ہی لے جانا زیادہ مناسب رہے گا۔ جب وہ میز سے اُٹھ کھڑے ہوئے تو ہرمائنی بھی اُٹھ گئی اور اس نے ہیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے ایک طرف کھینچا۔

''رون کو یہ دیکھنے مت دینا کہ سلے درن والوں نے اپنے بیج پر کیا لکھا ہے؟'' وہ سرگوشی کرتے ہوئی بڑبڑائی۔

ہیری کی اس کی طرف استفہامیہ انداز میں دیکھا لیکن اس نے تنبیہی انداز سے اپنی بھنوئیں ہلا دیں۔ رون بھی اب اُٹھ کر ان کی طرف آ گیا۔ اس کا چہرہ متوحش اور گھبراہٹ کے مارے فق ہوئے جا رہا تھا۔

''نیک تمناؤں کے ساتھ......رون!'' ہرمائنی نے اپنے پنجوں کے بل اُٹھتے ہوئے اس کے رخسار کا بوسہ لیتے ہوئے کہا۔ ''اور تمہارے لئے بھی ہیری......!''

بڑے ہال کو عبور کر لینے کے بعد رون کو کسی قدر ہوش آیا۔ اس نے اپنے رخسار کا وہ حصہ چھوا جہاں ہرمائنی نے اس کا بوسہ لیا تھا۔ وہ تھوڑا حیران دکھائی دے رہا تھا جیسے اسے یقین ہی نہیں ہو رہا ہو کہ ابھی ابھی کیا ہوا تھا؟ اس کی حالت ایسی بالکل نہیں تھی کہ وہ اپنے چاروں طرف زیادہ کچھ دیکھ پائے مگر ہیری نے سلے درن کی میز کے قریب سے گزرتے ہوئے تاج جیسے اس بیج پر اچٹتی نگاہ ڈالی اور اس مرتبہ وہ اس پر لکھے ہوئے الفاظ پڑھنے میں کامیاب رہا تھا۔

'کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاجدار!'

ہیری کو فوری طور پر یہ سنگین احساس ہو گیا کہ اس جملے کا چاہے جو بھی مطلب ہو، اچھا قطعی نہیں ہو سکتا ہے، اس لئے وہ رون کو کھینچتا ہوا جلدی سے بیرونی ہال کی طرف لے گیا اور پھر وہ پتھر کی سیڑھیاں اتر کر یخ بستہ میدان میں پہنچ گئے۔ ان کے پاؤں کے نیچے اوس میں بھیگی ہوئی گھاس کی چرچراہٹ گونجنے لگی۔ جب وہ ڈھلوانی صحن سے نکل کر سٹیڈیم کی طرف تیزی سے بڑھے تو انہیں احساس ہوا کہ ہوا بالکل نہیں چل رہی تھی اور آسمان بالکل سفید موتی کی طرح اُجلا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا سیدھا مطلب یہ تھا کہ دھوپ کی چمک براہ راست آنکھوں میں نہیں پڑے گی اور قواف، بالجر کو دیکھنے میں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہو گی۔ ہیری نے سٹیڈیم کی طرف بڑھتے ہوئے رون کو کئی مفید چٹکلے بتائے جن سے وہ اپنی کارکردگی کو بہتر بنا سکتا تھا مگر اس کی صورت دیکھ کر ہیری کو یقین ہو گیا کہ اس نے ان میں سے کوئی چٹکلا بھی سنا تھا۔

انجلینا پہلے ہی کپڑے بدل کر تیار کھڑی تھی اور جب وہ لباس بدلنے والے کمرے میں داخل ہوئے تو وہ ٹیم کے باقی کھلاڑیوں سے باتیں کرنے میں مشغول تھی۔ ہیری اور رون نے اپنے جبے ایک کھونٹی پر ٹانگے اور لباس بدلنے لگے (رون نے کئی منٹ تک اسے

الٹا پہننے کی کوشش کی، پھر ایلیسا کو اس کی حالت پر ترس آ گیا اور اس نے آگے بڑھ کر اسے سیدھا چوغہ پہننے میں مدد کی) لباس بدلنے کے بعد وہ دائروی شکل میں اکٹھے بیٹھ گئے تاکہ میچ سے پہلے، طے کئے جانے والے لائحہ عمل کے بارے میں اپنی کپتان کی تقریر سن سکیں۔ یہ تقریر عموماً جذبات کو مشتعل کرنے والی اور جوش وخروش میں اضافہ کرتی تھی۔ کمرے کے باہر شور شرابہ بڑھتا جا رہا تھا اور ان گنت قدموں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ طلباء وطالبات میچ دیکھنے کیلئے تیزی سے سٹیڈیم میں جمع ہو رہے تھے۔

''ٹھیک ہے...... مجھے ابھی ابھی سلے درن کے کھلاڑیوں کی فہرست دی گئی ہے۔'' انجلینا نے ایک چرمئی کاغذ کی طرف دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔ ''گزشتہ سال کے پٹاؤ، ڈریک اور باؤل ٹیم میں شامل نہیں ہیں، لیکن یوں محسوس ہوتا ہے کہ مونٹی گو نے ان کی جگہ عمدہ کھلاڑیوں کے بجائے ہمیشہ کی طرح گوریلوں کے انتخاب کو ترجیح دی ہے۔ نئے پٹاؤ کے نام یہ ہیں، کریب اور گوئل...... میں ان کے بارے میں کچھ زیادہ تو نہیں جانتی ہوں......''

''ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ کیسے ہیں؟'' ہیری اور رون نے ایک ساتھ کہا۔

''یہ اچھی بات ہے...... بہرکیف مجھے وہ دونوں کچھ زیادہ ماہر نہیں دکھائی دیتے ہیں کہ وہ بھاری ڈنڈے کے ایک سرے اور دوسرے سرے کے فرق کو بتا سکیں۔'' انجلینا نے اپنی ہاتھ میں پکڑے چرمئی کاغذ کو موڑ کر جیب میں ٹھونستے ہوئے کہا۔ ''لیکن میں تو ہمیشہ اسی بات پر حیران ہو جاتی تھی کہ ڈریک اور باؤل کے بغیر کسی بانس کے سہارے میدان میں کیسے اتر جایا کرتے تھے؟''

''تم فکر نہ کرو...... کریب اور گوئل بھی ویسے ہیں۔'' ہیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

سٹیڈیم کے قطاروں پر ہزاروں قدموں کے چلنے کی گونج اور دھمک سنائی دے رہی تھی۔ کچھ لوگ زور زور سے کوئی گیت گا رہے تھے۔ ہیری کی کوشش کے باوجود گیت کے بول اس کے پلے نہیں پڑ رہے تھے۔ وہ خود بھی گھبراہٹ محسوس کر رہا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ اس کی گھبراہٹ رون کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھی۔ رون تو اپنے ہیٹ کو کھینچ کر پکڑے ہوئے تھا اور خلاؤں میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھے جا رہا تھا۔ اس کا جبڑا کھنچا ہوا تھا اور چہرے کا رنگت پھیکی پڑ چکی تھی۔

''تیار ہو جاؤ...... وقت ہو گیا ہے۔'' انجلینا نے اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ''شاباش کھلاڑیوں...... ہمت اور جرأت دکھانے کا وقت آ چکا ہے...... ہمیں ان کے دانت کھٹے کرنا ہیں......''

تمام کھلاڑی اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اپنے اپنے بھاری ڈنڈے کندھوں پر رکھ کر ایک قطار میں کمرے میں سے نکل کر باہر پھیکی دھوپ میں پہنچ گئے۔ شائقین نے ان کی آمد پر تالیاں بجا کر اور حلق پھاڑ نعروں سے استقبال کیا۔ پورا سٹیڈیم جوش وخروش میں اچھل کود رہا تھا۔ اس بے ہنگھم شور میں ہیری کو اب بھی گیت کی آواز سنائی دے رہی تھی مگر وہ اب بھی اس کے بول نہیں سن پایا تھا کیونکہ وہ تالیوں اور شور وغل کے نیچ میں دب کر رہ گیا تھا۔

میدان کے وسطی حصے میں سلے درن کے کھلاڑی ان کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ بھی چاندی کے تاج کی شکل کے بیج پہنے ہوئے

تھے۔ان کا نیا کپتان مونٹی گو، ڈڈلی ڈرسلی کے قد کاٹھ کا تھا اور اس کی موٹے اور بڑے بازو کسی دیوہیکل بالوں والے سؤر جیسے دکھائی دیتے تھے۔اس کے بالکل پیچھے کریب اور گوئل منڈلا رہے تھے۔تین بھاری بھرکم اور گوریلے جیسے کھلاڑیوں کو دیکھ کر یوں لگتا تھا کہ وہ کیوڈچ کا میچ کھیلنے نہیں بلکہ کسی سانڈ کشتی میں حصہ لینے کیلئے وہاں آئے تھے۔کریب اور گوئل دھوپ میں احمقوں کی طرح آنکھیں جھپکاتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں پٹاؤ والے نئے موٹے ڈنڈوں جیسے موگر ہوا میں گھما رہے تھے۔ملفوائے ان کے قریب ایک طرف کھڑا تھا۔اس کے نوکیلے چہرے پر سفید نقرئی بال دھوپ میں چمک رہے تھے۔اس کی نظریں ہیری سے ملیں اور وہ اپنے سینے پر لگے بیج کو ہاتھ سے تھپتھپانے لگا اور زہریلی مسکان کے ساتھ مسکرانے لگا۔

''کپتانو...... ہاتھ ملاؤ!'' ریفری میڈم ہوچ نے زور سے کہا۔انجلینا اور مونٹی گو نے ایک دوسرے کے مدمقابل پہنچے۔ہیری جانتا تھا کہ مونٹی گو، انجلینا کی انگلیوں کو توڑنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس نے درد کا کوئی تاثر چہرے پر ابھرنے نہیں دیا تھا۔

''چلو! اب سب کھلاڑی اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہو جاؤ......''

میڈم ہوچ نے اپنے منہ سے سیٹی لگائی اور بجا دی۔میچ کا آغاز ہو گیا تھا۔ساری گیندیں ہوا میں اچھال دی گئیں اور چودہ کھلاڑیوں کے بہاری ڈنڈے ہوا میں اُڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔ہیری نے کنکھیوں سے دیکھا کہ رون سر جھکائے قفلوں کی طرف جا رہا تھا۔ہیری تھوڑا اوپر اُٹھا اور ایک بالجر کو چکمہ دیا۔سنہری گیند کی جھلک کیلئے اس نے پورے میدان کا طائرانہ جائزہ لیا۔سٹیڈیم کے دوسرے کنارے پر ڈریکو ملفوائے بھی ایسا ہی کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اور یہ جانسن ہے...... جانسن کے پاس قواف ہے۔یہ لڑکی کتنی شاندار کھلاڑی ہے......میں کئی سالوں سے یہ بات کہہ رہا ہوں مگر اس کے باوجود بھی وہ میرے ساتھ گھومنے کیلئے بالکل تیار نہیں ہوتی ہے......'' لی جارڈن نے کمنٹری کا مائک اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا۔

''جارڈن...... باز آ جاؤ......'' پروفیسر میک گوناگل کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''معاف کیجئے پروفیسر...... میں تو صرف مذاق کر رہا تھا۔اس سے سننے والوں میں دلچسپی بڑھتی ہے......اور اس نے وریگوٹن کو شاندار چکمہ دیا، اس نے مونٹی گو کو پیچھے چھوڑا اور......اووچ......اس کے عقب میں کریب نے بالجر کو ضرب لگا کر مارا ہے......قواف اس کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے......مونٹی گو نے قواف لے لیا اور اب قفلوں کی طرف بڑھ رہا ہے...... جارج ویزلی نے بروقت صحیح نشانہ لگایا......شاندار بالجر کی ضرب......وہ سیدھا مونٹی گو کے سر پر پڑا......ایک بار پھر قواف اس کے ہاتھوں سے پھسل گیا اور اب یہ کیٹی بل کے پاس ہے۔گری فنڈر کی کیٹی بل نے قواف کو سپین نٹ کی طرف بھیجا......اور سپین نٹ چل دی ہے......''

لی جارڈن کی کمنٹری پورے سٹیڈیم میں گونج رہی تھی اور ہیری اسے سننے کی پوری کوشش کر رہا تھا حالانکہ ہوا اس کے کان میں سیٹیاں بجانے لگی تھی اور نیچے شائقین حلق پھاڑ پھاڑ کر چلا اور گا رہے تھے۔

''......اور ویریگوٹن کو چکمہ دیا...... بالجر سے بچی......اوہ! بڑی عمدہ کوشش تھی......نہایت نزدیکی حملہ تھا...... بالکل شائقین پوری طرح لطف اندوز ہو رہے ہیں......مگر وہ لوگ کیا گا رہے ہیں؟'' جب لی جارڈن نے سننے کیلئے توقف کیا تو سٹیڈیم کے سلے درن والے سبز نقرئی حصے سے گونجنے والے گیت کے بول صاف اور واضح سنائی دینے لگے۔

ویزلی کبھی نہ بچا پایا ہے قفل پہ وار
قواف کو دیکھ کر ہوئی عقل بے کار
قفل یوں کھلا چھوڑ دینا ہے درکار
سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار
کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار
ویزلی کی پیدائش ہی ہے کوڑا کباڑ
قواف کو روکنا، سمجھتا ہے بے کار
سلے درن کو دے گا موقع بار بار
سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار
کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

''......اور سپین نٹ نے واپس انجلینا کو قواف دیا۔'' لی جارڈن کی چیختی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی۔ گیت کے جملے سن کر ہیری کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ لی اپنی گونج دار آواز میں چیخ کر اس واہیات گیت کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا تا کہ کھلاڑی اس گیت کو سن نہ پائیں۔ ''شاباس......انجلینا......اسے اب صرف راکھے کو ہی چکمہ دینے کی ضرورت ہے......اس نے قواف کو ضرب لگائی......اوہ نہیں......''

سلے درن کے راکھے بلیچ لے نے سکور ہونے بچا لیا تھا۔ اس نے قواف ویریگوٹن کی طرف اچھال دیا جو اسے لے کر تیزی سے آگے بڑھا۔ ایلیسا اور کیٹی بل کے درمیان سے نکلا اور قواف کی طرف بڑھا۔ ٹھیک اسی وقت نیچے سے گیت گانے کی آواز زیادہ تیز ہو گئی۔

ویزلی کبھی نہ بچا پایا ہے قفل پہ وار
قواف کو دیکھ کر ہوئی عقل بے کار
قفل یوں کھلا چھوڑ دینا ہے درکار

سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار

کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

ہیری اب خود کو روک نہ پایا تھا۔ وہ سنہری گیند کی تلاش چھوڑ کر رون کی طرف دیکھنے لگا۔ بھاری بھرکم ویریگوٹن تیزی سے رون کی طرف بڑھ رہا تھا۔ رون اپنے تینوں قفلوں کے سامنے منڈلا رہا تھا۔

''......اور ویریگوٹن قواف کے ساتھ قفلوں کے سامنے بڑھ رہا ہے۔ بالجر کی پہنچ سے دور......اور سامنے صرف ایک ہی کھلاڑی یعنی راکھا ہے......''

اسی وقت سلے درن کے گروہ نے زوردار آواز میں گیت کا اگلا مصرعہ گایا......

ویزلی کی پیدائش ہی ہے کوڑا کباڑ

قواف کو روکنا، سمجھتا ہے بے کار

سلے درن کو دے گا موقع بار بار

''......تو گری فنڈر کے نئے راکھے رون ویزلی کا یہ پہلا امتحان ہے جو فریڈ اور جارج ویزلی نام کے پٹاؤوں کا بھائی ہے اور ٹیم کا نیا جوشیلا خون ہے......ہمت رکھو رون......''

لیکن خوشی کی آواز سلے درن کے سبز نقرئی حصے سے ہی سنائی دی تھی۔ رون نے پھرتی سے غوطہ لگایا مگر قواف اس کے دونوں پھیلے ہوئے ہاتھوں کے درمیان میں سے ہوتا قفل پار کر دیا۔ ہجوم کی تالیوں اور سیٹیوں کے بیچ خوشی بھری آوازیں گونجنے لگیں۔

''اور سلے درن نے میچ کا پہلا سکور کر دیا...... سلے درن دس صفر سے برتری پر آ گیا...... یہ بدقسمتی ہے رون......''

سلے درن کے شائقین اب اور تیز تیز گا رہے تھے۔

سلے درن کو دے گا موقع بار بار

سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار

کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

''قواف ایک بار گری فنڈر کے پاس ہے اور کیٹی بل میدان کو تیزی سے عبور کر رہی ہے۔'' لی جارڈن بہادری سے بول رہا تھا حالانکہ گیت اب اتنا کان پھاڑ ہو چکا تھا کہ اس کی کمنٹری بمشکل ہی سنائی دے پا رہی تھی۔

سلے درن کو دے گا موقع بار بار

سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار

کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

''ہیری! تم یہ کیا کر رہے ہو؟'' انجلینا چیخی اوراس کے قریب سے اُڑتی ہوئی کیٹی بل کی برابر پہنچ گئی۔ ہیری کواسی وقت احساس ہوا کہ وہ ایک منٹ سے بھی زیادہ دیر تک ہوا میں ایک ہی جگہ پر تھما کھڑا تھا اور میچ کو یوں دیکھنے میں مگن تھا جیسے وہ کھیلنے نہیں بلکہ میچ دیکھنے آیا ہو......اس کا سنہری گیند کی تلاش کی طرف تو ذرا سی توجہ نہیں تھی۔ اس نے خوف سے جھرجھری لیتے ہوئے ایک غوطہ لگایا اور ایک بار پھر پورے میدان پر چکڑ لگا کر سنہری گیند کو تلاش کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس کی عقابی نظریں سنہری جھلک کو دیکھنے کی پوری کوشش کر رہی تھیں۔ وہ اب اس گیت کو پوری طرح نظرانداز کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو پورے سٹیڈیم میں گونج رہا تھا۔

سلے درن کو دے گا موقع بار بار

سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار

کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

اسے سنہری گیند دور دور تک دکھائی نہیں دے پائی۔ دوسری طرف ملفوائے بھی سٹیڈیم کے اوپر چکر کاٹ رہا تھا۔ وہ دونوں میدان کے اوپر ایک دوسرے کے قریب سے گزرتے ہوئے مخالف سمتوں میں چلے گئے۔ ہیری نے سنا کہ ملفوائے بھی زور زور سے وہی گیت گا رہا تھا......

ویزلی کی پیدائش ہی ہے کوڑا کباڑ

قواف کو روکنا، سمجھتا ہے بے کار

سلے درن کو دے گا موقع بار بار

''......ایک بار پھر قواف وریگوٹن کے پاس ہے۔ اس نے پیوسی کو قواف دیا۔ پیوسی نے سپن نٹ کو پچھاڑا......شاباش انجلینا، تم اس سے چھین سکتی ہو......لیکن وہ نہیں چھین پائی......اوہ فریڈ ویزلی نے شاندار بالجر مارا......شاید جارج ویزلی نے......خیر وہ کوئی بھی ہو...... مجھے یہ قطعی پرواہ نہیں ہے کہ یہ کام ان دونوں میں سے کس نے کیا ہے؟......اس بالجر کی وجہ قواف وریگوٹن کے ہاتھ نکل چکا ہے اور کیٹی بل......اوہ کیٹی بل سے بھی چھوٹ گیا ہے......اب قواف مونٹی گو کے پاس آ گیا ہے...... سلے درن کا کپتان قواف کو لے کر میدان پار کر رہا ہے......چلو گری فنڈر والو......اسے روکو......''

ہیری سٹیڈیم کے آخری کنارے پر سلے درن کے قفلوں کے پیچھے اُڑ رہا تھا۔ وہ یہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا کہ رون والے حصے میں کیا ہو رہا تھا؟ جب وہ سلے درن کے راکھے کے قریب سے گزرا تو اس نے سنا کہ وہ پورے انہماک سے سٹیڈیم والوں کے ساتھ ساتھ گا رہا تھا۔

ویزلی کبھی نہ بچا پایا ہے قفل پہ وار

قواف کو دیکھ کر ہوئی عقل بے کار

قفل یوں کھلا چھوڑ دینا ہے درکار

''......اور پیوسی نے ایک بار پھر انجلینا کو چکمہ دے دیا اور وہ سیدھا قفلوں کی طرف بڑھ رہا ہے......اسے روکو رون......ہمت دکھاؤ......''

وہاں کیا ہوا تھا؟ یہ معلوم کرنے کیلئے ہیری کو اس طرف دیکھنے کی ضرورت قطعی نہیں پڑی۔ گری فنڈر کے شائقین کی گہری آہ گونجی اور سلے درن والے حصے میں کان پھاڑ شور مچ گیا۔ تالیوں اور نعروں سے صاف معلوم ہو چکا تھا کہ سلے درن ایک بار پھر سکور کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ہیری نے نیچے کی طرف نگاہ دوڑائی تو اسے بدصورت چہرے والی پینسی پارکنسن دائیں طرف کی قطار میں دکھائی دی۔ وہ میدان کی طرف اپنی پیٹھ کئے، کسی موسیقار کی طرح اپنے سامنے بیٹھے لوگوں کو ہاتھ ہلا ہلا کر گیت گانے کی ہدایات دے رہی تھی جو سب اس کے اشاروں پر عمل کر گا رہے تھے۔

سلے درن کو دے گا موقع بار بار

سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار

کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

مگر بیس صفر کی برتری کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔ گری فنڈر اب بھی ان سے آگے نکل سکتا تھا یا سنہری گیند پکڑ کر سلے درن کو چت کر سکتا تھا۔ ہیری نے خود کو سمجھایا کہ اگر کچھ سکور اور بھی ہو جائے تب بھی وہ ہمیشہ کی طرح سلے درن کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اسے ایک چمکتی ہوئی جھلک دکھائی دی تو وہ غوطہ کھا کر اس کی طرف بڑھا۔ وہ دوسرے کھلاڑیوں کے درمیان سے لہراتا ہوا نکلا مگر پاس جانے پر معلوم ہوا کہ وہ سنہری گیند نہیں تھی بلکہ وہ مونٹ گو کی چمکدار گھڑی کی چین تھی۔

رون نے اپنی بوکھلاہٹ میں دو گول مزید کروا لئے تھے، اس کا چہرہ ستا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ رون کی حالت دیکھ کر ہیری کسی قدر خوفزدہ ہو گیا تھا اور سنہری گیند کو پکڑنے کی خواہش میں عجیب سا دھڑکا ہونے لگا تھا۔ کاش وہ اسے جلد ہی پکڑنے میں کامیاب ہو جائے تاکہ میچ کا تناؤ بھرا سلسلہ ختم ہو جائے۔

''......اور گری فنڈر کی کیٹی بل پیوسی کو چکمہ دینے میں کامیاب رہی۔ مونٹ گو کو بھی......بہت اعلیٰ کیٹی......اس نے قواف جانسن کے حوالے کر دیا......انجلینا نے قواف کو پکڑا اور وہ آگے بڑھ رہی ہے......ویریگوٹن سے بچ کر وہ آگے نکل آئی ہے......وہ قفل کی طرف تیزی سے جا رہی ہے......شاباش انجلینا......اور پھر گری فنڈر نے سکور کر دیا......اب سلے درن چالیس، دس کی برتری پر آ گیا ہے......ایک بار پھر قواف پیوسی کے پاس......''

گری فنڈر کی تالیوں کے درمیان ہیری کو لونا کے عجیب شیر کے دھاڑنے کی آواز سنائی دی جس سے اس کے اعتماد میں کافی بہتری پیدا ہونے لگی۔ان کے درمیان صرف تیس پوائنٹس کا فرق چل رہا تھا جو کچھ زیادہ نہیں تھا۔وہ جلد ہی اسے برابر کر سکتے تھے۔اسی لمحے ہیری جھک کر اپنی طرف آتے ہوئے ایک بالجر سے بچا جو کریب نے اس کی سمت میں مارا تھا۔اس کی عقابی نگاہیں ایک بار پھر سنہری گیند کی تلاش میں میدان کے چاروں طرف گھومنے لگیں۔اس کی ایک آنکھ ملفوائے کا بھی جائزہ لے رہی تھی کہ شاید وہ سنہری گیند کو دیکھ کر اس کی معاونت کر پائے۔مگر ہیری کو جلد ہی محسوس ہو گیا کہ ملفوائے بلاوجہ سٹیڈیم کے اوپر چکر کاٹ رہا تھا۔ملفوائے محض اسے فریب دے رہا تھا کہ وہ سنہری گیند کو تلاش کر رہا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ شاید اس کا لائحہ عمل یہ تھا کہ رون کی بوکھلاہٹ اور ناقص کارکردگی سے فائدہ اُٹھا کر سکور اس سطح تک پہنچا دیا جائے کہ سنہری گیند بھی گری فنڈر کو ہار سے نہ بچا پائے۔

''پیوسی نے قواف وریگوٹن کو دیا......وریگوٹن نے مونٹی گو کو......مونٹی گو نے دوبارہ پیوسی کو...... جانسن درمیان میں آ گئی...... جانسن نے قواف چھین لیا...... جانسن نے قواف بل کی طرف پھینکا...... یہ اچھی دکھائی دے رہی ہیں......میرا مطلب ہے کہ کچھ زیادہ اچھا نہیں دکھائی دے رہی ہیں...... سلے درن کے گوئل نے بالجر سے بل پر حملہ کیا......اب ایک بار پھر قواف پیوسی کے پاس پہنچ گیا ہے......''

ویزلی کی پیدائش ہی ہے کوڑا کباڑ
قواف کو روکنا، سمجھتا ہے بے کار
سلے درن کو دے گا موقع بار بار

بالآخر ہیری سنہری گیند کو دیکھنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ ننھی گیند اپنے سنہرے پنکھ پھڑپھڑاتی میدان میں سلے درن کے حصے میں زمین سے کچھ ہی فٹ اوپر منڈلا رہی تھی۔ ہیری نے پھرتی سے غوطہ لگایا اور سنہری گیند کی طرف لپکا۔اگلے ہی پل ملفوائے بھی ہوا میں پلٹا اور ہیری کے بائیں طرف سے نیچے کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دینے لگا۔وہ اپنے بہاری ڈنڈے پر لیٹ کر آگے کی طرف جھکا ہوا تھا اور اس کی نگاہیں بھی سنہری گیند پر جمی ہوئی تھیں۔وہ کسی سبز نقرئی جھونکے کی مانند دکھائی دے رہا تھا۔

اسی لمحے سنہری گیند نے قفل کے زیریں حصے کا چکر لگایا اور شائقین کے دوسرے کنارے کی طرف اُڑنے لگی۔سمت کی یہ تبدیلی نہایت خطرناک ثابت ہوئی۔وہ ملفوائے کی پہنچ میں تھی جبکہ ہیری اور اس کے درمیان فاصلہ بڑھ چکا تھا۔ ہیری نے اپنے فائر بولٹ کو پھرتی سے موڑا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے برابر اُڑنے لگے۔زمین سے کچھ فٹ کے فاصلے پر ہیری نے اپنا دایاں ہاتھ بہاری ڈنڈے سے الگ کر کے ہوا میں بلند کر دیا۔وہ اپنے سامنے تیزی سے سفر کرتی ہوئی سنہری گیند کو دبوچ لینا چاہتا تھا۔اس کے دائیں طرف ملفوائے نے بھی اپنے بائیں ہاتھ کو سنہری گیند کی طرف بڑھایا۔اس کی انگلیاں ہوا میں تیز تیز حرکت کر رہی تھیں۔

اگلے دو متوحش سیکنڈوں میں ہی یہ ہو گیا جب سب کی سانسیں رُکی ہوئی تھیں۔ ہیری کی انگلیوں میں دبوچی ہوئی سنہری گیند اپنے

پنکھ پھڑ پھڑا رہی تھی۔ ملفوائے کی نو کیلے ناخون اس کے ہاتھ کی کھال ادھیڑ رہے تھے۔ اسی لمحے ہیری نے اپنا بہاری ڈنڈا اوپر کھینچا۔ اس نے ہاتھوں میں مچلتی ہوئی سنہری گیند سب کے سامنے کر دی۔ گری فنڈر کے شائقین کی تالیوں اور نعروں سے سٹیڈیم گونجنے لگا۔ وہ اپنی اپنی نشستوں پر اچھل رہے تھے......

وہ شکست سے بچ گئے تھے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑا کہ رون نے سکور روکنے میں بری طرح ناکام رہا۔ رون کی ناقص کارکردگی کسی کو یاد نہیں رہی تھی......انہیں یاد تھا تو صرف یہی کہ وہ جیت گئے ہیں......

''اووچ......''

ایک بالجر زوردار ضرب کے ساتھ ہیری کی کمر میں لگا اور وہ اپنے بہاری ڈنڈے پر آگے کی طرف گر گیا۔ یہ تو اچھا رہا کہ وہ زمین سے پانچ فٹ ہی اونچا اُڑ رہا تھا کیونکہ سنہری گیند کو پکڑنے کیلئے وہ وہ کافی نیچے آ چکا تھا۔ اس کے باوجود اس کی ہوا نکل گئی تھی کیونکہ وہ میدان میں پیٹھ کے بل نیچے گرا تھا۔ اس نے میڈم ہوچ کی تیکھی سیٹی کی آواز سنی۔ سٹیڈیم میں احتجاجی شور بلند ہونے لگا۔ چیخیں اور غصے بھرے نعرے سٹیڈیم میں گونج رہے تھے۔ قریب ہی ایک دھم کی آواز سنائی دی۔ انجلینا زمین پر اتر آئی تھی۔

''تم ٹھیک تو ہو......؟''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا اور اس کا ہاتھ تھام کر کھڑا ہوا گیا۔ میڈم ہوچ سلے درن کے ایک کھلاڑی کی طرف تیزی سے اُڑ کر بڑھتی ہوئی جا رہی تھیں۔ ہیری کو یہ دکھائی نہیں دیا کہ وہ کس کھلاڑی کی طرف جا رہی تھیں؟

''وہ کریب نام کا ایک کھلاڑی تھا......'' انجلینا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔ ''جیسے ہی اس نے دیکھا کہ تم نے سنہری گیند پکڑ لی ہے تو اس نے بالجر پوری قوت سے تمہارے طرف مار دیا تھا......لیکن ہم جیت چکے ہیں ہیری!''

ہیری کو اسی لمحے اپنے عقب میں کسی کی طنزیہ ہنسی کی آواز سنائی دی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ سنہری گیند اس کی مٹھی میں بند تھی۔ ڈریکو ملفوائے اس کے بالکل قریب زمین پر اتر آیا تھا۔ مسلسل کشمکش کے باعث اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا مگر وہ اپنی خباثت بکھیرنے سے باز نہیں آیا۔

''دوستی کا حق ادا کر دیا پوٹر......آخر ویزلی کی گردن بچا ہی لی، ہے نا؟'' اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر حقارت سے کہا۔ ''میں نے اپنی پوری زندگی میں اتنا ناقص را کھا آج تک نہیں دیکھا...... چونکہ اس کی پیدائش ہی ہے کوڑا کباڑ......ویسے تمہیں میرا یہ گیت کیسا لگا پوٹر؟......اسے میں نے ہی لکھا تھا......یقیناً تمہیں پسند آیا ہوگا پوٹر؟''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اپنی ٹیم کے باقی کھلاڑیوں کو دیکھنے کیلئے مڑ گیا جواب ایک ایک کر کے اس کے پاس زمین پر اتر رہے تھے۔ وہ خوشی سے اپنی جیت کا اظہار ہوا میں مکے تان تان کر کر رہے تھے اور خوشی سے چلا رہے تھے۔ ان میں رون شامل نہیں تھا۔ وہ اپنے قفل کے قریب نیچے اترا اور تنہا سر جھکائے لباس بدلنے والے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

''ہم تو اس گیت میں اور بھی مصرعے لکھنا چاہتے تھے۔'' ملفوائے نے بلند آواز میں کہا، جب کیٹی بل اور ایلیسا نے آگے بڑھ کر ہیری کو گلے لگایا۔ ''لیکن ہم موٹی، پستہ قد بدصورت بڑھیا کے وزن میں کوئی صحیح مصرعہ نہیں ڈھونڈ پائے۔ ہم اس کی ماں کے بارے میں بھی کچھ بتانا چاہتے تھے......''

''انگور کھٹے ہیں...... ہے نا!'' انجلینا نے ملفوائے کی حقارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''افسوس! ہم ناکارہ اور کاہل الوجود سرخ بالوں والے بوڑھے کا بھی ذکر نہیں کر پائے...... جو اس کا باپ ہے۔'' ملفوائے ڈھٹائی سے بولتا رہا۔

فریڈ اور جارج کو اس بات کا احساس ہو گیا کہ وہ کس بابت میں گفتگو کر رہا ہے۔ ہیری سے مصافحہ کرتے ہوئے انہوں نے خونخوار نظروں سے ملفوائے کی طرف دیکھا۔

''چھوڑو اسے......'' انجلینا نے فریڈ کے بازو کو پکڑتے ہوئے کہا۔ ''جانے دو فریڈ! اس کی بکواس پر دھیان مت دو...... وہ تو اپنی بھڑاس نکال رہا ہے، وہ سسک رہا ہے کہ وہ لوگ ہار چکے ہیں۔''

''مگر تم تو ویزلی لوگوں کو نہایت پسند کرتے ہو، ہے نا پوٹر؟'' ملفوائے نے طنز کا نشتر چلایا۔ ''وہاں پر اپنی گرمیوں کی چھٹیاں بھی گزارتے رہے ہو؟ معلوم نہیں...... تم اس غلاظت بھری جگہ میں کیسے سانس لے لیتے ہو؟ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ ماگلوؤں کے گھر میں پرورش پا کر تمہیں ویزلی گھرانے کی غلاظت کچھ زیادہ بدبودار نہیں لگتی ہو گی ہے نا پوٹر؟''

ہیری نے اسی لمحے جارج کو جکڑ لیا۔ اسی دوران انجلینا، کیٹی بل اور ایلیسا نے بھی فریڈ کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا تاکہ وہ ملفوائے پر حملہ نہ کر دے۔ ملفوائے ان کی کیفیت پر محظوظ ہو کر اب کھل کر ہنسنے لگا۔ ہیری نے میڈم ہوچ کی تلاش میں ادھر ادھر نظر دوڑائی مگر وہ کافی دور کریب کو اس کی غلط اور غیر قانونی حرکت پر ڈانٹ ڈپٹ کرنے میں مصروف تھیں۔

''کہیں ایسا تو نہیں ہے......؟'' ملفوائے نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے تمسخرانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''ویزلی کے غلیظ باڑے سے تمہیں اپنی گندگی میں ڈوبی ہوئی ماں کی گود کی بدبو کی یاد ستاتی ہو......''

ہیری کو اس بات کا احساس بالکل نہیں ہوا تھا کہ اس نے جارج کو چھوڑ دیا۔ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ ایک سیکنڈ بعد وہ دونوں ہی ملفوائے پر چھلانگ لگا چکے تھے اور وہ یہ بات بالکل فراموش کر چکے تھے کہ کھچا کھچ بھرے ہوئے سٹیڈیم میں نہ صرف طلباء و طالبات انہیں دیکھ رہے تھے بلکہ تمام اساتذہ کی نظریں بھی اب ان پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ دونوں کے بازو پوری رفتار سے چل رہے تھے اور ان گنت گھونسے ملفوائے کے بدن پر برس رہے تھے۔ ان کے پاس تو چھڑی باہر نکالنے کی فرصت بھی نہیں تھی۔ سنہری گیند اس کی مٹھی میں ابھی تک دبی ہوئی تھی اور وہ مٹھی لگاتار ملفوائے کے پیٹ میں دھنس رہی تھی۔

''نہیں...... ہیری...... ہیری...... جارج...... جارج...... چھوڑو......''

ہیری کولڑکیوں کی چیختی ہوئی آواز، ملفوائے کی چیخنے چلانے کی آہوں، جارج کی گالیاں بکنے کی آوازوں، سیٹی بجنے کی تیز آواز اور اپنے گرد بھیڑ کے گرجنے کی آواز بھی سنائی دی مگر اسے کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ پھر کوئی ان کے قریب پہنچا اور اس کی تیز آواز سنائی دی۔ ''خلاصتم ......'' وہ دونوں اس جادوئی کلمے کے سحر سے الٹ کر پیچھے کی طرف جا گرے۔ ملفوائے مکوں کی برسات کے باعث زمین پر نڈھال گرا پڑا تھا۔ ہیری کے ہاتھ ابھی تک ہوا میں چل رہے تھے۔

جب ذہن پر چھائی ہوئی جنونیت کچھ کم ہوئی تو ہیری زمین سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے سامنے میڈم ہوچ کھڑی تھیں اور ان کے آنکھوں سے چنگاریاں برس رہی تھیں۔

''تم یہ کیا کر رہے تھے پوٹر؟'' وہ چیختی ہوئی غرائیں۔ انہوں نے ہی جادوئی کلمے سے اسے اُٹھا کر پیچھے پھینکا تھا۔ ان کے ایک ہاتھ میں سیٹی پکڑی تھی اور دوسرے میں چھڑی۔ وہ غصے کی شدت سے کانپ رہی تھیں۔ ان کا بہاری ڈنڈا کئی فٹ پیچھے زمین پر گرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ملفوائے زمین پر گرا پڑا تھا اور اب پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔ اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ جارج کا ہونٹ سوجا ہوا دکھائی دے رہا۔

''میں نے آج تک اتنا برا سلوک پہلے کبھی نہیں دیکھا ہے...... تم دونوں فوراً اپنے فریق کی منتظم کے پاس ان کے دفتر میں جاؤ...... اسی وقت!''

ہیری اور جارج دونوں ایڑیوں کے بل گھوم گئے اور سٹیڈیم سے باہر کی طرف جانے لگے۔ وہ دونوں ہانپ رہے تھے اور ان کی سانسیں اکھڑی ہوئی تھیں۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی۔ سٹیڈیم کے ہجوم کا شور اور لعن طعن کی آوازیں اب مدھم پڑ رہی تھیں۔ وہ گھاس کے میدان سے ہو کر ڈھلوانی صحن میں پہنچے اور پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر بیرونی ہال میں داخل ہوئے جہاں انہیں اپنے ہی قدموں کی آواز کے علاوہ کوئی کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ ہیری کو اسی وقت احساس ہوا کہ کوئی چیز اس کے دائیں ہاتھ میں بری طرح جھٹپٹا رہی تھی۔ نیچے دیکھنے پر اسے یاد آیا کہ وہ سنہری گیند تھی جس کے سنہرے پنکھ اس کی انگلیوں میں پھڑ پھڑا رہے تھے اور گرفت سے نکلنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔

وہ لوگ پروفیسر میک گوناگل کے دفتر کے دروازے تک پہنچ گئے۔ اسی لمحے ان کے پیچھے راہداری میں دھڑ دھڑاتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ پروفیسر میک گوناگل گری فنڈر کی سرخ سکارف پہنے ہوئے تھیں لیکن قریب پہنچتے ہی انہوں نے جھٹکے سے سکارف اپنے گلے سے الگ کیا اور آگ بگولا انداز میں ان کی طرف دیکھنے لگیں۔

''اندر چلو......'' انہوں نے غصے سے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف اشارہ کیا تو وہ خود بخود کھل گیا۔ ہیری اور جارج خاموشی کے ساتھ دفتر میں داخل ہو گئے۔ وہ غصے سے دندناتی ہوئی اپنی میز کے پیچھے جا پہنچیں۔ انہوں نے ہاتھ میں پکڑا ہوا گری فنڈر کا سکارف ایک طرف زمین پر پھینکا۔

''افسوس صد افسوس!'' انہوں نے کرخت لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''میں نے اتنا شرمناک برتاؤ پہلے کبھی نہیں دیکھا...... ایک پر دو دو نے یک مشت حملہ کر دیا...... مجھے وجہ بتاؤ!''

''ملفوائے نے ہمیں جان بوجھ کر غصہ دلایا تھا......'' ہیری نے سخت لہجے میں کہا۔

''غصہ دلایا تھا؟'' پروفیسر میک گوناگل چیختے ہوئے بولیں اور اپنی میز پر اتنی زور سے مکا مارا کہ بسکٹوں کا ڈبہ اچھل کر زمین پر جا گرا۔ اس کا منہ کھل گیا اور فرش پر بسکٹ پھیل گئے۔ ''وہ اسی وقت تم سے ہارا تھا، ہے نا؟ ظاہر ہے، وہ تمہیں غصہ دلانا چاہتا تھا جس سے تم دونوں نے اس پر......''

''اس نے میرے ممی ڈیڈی اور ہیری کی ماں کو گالی دی اور ان پر کیچڑ اچھالا تھا......'' جارج طیش میں آتے ہوئے گرجا۔

''میڈم ہوچ کو اس بات کی شکایت کرنے کے بجائے تم دونوں نے اپنے تئیں ماگلوؤں کی طرح نورا کشتی کرنے کا فیصلہ کر لیا، ہے نا؟'' پروفیسر میک گوناگل گرجتی ہوئی بولیں۔ ''کیا تمہیں اندازہ ہے کہ تم لوگوں......''

''اونہہ ہونہہ......''

ہیری اور جارج کی گردنیں خود بخود دروازے کی طرف گھوم گئیں۔ ڈولرس امبریج دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی تھیں۔ انہوں نے سبز چوغہ پہن رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ کسی بڑے مینڈک جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان کے چہرے پر نہایت ہی بھیانک، ڈراؤنی اور خطرناک مسکان پھیلی ہوئی تھی کہ ہیری سمجھ گیا کہ وہ کچھ زیادہ ہی برا کام سرانجام دینے والی ہیں۔

''کیا میں کوئی مدد کر سکتی ہوں پروفیسر میک گوناگل؟'' امبریج نے بہت زہریلی اور کاٹ دار شیریں آواز میں پوچھا۔

پروفیسر میک گوناگل کے چہرے پر خون کی سرسراہٹ دوڑنے لگی۔

''مدد......؟'' انہوں نے کرخت آواز میں دہرایا۔ ''آپ کا کیا مطلب ہے...... مدد؟''

پروفیسر امبریج دھیمی چال سے چلتی ہوئی دفتر کے اندر داخل ہوئی اور وسطی حصے تک پہنچ گئیں۔ ان کے چہرے پر پھیلی شیطانی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی۔

''میں نے سوچا کہ آپ زیادہ اختیارات کیلئے میری شکر گزار ہوں گی۔''

ہیری کو یہ دیکھ کر قطعاً حیرت نہ ہوتی کہ اگر پروفیسر میک گوناگل کے نتھنوں سے چنگاریاں پھوٹنے لگتیں۔

''مجھے افسوس ہے کہ آپ نے غلط سوچا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر پیٹھ موڑ کر ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئیں۔

''اب تم دونوں غور سے سنو! مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ ملفوائے نے تمہیں کیا کہہ کر غصہ دلایا۔ مجھے یہ پرواہ نہیں ہے کہ اس نے تمہارے پورے خاندان پر کیچڑ اچھالا تھا۔ تمہارا رویہ نہایت شرمناک اور گھٹیا تھا اور میں اس کیلئے تم دونوں کو ایک ہفتے کی سزا دیتی

ہوں۔ میری طرف یوں مت دیکھو پوٹر! تمہیں یہ سزا ملنا ہی چاہئے اور اگر تم دونوں میں سے کسی نے کبھی......''

''اونہہ ہونہہ......''

پروفیسر میک گوناگل نے غصے کے عالم میں اپنی آنکھیں بند کرلیں جیسے وہ بردباری کیلئے دعا کر رہی ہوں۔ انہوں نے اپنا چہرہ گھما کر امبریج کی طرف سوالیہ انداز سے دیکھا۔

''جی فرمایئے......''

پروفیسر امبریج نے مزید گہری مسکان کو کھل کر چہرے پر سجالیا۔

''میرا خیال ہے کہ انہیں سزا سے کچھ زیادہ ملنا چاہئے......''

پروفیسر میک گوناگل کی آنکھیں تعجب سے پھیل گئیں۔

''مگر بدقسمتی سے......'' انہوں نے بدلے میں مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا، جس سے ایسا لگا جیسے ان کا جبڑا جکڑا جا چکا ہو۔ ''میرا فیصلہ ہی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ معاملہ میرے فریق سے وابستہ ہے......''

''دیکھو منروا!'' پروفیسر امبریج نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''دراصل تمہیں جب یہ معلوم ہوگا کہ میرا فیصلہ ہی حتمی ہے تو کچھ زیادہ اچھا نہیں لگے گا...... وہ حکم نامہ کہاں چلا گیا؟ کارنیلوس نے جو ابھی ابھی مجھے بھیجا ہے...... میرا مطلب ہے کہ......'' انہوں نے مصنوعی کھوکھلی ہنسی نکال کر اپنے ہینڈ بیگ میں ہاتھ ڈال کر کچھ ٹٹولا۔ ''وزیر جادو نے ابھی ابھی تو بھیجا ہے......اوہ ہاں یہ رہا!''

انہوں نے ایک چرمئی کاغذ باہر نکالا۔ کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا اور میں لکھی عبارت کو پڑھنے لگیں۔

''اونہہ ہونہہ......تدریسی ضابطہ، زیر دفعہ پچیس!''

''اوہ! ایک اور قانون نازل ہوگیا۔'' پروفیسر میک گوناگل روہانسی ہوکر کرسی پر گر گئیں۔

''ہاں!'' پروفیسر امبریج نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ''دراصل منرواً تمہارے رویئے کی وجہ سے ہی ہمیں نئی ترمیم کی ضرورت پیش آئی...... تمہیں یاد ہوگا، میں گری فنڈر کی ٹیم کی بحالی کی اجازت بالکل نہیں دینا چاہتی تھی لیکن تم نے میری بات پر غور نہیں کیا؟ تم نے معاملے کو اچھالا اور ڈمبل ڈور کے پاس لے گئیں۔ جنہوں نے ٹیم کو بحال کرنے کی اجازت اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے دے دی تھی۔ یہ تو سراسر دھونس والی بات تھی نا؟ میں بھلا یہ سب کیسے ہونے دے سکتی تھی؟ میں نے فوراً وزیر جادو سے رابطہ کیا اور اس من مانی کی شکایت کی۔ وہ مجھ سے متفق ہوئے کہ محتسب اعلیٰ کے پاس طلباء کے اختیارات کو کم یا زیادہ کرنے کا استحقاق ضرور ہونا چاہئے ورنہ اس کے...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میرے...... پاس بااختیار اساتذہ کے مقابلے میں کم اختیار رہ جائے گا......اور منروا! تم نے دیکھ لیا کہ میں کتنی صحیح تھی؟ جو گری فنڈر کی ٹیم کو دوبارہ بحال کرنے سے روک رہی تھی......اونہہ ہونہہ......محتسب اعلیٰ کو فوری طور پر ترمیم کے ذریعے ہوگورٹس کے طلباء سے متعلقہ تمام سزائیں، پابندیاں اور مراعات کی کمی بیشی پر خصوصی اور برتر

اختیار حاصل ہوگا اور سٹاف سے وابستہ کسی بھی فرد کی دی گئی سزاؤں، پابندیوں اور مراعات کی کمی بیشی کو ختم کر کے ضرورت کے مطابق بدلنے یا بڑھانے کا بھی اختیار حاصل ہوگا۔ دستخط کارنیلوس فج، جادوئی وزیر اعظم، آنز آف مارلن فرسٹ کلاس وغیرہ وغیرہ......''

انہوں چرمئی کاغذ کو تہہ کر کے واپس اپنے ہینڈ بیگ میں ڈالا اور پروفیسر میک گوناگل کی طرف زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔

''درحقیقت میری رائے یہ ہے۔'' انہوں نے ہیری اور جارج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ان دونوں پر آئندہ کیوڈچ کھیلنے پر مکمل پابندی عائد کر دی جائے۔ ہمیشہ کیلئے...... یہ ٹھیک رہے گا......''

ہیری کو محسوس ہوا کہ سنہری گینداس کے ہاتھ میں بری طرح پھڑ پھڑا اُٹھی ہو۔ پروفیسر میک گوناگل بے اختیار اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئیں۔

''پابندی......'' ہیری کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ اسے اپنی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ''کھیلنے پر پابندی...... ہمیشہ کیلئے......''

''بالکل مسٹر پوٹر! میرا خیال ہے کہ ہمیشگی کی پابندی کا کام اب ہو جانا چاہئے۔'' امبریج نے تلخی سے کہا۔ اس کی مسکان اور زیادہ پھیل گئی تھی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی باتوں کو سمجھنے کیلئے اسے مشکل پیش آ رہی ہے تو وہ مزید بولیں۔ ''تم اور مسٹر ویزلی پر...... اور مجھے یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ احتیاط کے طور پر اس لڑکے کے ہم شکل بھائی پر بھی پابندی لگانا درست رہے گا...... اگر اس کی ٹیم کی ساتھیوں نے اسے نہ روکا ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ وہ بھی مسٹر ملفوائے پر حملہ کر دیتا۔ یہ واضح رہے کہ میں ان سب لوگوں کے بہاری ڈنڈے ضبط کر کے اپنے دفتر میں رکھوں گی تاکہ میری لگائی ہوئی پابندی کی خلاف ورزی کی جا سکے۔ لیکن میں اتنی بھی نامعقول نہیں ہوں پروفیسر میک گوناگل!'' انہوں نے پروفیسر میک گوناگل کی طرف مڑتے ہوئے کہا جو اب کسی برف کے مجسمے کی طرف ساکت کھڑی تھیں۔ ''آپ کی باقی ٹیم کھیل سکتی ہے۔ مجھے ان میں سے کسی میں بھی متشدد رویئے کی جھلک نہیں دکھائی دی...... میری بات ختم ہوئی۔ اچھا دوپہر بخیر!''

چہرے پر فخر اور تکبر کے جذبات سجائے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ امبریج کمرے سے باہر نکل گئیں اور وہ اپنے پیچھے سنجیدہ خاموشی چھوڑ گئی تھیں۔

☆☆☆☆

''پابندی......'' انجلینا نے گری فنڈر ہال میں اُس رات کھوکھلی اور کمزور آواز میں کہا۔ ''ہمیشگی پابندی...... ٹیم میں متلاشی بھی نہیں...... پٹاؤ بھی نہیں...... اب ہم تنہا کیا کریں گے؟''

ہال میں ایسا بالکل نہیں لگ رہا تھا کہ وہ آج کا میچ جیتے تھے۔ جہاں تک ہیری کی نظر گئی، اسے اُداس اور ناراض چہرے ہی دکھائی

دیئے۔ٹیم کے کھلاڑی آتشدان کے قریب نڈھال گرے ہوئے تھے۔البتہ رون وہاں موجود نہیں تھا جو میچ کے بعد نجانے کہاں گم ہو گیا تھا۔رات ہو گئی تھی مگر اس کا کچھ پتہ نہیں تھا......

''یہ تو سراسر ناانصافی ہے۔''ایلیسا نے کہا۔''میرا مطلب ہے کہ کریب نے بھی تو سیٹی بجنے کے بعد بالجر مارا تھا۔کیا انہوں نے اس پر بھی ایسی پابندی عائد کی ہے......؟''

''ایسا کچھ نہیں ہوا؟''جینی نے یاسیت بھرے لہجے میں کہا۔وہ اور ہرمائنی ہیری کے دونوں پہلوؤں میں بیٹھی ہوئی تھیں۔''اسے صرف سطریں لکھنے کی سزا سنائی گئی ہے۔میں نے رات کے کھانے پر مونٹی گوکو یہ بات کرتے اور ہنسی اُڑاتے ہوئے سنا تھا۔''

''اور فریڈ پر بھی پابندی لگا دی گئی جبکہ اس نے تو کچھ بھی نہیں کیا تھا؟''ایلیسا نے غصے سے اپنے گھٹنوں پر مکا رسید کرتے ہوئے کہا۔

''یہ میری کوئی غلطی نہیں ہے کہ میں نے اس وقت کچھ نہیں کیا......''فریڈ نے اپنے چہرے پر ناگواری کی شکنیں پیدا کرتے ہوئے غرا کر کہا۔''اگر تم تینوں نے مجھے نہ پکڑ رکھا ہوتا تو میں اس بندر کا ایسا حشر کرتا کہ اس کی شکل نہ پہچانی جاتی......''

ہیری کھڑکی کے پار پھیلی ہوئی سیاہی کو اُداسی سے گھورنے لگا۔باہر برف باری ہو رہی تھی۔سنہری گینداس کی مٹھی سے آزاد ہو کر ہال میں چاروں طرف اُڑتی پھر رہی تھی۔کچھ طلباء بڑے انہماک سے اس کے پیچھے پیچھے اپنی آنکھیں گھما رہے تھے اور کروک شانکس تو اس کیلئے پاگل دکھائی دے رہی تھی۔وہ ایک کرسی سے دوسری کرسی پر چھلانگ لگا کر اچھل اچھل کر اس پر جھپٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''میں سونے کیلئے جا رہی ہوں۔''انجلینا نے آہستگی سے کہا اور اُٹھ کھڑی ہوئی۔''شاید یہ کوئی ڈراؤنا خواب ثابت ہو......شاید کل صبح جب میں بیدار ہوں گی تو مجھے یہ معلوم ہوگا کہ میچ ابھی ہوا ہی نہیں......''

اس کے بعد ایلیسا اور کیٹی بل بھی چلی گئیں۔فریڈ اور جارج تھوڑی دیر غصے سے پیچ و تاپ کھاتے رہے اور پھر وہ بھی سونے کیلئے چل دیئے۔وہ اپنے راستے میں آنے والے ہر طالبعلم کو خونخوار نظروں سے گھورتے گئے تھے۔جینی بھی جمائیاں لیتی ہوئی اُٹھ گئی۔پھر ہال خالی ہو گیا۔آتشدان کے پاس صرف ہرمائنی اور ہیری بھی بیٹھے رہ گئے۔

''کیا تم نے رون کو دیکھا؟''ہرمائنی نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

ہیری نے نفی میں سر ہلا دیا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ ہم سے منہ چھپاتا پھر رہا ہے۔''ہرمائنی نے کہا۔''تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ......''

اسی لمحے ان کے پیچھے ایک چرر کی آواز سنائی دی۔فربہ عورت آگے کی طرف جھکی اور اس نے گری فنڈر کا دروازہ کھولا۔اگلے ہی پل رون دروازے سے اندر داخل ہوا۔اس کا چہرہ بے حد زرد دکھائی دے رہا تھا اور سر پر کافی برف جمی ہوئی تھی۔وہ ہیری اور ہرمائنی کو وہاں دیکھ کر ٹھٹک کر رُک گیا۔

''تم کہاں تھے؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں اُٹھتے ہوئے کہا۔

''باہر...... باہر ٹہل رہا تھا۔'' رون نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ وہ ابھی تک اپنی کیوڈچ کی وردی میں ہی ملبوس تھا۔

''تم برف میں جمے ہوئے دکھائی دے رہے ہو۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''آگ کے پاس آ کر بیٹھ جاؤ۔''

رون بوجھل قدموں سے چلتا ہوا آتشدان کے قریب پہنچا اور ہیری کی طرف دیکھے بغیر ان سب سے دور ایک کرسی میں دھنس گیا۔ سنہری گینداس کے اوپر منڈلا رہی تھی۔

''مجھے افسوس ہے......'' رون اپنے پیروں کی طرف دیکھتا ہوا بڑبڑایا۔

''کس بات پر......؟'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

''یہ سوچنے کیلئے کہ میں کیوڈچ کھیل سکتا ہوں۔'' رون نے دبے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''میں کل صبح ہی ٹیم سے استعفیٰ دے دوں گا۔''

''اگر تم بھی استعفیٰ دے دو گے تو پھر ٹیم میں صرف تین نقاش بھی باقی بچیں گے۔'' ہیری نے کڑواہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ رون نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔ ہیری نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''مجھ پر ہمیشگی پابندی لگا دی گئی ہے اور فریڈ اور جارج پر بھی......''

''یہ کیا کہہ رہے ہو؟'' رون حیرت کے مارے اپنی کرسی سے اچھل پڑا۔

ہرمائنی نے اسے پوری کہانی سنائی۔ ہیری دوبارہ یہ حادثہ دہرانے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔ ہرمائنی کی بات ختم ہونے رون کا چہرہ اور لٹک گیا اور وہ زیادہ غمگین دکھائی دینے لگا۔

''یہ سب میری غلطی ہے......''

''تم نے تو مجھے ملفوائے کو مکے مارنے کیلئے نہیں کہا تھا......'' ہیری غصے سے گرجتا ہوا بولا۔

''اگر میں اتنے ناقص کھیل کا مظاہرہ نہ کرتا تو......''

''اس بات کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے......'' ہیری گرجا۔

''اس گیت کی وجہ سے میرے ہاتھ پیر پھول گئے تھے......''

''یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ اس وجہ سے کوئی بھی بوکھلا سکتا تھا......''

ہرمائنی ان کے بیچ میں سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور کھڑکی سے ٹکراتی ہوئی برف دیکھنے لگی اور دھیمے دھیمے چلتی ہوئی کھڑکی کے پاس پہنچ گئی۔

''دیکھو! یہ رونی صورت بنا کر مجھے مت دکھاؤ......'' ہیری پھٹ پڑا۔ ''تم ہر چیز کیلئے خود کو قصوروار مت گردانو...... پہلے ہی حالات بے حد نازک ہو چکے ہیں۔''

رون کچھ نہیں بولا مگر سر جھکائے اپنے چوغے کے گیلے کنارے کو گھورتا رہا۔ کچھ دیر کے بعد وہ مری ہوئی آواز میں بولا۔ ''مجھے زندگی میں اتنا برا پہلے کبھی نہیں لگا......''

''تو پھر ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ......'' ہیری نے کڑوے لہجے میں کہا۔

''سنو!'' ہرمائنی نے اچانک کہا۔ اس کی آواز کسی قدر کانپ رہی تھی۔ ''میں ایک بات کہنا چاہتی ہوں جسے سن کر تم دونوں خوش ہو جاؤ گے۔''

''واقعی......'' ہیری نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''بالکل......'' ہرمائنی نے کہا۔ وہ برف سے ڈھکی کھڑکی کے پار کہیں دور دیکھ رہی تھی۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ ''وہ لوٹ آیا ہے......ہیگرڈ لوٹ آیا ہے......!''

بیسواں باب

ہیگرڈ کا قصہ

اپنے صندوق سے غیبی چوغہ اور ہوگورٹس کا نقشہ نکال کر لانے کیلئے ہیری لڑکوں کے کمرے کی طرف لپکا۔ وہ اتنی سرعت رفتاری سے واپس لوٹ آیا کہ ہرمائنی کے آنے سے پانچ منٹ پہلے ہی وہ اور رون باہر جانے کیلئے تیار ہو چکے تھے۔ ہرمائنی لڑکیوں کے کمرے سے جب باہر نکلی تو وہ سکارف، گرم موزے اور گھریلو خرسوں والی ایک ٹوپی سر پر پہنے ہوئے تھے، جسے اس نے خود بنایا تھا۔ اسے دیکھ کر رون نے بے صبری سے اپنی زبان چٹکائی تو ہرمائنی نے گھور کر اس کی طرف دیکھا اور بولی۔ ''باہر شدید سردی پڑ رہی ہے......''

وہ خاموشی کے ساتھ تصویر کے راستے باہر نکلے اور پھر انہوں نے پھرتی سے غیبی چوغے کے نیچے خود کو چھپا لیا۔ رون اب اتنا طویل قامت ہو گیا تھا کہ اسے اپنے پاؤں چھپانے کیلئے کافی جھک کر چلنا پڑ رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ نہایت احتیاط سے چلتے ہوئے سیڑھیاں نیچے اترے۔ فلیچ یا مسز نورس کو دیکھنے کیلئے وہ راستے میں کئی بار رُک جاتے تھے اور راستہ صاف پا کر پھر چلنا شروع کر دیتے تھے۔ ان کی خوش قسمتی رہی کہ لگ بھگ سر کٹے بھوت نک کے علاوہ کوئی بھی اپنے راستے میں نہیں مل پایا جو ہوا میں اُڑتا ہوا ایک طرف جا رہا تھا اور کھوئے کھوئے انداز میں کوئی گیت گنگناتا ہوا جا رہا تھا جو سننے میں 'کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاجدار' سے ملتا جلتا ہی لگتا تھا۔

وہ بیرونی ہال سے باہر نکل کر یخ بستہ میدان میں پہنچ گئے جہاں ہر سوں برف پھیلی ہوئی تھی گہرا سناٹا تھا اور گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ہیری کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا جب اسے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں کئی دنوں بعد روشنی پھوٹتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کی مردہ چمنی میں پھر سے جان پڑ چکی تھی۔ دھوئیں کے سفید مرغولے چمنی سے اُٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری اب تیز تیز چل رہا تھا اور باقی دونوں اس کے پیچھے بار بار ٹکرا رہے تھے۔ وہ برف کی موٹی تہہ پر چرر چرر کرتے ہوئے بھاگے چلے جا رہے تھے۔ جب وہ جھونپڑے کے سامنے والے لکڑی کے دروازے تک پہنچ گئے تو انہوں نے اپنی مٹھی سے دروازے پر تین بار دستک دی۔ اندر سے کتے کے بھونکنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''ہیگرڈ دروازہ کھولو......ہم ہیں!'' ہیری نے ہانپتے ہوئے اسے آواز دی۔

''اوہ ہمیں معلوم ہونا چاہئے تھا......'' اندر سے ایک جھنجھلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

انہوں نے چوغے میں ایک دوسرے کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ ہیگرڈ کی آواز سے انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ اس بات سے وہ یقیناً خوش ہوا تھا۔ ''گھر پہنچے ابھی تین سیکنڈ بھی نہیں ہوئے ......راستے سے ہٹو فینگ ......راستے سے ہٹو، کاہل الوجود کتے......''

کنڈی کھلنے کی آواز آئی اور پھر گہرے سناٹے میں بھیانک آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا۔ ہیگرڈ کا سر باہر نمودار ہوا۔ اسی لمحے ہرمائنی کی چیخ نکل گئی۔

''ننھے شیطانو!......خاموش رہو!'' ہیگرڈ نے تیزی سے تینوں کے سر کے اوپر گھورتے ہوئے کہا۔ ''تم لوگ غیبی چوغہ پہنے ہوئے ہو، ہے نا؟ چلو اندر آجاؤ......جلدی کرو......''

وہ تینوں ہیگرڈ کے قریب سے نکل کر اندر پہنچ گئے۔

''مجھے معاف کرنا ہیگرڈ! میری چیخ نکل گئی تھی......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ جب انہوں نے اپنا غیبی چوغہ اتار کر ایک طرف رکھ دیا۔ ''ہیگرڈ یہ کیا......؟''

''کچھ نہیں ہے......کچھ نہیں ہے......'' ہیگرڈ نے تیزی سے کہا اور دروازہ بند کر دیا۔ پھر وہ جلدی سے کھڑکیوں پر پردے گرانے لگا۔ ہرمائنی اب بھی اس کی طرف دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

ہیگرڈ کے بالوں پر خون جم چکا تھا اور اس کی بائیں آنکھ ایک پھولے ہوئے سوراخ میں بدل چکی تھی۔ اس کی دوسری آنکھ پر ارغوانی اور سیاہ نشان پڑے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے اور ہاتھوں پر بے تحاشا زخم دکھائی دے رہے تھے جن میں سے کچھ سے اب بھی خون بہہ رہا تھا۔ وہ معمول سے ہٹ کر آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ جس سے ہیری کو اندیشہ ہوا کہ اس کی کچھ ہڈیاں بھی ٹوٹ چکی ہوں گی۔ یہ تو ظاہر تھا کہ وہ ابھی ابھی گھر واپس لوٹا تھا۔ ایک کرسی پر اس کا موٹا سیاہ سفری چوغہ پڑا تھا جس پر برف کے ٹکڑے چمک رہے تھے اور ایک بڑا گیلا تھیلا دیوار سے لٹکا ہوا تھا جو اس قدر بڑا تھا کہ اس میں کئی چھوٹے بچے سما جاتے۔ ہیگرڈ خود بھی عام صحت مند شخص کے مقابلے میں دوگنا بڑا تھا۔ وہ لنگڑاتا ہوا آتشدان کے قریب گیا اور اس کے اوپر ایک تانبے کی کیتلی رکھنے لگا۔

''تمہیں کیا ہوا ہیگرڈ؟'' ہیری نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا جبکہ فینگ ان کے چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا اور ان کے چہرے چاٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''بتایا تو ہے کہ کچھ نہیں ہوا؟'' ہیگرڈ نے تلخی سے کہا۔ ''ایک کپ چائے پیو گے؟''

''جانے بھی دو......تمہاری خستہ حالت بتا رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ تو ہوا ہے؟'' رون نے کہا۔

''ہم نے تم لوگوں سے کہا ہے نا......ہم بالکل ٹھیک ہیں!'' ہیگرڈ نے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اب ان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا، ایک بھیانک مسکراہٹ جس میں درد کی ہلکی سی کراہ بھی موجود تھی۔ ''بے شک قسم لے لو......تم لوگوں کو دوبارہ دیکھ کر بے حد اچھا لگا......یقیناً تمہاری گرمیوں کی چھٹیاں عمدہ گزری ہوں گی......''

''ہیگر ڈ! تم پر حملہ ہوا ہے، ہے نا؟'' رون نے دوبارہ کہا۔

'' آخری بار کہہ رہا ہوں کہ کچھ نہیں ہوا...... '' ہیگر ڈ جھنجھلا کر بولا۔

'' اگر ہم میں سے کوئی صحیح سلامت چہرے کے بجائے ایک پونڈ گوشت کے لوتھڑے کے ساتھ لوٹے تو کیا تم پھر بھی یہی کہو گے کہ کچھ نہیں ہوا؟'' رون نے منہ بسور کر کہا۔

''ہیگر ڈ!'' ہر مائنی کی تشویش بھری آواز کمرے میں گونجی۔ ''تمہیں فوری طور پر میڈم پامفری سے مل لینا چاہئے۔ تمہارے کچھ زخم تو نہایت گہرے دکھائی دے رہے ہیں۔''

''ہم ابھی ان کا انتظام کئے دیتے ہیں......بس تم لوگ زیادہ بک بک مت کرو۔'' ہیگر ڈ نے انہیں خاموش کراتے ہوئے کہا۔

وہ لنگڑاتا ہوا بڑی میز کے پاس پہنچا جو اس کے جھونپڑے کے وسطی حصے میں رکھی ہوئی تھی۔ ہیگر ڈ نے اس پر پڑے میلے سے تولئے کو ہٹایا۔ اس کے نیچے خون سے لت پت سبز رنگت کا گوشت کا ٹکڑا پڑا تھا جو کسی کار کے پہئے سے کچھ ہی بڑا تھا۔

'' کیا تم اسے کھانے لگے ہو ہیگر ڈ؟'' رون نے اس کے قریب پہنچ کر گوشت کو دیکھتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔ ''مگر یہ تو زہریلا دکھائی دیتا ہے......''

'' فکر مت کرو! یہ ہمیشہ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے...... یہ ڈریگن کا گوشت ہے۔'' ہیگر ڈ نے کہا۔ ''اور ہم اسے کھانے کیلئے بالکل نہیں لائے ہیں۔'' اس نے گوشت کا ٹکڑا اُٹھا کر اپنے چہرے کے بائیں حصے سے چپکا دیا۔ اس کی ڈاڑھی پر سبز خون کے لکیریں بہنے لگیں۔

'' یہ نہایت کار آمد ہے......اسے لگانے سے جلن کا احساس کم ہو گیا ہے۔''

''ٹھیک ہے......اب ہمیں بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''میں نہیں بتا سکتا ہیری...... بے حد راز کی بات ہے۔ ہماری ملازمت چلی جائے گی۔''

'' کیا دیوؤں نے تمہیں مارا ہے ہیگر ڈ؟'' ہر مائنی نے آہستگی سے پوچھا۔

ہیگر ڈ کی انگلیاں ڈریگن کے گوشت سے پھسل گئیں اور گوشت کا ٹکڑا اس کے چہرے سے رینگ کر سینے پر جا پہنچا۔

'' دیو......'' ہیگر ڈ نے گوشت کے ٹکڑے کو بیلٹ تک پہنچنے سے پہلے ہی پکڑ لیا اور اسے دوبارہ اپنے چہرے پر چپکا دیا۔ '' دیوؤں کے بارے میں کس نے کہا؟ تمہیں یہ کہاں سے پتہ چلا؟ کس نے تمہیں بتایا کہ ہم ......کس نے کہا کہ ہم ......آہ؟''

''ہم نے اندازہ لگا لیا......'' ہر مائنی نے معذرت خواہانہ لہجے میں جلدی سے کہا۔

'' اوہ! تم نے اندازہ لگا لیا......اندازہ؟'' ہیگر ڈ نے اسے اس آنکھ سے گھورتے ہوئے کہا جو کھلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

'' یہ بات تو ایک طرح سے ظاہر ہے......'' رون نے کہا اور ہیری نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

ہیگرڈ نے ان کی طرف غصے سے گھور کر دیکھا پھر ناک سے تیزی سے ہوا خارج کی۔اس نے گوشت کے ٹکڑے کو دوبارہ میز پر پھینک دیا اور کیتلی کے پاس چلا گیا جو اب سیٹی بجا رہی تھی۔

''تم تینوں جیسے بچے......آج تک نہیں دیکھے، جو ہمیشہ ضرورت سے زیادہ جاننے کے چکر میں رہتے ہیں۔'' وہ بڑبڑایا اور اُبلتے ہوئے پانی کو کافی بڑے پیالوں میں انڈیلنے لگا۔''اور ہم تمہاری کوئی تعریف نہیں کر رہے ہیں، کچھ لوگ تو کہیں گے۔ پرائے معاملے میں ٹانگ اڑانے والے...... بلاوجہ دخل اندازی کرنے والے......''اس کی کھچڑی داڑھی اب ہلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''یعنی تم واقعی دیوؤں کی تلاش میں گئے تھے؟'' ہیری نے میز کے پاس بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

ہیگرڈ نے ان تینوں کے سامنے چائے کے بڑے پیالے رکھ دیئے اور خود ان کے سامنے بیٹھ گیا۔اس نے گوشت کا ٹکڑا دوبارہ اُٹھا کر اپنے چہرے پر چپکا دیا۔

''بالکل ہم گئے تھے؟'' ہیگرڈ نے غرا کر جواب دیا۔

''اور وہ تمہیں مل گئے؟'' ہرمائنی نے آہستگی سے پوچھا۔

''دیکھو! اگر سچی بات کہوں تو انہیں تلاش کر لینا کوئی دشوار کن بات نہیں ہوتی۔'' ہیگرڈ نے کہا۔''وہ کافی لمبے چوڑے ہیں، دور سے دکھائی دے جاتے ہیں...... ہے نا؟''

''وہ کہاں رہتے ہیں؟'' رون نے پوچھا۔

''اونچے پہاڑوں پر......'' ہیگرڈ نے بے بسی سے کہا۔

''تو ماگلو انہیں کیوں نہیں دیکھ پاتے؟''

''وہ انہیں اکثر دیکھ لیتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔''مگر ان کی موت ہمیشہ کوہ پیمائی کے حادثات ہی قرار دی جاتی ہے......''

اس نے اپنے چہرے پر چپکائے گوشت کے ٹکڑے کو تھوڑا کھسکایا تاکہ یہ اس کی سب سے گہرے زخم تک پہنچ جائے۔

''خیر جانے دو ہیگرڈ!......تم ہمیں یہ بتاؤ کہ تم وہاں کیا کرنے گئے تھے؟'' رون نے متجسس لہجے میں پوچھا۔''ہمیں یہ بتاؤ کہ دیوؤں نے تم پر کیسے حملہ کیا اور اس کے بعد ہیری تمہیں یہ بتائے گا کہ اس پر روح کھچڑوں نے کیسے حملہ کیا تھا......؟''

ہیگرڈ کے حلق میں چائے کا گھونٹ اٹک کر رہ گیا اور اسی لمحے اس کے ہاتھ سے گوشت کا ٹکڑا بھی چھوٹ کر گر گیا۔ جب ہیگرڈ کھانسا اور گوشت کا ٹکڑا دھم کی سی آواز کے ساتھ پھسل کر نیچے گر گیا تو میز پر تھوک، چائے اور ڈریگن کے خون کی ملی جلی گندگی پھیل گئی۔

''اس بات کا کیا مطلب ہے کہ ہیری پر روح کھچڑوں نے حملہ کیا......؟'' وہ غرا کر بولا۔

''کیا واقعی تمہیں اس بارے میں کچھ علم نہیں ہیگرڈ؟'' ہرمائنی نے حیرانگی سے پوچھا۔

''ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں کہ ہمارے یہاں سے جانے کے بعد یہاں کیا کچھ ہوا؟ ہم تو ایک خفیہ مہم کیلئے چلے گئے تھے۔ ہے نا؟ ہم یہ بالکل نہیں چاہتے تھے کہ الو ہمارے تعاقب میں بھٹکتے رہیں.....خبیث روح کھچڑ.....کہیں تم مذاق تو نہیں کر رہے ہو؟''

''بالکل نہیں...... میں سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ لٹل ونجنگ میں آئے تھے اور انہوں نے مجھ پر اور میرے خالہ زاد بھائی پر حملہ کر دیا تھا......اس کے بعد جادوئی محکمے نے مجھے سکول سے نکال دیا.....'' ہیری نے وہ بھیانک لمحات یاد کرتے ہوئے بتایا۔

''کیا کہہ رہے ہو......؟''

''مجھے اس جرم میں جادوئی عدالت میں مقدمے کی سماعت کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن پہلے تم ہمیں دیوؤں کے بارے میں بتاؤ......'' ہیری نے پینترا بدلتے ہوئے کہا۔

''تمہیں سکول سے نکال دیا گیا تھا......؟''

''تم ہمیں اپنی گرمیوں کا قصہ سناؤ پھر میں تمہیں اپنی گرمیوں کا حال سناؤں گا۔''

ہیگرڈ اپنی کھلی ہوئی آنکھ سے انہیں غصے سے گھورتا رہا۔ ہیری بھی اپنے چہرے پر معصومیت سجائے اس کی طرف دیکھتا رہا۔

''ٹھیک ہے......مگر یہ ایک دم خفیہ ہے۔'' ہیگرڈ نے بالآخران کے سامنے ہار مان لی۔ وہ نیچے جھکا اور اس نے ڈریگن کے گوشت کا گرا ہوا ٹکڑا فینگ کے جبڑوں سے کھینچ کر باہر نکالا۔

''اوہ نہیں! ہیگرڈ یہ تو صحت کیلئے بالکل صحیح نہیں ہے۔اس پر گندے جراثیم لگ چکے ہیں۔'' ہرمائنی ابھی بولنا ہی شروع ہوئی تھی مگر ہیگرڈ نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے وہ ٹکڑا دوبارہ اپنی سوجی ہوئی آنکھ کر واپس چپکا لیا تھا۔

''ٹھیک ہے سنو!'' ہیگرڈ نے چائے کا گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے کہا۔ ''جب سہ ماہی کا خاتمہ ہوا اور چھٹیاں ہو گئیں تو ہم یہاں سے چل پڑے......''

''میڈم میکسم بھی تمہارے تھیں، ہے نا؟'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''ہاں! وہ بھی میرے ساتھ ہی تھی۔'' ہیگرڈ نے اس کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر اس کے چہرے پر گہری سلوٹیں پھیل گئی اور غصے اور بدمزاجی کا تاثر زائل ہونے لگا۔ ان تینوں کو ہیگرڈ کا نصف چہرہ ہی دکھائی دے رہا تھا جو گوشت کے ٹکڑے کے نیچے چھپا ہوا نہیں تھا۔ ''ہاں! ہم دونوں ہی اس مہم پر گئے تھے اور ہم تمہیں باخبر کر دیں کہ میڈم میکسم یعنی 'اولمپیا' پر خطر مشکلات سے ہرگز نہیں گھبراتی ہیں۔ وہ ایک باذوق اور خوش لباس خاتون ہیں۔ ہمیں پوری آگاہی تھی کہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ اسی لئے ہمارے دماغ میں یہ خیال بار بار اُٹھتا رہا ہے کہ وہ بھلا پہاڑ پر کیسے چڑھ پائیں گی۔ بھاری بھر کم وجود اور مزاج کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہمیں یہ بھی فکر تھی کہ پہاڑ کی تھکا دینے والی چڑھائی، ناہموار اور گھٹن والے غاروں میں قیام...... یہ سب کیسے سہہ پائیں گی مگر اس نے ایک بار بھی شکایت کیلئے منہ نہیں کھولا تھا......''

''تم یہ تو جانتے تھے کہ تم کہاں جا رہے ہو؟'' ہیری نے اپنا سوال دُہرایا۔''تم یہ جانتے تھے کہ دیو کہاں رہتے ہیں؟''

''ڈمبل ڈور اس بارے میں سب کچھ جانتے ہیں اور انہوں نے ہمیں بتا دیا تھا۔'' ہیگر ڈ نے بتایا۔

''کیا وہ پہاڑوں پر چھپے ہوئے ہیں؟ یعنی انہوں نے خود کو پہاڑوں کے غاروں میں چھپا رکھا ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''سچ تو یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے۔'' ہیگر ڈ نے اپنے کھچڑی جیسے بالوں والا بڑا سر انکار میں ہلایا۔''حقیقت تو یہ ہے کہ زیادہ تر جادوگروں کو اس بات سے کچھ لینا دینا نہیں ہے کہ وہ کہاں رہتے ہیں؟ انہیں تو بس یہ فکر لاحق ہوتی ہے کہ وہ ان سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ کیسے رکھ سکتے ہیں؟ لیکن جہاں وہ رہتے ہیں وہاں پہنچنا کافی دشوار ہوتا ہے۔ کم از کم ماگلوؤں کیلئے تو ناممکن ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے ہمیں ڈمبل ڈور کی رہنمائی کی ضرورت تھی۔ وہاں پہنچنے میں ہمیں پورا ایک مہینہ لگ گیا......''

''ایک مہینہ......؟'' رون کا منہ حیرانگی سے پھٹے کا پھٹا رہ گیا۔ جیسے اس نے آج تک اتنی طویل مسافت کے بارے میں کبھی نہ سنا ہو۔''مگر تم نے وہاں پہنچنے کیلئے گھر یری کنجی کا استعمال کیوں نہیں کیا ہیگر ڈ؟''

رون کی طرف دیکھتے ہوئے ہیگر ڈ کی کھلی آنکھ میں ناگواری کے تاثرات دکھائی دیئے۔

''ہمارا تعاقب کیا جا رہا تھا، ہماری نگرانی ہو رہی تھی......'' وہ روکھے پن سے بولا۔

''تمہارا کون تعاقب کر رہا تھا ہیگر ڈ؟''

''کیا تم اس چھوٹی سی بات کو بھی سمجھ سکتے......'' ہیگر ڈ نے منہ بنا کر کہا۔''محکمہ ڈمبل ڈور کے ساتھ وابستہ تمام لوگوں پر نظر رکھے ہوئے ہے اور......''

''یہ تو ہمیں معلوم ہے۔'' ہیری نے فوراً کہا جو ہیگر ڈ کا باقی قصہ سننے کیلئے بے چین ہو رہا تھا۔''ہم جانتے ہیں کہ محکمہ ڈمبل ڈور اور ساتھیوں کی نگرانی کر رہا ہے......''

''تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم وہاں پہنچنے کیلئے جادو کے استعمال بالکل نہیں کر پائے؟'' رون نے دہشت زدہ لہجے میں پوچھا۔ جیسے ایسا کرنا بے حد خوفناک تھا۔''تم نے تمام راستہ ماگلوؤں کی طرح طے کیا......؟''

''خیر! پورا راستہ تو نہیں۔'' ہیگر ڈ نے ہنس کر کہا۔''ہمیں تو صرف محتاط رہنا پڑا کیونکہ ہم اور اولمپیائے دونوں ہی عام لوگوں سے کچھ زیادہ ہی الگ دکھائی دیتے تھے......''

رون اس کی بات سن کر بے ساختہ ہنس پڑا اور جلدی سے چائے کا ایک گھونٹ پیا۔

''چونکہ ہمارا تعاقب کرنا زیادہ مشکل نہیں تھا اس لئے ہم یہ اداکاری کر رہے تھے کہ ہم دونوں ایک ساتھ تعطیلات گزارنے کیلئے جا رہے ہیں۔ اس لئے ہم پہلے فرانس پہنچے اور ہم نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ ہم اولمپیائے کے ہمراہ اس کا سکول دیکھنے کیلئے جا رہے ہیں۔ ہمیں یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ محکمے کا ایک جاسوس مسلسل ہماری نگرانی کر رہا ہے اور ہمیں اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں

ہونے دے رہا ہے۔اس لئے ہمیں اپنی رفتار کافی سست رکھنا پڑی۔تم لوگ تو جانتے ہی ہو کہ ہم پر جادو کا استعمال کرنے کی پابندی ہے۔اور ہمیں یہ اچھی طرح معلوم تھا کہ درحقیقت محکمہ ہمیں گرفتار کرنے کیلئے کوئی بہانہ ڈھونڈ رہا ہے، چاہے وہ معمولی سا کیوں نہ ہو؟ بالآخر ہم اپنی نگرانی اور تعاقب کرنے والے کو چکمہ دینے میں کامیاب ہوگئے، ڈیجون کے قریب......''

''واہ......ڈیجون؟'' ہرمائنی پرجوش لہجے میں بول اُٹھی۔''میں ایک بار گرمیوں کی چھٹیوں میں وہاں گئی تھی......'' مگر رون کے چہرے کا رنگ دیکھ کر وہ جلدی سے خاموش ہوگئی۔

''اس کے بعد ہم نے تھوڑا بہت جادو کا استعمال بھی کیا اور یہ سفر کچھ زیادہ برا نہیں تھا۔پولینڈ کی سرحد ہماری دوسر پھرے دیو سے مڈبھیڑ ہوگئی تھی۔بیلاروس کے دارالحکومت منسک کے ایک شراب خانے میں ہمارا سامنا ایک خوش آشام سے ہوا۔ان واقعات کے علاوہ باقی سب کچھ اچھا ہی رہا......''

''اس کے بعد ہم صحیح مقام تک پہنچ گئے۔اب ہمیں ان کی تلاش میں پہاڑ کی دشوار چڑھائی کرنا تھی۔'' ہیگرڈ نے لمحہ بھر ٹھہر کر چائے کا ایک اور گھونٹ حلق سے اتارا۔''ہمیں ان کے قریب پہنچنے کے بعد جادو کے استعمال کو بالکل خیر باد کہنا پڑا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جادوگروں کو پسند ہی نہیں کرتے ہیں اور ہم ان کے پاس سے خالی ہاتھ لوٹنا نہیں چاہتے تھے۔اس کی ایک دوسری وجہ بھی تھی کہ ہمیں ڈمبل ڈور نے خبردار کر رکھا تھا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' بھی دیوؤں سے رابطے میں تھا اور وہ ان کی حمایت حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کر رہا تھا۔انہوں نے ہمیں یہ بھی بتا دیا تھا کہ ممکن ہے کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی مرگ خور قاصد بھی ان کے پاس پہنچ چکے ہوں۔ڈمبل ڈور نے ہمیں یہ ہدایت بھی کی تھی کہ ان کے پاس پہنچنے کے بعد ہمیں کافی محتاط رہنا ہوگا کیونکہ وہاں مرگ خور بھی موجود ہو سکتے ہیں......''

ہیگرڈ نے رُک کر چائے کا ایک اور بڑا گھونٹ پیا۔

''پھر کیا ہوا ہیگرڈ......؟'' ہیری بے تابی سے بولا۔

''بالآخر ہم ان تک جا پہنچے۔'' ہیگرڈ نے بغیر تمہید باندھے کہا۔''ایک رات ہم دونوں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے۔ نیچے وادی میں دیوؤں کا جھنڈ لیٹا ہوا تھا۔وادی میں فاصلے فاصلے پر آگ کے الاؤ روشن تھے اور ان کے دیوہیکل ہیولے صاف دکھائی دے رہے تھے......انہیں دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ خود چھوٹے چھوٹے پہاڑ ہوں......''

''ہیگرڈ! وہ کتنے بڑے ہوتے ہیں؟'' رون نے آہستگی سے پوچھا۔

''تقریباً بیس فٹ......'' ہیگرڈ نے جواب دیا۔'' کچھ تو پچاس فٹ تک بھی پہنچ جاتے ہیں۔''

''وہ کتنے تھے......؟'' ہیری نے پوچھا۔

''جہاں تک ہمارا خیال ہے......وہ ستر اسی ہوں گے......'' ہیگرڈ نے سوچ کر جواب دیا۔

''صرف اتنے......؟'' ہرمائنی چونک کر بولی۔

''بالکل!'' ہیگرڈ نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔'' اب یہی زندہ بچے ہیں جبکہ ایک وقت ان کی آبادی بہت زیادہ ہوا کرتی تھی۔ دُنیا بھر میں ان کے سینکڑوں خاندان بکھرے ہوتے تھے۔ افسوس! وہ کئی صدیوں سے مسلسل ختم ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ تمہیں معلوم ہی ہے کہ ان میں کچھ دیوؤں کو جادوگروں نے ہلاک کرڈالا مگر ان کی اکثریت باہمی خانہ جنگی کا شکار ہوگئی۔ اب تو وہ پہلے سے یادہ تیزی سے ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ انہیں ایک دوسرے سے اتنے قریب رہنے کیلئے نہیں بنایا گیا تھا۔ ڈمبل ڈور کہتے ہیں کہ یہ درحقیقت ہماری غلطی ہے۔ جادوگروں نے ہی انہیں خود الگ کرتے ہوئے انہیں دوردراز پہاڑوں پر رہنے کیلئے مجبور کیا ہے۔ ان کی نسل تیزی سے معدوم ہو رہی ہے۔ ان کے پاس اب خود کو مٹنے سے بچانے اتفاق اور یکجہتی کے علاوہ کوئی دوسرا حل باقی نہیں بچا۔ اگر ہم ان سے اچھے روابط استوار رکھتے تو یقیناً ان کی نسل کو مٹنے بچایا جا سکتا ہے۔''

''اور تم نے انہیں دیکھ لیا پھر کیا ہوا؟'' ہیری نے کہا۔

''ہم نے صبح ہونے کا انتظار کیا......'' ہیگرڈ نے کہا۔'' ہم تاریکی میں ان کے پاس چوروں کی طرح بالکل نہیں جا سکتے تھے، اس طرح ہماری جان خطرے میں پڑ سکتی تھی۔ رات کو تقریباً تین بجے تک وہ اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے ہی سو جاتے ہیں۔ انہیں دیکھ لینے بعد ہم میں سونے کی بالکل ہمت نہیں تھی۔ ایک وجہ تو یہ بھی ہے کہ کوئی دیو بیدار ہو کر کہیں ہمارے پاس نہ پہنچ جائے؟ دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ ان کے زوردار خراٹوں سے وادی میں اتنا شور اُٹھ رہا تھا کہ ہم بالکل سو نہ پاتے۔''

''خیر صبح کی روشنی میں ہم ان کے پاس ملنے کیلئے پہنچے......''

''یونہی منہ اُٹھا کر......'' رون نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔'' تم براہ راست دیوؤں کے جھنڈ میں جا گھسے......؟''

''ڈمبل ڈور نے ہمیں پہلے ہی سمجھا دیا تھا کہ یہ کام کیسے کیا جائے گا؟'' ہیگرڈ نے کہا۔'' گرگ کو تحفے دو، اس کے سامنے تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرو، انہیں عزت بخشو......''

''کسے تحفے دو......؟'' ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔

''گرگ کو...... یعنی ان کے سردار کو......''

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ان میں سے کون سا دیو گرگ تھا؟'' رون نے سوال کیا۔

ہیگرڈ اب ان کی حیرت اور بے خبری سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

''اسے پہچاننے میں ہمیں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔'' اس نے کہا۔'' وہ سب سے بڑا، سب سے بدصورت اور سب سے کاہل الوجود دیو تھا۔ وہ اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے حکم چلا رہا تھا۔ دوسرے دیو اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کیلئے کھانا لا رہے تھے۔ مردہ بکریاں، مردہ پہاڑی جانور اور اسی طرح کی چیزیں۔ اس کا نام 'کارکروس' تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ بائیس تیئس فٹ بلند ہوگا اور اس کا

وزن دو بڑے ہاتھیوں سے زیادہ ہی ہوگا۔اس کی کھال گینڈے جیسی موٹی اور خشک تھی۔''

''اور تم پہاڑ کے اوپر چڑھ کر اس کے پاس پہنچ گئے۔'' ہرمائنی منہ پر ہاتھ رکھے سانس روکتی ہوئی بولی۔

''نہیں......ہم پہاڑ سے نیچے اتر کر اس کے پاس گئے کیونکہ وہ ایک درّے میں لیٹا ہوا تھا۔ وہ لوگ چار بلند و بالا پہاڑوں کے بیچ کی گہری وادی میں رہتے تھے۔ وہاں قریب ہی ایک بڑی جھیل تھی جو پہاڑ میں پیالے جیسی دکھائی دیتی تھی۔ کارکروس اسی جھیل کے کنارے پر لیٹا ہوا باقی دیوؤں کو اپنی ہدایات دیتا رہتا تھا۔ دوسرے دیو اسے اور اس کی بیوی کو مختلف چیزیں لا کر دیتے تھے۔ اولمپیائے اور میں دونوں پہاڑ سے نیچے اترے اور......''

''تمہیں دیکھ کر انہوں نے تمہیں مارنے یا کھانے کی کوشش بالکل نہیں کی......؟'' رون حیرانگی سے بولا۔

''اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ دیو ایسا ہی کرنا چاہتے تھے۔'' ہیگرڈ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔''مگر ہم نے بالکل ویسا ہی کیا جیسا کہ ہمیں ڈمبل ڈور نے بتایا تھا۔ہم نے اپنا تحفہ اونچا اُٹھا رکھا تھا اور اپنی نظروں کو گرگ پر جمائے رکھا۔ باقی دیوؤں کو نظر انداز کر دیا۔ یہ منظر دیکھ کر باقی دیو خاموش کھڑے رہے اور ہمیں غصے سے گھورتے بھی رہے......ہم سیدھا کارکروس کے پیروں کے پاس پہنچے اور اپنا سر جھکا کر اسے تعظیم دی پھر اپنا تحفہ اس کے سامنے پیش کیا......''

''دیوؤں کو کیا دیا جا سکتا ہے ہیگرڈ؟'' رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔''کھانا؟''

''اوہ نہیں!......کھانا تو وہ خود ہی تلاش کر لیتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے جلدی سے کہا۔''ہم ان کے پاس جادو لے کر گئے تھے۔ دیو جادوئی چیزوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ صرف انہیں یہ احساس نہیں ہونے دینا چاہئے کہ ہم جادو کا استعمال ان کے خلاف کرنے والے ہیں، اس پر وہ بھڑک اُٹھتے ہیں۔ پہلے دن ہم ان کیلئے قیوم آتش کی ٹہنی لے کر گئے......''

ہرمائنی نے آہستگی سے 'واہ' کہا مگر رون اور ہیری کے پلے کچھ نہیں پڑا تھا۔

''کس کی ٹہنی......؟''

''قیوم آتش کی ٹہنی......'' ہرمائنی نے چڑچڑے انداز میں کہا۔''تم لوگوں کو اب اس کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے تھا۔ پروفیسر فلٹ وک نے کلاس میں کم از کم دو بار اس کا ذکر کیا تھا......''

''چھوڑو اس بات کو......'' ہیگرڈ نے جلدی سے کہا اور رون کو کوئی جواب دینے روک دیا۔''ڈمبل ڈور نے اس شاخ پر جادو کر دیا تھا تاکہ وہ ہمیشہ جلتی رہے اور کبھی نہ بجھے۔ ایسا طاقتور جادو زیادہ تر جادوگر کر ہی نہیں سکتے ہیں۔ ہم نے وہ شاخ کارکروس کے قدموں میں برف پر رکھ دی تھی اور کہا کہ دیوؤں کے گرگ کیلئے ایلبس ڈمبل ڈور کی طرف سے ایک تحفہ، جو انہوں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔''

''کارکروس نے یہ دیکھ کر کیسا ردعمل دکھایا؟'' ہیری نے بے چینی سے پوچھا۔

''کچھ بھی نہیں...... کیونکہ اسے انگریزی نہیں آتی تھی!'' ہیگرڈ کندھے اچکا کر بولا۔

''تم مذاق کررہے ہو۔'' رون نے جھینپتے ہوئے کہا۔

''مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' ہیگرڈ نے بلاتردد اپنی بات آگے بڑھائی۔ ''ڈمبل ڈور نے ہمیں خبردار کردیا تھا کہ ایسا بھی ممکن ہے۔ کارکروس جانتا تھا کہ کیا کرنا چاہئے؟ اس نے چیخ کر ایسے دیوؤں کو آواز دی جو انگریزی سمجھ سکتے تھے اور مترجم کا کام کرسکتے تھے۔''

''اسے تمہارا دیا تحفہ پسند آیا؟'' رون نے پوچھا۔

''بالکل! جب وہ سمجھ گیا کہ یہ کیا تھا؟ تو پھر طوفان برپا ہوگیا۔'' ہیگرڈ نے کہا اور ڈریگن کے گوشت کو اپنی سوجی ہوئی آنکھ کے سرد حصے پر رکھ کر دبایا۔ ''وہ اسے پاکر بے حد خوش ہوا۔ اس کے بعد ہم نے کہا کہ ڈمبل ڈور ان سے پرزور استدعا کرتے ہیں کہ وہ ان کے قاصد کی بات سن لیں اور ان کا قاصد اگلے روز ایک اور تحفہ ان کی خدمت میں پیش کرے گا......''

''تم نے گرگ سے اسی دن بات کیوں نہیں کی؟'' ہرمائنی نے تنک کر پوچھا۔

''ڈمبل ڈور چاہتے تھے ہم یہ کام نہایت سست روی کے ساتھ سرانجام دیں۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔ ''انہیں یہ یقین کرنے کا موقع دیں کہ ہم اپنے وعدوں کو نبھانا جانتے ہیں۔ ہم کل پھر آئیں گے اور ایک نیا تحفہ ساتھ لائیں گے۔ وہ اس چیز کو ملاحظہ کریں۔ اگر ہم اگلے روز نیا تحفہ نہ دے پائیں تو تم سمجھ سکتے ہو کہ کیسا تاثر قائم ہوتا؟ ہے نا؟ ہم انہیں پہلے تحفے کی جانچ پڑتال کرنے کا موقع دیں اور یہ سمجھنے کا وقت دیں کہ وہ واقعی عمدہ اور کارآمد ہے۔ اس کے بعد وہ یقیناً مزید تحفے کیلئے بے تاب ہوجائیں گے اور ہمارے ساتھ بات چیت کرنا پسند کریں گے۔ ویسے بھی کارکروس جیسے دیوؤں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر ہم انہیں ضرورت سے زیادہ آگاہی دے دیں تو وہ اپنی آسانی کے حصول میں آپ کو ہلاک کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ اس لئے ہم سر جھکا کر ان کی راہ سے ہٹ گئے اور دور جاکر ایک چھوٹے ہوادار غار میں اپنی رات بسر کی۔ اگلی صبح ہم دوبارہ وہاں گئے۔ اس بار ہم نے محسوس کیا کہ کارکروس ہماری ہی راہ تک رہا تھا اور کسی قدر بے چین بھی تھا......''

''اور تم نے اس بات کی......؟''

''بالکل! پہلے تو ہم نے اسے تحفے میں شاندار جنگی 'خود' دیا۔ جسے خاص طور پر غوبلن نے تیار کیا تھا اور اس میں یہ خوبی تھی کہ اسے بالکل توڑا نہیں جاسکتا تھا۔ پھر ہم نے بیٹھ کر اس سے اپنی گفتگو چھیڑی......''

''اس نے کیا جواب دیا؟''

''کوئی زیادہ امید افزا نہیں......'' ہیگرڈ نے بتایا۔ ''زیادہ تر وہ ہماری باتیں سنتا ہی رہا مگر اس کے انداز سے ہمیں محسوس ہوا کہ حالات خوشگوار تھے۔ اس نے ڈمبل ڈور کے بارے میں پہلے سے سن رکھا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ڈمبل ڈور نے برطانیہ میں دیوؤں کی

آخری نسل کے خاتمے کے خلاف آواز اُٹھائی تھی۔ وہ ڈمبل ڈور کا پیغام سننے میں کافی دلچسپی کا اظہار کر رہا تھا۔ کچھ اور دیو بھی حمایت میں تھے۔ جب ہم اس دن وہاں سے لوٹے تو ہمیں کامیابی کی پوری توقع ہوگئی تھی۔ ہم اگلی صبح ایک اور تحفے کے ساتھ آنے کا وعدہ کر کے لوٹ آئے تھے...... لیکن اسی رات سب کچھ برباد ہوگیا......!''

''یہ کیا کہہ رہے ہو؟'' رون کے چہرے پر انجانے خوف کے سائے لرز اُٹھے۔

''جیسا کہ ہم نے تم لوگوں کو بتایا تھا کہ دیو نسل درحقیقت ایک ساتھ رہنے کیلئے نہیں بنائی گئی ہے۔'' ہیگرڈ نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔'' کم ازکم اتنے بڑے گروہ کے طور پر تو ہرگز نہیں۔ وہ نہایت خونخوار اور وحشی ہوتے ہیں۔ وہ کچھ ہی عرصے بعد ایک دوسرے کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور خوفناک تصادم کرتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑ جھگڑ کر قتل وغارت کا طوفان مچاتے ہیں اور اپنی ہی نسل کو مٹا ڈالتے ہیں۔ قدیم نسلیں ایک دوسری سے یونہی لڑتی جھگڑتی آئیں ہیں۔ یہ تو طے ہے کہ ان جھگڑوں کی وجوہات کھانا، آگ یا جگہ کا حصول نہیں ہوتا ہے۔ طاقت اور اقتدار کا نشہ انہیں بے سدھ کر دیتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ان کی نسل اب معدوم ہونے کے کنارے تک پہنچ چکی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ خود کو ہمیشہ مٹنے سے بچانے کیلئے کوئی قدم اُٹھائیں اور باہمی ہم آہنگی اور یکجہتی کو فروغ دے پائیں...... افسوس......''

ہیگرڈ نے رُک کر ایک اُداس آہ بھری۔

''اس رات ان کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ شور شرابہ سن کر ہم اپنے غار سے باہر نکلے اور اونچی پہاڑی پر بیٹھ کر ساری رات نیچے وادی میں خون خرابے کا کھیل دیکھتے رہے۔ یہ کافی طویل اور تھکا دینے والی لڑائی تھی۔ پوری وادی میں زلزلہ برپا تھا۔ جب صبح کی روشنی پھیلی تو ہم نے دیکھا کہ وادی میں پھیلی ہوئی برف خون سے سرخ ہو چکی تھی اور اس کا کٹا ہوا سر جھیل کے کنارے پر پڑا تھا۔''

''کس کا سر، ہیگرڈ؟'' ہرمائنی نے سہمی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''کارکروس کا......'' ہیگرڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔'' اب اس کی جگہ ایک اور دیو نیا گرگ بن چکا تھا۔ اس کا نام 'گولگوماتھ' تھا۔'' اس نے گہری آہ بھری۔'' ہمیں اس بات کا تصور تک نہیں تھا کہ پہلے گرگ کے ساتھ دوستانہ ماحول کے دو ہی دن بعد گرگ بدل جائے گا۔ ہمارے ذہن میں یہ خدشہ کھٹک رہا تھا کہ گولگوماتھ ہماری بات سننے میں اتنی دلچسپی کا اظہار نہیں کرے گا مگر ہمیں ہمت نہیں ہارنا تھی، اپنی کوشش جاری رکھنا تھی......''

''اور تم اس سے گفتگو کرنے کیلئے دوبارہ وہاں چلے گئے۔ حالانکہ تم نے اسے کارکروس کا سر کاٹتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا...... اس کے باوجود!'' رون نے حیرانگی سے پوچھا۔

''اور کیا کرتے؟'' ہیگرڈ نے بھنوئیں سکیڑ کر کہا۔'' ہم اتنی دور خطرات مول لے کر اس لئے تو نہیں گئے تھے کہ دو دن بعد ہار مان کر واپس لوٹ آتے۔ ہم اگلا تحفہ لے کر اس کے پاس پہنچے جو ہم پہلے اس کے بجائے کارکروس کو دینے والے تھے۔''

''ہمیں منہ کھولنے سے پہلے ہی اندازہ ہوگیا کہ ہماری کوشش کامیاب نہیں ہو پائے گی۔ وہ وہاں کارکروس کا آہنی خود پہنے بیٹھا تھا اور ہمارے قریب پہنچنے پر اس نے ہماری طرف خونخوار نظروں سے دیکھا۔ وہ بہت قد آور تھا، سب دیوؤں کے مقابلے میں بہت لمبا اور اونچا۔ اس کے بال سیاہ تھے، دانت پر سیاہی چڑھی ہوئی تھی اور اس کے گلے میں انسانی ہڈیوں کی مالا پڑی تھی۔ ہم نے ہمت باندھتے ہوئے اپنی کوشش کی......ہم نے اسے ڈریگن کی کھال کا ایک بڑا تھان پیش کیا اور کہا کہ دیوؤں کے گرگ کیلئے ایک تحفہ......مگر اگلے ہی لمحے اس کے دوساتھی دیوؤں نے ہمیں پکڑ کر ہوا میں اُلٹا لٹکا دیا......''

ہرمائنی نے اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ لئے۔

''تم ان سے بچ کیسے نکلے......؟'' ہیری نے پوچھا۔

''اگر ہمارے ساتھ اولمپیا ئے نہ ہوتی شاید ہمیں کبھی آزادی میسر نہ ہو پاتی۔'' ہیگرڈ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''اس نے خطرہ بھانپ کر فوراً اپنی چھڑی باہر نکالی اور سرعت انگیزی سے ان پر جادوئی وار کر دیا۔ ہم نے اتنا زبردست جادو اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ نہایت حیران کن اور موٴثر......جن دیوؤں نے ہمیں پکڑ رکھا تھا، اس نے ان کی آنکھوں پر بجلی کڑکڑانے والا جادوئی وار کیا جس سے وہ دونوں اپنی آنکھوں کی طرف متوجہ ہوگئے اور ہمیں فوراً چھوڑ دیا۔ لیکن اس کی وجہ سے ہم مشکل میں پھنس گئے تھے کیونکہ ہم نے ان کے مزاج کے برعکس ان کی مخالفت میں جادو کا استعمال کیا تھا۔ وہ بھڑک اُٹھے، وہ اسی وجہ سے جادوگروں سے میل جول کو ناپسند کرتے تھے۔ مگر ہماری مجبوری تھی کہ ہمیں ایسا کرنا ہی پڑا۔ اب یہ بات تو صاف ہو چکی تھی کہ ہم دوبارہ اس جھنڈ میں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔''

''اوہ! یہ تو برا ہوا ہیگرڈ!'' رون نے دھیرے سے کہا۔

''اگر تم وہاں پر صرف تین ہی دن رُکے تو تمہیں گھر لوٹنے میں اتنا لمبا عرصہ کیوں بیت گیا؟'' ہرمائنی نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔

''ہم تین دن میں ہار مان کر واپس نہیں لوٹ سکتے تھے۔'' ہیگرڈ نے پراعتماد لہجے میں کہا۔ ''ڈمبل ڈور تو بھروسہ کئے ہماری کامیابی کی راہ دیکھ رہے تھے۔''

''مگر تم نے خود ہی کہا کہ تم دوبارہ اس وادی میں کسی طور واپس نہیں جا سکتے تھے؟''

''دن کی روشنی میں تو بالکل نہیں جا سکتے تھے۔'' ہیگرڈ بولا۔ ''ہمیں وہیں رُک کر اس معاملے کو سلجھانے کیلئے نیا لائحہ عمل ترتیب دینا پڑا۔ ہم اگلے چار دنوں تک اسی غار میں ٹھہر کر حالات کا جائزہ لیتے رہے۔ پھر جو کچھ ہمیں دکھائی دیا، وہ بالکل بھی مناسب نہیں تھا۔''

''کیا اس نے مزید قتل و غارت کی؟'' ہرمائنی نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

''نہیں......کاش ایسا کچھ ہو جاتا!''ہیگر ڈ نے سر جھکا کر کہا۔

''ہم سمجھے نہیں......''

''ہمارا مطلب ہے کہ ہمیں جلد ہی یہ معلوم ہو گیا کہ اسے تمام جادوگروں سے ملنا جلنا بالکل پسند نہیں تھا......صرف ہم سے ملنا جلنا ناپسند تھا۔''

''تمہارا اشارہ مرگ خوروں کی طرف تو نہیں......''ہیری نے پوچھا۔

''صحیح کہا......''ہیگر ڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔''ان میں سے دو ہر دن اس سے ملاقات کرتے تھے۔اسے تحفے دیتے تھے اور وہ انہیں الٹا نہیں لٹکاتے تھے۔''

''تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ مرگ خور ہی تھے۔''رون نے پوچھا۔

''کیونکہ ہم ان میں سے ایک تو اچھی طرح پہچانتے تھے۔''ہیگر ڈ غرا کر بولا۔''میک نیئر!تمہیں یاد ہے نا؟وہ جلاد جو بک بیک کو ہلاک کرنے کیلئے یہاں آیا تھا۔وہ نہایت سفاک ہے،اسے بھی خون خرابہ اتنا ہی پسند تھا،جتنا کہ گولگو ماتھ کو تھا۔اس میں کوئی حیرت نہیں کہ ان دونوں کی آپس میں خوب چھن رہی تھی۔''

''کیا میک نیئر نے دیوؤں کے گرگ کو رضا مند کر لیا کہ وہ تم تم جانتے ہو کون؟کی حمایت کریں؟''ہر مائنی متوحش لہجے میں بولی۔اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

''خاموش رہو گھڑ پنجرو!!ابھی ہم نے اپنی بات ختم نہیں کی ہے......''ہیگر ڈ نے غصے سے کہا۔لطف کی بات تو یہ تھی کہ کہاں وہ ابتدا میں انہیں کچھ بتانے پر آمادہ نہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اب اسے اپنے عجیب سفر کی کہانی سنانے میں مزہ آ رہا تھا۔''ہم نے اس بگڑتی ہوئی صورت حال پر اولمپیائے کے ساتھ کھل کر گفتگو کی۔ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ اگر گرگ گولگو ماتھ واقعی 'تم جانتے ہو کون؟' کی حمایت میں جھک رہا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہو سکتا ہے،باقی دیو بھی اس سے پوری طرح متفق ہوں۔ہم نے اپنے تئیں یہ فیصلہ کیا کہ ہمیں دوسرے دیوؤں سے رابطہ کر کے انہیں اپنی حمایت میں راضی کرنا چاہئے۔اب ہمیں ایسے دیوؤں کی تلاش تھی جو گولگو ماتھ کی حکومت کو بالکل ناپسند کرتے تھے......''

''مگر تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ دیو کون سے تھے؟''رون نے پوچھا۔

''انہیں پہچاننا کچھ زیادہ مشکل نہیں تھا۔ان کے جسموں اور چہروں پر گہرے زخموں کے نشان تھے،اور ان کے ساتھ بہیمانہ سلوک کیا جاتا تھا۔''ہیگر ڈ نے گلا کھنکارتے ہوئے بتایا۔''ان میں سے جو دیو ذرا عقلمند تھے انہوں نے خود کو گولگو ماتھ کے راستے سے دور ہٹا لیا تھا اور حالات کی بہتری کے انتظار میں اونچی پہاڑیوں پر موجود غاروں میں جا چھپے تھے۔ہم نے ان کی تلاش میں رات کی تاریکی میں ان غاروں میں چپکے چپکے جھانکنے کا فیصلہ کیا۔ہم چاہتے تھے کہ ان میں کچھ دیوؤں کو اپنی حمایت کیلئے راضی کر ہی لیں......''

''تم رات کے اندھیروں میں دیوؤں کی تلاش میں تاریک غاروں میں گئے؟'' رون نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔

''دیکھو! ہمیں دیوؤں سے کچھ زیادہ پریشانی نہیں تھی۔'' ہیگرڈ نے جواب دیا۔ ''ہماری اصلی پریشانی کا باعث تو مرگ خور تھے۔ ڈمبل ڈور نے ہمیں بتا دیا تھا کہ اس مہم کے دوران ہمیں ہر صورت اُن سے اُلجھنے سے بچنا ہوگا۔ اصل مصیبت یہ تھی کہ انہیں یہ معلوم ہو چکا تھا کہ ہم واپس نہیں لوٹے بلکہ ان کے آس پاس ہی موجود ہیں...... میرا خیال ہے کہ گولگو ماتھ نے انہیں ہمارے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔ رات کو جب دیو گہری نیند کی وادیوں میں اتر جاتے تو ہم غاروں میں جھانکنا چاہتے تھے تو میک نیئر اور اس کے ساتھی پہاڑوں میں ہماری ہی تلاش میں بھٹک رہے ہوتے تھے۔ ہمیں اولمپیائے کو کئی بار روکنا پڑا ورنہ وہ تو ان پر حملہ کرنے پر تلی بیٹھی تھی۔'' ہیگرڈ نے کہا اور اپنے منہ کے کناروں سے اپنی ڈاڑھی اوپر اُٹھائی۔ ''وہ تو انہیں ان سنگلاخ پہاڑوں میں ہی ہمیشہ کیلئے دفن کرنا چاہتی تھی۔ جب اسے غصہ آتا ہے تو یہ کافی دیکھنے کے لائق ہوتا ہے...... بالکل بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کی مانند......شاید فرانسیسی ہونے کی وجہ سے ایسا ہو......''

ہیگرڈ نم آلود آنکھوں سے آگ کی طرف دیکھنے میں مشغول تھا۔ ہیری نے اسے یادیں زندہ کرنے کیلئے تین سیکنڈ کا موقع دیا اور پھر زور سے اپنا گلا کھنکارا......

''پھر کیا ہوا ہیگرڈ؟...... کیا دوسرے دیوؤں سے ملاقات ہو پائی؟''

''کیا...... اوہ ہاں!'' ہیگرڈ چونک کر خیالوں سے باہر نکل آیا۔ ''اوہ ہاں! کارکروس کے مرنے کے بعد تیسری رات میں ہم اپنے غار میں سے باہر نکلے اور غاروں میں جھانکنے کا کام شروع کر دیا۔ کئی غاروں میں ہمیں کوئی نہیں ملا۔ چھٹی ساتویں پہاڑی کی غاروں میں جھانکنے پر ایک میں ہمیں وہ مل ہی گئے۔ وہ تین تھے اور اکٹھے اس غار میں چھپے ہوئے تھے......''

''وہ تو پھر غار میں ٹھسا ٹھس بھرے پڑے ہوں گے۔'' رون نے کہا۔

''وہاں پیر رکھنے تک کی جگہ نہیں تھی۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔

''تمہیں دیکھتے ہی انہوں نے تم پر حملہ تو نہیں کر دیا تھا۔'' ہرمائنی نے متفکر لہجے میں کہا۔

''اگر ان کی حالت ٹھیک ہوتی یا حالات معمول کے مطابق ہوتے تو یقیناً ایسا ہی ہوتا۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''وہ تینوں تو نہایت زخمی اور بری حالت میں وہاں رہ رہے تھے۔ گولگو ماتھ کے ساتھیوں نے انہیں مار مار کر ادھ مرا کر ڈالا تھا۔ جب انہیں ہوش آیا تو وہ رینگ رینگ کر وہاں سے نکلے اور یہاں پہنچ کر چھپ گئے تھے۔ ان میں سے ایک وہی تھا جو انگریزی جانتا تھا اور اس نے باقی دونوں دیوؤں کو ہماری بات سمجھائی۔ انہیں ہماری باتیں ناگوار نہیں گزرتی تھیں، اسی لئے ہم اکثر ان کے پاس چلے جاتے تھے اور گفتگو کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے ہمیں اور بھی دیوؤں سے ملوایا۔ ہم انہیں اپنی حمایت کیلئے سمجھاتے رہے، ایک وقت تو ایسا بھی آیا کہ ان میں سے چھ سات ہمارے ہم خیال ہو گئے......''

''چھ سات دیو...... یہ تو کافی حوصلہ کن نتیجہ ہے، ہے نا؟ کیا وہ ہمارے ساتھ گروہ میں شامل ہو جائیں گے اور تم جانتے ہو کون؟ کے خلاف لڑیں گے؟'' رون نے خوش ہوتے ہوئے کہا

''ہیگرڈ!......'ایک وقت' سے تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہرمائنی نے ماتھے پر شکنیں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

''مرگ خوروں کو ہماری سرگرمیوں کا شاید علم ہو گیا تھا۔ گولگوماتھ کے ساتھی دیوؤں نے ان غاروں پر دھاوا بول دیا۔ اس کے بعد باقی ماندہ دیوؤں کو ایسا لگا کہ یہ ہمارا قصور ہے، وہ اب ہماری شکل دیکھنے کے بھی روادار نہیں تھے......''

''کیا مطلب؟......ایک بھی دیو ہماری مدد کیلئے نہیں آ رہا ہے۔'' رون کا چہرہ اتر سا گیا۔

''نہیں......'' ہیگرڈ نے ایک گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ڈریگن کا گوشت تھوڑا سرکایا اور چہرے کے دوسرے سرد مقام پر رکھ دیا اور دھیمے انداز میں بولا۔ ''لیکن ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں وہ کر دکھایا ہے جس کیلئے ہمیں وہاں بھیجا گیا تھا......ہم نے ان تک ڈمبل ڈور کے تمام پیغام پہنچا دیئے ہیں۔ ان میں کچھ دیوؤں نے انہیں اچھی طرح سنا اور دوسروں تک پہنچایا۔ جہاں تک مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ انہیں فراموش نہیں کر پائیں گے۔ ممکن ہے کہ گولگوماتھ کو ناپسند کرنے والے دیو وہاں سے کہیں اور دور چلے جائیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ انہیں یہ ہمیشہ یاد رہے کہ ڈمبل ڈور نے ایک وقت میں ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا...... یہ بھی امکان ہے کہ آنے والے وقت میں وہ ہماری صفوں میں آن کھڑے ہوں......''

کھڑکیوں پر اب کافی برف جمع ہو رہی تھی۔ ہیری کو احساس ہوا کہ اس کے چوغے کے گھٹنے بھیگ چکے تھے۔ فینگ ہیری کی گود میں سر رکھے رالیں ٹپکا رہا تھا جو ہیری کے گھٹنوں پر بہہ رہی تھیں۔ کمرے میں گہری خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔

''ہیگرڈ......!'' ہرمائنی نے کچھ دیر بعد آہستگی سے کہا۔

''کیا......؟''

''جب تم وہاں تھے تو کیا تم نے...... کیا تمہیں معلوم ہوا...... کیا تمہیں اپنی...... اپنی...... اپنی ماں کے بارے میں کچھ پتہ چلا......؟''

ہیگرڈ نے اپنی کھلی ہوئی آنکھ سے ہرمائنی کو گھور کر دیکھا جس پر وہ گھبرا گئی۔

''مجھے افسوس ہے......مم میں...... میں بھول گئی تھی......!''

''مر چکی ہے......انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ کئی برس پہلے مر گئی تھی۔'' ہیگرڈ نے کہا۔

''اوہ...... مجھے...... یہ سن کر سچ مچ افسوس ہوا......معاف کرنا!'' ہرمائنی نے آہستگی سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ہیگرڈ نے اپنے چوڑے کندھوں کو اچکایا۔

''اس کی کوئی ضرورت نہیں۔'' وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔ ''ہمیں ان کی زیادہ یاد نہیں آتی ہے۔ ویسے بھی وہ کوئی زیادہ اچھی ماں

نہیں تھیں......''

کمرے میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی اور ہرمائنی نے گھبرا کر ہیری اور رون کی طرف دیکھا۔ یہ عیاں تھا کہ وہ چاہتی تھی کہ اگلی بات وہ ہی شروع کریں۔

''ہیگرڈ! ان تمام باتوں میں تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ تمہاری یہ حالت کیسے ہوئی؟'' رون نے اس کے چہرے کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''اور یہ بھی نہیں کہ تم یہاں پہنچنے میں اتنا زیادہ وقت کیوں لگا؟'' ہیری نے کہا۔ ''اور ہمیں سیریس نے بتایا تھا کہ لیڈی میکسم تو بہت پہلے ہی واپس لوٹ چکی تھیں۔''

''تم پر کس نے حملہ کیا تھا؟'' رون نے پوچھا۔

''ہم پر کسی نے حملہ نہیں کیا تھا......'' ہیگرڈ گرجتا ہوا بولا۔ ''ہم......!''

مگر اس کے باقی الفاظ منہ میں دبے رہ گئے۔ اسی لمحے دروازے پر زوردار دستک گونج اُٹھی۔ ہرمائنی کی سانس گلے میں پھنس کر رہ گئی اور اس کے ہاتھوں سے چائے کا پیالہ نکل کر فرش پر جا گرا اور ٹوٹ گیا۔ فینگ بری طرح سے بھونکنے لگا۔ وہ سب دروازے کے پہلو والی کھڑکی کو دیکھ رہے تھے۔ ایک فربہ، پستہ قد اور نسوانی سایہ کھڑکی کے پردے پر دکھائی دے رہا تھا۔

''وہی ہیں......'' رون نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی کی۔

''فوراً اس کے نیچے چھپ جاؤ۔ جلدی کرو۔'' ہیری نے اپنے غیبی چوغے کو پھیلاتے ہوئے کہا۔ رون میز کی دوسری سے گھوم کر ان کی طرف بھاگا اور چوغے میں گھس گیا۔ وہ تینوں وہاں سے ہٹ کر ایک کونے کی طرف بڑھ گئے۔

''ہیگرڈ ہمارے پیالے چھپا دو......'' ہرمائنی نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔

ہیگرڈ نے ہیری اور رون کا پیالہ اُٹھایا اور زمین پر فینگ کے بستر کے پاس رکھ دیا اور ان پر فینگ کا کشن ڈال دیا۔ ہرمائنی کا پیالہ فرش پر پہلے سے ٹوٹا پڑا تھا۔ فینگ دروازے کے پاس اچھل کود کر رہا تھا اور بھونک رہا تھا۔ ہیگرڈ آگے بڑھا اور اپنے پاؤں سے اُسے ایک طرف دھکیلتے ہوئے دروازہ کھولا۔

پروفیسر امبریج اپنے سبز اونی فر والے کوٹ اور سبز رنگ کا پنکھ والی ہیٹ پہنے دروازے پر کھڑی تھیں۔ ان کے ہونٹ سردی کی شدت سے سکڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اپنے سامنے دیوہیکل ہیگرڈ کو دیکھ کر وہ ایک قدم پیچھے ہٹیں اور کمر کے بل جھکتے ہوئے اپنا چہرہ اوپر اُٹھایا تاکہ وہ ہیگرڈ کی شکل دیکھ سکیں۔ کیونکہ ان کا چہرہ بمشکل اس کی ناف تک آ پا رہا تھا۔

''اوہ......'' انہوں نے لمبی سانس کھینچتے ہوئے کہا۔ جیسے کسی اجنبی سے بات کر رہی ہوں۔ ''تو تم ہی ہیگرڈ ہو؟''

وہ کسی جواب کا انتظار کئے بغیر ہی جھونپڑے کے اندر داخل ہو گئیں اور ان کی چمکتی ہوئی آنکھیں کمرے کے کونے کونے تک پہنچ

کر باریک بینی سے جائزہ لینے لگیں۔

''پیچھے ہٹو واہیات کتے......'' انہوں نے فینگ کی طرف اپنے ہینڈ بیگ کو اچھالتے ہوئے کہا جو ان پر اچھل اچھل کر چھلانگیں لگا رہا تھا اور ان کا چہرہ چاٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''دیکھئے! ہم آپ سے کوئی بدتمیزی نہیں کرنا چاہتے۔'' ہیگرڈ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔ اسے فینگ کو واہیات کہنے پر شاید غصہ آ گیا تھا۔ ''مگر آپ کون ہیں؟''

''میرا نام ڈولرس امبریج ہے......''

ان کی آنکھیں پورے جھونپڑے کا بدستور معائنہ کر رہی تھیں۔ دوبارہ ان کی نگاہ اس کونے پر بھی گئی جہاں وہ تینوں غیبی چوغے کے نیچے چھپے سینڈوچ بنے ہوئے تھے۔

''ڈولرس امبریج......؟'' ہیگرڈ نے دُہرایا۔ ''جہاں تک ہمیں یاد پڑتا ہے کہ آپ تو محکمے میں ملازمت کرتی ہیں...... کیا آپ فج کے ساتھ معاونت نہیں کرتی ہیں؟''

''میں وزیر جادو کی خصوصی نائب میرمنشی کے فرائض انجام دیتی تھی۔'' پروفیسر امبریج نے جھونپڑے میں چاروں طرف چکر کاٹتے ہوئے کہا۔ ان کی نظریں دیوار پر لٹکے ہوئے بڑے تھیلے سے لیکر گیلے سفری چوغے تک تمام چھوٹی بڑی چیزوں کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ ''اب میں یہاں پر تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی استاد مقرر ہوں......''

''آپ یقیناً دلیر خاتون ہیں۔'' ہیگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اس عہدے پر کام کرنے کی خواہش کم ہی لوگ کرتے ہوں گے......''

''اس کے علاوہ میں ہوگورٹس میں محتسب اعلیٰ بھی مقرر کی گئی ہوں......'' امبریج نے کہا اور ایسا اظہار کیا جیسے انہوں نے ہیگرڈ کی بات سنی نہ ہو۔

''اس سے کیا مراد ہے؟ میں سمجھا نہیں......'' ہیگرڈ نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''میں بھی تو یہی پوچھنا چاہ رہی ہوں......'' امبریج نے کہا اور فرش پر ٹوٹے ہوئے کپ کی طرف اشارہ کیا جو ہرمائنی کے ہاتھ سے چھوٹ کر ٹوٹ گیا تھا۔

''اوہ......'' ہیگرڈ نے چونک کر کہا اور بے بس نظروں سے اس کونے کی طرف دیکھا جہاں وہ تینوں غیبی چوغے کے نیچے چھپے ہوئے تھے۔ ''اوہ ہاں!...... فینگ نے ہم پر چھلانگ لگا دی، ہم چونکہ چائے پی رہے تھے، اس لئے وہ پیالہ ہمارے ہاتھ سے نکل کر ٹوٹ گیا۔ ظاہر ہے ہمیں دوسرے پیالے میں چائے پینا پڑی......'' ہیگرڈ نے اپنے ایک ہاتھ سے اس پیالے کی طرف اشارہ کیا جس میں وہ چائے پی رہا تھا۔ اس ایک ہاتھ ابھی تک اس کے چہرے پر ڈریگن کے گوشت کے ٹکڑے پر جما ہوا تھا جس نے اس کا نصف

چہرہ چھپا رکھا تھا۔ امبر تج اب اس کے مدمقابل آ کھڑی ہوئی تھیں۔ وہ اب جھونپڑے کے بجائے اس کی طرف متوجہ ہوگئیں۔ وہ اس کے بگڑے حلئے پر شک بھری نظروں سے غور سے دیکھنے لگیں۔

''مجھے اندر سے کچھ آوازیں سنائی دی تھیں......؟'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔

''ہم اپنے کتے فینگ سے باتیں کر رہے تھے۔'' ہیگر ڈ نے تلخی سے جواب دیا۔

''اور......وہ بھی تم سے باتیں کر رہا تھا، ہے نا؟''

''بالکل......ایک طرح سے!'' ہیگر ڈ نے تھوڑی بے چینی سے کہا۔ ''اسی لئے ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ فینگ درحقیقت انسان جیسا ہی ہے مگر لوگ ہنستے ہیں......''

''سکول سے تمہارے جھونپڑے تک برف میں تین لوگوں کے آنے کے پاؤں کے نشان موجود ہیں؟'' امبر تج نے ریشمی ملائمیت سے کہا۔

ہر مائنی کے منہ سے آہ نکل گئی۔ ہیری نے سرعت سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ یہ تو خوش قسمتی رہی کہ اسی وقت فینگ پروفیسر امبر تج کے قریب پہنچ کر اس کے چوغے کو منہ لے کر اپنی طرف کھینچنے لگا۔ جس پر ان کی توجہ فینگ کی طرف بٹ گئی اور انہیں ہر مائنی کی دھیمی آہ کی آواز سنائی نہ دے پائی۔

''پیچھے ہٹو......'' انہوں نے فینگ کو ہینڈ بیگ مارتے ہوئے کہا۔

''اس بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم تو ابھی ابھی واپس لوٹے ہیں۔'' ہیگر ڈ نے اپنے سفری چوغے اور گیلے تھیلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ممکن ہے کہ کوئی ہم سے ملنے کیلئے یہاں آیا ہو مگر ہم اسے نہ مل پائے...... یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ شرارتی بچے سکول سے اس طرف آئے ہوں۔''

''مگر تمہارے جھونپڑے سے واپس لوٹنے کے نشانات بالکل دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔'' امبر تج نے شک بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم......ہم اس بارے میں کچھ نہیں جانتے کہ ایسا کیوں ہے، ممکن ہے کہ وہ جو کوئی بھی تھے، سکول کے بجائے کہیں اور چلے گئے ہوں......'' ہیگر ڈ نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر گھبراہٹ پھیل گئی تھی اور اس نے لاشعوری پر اس کونے کی طرف دیکھا۔ جہاں ہیری، رون اور ہر مائنی موجود تھے، ایسا لگا جیسے وہ ان سے مدد مانگ رہا ہو......

امبر تج پیچھے ہٹی اور پورے جھونپڑے میں گھوم کر باریک بینی سے دوبارہ جائزہ لینے لگی۔ انہوں نے جھک کر پلنگ کے نیچے جھانک کر دیکھا اور پھر ہیگر ڈ کی الماری کا کواڑ کھول کر اندر نظر ڈالی۔ وہ چلتی ہوئی اس کونے میں بھی آئیں جہاں وہ تینوں موجود تھے۔ صرف ایک ہی انچ کے فاصلے پر وہ واپس لوٹ گئیں۔ یہ الگ بات تھی، انہیں اپنے بالکل سامنے دیکھ کر ان تینوں کی سانسیں خشک ہوگئی

تھیں۔ ہیری کا پیٹ اندر کی طرف کھنچا ہوا تھا۔ ہیگر ڈ عام طور پر کھانا بنانے کیلئے جس بڑی کڑاہی کا استعمال کرتا تھا، اس میں ہوشیاری سے دیکھنے کے بعد پروفیسر امبریج واپس مڑیں اور ہیگر ڈ کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں۔

''تمہیں کیا ہوا ہے...... یہ چوٹوں اور زخموں کے نشان کیسے ہیں؟''

ہیگر ڈ کی گھبراہٹ مزید بڑھ گئی اور اس کے ہاتھ کی گرفت کمزور پڑ گئی۔ ڈریگن کے گوشت کا ٹکڑا اس کے چہرے سے ہٹ گیا جو ہیری کے خیال کے مطابق ایک سنگین غلطی تھی کیونکہ اب اس کی آنکھ کے چاروں طرف سوجی ہوئی جلد اور چوٹوں کے گہرے نشان زیادہ واضح دکھائی دینے لگے تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس کے چہرے کے تازہ زخم اور بہتا ہوا خون بھی صاف نظر آ رہا تھا۔ وہ نقاہت بھرے لہجے میں بولا۔ ''ہمارے ساتھ کچھ دیر پہلے ایک حادثہ پیش آ گیا تھا......''

''کس طرح کا حادثہ......؟''

''ہم گر گئے تھے......''

''تم گر گئے تھے......؟'' امبریج نے ٹھنڈی مگر سخت آواز میں پوچھا۔

''بالکل......ہم ایک دوست کے اُڑن گھوڑے پر سوار تھے۔ ہم بھاری ڈنڈے پر نہیں اُڑ سکتے ہیں۔ آپ ہمارے ڈیل ڈول کو تو دیکھ ہی سکتی ہیں، ہمیں نہیں لگتا ہے کہ کوئی بھی بھاری ڈنڈا ہمارا وزن سنبھال سکتا ہو۔ ہمارا دوست اُڑن گھوڑوں کو پالتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے انہیں دیکھا ہے یا نہیں......وہ ہاتھی جتنے بڑے اور مضبوط پروں والے ہوتے ہیں۔ ہم ان کی سواری کا مزہ لینا چاہتے تھے اور ہمیں صحیح اندازہ نہیں......''

''مگر تم گئے کہاں تھے......؟'' ہیگر ڈ کی تمہید کو بھانپتے ہوئے پروفیسر امبریج نے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔

''ہم گئے......'' ہیگر ڈ گڑبڑا سا گیا۔

''کہاں تھے......؟'' امبریج نے اس کے ادھورے جملے کو مکمل کرتے ہوئے کہا۔ ''سہ ماہی کو شروع ہوئے دو مہینے گزر چکے ہیں۔ ایک عارضی نگران استاد کو تمہاری کلاسیں لینا پڑ رہی ہیں۔ تمہارا کوئی بھی ساتھی استاد مجھے تمہارے کسی ٹھکانے کے بارے میں بتا نہیں پایا اور نہ تم اپنا کوئی پتہ یہاں چھوڑ کر گئے تھے۔ ایسا کچھ بھی نہیں تھا کہ تم سے رابطہ ممکن ہو پاتا......تم کہاں گئے تھے......؟''

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی جس میں ہیگر ڈ اپنی سوجی ہوئی آنکھ سے انہیں گھورتا رہا۔ ہیری کو اس کے دماغ کے تیزی سے کام کرنے کی سنسناہٹ کا احساس ہو رہا تھا۔

''شش......شائد آپ کو عجیب لگے کہ ہم......ہم اپنی صحت ٹھیک کرنے گئے تھے......''

''صحت ٹھیک کرنے......'' پروفیسر امبریج نے دہرایا۔ ان کی آنکھیں ہیگر ڈ کے زخمی اور سوجن سے بھرے چہرے چہرے کو ٹٹولتی رہیں جس پر ڈریگن کا خون آہستہ آہستہ ٹپک کر اس کی میلی قمیض کو داغ دار کر رہا تھا۔ ''اوہ اچھا......''

''بالکل......تھوڑی تازہ ہوا کھانے کیلئے......''ہیگر ڈنے سنبھل کر کہا۔

''اوہ ہاں! میں تو بھول ہی گئی تھی کہ ہوگورٹس کی چابیوں اور کھلے میدان کے چوکیدار کو تازہ ہوا تو مشکل سے ہی میسر ہوتی ہوگی۔''امبریج نے شیریں انداز میں طنز کرتے ہوئے کہا۔ہیگر ڈ کے چہرے کا وہ حصہ جو سیاہ یا ارغوانی نہیں تھا، غصے سے سرخ دکھائی دینے لگا۔

''میرا مطلب ہے کہ تبدیلی ہوا اور پانی تھا......''

''تم پہاڑ پر گئے تھے......''امبریج نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے متوحش انداز میں سوچا کہ وہ حقیقت جانتی ہے......

''پہاڑ......''ہیگر ڈ نے دُہرایا وہ تیزی سے آگے کا جملہ سوچ رہا تھا۔''کیا یہاں پہاڑوں کی کمی ہے،ہمیں تو کھلی فضا کی ضرورت تھی، ہمارے لئے شمالی فرانس زیادہ موزوں تھا۔چلچلاتی دھوپ اور سمندر کی مرطوب آب و ہوا......''

''ہونہہ......''امبریج نے گہری سانس بھری۔''مگر تمہاری جلد تو سورج سے کی تمازت سے جھلسی ہوئی نہیں دکھائی دے رہی ہے۔''

''بالکل......گرمیاں گزرے بھی عرصہ ہو چکا ہے......اس کے علاوہ ہماری جلد عام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ حساس نہیں ہے۔''ہیگر ڈ نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ بکھیرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ہیری نے اب جا کر غور کیا کہ اس کے منہ میں سے دو دانت بھی غائب تھے۔امبریج نے اس کی طرف سرد نگاہوں سے دیکھا جس سے اس کی مسکراہٹ دھیمی پڑ گئی۔پھر انہوں نے اپنے ہینڈ بیگ کو اپنے کندھے پر تھوڑا اوپر کھسکایا اور بولیں۔''میں وزیر جادو کو تمہاری تاخیری واپسی کے بارے میں کل ہی مطلع کر دوں گی۔''

''مجھے کوئی اعتراض نہیں......''ہیگر ڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تمہیں یہ معلوم ہو جانا چاہئے کہ ایک محتسب اعلیٰ ہونے کے ناطے یہ میرے بدقسمتی سے بنیادی فرائض میں شامل ہے کہ میں اپنے ساتھی اساتذہ کے معمولات کی چھان بین کروں،اس لئے میرا کہنا ہے کہ ہماری جلد ہی دوبارہ ملاقات ہوگی......''امبریج نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔

''آپ ہماری چھان بین کر رہی ہیں......؟''ہیگر ڈ نے گم صم لہجے میں کہا۔اس کا چہرہ دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ اسے انکوائری کا سن کر گہرا جھٹکا لگا تھا۔

''اوہ بالکل......''امبریج نے آہستگی سے کہا اور پھر اپنا ہاتھ دروازے کے دستے پر رکھ اس کی طرف پلٹ کر دیکھتے ہوئے بولیں۔''محکمے نے یہ عزم کر لیا ہے کہ وہ ان تمام اساتذہ کو سکول سے رخصت کر دے گا جو اپنے اپنے عہدے کی قابلیت نہیں رکھتے...... شب بخیر ہیگر ڈ!''

وہ باہر نکل گئیں اور اپنے عقب میں دروازے کو زور سے بند کر گئیں۔ ہیری اپنا غیبی چوغہ اتارنے ہی والا تھا کہ ہرمائنی نے جلدی سے اس کی کلائی پکڑ لی۔

''ابھی نہیں...... ہوسکتا ہے کہ وہ ابھی نہ گئی ہوں؟'' اس نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیگر ڈ بھی اسی معاملے میں ہی سوچ رہا تھا۔ وہ تیزی سے دروازے کے پہلو والی کھڑکی کی طرف بڑھا اور اس نے پردے میں اپنی انگلی ڈال کر اسے ایک انچ سرکا کر باہر کا جائزہ لیا۔

''وہ سکول کی طرف جا رہی ہے......'' ہیگر ڈ نے آہستگی سے کہا۔ ''اوہ خدایا!...... یہ میں کیا سن رہا ہوں...... اساتذہ کی چھان بین ہو رہی ہے...... لیکن ایسا کس لئے؟''

''تم نے صحیح سنا ہیگر ڈ!'' ہیری نے چوغہ کھینچتے ہوئے کہا۔ ''ٹراؤلینی تو پہلے ہی آزمائشی ملازمت پر ہیں، اگر وہ انہیں مطمئن نہ کر پائیں تو انہیں نکال دیا جائے گا......''

''ہونہہ......'' ہرمائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے پوچھا۔ ''ہیگر ڈ اب یہ بتاؤ کہ تم کلاس میں کیا کیا موضوعات پڑھانے کا منصوبہ بنا رہے ہو؟''

''اس کے بارے میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم نے بہت ساری چیزیں سوچ رکھی ہیں۔'' ہیگر ڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈریگن کے گوشت کو میز سے اُٹھا کر دوبارہ اپنی سوجی ہوئی آنکھ پر چپکا لیا۔ ''ہم نے تمہارے او ڈبلیو ایل کے امتحانات کیلئے دو تین خاص جادوئی جاندار بچا کر رکھے تھے۔ تم دیکھ لینا کہ وہ واقعی خاص اہمیت کے حامل ہیں......''

''اوہ...... کس نوعیت کے خاص جانور؟'' ہرمائنی نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

''اس بارے میں ہم ابھی کچھ نہیں بتائیں گے۔'' ہیگر ڈ نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''ہم انہیں پہلے ہی بتا کر آنے والوں دنوں کی دلچسپی ختم نہیں کریں گے۔''

''دیکھو ہیگر ڈ!'' ہرمائنی نے نہایت متفکرانہ انداز میں سنجیدگی سے کہا۔ اس کے چہرے پر کوئی ڈرامائی کیفیت موجود نہ تھی۔ ''اگر تم کلاس میں کسی خطرناک جانور کو لے آئے تو پروفیسر امبریج اس سے زیادہ خوش نہیں ہوں گی......''

''خطرناک......'' ہیگر ڈ نے اسے محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''بیوقوفوں والی باتیں مت کرو! میں تم لوگوں کو کوئی خطرناک چیز نہیں دوں گا۔ میرا مطلب ہے کہ وہ اپنا خیال خود رکھ سکتے ہیں......''

''ہیگر ڈ! تمہیں امبریج کی انکوائری میں ہر قیمت پر کامیاب ہونا ہے۔'' ہرمائنی نے گہری سنجیدگی سے کہا۔ ''اور اس کامیابی کو حاصل کرنے کیلئے یہ زیادہ بہتر رہے گا، وہ کچھ ایسا دیکھیں کہ تم ہمیں گھڑ گارد اور تیندوی بلی کی دیکھ بھال کرنا پڑھا رہے ہو، اس کے علاوہ قربس اور نارلس کے درمیان فرق کرنا سکھا رہے ہو۔''

''مگر ہر مائنی! یہ چیزیں کچھ زیادہ دلچسپ نہیں ہیں۔'' ہیگرڈ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ ''ہمارے پاس جو جانور ہیں، وہ زیادہ زبردست ہیں، ہم انہیں برسوں سے پال رہے ہیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ پورے برطانیہ میں صرف ہمارے پاس ہی ان کا خاص الخاص ریوڑ ہے۔''

''ہیگرڈ!...... حالات کی نزاکت کو سمجھو!'' ہرمائنی نے ملتجانہ لہجے میں کہا۔ اب اس کے چہرے پر واقعی ہوائیاں اُڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''امبریج ہر اس استاد کو باہر نکالنے کیلئے کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈ رہی ہے جسے وہ ڈمبل ڈور کا وفادار اور حمایتی سمجھتی ہے۔ براہ کرم ہیگرڈ! ہم کوئی غیر دلچسپ چیز پڑھاؤ جو ہمارے اوڈبلیو ایل میں آنے کے لائق ہو......''

مگر ہیگرڈ نے جمائی لیتے ہوئے اس کی بات کو نظر انداز کر دیا اور اس نے کونے میں پڑے ہوئے دیوہیکل بستر کی طرف حسرت زدہ نظر ڈالی۔

''دیکھو! دن کافی طویل تھا اور اب رات کی کافی بیت چکی ہے۔'' اس نے ہرمائنی کے کندھے کو شفقت بھرے انداز میں تھپتھپایا۔ جس سے ہرمائنی کے گھٹنے مڑ گئے اور وہ دھم سے فرش پر گر گئی۔ ''اوہ معاف کرنا......'' اس نے جلدی سے ہرمائنی کے چوغے کو پکڑ کر اسے اوپر کھینچ لیا۔ ''دیکھو! ہمارے بارے میں بلاوجہ سوچ سوچ کر ہلکان مت ہونا۔ ہم تم یہ سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ تمہاری کلاس کیلئے ایک بہترین سبق لے کر آئیں گے...... زیادہ بہتر یہی ہے کہ تم لوگ اب واپس لوٹ جاؤ اور ہاں...... اپنے پیچھے پیروں کے نشان مٹانا مت بھولنا......''

''مجھے نہیں لگتا کہ اسے تمہاری بات سمجھ آئی ہو۔'' رون نے کچھ دیر بعد کہا جب وہ لوگ یہ جائزہ لینے کے بعد کہ راستہ صاف ہے، وہ تیزی سے گرتی ہوئی برف کے بیچ چل رہے تھے اور سکول کی عمارت کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔ اب ان کے عقب میں قدموں کے نشان بالکل نہیں دکھائی دے رہے تھے کیونکہ ہرمائنی کی چھڑی جادو سے انہیں معدوم کر رہی تھی۔

''میں اس کے پاس کل دوبارہ جاؤں گی۔'' ہرمائنی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''اگر ضرورت پڑی تو میں اسے پوری سہ ماہی کی مکمل منصوبہ بندی تیار کر کے دوں گی۔ اگر وہ ٹراؤلینی کو برخاست کر دیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں...... مگر میں انہیں ہیگرڈ کو کم از کم برخاست کرنے نہیں دوں گی......''

☆☆☆☆

اکیسواں باب

سانپ کی آنکھ

اتوار کی صبح ہر مائنی ایک بار پھر دوفٹ اونچی برف میں سے گرتی پڑتی ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف گئی۔ ہیری اور رون بھی اس کے ساتھ جانا چاہتے تھے مگر ان کے ہوم ورک کا بوجھ اب پہاڑ کی اونچائیوں کو چھونے لگا تھا۔ اسی لئے انہیں اپنی بے چینی پر ضبط کا دامن باندھتے ہوئے گری فنڈر ہال میں ہی رُکنا پڑا۔ انہیں کھڑکی کے پار میدان سے آنے والی آوازوں اور قہقہوں کو نظرانداز کرنے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی۔ ہوم ورک کے فارغ طلباء وہاں جمی ہوئی جھیل کی سطح پر سکیٹنگ کرتے ہوئے کلکاریاں بھر رہے تھے اور خوب موج مستی کا لطف اُٹھا رہے تھے۔ لکڑی کے پتلے تختوں سے بنی ہوئی برف گاڑیوں پر پھسل رہے تھے۔ کھیلنے کی حد تک تو یہ سب ٹھیک تھا مگر جو چیز زیادہ پریشانی کا باعث تھی، وہ یہ تھی کہ وہ لوگ برف کے گولے بنا کر ان جادو کر کے انہیں گری فنڈر کے مینار کی طرف اچھال رہے تھے جو زوردار چھناکے کی آواز کے ساتھ کھڑکیوں پر لگ رہے تھے۔

بالآخر جب رون کی قوت برداشت جواب دے گئی تو اُٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا اور کھڑکی کھول کر باہر نکال کر چیخ کر بولا۔ ’’او بدتمیزو! میں پری فیکٹ ہوں...... اگر اب برف ایک بھی گولا کھڑکی سے ٹکرایا تو...... اووچ!‘‘

اس نے تیزی سے اپنا سر اندر کر لیا۔ اس کے چہرے پر برف کا رُواں چپکا ہوا دکھائی دے رہا۔ ’’وہ فریڈ اور جارج ہیں......‘‘ اس نے کھڑکی کے کواڑ بند کرتے ہوئے بے بسی کے عالم میں کہا۔ ’’گدھے کہیں کے......‘‘

ہر مائنی دوپہر کے کھانے سے کچھ دیر قبل ہیگرڈ کے جھونپڑے سے واپس لوٹی۔ وہ کسی قدر کانپ رہی تھی اور کا چوغہ گھٹنوں تک گیلا ہو رہا تھا۔

’’کیا رہا؟...... کیا تم نے اس کی کلاسوں کی منصوبہ بندی کر دی۔‘‘ اسے اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر رون نے بے تابی سے پوچھا۔

’’میں نے تو پوری کوشش کی تھی......‘‘ ہر مائنی مایوسی کے عالم میں آہ بھرتی ہوئی بولی اور ہیری کے پہلو والی نشست پر نڈھال سی ہو کر گر گئی۔ اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور جھلائے ہوئے انداز سے اسے لہرایا۔ اس کی نوک سے گرم ہوا نکل نکلی اور اس کے گیلے

چوغے کوسکھانے لگی۔ ’’جب میں وہاں پہنچی تو وہ جھونپڑے میں موجود نہیں تھا۔ میں پورا نصف گھنٹہ اس کا دروازہ بجاتی رہی پھر وہ جنگل سے نکل کر وہاں آیا......‘‘

ہیری نے تاریک جنگل کا ذکر سن کر گہری آہ بھری کیونکہ اسے معلوم تھا کہ تاریک جنگل عجیب وغریب اور بھیانک درندوں سے بھرا پڑا تھا جو یقینی طور پر اس کی ملازمت پر بجلی بن کر گر سکتے تھے۔ اس نے پوچھا۔ ’’اس نے وہاں کیا چھپایا ہوا ہے؟......کیا تمہیں کچھ معلوم ہو پایا؟‘‘

’’نہیں......‘‘ ہرمائنی نے غمگین انداز میں بولی۔ ’’وہ کہتا ہے کہ وہ ہمیں دم بخود کر دینا چاہتا ہے۔ میں نے اسے امبریج کے بارے میں بتانے کی کافی کوشش بھی کی مگر وہ تو کچھ بھی سننے کو تیار نہیں ہے۔ وہ تو یہی اصرار کرتا رہا کہ کوئی بھی صحیح الذہن شخص قربس کو دیکھ کر اسے نارلس سمجھنے کی غلطی کر ہی نہیں سکتا۔ میرا خیال نہیں ہے کہ اس کے پاس ’کیمرُ‘ ہے......‘‘ اس نے ہیری اور رون کے چہروں پر دہشت کی سیاہی دیکھتے ہوئے اپنی بات آگے بڑھائی۔ ’’لیکن اس کے بارے میں یہ کہنے میں مغالطہ نہیں ہے کہ اس نے کہا تھا کہ اس کے انڈوں کا حصول ناممکن ہے...... میں نے اس سے کئی بار کہا ہے کہ وہ غروبلی پلانک کے طرزِ عمل کو اختیار کر لے، یہی اس کیلئے بہتر ثابت ہوگا...... مگر سچ کہوں تو مجھے نہیں لگتا ہے کہ اس نے نصف گفتگو بھی سنی ہوگی۔ وہ کچھ عجیب سا مزاج دکھا رہا تھا...... وہ اب بھی یہ بات بتانے کو تیار نہیں ہے کہ اسے وہ زخم اور چوٹیں کیسے لگی ہیں؟‘‘

اگلے دن بڑے ہال میں ناشتے کے وقت جب ہیگرڈ کی واپسی کا اعلان کیا گیا تو طلباء کی اکثریت نے اس کا استقبال بجھے ہوئے انداز سے کیا البتہ گری فنڈر کی میز پر فریڈ، جارج اور لی جارڈن جیسے کچھ طلباء نے خوشی سے گرجتے ہوئے ہیگرڈ کیلئے محبت کا اظہار کیا۔ گری فنڈر کے علاوہ ہفل پف کی میز سے بھی کئی طلباء نے بھاگ کر اس کے بھاری بھرکم ہاتھ میں مصافحہ کیا تھا۔ طلباء کی اکثریت نے لیونڈر براؤن اور پاروتی پاٹیل جیسی اُداسی کا اظہار کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف بے بسی سے دیکھ کر اپنے سر ہلا دیئے۔ ہیری کو یہ بات اچھی طرح معلوم تھی کہ ان میں زیادہ تر لوگوں کو پروفیسر غروبلی پلانک کے پڑھانے کا انداز زیادہ پسند تھا۔ اس سے بری چیز تو یہ تھی کہ خود اس کے منتشر دماغ کا ایک چھوٹا سا خانہ اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے درپے تھا کہ ان کے پاس ایک بہتر وجہ موجود تھی کہ غروبلی پلانک کی دلچسپ کلاس کا ایک اچھوتا پہلو یہ بھی تھا کہ وہاں کسی کو چوٹ پہنچنے کے خطرات بالکل نہیں پائے جاتے تھے۔

کافی خدشات اور کشمکش کے عالم میں ہیری، رون اور ہرمائنی منگل والے دن ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف گئے۔ یخ بستہ موسم کی تلخی سے بچنے کیلئے انہوں نے موٹے اونی کپڑے پہن رکھے تھے۔ ہیری کے ذہن میں یہ سوال کلبلا رہا تھا کہ ہیگرڈ نجانے انہیں کیا پڑھانے والا ہے؟ اس کے علاوہ اسے یہ تشویش بھی لاحق تھی کہ اگر امبریج اچانک چھان بین کیلئے وہاں پہنچ جاتی ہے تو باقی طلباء خاص طور پر ملفوائے اور اس کے وفادار چیلے کیسا برتاؤ پیش کریں گے؟

بہرحال، جب وہ برفیلے میدان میں گرتے پڑتے ہیگرڈ کے پاس جا رہے تھے تو ان کے اردگرد محتسب اعلیٰ کا دور دور تک نام و

نشان نہیں تھا۔ ہیگرڈ جنگل کے کنارے پر تنہا کھڑا ان کا انتظار کر رہا تھا۔ اسے دیکھ کر انہیں کچھ زیادہ خوشگوار احساس نہیں ہوا۔ ہفتے کی رات کو چوٹیں ارغوانی رنگت کی تھیں ان اب سبزی مائل زرد رنگ چڑھ چکا تھا اور کچھ زخموں سے تو ابھی تک خون نکل رہا تھا۔ ہیری اس بات کو سمجھ نہیں پایا...... کیا ہیگرڈ پر کسی ایسے جاندار نے حملہ کیا تھا جس کا زہر اس کے زخموں کو بھرنے ہی نہیں دیتا تھا؟ اگرچہ ہیگرڈ اس الٹی تصویر کو مکمل کرنے کیلئے اپنے کندھے پر آدھ مری گائے جیسی کوئی چیز اُٹھائے کھڑا تھا۔

''خوش آمدید کلاس! آج ہم وہاں چلیں گے۔'' ہیگرڈ نے مسرور لہجے میں آتے ہوئے طلباء و طالبات کو بتایا اور اپنے عقب میں موجود تاریک جنگل کے درختوں کی طرف اشارہ کیا۔ ''وہاں کچھ زیادہ درخت تو ہیں مگر یہ بات سچ ہے کہ وہ اندھیری جگہوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔''

''کون اندھیری جگہوں کو پسند کرتے ہیں۔'' ہیری کو قریب سے ملفوائے کی دہشت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی جو اپنے وفادار ساتھیوں کریب اور گوئل سے پوچھ رہا تھا۔ ''اس نے کیا کہا، کون اندھیرا پسند کرتے ہیں...... کیا تم نے کچھ سنا؟''

ہیری کو یاد آیا کہ اس سے پہلے ملفوائے صرف ایک ہی بار تاریک جنگل میں گیا تھا۔ اس وقت اس نے بہت زیادہ دلیری کا مظاہر نہیں کیا تھا۔ اس کی کیفیت پر وہ زیرلب مسکرایا۔ کیوڈچ میچ کے بعد ہر وہ چیز، جس سے ملفوائے کی ٹانگیں کانپنے لگتی تھیں، اس کیلئے ہیری ہمہ تن تیار رہتا تھا۔

''سب لوگ تیار......'' ہیگرڈ نے طلباء کے سہمے اور ستے ہوئے چہرے دیکھ کر چہک کر کہا۔ ''ٹھیک ہے، ہم نے جنگل کی سیر کو تمہارے پانچویں سال کیلئے بچا رکھا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ ہم ان جانداروں کو ان کے قدرتی ماحول میں دیکھنے کیلئے چلتے ہیں۔ ہم تم لوگوں کو آج جس جاندار کے بارے میں بتانے جا رہے ہیں وہ نہایت ہی نایاب النسل ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ شاید پورے برطانیہ میں ہم ہی وہ اکلوتے فرد ہیں، جس نے انہیں پالتو بنانے میں بھرپور کامیابی حاصل کی ہے۔''

''تمہیں اس بات کا پورا یقین ہے کہ تم نے انہیں صحیح معنوں میں پالتو بنا لیا ہے؟'' ملفوائے نے پوچھا۔ جس کی آواز پہلے سے زیادہ خوف سے لرزتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ''دیکھو! ایسا پہلی بار نہیں ہوگا، جب تم بے لگام خطرناک جنگلی جانوروں کو کلاس میں لاؤ گے۔ ہے نا؟''

سلے درن کے طلباء اس کی حمایت میں بڑبڑانے لگے۔ گری فنڈر کے بھی کچھ طلباء کو دیکھ کر یہی محسوس ہوا کہ وہ بھی یہی سوچ رہے ہوں کہ ملفوائے کی بات کسی حد تک درست ہی تھی۔

''جب میں نے کہا کہ وہ پالتو ہیں تو وہ پالتو ہی ہیں......'' ہیگرڈ نے تیوریاں چڑھا کر کہا اور اپنے کندھے پر مردہ گائے کے جسم کو کچھ اونچا اُٹھایا۔

''یہ تمہارے چہرے کو کیا ہوا ہے؟'' ملفوائے نے گہرے لہجے میں پوچھا۔

''تمہیں اس سے کچھ سر کار نہیں ہونا چاہئے۔'' ہیگرڈ نے غصے سے کہا۔''اب اگر تم لوگوں کے سوال جواب ختم ہو گئے ہوں تو کیا ہم جنگل کی سیر پر چلیں...... ہمارے پیچھے آ جاؤ......''

وہ گھوما اور سیدھا جنگل کی طرف چل پڑا۔ اس کے پیچھے پیچھے جانے کیلئے کسی کے دل میں کوئی زیادہ خواہش نہیں دکھائی دیتی تھی۔ ہیری نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ جنہوں نے آہ بھرتے ہوئے اپنے سر ہلائے اور پھر وہ تینوں ہیگرڈ کے تعاقب میں چل پڑے۔ باقی طلباء بھی نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔

وہ تقریباً دس منٹ تک جنگل میں چلتے رہے۔ بالآخر وہ ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں گھپ اندھیرا پھیلا ہوا تھا اور زمین تک صحیح طرف سے نظر نہیں آ رہی تھی۔ ایک ہنکار بھرتے ہوئے ہیگرڈ نے مردہ گائے زمین پر پٹخ دی اور پیچھے ہٹ کر اس نے اپنا چہرہ طلباء کی طرف گھمایا۔ زیادہ تر طلباء درختوں کے پیچھے سے اس کی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ گھبرائے ہوئے انداز میں اپنے اردگرد دیکھ رہے جیسے انہیں دھڑکا لگا ہو کہ کوئی خطرناک درندہ ان پر حملہ آور نہ ہو جائے۔

''سب لوگ قریب آ جاؤ...... اور قریب آ جاؤ......'' ہیگرڈ نے انہیں حوصلہ دلاتے ہوئے کہا۔''دیکھو! وہ جاندار گوشت کی بو پاتے ہی اس طرف کھنچے چلے آنا شروع ہو جائیں گے مگر انہیں کچھ جلدی بلا لیتے ہیں۔ انہیں یہ جان کر اچھا محسوس ہوگا کہ ہم انہیں بلا رہے ہیں......''

ہیگرڈ نے مڑ کر اپنے چہرے پر پھیلے بالوں کو پیچھے کی طرف ہٹایا اور سر ہلاتے ہوئے اس نے اپنے حلق سے ایک عجیب سی آواز نکالی۔ جو ان اندھیرے درختوں کے بیچ میں ڈراؤنی چڑیوں کی چہچہاہٹ جیسی محسوس ہوئی۔ اس شور کو سن کر کوئی بھی نہیں ہنس پایا۔ گری فنڈر کے طلباء تو اتنے خوفزدہ تھے کہ ان کے منہ سے چوں چراں تک نہیں ہو رہی تھی۔ ہر کوئی اپنی اپنی جگہ سہا کھڑا تھا......

ہیگرڈ نے ایک بار پھر اسی طرح کی آواز نکالی۔ پھر ایک منٹ یونہی گزر گیا، جس کے دوران تمام طلباء اپنے اردگرد اور پیچھے مڑ کر دیکھتے رہے تاکہ جو بھی چیز آ رہی ہو، وہ اس کی پہلی جھلک دیکھ سکیں اور پھر جب ہیگرڈ نے تیسری بار اپنے بالوں کی لٹوں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے اپنے دیوہیکل سینے کو پھیلایا تو ہیری نے رون کو کہنی مار کر ان دوخمیدہ درختوں کے درمیانی حصے کی طرف اشارہ کیا۔

اندھیرے میں دو ویران، سفید، چمکتی ہوئی آنکھیں آہستہ آہستہ بڑی ہوتی جا رہی تھیں۔ کچھ ہی لمحوں بعد ڈریگن کے خدوخال جیسے چہرے اور گردن والے، بڑے بڑے سیاہ پنکھوں والے گھوڑے کا تاریک ڈھانچہ وہاں نمودار ہوا جس کے بدن ہڈیاں ہی ہڈیاں دکھائی دے رہی تھیں اور گوشت کا نام ونشان نہ تھا۔ اس نے اپنے سامنے کھڑے ڈھیر سارے طلباء کی طرف گھور کر دیکھا اور اس نے اپنی لمبی سیاہ دُم لہرائی۔ وہ آگے بڑھا اور جھک کر گائے کے مردہ جسم کو اپنے نوکیلے دانتوں سے بھنبھوڑنے لگا۔

ہیری کو اس وقت کافی اطمینان محسوس ہو رہا تھا کہ بالآخر یہ واقعی موجود ہی تھے، اس کا کوئی تخیل یا وہم نہیں تھے۔ اس نے خواب میں بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ ہیگرڈ بھی ان کے بارے میں جانتا ہوگا۔ اس نے مسرت آمیز نظروں سے رون کی طرف دیکھا۔ لیکن رون تو

ابھی تک درختوں کے بیچ چاروں طرف یوں دیکھ رہا تھا جیسے اسے انتظار ہو کہ وہ کب آئیں گے؟

''ہیگر ڈ انہیں بلانے کیلئے دوبارہ آواز کیوں نہیں لگا رہا ہے......؟'' اس نے الجھے ہوئے لہجے میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے چونک کر دوسرے لوگوں کی طرف دیکھا۔ زیادہ تر طلباء کے چہروں پر رون جیسی ہی کیفیت دکھائی دے رہی تھی اور کسی جانور کے نہ آنے پر گھبراہٹ کا شکار ہو رہے تھے۔ وہ اب بھی خود سے چند فٹ کے فاصلے پر کھڑے گھوڑے کے ڈھانچے کو دیکھنے کے بجائے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ صرف دو طلباء کو دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ واقعی انہیں دیکھ رہے ہوں۔ ان کی نگاہیں اس عجیب الخلقت جانور پر جمی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ ان میں سے ایک سلے درن کا دبلا پتلا لڑکا تھا جو گوئل کے ٹھیک پیچھے کھڑا اس گھوڑے کو گوشت بھنبھوڑتا ہوا دیکھ رہا تھا اور اس کے چہرے پر بدمزگی اور کراہیئت کے جذبات پھیلے ہوئے تھے۔ جبکہ دوسرا نیول تھا جس کی آنکھیں اس کی لمبی اور سیاہ لہراتی دُم کو دیکھ رہی تھیں۔

''اوہ یہ لو...... ایک اور بھی آ گیا'' ہیگر ڈ نے فخریہ انداز سے کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ درختوں کے درمیان اندھیری جگہ سے دوسرا سیاہ ڈھانچہ نما گھوڑا نمودار ہوا۔ اس نے چمڑے جیسے کھردرے پنکھ اپنے پہلو میں سمیٹ رکھے تھے۔ وہ اپنے ساتھی کے پہلو میں آ کر مردہ گائے کا دوسرا حصہ ادھیڑنے لگا۔

''اب تم لوگ اپنے اپنے ہاتھ اُٹھا کر بتاؤ...... تم میں سے کون کون انہیں دیکھ سکتا ہے؟''

ہیری کے ذہن میں عجیب سی مسرت پھیلنے لگی کہ وہ بالآخر ان عجیب ڈھانچوں جیسے گھوڑوں کی اسراریت کو سمجھنے ہی والا ہے۔ اس نے اپنا ہاتھ اُٹھا دیا۔ ہیگر ڈ نے اس کی طرف دیکھا۔

''ہاں...... ہاں! ہم جانتے ہیں کہ تم انہیں دیکھ سکتے ہو ہیری!'' اس نے سنجیدگی سے کہا۔ ''اور تم بھی نیول؟...... اور......''

''معاف کرنا ہیگر ڈ!'' ملفوائے نے طنزیہ کاٹ دار لہجے میں کہا۔ ''یہ تو بتا دو کہ ہمیں کون سا جانور دیکھنا چاہئے؟''

ہیگر ڈ دھیما سا مسکرایا اور اس نے زمین پر پڑی ہوئی مردہ گائے کی طرف اشارہ کیا۔ تمام طلباء کی نظریں زمین پر پڑی ہوئی مردہ گائے کی طرف جھک گئیں۔ وہ کچھ سیکنڈ تو اسے گھورتے رہے، پھر کئی طلباء کے منہ سے آہ نکل گئی۔ پاروتی تو چیخ اُٹھی۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ ایسا کیوں ہوا ہو گا؟ گائے کے مردہ جسم سے گوشت کے پارچے خود بخود ہوا میں اُٹھ کر غائب ہو رہے تھے اور یہ دیکھنا کافی عجیب اور خوفناک محسوس ہو رہا ہو گا......

''مگر یہ کون کر رہا ہے......؟ اسے کون کھا رہا ہے؟'' پاروتی لرزتی ہوئی آواز میں بولی۔ وہ سب سے پیچھے والے درخت کی اوٹ میں جا چھپی تھی۔

''اُڑن گھڑ پنجر......'' ہیگر ڈ نے فخریہ لہجے میں انہیں بتایا۔ اسی لمحے ہرمائنی کے منہ سے 'اوہ' کی آواز نکل گئی۔ جیسے وہ سمجھ چکی ہو۔

''اُڑن گھڑ پنجر...... ہوگورٹس میں ان کا پورا ریوڑ موجود ہے، تم میں سے اُڑن گھڑ پنجر کے بارے میں کون جانتا ہے......؟''

''لیکن...... وہ تو حقیقت میں...... سچ مچ منحوس ہوتے ہیں۔'' پاروتی میں نے دہشت زدہ لہجے میں کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔
''جو لوگ بھی انہیں دیکھتے ہیں، ان کے ساتھ طرح طرح کے خوفناک حادثات ہوتے ہی رہتے ہیں...... پروفیسر ٹراؤلینی نے مجھے ایک باران کے بارے میں بتایا تھا......''

''نہیں...... نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔'' ہیگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو محض من گھڑت توہمات ہیں۔ وہ کسی طرح سے منحوس نہیں ہوتے ہیں۔ وہ نہایت سمجھدار اور قابل استعمال ہوتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اس ریوڑ کو کچھ زیادہ کام نہیں کرنا پڑتا ہے۔ ان کا استعمال تو خاص طور پر سکول کی بگھیوں کو کھینچنے کیلئے کیا جاتا ہے۔ ڈمبل ڈور تقاب اُڑان نہیں بھرنا چاہتے ہیں تو وہ کبھی کبھار ان پر سواری کرنے کا لطف اُٹھاتے ہیں۔ یہ کافی طویل مسافت کیلئے نہایت کارآمد ثابت ہوتے ہیں...... لو دیکھو! دو اور آ گئے ہیں......''

ھیری نے دیکھا کہ دو گھڑ پنجر خاموشی سے چلتے ہوئے درختوں کے تاریک جھنڈ سے نمودار ہوئے۔ ان میں سے ایک تو پاروتی پاٹیل کے بالکل قریب سے ہی گزرا تھا جو دہشت سے کانپتی ہوئی درخت سے بری طرح لپٹ گئی تھی۔ ''میرا خیال ہے کہ مجھے کسی نادیدہ چیز نے چھوا ہے...... مجھے یقین ہے کہ وہ منحوس میرے پاس ہی کہیں موجود ہیں......''

''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، وہ تمہیں چوٹ نہیں پہنچائیں گے۔'' ہیگرڈ نے اس کی ہمت بڑھاتے ہوئے کہا۔
''ٹھیک ہے، اب ہمیں کون یہ بتا سکتا ہے کہ کچھ لوگ تو انہیں دیکھ سکتے ہیں اور کچھ لوگوں کو یہ بالکل دکھائی نہیں دیتے ہیں، ایسا کیوں ہے؟''

ہرمائنی نے فوراً اپنا ہاتھ کھڑا کر دیا۔

''ہم جانتے تھے...... ہاں بتاؤ!'' ہیگرڈ نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اُڑن گھڑ پنجر کو صرف وہی لوگ دیکھ سکتے ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے کسی کو مرتے ہوئے دیکھا ہو......''

''بالکل صحیح کہا......'' ہیگرڈ نے بھرپور سنجیدگی سے کہا۔ ''گری فنڈر کو دس پوائنٹس!''

''اونہہ ہونہہ......''

اور بالآخر پروفیسر امبرج وہاں پہنچ ہی گئی تھیں۔ وہ ھیری سے کچھ ہی فٹ دور کھڑی تھیں۔ انہوں نے اپنا سبز اوور کوٹ اور سبز چوڑا ہیٹ پہن رکھا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں ان کا کلپ بورڈ بالکل تیار دکھائی دیتا تھا۔ ہیگرڈ نے پہلے کبھی ان کی یہ مخصوص آواز کبھی نہیں سنی تھی۔ کچھ پریشان دکھائی دیا اور سب سے قریب گھڑ پنجر کو یوں غور سے دیکھنے لگا جیسے وہ آواز اسی میں سے نکلی ہو۔

''اونہہ ہونہہ......''

''اوہ آپ...... آیئے!'' ہیگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا جب اسے یہ معلوم ہو گیا کہ آواز دراصل کہاں سے آ رہی تھی؟
''تمہیں میرا وہ خط تو مل ہی گیا ہو گا جو میں نے آج صبح تمہارے جھونپڑے میں بھیجا تھا۔'' امبرج نے اسی تلخ اور دھیمے لہجے کا

استعمال کرتے ہوئے کہا جس کا استعمال وہ پہلے ہی اس کے ساتھ جھونپڑے میں کر چکی تھیں۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی شخص سے بات کر رہی ہوں جو غیر ملکی ہو اور اس کے سوچنے کی صلاحیت میں سست روی غالب ہو۔ ''اپنے خط میں، میں نے اس بات کی اطلاع دے دی تھی کہ آج میں تمہاری کلاس کی انکوائری کروں گی......''

''اوہ ہاں!......'' ہیگرڈ نے آہستگی سے کہا۔ ''مجھے اس بات پر خوشی ہوئی کہ آپ کو کلاس کی صحیح جگہ تلاش کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی......جیسا کہ آپ دیکھ سکتی ہیں......یا میں نہیں جانتا ہوں......کیا آپ انہیں دیکھ سکتی ہیں؟......ہم آج اُڑن گھڑ پنجر کی خصوصیات پڑھ رہے ہیں......''

''کیا کہا......تم نے ابھی ابھی کیا کہا؟'' پروفیسر امبریج نے بلند آواز میں کہا اور اپنے کان پر ہاتھ رکھ کر سننے کی اداکاری کی۔ ان کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں۔

ہیگرڈ کسی قدر مضطرب دکھائی دینے لگا۔

''ار......اُڑن گھڑ پنجر......'' اس نے زیادہ بلند آواز میں کہا۔ ''دیوہیکل پنکھ دار مضبوط گھوڑے......'' اس نے اپنے بھاری بھر کم ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

پروفیسر امبریج نے اپنی ٹھوڑی اُٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر سر جھکا کر کلپ بورڈ پر بڑبڑاتی ہوئی لکھنے لگیں۔ ''ناقص اشاروں......کی زبان کا......استعمال کرتا ہے۔''

''تو......'' ہیگرڈ نے طلباء کی طرف مڑ کر تھوڑی پریشانی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! تو ہم کیا کہہ رہے تھے......؟''

''بظاہر......یادداشت......کمزور......لگتی ہے......'' امبریج اتنی تیز لہجے میں بڑبڑا رہی تھیں کہ اردگرد کے سب طلباء آسانی سے ان کی بات سن سکتے تھے۔ ڈریکو ملفوائے کو تو ایسا لگا کہ جیسے ایک مہینے پہلے ہی اس کی کرسمس آ گئی ہو۔ دوسری طرف ہرمائنی کا چہرہ غصے کی آگ میں دہک رہا تھا۔

''اوہ ہاں!'' ہیگرڈ نے امبریج کے کپ بورڈ کی طرف الجھی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا وہ سنبھل کر دلیری سے اپنا سلسلہ جوڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ ''ہاں! ہم تم لوگوں کو یہ بتا رہے تھے کہ یہ ریوڑ ہم نے کیسا بنایا؟ آغاز میں ہم نے ایک نر اور پانچ مادہ گھڑ پنجر حاصل کئے اور پھر ان سے ان کی نسل کر بڑھایا......'' وہ چند قدم آگے بڑھا اور سب سے پہلے نمودار ہونے والے گھڑ پنجر کے قریب پہنچا اور اس کی ہڈیوں پر تھپتھپاتے ہوئے بولا۔ ''اس کا نام ٹینی بریز ہے، یہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔ اس جنگل میں یہ سب سے پہلے پیدا ہوا تھا......''

''کیا تمہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ محکمے نے گھڑ پنجر کو 'خطرناک جانداروں' کی فہرست میں شامل کر رکھا ہے......؟'' امبریج نے اس کی بات اچکتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

یہ سن کر ہیری کا دل بری طرح ڈوب گیا لیکن ہیگرڈ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

''گھڑ پنجر کسی بھی لحاظ سے خطرناک نہیں ہوتے ہیں، اس کا ثبوت آپ کے سامنے ہے۔انہوں نے ابھی تک ہم پر یا کسی اور پر حملہ نہیں کیا ہے......البتہ کوئی انہیں جان بوجھ کر تنگ کرنے کی کوشش کرے تو وہ ان کا تھوڑا بہت گوشت کاٹ کر چبا سکتے ہیں......''

''متشدد......احساسات کا مالک......خون خرابے...... پرخوش......ہوتا ہے۔''امبر تج بڑبڑائی اور اپنے کلپ بورڈ پر لکھنے لگی۔

''آپ یقیناً ہماری بات کا مطلب غلط سمجھی ہیں۔''ہیگرڈ کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا۔''ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی کسی کتے کو بلاوجہ پریشان کرتا ہے تو تو وہ بھی کاٹ لے گا۔ ہے نا؟......مگر یہ تو حقیقت ہے کہ گھڑ پنجر کے بارے میں جو برا نظریہ ہے وہ تو موت کی شبیہ کے باعث ہے۔ بلا شبہ لوگ انہیں منحوس قرار دیتے ہیں......لیکن وہ انہیں دکھائی دینے پر منحوس سمجھتے نہیں ہیں، ہے نا؟''

امبر تج نے اس کی بات کو کوئی جواب نہیں دیا۔انہوں نے اپنی آخری سطر مکمل کی اور ہیگرڈ کی طرف دیکھتے ہوئے دوبارہ بہت اونچی آواز میں مگر ٹھہر ٹھہر کر کہا۔

''تم اپنا پڑھانا جاری رکھو......میں ذرا چہل قدمی کرتی ہوں......''انہوں نے چلنے کی اداکاری کی۔(ملفوائے اور پینسی پارکنسن اپنا منہ دبا کر ہنسنے لگے)''ان طلباء کے درمیان......''(انہوں نے سب طلباء کی طرف اشارہ کیا)''میں ان سے کچھ سوال جواب کروں گی۔''انہوں نے بولنے کا اظہار کرتے ہوئے اپنے منہ کی طرف ہاتھ کا اشارہ کیا۔جیسے وہ کسی گونگے کو سمجھا رہی ہوں۔ہیگرڈ نے ان کی طرف سرد نظروں سے گھور کر دیکھا۔ وہ یہ نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ وہ ایسا کیوں سوچ رہی تھیں کہ وہ معمول کی انگریزی نہیں سمجھ سکتا۔ ہر مائنی کی آنکھوں میں تو اب غضبناکی کے مارے آنسو بہنے لگے تھے۔

''ڈائن کہیں کی......شیطانی ڈائن......میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ تم کیا کرنے جا رہی ہو؟ تم واقعی کسی گندی نالی کی گھٹیا ڈائن ہو......''اس نے غصے سے تلملاتے ہوئے سرگوشی بھری۔اب امبر تج ٹہلتی ہوئی پینسی پارکنسن کے پاس پہنچ گئی تھی۔

''خیر......ٹھیک ہے......''ہیگرڈ اپنی بھٹکتی ہوئی توجہ یکسو کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔''گھڑ پنجر......اوہ ہاں! میں کہہ رہا تھا کہ ان میں بے شمار عمدہ خصوصیات ہوتی ہیں......''

''کیا تم پروفیسر ہیگرڈ کا لہجہ اچھی طرح سے سمجھ سکتی ہو؟''پروفیسر امبر تج نے بلند آواز میں پینسی پارکنسن سے سوال کیا۔

ہر مائنی کی طرح پینسی پارکنسن کی آنکھیں بھی بھیگی ہوئی تھیں، مگر اس کی وجہ غم نہیں بلکہ ہنسی تھی۔ہنس ہنس کر اس کی آنکھوں میں آنسو امڈنے لگے تھے۔ وہ بولی تو ضرور تھی مگر اس کا جواب صحیح طور پر سمجھ میں نہیں آ پایا کیونکہ وہ اپنی ہنسی کو روکنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔''نہیں......کیونکہ......دیکھئے......یوں لگتا ہے......کہ وہ زیادہ تر......ہنکاریں بھرتے رہتے ہیں۔''

امبر تج نے سر جھکا کر اپنے کلپ بورڈ پر مزید سطریں لکھیں۔ہیگرڈ کے چہرے کا زخموں سے پاک حصہ کسی قدر سرخ ہو گیا تھا، مگر

اس نے خود پر فوراً قابو پالیا اور یوں اداکاری کی کہ جیسے اس نے پینسی کا جواب سنا تک نہ ہو۔

''ار......ہاں......گھڑ پنجروں کی عمدہ خصوصیات......جب انہیں پالتو بنالیا جاتا ہے، بالکل سامنے موجود ریوڑ کی طرح......تو پھر کوئی سمت بھٹک نہیں سکتا۔ ان میں سمت کو ذہن نشین رکھنے کی خداداد صلاحیت ہوتی ہے، بس انہیں صرف یہ کہہ دو کہ تمہیں کہاں جانا ہے؟......''

''ظاہر ہے کہ ایسا تو اسی وقت ہی ہوسکتا ہے جب وہ آپ کی بات کو سمجھ سکتے ہوں۔'' ملفوائے نے زور سے کہا اور پینسی پارکنسن اس بار خود پر قابو نہ رکھ پائی اور اپنی زور سے کھلکھلائی کہ وہ اپنا توازن ہی کھو بیٹھی اور زمین پر جا گری۔ پروفیسر امبریج نے ان دونوں کی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھا اور پھر وہ نیول کی مڑ گئیں۔

''اُڑن گھڑ پنجر......کیا تم انہیں دیکھ سکتے ہو؟'' انہوں نے نیول سے پوچھا۔

نیول نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم نے کس کی موت دیکھی تھی؟'' انہوں نے حیرت بھری آواز میں دریافت کیا۔

''مم......میرے......دادا جی کی......'' نیول ہکلاتے ہوئے بولا۔

''اور......تم انہیں دیکھنے کے بعد ان کے بارے میں کیا سوچتے ہو؟'' امبریج نے اپنی بھنوئیں اُٹھاتے ہوئے پوچھا۔ ان کا گانٹھ دار ہاتھ گھڑ پنجروں کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو ابھی تک گائے کا اس قدر گوشت کھا چکے تھے کہ اس کی ہڈیاں جھلکنے لگی تھیں۔

''اونہہ......'' نیول نے گھبرا کر ہیگرڈ کی طرف دیکھا اور پھر بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ......وہ اچھے......ہوتے ہیں......''

''طلباء......اتنے......خوفزدہ......ہیں کہ......وہ......یہ بھی......کہہ سکتے......کہ انہیں ڈر......لگ......رہا ہے......!'' پروفیسر امبریج نے بڑبڑاتے ہوئے اپنے کلپ بورڈ پر مزید سطریں لکھیں۔

''نہیں......ایسا نہیں ہے......میں ان سے خوفزدہ بالکل نہیں ہوں......'' نیول نے کسی قدر پریشانی کے عالم میں بغلیں جھانکتے ہوئے کہا۔

''خیر......کوئی بات نہیں!'' پروفیسر امبریج نے نیول کے کندھے تھپتھپائے اور شفقت بھرے انداز میں مسکرا دیں، جو ہیری کو نہایت تمسخرانہ محسوس ہوا تھا۔ ''دیکھو ہیگرڈ......!'' وہ ایک بار پھر مڑ کر ہیگرڈ کی طرف متوجہ ہوئیں اور پہلے کی طرح بلند آواز میں سست روی کے ساتھ الفاظ رُک رُک کر بولنے لگیں۔ ''میرا خیال ہے کہ میں تمہارے بارے میں کافی چھان بین کر لی ہے۔ تمہیں...... (انہوں نے اپنے سامنے ہوا میں سے کچھ نکالنے کا ناٹک سا کیا) اس انکوائری کا نتیجہ (انہوں نے اپنے کلپ بورڈ کی طرف اشارہ کیا) دس دن کے اندر مل جائے گا۔'' وہ اپنی دس گانٹھ دار انگلیاں اوپر اُٹھا کر اسے دکھا رہی تھیں، اس کے بعد ایک گہری مسکراہٹ ان کے چہرے پر پھیل گئی۔ انہوں نے اپنا سبز ہیٹ صحیح کیا اور پہلے سے زیادہ مینڈک جیسی دکھائی دیتے ہوئے وہ پھدکتی ہوئی ان کے درمیان

سے گزر کر واپس چل پڑیں۔ ملفوائے اور پینسی پارکنسن بدستور تمسخرانہ انداز میں ہنسے جا رہے تھے۔ ہرمائنی اس ہتک آمیز رویئے پر غصے کے مارے کانپ رہی تھی جبکہ نیول گم صم اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''گھٹیا...... دروغ گو...... عیار بڑھیا......'' ہرمائنی نے نصف گھنٹے بعد اپنا غبار نکالتے ہوئے کہا، جب وہ اس پگڈنڈی پر چلتے ہوئے سکول کی عمارت کی طرف بڑھ رہے تھے، جو کلاس میں آتے وقت ان کے قدموں کے نشان سے وجود میں آئی تھی۔ ''تم نے دیکھا کہ وہ کیا کہہ رہی تھی؟ وہ نصف انسان والی نسلوں کے بارے میں شدید تعصب کا اظہار کر رہی تھیں۔ وہ اپنی تئیں پوری کوشش کر رہی تھیں کہ کسی طرح ہیگرڈ کو وحشی اور درندہ ثابت کر دیں، محض اس لئے کہ اس کی ماں ایک دیونی تھی اور...... اوہ...... یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ یہ واقعی کوئی ڈراؤنا سبق نہیں تھا...... میرے کہنے کا مطلب ہے کہ دھماکے دار سقرط تو یقیناً بھیانک تھے لیکن اُڑن گھڑ پنجر ...... تو اچھے ہیں...... دراصل ہیگرڈ کی سوچ کے لحاظ سے تو یہ نہایت معصوم ہیں......''

''مگر امبرتج نے تو کہا تھا کہ وہ نہایت خوفناک ہوتے ہیں......'' رون نے کہا۔

''دیکھو! جیسا ہیگرڈ نے کہا تھا...... وہ اپنا خیال خود رکھ سکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے درشت لہجے میں کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ غروبلی پلانک جیسی استاد عام طور پر ان کے بارے میں کم از کم 'این ای ڈبلیوٹی' کے درجے سے پہلے تو ذکر تک نہیں کرتیں۔ بہرحال وہ کافی دلچسپ ہوتے ہیں، ہے نا؟ کچھ لوگ انہیں دیکھ سکتے ہیں اور کچھ بالکل نہیں دیکھ سکتے۔ کاش میں بھی ان کی جھلک دیکھ پاتی......!''

''کیا واقعی تم ایسا سوچتی ہو......'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

وہ دم بخود سی رہ گئی۔

''اوہ ہیری! مجھے افسوس ہے...... نہیں نہیں...... میں انہیں دیکھنا نہیں چاہتی ہوں...... میں نے بھی بلا سوچے سمجھے کتنی احمقانہ بات کہہ ڈالی...... معاف کرنا......''

''کوئی بات نہیں......'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ ''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے......''

''آج تو مجھے بے حد حیرانگی ہوئی......'' رون اچانک بولا۔ ''اتنے سارے لوگ انہیں دیکھ سکتے تھے۔ ایک کلاس میں صرف تین لوگ......''

''بالکل ویزلی! ہم بھی یہی سوچ رہے تھے......'' ایک طنزیہ آواز سنائی دی۔ میدان میں پھیلی ہوئی برف کی وجہ سے انہیں اپنے عقب میں ملفوائے، کریب، گوئل اور پینسی پارکنسن کے آنے کی آہٹ تک سنائی نہیں دی تھی جو اب ان کے بالکل پیچھے پہنچ چکے تھے۔

''اگر وہ تمہیں دکھائی دے پاتے تو یقیناً تمہیں اس کا فائدہ ہی ہوتا، تم کم از کم قواف تو زیادہ آسانی سے دیکھ پاتے......''

وہ چاروں زور زور سے ہنسنے لگے اور اپنا پیٹ پکڑ کر لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے ان تینوں سے نکل کر آگے چلے گئے۔ ہیری کو سنائی دیا کہ وہ تینوں بڑے بھدے انداز سے اپنا گیت گاتے ہوئے سکول کے صدر دروازے کی طرف جا رہے تھے۔

سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار

کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

رون کے کانوں کی لوئیں ایک بار پھر سرخ پڑ چکی تھیں۔

''ان کی بکواس پر دھیان مت دو، رون!'' ہرمائنی نے تلخی سے غراتے ہوئے کہا۔''خود پر قابو پانا سیکھو......'' اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور کوئی جادوئی کلمہ پڑھا، جس سے چھڑی کی نوک سے تیز گرم ہوا نکلنے لگی۔ اس نے اس کا رُخ راستے میں پڑی برف کی طرف کر دیا۔ برف تیزی سے اچھل اچھل کر پہلوؤں میں ہٹنے لگی۔ وہ گرین ہاؤس تک جانے والے برفانی راستے میں کچھ آسانی پیدا کر رہی تھی۔

☆☆☆☆

اور دسمبر آ گیا...... برف باری میں شدت سے اضافہ ہو گیا تھا۔ پانچویں سال میں پڑھنے والے طلباء پر تو جیسے ہوم ورک کی صورت میں برف کا تودہ گر گیا تھا۔ جوں جوں کرسمس نزدیک آتی جا رہی تھی، توں توں رون اور ہرمائنی پر پری فیکٹ کی ذمہ داریاں بڑھتی چلی گئیں۔ انہیں سکول کی تزئین و آرائش کی دیکھ بھال کیلئے بلایا گیا (رون نے کہا کہ تم چمکدار فیتے لگانے کی کوشش کر کے تو دیکھو جبکہ پیوس ان فیتوں کا دوسرا سرا پکڑ کر تمہارا گلہ گھونٹنے کی کوشش کر رہا ہو) انہیں ساتھ ساتھ پہلے اور دوسرے سال کے طلباء کی بھرپور نگرانی بھی کرنا پڑ رہی تھی جو یخ بستہ سردی کی وجہ سے وقفے کے دوران باہر کی بجائے اندر ہی رہ جاتے تھے (رون نے کہا کہ وہ بہت ہی آوارہ اور بدتمیز قسم کے بچے ہیں، ہم جب پہلے سال میں پڑھا کرتے تھے تو یقینی طور پر اتنے اکھڑ اور بدتمیز نہیں تھے) اس کے علاوہ انہیں آرگس فلیچ کے ہمراہ شفٹ میں سرد راہداریوں کی نگرانی بھی کرنا پڑتی تھی۔ جسے پورا پورا شک تھا کہ چھٹیوں میں شیطانی ارواح طلباء میں سرایت کر کے ہنگامہ انگیزی کریں گی (رون غصے سے بولا کہ اس کے دماغ میں تو بھوسہ بھر چکا ہے) وہ اس قدر مصروف ہو چکے تھے کہ ہرمائنی نے گھریلو خرسوں کی ٹوپیاں بننا بھی چھوڑ دی تھیں البتہ اسے یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ اس کے پاس صرف تین ہی ٹوپیاں بچی تھیں۔

''بیچارے گھریلو خرس! جنہیں میں ابھی تک آزادی نہیں دلوا پائی۔ ٹوپیاں نہ بنانے کی وجہ انہیں کرسمس کی چھٹیوں میں اب یہیں رُکنا پڑے گا......''

ہیری اسے یہ حقیقت سے آگاہ کرنے میں ناکام رہا کہ اس کی بنائی ہوئی تمام چیزیں صرف ڈوبی ہی اُٹھا رہا ہے۔ وہ اپنے مقالے پر جھک گیا جو وہ جادوئی تاریخ ایک مطالعہ، کے مضمون پر لکھ رہا تھا۔ ویسے بھی وہ ابھی کرسمس کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ ہوگورٹس میں آنے کے بعد وہ پہلی بار یہاں سے کہیں دور چھٹیاں بسر کرنا چاہتا تھا۔ کیوڈچ پر لگی پابندی کافی تکلیف دہ تھی۔ اسے یہ فکر بھی ستا رہی تھی کہ کہیں ہیگرڈ کی ملازمت خطرے سے دوچار نہ ہو جائے، کہیں اسے آزمائشی عارضی ملازمت پر منتقل نہ کر دیا

جائے۔ یہ وہ تکلیف دہ دورانیہ تھا کہ اسے یہاں رُکنا نہایت ناگوار محسوس ہو رہا تھا۔ وہ صرف ایک ہی چیز میں گہری دلچسپی لے رہا تھا جو اس کی امید کو دلاسہ دیئے ہوئے تھی...... وہ ڈی اے کی خفیہ کلاسیں تھیں۔ اسے یہ بھی قلق تھا کہ چھٹیوں میں ڈی اے کی ملاقاتی کلاسیں بھی نہیں ہو پائیں گی کیونکہ ڈی اے کے زیادہ تر ارکان اپنے اپنے والدین سے ملنے کیلئے گھر جا رہے تھے۔ ہرمائنی بھی اپنے والدین کے ساتھ برفباری کا بھرپور لطف اُٹھانے کیلئے جا رہی تھی۔ وہ اسکیٹنگ کرنا چاہتی تھی۔ یہ خبر پا کر رون کے چہرے پر کافی دلچسپی نمودار ہوگئی کیونکہ اسے بالکل معلوم نہیں تھا کہ ماگلوؤں میں اسکیٹنگ جیسا کھیل کیسے کھیلا جاتا تھا؟ اسے یہ جان کر کافی حیرت ہوئی کہ ماگلو لوگ اپنے پیروں پر لکڑی کے پتلے پتلے تختے باندھ کر برف پر پھسلتے ہوئے برق رفتاری سے ڈھلوانی راستہ طے کرتے ہیں۔ رون بھی اپنے گھر جا رہا تھا۔ ہیری نے کئی دن تک اسے اشارے کنائے کرتا رہا۔ بالآخر تھک کر اس نے پوچھ ہی لیا کہ وہ کرسمس پر گھر کیسے جا رہا ہے؟ یہ سن کر رون نے کہا۔ ''تم بھی تو ساتھ چل رہے ہو...... کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں ہے؟ ممی نے مجھے کئی ہفتے قبل الّو ڈاک سے خط بھیجا تھا...... اس میں انہوں نے تمہیں بھی گھر پر ساتھ لانے کی ہدایت کی تھی......''

یہ سن کر ہرمائنی نے اپنی آنکھیں گول گول انداز میں گھمائیں مگر ہیری کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ رون کے گھر کرسمس منانے کا خیال واقعی دلچسپ تھا حالانکہ ہیری کو اس بات کا ملال بھی ہو رہا تھا کہ وہ سیریس کے ساتھ چھٹیاں نہیں منا پائے گا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا وہ مسز ویزلی کو راضی کر سکے گا کہ وہ اس خاص دن کے موقع پر سیریس کو بھی وہاں آنے کی دعوت دیں؟ یہ الگ بات تھی کہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ڈمبل ڈور، سیریس کو گیرم مالڈ پیلس والے تاریک مکان سے باہر نکلنے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے اور تو اور...... مسز ویزلی بھی کسی صورت، اُسے اپنے ہاں مدعو کرنے پر راضی نہیں پائیں گی کیونکہ ان دونوں میں اکثر و بیشتر اختلافی نوک جھونک چلتی رہتی تھی۔ سیریس نے آخری بار آگ میں دکھائی دینے کے بعد، ہیری سے کوئی رابطہ قائم نہیں کیا تھا۔ ہیری یہ بات بھی بخوبی جانتا تھا کہ آتشی راہداری پر امبریج کی مسلسل نگرانی کے باعث سیریس کا اس سے رابطے کی کوشش کرنا نہایت ہی احمقانہ قدم ثابت ہوگا مگر اسے اپنا یہ خیال بھی ذرا پسند نہیں تھا کہ سیریس اپنی جھگڑالو ماں کے تاریک گھر میں تنہا دبکا رہے اور کریچر جیسے ناپسندیدہ گھریلو خرس کے ساتھ اپنا اکلوتا پٹاخہ پھاڑے......

کرسمس کی چھٹیوں سے قبل آخری ڈی اے کلاس کیلئے ہیری خفیہ حاجتی کمرے میں کچھ جلدی ہی پہنچ گیا تھا۔ مشعل روشن ہونے پر وہاں کا منظر دیکھ کر وہ خوش ہوئے بغیر نہیں رہ پایا تھا کیونکہ ڈوبی نے بغیر کہے ہی وہاں پر بھی کرسمس کی تزئین آرائش کر دی تھی۔ ڈوبی کے علاوہ کوئی اور چھت پر سوسنہرے غبارے نہیں لٹکا سکتا تھا جن میں سے ہر ایک پر ہیری کی تصویر بنی ہوئی تھی اور جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔

'کرسمس کی نیک تمنائیں تمہارے لئے ہیری!'

ہیری نے جونہی آخری غبارہ اتارا، کمرے کا دروازہ کھلا اور لونا لوگڈ اندر داخل ہوئی۔ وہ ہمیشہ کی طرح کھوئی کھوئی سی دکھائی دے

رہی تھی۔

''کیسے ہو ہیری؟''اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور سر اُٹھا کر بچی کھچی سجاوٹ کو دیکھا۔''غبارے بہت اچھے ہیں......کیا تم نے انہیں لگایا تھا؟''

''اوہ نہیں! یہ کام تو ڈوبی نامی گھریلو خرس کا تھا......''ہیری جلدی سے بولا۔

''اکاس بیل......''لونا نے خوابیدہ لہجے میں کہا اور سفید جھاڑیوں کے بڑے جھرمٹ کی طرف اشارہ کیا جو تقریباً ہیری کے سر کے بالکل اوپر دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری تیزی سے نیچے کود کر ایک طرف ہٹ گیا۔لونا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے کہا۔''یہ تم نے اچھا کیا کہ دور ہٹ گئے کیونکہ ان میں اکثر 'نارگلز' بھرے رہتے ہیں......''

ہیری کو یہ پوچھنے کی زحمت نہیں اُٹھانا پڑی کہ نارگلز کیا ہوتے ہیں؟ کیونکہ اسی لمحے انجلینا، کیٹی اور ایلیسا وہاں پہنچ گئی تھیں۔ وہ تینوں ہانپ رہی تھیں اور سردی کے مارے سفید دکھائی دے رہی تھیں۔

''یہ اچھا ہوا......''انجلینا نے اپنا اوورکوٹ اتار کر ایک طرف کونے میں پھینکتے ہوئے کہا۔''بالآخر ہم نے تمہارا متبادل ڈھونڈ ہی لیا ہے......''

''میں سمجھا نہیں......میرا متبادل ڈھونڈ لیا ہے؟''ہیری نے اُلجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''تمہارے، فریڈ اور جارج کے متبادل کھلاڑی......''انجلینا نے اُمید بھری آواز میں کہا۔''ہمیں نئی متلاشی مل گئی ہے......''

''کون؟......''ہیری بے تابی سے بول اُٹھا۔

''جینی ویزلی......؟''کیٹی بل نے جواب دیا۔

ہیری منہ پھاڑے ان تینوں کی طرف بس دیکھتا ہی رہ گیا۔

''ہاں! میں جانتی ہوں......''انجلینا نے چھڑی نکال کر ہاتھ لہرایا۔''مگر وہ واقعی اچھی کھلاڑی ہے۔ظاہر ہے، تمہارے جتنی عمدہ تو نہیں ہے۔''اس نے ہیری کو ناگوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''چونکہ ہماری مجبوری ہے کہ ہم تمہیں نہیں رکھ سکتے......''

ہیری کا دل چاہا کہ وہ پلٹ کر اسے کرارا جواب دے دے۔کیا وہ ایک لمحے کیلئے یہ تصور کر سکتی ہے کہ ٹیم سے نکالے جانے کے بارے میں ہیری کو انجلینا سے سوگنا زیادہ افسوس نہیں ہوا ہوگا؟

''اور بیٹاؤ کیلئے کون؟......''اس نے اپنی آواز کو معمول پر لانے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔

''اینڈریو کارک اور جیک سلوپر......''انجلینا نے بلا جھجک بتایا۔''وہ دونوں کچھ زیادہ اچھے کھلاڑی نہیں ہیں مگر جو لوگ آزمائشی مشقوں پر آئے تھے، ان میں سے باقی تو نہایت گدھے تھے......''

رون، ہرمائنی اور نیول کے آنے پر یہ تکلیف دہ گفتگو ختم ہوگئی تھی۔ پانچ منٹ کے اندر ہی کمرہ اتنا بھر گیا کہ ہیری انجلینا کی غصیلی

حقارت بھری نگاہوں کو دیکھنے سے محفوظ ہو گیا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' اس نے تمام لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ آج کی شام ہمیں ان تمام جادوئی کلمات کی دہرائی کر لینا چاہیے جو ہم نے اب تک سیکھ لی ہیں کیونکہ چھٹیوں سے قبل یہ ہماری آخری ملاقات ہوگی۔ مجھے لگتا ہے کہ تین ہفتوں کے طویل وقفے کے باعث ہمیں کسی نئی چیز کی شروعات کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔''

''یعنی تم آج کچھ نیا نہیں سکھا رہے ہو؟'' زکریاس سمتھ نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔ اس کی آواز اتنی بلند تھی کہ پورے کمرے میں گونج اُٹھی۔ ''اگر مجھے یہ پہلے معلوم ہوتا تو میں یہاں آتا ہی نہیں......''

''ہمیں واقعی افسوس ہے کہ ہیری نے تمہیں یہ بات نہیں بتائی۔'' فریڈ نے زور سے کہا۔

کئی طلباء کھی کھی کر کے ہنسنے لگے۔ ہیری نے دیکھا کہ چو چینگ بھی ہنس رہی تھی اور پھر اسے اپنے پیٹ میں جانی پہچانی سی کھلبلی اُٹھتی ہوئی محسوس ہونے لگی جیسے وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک زینے پر پاؤں رکھنا بھول گیا ہو۔

''ار......ہم جوڑیاں بنا کر اپنی مشق شروع کرتے ہیں۔'' ہیری بولا۔ ''ہم پہلے دس منٹ تک مزاحمتی جادوئی کلمے کی مشق کریں گے پھر ہم کشن باہر نکال کر ششدر جادوئی کلمے کی مشق کریں گے۔''

ہیری کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ان سب لوگوں نے اپنی اپنی جوڑیاں بنا لیں۔ ہیری ہمیشہ کی طرح نیول کا ساتھی بن گیا۔ جلدی ہی کمرے میں مزاحمتی جادوئی کلمے کا شور گونجنے لگا۔ طلباء ایک منٹ کیلئے ساکت ہو جاتے تھے، اس دوران دوسرا ساتھی باقی لوگوں کی مشقوں کو دیکھتا رہتا تھا پھر وہ ہوش میں آ کر دوبارہ جادوئی کلمہ پڑھنے لگتے۔

نیول میں اس قدر نکھار آ چکا تھا کہ وہ پہچانا نہیں جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب ہیری لگاتار تین بار 'دم ساکت' ہونے کے بعد ہوش میں آیا تو اس نے نیول کو رون اور ہرمائنی کے ساتھ مشقیں کرنے کی ہدایت کی تاکہ وہ کمرے میں چاروں طرف گھوم کر باقی لوگوں کی مشقوں کا جائزہ لے سکے۔ جب وہ چو چینگ کے قریب سے گزرا تو وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دی۔ ہیری نے اس کے نزدیک سے بار بار گزرنے کی خواہش کو دبانے کی بھرپور کوشش کی۔

دس منٹ تک مزاحمتی جادوئی کلمہ کی مشقیں کرنے کے بعد انہوں نے پورے کمرے کے فرش پر کشن پھیلا دیئے۔ اب وہ ششدر جادوئی کلمے کی مشقیں کرنے لگے۔ جگہ چونکہ کافی کم تھی، اس لئے تمام طلباء ایک ساتھ اس جادوئی کلمے کی مشقیں نہیں کر سکتے تھے لہٰذا ان میں نصف طلباء ایک طرف کھڑے ہو کر اپنے ساتھیوں کو ششدر جادوئی کلمے کی مشقیں کرتے ہوئے دیکھتے رہتے اور جونہی ساتھی ششدر ہو کر کشن پر گر جاتا تو وہ ان کی جگہ پر آ کر اپنے ساتھی پر ششدر جادوئی کلمہ آزماتے۔ ان سب کو مشقیں کرتے ہوئے دیکھ کر ہیری کا سینہ فخر سے پھول گیا تھا۔ یہ سچ تھا کہ نیول نے ڈین پر نشانہ باندھتے ہوئے جب جادوئی وار کیا تھا تو اس کے وار سے پدما پاٹیل ششدر ہو کر کشن پر گر گئی تھی بہرکیف نیول کا ایسا کر گزرنا بھی کوئی کم بات نہیں تھی۔ سب لوگوں نے بہت کچھ سیکھ لیا تھا۔

ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد ہیری نے سیٹی بجا کر انہیں روک دیا۔

''تم سب لوگ واقعی کافی ماہر ہوتے جا رہے ہو۔'' ہیری نے ان کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ''جب ہم کرسمس کی چھٹیوں کے بعد واپس یہاں لوٹیں گے تو کچھ بڑی چیزوں کے بارے میں سیکھنے کی کوشش کریں گے......شاید پشت بان جادو بھی!''

اس کی بات سن کر تعجب بھری چہ مگوئیاں ہونے لگیں۔ ہمیشہ کی طرح طلباء دو تین تین کی ٹولی میں وہاں سے رخصت ہونے لگے۔ زیادہ تر ساتھی رخصت لیتے ہوئے اسے کرسمس کی نیک تمنائیں دینا نہیں بھولے تھے۔ خوشی میں جھومتے ہوئے اس نے رون اور ہرمائنی کے ساتھ مل کر کشن اکٹھے کرنا شروع کر دیئے تھے۔ وہ اب انہیں سلیقے سے واپس رکھ رہے تھے۔ رون اور ہرمائنی اس سے پہلے ہی وہاں سے نکل گئے تا کہ راہداریوں میں اپنی پری فیکٹ ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے ساتھیوں کو ان کے فریقی ہال تک پہنچنے میں مدد کر سکیں۔ ہیری تھوڑی دیر وہیں رُکا رہا کیونکہ چو چینگ ابھی تک وہیں موجود تھی۔ جانے کیوں ہیری کو یہ امید بندھ گئی تھی کہ وہ بھی اسے کرسمس کی مبارکباد ضرور دے گی۔

''نہیں......تم جاؤ!'' اس نے سنا کہ چو چینگ اپنی سہیلی میرتا سے کہہ رہی تھی۔ اس کا دل اچھل کر اس کے حلق میں آن اٹکا۔ وہ کشنوں کو درست کرنے کی اداکاری کرتا رہا۔ اسے پورا یقین تھا کہ وہ دونوں اب اس کمرے میں تنہا رہ گئے تھے۔ وہ اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔ کسی جملے کے بجائے اُسے ایک زوردار سسکی سنائی دی۔ وہ متعجب انداز میں مڑا اور اس نے دیکھا کہ چو چینگ کمرے کے وسط میں کھڑی تھی اور اس کے چہرے پر آنسوؤں کے جھرنے بہہ رہے تھے۔

''یہ کیا......؟''

اسے معلوم نہیں تھا کہ ان حالات میں وہ کیا کرے؟ وہ وہاں کھڑی چپکے چپکے سبک رہی تھی۔

''کیا ہوا؟'' اس نے آہستگی سے پوچھا۔

چو چینگ نے اپنا سر نفی میں ہلایا اور پھر آستین سے اپنی آنکھیں پونچھنے لگی۔

''مجھے افسوس ہے......'' اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مجھے لگتا ہے...... مجھے لگتا ہے کہ یہ ساری چیزیں سیکھنے کے بعد...... مجھے لگتا ہے......اگر وہ یہ سب جانتا تو......شاید وہ اب بھی زندہ ہوتا......''

ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کا دل اپنی حقیقی جگہ سے کھسک کر اس کی ناف کے پہلو میں کہیں جا پہنچا تھا۔ اسے یہ معلوم ہونا چاہئے تھا کہ وہ سیڈرک ڈیگوری کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی۔

''اسے یہ سب کچھ آتا تھا......'' ہیری نے بھاری آواز میں کہا۔ ''وہ جادوئی کلمات کے استعمال میں کافی مہارت رکھتا تھا ورنہ وہ کبھی اس بھول بھلیوں کے آخر تک پہنچ نہیں پاتا لیکن......اگر والڈی مورٹ کسی کو ہلاک کرنا چاہتا ہو تو اس کے بچنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا......''

والڈی مورٹ کا نام سنتے ہی چو چینگ نے ہچکی لی لیکن بغیر کسی ہچکچاہٹ کے وہ ہیری کو بس گھورتی رہی۔

''تم تو بچپن سے ہی اس سے بچ گئے تھے، ہے نا؟'' وہ آہستگی سے بولی۔

''یہ سچ ہے۔'' ہیری نے تھکے ہوئے بوجھل انداز میں کہا۔ ''مگر مجھے اس کی صحیح وجہ معلوم نہیں ہے...... کسی اور کو بھی معلوم نہیں ہے، اس لئے اس پر فخر کرنا محض خود فریبی ہی ہوگی......''

وہ بوجھل قدموں کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

''اوہ مت جاؤ......'' چو چینگ نے رونی صورت بناتے ہوئے کہا۔ ''مجھے واقعی افسوس ہے کہ میں اس طرح پریشان ہو رہی ہوں...... میں نہیں چاہتی ہوں......''

اس نے ایک بار پھر ہچکی لی۔ اس کی آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں مگر اس کے باوجود وہ بہت خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کی خوشی جانے کہاں گم ہو چکی تھی، غم کی لہروں نے اسے جکڑ لیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ اسے صرف کرسمس کی مبارکباد ہی دیتی تو وہ کتنا مسرور ہوتا؟

''میں جانتی ہوں کہ تمہیں یہ سب نہایت بھیانک لگ رہا ہوگا۔'' اس نے اپنی آنکھیں اپنی آستین سے دوبارہ پونچھتے ہوئے کہا۔ ''میں تو سیڈرک کی محض بات کر رہی ہوں جبکہ تم نے اسے اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے ہوئے دیکھا تھا...... مجھے لگتا ہے کہ تم اُس بات کو فراموش کرنا چاہتے ہو۔''

ہیری نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ یہ حقیقت تھی کہ وہ بالکل صحیح کہہ رہی تھی مگر اس بات کا اقرار کرنا شاید ٹھیک نہ ہوتا۔

''تم واقعی بہترین استاد ہو۔'' چو چینگ نے کمزور مسکراہٹ سجانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''میں پہلے کبھی کسی کو ششدر نہیں کر پائی تھی......''

''تعریف کا شکریہ......'' ہیری نے عجیب سے انداز میں کہا۔

وہ کافی دیر تک ایک دوسرے کو یونہی دیکھتے رہے۔ ہیری کے دل و دماغ پر یہ احساس بری طرح دستک دے رہا تھا کہ وہ فوراً وہاں بھاگ جائے۔ دوسری طرف وہ اپنے پاؤں تک ہلا نہیں پا رہا تھا۔

''اکاس بیل؟......'' چو نے آہستگی کے ساتھ کہا اور اس کے سر کے اوپر چھت کی طرف اشارہ کیا۔

''ہاں!'' ہیری نے اثبات میں جواب دیا۔ اس کا منہ بے حد سوکھ گیا تھا۔ ''ویسے شاید اس میں نارگلز کا بسیرا ہوگا......''

''نارگلز کیا ہوتے ہیں؟''

''معلوم نہیں......'' ہیری نے کہا۔ وہ اب قریب آ گئی تھی۔ ہیری کا دماغ سن ہونے لگا۔ ''تمہیں لونی سے پوچھنا ہوگا...... میرا مطلب ہے کہ لونا سے......''

چو چینگ نے ایک عجیب سی آواز نکالی جو سسکی اور ہنسی کی آمیزش محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اب اس کے اور زیادہ قریب آ چکی تھی۔ وہ اس قدر نزدیک تھی کہ ہیری اس کی ناک پر بھورے تلوں کو آسانی سے گن سکتا تھا۔

''تم مجھے سچ مچ اچھے لگتے ہو ہیری......''

وہ ایسی کسی بات کا تصور نہیں کر سکتا تھا، اس کے دماغ میں عجیب سی سرسراہٹ پھیل رہی تھی جو اس کے ہاتھ پیر کو سن کئے جا رہے تھی۔ وہ اتنا زیادہ قریب تھی، وہ اس کی پلکوں پر چپکا ہوا ایک ایک آنسو صاف دیکھ سکتا تھا......

☆☆☆☆

وہ نصف گھنٹے بعد گری فنڈر کے ہال میں واپس لوٹا۔ ہرمائنی اور رون آتشدان کے پاس اپنی پسندیدہ نشستوں پر دھنسے بیٹھے تھے۔ زیادہ تر طلباء سونے کیلئے اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔ ہال میں گنتی کے لوگ موجود تھے۔ ہرمائنی میز پر جھکی ہوئی ایک چرمئی کاغذ کے طویل رول پر پردھڑ ادھڑ کچھ لکھ رہی تھی، وہ نصف سے زیادہ رول لکھ چکی تھی جو میز سے جھولتا ہوا اب فرش کو چھو رہا تھا۔ رون آتشدان کے پاس قالین پر پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا اور تبدیلی ہیئت کا ہوم ورک پورا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب ہیری ہرمائنی کے پہلو والی کرسی میں دھنس گیا تو رون نے گردن موڑ کر سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

''تمہیں اتنی دیر کیوں ہو گئی......؟''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ ابھی تک گومگوئی کی کیفیت میں مبتلا تھا۔ اس کی نصف خواہش بری طرح سے جوش مار رہی تھی کہ وہ رون اور ہرمائنی کو صاف صاف بتا دے کہ کچھ دیر پہلے اس کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ لیکن باقی نصف خواہش اس جوشیلے جذبے کا گلا گھونٹ رہی تھی کہ اس بھیانک راز کو وجود کی ہی کسی تاریک کھائی میں دفن ہو جانا چاہئے۔

''تم ٹھیک تو ہو...... ہیری؟'' ہرمائنی نے اپنی پنکھ والی قلم کے اوپر سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری نے ادھورے من سے اپنے کندھے اچکا دیئے۔ سچ تو یہ تھا کہ وہ یہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ واقعی ٹھیک تھا یا نہیں......

''کیا ہوا؟'' رون نے پوچھا اور کہنی کے سہارے اپنا چہرہ اونچا کر لیا تاکہ ہیری کو اچھی طرح سے دیکھ سکے۔ ''تم بتا کیوں نہیں رہے ہو......؟''

ہیری یہ نہیں جانتا تھا کہ انہیں کیسے بتایا جائے؟ اسے تو یہ بھی یقین نہیں تھا کہ وہ انہیں واقعی یہ بات بتانا چاہتا تھا۔ جیسے ہی اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ انہیں کچھ نہیں بتائے گا تو ہرمائنی نے صورت حال کو بھانپتے ہوئے معاملہ اپنے ہاتھوں میں لینے کا فیصلہ کر لیا۔

''چو چینگ......؟'' اس نے ہیری کو سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''کیا ملاقات کے اختتام پر اس نے تمہیں روک لیا تھا......؟''

ہرمائنی کی گہری سنجیدگی اور دل کی بات جان لینے پر ہیری بھونچکا رہ گیا، اس کا سر لاشعوری طور پر اثبات میں حرکت کرنے لگا۔

رون ہیری کی اُڑتی ہوئی ہوائیاں دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا، وہ ہنس پڑا۔ اس کی ہنسی ٹھیک اُسی وقت رُک گئی جب ہرمائنی نے اس کی طرف خونخوار نظروں سے گھورا۔

''تو...... وہ...... تم سے کیا چاہتی تھی؟'' رون نے خود سنبھالتے ہوئے سنجیدہ ہونے کی کوشش کی مگر اس کا چہرہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ اپنی ہنسی زیادہ دیر تک روک نہ پائے گا۔

''وہ...... ار...... وہ......'' ہیری نے خوابیدہ کیفیت میں بتانے کی کوشش کی مگر اس کا منہ پوری طرح خشک ہو چکا تھا اور الفاظ اس کی گرفت سے نکلے جا رہے تھے۔ اس نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا اور دوبارہ بولنے کی کوشش کی مگر اس کی آواز حلق میں ہی کہیں دب کر رہ گئی۔

''کیا تم نے اس کا بوسہ لیا؟'' ہرمائنی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

رون برق رفتاری سے اپنی جگہ پر اُٹھ بیٹھا۔ اس کی عجلت بازی نے اس کی سیاہی کی دوات کو الٹ دیا تھا جو قالین پر اپنی سیاہی کو پھیلا رہی تھی مگر رون کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ اشتیاق بھری نظروں سے ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے وہ کوئی دھماکہ خیز خبر سنانے والا ہو......

''تم چپ کیوں ہو؟...... اب بتا بھی دو!'' اس نے بچوں کی طرح منہ بنا کر کہا۔

ہیری نے سر اُٹھا کر رون کے اصرار کی شکنوں سے آلودہ متجسس چہرے کی طرف دیکھا پھر اس نے ہرمائنی کی طرف گردن گھمائی اور اس کی تیوریاں چڑھی صورت پر نظر ڈالی۔ وہ ان دونوں کے دباؤ کے سامنے خود کو بے بس سا محسوس کر رہا تھا اور پھر اس نے آتشدان کی آگ میں دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''واہ...... ہوُرے......''

رون اپنا مکا ہوا میں فاتحانہ انداز میں لہراتا ہوا اپنی جگہ سے کئی انچ اوپر اچھل گیا تھا اور اس نے اتنی زور سے قہقہہ لگایا کہ کھڑکی کے پاس بیٹھے ہوئے دوسرے سال میں پڑھنے والے طلباء دہشت سے اچھل پڑے۔ ہیری کے چہرے پر شرمیلے پن کی سرخی چھا گئی اور وہ جھینپے جھینپے انداز میں مسکرانے لگا۔ جب اس نے رون کو دری پر واپس لڑھکتے ہوئے دیکھا تو ہرمائنی نے حقارت بھری نظروں سے اسے گھورتے ہوئے اپنی توجہ دوبارہ خط کی طرف مبذول کر لی۔ وہ سر جھکا کر دوبارہ چرمئی کاغذ کے رول پر اپنی پنکھ والی قلم گھسیٹنے لگی۔

''تو...... پھر تمہیں یہ کیسا لگا؟'' رون نے اپنے چہرے پر شرارت بھری مسکان سجالی۔

ہیری نے ایک لمحے کیلئے اس کے سوال پر غور کیا۔

''گیلا......'' اس نے سادگی سے کہہ دیا۔

رون کے منہ سے ایک آواز نکل گئی مگر یہ کہنا مشکل تھا کہ یہ جوش وخروش کا اشارہ تھا یا نہیں۔

''کیونکہ وہ رو رہی تھی......'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ......'' رون نے ہلکے سے تاسف سے کہا۔اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ ماند پڑ چکی تھی۔''کیا تم اتنے اناڑی ثابت ہوئے ہو......''

''معلوم نہیں......'' ہیری نے کھوئے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ایسا لگ رہا تھا کہ اس نے اس معاملے پر پہلے کبھی غور ہی نہیں کیا تھا،اس کے چہرے پر سراسیمگی سی پھیلنے لگی۔''شاید میں ایسا ہی ہوں......''

''ایسا کچھ نہیں ہے،جیسا تم دونوں سوچ رہے ہو۔'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا،اس کے چہرے پر شرمیلی مسکان پھیلی ہوئی تھی مگر وہ بدستور سر جھکائے اپنے خط پر قلم چلا رہی تھی۔

''تمہیں کیسے معلوم؟'' رون نے تیکھے لہجے میں غراتے ہوئے پوچھا۔

''ظاہر ہے ہر کوئی یہ بات جانتا ہے کہ ان دنوں چو چینگ اپنا زیادہ تر وقت آنسو بہانے میں ہی صرف کر رہی ہے۔'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔''وہ کھانا کھاتے ہوئے روتی ہے، باتھ روم میں جا کر دیر تک روتی رہتی ہے،سب کہتے ہیں کہ وہ ہر جگہ روتی ہی رہتی ہے......''

''تمہارا کیا خیال ہے کہ بوسہ لینے سے وہ خوش ہوگئی ہوگی؟'' رون نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''رون! میں نے آج تک تم سے زیادہ چغد اور بے شرم شخص نہیں دیکھا۔'' ہرمائنی نے اپنی دوات میں قلم ڈبوتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کڑواہٹ سے کہا۔

رون کے کانوں پر سرخی پھیلنے لگی۔

''ایسا کیا کہا؟'' رون نے خفا ہوتے ہوئے کہا۔''ذرا کھل کر بتاؤ تو سہی...... بوسہ لینے سے بھلا کوئی روتا ہے؟''

''بالکل!......ایسا بھلا کون کرتا ہے؟'' ہیری متوحش لہجے میں بول اُٹھا۔ ہرمائنی نے اپنا سر اُٹھا کر ان دونوں کی طرف دیکھا،اس کے چہرے پر غصے کی جھلک دکھائی دی۔

''کیا تمہاری عقل میں یہ بات نہیں بیٹھ پا رہی ہے کہ ان لمحات میں وہ کیسا محسوس کر رہی ہے؟'' وہ تلخی سے بولی۔

''کچھ سمجھا نہیں......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔رون نے بھی تائید میں سر ہلایا۔

ہرمائنی نے گہری آہ بھری اور پھر اپنی قلم میز پر ایک طرف رکھ دی۔

''یہ بات تو واضح ہے کہ وہ سیڈرک کی موت کی وجہ سے نہایت غمگین ہے۔اس کے علاوہ وہ مخمصے کا شکار بھی ہوگی کیونکہ پہلے اسے سیڈرک پسند تھا اور اب وہ ہیری کو پسند کرنے لگی ہے...... وہ اب یہ فیصلہ نہیں کر پا رہی ہوگی کہ اسے ان دونوں میں کون زیادہ پسند

ہے؟ اس کے علاوہ اسے اپنے اندر احساس جرم کی صدا بھی ستا رہی ہوگی۔ اسے یقیناً یہ چبھن بھی ہو رہی ہوگی کہ ہیری کا بوسہ کہیں سیڈرک کی یادوں کی بے حرمتی تو نہیں...... اسے یہ فکر بھی کھائے جا رہی ہوگی کہ اگر وہ ہیری کے ساتھ سرعام گھومے پھرے گی تو اس کے ساتھی اور سکول کے دوسرے طلباء اس کی ذات پر طرح طرح کی انگلیاں اُٹھائیں گے۔ وہ شاید یہ طے ہی نہیں کر پا رہی ہوگی کہ ہیری کیلئے اس کے دل میں اُمڈنے والے جذبات در حقیقت کیا ہیں؟ کیونکہ یہ کڑوا سچ ہے کہ جب سیڈرک کی موت واقع ہوئی تو اس وقت ہیری بھی وہیں موجود تھا۔ یہ ساری کشمکش اس کی شخصیت پر متصادم ہے اور یہ کافی تکلیف دہ صورت حال ہے۔ اس کے علاوہ اسے یہ خوف بھی لاحق ہوگا کہ اسے ریون کلا کی کیوڈچ ٹیم سے نکال دیا جائے گا کیونکہ آج کل اس کا کھیل نہایت ناقص ہے......''

ہرمائنی کی بات جب مکمل ہوئی تو پھر وہاں گہری خاموشی چھا گئی۔ رون منہ پھاڑے ہرمائنی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''کوئی اتنے سارے احساسات اور جذبات کو ایک ساتھ کیسے محسوس کر سکتا ہے؟ اس کا تو دماغ ہی پھٹ جائے گا؟'' رون نے آہستگی سے بولا۔ اس کا چہرہ فق پڑ گیا تھا۔

''تمہارے جذبات اور احساسات چائے کے ایک ننھے چمچے میں سما سکتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ باقی لوگوں کے ساتھ بھی ایسی ہی کیفیت ہوگی؟'' ہرمائنی نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اپنی قلم دوبارہ میز سے اُٹھا لی۔ اس کا چہرہ بسورا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اُسی نے یہ سب شروع کیا تھا......'' ہیری صفائی دیتے ہوئے بولا۔ ''میں تو ایسا بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا...... وہ تو اچانک میرے نزدیک آ گئی تھی...... اور پھر وہ رونے لگی...... مجھے تو سمجھ میں ہی نہیں آ پایا کہ میں کیا کروں......؟''

''دوست! ہم تمہیں قصوروار نہیں ٹھہرا رہے ہیں۔'' رون نے ہیری کے چہرے کی بدلتی ہوئی کیفیت پر خوفزدہ ہوتے ہوئے جلدی سے کہا۔

''تمہیں اس صورت حال میں اس کی دلجوئی کرنا چاہئے تھی۔'' ہرمائنی نے متفکر انداز میں اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ تم نے یقیناً اس کی ڈھارس بندھائی ہوگی، ہے نا؟''

''دیکھو! میں نے...... میں نے اس کی کمر تھپتھپائی تھی......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اسے اب اپنے چہرے پر حرارت کی شدت محسوس ہونے لگی۔

ہرمائنی کا چہرہ کچھ ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ بمشکل اپنی ہنسی روک پا رہی ہو۔

''میرا خیال ہے کہ معاملہ اس سے زیادہ گھمبیر ہو سکتا تھا'' اس نے جلدی سے کہا۔ ''کیا تم دوبارہ اس سے ملاقات کرو گے......؟''

''ملاقات تو ہوتی ہی رہے گی۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ''وہ جب ڈی اے کی کلاسوں میں آئے گی تو ملاقات تو ہوگی، ہے نا؟''

''تم میری بات بخوبی سمجھ رہے ہو؟'' ہرمائنی نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہر مائنی کے الفاظ نے اس کے دل و دماغ میں خوفناک خدشات کا ایک نیا طوفان برپا کر ڈالا تھا۔ اس نے تخیل کی آنکھ سے اس منظر پر نگاہ ڈالی کہ وہ چو چینگ کے ہمراہ کہیں جا رہا ہے......شاید ہاگس میڈ......اور اس کے ساتھ دیر تک تنہائی میسر رہی ہے۔ ظاہر تھا کہ بوسہ لینے کے بعد اس کے دل میں یہ توقع اُٹھ رہی ہوگی کہ ہیری اب اسے اپنے ساتھ باہر گھمانے پھرانے کی فرمائش تو ضرور کرے گا......اس خیال سے ہی اس کے پیٹ میں دردناک مروڑ اُٹھنے لگے تھے۔

''تمہیں اسے اپنے ساتھ باہر لے جانے کے کئی مواقع ملیں گے۔'' ہر مائنی نے ایک بار پھر اپنے خط میں دھیان لگاتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ ہیری نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''اگر وہ اسے باہر لے جانا چاہے گا تو ہی؟'' رون نے کہا اس کے چہرے پر غیر معمولی زیرک کے جذبات پھیلے ہوئے تھے اور وہ ہیری کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

''گدھوں جیسی باتیں مت کرو۔'' ہر مائنی نے تلخی سے کہا۔ ''ہیری بھی اسے گذشتہ سالوں سے پسند کرتا ہے، ہے نا ہیری؟''

ہیری نے اس کی بات پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ وہ چو چینگ کو واقعی کافی عرصے سے پسند کرتا آ رہا تھا مگر وہ جب بھی اپنے تخیل کی آنکھ سے اپنے اس تعلق کو ٹٹولتا تھا تو اسے چو چینگ ہمیشہ ہنستی مسکراتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ اس کے خیالوں کے مدوجزر میں چو چینگ کہیں بھی بے اختیار ہو کر اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ کر سبکتی نہیں تھی۔

''ویسے تم یہ طویل تاریخی مقالہ کسے لکھ رہی ہو؟'' رون نے ہر مائنی کے لٹکتے ہوئے چرمئی کاغذ کے رول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اب فرش پر گھسٹ رہا تھا۔ ہر مائنی نے اس کا چہرہ دیکھتے ہی اپنا چرمئی کاغذ کا رول فوراً اوپر کھینچ لیا تاکہ رون اس میں سے کچھ پڑھ نہ پائے۔

''وکٹر کو......''

''کیرم......؟''

''ہم اور کون سے وکٹر کو جانتے ہیں؟''

رون نے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا البتہ وہ اب متذبذب سا دکھائی دینے لگا تھا۔ وہ اگلے بیس منٹ تک بالکل خاموش بیٹھے رہے۔ رون نے بالآخر اکھڑے ہوئے انداز میں کاٹ چھانٹ کر کے اپنا تبدیلی ہیئت والا مقالہ مکمل کر ہی لیا تھا۔ ہر مائنی اپنے سامنے پھیلے چرمئی کاغذ کے آخری کنارے تک مسلسل لکھتی رہی۔ لکھنے سے فراغت پا کر اس نے اپنی چرمئی رول کو نفاست سے تہہ لگائی اور اپنی چھڑی لہرا کر اسے سیل بند کر دیا۔ ہیری اس تمام عرصے میں آتشدان کے شعلوں کو ہی گھورتا رہا۔ وہ اس خیال میں ڈوبا ہوا تھا کہ کاش اس وقت سیریس کا سر وہاں نمودار ہو جائے اور اسے لڑکیوں کے احساسات و جذبات سے نمٹنے کے بارے میں کوئی مشورہ دے مگر آتشدان کی آگ دھیمی رفتار سے سرد پڑتی جا رہی تھی، سرخ دہکتے ہوئے انگارے اس کے دیکھتے ہی دیکھتے راکھ بنتے جا رہے تھے۔

ہیری نے چاروں طرف نظر دوڑائی تو یہ معلوم ہوا کہ وہ اس وقت ہال میں اکیلے ہو چکے تھے۔

''اچھا تو پھر شب بخیر.....'' ہرمائنی نے زوردار جمائی لیتے ہوئے کہا۔ پھر وہ لڑکیوں کے کمروں کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف چل دی۔

''اسے کیرم میں آخر کیا دلچسپی ہوسکتی ہے؟'' رون نے آہستگی سے پوچھا۔ وہ اب اپنا سامان سمیٹ کر لڑکوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔

''جہاں تک میرا خیال ہے، اس کی عمر کچھ زیادہ ہے، ہے نا؟.....اور وہ بین الاقوامی کیوڈچ کا مقبول کھلاڑی بھی ہے.....'' ہیری نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

''ہاں! یہ تو میں بھی جانتا ہوں، اس کے علاوہ کچھ اور.....؟'' رون نے کسی قدر الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''جہاں میں سوچتا ہوں، وہ کافی حد تک اکھڑ مزاج اور احمق ہے.....''

''ہاں! کسی حد تک وہ اکھڑ مزاج تو ہے ہی.....'' ہیری نے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا مگر یہ سچ تھا کہ اس کا دل و دماغ ابھی تک چوچینگ کے اردگرد ہی کہیں گھوم رہا تھا۔

انہوں نے کمرے میں پہنچ کر خاموشی سے اپنے کپڑے تبدیل کئے اور پاجامے پہنے۔ ڈین، سمیس اور نیول تو پہلے ہی سو چکے تھے۔ ہیری نے اپنی عینک اتار کر پلنگ کے پہلو میں پڑی تپائی پر رکھ دی اور پھر اپنے بستر پر چڑھ گیا۔ اس نے اپنی مسہری کے بیرونی پردے بالکل نہیں گرائے تھے۔ وہ اپنے بستر پر سیدھا لیٹ گیا اور نیول کے پلنگ کے پاس والی کھڑکی سے باہر آسمان پر پھیلے ہوئے ستاروں کو دیکھنے لگا۔ اس کے دماغ میں یہ بات بری طرح کھٹک رہی تھی کہ کاش اسے کل رات یہ اندازہ ہو جاتا کہ اگلے چوبیس گھنٹوں میں وہ چوچینگ کا بوسہ لے لے گا۔

''شب بخیر ہیری!'' اس کے دائیں پلنگ سے رون کی دھیمی سی آواز سنائی دی۔

''شب بخیر.....'' ہیری نے آہستگی سے جواب دیا۔

شاید اگلی مرتبہ.....اگر ایسا اگلی مرتبہ ہو تو.....وہ تھوڑا زیادہ خوش رہے گی۔ اسے اس سے گھومنے پھرنے کیلئے پوچھنا چاہئے تھا۔ وہ شاید یہی امید کر رہی ہوگی اور اب اس سے سچ مچ خفا ہو چکی ہوگی.....یا شاید وہ بستر پر لیٹے لیٹے اب بھی سیڈرک کی یاد میں ہچکیاں بھر رہی ہوگی؟ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اسے تخیل کی آنکھ سے کیا دیکھنا چاہئے؟ ہرمائنی کی تفصیلی وضاحت سے تمام معاملہ آسانی سے سمجھ میں آنے کے بجائے اب پہلے سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہوتا جا رہا تھا.....

اس نے کروٹ بدلتے ہوئے سوچا۔ اُنہیں ہمیں یہ بھی تو سکھانا چاہئے تھا کہ لڑکیوں کے دماغ کیسے کام کرتے ہیں؟.....یہ تو علم جوتش سے بھی کہیں اہم اور کارآمد مضمون ثابت ہوگا!

اسی لمحے نیول میں نیند میں سوں سوں کی سی آواز نکالی۔ رات کی گہری تاریکی میں کہیں دور الّو کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

ہیری نیند کی آغوش میں اترنے لگا۔ اس کے ذہن پر خواب قبضہ جمانے لگے۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ ایک بار پھر وہ ڈی اے کے خفیہ حاجتی کمرے میں پہنچ چکا تھا۔ چو چینگ اس پر الزام تراشی کر رہی تھی کہ وہ جھوٹے قول قرار کر کے اسے وہاں لے آیا ہے۔ چو چینگ زور زور سب کو بتا رہی تھی کہ ہیری اسے ڈیڑھ سو چاکلیٹی مینڈک کارڈ دینے کی لالچ دے کر اسے وہاں لے آیا تھا۔ ہیری یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایسا کچھ نہیں ہے...... چو چینگ چیخنے چلانے لگی۔ 'سیڈرک نے مجھے ڈھیر سارے چاکلیٹی مینڈک کارڈ دیئے تھے، یہ دیکھو!' اس نے اپنے چوغے میں سے مٹھی بھر کارڈ باہر نکال کر اسے دکھائے اور پھر غصے سے انہیں ہوا میں اچھال دیا۔

مگر یہ کیا؟ وہ ایک دم ہرمائنی میں بدل گئی تھی جو اسے تیز لہجے میں کہہ رہی تھی۔ 'دیکھو ہیری! تم نے اسے بھرپور یقین دہانی کرائی تھی...... میرا خیال ہے کہ اچھا یہی رہے گا کہ تم اسے اس کے بجائے کوئی اور چیز دے دو...... چلو اپنا فائربولٹ ہی اسے دے دو' ہیری ایک بار پھر انکار کرنے لگا، وہ تیز تیز لہجے میں چیخ رہا تھا کہ وہ چو چینگ کو کسی صورت اپنا فائربولٹ نہیں دے سکتا کیونکہ وہ تو امبریج کے پاس قید پڑا ہے۔ وہ خود سے اُلجھ رہا تھا کیونکہ اسے یہ سارا معاملہ ہی عجیب اور احمقانہ محسوس ہو رہا تھا۔ وہ تو ڈی اے کے حاجتی کمرے میں کرسمس کے کچھ غبارے ہی لگانے آیا تھا جو بالکل ڈوبی کے سر جیسے دکھائی دے رہے تھے۔

پھر منظر میں نمایاں تبدیلی ہوگئی۔

اس کا بدن نہایت ملائم، طاقتور اور لچکیلا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ تاریک، یخ بستہ اور سرد پتھریلے فرش پر لوہے کی چمکتی ہوئی چھڑیوں کے درمیان آہستہ آہستہ رینگ رہا تھا...... وہ فرش پر پیٹ کے بل رینگتا جا رہا تھا...... ہر طرف گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا مگر وہ اپنے اردگرد کی اشیاء کو عجیب سے رنگ میں ڈوبا ہوا صاف دیکھ سکتا تھا...... وہ اپنا سر گھما کر ادھر ادھر کا جائزہ لے رہا تھا...... پہلی نظر میں اسے وہ راہداری خالی دکھائی دی...... اوہ نہیں...... ایک آدمی آگے فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی ٹھوڑی اس کے سینے پر ڈھلکی ہوئی تھی، وہ شاید سو رہا تھا...... اس کا ہیولا گہری تاریکی میں عجیب انداز میں چمک رہا تھا۔

ہیری نے اپنی زبان باہر نکالی...... اسے ہوا میں اس آدمی کی بو محسوس ہو رہی تھی...... وہ آدمی اونگھ رہا تھا...... وہ اس راہداری کے کنارے پر ایک دروازے کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا تھا......

ہیری کا دل چاہا کہ وہ آگے بڑھ کر اس آدمی کو کاٹ لے...... مگر اسے اپنی خواہش پر قابو پانا ہی ہوگا...... اسے زیادہ اہم کام سرانجام دینا تھا......

یہ کیا؟ وہ آدمی اب حرکت کر رہا تھا...... جب وہ اچھل کر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اس کے پیروں سے چاندی کی رنگت کا چمکتا ہوا چوغہ ہٹ گیا۔ ہیری نے اس کے اوپر اس کا دھندلا عکس دیکھا...... اس نے دیکھا کہ وہ تیزی سے اپنی بیلٹ سے اپنی چھڑی باہر نکال رہا

تھا......اب اس کے پاس کوئی اور چارہ نہیں باقی بچا......اس نے فرش سے اپنا سر اُٹھایا اور ایک بار...... دوبار...... تین بار......اپنے نوکیلے دانت اس آدمی کے بدن میں گہرائی تک گاڑ دیئے۔اسے اپنے جبڑوں کے نیچے اس کی پسلیاں ٹوٹنے اور گرم خون بہنے کا احساس ہو رہا تھا...... وہ آدمی درد سے چلانے لگا...... پھر وہ خاموش ہوکر فرش پر گر گیا...... وہ دیوار سے ٹیک لگائے بے ہوش ہو چکا تھا......فرش پر خون بہہ رہا تھا......اس کا ماتھا بری طرح جلنے لگا۔درد کی تیز ٹیس دماغ میں گھسنے لگی۔ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اب ہیری کا دماغ کسی غبارے کی طرح پھٹ ہی جائے گا۔

''ہیری......ہیری......''

اس نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔اس کے پورے بدن پر برف جیسا پسینہ پھیلا ہوا تھا۔اس کے بستر کی چادر اس کے بدن کے گرد لپٹی ہوئی تھی۔اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ماتھے پر دہکتی ہوئی گرم سلاخیں رکھ دی گئی ہوں اور گرم کھولتے خون کی بپھری موجیں پوری شدت سے ضربیں لگا رہی ہوں۔

''ہیری......''

رون اس کے پاس کھڑا تھا اور اس کا چہرہ برف جیسا سفید پڑ چکا تھا۔پلنگ کے اطراف میں ہیری کو کئی ہیولے کھڑے دکھائی دیئے۔اس نے پوری قوت سے اپنے سر کو دبایا کیونکہ درد کے مارے وہ اپنی آنکھیں تک نہیں کھول پا رہا تھا......پھر وہ پلٹ گیا اور اس نے اپنے پلنگ کے دوسری طرف جھک کر زوردار قے کر دی......

''وہ بیمار ہے......'' اسے کسی کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔''کیا ہمیں فوری طور پر کسی کو بلا لینا چاہئے؟''

''ہیری......ہیری......''

اسے رون کو فوراً بتانا ہوگا۔اسے بتانا نہایت ضروری تھا...... گہری سانس لیتے ہوئے ہیری پلنگ پر سیدھا ہوا اور دوبارہ قے نہ کرنے کا تہیہ کرنے لگا مگر درد کی شدت اسے اوندھے کیے جا رہی تھی۔

''تمہارے ڈیڈی......'' اس نے بمشکل ہانپتے ہوئے کہا۔اس کا سینہ تیزی پھول پچک رہا تھا۔''تمہارے ڈیڈی...... پر حملہ ہوا ہے......''

''کیا......؟'' رون کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آپایا۔

''تمہارے ڈیڈی......انہیں کاٹ لیا گیا ہے...... یہ بے حد خوفناک ہے...... ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا تھا......''

''میں مدد لینے کیلئے جا رہا ہوں۔'' وہ سہمی ہوئی آواز دوبارہ بولی اور پھر ہیری کو سنائی دیا کہ کوئی بھاگتا ہوا کمرے سے باہر جا رہا تھا......

''ہیری...... میرے دوست!'' رون نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے بولا۔''تم......تم تو بس کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہے

تھے......''

''بالکل نہیں......'' ہیری نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ نہایت ضروری تھا کہ رون اس حقیقت کو سمجھ لے......''یہ خواب بالکل نہیں تھا...... یہ کوئی عام سا خواب نہیں تھا...... میں وہاں تھا، میں نے اُنہیں دیکھا تھا...... میں نے ہی یہ کیا تھا......''

اب اسے سمیس اور ڈین کی بڑبڑاہٹ سنائی دے رہی تھی مگر اسے ان کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اس کے ماتھے کا درداب کم ہونے لگا تھا حالانکہ وہ اب بھی پسینے سے شرابور ہو رہا تھا اور بری طرح کانپ رہا تھا۔ اس نے ایک بار پھر قے کر دی، رون بچتا ہوا فوراً پیچھے کی طرف اچھل گیا۔

''ہیری! تمہاری طبیعت بالکل ٹھیک نہیں ہے...... نیول مدد کیلئے کسی کو بلانے گیا ہے۔'' رون نے اس کے گرد چکر کاٹتے ہوئے بے چینی سے کہا۔

''میں ٹھیک ہوں......'' ہیری نے رندھے ہوئے حلق سے آواز نکالی۔ اس نے پاجامے سے اپنا منہ پونچھ لیا۔ وہ اب بھی بری طرح کانپ رہا تھا۔''میرے ساتھ کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔ تمہیں اپنے ڈیڈی کے بارے میں فکر کرنا چاہئے۔ ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ وہ اس وقت کہاں ہیں؟......ان کے بدن سے بری طرح خون بہہ رہا تھا...... یہ میں نے......ایک ایک بڑے سانپ نے کیا تھا......''

اس نے پلنگ سے اترنے کی کوشش کی مگر رون نے اسے واپس دھکیل دیا۔ ڈین اور سمیس اب بھی اس کے پاس کہیں آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔ ہیری کو اس بات کا قطعی احساس نہیں ہو پا رہا تھا کہ ایک منٹ بیت گیا تھا یا پھر دس منٹ......وہ بری طرح کانپتا ہوا اپنی ہی جگہ پر دبکا بیٹھا رہا...... پھر سیڑھیوں کے اوپر کسی کے چڑھنے کی آواز سنائی دی اور نیول کی تیکھی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''اس طرف پروفیسر......''

پروفیسر میک گوناگل اپنے چوخانے اونی ڈریس گاؤن میں کمرے میں تیزی سے داخل ہوئیں۔ ان کی ناک پر عینک تھوڑی ترچھی دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا ہوا پوٹر؟......کہاں درد ہو رہا ہے؟''

انہیں دیکھ کر اسے اتنی خوشی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی، اسے اس وقت ققنس کے گروہ کے کسی رکن کی ضرورت واقعی محسوس ہو رہی تھی۔ کسی ایسے فرد کی جو اس کے بارے میں فکر مند نہ ہو اور نہ ہی اسے کڑوے کسیلے شربتی مرکب پلانے کی ضد کر رہا ہو۔

''رون کے ڈیڈی......'' اس نے اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔''ان پر ایک سانپ نے حملہ کر دیا ہے اور معاملہ کافی تشویش ناک ہے، میں نے یہ سب اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے دیکھا ہے۔''

''تمہارا کیا مطلب ہے؟......تم نے اسے ہوتے ہوئے دیکھا ہے؟'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی سیاہ بھنوئیں سکیڑتے ہوئے

پوچھا۔

’’مجھے معلوم نہیں...... میں سویا ہوا تھا اور پھر میں وہاں پہنچ گیا......‘‘

’’تمہارا مطلب ہے کہ تم یہ سب خواب میں دیکھا تھا؟‘‘

’’نہیں......‘‘ ہیری غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے بولا۔ کیا کوئی بھی اس کی بات نہیں سمجھے گا؟’’میں پہلے تو کسی بالکل الگ قسم کی چیز کے بارے میں...... کسی ضروری چیز کے بارے میں خواب دیکھ رہا تھا...... اوراچانک اس کی جگہ پر یہ سب منظر دکھائی دینے لگا۔ یہ کوئی خواب نہیں، حقیقت کا عکس تھا۔ یہ کوئی من گھڑت بات نہیں ہے پروفیسر!...... مسٹر ویزلی فرش پر سوئے ہوئے تھے اور ان پر ایک بہت بڑے سانپ نے حملہ کر دیا۔ ان کے بدن سے بہت خون بہہ رہا تھا...... وہ گر گئے، کسی کو یہ معلوم کرنا ہوگا کہ وہ اس وقت کہاں ہیں؟......‘‘

پروفیسر میک گوناگل اپنی ترچھی عینک سے اسے محض گھورتی رہ گئیں، یوں لگا جیسے وہ اس کی حالت دیکھ کر واقعی دہشت میں آچکی ہوں۔

’’میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں اور میں کوئی پاگل دیوانہ نہیں ہوں...... میں نے آپ کو بتایا ہے نا...... کہ میں نے یہ سب کچھ ہوتے ہوئے خود دیکھا ہے......‘‘

’’مجھے تمہاری بات پر پورا یقین ہے پوٹر!‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے آہستگی سے کہا۔ ’’اپنا ڈریسنگ گاؤن پہن لو...... ہم اسی وقت پروفیسر ڈمبل ڈور کے پاس جا رہے ہیں......‘‘

☆☆☆☆

بائیسواں باب

سینٹ مونگوز ہسپتال

برائے طبی حادثات و معالجاتِ جادوئی عوارض

ہیری کو اس بات پر کافی اطمینان نصیب ہوا تھا کہ پروفیسر میک گوناگل نے اس کی بات پر سنجیدگی کا اظہار کیا تھا۔ وہ بغیر کسی جھجک کے تیزی سے اپنے پلنگ سے نیچے اترا اور اس نے عجلت میں اپنا ڈریسنگ گاؤن چڑھایا اور تپائی پر رکھی ہوئی عینک اُٹھا کر اپنی ناک پر جما دی۔

''ویزلی! تمہیں بھی ساتھ چلنا چاہئے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

نیول، ڈین اور سمیس کے الجھے ہوئے چہروں کے قریب سے گزر کر وہ دونوں پروفیسر میک گوناگل کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔ بل دار سیڑھیوں سے نیچے اترے اور گری فنڈر کے ہال میں پہنچے۔ تصویر کے راستے سے نکل کر وہ تینوں چاندنی میں نہائی راہداریوں میں چلنے لگے۔ ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے اندر چھپی ہوئی دہشت کسی بھی لمحے باہر نکل سکتی ہے۔ وہ دوڑنا چاہتا تھا۔ وہ ڈمبل ڈور کو چلا چلا کر بتانا چاہتا تھا۔ ان لوگوں کی سست روی سے چلنے کی وجہ سے مسٹر ویزلی کے بدن سے خون تیزی سے بہتا جا رہا ہوگا اور اگر وہ دانت زہریلے ہوئے (ہیری نے کافی کوشش کی کہ وہ یہ نہ کہے کہ میرے دانت ......) تو کتنا بڑا نقصان ہو سکتا ہے؟ وہ تینوں مسز نورس کے قریب سے گزرے، جس نے اپنی چراغ جیسی زرد آنکھوں سے انہیں گھور کر دیکھا اور دھیمی سی میاؤں کی آواز نکالی۔ پروفیسر میک گوناگل نے شوں کی سی آواز دی تو مسز نورس تیزی سے دور چل دی۔ وہ تیزی سے چلتے ہوئے بالآخر اس راہداری میں داخل ہو گئے جہاں ڈمبل ڈور کا دفتر موجود تھا۔ وہ پروں والے عفریتی جانور کے مجسمے کے سامنے پہنچ گئے۔

''کاکروچ کا خوشہ......'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

عفریتی جانور کا مجسمہ ایک طرف کھسک کر ہٹ گیا اور اس کے پیچھے دکھائی دینے والی دیوار دو حصوں میں بٹ گئی۔ ان کے سامنے دراڑ نمودار ہو گئی تھی جس پر بل دار سیڑھیاں دکھائی دے رہی تھیں جو متحرک تھیں اور بل کھا کر اوپر کی طرف جا رہی تھیں۔ وہ تینوں آگے بڑھ کر سیڑھیوں کے زینوں پر کھڑے ہو گئے۔ ان کے عقب میں دیوار دھم کی سی آواز کے ساتھ دوبارہ جڑ چکی تھی اور بل کھاتے ہوئے

اوپر کی طرف سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ بالآخر وہ بلوط کی لکڑی کے چمکدار دروازے کے سامنے پہنچ ہی گئے۔ اس دروازے پر عنقا کے چہرے کی شکل کا بڑا سا قفل پڑا دکھائی دے رہا تھا۔

نصف رات سے زیادہ گزر جانے کے باوجود اندر سے گفتگو کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ کافی لوگوں کی ملی جلی آوازیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ڈمبل ڈور کم از کم ایک درجن لوگوں سے بات چیت کر رہے ہوں۔

پروفیسر میک گوناگل نے عنقاء کی شکل والے کنڈے کو پکڑ کر تین بار مخصوص انداز میں دستک دی۔ اندر کی آواز یکلخت رُک گئیں۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے اُٹھ کر ٹیلی ویژن کا بٹن بند کر دیا ہو۔ اگلے لمحے دروازہ خود بخود کھل گیا اور پروفیسر میک گوناگل ان دونوں کو اپنے ساتھ لئے دفتر میں داخل ہو گئیں۔

دفتر میں نیم تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ چاندی کے عجیب اوزار میزوں پر خاموش کھڑے تھے اور ابھی تک ان میں دھوئیں کی باریک لہریں اُٹھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جیسا کہ وہ ہمیشہ کیا کرتے تھے۔ دیواروں پر قدیمی ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹرسوں کی تصویروں کے فریم لگے ہوئے تھے جن میں وہ وفات شدہ لوگ آنکھیں بند کئے ہوئے اونگھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ دروازے کے پہلو میں ہنس کی مانند دکھائی دینے والا شاندار سرخ پرندہ اونگھ رہا تھا اور اس کا سر اس کے پروں کے نیچے دبا ہوا تھا۔

''اوہ پروفیسر میک گوناگل...... یہ آپ ہیں......اور......اوہ!''

ڈمبل ڈور اپنی بڑی میز کے پیچھے اونچی کمر والی کرسی میں دھنسے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اس موم بتی کی روشنی کے ہالے کسی قدر آگے جھک گئے جو ان کے سامنے بکھرے ہوئے کاغذات پر اپنی روشنی پھیلائے ہوئے تھی۔ وہ ایک شاندار کڑھائی والا ارغوانی سنہرے رنگ کا ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے تھے۔ گاؤن کے نیچے سفید نائٹ سوٹ دکھائی دے رہا تھا مگر وہ پوری طرح ہشاش بشاش دکھائی دے رہے تھے، نیند کے آثار ان سے کوسوں دور تھے۔ ان کی آسمانی رنگت والی باریک بین آنکھیں پروفیسر میک گوناگل کے چہرے پر سوالیہ انداز میں جمی ہوئی تھیں۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور! پوٹر نے ایک......نہایت عجیب اور ڈراؤنا خواب دیکھا تھا......'' پروفیسر میک گوناگل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ کہتا ہے کہ......''

''یہ کوئی خواب نہیں تھا......'' ھیری جلدی سے بیچ میں کودتا ہوا بولا۔

پروفیسر میک گوناگل نے گردن گھما کر ھیری کو غصیلی نظروں سے دیکھا اور ان کی تیوریاں چڑھ گئیں۔

''ٹھیک ہے پوٹر! اب ہیڈ ماسٹر کو اس کے بارے میں تم خود ہی بتا دو......''

''دیکھئے!...... میں سو رہا تھا......'' ھیری نے بولنا شروع کیا۔ ڈمبل ڈور کو سمجھاتے ہوئے وہ بدحواسی اور دہشت کے ملے جلے جذبات میں بھی اس بات پر چڑ سا گیا کہ وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے بلکہ اپنی جڑی ہوئی انگلیوں کو گھور رہے تھے۔ ''مگر یہ کوئی

معمول کا خواب نہیں تھا...... یہ سچائی بھرا منظر تھا...... میں اسے ہوتے ہوئے دیکھا تھا......'' اس نے ایک گہری سانس کھینچی۔'' رون کے ڈیڈی......مسٹر ویزلی...... پر ایک بڑے سانپ نے حملہ کر دیا ہے......''

اس کے منہ سے نکل کر الفاظ دفتر کی فضا میں گونجنے لگے۔ وہ کچھ تشویش ناک بلکہ کسی حد مضحکہ خیز لگ رہے تھے۔ ایک خاموشی چھا گئی جس کے دوران ڈمبل ڈور کرسی پر پیچھے کی طرف ٹیک لگائے بیٹھے رہے۔ رون فق چہرے کے ساتھ کبھی ہیری کو اور کبھی ڈمبل ڈور کو دیکھ رہا تھا۔

''تم نے یہ کیسے دیکھا؟'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے سوال کیا۔ وہ اب بھی ہیری کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے۔

''دیکھئے...... مجھے معلوم نہیں ہے۔'' ہیری نے کسی قدر غصے سے کہا۔ آخر اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' مجھے لگتا ہے کہ میرے دماغ میں......''

''تم میری بات کا مطلب نہیں سمجھ پائے۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی بات کاٹتے ہوئے طمانیت بھرے انداز میں کہا۔'' میرا مطلب ہے کہ...... کیا تم یاد کر سکتے ہو؟ ......ار...... کہ حملہ کے وقت تم کہاں پر تھے؟ تم شکار ہونے والے فرد کے قریب کھڑے تھے یا کہیں اوپر کسی مقام سے یہ حادثہ ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے؟''

یہ اتنا عجیب سوال تھا کہ ہیری کچھ لمحات تک منہ پھاڑے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھتا رہ گیا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے ڈمبل ڈور سب کچھ پہلے سے جانتے تھے۔

''وہ سانپ میں ہی تھا......'' اس نے آہستگی سے جواب دیا۔'' میں نے یہ تمام منظر سانپ کی آنکھ سے دیکھا تھا۔''

ایک لمحے تک کوئی کچھ بھی نہیں بولا۔ رون کا چہرہ پیلا پڑ چکا تھا۔ ڈمبل ڈور نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے زیادہ تیکھی آواز میں پوچھا۔'' کیا آرتھر بری طرح سے زخمی ہوا ہے؟''

''بالکل......'' ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔ وہ لوگ سمجھنے میں اتنی دیر کیوں لگا رہے تھے؟ کیا انہیں یہ احساس نہیں ہے کہ دانت کافی دیر پہلے بدن میں گاڑے گئے تھے اور اب تک ان کا کتنا سارا خون بہہ چکا ہوگا؟ اور ڈمبل ڈور اس کی طرف براہ راست دیکھنے کا تکلف کیوں نہیں کر رہے تھے؟ لیکن اگلے ہی لمحے ڈمبل ڈور اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ اتنی عجلت سے کھڑے ہوئے تھے کہ ہیری اپنی جگہ پر چونک گیا۔ ڈمبل ڈور نے چھت کے قریب لٹکتی ہوئی ایک پرانی سی تصویر کی طرف دیکھتے ہوئے عجیب سا اشارہ کیا۔

''ایورڈ؟......اور ڈیلیس، آپ بھی......''

پیشانی پر سامنے کی طرف لٹکتے ہوئے بالوں اور زرد چہرے والا جادوگر اور اس کے پہلو میں موجود ایک دوسرے فریم میں لمبے سفید گھنگھریالے بالوں والی بوڑھی جادوگرنی جو کہ نیند میں ڈوبے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، انہوں نے ڈمبل ڈور کی آواز سنتے ہی

جھٹ سے آنکھیں کھول دیں۔

''آپ لوگ سن رہے تھے؟'' ڈمبل ڈور نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

جادوگر نے اپنا سر اثبات میں ہلایا جبکہ بوڑھی جادوگرنی کرخت لہجے میں بولی۔ ''بالکل!''

''اس آدمی کے بالوں کی رنگت سرخ ہے اور اس نے عینک لگا رکھی ہے۔ ایورڈ! آپ اس کے بارے میں دوسروں کو خبردار کر دیں۔ یہ کوشش کریں کہ اسے صحیح لوگ ہی تلاش کر پائیں......''

دونوں سر ہلا کر اپنے اپنے فریم میں سے چلے گئے۔ بہرحال قریبی تصویروں میں نمودار ہونے کی بجائے (جیسا کہ ہوگورٹس میں عام طور پر ہوا کرتا تھا) وہ بالکل اوجھل ہو چکے تھے۔ ایک فریم تو اب سیاہ پردے کے سوا اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا جبکہ دوسرے فریم میں چمڑے کی ایک قدیمی منقش کرسی باقی رہ گئی تھی۔ ہیری نے دیکھا دیواروں پر لٹکی ہوئی تصویروں میں کئی ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹرس نیند میں ڈوبے ہوئے خراٹے بھر رہے تھے مگر وہ اپنی پلکوں کے نیچے سے چپکے چپکے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ پھر اچانک اسے سمجھ میں آنے لگا کہ ان کے دروازے پر دستک دینے سے قبل کمرے میں اتنا شور کیونکر مچا ہوا تھا؟ ڈمبل ڈور کس سے باتیں کر رہے تھے؟

''ایورڈ اور ڈیلیس ہوگورٹس کے سب سے زیادہ مقبول ہیڈ ماسٹروں میں سے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ وہ اب ہیری، رون اور پروفیسر میک گوناگل کے قریب سے گزر کر سیدھے سرخ پرندے کی طرف جا رہے تھے جو دروازے قریب ایک اونچے پائیدان پر پر سمیٹے بیٹھا ہوا تھا۔ ''ان کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ان دونوں کی تصویروں کے فریم جادوگروں کے اہم تعلیمی اور سرکاری مراکز پر لگے ہوئے ہیں، چونکہ وہ اپنی تصویروں میں آسانی سے آ جا سکتے ہیں، اس لئے ہمیں یہ آسانی سے باخبر کر سکتے ہیں کہ دوسری جگہ پر کیا معاملہ چل رہا ہے؟......''

''مگر مسٹر ویزلی کہیں بھی ہو سکتے ہیں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''آپ تینوں براہ کرم بیٹھ جائیں۔'' ڈمبل ڈور نے نرم لہجے میں کہا۔ ایسا لگا جیسے انہوں نے ہیری کی بات سنی ہی نہ ہو۔ ''ایورڈ اور ڈیلیس ابھی کچھ دیر میں واپس لوٹ آئیں گے۔ پروفیسر میک گوناگل! مہربانی کر کے کچھ کرسیوں کا بندوبست کر لیجئے......''

پروفیسر میک گوناگل نے ڈریسنگ گاؤن کی جیب میں سے اپنی چھڑی باہر نکال کر لہرائی۔ ہوا میں سے تین کرسیاں نمودار ہو گئیں۔ یہ کرسیاں لکڑی کی تھیں اور ان کی کمر بالکل سیدھی تھی۔ یہ اس طرح کی آرام دہ گدی والی کرسیاں بالکل نہیں تھیں جو ڈمبل ڈور نے ہیری کے مقدمے کی سماعت کے دوران ہوا میں سے نمودار کی تھیں۔ ہیری کرسی پر بیٹھ گیا اور چبھتی ہوئی نظروں سے ڈمبل ڈور کو دیکھنے لگا۔ ڈمبل ڈور اب ایک انگلی سے فاکس نامی ققنس کے روئیں دار سنہری سر کو سہلا رہے تھے۔ ققنس فوراً بیدار ہو گیا اور اس نے اپنا خوبصورت سر اُٹھا کر اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں سے ڈمبل ڈور کو دیکھنے لگا۔

''ہمیں خبردار رہنے کی ضرورت ہے؟'' ڈمبل ڈور نے بہت دھیمی آواز میں ققنس سے کہا۔

آگ کا ایک شعلہ ہوا میں چمکا اور ققنس وہاں سے چلا گیا۔

ڈمبل ڈور چلتے ہوئے چاندی کے ایک نفیس اور نازک اوزار کے پاس پہنچ گئے تھے۔ ہیری کو کچھ اندازہ نہیں تھا کہ اس جادوئی اوزار کا کیا استعمال تھا؟ انہوں نے اس نفیس اوزار کو اُٹھایا اور پھر اپنی میز کی طرف بڑھ گئے۔ وہ ان لوگوں کے بالکل سامنے بیٹھ گئے اور اپنی چھڑی کی نوک سے اسے ہلکا سا ٹھونک دیا۔

اس عجیب سے اوزار میں اچانک جان پڑ گئی تھی، اس میں سے سریلی آواز سنائی دینے لگی۔ اس کی بالائی چھوٹی سی چاندی کی بنی ہوئی نلکی سے زرد دُھواں نکلنے لگا۔ ڈمبل ڈور اپنی بھنوئیں تان کر اس دھوئیں کو بغور دیکھنے لگے۔ کچھ سیکنڈ بعد دھواں بڑھ گیا اور ہوا میں دائروی چھلے بنانے لگا...... اس کے ایک کنارے پر ایک سانپ کا سر بن گیا۔ جس کا منہ چوڑا اور کھلا ہوا تھا۔ ہیری سوچنے لگا کہ کیا وہ چاندی کا اوزار اس کے خواب کو واضح کر رہا تھا۔ اس نے متجسس نظروں سے ڈمبل ڈور کے چہرے کی طرف دیکھا تاکہ ان کی کسی کنایئے سے وہ اس بات کو سمجھ پائے مگر ڈمبل ڈور نے اپنا سر اوپر نہیں اُٹھا کر دیکھا تھا۔

''فطری بات ہے......'' ڈمبل ڈور جیسے خود کلامی کرتے ہوئے بولے اور کسی حیرانگی کے بغیر دھوئیں کی لکیر کو دیکھتے رہے۔ ''مگر جوہر میں تقسیم......''

ہیری کو اس سوال کا کوئی سر پیر سمجھ میں نہیں آ پایا تھا۔ بہرحال، دھوئیں کا سانپ فوراً دو الگ الگ سانپوں میں منقسم ہو گیا اور اب دونوں ہی ہوا میں منڈلانے لگے۔ تھوڑے سنگین اطمینان کے ساتھ ڈمبل ڈور نے چاندی کے اوزار کو دوبارہ اپنی چھڑی سے ٹھونک دیا۔ اس کی سریلی دھن مدہم پڑ گئی اور پھر بالکل ختم ہو گئی۔ دھوئیں کے سانپ فضا میں تحلیل ہونے لگے اور دھند کی سی صورت میں گم ہو کر رہ گئے۔

ڈمبل ڈور نے چاندی کا اوزار اُٹھایا اور اسے اس کی حقیقی جگہ پر واپس رکھ دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ تصویروں سے کئی قدیمی ہیڈ ماسٹر یہ تماشہ غور سے دیکھ رہے تھے مگر جونہی انہیں اس بات کا احساس ہوا کہ ہیری انہیں دیکھ رہا ہے تو وہ فوراً سونے کی اداکاری کرنے لگے۔ ہیری کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ یہ سوال کرے کہ یہ عجیب سا چاندی کا کھلونا آخر کس کام آتا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ پوچھ پاتا، ان کے دائیں جانب دیوار کے بالائی حصے میں سے ایک آواز سنائی دی۔ ایورڈ نامی جادوگر اپنی تصویر میں واپس لوٹ چکا تھا اور تھوڑا ہانپ رہا تھا......

''ڈمبل ڈور......''

''کیا خبر لائے ہو؟'' ڈمبل ڈور نے فوراً اس سے دریافت کیا۔

''میں اس وقت تک چیختا رہا جب تک کوئی بھاگتا ہوا وہاں پہنچ نہیں گیا تھا۔'' ایورڈ نے ہانپتے ہوئے کہا جو اپنے عقب میں لٹکے ہوئے پردے سے اپنا ماتھا پونچھ رہا تھا۔ ''میں نے اس سے کہا کہ میں نے نچلی منزل پر کسی کی آواز سنی ہے۔ وہ یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا

کہ اسے میری بات پر یقین کرنا چاہئے یا نہیں۔مگر وہ جائزہ لینے کیلئے نچلی منزل پر چلا گیا...... آپ تو جانتے ہی ہیں کہ وہاں نیچے تصویریں نہیں لگائی گئی ہیں۔اس لئے میں وہاں بالکل نہیں جا سکتا تھا۔خیر! کچھ منٹ بعد وہ اسے اُٹھا کر لے آئے۔اس کی حالت کچھ اچھی نہیں دکھائی دے رہی تھی۔وہ خون میں لت پت تھا۔ان کے جاتے ہوئے میں اسے اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے الفرڈ اکریگ کی تصویر تک تعاقب میں بھاگتا رہا......''

''اچھی بات ہے۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔''میرا خیال ہے کہ ڈیلیس نے اسے آتے ہوئے دیکھ لیا ہوگا پھر......''

اور پھر اسی لمحے سفید گھنگھریالے بالوں والی بوڑھی جادوگرنی بھی اپنی تصویر میں واپس لوٹ آئی تھی۔وہ بری طرح کھانستے ہوئے اپنی کرسی میں دھنس گئی اور کراہتی ہوئی آواز میں بولی۔''ہاں ڈمبل ڈور! وہ اسے سینٹ مونگوز میں لے گئے ہیں......وہ اسے اُٹھا کر میری تصویر کے بالکل قریب سے گزرے تھے......اس کی حالت بے حد نازک دکھائی دے رہی تھی......''

''شکریہ......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔انہوں نے مڑ کر پروفیسر میک گونا گل کو دیکھا۔

''منروا! میں چاہتا ہوں کہ آپ جا کر باقی ویزلی بچوں کو جگا دیں۔''

''ٹھیک ہے......''

پروفیسر میک گونا گل اُٹھ کر کھڑی ہوئیں اور تیزی سے دروازے تک پہنچیں۔ہیری نے رون کی طرف کنکھیوں سے دیکھا جو کافی دہشت میں آچکا تھا۔

''اور ڈمبل ڈور! ماؤلی کو خبر کون دے گا؟'' پروفیسر میک گونا گل نے دروازے پر رُک کر پلٹتے ہوئے پوچھا۔

''وہ کام فاکس کر دے گا۔جب وہ کسی کی آمد سے خبردار کرنے کی ذمہ داری پوری کر دے گا تو یہ اس کیلئے مشکل نہیں ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمے لہجے میں کہا۔''مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ یہ خبر پہلے ہی جان چکی ہو......اس کی گھڑی واقعی کمال کی ہے......''

ہیری کو اچھی طرح معلوم تھا کہ ڈمبل ڈور اسی گھڑی کا ذکر کر رہے تھے جو وقت نہیں بلکہ ویزلی خاندان کے افراد کا پتہ ٹھکانہ اور ان کی کیفیت کی خبر دیتی تھی۔ایک اذیت بھری آہ کے ساتھ اس نے سوچا کہ مسٹر ویزلی والا کانٹا اس وقت جانی خطرے کے سرخ نشان پر پہنچ کر رُک گیا ہوگا۔لیکن رات کافی زیادہ ہو چکی تھی،ممکن تھا کہ مسز ویزلی اب سو چکی ہوں گی اور اب وہ گھڑی کے کانٹے بالکل نہیں دیکھ پا رہی ہوں گی۔یہ خیال آنے پر ہیری کے بدن پر جھرجھری سی پھیلنے لگی کہ مسز ویزلی کا چھلاوہ مسٹر ویزلی کے بے جان جسم میں بدل گیا تھا......ان کی عینک ناک پر پھسل کر ترچھی ہو گئی تھی اور ناک سے خون بہہ رہا تھا......لیکن مسٹر ویزلی نہیں مریں گے......وہ مر ہی نہیں سکتے تھے......

ڈمبل ڈور اب ہیری اور رون کے عقب میں موجود الماری میں سے کوئی چیز تلاش کر رہے تھے۔انہوں نے اس میں سے ایک پرانی سیاہ کیتلی نکالی اور اسے نہایت احتیاط سے اپنی میز پر لا کر رکھ دیا۔انہوں نے اپنی چھڑی اس کی طرف کرتے ہوئے کوئی جادوئی

کلمہ منہ میں بڑبڑایا۔ایک لمحے کیلئے کیتلی اپنی جگہ پر کانپ اُٹھی اور ایک عجیب سی نیلی روشنی میں نہا گئی پھر وہ پرسکون ہوکر پہلے جیسی سیاہ دکھائی دینے لگی۔

ڈمبل ڈور ایک اور تصویر کے پاس پہنچ گئے۔اس میں ایک چالاک دکھائی دینے والا جادوگر سو رہا تھا،جس کی ڈاڑھی نوکیلی تھی اور وہ سلے درن کے سبز نقرئی لباس پہنے ہوئے تھا۔وہ اتنی گہری نیند میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا کہ جب ڈمبل ڈور نے اسے بیدار کرنے کی کوشش کی تو اس نے بالکل حرکت نہیں کی...... ''فنیس......فنیس؟''

تصویروں میں موجود جادوگر اور جادوگرنیاں اب سونے کی اداکاری بالکل نہیں کر رہے تھے۔وہ اپنے فریموں میں ادھر ادھر سرک رہے تھے تاکہ حادثے کو زیادہ اچھے طریقے سے دیکھ سکیں۔جب چالاک دکھائی دینے والا جادوگر مسلسل سونے کا ڈرامہ رچائے رہا تو ان میں سے کچھ لوگ بھی اس کا نام لے کر چیخنے چلانے لگے۔

''فنیس......فنیس......فنیس......''

وہ اب اپنی اداکاری کو جاری نہیں رکھ سکتا تھا،اس نے نہایت ڈرمائی انداز میں اپنی آنکھیں کھول دیں اور کسمساتے ہوئے ادھر ادھر دیکھ کر بولا۔

''کسی نے میرا نام پکارا......؟''

''مجھے تمہاری ضرورت ہے فنیس! میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی دوسری تصویر میں جاؤ۔'' ڈمبل ڈور نے اسے کہا۔''میں ایک اور پیغام بھیجنا چاہتا ہوں......''

''اپنی دوسری تصویر میں......؟''فنیس نے تھکی ہوئی آواز میں کہا اور ایک طویل مصنوعی جمائی لینے کی اداکاری کی (اس کی آنکھیں دفتر میں چاروں طرف گھوم گئیں اور پھر ہیری کے چہرے پر پہنچ کر ٹھہر گئیں)''اوہ نہیں ڈمبل ڈور! آج رات تو میں بے حد تھکا ہوا ہوں......''

فنیس کی آواز ہیری کو جانی پہچانی سی لگی۔وہ سوچنے لگا کہ اس نے اس سے پہلے اسے کہاں سنا تھا؟ اس سے پہلے کہ وہ اپنے دماغ پر کچھ زور ڈال پاتا،اردگرد لگی ہوئی تصویروں کے جادوگر بے ہنگم انداز میں شور شرابا مچانے لگے۔

''حکم عدولی کی جرأت!'' سرخ ناک والے بھاری بھرکم جادوگر نے گرجتے ہوئے کہا اور ہوا میں اپنا مکا لہرایا۔''فرائض سے کوتاہی......''

''ہم ہوگورٹس کے معزز ہیڈ ماسٹر کے احکامات کی تعمیل کرنے کے پابند ہیں۔'' ایک نحیف دکھائی دینے والے بوڑھے جادوگر نے چیختے ہوئے کہا،جنہیں دیکھتے ہی ہیری فوراً پہچان گیا تھا کہ وہ ڈمبل ڈور سے پہلے والے ہیڈ ماسٹر 'ارمانڈو ڈی پٹ' تھے۔''فنیس! آپ کو شرم آنی چاہئے۔''

''کیا میں اُسے سیدھا کروں ڈمبل ڈور؟'' ایک بارُعب جادوگرنی نے اپنی کرسی کے پاس رکھی ہوئی موٹی لاٹھی ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا جو ہاون دستے کے ڈنڈے جتنی موٹی تھی۔

''اوہ نہیں!......ٹھیک ٹھیک ہے......'' فنیس نامی جادوگر کچھ سہمے ہوئے انداز میں بوکھلاتا ہوا بولا۔ ''ممکن ہے کہ اب تک اس نے میری تصویر والا فریم پھینک دیا ہو۔ اس نے زیادہ تر قدیمی اشیاء کو پہلے باہر پھینک دیا......''

''سیریس اچھی طرح جانتا ہے کہ اُسے ابھی تمہاری تصویر کی ضرورت ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا اور ہیری اسی لمحے جان گیا کہ اس نے فنیس کی آواز کہاں سنی تھی؟ گیرم مالڈ پیلس والے تاریک مکان کے اس خالی فریم میں جو اس کے بیڈ روم میں ہمیشہ لٹکا رہتا تھا۔ ''آپ کو اسے پیغام دینا ہوگا کہ آرتھر نہایت بری طرح زخمی ہوگئے ہیں اور آرتھر کی بیوی، بچے اور ہیری پوٹر فوراً آپ کے گھر میں پہنچنے والے ہیں۔ آپ سمجھ چکے ہیں نا؟''

''اوہ ہاں! آرتھر ویزلی زخمی، بیوی بچے اور ہیری پوٹر رہنے کیلئے آرہے ہیں۔'' فنیس نے مایوسی کے عالم میں ٹوٹا پھوٹا جملہ دہرایا۔ ''ٹھیک ہے...... میں سمجھ گیا ہوں۔'' اس نے کنکھیوں سے موٹی لاٹھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی تک اُس جادوگرنی کے ہاتھوں میں تھی۔

وہ تصویر میں سے ایک طرف ہٹا اور پھر فریم میں سے اوجھل ہوگیا۔ اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور پروفیسر میک گونا گل، فریڈ، جارج اور جینی کو لے کر اندر داخل ہوئیں۔ وہ تینوں بدحواس اور صدمے کی کیفیت میں دکھائی دے رہے تھے اور ابھی تک سونے کے لباس میں ملبوس تھے۔

''ہیری! کیا ہوا؟'' جینی نے تیز لہجے میں پوچھا جو کافی خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی۔ ''پروفیسر میک گونا گل بتا رہی تھیں کہ تم نے ڈیڈی کو زخمی ہوتے ہوئے دیکھا؟''

''تم لوگوں کے ڈیڈی ققنس کے گروہ کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے زخمی ہوگئے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے ہیری کے جواب دینے سے قبل ہی بتا دیا۔ ''انہیں فوری طور پر سینٹ مونگوز ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ میں تم سب کو فوری طور پر سیریس کے گھر میں بھیج رہا ہوں جو ہسپتال آنے جانے کے لحاظ سے تمہارے گھر کی بہ نسبت زیادہ آرام دہ ثابت ہوگا۔ وہاں پر تمہیں تمہاری ممی بھی مل جائیں گی۔''

''ہم وہاں کیسے جائیں گے......سفوف انتقال کے ذریعے؟'' فریڈ نے جلدی سے پوچھا جو سکتے کی سی کیفیت میں مبتلا دکھائی دے رہا تھا۔

''بالکل نہیں......'' ڈمبل ڈور نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''سفوف انتقال کا استعمال اس وقت قابل بھروسہ نہیں ہے۔ ویسے بھی سفوف انتقال کے نیٹ ورک پر کڑی نگاہ رکھی جا رہی ہے۔ تم لوگ گھریری کنجی سے جاؤ گے۔'' انہوں نے میز پر پڑی ہوئی

پرانی سیاہ کیتلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔سب کی نظریں اس سیاہ پرانی جلی ہوئی کیتلی کی طرف اُٹھ گئیں۔''مجھے صرف فنیس نائجلس کی واپسی کا انتظار ہے......تم لوگوں کو بھیجنے سے پہلے یہ پڑتال کرنا ضروری ہے کہ کیا راستہ واقعی محفوظ ہے......؟''

ٹھیک اسی وقت دفتر کے وسطی حصے میں ایک شعلہ بھڑکا اور ایک سنہرا پنکھ ہوا میں لہراتا ہوا فرش پر جا گرا۔

''اوہ...... یہ فاکس کی تنبیہ ہے!'' ڈمبل ڈور نے تیزی سے پنکھ کو جھپٹتے ہوئے کہا۔''پروفیسر امبریج کو خبر ہوگئی ہے کہ تم لوگ اپنے بستروں پر موجود نہیں ہو......منروا! جا کر انہیں روکو! انہیں کوئی بھی کہانی سنا دو......''

پروفیسر میک گوناگل اتنی سرعت سے گئیں کہ ان کے گاؤن کی ایک جھلک ہی دکھائی دی تھی۔

''وہ کہتا ہے کہ اسے خوشی ہوگی!'' ڈمبل ڈور کے عقب سے ایک بیزار کن آواز سنائی دی۔فنیس نامی جادوگر اپنے فریم میں سلے درن کے بینر کے سامنے نمودار ہو چکا تھا۔''میرے پڑپوتوں کے پڑپوتے کی دلچسپی عجیب مہمانوں میں خاصی دکھائی دیتی ہے۔''

''سب یہاں آ جاؤ......'' ڈمبل ڈور نے ہیری اور ویزلی گھرانے کے بچوں کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''جلدی کرو، اس سے پہلے کہ کوئی یہاں پہنچ جائے......''

ہیری اور باقی لوگ ڈمبل ڈور کی میز کے چاروں طرف اکٹھے ہوگئے۔

''کیا تم سب پہلے گھریری کنجی کا استعمال کر چکے ہو؟'' ڈمبل ڈور نے دریافت کیا۔سب لوگوں نے اپنے سر ہلا دیئے اور سیاہ کیتلی کو چھونے کیلئے اپنے اپنے ہاتھ آگے بڑھا دیئے۔''یہ اچھی بات ہے، تین کی گنتی کے ساتھ سب تیار......ایک......دو......''

یہ بس ایک سیکنڈ میں ہی ہو گیا تھا۔ڈمبل ڈور جب تین بولنے سے پہلے ایک لمحے کیلئے ٹھہرے تو ہیری نے ان کی طرف دیکھا......وہ بے حد قریب تھے......اور اسی پل ڈمبل ڈور کی شفاف نیلی آنکھیں ہیری کے چہرے پر پڑیں۔

ہیری کے ماتھے کا نشان میں آگ بھڑک اُٹھی اور اس کا چہرہ یکدم سفید پڑ گیا۔اسے یوں لگا جیسے پرانے زخم کے ٹانکے کھل گئے ہوں۔ہیری کے اندر نفرت کی اتنی شدید لہر اُٹھی جس کی اسے رتی بھر توقع تک نہیں تھی۔وہ ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا......نہ ہی ایسے کسی رویے کو پسند کرتا تھا......مگر عجیب بات تو یہ تھی کہ وہ ان پر حملہ کرنا چاہتا تھا......وہ انہیں اپنے نوکیلے دانتوں سے ادھیڑ دینا چاہتا تھا......ان کے بدن سے بہنے والے لہو کا ذائقہ چکھنا چاہتا تھا......

''تین......''

ہیری کی گدی کے عقب میں ایک زوردار جھٹکا لگا۔اس کے پیروں کے نیچے سے فرش کھسک کر اوجھل ہو گیا۔اس کی ہاتھ کیتلی سے چپک چکا تھا۔وہ دوسروں سے ٹکرا رہا تھا جب وہ رنگوں کے حلقے اور ہوا کے تیز و تند جھونکوں کے درمیان تیزی سے اُڑ رہا تھا......کیتلی انہیں آگے کی سمت میں کھینچتی چلی جا رہی تھی......اور پھر اس کے پاؤں زمین سے اتنی زور سے ٹکرائے کہ اس کے گھٹنے مڑ گئے۔کیتلی اس کے ہاتھ سے الگ ہو کر زمین پر جا گری۔کہیں قریب سے ہی ایک پھٹی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یہ دوبارہ آ گئے...... بدذات بچے! کیا یہ سچ ہے کہ ان کا باپ مر گیا ہے؟......''

''باہر دفع ہو جاؤ کریچر......'' ایک دوسری آواز غصے سے گرجی۔

ہیری زمین سے اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اپنے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ وہ لوگ گیرم مالڈ پیلس والے کھنڈر مکان نمبر بارہ کے نیم تاریک اور کائی زدہ باورچی خانے میں پہنچ چکے تھے۔ روشنی صرف آتشدان کی آگ اور ایک چھوٹی سی موم بتی سے ہو رہی تھی۔ وہاں کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا کہ سیریس تنہا رات کا کھانا کھا رہا تھا جو اس نے ادھورا چھوڑ دیا تھا۔ کریچر اپنی کمر سے تکیے جیسا گندا غلاف اوپر اُٹھائے دروازے سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو اگلے ہی لمحے نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ سیریس پریشانی کے عالم میں ان کی طرف تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ اس کی داڑھی بے ترتیب تھی اور خاصی بڑھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے دن والا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے پاس سے منڈنگس جیسی شراب کی بدبو کے بھبھولے اُٹھ رہے تھے۔

''کیا ہوا؟'' اس نے جینی کی مدد کیلئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھا۔ ''فنیس نائجلس نے بتایا کہ آرتھر بری طرح زخمی ہو گیا ہے......؟''

''ہیری سے پوچھو......'' فریڈ نے جلے کٹے انداز سے کہا۔

''بالکل! میں بھی پوری بات سننا چاہتا ہوں!'' جارج نے جلدی سے کہا۔

جڑواں بھائی اور جینی تینوں ہیری کو عجیب سی نظروں سے گھور رہے تھے۔ کریچر کے قدموں کی آہٹ باہر کی سیڑھیوں پر تھم سی گئی۔

''دیکھو!'' ہیری نے کہنا شروع کیا مگر یہ تو میک گوناگل اور ڈمبل ڈور کو بتانے سے زیادہ مشکل محسوس ہو رہا تھا۔ ''مجھے ایک...... ایک طرح کا...... خواب دکھائی دیا......''

اور پھر اس نے انہیں بتایا کہ اس نے کیا کیا دیکھا؟ حالانکہ اس نے جان بوجھ کر خواب کے حادثے میں تبدیلی کر دی تھی۔ اس نے انہیں اس طرح بتایا جیسے اس نے سانپ کو حملہ کرتے ہوئے دور سے دیکھا تھا۔ اس نے یہ بالکل نہیں بتایا کہ اس نے خود سانپ کی آنکھوں سے یہ حملہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ رون کا چہرہ اب بھی بہت سفید دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے ہیری پر ایک سرسری نظر ڈالی، مگر کچھ نہیں بول پایا۔ جب ہیری نے اپنی بات مکمل کر لی تو فریڈ، جینی اور جارج کچھ لمحوں تک اسے شعلہ بار نظروں سے گھورتے رہے۔ ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ یہ اس کا وہم تھا یا نہیں۔ مگر اسے محسوس ہوا کہ ان کی نگاہ میں قصوروار ٹھہرانے کی جھلک عیاں تھی۔ اگر وہ اسے حملہ ہوتے ہوئے دیکھنے کیلئے اسے قصوروار ٹھہرا رہے تھے تو یہ بات اس کیلئے باعث مسرت تھی کہ اس نے انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ سانپ درحقیقت وہ خود ہی تھا......

''کیا ہماری ممی یہاں ہیں؟'' فریڈ نے سیریس کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ انہیں تو شاید ابھی تک یہ بات معلوم بھی نہیں ہوئی ہوگی کہ کیا ہوا ہے؟'' سیریس نے آہستگی سے کہا۔ ''اہم بات

تو یہ تھی کہ امبرج کے پہنچنے سے پہلے ہی تم لوگوں کو وہاں سے نکال دیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ ڈمبل ڈور اب ماؤلی کو اس حادثے کی خبر دے رہے ہوں گے۔''

''ہمیں فوری طور پر سینٹ مونگوز پہنچنا ہوگا۔'' جینی نے بے تابی سے مچلتے ہوئے کہا۔اس نے اپنے بھائیوں کی طرف دیکھا جو ابھی تک پاجاموں میں ملبوس دکھائی دے رہے تھے۔''سیریس! کیا تم ہمیں دوسرے کپڑے دے سکتے ہو؟''

''ذرا دم لو! تم یوں بھاگتے ہوئے سینٹ مونگوز نہیں جا سکتے ہو۔'' سیریس نے کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی؟...... ہم سینٹ مونگوز نہیں جا سکتے ہیں؟...... وہ ہمارے ڈیڈی ہیں؟'' فریڈ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''اور تم وہاں کیا وضاحت دو گے کہ تمہیں آرتھر پر ہوئے حملے کے بارے میں کیسے خبر ہوئی؟ جبکہ ابھی تک ہسپتال والوں نے خود ان کی بیوی تک کو اطلاع نہیں بھیجی ہے......''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' جارج نے غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔

''اس سے فرق پڑتا ہے!'' سیریس نے اس کی نادانی پر تاؤ کھاتے ہوئے کہا۔''کیونکہ ہم ان کا اس طرف دھیان بالکل لانا چاہتے ہیں کہ ہیری کو سینکڑوں میل دور ہونے والے حادثے کی جھلک دکھائی دے رہی تھی...... کیا تمہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ محکمہ اس خبر کو پا کر کیسا ردعمل کرے گا؟''

فریڈ اور جارج کے چہرے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں اس بات کی قطعی پرواہ نہیں تھی کہ محکمہ کسی بھی خبر پر کیسا ردعمل ظاہر کرتا ہے۔رون کا چہرہ ابھی تک راکھ جیسا سفید تھا لیکن وہ خاموش رہا۔

''ضروری نہیں ہیری ہی...... کوئی اور بھی تو ہمیں یہ بات بتا سکتا ہے...... ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر کسی اور ذریعے سے ملی ہے۔'' جینی نے جلدی سے بولی۔

''مثلاً...... کس ذریعے سے؟'' سیریس نے تلخی سے پوچھا۔''دیکھو! تھوڑا صبر سے کام لو۔تمہارے ڈیڈی ققنس کے گروہ کیلئے کام کرتے ہیں اور اسی سلسلے میں زخمی ہو گئے ہیں۔ حالات کی سنگینی کو محسوس کرو جو کافی نازک ہو چکے ہیں۔ حادثے سے کچھ ہی لمحوں بعد ان کے بچوں کو یقینی مصدقہ خبر مل جاتی ہے کہ کیا ہوا ہے؟ ایسی جلد بازی سے حالات ہاتھ سے نکل سکتے ہیں۔تم بالکل اندازہ نہیں کر سکتے کہ ایسی نادانی سے ققنس کے گروہ کو کتنا بڑا نقصان اُٹھانا پڑے گا......''

''ہمیں کسی گروہ سے کچھ لینا دینا نہیں ہے......'' فریڈ چیختا ہوا بولا۔

''ہم اپنے ڈیڈی کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اس وقت موت کے منہ میں پہنچ چکے ہیں۔'' جارج نے فریڈ کا بھرپور ساتھ دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارے ڈیڈی کوئی دودھ پیتے بچے نہیں ہیں!'' سیریس اتنی ہی بلند آواز میں گرجتا ہوا بولا۔''وہ اچھی طرح سے جانتے تھے

کہ اس کا انجام کیا ہوسکتا ہے؟ ققنس کے گروہ کیلئے مشکلات پیدا کرنے کیلئے وہ تمہارے شکرگزار نہیں ہوں گے۔ چونکہ تم لوگ گروہ کا حصہ نہیں ہو، اس لئے تم پیچیدگی کو سمجھ نہیں سکتے ہو......ایسے حادثات ہوتے ہی رہتے ہیں، مقصد کی تکمیل کیلئے جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہئے......''

''تمہارے لئے یہ سب کہنا بے حد آسان ہے کیونکہ تم یہاں چار دیواری میں بالکل محفوظ ہو۔'' فریڈ گرجتا ہوا بولا۔ ''مجھے صاف دکھائی دے رہا ہے کہ تم خود کسی خطرے میں نہیں پڑنا چاہتے ہو۔''

سیریس کے چہرے کا رنگ بدل سا گیا اور چہرے کے عضلات میں کھنچاؤ دکھائی دینے لگا۔ ایک لمحے کیلئے تو ایسا لگا جیسے وہ فریڈ کے منہ پر تھپڑ مارنے والا ہو مگر پھر اس نے خود کو سنبھال لیا اور سرد لہجے میں بولا۔ ''میں جانتا ہوں کہ یہ خاصا مشکل مرحلہ ہے مگر ہم سب کو اس طرح کا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہئے جیسے ہمیں ابھی کچھ بھی معلوم نہیں ہوا ہے۔ ہم سب کو یہیں رُکنا ہے، جب تک کہ ہمیں تمہاری ممی سے کچھ معلوم نہ ہو جائے، ٹھیک ہے؟''

فریڈ اور جارج ابھی تک جارحانہ انداز میں بحث پر آمادہ دکھائی دے رہے تھے، بہرحال جینی ان کے پاس سے ہٹی اور چند قدم چلتی ہوئی میز کی کرسیوں کی طرف بڑھ گئی اور ایک کرسی پر جا بیٹھی۔ ہیری نے سر گھما کر رون کی طرف دیکھا جس نے سر جھکانے اور کندھے اچکانے کے بیچ ایک عجیب سی حرکت کی اور پھر وہ دونوں بھی کرسیوں کی طرف بڑھ گئے اور پاس پاس بیٹھ گئے۔ جڑواں بھائی کچھ لمحوں تک سیریس کو شعلہ بار نگاہوں سے گھورتے رہے اور پھر وہ بھی جینی کے پاس جا کر کرسیوں میں دھنس گئے۔

''یہ ہوئی نا بات......'' سیریس نے چہرے پر مسکان سجاتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے، اب ہم......اب ہم انتظار کرتے ہوئے کسی چیز سے خود کو بہلانے کی کوشش کرتے ہیں......'' سیریس نے اپنی چھڑی ہوا میں لہرائی۔ ''ایکوسم بٹر بیئر......''

نصف درجن بوتلیں لکڑی کی پیٹی میں باہر نکلیں اور ہوا میں اُڑتی ہوئی ان کی طرف بڑھیں، انہوں نے میز پر پھسلتے ہوئے سیریس کے بچے کھچے کھانے کو تتر بتر کر ڈالا اور ان کے سامنے آکر ایسے جم گئیں جیسے انہیں بڑے سلیقے سے رکھا گیا ہو۔ وہ سبھی بٹر بیئر اُٹھا کر پینے لگے۔ کچھ دیر تک تو باورچی خانے میں صرف آتشدان کی سلگتی ہوئی لکڑیوں کے تڑکنے اور میز پر بوتلوں کی گھسٹوں کی آوازیں ہی گونجتی رہیں۔

ہیری محض اس لئے بٹر بیئر کی چسکیاں بھر رہا تھا تاکہ وہ خود کو کسی چیز میں مصروف رکھ سکے کیونکہ اس کے دل و دماغ میں ملزمانہ ندامت کا سمندر موجزن تھا، جس نے اس کے پیٹ میں عجیب سی کھلبلی مچا رکھی تھی۔ اگر ایسا کچھ نہ ہوا ہوتا تو وہ یقیناً اس وقت یہاں موجود نہ ہوتے۔ وہ سب اس وقت ہوگورٹس کے آرام دہ اور گرم بستروں میں خواب خرگوش کے مزے اُٹھا رہے ہوتے۔ خود کو بہلانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں تھا کہ اس نے بروقت سب کو خبردار کر کے مسٹر ویزلی کا پتہ ٹھکانہ معلوم کر لیا تھا۔ یہ بھی سچ تھا کہ وہ اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ تھا کہ اسی نے تو سانپ کی صورت میں مسٹر ویزلی کی یہ حالت کر ڈالی تھی۔

اس کا بٹر بیئر والا ہاتھ ابھی تک کانپ رہا تھا مگر اس نے پرسکون ہونے کی کوشش کرتے ہوئے سوچا کہ نادان مت بنو، تمہارے دانت زہریلے نہیں ہیں، تم تو اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے، تم اتنی دور جا کر ان پر کیسے حملہ کر سکتے تھے......؟ اگلے ہی لمحے اس نے خود سے سوال کیا کہ ڈمبل ڈور کے دفتر میں کچھ ہی دیر پہلے کیا ہوا تھا؟ کیا یہ سچ نہیں تھا کہ تم ڈمبل ڈور پر بھی حملہ کرنا چاہتے تھے، ان کے بدن میں اپنے نوکیلے دانت گاڑنا چاہتے تھے؟'

اس نے گھبرا کر بوتل زور سے میز پر رکھ دی جس سے بٹر بیئر میز پر چھلک گئی مگر یہ اچھا ہی ہوا کہ اس طرف کسی کا بھی دھیان نہیں گیا۔ اسی لمحے فضا میں آگ کا شعلہ بھڑکا جس سے ان کے سامنے رکھی ہوئی گندی پلیٹ چمک اُٹھی۔ گہری خاموشی میں صدمے کی کیفیت میں مبتلا وہ لوگ بے ساختہ چیخ اُٹھے۔ ایک چرمئی کاغذ ہلکی سی آواز کے ساتھ میز پر دھم سے گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی ققنس کی سنہری دُم کا ایک پنکھ بھی تھا۔

''فاکس ڈاک!'' سیریس نے تیزی سے کہا اور چرمئی کاغذ کو جھپٹ کو اُٹھا لیا۔ ''یہ ڈمبل ڈور کی لکھائی نہیں ہے......لگتا ہے کہ تمہاری ممی نے کوئی پیغام بھیجا ہوگا......ذرا دیکھو تو سہی!''

اس نے خط جارج کے ہاتھ میں تھما دیا۔ اس نے لفافہ پھاڑ کر اندر سے خط نکالا اور زور زور سے پڑھنے لگا۔

''ڈیڈی اب بھی زندہ ہیں۔ میں سینیٹ مونگوز جا رہی ہوں، جہاں ہو، وہیں رُکے رہو۔ جتنی جلدی ہو سکے گا میں خبر بھیج دوں گی۔ تمہاری ممی!''

جارج نے میز پر سب کی جانب نگاہ دوڑائی۔

''اب بھی زندہ ہیں......'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''لیکن اس سے تو ایسا لگتا ہے کہ......''

اسے بات مکمل کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس سے ہیری کو بھی یہی محسوس ہوا جیسے مسٹر ویزلی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھے۔ زرد چہرے والے رون نے عجیب سی نظروں سے اپنی ماں کے خط کے پشت والے حصے کو گھور کر دیکھا جیسے اسے یہ امید ہو کہ وہاں کچھ حوصلہ افزا جملے لکھے ہوں گے۔ فریڈ نے جارج کے ہاتھوں سے خط کھینچ کر دوبارہ پڑھا اور پھر اس نے نگاہیں اُٹھا کر ہیری کی طرف دیکھا۔ جس کے ہاتھ میز پر رکھی ہوئی بٹر بیئر کی بوتل پر کپکپانے لگے تھے۔ اپنی کپکپاہٹ کو چھپانے کیلئے اس نے بوتل پر اپنی گرفت کس دی۔

ہیری نے آج سے پہلے کبھی اتنی لمبی رات بیٹھ کر نہیں بسر کی تھی۔ سیریس نے ایک آدھ مرتبہ انہیں بے اعتنائی سے یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ سب بستر پر چلے جائیں مگر ویزلی جڑواں بھائیوں کی آنکھوں میں جھلکنے والی حقارت سے اسے اپنی بات کا جواب مل گیا تھا۔ وہ میز کے گرد اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے رہے اور آہستہ آہستہ اپنے انجام کو پہنچتی ہوئی موم بتی کی تھرکتی لو کو بلا مقصد گھورتے رہے۔ یہ سلسلہ بالآخر اپنے انجام کو پہنچ ہی گیا کیونکہ موم بتی مکمل طور پر جل کر آخری ہچکی لیتے ہوئے بجھ چکی تھی۔ اس دوران وہ کبھی کبھار بوتل کو اپنے

ہونٹوں سے لگا کر بٹر بیئر کی ایک آدھ چسکی لگا لیتے تھے۔ ہو محض وقت گزاری کیلئے ایک دوسرے سے کوئی بات کر لیتے تھے۔ وہ اندازے باندھ رہے تھے کہ وہاں کیا ہو رہا ہوگا؟ وہ ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے کہ اگر وہاں کچھ برا ہوا ہوتا تو فوراً اس کی خبر پہنچ چکی ہوتی۔ انہیں یقین تھا کہ مسز ویزلی کافی دیر پہلے وہاں پہنچ چکی ہوں گی۔

فریڈ کی آنکھ لگ گئی اور اس کا سر کندھے پر ڈھلک گیا۔ جینی کرسی پر بلی کی مانند سمٹے دبکی بیٹھی تھی مگر اس کی آنکھیں پوری کی پوری کھلی ہوئی تھیں۔ ہیری کو ان میں بھڑکتی ہوئی آگ کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔ رون اپنے دونوں ہاتھوں میں سر چھپائے بیٹھا تھا۔ یہ اندازہ لگانا دشوار تھا کہ وہ جاگ رہا تھا یا پھر سو چکا تھا۔ ہیری اور سیریس بار بار ایک دوسرے کی طرف دیکھ لیتے تھے۔ وہ دونوں ہی ویزلی خاندان کے افراد نہیں تھے مگر وہ ان کے دُکھ میں برابر کے شریک تھے۔ وہ سبھی انتظار کی مشکل گھڑیاں کاٹتے رہے...... انتظار کا سلسلہ صدیوں جیسا طویل محسوس ہو رہا تھا۔

رون کی گھڑی میں جب صبح کے پانچ بج کر دس منٹ ہوئے تو باورچی خانے کا دروازہ کھل گیا۔ مسز ویزلی تیزی سے اندر داخل ہوتی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ کافی بے رونق دکھائی دے رہی تھیں، جونہی سب کی نظر ان پر پڑی تو وہ بے ساختہ اپنی کرسیوں سے اُٹھ گئے۔ مسز ویزلی نے پھیکی مسکان کے ساتھ ان سب کی طرف دیکھا۔

''آرتھر اب خطرے سے باہر ہیں، وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔'' انہوں نے کسی کے بولنے سے پہلے ہی کمزور لہجے میں بتایا۔ ان کی آواز میں تھکن کے آثار نمایاں تھے۔ ''وہ اب آرام کر رہے ہیں۔ ہم سب بعد میں ان سے مل سکیں گے۔ بل اس وقت ان کے پاس پہنچ چکا ہے۔ وہ اپنے دفتر سے صبح کیلئے چھٹی لے رہا ہے......''

فریڈ اپنی کرسی میں دوبارہ دھنس گیا اور اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا۔ جارج اور جینی آگے بڑھ کر اپنی ماں سے گلے لگ گئے۔ رون نے کانپتی ہوئی ہنسی سے اپنے اطمینان کا اظہار کیا اور اپنی باقی ماندہ بٹر بیئر ایک ہی گھونٹ میں چڑھا گیا۔

''ناشتہ......'' سیریس نے تھوڑا اچھلتے ہوئے آواز لگائی اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ''وہ گھٹیا گھریلو خرس کہاں مر گیا...... کریچر...... کریچر......''

مگر کریچر نے اس کی آواز پر کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

''دفع کرو اسے......'' سیریس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اپنے سامنے لوگوں کو شمار کرنے لگا۔ ''ٹھیک ہے، سات لوگوں کیلئے ناشتہ...... میرا خیال ہے کہ بھنا ہوا گوشت اور انڈے...... اس کے علاوہ چائے اور ٹوسٹ......''

ہیری جلدی سے اس کی معاونت کرنے کیلئے چولہے کے پاس پہنچ گیا۔ وہ ویزلی گھرانے کے افراد کی خوشی میں مخل نہیں ہونا چاہتا تھا اور وہ اس لمحے سے سہا ہوا تھا کہ جب مسز ویزلی اس سے خواب دہرانے کی فرمائش کریں گی۔ بہر حال، اس نے ابھی الماری سے پلیٹیں نکالی ہی تھیں کہ مسز ویزلی نے وہاں آ کر پلیٹیں اس کے ہاتھ سے لے لیں اور اسے بھینچ کر گلے لگا لیا۔

''اوہ ہیری!'' وہ رندھی ہوئی آواز میں بولیں۔''اگر تم نہ ہوتے تو جانے کیا ہو جاتا؟ انہیں کئی گھنٹوں تک آرتھر کی خبر نہ ہو پاتی اور تب تک تو بہت دیر ہو چکی ہوتی۔ صرف تمہاری بدولت آرتھر آج زندہ ہیں...... ڈمبل ڈور نے ان کی وہاں موجودگی کے بارے میں ایک عمدہ کہانی گھڑ لی ہے، تمہیں اندازہ ہی نہیں ہے کہ ایسا نہ ہونے کی وجہ سے کتنی بڑی مشکل پیدا ہو جاتی...... بیچارے سٹرگس کو ہی دیکھ لو......''

ہیری سے ان کی شفقت بھری سخت جکڑ برداشت نہیں ہو رہی تھی، ایسا لگ رہا تھا کہ اس کی سانس رُکنے ہی والی ہے مگر یہ خوش قسمتی رہی کہ انہوں نے خود ہی اسے جلد ہی چھوڑ دیا تھا۔ وہ سیریس کی طرف مڑ کر اس کا شکریہ ادا کرنے لگیں کہ اس نے رات بھر ان کے بچوں کا خیال رکھا۔ سیریس نے کہا کہ اسے ان کی مدد کر کے نہایت مسرت ہوئی تھی اور اس نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ جب تک مسٹر ویزلی مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہو جاتے، وہ سب لوگ وہیں رُک سکتے ہیں۔

''اوہ سیریس! میں تمہاری بے حد شکرگزار ہوں...... میرا خیال ہے کہ انہیں ابھی کچھ دنوں تک وہیں ہسپتال میں ہی رکھا جائے گا۔ یہاں ٹھہرنے کی وجہ سے ہمیں ان کے پاس آنے جانے میں زیادہ آسانی رہے گی...... ظاہر ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ ہم کرسمس یہیں منائیں گے......''

''جتنے زیادہ لوگ ہوں گے مجھے اتنا ہی بھلا لگے گا!'' سیریس نے گرم جوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ مسز ویزلی اس کی طرف دیکھ کر مسکرائیں اور ایپرن پہن کر ناشتہ بنانے لگیں۔

''سیریس......'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا کیونکہ اب اس سے لمحہ بھر بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا۔''کیا میں تم سے ضروری بات کر سکتا ہوں...... ار...... اسی وقت؟''

وہ سیریس کے آگے آگے چلتا ہوا اندھیرے توشہ خانے میں پہنچ گیا۔ ہیری نے بغیر کسی مسکراہٹ کے اپنے قانونی سرپرست کو اپنے خواب کی تمام حقیقت سنا دی، جس میں یہ راز بھی شامل تھا کہ وہ خود ہی وہ سانپ تھا، جس نے مسٹر ویزلی پر حملہ کیا تھا۔

جب وہ سانس لینے کیلئے رُکا تو سیریس نے پوچھا۔''کیا تم نے ڈمبل ڈور کو یہ بات بتائی تھی؟''

''ہاں!'' ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔''لیکن انہوں نے مجھے اس کا مطلب نہیں سمجھایا۔ سنو! آج کل وہ مجھے کچھ بھی نہیں بتاتے بلکہ صاف کنی کترا جاتے ہیں۔''

''فکر مت کرو...... اگر کوئی پریشانی والی بات ہوتی تو وہ تمہیں ضرور متنبہ کر دیتے۔'' سیریس نے پرسکون لہجے میں کہا۔

''لیکن اتنی بات نہیں ہے......'' ہیری جلدی سے بولا اس کی آواز ہلکی سی سرگوشی جیسی تھی، جیسے وہ کوئی رازدارانہ بات کر رہا ہو۔ ''سیریس مم...... میرا خیال ہے کہ میں پاگل ہو رہا ہوں۔ ڈمبل ڈور کے دفتر میں گھریری کنجی کو چھونے سے لمحہ بھر پہلے...... ایک پل کیلئے تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں کوئی سانپ تھا۔ میں خود میں سانپ جیسی کیفیت محسوس کر رہا تھا...... ڈمبل ڈور کی طرف دیکھتے ہی

میرا نشان سلگنے لگا......سیریس! میں ان پر بھی حملہ کرنا چاہتا تھا......''

اسے سیریس کا تھوڑا سا چہرہ دکھائی دے رہا تھا جبکہ باقی چہرے گہرے اندھیرے میں چھپا ہوا تھا۔

''یہ تمہارے خواب کا ہیجان ہوگا، بس اتنی سی بات ہے۔تم یقیناً اس وقت تک خواب کے خوفناک سحر میں گرفتار رہے ہو گے......''سیریس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''یہ سچ نہیں ہے......''ہیری نے اپنا سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔''ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میرے بدن میں کوئی اور چیز گھس گئی ہو، وہ اپنی کیفیات سے میرے ذہن پر قبضہ جمانا چاہتی ہو جیسے کہ کوئی سانپ......''

''تمہیں اس وقت نیند کی ضرورت ہے۔''سیریس نے تلخی سے کہا۔''تم ناشتہ کرو اور سیدھے اپنے بستر پر پہنچ جاؤ۔ دوپہر کے کھانے کے بعد تم باقی لوگوں کے ساتھ آرتھر سے ملاقات کیلئے جا سکتے ہو۔ ہیری! تمہیں یہ برداشت کرنا ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ تم اس وقت شدید صدمے کا شکار ہو۔تم خود کو ایک ایسے حادثے کیلئے ملزم ٹھہرا رہے ہو جسے تم نے صرف دیکھا تھا۔ ویسے یہ ان کے حق میں بہت اچھا رہا کہ تم نے بروقت دیکھ لیا......ورنہ آرتھر وہیں دم توڑ چکا ہوتا۔بس اس بارے میں مزید سوچنا چھوڑ دو......''

اس نے ہیری کا کندھا تھپتھپایا اور ہیری کو اندھیرے میں تنہا چھوڑ کر توشہ خانے سے باہر نکل آیا۔

☆☆☆☆

ہیری کے علاوہ باقی سب لوگ بستروں پر پہنچتے ہی سو گئے تھے۔ ہیری اس بیڈروم تک تو گیا جہاں گرمیوں کی تعطیلات کے آخری کچھ ہفتے اس نے اور رون نے وہاں گزارے تھے۔ رون تو بستر پر لیٹتے ہی چند منٹوں میں سو گیا مگر ہیری اپنے کپڑے پہنے بستر کے ایک کونے پر بیٹھا رہا۔ پلنگ کی سرد ڈنڈی سے ٹیک لگائے وہ خیالوں کے مدوجزر میں بھٹکتا رہا۔ وہ خود پر جان بوجھ کر ظلم کر رہا تھا تا کہ اسے کہیں نیند نہ آ جائے۔ اسے یہ خوف دامن گیر تھا کہ کہیں وہ سو گیا تو ہوسکتا ہے کہ نیند کے عالم میں وہ دوبارہ سانپ بن جائے۔ ہو سکتا ہے کہ بیدار ہونے پر اسے یہ معلوم ہو کہ اس نے رون کو یا گھر میں رینگتے ہوئے کسی اور فرد کو کاٹ لیا ہے......

جب رون نیند سے بیدار ہوا تو ہیری نے یوں اداکاری کی جیسے وہ تو اپنی نیند پوری کر چکا ہو۔ جب وہ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے، اسی وقت ہوگورٹس سے ان کے صندوق وہاں پہنچ گئے۔ یہ اچھا ہوا تھا کیونکہ سینیٹ مونگوز ہسپتال جانے کیلئے ان کے پاس کپڑے نہیں تھے۔ سب کچھ تو صندوقوں میں ہی بھرا رکھا تھا۔ ہیری کے علاوہ سب لوگ خوش دکھائی دے رہے تھے اور آپس میں کھل کر بات چیت کر رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنے چوغوں کی جگہ جینز اور شرٹس پہنیں تو اسی وقت باہر کا دروازہ کھلا اور میڈ آئی موڈی اور ٹونکس اندر چلے آئے۔ وہ انہیں بحفاظت ہسپتال پہنچانے کیلئے وہاں آئے تھے۔ سب نے ہنستے مسکراتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔ وہ ان کے اس عجیب سے زاویے والے ہیٹ پر ہنسنے لگے جو میڈ آئی موڈی نے اپنی جادوئی آنکھ کو چھپانے کیلئے کافی نیچا اوڑھ رکھا تھا۔انہوں نے یہ تسلی بھی دی کہ چھوٹے اور چمکدار گلابی بالوں والی ٹونکس کی بہ نسبت زیرزمین اسٹیشن پر بہت کم ہی لوگوں کا دھیان اپنی طرف متوجہ

کرے گا۔

ہیری کے خواب میں ٹونکس نے ضرورت سے زیادہ ہی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ وہ یہ جاننا چاہتی تھی کہ مسٹر ویزلی پر حملے والا خواب درحقیقت کیسا تھا؟ مگر اس بارے میں گفتگو کو طول دینے میں ہیری نے ذرا بھر بھی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا تھا۔

''تمہارے خاندان میں کوئی علم جوتش کا ماہر تو نہیں گزرا تھا؟'' اس نے متجسس انداز میں ہیری سے پوچھا، جب وہ شہر کے وسطی حصے کی طرف جانے والی دھڑ دھڑاتی ہوئی ریل گاڑی میں قریب قریب بیٹھے ہوئے تھے۔

''نہیں......'' ہیری نے کہا اور اسی لمحے اسے پروفیسر ٹراؤلینی کی بات یاد آ گئی جس پر اسے اپنی ہتک سی محسوس ہوئی۔

''نہیں......'' ٹونکس نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ تم کوئی آنے والے حالات کی پیش گوئی نہیں کر رہے تھے، ہے نا؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ تم مستقبل میں نہیں دیکھ رہے تھے...... تم تو حال میں ہی جھانک رہے تھے...... یہ بڑی عجیب بات ہے، ہے نا؟ ویسے یہ خوبی کافی کام کی بھی ہے......''

ہیری نے اس کی باتوں کا کچھ جواب نہیں دیا۔ خوش قسمتی سے وہ اگلے سٹیشن پر اتر گئے۔ یہ سٹیشن لندن کے بیچوں بیچ واقع تھا۔ ریل گاڑی سے اترنے کی ہلڑ بازی میں اس نے اپنے اور سب سے آگے پیدل چلنے والی ٹونکس کے درمیان فریڈ اور جارج کو شامل ہونے کا موقعہ دیا۔ وہ سب ٹونکس کے تعاقب میں چلتے ہوئے زیر زمین سٹیشن سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچے۔ مسٹر موڈی ان سب کے پیچھے تھے۔ ان کا ہیٹ ترچھے زاویے سے نیچے جھکا ہوا تھا اور ان کا گانٹھ دار ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ ان کے ہاتھ جادوئی چھڑی پر گرفت جمائے ہوئے ہوں گے اور ان کی ہیٹ کے نیچے چھپی ہوئی جادوئی آنکھ ہر طرف گھور رہی ہوگی۔ اسے یہ خدشہ تھا کہ کوئی اور اس سے خواب کے بارے میں کوئی الٹا سیدھا سوال نہ کر دے، شاید اسی لئے اس نے سب کی توجہ خود سے ہٹانے کیلئے میڈ آئی موڈی سے خود ہی ایک انوکھا سوال پوچھ لیا کہ سینیٹ مونگوز ہسپتال کہاں چھپا ہوا ہے؟

''یہاں سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔'' سردیوں کی خنک ہوا میں سڑک پر پہنچتے ہوئے مسٹر موڈی نے آہستگی میں جواب دیا۔ وہ ایک ایسی بڑی شاہراہ پر پہنچ گئے تھے جہاں بڑے بڑے ڈیپارٹمینٹل سٹورز دکھائی دے رہے تھے اور کرسمس کی خریداری میں مشغول لوگوں کا ہجوم بھرا پڑا تھا۔ انہوں نے ہیری کو تھوڑا اپنے آگے دھکیلا اور خود ٹھیک اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ ہیری جانتا تھا کہ جھکے ہوئے ہیٹ کے نیچے ان کی جادوئی آنکھ ہر کسی کی حرکات وسکنات کو ٹٹول رہی ہو گی۔ مسٹر موڈی نے خود ہی بات شروع کر دی۔ ''ہسپتال کیلئے عمدہ جگہ کا انتخاب کرنا کوئی آسان بات نہیں تھی۔ جادوئی بازار میں کہیں بھی اتنی بڑی جگہ موجود نہیں تھی اور ہم اسے محکمے کی طرح زیر زمین پوشیدہ بھی نہیں رکھ سکتے تھے...... ایسا ماحول صحت کیلئے مفید ثابت نہ ہوتا۔ ہمیں کسی کھلی ہوادار جگہ کی ضرورت تھی۔ بالآخر ان لوگوں نے یہاں ایک بڑی عمارت پر قبضہ جما لیا۔ سب سے اچھی چیز یہ تھی کہ یہاں ہجوم کے باعث بیمار جادوگروں کو لانا اور لے جانا آسان تھا۔ اس کے علاوہ تیمارداری کیلئے آنے والوں کی کثرت سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا تھا...... جادوگر اس بھیڑ میں آسانی

سے شامل ہو سکتے تھے۔''

انہوں نے جلدی سے ہیری کا کندھا پکڑ لیا تاکہ خریداری کرنے والے ماگلوؤں کے ہجوم میں وہ کہیں الگ الگ نہ ہو جائیں جو تیزی سے الیکٹرونکس کی بڑی دکان میں جا رہا تھا۔

''ٹھیک ہے اب چلو!'' انہوں نے گھمبیر آواز میں کہا جب سامنے تھوڑی سی جگہ خالی دکھائی دینے لگی۔ وہ ایک بڑی، قدیم اور سرخ اینٹوں سے بنی عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔ اس کے صدر دروازے کے عین اوپر ایک بڑا سائن بورڈ لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جس پر پرانے زمانے کی تحریر میں 'پرج اینڈ ڈاؤز لمیٹڈ' لکھا ہوا تھا۔ اس ڈیپارٹمنٹل سٹور کی حالت نہایت خستہ اور آفت زدہ دکھائی دیتی تھی۔ دھول زدہ شیشوں کی الماریوں میں کچھ چینی مٹی کی ڈمیاں سجی ہوئی تھیں، جن کے سروں پر قدیمی زمانے کی وگیں آڑی ترچھی پڑی ہوئی تھیں۔ وہ بے ترتیب اور بے ڈھنگے انداز میں کھڑی ہوئیں تھیں۔ کم ازکم وہ سب دس سال پرانے سامان کو اپنے بدن پر سجائے اس کی تشہیر کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس عمارت کے دھول سے اٹے ہوئے میلے گندے دروازوں پر جگہ جگہ سرخ رنگ کی تختیاں لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''مرمت کیلئے بند ہے!'' ہیری نے سنا کہ پلاسٹک کے شاپنگ بیگوں سے لدی ہوئی ایک موٹی عورت اپنی ساتھی خاتون کو بتا رہی تھی کہ ''یہ سٹور تو کبھی کھلتا ہی نہیں...... نہ ہی اس کی مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔''

''ٹھیک ہے......'' ٹونکس نے دھندلے شیشے کے خستہ دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جہاں ایک بدصورت عورت کی مصنوعی ڈمی کھڑی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے چہرے پر نقلی بھنوئیں اکھڑ کر نیچے لٹکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ ایک سبز نائیلون کے لباس کی تشہیر کر رہی تھی۔ ''سب لوگ تیار ہو؟''

سب نے اپنے سر ہلا دیئے اور اس کے آس پاس پہنچ گئے۔ موڈی نے ہیری کو آگے دھکیلنے کیلئے اس کے کندھوں کے بیچوں بیچ دھپّہ لگایا۔ ٹونکس شیشے کے اس قدر نزدیک پہنچ گئی جیسے وہ اندر جھانکنے کی کوشش کر رہی ہو۔ اس کی گرم سانسیں شیشے پر دھند جمانے لگیں۔ اس کی نگاہیں بدصورت ڈمی پر جمی ہوئی تھیں اور پھر وہ آہستگی سے بولی۔ ''ہم یہاں آرتھر ویزلی کو دیکھنے کیلئے آئے ہیں۔''

ہیری نے دل میں سوچا کہ ٹونکس بھی نہایت احمقانہ امید کر رہی ہے کہ شیشے کی دبیز دیوار کے پار کھڑی بدصورت عورت کی ڈمی اس کی بات بھلا کیسے سن سکتی ہے؟ ان کے پیچھے چلتی ہوئی بسوں کا شور تھا اور خریداری کرنے والے لوگوں کی بھانت بھانت کی آوازوں نے ہر طرف کہرام مچا رکھا تھا۔ پھر اسے یہ بات بھی یاد آ گئی کہ مصنوعی ڈمی تو ویسے بھی کسی کی بات نہیں سن سکتی۔ مگر اگلے ہی پل اس کے سب اندازے دھرے کے دھرے رہ گئے، جب ڈمی نے آہستگی سے اپنا سر ہلایا اور اپنی بے جان انگلی سے قریب آنے کا اشارہ کیا۔

ٹونکس نے جینی اور مسز ویزلی کی کہنی پکڑی اور شیشے کی دوسری طرف جا کر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ فریڈ، جارج اور رون ان کے تعاقب میں اندر چلے گئے۔ ہیری نے اسی وقت مڑ کر بھیڑ کی طرف نظر دوڑائی۔ ان میں سے کوئی بھی پرج اینڈ ڈاؤز لمیٹڈ کی بدصورت

سجاوٹی ڈمیوں کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ ان میں سے کسی کا دھیان اس بات کی طرف نہیں گیا تھا کہ اس پرانی خستہ عمارت کے پاس چھ لوگ اچانک کہیں غائب ہو گئے تھے،

''اب چلو...... جلدی کرو!'' مسٹر موڈی نے غرا کر کہا اور اس کی پشت پر اپنی کہنی چبھو دی۔ وہ دونوں ایک ساتھ آگے بڑھے۔ ہیری کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ ٹھنڈے پانی میں گزر رہا ہو لیکن دوسری طرف پہنچتے ہی ماحول کی حرارت اسے اپنے بدن میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔

وہاں پر بدصورت ڈمی یا کھنڈر جیسی عمارت کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ جس جگہ وہ اس وقت کھڑے تھے وہاں کچھ فاصلے پر استقبالیے کے لمبے کاؤنٹر دکھائی دے رہے تھے اور ان کے سامنے سینکڑوں جادوگروں کی قطاریں کھڑی تھیں۔ وسطی حصے میں لکڑیوں کی کرسیاں رکھی تھیں جن پر جادوگر اور جادوگرنیاں بیٹھی تھیں۔ ان میں کچھ تو بالکل معمول کی حالت میں دکھائی دے رہے تھے اور مختلف اخبار ورسائل پڑھنے میں مشغول تھے۔ باقی لوگوں کی حالت کچھ زیادہ بہتر نہیں دکھائی دے رہی تھی، وہ نہایت بھیانک شکلیں بنا رہے تھے اور عجیب وغریب حرکتیں کر رہے تھے۔ ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے جن کے پیر ہاتھی کے پاؤں جیسے اور سینے سے باہر نکلتے ہوئے انسانی ہاتھ کی ہیئت دکھائی دے رہی تھیں۔ یہاں بھی باہر سڑک جتنا ہی کہرام برپا تھا کیونکہ کئی مریض تو عجیب وغریب آوازیں نکال رہے تھے۔ سامنے دکھائی دینے والے ایک قطار میں ایک جادوگرنی پسینے سے شرابور دکھائی دے رہی تھی اور ہاتھ میں روزنامہ جادوگر اخبار سے خود کو ہوا دینے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ اس کے منہ سے بھاپ اور تیز سیٹی جیسی آواز نکل رہی تھی۔ ایک گندا اور مریض دکھائی دینے والا جادوگر ایک کونے میں دبکا بیٹھا تھا۔ وہ جب حرکت کرنے کی کوشش کرتا تو گھنٹی جیسی آواز گونجنے لگتی۔ گھنٹی کی ہر آواز کے ساتھ اس کا سر اتنی بری طرح کانپنے لگتا کہ اسے روکنے کیلئے اسے اپنے دونوں کان پکڑنے پڑتے تھے۔

لیموں جیسے سبز چوغوں میں ملبوس جادوگر اور جادوگرنیاں آ جا رہے تھے۔ وہ لوگوں سے سوال پوچھتے وقت امبریج کی طرح جھک کر اپنے کلپ بورڈ پر کچھ لکھ رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کے سینے پر ایک مخصوص شبیہ کنندہ تھی۔ ''ایک چھڑی اور ہڈی کا کانٹا......''

''کیا یہ ڈاکٹر ہیں؟'' اس نے رون کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔

''ڈاکٹر؟......'' رون نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہ جو ماگلوؤں کی چھری کانٹوں سے چیر پھاڑ کرتے ہیں...... نہیں یہ تو مرہم کار ہیں......!''

اسی وقت کونے والا جادوگر دوبارہ گھنٹی بجانے لگا۔ اس کی کھنکتی ہوئی آواز کے بیچ میں مسز ویزلی کی تیکھی آواز سنائی دی۔ ''یہاں آؤ......'' وہ ان کے تعاقب میں ایک قطار میں کھڑے ہو گئے، جہاں ایک سنہری بالوں والی موٹی جادوگرنی بیٹھی ہوئی تھی۔ ہیری نے سر اُٹھا کر کاؤنٹر کی طرف دیکھا جہاں 'تفتیش کار' کے جلی حروف لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ کاؤنٹر کی عقبی دیوار مختلف پوسٹرز اور

تراشوں سے بھری پڑی تھی۔ جن پر لکھا تھا......

صاف کڑاھیاں کو غذاؤں کو زھریلا بننے سے روکتی ھیں ...... صحت بخش ادویات ، ھی صحت کی دشمن ثابت ھو سکتی ھیں جب تک کہ وہ کسی ماھر مرھمکار سے منظورشدہ نہ ھوں......

وہاں پر لمبے سفید گھنگھریالے بالوں والی ایک جادوگرنی کی ایک بڑی تصویر چسپاں تھی جس پر لکھا تھا......

ڈیلیس ڈیرونٹ

سابق سینئر مرہمکار سینیٹ مونگوز ہسپتال (1722-1741ء)

سابق ہیڈ مسٹرس ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم ومخفی علوم (1741-1768ء)

ڈیلیس ڈیرونٹ آدھ کھلی کنکھیوں سے ققنس کے گروہ کے لوگوں کو یوں دیکھ رہی تھیں جیسے وہ انہیں شمار کر رہی ہوں۔ جب ہیری سے ان کی نگاہیں ملیں تو انہوں نے غیر محسوس انداز میں اسے آنکھ ماردی تھی۔ وہ اپنی تصویر میں ایک طرف کھسکیں اور پھر نظروں سے اوجھل ہوگئیں۔

ہیری کی نظریں اس جوان جادوگر پر جاٹھہریں جو کاؤنٹر کے سامنے عجیب انداز میں ناچتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور درد بھری کراہوں کے ساتھ کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی ہوئی موٹی جادوگرنی کو اپنی اذیت بھری بپتا سنانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''یہ جوتے......اووچ......میرے بھائی نے مجھے دیئے تھے......آہ......وہ میرے......اووچ...... پاؤں ادھیڑ رہے ہیں...... ان کی طرف دیکھئے......میرا خیال ہے کہ ان پر کسی طرح کا......اووچ......شیطانی جادو کیا گیا ہے اور انہیں......آ آ آہ......میں اتار نہیں پا رہا ہوں......'' وہ ایک پیر سے دوسرے پیر پر اچھلتا رہا جیسے اس کے پاؤں دہکتے ہوئے کوئلوں پر پڑ گئے ہوں۔

''جوتوں سے آپ کو پڑھنے میں تو کوئی دقت نہیں آرہی ہوگی، ہے نا؟'' سنہری بالوں والی جادوگرنی نے چڑ چڑے انداز میں ایک بڑے سائن بورڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اس کے کاؤنٹر کے بائیں طرف آویزاں تھا۔ ''جادوئی کلمات کے نقصانات......چوتھی منزل پر تشریف لے جایئے۔ جس میں آپ کی رہنمائی کی گئی ہے کہ کون سی منزل پر جانا چاہئے؟......اگلا......''

جب وہ جوان جادوگر لنگڑاتا ہوا اور ناچتا ہوا ایک طرف ہٹا تو ویزلی لوگ ایک قدم آگے بڑھ گئے۔ اسی وقت ہیری نے سائن بورڈ پر لکھی ہوئی رہنمائی کو پڑھنا شروع کیا۔

مصنوعی حادثات......گراؤنڈ فلور

(کڑاہی کے پھٹنے، جادوئی چھڑی کے الٹ وار، بہاری ڈنڈوں کے تصادم وغیرہ کیلئے)

جادوئی مخلوق کے حادثات......پہلی منزل

(کاٹنے یا ڈسنے، زہریلے ڈنکوں کیلئے، جھلسنے، ریڑھ کی ہڈی میں سرایت وغیرہ کیلئے)

جادوئی جلدی بیماریاں......دوسری منزل

(متضاد ادویہ کا ردعمل، ڈریگن کی کھال بننا، ملائمیت کا خاتمہ، کائی زدہ آبلوں وغیرہ کیلئے)

مرکباتی اور نباتاتی زہروں کی بیماریاں......تیسری منزل

(جلدی خراشوں، نہ بند ہونے والی قے کیلئے، بے قابو قہقہوں وغیرہ کیلئے)

جادوئی کلمات کے نقصانات......چوتھی منزل

(غیر اکساہٹ والے جادوئی کلمات، جادوئی مہلک وار، غلطی سے ہوئی جادوئی پکڑ کیلئے)

مہمانوں کیلئے چائے خانہ اور ہسپتال کی ادویہ کی دکان......پانچویں منزل

نوٹ: اگر آپ کو یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کہاں جانا ہے؟ یا آپ قوت گویائی سے محروم ہیں یا آپ کو یاد نہیں رہا کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں تو ہماری استقبالیہ جادوگرنی کو آپ کی مدد کرتے ہوئے نہایت خوشی ہوگی۔

اب قطار میں سب سے آگے کاؤنٹر پر ایک خمیدہ کمر بوڑھا جادوگر کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنے کانوں پر عجیب سا غبارہ لگا رکھا تھا، ہیری نے اندازہ لگایا کہ اس کی قوت سماعت یقیناً کمزور ہوگی۔ وہ کھانستی ہوئی آواز میں کپکپاتا ہوا بولا۔ ''میں یہاں بورڈریک بوڈ سے ملاقات کرنے کیلئے آیا ہوں۔''

''وارڈ نمبر انچاس میں جائیے......لیکن میرا خیال ہے کہ آپ کو محض وقت ضائع کرنے کی زحمت اُٹھانا پڑے گی۔'' جادوگرنی نے سر جھکائے طنزیہ انداز میں بولی۔ ''آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کا دماغ پوری طرح سے الٹ چکا ہے......وہ اب بھی خود کو چائے کی کیتلی سمجھ رہا ہے......اگلا......''

ایک پریشان حال جادوگر آگے بڑھا جو اپنی ننھی بیٹی کو ٹخنوں سے پکڑے ہوئے تھا۔ لڑکی اپنے سر کے چاروں طرف بلند قامت لچکیلے پنکھ کو فضا میں لہراتی جو اس کی چڈی پر اُگ آئے تھے۔

''چوتھی منزل پر جائیے......'' جادوگرنی نے بوریت بھری آواز میں بنا کچھ پوچھے کہا۔ وہ آدمی کاؤنٹر کے قریبی دوہرے دروازے سے دوسری طرف نکل گیا۔ وہ اپنی ننھی بیٹی کو عجیب انداز سے غبارے کی مانند پکڑ کر لے جا رہا تھا۔ جادوگرنی نے آواز لگائی۔ ''اگلا......''

مسز ویزلی کاؤنٹر پر آگے بڑھیں۔

''سنئے! میرے شوہر آرتھر ویزلی کو آج صبح کسی دوسرے وارڈ میں منتقل کیا جانا تھا...... کیا آپ بتا سکتی ہیں......؟'' انہوں نے اپنی بے چینی کو دباتے ہوئے پوچھا۔

''آرتھر ویزلی......'' جادوگرنی نے اپنے سامنے رکھی لمبی فہرست پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔ ''اوہ ہاں! پہلی منزل...... دائیں طرف کا دوسرا دروازہ...... ڈائی لیولین وارڈ!''

''شکریہ......'' مسز ویزلی نے آہستگی سے کہا۔ ''سب لوگ ادھر آ جاؤ!''

وہ سب دوہرے دروازے سے ان کے تعاقب میں چل دیئے۔ وہ ایک تنگ راہداری میں پہنچ گئے تھے جس میں مشہور مرہمکاروں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ فضا میں شفاف بلبلوں میں تیرتی ہوئی موم بتیاں چھت پر روشنی کے ہالے بنا رہی تھیں جن کے عکس صابن کے بڑے بڑے بلبلوں جیسے دکھائی دیتے تھے۔ راہداری کا راستہ طے کرتے ہوئے ان کے قریب سے کئی لیموں جیسے سبز چوغے پہنے جادوگر اور جادوگرنیاں اندر باہر گزر رہے۔ جب وہ راہداری کے آخر میں موجود دروازے سے باہر نکلے تو انہیں اگلی راہداری میں بدبودار زرد گیس کے مرغولے اُڑتے ہوئے ملے۔ راستہ طے کرتے ہوئے انہیں کہیں دور کراہنے اور رونے کی آوازیں بھی سنائی دیتی رہیں۔ وہ راہداری کے وسطی حصے میں موجود سیڑھیوں پر چڑھ گئے۔ پھر وہ جادوئی مخلوقات کے حادثات والی راہداری میں داخل ہوئے۔ وہاں انہیں دائیں طرف دوسرے دروازہ پر لگا ہوا سائن بورڈ صاف دکھائی دے رہا تھا جس پر لکھا تھا۔ ''انتہائی نگہداشتی ڈائی لیولین وارڈ: سنگین کٹنے والوں کیلئے۔'' اس کے نیچے پیتل کے کھونٹی پر ایک کارڈ آویزاں تھا۔ جس پر ہاتھ کی لکھائی سے لکھا تھا۔ 'وارڈ انچارج: ہپوکریٹس سمتھ۔ درجہ اوّل...... معاون مرہمکار: اگسٹس پائی۔'

''ماؤلی! ہم لوگ باہر انتظار کرتے ہیں۔'' ٹونکس نے کہا۔ ''آرتھر ایک ساتھ بہت سے افراد سے ملنا نہیں چاہے گا۔ پہلے خاندان کے افراد کو ہی جانا چاہئے......''

میڈ آئی موڈی نے ہلکی سی غراہٹ کے ساتھ اُس کی بات کی تائید کر دی اور راہداری کی عقبی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ ان کی جادوئی آنکھ تمام سمتوں میں حالات کا جائزہ لے رہی تھی۔ ہیری بھی پیچھے ہٹ کر دیوار سے ٹیک لگانے کیلئے مڑا تو مسز ویزلی نے اس کا بازو پکڑ لیا اور اسے دروازے کی طرف کھینچا۔ ''احمق مت بنو ہیری! آرتھر تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔''

وہ ان کے ساتھ وارڈ میں داخل ہو گیا۔ وارڈ چھوٹا، گندا اور سیلن زدہ تھا۔ پورے وارڈ میں ایک ہی مختصر کھڑکی موجود تھی جو دروازے کے مدمقابل دیوار کی اونچائی پر لگی ہوئی تھی۔ زیادہ تر روشنی چھت کے وسطی حصے میں اکٹھے بلبلوں کے بگولوں سے پھوٹ رہی تھی۔ وارڈ کی دیواریں لکڑی کے تختوں کی بنی ہوئی تھیں، دیوار پر ایک مکار اور عیار دکھائی دینے والے جادوگر کی تصویر آویزاں تھی جس کے زیریں حصے پر لکھا تھا۔ 'ایرک ہارٹ ریک ہارو۔ (1697-1612ء) مہلک واروں کے داخلی اخراج کا بانی۔'

ہیری نے دیکھا کہ وارڈ میں صرف تین ہی مریض داخل تھے۔ مسٹرویزلی وارڈ کے آخری کنارے پر موجود ایک بستر پر تھے، جو وارڈ کے واحد چھوٹی کھڑکی کے بالکل قریب تھا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی اور ڈھارس بندھی کہ وہ کئی تکیوں سے ٹیک لگائے اپنے بستر پر پڑنے والی دھوپ سے لطف اندوز ہوتے ہوئے روزنامہ جادوگر اخبار کو سامنے پھیلائے پڑھ رہے تھے۔ جب وہ لوگ ان کے قریب پہنچے تو انہوں نے چونک کر اپنا سر اُٹھایا اور ان سب کو اپنے سامنے پا کر مسکرا دیئے۔

''خوش آمدید......'' انہوں نے روزنامہ جادوگر ایک طرف ڈالتے ہوئے چہک کر کہا۔ ''ماؤلی! بل ابھی ابھی گیا ہے۔ اسے دفتر پہنچنا تھا لیکن وہ بعد میں یہاں آجائے گا......''

''اب کیسی طبیعت ہے آرتھر؟'' مسز ویزلی نے ان کے رخسار چومنے کیلئے جھک کر پوچھا اور ان کے چہرے کو متفکر نظروں سے دیکھا۔ ''تم اب بھی کچھ زرد دکھائی دے رہے ہو آرتھر!''

''میں بالکل ٹھیک ہوں!'' مسٹرویزلی نے بے تابی سے کہا اور اپنا تندرست ہاتھ پھیلا کر جینی کی طرف بڑھایا تا کہ وہ اس سے لپٹ سکے۔ ''اگر وہ یہ پٹیاں اتار سکیں تو میں آج ہی گھر لوٹ سکتا ہوں۔''

''وہ لوگ پٹیاں کیوں نہیں اتار سکتے، ڈیڈی؟'' فریڈ نے پوچھا۔

''وہ جب بھی ایسا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو خون بری طرح بہنے لگا ہے۔'' مسٹرویزلی نے جھکتے ہوئے بتایا۔ اس کے بعد انہوں نے بستر کے پہلو میں رکھی تپائی سے اپنی چھڑی اُٹھا کر لہرائی۔ چھ کرسیاں ہوا میں سے نمودار ہو کر ان کے بستر کے گرد ٹک گئیں۔ وہ سب آگے بڑھ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ مسٹرویزلی نے ان سب کے چہروں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ''لگتا ہے کہ اس سانپ کے دانتوں میں کوئی مہلک قسم کا زہر چھپا ہوا تھا جو زخم کو بھرنے ہی نہیں دیتا ہے۔ مرہمکاروں کو پورا یقین ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی تریاق ڈھونڈ نکالیں گے......ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے مجھ سے بھی خراب حال مریضوں کو اچھا کر دیا ہے۔ مجھے ہر گھنٹے بعد خون کو معمول پر لانے والا محلول پینا پڑتا ہے مگر اس بستر والا مریض......'' انہوں نے اپنی آواز دھیمی کر کے سامنے والے پلنگ کی طرف اشارہ کیا۔ جس پر ایک شخص سبزی مائل رنگت میں بیمار سا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ خالی نظروں سے چھت کو گھور رہا تھا۔ ''اسے ایک بھیڑیائی انسان نے کاٹ لیا ہے۔ بیچارا......اس کا تو کوئی علاج ہی نہیں ہے......''

''بھیڑیائی انسان نے؟'' مسز ویزلی تھرتھراتی ہوئی آواز میں بولیں۔ ''کیا اسے عام لوگوں کے وارڈ میں یوں رکھنا محفوظ ہے؟ اسے تو کسی الگ کمرے میں ہونا چاہئے تھا......''

''ماؤلی! ابھی اماوس کی رات میں دو ہفتے باقی ہیں۔'' مسٹرویزلی نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''مرہمکار آج صبح بھی اس سے بات کر رہے تھے اور اسے یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے تھے کہ وہ قریباً معمول کی زندگی گزار سکے گا...... میں نے بھی اس سے یہی کہا......ظاہر ہے کہ میں نے کسی کا نام نہیں لیا......مگر میں نے اسے بتایا کہ میں ذاتی طور پر ایسے ایک بھیڑیائی انسان کو جانتا ہوں۔ وہ

نہایت عمدہ شخص ہے اور اپنی حیواناتی کیفیت کو اچھی طرح سے سنبھال سکتا ہے۔''

''تو اس نے کیا جواب دیا؟'' جارج نے متجسس لہجے میں پوچھا۔

''اس نے کہا کہ اگر میں خاموش نہیں رہا تو وہ مجھے کاٹ لے گا۔'' مسٹر ویزلی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ ''اور وہ خاتون مریضہ......'' انہوں نے دروازے کے پہلو والے تیسرے بستر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''مرہمکاروں کو یہ بات نہیں بتا رہی ہے کہ اسے کس چیز نے کاٹا ہے؟ اس سے ہم سب کو ایسا لگتا ہے کہ ضرور یہ کوئی غیر قانونی جانور ہی ہوگا جو اس نے پال رکھا ہوگا۔ خیر جو بھی ہو......اس نے اس کے پاؤں کا ایک بڑا حصہ کھا لیا ہے۔ جب بھی وہ اس کے پیروں کی پٹیاں کھولتے ہیں تو نہایت گندی بدبو پورے وارڈ میں پھیل جاتی ہے۔''

فریڈ نے اپنی کرسی بستر سے زیادہ قریب کر لی۔

''تو ڈیڈی! ہمیں بتائیں کہ کیا ہوا تھا؟'' وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

''میرا خیال ہے کہ تم پہلے سے ہی جانتے ہو، ہے نا؟'' مسٹر ویزلی نے ھیری کی طرف دیکھتے ہوئے مبہم مسکراہٹ سے جواب دیا۔ ان کی آنکھوں میں شکریئے کے جذبات جھلک رہے تھے۔ ''یہ بہت سادہ سی بات ہے......میں نے دن بھر کافی کام نبٹائے تھے، شاید اسی وجہ سے میں اونگھنے لگا۔ میری آنکھ لگ گئی اور سانپ نے آ کر مجھے ڈس لیا......''

''کیا آپ پر ہوئے اس حملے کے بارے میں روزنامہ جادوگر نے کوئی خبر شائع کی ہے؟'' فریڈ نے اس اخبار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جسے مسٹر ویزلی نے ان کی آمد پر ایک طرف پھینک دیا تھا۔

''بالکل نہیں......ظاہر ہے شائع نہیں ہونا چاہئے تھی۔'' مسٹر ویزلی نے تھوڑے کڑوے لہجے سے کہا۔ اس کے چہرے پر تلخ سی مسکان پھیل گئی۔ ''محکمہ کبھی نہیں چاہے گا کہ کسی کو یہ بھنک پڑے کہ گندا بڑا اژدہا......''

''آرتھر......'' مسز ویزلی نے بیچ میں اچانک ٹوک دیا۔

''مجھ تک......پہنچ گیا......'' مسٹر ویزلی نے جلدی سے اپنی بات پوری کی۔ ھیری کو یقین ہونے لگا کہ انہوں نے اپنی بات پلٹ دی ہے۔

''ڈیڈی! جس وقت یہ حادثہ رونما ہوا، اس وقت آپ کہاں تھے؟'' جارج نے پوچھا۔

''یہ ذاتی نوعیت کا سوال ہے۔'' مسٹر ویزلی نے فوراً کہا حالانکہ وہ ساتھ ہی مسکرا بھی رہے تھے۔ انہوں نے روزنامہ جادوگر اُٹھایا اور اپنے سامنے پھیلاتے ہوئے بولے۔ ''جب تم لوگ یہاں آئے تھے، تو اس وقت میں ویلی ویڈریسن کی گرفتاری کے بارے میں پڑھ رہا تھا۔ تم جانتے ہو، یہ معلوم ہوا تھا کہ گذشتہ گرمیوں میں ان آفت زدہ قے کرنے والے ٹوائلٹوں کے پیچھے ویلی کا ہی ہاتھ تھا؟ اس کا جادوئی کلمہ اُلٹ گیا تھا جس سے ٹوائلٹ میں دھماکے ہونے لگے اور وہ انہی کے ملبے میں بیہوش ملا، وہ ٹوائلٹ کی غلاظت میں سر

سے پاؤں تک لتھڑا ہوا تھا......''

''آپ کا کہنا ہے کہ آپ ڈیوٹی انجام دے رہے تھے، مگر آپ وہاں کر کیا رہے تھے؟'' فریڈ نے سرگوشی نما لہجے میں پوچھا۔

''تم نے اپنے ڈیڈی کی بات سن لی تھی نا؟'' مسز ویزلی نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اس بات کو رہنے دو آرتھر! ویلی ویڈریسن کے بارے آگے بتاؤ......''

''مجھ سے یہ مت پوچھنا کہ یہ کیسے ہوا؟'' مسٹر ویزلی نے گہری سنجیدگی سے کہا۔ ''مگر یہ سچ ہے کہ وہ ٹوائلٹ کے الزام سے باعزت بری ہو گیا تھا۔ دراصل میرا اندازہ ہے کہ یہ سوداگیلن کی بڑی مقدار میں ہوا ہو گا......''

''آپ یقیناً اس چیز کی حفاظت کے فرائض انجام دے رہے تھے، ہے نا؟'' جارج نے آہستگی سے کہا۔ ''وہی خفیہ ہتھیار جیسی......اس چیز کی جس کے پیچھے 'تم جانتے ہو کون؟' پڑا ہے؟''

''اپنا منہ بند رکھو جارج!'' مسز ویزلی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

''خیر......'' مسٹر ویزلی نے کافی بلند آواز میں کہا۔ ''اس بار ویلی کو دروازوں کے کاٹنے والے ہینڈلز کی غیر قانونی فروخت کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا ہے جو وہ ماگلوؤں کو بیچ رہا تھا۔ میرا خیال نہیں کہ وہ اس الزام سے آسانی سے چھوٹ پائے گا کیونکہ اس خبر کے مطابق دو ماگلوؤں کی انگلیاں کٹ کر ضائع ہو چکی ہیں اور وہ اس وقت سینیٹ مونگوز ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہیں جہاں ان کی ہڈیوں کو دوبارہ اُگایا جائے گا اور اس برے حادثے کی یادداشت مٹانے کا کام کیا جائے گا......ذرا تصور تو کرو......سینیٹ مونگوز میں ماگلوؤں کو داخل کیا گیا ہے، میں یہ سوچ رہا ہوں کہ انہیں کس وارڈ میں رکھا گیا ہو گا......؟''

انہوں اشتیاق بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھا جیسے وہ کسی سائن بورڈ کو دیکھنے کی توقع کر رہے ہوں۔

''کیا تم نے یہ نہیں بتایا تھا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' کے پاس ایک سانپ ہے ہیری؟'' فریڈ نے آہستگی سے پوچھا اور اپنے باپ کے ردعمل کیلئے ان کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔ ''ایک بہت بڑا سانپ؟ تم نے اسے اُس رات کو دیکھا تھا جب وہ واپس لوٹا تھا، ہے نا؟''

''بس بہت ملاقات ہو گئی آرتھر!'' مسز ویزلی نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ''میڈ آئی موڈی اور ٹونکس باہر کھڑے انتظار میں سوکھ رہے ہیں۔ وہ بھی تمہاری عیادت کیلئے آئے ہیں اور تم لوگ......چلو باہر جا کر انتظار کرو۔'' انہوں نے ہیری اور اپنے بچوں کو کرسیوں سے زبردستی اُٹھایا اور بیرونی دروازے کی طرف دھکیلنے لگیں۔ ''تم لوگوں کو واپسی پر الوداعی سلام کیلئے دوبارہ بلا لیا جائے گا......''

وہ سب چپ چاپ واپس راہداری میں آ گئے تھے۔ میڈ آئی موڈی اور ٹونکس اندر چلے گئے تھے۔ انہوں نے اندر سے وارڈ کا دروازہ بند کر دیا تھا تاکہ وہ ان کے پیچھے نہ آ سکیں۔ فریڈ نے اپنی بھنوئیں اُٹھا کر سب کی طرف دیکھا،

''ٹھیک ہے......جیسی آپ کی مرضی! بے شک ہمیں کچھ مت بتائیں۔'' اس نے آہستگی سے کہا اور پھر اپنی جیبیں ٹٹولنے لگا۔

''تم انہیں تلاش کر رہے ہو؟'' جارج نے اپنے ہاتھ میں ایک چیز اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو گوشت کی رنگت کے الجھے ہوئے دھاگوں کے گچھے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔

''تم میرے دل کی بات فوراً سمجھ جاتے ہو۔'' فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''چلو دیکھتے ہیں کہ سینیٹ مونگوز کے وارڈ کے دروازے پر کوئی حفاظتی جادو کیا گیا ہے یا نہیں؟''

اس نے اور جارج نے اس گچھے کو سیدھا کیا اور پانچ وسیع سماعتی کان کو ان میں سے الگ کیا۔ پھر فریڈ اور جارج سب کو وسیع کان بانٹنے لگے۔ ہیری انہیں لینے سے جھجک سا گیا۔

''اوہ پکڑو ہیری!...... لے بھی لو......تم نے ڈیڈی کی جان بچائی ہے۔ اگر کسی کو ان کی باتیں چھپ کر سننے کا حق ہے تو وہ بے شک تمہیں ہے......''

ایک جھینپی سی مسکراہٹ کے ساتھ ہیری نے دھاگے کا ایک سرا لے کر اپنے کان پر چپکا لیا بالکل جیسا جڑواں بھائیوں نے کیا تھا۔

''ٹھیک ہے شروع کرتے ہیں......'' فریڈ نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

گوشت کی رگ جیسا دھاگہ لمبے دبلے پتلے کیچوے کی مانند کسمسایا اور دروازے کے نیچے سے رینگتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ پہلے تو ہیری کو کچھ سنائی نہیں دیا۔ مگر پھر اسے حیرت کا زوردار جھٹکا لگا جب اس کے کانوں میں ٹونکس کی سرگوشیاں سنائی دینے لگیں جو اگلے ہی پل میں اتنی صاف اور واضح آواز میں سنائی دینے لگیں جیسے ٹونکس اس کے سامنے بیٹھ کر بات چیت کر رہی ہو۔

''......انہوں نے پورا علاقہ چھان مارا مگر سانپ کا کوئی نام ونشان تک نہیں ملا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ تم پر حملہ کرنے کے فوراً بعد وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔ آرتھر......مگر تم جانتے ہو کون؟' کو یہ توقع کیسے ہوئی کہ سانپ اس کے اندر جا سکتا ہے؟''

''مجھے لگتا ہے کہ اس نے اسے ٹوہ لینے کیلئے بھیجا ہوگا۔'' مسٹر موڈی کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ ''وہ اب تک کوئی کامیابی نہیں حاصل کر پایا، ہے نا؟......شاید نہیں! میرا خیال ہے کہ وہ زیادہ واضح انداز میں یہ جاننے کی کوشش کر رہا ہوگا کہ اس کے سامنے کیا ہے؟ اگر آرتھر وہاں نہیں موجود ہوتا تو اس سانپ کو چاروں طرف اچھی طرح جائزہ لینے کا موقع میسر ہو پاتا...... پوٹر کا کہنا ہے کہ اس نے وہاں اس تمام حادثے کو ہوتے ہوئے دیکھا ہے؟''

''بالکل!'' مسز ویزلی نے پریشانی کے عالم میں ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔ ''سنو! ڈمبل ڈور کو تو جیسے پہلے سے یہ اُمید بندھی تھی کہ ہیری اس طرح کی کوئی نہ کوئی چیز ضرور دیکھے گا......''

''ہاں صحیح کہتی ہو......'' موڈی نے کہا۔ ''ہم سب یہ جانتے ہیں کہ پوٹر تھوڑا مختلف بچہ ہے!''

''جب میں نے آج صبح ڈمبل ڈور سے بات کی تو وہ ہیری کے معاملے میں کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔'' مسز ویزلی نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔

''کھلی بات ہے، وہ پریشان ہوں گے ہی!'' موڈی نے غراتے ہوئے کہا۔ ''وہ لڑکا 'تم جانتے ہو کون؟' کے سانپ کی آنکھوں سے وہ حادثہ دیکھ رہا تھا...... یہ تو طے ہے کہ پوٹر اس بات کا مطلب بالکل نہیں سمجھتا ہے لیکن اگر 'تم جانتے ہو کون؟' اس پر قابو کر رہا ہے......''

ہیری نے وسیع سماعتی کان کا دھاگہ کھینچ کر اپنے کان سے فوراً ہٹا دیا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا اور اس کے چہرے پر حرارت کا احساس شدید ہوتا جا رہا تھا۔ ایسا لگتا جیسے پورے بدن کا خون اڈ کر چہرے پر ہی آ گیا ہو۔ اس نے سر اُٹھا کر ان سب کی طرف دیکھا جو اسے عجیب سی نظروں سے گھور رہے تھے۔ ان کے کانوں میں وسیع سماعتی کان ابھی تک چپکے ہوئے تھے، اگلے ہی لمحے ان کے چہروں پر خوف کی واضح جھلک نمایاں ہوگئی تھی......

تیئیسواں باب

بند وارڈ میں کرسمس

کیا اسی لئے ڈمبل ڈور ہیری سے نظریں نہیں ملا رہے تھے؟ کیا انہیں یہ خدشہ تھا کہ ہیری کی آنکھوں سے والڈی مورٹ جھانکنے لگے گا؟ یا انہیں یہ خوف تھا کہ شاید اس کی آنکھوں کی سبز رنگت اچانک سرخ ہو جائے گی اور اس کی پتلیوں کی جگہ بلی جیسے سوراخ ہو جائیں گے۔ ہیری کو یاد آیا کہ والڈی مورٹ کا سانپ جیسا چہرہ ایک بار پروفیسر کیوریئل کے سر کے عقبی حصے پر بھی نمودار ہوا تھا۔ لاشعوری طور پر اس نے اپنے سر کے عقبی حصے کو ہاتھ ٹٹولا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا کہ اگر والڈی مورٹ اس کی کھوپڑی میں سے باہر نکل آیا تو اسے یہ کیسا محسوس ہوگا؟

وہ خود کو ناپاک اور آلودہ تصور کرنے لگا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ دشمن اور مہلک جراثیموں سے بھرا ہوا ہے اور ہسپتال سے لوٹتے ہوئے وہ معصوم اور بے گناہ لوگوں کے ساتھ ریل گاڑی میں بیٹھنے کے قابل ہی نہیں ہے جن کا تن من والڈی مورٹ کی بدنامی سے پاک تھا۔ وہ اب یہ بات جان چکا تھا کہ اس نے صرف سانپ کو دیکھا ہی نہیں...... وہ خود سانپ ہی تھا......

اسی وقت اس کے ذہن میں ایک خوفناک وسوسے نے جنم لیا۔ اس کے ذہن کے پردوں پر ایک یاد ابھر آئی جس سے اس کی آنتیں سوت کے الجھے ہوئے دھاگوں کی طرف گڈمڈ اور لہراتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

والڈی مورٹ کو ساتھیوں کے علاوہ بھی کسی چیز کی تلاش تھی؟

ہتھیار جیسی کوئی چیز جسے وہ صرف پوشیدہ طور پر ہی حاصل کرنا چاہتا تھا!

کوئی ایسی چیز جو گزشتہ عروج کے وقت اس کے پاس نہیں تھی!

ہیری نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ سوچا کہ میں ہی وہ ہتھیار ہوں۔ اندھیری سرنگ سے گزرتی ہوئی ریل گاڑی میں ہچکولے کھاتے ہوئے اسے یہی محسوس ہوا، یہ سچ تھا کہ اس کی رگوں میں زہر بہہ رہا تھا جو اسے پسینے سے شرابور کئے جا رہا تھا۔ والڈی مورٹ میرا ہی استعمال کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس لئے ڈمبل ڈور نے میرے آس پاس محافظ تعینات کر رکھے ہیں۔ وہ محافظ میری حفاظت کیلئے نہیں ہیں بلکہ دوسروں کی حفاظت کیلئے مقرر ہیں مگر ڈمبل ڈور کامیاب نہیں ہو پا رہے ہیں۔ وہ ہوگورٹس میں ہر

وات میری نگرانی نہیں کروا سکتے...... میں نے ہی کل رات کو مسٹر ویزلی پر حملہ کیا تھا۔ وہ میں ہی تھا۔ والڈی موورٹ نے مجھ سے یہ کام کروایا اور ہوسکتا ہے کہ وہ میرے وجود میں ہی کہیں چھپا ہو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اس وقت بھی میرے خیالات کو پڑھ رہا ہو۔

جب ریل گاڑی سرنگ میں دھڑ دھڑاتی ہوئی چل رہی تھی تو مسز ویزلی نے جینی کے اوپر سے جھکتے ہوئے اس سے دریافت کیا۔

''ہیری بیٹا! تم ٹھیک تو ہو؟ تمہاری طبیعت خراب دکھائی دے رہی ہے۔ کیا تم کسی قسم کی کمزوری محسوس کر رہے ہو؟''

تمام لوگ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اس نے جلدی سے اپنا نفی میں ہلایا اور گھروں کی انشورنس والے پوسٹر کو گھورنے لگا جو ریل گاڑی کے کمپارٹمنٹ کی دیوار پر چسپاں تھا۔

گیرم مالڈ پیلس میں گھاس کے ایک قطعے پر چلتے ہوئے مسز ویزلی اس کی متغیر کیفیت کو دیکھتے ہوئے متفکر لہجے میں دوبارہ بولیں۔ ''ہیری بیٹا! تمہیں یقین ہے کہ تم بالکل صحت مند ہو؟ تمہارا چہرہ بہت زیادہ زرد پڑ گیا ہے...... کیا آج صبح تمہیں صحیح طرح سے نیند نہیں آئی؟ میرا خیال ہے کہ تم گھر پہنچتے ہی سیدھے اپنے بستر پر پہنچ جاؤ...... رات کے کھانے سے دو گھنٹے پہلے میں تمہیں جگا دوں گی۔ ٹھیک ہے؟''

اس نے اثبات میں سر ہلا کر ہامی بھری۔ یہ ایک عمدہ بہانہ ثابت ہوسکتا تھا جس سے وہ تمام لوگوں کے سوالات کا نشانہ بننے سے بچ سکتا تھا۔ اسے اسی طرح کی پیشکش کی ہی تو ضرورت تھی۔ اس لئے جیسے ہی مسز ویزلی نے مکان نمبر بارہ کا دروازہ کھولا تو وہ عفریت کے پاؤں والے چھتری سٹینڈ کے قریب سے ہو کر عجلت میں سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا اور اپنے اور رون والے بیڈروم میں گھس گیا۔ وہاں پہنچ کر وہ دونوں مسہریوں اور فنیس نائج لس کی تصویر کے خالی فریم کے درمیان بری طرح چکر کاٹنے لگا۔ اس کے دماغ میں ڈھیر سارے سوالات کا طوفان اُٹھ رہا تھا اور اس سے کہیں زیادہ بھیانک یہ تھا کہ ان کے خود ساختہ جوابات اسے پاگل کئے جا رہے تھے۔

وہ سانپ کیسے بن گیا؟ شاید وہ بھیس بدل چوپائی جادوگر تھا...... نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو اسے یہ بات پہلے سے معلوم ہوتی...... شاید والڈی موورٹ بھیس بدل چوپائی جادوگر تھا...... ہاں! ہیری نے غور کیا۔ یہ بات سچ ہوسکتی ہے! ظاہر ہے کہ وہ سانپ میں بدل سکتا ہے...... چونکہ وہ مجھ پر گرفت جما رہا ہے اسی لئے ہم دونوں ہی روپ بدل لیتے ہیں...... مگر پھر بھی اس سے یہ بات واضح نہیں ہوتی ہے کہ میں پانچ منٹ میں ہی لندن پہنچ جاتا ہوں اور پھر اپنے پلنگ پر واپس بھی لوٹ آتا ہوں...... یہ کیسے ممکن ہے؟...... مگر یہ بھی تو سچ ہے کہ والڈی موورٹ، ڈمبل ڈور کے بعد دنیا کا سب سے طاقتور جادوگر ہے...... شاید لوگوں کو اتنی تیزی سے لے جانا اور واپس لوٹانا اس کیلئے کوئی بڑی بات نہیں ہوگی......

اور پھر ایک اور بھیانک وسوسے نے سر اُٹھایا تو اس کی رُوح تک کانپ گئی...... اگر والڈی موورٹ مجھ پر واقعہ قابو پا رہا ہے تو میں اُسے اس وقت ققنس کے گروہ کے ہیڈکوارٹر کے بھرپور مناظر دکھانے کا ارتکاب کر رہا ہوں۔ وہ آسانی سے جان جائے گا کہ گروہ میں کون کون شامل ہے اور سیریس بھی وہیں چھپا ہوا ہے...... اور میں نے ایسی ڈھیر ساری باتیں جانتا ہوں جنہیں مجھے جاننا نہیں چاہئے

تھا......وہ ہر بات جو سیریس نے مجھے اپنی پہلی ملاقات کو بتائی تھی......

اب ایک ہی راستہ باقی رہ گیا تھا کہ اسے جلد از جلد گیرم مالڈ پیلس چھوڑ کر چل دینا چاہئے۔ وہ باقی لوگوں کے بغیر ہوگورٹس میں کرسمس کی چھٹیاں منا سکتا تھا۔ ہاں یہ صحیح ہے میری عدم موجودگی میں یہاں سب لوگ محفوظ رہیں گے......لیکن نہیں...... یہ تو نہایت گھمبیر ہو جائے گا۔ ہوگورٹس میں بھی بہت سارے طلباء ہوں گے، جنہیں وہ کسی بھی وقت زخمی کر سکتا ہے۔ اگر اگلا شکار سمیس، ڈین یا نیول ہوا تو پھر......کیا ہوگا؟ وہ سکتے کی سی کیفیت میں مبتلا ہو گیا۔ لاشعوری طور پر اس کے قدم رُک گئے اور فنیس نائج لس کے خالی فریم کے سامنے کھڑا خلا میں گھورنے لگا۔ اس کے پیٹ کی گہرائیوں میں سیسے کے وزنی بلبلے اُٹھ رہے تھے۔ اُس کے پاس اس پریشانی کا کوئی حل نہیں تھا۔ وہ پرائیویٹ ڈرائیو لوٹ جائے گا اور باقی سب جادوگروں سے لاتعلق ہو جائے گا......

اس کے تخیل کے گھوڑے سرپٹ بھاگتے رہے۔ اگر یہ کام کرنا ہی ہے تو دیر کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس نے پوری قوت سے یہ خیال اپنے دماغ کے دریچوں سے نکالنے کی سعی کی کہ ڈرسلی گھرانے میں کیسا کہرام مچے گا؟ جب وہ ان کی امید سے چھ مہینے پہلے ہی ان کی دہلیز پر کھڑا دکھائی دے گا۔ بالآخر وہ فیصلہ تک پہنچ ہی گیا تھا۔ وہ تیزی سے اپنے صندوق کی طرف بڑھا اور اس کا ڈھکن کس کر بند کیا۔ صندوق پر تالا لگایا، اس کے بعد اس نے ہیڈوگ کی تلاش میں ادھر ادھر نظر دوڑائی۔ اچانک اسے یاد آ گیا کہ ہیڈوگ تو ابھی تک ہوگورٹس میں ہی تھی۔ اس نے مسرت سے سوچا کہ یہ اچھا ہی ہوا کیونکہ اس کا پنجرہ نہیں لے جانا پڑے گا۔ اس نے اپنے صندوق کا کنڈا پکڑا اور اسے دروازے کی طرف گھسیٹنے لگا۔ وہ ابھی کمرے کا نصف فاصلے ہی طے کر پایا تھا کہ اسے اپنے عقب میں ایک حقارت بھری آواز سنائی دی۔

''بھاگ رہے ہو......؟''

اس پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ فنیس نائج لس اپنی تصویر والے فریم میں کھڑا دکھائی دے رہا تھا جو کسی قدر جھک کر ھیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''نہیں...... بھاگ نہیں رہا ہوں!'' ھیری نے کہا اور صندوق کو گھسیٹ کر کچھ فاصلہ اور طے کیا۔

''میرا خیال ہے کہ گری فنڈر فریق میں صرف بہادر لوگ ہی پہنچ پاتے ہیں؟'' فنیس نائج لس نے اپنی پتلی ڈاڑھی کو سہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں سمجھتا ہوں کہ تمہیں میرے فریق میں ہونا چاہئے تھا۔ ہم سلے درن والے بہادر تو ہوتے ہی ہیں مگر احمق قطعی نہیں ہوتے۔ کم از کم ذات کے معاملے میں، جب انتخاب کی آزادی موجود ہو تو ہم ہمیشہ اپنی گردن بچانے کا فیصلہ منتخب کرتے ہیں۔''

''میں اپنی گردن بچانے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں۔'' ھیری نے تلخی سے کہا اور صندوق کو دیمک زدہ غالیچے کے ٹکڑے کے اوپر سے اُٹھا کر دروازے کے ٹھیک سامنے پہنچ گیا۔

''اوہ تو یہ بات ہے!'' فنیس نائج لس نے اپنی ڈاڑھی میں انگلیاں پھنساتے ہوئے کہا۔ ''میں سمجھ گیا کہ تم بزدلوں کی طرح

بھاگ نہیں رہے ہو...... بلکہ تم تو اپنی عظمت کے جھنڈے گاڑنا چاہتے ہو۔''

ہیری نے اس کی بات کو سنی ان سنی کر دیا۔ اس کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل کی طرف اُٹھ گیا۔ جونہی اس نے ہینڈل پکڑ کر گھمانا چاہا تو فنیس نائجلس عجلت میں کہا۔ ''میں تمہارے لئے ایلبس ڈمبل ڈور کا ایک پیغام لایا ہوں......''

ہیری گھوم کر اسے دیکھنے لگا۔ ''کیا؟......''

''جہاں ہو وہیں رہو......!''

''میں تو ہلا تک نہیں ہوں۔'' ہیری نے منہ بگاڑ کر کہا۔ اس کا ہاتھ اب بھی دروازے کے ہینڈل پر جما ہوا تھا۔ ''پیغام بتاؤ......''

''تم پورے گدھے ہو! وہی تو میں نے تمہیں ابھی ابھی بتایا ہے۔'' فنیس نائجلس نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''جہاں ہو وہیں رہو......!''

''مگر کیوں رہوں؟'' ہیری نے ہونٹ چباتے ہوئے لہجے میں کہا اور اپنے صندوق کے کنڈے کو چھوڑ دیا۔ ''وہ مجھے یہاں کیوں روکنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے اور کیا کہا ہے؟''

''اور کچھ بھی نہیں......'' فنیس نائجلس نے اپنا باریک سیاہ پپوٹا اُٹھاتے ہوئے کہا، جیسے انہیں ہیری جاہل گنوار لگا ہو۔

ہیری کا غصہ آسمان کو چھونے لگا۔ اسے بالکل ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی لمبا سانپ گھاس پر پھن پھیلائے اُٹھ چکا ہو۔ وہ بے حد تھکا ہوا تھا، اس کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا، گذشتہ بارہ گھنٹوں کے اعصاب شکن لمحات نے اسے جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔ خوف کے بھنور میں ہچکولے کھانا، پھر بچ نکلنا اور ایک بار اس سے شدید خوف میں مبتلا ہو جانا...... اس نے اذیت کی کیفیت کو جھیلا تھا مگر اس کے باوجود ڈمبل ڈور اس سے کھل کر بات کرنا نہیں چاہتے تھے۔

''تو یہ بات ہے، ہے نا؟'' اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''جہاں ہو وہیں رہو؟ جب مجھ پر رُوح کھچڑوں نے حملہ کیا تھا تو بھی ہر کوئی مجھ سے یہی بات کہہ رہا تھا کہ جہاں ہو وہیں رہو! تب تک بڑے لوگ اس معاملے کو سلجھاتے ہیں۔ ہم تمہیں کچھ نہیں بتائیں گے کیونکہ تمہارا ننھا سا دماغ ان سب چیزوں کو برداشت نہیں کر پائے گا......''

''اسی لئے تو مجھے ہمیشہ استاد بننے سے سخت نفرت تھی۔'' فنیس نائجلس نے زیادہ گرجتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''لڑکوں کو خود پر اتنا زیادہ اعتماد ہو جاتا ہے کہ وہ ہر چیز کے بارے میں بالکل صحیح سوچتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ شیخی بگھارتے اور اتراہٹ کے شکار لڑکے! کیا تمہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ ہوگورٹس کے ہیڈ ماسٹر اپنے لائحہ عمل کی ہر چھوٹی بات تمہیں بتا نہیں رہے ہیں تو یقیناً اس کے پیچھے گہری مصلحت چھپی ہو گی؟ تمہیں ایسے سلوک پر نہایت اذیت محسوس ہو رہی ہے مگر کیا تمہیں یہ احساس نہیں ہے کہ ڈمبل ڈور کا کہنا ماننے سے تمہیں کبھی نقصان نہیں ہوا ہے؟ نہیں نہیں! باقی لڑکوں کی طرح تمہیں بھی پورا یقین ہے کہ تم تنہا ہی سوچتے اور محسوس کرتے ہو۔ تم تنہا ہی خطرات کو بھانپ سکتے ہو۔ تم تنہا ہی اتنے ہوشیار ہو کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کی منصوبہ بندیوں کا اندازہ لگا سکتے ہو......''

''یعنی تمہارا مطلب ہے کہ وہ میرے بارے میں کوئی لائحہ عمل ترتیب دے رہے ہیں؟''

''کیا میں نے ایسی کوئی بات کہی؟''فنیس نائج لس نے اپنے ریشمی دستانوں کو الٹتے پلٹتے ہوئے تلخی سے کہا۔''اب مجھے بخشو! میرے پاس تم جیسے نوجوان لڑکوں کے دکھڑے سننے سے زیادہ اچھے کام ہیں......دن بخیر!''

وہ اپنے فریم کے کونے میں ٹہلتا ہوا چلا گیا اور پھر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''ٹھیک ہے...... بھاڑ میں جاؤ!''ہیری خالی فریم کے سامنے گرجتا ہوا بولا۔''اور ڈمبل ڈور سے کہہ دینا کہ اس بری خبر کیلئے میں ان کا مشکور ہوں......''

خالی فریم خاموش رہا۔طیش کے عالم میں لمبی لمبی سانسیں لیتا ہوا ہیری صندوق کو واپس اپنے بستر کے پائیدان کی طرف گھسیٹتا ہوا لایا اور نڈھال ہو کر دیمک زدہ ڈھکن پر چہرے کے بل لڑھک گیا۔اس کی آنکھیں بند تھیں۔اس کا بدن بھاری ہو رہا تھا اور درد سے ٹوٹ رہا تھا۔

اسے محسوس ہوا جیسے وہ میلوں لمبا سفر طے کر کے آیا ہو۔اسے اب اس بات پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ چوبیس گھنٹے سے بھی مختصر وقت پہلے چوچینگ آکاس بیل کے بکھری شاخوں کے نیچے اس کے قریب آئی تھی۔مگر وہ بات نہیں جانتا تھا کہ وہ نیند سے کتنی دیر تک مقابلہ کر سکتا ہے......ڈمبل ڈور نے اس سے کہا تھا کہ وہ یہیں پر رُکے......اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے سونے کی اجازت ہے......مگر وہ دل ہی دل میں سہا ہوا تھا......کہیں وہ منظر دوبارہ نہ دکھائی دینے لگے......

اس کا دل و دماغ دھندلکوں میں ڈوب رہا تھا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ اپنے دماغ کے پردوں پر کسی فلم کے چلنے کا منتظر ہو۔وہ ایک ویران راہداری میں چل کر ایک سپاٹ سیاہ دروازے کی طرف جا رہا تھا۔کھردری پتھریلی دیواریں،جلتی ہوئی مشعلیں اور ایک کھلے دروازے سے ہوتا ہوا وہ پتھر کی سیڑھیاں اتر گیا جو نیچے جا کر کئی سمتوں میں مڑ گئی تھیں۔

وہ سیاہ دروازے تک پہنچ گیا مگر اسے کھول نہیں پایا......وہ اسے کھڑا محض گھورتا رہا۔وہ اس کے اندر جانے کیلئے بے تاب تھا...... اس کے پیچھے جو بھی پوشیدہ تھا اسے وہ شدت سے حاصل کرنے کا متمنی تھا......وہ تحفہ اس کیلئے نہایت اہمیت کا حامل تھا......کاش اس کا ماتھے کا نشان اذیت دینا بند کر دے......پھر وہ زیادہ اچھے طریقے سے سوچ سکے گا......

اسی وقت کہیں دور سے رون کی آواز سنائی دی۔''ممی کہہ رہی ہیں کہ کھانا تیار ہے......اگر تم سونا چاہتے ہو تو وہ تمہارے لئے الگ نکال کر رکھ لیں گی......''

ہیری نے کسمسا کر آنکھیں کھول دیں مگر رون تب تک وہاں سے باہر جا چکا تھا۔

اسے اذیت بھرا احساس ڈنک مارنے لگا۔'وہ میرے ساتھ اکیلا رہنا بھی نہیں چاہتا۔موڈی کی بات سننے کے بعد آخر بھلا وہ

کیوں رہنا پسند کرے گا؟'

اسے یہ شدت سے محسوس ہونے لگا کہ ان میں سے کوئی بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا ہوگا کیونکہ اب وہ جان چکے ہیں کہ اس کے اندر کون چھپا ہوا ہے؟

وہ رات کا کھانا کھانے کیلئے نیچے نہیں اترنا چاہتا تھا۔ وہ خود کو زبردستی ان کے سر تھوپنا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے کروٹ بدلی اور کچھ دیر بعد دوبارہ نیند کی وادیوں میں کھو گیا۔ وہ کافی دیر سے بیدار ہوا۔ اس وقت صبح کا آغاز کا دورانیہ چل رہا تھا۔ بھوک کی شدت سے اس کی آنتیں بری طرح اکڑ رہی تھیں اور درد کے مارے جان نکلی جا رہی تھی۔ اس نے سر گھما کر دیکھا رون گہری نیند میں ڈوبا خراٹے لے رہا تھا۔ کمرے میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے اسے فنیس نائجلس کے فریم میں اس کی ہلکا سا عکس محسوس ہوا۔ جونہی اس نے اس پر صحیح طرح سے نظر جمائی تو فریم خالی ہو چکا تھا۔ وہ ایک بار پھر جا چکا تھا۔ ہیری کو یہ خیال آیا کہ ڈمبل ڈور نے یقیناً اُسے اس کی نگرانی کیلئے بھیجا ہوگا تاکہ وہ کسی اور پر حملہ نہ کر دے......

خود کو ناپاک اور آلودہ سمجھنے کے احساس نے ایک بار پھر شدت اختیار کر لی تھی۔ اس کے اندر کشمکش چلنے لگی جو اسے یہ باور کرا رہی تھی کہ اسے ڈمبل ڈور کی بات بالکل نہیں ماننا چاہئے تھی......اگر گیرم مالڈ پیلس میں اس کی زندگی یونہی بسر ہونا تھی تو اس سے زیادہ بہتر یہ رہتا کہ وہ پرائیویٹ ڈرائیو میں جا چکا ہوتا......

☆☆☆☆

اگلی صبح باقی لوگ کرسمس کی سجاوٹ کرتے رہے۔ ہیری کو آج سے پہلے سیریس اتنا خوشگوار کبھی نہیں دکھائی دیا تھا۔ وہ بلند آواز میں کرسمس کی خوشی کے گیت گا رہا تھا اور نہایت خوش دکھائی دے رہا تھا کہ کرسمس کے موقع پر اس کا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس کی آواز سرد ڈرائنگ روم کے فرش کے پار سے گونجتی ہوئی بالائی منزل تک پہنچ رہی تھی جہاں ہیری اس وقت تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ کھڑکیوں کے باہر آسمان بالکل سفید ہو چکا تھا۔ یہ دیکھ کر ہیری کو اندیشہ ہوا کہ شاید برفباری ہونے والی ہو۔ تمام وقت ہیری اس سنگین احساس کا شکار رہا کہ وہ اپنے بارے میں دوسرے لوگوں کو چہ میگوئیاں کرنے موقعہ خود فراہم کر رہا تھا۔ جب دوپہر کے کھانے کے وقت اس نے سیڑھیوں کے نیچے سے مسز ویزلی کو اپنا نام پکارتے ہوئے سنا تو وہ وہاں سے نکل مزید بالائی منزلوں پر چلا گیا اور ان کی آوازوں کو نظر انداز کرتا رہا۔

شام کو قریباً چھ بجے صدر دروازے کی گھنٹی بج اُٹھی اور مسز بلیک کی چیخ پکار کہرام مچانے لگی۔ ہیری نے دھیرے سے سوچا کہ منڈنگس ہوگا یا پھر ققنس کے گروہ کا کوئی اور فرد آیا ہوگا۔ وہ بک بیک نامی قشنگر کے کمرے میں دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا جہاں وہ چھپا ہوا تھا۔ بک بیک کو مرے ہوئے چوہے کھلاتے ہوئے وہ اس بات کو فراموش کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ خود کس قدر بھوکا تھا؟ جب کچھ منٹ بعد کسی نے دروازے پر دستک دی تو وہ خوف اور وسوسوں سے لرز اُٹھا۔

''میں جانتی ہوں کہ تم اندر ہو......'' ہرمائنی کی آواز سنائی دی۔ ''باہر آجاؤ۔ میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں......''

''تم یہاں کیا کررہی ہو؟'' ہیری متعجب لہجے میں دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔ بک بیک اب بھی بھوسے میں سے مرے ہوئے چوہوں پر اپنے پنجے مار رہا تھا تاکہ اگر چوہے کا کوئی ٹکڑا باقی رہ گیا ہو تو وہ اسے اُٹھا کر کھا سکے۔ ''تم تو اپنی ممی پاپا کے ساتھ اسکیٹنگ کرنے کیلئے گئی ہوئی تھی؟''

''سچی بات کہوں تو مجھے اسکیٹنگ میں ذرا سی دلچسپی نہیں۔ میں انہیں اپنی بوریت دکھا کر ان کا مزہ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لئے میں تو کرسمس کی چھٹیاں منانے یہاں چلی آئی۔'' ہرمائنی نے جھینپی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ اس کے بالوں میں برف کا رُواں پھنسا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور چہرہ ٹھنڈا گلابی ہو رہا تھا۔ ''لیکن تم یہ بات رون کو مت بتانا، میں نے اسے بتایا ہے کہ اسکیٹنگ واقعی ایک مزیدار کھیل ہوتا ہے کیونکہ ایسی تفصیلات سن کر کافی مزہ آتا ہے۔ ممی ڈیڈی میرے اس فیصلے پر تھوڑے ناراض دکھائی دیئے لیکن میں نے انہیں بتا دیا کہ انتہائی سنجیدہ نوعیت کے امتحانات کی تیاری کرنے کیلئے مجھے ہوگورٹس میں ہی رُکنا ہوگا۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں امتحانات میں اعلیٰ درجات حاصل کروں۔ وہ میری بات سمجھ جائیں گے۔ خیر اس قصے کو چھوڑو......'' اس نے جلدی سے کہا۔ ''چلو ہم تمہارے بیڈروم میں چلتے ہیں۔ رون کی ممی نے وہاں آتشدان جلا دیا ہے اور ہمارے لئے سینڈوچز بھی بھیج دیئے ہیں۔''

ہیری چپ چاپ اس کے پیچھے پیچھے دوسری منزل پر پہنچ گیا۔ بیڈروم میں داخل ہونے پر اسے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ رون اور جینی بھی وہاں بیٹھ کر اس کا انتظار کر رہے تھے۔

اس سے پہلے ہیری کچھ بول پاتا۔ ہرمائنی نے اپنی جیکٹ اتار کر ایک طرف جما دی اور جوشیلے انداز میں بتانے لگی۔ ''میں نائٹ بس کے ذریعے یہاں آئی ہوں۔ ڈمبل ڈور نے مجھے اگلے ہی دن ساری تفصیل بتا دی تھی مگر وہاں سے نکلنے سے پہلے مجھے سہ ماہی ختم کا انتظار کرنا پڑا۔ امبریج تو اسی بات پر چراغ پا ہو رہی تھی کہ تم لوگ ان کی ناک کے نیچے سے غائب کیسے ہو گئے؟ حالانکہ ڈمبل ڈور نے انہیں واضح بتا دیا تھا کہ مسٹر ویزلی سینیٹ مونگوز ہسپتال میں داخل ہو چکے ہیں، انہوں نے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تم لوگوں کو ان کی تیمارداری کیلئے جانے کی اجازت دے دی ہے تو......''

وہ جینی کے ساتھ بستر پر بیٹھ گئی۔ دونوں لڑکیاں اور رون ہیری کا نڈھال زرد چہرہ دیکھنے لگے۔

''تمہیں کیسا لگ رہا ہے؟'' ہرمائنی نے بلا جھجک پوچھا۔

''ایک دم شاندار......'' ہیری کرخت لہجے میں بولا۔

''اوہ ہیری! جھوٹ مت بولو!'' ہرمائنی متفکر لہجے میں بولی۔ ''رون اور جینی بتا رہے تھے کہ سینیٹ مونگوز سے واپس آنے کے بعد تم سب سے چھپتے پھر رہے ہو......''

''اچھا یہ سب ایسا کہہ رہے تھے......؟'' ہیری نے غصے سے رون اور جینی کو دیکھا۔ رون اپنے پیروں کی طرف سر جھکا کر دیکھنے

لگا، البتہ جینی کے چہرے پر کسی قسم کا تاثر نہیں بدلا۔

''اس میں غصہ کرنے والی کون سی بات ہے؟ تم ایسا ہی تو کر رہے ہو اور تم ہم سے کسی کی طرف بھی نہیں دیکھ رہے ہو......'' جینی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''تم لوگ ہی میری طرف نہیں دیکھ رہے ہو!'' ہیری غصے سے بھڑکتا ہوا بولا۔

''شاید تم لوگ الگ الگ وقت میں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے ہو۔'' ہرمائنی نے تھوڑا مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اسی وجہ سے سب ایک جیسا ہی لگ رہا ہوگا......''

''بڑی مزیدار تشریح کی ہے......'' ہیری غصے سے تاؤ کھاتا ہوا بولا۔

''اپنے دماغ میں سے یہ غلط فہمی نکال دو کہ سب لوگ تمہیں قصوروار سمجھ رہے ہیں۔'' ہرمائنی اب تھوڑی تیکھی آواز میں بولی۔ ''دیکھو! باقی لوگوں نے مجھے تمام حقیقت بتا دی ہے جو تم نے کل وسیع سماعتی کانوں سے سنی تھی......''

''اوہ زبردست......'' ہیری غرا کر گرجا۔ اس کے ہاتھ جیبوں میں تھے اور وہ کھڑکی سے باہر جمی ہوئی طرف کی موٹی برف کو دیکھنے لگا۔ ''سب لوگ صرف میری ہی بات کر رہے ہیں ہے نا؟ دیکھو! مجھے اس کی عادت پڑ رہی ہے......''

''ہم واقعی تم سے بات چیت کرنا چاہتے تھے ہیری!'' جینی تلملا کر بولی۔ ''مگر جب سے ہم واپس لوٹے ہیں، تم سب سے چھپتے پھر رہے ہو......''

''مگر میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے تلخی سے کہا جواب اور زیادہ پریشانی محسوس کر رہا تھا۔

''یہ تو کھلی حماقت ہے......'' جینی نے غصے سے کہا۔ ''کیونکہ تم میرے علاوہ کسی دوسرے فرد کو نہیں جانتے جس پر 'تم جانتے ہو کون؟' نے قبضہ جما لیا تھا۔ صرف میں ہی تمہیں بتا سکتی ہوں کہ اس وقت کیسی کیفیت طاری ہوتی ہے؟......''

ہیری بالکل لاپرواہ کھڑا رہا مگر جونہی اسے اس کی بات کا مطلب سمجھ میں آیا تو وہ گھوم کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''اوہ...... میں یہ بات بھول گیا تھا......'' وہ آہستگی سے بولا۔

''تم کتنے خوش نصیب ہو؟'' جینی سرد لہجے میں بولی۔

''مجھے واقعی اپنے رویئے پر افسوس ہے......'' ہیری نے ندامت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''تو......تو کیا تمہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ مجھ پر قبضہ جمانے کی کوشش کر رہا ہے؟''

''کیا تمہیں وہ سب باتیں اور عمل یاد رہتے ہیں جو تم انجام دیتے رہتے ہو؟'' جینی نے پوچھا۔ ''یعنی کیا ایسا بھی وقت آتا ہے کہ جس کے بارے میں تم یہ نہیں جانتے ہو کہ اس وقت کیا کر رہے تھے؟''

ہیری نے اپنے ذہن پر زور ڈالا پھر آہستگی سے بولا۔ ''میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا۔''

''تو پھر تم جانتے ہو کون؟ نے تم پر کبھی قبضہ نہیں جمایا ہے۔ جب اس نے مجھے اپنے قابو میں کیا تھا تو مجھے یہ یاد ہی نہیں رہتا تھا کہ کئی گھنٹوں تک میں کرتی رہی تھی۔ میں خود کو جب کہیں اور پاتی تھی تو مجھے یہ یاد نہیں آتا تھا کہ میں وہاں کب اور کیسے پہنچ گئی تھی؟''

ہیری میں اتنی سکت بھی پیدا نہ ہو پائی کہ وہ اس کی بات پر یقین کر لے مگر اس کے باوجود اس کے دل و دماغ سے کوئی بوجھ اتر گیا تھا۔ اسے اپنے وجود میں عجیب سا ہلکا پن محسوس ہونے لگا۔

''میں نے تمہارے ڈیڈی اور سانپ کے بارے میں جو خواب دیکھا تھا وہ......''

''ہیری!'' ہرمائنی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''تم نے اس طرح کے خواب پہلے بھی دیکھے ہیں۔ گذشتہ سال بھی تمہیں اس بات کی جھلک مل گئی تھی کہ والڈی مورٹ کیا کر رہا ہے؟''

''مگر یہ خواب ان سے بہت الگ تھا۔'' ہیری نے اپنا سر سہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں سانپ کے اندر موجود تھا...... مجھے یہی احساس ہو رہا تھا کہ جیسے میں ہی سانپ ہوں...... ہو سکتا ہے والڈی مورٹ مجھے بستر سے کسی طرح لندن لے گیا ہو......''

''میں پھر کہتی ہوں کہ کسی دن تم وقت نکال کر ہوگورٹس ایک تاریخ نامی کتاب کو ضرور پڑھ لینا......'' ہرمائنی اس کی بات پر چڑ کر بولی۔ ''شاید تمہیں اس کے بعد یہ سمجھنے میں آسانی ہو جائے کہ ہوگورٹس کے اندر کوئی ثقاب اُڑان نہیں بھر سکتا اور نہ ہی نمودار ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ والڈی مورٹ بھی تمہیں تمہارے کمرے سے باہر اُڑا کر نہیں لے جا سکتا تھا ہیری......''

''اس وقت تم اپنے بستر پر ہی موجود تھے۔'' رون اچانک بولا۔ ''بیدار ہونے سے پہلے میں نے تمہیں کم از کم ایک منٹ تک نیند میں بری طرح کسمساتے ہوئے دیکھا تھا۔''

ہیری کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگا اور سوچنے لگا۔ وہ لوگ جو کہہ رہے تھے، وہ نہ صرف حوصلہ افزا تھا بلکہ حقیقت پر مبنی لگ رہا تھا۔ پھر لاشعوری طور پر اس نے پلنگ پر رکھی ہوئی پلیٹ میں سے ایک سینڈوچ اُٹھا لیا اور منہ میں رکھ کر چبانے لگا۔ اس کا ذہن بجلی کی مانند دوڑ رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ یہ بات تو کسی حد تک غلط ثابت ہو ہی گئی کہ والڈی مورٹ کو جس ہتھیار کی ضرورت ہے وہ میں ہی تھا...... جب اس کے کانوں میں سیریس کی آواز پڑی جو ان کے کمرے کے قریب سے گزر کر بک بیک کے کمرے کی طرف جا رہا تھا اور بلند آواز میں کرسمس کا خوشی کا گیت گنگنا رہا تھا تو اس کے دل میں مسرت اور سرشاری کے سر چشمے پھوٹنے لگے۔ اس کا دل چاہا کہ وہ بھی اس کے ساتھ مل کر اس گیت کو چیخ چیخ کر گائے۔

☆☆☆☆

کرسمس پر وہ پرائیویٹ ڈرائیو لوٹنے کی بات وہ بھلا سوچ بھی کیسے سکتا تھا؟ سیریس اس بات سے خوش تھا کہ گھر میں خوب رونق تھی۔ خاص طور پر ہیری کی وہاں موجودگی سے وہ پھولے نہیں سما رہا تھا۔ اس کی خوشی کا عالم ہر سوں دکھائی دیتا تھا۔ وہ اب گرمیوں والا اُداس میزبان نہیں دکھائی دیتا تھا۔ اب یوں لگتا تھا کہ جیسے اس نے عزم کر لیا ہو کہ سب لوگوں کو وہاں کم از کم اتنا ہی لطف آئے جتنا

ہوگورٹس میں آ سکتا تھا۔ اسی لئے وہ ان سب کے ساتھ مل کر جوش وخروش سے کرسمس تک صفائی ستھرائی میں مشغول رہا اور تزئین و آرائش کرتا رہا۔ بالآخر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب وہ کرسمس سے قبل رات کو اپنے بستروں پر سونے کیلئے گئے تو وہ تاریک مکان پہچانا نہیں جا رہا تھا۔ گرد آلود میلے فانوس پر اب مکڑی کے جالے نہیں لٹک رہے تھے، سیاہ تاریک دیواروں کی صفائی سے ان کا رنگ نکھر آیا تھا۔ رنگ برنگی اور سنہری ونقرئی جھنڈیوں سے پورا گھر سج گیا تھا۔ جادوئی برف جھاڑے ہوئے غالیچوں پر چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ منڈنگس ایک بڑا کرسمس کا درخت کہیں سے لے آیا تھا۔ سجاوٹی قمقموں اور پریوں کے دلکش پتلوں سے سجے ہوئے درخت کو دیکھ سیریس کی خوشی دوچند ہوگئی تھی۔ ہال کی دیواروں پر آویزاں گھریلوخرسوں کے کٹے ہوئے سروں پر ہولی فادر کی ٹوپیاں اوڑھا دی گئی تھی اوران کی ٹھوڑیوں پر نقلی ڈاڑھیاں لگادی گئی تھیں۔

جب کرسمس کی صبح ھیری بیدار ہوا تو اس کے بستر کے پائیدان کے پاس رنگ برنگے کاغذوں میں لپٹے تحفوں کا ڈھیر دکھائی دیا۔ رون تو پہلے سے جاگ کر اپنے تحفوں کا پوسٹ مارٹم کر رہا تھا۔ اس کا ڈھیر ھیری کے مقابلے میں کچھ اونچا دکھائی دے رہا تھا۔

''اس بار مجھے اچھا سامان ملا ہے......'' اس نے ھیری کو پھٹے ہوئے کاغذوں کے ڈھیر کے بیچ میں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''بہاری ڈنڈے کے قطب نما کیلئے تمہارا شکریہ! یہ نہایت شاندار ہے۔ ہرمائنی کے تحفے سے تو کم از کم اچھا ہے...... اس نے مجھے ہوم ورک پلانر دیا ہے......''

ھیری نے اپنے تحفوں کی طرف دیکھا۔ ایک تحفے پر اسے ہرمائنی کی تحریر دکھائی دی۔ اس نے اسے بھی ایک کتاب دی تھی، جو ڈائری جیسی دکھائی دیتی تھی۔ بہرحال جب بھی اہ اس کا صفحات پلٹتا تھا تو زور سے ایسی باتیں کہتی تھی۔ 'ہوم ورک آج کرلو ورنہ کل تمہیں پچھتاوا ہوگا......'

سیریس اور لوپن نے ھیری کو بہت اچھی کتابوں کا سیٹ دیا تھا۔ جن کے عنوان یہ تھے۔ ''عملی دفاعی جادو کے کلمات'' اور ''تاریک جادو کے خلاف صحیح جادوئی واروں کا استعمال''۔ ان کتابوں میں تمام جادوئی کلمات اور دفاعی ہتھکنڈوں کے استعمال کے متحرک رنگین خاکے دیئے تھے۔ ھیری نے پہلے باب کو جلدی سے پلٹ کر دیکھا۔ اسے سمجھ میں آ گیا کہ یہ کتابیں ڈی اے کی خفیہ مشقوں کیلئے نہایت کارآمد اور قابل استعمال تھیں۔ ہیگرڈ نے اسے بالوں والی کھال کا موٹا پرس بھیجا تھا جس میں نقلی دانت لگے ہوئے تھے۔ یہ چوری چکاری سے بچنے کیلئے مفید تھا مگر بدقسمتی سے ھیری اس پرس میں پیسے نہیں رکھ سکتا تھا کیونکہ ایسا کرنے میں اس کی اپنی انگلیاں چبائی جاسکتی تھیں۔ ٹونکس نے اسے ایک کھلونا نما ننھا سا فائر بولٹ بہاری ڈنڈے کا ماڈل دیا تھا جسے وہ اس وقت پورے بیڈروم میں چکر کاٹتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

وہ یاسیت بھرے انداز میں سوچ رہا تھا کہ اس کے پاس حقیقی فائر بولٹ بھی موجود ہوتا تو کتنا اچھا رہتا۔ رون نے اسے ہرذائقے کی ٹافیوں کا ایک بڑا ڈبہ دیا تھا۔ مسٹر اور مسز ویزلی نے ہمیشہ کی طرح اپنے ہاتھ سے بنے ہوئے سوئیٹر اور قیمے کے چٹ پٹے رولز

دیئے تھے۔ڈوبی نے ایک بہت خوفناک قسم کی پینٹنگ بھیجی تھی جسے دیکھ کر ہیری کو یقین ہو گیا کہ یہ یقیناً اس نے خود بنائی ہوگی۔وہ اس پینٹنگ کو ہر زاویے سے الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا کہ وہ آخر کیا چیز ہے؟اس کا خیال تھا کہ شاید اس نے پینٹنگ ہی الٹی پکڑ رکھی ہو۔اسی لمحے زوردار کھٹاک کی آواز کے ساتھ فریڈ اور جارج وہاں آن دھمکے۔ہیری پائیدان کے پاس ان کے شرارتی چہروں کو دیکھ کر مسکرا دیا۔

''کرسمس کی نیک تمنائیں......'' جارج نے کہا۔''ابھی کچھ دیر نیچے مت جانا۔''

''وہ کیوں......؟'' رون نے تنک کر پوچھا۔

''ممی دوبارہ رو رہی ہیں......'' فریڈ نے جلدی سے بتایا۔''پرسی نے کرسمس کا تحفہ یعنی روایتی ویزلی سوئیٹر واپس بھجوا دیا ہے۔''

''اور وہ بھی بغیر کسی خط یا پیغام کے......'' جارج نے بات پوری کرتے ہوئے کہا۔''اس نے تو یہ تک پوچھنا گوارا نہیں کیا کہ ڈیڈی اب کیسے ہیں؟اور نہ ہی وہ ان سے ملنے آیا ہے......''

فریڈ نے پلنگ کے قریب آتے ہوئے ہیری کے ہاتھوں میں پکڑی پینٹنگ کو غور سے دیکھا۔''ہم نے انہیں تسلی دینے کی کوشش کی۔ہم نے تو اُن سے یہ بھی کہہ ڈالا کہ پرسی تو چوہے کی مینگنیوں سے بھی گیا گزرا ہے......''

''لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔'' جارج نے ایک چاکلیٹ مینڈک منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔''اب لوپن انہیں سمجھا رہے ہیں۔ان کی بات سے ممی کا مزاج کافی بہتر ہو جائے گا۔اس کے بعد ہی ہمارا ناشتے کیلئے نیچے جانا مناسب رہے گا......''

''ویسے یہ ہے کیا چیز؟'' فریڈ نے ڈوبی کی بھیجی ہوئی پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔''ایسا لگتا ہے جیسے یہ کوئی افریقی بندر ہو جس کی دو کالی کالی آنکھیں ہوں......''

''فریڈ تم بھی کمال کرتے ہو...... یہ ہیری ہے!'' جارج نے پینٹنگ کے عقبی حصے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''اس کی پشت پر اس کا نام صاف لکھا ہوا ہے......''

''اوہ!واقعی بالکل ہو بہو تصویر بنائی ہے۔'' فریڈ نے شرارت بھری مسکراہٹ سے کہا۔اس بات پر چڑ کر ہیری نے فریڈ پر اپنی نئی ہوم ورک ڈائری کھینچ کر دے ماری۔فریڈ تیزی سے ایک طرف ہو گیا اور ڈائری ہوا میں اچھلتی ہوئی سامنے والی دیوار پر جا لگی پھر فرش پر نیچے جا گری۔وہ فرش پر گری ہوئی چہکتی ہوئی بول اُٹھی۔''اگر تم نے ہر......ی...... پر نشان لگایا ہے اور ہر......ٹ......کو کاٹ دیا ہے تو پھر تم جو چاہو کر سکتے ہو......''

ہیری اُٹھ کھڑا ہوا اور جلدی سے اپنا لباس بدلنے لگا۔انہیں صاف سنائی دے رہا تھا کہ گھر میں سب لوگ ایک دوسرے کو کرسمس کی مبارکباد دے رہے تھے۔نیچے جانے سے قبل ہی سیڑھیوں پر ہرمائنی آتی ہوئی دکھائی دی۔

''کتاب کیلئے بے حد شکریہ ہیری!'' اس نے خوشی سے کہا۔''میں تو کافی عرصے سے کتاب 'علم الاعداد کے نئے نظریات، ہر عمر کیلئے' پڑھنے کی خواہشمند تھی......اور رون!تمہاری بھیجی ہوئی عطر والی خوشبو تو واقعی لاجواب ہے......''

''مجھے خوشی ہے کہ تمہیں پسند آئی۔'' رون نے جلدی سے کہا۔''ویسے یہ کس کیلئے ہے؟'' اس نے اس تحفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جو وہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھی۔

''یہ کریچر کیلئے ہے......'' ہرمائنی نے آب وتاب سے کہا۔

''یہ بہتر رہے گا کہ اس میں کپڑے نہ ہوں۔'' رون نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔''تم جانتی ہی ہو کہ سیریس نے کیا کہا تھا کہ کریچر ہمارے بارے میں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی جانتا ہے اور ہم اسے آزاد نہیں کر سکتے ہیں۔''

''اس میں کپڑے نہیں ہیں......'' ہرمائنی نے منہ بنا کر کہا۔''اگر میرا زور چلتا تو میں یقینی طور پر اسے ان گندے سے چیتھڑے کی جگہ پر کوئی نیا اور بہتر لباس ضرور پہنا دیتی......نہیں! یہ تو ہاتھ سے بنا ہوا دوزی لحاف ہے۔ میں نے سوچا کہ اس کا بیڈروم کچھ چمک اُٹھے گا۔''

''بیڈروم......وہ کہاں ہے؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا اور اپنی آواز سرگوشی جیسی کر لی کیونکہ وہ اب مسز بلیک کے ڈھکی ہوئی تصویر کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

''سیریس نے بتایا تھا کہ وہ کوئی بیڈروم جیسا بالکل نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی کھوہ ہے۔ وہ باورچی خانے میں جوش دان سے دور والی ڈولی الماری کے نیچے سوتا ہے۔''

جب وہ لوگ باورچی خانے میں پہنچے تو وہاں انہیں مسز ویزلی تنہا ہی ملیں۔ وہ چولہے کے پاس کھڑی تھیں اور انہوں نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کرسمس کی مبارکباد دی۔ ان کی بھرائی ہوئی آواز سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے انہیں ٹھنڈ کا بخار ہو گیا ہو۔ تمام لوگوں نے اپنی نظریں ان کے چہرے سے ہٹا لی۔ وہ ایک کونے کی طرف بڑھے جہاں برتنوں والی الماری دکھائی دے رہی۔ اس کے پہلو میں ایک میلا اور پرانا دروازہ دکھائی دے رہا تھا جسے ہیری نے پہلے کبھی کھلا نہیں دیکھا تھا۔

''تو یہ کریچر کا بیڈروم ہے......؟'' رون نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''بالکل!'' ہرمائنی نے جوشیلے انداز میں کہا مگر وہ تھوڑی گھبرائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔''ار......میرا خیال ہے کہ ہمیں دروازے پر دستک دے کر ہی اندر جانا چاہئے۔''

رون نے آگے بڑھ کر اپنی انگلیوں کے عقبی جوڑوں سے دروازے پر دستک دی مگر انہیں اندر سے کوئی جواب نہیں ملا۔

''وہ یقیناً بالائی کسی منزل پر چوروں کی طرح چھپا بیٹھا ہوگا۔'' اس نے کہا اور پھر کھٹاک سے دروازہ کھول دیا۔''اوہ......''

ہیری نے اندر جھانکا۔ اندر وسیع حصے پر پرانے زمانے کا بہت بڑا جوش دان (گیزر) رکھا تھا مگر اس سے نکلنے والے پائپوں کے نیچے والی جگہ پر کریچر نے اپنے لئے ایک گھونسلے جیسا بیڈروم بنا رکھا تھا۔ فرش پر بہت سے چیتھڑے اور پرانے بدبودار لحافوں کا ڈھیر پڑا تھا۔ ان کے وسط میں ایک چھوٹی سی جگہ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ کریچر ہر رات کہاں ہوتا تھا؟ خالی جگہ پر باسی روٹیوں کے اور پنیر کے

پھپھوندی لگے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے۔ دور والے ایک کونے میں چھوٹی چھوٹی اشیاء اور چمکدار سکے چمک رہے تھے۔ ہیری کو اس کا اندازہ ہو چکا تھا کہ کریچر نے جدی پشتی مکان کی صفائی کے دوران ان چیزوں کو سیریس کی نظر سے بچا کر یقیناً چرا لیا ہوگا۔ وہ وہاں چاندی کے فریم میں جڑی بلیک خاندان کی کئی تصویریں لانے میں بھی کامیاب ہو گیا تھا جسے سیریس نے گذشتہ گرمیوں میں خود اپنے ہاتھوں سے کوڑے دان میں پھینک دیا۔ ان کے شیشے بھلا ٹوٹ چکے تھے مگر ان کے اندر اب بھی سیاہ فام اور سفید فام لوگوں کی متحرک تصویریں سلامت تھیں جو نخوت بھرے انداز میں اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اسے اپنے پیٹ میں ایک جھٹکا سا محسوس ہوا...... وہ وزنی پلکوں والی سانولی عورت بھی ان تصویروں میں شامل تھی جس کا عدالتی مقدمہ اس نے گذشتہ سال ڈمبل ڈور کے دفتر میں تیشہ یادداشت میں دیکھا تھا۔ بیلاٹرکس سٹرینج...... ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی تصویر کریچر کو سب سے زیادہ پسندیدہ تھی۔ اس نے اسے باقی تصویروں کے اوپر نمایاں انداز میں سجا رکھا تھا اور اس کے ٹوٹے ہوئے شیشے کو سیلوٹیپ سے جوڑ دیا تھا......

''میرا خیال ہے کہ مجھے اس کیلئے کرسمس کے تحفے کو یہیں چھوڑ دینا چاہئے۔'' ہرمائنی نے اپنا پیکٹ چیتھڑوں اور بدبودار لحافوں کے وسط میں رکھتے ہوئے کہا پھر وہ آہستگی سے دروازہ بند کرتے ہوئی دوبارہ بولی۔ ''یہ اسے بعد میں مل جائے گا، یہ زیادہ اچھا رہے گا۔''

دروازہ بند کرتے ہی انہیں سیریس کی صورت دکھائی دی جو برتنوں کی الماری میں سے ایک بڑا ٹوکرا لے آ رہا تھا۔

''میرے دماغ میں ایک بات کھٹکی ہے، کیا کسی نے کریچر کو پچھلے دنوں میں دیکھا ہے؟'' اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جب سے ہم یہاں آئے ہیں، وہ اس رات کے بعد ہم سے میں کسی کو بھی دکھائی نہیں دیا۔'' ہیری نے چونک کر کہا۔ ''اس وقت تم اسے باورچی خانے سے باہر نکلنے کا حکم دے رہے تھے۔''

''ہاں ایسا ہی تھا......'' سیریس نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ میں نے بھی اسے آخری بار اس وقت ہی دیکھا تھا...... وہ بالائی منزل پر کہیں چھپا بیٹھا ہوگا؟''

''وہ گھر چھوڑ کر تو نہیں چلا گیا؟...... میرے کہنے کا مطلب ہے کہ جب تم نے اسے کہا تھا کہ باہر نکلو...... تو ہو سکتا ہے اس نے سوچا ہو کہ تم اسے گھر سے باہر نکل جانے کا حکم دے رہے ہو۔'' ہیری نے کہا۔

''نہیں...... نہیں! گھریلو خرس تب تک نہیں جا سکتے، جب تک انہیں کپڑے دے کر آزادی نہ دی جائے۔ وہ خاندان کے بندھن سے جڑے رہتے ہیں......'' سیریس نے جواب دیا۔

''اگر وہ واقعی ایسا کرنا چاہیں تو انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔'' ہیری نے سیریس کے موقف کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ ''ڈوبی نامی گھریلو خرس نے ایسا ہی کیا تھا۔ تین سال پہلے وہ ملفوائے کا گھر چھوڑ کر مجھے تنبیہ دینے کیلئے پرائیویٹ ڈرائیو چلا آیا تھا۔ بعد میں اسے خود کو نافرمانی کے جرم میں سزا بھی دینا پڑی تھی مگر پھر بھی اس نے نافرمانی کرنے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا۔''

سیریس ایک لمحے کیلئے پریشان دکھائی دیا۔

’’میں اس معاملے کو بعد میں دیکھوں گا جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ یقیناً بالائی منزل پر میری ماں کے کسی پرانے پاجامے یا ایسی کسی چیز میں چھپا بیٹھا آنسو بہا رہا ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ دم گھٹ الماری میں گھس کر ہلاک ہو چکا ہو...... ویسے مجھے خوش گمانی کی زیادہ توقع نہیں کرنا چاہئے۔‘‘ فریڈ، جارج اور رون کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ بہر حال، ہرمائنی کے چہرے پر ناپسندیدگی کے جذبات کی جھلک صاف دکھائی دی۔

جب انہوں نے کرسمس کی دوپہر ڈھیر ساری چیزیں پیٹ میں ٹھونس لیں تو ویزلی افراد، ہیری اور ہرمائنی سب مل کر مسٹر ویزلی سے ملاقات کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔ میڈ آئی موڈی اور لوپن بھی ہمراہ چلنے کیلئے تیار ہو گئے۔ منڈنگس کرسمس کے روایتی کھانوں کی لالچ میں وقت پر ہی پہنچ گیا تھا۔ وہ اس موقعے کیلئے کار ’ادھار‘ مانگ کر لے آیا تھا کیونکہ کرسمس والے دن شہر میں ریل گاڑیاں نہیں چلتی تھیں۔ ہیری کو اس بات پر شک تھا کہ وہ کار اس کے مالک کی لاعلمی میں چرالایا ہوگا۔ بہر حال اس نے کسی خاص جادوئی کلمے کا استعمال کرتے ہوئے کار کو اس قدر وسیع کر لیا تھا جتنی ویزلی خاندان کی اکلوتی ملکیتی کار ’فورڈ انگلیا‘ ہوا کرتی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ باہر سے دیکھنے پر وہ ایک عام کار جیسی ہی دکھائی دیتی تھی۔ کار چلانے والے منڈنگس کے علاوہ اس میں دس افراد اطمینان سے بیٹھ سکتے تھے۔ مسز ویزلی اس میں بیٹھنے سے پہلے ہچکچا رہی تھیں۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ منڈنگس کو ناپسند کرتی ہیں مگر وہ جادو کے بغیر سفر کرنا بھی پسند نہیں کرتی تھیں۔ ان کی ناپسندیدگی میں ان دنوں کافی بھنگ پڑ رہا تھا۔ بالآخر باہر کی یخ بستہ ہواؤں اور بچوں کی ضد نے کام کر دکھایا۔ وہ پیچھے والی نشست پر فریڈ اور بل کے درمیان میں بیٹھ ہی گئیں۔

سینیٹ مونگوز کا راستہ کافی جلدی ہی طے ہو گیا تھا کیونکہ سڑکوں پر بے حد کم ٹریفک تھی۔ جادوگروں اور جادوگرنیوں کے چھوٹے چھوٹے گروہ پرج اینڈ ڈاؤز لمیٹڈ کے سامنے پریشان انداز میں ٹہلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ بند سٹوروں کے درمیان ان کی موجودگی اچنبھے کا باعث بن سکتی تھی۔ وہ ہسپتال میں داخل ہونے کیلئے بے قرار تھے اور اپنے چاروں طرف ماگلوؤں کا جائزہ لے رہے تھے۔ یہ بھی سچ تھا کہ سڑک سنسان پڑی تھی۔ ہیری اور باقی لوگ کار سے باہر نکلے۔ منڈنگس ایک کونے میں کار کھڑی کر کے وہیں ان کے انتظار کیلئے ٹھہر گیا۔ وہ معمول کے انداز میں ٹہلتے ہوئے داخلی دروازے تک پہنچ گئے جہاں نائیلون والا لباس پہنے بدصورت عورت کی ڈمی کھڑی تھی پھر ایک ایک کر کے وہ اندر داخل ہوتے چلے گئے۔

استقبالیہ کاؤنٹرز پر جشن کا سماں بندھا ہوا تھا۔ چھت کے پاس جن آتشی قمقموں سے دھیمی زرد روشنی نکلا کرتی تھی ان پر اب سرخ اور سنہرا رنگ کر دیا گیا تھا جس سے وہ چمک کر کرسمس کے بلبلوں جیسے دکھائی دینے لگے تھے۔ ہر دروازے پر گل ذخیرہ کی شاخیں آویزاں تھیں۔ جادوئی برف سے ڈھکے ہوئے کرسمس کے درخت ہر کونے میں چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہر ایک درخت کے اوپر چمکدار سونے کا ستارہ لگا ہوا تھا۔ یہاں پچھلی بار کے لحاظ سے کم بھیڑ تھی۔ استقبالیہ کاؤنٹر کی طرف نصف فاصلہ کرنے کے بعد

ایک جادوگرنی نے ہیری کو دھکا دے کر ایک طرف کیا۔ ہیری نے غصے سے اس کی طرف دیکھا مگر اگلے ہی لمحے اس کا غصہ کافور ہو گیا کیونکہ اس جادوگرنی کے بائیں نتھنے میں کوئی برتن پھنسا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ گھریلو ناچاقی......'' کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی ہوئی سنہرے بالوں والی جادوگرنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''آپ تیسری فرد ہیں جو آج مجھے دکھائی دی ہیں...... جادوئی کلمات کے نقصانات، چوتھی پر تشریف لے جایئے......''

جب وہ 'انتہائی نگہداشتی ڈائی لیولین وارڈ' میں داخل ہوئے تو مسٹر ویزلی کئی تکیوں پر ٹیک لگائے بیٹھے دکھائی دیئے۔ ان کی گود میں ایک تھال رکھا ہوا تھا جس میں تڑکی مرغ کے ٹکڑے اور شوربے کا پیالہ تھا، وہ اپنا دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے۔ ان کے چہرے پر کسی قدر شرمساری پھیلی ہوئی تھی۔

جب سب لوگوں نے انہیں کرسمس کی مبارکباد دی اور پھر اپنے اپنے تحفے ان کی طرف بڑھائے تو مسز ویزلی نے تھوڑا پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔ ''سب کچھ ٹھیک ہے نا آرتھر؟''

''ایک دم شاندار......'' مسٹر ویزلی نے کچھ زیادہ جوشیلے انداز میں کہا۔ ''تم مرہمکار یا معاون مرہمکار سے تو نہیں ملی، ہے نا؟''

''نہیں...... مگر کیا کوئی بات ہے؟'' مسز ویزلی نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

''کچھ نہیں...... کچھ نہیں!'' مسٹر ویزلی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور اپنے تحفوں کی طرف متوجہ ہو گئے جنہیں وہ اب کھول کھول کر دیکھ رہے تھے۔ ''بہترین...... سب کا دن تو خوب مزے میں گزرا؟ تم لوگوں کو کرسمس پر کیا کچھ ملا؟...... اوہ ہیری! یہ تو سچ مچ کمال کا تحفہ ہے۔'' انہوں نے ابھی ابھی فیوز وائر اور ایک پیچ کس کھلے پیکٹ میں سے باہر نکالا تھا...... جو انہیں ہیری نے دیا تھا۔

مسز ویزلی اپنے شوہر کے جواب اور رویئے سے پوری طرح مطمئن نہیں دکھائی دے رہی تھیں۔ جب مسٹر ویزلی ہیری سے ہاتھ ملانے کیلئے کچھ آگے کی طرف جھکے تو مسز ویزلی نے ان کے نائٹ سوٹ کے نیچے پٹیوں کی طرف غور سے دیکھا۔

''آرتھر!'' انہوں نے تیز لہجے میں کہا۔ ''تمہاری پٹیاں بدل گئیں۔ تمہیں ایک دن پہلے ہی اپنی پٹیاں کیوں بدلوانا پڑیں؟ مرہمکار نے مجھے بتایا تھا کہ وہ کل پٹیاں بدلنے والے ہیں۔''

''کیا......؟'' مسٹر ویزلی سٹپٹائے ہوئے دکھائی دیئے۔ انہوں نے سہم کر اپنی چادر سینے سے اونچی کر لی۔ ''نہیں...... نہیں! یہ کچھ نہیں ہے...... یہ تو...... مم میں......''

مسز ویزلی کی باریک بین گھورتی ہوئی آنکھوں کے سامنے وہ بے بس دکھائی دیئے۔

''سنو! پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں ہے ماؤلی! آگسٹس پائی کے دل میں ایک خیال آیا تھا...... تم تو جانتی ہی ہو، وہ کافی سمجھدار اور تجربہ کار مرہمکار ہے۔ بہت شاندار نوجوان ہے اور طبی تکمیلی ادویات میں اس کی گہری دلچسپی ہے...... میرے کہنے کا مطلب ہے کہ...... ماگلو نسخہ جات میں...... انہیں ٹانکے کہتے ہیں۔ ماؤلی! اور وہ ماگلو زخموں پر نہایت عمدہ اثرات مرتب کرتے ہیں۔''

مسز ویزلی کے منہ سے ایک عجیب سی آواز نکلی جو سہمی ہوئی چیخ اور غصے بھری غراہٹ کی آمیزش لگی۔ لوپن صورتحال کو سمجھ کر بستر دور ٹہلنے لگے اور اس بھیڑیائی انسان کے پاس پہنچ گئے جو اکیلا لیٹا ہوا تھا اور مسٹر ویزلی کے گرد جمع ہجوم کو حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ بل بڑبڑاتا ہوا بولا کہ وہ چائے پینے کیلئے جا رہا ہے، فریڈ اور جارج بھی موقع کی نزاکت بھانپ کر اپنی مسکراہٹ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے اس کے ساتھ کھسک گئے۔

''کیا تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ تم اب ماگلو نسخہ جات سے خود پر تجربات کر رہے ہو؟'' مسز ویزلی نے کرخت لہجے میں کہا۔ ان کی آواز ہر لفظ کے ساتھ زیادہ بلند ہوتی چلی گئی۔ انہیں اس بات کا خیال بھی نہیں رہا کہ ان کے ساتھ آئے ہوئے لوگ اب کنی کترانے لگے تھے۔

''تجربات نہیں کر رہے ہیں ماؤلی!'' مسٹر ویزلی معذرت خواہانہ انداز میں گڑگڑاتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو ایک ایسی چیز تھی...... جس کے بارے میں آگسٹس پائی اور میں نے مشترکہ سوچا کہ ہم کوشش کر کے دیکھتے ہیں...... مگر بدقسمتی سے...... اس طرح کے زخموں میں...... یہ طریقہ علاج کچھ زیادہ کامیاب نہیں ہو پایا، جتنی ہمیں امید تھی......''

''کیا مطلب؟''

''ٹھیک ٹھیک ہے...... مجھے معلوم نہیں ہے کہ تم ٹانکوں کے بارے میں جانتی ہو یا نہیں!''

''مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے تم اپنی کھال دوبارہ سلوانے کی کوشش کر رہے تھے۔'' مسز ویزلی نے مذاق اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''مگر آرتھر! تم اتنے احمق تو نہیں ہو سکتے ہو......''

''میرا خیال ہے کہ مجھے ایک کپ چائے پی لینا چاہئے۔'' ھیری نے کھڑے ہو کر کہا۔

ہرمائنی، رون اور جینی اس کے ساتھ لپکتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے۔ جونہی دروازہ جھول کر ان کے پیچھے بند ہوا تو انہیں مسز ویزلی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ ''تمہارے کہنے کا کیا مطلب ہے، یہ کوئی اچھا خیال تھا؟......''

''بالکل ڈیڈی جیسی حرکت......'' جینی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا جب وہ راہداری میں پہنچ چکے تھے۔ ''ٹانکے...... میں پوچھتی ہوں......''

''اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ماگلو زخموں کو بہت جلدی بھر دیتے ہیں۔'' ہرمائنی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ اس سانپ کے زہر میں کوئی چیز انہیں گلا دیتی ہوگی، معلوم نہیں...... یہ چائے کا کیفے کہاں ہے؟''

ھیری نے استقبالیہ کاؤنٹر پر لگے ہوئے سائن بورڈ کو یاد کرتے ہوئے فوراً کہا۔ ''پانچویں منزل پر......''

وہ راہداری میں چلنے لگے۔ دہرے دروازے سے نکل کر وہ ایک لچکیلی سیڑھی پر چڑھنے لگے جو ادھر ادھر رسی کی مانند ہل رہی تھی۔ سیڑھیوں کے دونوں طرف دیواروں پر بھنوروں جیسی آنکھوں والے متعدد مرہمکاروں کی تصاویر لگی ہوئی تھیں۔ تصویروں میں کھڑے

مرہمکاروں انہیں آوازیں لگا کر آگاہ کیا کہ انہیں عجیب وغریب بیماریاں لاحق ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان امراض کے گھمبیر نتائج بھی بتا ڈالے تھے۔ جب ایک وسطی زمانے کے مرہمکار نے رون کو یہ بتایا کہ اسے 'بداغی جذام' لاحق ہو گیا ہے تو وہ اس پر آگ بگولا ہو گیا۔

''یہ کیا بلا ہوتی ہے؟'' رون نے غصے سے کانپتے ہوئے پوچھا۔ جب مرہکار چھ مختلف تصویروں میں بھاگتا ہوا ان کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا اور باقی تصویروں کے مالکوں کو راستے سے ہٹانے کیلئے دھکے مار رہا تھا۔

''یہ جلد کا انتہائی موذی مرض ہے کم سن نوجوان! یہ بہت جلد ہی تمہارے چہرے پر چیچک کے بدنما داغ بنا دے گا، اس وقت تمہارا چہرہ جتنا بدصوت ہے، آنے والے دنوں میں اس سے زیادہ بھیانک ہو جائے گا......''

رون کے کان سرخ ہونے لگے اور بگڑتے ہوئے غرایا۔

''کس کا چہرہ بدصورت ہے؟''

''......اس کا ایک ہی علاج ہے کہ مینڈک کا جگرا اپنے گلے میں مضبوطی سے باندھ لو اور اماوس کی رات بھر سانپ مچھلی کی آنکھوں سے بھرے برتن میں ننگے کھڑے رہو......''

''سنو! مجھے بداغی جذام نہیں ہوا ہے۔''

''مگر کم سن نوجوان! تمہارے چہرے پر بدنما داغ......''

''یہ جھائیاں ہیں......'' رون نے غصے سے کہا۔ ''اب تم اپنی تصویر میں واپس چلے جاؤ اور مجھے بلاوجہ تنگ مت کرو۔''

وہ دوسرے لوگوں کی طرف متوجہ ہو گیا جو جان بوجھ کر سنجیدگی کا اظہار کر رہے تھے۔

''یہ کون سی منزل ہے......؟''

''میرا خیال ہے کہ ہم پانچویں منزل پر پہنچ چکے ہیں۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''نہیں! یہ چوتھی ہے......ایک اور......'' ہیری نے ہنس کر بتایا۔

مگر جیسے ہی وہ اس منزل کی راہداری میں داخل ہوئے تو ٹھٹک کر رُک گئے۔ وہ دُہرے دروازے میں لگی ایک کھڑکی میں جھانکتے ہوئے گھور رہے تھے۔ جس پر راہداری کے آغاز پر ہی ایک تختی لگی ہوئی تھی۔ 'جادوئی کلمات کے نقصانات' ایک آدمی کھڑکی کے سامنے شیشے پر اپنا نام بتا رہا تھا اور اس کی نگاہیں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے لہراتے ہوئے بکھرے سنہری بال، چمکیلی نیلگوں آنکھیں اور چہرے پر چوڑی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی، جس میں نہایت سفید دانت دکھائی دے رہے تھے۔

''اوہ خدایا......کیا یہ سچ ہے؟'' رون اُس آدمی کی طرف گھورتے ہوئے بے ساختہ بولا۔

''اوہ یہ کیا......؟'' ہرمائنی نے اچانک چونک کر کہا۔ ''پروفیسر لک ہارٹ......''

ان کے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے پرانے استاد نے دوہرا دروازہ دھکیلا۔ لمبا آتشی ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے وہ ان کی طرف بڑھے۔

''خوش آمدید!'' انہوں نے خوش اخلاقی سے کہا۔ ''مجھے امید ہے کہ آپ لوگوں کو میرا آٹوگراف چاہئے ہوگا۔ ہے نا؟''

''کچھ زیادہ نہیں بدلے ہیں، ہے نا؟'' ہیری نے جینی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا جو مسکرا دی۔

''آپ کیسے ہیں پروفیسر؟'' رون نے خفت بھرے لہجے میں کہا۔ رون کی چٹخی ہوئی چھڑی نے ہی تو پروفیسر لک ہارٹ کی یادداشت کو اتنی زیادہ منفی قوت سے جھنجوڑ دیا تھا کہ انہیں سینیٹ مونگوز ہسپتال میں داخل ہونا پڑا تھا حالانکہ پروفیسر لک ہارٹ اس وقت اپنے جادوئی کلمے سے ہیری اور رون کی یادداشت ہمیشہ کیلئے مٹانے کی کوشش کر رہے تھے۔ رون کی بہ نسبت ہیری کی ہمدردی کا اظہار محض واجبی سا تھا۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں، خیریت پوچھنے کیلئے شکریہ!'' پروفیسر لک ہارٹ نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اپنی جیب سے مور کے پنکھ والا تھوڑا پرانا اور گھسا پٹا قلم نکال لیا۔ ''تمہیں کتنے آٹوگراف چاہئیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اب میں لفظ ملا کر لکھ سکتا ہوں؟......''

''ہمیں اس وقت کچھ نہیں چاہئے پروفیسر......شکریہ!'' رون نے جان چھڑاتے ہوئے کہا اور ہیری کی طرف پپوٹا اُٹھا کر دیکھا۔

''پروفیسر! کیا آپ کو یوں راہداریوں میں گھومنا چاہئے؟ کیا آپ کو اپنی وارڈ میں نہیں ہونا چاہئے تھا؟'' ہیری نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

لک ہارٹ کے چہرے سے مسکراہٹ آہستہ آہستہ ماند پڑ گئی۔ کچھ لمحوں تک وہ ہیری کو مسلسل دیکھتے رہے اور پھر الجھے ہوئے لہجے میں بولے۔ ''کیا ہم پہلے بھی کہیں مل چکے ہیں؟''

''ار...... بالکل! ہم مل چکے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔ ''آپ ہمیں ہوگورٹس میں پڑھایا کرتے تھے۔ کیا آپ کو یہ بات یاد ہے؟''

''میں پڑھاتا تھا؟'' لک ہارٹ نے دہرایا اور تھوڑی الجھن کا شکار دکھائی دیئے۔ ''کیا...... میں...... سچ مچ؟'' اور پھر ان کے چہرے پر مسکراہٹ اتنی سرعت سے لوٹ آئی کہ اسے دیکھ کر انہیں خوف محسوس ہونے لگا۔ ''میرا خیال ہے کہ میں نے اپنا سب علم تمہیں سونپ دیا ہوگا، ہے نا؟...... اچھا تو پھر آٹوگراف چاہئے؟...... میرا خیال ہے کہ ایک درجن تو ٹھیک رہیں گے، تم اپنے سارے دوستوں کو بانٹ سکتے ہو...... کوشش کرنا کوئی رہ نہ جائے!''

اچانک راہداری میں دور ایک دروازہ کھلا اور ایک سر باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ ساتھ ہی انہیں ایک آواز سنائی دی۔ ''گلڈرائے! شرارتی لڑکے، تم کہاں چل دیئے ہو؟'' ماں جیسی دکھائی دینے والی ایک مشفق مرہمکار، جو اپنے بالوں میں ایک جھلملاتا ہوا ہار لگائے تھی۔ وہ راہداری میں تیزی سے چلتی ہوئی ان لوگوں کی طرف بڑھتی چلی آئی۔ وہ قریب پہنچ کر دھیمے انداز میں مسکرائی۔

''اوہ گلڈرائے! تم سے ملنے کیلئے لوگ آئے ہیں، یہ کتنا شاندار ہے اور آج کرسمس بھی تو ہے۔'' پھر وہ ان کی طرف دیکھ کر سرگوشی

کرتی ہوئی بولیں۔ ''تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ اس سے ملنے کیلئے کبھی کوئی نہیں آیا ہے۔ بے چارا! خیر اس کی حالت کی حقیقی وجہ تو مجھے معلوم نہیں۔ وہ بہت پیارا ہے، ہے نا؟''

''ہم انہیں آٹوگراف دے رہے ہیں۔'' گلڈرائے لک ہارٹ نے مرہمکار کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ''انہیں ڈھیر سارے آٹوگراف چاہئیں۔ منع کرنے کے باوجود بھی نہیں مان رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے پاس ڈھیر ساری تصویریں تو ہوں گی؟''

''ذرا اس کی بات تو سنو!'' مرہمکار نے لک ہارٹ کا بازو پکڑ لیا اور اس کی طرف دیکھ کر یوں مسکرائی جیسے لک ہارٹ کوئی دو سال کا ننھا بچہ ہو۔ ''کچھ سال پہلے وہ بہت مشہور تھا۔ ہمیں امید ہے کہ آٹوگراف دینے کی یہ خواہش اس بات کا اشارہ کرتی ہے کہ اس کی یادداشت میں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ کیا تم لوگ ہمارے ساتھ اس طرف چلو گے؟'' تم جانتے ہو گے کہ وہ طویل عرصے سے ایک سیل بند وارڈ میں رہتا ہے۔ جب میں کرسمس کے تحفے اندر لے جا رہی تھی تو وہ باہر نکل گیا ہوگا۔ عام طور پر دروازے پر تالا لگا رہتا ہے...... ویسے وہ کوئی خطرناک مریض نہیں ہے۔'' انہوں نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ تو اپنی ذات کیلئے خطرہ ہے......وہ نہیں جانتا کہ وہ کون ہے؟ ادھر ادھر بھٹکتا رہتا ہے اور اسے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وارڈ میں کیسے لوٹنا ہے......تم لوگوں نے یہ اچھا کیا جو اس سے ملنے چلے آئے......''

''ار......'' رون نے تیزی سے بالائی منزل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کچھ کہنے کی کوشش کی۔ ''دراصل ہم لوگ تو......ار!''

مگر مرہمکار بڑی امید بھری نگاہوں سے ان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی اور اسے 'چائے پینے جا رہے تھے' کی رون کی کمزور سی بڑبڑاہٹ سنائی ہی نہیں دی۔ انہوں نے بے بسی کے عالم میں ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر نڈھال قدموں سے راہداری میں مرہمکار اور لک ہارٹ کے تعاقب میں چلنے لگے۔

''ہم زیادہ دیر تک نہیں رُک پائیں گے......'' رون نے جلدی سے کہا۔

وہ مرہمکار کے پیچھے پیچھے اس وارڈ کے دروازے پر پہنچ گئے جس پر ایک تختی لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ''جانیوس ٹھکائی وارڈ'' مرہمکار نے اپنی چھڑی لہرائی اور بڑبڑائی۔ ''کھل سم......'' دروازہ فوراً کھل گیا۔ وہ اندر داخل ہوئے اور مرہمکار نے لک ہارٹ کا بازو پکڑ کر اسے بستر کے قریب رکھی ہوئی ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

''اس وارڈ میں ہمارے طویل معیادی مریض مقیم ہیں۔'' مرہمکار نے ہیری، رون، ہرمائنی اور جینی کو بتایا۔ ''مکمل طور پر جادوئی کلمات کے نقصانات کے شکار۔ ظاہر ہے کہ انتہائی تجربہ کار مرہمکاروں کے مرکبات، جادوئی کاریگری اور تھوڑی سی قسمت سے ہم کسی حد تک تو انہیں صحت مند بنا سکتے ہیں مگر یقینی علاج شاید ممکن نہ ہو......بہرحال گلڈرائے کے طرزِ عمل میں تھوڑی سی تبدیلی رونما ہوگئی ہے اور ہمیں مسٹر بوڈ ریک میں بھی بہتری کے آثار دکھائی دینے لگے ہیں، اُن کی قوت سماعت آہستہ آہستہ لوٹ رہی ہے حالانکہ وہ ابھی

تک ایسی زبان نہیں بول پائے ہیں جسے ہم سمجھ سکیں۔ اچھا تو مجھے کرسمس کے تحفے پہنچانے کا کام پورا کرنا ہے۔ میں اب تم لوگوں کو باہمی گفتگو کیلئے تنہا چھوڑ دیتی ہوں......''

ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ وارڈ کو دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا کہ یہ اس کے باسیوں کیلئے مستقل گھر کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ مسٹر ویزلی کے وارڈ کی بہ نسبت اس وارڈ میں بستروں کے آس پاس زیادہ ضروریات زندگی کا سامان موجود تھا۔ گلڈرائے کی قریبی دیوار پر ان کی مسکراتی ہوئی متحرک تصویریں لگی ہوئی تھیں جن میں وہ اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے اور اپنے پرستاروں کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہے تھے۔ ان میں کئی تصویروں پر بچوں جیسی لکھائی میں آٹوگراف دیئے گئے تھے۔ جب مرہمکار نے گلڈرائے کو ان کی کرسی پر بٹھایا۔ انہوں نے اپنی طرف تصویروں کا ایک ڈھیر کھینچ لیا اور ایک قلم لے کر تیزی سے ان پر دستخط کرنے لگے۔

''تم انہیں لفافوں میں بھی رکھ سکتے ہو۔'' انہوں نے جینی سے کہا اور دستخط شدہ تصویریں ایک ایک کر کے اس کی گود میں پھینکنے لگے۔ ''لوگ مجھے بھولے نہیں ہیں۔ مجھے ابھی تک بہت سارے پرستاروں کے خطوط ملتے ہیں۔ گلیڈس گجین تو ہر ہفتے خط بھیجتا رہتا ہے۔ کاش مجھے یہ معلوم ہوتا کہ وہ ایسا کیونکر کرتا ہے......'' وہ تھوڑے متحیر دکھائی دیتے ہوئے مسکرائے اور نئے ولولے کے ساتھ ایک بار پھر دستخط کرنے لگے۔ ''میرا خیال ہے کہ میرے حسن کی بدولت......''

سامنے والے بستر پر زرد جلد والا ایک اُداس جادوگر لیٹے لیٹے چھت کو گھورے جا رہا تھا، وہ منہ میں کچھ بڑبڑا بھی رہا تھا اور اسے اس بات کا قطعی احساس ہی نہیں تھا کہ اس کے آس پاس کوئی موجود تھا۔ دو بستروں کے فاصلے پر ایک عورت لیٹی ہوئی تھی جس کا پورا چہرہ گھنے بالوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہیری کو فوراً یاد آیا کہ اسی طرح کا ایک حادثہ ہرمائنی کے ساتھ دوسرے سال کی پڑھائی میں پیش آیا تھا۔ خوش قسمتی سے اسے بالوں سے جلد ہی چھٹکارا مل گیا تھا اور کچھ زیادہ نقصان نہیں اُٹھانا پڑا تھا۔ وارڈ کے دوسرے کنارے پر دو بستروں کے گرد پھولوں والے پردے لگے ہوئے تھے تاکہ ان مریضوں کو علیحدگی مل سکے اور ان سے ملنے جلنے والوں کو بھی تنہائی میسر رہے۔

''یہ لو اگنس!'' مرہمکار نے چہرے پر گھنے بالوں والی عورت سے نرم لہجے میں کہا اور اس کی طرف کرسمس کے تحفوں کا ایک چھوٹا ڈھیر بڑھا دیا۔ ''دیکھا! تمہیں کوئی بھی نہیں بھولا ہے، ہے نا؟ اور تمہارے بیٹے نے یہ بتانے کیلئے اُلّو بھی بھیجا ہے کہ وہ آج رات کو آ رہا ہے تو یہ اچھی خبر ہے، ہے نا؟''

اگنس نے کئی بار زور زور سے بھونک کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

''اور تم بوڈریک! تمہارے لئے گملے میں ایک پودا آیا ہے اور ایک پیارا کیلنڈر بھی......جس میں ہر مہینے کیلئے ایک الگ قشنگر کی تصویر ہے۔ اس سے وارڈ میں کافی رونق رہے گی، ہے نا؟'' مرہمکار نے بڑبڑاتے ہوئے آدمی کے پاس جاتے ہوئے کہا۔ پھر مرہمکار نے اس کے بستر کے پاس تپائی پر لمبے، لہراتے کانٹوں والا ایک تھوڑا بھدا پودا رکھ دیا اور اپنی چھڑی سے دیوار پر کیلنڈر چسپاں کر دیا۔ ''اوہ مادام لانگ باٹم! کیا آپ ابھی جا رہی ہیں......''

ہیری کا سر لاشعوری طور پر گھوم گیا۔ وارڈ کے کنارے پر موجود بستروں کے پردوں ہٹ گئے چکے تھے اور دو ملاقاتی پلنگوں کے بیچ سے اسی طرف آ رہے تھے۔ ان میں ایک بارعب سی بڑھیا تھی جو لمبا سبز چوغہ اور لومڑی کے بالوں کا دیمک خوردہ نوکیلا ہیٹ پہنے ہوئے تھیں جو ایک گدھ کے پنجے کی سجاوٹ سے عجیب سا لگ رہا تھا اور ان کے عقب میں یاسیت بھرے چہرے والا 'نیول' تھا۔

ہیری کے دماغ میں زوردار جھماکہ ہوا اور پھر اسے معلوم ہو گیا کہ ان آخری بستروں پر کون لوگ ہو سکتے ہیں؟ اس نے رون، ہرمائنی اور جینی کا دھیان بھٹکانے کیلئے کوئی ترکیب سوچنے کی کوشش کی تاکہ نیول کی طرف کسی کا بھی دھیان نہ جائے اور کوئی اس سے سوال جواب نہ کر پائے۔ مگر رون بھی لانگ باٹم کا نام سن کر چونک اُٹھا تھا اور مڑ کر اسی طرف دیکھنے لگا تھا اور اس سے قبل ہیری اسے روک پاتا اس نے حلق پھاڑ آواز لگا دی...... ''نیول!''

نیول اپنی جگہ پر یوں اچھلا اور نیچے کی طرف جھک گیا جیسے اس پر کسی نے فائر کھول دیا ہو۔

''نیول اِدھر...... ہم ہیں!'' رون نے جوشیلے انداز میں اُٹھتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم نے دیکھا لانگ باٹم بھی یہیں ہے۔ تم یہاں کس سے ملنے آئے ہو نیول؟''

''اوہ تمہارے دوست ہیں نیول!'' اس کی دادی نے سوالیہ انداز میں پوچھا اور پھر وہ ان سب کی طرف بڑھ آئی۔ نیول کو دیکھ کر صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ وہاں رُکنا ہی نہیں چاہ رہا تھا اور اس کے موٹے چہرے پر بینگنی رنگت جھلکنے لگی تھی اور وہ کسی سے بھی نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔

''اوہ ہاں!'' مادام لانگ باٹم نے ہیری کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور اس سے ہاتھ ملانے کیلئے جھریوں بھرا استخوانی پنجے جیسا ہاتھ بڑھایا۔ ''ہاں ہاں! ظاہر ہے کہ میں جانتی ہوں کہ تم کون ہو؟ نیول تمہاری بہت تعریف کرتا ہے۔''

''ار...... شکریہ!'' ہیری نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ نیول نے اس کی طرف بالکل نہیں دیکھا بلکہ اپنے پاؤں میں نظریں گاڑے کھڑا رہا اور وقت بیتنے پر اس کے چہرے کی رنگت مزید گہری ہوتی جا رہی تھی۔

''اور تم دونوں یقینی طور پر ویزلی ہو گے۔'' مادام لانگ باٹم نے کہا اور اپنا ہاتھ شاہانہ انداز میں رون اور جینی کی طرف بڑھا دیا۔ انہوں نے باری باری ان سے ہاتھ ملایا۔ ''ہاں! میں تمہارے والدین کو جانتی ہوں...... ظاہر ہے زیادہ قریبی طور پر تو نہیں...... مگر وہ اچھے لوگ ہیں، اچھے لوگ ہیں...... اور تم یقیناً ہرمائنی گرینجر ہی ہو گی؟''

ہرمائنی تھوڑی متعجب دکھائی دی کہ مادام لانگ باٹم اس کے نام سے کیسے واقف ہو گئیں؟ مگر اس نے جلدی سے ہاتھ ملا لیا۔

''ہاں! نیول نے مجھے تمہارے بارے میں کافی کچھ بتایا ہے۔ تم نے کئی بار اس کی مشکل لمحوں میں مدد کی تھی، ہے نا؟ یہ اچھا لڑکا ہے۔'' انہوں نے نیول کی طرف اپنی پتلی ناک موڑتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ ''مگر مجھے کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ یہ اپنے باپ جیسا ہوشیار اور ذہین نہیں ہے۔'' انہوں نے اپنا سر وارڈ کے کنارے والے بستروں کی طرف گھما کر اشارہ

کرتے ہوئے کہا۔جس سے ان کے ہیٹ پر لگا گدھ کا پنجہ بری طرح کپکپانے لگا۔

''کیا مطلب؟'' رون نے حیرانگی سے کہا۔(ہیری رون کے پیر پر اپنا پاؤں مارنا چاہتا تھا مگر جب اپنے چوغے کے بجائے ٹانگوں پر کسی ہوئی جینز کی پینٹ دیکھی تو وہ رُک سا گیا کیونکہ اس طرح کی حرکت کو سب سے پوشیدہ نہیں رکھا جا سکتا تھا) ''نیول! اس نکڑ والے بستر پر تمہارے ڈیڈی ہیں؟''

''یہ کیا بات ہوئی؟...... نیول! کیا تم نے اپنے دوستوں کو اپنے والدین کے بارے میں کچھ نہیں بتایا؟'' مادام لانگ باٹم نے تیکھی آواز میں غراتے ہوئے پوچھا۔

نیول نے ایک گہری سانس کھینچی اور سر اُٹھا کر چھت کی طرف گھورتے ہوئے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔ ہیری کو یاد نہیں تھا کہ اسے اس سے زیادہ افسوس پہلے کبھی کسی کیلئے ہوا تھا مگر اسے کوئی ترکیب نہیں سوجھ رہی تھی کہ وہ اس مشکل کیفیت سے نیول کو کیسے باہر نکال پائے؟

''دیکھو! اس میں شرم والی کوئی بات نہیں ہے۔'' مادام لانگ باٹم نے غصے سے کہا۔''نیول تمہیں تو فخر ہونا چاہئے۔انہوں نے اپنی صحت اور ذہنی توازن اس لئے نہیں کھویا ہے کہ ان کے اکلوتے بیٹے کو ان پر شرمساری اُٹھانا پڑے......''

''میں شرمسار نہیں ہوں......'' نیول نے نہایت آہستگی سے جواب دیا۔ وہ ابھی تک ہیری اور دوسرے لوگوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھ پا رہا تھا۔رون پنجوں کے بل اُٹھ اُٹھ کر بستروں پر لیٹے ہوئے افراد کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''یہ بتانے کا تمہارا بڑا عجیب انداز ہے۔'' مادام لانگ باٹم نے تلخی سے کہا اور وہ ان سب کی طرف گھوم کر فخریہ انداز میں بولیں۔ ''تم جانتے ہو کون؟' کے چیلوں نے میرے بیٹے اور بہو کو شدید ترین تشدد کا نشانہ بنایا جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ کیلئے اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے......''

ہرمائنی اور جینی نے دہشت سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لئے۔رون نے نیول کے ماں باپ کی جھلک دیکھنے کی کوشش میں اپنی گردن اُٹھانا یکلخت چھوڑ دی اور عجیب سے خوف کا شکار دکھائی دینے لگا۔

''وہ ایرور تھے اور جادوگری میں نہایت معزز اور بہادر مشہور تھے۔'' مادام لانگ باٹم نے مزید بتایا۔''وہ نہایت خوش نصیب جوڑا تھا جو قسمت سے ہی بن پاتا ہے......اوہ ہاں ایلس! کیا بات ہے؟''

نیول کی ماں نائٹ سوٹ میں ملبوس وہاں آ گئی تھی۔ان کا چہرہ اب اتنا تروتازہ اور شاداب نہیں دکھائی دے رہا جتنا ہیری نے موڈی کی ققنس کے گروہ کی پرانی تصویر میں دیکھا تھا۔اب ان کی چہرہ دبلا پتلا اور نحیف دکھائی دے رہا تھا۔تھکن اور بیماری کے ملے جلے تاثرات کا ملغوبہ۔ان کے سیاہ چمکدار بال اب سفید اور پھیکے دکھائی دے رہے تھے۔ان کی آنکھیں بے جان اور سونی تھیں۔وہ کچھ بولنا نہیں چاہتی تھیں یا پھر بولنے کی قوت ہی نہیں رکھتی تھیں۔بہرحال انہوں نے نیول کی طرف اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی

ہوئی کوئی چیز اسے دکھائی۔

''ایلس......دوبارہ وہی......چلوٹھیک ہے......نیول جاؤاس سے لے لو!'' مادام لانگ باٹم تھکے ہوئے انداز میں بولیں۔

مگر نیول تو اپنی دادی کی ہدیت سے پہلے ہی اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا چکا تھا۔جس میں اس کی ماں نے ڈربلس بلوئنگ چیونگم کا خالی ریپر تھما دیا تھا۔

''بہت شاندار میری جان!'' مادام لانگ باٹم نے مصنوعی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور نیول کی ماں کا کندھا تھپتھپایا۔

''شکریہ ممی......'' نیول آہستگی سے بولا۔

اس کی ماں ڈگمگاتی ہوئی اپنے بستر کی طرف واپس لوٹ گئی۔ نیول نے ان لوگوں کی طرف دلیرانہ انداز میں دیکھا۔جیسے انہیں کہہ رہا ہو کہ ذرا ہنسی اُڑا کر تو دیکھو۔مگر ہیری کو محسوس ہوا کہ اس نے زندگی میں اس سے شدید صدمے کو پہلے کبھی نہیں جھیلا ہوگا۔

''اچھا تو ہم اب چلتے ہیں۔'' مادام لانگ باٹم نے آہ بھرتے ہوئے کہا اور اپنے لمبے سبز دستانے کھینچے۔''تم لوگوں سے مل کر نہایت خوشی ہوئی۔ نیول اس ریپر کو کوڑے دان میں ڈال دو۔اب تک اس نے تمہیں اتنے ریپر دے دیئے ہیں کہ تمہارے پورے بیڈروم انہیں میں بچھایا جا سکتا ہے۔'' مگر نیول نے چپکے سے اس ریپر کو اپنی جیب میں منتقل کر لیا تھا۔

ان کے باہر نکلتے ہی دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

''مجھے معلوم نہیں تھا......'' ہرمائنی روہانسی ہو کر بولی۔

''مجھے بھی نہیں......'' رون نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''مجھے بھی کبھی پتہ نہیں چلا۔'' جینی نے سرگوشی جیسی آواز میں کہا۔

انہوں نے ہیری کی طرف دیکھا۔

''مگر مجھے یہ معلوم تھا۔'' ہیری نے اُداس بھرے لہجے میں کہا۔''ڈمبل ڈور نے مجھے بتایا تھا مگر انہوں نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ یہ بات کسی کو بھی نہ بتاؤں......تم لوگوں کو بھی نہیں!اسی جرم کیلئے بیلاٹرکس لسٹرینج کو اژقبان بھیجا گیا تھا۔اس نے نیول کے ماں باپ پر سفاک کٹ وار کا استعمال اس وقت تک کیا تھا، جب تک ان کا ذہن مکمل طور مفلوج نہیں ہو گیا......''

''یہ کام بیلاٹرکس لسٹرینج نے کیا تھا؟'' ہرمائنی دہشت سے بڑبڑائی۔''وہ عورت،جس کی تصویر کریچر نے اپنی کھوہ میں سجا رکھی ہے......''

ہیری نے سر ہلا دیا۔ایک لمبی خاموشی چھائی رہی جو لک ہارٹ کی غصے بھری آواز سے ختم ہو گئی۔''دیکھو!میں نے حرف جوڑ جوڑ کر لکھنا بلاوجہ نہیں سیکھا ہے......''

☆☆☆☆

چوبیسواں باب

جذب پوشیدی جادو

سیریس کو کریچر بالائی منزل پر توشہ خانے میں مل گیا تھا۔ وہ دُھول میں اَٹا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے قیاس کیا کہ وہ اپنی الماری میں چھپنے کیلئے یقیناً بلیک خاندان کی گم گشتہ باقیات کی تلاش کر رہا ہوگا۔ سیریس کریچر کی سنائی ہوئی کہانی پر کسی حد تک مطمئن دکھائی دے رہا تھا مگر ہیری کے ذہن میں کوئی انجان چیز کھٹک کر اسے پریشان کر رہی تھی۔ کریچر دوبارہ دکھائی دینے کے بعد کافی بدلا ہوا لگ رہا تھا۔ اس کے مزاج میں بھی کچھ بہتری پیدا ہوگئی تھی۔ اس کی نفرت انگیز بڑبڑاہٹ میں بھی کمی واقع ہوگئی تھی۔ وہ اب معمول کے برخلاف دوسروں کے احکامات کی بجا آوری بھی کرنے لگا تھا۔ ایک دوبار ہیری نے دیکھا کہ کریچر اسے دلچسپ نظروں سے گھور رہا تھا مگر جیسے ہی اسے یہ احساس ہوا کہ ہیری کی توجہ اس کی طرف جمی ہوئی ہے تو وہ فوراً رُخ پھیر کر دوسری چیزوں میں مشغول ہوگیا۔

ہیری نے اپنے احساسات اور خدشوں کا ذکر سیریس سے کرنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ کرسمس کے فوراً بعد ہی سیریس کی خوشی میں نمایاں کمی واقع ہوگئی تھی۔ جب ہوگورٹس واپس لوٹنے کی تاریخ تیزی سے قریب آنے لگی تو مسز ویزلی کے الفاظ میں 'اسے اُداسی کے دورے پڑ رہے ہیں۔' صحیح دکھائی دینے لگے۔ اس کا مزاج گم صم اور چڑ چڑے پن کا ملا جلا برتاؤ پیش کر رہا تھا۔ وہ اب زیادہ تر گھنٹوں تک بک بیک کے کمرے میں تنہا بند رہتا تھا۔ اس کی اُداسی کی لہریں کسی گیس کی مانند دروازے کی دہلیز سے نکل کر آہستہ آہستہ پورے گھر میں پھیلنے لگی تھی، جس سے تمام لوگ متاثر دکھائی دینے لگے۔

ہیری سیریس کو دوبارہ کریچر کے ساتھ تنہا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ زندگی میں پہلی بار وہ ہوگورٹس نہیں لوٹنا چاہتا تھا۔ سکول جانے کا مطلب صاف تھا کہ وہ ایک بار پھر ڈولرس امبریج کی تمسخرانہ نظروں اور معنی خیز جملوں کا نشانہ بن جائے، اسے یقین تھا کہ ان لوگوں کی غیر موجودگی میں یقیناً انہوں نے ایک درجن سے زائد نئے تدریسی ضابطے متعارف کرا دیئے ہوں گے اور گھٹن اور پابندیوں کا پہلے سے زیادہ برا ماحول پیدا کر دیا ہوگا۔ اس کی کیوڈچ پر تو پہلے ہی پابندی لگ چکی تھی، اس لئے اب کیوڈچ کھیل کر طبیعت کو ہلکا پھلکا کر لینے کا دور تک کوئی امکان نہیں تھا۔ البتہ اس بات کی پورا امکان موجود تھا کہ ان پر ہوم ورک کا بوجھ پہلے سے زیادہ بڑھ جائے گا کیونکہ امتحانات اب اور قریب آ رہے تھے۔ ڈمبل ڈور پہلے جتنا ہی فاصلہ برقرار رکھے ہوئے تھے۔ سچ تو یہ تھا

کہ اگر ڈی اے کی خفیہ ملاقاتوں کا سہارا نہ ہوتا تو ہیری شاید سیریس سے کھل کر استدعا کر لیتا کہ اسے ہوگورٹس نہ بھیجنے اور گیرم مالڈ پیلس میں ہی رُکے رہنے کی اجازت دے دی جائے۔

چھٹیوں کے آخری دن ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے ہیری کے سکول لوٹنے کے ارادے کو بری طرح ڈگمگا ڈالا تھا۔

ہیری اور رون جادوئی شطرنج کھیلنے میں مگن تھے، ہرمائنی اور جینی، کورک شانکس کے ساتھ ان کے کھیل سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔ اچانک اسی لمحے مسز ویزلی دروازے سے اندر جھانکتے ہوئے آواز لگائی۔

''ہیری! باورچی خانے میں آؤ۔ پروفیسر سنیپ تم سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔''

ہیری کا دھیان کھیل میں اتنا زیادہ تھا کہ وہ ان کی بات کو سمجھ ہی نہیں پایا۔ اس کا ایک فیل رون کے پیادے کے ساتھ نازک مقابلہ کر رہا تھا اور وہ اس کی توجہ کو اپنے اوپر مرتکز ہوئے تھا۔

''اسے روند ڈالو...... بچنے نہ پائے، وہ محض پیادہ ہی ہے احمق فیل!...... اوہ معاف کیجئے مسز ویزلی! آپ نے مجھ سے کچھ کہا......'' ہیری نے پلٹ کر جلدی سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''پروفیسر سنیپ...... باروچی خانے میں......انہیں تم سے کچھ بات کرنا ہے۔''

ہیری کا منہ تعجب سے کھلا رہ گیا اور اس نے جلدی سے رون اور ہرمائنی کی طرف گردن گھما کر دیکھا۔ کھیل یکدم رُک گیا۔ ہرمائنی پچھلے پندرہ منٹ سے کروک شانکس کو بمشکل قابو کئے ہوئے تھی جو شطرنج کی بساط پر جھپٹنے کیلئے پر تول رہی تھی، جیسے ہی ہرمائنی کا دھیان بٹا تو کروک شانکس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور پھر اگلے ہی لمحے وہ اس کے ہاتھوں سے نکل کر بساط پر کود گئی۔ شطرنج کے مہرے اس ناگہانی آفت کو دیکھ کر چیختے ہوئے دم دبا کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔

''سنیپ......؟'' ہیری نے شکستہ لہجے میں کہا۔

''پروفیسر سنیپ...... بیٹا!'' مسز ویزلی نے فوراً اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔ ''اب اُٹھ جاؤ......جلدی کرو......ان کا کہنا ہے کہ ان کے پاس رُکنے کیلئے زیادہ وقت نہیں ہے۔''

جب مسز ویزلی لوٹ گئیں تو رون نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''وہ تم سے کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟ تم نے کوئی شرارت تو نہیں کی، ہے نا؟''

''نہیں......'' ہیری نے غصے سے کہا اور اپنے دماغ پر زور ڈالنے لگا کہ اس سے کہیں انجانے میں کوئی غلطی تو سرزد نہیں ہوئی تھی، جس کیلئے سنیپ اس کا تعاقب کرتے ہوئے گیرم مالڈ پیلس تک آ دھمکے ہیں۔ کیا آخری ہوم ورک میں اسے ٹی تو نہیں مل گیا تھا؟

دو منٹ بعد اس نے باورچی خانے کا دروازہ کھولا۔ اندر سیریس اور سنیپ باورچی خانے کی لمبی میز پر بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ حسب عادت ایک دوسرے کو خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے۔ وہاں چھائی ہوئی خاموشی کے باعث ان کی گہری نفرت صاف

جھلک رہی تھی۔ سیریس کے سامنے میز پر ایک خط کا لفافہ پڑا ہوا تھا۔

''ار......'' ہیری نے اپنے آنے کا اشارہ دیتے ہوئے آواز نکالی۔

سنیپ نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا مگر ان کا چہرہ چپچپے سیاہ بالوں کے پردوں کے درمیان کسی تصویری فریم کا منظر پیش کر رہا تھا۔

''بیٹھ جاؤ...... پوٹر!''

سیریس نے پیچھے ہٹتے ہوئے اپنی نشست سے ٹیک لگا لی اور خالی نظروں سے چھت کی طرف گھورنے لگا۔ ''دیکھو سنیپ! مجھے کافی خوشی ہوگی، اگر تم یہاں پر تحکمانہ لہجے میں بات مت کرو، کیونکہ یہ میرا گھر ہے۔''

سنیپ نے زرد چہرے پر ایک بدصورت سی چمک پیدا ہوئی اور پھر ہیری سنیپ کے سامنے سیریس کے پہلو والی کرسی پر خاموشی سے بیٹھ گیا۔

''مجھے تم سے تنہائی میں ملاقات کرنا تھی، پوٹر......لیکن بلیک......''سنیپ نے جانی پہچانی تمسخرانہ مسکراہٹ کے ساتھ گفتگو کا آغاز کیا۔

''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں اس کا قانونی سرپرست ہوں۔'' سیریس نے پہلے سے زیادہ تیز لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

''میں یہاں صرف ڈمبل ڈور کی ہدایت پر آیا ہوں۔'' سنیپ نے تلخی سے کہا جن کی آواز حیرت انگیز طور پر دھیمی ہوتی جا رہی تھی۔ ''لیکن بلیک! تم یہیں ٹھہرے رہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم......شامل رہنا پسند کرتے ہو۔''

''تمہاری بات کا کیا مطلب ہے؟'' سیریس نے غصے سے پوچھا اور اپنی کرسی دھماکے سے پیچھے اُلٹ دی۔

''یہی کہ تمہیں اس بات پر بڑی تکلیف ہو رہی ہوگی کہ تم ققنس کے گروہ کیلئے کوئی قابل ستائش ذمہ داری انجام دینے سے معذور ہو۔''سنیپ نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

سیریس اس کی بات سن کر جھینپ سا گیا جس پر سنیپ کے ہونٹ فاتحانہ انداز میں سکڑ گئے اور پھر وہ ہیری کی طرف متوجہ ہوئے۔ ''پوٹر! ہیڈ ماسٹر نے مجھے تمہیں یہ آگاہ کرنے کیلئے بھیجا ہے کہ اس سہ ماہی میں تم جذب پوشیدی کی تعلیم حاصل کرو گے......''

''میں کس کی تعلیم حاصل کروں گا؟'' ہیری نے یاسیت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''جذب پوشیدی، پوٹر! بیرونی رسائی یعنی دخل اندازی کے خلاف ذہنی استطاعت کا جادوئی دفاع۔ یہ جادوئی تعلیم کی نہایت مبہم شاخ ہے مگر بے حد کارآمد......''

ہیری کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ بیرونی رسائی یا دخل اندازی کے خلاف دفاع؟ مگر وہ سب تو اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ اس پر قبضہ جمایا نہیں جا رہا ہے......

''مجھے اس پوشیدہ چیز کی تعلیم کیوں حاصل کرنا ہے؟'' اس کے منہ سے لاشعوری طور پر نکل گیا۔

’’کیونکہ ہیڈ ماسٹر کا خیال ہے کہ یہ تمہارے لئے بہتر رہے گا۔‘‘ سنیپ نے جواب دیا۔ ’’تم ہفتے میں ایک بار اس کی تعلیم حاصل کرو گے مگر تم یہ بات کسی کو بھی نہیں بتاؤ گے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ ڈولس امبریج سے تو اس کا ذکر بالکل نہیں...... سمجھ گئے؟‘‘

’’ٹھیک ہے...... مگر مجھے یہ تعلیم کون دے گا؟‘‘ ہیری نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

سنیپ کے ہونٹ سکڑ گئے اور وہ دھیمے انداز میں بولے۔ ’’میں......‘‘

ہیری کے دل و دماغ میں عجیب سا دہشت انگیز احساس جنم لینے لگا جیسے اس کے اندرونی عضلات پگھلتے جا رہے ہوں۔ سنیپ کے ساتھ ایک عجیب سی چیز کی تعلیم کا حصول؟ کیا اس کی تقدیر اتنی خراب ہو گئی تھی؟ اس نے جلدی سے مدد کیلئے سیریس کی طرف دیکھا۔

’’ڈمبل ڈور خود ہیری کو کیوں نہیں سکھا سکتے؟ تم ہی کیوں سکھاؤ گے؟‘‘ سیریس نے کڑوے لہجے میں لفظ چباتے ہوئے پوچھا۔

’’میرا خیال ہے کہ یہ ڈمبل ڈور کا استحقاق ہے کہ وہ غیر دلچسپ کام ہمیشہ دوسروں کو سونپ سکتے ہیں۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں یہ کام حاصل کرنے کیلئے ان کے پاس جا کر گڑگڑایا نہیں تھا۔‘‘ وہ اپنی نشست سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ’’پوٹر! میں پیر کی شام چھ بجے تمہارا انتظار کروں گا...... اپنے دفتر میں...... اگر تمہیں کوئی روکے یا پوچھے تو کہہ دینا کہ تم جادوئی مرکبات کی اضافی پڑھائی (ٹیوشن) لے رہے ہو، جس نے بھی تمہیں میری کلاس میں دیکھا ہے، وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتا ہے کہ تمہیں واقعی اضافی پڑھائی کی ضرورت ہے۔‘‘ انہوں نے چلنے کیلئے قدم اُٹھائے، ان کا سیاہ چوغہ ان کے عقب میں لہراتا ہوا دکھائی دینے لگا۔

’’ایک منٹ رُکو......‘‘ سیریس نے کہا اور اپنی کرسی پر تن کر بیٹھ گیا۔

سنیپ مڑ کر تمسخرانہ مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھنے لگے۔

’’میں تھوڑا جلدی میں ہوں، بلیک! تمہارے پاس تو فراغت ہی فراغت ہے، مگر میرے پاس اتنی فرصت نہیں ہے......‘‘

’’تو پھر میں تمہاری معاونت پر آ جاتا ہوں، سیورس!‘‘ سیریس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ سنیپ سے کچھ لمبا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ سنیپ کی مٹھی چوغے کی اندرونی جیب میں تھی۔ ہیری کو یقین تھا کہ انہوں نے اپنی چھڑی پکڑ رکھی ہو گی۔ سیریس نے آگے کہا۔ ’’اگر مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم جذب پوشیدی سکھانے کی آڑ میں ہیری کو تنگ کرتے رہے ہو تو تمہیں اس کا جواب مجھے دینا پڑے گا۔‘‘

’’کتنی انسیت ہے؟‘‘ سنیپ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ’’مگر یقینی طور پر تمہیں اس طرف توجہ دینا ہو گی کہ پوٹر کافی حد تک اپنے باپ کا پرتو ہے......‘‘

’’میں جانتا ہوں......‘‘ سیریس نے فخریہ انداز میں کہا۔

’’تو پھر تم یہ بھی جانتے ہی ہو گے کہ یہ اتنا ہی متکبر ہے، سرزنش کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا ہے۔‘‘ سنیپ نے ریشمی لہجے میں کہا۔

سیریس نے لات مار کر اپنی کرسی ایک طرف پھینک دی اور غصے سے سنیپ کی طرف بڑھا۔ چلتے ہوئے اس نے اپنی چھڑی باہر نکال لی تھی۔ اسی لمحے سنیپ نے بھی اپنی چھڑی باہر نکال لی اور وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی طرف بڑھنے لگے۔ سیریس بہت آگ بگولہ دکھائی دے رہا تھا۔ سنیپ اس کی طرف سے کسی بھی حرکت کے منتظر دکھائی دے رہے تھے، ان کی نگاہیں سیریس کی چھڑی اور چہرے کے اتار چڑھاؤ پر جمی ہوئی تھیں۔

''سیریس......'' ہیری نے زور سے کہا مگر ایسا لگا جیسے سیریس نے اس کی بات سنی نہ ہو۔

''میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں سنی ویلس!'' سیریس نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ سنیپ کے چہرے سے محض ایک فٹ کے فاصلے پر تھا۔ ''ڈمبل ڈور بھلے ہی ایسا سوچتے ہوں کہ تم سدھر چکے ہو مگر سچائی، میں اچھی طرح جانتا ہوں......''

''اوہ! تو پھر تم یہ بات انہیں بتا کیوں نہیں دیتے ہو؟'' سنیپ نے بڑبڑاہٹ سے کہا۔ ''یا پھر تمہیں اس بات کا خوف ہے کہ وہ اس آدمی کی بات کو زیادہ سنجیدگی سے نہیں لیں گے جو کئی مہینوں سے اپنی ماں کی آغوش میں چھپا بیٹھا ہے......''

''تم مجھے یہ بتاؤ کہ لوسیس ملفوائے آج کل کہاں ہے؟ وہ تو نہایت مسرور ہوگا کہ اس کا پالتو کتا آج کل ہوگورٹس میں کام کر رہا ہے۔'' سیریس خوفناک انداز میں غرایا۔

''اوہ اتفاق سے کتے کا ذکر نکل ہی آیا ہے تو میں ضروری سمجھتا ہوں کہ تمہیں اس بات سے باخبر کر دوں۔'' سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب تم نے پچھلی مرتبہ باہر نکلنے کا خطرہ مول لیا تھا تو لوسیس ملفوائے تمہیں پہچان گیا تھا۔ تم نہایت کامیابی سے ایک محفوظ سٹیشن کے پلیٹ فارم پر دکھائی دے گئے......اس سے تمہیں اچھا بہانہ ہاتھ لگ گیا ہوگا کہ تم مستقبل میں اپنی بل سے باہر نہ نکلو، ہے نا؟''

سیریس کی آنکھوں سے آگ برسنے لگی اور اس نے اپنی چھڑی بلند کر لی۔

''نہیں......سیریس ایسا مت کرو!'' ہیری نے چیخ کر کہا اور جست لگا کر ان دونوں کے بیچ میں آنے کی کوشش کرنے لگا۔ ''مت کرو......''

''کیا تم مجھے بزدل کہہ رہے ہو؟'' سیریس نے گرجتے ہوئے کہا اور ہیری کو بیچ میں سے پرے دھکیلنے کی کوشش کی مگر ہیری اپنی جگہ سے پیچھے ہٹنے کو بالکل تیار نہیں تھا۔

''بالکل......کہہ رہا ہوں......'' سنیپ نے جواب دیا۔

''ہیری......بیچ......میں......ہٹ......جاؤ......'' سیریس بری طرح غرایا اور اسے اپنے دوسرے ہاتھ سے ایک طرف دھکیلنے لگا۔

اسی لمحے باورچی خانے کا دروازہ کھلا اور پورا ویزلی خاندان اور ہرمائنی اندر داخل ہوگئے۔ وہ سب کافی خوش دکھائی دے رہے

تھے،مسٹر ویزلی ان کے درمیان میں فخریہ انداز میں موجود دکھائی دے رہے تھے۔انہوں نے دھاریوں والا پاجامہ پہن رکھا تھا اور برساتی اوڑھ رکھی تھی۔

''میں ٹھیک ہوگیا ہوں......میں بالکل ٹھیک ہوگیا ہوں۔'' وہ سیریس کی طرف دیکھتے ہوئے خوشی سے چہکے مگر اگلے ہی لمحے ان کی خوشی کافور ہوکر رہ گئی۔

مسٹر ویزلی اور خاندان کے سب افراد دروازے کی دہلیز پر ٹھٹک کر رُک گئے، جب اپنے سامنے کا منظر دیکھ کر انہیں سمجھ میں آ گیا جو ہوا کے بیچ ساکت ہوکر رہ گیا تھا۔سیریس اور سنیپ نے اپنی اپنی چھڑیاں ایک دوسرے کی طرف تان رکھی تھیں اور ان کی گردنیں لاشعوری طور پر دروازے کی طرف مڑ چکی تھیں اور ان کی آنکھیں اُن لوگوں کو دیکھ رہی تھیں اور ہیری ان دونوں کے بیچ میں کھڑا تھا جس کے دونوں بازو مخالف سمتوں میں اُٹھے ہوئے تھے، وہ انہیں الگ کرنے کی کوشش کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ خدایا......'' مسز ویزلی لرزتی ہوئی آواز میں چیخ اُٹھیں۔''یہاں کیا ہورہا ہے؟''

''سیریس......سنیپ!'' مسٹر ویزلی کا کھلا ہوا چہرہ پھیکا پڑ چکا تھا۔

سیریس اور سنیپ دونوں ہی اپنی اپنی چھڑیاں نیچے جھکا دیں۔ہیری نے کبھی ایک کو اور کبھی دوسرے کو متوحش نظروں سے دیکھا۔ دونوں کے چہروں پر گہری ناپسندیدگی اور نفرت کے جذبات امڈتے دکھائی دے رہے تھے۔اتنے سارے لوگوں کے اچانک وہاں آ جانے سے وہ دونوں ہی سنبھل گئے۔سنیپ نے اپنی چھڑی چوغے کی جیب میں واپس رکھ لی اور تیزی سے مڑ کر بغیر کچھ کہے تیزی سے باورچی خانے سے باہر جانے کیلئے بڑھے۔دروازے پر رُک کر انہوں نے پلٹ کر دیکھا۔

''پوٹر! پیر والے دن، شام چھ بجے......''

پھر وہ اپنا چوغہ پیچھے لہراتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔سیریس نے خونخوار نظروں سے ان کو جاتے ہوئے دیکھا۔اس کی چھڑی اب اس کی بغل میں تھی۔

''یہاں کیا ہورہا تھا......؟'' مسٹر ویزلی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کچھ نہیں، آرتھر!'' سیریس نے تلخی سے کہا جو اتنی تیز تیز سانسیں لے رہا تھا جیسے وہ کوئی لمبی مسافت دوڑ کر طے کر آیا ہو۔''سکول کے دو پرانے دوستوں کے درمیان دوستانہ گفتگو چل رہی تھی......'' اس نے مسکرانے کی پوری کوشش کرتے ہوئے کہا۔''اوہ!......تم تندرست ہوگئے ہو؟ یہ تو بڑی خوشی کی خبر ہے......واقعی ایک عمدہ خوشی کی خبر!''

''بالکل، ہے نا؟'' مسز ویزلی نے چہکتے ہوئے کہا۔پھر وہ اپنے شوہر کو سہارا دے کر ایک کرسی کی طرف لے گئیں۔''مرہم کاروں کا جادو بالآخر کامیاب ہوہی گیا۔سانپ کے دانتوں میں جو زہر تھا، اس کا تریاق انہوں تلاش کرلیا اور آرتھر نے ماگلو نسخوں میں ٹانگ اڑانے کا سبق بھی سیکھ لیا، ہے نا آرتھر؟'' ان کا لہجہ آخری جملوں میں کافی خطرناک ہوگیا تھا۔

''بالکل ماؤلی!'' مسٹر ویزلی نے غمگین آواز میں جواب دیا۔

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس رات کی دعوت واقعی خوشنما اور بھرپور ہونا چاہئے تھی کیونکہ مسٹر ویزلی تندرست ہو کر لوٹے تھے۔ ہیری جانتا تھا کہ سیریس ماحول کو بہتر بنانے کی پوری کوشش کر رہا تھا مگر جب فریڈ جارج کی مسخریوں پر وہ زبردستی نہیں مسکراتا تھا یا سب سے خوش دکھائی دینے کی کوشش نہیں کرتا تھا تو اس کے چہرے پر اُداسی اور پریشانی جھلکنے لگتی تھی۔ ہیری اور سیریس کے درمیان منڈنگس اور میڈ آئی موڈی بیٹھے ہوئے تھے جو مسٹر ویزلی کو صحت یابی کی مبارکباد دینے آئے تھے۔ ہیری، سیریس سے بات کرنا چاہتا تھا کہ اسے سنیپ کی باتوں کو توجہ نہیں دینا چاہئے۔ وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ سنیپ جان بوجھ کر اسے اکسا رہے تھے، ان کے علاوہ باقی سب لوگ اسے بزدل نہیں سمجھتے تھے۔ سبھی یہ تسلیم کرتے تھے کہ سیریس گیرم مالڈ پیلس کے اس تاریک مکان میں رہ کر دراصل ڈمبل ڈور کے احکامات کی تعمیل کر رہا تھا۔ مگر یہ سن کہنے کا اسے کوئی موقعہ نہیں مل پایا۔ سیریس کا اُداس چہرہ دیکھ کر ہیری نے کئی بار سوچا کہ کاش اسے اس سے گفتگو کرنے کا کوئی موقعہ میسر آ جاتا۔ فرض کیا جائے کہ اگر ایسا ہو بھی جاتا تو کیا ہیری یہ سب کہنے کی واقعی ہمت رکھتا تھا؟ اس نے سیریس سے بات کرنے کے بجائے دبی ہوئی سرگوشی میں رون اور ہرمائنی کو بتا دیا کہ سنیپ اسے جذب پوشیدی کی تعلیم دینا چاہتے ہیں۔

''اوہ! ڈمبل ڈور چاہتے ہیں کہ تم والڈی مورٹ کے بارے میں خواب دیکھنا بند کر دو۔'' ہرمائنی نے فوراً کہا۔ ''دیکھو! اگر یہ خواب دکھائی دینا واقعی بند ہو جائیں تو تمہیں افسوس تو نہیں ہوگا، ہے نا؟''

''سنیپ کے ساتھ اس عجیب چیز کی تعلیم؟'' رون پہلو بدلتے ہوئے تاسف بھرے لہجے میں بولا۔ ''اس کے بجائے تو میں ڈراؤنے خواب دیکھنا زیادہ پسند کروں گا......''

ان لوگوں کو اگلے دن نائٹ بس کے ذریعے ہوگورٹس پہنچنا تھا۔ ایک بار پھر ٹونکس اور لوپن انہیں ہوگورٹس تک پہنچانے کیلئے وہیں رُک گئے تھے۔ جب اگلی صبح ہیری، رون اور ہرمائنی سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچے تو وہ دونوں باورچی خانے میں ناشتہ کر رہے تھے اور دبے ہوئے لہجے میں کسی اہم معاملے پر بحث کرنے میں مشغول تھے۔ جیسے ہی ہیری نے باورچی خانے کا دروازہ کھولا تو انہوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر وہ یکدم خاموش ہو گئے۔

جلدی جلدی ناشتہ کرنے کے بعد انہوں نے جنوری کی یخ بستہ برفانی صبح سے نبرد آزما ہونے کیلئے اپنی اپنی جیکٹ اور سکارف پہن لئے۔ ہیری کو اپنے سینے میں کھنچاؤ سا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ سیرس سے رخصت لینے پر بالکل آمادہ نہیں تھا۔ اس مرتبہ تو سیریس کو خیرباد کہنا اسے بے حد برا لگ رہا تھا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ اگلی مرتبہ وہ کب ایک دوسرے کی صورت دیکھ پائیں گے؟ اس نے دل میں سوچا کہ اسے سیریس سے کوئی نہ کوئی تسلی بھری بات کر دینا چاہئے تاکہ وہ کوئی احمقانہ کام نہ کر بیٹھے۔ ہیری کو اس بات کی پریشانی ستا رہی تھی کہ سنیپ کے بزدلی والے طعنے کے باعث سیریس کو اتنا رنج پہنچا تھا کہ اس کا چہرہ اتر گیا تھا۔ کہیں وہ گیرم مالڈ پیلس والے

مکان نمبر بارہ سے باہر نکل کر کوئی نادانی کرنے کی منصوبہ بندی نہ کر رہا ہو۔ بہر حال، اس سے پہلے کہ وہ یہ سوچ پاتا کہ اسے کیا کہنا ہے، سیریس نے سے اشارہ کر کے اپنے قریب بلا لیا۔

اس نے ہیری کے ہاتھ میں ایک کاغذ میں لپٹا ہوا پیکٹ تھمایا جو کسی کتاب جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ نہایت بے ڈھنگے انداز میں لپیٹے ہوئے اس پیکٹ کو دیتے ہوئے وہ دھیمی آواز میں بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے پاس رکھو......''

''یہ کیا ہے؟'' ہیری نے تعجب سے پوچھا۔

''اگر سنیپ تمہیں پریشان کرے تو تم اس کے ذریعے مجھے آگاہ کر سکتے ہو۔ نہیں نہیں! اسے یہاں مت کھولو۔'' سیریس نے مسز ویزلی کی طرف محتاط نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جو جڑواں بھائیوں کو ہاتھ سے بنے ہوئے دستانے پہنانے کیلئے منا رہی تھیں۔ ''میرا خیال ہے کہ ماؤلی اس سے خوش نہیں ہوگی......لیکن اگر تمہیں کبھی میری ضرورت پڑے تو اس کا استعمال کر لینا......ٹھیک ہے؟''

''ٹھیک ہے؟'' ہیری نے پیکٹ کو اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ مگر وہ جانتا تھا کہ چاہے جو بھی ہو، وہ اس کا استعمال ہرگز نہیں کرے گا۔ سنیپ جذب پوشیدی کی تعلیم میں اس کے ساتھ جیسا بھی برا سلوک کر گزریں، ہیری کسی صورت میں بھی سیریس کو گیرم مالڈ پیلس کے اس تاریک مکان سے باہر نکلنے کا موقع نہیں فراہم کرے گا......

''ٹھیک ہے، اب جاؤ!'' سیریس نے ہیری کو کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اس سے پہلے کہ ہیری کچھ اور بول پاتا۔ وہ بالائی منزل کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا اور مسز ویزلی انہیں دھکیل کر بیرونی دروازے کی طرف لے گئیں۔ وہ سب دروازے کے سامنے رُک گئے جس پر بھاری بھرکم زنجیریں اور بے شمار کنڈے لگے دکھائی دے رہے تھے۔ ویزلی بہن بھائی ہیری کے چاروں طرف پھیل گئے۔

''الوداع ہیری! اپنا دھیان رکھنا......'' مسز ویزلی نے اسے گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔

''پھر ملاقات ہوگی ہیری!'' مسٹر ویزلی نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ ''مجھ پر حملہ کرنے والے سانپوں پر آئندہ بھی نگاہ رکھنا......''

''ایسا ہی کروں گا......'' ہیری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ سیریس کچھ فاصلے پر کھڑا ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اسے خبردار کرنے کا یہ آخری موقع تھا۔ وہ مڑا اور اس نے اپنے قانونی سرپرست کی آنکھوں میں جھانکا اور کچھ بولنے کیلئے اپنا منہ کھولا لیکن اس سے قبل کہ وہ کچھ بول پاتا۔ سیریس نے اسے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اسے اپنے گلے لگا لیا اور روکھے لہجے میں بولا۔ ''اپنا دھیان رکھنا ہیری!'' اگلے ہی پل ہیری برف جیسی سرد ہوا میں باہر پہنچ گیا تھا۔ آج ٹونکس نے لوہے جیسی رنگت والے لمبے بال بنا رکھے تھے جس میں وہ مہذب عورت دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اسے سیڑھیوں سے نیچے اتار لے گئی۔

مکان نمبر بارہ کا دروازہ ان کے باہر نکلتے ہی پیچھے تیز کھٹاک سی آواز میں بند ہو گیا۔ وہ لوپن کے پیچھے پیچھے بیرونی سیڑھیاں

اترے۔فٹ پاتھ پر پہنچ کر ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ بارہ نمبر کا مکان تیزی سے سکڑ رہا تھا۔اس کے دونوں طرف کے مکان اسے اپنے درمیان بھینچتے ہوئے دکھائی رہے تھے اور پھر وہ دیکھتے ہی دیکھتے ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ایک لمحے بعد اس کا وجود مکمل طور پر مٹ چکا تھا۔

''چلو سب لوگ جلدی کرو......'' ٹونکس نے گھبرائے ہوئے انداز میں چوک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''ہم جتنی جلدی بس میں بیٹھ جائیں، اتنا ہی بہتر رہے گا۔'' لوپن نے اپنا بازو اُٹھایا۔

''دھڑاک......''

ایک شوخ ارغوانی رنگت کی تین منزلہ بس ہوا میں سے نکل کران کے سامنے نمودار ہوگئی۔رُکنے سے قبل بس قریبی کھمبے سے ٹکراتی ٹکراتی بچی جو اچھل کر اس کے راستے سے فوراً ہٹ گیا تھا۔

ارغوانی رنگت کا یونیفارم پہنے ہوئے ایک دبلا پتلا، مہاسوں سے بھرے چہرے اور جگ جیسے کانوں والا جوان فٹ پاتھ پر کودا اور مسکراتا ہوا بولا۔''نائٹ بس میں آپ کو خوش آمدید......''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے......ہم جانتے ہیں۔'' ٹونکس نے جلدی سے کہا۔''چلو چلو......سب لوگ اندر بیٹھو......''

اس نے جلدی سے ہیری کو بس کے دروازے کی طرف دھکیلا اور کنڈیکٹر سے آگے بڑھا دیا جو اسے غور غور سے دیکھ رہا تھا۔

''ار...... یہ تو ہیری ہے......''

''اگر تم نے زور سے اس کا نام لیا تو میں تمہیں بھلکّڑ پن کے وار کا نشانہ بنا دوں گی، سمجھے!'' ٹونکس نے خونخوار لہجے میں اسے گھورتے ہوئے کہا پھر اس نے جینی اور ہرمائنی کو بھی آگے چڑھا دیا۔

''میں تو ہمیشہ سے اس بس میں سفر کرنے کی تمنا کرتا تھا۔'' وہ بس کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا ہیری کے قریب پہنچ کر بولا۔وہ چاروں طرف کا جائزہ لے رہا تھا۔

پچھلی مرتبہ ہیری نے اس بس میں رات کے وقت سفر کیا تھا اور اس کی تینوں منزلوں پر پیتل کے پلنگ بھرے پڑے تھے۔مگر آج صبح کے وقت ان کی جگہ کھڑکیوں کے پاس مختلف اقسام کی بہت زیادہ کرسیاں بے ترتیب انداز میں پڑی تھیں۔گیرم مالڈ پیلس کی سڑک پر بس کے رُکنے کی وجہ سے کچھ خالی کرسیاں کمر کے بل فرش پر گری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔کچھ جادوگر اور جادوگرنیاں بھی گر گئے تھے اور اب اُٹھ کر کھڑے ہو رہے تھے اور اپنا بدن سہلا رہے تھے۔ان میں سے کئی بڑبڑا رہے تھے اور کچھ لوگوں کے شاپنگ بیگ سے سامان نکل کر بس کے فرش پر ادھر ادھر لڑھک رہا تھا جس کی وجہ سے بس کے فرش پر مینڈک کے انڈے، کاکروچ اور کسٹرڈ کریم پھیل گئی تھی۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں الگ الگ بیٹھنا پڑے گا۔'' ٹونکس نے عجلت سے کہا اور چاروں طرف خالی جگہ کی تلاش میں نگاہیں

گھمانے لگی۔ ''فریڈ، جارج اور جینی...... تم لوگ پیچھے والی ان کرسیوں پر بیٹھ جاؤ...... ریمس تمہارے ساتھ بیٹھیں گے۔''

وہ ہیری، رون اور ہرمائنی سب سے بالائی منزل پر پہنچ گئے۔ جہاں سب سے آگے دو خالی کرسیاں تھیں اور دو سب سے آخر میں تھیں۔ کنڈیکٹر سٹین شانپائک متجسس انداز میں ہیری اور رون کے تعاقب میں چلا آیا تھا۔ ہیری جب خالی کرسیوں کی طرف بڑھا تو اردگرد کے لوگ اپنا سر گھما کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ اس کے بیٹھنے کے بعد تمام چہرے معمول کے انداز میں گھوم گئے۔ جب ہیری اور رون نے سٹین کو گیارہ گیارہ سکل دیئے تو بس خطرناک طریقے سے جھٹکا کھا کر چلنے لگی۔ یہ گیرم مالڈ پیلس کے چاروں طرف گرجی، فٹ پاتھ پر چڑھی اور پھر زوردار کھٹاک کی آواز کے ساتھ آگے بڑھ گئی جس نے سب کو پیچھے کی طرف پھینک دیا۔ رون کی کرسی بھی اُلٹ گئی تھی اور اس کی گود میں بیٹھا ہوا پگ وجیون تیزی سے اُڑتا ہوا بس کے سامنے والے حصے پر پہنچ گیا، وہاں جا کر وہ ہرمائنی کے کندھے پر جا بیٹھا۔ ایک موم بتی سٹینڈ کو پکڑ لینے کی وجہ سے ہیری گرنے سے بال بال بچا تھا۔ اس نے کھڑکی کے باہر جھانک کر دیکھا۔ اس وقت وہ ایک بڑی شاہراہ پر تیز رفتاری سے سفر کر رہے تھے۔

''ہم برمنگھم سے تھوڑا باہر پہنچ چکے ہیں......'' سٹین نے خوشی سے کہا اور ہیری کے پوچھے بغیر ہی اس کے سوال کا جواب دے دیا۔ جب رون فرش سے اُٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''تم ٹھیک تو ہو، ہیری؟ میں نے تمہارا نام گرمیوں میں اخبار میں متعدد بار پڑھا تھا مگر اس میں تمہارے متعلق بہت اچھی باتیں نہیں لکھی تھیں۔ میں نے ارنئی سے کہا، میں کہا کہ جب ہم اس سے ملے تھے تب تو وہ بالکل ٹھیک ٹھاک دکھائی دے رہا تھا...... یہ سب باتیں بکواس ہی ہیں، ہے نا؟''

اس نے انہیں ٹکٹ تھما دیئے اور فارغ ہو کر ہیری کو یوں ٹٹولتا رہا جیسے اخبار کی خبروں کی صداقت تلاش کر رہا ہو۔ یہ عیاں تھا کہ سٹین کو اس بات کی قطعی پرواہ نہیں تھی کوئی کتنا پاگل ہے؟ بشرطیکہ وہ اتنا مشہور ہو کہ اخبار میں اس کا نام چھپتا رہے۔ نائٹ بس خطرناک انداز میں لہراتی رہی، ہچکولے اور جھٹکے لگاتی رہی۔ ایک بار تو وہ کاروں کی قطار سے الٹی طرف نکل گئی۔ ہیری نے سامنے کی طرف نظر دوڑائی۔ ہرمائنی نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا اور پگ وجیون اس کے کندھے پر خوشی سے کلکاریاں بھر رہا تھا۔

''کھٹاک......''

کرسیاں دوبارہ پیچھے کی طرف پھسل گئیں۔ اب نائٹ بس برمنگھم کی شاہراہ سے اچھل کر ایک سنسان اور ویران سڑک پہنچ گئی تھی جس میں بے شمار بل دار موڑ اور نشیب و فراز تھے۔ جب وہ موڑ پر مڑنے کیلئے بے قابو ہو جاتی تھی تو سڑک کے دونوں کناروں کی باڑھ ان کے آگے سے اچھل کر دور ہٹ جاتی تھی۔ اس کے بعد وہ ایک گنجان شہر کی ایک مصروف سڑک پر جا پہنچے، پھر اونچے پہاڑیوں سے گھرے ہوئے ایک پل سے گزرے۔ پھر بلند فلیٹس کی وسطی ہوا دار سڑک کو عبور کرنے لگے، ہر بار جگہ بدلنے پر کھٹاک کی زوردار آواز سنائی دیتی رہی......

''میں نے اپنا ارادہ بدل ڈالا ہے......'' رون نے چھٹی بار فرش سے اُٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ ''میں اب کبھی اس بکواس بس میں

بیٹھنے کی خواہش نہیں کروں گا......''

''سنو! اس کے بعد اگلا سٹاپ ہوگورٹس کا ہے۔'' سٹین نے جھکتے ہوئے انہیں آگاہ کیا۔ ''تمہارے ساتھ والی اس سخت گیر عورت نے جلدی پہنچانے کیلئے ہمیں تھوڑی سی ٹپ دی تھی۔ ویسے سب سے پہلے ہم میڈم مارش کو پہنچائیں گے۔'' نیچے کی منزل پر اوں اوں کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے بعد کسی کے قے کرنے جیسی آواز گونجی۔ ''ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں، ہے نا؟''

کچھ منٹ بعد نائٹ بس ایک چھوٹے کیفے بار کے باہر چیں کی طویل آواز نکالتے ہوئے رُک گئی جو بس کی ٹکر سے بچنے کیلئے ایک طرف دبک گیا تھا۔ سٹین نیچے جا کر بدقسمت مارش کو بس سے نیچے اتارنے لگا۔ دوسری منزل کے مسافروں کی اطمینان بھری چہ میگوئیاں سنائی دے رہی تھیں۔ بس ایک بار پھر چل پڑی اور رفتار پکڑنے لگی۔ وقت بیت رہا تھا اور باہر کے مناظر تیزی سے بدلتے جا رہے تھے اور پھر......

''کھٹاک......''

وہ لوگ اب برف سے ڈھکے ہاگس میڈ کی مرکزی سڑک سے گزر رہے تھے۔ ہیری کو دور ہاگس ہیڈ کی جھلک دکھائی دی جس کے باہر سر کٹے خنزیر کا بڑا سائن بورڈ سرد ہوا میں جھولتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ برف کے گالے اب بس کی کھڑکیوں اور سامنے والی ونڈسکرین سے ٹکرانے لگے اور پھر وہ بالآخر ہوگورٹس کے بیرونی بڑے دروازے کے سامنے ایک زوردار جھٹکے کے ساتھ جا رُکی۔

لوپن اور ٹونکس نے بس سے ان کا سامان اتارنے میں معاونت کی۔ اس کے بعد وہ ان سے رخصت لینے کیلئے نیچے اتر آئے۔ ہیری نے نائٹ بس کی تینوں منزلوں کی طرف دیکھا۔ تمام مسافر کھڑکیوں پر آنکھیں ٹکائے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''میدان میں پہنچنے کے بعد تم لوگ محفوظ ہو جاؤ گے۔'' ٹونکس نے ویران سڑک پر جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ''امید ہے سہ ماہی عمدہ رہے گی......ٹھیک ہے، اب جاؤ!''

لوپن نے سب کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ ''تم لوگ اپنا دھیان رکھنا......'' جب باقی سب لوگ ٹونکس کو الوداع کہہ رہے تھے تو لوپن ہیری کے قریب ہو کر دھیمی آواز میں بولے۔

''ہیری! میں جانتا ہوں کہ تم سنیپ کو پسند نہیں کرتے ہو مگر وہ ایک عمدہ استاد ہیں، بیرونی رسائی اور دخل اندازی کے علم میں کمال رکھتے ہیں اور ہم سب......جس میں سیرس بھی شامل ہے، چاہتے ہیں کہ تم اپنی حفاظت کرنا سیکھ لو، اس لئے بڑی محنت کرنا......ٹھیک ہے!''

''ہاں......ٹھیک ہے!'' لوپن کے ضرورت سے زیادہ جھریوں سے بھرے چہرے کو دیکھتے ہوئے ہیری نے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا۔ ''پھر ملاقات ہوگی......''

وہ چھ افراد سکول جانے والے پھسلن والے راستے پر بمشکل چلنے لگے اور اپنے صندوقوں کو کھینچنے میں انہیں کافی دشواری ہو رہی

تھی۔ ہرمائنی انہیں بتارہی تھی کہ وہ سونے سے قبل گھریلوخرسوں کیلئے مزید ٹوپیاں بننے کا کام ضرور کرے گی۔ بلوط کی لکڑی کے سامنے والے دروازے پر پہنچ کر ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ نائٹ بس کب کی اپنے مسافروں کو لے کر جا چکی تھی۔ اگلی شام کو جو ہونے والا تھا اس کے بارے میں سوچتے ہوئے اس کا دل یہی کہہ رہا تھا کہ اگر وہ اس وقت بھی اس میں ہی سوار ہوتا تو یہ کتنا اچھا رہتا......؟

☆☆☆☆

ہیری کا اگلا پورا دن، شام کو ہونے والی خصوصی کلاس کی دہشت میں گزر گیا۔ صبح جادوئی مرکبات کے دو پیریڈ لینے کے باوجود اس کی دہشت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی کیونکہ پروفیسر سنیپ ہمیشہ جتنے تندمزاج ہی ثابت ہوئے۔ اسے اس بات پر مزید کوفت اُٹھانا پڑی، جب ڈی اے کے ممبران نے کلاسوں کے درمیان اور راہداریوں میں اس کے پاس آ کر اس پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی کہ کیا 'ڈی اے' کی خفیہ ملاقات آج رات کو ہوگی؟

''جب ملاقات کا وقت ہوگا تو میں خود تمہیں مروّجہ طریقے سے باخبر کردوں گا۔'' ہیری کو یہ جملہ بار بار دہرانا پڑا۔ ممبران نے جب اس کی وجہ دریافت کی تو وہ بمشکل یہ کہہ پایا۔ ''آج رات کو ملاقات اس لئے نہیں ہوسکتی کیونکہ آج مجھے...... ار...... جادوئی مرکبات کی اضافی پڑھائی کیلئے پروفیسر سنیپ کے پاس جانا ہے......''

''تمہیں جادوئی مرکبات کیلئے اضافی پڑھائی کی ضرورت ہے؟'' زکریاس سمتھ نے اس کا تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر فخریہ تاثرات جھلک رہے تھے، جب اس نے دوپہر کے کھانے کے بعد ہیری کو بیرونی ہال میں جا پکڑا تھا۔ ''اف خدایا! میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ تم جادوئی مرکبات میں اس قدر کمزور واقع ہوسکتے ہوگے۔ سنیپ عام طور پر اضافی ٹیوشن کی کلاسیں بالکل نہیں لیتے ہیں...... ہے نا؟''

جب سمتھ اس کی حالت پر تمسخرانہ انداز میں قابل رحم نظریں ڈالتا ہوا دور چلا گیا تو رون غصے بھری نگاہوں سے اسے دور تک گھورتا رہا۔ اس نے اپنی چھڑی نکال کر سمتھ کے کندھوں کے بیچ نشانہ باندھتے ہوئے خونخوار انداز میں کہا۔ ''کیا اسے اس گھمنڈ کیلئے سزا دے دوں، مجھے یقین ہے کہ میں اب بھی یہاں سے جادوئی وار کا اچھا استعمال کرسکتا ہوں......''

اسی لمحے ان کے پیچھے سے ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی۔

''کیسے ہو ہیری......؟''

ہیری نے جلدی سے پلٹ کر دیکھا۔ وہاں چوچینگ کھڑی دکھائی دی۔

''اوہ! میں اچھا ہوں......'' ہیری نے دبے ہوئے لہجے میں کہا۔ حالانکہ چوچینگ کی صورت دیکھتے ہی اس کے پیٹ کے نچلے خانوں میں عجیب کھلبلی جیسی حرکت شروع ہوگئی تھی۔

''ہم لائبریری میں جارہے ہیں......'' ہرمائنی نے درشت لہجے میں کہا اور رون کو کہنی سے پکڑ کر سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف

کھینچتی لے گئی۔

''کرسمس اچھی رہی؟'' چوچینگ نے پوچھا۔

''ہاں......کچھ زیادہ بری بھی نہیں تھی......'' ہیری نے جواب دیا۔

''مجھے تو تھوڑا خوشنما ہی لگی......'' چوچینگ نے کہا۔ کسی وجہ سے وہ تھوڑا شرما رہی تھی۔ ''سنو!......اگلے مہینے ہاگس میڈ کی ایک اور سیر مقرر ہے، کیا تم نے نوٹس بورڈ دیکھا......؟''

''کیا......؟ اوہ نہیں واپس لوٹنے کے بعد میری اب تک نوٹس بورڈ پر نظر نہیں پڑسکی۔''

''کوئی بات نہیں......وہ ویلن ٹائن ڈے پر ہے......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے کہا اور سوچنے لگا کہ وہ اسے یہ کیوں بتا رہی ہے؟ ''اوہ! میرا خیال ہے کہ تم یہ پوچھنا چاہ رہی ہو کہ......''

''اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو......'' چوچینگ نے تیکھی آواز میں کہا۔

ہیری اس کی طرف گھور کر دیکھنے لگا۔ وہ یہ کہنے والا تھا کہ 'مجھے لگتا ہے تم شاید یہ پوچھنا چاہتی ہو کہ ڈی اے کی اگلی ملاقات کب ہو گی؟' لیکن چوچینگ کی سوچ کے تانے بانے اس سے میل نہیں کھا رہے تھے۔

''میں......ار......'' ہیری کو جواب سوجھ نہیں پا رہا تھا۔

''اوہ......اگر تم چلنا نہیں چاہتے ہو تو کوئی بات نہیں!'' چوچینگ نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ ''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں......اچھا تو بعد میں ملاقات ہو گی۔''

وہ اسے ہکا بکا چھوڑ کر دور چلی گئی۔ ہیری اس کے عقب سے اسے گھورتا رہا۔ اس کا دماغ بہت رفتار سے دوڑ رہا تھا اور پھر اسے چوچینگ کی بات کا صحیح مطلب سمجھ آ گیا......

''چو......ٹھہرو......چو!''

وہ اس کے تعاقب میں بھاگنے لگا اور اسے سنگ مرمر کی سیڑھی پر نصف فاصلے پر ہی پکڑ لیا۔

''کیا تم......ار......تم میرے ساتھ ویلن ٹائن ڈے پر ہاگس میڈ چلو گی؟''

''اوہ......ہاں!'' چوچینگ کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا اور وہ اس کی طرف دیکھ مسکرانے لگی۔

''تو ٹھیک ہے......اچھا تو یہ طے رہا......'' ہیری نے کہا۔ اسے محسوس ہوا کہ آخر یہ دن مکمل طور پر بھی برا ثابت نہیں ہوا تھا۔ وہ تیز رفتاری سے اچھلتا کودتا ہوا لائبریری کی طرف چل پڑا۔ وہ اپنی اگلی کلاس کیلئے رون اور ہرمائنی کو اپنے ساتھ لے لینا چاہتا تھا۔

بہرحال چوچینگ کے ساتھ کامیابی سے اگلی ملاقات طے کر لینے کی خوشی کا تاثر بھی شام چھ بجے تک اس کے دل و دماغ پر چھائی

ہوئی دہشت کو کم کرنے میں ناکام رہا۔سنیپ کے دفتر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس کے دل و دماغ پر ہیجان انگیز ضربوں نے حملہ کر دیا تھا۔دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رُک گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ اس وقت کسی دوسری جگہ پر ہوتا۔ پھراس نے ایک گہری سانس کھینچی اور دھڑکتے ہوئے دل کے دروازہ کھٹکھٹا کر اندر چلا گیا۔

تاریکی میں ڈوبے ہوئے کمرے میں الماریاں قطاروں میں لگی ہوئی تھیں،ان میں شیشے کی سینکڑوں چھوٹی بڑی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ان بوتلوں اور مرتبانوں میں جانوروں اور پودوں کے چیچپے ٹکڑے کئی رنگوں کے مرکبات میں نصف ڈوبے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ایک کونے میں ایک بند دروازے والی بڑی الماری تھی،جس میں مرکبات بنانے کا سامان بھرا پڑا تھا۔سنیپ نے ایک بار اسی الماری میں سے سامان چرانے کا الزام لگایا تھا جو عدم ثبوت کی وجہ سے کھٹائی میں پڑ گیا تھا حالانکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ سامان کوئی اور چرا رہا تھا۔ بہرحال ہیری کی توجہ سنیپ کی میز کی طرف پڑی جہاں موم بتیوں کی دھیمی روشنی میں پتھر کا ایک کھوکھلا طاس رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔اس کے بیرونی حصے پر قدیمی تحریر کے عجیب علامتیں،حروف اور اعداد کندہ تھے جو موم بتیوں کی روشنی میں واضح طور نظر آ رہے تھے۔ ہیری اسے دیکھتے ہی پہچان گیا...... یہ ڈمبل ڈور کا خاص 'تیشہ یادداشت' تھا۔اس کے ذہن میں یہ سوال ابھرا کہ وہ یہاں کیوں موجود تھا؟اور پھر تاریکی میں پروفیسر سنیپ کی سرد آواز گونجتے ہی وہ بری طرح اچھل پڑا۔

''پوٹر......دروازہ بند کردو۔''

ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اس کے دماغ میں یہ خوفناک احساس اجاگر ہوا کہ وہ خود کو قید کر رہا تھا۔جب تک وہ مڑ کر کمرے کے وسطی حصے میں پہنچا تو سنیپ تاریکی کی اوٹ میں سے نکل کر سامنے آ چکے تھے۔انہوں نے ہیری کو اپنی میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ہیری چپ چاپ بڑھا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔سنیپ چلتے ہوئے میز کے پیچھے پہنچے اور اپنی کرسی پر دھنس گئے۔ان کی سیاہ چمکدار آنکھیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں اور جھپک نہیں رہی تھیں۔ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی شکنوں میں اس کیلئے ناپسندیدگی کا اظہار صاف جھلک رہا تھا۔

''ہونہہ...... پوٹر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں یہاں کیوں بلایا گیا ہے؟'' انہوں نے سرد لہجے میں کہا۔ ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔''ہیڈ ماسٹر نے مجھ سے کہا کہ میں تم جذب پوشیدی پڑھاؤں، میں یہاں صرف یہ امید کرسکتا ہوں کہ تم اس میں جادوئی مرکبات کی بہ نسبت کچھ زیادہ قابلیت کا مظاہرہ کرو گے......''

''جی......''ہیری نے مختصراً کہا۔

''پوٹر! میں روزمرہ کی نصابی کلاس میں تو نہیں ہوں۔'' انہوں نے تلخی سے آنکھیں سکیڑتے ہوئے کہا۔''مگر میں اب بھی تمہارا استاد ہوں،اس لئے تم مجھے ہر وقت سر یا پروفیسر کہہ کر ہی مخاطب کرو گے تو اچھا رہے گا۔''

''جی......سر!''ہیری نے ناگواری سے کہا۔

سکڑی ہوئی آنکھوں سے چند پل ہیری کو دیکھنے کے بعد سنیپ نے بولنے کا سلسلہ دوبارہ جوڑا۔ ''اب...... جذب پوشیدی! جیسا کہ میں نے تمہارے شفیق قانونی سرپرست کے باورچی خانے میں تمہیں آگاہ کیا تھا کہ یہ جادو کی یہ قسم، ذہن کو بیرونی دخل اندازی کو روکنے اور متاثر کرنے سے بچاتی ہے......''

''ڈمبل ڈور یہ کیوں سوچتے ہیں کہ مجھے اس کی ضرورت ہے سر؟'' ہیری نے براہ راست ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سنیپ اس بات کا جانے کی جواب دیں؟ پروفیسر سنیپ نے ایک لمحے کیلئے اس کی طرف دیکھا اور پھر نفرت بھرے لہجے میں بولے۔

''یہ بات تو تمہاری جیسی موٹی عقل والا آدمی بھی اب تک آسانی سے سمجھ چکا ہوتا، پوٹر!...... مگر افسوس...... تاریکیوں کا شہنشاہ، کسی کے بھی دماغ کو اپنے قبضے میں لینے پر اعلیٰ پائے کی دسترس رکھتا ہے۔ قریب سے بھی اور دور سے بھی...... وہ جذب انکشافی کا بہترین ماہر ہے۔''

''یہ کیا چیز ہوتی ہے...... سر؟''

''جذب انکشافی...... اس سے مدمقابل کے جذبات، خیالات اور ماضی کی بھولی بھٹکی یادوں کو جگا کر باہر نکالا جاتا ہے۔''

''یعنی وہ دل میں چھپی ہوئی باتیں پڑھ سکتا ہے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا سب سے برا ڈر سچ تھا۔

سنیپ کی سیاہ آنکھیں چمکنے لگیں۔

''تم نزاکتیں اور لطافتیں نہیں سمجھ پاتے ہو پوٹر! تم ان میں باریک بینی سے امتیاز کرنے کی کوشش نہیں کرتے، یہی وہ خاص کمی ہے جس کی وجہ سے تم کلاس میں اتنے ناقص مرکبات بناتے ہو۔'' انہوں نے کڑوے لہجے میں کہا۔ سنیپ ایک پل کیلئے رُکے اور مزید کچھ کہنے سے قبل وہ ہیری کے تمسخر اُڑانے کی مسرت سے محظوظ ہوتے رہے۔

''صرف ماگلو لوگ ہی 'دل کی باتیں' پڑھنے کی بات کرتے ہیں۔ دل کوئی کتاب نہیں ہے، جسے کوئی بھی آسانی سے کھول کر فرصت سے پڑھ سکے۔ انسان کے خیالات اور یادیں دماغ کے اندر ایک جگہ اکٹھے نہیں رہتے ہیں کہ جسے کوئی بھی جذب انکشافی کے ذریعے صفحہ وار پڑھتا چلا جائے۔ یہ ایک پیچیدہ سلسلہ ہے جو مختلف یادوں، خیالوں اور محسوسات کی تہہ در تہہ پرتیں سجاتا ہے۔ ذہن کے اندر انہیں الگ الگ نہیں کیا جا سکتا پوٹر! کم از کم...... زیادہ تر دماغ ایسے ہی ہوتے ہیں۔'' وہ رُک کر مسکرائے۔ ''بہر حال، یہ سچ ہے کہ جو لوگ جذب انکشافی میں مہارت رکھتے ہیں، وہ کچھ خاص قسم کے حالات میں اپنے متاثرین کے دماغ میں پہنچ سکتے ہیں اور ان کے خیالات کی صحیح تفسیر پانے میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی مثال یوں بھی دی جا سکتی ہے کہ جب کوئی تاریکیوں کے شہنشاہ کے سامنے جھوٹ بولتا ہے تو انہیں ہمیشہ سچ معلوم ہو جاتا ہے، صرف جذب پوشیدی میں مہارت یافتہ لوگ ہی ان محسوسات اور یادوں

میں ان کی دخل اندازی کو روک سکتے ہیں یا تردید کر سکتے ہیں، جس سے ان کا جھوٹ پکڑا نہیں جا سکتا ہے، اس لئے وہ ان کے سامنے بھی کامیابی کے ساتھ جھوٹ بول سکتے ہیں......''

پروفیسر سنیپ کی وضاحتی تقریر سے سمجھانے کے باوجود بھی ہیری کو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ جذب انکشافی سے مراد 'دل کی باتیں پڑھ لینا' ہی ہوتا ہے۔ اسے یہ بالکل پسند نہیں آ رہا تھا۔

''تو وہ یہ جان سکتا ہے کہ ہم اس وقت کیا سوچ رہے ہیں، سر؟''

''تاریکیوں کے شہنشاہ کافی دور ہیں۔'' سنیپ نے کہا۔ ''اس کے علاوہ ہوگورٹس کی دیواریں اور میدان کئی قدیمی جادوئی حصاروں اور نامعلوم جادوئی کلمات کی وجہ سے جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ سب ان لوگوں کی یقینی حفاظت کیلئے کیا گیا ہے جو اس کے اندر موجود رہتے ہیں۔'' وہ لمحہ بھر ٹھہرے۔ ''پوٹر! جادو میں وقت اور فاصلہ کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ جذب انکشافی کیلئے آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا یا آنکھوں سے رابطہ رکھنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔''

''ٹھیک ہے...... مگر میرے لئے جذب پوشیدی کیوں سیکھنا ضروری ہے؟''

سنیپ نے ہیری کی طرف دیکھا اور اپنے چہرے پر ایک لمبی پتلی انگلی گھمانے لگے۔

''پوٹر! تم پر عام لوگوں والے قوانین لاگو کئے نہیں جا سکتے ہیں، جو جادوئی کلمہ تمہیں ہلاک کرنے میں کامیاب نہیں ہو پایا تھا، اس سے تمہارے اور تاریکیوں کے شہنشاہ کے مابین ایک عجیب سی ڈور بندھ گئی ہے۔ گذشتہ مختلف واقعات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب تمہاری ذہنی حالت کمزور اور بے حد تھکی ہوئی ہوتی ہے یا پھر ضرورت سے زیادہ راحت آمیز اور اثر پذیر ہوتی ہے...... جیسے جب تم سو رہے ہوتے ہو...... تو تمہیں تاریکیوں کے شہنشاہ کے خیالات اور جذبات کی خبر ہو جاتی ہے۔ ہیڈ ماسٹر کا خیال ہے کہ اب ایسا ہونا بالکل صحیح نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں تمہیں تاریکیوں کے شہنشاہ کے مابین اس جڑے سلسلے کو بند کرنا سکھاؤں......''

ہیری کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اس میں سے کوئی بھی چیز اسے صحیح نہیں لگ رہی تھی۔

''لیکن پروفیسر ڈمبل ڈور اس سلسلے کو بند کیوں کروانا چاہتے ہیں؟'' اس نے بے ساختہ پوچھ لیا۔ ''مجھے بھی یہ زیادہ پسند نہیں ہے مگر یہ فائدہ مند ثابت ہوا ہے، ہے نا؟ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ...... میں نے سانپ کو مسٹر ویزلی پر حملہ کرتے دیکھا تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پروفیسر ڈمبل ڈور انہیں شاید نہیں بچا پاتے، ہے نا؟...... سر!''

سنیپ ہیری کو کچھ دیر تک گھورتے رہے۔ وہ اب بھی اپنے چہرے پر انگلی گھما رہے تھے۔ دوبارہ بولتے ہوئے انہوں نے آہستہ آہستہ اور ایک ایک لفظ جدا کر کے ادا کیا جیسے اپنے ہر لفظ کو پوری طرح تول رہے ہوں۔

''ایسا لگتا ہے کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کو کچھ عرصہ پہلے تک تمہارے اور ان کے باہمی بندھن کی کوئی خبر نہیں تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ اب تک تم ان کے علم میں لائے بغیر ہی ان کے جذبات اور خیالات تک رسائی پا رہے تھے۔ بہر حال، کرسمس سے پہلے جو خواب تم نے

دیکھا تھا......''

''سانپ اور مسٹر ویزلی والا......''

''بیچ میں مت بولو...... پوٹر!'' سنیپ نے زہر خند انداز میں گھورتے ہوئے کہا۔ ''جیسا کہ میں کہہ رہا تھا کہ کرسمس سے پہلے تم نے جو خواب دیکھا تھا، وہ تاریکیوں کے شہنشاہ کے خیالات میں اتنی زبردست رسائی ثابت ہوئی......''

''مگر میں تو سانپ کے سر کے اندر موجود تھا، اس کے سر کے اندر تو نہیں تھا......''

''پوٹر! میں نے تم سے کہا کہ بیچ میں مت بولو...... کیا تم نے سنا نہیں؟''

مگر ہیری کو پروفیسر سنیپ کے غصے کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں تھی کیونکہ بالآخر وہ سارا قضیہ اب اسے سمجھ میں آتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ کرسی پر اتنا کھسک کر آگے ہو چکا تھا کہ اسے معلوم ہی نہیں ہو پایا کہ وہ پوری کرسی چھوڑ کر آخری سرے پر پہنچ چکا تھا، جیسے وہ دوڑنے کیلئے تیار بیٹھا ہو۔

''اگر میں والڈی مورٹ کے خیالوں کو محسوس کر سکتا ہوں تو ایسا کیسے ہو گیا کہ میں نے سانپ کی آنکھوں سے دیکھا......؟''

''تاریکیوں کے شہنشاہ کا نام مت لو......'' سنیپ نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

ایک ڈراؤنا سکوت چھا گیا۔ وہ دونوں تیشہ یادداشت کے دوسرے کنارے سے ایک دوسرے کو غصے بھری نظروں سے گھور کر دیکھتے رہے۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور بھی تو اس کا نام لیتے ہیں۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''ڈمبل ڈور نہایت طاقتور جادوگر ہیں......'' سنیپ نے بڑبڑاہٹ سے کہا۔ ''وہ اُن کا نام لینے میں محفوظ احساس محسوس کر سکتے ہیں...... باقی لوگوں......'' انہوں نے لاشعوری طور پر اپنے بازو کی کلائی کو سہلایا۔ ہیری جانتا تھا کہ سنیپ کے بازو میں کلائی کے اوپر تاریکی کا نشان کھدا ہوا تھا جسے براہ راست والڈی مورٹ سے منسوب کیا جاتا تھا۔

''میں تو بس یہ جاننا چاہتا تھا کہ ایسا کیونکر ہوا؟'' ہیری نے مؤدب لہجے میں بولنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''تم سانپ کے سر کے اندر صرف اس لئے گھس پائے تھے کیونکہ اس وقت تاریکیوں کے شہنشاہ بھی وہاں پر موجود تھے۔ وہ اس وقت سانپ پر قابو پائے ہوئے تھے، اس لئے تم نے خواب میں یہ دیکھا کہ تم بھی اس کے سر کے اندر موجود ہو......'' سنیپ نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔

''اور وال...... ار...... اُسے احساس ہو گیا کہ میں بھی وہاں موجود ہوں۔''

''کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔'' سنیپ نے سرد لہجے میں کہا۔

''یہ بات آپ کو کیسے معلوم؟'' ہیری نے متعجب لہجے میں پوچھا۔ ''یہ پروفیسر ڈمبل ڈور کا اندازہ ہے یا......''

''میں نے تم سے کہا تھا......''سنیپ نے اپنی کرسی پر اکڑ کر بیٹھتے ہوئے کہا اوران کی آنکھیں تاریکی میں سوراخ جیسی دکھائی دینے لگیں۔''کہا تھا کہ مجھے سر کہو......!''

''جی سر!''ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔''مگر آپ کو یہ کیسے معلوم......؟''

''تمہارے لئے اتنا ہی جان لینا کافی ہے کہ ہمیں معلوم ہے۔''سنیپ نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔''ضروری بات یہ ہے کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کو اب معلوم ہو چکا ہے کہ تم ان کے خیالات اور محسوسات تک رسائی پا لیتے ہو۔انہوں نے یہ نتیجہ بھی اخذ کرلیا ہے کہ یہی بندھن متضاد رُخ میں بھی کام کرسکتا ہے۔یعنی وہ یہ بات سمجھ چکے ہیں کہ تمہارے خیالات اور محسوسات بھی ان تک پہنچ سکتے ہیں......''

''اور وہ مجھ سے کچھ بھی کروانے کی کوشش کرسکتا ہے؟''ہیری نے بے تابی سے پوچھا پھر اگلے لمحے سنیپ کے چہرے کے بگڑتے تاثرات دیکھ کر اسے یاد آ گیا، وہ جلدی سے بولا۔''سر!''

''بالکل......''سنیپ نے سرد لہجے اور لاپروائی سے جواب دیا۔''اسی وجہ سے ہم تمہیں جذب پوشیدی کی تعلیم دے رہے ہیں۔''

سنیپ نے چوغے کی جیب میں سے اپنی چھڑی باہر نکالی جس سے ہیری کے چہرے پر ہیجان پھیل گیا۔مگر سنیپ نے چھڑی صرف اپنے ماتھے سے لگائی اور اس کی نوک اپنے چپچپے بالوں کی جڑوں میں گھسا دی۔جب انہوں نے اسے وہاں سے ہٹایا تو اس کے ساتھ ایک چاندی کی تار جیسا لچکیلا دھاگہ کھنچتا ہوا باہر نکل آیا۔یہ نقرئی دھاگہ اسی وقت ٹوٹا جب چھڑی ان کے ماتھے سے بہت دور ہٹ چکی تھی۔انہوں نے وہ دھاگہ اپنے سامنے رکھے ہوئے تیشہ یادداشت میں گرا دیا۔وہ اس کھوکھلے پتھر کے طاس میں پہلے سے موجود چمکدار مائع محلول میں گر کر چاندی جیسی رنگت سے بدل کر سفید ہو کر جذب ہو گیا۔وہ چمکدار محلول مائع اور گیس کی آمیزش جیسا دکھائی دے رہا تھا۔سنیپ نے چھڑی کو دوبارہ اپنے بالوں کی جڑوں میں لگایا اور ایک اور نقرئی دھاگہ باہر کھینچ کر تیشہ یادداشت میں گرایا۔پھر انہوں نے یہی عمل تیسری بار کیا۔ہیری خاموشی سے بیٹھا یہ تماشہ دیکھتا رہا، انہوں نے اپنے اس طرز عمل کی کوئی وضاحت کئے بغیر محتاط انداز میں تیشہ یادداشت اُٹھایا اور دور والی الماری میں احتیاط سے رکھ دیا۔پھر وہ اپنی چھڑی کو اپنے سینے کے سامنے تانتے ہوئے ہیری کے مدمقابل پہنچ گئے۔

''پوٹر! اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور اپنی چھڑی باہر نکال لو......''

ہیری گھبرا کر کھڑا ہو گیا۔وہ ایک دوسرے کے مدمقابل موجود تھے اور ان کے درمیان صرف میز موجود تھی۔

''تم مجھے نہتا کرنے والے جادوئی کلمے کا استعمال کرو یا پھر کسی دوسرے طریقے سے اپنا دفاع کرنے والے جادوئی کلمے کا بھی استعمال کر سکتے ہو......''سنیپ نے آہستگی سے کہا۔

ہیری نے سنیپ کی چھڑی کو خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔''مگر آپ کیا کرنے والے ہیں؟''

''میں تمہارے دماغ کے اندر رسائی پانے کی کوشش کروں گا۔''سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔''اب دیکھتے ہیں کہ تم اس کے

خلاف کتنی مزاحمت کا مظاہرہ کر سکتے ہو؟ میں نے سنا ہے کہ تم نے جبر کٹ وار کا سامنا نہایت جرأت اور حوصلہ مندی سے کیا تھا۔ جذب پوشیدی میں بھی اسی طرح کی قوت کی ضرورت درپیش ہوتی ہے......خود کو تیار کر لو...... ابھی ...... خفیہ رسائی پر مزاحمت کیلئے...... انکشافتم!''

اس سے پہلے کہ ہیری خود کو صورت حال نمٹنے کیلئے تیار کر پاتا اور مزاحمتی قوت کو بروئے کار لاتا، اسے محسوس ہوا کہ سنیپ نے اس پر جادوئی وار کر دیا تھا۔۔ دفتر اس کی آنکھوں کے سامنے ہوا میں تیرنے لگا اور پھر اوجھل ہو گیا۔ اس کے ذہن میں بھولی بھٹکی یادیں کسی فلم کی مانند دھڑ دھڑاتی ہوئی نمودار ہونے لگیں، جس میں اردگرد کے شوخ منظر نے اس کی بصارت چھین لی تھی۔

'وہ پانچ سال کی عمر میں ڈڈلی کو نئی سرخ سائیکل کی سواری کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور اس کا دل حسد کے مارے سلگ رہا تھا...... وہ نو سال کا تھا اور سپر نامی بلڈاگ کتا اس کے تعاقب میں دوڑ رہا تھا، وہ ایک درخت پر چڑھ گیا جبکہ ڈرسلی گھرانے کے افراد نیچے صحن میں کھڑے ہو کر اس پر ہنس رہے تھے...... وہ بولتی ٹوپی کے نیچے سٹول پر بیٹھا ہوا تھا اور وہ اس سے کہہ رہی تھی کہ اسے سلے درن فریق میں بھیجنا اچھا رہے گا...... ہرمائنی ہسپتال میں لیٹی ہوئی تھی اس کا چہرہ موٹے سیاہ بالوں سے ڈھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا......سورُوح کیچڑ کالی جھیل کے پاس اس کی طرف بڑھ رہے تھے...... چو چینگ آکاس بیل کے نیچے اس کے قریب آ رہی تھی......'

جب چو چینگ کی یاد زیادہ قریب آئی تو ہیری کے دماغ کے اندر ایک آواز گونجی۔ 'نہیں! تم اسے نہیں دیکھو گے، تم اسے نہیں دیکھو گے، یہ نہایت نجی معاملہ ہے......'

پھر اسے اپنے گھٹنے میں شدید ٹیسیں اُٹھتی ہوئی محسوس ہوئیں اور سنیپ کا دفتر دوبارہ دکھائی دینے لگا۔ اسے احساس ہوا کہ وہ فرش پر گر گیا تھا۔ اس کا ایک گھٹنا سنیپ کی میز کے پائے سے ٹکرا گیا تھا۔ اس نے نظر اُٹھا کر سنیپ کی طرف دیکھا جن کی چھڑی اب نیچے جھک گئی تھی اور وہ اس وقت اپنی کلائی مسل رہے تھے۔ وہاں جلنے کا نشان پڑ چکا تھا۔

''کیا تم ڈنک مارنے والا جادوئی کلمہ پڑھنا چاہتے تھے؟'' سنیپ نے آہستگی سے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے تلخی سے کہا اور فرش سے اُٹھنے لگا۔

''مجھے بھی یہی محسوس ہوا تھا۔'' سنیپ نے کہا اور اسے غور سے دیکھا۔ ''تم نے مجھے بہت زیادہ گہرائی تک گھسنے دیا۔ تم اپنی مزاحمت کھو بیٹھے تھے......''

''کیا آپ نے وہ ہر چیز دیکھی جو میں نے دیکھی تھی؟'' ہیری نے پوچھا۔ یہ سچ تھا کہ وہ اس سوال کا جواب بالکل سننا نہیں چاہتا تھا۔

''بالکل! ان چیزوں کی جھلک دیکھی......وہ کتا کس کا تھا؟'' سنیپ نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

''وہ میری مارج آنٹی کا تھا......'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس وقت اس کے دل میں سنیپ کیلئے گہری نفرت کا طوفان

موجزن تھا۔

''ہونہہ...... پہلی کوشش کے لحاظ سے یہ کچھ زیادہ برا نہیں تھا'' سنیپ اپنی چھڑی ایک بار پھر اوپر اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''تم نے بالآخر مجھے روکنے میں کامیابی پالی تھی حالانکہ تم نے چیخنے میں وقت اور اپنی قوت کو بری طرح ضائع کیا تھا۔ تمہیں اپنا دھیان یکسو کرنا ہوگا۔ اپنے دل و دماغ کو ایک نقطے پر مرتکز کرو...... تمہیں چھڑی کے استعمال کی ضرورت نہیں پڑے گی۔''

''میں کوشش کر رہا ہوں......'' ہیری نے غصے سے کہا۔ ''لیکن آپ مجھے یہ نہیں بتا رہے ہیں کہ یہ کام کیسے کرتا ہے؟''

''ذرا تہذیب سے بولو، پوٹر!'' سنیپ نے خطرناک لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''اب میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی آنکھیں بند کر لو......''

ہیری نے انہیں حقارت بھری نظروں سے دیکھا اور پھر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ ویسے اسے یہ طریقہ کار اچھا نہیں لگا تھا کہ جب سنیپ اس کے سامنے چھڑی تان کر کھڑے ہوں تو وہ اپنی آنکھیں بند کر لے......

''اپنے دماغ کو خالی کر لو، پوٹر!'' سنیپ کی سرد آواز سنائی دی۔ ''تمام محسوسات کو خود سے الگ کر کے خود کو پر سکون کرو......''

مگر ہیری کے دل و دماغ پر اُن سے نفرت اور غصے کی گرفت اتنی زیادہ تھی کہ ناراضگی کا بہاؤ کسی سیلاب کی طرح بہہ رہا تھا۔ اس غصیلے غبار کو نکل جانے دو؟ یہ تو اتنا ہی دشوار تھا جتنا کہ پیروں کو بدن سے الگ کر دینا......

''تم یہ کام نہیں کر رہے ہو پوٹر!...... تمہیں اس سے زیادہ نظم و ضبط کی ضرورت پڑے گی...... اب اپنا دھیان مرتکز کرو......''

ہیری نے اپنا دماغ خالی کرنے کی کوشش کی اور یہ کوشش کی کہ وہ کچھ نہ سوچ پائے، کچھ بھی یاد نہ کرے اور کسی کیفیت کو محسوس نہ کرے......

''چلو ایک بار پھر کوشش کرتے ہیں...... تین کی گنتی پر...... ایک دو تین...... انکشافتم!......''

اس کے سامنے ایک بڑا سیاہ ڈریگن دھاڑ رہا تھا...... اس کے ممی ڈیڈی ایک جادوئی آئینے میں سے اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہے تھے...... سیڈرک ڈیگوری اپنی بے جان آنکھوں سے اسے گھورتا ہوا زمین بوس ہوتا جا رہا تھا......

''نہیں...... ہی ہی ہی...... نہیں''

ہیری دوبارہ گھٹنے کے بل فرش پر جا گرا۔ اس کا چہرہ اس کے ہاتھوں میں چھپا ہوا تھا۔ اس کا سر شدید درد کرنے لگا جیسے کسی نے اس کی کھوپڑی کو پھاڑ ڈالنے کی کوشش کی ہو......

''کھڑے ہو جاؤ، پوٹر!'' سنیپ نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''کھڑے ہو جاؤ...... تم مزاحمت کی کوشش ہی نہیں کر رہے ہو۔ تم رتی بھر بھی کوشش نہیں کر رہے ہو...... تم مجھے ان یادوں تک بھی رسائی پانے کا موقع فراہم کر رہے ہو جن سے تم انتہائی خوفزدہ ہو...... تم خود اپنے ہاتھوں سے مجھے اپنی کمزوریاں سونپ رہے ہو۔''

ہیری ایک بار پھر اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے اس نے ابھی ابھی حقیقت میں سیڈرک کو اس سنسان قبرستان میں مرتے ہوئے دیکھا ہو۔سنیپ پہلے کی بہ نسبت اب کچھ زیادہ ہی ناراض دکھائی دے رہے تھے مگر ان کی شدت ہیری کے مقابلے میں کم ہی تھی۔

''میں......کوشش......کر......رہا......ہوں!'' وہ دانت بھینچ کر بولا۔

''میں نے تم سے کہا تھا کہ تم محسوسات کو اپنے دماغ سے پوری طرح نکال دینا......''

''دیکھئے! مجھے ایسا کرنے میں ابھی کافی دشواری ہو رہی ہے۔'' ہیری غراتے ہوئے بولا۔

''پھر تو تم تاریکیوں کے شہنشاہ کیلئے آسان شکار ثابت ہو گے!'' سنیپ نے وحشی انداز میں بپھرتے ہوئے کہا۔''جو احمق لوگ دل کو کھلی آستین میں لے کر چلتے ہیں، جو اپنے جذبات کی رو میں بہہ کر اپنے احساسات پر قابو نہیں رکھ سکتے، جو دکھ بھری یادوں میں ڈوبے رہتے ہیں اور بہت جلدی یاسیت کا شکار ہو جاتے ہیں......آسان الفاظ میں جو لوگ کمزور واقع ہوتے ہیں، وہ ان کی بھرپور قوتوں کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتے......وہ تمہارے دماغ میں بڑی آسانی سے رسائی پا لیں گے پوٹر! اور اُن کیلئے دخل اندازی کرنا بھی مشکل نہیں ہوگا......''

''میں کمزور نہیں ہوں......'' ہیری آہستگی سے بولا۔اب وہ اتنا طیش میں آ چکا تھا کہ سنیپ پر بس حملہ کرنا چاہتا تھا۔

''تو پھر اسے ثابت کر کے دکھاؤ!'' سنیپ نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔''خود پر فتح پا کر دکھاؤ۔اپنے غصے پر قابو رکھو......اپنے دماغ کو حاضر کرو......ہم دوبارہ کوشش کرتے ہیں......تیار ہو جاؤ ابھی......انکشافتم!''

'وہ ورنن انکل کو لیٹر بکس بند کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا......سوروح کھچڑ جھیل کے دوسرے کنارے سے اُڑتے ہوئے اس کی طرف آ رہے تھے......وہ کھڑکیوں کے بغیر ایک تنگ راہداری میں مسٹر ویزلی کے ساتھ بھاگتا ہوا جا رہا تھا......وہ لوگ کونے کے سیاہ دروازے کے قریب پہنچ رہے تھے......ہیری کو محسوس ہوا کہ انہیں اسی دروازے کے اندر ہی جانا ہوگا......مگر مسٹر ویزلی اسے بائیں طرف لے گئے......پتھر کی سیڑھیوں سے نیچے......'

''مجھے معلوم ہو گیا ہے......مجھے معلوم ہو گیا ہے......''

وہ ایک بار پھر سنیپ کے دفتر میں فرش پر گھٹنے کے گر چکا تھا۔اس کا نشان اب بری طرح درد کرنے لگا تھا۔مگر ابھی ابھی اس کے منہ سے فاتحانہ انداز میں جملے پھسل گئے تھے۔اس نے دوبارہ کھڑے ہو کر سنیپ کو اپنی طرف گھورتے ہوئے پایا۔ان کی چھڑی بدستور اُٹھی ہوئی تھی، جیسے اس بار وہ ہیری کو زیر کرتے ہوئے بیچ میں ہی اپنا جادوئی کلمہ بھول بیٹھے ہوں۔

''پوٹر! کیا ہوا تھا؟'' انہوں نے ہیری کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے دیکھا......مجھے یاد آیا......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔''مجھے ابھی ابھی احساس ہوا......''

''کیسا احساس ہوا؟''سنیپ نے تیکھی آواز میں پوچھا۔

ہیری نے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔اس نے اپنا سر مسلتے ہوئے اِس اچانک ہونے والے احساس سے خوشی محسوس کر رہا تھا......

وہ بند دروازے پر اچانک ختم ہونے والے ادھورے منظر کو اور خود کو بغیر کھڑکیوں کی راہداریوں میں بھٹکتے ہوئے کئی مہینوں سے خواب میں دیکھتا چلا آ رہا تھا اور اسے اب تک ایک بار بھی یہ محسوس نہیں ہو پایا تھا کہ ایسی کوئی جگہ واقعی کہیں موجود تھی۔ بہر حال، اپنی یاد میں دوبارہ جھانکنے کے بعد اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ محکمے کی اس زریں راہداری کو ہی اپنے خوابوں میں دیکھتا رہا تھا جس میں وہ مسٹر ویزلی کے ساتھ اپنی سماعت کیلئے عدالت کی طرف جاتے ہوئے بارہ اگست کو دوڑ لگا رہا تھا۔ یہ شعبہ اسراریات جادو کی طرف جانے والی راہداری تھی......اور جب والڈی مورٹ کے سانپ نے مسٹر ویزلی کو ڈس لیا تھا تو وہ اسی دروازے کے قریب موجود تھے۔

اس نے سنیپ کی طرف غور سے دیکھا۔

''شعبہ اسراریات جادو میں کیا ہے؟''

''تم نے کیا پوچھا......؟''سنیپ نے آہستگی سے کہا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بہت راحت ملی کہ سنیپ کا چہرہ کسی قدر پریشان دکھائی دینے لگا تھا۔

''میں نے پوچھا کہ شعبہ اسراریات میں کیا ہے......سر؟''ہیری نے دہراتے ہوئے کہا۔

''کیوں؟......''سنیپ نے آہستگی سے پوچھا۔''تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟''

''کیونکہ جس راہداری کو میں نے ابھی ابھی دیکھا تھا......''ہیری نے ان کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے جواب دیا۔''میں گذشتہ کئی مہینوں سے وہاں خود کو خوابوں میں بھٹکتے ہوئے دیکھ رہا ہوں......مگر میں نے ابھی ابھی اسے پہچان لیا...... یہ راہداری شعبہ اسراریات جادو کی طرف جاتی ہے......اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ والڈی مورٹ اس میں سے کوئی چیز نکالنا چاہتا ہے۔''

''میں نے تم سے کہا تھا کہ تم تاریکیوں کے شہنشاہ کا نام مت لیا کرو......''

وہ دونوں ایک دوسرے کو غصیلی نگاہوں سے گھورتے رہے۔ ہیری کے نشان میں دوبارہ درد کی ٹیسیں اُٹھنے لگی تھیں مگر اسے اس کی پرواہ نہیں تھی۔سنیپ کافی مضطرب دکھائی دے رہے تھے مگر جب وہ دوبارہ گویا ہوئے تو پرسکون اور لاتعلق دکھائی دینے کی کوشش کر رہے تھے۔

''شعبہ اسراریات جادو میں بہت ساری چیزیں ہیں، پوٹر!''انہوں نے کہا۔''ان میں سے چند ایک کو ہی تم سمجھ پاؤ گے اور ان میں کوئی بھی تمہارے ڈھنگ کی نہیں ہے۔ میری بات سمجھ میں آ گئی......''

''ہاں......''ہیری نے اب بھی اپنے دُکھتے ہوئے نشان کو سہلاتے ہوئے کہا جواب کچھ زیادہ ہی درد کرنے لگا تھا۔

''میں چاہتا ہوں کہ تم بدھ والے دن کو اسی وقت دوبارہ آؤ......ہم اپنی تعلیم کا سلسلہ دوبارہ جوڑیں گے۔'' سنیپ نے سرد لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا۔ وہ اب سنیپ کے دفتر سے باہر نکلنے اور ان دونوں کے پاس جانے کیلئے بے تاب ہو رہا تھا۔

''تمہیں ہر رات کو سونے سے پہلے اپنے ذہن کو تمام محسوسات سے خالی کرنا ہوگا، اپنے دل و دماغ کو پرسکون رکھنا اور وسوسوں سے خود کو بچانا ہے، سمجھ گئے؟''

''جی ہاں!'' ہیری نے کہا جو ان کی بات سن ہی نہیں رہا تھا۔

''اور یہ بات یاد رکھنا پوٹر!......اگر تم نے یہ ساری باتیں نہ مانیں اور میری ہدایات پر عمل نہ کیا تو مجھے بآسانی معلوم ہو جائے گا......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا بستہ اُٹھا کر کندھے پر ڈالا اور تیزی سے دفتر کے دروازے کی طرف لپکا۔ دروازہ کھولتے ہوئے اس نے سنیپ کی طرف پلٹ کر دیکھا جو اب اس کی طرف پیٹھ کئے کھڑے تھے اور اپنی چھڑی کی نوک سے تیشہ یادداشت سے یادوں کے نقرئی دھاگے نکال کر واپس اپنے سر میں ڈال رہے تھے۔ ہیری کوئی سوال جواب کئے بغیر وہاں سے باہر نکل آیا اور اپنے عقب میں دروازے کو محتاط انداز میں بند کر دیا۔ اس کا نشان اب بھی درد کے مارے دھڑک رہا تھا۔

ہیری کو رون اور ہرمائنی لائبریری میں مل گئے جہاں وہ امبریج کا دیا ہوا ہوم ورک پورا کرنے میں مصروف تھے۔ وہاں موجود قریباً سب طلباء وطالبات پانچویں سال کے ہی تھے جو قریبی لالٹین کی روشنی میں پڑھائی کرنے میں مشغول تھے۔ ان کی ناک کتابوں کے اوراق سے لگی ہوئی تھی اور سامنے پھیلائے چرمئی کاغذوں پر قلمیں سرپٹ گھسٹ رہی تھیں۔ پردے لگی کھڑکیوں کے باہر آسمان دھیرے دھیرے سفید ہوتا جا رہا تھا۔ صرف میڈم پینس کے جوتوں کی چوں چوں کرتی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی جو طلباء کے اردگرد خطرناک انداز میں منڈلا رہی تھیں اور اپنی قیمتی کتابیں چھونے والوں کو ان کی گردن کے عقب سے جھانکتی تھیں۔

ہیری کی کپکپی چھوٹ گئی تھی۔ اس کا نشان اب بھی درد کئے جا رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے اسے بخار چڑھ رہا ہو۔ جب وہ رون اور ہرمائنی کے سامنے بیٹھ گیا تو اس نے سامنے والی کھڑکی کے شیشے میں اپنا عکس دیکھا۔ اس کا چہرہ بہت سفید ہو چکا تھا اور اس کا نشان پہلے سے زیادہ واضح دکھائی دے رہا تھا۔

''کیسا رہا......؟'' ہرمائنی نے سرگوشی نما لہجے میں پوچھا اور پھر تھوڑی متفکر دکھائی دینے لگی۔ ''تم ٹھیک تو ہو ہیری؟''

''ہاں!......میں ٹھیک ہوں......شاید معلوم نہیں!'' ہیری نے بے چینی سے کہا اور آہیں بھرنے لگا کیونکہ ایک بار پھر اس کے نشان میں دھڑکنے کا احساس ہو رہا تھا اور درد اسے نڈھال کئے جا رہا تھا۔ ''سنو! مجھے ابھی ابھی ایک بات معلوم ہوئی ہے......'' اس نے انہیں وہ سب بتا دیا جو اس نے کچھ دیر پہلے دیکھا تھا اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ کس نتیجے پر پہنچا تھا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم یہ کہہ رہے ہو......'' رون نے سرگوشی نما لہجے میں کہا جب میڈم پینس ان کے قریب سے چوں چوں کرتی ہوئی دور گئیں۔ ''کہ وہ ہتھیار...... یا وہ چیز جس کے پیچھے تم جانتے ہو کون؟ اپنی پوری قوت استعمال کر رہا ہے...... جادوئی محکمے میں چھپا ہوا ہے......''

''بالکل......شعبہ اسراریات جادو میں......اسے وہاں ہی ہونا چاہئے۔ جب تمہارے ڈیڈی عدالتی سماعت کیلئے مجھے وہاں لے جا رہے تھے تو میں نے وہ دروازہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور یہ یقینی طور پر وہی دروازہ ہے جس کی حفاظت کرتے ہوئے انہیں سانپ نے ڈس لیا تھا۔'' ہیری نے وضاحت کرتے ہوئے انہیں بتایا۔

ہرمائنی نے ایک طویل دھیمی آہ بھری اور بولی۔ ''تم صحیح ہو......''

''کیا صحیح ہے......؟'' رون نے تھوڑا اکھڑتے ہوئے پوچھا۔

''رون اس کے بارے میں دھیان دو......سٹرگس پوڈمور جادوئی محکمے میں ایک دروازے کے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے گرفتار ہوا تھا...... یہ یقیناً وہی دروازہ ہوگا۔ اتنی ساری خبریں محض اتفاق نہیں ہوسکتیں......'' ہرمائنی نے جلدی جلدی اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

''مگر یہ کیا بات ہوئی کہ سٹرگس ہماری جانب ہونے کے باوجود اس دروازے کے اندر گھسنے کی کوشش کر رہا تھا؟...... بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی!'' رون نے بے یقینی سے کہا۔

''میں نہیں جانتی!'' ہرمائنی نے جواب دیا۔ ''مگر یہ بات تھوڑی عجیب سی ہے۔''

''شعبہ اسراریات جادو میں کیا ہوسکتا ہے؟'' ہیری خود کلامی میں بڑبڑایا۔ ''کیا تمہارے ڈیڈی نے اس کے بارے میں کبھی کوئی ذکر کیا ہو؟''

''میں تو بس صرف اتنا ہی جانتا ہوں کہ وہاں پر کام کرنے والے جادوگروں کو 'گونگا' کہا جاتا ہے۔'' رون نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے بتایا۔ ''کوئی بھی دراصل یہ نہیں جانتا ہے کہ وہ وہاں کیا کرتے ہیں؟ یہ ہتھیار رکھنے کیلئے کافی عجیب جگہ ہے......''

''یہ کوئی عجیب جگہ بالکل نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''یہ تو ایک طرح کی پوشیدہ یا غیبی جگہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ محکمہ وہاں کوئی نہایت خفیہ چیز تشکیل دے رہا ہوگا...... ہیری! تم ٹھیک تو ہو؟''

ہیری نے اسی وقت اپنا دایاں ہاتھ ماتھے پر رکھ کر اس طرح دبا رہا تھا جیسے وہ کسی چیز کو باہر نکلنے سے روکنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''ممکن ہے......ممکن ہے کہ مجھے جذب پوشیدی کی پڑھائی زیادہ راس نہ آئی ہو۔'' اس نے اپنے لرزتے ہوئے ہاتھ کو نیچے کرتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اگر کسی کے دماغ پر بار بار حملہ کیا جائے تو وہ اپنی جگہ پر ہل کر رہ جاتا ہوگا۔ دیکھو! اب ہمیں ہال میں چلنا

چاہئے۔ہمیں وہاں تھوڑا زیادہ آرام محسوس ہوگا۔'' ہرمائنی نے اپنا فلسفہ بگھارتے ہوئے کہا۔ وہ اس کی بات سے کسی حد تک متفق دکھائی دیتی تھی۔

مگر یہ سچ تھا کہ گری فنڈر ہال میں تو قہقہوں اور جوش وخروش کا ہنگامہ برپا تھا۔سکون اور آرام نام کی کوئی چیز وہاں میسر نہیں تھی۔ فریڈ اور جارج وہاں اپنی جوک شاپ کی نئی نویلی چیز کی نمائش کر رہے تھے۔

''سرکٹی ٹوپی!'' جارج نے جوشیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا جب فریڈ نے طلباء کو ایک نوکیلی جادوئی ٹوپی دکھائی جو ملائم گلابی پروں سے سجی ہوئی تھی۔''قیمت صرف دو گیلن!......سب لوگ فریڈ کو دیکھو ابھی......''

فریڈ نے مسکراتے ہوئے سرکٹی ٹوپی اپنے سر پر پہن لی۔ایک ہی پل کیلئے وہ عجیب خوفناک کارٹون دکھائی دینے لگا۔اس کا سر اور ٹوپی دونوں ہی غائب ہو چکے تھے۔سرکٹا دھڑ سب کو سامنے دکھائی دے رہا تھا۔کئی لڑکیوں کے منہ سے بے ساختہ چیخیں نکل گئیں مگر زیادہ تر طلباء ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگے۔

''اور یہ سلسلہ ختم!'' جارج نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔فریڈ کا ہاتھ اپنے کندھے سے اوپر اُٹھا اور ایک پل کیلئے اس نے ہوا میں کچھ ٹٹولا۔پھر جونہی وہاں سے گلابی پروں والی ٹوپی ہٹ کر اس کے ہاتھوں میں آئی تو اس کا سر اور ٹوپی دونوں سب کو دکھائی دینے لگے۔وہ پہلے جیسا ہو چکا تھا۔ ہرمائنی نے اپنے ہوم ورک سے نظریں اُٹھا کر فریڈ اور جارج کی طرف غور سے دیکھا۔

''یہ ٹوپی کیسے کام کرتی ہوگی؟ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ یہ تو واضح ہے کہ یہ کسی طرح کا غیبی جادو ہے مگر یہ بہت عیارانہ ہے، اگر غیبی جادوئی کلمے کی حدود کے میدان کو وسیع کرتے ہوئے اس کی سرحدوں سے دور تک پھیلا دیا جائے......میرا خیال ہے کہ یہ جادوئی حصار زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہ پائے گا......''

ہیری نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔اس کی طبیعت اتھل پتھل سی ہو رہی تھی۔اس نے جن کتابوں کو ابھی ابھی اپنے بستے سے باہر نکالا تھا،انہیں واپس ٹھونستے ہوئے بولا۔''میں اسے کل کرلوں گا......''

''ٹھیک ہے! تو پھر اس بات کو اپنے ہوم ورک پلانر میں لکھ لو تاکہ تم یہ بات بھول نہ جاؤ۔'' ہرمائنی نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر ہیری نے اپنے بستے میں سے ہوم ورک پلانر باہر نکالا اور جب اس نے اس میں امبریج کے ہوم ورک کی تفصیل لکھی اور یہ جملہ شامل کیا کہ میں اسے کل پورا کروں گا تو پلانر نے اسے بری طرح جھڑک دیا۔

''اسے کل کیلئے مت چھوڑو،احمق لڑکے!''

ہرمائنی اس کی طرف شرارتی نظروں سے دیکھ کر آہستگی سے مسکرادی۔

''میں سونے جا رہا ہوں۔'' ہیری نے ہوم ورک پلانر کو واپس بستے میں ڈالتے ہوئے کہا۔وہ اب سوچ رہا تھا کہ پہلی ہی فرصت میں موقع پاتے ہی وہ اس خبیث پلانر کو آتشدان کی آگ میں جھونک دے گا......

ہال سے گزر کر سیڑھیوں تک جاتے ہوئے جارج نے اسے گھیرنے کی کوشش کی، جس سے وہ بمشکل بچ پایا۔ وہ اس کے سر پر سرکٹی ٹوپی پہنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر وہ لڑکوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی سرد اور پرسکون فضا میں پہنچ گیا۔ اس کا جی دوبارہ بالکل اسی طرح متلانے لگا جیسے اس رات کو متلایا تھا جب اس نے سانپ کا خواب دیکھا تھا مگر اس نے قیاس کیا کہ کچھ دیر بستر پر لیٹنے کے بعد اس کا جی بہل جائے گا۔

اس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا۔ ابھی اس نے اندر ایک قدم ہی رکھا تھا کہ اسی وقت اس کے نشان میں اتنا شدید درد اُٹھا جیسے کسی نے اس کے سر کے بالائی حصے کو دو ٹکڑوں میں منقسم کر ڈالا ہو۔ وہ درد کی شدت سے دوہرا ہو کر رہ گیا۔ انہیں بالکل معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں تھا؟ وہ کھڑا تھا یا پھر لیٹا ہوا تھا، اسے تو اپنا نام تک یاد نہیں تھا......

اس کے کانوں میں دیوانوں جیسی ہنسی گونج رہی تھی...... وہ آج جتنا خوش تھا، اتنا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا......شادمانی، وجد آفرین، فاتحانہ احساس......ایک نہایت حیرت انگیز واقعہ رونما ہو چکا تھا......اس کی توقع سے کہیں زیادہ حیرت انگیز!

''ہیری......ہیری......''

کسی نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کیا تھا۔ دیوانگی کی سرشاری اور ہنسی میں تیز جلن کی تکلیف مل گئی تھی۔ پھر خوشی کی کیفیت اس سے دور ہٹنے لگی۔ آہستہ آہستہ خوشی کا احساس ماند پڑتا جا رہا تھا اور جنونی ہنسی ابھی بھی گونج رہی تھی۔

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور ایسا کرنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ وحشیانہ ہنسی اس کے اپنے منہ سے ہی نکل رہی تھی۔ جونہی اسے اس بات کا احساس ہوا تو ہنسی یکلخت تھم گئی۔ ہیری فرش پر گرا ہوا بری طرح ہانپ رہا تھا۔ اور خالی نظروں سے چھت کو گھورتا رہا۔ اس کے ماتھے کا نشان شدید درد کی گرفت میں تھا اور بری طرح جل رہا تھا۔ رون نہایت پریشانی کے عالم میں اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔

''ہیری! کیا ہوا......؟'' اس نے جلدی سے پوچھا۔

''معلوم نہیں......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے جواب دیا۔ وہ فرش سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ ''وہ واقعی خوش ہے...... بے حد خوش......''

''تم جانتے ہو کون؟''

''کوئی نہایت خوشگوار واقعہ ہوا ہے۔'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اتنی بری طرح کانپ رہا تھا جتنا مسٹر ویزلی پر سانپ کے حملے کو دیکھنے کے بعد کانپ رہا تھا اور اس کا جی شدت سے متلا رہا تھا، وہ قے کرنا چاہتا تھا۔ ''کوئی ایسا واقعہ رونما ہو چکا ہے جس کا اُسے قرار واقعی انتظار تھا......''

یہ الفاظ بالکل اسی طرح اس کے منہ سے برآمد ہوئے جیسے کیوڈچ کے کپڑے بدلنے والے کمرے میں ہوئے تھے۔ اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کے منہ سے کوئی اجنبی باتیں کر رہا ہو مگر وہ جانتا تھا کہ یہ حقیقت تھی۔ اس نے بیٹھے بیٹھے گہری سانسیں لیں اور اپنی اس

خواہش کو بمشکل دبایا تا کہ وہ رون پر قے نہیں کرے گا۔اسے یہ دیکھ کر بھی بڑا اطمینان ملا کہ ڈین اور سمیس بھی اس وقت اس کی حالت دیکھنے کیلئے کمرے میں موجود نہیں تھے۔

’’ہرمائنی نے مجھے کہا تھا کہ میں پیچھے جا کر تمہیں دیکھ لوں!‘‘ رون نے دھیمی آواز میں کہا اور ہیری کو سہارا دے کر اُٹھایا۔’’اس نے کہا تھا کہ تمہاری ذہنی حالت اس وقت نہایت کمزور ہو رہی ہو گی کیونکہ سنیپ تمہارے ذہن کے ساتھ چھیڑ خانی کر رہے تھے......پھر بھی مجھے لگتا ہے کہ آگ جلا کر اس سے راحت ملے گی ہے نا؟‘‘

اس نے ہیری کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھا اور پلنگ تک جانے میں اس کی مدد کی۔ ہیری نے بغیر کسی یقین کے سر اثبات میں ہلایا اور پھر اپنے تکیے پر گر گیا۔اس شام کو بار بار گرنے کے باعث اس کا پورا وجود درد سے اینٹھ رہا تھا اور ماتھے کے نشان میں ٹیسیں چل رہی تھیں۔ وہ یہ احساس کئے بغیر نہ رہ پایا کہ جذب پوشیدی کے پہلے دن کی مشقوں کے بعد اس کی ذہنی قوت مضبوط ہونے کے بجائے پہلے سے زیادہ کمزور پڑ گئی تھی پھر وہ دہشت کے عالم میں یہ سوچنے لگا کہ آخر ایسا کیا رونما ہوا تھا کہ لارڈ والڈی مورٹ چودہ سال بعد انتہائی خوشی سے جھوم اُٹھا تھا؟

پچیسواں باب

خلیج میں بھونرا

اگلی صبح ہی ہیری کو اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا۔ ناشتے کے وقت گری فنڈر کی میز پر جب ہرمائنی نے اپنے روزنامہ جادوگر کو کھول کر اس کے پہلے صفحے پر نظر ڈالی تو اس کی بے ساختہ چیخ نکل گئی، جسے سن کر ارد گرد بیٹھے کئی طلباء نے تیوریاں چڑھا کر اس کی طرف گھورا۔

''کیا ہوا......؟'' ہیری اور رون نے چونک کر ایک ساتھ پوچھا۔

جواب میں اُس نے اخبار میز پر پوری طرح پھیلا دیا، جس میں دس بڑی بلیک اینڈ وائٹ تصویریں نمایاں دکھائی دے رہی تھیں۔ پورا صفحہ انہی سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہرمائنی کی انگلی اُٹھی ہوئی ان کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ ان تصویروں میں نو جادوگر اور ایک جادوگرنی دکھائی دے رہے تھے۔ تصویروں میں کچھ جادوگر طنزیہ انداز میں مسکرا رہے تھے۔ کچھ تکبر بھرے انداز میں فریم پر اپنی انگلیاں ٹھونکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہر تصویر کے نیچے جادوگر کا نام اور جرم کی تفصیل لکھی ہوئی تھی جس کے لئے انہیں اژقبان کے زندان خانے میں بھیجا گیا تھا۔

انتونین ڈولوہاف۔ اس نام کے اوپر ایک طویل قامت، خمدار ناک اور زرد چہرے والے جادوگر کی تصویر تھی جو ناک بھوں چڑھائے ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے نیچے لکھا تھا۔ 'گیڈون اور فوبین پری وٹ کے وحشیانہ قتل کیلئے مقید'۔

آگسٹس راکوڈ۔ اس نام کے اوپر چیچپے بالوں اور چیچک زدہ چہرے والے ایک جادوگر کی تصویر دکھائی دے رہی تھی جو اپنی تصویر کے فریم سے ٹیک لگائے ہوئے تھا اور بیزار کن نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے نیچے لکھا تھا۔ 'جادوئی محکمے کے خفیہ راز 'تم جانتے ہو کون؟' تک پہنچانے کے جرم میں مقید'۔

مگر ہیری کی نظریں تو اس جادوگرنی کی تصویر پر چپک کر رہ گئی تھیں، جیسے ہی اس نے صفحے پر نظر ڈالی، جادوگرنی کا چہرہ اسی پل اس کی نظروں کے سامنے ابھر آیا۔ اس کے لمبے بال تصویر میں بکھرے ہوئے اور روکھے دکھائی دے رہے تھے حالانکہ ہیری نے جب اسے گذشتہ مرتبہ دیکھا تو وہ چکنے اور چمکدار دکھائی دیتے تھے۔ اس نے اپنی بھاری پلکوں والی آنکھوں سے ہیری کی طرف غصیلی نگاہوں

سے دیکھا اور اس سے پتلے چہرے پر ایک وحشیانہ اور جنگلی مسکراہٹ سج سی گئی۔ سیریس کی طرح اس کے خدوخال بھی عمدہ دکھائی دے رہے تھے مگر کسی چیز نے......شاید اژقبان نے......اس کا تمام حسن پامال کر ڈالا تھا۔

بیلاٹرکس لسٹرینج، تصویر کے نیچے لکھا ہوا تھا۔ 'فرینک اور ایلس لانگ باٹم پر غیر قانونی جادوئی کلمات سے تشدد کرنے اور انہیں ذہنی طور پر اپاہج بنانے کے جرم میں مقید۔'

ہرمائنی نے کہنی مار کر تصویروں کے اوپر جلی حروف میں لکھی ہوئی سہ سرخی کی طرف اشارہ کیا۔ بیلاٹرکس پر متوجہ ہونے کی وجہ سے ہیری کا دھیان شہ سرخی کی طرف بالکل مبذول نہ ہوا تھا۔

اژقبان زندان خانے سے خطرناک قیدی فرار

جادوئی محکمے کو خدشہ ہے کہ بلیک، ان پرانے مرگ خور قیدیوں کے فرار کا محرک ہے۔

''بلیک......؟'' ہیری متعجب لہجے میں زور سے غرایا۔

''ششش......'' ہرمائنی نے متوحش لہجے میں بڑبڑائی۔ ''اتنا زور سے مت بولو......اسے پڑھ تو لو......'' پھر وہ پڑھنے لگے۔

جادوئی محکمے نے کل رات گئے یہ خبر فراہم کی ہے کہ اژقبان سے کئی قیدی ایک ساتھ فرار ہونے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ وزیر جادو کارنیلوس فج نے اپنے نجی دفتر میں نامہ نگاروں سے بات چیت کی اور اس خبر کی تصدیق کی کہ دس انتہائی کڑی نگرانی والے حساس ترین قیدی کل شام اژقبان سے فرار ہو چکے ہیں۔ ان قیدیوں کے سابقہ خطرناک جرائم کے بارے میں ماگلوؤں کے وزیر اعظم کو بھی تفصیل فراہم کی جا چکی ہے۔

فج نے کل رات بتایا کہ ''بہت بدقسمتی کی بات ہے کہ ہم ڈھائی سال پہلے کی ہی تشویشناک صورت حال پر واپس آ چکے ہیں جب اژقبان کی جیل سے خونی سر پھرا قاتل بلیک فرار ہوا تھا۔ ہمیں اس بات پر یقین ہے کہ قیدیوں کے فرار ہونے کے یہ دونوں واقعات ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ اتنے منظّم طریقے سے فرار ہونے کی اس واردات کے بارے میں ہم اس بات سے قطعی انکار نہیں کر سکتے ہیں کہ اس میں کسی نہ کسی بیرونی معاونت کا عمل دخل موجود نہیں ہے۔ ہمیں اس بات کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ بلیک اژقبان سے فرار ہونے والا پہلا قیدی تھا اور اس کام کیلئے دوسروں کی مدد کر سکتا ہے۔ فرار ہونے والوں میں بلیک کی کزن بیلاٹرکس لسٹرینج بھی شامل ہے اور ہمارا خیال ہے کہ یہ تمام مجرم بلیک کو اپنا سرغنہ تسلیم کرتے ہوں گے، ہم مجرموں کو گرفتار کرنے کیلئے اپنی بھرپور طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں گے۔ ہم تمام جادونگری کے باسیوں کو ہوشیار رہنے اور محتاط رہنے کی درخواست کرتے ہیں۔ کسی قسم کی صورت حال میں بھی ان مجرموں سے کوئی رابطہ نہ کیا جائے اور نہ ہی ان کو کسی

قسم کی معاونت دی جائے۔''

''اوہ ہیری!......اسی لئے کل رات وہ بہت خوش تھا!'' رون نے متعجب لہجے میں کہا۔

''میں یہ خواب میں بھی سوچ نہیں سکتا کہ وہ احمق فج ان تمام مفروروں کیلئے سیریس کو موردِالزام ٹھہرا رہا ہے۔'' ہیری نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔

''ان کے پاس کوئی اور چارہ بھی تو نہیں ہے......'' ہرمائنی نے درشت لہجے میں کہا۔ ''وہ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ 'معاف کرنا ڈمبل ڈور نے مجھے خبردار کر رکھا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ اژقبان کے محافظ روح کھچڑ لارڈ والڈی مورٹ کے گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں'......اس نام سے ڈرنا چھوڑ دو رون!......'اور اب والڈی مورٹ کے سب سے چہیتے چیلے بھاگ چکے ہیں'۔ میرا مطلب ہے کہ فج گذشتہ چھ مہینوں سے سب کو یہی بتا رہا ہے کہ تم اور ڈمبل ڈور جھوٹ بولتے ہو، ہے نا؟''

ہرمائنی نے اخبار کے اندرونی صفحات کو پلٹا اور پھر دوسری خبریں اور اداریئے پڑھنے لگی۔ جبکہ ہیری بڑے ہال میں چاروں طرف جائزہ لینے لگا۔ وہ اس بات کا اندازہ نہیں لگا پایا کہ اس کے ساتھی طلباء اس معاملے پر تبصرہ کیوں نہیں کر رہے تھے؟ وہ اخبار کے صفحہ اوّل پر چھپی اس بھیانک خبر پر کسی قسم کے ردعمل کا اظہار کیوں نہیں کر رہے تھے؟ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ بہت کم طلباء ہرمائنی کی طرح روزانہ اخبار لیتے اور خبریں پڑھا کرتے تھے۔ اسی لئے وہ سب ہوم ورک اور کیوڈچ جیسے موضوعات پر ہی باتیں کر رہے تھے جبکہ ان دیواروں کے باہر دس تجربہ کار اور خطرناک مرگ خور والڈی مورٹ کے دست راست بن چکے تھے۔

ہیری نے اساتذہ کی میز پر نظر دوڑائی۔ وہاں پر کہانی کچھ اور رنگ جمائے ہوئے تھی۔ ڈمبل ڈور، پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ گہری گفتگو میں ڈوبے ہوئے تھے اور کافی سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ پروفیسر سپراؤٹ روزنامہ جادوگر کو اپنے سامنے کیچپ کی بوتل سے ٹکائے ہوئے اتنے غور سے پڑھ رہی تھیں کہ انہیں دنیا مافیہا کی خبر نہ تھی۔ انہیں اس بات تک کا احساس نہیں تھا کہ ان کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چمچ کا رُخ مڑ چکا تھا اور اس میں سے انڈے کی نیم پکی ہوئی زردی بہہ کر ان کے کپڑوں پر ٹپک رہی تھی۔ ہیری کی نظریں گھومتی ہوئی میز کے دوسرے سرے پر جا پہنچیں۔ جہاں پروفیسر امبریج دلیا کھانے میں مشغول تھیں۔ آج ان کی باہر اُبلتی ہوئی مینڈک جیسی آنکھیں ہال میں بیٹھے ہوئے طلباء کے غلط رویوں اور شرارتوں کی نگرانی نہیں کر رہی تھیں۔ دلیا نگلتے ہوئے ان کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں اور بیچ بیچ میں وہ اس طرف بھی خونخوار نظروں سے دیکھ لیتی تھیں، جہاں ڈمبل ڈور اور پروفیسر میک گوناگل انہماک سے بات چیت کر رہے تھے۔

''اوہ یہ کیا......؟'' ہرمائنی نے اخبار کو گھورتے ہوئے کہا۔

''اب کیا ہوا؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔ وہ اب کافی بے چینی محسوس کر رہا تھا۔

''یہ تو......اور بری خبر ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ وہ سکتے کی سی کیفیت میں دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے اخبار کا دسواں

صفحہ موڑ کر ہیری کے سامنے پھیلا دیا جہاں ایک چھوٹی سی خبر چھپی ہوئی تھی۔

جادوئی محکمے کے ایک ملازم کی دردناک موت

سینیٹ مونگوز ہسپتال میں کل رات جادوئی محکمے کے ایک ملازم، انچاس سالہ 'بوڈ ریک بوڈ' کا انتقال ہوگیا۔ وہ اپنے بستر پر مردہ پائے گئے، ایک گملے میں لگے پودے نے ان کا گلا گھونٹ کر انہیں ہلاک کر دیا۔ جائے حادثہ پر پہنچنے والے مرہمکاروں مسٹر بوڈ کو بچانے کی نہایت کوشش کی مگر وہ ناکام رہے۔ وہ اپنی موت سے کچھ ہفتے قبل دفتر میں ہوئے ایک حادثے میں شدید زخمی ہوگئے تھے۔ ہسپتال کے منتظمین نے اس حادثے کی تفتیش کرنے کیلئے کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔

مرہمکار میریم سٹراؤٹ، حادثے کے وقت مسٹر بوڈ کے وارڈ کی انچارج تھیں، انہیں پوری تنخواہ کے ساتھ معطل کر دیا گیا ہے۔ وہ حادثے کے بارے میں کوئی صفائی نہیں دے پائیں مگر ہسپتال کے ایک ترجمان جادوگر نے ہمیں بتایا ہے کہ ''سینٹ مونگوز کو مسٹر بوڈ کی ناگہانی موت پر گہرا افسوس ہے، ان کی صحت اس ناخوشگوار حادثے سے پہلے بڑی تیزی سے سنبھل رہی تھی۔ ہم وارڈ کی تزئین و آرائش کے معاملے میں خاصے محتاط رہتے ہیں اور نامناسب اشیاء کو وارڈ تک پہنچنے سے سختی سے روکتے رہتے ہیں، مرہمکار اور عملہ بھی ہسپتال کے قوانین پر عمل درآمد رکھتے ہیں مگر یوں محسوس ہوتا ہے کہ مرہمکار میریم سٹراؤٹ نے کرسمس کی رنگارنگ سرگرمیوں میں کھو کر مسٹر بوڈ کے سرہانے پر رکھے ہوئے سجاوٹی پودے کے خطرے کو بھانپنے میں غفلت برتی ہے۔ جب مسٹر بوڈ کے بولنے اور ملنے جلنے کی قوت بحال ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی تو مرہمکار نے انہیں تجویز دی کہ وہ اس پودے کی دیکھ بھال کی ذمہ داری خود اُٹھائیں۔ انہیں یہ احساس تک نہیں ہو پایا کہ اس گملے میں موجود پودا درحقیقت دلکش فلٹر بلوم نہیں تھا بلکہ وہ تو جھگڑالو درخت کی ایک قلم تھی، جیسے ہی مسٹر بوڈ نے اسے چھوا تو اس نے فوراً ان کے گلے کو جکڑ لیا اور اس وقت نہ چھوڑا جب تک ان کی موت واقع نہ ہوگئی۔''

سینٹ مونگوز ابھی تک یہ معلوم نہیں کر پایا کہ مسٹر بوڈ کے انتہائی نگہداشت کے اس وارڈ میں وہ خطرناک پودا کس نے پہنچایا؟ جادونگری کے باسیوں سے درخواست ہے کہ وہ اگر اس بارے میں کسی قسم کی کوئی معلومات رکھتے ہوں تو سینیٹ مونگوز کی تفتیشی کمیٹی سے رابطہ کریں۔

''بوڈ؟'' رون نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔ ''یوں لگتا ہے جیسے یہ نام کہیں پہلے سنا ہے؟''

''ہم نے انہیں ہسپتال میں دیکھا تھا۔'' ہرمائنی نے جلدی سے بتایا۔ ''جب ہم لک ہارٹ کے پاس گئے تھے تو وہاں سامنے والے پلنگ پر وہ لیٹے ہوئے تھے اور چھت کی طرف گھور رہے تھے، اس کے علاوہ ہم نے اس گملے کو بھی وارڈ میں آتے ہوئے دیکھا تھا

جس میں جھگڑالو درخت کے قلم لگی ہوئی تھی۔ مرہمکار نے انہیں بتایا تھا کہ یہ کرسمس کا تحفہ ہے......''

ہیری نے اس خبر کی طرف دوبارہ دیکھا۔ اس کی گردن پر دہشت بھری سرسراہٹ ہوتی ہوئی محسوس ہورہی تھی۔

''مگر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم جھگڑالو درخت کے پودے پہچان نہیں پائے؟ ہم نے اسے پہلے بھی تو دیکھا تھا؟...... ہم اس حادثے کو روک سکتے تھے!''

''یہ کسے امید تھی کہ جھگڑالو درخت گملے میں پودے کے روپ میں چھپ کر ہسپتال میں آسکتا ہے؟'' رون نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''بہرحال، یہ ہماری غلطی نہیں ہے، جس کسی نے بھی اسے یہ پودا بھجوایا تھا، سراسر غلطی اسی کی تھی...... وہ یقیناً کوئی احمق شخص ہی ہوگا، جسے اتنا بھی احساس نہیں تھا وہ انجانے میں کیسی سنگین غلطی کررہا ہے؟......''

''اوہ...... جانے دو، رون!'' ہرمائنی نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال نہیں ہے کہ کوئی جھگڑالو درخت کی قلم گملے میں لگا دے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ چھونے والے فرد کو ہلاک کرنے کی پوری کوشش کرسکتا ہے...... یہ تو سیدھی سادی قتل کی واردات ہے...... بہت چالاکی سے کی گئی قتل کی واردات...... اگر پودے کو واقعی گمنام طریقے سے بھیجا گیا تھا تو کیسے معلوم ہو پائے گا کہ یہ کام کس کی ایماء پر کیا گیا ہے؟''

ہیری جھگڑالو درخت کے بارے میں ہرگز نہیں سوچ رہا تھا۔ وہ تو اس دن کو یاد کررہا تھا جب وہ عدالت کی سماعت والے دن جادوئی محکمے میں زیریں راہداری میں جانے کیلئے لفٹ میں سوار تھے اور ایک زرد چہرے والا آدمی جوف سے اندر داخل ہوا تھا۔

''میں بوڈ سے ملا تھا......'' ہیری آہستگی سے بولا۔ ''میں نے انہیں محکمے میں تمہارے ڈیڈی کے ساتھ دیکھا تھا......''

رون کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''اوہ یاد آیا، میں نے ڈیڈی کے منہ سے ان کے بارے میں سنا تھا...... وہ تو گونگے تھے...... یعنی شعبہ اسراریات جادو میں کام کرتے تھے......'' وہ چونکتے ہوئے بولا۔

انہوں نے ایک لمحے تک ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی نے اخبار اپنی طرف کھینچ کر لپیٹ دیا۔ صفحہ اوّل پر مفرور مرگ خوروں کی چھپی ہوئی دس تصویریں لمحہ بھر کیلئے دکھائی دیں جواب انہیں غصے بھری نظروں سے گھور رہے تھے اور اپنی جگہوں سے اچھل کر کھڑے ہوگئے تھے۔

''ارے تم کہاں چل دی......؟'' رون نے حیرت بھری آواز میں پوچھا۔

''ایک خط بھیجنے کیلئے......'' ہرمائنی نے اپنا بستہ کندھے پر لٹکاتے ہوئے کہا۔ ''یہ اچھا رہے گا...... شاید میں نہیں جانتی...... مگر یہ کوشش تو کرنا ہی چاہئے...... اور یہ کام میں ہی کرسکتی ہوں۔''

''اس کی انہی حرکتوں سے مجھے ہمیشہ چڑ ہوتی ہے۔'' رون نے بھڑکتے ہوئے کہا جب وہ اور ہیری میز سے اُٹھ کر بڑے ہال

سے باہر نکل رہے تھے۔ ''وہ کیا کرنے والی ہے؟...... یہ بتانے سے اُسے موت تو نہیں آ جائے گی۔ اس کام میں اسے محض دس سیکنڈ ہی تو لگتے......اوہ ہیگرڈ!''

ہیگرڈ بیرونی ہال کے قریب کھڑا تھا اور ریون کلا کے طلباء کے ہجوم کے نکل جانے کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ اب بھی اتنا ہی شدید زخمی دکھائی دے رہا تھا جتنا کہ دیوؤں کے سفر سے لوٹتے وقت دکھائی دیا تھا۔ آج اس کی ناک پر ایک اور نیا زخم بن چکا تھا۔

''اوہ......تم دونوں ٹھیک ہو؟'' ہیگرڈ نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا مگر اس کے چہرے پر درد بھرے جذبات جھلکنے لگے۔

''ہاں! مگر تم نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ تم ٹھیک تو ہو، ہیگرڈ؟'' ہیری نے متفکر لہجے میں پوچھا اور اس کے ارد گرد چلنے لگا۔ اب ہیگرڈ ریون کلا کے طلباء کے پیچھے پیچھے باہر کی طرف جا رہا تھا۔

''ہاں! تم پریشان مت ہونا......ہم بالکل ٹھیک ہیں......ٹھیک ہیں!'' ہیگرڈ نے لاپرواہ دکھائی دیتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا ایک ہوا میں ہاتھ لہرایا جس سے قریب سے گزرتے ہوئے پروفیسر وکٹر سہم کر ایک طرف سمٹ گئے کیونکہ ان کا سر بال بال بچا تھا۔ ''میں ذرا مصروف تھا...... ہمیشہ کے جھنجٹ...... پڑھائی کی تیاری...... سلے مینڈر چھپکلیوں کی کھال جل گئی تھی......اور ہم آج کل آزمائشی ملازمت پر بھی تو ہیں......'' وہ بڑبڑاتے ہوئے بولا۔

''تم آزمائشی نوکری پر ہو؟'' رون نے بہت بلند آواز سے کہا جس سے قریب گزرنے والے کئی طلباء چونک کر اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگے۔ رون جھینپ سا گیا۔ ''معاف کرنا......میرے کہنے کا مطلب ہے کہ...... پروفیسر آپ آزمائشی ملازمت پر ہیں......''

''بالکل......'' ہیگرڈ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں اسی کی امید تھی۔ تم لوگوں نے شاید غور نہیں کیا ہوگا مگر ہم جانتے ہیں کہ ہماری انکوائری بہت اچھی نہیں رہی تھی......خیر تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے......'' اس نے ٹھنڈی آہ بھری۔ ''اوہ اچھا رہے گا کہ ہم جا کر سلے مینڈر چھپکلیوں کی کھال پر تیز مرچوں کا سفوف لگا دیں ورنہ ان کی دُم لٹک کر الگ ہو جائے گی۔ بعد میں ملاقات ہوگی ہیری......رون!''

وہ سامنے والے دروازے سے نکلا اور پتھر کی سیڑھیاں اتر کر نم آلود میدان کی طرف چلا گیا۔ ہیری اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا اور یہ سوچتا رہا کہ اس جانے ابھی اور کتنی المناک اور دل دہلا دینے والی خبریں سننا پڑے گی؟

☆☆☆☆

ہیگرڈ آزمائشی نوکری پر تھا، یہ بات اگلے چند دنوں میں پورے سکول میں گردش کرنے لگی اور ہر کسی کو معلوم ہو چکی تھی۔ ہیری کو اس بات پر سخت غصہ آ رہا تھا کہ کوئی بھی اس سے متفکر دکھائی نہیں دیتا تھا۔ دراصل کچھ طلباء تو اس خبر کو پا کر بے حد خوش ہو گئے تھے، جس میں ڈریکو ملفوائے کا نام سرفہرست تھا۔ جہاں تک سینٹ مونگوز میں شعبہ اسراریات کے ملازم کی ناگہانی موت کا سوال تھا، تو صرف

ہیری، رون اور ہرمائنی ہی اس معاملے میں جانتے تھے اوراس کے بارے میں فکر مند تھے۔ راہداریوں میں اب گفتگو کا صرف ایک ہی موضوع تھا۔ دس مفرور مرگ خور...... جن کی کہانی اخبار پڑھنے والے کچھ طلباء کی وساطت سے بالآخر پورے سکول میں پھیل ہی چکی تھی۔ ہر کسی نے اس خبر میں مرچ مسالہ لگا کر نہایت سنسنی خیز بنا ڈالا تھا۔ اس طرح کی افواہیں بھی زوروں پر تھیں کہ کچھ مفرور قیدی ہاگس میڈ میں دکھائی دیئے ہیں۔ کچھ ایسی آراء بھی سننے کو ملیں کہ وہ سب قیدی دراصل چیختے بنگلے میں چھپے ہوئے ہیں اور ہوگورٹس میں گھسنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں، جیسا کہ سیریس بلیک نے ایک بار کیا تھا......

جادوگر گھرانوں کے بچوں ان مرگ خوروں کا نام بچپن سے ہی سنتے آرہے تھے، ان کا نام والڈی مورٹ جتنی دہشت سے ہی لیا جاتا تھا۔ والڈی مورٹ کی دہشت کے دور میں انہوں نے جو جرم سرانجام دیئے تھے، وہ بے حد سنسنی خیز اور ڈراؤنے تھے۔ انہوں نے ہوگورٹس میں پڑھنے والے کئی طلباء کے رشتے داروں کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ راہداریوں میں گزرتے ہوئے ایسے طلباء کو نہایت دلچسپی سے دیکھا جانے لگا تھا، حالانکہ وہ اس رویئے کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ سوزن بونز کے انکل اور آنٹی اور کزن کو انہی دس مجرموں میں سے ایک نے ہلاک کیا تھا۔ اس نے ایک دن جڑی بوٹیوں کی کلاس میں مغموم لہجے میں اس بات کا برملا اعتراف کیا کہ اسے اب شدت سے احساس ہو رہا ہے کہ ہیری کیسا محسوس کرتا ہوگا؟

''میں نہیں سمجھ پائی کہ تم یہ سب کیسے برداشت کر لیتے ہو؟ یہ تو نہایت اذیت ناک ہے!'' اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا اور اپنے سکریچ نیپ کے بیجوں کی ٹرے میں بہت زیادہ ڈریگن کا فضلہ ڈال دیا جس سے وہ بے چین ہو کر چیخنے چلانے لگے تھے۔

یہ سچ تھا کہ ان دنوں طلباء راہداریوں میں ہیری کی طرف دیکھ کر کچھ زیادہ ہی سرگوشیاں اور اشارے کرنے لگے تھے، بہرحال ان کانا پھوسیوں کے انداز میں کچھ فرق پایا جاتا تھا۔ وہ اب معاندانہ نہیں تھیں بلکہ ان میں متجسس جھلک دکھائی دیتی تھی۔ ایک آدھ مرتبہ اس کے کانوں میں ان سرگوشیوں کی آواز پہنچ پائی، جس سے اسے یہ اندازہ ہوگیا کہ طلباء روزنامہ جادوگر میں شائع کردہ وضاحتوں سے کچھ زیادہ مطمئن نہیں دکھائی دیتے تھے کہ وہ دس خطرناک مجرم مرگ خور اژقبان کی قید سے کیسے اور کیوں فرار ہوئے تھے؟ اضطراب اور خوف کی وجہ سے ان کے دل ودماغ میں اندیشے سر اُٹھانے لگے تھے۔ وہ اب یہ حقیقت تسلیم کرنے لگے تھے کہ ہیری اور ڈمبل ڈور گذشتہ سال سے جو کچھ انہیں بتا رہے تھے، وہ شاید سچ ہی تھا۔

صرف طلباء وطالبات کے رویوں میں ہی تبدیلی رونما نہیں ہوئی تھی بلکہ یہ معمول بن گیا تھا کہ دو تین استاد جب راہدایوں میں اکٹھے چل رہے ہوتے تھے تو وہ بھی دھیمی آواز میں ان سنگین معاملات کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے دکھائی دیتے تھے مگر جونہی طلباء ان کے قریب سے گزرتے تھے تو وہ جلدی سے سنبھل کر خاموش ہو جاتے تھے۔

''یہ تو سچ بات ہے کہ وہ اب سٹاف روم میں کھل کر بات چیت نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ وہاں تو امبرج موجود ہوتی ہے۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا جب وہ ہیری اور رون کے ساتھ ایک دن پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر فلٹ وک اور پروفیسر سپراؤٹ کے قریب

سے گزرے۔ جو جادوئی استعمالات کی کلاس کے باہر دروازے پر کھڑے گفتگو کر رہے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ انہیں کوئی نئی بات معلوم ہوئی ہے۔'' رون نے پیچھے پلٹ کران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر انہیں کچھ نیا معلوم ہو بھی گیا ہے تو وہ یقیناً ہمیں نہیں بتائیں گے، ہے نا؟'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔''اس تدریسی ضابطے کے بعد تو بالکل ہی نہیں......جس کا نمبر معلوم نہیں کیا ہے؟''

اژقبان سے خطرناک قیدیوں کے فرار ہونے کی خبر کے بعد اگلی ہی صبح تمام فریقوں کے نوٹس بورڈ پر ایک نئے تدریسی ضابطے کی تفصیل بتائی گئی تھی۔

ہوگورٹس کی محتسب اعلیٰ کا حکم

تمام معزز اساتذہ کو خبردار کیا جاتا ہے کہ وہ طلباء کو ایسی کوئی تفصیل نہیں بیان کرنے گے جو ان کی نصابی سرگرمیوں سے ہٹ کر ہو۔

یہ پابندی تدریسی ضابطہ نمبر چھبیس کے تحت نافذ کی گئی ہے۔

دستخط۔ ڈولرس جین امبریج ،محتسب اعلیٰ ہوگورٹس سکول

اس حکم نامے کا طلباء نے کافی تمسخر اُڑایا تھا۔ لی جارڈن نے امبریج کی توجہ اس طرف دلائی کہ نئے قانون کے تحت وہ فریڈ اور جارج کو کلاس کے پچھلی نشستوں پر بیٹھ کر دھماکہ خیز تاش کھیلنے سے نہیں روک سکتی تھیں۔

''دھماکے دار تاش کا تاریک جادو سے تحفظ کے فن سے کوئی تعلق نہیں پروفیسر! آپ کے متعلقہ مضمون سے ایسی کوئی وضاحت نہیں ہوتی ہے۔''

جب ہیری نے اگلی بار لی جارڈن کو دیکھا تو اس کے ہاتھ کی پشت سے بری طرح خون بہہ رہا تھا۔ ہیری نے اسے مرٹلاپ کا مرہم لگانے کا مشورہ دیا تھا۔

ہیری کا خیال تھا کہ اژقبان سے خطرناک قیدیوں کے فرار کے بعد امبریج کے رویئے میں کسی قدر نرمی دیکھنے میں آئے گی اور وہ کڑوی سچائی کو تسلیم کر لیں گی۔ اسے محسوس ہوا تھا کہ انہیں اس خوفناک واردات پر شرمندگی محسوس ہوگی جو ان کے چہیتے فج کے ناک کے نیچے رونما ہوئی تھی مگر ان کے رویئے سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اس واردات سے ان کی خواہش اور شدت اختیار کر چکی تھی کہ وہ کسی نہ کسی طرح پورے سکول پر اپنی دسترس قائم کر لیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اب کسی ایک نہ ایک استاد کو تو برطرف کرنے کا فیصلہ کر ہی چکی تھیں۔ اب یہ اہم سوال تھا کہ سب سے پہلے کون ان کا نشانہ بنے گا۔ پروفیسر ٹراؤلینی یا پھر ہیگرڈ؟

علم جوتش اور جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی قریباً ہر کلاس میں ہی پروفیسر امبریج اور ان کا کلپ بورڈ دیکھنے کو مل رہا تھا۔ وہ

بلند مینار کے خوشبودار دھوئیں کے درمیان آتشدان کے اردگرد منڈلاتی رہتی تھیں اور پڑھائی کے دوران پروفیسر ٹراؤلینی کو ٹوک دیتی تھیں۔ پروفیسر ٹراؤلینی کے مجنونانہ باتوں کے درمیان وہ ان سے علم طیوریات اور علم حیوانات کے بارے میں مشکل سوالات پوچھنے لگتیں۔ وہ تو اس بات پر بھی زور دیتی تھی کہ طلباء کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ ان کے جوابوں کے بارے میں پیشین گوئی کریں کہ وہ کیا جواب دینے والے ہیں؟ وہ پروفیسر ٹراؤلینی سے مستقبل بینی کے گولے، چائے کی پتیوں اور راس نگینوں میں ان کی مہارت ثابت کرنے کا بھی تقاضا کرتے رہتیں۔ ہیری کو اندازہ ہو رہا تھا کہ پروفیسر ٹراؤلینی اس قدر شدید دباؤ کا شکار ہو کر جلد ہی شکستہ دل ہو جائیں گی۔ اس نے انہیں عجیب سی کیفیت میں چلتے ہوئے راہداریوں میں کئی بار دیکھا تھا۔ یہ بات معمول سے ہٹ کر تھی کیونکہ وہ تو زیادہ تر اپنے مینار والے کمرے میں بند رہا کرتی اور کبھی کبھار ہی باہر نکلا کرتی تھی۔ وہ بے حد حواس باختہ اور ہر وقت زیر لب کچھ نہ کچھ بڑبڑاتی ہوئی دکھائی دیتی تھیں۔ وہ اپنے ہاتھ بری طرح مسلتی ہوئی بار بار مڑ کر پیچھے دہشت بھری نظروں سے دیکھا کرتی تھیں اور ان کے لباس سے سرکے کی تیز بدبو اُٹھتی رہتی تھی۔ اگر ہیری ہیگرڈ کے بارے میں اس قدر پریشان نہ ہوتا تو اسے ان کی حالت پر ترس آ جاتا۔ مگر اگر ان میں سے کسی ایک نوکری سے ہاتھ سے دھونا ہی تھے تو ہیری کی حمایت بالکل واضح تھی کہ ہوگورٹس میں کسے رہنا چاہئے؟

بدقسمتی سے ہیگرڈ کی کلاسوں کی حالت بھی پروفیسر ٹراؤلینی سے بہتر نہیں تھی حالانکہ وہ اب ہرمائنی کی تجویزوں پر عمل کر رہا تھا اور کرسمس کے پہلے سے اس نے انہیں کاغذی کتے 'کرپ' جو کہ ناقابل شناخت جادوئی جانور تھا، کے علاوہ اور کوئی ڈراؤنا جاندار نہیں دکھایا تھا۔ مڑی ہوئی دوشاخہ دُم کو چھوڑ کر یہ جانور جیک رسل ٹیریئر نامی نسل کے کتے جیسا ہی تھا...... مگر ہیگرڈ کی قوت ارادی جواب دیتی جا رہی تھی، وہ بری طرح سے حواس باختہ تھا اور کلاس کے دوران سہما سہما دکھائی دیتا تھا۔ وہ اکثر اپنی باتوں کا تسلسل کھو بیٹھتا تھا اور بیچ میں سے کچھ نہ کچھ بھول جاتا تھا۔ وہ طلباء کے سوالات کے غلط جواب دیتا تھا اور ہر وقت کنکھیوں سے پروفیسر امبریج اور ان کے کلپ بورڈ کو بے چارگی کے عالم میں دیکھتا رہتا تھا۔ اس نے ہیری، رون اور ہرمائنی کو خود سے دور کر لیا تھا اور اندھیرے پھیلنے کے بعد جھونپڑے میں ملنے کیلئے آنے پر پابندی عائد کر دی تھی۔

اس نے انہیں صاف لفظوں میں بتا دیا تھا کہ ''اگر اس نے تمہیں رنگے ہاتھوں پکڑ لیا تو ہم سبھی مشکل میں پھنس جائیں گے۔'' اسی لئے وہ لوگ اس کی ملازمت کو خطرے میں ڈالنے والا کوئی کام نہیں کرنا چاہتے تھے اور وہ شام کو کے جھونپڑے کی طرف جانے سے گریز کرتے تھے۔

ہیری کو ایسا لگ رہا تھا کہ امبریج آہستہ آہستہ اس کی ہر دلچسپی والی چیز کو چھینتی جا رہی تھی اور اسے تنہائی کی دلدل میں دھکیلنا چاہتی تھی۔ یہی تو وہ چند دلچسپیاں تھیں، جن کیلئے وہ ہوگورٹس میں رہنا پسند کرتا تھا اور اسے اپنا گھر سمجھتا تھا...... ہیگرڈ کی قربت کا احساس، سیریس کے تسلی بھرے خطوط، اس کا پسندیدہ فائر بولٹ بہاری ڈنڈا اور کیوڈچ...... اس کے پاس خود کو سہارا دینے کیلئے بس ایک ہی چیز

باقی رہ گئی تھی، اور وہ تھی ڈی اے کی خفیہ ملاقاتیں...... ہیری نے سب چیزوں کے بارے میں کڑھنے کے بجائے اپنی تمام توجہ ڈی اے پر مرتکز کر دی اوراس میں محنت کرنے لگا۔

ہیری کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اژقبان سے دس مرگ خوروں کے فرار کی خبر کے بعد سب ساتھی دل لگا کر محنت کرنے لگے تھے۔ یہاں تک کہ زکریا سمتھ بھی پیچھے نہیں رہا۔ مگر سب سے بڑی تبدیلی نیول میں رونما ہوئی تھی۔ اس کے والدین پر ستم ڈھانے والے مرگ خوروں کے فرار کی خبر نے اسے جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔ اس پر عجیب اور دہشت بھرے احساس کا غلبہ دکھائی دیتا تھا۔ اس نے ایک بار بھی اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ وہ سینیٹ مونگوز کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں ہیری، رون اور ہرمائنی سے کبھی ملا تھا۔ اس کے نازک احساسات کا تحفظ کرتے ہوئے ان تینوں نے بھی اس معاملے پر چپ سادھ رکھی تھی۔ اس کے علاوہ نیول نے بیلاٹرکس اوراس کے سفاک ساتھیوں کے فرار ہونے کی خبر پر بھی کچھ تبصرہ نہیں کیا تھا۔ حقیقت تو یہ تھی نیول ڈی اے کی خفیہ ملاقاتوں میں بے حد کم گفتگو کیا کرتا تھا مگر وہ ہیری کے سکھائے ہوئے نئے جادوئی کلمات پر دل و جان سے محنت کرنے لگا۔ اس کا گول مٹول چہرہ تن بدن میں اُٹھنے والے طوفان کے باعث بھینچ جاتا اور وہ خود کو لگنے والی چوٹوں اور ناگوار حادثوں کی قطعی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ وہ اتنی تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کرنے لگا تھا کہ اسے دیکھ کر خوف پیدا ہونے لگا تھا۔ جب ہیری نے ششدر کرنے والے جادوئی حملے کے خلاف سپر جادوئی کلمے کے سکھانے کا آغاز کیا تو اسے یہ دیکھ کر حیرت کا جھٹکا لگا کہ صرف اسے ہرمائنی ہی نیول سے پہلے سیکھ پائی تھی۔

نیول ڈی اے کی خفیہ کلاسز میں جس قدر کڑی محنت کر رہا تھا، اتنی کڑی محنت ہیری جذب پوشیدی سیکھنے میں نہیں کر پا رہا تھا۔ سنیپ کے ساتھ جذب پوشیدی کی مشقیں ابتدا سے ناکام چل رہی تھیں اور وہ اپنی تمام تر کوشش کے باوجود اس میں کوئی درستگی پیدا نہیں کر پایا تھا۔ بہت جلد ہیری کو یہ اندازہ ہونے لگا کہ ہر سبق کے بعد اس کی حالت پہلے سے زیادہ خستہ اور قوت برداشت جواب دیتی جا رہی تھی۔

جذب پوشیدی سیکھنے سے پہلے اس کے ماتھے کا نشان کبھی کبھار ہی ٹیسیں مارتا تھا، ایسا عام طور پر اس کے ساتھ رات کو سوتے وقت ہی ہوتا تھا یا پھر اس وقت جب والڈی مورٹ کے بکھرے جذبات، منتشر خیالات، اس کی از حد خوشی یا بے تحاشا غصہ اور خفیہ ارادوں کی جھلک اسے دکھائی دے جایا کرتی تھی۔ بہرحال، اب تو اس کے ماتھے کا نشان ہر وقت ہی اذیت دیتا رہتا تھا۔ اکثر اسے عجیب سی چڑچڑاہٹ یا مسرت کا احساس ہوتا رہتا تھا، جس کا اس کے ساتھ ہونے والے تناؤ بھرے واقعات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔ وقت بے وقت اس کے ماتھے کے نشان میں درد کی لہریں اُٹھتی رہتیں۔ اسے یہ بھیانک احساس ہو رہا تھا کہ وہ آہستہ آہستہ ایک طرح کا روگ بنتا جا رہا تھا جو والڈی مورٹ کے مزاج میں ہونے والی چھوٹی موٹی تبدیلیوں کو گرفت میں لینے لگا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس کی حساسیت میں اضافے کا سبب جذب پوشیدی کی وہ مشقیں ہی تھیں، جن کے پہلے دن کے آغاز سے ہی اس پر ذہنی کمزوری کے اثرات مرتب ہونے لگے تھے۔ صرف یہی نہیں، وہ اب قریباً ہر رات ہی خوابوں میں شعبہ اسراریات کی تنگ و تاریک راہداریوں میں

جانے لگا تھا۔خوابوں کے آخر میں وہ ہمیشہ اس سیاہ دروازے کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا تھا۔

جب ہیری نے یہ بات ہر مائنی اور رون کو بتائی تو ہر مائنی کافی فکر مند دکھائی دینے لگی۔

''شاید یہ کسی طرح کا مرض ہے، بخار یا ایسی ہی کوئی چیز ہو سکتی ہے جو پہلے بگڑتی ہو اور پھر اس کے بعد ٹھیک ہو جاتی ہو......'' اس نے اپنا فلسفہ بگھارتے ہوئے کہا۔

''سنیپ کے ساتھ جذب پوشیدی کی مشقوں کے بعد تو میری حالت بگڑتی ہی جا رہی ہے۔'' ہیری نے اپنا خدشہ بتاتے ہوئے کہا۔''میں اپنے ماتھے کے نشان کے روز روز کی تکلیف سے عاجز آ گیا ہوں اور ہر رات اس اندھیری راہداری میں خود کو بھاگتے دوڑتے دیکھ کر بیزار ہو چکا ہے۔'' اس نے غصے کے عالم میں اپنا ماتھا زور سے مسلا۔''کاش وہ دروازہ کھل جائے۔ میں اسے بند دیکھ دیکھ پریشانی محسوس کرنے لگا ہوں۔''

''یہ کوئی مذاق والی بات نہیں ہیری!'' ہر مائنی نے تیکھی آواز میں جھڑکتے ہوئے کہا۔''ڈمبل ڈور نہیں چاہتے ہیں کہ تم راہداری کے بارے میں رات بھر خواب دیکھو، ورنہ وہ سنیپ سے جذب پوشیدی سکھانے کی بات نہ کرتے۔تمہیں اس میں تھوڑی زیادہ محنت کرنا پڑی گی۔''

''میں محنت ہی تو کر رہا ہوں۔'' ہیری نے متفکر لہجے میں کہا۔''تم اسے کبھی کر کے تو دیکھو...... جب سنیپ تمہارے دماغ کے اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہوں تو...... یہ کوئی عام سی بات نہیں ہے۔''

''شاید......'' رون نے آہستگی سے کہا۔

''شاید سے تمہاری کیا مراد ہے؟'' ہر مائنی نے تیز لہجے میں کہا۔

''شاید یہ ہیری کی غلطی نہ ہو کہ وہ اپنا دماغ بند نہیں کر پا رہا ہے۔'' رون نے پر اسرار لہجے میں کہا۔ ہیری نے عجیب سے انداز سے اسے دیکھا۔

''تم کیا کہنا چاہتے ہو، کھل کر کہو؟'' ہر مائنی نے تنگ کر کہا۔

''سنو! شاید سنیپ ہیری کی صحیح طرح سے مدد کرنا ہی نہ چاہتے ہوں......''

ہیری اور ہر مائنی نے اس کی ادھوری بات پر اسے گھور کر دیکھا۔ رون ان کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ اس کی بات کا مطلب جانئیں گے۔

''شاید......'' وہ دھیمے لہجے میں وضاحت کرتا ہوا بولا۔''وہ ہیری کے دماغ کو تھوڑا غیر محفوظ بنانے کی سعی کر رہے ہو......تا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' اسے آسانی سے قابو......''

''اپنی بکواس بند رکھو، رون!'' ہر مائنی غصیلے لہجے میں چیخ کر بولی۔''تم نے سنیپ پر پہلے بھی ہزار مرتبہ شک کیا ہے مگر تمہارے

شکوک ہمیشہ بے بنیاد ہی نکلے ہیں، یہ بات کافی ہونا چاہئے کہ ڈمبل ڈور کو ان پر پورا اعتماد ہے اور وہ ققنس کے گروہ میں اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔''

''تم بھی یہ مت بھولو کہ سنیپ کبھی مرگ خور تھے اور ہمیں ابھی تک کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملا ہے کہ انہوں نے واقعی اپنی راہ بدل لی ہے.....'' رون ڈھٹائی سے بولتا چلا گیا۔

''ڈمبل ڈور کو ان پر گہرا اعتماد ہے اور اگر ہم ڈمبل ڈور کی بات پر بھروسہ نہیں کر سکتے تو پھر ہمیں کسی کی بات پر بھی اعتماد نہیں ہو سکتا.....'' ہرمائنی نے تلخی سے جواب دیا۔

☆☆☆☆

ڈھیر ساری پریشانیاں اور ادھورے کام ان سے جڑ چکے تھے۔ ہوم ورک کا بوجھ تیزی سے بڑھتا چلا گیا۔ پانچویں سال میں پڑھنے والے طلباء اکثر و بیشتر نصف رات سے دیر تک اپنا اپنا ہوم ورک کرتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ ہوم ورک کے علاوہ ڈی اے کی خفیہ ملاقاتوں اور سنیپ سے جذب پوشیدی کی خصوصی کلاسیں لیتے لیتے جنوری کا مہینہ ختم ہو گیا۔ ہیری کو احساس ہو پاتا، اس سے پہلے ہی فروری کا آغاز ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی زیادہ گرم موسم کے جھونکے بھی محسوس ہونے لگے۔ اسے یہ یاد نہ رہا کہ اس سہ ماہی میں ہاگس میڈ کی دوسری سیر کی تاریخ مقرر تھی۔ چو چینگ کے سامنے ہاگس میڈ ایک ساتھ چلنے کی تجویز رکھنے کے بعد ہیری کو اس سے گفتگو کرنے کا کوئی زیادہ موقع نہیں مل پایا تھا مگر اب اس کے سامنے یہ سوال کھڑا تھا کہ وہ اس کے ساتھ پورا ویلن ٹائن ڈے کیسے گزارے گا؟ چودہ فروری کی صبح وہ بھرپور انداز میں تیار ہوا۔ اس نے خود کو کئی بار ٹٹول کر دیکھا کہ کوئی کمی باقی نہ رہ گئی ہو۔ وہ جب رون کے ساتھ نیچے اتر کر بڑے ہال میں پہنچا تو وہاں الّو ڈاک لے کر آ رہے تھے۔ ہیڈوگ وہاں کہیں دکھائی نہیں دی.....اور ہیری کو اس کے آنے کی کوئی امید بھی نہیں تھی۔ میز پر نشست سنبھالتے ہوئے انہوں نے دیکھا کہ ہرمائنی ایک بھورے نامانوس الّو کی چونچ سے ایک خط الگ کر رہی تھی۔

''چلنے کا وقت بھی ہو چکا تھا.....اگر یہ آج بھی نہیں پہنچ پاتی تو.....'' اس نے جلدی سے کہا اور بے تابی سے لفافہ پھاڑ کر اس میں سے ایک چھوٹا چرمئی کاغذ باہر نکالا۔ اس کی آنکھیں تیزی سے پیغام پر دوڑنے لگیں اور پھر اس کے چہرے پر خوشی کی جھلک پھیل گئی۔

''سنو ہیری! یہ واقعی ایک ضروری معاملہ ہے۔'' ہرمائنی نے چرمئی کاغذ کو لپیٹتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم مجھ سے دوپہر کے وقت تھری بروم سٹکس بار میں مل سکتے ہو؟''

''کچھ کہہ ہی نہیں سکتا.....'' ہیری نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ ''چو چینگ یقیناً یہ امید کر رہی ہو گی کہ میں پورا دن اس کے ساتھ گھوم کر گزاروں۔ ہمارے درمیان کوئی واضح بات چیت نہیں ہوئی ہے کہ ہمیں وہاں کیا کرنا ہو گا؟''

''ٹھیک ہے، اگر اسے ساتھ لانا پڑے تو بے شک لے آنا مگر تم لازمی طور پر آنا.....ٹھیک ہے!'' ہرمائنی نے زور دیتے ہوئے

کہا۔

''چلوٹھیک ہے......مگر وجہ تو بتادو؟'' ہیری نے کہا۔

''میرے پاس ابھی وضاحت کیلئے وقت نہیں ہے، مجھے فوری طور پر اس کا جواب دینا ہوگا۔'' ہرمائنی نے اُٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے بڑے ہال سے باہر نکل گئی۔اس کے ایک ہاتھ میں خط تھما ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں ٹوسٹ کاٹکڑا تھا۔

''تو تم ہاگس میڈ چل رہے ہو۔'' ہیری نے رون کی طرف دیکھ کر پوچھا۔اس نے اُداسی کے عالم میں اپنا سرنفی میں ہلا دیا۔

''میں ہاگس میڈ بالکل نہیں جا سکتا۔انجلینا آج پورادن کیوڈچ کی مشقیں کرنا چاہتی ہے، جیسے اس سے کوئی فائدہ ہو پائے گا۔ ہماری ٹیم جتنی کمزور ہے، اتنی تو میں اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھی۔تمہیں جیک سلوپر اور اینڈریو کارک کا کھیل دیکھنا چاہئے۔وہ نہایت چغد ہیں، مجھ سے کہیں زیادہ......'' اس نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔''معلوم نہیں انجلینا مجھے استعفیٰ پیش کرنے پر کیوں رضامند نہیں ہے؟''

''ایسا صرف اس لئے ہے کہ جب تم ہوش میں رہ کر کھیلتے ہو تو واقعی کمال کا کھیلتے ہو۔'' ہیری نے منہ بسورتے ہوئے جواب دیا۔

رون کے معاملے میں کسی قسم کی ہمدردی کا اظہار کرنا اس کیلئے کافی دشوار تھا، کیونکہ وہ ہفل پف کے خلاف ہونے والے آسان سے میچ میں کھیلنے کیلئے کوئی بھی قیمت دینے پر تیار بیٹھا تھا۔رون، ہیری کے جذبات کو سمجھ چکا تھا، اسی لئے اس نے ناشتے کے دوران دوبارہ کیوڈچ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ناشتہ کرنے کے بعد دونوں نے ایک دوسرے سے رخصت لی۔رون بوجھل قدموں کے ساتھ کیوڈچ کے میدان کی طرف بڑھ گیا اور ہیری چائے کے چمچے کے عقبی حصے میں اپنا عکس دیکھ کر اپنے بال سیدھے کرتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔وہ چوچینگ سے ملنے کیلئے اکیلا بیرونی ہال کی طرف بڑھ گیا۔وہ کافی گھبرایا ہوا تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ وہ اس سے آخر کس موضوع پر گفتگو کر پائے گا؟

چوچینگ بلوط کی لکڑی کے سامنے والے دروازے کے پاس کھڑی اس کی منتظر تھی۔وہ بے حد حسین دکھائی دے رہی تھی، اس کے چکنے بال ایک لمبی چٹیا میں بندھے ہوئے تھے، جب ہیری اس کی طرف بڑھا تو اسے اپنے پاؤں اپنے بدن سے زیادہ لمبے محسوس ہو رہے تھے۔اسے اچانک یہ احساس بھی ہوا کہ اس کے جھولتے ہوئے ہاتھ کتنے بدنما دکھائی دے رہے ہوں گے۔

''کیسے ہو؟'' چوچینگ نے آہستگی سے ہانپتے ہوئے کہا۔

''اچھا ہوں!'' ہیری نے جواب دیا۔

وہ ایک دوسرے کو لمحہ بھر دیکھتے رہے، پھر جیسے ہیری کو احساس ہو گیا اور وہ جھینپ سا گیا۔

''تو پھر......چلیں؟''

''اوہ......ہاں!''

وہ ان لوگوں کی قطار میں شامل ہو گئے جنہیں فلیچ دستخط کر کے باہر جانے کی اجازت دے رہا تھا۔ وہ ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر مسکراتے رہے مگر کوئی بات نہ کر پائے۔ کھلی فضا میں پہنچ کر ہیری نے سکون کی سانس لی۔ ایک جگہ کھڑے کھڑے عجیب سا دکھائی دینے کے بجائے خاموشی سے ساتھ ساتھ چلنا زیادہ آسان تھا۔ جب وہ کیوڈچ کے میدان کے قریب سے گزرے تو ہیری نے دیکھا کہ رون اور جینی سٹیڈیم کے اوپر اپنے بہاری ڈنڈوں پر بیٹھ کر مشقیں کر رہے تھے۔ ہیری کے سینے میں کسک سی اُٹھی کہ وہ وہاں ان کے ساتھ کیوں نہیں ہے؟

''تمہیں کیوڈچ کی بہت یاد آتی ہوگی، ہے نا؟'' چوچینگ نے اس کے چہرے کے متغیر تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیری نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں اس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

''ہاں...... آتی ہے!'' اس نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''تمہیں یاد ہے کہ تیسرے سال کی پڑھائی میں ہم پہلی بار ایک دوسرے کے خلاف کھیلے تھے۔'' چوچینگ نے مسکرا کر ہیری سے پوچھا۔

''اوہ ہاں!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ''تم نے میرا راستہ روک لیا تھا......''

''اور وُڈ نے تمہیں چیخ کر کہا کہ تمہیں شرافت دکھانے کی کوئی ضرورت نہیں اور مجھے بہاری ڈنڈے سے گرا دو۔'' چوچینگ نے کہا اور یادوں میں ڈوبتی ہوئی ہنس دی۔ ''میں نے سنا ہے کہ وہ آج کل پرائڈ آف پورٹری نامی ٹیم میں کھیل رہا ہے، کیا یہ صحیح بات ہے؟''

''اوہ نہیں! وہ تو پڈل میری یونائیٹڈ نامی ٹیم میں کھیل رہا ہے۔ گذشتہ سال ورلڈ کپ کے موقع پر ہماری ملاقات ہوئی تھی، تب اس نے بتایا تھا۔''

''اوہ! میں نے بھی تمہیں وہاں دیکھا تھا، یاد ہے؟'' ہم لوگ ایک ہی خیمہ بستی میں تھے۔ ورلڈ کپ بے حد اچھا تھا، ہے نا؟

کیوڈچ ورلڈ کپ کا موضوع کچھ دیر چلتا رہا اور انہیں بیرونی دروازے تک پہنچانے میں کامیاب رہا۔ ہیری کو اس بات پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ چوچینگ سے گفتگو کرنا کتنا آسان تھا؟ بالکل اتنا ہی آسان تھا جتنا کہ رون اور ہرمائنی سے بات چیت کرنا۔ وہ ابھی سرشاری کے جھونکوں میں اپنی بانہیں پھیلا نہ پایا تھا کہ اسی وقت سلے درن کی لڑکیوں کی ایک بڑی ٹولی ان کے قریب سے گزرا، جس میں پینسی پارکنسن بھی شامل تھی۔

''ارے یہ کیا...... پوٹر اور چو؟'' لڑکیوں کی ٹولی میں سے پینسی پارکنسن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ سب لڑکیاں کھی کھی کرنے لگیں۔ ''اوہ مس چینگ! مجھے تمہارے انتخاب پر افسوس ہے...... کم از کم اس کے مقابلے میں ڈیگوری تو خوش شکل تھا......''

لڑکیوں میں زوردار قہقہہ بلند ہوا اور پھر وہ دھڑ دھڑاتی ہوئی آگے نکل گئیں۔ وہ پیچھے مڑ مڑ کر ان دونوں کی طرف بھی دیکھتی جا

رہی تھیں اوران کی کھی کھی اور جوشیلی چیخوں کی دھیمی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ چوچینگ اور ہیری کے درمیان خاموشی کی عجیب چادر تن گئی۔ ہیری کو کیوڈچ کے بارے میں اور کوئی بات نہیں سوجھ پائی۔ ادھر چوچینگ کا چہرہ بھی سرخ ہو گیا تھا اور وہ محض اپنے پیروں کی طرف دیکھتی رہی۔

''تو پھر...... کہاں چلیں؟'' ہاگس میڈ کی بڑی شاہراہ پر پہنچ کر ہیری نے پوچھا۔ بڑی شاہراہ طلباء سے کھچا کھچ بھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے دکانوں کے اندر جھانک رہے تھے۔

''اوہ! کہیں بھی چلتے ہیں۔'' چوچینگ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''ہونہہ...... پہلے دکانوں پر نظر ڈال لیتے ہیں......''

وہ درویش اینڈ بینجس کی طرف بڑھ گئے۔ اس کی کھڑکی پر ایک بڑا اشتہار لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جسے ہاگس میڈ کے کچھ لوگ دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ چوچینگ اور ہیری کے پاس پہنچنے پر وہ ایک طرف ہٹ گئے۔ سامنے دس مفرور مجرم مرگ خوروں کی تصویریں لگی ہوئی دکھائی دیں۔ جادوئی محکمے کی طرف سے شائع کردہ اشتہار میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ جو جادوگر یا جادوگرنی ان میں سے کسی کو بھی کو گرفتار کرنے میں مدد کرے گا، اسے ایک ہزار گیلن کا انعام دیا جائے گا۔

''یہ کچھ عجیب ہے، ہے نا؟'' چوچینگ نے ان مرگ خوروں کی تصویروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں یاد ہے کہ سیریس بلیک جب فرار ہوا تھا تو اس کی تلاش میں پورے ہاگس میڈ پر روح کھچڑ منڈلا رہے تھے اور اب دس مرگ خوروں کے فرار ہونے کے باوجود ایک بھی روح کھچڑ یہاں دکھائی نہیں دے رہا ہے......''

''ہاں یہ تو ہے!'' ہیری نے کہا اور اپنی نظریں بیلاٹرکس لسٹرینج کے چہرے سے ہٹا کر بڑی شاہراہ پر گھمائیں۔ ''یہ واقعی عجیب ہے......!''

اسے روح کھچڑوں کو ہاگس میڈ میں موجود نہ ہونے پر تو کوئی افسوس نہیں تھا مگر اچانک یہ خیال عود کر آیا کہ ان کی عدم موجودگی بھی قابل غور بات تھی، انہوں نے نہ صرف مرگ خوروں کو اژقبان سے فرار ہونے دیا بلکہ وہ انہیں تلاش کرنے میں بھی کوئی زیادہ دلچسپی نہیں دکھا رہے تھے...... ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہ اب واقعی جادوئی محکمے کے احکامات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔

ہیری اور چوچینگ نے چلتے ہوئے دیکھا کہ ان مفروروں کی تصویروں والا اشتہار ہر دکان کے بیرونی شیشے پر چسپاں تھا۔ جب وہ سکریون شافٹ کی دکان کے قریب پہنچے تو موسلا دھار اور سرد بارش شروع ہو گئی۔ ہیری کو اپنے چہرے اور گردن پر ٹھنڈی موٹی بوندیں گرنے کا احساس ہونے لگا۔

''تم کافی پینا پسند کرو گے......؟'' چوچینگ نے پوچھا جب بارش کی رفتار تیزی سے بڑھتی جا رہی تھی۔

''اوہ ہاں!...... یہ اچھا رہے گا۔'' ہیری نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مگر کہاں......؟''

''اوہ! یہاں نزدیک ہی ایک اچھی جگہ ہے، تم کبھی میڈم پیوڈی فٹ کے قہوہ خانے میں گئے ہو؟'' اس نے دلچسپی سے پوچھا اور

اسے ایک پہلو والی سڑک پر لے گئی۔ وہاں پر ایک چھوٹا سا قہوہ خانہ دکھائی دے رہا تھا جسے ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ ایک سنہری اور دھند بھری جگہ تھی جہاں پر ہر چیز جھالروں یا ڈوریوں سے سجی ہوئی تھی۔ ہیری کو امبریج کا دفتر یاد آنے لگا۔

''اچھی جگہ ہے نا؟'' چو چینگ نے جوشیلے انداز میں پوچھا۔

''ار...... ہاں...... بالکل!'' ہیری نے جھوٹ موٹ کہا۔

''دیکھو تو سہی! انہوں نے ویلن ٹائن ڈے کی مناسبت سے خاص طور پر سجایا ہے۔'' چو چینگ نے فضا میں اُڑتے ہوئے سنہری کروبوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ہر چھوٹی سی گول میز کے اوپر اپنے پنکھ پھڑ پھڑاتے ہوئے ہوا میں پیوں کی طرح غوطے کھا رہے تھے اور نیچے بیٹھے ہوئے لوگوں پر تھوڑی تھوڑی دیر بعد گلابی کاغذ کی پرچیاں پھینک رہے تھے۔

''واؤوؤوؤ......خوبصورت ہے، ہے نا؟'' چو چینگ نے چہکتے ہوئے کہا۔

وہ آخری خالی میز پر جا بیٹھے جو دھند بھری کھڑکی کے نزدیک تھی۔ ریون کلا کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان روجر ڈیوس سنہرے بالوں والی ایک لڑکی کے ساتھ ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ ہیری انہیں دیکھ کر کسی قدر پریشان ہو گیا۔ قہوہ خانے میں چاروں طرف جوڑے ہی بیٹھے ہوئے تھے، جو ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر باتیں کر رہے تھے۔ ہیری نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ سوچا، چو چینگ بھی شاید اس سے ایسی ہی کوئی امید کر رہی ہوگی کہ وہ بھی اس کا ہاتھ تھام لے......

''بچو! میں تمہارے لئے کیا لاؤں؟'' میڈم پیوڈی فٹ نے قریب آ کر پوچھا۔ وہ کافی فربہ خاتون تھیں۔ اس لئے انہیں ان دونوں تک پہنچنے کیلئے روجر ڈیوس کی میز کے قریب سے نکلنے میں تھوڑی دشواری پیش آئی تھی۔

''دو کپ کافی......'' چو چینگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جب تک کافی آئی تب تک روجر ڈیوس اور اس کی ساتھی لڑکی شکر دان کے اوپر جھک گئے اور ان کے چہروں میں بہت کم فاصلہ رہ گیا۔ وہ اب ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر میٹھی میٹھی باتیں کر رہے تھے۔ ہیری سوچنے لگا کہ کاش وہ اس سے بڑھ کر آگے کچھ نہ کریں تو اچھا رہے گا۔ اسے یہ بھی محسوس ہوا کہ روجر دراصل ایک مثال پیش کر رہا تھا کہ ویلن ٹائن ڈے پر اپنی ساتھی لڑکی کو کیسے متاثر کیا جاتا ہے؟ کیا چو چینگ بھی اس سے ایسی ہی حرکتیں کرنے کی امید باندھے بیٹھی ہے؟ اس کے پیٹ میں عجیب سی اینٹھن ہوئی۔ اسے اپنا چہرہ گرم ہوتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ اس نے کھڑکی سے باہر دیکھنے کی کوشش کی مگر وہاں پر اتنی زیادہ دھند کے بادل منڈلا رہے تھے کہ باہر کی جھلک تک نہیں دکھائی دی۔ وہ چو چینگ سے نظریں ملانے سے بچنے کیلئے چھت کی طرف دیکھنے لگا جیسے وہ اس کی رنگ وروغن کا جائزہ لینے آیا ہو۔ اوپر ہوا میں تیرتا ہوا کروب مسکرایا اور اس نے مٹھی بھر گلابی کاغذ کی پرچیاں اس پر پھینک دیں۔

اسی خاموشی میں چند منٹ بیت گئے۔ چو چینگ نے پروفیسر امبریج کا ذکر چھیڑ دیا۔ ہیری کو اطمینان کی سانس نصیب ہوئی۔ وہ ذرا کھل کر اس موضوع پر گفتگو کرنے لگا۔ دونوں نے ہی انہیں خوب برا بھلا کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔ اس بے معنی گفتگو میں کچھ

وقت گزر گیا۔ بہرحال ڈی اے کی ملاقاتوں میں اس موضوع پر اتنی تفصیلی بات چیت ہو چکی تھی کہ اس کا سلسلہ جلد ہی ختم ہو گیا۔ ایک بار پھر ان دونوں میں خاموشی کی فضا قائم ہو گئی۔ ہیری کے نزدیکی میز پر چومنے کی آواز سنائی دی تو وہ بدحواس سا ہو گیا۔ اس نے لاشعوری طور پر ادھر دیکھا تو روجر اب اس سنہری بالوں والی لڑکی کے رخسار پر بوسہ لے رہا تھا...... ہیری کو خود کو مصروف رکھنے کیلئے کسی نہ کسی موضوع کی تلاش تھی جو اسے اب بالکل سمجھ میں نہیں آ رہا تھا......

''سنو! کیا تم میرے ساتھ دوپہر کو تھری بروم سٹکس چلو گی؟ میں وہاں پر ہرمائنی گرینجر سے ملنے جا رہا ہوں......'' ہیری کو جب کچھ نہ سوجھا تو اس نے یہی ذکر چھیڑنا ضروری سمجھا۔

چو چینگ نے اپنی بھنوئیں اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''تم ہرمائنی گرینجر سے ملنے جاؤ گے......آج؟''

''اوہ ہاں! دیکھو، اس نے مجھے آج ملنے کیلئے کہا تھا، اسی لئے میں نے سوچا کہ میں اس سے مل ہی لوں۔ کیا تم میرے ساتھ چلنا پسند کرو گی؟ ویسے اس نے مجھے کہا تھا کہ اگر نہیں بھی آؤ گی تو بھی چلے گا......'' ہیری نے جلدی سے بتایا۔

''واہ!...... یہ تو اس نے بڑی شاندار بات کہی، ہے نا؟''

چو چینگ کی آواز سے ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ اسے یہ بہت شاندار لگا تھا۔ اس کی بیزاری اور بات کرنے کا انداز سرد اور کڑوا سا محسوس ہوا۔ اچانک اس کے چہرے پر سختی پھیل گئی۔ کچھ منٹ اور خاموشی کی نظر ہو گئے۔ ہیری نے اپنی کافی اتنی جلدی ختم کر لی کہ اسے جلد ہی اپنے لئے دوسرا کپ منگوانا پڑا۔ اس نے لاشعوری طور پر روجر کی طرف دیکھا جو اپنی ساتھی لڑکی کے گالوں کو تھپتھپا کر باتیں کر رہا تھا، دونوں بے حد خوش دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری کی نظر چپکے سے اس کے ہاتھ پر پڑی جو کافی کے کپ کے پاس میز پر رکھا ہوا تھا۔ ہیری اسے پکڑنے کیلئے اپنے اندر عجیب سا دباؤ محسوس کرنے لگا۔ وہ مضطرب انداز میں خود سے نبرد آزما تھا۔ اس کے اندر سے ایک آواز اُٹھ رہی تھی۔ 'اسے یہ کام اب کر دینا چاہئے' دہشت اور جوش ملے جلے جذبات کی لہریں اس کے سینے میں اُٹھنے لگیں۔ اس نے سوچا کہ بس ہاتھ ہی تو بڑھانا اور پھر اس کا ہاتھ تھام لینا ہے، بس اتنی سی تو بات تھی۔ تعجب کی بات یہ تھی کہ اپنے ہاتھ بارہ انچ کے فاصلے تک بڑھا کر چو چینگ کو چھونا بہت مشکل کام محسوس ہو رہا تھا۔ اس کی بہ نسبت تو ہوا میں تیزی سے اُڑتی ہوئی سنہری گیند کو پکڑنا آسان بات تھی۔

اس نے اپنا ہاتھ کھسکایا ہی تھا کہ چو چینگ نے اپنا ہاتھ میز کے نیچے کر لیا۔ وہ اب اس سنہری بالوں والی لڑکی کو دلچسپی سے دیکھ رہی تھی جو روجر کے بائیں بازو کے نیچے اپنا سر اس کے سینے پر ٹکائے بیٹھی تھی۔

''دو ہفتے پہلے روجر نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی پیشکش کی تھی مگر میں نے اسے منع کر دیا۔'' چو چینگ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

ہیری نے میز کے دوسری طرف بڑھتے ہوئے ہاتھ کو جھینپتے ہوئے شکردان کی طرف موڑ دیا۔ اسے یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ وہ اسے یہ بات کیوں بتا رہی تھی؟ اگر وہ یہ چاہتی تھی کہ وہ نزدیکی میز پر اس وقت بیٹھی ہوتی اور روجر اسے اپنے بانہوں میں بھر کر بوسہ لے رہا ہوتا تو پھر وہ اس کے ساتھ چلنے کیلئے کیوں تیار ہوگئی تھی؟

ہیری گومگوئی کے عالم میں کھویا خاموش رہا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کے اوپر ہوا میں تیرتے کروب نے ایک بار پھر مٹھی بھر گلابی پرچیاں ان کے اوپر اچھال دیں۔ چند پرچیاں ٹھنڈی ہوگئی کافی کے کپ میں جا گریں جسے ہیری پینے کا ارادہ کر رہا تھا۔

''میں گذشتہ سال سیڈرک کے ساتھ یہاں آئی تھی۔'' چوچینگ نے دھیمی آواز میں کہا۔

اس کی بات جب ہیری کو سمجھ آئی تو اس کا دل برف کی مانند یخ بستہ ہوکر رہ گیا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اس وقت سیڈرک کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی جبکہ آس پاس پیار محبت کا ماحول تھا اور جوڑے سر جوڑے ایک دوسرے کو اپنی محبت کی یقین دہانی کرا رہے تھے اور ان کے سروں پر محبت کے کروب پرچیاں پھینک کر ماحول کو رنگین بنا رہے تھے۔

''میں تم سے کافی عرصے سے ایک بات پوچھنا چاہتی تھی......'' جب وہ دوبارہ بولی تو اس کی آواز کافی بلند تھی۔ ''کیا...... کیا سیڈرک نے اپنے مرنے سے پہلے میرا......میرا......ذک......ذکر کیا تھا؟''

ہیری بھونچکا رہ گیا۔ یہ دنیا کا آخری موضوع تھا جس پر ہیری بالکل گفتگو نہیں کرنا چاہتا تھا۔ چوچینگ کے ساتھ اس دلکش ماحول میں تو بالکل بھی نہیں......

''ار......نہیں!'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''دیکھو! اس کے پاس کچھ کہنے کی مہلت ہی نہیں تھی...... کیا تم نے تعطیلات میں کیوڈ چ میچ دیکھے۔ تم تو ٹورناڈوز کی حمایتی تھیں نا؟''

اس کے لہجے میں کافی مصنوعیت جھلک رہی تھی۔ وہ سچ مچ دہشت میں آ چکا تھا، جب اس نے دیکھا کہ چوچینگ کی آنکھوں میں دوبارہ آنسو تیرنے لگے ہیں تو اس کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ یہ بالکل ویسا ہی منظر تھا جب کرسمس سے پہلے آخری ڈی اے ملاقات کے وقت رونما ہوا تھا۔ اُس وقت بھی چوچینگ رو رہی تھی۔

''سنو!'' ہیری کا رنگ اُڑ گیا اور متوحش لہجے میں بولا۔ وہ جھک کر اس کے اتنے قریب آ گیا تھا کہ اس کی بات کوئی دوسرا نہ سن پائے۔ ''ہم یہاں پر سیڈرک کی بات کرنے کیلئے نہیں آئے ہیں......تم کسی اور موضوع پر بات کیوں نہیں کرتی ہو......؟''

آخر کار اس کے منہ سے غلط بات نکل ہی گئی تھی جس نے چوچینگ پر بہت برا اثر ڈالا۔

''میرا خیال تھا......'' چوچینگ نے جھک کر میز پوش کی جھالر سے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال تھا تم......تم سمجھ جاؤ گے۔ مجھے اسی بارے میں بات کرنے کی ضرورت ہے۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ......تم نے......تم نے یہ سب ہوتے دیکھا تھا...... ہے نا؟''

ہر چیز کسی ڈراؤنے خواب کی مانند غلط ثابت ہو رہی تھی۔ روجر ڈیوس کی ساتھی لڑکی اب تک اس کے سینے پر سر ٹکائے حیرت بھری نظروں سے روتی ہوئی چوچینگ کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''دیکھو! میں اس بارے میں رون اور ہرمائنی سے پہلے ہی بات کر چکا ہوں مگر......''

ایک اور غلط بات......

''اوہ! میں بھول گئی تھی کہ تم ہرمائنی گرینجر سے تو ضرور بات کرو گے۔'' چوچینگ تیکھی آواز میں غراتی ہوئی بولی۔ اس کا چہرہ اب آنسوؤں سے چمکنے لگا۔ اس کی تیز آواز سن کر کئی جوڑے اب ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ ''مگر تم مجھ سے بات نہیں کرو گے......شاید سب سے اچھا یہی رہے گا کہ ہم......ہم اب اپنا بل چکا دیں اور تم جا کر ہرمائنی گرینجر سے مل لو......جس کیلئے تم مرے جا رہے ہو۔''

ہیری مبہوت ہو کر رہ گیا۔ وہ خالی نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا اور وہ جھک کر جھالر والے نیپکن سے اپنا چہرہ صاف کر رہی تھی۔

''چو......سنو تو سہی!'' وہ ہڑبڑا کر بولا۔ اس کی نظریں لاشعوری پر روجر پر اُٹھ گئیں جو اب ان دونوں کی طرف گھور کر دیکھ کر رہا تھا۔ ہیری نے تلخی سے سوچا کہ وہ اپنی ساتھی لڑکی کے رخساروں پر بوسے کیوں نہیں لینا شروع کر دیتا؟

''بس جانے دو......'' اس نے کہا اور پھر وہ نیپکن کے نیچے دوبارہ رونے لگی۔ ''جب تمہیں میرے بعد دوسری لڑکیوں سے ہی ملنا جلنا تھا تو پھر تم مجھ سے ملے ہی کیوں؟......ہرمائنی کے بعد تم اور کتنی لڑکیوں سے ملنے والے ہو؟''

''چو......ایسی کوئی بات نہیں ہے!'' ہیری نے جلدی سے صفائی پیش کرنے کی کوشش کی اور پھر اسے یہ سمجھ کر تھوڑا سکون ملا کہ وہ کس بات کیلئے اتنا بگڑ رہی تھی۔ وہ بے اختیار ہنس پڑا۔ ایک ہی پل بعد اسے سمجھ میں آ گیا تھا کہ یہ تو محض غلط فہمی تھی۔

چوچینگ اچھل کر کھڑی ہو گئی اور پورے قہوہ خانے میں گہری خاموشی چھا گئی۔ اب سب لوگ سر گھما کر انہیں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ہیری سٹپٹا کر رہ گیا۔

''میں تم سے بعد ملوں گی، ہیری!'' چوچینگ نے ڈرامائی انداز میں کہا اور پھر ہچکیاں لیتی ہوئی دروازے کی طرف بھاگ کھڑی ہوئی اور اس نے پوری قوت سے دروازہ کھولا اور باہر تیز بارش میں اوجھل ہو گئی۔

''چو......میری بات تو سنو!'' ہیری نے پیچھے سے آواز لگائی مگر خالی جھولتا ہوا دروازہ وہاں اسے منہ چڑا رہا تھا۔ قہوہ خانے میں عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ سب کی نظریں ہیری کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے میز پر ایک گیلن کا سکہ پھینکا اور گلابی پرچیوں کو اپنے بالوں سے ہٹایا پھر وہ چوچینگ کے تعاقب میں باہر نکل آیا۔ اب بارش میں کافی تیزی آ چکی تھی اور چوچینگ کا دور تک نام ونشان نہیں تھا۔ ہیری کو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر گڑبڑ کہاں ہوئی تھی؟ نصف گھنٹہ پہلے تک دونوں میں کوئی ناراضگی موجود نہیں تھی۔

''لڑکیاں......'' وہ غصیلے انداز میں بڑبڑایا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر بارش میں ڈوبی سڑک پر چھپ چھپ کرتا ہوا چلنے لگا۔ ''آخر

وہ سیڈرک کے بارے میں ہی کیوں بات کرنا چاہتی تھی؟ وہ ہمیشہ ایسی تکلیف دہ موضوع کیوں تلاش کرتی رہتی ہے؟ جس سے وہ نیل کی طرح آنسو بہا سکے۔''

وہ دائیں طرف مڑا اور چھپ چھپ کرتے ہوئے بھاگنے لگا۔ وہ کچھ ہی منٹ بعد تھری بروم سٹکس بار کے دروازے پر پہنچ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ ہرمائنی اتنی جلدی تو نہیں آنے والی ہے مگر اس نے سوچا کہ وہاں اسے کوئی نہ کوئی تو ملے گا ہی! جس کے ساتھ وہ کچھ دیر بات چیت کر کے وقت گزار لے گا۔ اس نے اپنی آنکھیں کھچا کھچ ہجوم میں دوڑائیں۔ اور پھر اسے ہیگرڈ ایک کونے میں بیٹھا ہوا دکھائی دے گیا۔

''کیسے ہو ہیگرڈ!'' ہیری نے بھری ہوئی میزوں کے درمیان سے نکلتے ہوئے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔ اس نے کرسی کھینچی اور اس پر جم کر بیٹھ گیا۔

ہیگرڈ اس کی آواز سن کر چونک پڑا۔ اس نے ہیری کی طرف یوں دیکھا جیسے وہ اسے بمشکل پہچان پا رہا ہو۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے چہرے پر دو نئے زخم اور بڑھ چکے تھے اور کئی نئی چوٹیں بھی جھلک رہی تھیں۔

''اوہ یہ تم ہو ہیری!'' ہیگرڈ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''تم ٹھیک تو ہو؟''

''ہاں! میں تو ٹھیک ہوں......'' ہیری نے اپنی خفت چھپاتے ہوئے کہا جو اسے پیوڈی فٹ کے قہوہ خانے میں اُٹھانا پڑی تھی۔ ہیگرڈ بے حد اُداس دکھائی دے رہا تھا، ہیری اب اسے اپنی پریشانی کے بارے میں بالکل نہیں بتانا چاہتا تھا...... ''ار......تم ٹھیک تو ہو؟''

''ہم......!'' ہیگرڈ کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔ ''اوہ ہاں! ہم ٹھیک ہیں...... ہیری! بہت زیادہ ٹھیک ہیں۔''

اس نے اپنے بڑے ڈول جتنے گلاس کی گہرائی میں جھانکا اور پھر گہری آہ بھری۔ ہیری کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس سے کیا بات کرے؟ وہ چند لمحوں تک خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

''ہم اور تم ایک ہی کشتی میں سوار ہیں، ہے نا ہیری؟'' اچانک ہیگرڈ نے کہا۔

''کک......کیا مطلب؟'' ہیری ہکلا گیا۔

''ہاں!......ہم نے یہ بات پہلے بھی کہی تھی......ہم دونوں ہی اجنبی لوگ ہیں۔'' ہیگرڈ نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''اور دونوں ہی یتیم بھی ہیں، ہاں!......ہم دونوں ہی یتیم ہیں......''

اس نے اپنا ڈول جتنا بڑا گلاس اُٹھا کر اس میں سے ایک گھونٹ بھرا۔

''ایک اچھا خاندان ہونے سے بہت فرق پڑتا ہے۔'' اس نے مزید کہا۔ ''ہمارے والد اچھے انسان تھے اور تمہارے ممی ڈیڈی بھی......اگر وہ آج زندہ ہوتے تو ہم دونوں کی زندگی کچھ مختلف ہوتی...... ہے نا؟''

''ہاں!......کچھ ایسا ہی ہوتا!'' ہیری نے محتاط لہجے میں کہا۔ وہ ہیگرڈ کو مزید مغموم نہیں کرنا چاہتا تھا، جیسے وہ کچھ دیر پہلے چو چینگ کو کر چکا تھا۔

''خاندان......'' ہیگرڈ اُداسی بھرے لہجے میں بولا۔ ''چاہے تم جو بھی سوچو، خون بڑی اہمیت رکھتا ہے۔'' اس کی آنکھیں چھلک گئیں اور اس نے آستین سے اپنے آنسو پونچھے۔ ہیری کو اب واقعی الجھن ہونے لگی تھی۔

''ہیگرڈ! تمہارے چہرے پر یہ چوٹیں کیسی لگیں؟'' ہیری نے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

''آہ......کون سی چوٹیں؟'' ہیگرڈ نے یکدم خود کو سنبھال کر مصنوعی حیرانگی سے پوچھا۔

''یہ سب......!'' ہیری نے اس کے چہرے کی طرف انگلی لہراتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہوہوہوہو......'' ہیگرڈ نے اس کی بات کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو معمول کی باتیں ہیں ہیری! ہمارا کام ہی کچھ ایسا ہے، ہے نا؟''

اس نے جلدی سے اپنا ڈول جتنا بڑا گلاس خالی کیا اور پھر اُٹھ کھڑا ہوا۔

''سکول میں ملاقات ہوگی ہیری!......اپنا دھیان رکھنا......ٹھیک ہے!''

وہ کافی غمگین دکھائی دیتا ہوا بار سے باہر نکل گیا۔ ہیری ناسمجھی کی کیفیت میں اسے دیکھتا رہا، باہر بارش اب پورے زوروں پر تھی۔ جانے کیوں ہیری کے وجود میں دُکھ بھری لہر اُٹھی۔ ہیگرڈ غمگین تھا اور وہ کوئی دُکھ اس سے چھپا رہا تھا اور اس نے کسی سے بھی مدد نہ لینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کیا وہ واقعی اس کیلئے کچھ کر سکتا تھا؟ مگر اس سے پہلے کہ ہیری اس بارے میں مزید گہرائی تک پہنچ پاتا، اس نے کسی کو اپنا نام پکارتے ہوئے سنا۔ اس نے گردن گھما کر اس سمت میں دیکھا۔

''ہیری! ادھر......ہم یہاں ہیں......ادھر آجاؤ!''

ہرمائنی دور بیٹھی اس کی طرف ہاتھ ہلا رہی تھی۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور بھیڑ بھری میزوں سے بچتا بچاتا بار کے دوسرے کنارے کی طرف بڑھا جہاں ہرمائنی اسے بلا رہی تھی۔ نزدیک پہنچ کر اسے اس بات کا احساس ہوا کہ ہرمائنی وہاں تنہا نہیں تھی۔ میز پر اس کے ساتھ دو اور لوگ بھی موجود تھے۔ ہیری کی نظر میں ہرمائنی کو ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر بٹر بیئر پیتے ہوئے دکھائی دینے کا امکان تو کم از کم بالکل ہی نہیں تھا۔ ان میں سے ایک تو 'لونا لوگڈ' تھی جس کے بارے میں ہرمائنی کے خیالات کافی برے تھے اور دوسری 'ریٹا سکیٹر' تھی جس کا تو ہرمائنی خون پی جانا چاہتی تھی......ریٹا سکیٹر روزنامہ جادوگر کی کالم نگار اور نامہ نگار تھی، اس کی گمراہ کن صحافت پر ہرمائنی کو اس سے سخت نفرت تھی......

''تم کافی جلدی آ گئے......'' ہرمائنی نے کہا اور تھوڑا مسکراتے ہوئے اسے بیٹھنے کیلئے جگہ دی۔ ''مجھے تو لگ رہا تھا کہ تم چو چینگ کے ساتھ ہی رہو گے۔ مجھے کم از کم ایک گھنٹے تک تمہاری آنے کی کوئی امید نہیں تھی......''

''چو......'' ریٹا سٹیکر کی آنکھیں چمک اُٹھیں اور اس نے اپنی کرسی سے گردن گھما کر ہیری کی طرف دلچسپی سے دیکھا۔ ''لڑکی کے ساتھ......''

اس نے مگرمچھ کی کھال والا اپنا ہینڈ بیگ کھینچا اور اس میں سے کچھ ٹٹولنے لگی۔

''اگر ہیری سولڑکیوں کے ساتھ بھی گھومتا رہے تو تمہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہئے۔'' ہرمائنی نے ریٹا کی طرف دیکھ کر سرد لہجے میں کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ تم اس وقت اسے اندر ہی رہنے دو۔''

ریٹا سٹیکر اپنے ہینڈ بیگ سے سبز قلم باہر نکالنے ہی والی تھی۔ ہرمائنی کی بات سن کر اس نے جھٹکے سے اپنا بیگ بند کر دیا اور اتنا برا منہ بنایا جیسے اسے زبردستی ناپسندیدہ مشروب پلا دیا گیا ہو۔

''تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟'' ہیری نے ان تینوں کی طرف ہونقوں کی طرح آنکھیں پھاڑے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جب تم یہاں آئے تھے تو کم سن مس کامل مجھے تمہارے ہی بارے میں بتا رہی تھی۔'' ریٹا سٹیکر نے اپنی گلاس سے بٹر بیئر کا ایک گھونٹ پیتے ہوئے کہا۔ ''مجھے اس سے بات کرنے کی تو اجازت ہے نا؟'' اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بالکل......'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔

بے روزگاری ریٹا سٹیکر کو راس نہیں آئی تھی جو بال بڑے بڑے گھنگھریالے رہا کرتے تھے، وہ اب بکھرے ہوئے دکھائی دیتے تھے اور اس کے چہرے کے اردگرد مرجھائے ہوئے لٹک رہے تھے۔ اس کے دو انچ لمبے ناخنوں سے سرخ رنگ اکھڑ چکا تھا اور اس کے پنکھ دار عینک سے دو نقلی نگینے بھی غائب تھے۔ اس نے گلاس اُٹھا کر ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارا۔

''چو......خوبصورت ہے، ہے نا ہیری؟'' اس نے بے ڈھنگی مسکراہٹ سے پوچھا۔

''ہیری کی داستانِ محبت کے بارے میں اگر تم نے ایک بھی لفظ منہ سے نکالا تو ہمارا سمجھوتہ ختم ہو جائے گا۔'' ہرمائنی چڑ چڑے انداز میں کہا۔

''کیسا سمجھوتہ......؟'' ریٹا سٹیکر نے اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنا منہ صاف کرتے ہوئے کہا۔ ''تم نے ابھی تک کسی بھی سمجھوتے کا ذکر نہیں کیا ہے، مس کامل! تم نے تو بس مجھے یہاں بلایا تھا۔ اوہ ایک نہ ایک دن تو......'' اس نے ایک گہری کانپتی ہوئی سانس کھینچی۔

''بالکل! ایک نہ ایک دن تو تم میرے اور ہیری کے بارے میں گمراہ کن اداریئے تو لکھو گی۔'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔ ''مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ جیسے ہو، اسے تلاش کر لو۔''

''انہوں نے تو اس سال میری معاونت کے بغیر ہی ہیری کے بارے میں کافی خوفناک خبریں شائع کر لی ہیں......'' ریٹا نے کہا اور اس نے گلاس کے اوپر سے اس کی طرف کنکھیوں سے دیکھا۔ پھر وہ سرگوشی نما لہجے میں مزید بولی۔ ''اس سے تمہیں کیسا لگا، ہیری؟ ......الجھن ہوئی؟......غلط سمجھے جانے کا احساس جاگا؟''

''وہ شدید ناراض ہے کیونکہ اس نے وزیر جادو کو سچائی بتائی مگر وہ اتنے احمق ثابت ہوئے کہ وہ ابھی تک اس کی بات پر یقین نہیں کرر ہے ہیں......'' ہرمائنی نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ! تو تم ابھی تک اسی بات پر بضد ہو کہ 'تم جانتے ہو کون؟' واپس لوٹ آیا ہے۔'' ریٹا نے اپنا گلاس میز پر رکھتے ہوئے ہیری کو باریک بین نظروں سے ٹٹولا جبکہ اس کی لمبی انگلی حسرت بھرے احساس سے مگر مچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ کے بٹن پر جم گئی۔ ''تم اس واہیات دعویٰ پر ابھی تک اڑے ہوئے ہو؟ جو ڈمبل ڈور تم جانتے ہو کون؟ کے بارے میں سب لوگوں کو بتا رہے ہیں، جسے صرف تم نے واپس لوٹتے ہوئے دیکھا تھا......''

''صرف یہ منظر میں نے ہی نہیں دیکھا!'' ہیری نے غراتے ہوئے کہا۔ ''وہاں ایک درجن سے زیادہ مرگ خور بھی موجود تھے۔ ان کے نام جاننا چاہتی ہو......''

''یہ تو میرے لئے کافی خوشی کی بات ہوگی۔'' ریٹا نے کہا جو ایک بار پھر اپنے ہینڈ بیگ کو کھول کر اس میں سے قلم ٹٹولنے لگی تھی اور اس کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے اس نے آج تک اس سے خوبصورت چیز نہ دیکھی ہو...... ''ایک شاندار عنوان...... پوٹر کے الزمات...... ایک ذیلی سرخی ...... ہیری پوٹر کے مطابق مرگ خور اب بھی ہمارے درمیان آزاد موجود ہیں!......اور تمہاری بڑی ساری تصویر کے نیچے...... 'تم جانتے ہو کون؟' کے حملے سے بچنے والے پندرہ سالہ نوجوان ہیری پوٹر نے پوری جادوگری کے سب سے معزز اور معاشرتی خدمتگاروں پر مرگ خور ہونے کا الزام لگا کر سنسنی پھیلا دی......واہ'' سرعت رفتار قلم اس کے ہاتھوں میں تھی اور اس کے ہونٹوں سے تھوڑے ہی فاصلے پر موجود تھی، اسی وقت اس کی ساری خوشی غارت ہو کر رہ گئی۔ اس نے اپنی قلم نیچے جھکا کر ہرمائنی کی طرف قہر آلود نظروں سے دیکھا۔ ''مگر ظاہر ہے کہ کم سن مس کامل، مجھے یہ اداریہ بالکل لکھنے نہیں دینا چاہتی ہوں گی، ہے نا؟''

''حقیقت تو یہ ہے کہ مس کامل ایسا ہی چاہتی ہیں!'' ہرمائنی نے ٹھنڈے پن سے کہا۔

ریٹا سٹیکر نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری نے بھی ایسی ہی نظروں سے ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ دوسری طرف لونا لوگڈ اپنے مشروب کو ہاتھ میں تھامے سر جھکائے گنگنا رہی تھی۔ 'کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاجدار۔' اس نے اپنا گلاس کے کنارے پر لگے ہوئے باریک سرکنڈے پر پیاز کی قاش کو بٹر بیئر میں ڈبویا۔

''یعنی تم چاہتی ہو کہ وہ جو کچھ کہتا ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ لوٹ آیا ہے، میں اس کے بارے میں اداریہ لکھوں......؟'' ریٹا سٹیکر نے متحیر انداز میں ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں! میں یہی چاہتی ہوں!'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔ ''ایک سچا اداریہ! تمہاری زبانی......وہ جو ہیری خود بتاتا ہے......وہ تمہیں ساری تفصیل سے بتائے گا، وہ تمہیں ان مرگ خوروں کے نام بھی بتائے گا جنہیں اس نے وہاں دیکھا تھا......وہ تمہیں بتائے گا کہ والڈی موورٹ اب کیسا دکھائی دیتا ہے؟......خود کو سنبھالو!'' ہرمائنی کے چہرے پر حقارت کے جذبات پھیلے ہوئے تھے اس نے

ایک نیپکن اُٹھا کر اس کی طرف اچھال دیا جبکہ ریٹا سٹیکر والڈی مورٹ کا نام سن کر اتنی بری طرح اچھلی تھی کہ اس کی بٹر بیئر کا نصف گلاس اس کے کپڑوں پر چھلک گیا تھا۔ ریٹا نے اپنی گندی برساتی کا سامنے کا حصہ صاف کیا۔ وہ اب بھی ہرمائنی کو غصیلی نظروں سے گھور رہی تھی۔

''روزنامہ جادوگر تو اسے کبھی نہیں شائع کرے گا، شاید تم نے اس کی طرف توجہ نہیں دی ہے۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ کوئی بھی اس کی من گھڑت کہانی پر یقین نہیں کرے گا۔ سب اس بات پر یقین کرتے ہیں کہ وہ دیوانگی کے عالم میں اول فول بکتا رہتا ہے......اب اگر تم مجھے اپنے انداز سے یہ اداریہ لکھنے کی اجازت دو تو......''

''ہمیں ایسے کسی اداریے کی ضرورت نہیں ہے جس میں یہ لکھا گیا ہو کہ ہیری کا دماغی توازن کیسے بگڑ چکا ہے؟'' ہرمائنی غصے سے بھرتی ہوئی غرائی۔ ''تمہاری مہربانی سے ایسے اداریے پہلے ہی بہت شائع ہو چکے ہیں۔ میں اسے سچائی بیان کرنے کا موقع دینا چاہتی ہوں......''

''اس طرح کی خبر کیلئے بازار میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔'' ریٹا سٹیکر نے ٹھنڈے پن سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ روزنامہ جادوگر اسے محض اس لئے نہیں شائع کرے گا کہ اسے فج ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیں گے......؟'' ہرمائنی نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

ریٹا سٹیکر ہرمائنی کی طرف کافی دیر تک غور سے دیکھتی رہی پھر وہ اس کی طرف جھکتے ہوئے رازدارانہ انداز میں بولی۔ ''یہ سچ ہے کہ فج روزنامہ جادوگر کو پوری طرح اپنی گرفت میں لے چکے ہیں، مگر بات اسی جگہ پر کھڑی ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز اخبار میں چھپنے نہیں دیں گی جو ہیری کا کوئی الگ یا روشن پہلو نمایاں کرے۔ کوئی بھی طرح کی خبر نہیں پڑھنا چاہے گا۔ یہ جادونگری کے باسیوں کے مزاج کے برعکس ہے۔ اژقبان سے قیدیوں کے فرار کے معاملے میں وہ پہلے ہی کافی خوفزدہ ہیں، لوگ تو یہ یقین ہی نہیں کرنا چاہتے ہیں کہ 'تم جانتے ہو کون؟' واقعی لوٹ آیا ہے!''

''تم یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ روزنامہ جادوگر لوگوں کو صرف وہی بتاتا ہے جو وہ سننا چاہتے ہیں۔ ہے نا؟'' ہرمائنی نے اس کی طرف چبھتی ہوئی نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

ریٹا سٹیکر اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے اپنی بھنوئیں اُٹھائیں اور ایک ہی گھونٹ میں گلاس خالی کر ڈالا۔

''ناسمجھ لڑکی! روزنامہ جادوگر صرف کمائی کیلئے شائع ہوتا ہے!'' اس نے سرد لہجے میں کہا۔

''میرے ڈیڈی کہتے ہیں کہ وہ نہایت واہیات اخبار ہے۔'' لونا لوگڈ نے غیر متوقع طور پر چپکے سے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ اس نے پیاز کی قاش کو بٹر بیئر میں بھگو کر چوسا اور پھر اپنی باہر نکلی ہوئی بڑی بڑی آنکھوں سے ریٹا سٹیکر کے سراپے کا جائزہ لیا۔ ''وہ ہمیشہ اہمیت کی حامل اور سچی خبروں کو ہی پیش کرتے ہیں جو ان کے لحاظ سے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئیں۔ انہیں پیسے کمانے سے کوئی

دلچسپی نہیں ہے......''

ریٹا سٹیکر نے اس کی طرف ناگواری سے دیکھا۔

''میرا خیال ہے کہ تمہارے ڈیڈی کسی چھوٹے موٹے قصبے کا ترجمان اخبار نکالتے ہوں گے جو وہیں مفت بٹ جاتا ہوگا۔'' وہ تلخی سے بولی۔ ''شاید ماگلوؤں کے ساتھ میل ملاپ کے پچپیس شاندار طریقے جیسے مضمون شائع کرتے ہوں گے۔ وہ یقیناً اپنے اخبار میں گھڑ دوڑ میں گھوڑوں پر شرط لگانے والوں کو نمبر بتاتے ہوں گے۔''

''نہیں ایسا کچھ نہیں ہے......'' لونا نے آہستگی سے کہا اور اپنی پیاز کی قاش کو دوبارہ بٹر بیئر میں ڈبوتے ہوئے مزید کہا۔ ''وہ 'حیلہ سخن' شائع کرتے ہیں...... وہ اس کے مدیر بھی ہیں!''

ریٹا سٹیکر نے منہ سے اتنا بلند قہقہہ نکالا کہ قریبی میزوں پر بیٹھے ہوئے لوگ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''اہمیت کے حامل اور سچی خبریں...... جو لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے۔'' وہ تمسخرانہ انداز میں ہنستی ہوئی بولی۔ ''میں اس چیتھڑے کے اوراق کو اپنے باغیچے کی کھاد میں ڈال سکتی ہوں......''

''دیکھو! یہ تمہارے لئے سر اُٹھانے کا ایک سنہرا موقع ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ ''لونا کا کہنا ہے کہ اس کے ڈیڈی کو ہیری کے انٹرویو سے کافی خوشی محسوس ہوگی۔ وہ اسے شائع بھی کریں گے۔''

ریٹا سٹیکر نے ان دونوں کے چہروں کو غور سے دیکھا اور پھر کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔

''حیلہ سخن......'' اس نے اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر حیلہ سخن میں اس کا انٹرویو شائع ہوگا تو لوگ اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سنجیدگی سے لیں گے، ہرگز نہیں!''

''میں جانتی ہوں کہ کچھ لوگ بالکل یقین نہیں کریں گے......'' ہرمائنی نے لاپروائی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''مگر اژقبان کے قیدیوں کے فرار ہونے کی جو داستان روزنامہ جادوگر میں بتائی جا رہی ہے اس میں کئی سراغ ہیں جو ہیری کی کہانی کی تصدیق کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ بہت سے لوگ اس بات پر متحیر ہوئے ہوں گے کہ آخر ہوا کیا تھا؟ جو کچھ ہوا ہے، اس کی عمدہ وضاحت کیوں نہیں کی گئی ہے؟ اگر کوئی متبادل کہانی ان کے سامنے پیش کی جائے گی جو سچے حقائق کو کھول کر بیان کرے، جو چاہے ایک...... کسی ایسے رسالے میں شائع ہوئی ہو...... میرا خیال ہے کہ لوگ اسے ضرور پڑھنا چاہیں گے!'' ہرمائنی نے آخری جملوں میں لونا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

ریٹا سٹیکر کچھ دیر تک خاموش رہی اور ایک طرف سر ڈھلکائے ہرمائنی کو باریک بین نظروں سے تولتی رہی۔

''ٹھیک ہے، ایک منٹ کیلئے یہ فرض کر لیتے ہیں کہ میں یہ کام کر دوں گی، مجھے اس کا معاوضہ کیا ملے گا؟'' اس نے اچانک ہرمائنی سے پوچھا۔

’’مجھے نہیں لگتا ہے کہ میرے ڈیڈی اپنے رسالے میں چھپنے والے مضمونوں کیلئے کسی کو پیسے دیتے ہیں۔ لوگ اس لئے لکھتے ہیں کیونکہ یہ بڑے اعزاز کی بات ہے، ظاہر ہے وہ اپنے خیالات اور اپنا نام شائع ہوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں......‘‘ لونا نے ہنکارتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

ریٹا سٹیکر کو دیکھ کر ایسے لگا جیسے اس کے منہ میں بدذائقہ مشروب ڈال دیا گیا ہو۔

’’تمہارا خیال ہے کہ میں یہ کام بلا معاوضہ ہی کروں گی؟‘‘

’’بالکل!‘‘ ہرمائنی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے اپنی بٹر بیئر کی چسکی لی۔ ’’ورنہ تم بہت اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں عہدیداروں کو باخبر کر دوں گی کہ تم ایک غیر قانونی بھیس بدل چوپائی جادوگرنی ہو جو بھونرے کے روپ میں منڈلاتی رہتی ہو۔ ظاہر ہے، روزنامہ جادوگر تمہیں اژقبان کے ان دیکھے حالات لکھنے کیلئے کافی معاوضہ ادا کرے گا۔‘‘

ریٹا کا چہرہ دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ ہرمائنی کے گلاس پر ڈھکی نمائشی چھتری کا سرکنڈا نکال کر اس کی ناک میں گھسانا چاہتی ہو۔

’’مجھے نہیں لگتا ہے کہ میرے پاس کوئی اور فیصلہ کرنے اختیار باقی رہ گیا ہے، ہے نا؟‘‘ وہ تھوڑی کانپتی ہوئی نڈھال آواز میں بولی۔ اس نے ایک بار پھر مگرمچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ کو کھولا اور اس میں ایک چرمئی کاغذ اور اپنا سرعت رفتار قلم باہر نکالا اور کرسی پر واپس بیٹھ گئی۔

’’ڈیڈی تمہارا مضمون پا کر بے حد خوش ہوں گے۔‘‘ لونا نے چہکتے ہوئے کہا۔ ریٹا سٹیکر کے جبڑے بری طرح سے بھنچے ہوئے دکھائی دیئے۔

’’ٹھیک ہے ہیری! میں چاہتی ہوں کہ تم لوگوں کو سب سچائی بتا دو۔ کیا تم تیار ہو؟‘‘ ہرمائنی نے ہیری کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔‘‘ ہیری نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی نے اپنے گلاس کی تہہ سے چیری کا ٹکڑا نکالتے ہوئے کہا۔

’’تو......ریٹا......اب تم شروع ہو جاؤ......‘‘

☆☆☆☆

چھبیسواں باب

توقع اور غیر متوقع

لونا کو صحیح طور پر معلوم نہیں تھا کہ ہیری کا ریٹا سٹیکر کو دیا ہوا انٹرویو 'حیلہ سخن' میں کب شائع ہوگا؟ اس کا کہنا تھا کہ اس کے ڈیڈی اگلے شمارے میں خمدار سینگوں والے سنارکیکوں کے حال میں ہی دکھائی دیئے جانے پر ایک اہم مضمون شائع کرنے والے ہیں۔

''......اور ظاہر ہے کہ وہ انتہائی اہم تحقیقی مضمون ہے، اس لئے شاید ہیری کا انٹرویو والا اداریہ اس سے اگلے ہی شمارے میں چھپنا ممکن ہوگا......'' لونا نے کھوئے ہوئے لہجے میں بتایا۔

لارڈ والڈی مورٹ کی واپسی والی رات کے بارے میں کھل کر بتانا ہیری پوٹر کیلئے کوئی آسان بات نہیں تھی۔ ریٹا سٹیکر نے اس سے کرید کرید کر ہر چھوٹی بات پوچھی تھی۔ ہیری نے اس کے ہر سوال کا جواب بڑے تحمل اور تفصیل سے دیا تھا۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ یہ دُنیا کو سچائی بتانے کا ایک آسان راستہ تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شاید اس سے اچھا موقع اسے دوبارہ نہ مل پائے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس اداریے کی اشاعت کے بعد لوگوں کا ردعمل کیسا ہوسکتا ہے؟ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے پڑھنے کے بعد بے شمار لوگوں کو یہ بالکل یقین دہانی ہو جائے گی کہ وہ واقعی مکمل طور پر پاگل ہو چکا ہے اور اس کی ذہنی حالت درست نہیں ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس کے انٹرویو والا اداریہ خمدار سینگوں والے سنارکیکوں والے بکواس مضمون کے ہمراہ شائع ہوگا جو جادوئی دُنیا میں محض من گھڑت اور خیالی جانوروں کے سوا اور کچھ نہیں تھے۔ بیلاٹرکس لسٹرینج اور اس کے ساتھی مرگ خوروں کے فرار کے بارے میں حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے ہیری کے دل میں کچھ کر دکھانے کی امنگ زوروں پر تھی، خواہ اس کی خواہش پوری طرح کامیاب ہو یا نہ ہو......

''ہیری! تم ذرا یہ تو تصور کرو کہ تمہارا انٹرویو چھپنے کے بعد امبرج کی حالت کیا ہوگی؟'' ڈین تھامس نے پیر کی رات کو کھانے کی میز پر اسے کہا۔ جب سمیس ان لوگوں کے سامنے بیٹھ کر اپنی پلیٹ میں کافی مقدار میں چکن اور پشت ران کا شوربہ ڈال رہا تھا۔ ہیری کو معلوم تھا کہ اس کا پورا دھیان انہی کی طرف جما ہوا ہے۔

''ہیری! تم بالکل صحیح فیصلہ کیا......'' سمیس کی بغل میں بیٹھے ہوئے نیول نے کہا۔ اس کا چہرہ تھوڑا زرد تھا مگر اس نے دھیمی سرگوشی میں مزید کہا۔ ''یہ خاصا مشکل رہا ہوگا......اس کے بارے میں بات کرنا...... ہے نا؟''

''ہاں! کچھ ایسا ہی تھا......مگر لوگوں کو سچائی معلوم ہونا چاہئے کہ والڈی مورٹ کیا کر سکتا ہے، ہے نا؟'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''صحیح کہتے ہو۔'' نیول نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''اور اس کے مرگ خور بھی......لوگوں کو واقعی معلوم ہونا چاہئے......''

نیول نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی اور اپنے بھنے ہوئے آلو کی طرف متوجہ ہو گیا۔ سمیس نے نظر اُٹھا اوپر دیکھا مگر ہیری سے نظر ملتے ہی اس نے جلدی سے اپنی نگاہ پلیٹ پر واپس جما دی۔ کچھ دیر بعد سمیس، ڈین اور نیول گری فنڈر ہال کی طرف چلے گئے۔ ہیری اور ہرمائنی میز پر رون کا انتظار کرنے لگے جو کیوڈچ کی مشقوں کی وجہ سے اب تک کھانے کیلئے نہیں پہنچ پایا تھا۔

چو چینگ اپنی سہلی میرتا کے ساتھ ہال میں داخل ہوئی۔ اس کی صورت دیکھتے ہی ہیری کے پیٹ میں اتھل پتھل اُٹھنے لگی مگر چو چینگ نے گری فنڈر کی میز کی طرف نظر ڈالے بغیر ہی اپنی نشست سنبھالی اور اس کی طرف کمر کر کے بیٹھ گئی۔

''اوہ! میں تو تم سے یہ پوچھنا ہی بھول گئی تھی۔'' ہرمائنی نے متجس لہجے میں ریون کلا کی میز کی دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''چو چینگ کے ساتھ تمہاری ہاگس میڈ کی سیر کیسی رہی تھی؟ تم اتنی جلدی کیسے لوٹ آئے تھے؟''

''ار...... وہ...... ہاں!'' ہیری نے ایک پکوان کا ڈونگا اپنی طرف کھینچتے ہوئے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو!...... وہ بس ایک بکواس ملاقات ہی ثابت ہوئی......''

پھر اس نے میڈم پیوڈی فٹ کے قہوہ خانہ کا سارا حال ہرمائنی کو سنا دیا۔

''پھر وہ باہر بھاگ کھڑی ہوئی......'' اس نے کچھ منٹ بعد اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔ اس کی پلیٹ میں موجود پکوان کا آخری ٹکڑا بھی غائب ہو گیا تھا۔ ''ہیری! میں تم سے بعد میں ملوں گی۔ اور وہ باہر بھاگ گئی۔'' ہیری نے اپنا چمچہ نیچے رکھ کر ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ ''میرا مطلب ہے کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟......آخر ہوا کیا تھا؟''

ہرمائنی نے گہری آہ بھرتے ہوئے چو چینگ کی کمر پر نظر ڈالی اور پھر ہیری کی طرف دیکھا

''اوہ ہیری تم بھی......'' وہ تاسف بھری لہجے میں بولی۔ ''مجھے یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ تم واقعی پھوہڑ ہو......''

''میں...... پھوہڑ؟'' ہیری نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ ''ایک منٹ پہلے تک ہم لوگ اچھے انداز میں بات چیت کر رہے تھے مگر پھر اگلے ہی پل وہ مجھے یہ بتانے لگی کہ روجر ڈیوس نے اس کے سامنے ویلن ٹائن ڈے اکٹھے منانے کی پیشکش رکھی تھی اور یہ بھی کہ وہ سیڈرک کے ساتھ گذشتہ سال ملاقات میں کیا کیا کرتی رہی تھی......تم خود ہی سوچو کہ اس کے بارے میں مجھے کیسا محسوس ہونا چاہئے؟''

''اوہ ہیری!'' ہرمائنی نے اطمینان بھرے انداز میں کہا جیسے کسی ننھے منے بچے کو یہ سبق پڑھا رہی ہو کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں۔ ''تمہیں اسے یہ بتانا نہیں چاہئے تھا کہ تم اپنی خوبصورت ملاقات کو چھوڑ کر میرے ساتھ ملنا چاہتے ہو......''

''مگر......مگر!'' ہیری نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم نے ہی تو کہا تھا کہ دوپہر کے وقت ملنا ہے اور اسے بھی ساتھ لے آنا، میں بھلا اسے بتائے بغیر یہ کام کیسے کر سکتا تھا؟''

''تمہیں اسے دوسرے طریقے سے یہ بات بتانا چاہئے تھی۔'' ہر مائنی نے سپاٹ چہرے کے ساتھ اس کی طرف دیکھتے ہوئے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں یہ واضح کرنا چاہئے تھا کہ تمہیں یہ ملاقات بے حد عزیز ہے اور اس کے بیچ ،تھری بروم سٹکس میں جانا بالکل اچھا نہیں لگ رہا ہے مگر کیا کیا جائے؟ تم نے وہاں جانے کا وعدہ کر لیا تھا۔ تمہیں یہ کہنا چاہئے تھا کہ تم مجھ سے بالکل نہیں ملنا چاہتے ہو اور پورا دن اسی کے ساتھ ہی گزارنے کے خواہشمند ہو۔ تمہیں اسے یہ بتانا چاہئے تھا کہ اگر وہ تمہارے ساتھ آئے گی تو تمہیں مجھ سے جلدی چھٹکارا مل جائے گا۔ یہ بھی زیادہ موزوں رہتا کہ تم چو چینگ کو یہ کہتے کہ اس کے مقابلے میں، میں کافی بدصورت ہوں......''

''مگر تم بدصورت بالکل نہیں ہو۔'' ہیری نے جلدی سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہر مائنی کے منہ سے بے ساختہ ہنسی نکل گئی۔

''اوہ ہیری! تم تو رون سے بھی گئے گزرے ہو......نہیں، بالکل نہیں...... مجھے لگتا ہے کہ یہ عاشقی واشقی تمہارے بس میں نہیں ہے......تم تو بالکل کورے ہو!''

ہر مائنی نے اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے گہری آہ بھری۔ اسی لمحے ان کی نظر رون پر پڑی جو کافی چڑ چڑا دکھائی دے رہا تھا اور کیچڑ میں لت پت پاؤں چھپڑ چھپڑ فرش پر مارتا ہوا اور ہر طرف چھینٹے اُڑاتا ہوا گری فنڈر کی میز کی طرف بڑھا۔

''ذرا صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کرو ہیری! جب تم نے چو چینگ کو یہ بتایا کہ تم مجھ سے ملنے کیلئے جا رہے ہو تو وہ بے چین سی ہو گئی، اس لئے اس نے تمہیں جلانے کی کوشش کی اور بتایا کہ روجر اُسے ملاقات کیلئے لے جانا چاہتا تھا...... وہ دراصل یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ تم اسے کتنا پسند کرتے ہو؟'' ہر مائنی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اچھا......تو وہ یہ چاہتی تھی؟'' ہیری نے منہ پھاڑ کر کہا۔ رون ان کے سامنے والی نشست پر بیٹھ چکا تھا اور اردگرد کے پکوانوں کی طشتریاں اپنی طرف کھینچنے لگا۔ ''اس نے یہ بات مجھ سے سیدھے طریقے سے کیوں نہیں پوچھ لی کہ کیا میں اسے واقعی پسند کرتا ہوں؟ کیا یہ زیادہ آسان طریقہ نہیں تھا......؟''

''لڑکیاں اکثر سیدھے سوال نہیں پوچھتی ہیں، ہیری!'' ہر مائنی نے تیزی سے کہا۔

''انہیں ایسے ہی پوچھنا چاہئے۔'' ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''اگر وہ ایسا کرتی تو میں اسے آسانی سے بتا سکتا تھا کہ میں اس کا کتنا دیوانہ ہوں؟ پھر شاید اُسے سیڈرک کے بارے میں ٹپ ٹپ آنسو بہانے کی نوبت پیش نہ آتی......''

''میں یہ بالکل نہیں کہہ رہی ہوں کہ اس نے جو کچھ کیا، وہ کوئی سمجھداری والی بات تھی۔'' ہر مائنی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اب جینی بھی وہاں پہنچ گئی تھی اور ان کے سامنے بیٹھ چکی تھی۔ وہ رون کی طرح بھیگی ہوئی اور کیچڑ سے بھری پڑی تھی۔ ''میں تمہیں بس یہ

بتانے کی کوشش کر رہی ہوں کہ وہ اس وقت کیسی کیفیت محسوس کر رہی تھی؟''

''تمہیں تو ایک کتاب لکھنا چاہئے، ان بیوقوف لڑکیوں کی دیوانگی بھرے امور کی نشاندہی کرنا چاہئے تاکہ لڑکے ان کے بارے میں آسانی سے سمجھ پائیں......'' رون نے اپنے بھنے ہوئے آلو کو چھری کانٹے سے ادھیڑتے ہوئے کہا۔

''بالکل......میں متفق ہوں۔'' ہیری نے جوشیلے انداز میں کہا اور ریون کلا کی میز کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا۔ چوچینگ اسی وقت اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ وہ اس کی طرف دیکھے بغیر ہی اپنی سہیلی کے ساتھ بڑے ہال سے باہر نکل گئی۔ تھوڑی سی افسردگی محسوس کرتے ہوئے ہیری نے رون اور جینی کی طرف دیکھا۔ ''تمہاری کیوڈچ کی مشقیں کیسی رہیں؟''

''بالکل ڈراؤنے خواب جیسی......'' رون نے بدمزاجی سے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ رہنے دو، رون!'' ہرمائنی نے جینی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ یہ اتنی خراب نہیں رہی ہوں گی......''

''یہ واقعی اتنی ہی خراب تھیں۔'' جینی نے نوالہ چباتے ہوئے کہا۔ ''وہ کافی اعصاب شکن تھیں، انجلینا تو آخر میں روہانسی ہوگئی تھی۔''

رون اور جینی کھانا کھانے کے بعد نہانے کیلئے چلے گئے۔ ہرمائنی اور ہیری بھی اُٹھ کھڑے ہوئے اور گری فنڈر ہال میں پہنچ کر اپنی اپنی کتابیں کھول کر ہوم ورک کے پہاڑ سے نبرد آزما ہوگئے۔ ہیری نصف گھنٹے تک علم فلکیات کے چارٹ میں نئے ستاروں کی سمتوں کے تعین پر مغز کھپائی کرتا رہا۔ پھر جارج اور فریڈ وہاں نمودار ہوئے۔

''رون اور جینی یہاں نہیں ہیں؟'' فریڈ نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ہیری نے چونک کر سر اُٹھایا اور ان دونوں کی طرف دیکھا۔ وہ دونوں کرسیاں کھینچ کر بیٹھ گئے۔ ''اچھی بات ہے، ہم نے ان کی مشقیں دیکھی تھیں، ان کی شکست تو یقینی بات ہے۔ ہمارے بغیر ان کی حالت بہت پتلی ہے......''

''خیر جانے دو......جینی اتنی بھی بری نہیں ہے۔'' جارج نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا اور فریڈ کے پہلو میں کرسی پر پیچھے ٹیک لگالی۔ ''سچ تو یہ ہے کہ مجھے اس بات کا ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنا اچھا کھیل سکتی ہے، جبکہ ہم نے اسے کبھی اپنے ساتھ کھیلایا نہیں تھا......''

''تمہیں واقعی معلوم نہیں! وہ تو چھ سال کی عمر سے ہی باغیچے کے جھاڑو خانے سے تمہارے بہاری ڈنڈے باری باری چرا کر چوری چھپے مشقیں کرتی رہی ہے۔'' ہرمائنی نے قدیمی علم الحروف کی ضخیم کتابوں کے ڈھیر کے عقب سے بتایا۔

''اوہ! ایسا ہی ہوگا......تمہاری بات سے یہ سمجھ میں آتا ہے۔'' جارج تھوڑا مطمئن دکھائی دیتے ہوئے بولا۔

''کیا رون نے ایک بھی سکور بچایا؟'' ہرمائنی نے قدیم مصری تصویری اور علامتی تحریر کی تشریح والی موٹی کتاب کے اوپر سے جھانکتے ہوئے پوچھا۔

فریڈ نے یہ سن کر اپنی آنکھیں اوپر نیچے دائروی انداز میں گھمادیں۔

''اگر اسے کوئی نہ دیکھ رہا ہوتو وہ اچھے انداز سے سکور بچالیتا ہے۔ میں تو سوچا ہے کہ ہفتے والے دن ہونے والے میچ کے موقع پر جب بھی نقاش قفلوں کے پاس جانے لگے تو ہم سب شائقین کوفوراً یہ کہنا شروع کر دیں کہ تم لوگ دوسری طرف پیٹھ موڑ آپس میں گفتگو کرنا شروع کر دو، کیونکہ رون سکور بچانے والا ہے۔'' فریڈ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور بے چینی سے کھڑکی کے پاس پہنچ کر تاریکی میں ڈوبے میدان کو دیکھنے لگا۔ ''تمہیں معلوم ہے کہ کیوڈچ ہی وہ اکلوتی دلچسپی تھی جس کی وجہ سے ہمارے لئے یہ جگہ واقعی رُکنے کے لائق تھی۔''

ہرمائنی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔اس کے چہرے کے عضلات کھنچ گئے۔

''تمہارے امتحانات قریب آرہے ہیں۔'' وہ سخت لہجے میں بولی۔

''تم بھول گئی ہو کہ ہم نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ ہمیں این ای ڈبلیوٹی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔'' فریڈ نے گردن گھما کر کہا۔ ''بیمار گھڑ ٹافیوں اب تیار ہو چکی ہیں۔ ہم نے معلوم کرلیا ہے کہ ان پھوڑوں سے نجات کیسے پائی جا سکتی ہے۔ مرٹلاپ مرہم کی دو بوندوں سے وہ بالکل غائب ہوجاتے ہیں اور اس خیال کی طرف لی جارڈن نے نشاندہی کی تھی......''

جارج نے منہ پھاڑ کر جمائی لی اور کھڑکی سے باہر بادلوں سے گھرے تاریک آسمان کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھا۔

''میں یہ میچ بالکل نہیں دیکھنا چاہتا۔اگر زکریاس سمتھ نے ہمیں ہرادیا تو میں یقیناً خودکشی کرلوں گا۔''

''اس سے بہتر تو یہ رہے گا کہ تم اسے ہی مار ڈالو......'' فریڈ نے تلخی سے کہا۔

ہرمائنی ایک بار پھر قدیمی علم الحروف کے تشریحی مقالے پر جھک چکی تھی، اس نے جھکی نظروں سے کہا۔ ''کیوڈچ کے ساتھ یہی تو مسئلہ ہے،اس سے فریقوں کے درمیان ناپسندیدگی کے جذبات،نفرت اور ہیجان میں اضافہ ہوتا ہے......''

اس نے اپنی سپلمینز کی صوتی اجزاوعلامات کے جدول والی کتاب کی تلاش میں اوپر نظریں اُٹھائیں تو اسے اس بات کا احساس ہوا کہ فریڈ، جارج اور ہیری اس کی طرف ناگوار انداز میں گھور رہے تھے۔

''ہاں! یہی سچائی ہے،تم لوگ یہ تسلیم کیوں نہیں کر لیتے کہ کھیل صرف کھیل ہی ہوتا ہے۔''

''ہرمائنی!'' ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''تم جذبات کو سمجھنے اور پڑھائی میں واقعی لائق ہو مگر تم کیوڈچ کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی ہو......''

''شاید تم ٹھیک کہتے ہو!'' ہرمائنی نے عقل سے کام لیتے ہوئے بجھے ہوئے انداز میں کہا۔ ''مگر کم ازکم میری خوشی کا انحصار رون کے سکور بچانے کی کامیابی پر منحصر نہیں ہے......''

یہ سچ تھا کہ ہیری، ہرمائنی کے سامنے یہ بات تسلیم کرنے کے برعکس علم فلکیات کے مینار سے چھلانگ لگا دینا زیادہ پسند کرتا مگر

اگلے ہفتے کا میچ دیکھنے کے بعد وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ اسے کیوڈچ کی پرواہ نہیں کرنا چاہئے۔

میچ کے بارے میں جو سب سے اچھی بات کہی جاسکتی تھی وہ یہ تھی کہ یہ بہت جلدی ہی ختم ہوگیا تھا۔ گری فنڈر کے شائقین کو صرف بائیس منٹ تک ہی اذیت اُٹھانا پڑی تھی۔ یہ کہنا کافی دشوار تھا کہ اس میں کون سی چیز سب سے بھدی تھی؟ ہیری کو محسوس ہوا کہ یہ فیصلہ کرنا کافی مشکل تھا۔ اس کے نزدیک کئی چیزوں میں کڑا مقابلہ دکھائی دیا۔ رون کا چودھواں کامیاب دفاع، سلوپر کا بالجر کے بجائے انجلینا کے چہرے پر ڈنڈا مار دینا، زکریا س سمتھ کے قواف کو لے کر بڑھنے پر کارک کا چیخ کر اپنے ہی بہاری ڈنڈے پر پیچھے کی طرف الٹ کر گر جانا۔ یہ شاید معجزہ ہی تھا کہ گری فنڈر صرف دس پوائنٹس ہی ہارا تھا۔ جینی نے ہفل پف فریق کی کیوڈچ ٹیم کے متلاشی سمربی کی ناک کے نیچے سے سنہری گیند پکڑنے میں کامیاب ہوگئی تھی، جس سے سکور پوائنٹس 230-240 ہوگئے تھے۔

''تم نے عمدگی سے سنہری گیند کو جھپٹا!'' ہیری نے ہال میں پہنچ کر جینی سے کہا جہاں کا ماحول کافی افسردہ دکھائی دے رہا تھا جیسے وہاں کسی کا جنازہ اُٹھنے والا ہو۔

''بس میری قسمت اچھی رہی، سنہری گیند کی رفتار زیادہ نہیں تھی اور سمربی کو زکام ہوا تھا جس کی وجہ سے اسے چھینک آگئی اور اس کی آنکھیں بالکل غلط موقع پر بند ہوگئیں۔ ویسے بھی جب تم ٹیم میں واپس لوٹ آؤ گے تو......'' جینی کندھے اچکاتے ہوئے بول رہی تھی۔

''جینی......مجھ پر ہمیشگی پابندی عائد کردی گئی ہے۔'' ہیری نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا

''جب تک امبریج سکول میں ہے، یہ پابندی اسی وقت تک ہی ہے۔'' جینی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ دونوں باتیں الگ الگ ہیں، ویسے بھی جب تم لوٹ آؤ گے تو میں نقاش بننا پسند کروں گی۔ انجلینا اور ایلیسا دونوں ہی اگلے سال اپنی پڑھائی مکمل کر کے سکول سے جارہی ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے سنہری گیند کے پیچھے دھکے کھانے سے سکور کرنے سے زیادہ دلچسپی ہے۔''

ہیری نے گردن گھما کر رون کی طرف دیکھا جو ایک کونے میں کندھے لٹکائے بیٹھا تھا اور اپنے گھٹنوں کے درمیان نظریں گڑائے ہوئے تھا۔ اس کے ہاتھ میں بٹر بیئر کی ایک بوتل تھی۔

''انجلینا اسے اب بھی استعفیٰ کیوں نہیں دینے دے رہی ہے؟'' جینی نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا جیسے اس نے ہیری کے دل کی بات سمجھ لی ہو۔ ''وہ ابھی تک بضد ہے کہ اس میں اعلیٰ کارکردگی کے گن چھپے ہوئے ہیں......''

ہیری کو یہ سن کر کافی اچھا لگا کہ انجلینا کے خیالات رون کے بارے میں مثبت تھے اور وہ اس پر بھروسہ کرتی تھی مگر اسے یہ بھی خیال آیا کہ انجلینا کو رون پر ترس کھا کر ٹیم چھوڑ دینے کی اجازت دے دینا چاہئے تھی۔ رون جب جب میدان سے واپس لوٹتا تھا تو سلے درن فریق کے طلباء پورے زور و شور سے اپنا نغمہ گنگنانے لگتے تھے۔ 'کہتے ہیں، ویزلی ہے ہمارا تاج دار۔' یہ صاف ہو چکا تھا کہ اب سلے درن فریق کیوڈچ کپ جیتنے کی پوزیشن میں آچکا تھا۔

''مجھ میں تو اتنی ہمت نہیں ہے کہ اسے تسلی ہی دے دوں!'' فریڈ نے قریب آتے ہوئے رون کے جھکے ہوئے سر کو تاسف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''بہر حال، جب اس نے چودھویں سکور پر قفل خالی چھوڑ دیا تھا......''

فریڈ نے اپنے ہاتھ یوں پھیلا کر لہرائے جیسے کوئی ننھا بچہ ہوا میں پتنگ پکڑ رہا ہو۔

''میں اسے تقریبات کیلئے بچا کر رکھتا ہوں۔ ہے نا؟''

اس کے بعد کچھ ہی دیر بعد رون خود کو گھسیٹ کر اپنے پلنگ تک لے گیا۔ رون کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے ھیری نے ہال میں ہی کچھ دیر ٹھہرنے کا فیصلہ کیا تا کہ اگر رون چاہے تو اس کے سامنے سونے کی بھرپور اداکاری کر سکے۔ کچھ ایسا ہی ہوا تھا، جونہی ھیری کمرے میں داخل ہوا تو رون کچھ زیادہ ہی زور سے خراٹے بھرنے لگا جو بالکل حقیقی نہیں لگ رہے تھے۔

ھیری پلنگ پر پہنچ گیا اور میچ کے بارے میں سوچنے لگا۔ باہر شائقین کے ساتھ بیٹھ کر میچ دیکھنا نہایت مشکل کام تھا۔ وہ جینی کی صلاحیت سے کافی حد تک متاثر تھا مگر وہ جانتا تھا کہ اگر وہ وہاں موجود ہوتا تو وہ سنہری گیند اس کے مقابلے میں کچھ زیادہ جلدی پکڑ سکتا تھا...... میچ میں ایک لمحہ ایسا بھی آیا تھا جب سنہری گیند کارک ٹخنوں کے پاس پھڑ پھڑا رہی تھی۔ اگر جینی بروقت اسے پکڑ لیتی تو وہ گری فنڈر کو جیت دلوا سکتی تھی......

پروفیسر امبریج، ھیری اور ہرمائنی سے کچھ قطار ہی نیچے بیٹھی ہوئی تھیں۔ ایک دو بار انہوں نے مڑ کر ھیری کی طرف دیکھا۔ مینڈک جیسا ان کا چوڑا چہرہ کھنچا ہوا تھا اور چوڑی تمسخرانہ مسکراہٹ ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی۔ جونہی یہ منظر اس کے ذہن کے پردوں پر نمودار ہوا تو ھیری کے اندر غصے اور نفرت کا لاوا پھوٹنے لگا۔ کچھ دیر تک کڑھنے کے بعد اسے یاد آیا کہ سونے سے پہلے اسے اپنے ذہن سے تمام جذبات اور محسوسات کو خالی کر دینا چاہئے۔ جیسا کہ سنیپ جذب پوشیدی کے ہر دورانئے کے آخر میں کہا کرتے تھے۔

اس نے اپنے تئیں کوشش کرنا شروع کی مگر جب امبریج کے تمسخرانہ چہرے کے بعد سنیپ کی زہر خند مسکراہٹ اس کے ذہن میں نمودار ہوئی تو اس کیلئے ذہن کو خالی کرنا واقعی دشوار ہو کر رہ گیا۔ ان دونوں سے نفرت اور ناپسندیدگی کے جذبات ذہن میں اٹھنے لگے۔ اب رون کے تیز تیز خراٹوں کی آواز بند ہو چکی تھی اور اس کی جگہ سانس لینے کی دھیمی اور گہری آواز سنائی دے رہی تھی، جس کا مطلب تھا کہ وہ واقعی سو گیا تھا۔ ھیری کو نیند میں وادیوں میں پہنچنے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی...... اس کا بدن تھکا ہوا تھا مگر ذہن کافی تیزی سے دوڑ رہا تھا جسے پرسکون کرنے میں اسے کافی مشکل پیش آئی۔

وہ نیند میں اترتے ہی خواب کی وادیوں میں بھٹکنے لگا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ نیول اور پروفیسر سپراؤٹ خفیہ حاجتی کمرے میں رقص کر رہے تھے جبکہ پروفیسر میک گوناگل منہ سے پائپ لگائے ایک بڑا باجہ بجا رہی تھیں۔ وہ کچھ دیر انہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتا رہا پھر اس نے ڈی اے کے دوسرے ممبران کو وہاں بلانے کا فیصلہ کیا۔ وہ تیزی سے نیچے گیا اور واپس لوٹ کر دیوانے برنباس کے مجسمے

کے پاس پہنچا تو وہاں سامنے والی دیوار ہی نہیں تھیں بلکہ وہاں پہلو کی پتھریلی دیوار پر مشعلیں جل رہی تھیں۔اس نے آہستگی سے اپنا سر بائیں طرف گھما کر دیکھا تو وہاں بغیر کھڑکیوں والی راہداری کے آخری سرے پر ایک سیاہ دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

وہ اس کی طرف متجس انداز میں بڑھنے لگا۔اسے یہ عجیب احساس ہو رہا تھا کہ آخر وہ اس بار یقیناً کامیاب ہو جائے گا اور اسے کھولنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ ضرور تلاش کر لے گا...... وہ اس سے کچھ فٹ کے فاصلے پر موجود تھا۔تجسس اور اشتیاق بھری نظروں سے اس نے دیکھا کہ دائیں طرف نیلی روشنی کا ایک چمکدار احاطہ پھیلا ہوا تھا۔اس کا دل اچھلنے لگا۔دروازہ کھلا ہوا تھا......اس نے اسے مزید چوڑا کھولنے کیلئے اپنا آگے بڑھایا اور......

اسی وقت رون نے ایک زوردار خراٹا لیا جس سے ہیری کی آنکھ کھل گئی۔اس کا دایاں ہاتھ اندھیرے میں اس کے سامنے عجیب سے انداز میں پھیلا ہوا تھا۔اس دروازے کو کھولنے کیلئے جو سینکڑوں میل دور زمین کی گہرائیوں میں موجود تھا۔افسردگی اور پچھتاوے کے عالم میں اس نے اپنا اُٹھا ہوا ہاتھ نیچے کر لیا۔وہ جانتا تھا کہ اسے وہ دروازہ نہیں دیکھنا چاہئے تھا مگر اس کا تجسس اسے شہ دے رہا تھا کہ اس کے پیچھے آخر کیا تھا؟ اس نے رون کی طرف غصیلے انداز میں دیکھا...... کاش وہ ایک منٹ بعد ہی خراٹا لے لیتا تو کتنا اچھا ہوتا......

☆☆☆☆

پیر کی صبح وہ لوگ جس وقت ناشتے کیلئے میز پر پہنچے تو اسی وقت الّو ڈاک لے کر بڑے ہال میں داخل ہونے لگے۔صرف ہرمائنی کو ہی اس دن روزنامہ جادوگر کا انتظار نہیں تھا بلکہ بے شمار طلباء اژقبان کے مفرور قیدیوں کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کیلئے بے قرار دکھائی دیتے تھے۔حالانکہ وہ کئی لوگوں کے مطابق کہیں بھی دکھائی نہیں دیئے تھے مگر وہ ابھی تک محکمے کی گرفت میں بھی نہیں آ پائے تھے۔ہرمائنی نے حسب معمول کڑیل الّو کو ایک نٹ دے کر اشتیاق بھرے انداز میں اخبار اپنی طرف کھینچا اور اسے کھول کر صفحہ اوّل پر نگاہ ڈالی۔ہیری نے مالٹے کا جوس گلاس میں بھر لیا اور پھر چسکیاں لے کر پینے لگا۔وہ سوچ رہا تھا کہ اسے پورے سال میں صرف ایک ہی خط ملا تھا مگر جونہی اس کے بالکل سامنے ایک اجنبی الّو دھم کی آواز سے اس کے سامنے آ بیٹھا تو اسے احساس ہوا کہ وہ یقیناً غلط جگہ اتر گیا ہوگا۔

''تمہیں کس کے پاس جانا ہے؟'' ہیری نے الّو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے مالٹے کے جوس کے گلاس کو اس کی چونچ کے نیچے سے سستی سے دوسری طرف ہٹایا۔لاشعوری طور پر اس کی نظریں الّو کی چونچ میں دبے ہوئے لفافے پر جا پڑیں جس پر کسی کا نام لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا

ہیری پوٹر...... بڑا ہال......ہوگورٹس سکول

تیوریاں چڑھاتے ہوئے اس نے الّو سے لفافہ لینے کیلئے اپنا ہاتھ جونہی آگے بڑھایا تو اس سے پہلے وہ لفافہ لے پاتا، تین، چار،

پانچ اورالّو اپنے پنکھ پھڑ پھڑاتے ہوئے اس کے سامنے آ اُترے۔ بعد میں آنے والے الّو اچھی جگہ بیٹھنے کیلئے پہلے والے الّو سے الجھنے لگے۔ اسی کشمکش میں ایک اور الّو وہاں پہنچ گیا جس نے مکھن کے پیالے میں اپنی پنجے دھنسا لئے تھے۔ ایک اور الّو جس نے نیچے اترتے ہی نمک دانی کو اُلٹ دیا۔ تمام الّو ہیری کو سب سے پہلے اپنے اپنے خطوط دینے کی کوشش کر رہے تھے۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے؟'' رون نے دہشت زدہ ہو کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ گری فنڈر کی میز پر تقریباً سبھی طلباء اپنے سر جھکا کر ان کی طرف دیکھنے لگے جہاں الّوؤں کا اچھا خاصا میلہ لگا ہوا تھا۔ اگلے ہی پل سات مزید الّو وہاں اتر آئے۔ الّوؤں نے عجیب ہنگامہ مچا رکھا تھا۔ ان کی چیخوں اور کلکاریوں کا شور ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ وہ بری طرح اپنے پر پھڑ پھڑا رہے تھے۔ ہرمائنی نے پھڑ پھڑاتے ہوئے پروں کے درمیان ہاتھ ڈال کر ایک لمبے اور بڑے پیکٹ کو باہر نکالا۔

''میں جانتی ہوں کہ اس کا کیا مطلب ہے؟......تم سب سے پہلے اسے کھولو۔''

ہیری نے بھورے چرمئی کاغذ کے پیکٹ کو جلدی سے کھولا اور وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ اس میں سے ماہنامہ 'حلیہ سخن' کا مارچ کا شمارہ برآمد ہوا تھا۔ اس کے سرورق پر اس کا چہرہ مسکرا رہا تھا۔ تصویر کے نیچے جلی حروف میں لکھے ہوئے الفاظ دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری پوٹر نے بالآخر خاموشی توڑ ہی دی!

'تم جانتے ہو کون؟' کے بارے میں آنکھوں دیکھی سچائی

اور اس رات کا قصہ، جب میں نے اسے واپس لوٹتے ہوئے دیکھا!

ہیری پوٹر کی زبانی چشم دید حقائق کی دل دہلا دینے والی داستان

''یہ اچھا ہے، ہے نا؟'' لونا لوگڈ کی آواز سنائی دی جو گری فنڈر کی میز کے پاس آ چکی تھی۔ وہ آگے بڑھ کر فریڈ اور رون کے درمیان سکڑ کر بیٹھ گئی۔ ''شمارہ کل ہی بازار میں آیا ہے، میں نے ڈیڈی کو کہہ دیا تھا کہ وہ تمہیں رسالے کی ایک کاپی ضرور بھجوا دیں۔'' اس نے وہاں جمع ہوتے ہوئے الّوؤں کی طرف ہاتھ لہراتے ہوئے کہا جو ابھی تک ہیری کے سامنے میز پر کھڑے تھے اور امید کر رہے تھے کہ وہ اس سے خطوط لے لے۔ ''مجھے امید ہے کہ ان کے پاس قارئین کی آراء کے خطوط ہی ہوں گے۔''

''مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا تھا۔'' ہرمائنی نے دلچسپی بھرے لہجے میں کہا۔ ''ہیری اگر تم برا نہ مانو تو کیا ہم......''

''ضرور......ضرور......'' ہیری چہکتا ہوا بولا۔

رون اور ہرمائنی تیزی سے الّوؤں سے لفافے لے کر انہیں کھولنے لگے۔

''یہ ایک جادوگر کا خط ہے، جو یہ کہتا ہے کہ تمہارے دماغ کے پرزے ڈھیلے ہو گئے ہیں۔'' رون نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خط کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''مجھے تو اس کے دماغ پر شک ہے......''

''یہ خاتون مشورہ دے رہی ہیں کہ تمہیں سینیٹ مونگوز میں بجلی جھٹکے دینا چاہئیں۔'' ہرمائنی نے افسردگی بھرے لہجے میں کہا اور اس خط کو ہاتھوں میں چرمر کر ڈالا۔

''یہ صحیح دکھاتی دیتی ہے۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا اور پیس لی کی رہائشی ایک جادوگرنی کے طویل خط کا جائزہ لیا۔ ''اوہ سنو! اس کا کہنا ہے کہ اسے مجھ پر یقین ہے......!''

''یہ کچھ گومگوئی کے عالم میں ہے۔'' فریڈ نے کہا جو اشتیاق بھرے انداز میں خطوط کھولنے والوں میں خود ہی شامل ہو گیا تھا۔ ''اس خط والا جادوگر کہتا ہے کہ تم پاگل نہیں لگتے ہو مگر وہ درحقیقت اس بات پر یقین ہی نہیں کرنا چاہتا ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ واپس لوٹ آیا ہے۔ اس لئے وہ نہیں جانتا ہے کہ اب کیا سوچ پائے؟......اوہ چرمئی کاغذ کی کس قدر بربادی کی ہے اس نے......!''

''یہ ایک اور جادوگر ہے جسے تمہاری باتوں پر یقین ہو گیا ہے، ہیری!'' ہرمائنی نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''تمہارے انٹرویو کو پڑھنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں اور یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ روزنامہ جادوگر واقعی تمہارے ساتھ بہت غیر منصفانہ برتاؤ برت رہا ہے......حالانکہ میں ایسا قطعی نہیں سوچنا چاہتا ہوں کہ تم جانتے ہو کون؟ لوٹ آیا ہے لیکن مجھے مجبوراً یہ تسلیم کرنا پڑ رہا ہے کہ تم سچ بول رہے ہو......اوہ یہ تو کافی اچھا خط ہے...... ہے نا؟''

''یہ جادوگرنی سوچتی ہے کہ تم پاگل کتے کی مانند بلاوجہ بھونک رہے ہو۔'' رون نے منہ بسورتے ہوئے کہا اور وہ خط اپنے سر کے اوپر سے پیچھے اچھال دیا۔ ''مگر یہ عورت کہتی ہے کہ تم نے سنسنی پھیلا کر میرے بدن میں بلند فشار خون پیدا کر دیا ہے اور وہ تمہیں اصلی ہیرو تسلیم کرتی ہے۔ واؤ! اس نے تو تمہیں اپنی تصویر بھی بھیجی ہے ہیری!''

''یہاں کیا ہو رہا ہے؟'' ایک لڑکی جیسی شیریں آواز ان کے پیچھے سنائی دی۔

ہیری نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ لفافوں سے بھرا ہوئے تھے۔ پروفیسر امبریج فریڈ اور لونا کے ٹھیک پیچھے ان کے سر پر کھڑی ہوئی تھیں۔ ان کی مینڈک جیسی باہر نکلی ہوئی آنکھیں الوؤں اور ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔ اسی وقت دو اور الّو میز پر پھڑ پھڑاتے ہوئے اتر گئے۔ اب پورے ہال کے طلباء دلچسپی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

''مسٹر پوٹر! اتنے سارے خطوط کیوں آئے ہیں؟'' انہوں نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

''کیا اب یہ بھی جرم ہو گیا ہے، خطوط کا آنا؟'' فریڈ نے بلند آواز میں کہا۔

''میں تمہیں خبردار کرتی ہوں، مسٹر ویزلی!'' امبریج نے سخت لہجے میں کہا۔ ''ایسا نہ ہو کہ مجھے تمہیں سزا دینا پڑے......تو پوٹر! تم نے کوئی جواب نہیں دیا؟''

ہیری جھجک سا گیا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کا کیا جواب دے مگر یہ تو سچ تھا کہ وہ اپنے اس کارنامے کو چھپا بھی تو نہیں سکتا تھا۔ کچھ ہی دیر کی تو بات تھی، ماہنامہ حیلہ سخن کے بارے میں خبر کہیں نہ کہیں سے تو ان تک پہنچ ہی جائے گی۔

''جادوئی دنیا کے لوگوں نے مجھے اپنی آراء کے خطوط بھیجے ہیں کیونکہ میں نے گذشتہ جون میں جو حادثہ ہوا تھا، اس کے بارے میں تفصیلی انٹرویو دیا تھا......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ لاشعوری طور پر یہ کہتے ہوئے اس کی نظریں اساتذہ کی میز کی طرف اُٹھ گئیں۔ ہیری کو یہ عجیب احساس ہوا کہ ایک لمحہ پہلے ڈمبل ڈور اس کی طرف ہی دیکھ رہے تھے، مگر جیسے ہی ہیری نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے تیزی سے اپنا سر گھما کر پروفیسر فلٹ وک کے ساتھ گفتگو چھیڑ دی۔

''انٹرویو......؟'' امبریج نے بے یقینی کے عالم میں دہرایا۔ ان کی آواز معمول سے زیادہ باریک اور بلند ہوگئی تھی۔ ''تمہاری اس بات سے کیا مراد ہے، پوٹر؟''

''انٹرویو...... یعنی ایک نامہ نگار نے مجھ سے سوال جواب کئے اور میں نے اسے وہ سب بتا دیا جو سچ تھا...... یہ دیکھئے!'' ہیری نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور حیلہ سخن کا تازہ شمارہ ان کی طرف پھینک دیا۔

امبریج نے کچھ دیر حیلہ سخن کے سرورق کو آنکھیں پھاڑ کر گھورا اور غصے سے کانپتی ہوئی آواز میں بولیں۔ ''تم نے یہ کام کب کیا، پوٹر؟''

''گذشتہ ہاگس میڈ کی سیر کے موقع پر......'' ہیری نے سچائی بتا دی۔

''مسٹر پوٹر! اب تمہارا ہاگس میڈ کا سیر سپاٹا بند......!'' وہ بڑبڑاتی ہوئی بولیں۔ ''تمہاری یہ سب کرنے کی ہمت کیسے ہوئی؟...... تم نے یہ سب......'' انہوں نے ایک گہری سانس کھینچی۔ ''میں نے بار بار تمہیں یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ تمہیں جھوٹ نہیں بولنا چاہئے، ظاہر ہے کہ میرا سبق ابھی زیادہ گہرائی تک نہیں پہنچ پایا ہے۔ گری فنڈر کے پچاس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں اور پوٹر! ایک ہفتے کی مسلسل سزا......!''

وہ غصے سے تھرتھراتی ہوئی دور چلی گئی۔ ماہنامہ حیلہ سخن کا تازہ شمارہ ان کے سینے سے چپکا ہوا تھا اور کئی طلباء پہلو بدل بدل کر اور سر اُٹھا اُٹھا کر اسے دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہی سکول میں بڑے بڑے نوٹس چسپاں کر دیئے گئے، یہ صرف فریقوں کے ہال میں ہی نہیں بلکہ راہداریوں اور کلاس رومز میں بھی لگائے جا چکے تھے۔

بحکم محتسب اعلیٰ ہوگورٹس سکول

جس طالب علم یا طالبہ کے پاس ماہنامہ حیلہ سخن کا رسالہ پایا گیا، اسے فوراً سکول سے باہر نکال دیا جائے گا اور اس کا نام ہمیشہ کیلئے خارج کر دیا جائے گا۔

یہ حکم تدریسی ضابطہ، زیر دفعہ ستائیس کے تحت جاری کیا گیا ہے۔

دستخط۔ ڈولرس جین امبریج۔ محتسب اعلیٰ ہوگورٹس سکول۔

جب بھی ہر مائنی کی نگاہ اس نوٹس پر پڑتی تو وہ جانے کیوں مسکرانے لگتی تھی؟

''تمہیں کس بات پر اتنی خوشی ہو رہی ہے؟'' بالآخر ہیری چڑ کر بول ہی پڑا۔

''اوہ ہیری! کیا تمہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آ پائی؟'' ہر مائنی جوشیلے انداز میں بولی۔ ''اگر وہ واقعی یہ حماقت کرنا چاہتی ہیں کہ اس سکول کا ہر فرد اس انٹرویو کو لازمی پڑھ لے تو اس پر پابندی لگا کر اسے سب تک پہنچانے کیلئے اس سے اچھا کوئی اور طریقہ نہیں تھا......''

ہر مائنی کی بات بالکل درست ثابت ہوئی تھی۔ یہ بھی سچ تھا کہ ہیری کو پورے سکول میں کسی کے پاس بھی حیلہ سخن کا رسالہ نہیں دکھائی دیا تھا مگر شام تک ہر جگہ طلباء اسی کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ انٹرویو کی باتیں ایک دوسرے کو سنا رہے تھے۔ کلاسوں سے باہر قطاروں میں، دوپہر اور رات کے کھانے کے وقفے میں اور کلاسوں کے پچھلی نشستوں پر سب اس کے بارے میں سرگوشیاں اور چہ میگوئیاں کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہر مائنی نے اسے بتایا کہ جب وہ قدیمی علم الحروف کی کلاس میں جانے سے پہلے لڑکیوں کے باتھ روم میں گئی تو وہاں بھی اس بارے میں باتیں چل رہی تھیں۔

''انہوں نے مجھے دیکھ لیا۔ سب کو معلوم ہے کہ میں تمہاری دوست ہوں، اس لئے انہوں نے مجھ پر سوالات کی بارش کر دی...... اور ہیری میرا خیال ہے کہ انہیں تم پر یقین ہے، میں واقعی ایسا ہی سوچتی ہوں۔ مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ بالآخر لوگ تمہاری باتوں کو تسلیم کرنے لگے ہیں......'' ہر مائنی نے جوشیلے میں کہا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

اس دوران پروفیسر امبریج پورے سکول میں چھان بین کرتی رہیں۔ وہ راہداریوں میں، کلاسوں میں طلباء و طالبات کو پکڑ پکڑ کر ان کے بستوں کی تلاشی لیتی رہیں۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ حیلہ سخن کا رسالہ تلاش کر رہی تھیں۔ یہ الگ بات تھی کہ طلباء ان کے بھی استاد نکلے۔ ہیری کے انٹرویو والے صفحات پر انہوں نے جادوئی کلمات کا استعمال کر دیا تھا تاکہ کسی دوسرے فرد کو وہ نصابی کتابوں کے صفحات جیسے ہی دکھائی دیں اور صرف ان کے پڑھتے ہوئے ہی وہ اصلی روپ میں دکھائی دے پائیں یا پھر وہ جادوئی روپ سے خالی دکھائی دیں۔ جب وہ اسے دوبارہ پڑھنا چاہیں تب ہی وہ انہیں دکھائی دیں۔ جلد ہی یہ محسوس ہو گیا کہ سکول کا ہر طالب علم اسے پڑھ چکا تھا......

ظاہر ہے کہ تدریسی ضابطہ، زیر دفعہ چھبیس کے تحت اساتذہ پر انٹرویو کا ذکر کرنے کی کڑی ممانعت عائد تھی مگر اس کے باوجود انہوں نے اپنے جذبات ظاہر کرنے کیلئے کئی دوسرے طریقے تلاش کر لئے تھے۔ پروفیسر سپراؤٹ نے اپنی خوشی کا اظہار گری فنڈر کو بیس پوائنٹس دے کر کیا تھا جب ہیری نے انہیں پانی بھری بالٹی تھمائی تھی۔ مسکراتے ہوئے پروفیسر فلٹ وک نے جادوئی استعمالات کی کلاس کے آخر میں اسے چیختی ہوئی شکر والے چوہیا کا ڈبہ تھمایا اور 'شش' کہہ کر جلدی سے چل دیئے۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے جوتش کی کلاس میں سب کے سامنے سسکیاں لینے لگیں اور انہوں حیرانگی میں ڈوبے طلباء اور بہت ہی ناراض دکھائی دیتی ہوئی پروفیسر امبریج کے سامنے یہ پیش گوئی کر دی کہ 'ہیری جلد نہیں مرے گا بلکہ اس کی عمر بہت لمبی ہوگی۔ وہ جادوئی وزیر اعظم بنے گا اور اس کے ایک درجن

بچے ہوں گے۔'

مگر ہیری کو سب سے زیادہ خوشی اس بات پر ہوئی کہ جب وہ اگلے دن تبدیلی ہیئت کی کلاس میں جارہا تھا تو چو چینگ بھاگتی ہوئی اس کے پاس آ گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ سمجھ پاتا کہ کیا ہوا ہے؟ چو چینگ نے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کے کان کے قریب منہ لاتے ہوئے سرگوشی کی۔ ''مجھے واقعی ......واقعی نہایت افسوس ہے......وہ انٹرویو دینا واقعی بڑی بہادری والا کام تھا......اسے پڑھ کر میں بے تحاشا روئی......!''

اسے یہ جان کر بے حد تاسف ہوا کہ چو چینگ نے اس بات پر بھی آنسو بہائے تھے مگر وہ بہت خوش تھا کہ اس نے ناراضگی ختم کر کے دوبارہ گفتگو شروع کر دی تھی۔ اس کی خوشی اس وقت دوچند ہو گئی جب چو چینگ نے اس کے رخسار پر بوسہ لیا اور شرما کر تیزی سے ایک طرف چلی گئی۔ جیسے ہی وہ تبدیلی ہیئت کی کلاس کے دروازے پر پہنچا تو ایک اور اچھی بات رونما ہوئی۔ سمیس قطار میں نکل کر اس کے مدمقابل آن کھڑا ہوا۔

''میں تو بس یہ کہنا چاہتا تھا، مجھے تمہاری بات پر یقین ہے۔ میں نے وہ رسالہ اپنی ممی کو بھیجوا دیا ہے۔'' وہ ہیری کے بائیں گھٹنے کی طرف دیکھتے ہوئے ندامت بھرے لہجے میں بولا۔

ملفوائے، کریب اور گوئل کے ردعمل سے تو ہیری کی خوشی بام عروج کو چھونے لگی۔ وہ لوگ دوپہر کے وقت لائبریری میں اپنے جوڑے بیٹھے تھے۔ ان کے ساتھ ایک بدشکل اور عام سے کپڑوں والا لڑکا بھی موجود تھا جس کے بارے میں ہرمائنی نے ہیری کو سرگوشی سے بتایا تھا کہ اس کا نام 'تھیوڈور نوٹ' تھا۔ انہوں نے ہیری کی طرف گردن گھما کر دیکھا جب ہیری ایک شلف میں سے 'جزوی معدومی' پر کتاب تلاش کر رہا تھا۔ گوئل نے اسے دیکھ کر اپنی انگلیاں خطرناک طریقے سے چٹخیں اور ملفوائے نے یقینی طور پر جھک کر کریب کے کان میں کوئی بیہودہ بات کہی تھی۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ لوگ ایسے رویے کا اظہار کیوں کر رہے تھے؟

'آخر اس نے ان سب کے باپوں کے نام بطور مرگ خور اپنے انٹرویو میں بتائے تھے۔'

''اور سب سے مزے کی بات تو یہ ہے کہ وہ تمہاری بات کی تردید ہرگز نہیں سکتے ہیں، کیونکہ اس کیلئے انہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ انہوں نے حیلہ سخن کے شمارے میں تمہارا انٹرویو پڑھ لیا ہے......'' ہرمائنی نے چہکتے ہوئے کہا جب وہ دونوں لائبریری سے باہر نکل رہے تھے۔

اس سے بھی عمدہ بات لونا نے رات کے کھانے پر انہیں بتائی۔ اس نے کہا کہ حیلہ سخن کا یہ شمارہ جتنی تیزی سے فروخت ہوا ہے، اس سے پہلے کوئی دوسرا شمارہ فروخت نہیں ہو پایا تھا۔

''ڈیڈی اس کی دوسری اشاعت کیلئے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔'' جب وہ ہیری کی طرف دیکھ کر بولی تو اس کی آنکھیں جوش وخروش سے کچھ زیادہ باہر نکلی ہوئی دکھائی دیں۔ ''انہیں تو یقین ہی نہیں ہو رہا ہے، وہ کہتے ہیں کہ لوگ خمدار سینگوں والے سنارکیکوں

کے بجائے اس میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں......''

اس رات کو ہیری گری فنڈر کے ہال کا ہیرو بن چکا تھا۔ فریڈ اور جارج نے جانے کہاں سے حیلہ سخن کا سرورق ڈھونڈ نکالا تھا اور اس پر جادو کر کے اسے کئی گنا بڑا کر کے دیوار پر چپکا دیا تھا۔ تا کہ ہیری کا بڑا چہرہ پورے ہال میں نمایاں دکھائی دیتا رہے اور درمیان درمیان میں تیز آواز میں کہتا رہے۔ ''محکمے والے احمق ہیں......امبرتج کے منہ میں گوبر!''

ہر مائنی کو یہ کچھ زیادہ مزیدار نہیں لگا تھا۔ اس نے احتجاج کیا کہ ان جملوں کی تکرار سے اس کا ارتکاز نہیں قائم ہو پا رہا ہے۔ بالآخر وہ چڑ کر لڑکیوں کے کمرے کی طرف سونے کیلئے چلی گئی۔ ہیری کو بھی کچھ دیر بعد یہ تسلیم کرنا ہی پڑا کہ یہ اشتہار اتنا مزیدار نہیں رہ گیا تھا کیونکہ جب بولنے والا سحر دھیما ہو گیا تو ہیری کو لگا کہ اس کے سیل کمزور پڑ گئے ہیں۔ بولتے ہوئے اس کے جملہ ٹوٹ چکا تھا اور اب وہ بس گوبر اور امبرتج کے لفظ بھی بلند آواز میں کہتا تھا۔ باقی سب الفاظ غائب ہو چکے تھے۔ دراصل اس سے اس کا سر درد ہونے لگا تھا اور اس کے ماتھے کا نشان ایک بار پھر سلگنے لگا تھا۔ اسے بے شمار طلباء نے گھیر رکھا تھا اور اس سے انٹرویو کے بارے میں متعدد سوالات کر رہے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ اپنا واقعہ دوبارہ انہیں سنائے۔ ان لوگوں کے منہ سے اس وقت بے اختیار آہیں نکل گئیں جب ہیری نے یہ اعلان کیا کہ وہ اب سونے کیلئے جا رہا ہے، وہ بہت تھک چکا ہے۔

جب وہ کمرے میں پہنچا تو وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ اس نے اپنا ماتھا ایک لمحے کیلئے پلنگ کی قریبی کھڑکی کے شیشے سے ٹکا دیا۔ جس سے اس کے نشان میں کافی ٹھنڈک پہنچنے لگی۔ پھر وہ کپڑے بدل کر اپنے بستر پر پہنچ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش اس کا سر درد تھم جائے تا کہ وہ کچھ دیر سو سکے۔ ایک بار پھر درد کی شدت سے اس کا جی متلانے لگا اور یوں لگا جیسے قے آ رہی ہو۔ اس نے تیزی سے کروٹ لی اور اپنی آنکھیں بند کر کے خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کی۔

وہ ایک تاریک کمرے میں پہنچ گیا تھا۔ جہاں ہر طرف پردے لگے ہوئے تھے۔ وہاں صرف ایک قطار میں لگی ہوئی موم بتیاں ہی جل رہی تھیں۔ وہ کھڑا تھا اس کے ہاتھ سامنے رکھی ہوئی کرسی کی کمر پر بھنچے ہوئے تھے۔ اس کے ہاتھوں کی انگلیاں بے حد لمبی اور سفید ہو چکی تھیں۔ جیسے ان پر برسوں سے دھوپ نہ پڑی ہو۔ کرسی کے گہرے رنگ کی مخملیں پشت پر اس کی انگلیاں بڑی بڑی اور کسی زرد مکڑی جیسی دکھائی دیتی تھیں۔

کرسی کے سامنے فرش پر ایک سیاہ چوغے میں لپٹا ہوا آدمی سر جھکائے ہوا بیٹھا تھا۔

''ایسا لگتا ہے کہ مجھے غلط راہ پر لگا دیا گیا تھا......'' ہیری کو اپنے منہ سے اجنبی سی آواز نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ جو نہایت یخ بستہ اور غصے سے بھری ہوئی تھی۔

''آقا......میرے آقا!'' فرش پر جھکے ہوئے آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''میں معافی چاہتا ہوں۔'' موم بتی کی روشنی میں اس کے سر کا عقبی حصہ چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کانپ رہا تھا۔

''میں تمہیں قصوروار نہیں سمجھ رہا ہوں، راکوڈ!'' ہیری نے اسی قہر آلود یخ بستہ آواز میں کہا۔ اس نے کرسی کی پشت پر سے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر دھیمی چال سے چلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔ وہ اب اس کے بالکل سر پر کھڑا تھا اور معمول کی اونچائی سے نیچے دیکھ رہا تھا۔

''تمہارا یہ خیال ہے کہ یہی سچائی ہے، راکوڈ؟'' یخ بستہ آواز میں ہیری نے پوچھا۔

''بالکل آقا...... بالکل! آخر میں اسی شعبے میں تو کام کرتا تھا......''

''ایوری نے مجھے بتایا تھا کہ بوڈ اسے لاسکتا تھا......''

''آقا! بوڈ اسے ہرگز نہیں لاسکتا تھا...... بوڈ کو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ وہ ایسا بالکل نہیں کر سکتا تھا...... بلاشبہ...... وہ ملفوائے کے سفاک کٹ وار سے اتنی مزاحمت سے لڑا ہوگا کہ......''

''کھڑے ہو جاؤ، راکوڈ!'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

حکم کی تعمیل کرنے کی بوکھلاہٹ میں جھکا ہوا آدمی گرتے گرتے بچا۔ اس کے چہرے پر چیچک کے داغ تھے جو موم بتیوں کی روشنی میں واضح دکھائی دے رہے تھے۔ کھڑے ہونے کے باوجود اس کے کندھے جھکے ہوئے تھے، جیسے وہ تعظیم پیش کر رہا ہو۔ بیچ بیچ میں وہ دہشت بھری نظروں سے ہیری کے چہرے کو دیکھتا جا رہا تھا۔

''تم نے مجھے یہ بتا کر اچھا کیا، راکوڈ!'' ہیری کے منہ سے نکلا۔ ''ٹھیک ہے...... ایسا لگتا ہے کہ میں نے بلاوجہ ہی اس منصوبہ بندی میں اپنی توانائی اور وقت برباد کیا...... مگر کوئی بات نہیں...... اب ہم اس کھیل کو دوبارہ سے شروع کرتے ہیں۔ راکوڈ! لارڈ والڈی مورٹ تمہارا مشکور ہے۔''

''آقا...... میرے آقا! بہت بہت شکریہ!'' راکوڈ نے جلدی سے کہا اور اس کی آواز میں طمانیت کی جھلک محسوس ہوئی۔

''مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑے گی۔ مجھے اس ساری معلومات کی ضرورت پڑے گی جو تم مجھے دے سکتے ہو!''

''بالکل میرے آقا!...... ہر طرح سے حاضر...... میرے آقا بس حکم کیجئے!''

''بہت شاندار...... تم جا سکتے ہو، ایوری کو میرے پاس اندر بھیج دو۔''

راکوڈ کمرے میں ہیری کو تنہا چھوڑ کر باہر نکل گیا۔ وہ دیوار کی طرف مڑا۔ تاریک حصے میں ایک روشنی چٹخی، دیوار پر ایک قدیمی آئینہ لٹکا ہوا دکھائی دینے لگا۔ ہیری کے قدم خود بخود اس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اس کا عکس تاریکی میں زیادہ بڑا اور صاف دکھائی دینے لگا۔ اس کا چہرہ مردے سے کہیں زیادہ سفید تھا...... اس کی سرخ دہکتی ہوئی آنکھوں میں پتلیوں کی جگہ گڑھے دکھائی دے رہے تھے۔

''نہی ہی ہی ہی یں......''

''کیا ہوا؟......'' اس کے قریب سے ایک آواز سنائی دی۔

ہیری دہشت سے بری طرح ہاتھ پیر چلا رہا تھا۔ وہ جانے کب اور کیسے مسہری کے پردوں میں الجھ گیا اور ان کو اپنے ساتھ لے کر فرش پر جا گرا۔ کچھ لمحوں تک اسے یہ تک خبر نہیں تھی کہ وہ کہاں ہے؟ اور کس مصیبت میں گرفتار ہے؟ اسے یقین تھا کہ وہ دوبارہ اس مردے جیسے سفید چہرے کو آئینے میں دیکھے گا مگر اسی وقت اسے بہت قرین سے رون کی آواز سنائی دی۔

''اگر تم پاگلوں کی طرح اپنے ہاتھ پیر چلانا بند کرو گے تو ہی میں تمہیں ان میں سے باہر نکال پاؤں گا۔''

رون نے جب پردے کھینچ کر اس کے بدن سے الگ کئے تو ہیری کی جان میں جان آئی اور وہ چاندنی بھرے فرش پر گھور کر دیکھا۔ وہ پیٹ کے بل زمین پر لیٹا ہوا تھا اور اس کے ماتھے کا نشان درد کے مارے پھٹا جا رہا تھا۔ رون کو دیکھ کر اسے ایسا لگا جیسے وہ سونے کی تیاری کر رہا تھا۔ اس کا ایک بازو ابھی تک چوغے سے باہر دکھائی دے رہا تھا۔

رون نے اسے سہارا دے کر کھڑا کرتے ہوئے بدحواسی کے عالم میں پوچھا۔

''کیا پھر کسی پر حملہ ہوا ہے؟......کہیں ڈیڈی پر تو نہیں......پھر سانپ نے کچھ کر دیا......''

''ایسا کچھ نہیں......سب سلامت ہیں۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا جس کا ماتھا آگ کے شعلوں میں جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ''بس ایوری کی خیریت نہیں ہے......وہ مشکل میں پڑ گیا ہے......اس نے غلط معلومات دی تھیں......والڈی مورٹ واقعی شدید غصے میں تھا۔''

ہیری کراہتے ہوئے اپنے ماتھے کو مسلنے لگا اور پھر پلنگ پر لڑھک گیا۔

''لیکن اب راکوڈ والڈی مورٹ کی مدد کرنے والا ہے......وہ دوبارہ صحیح راستے پر آ گیا ہے......''

''یہ تم کس کے بارے میں بات کر رہے ہو؟'' رون نے سہمی ہوئی آواز میں پوچھا۔ ''کیا تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ......کیا تم نے ابھی 'تم جانتے ہو کون؟' کو دیکھا ہے؟''

''میں ہی تم جانتے ہو کون؟ تھا۔'' ہیری نے کسمساتے ہوئے کہا اور اس نے اپنے ہاتھ اندھیرے میں پھیلا کر سامنے کر لیا تاکہ یہ تسلی کر سکے کہ وہ سفید اور لمبی انگلیوں والے تو نہیں۔ ''وہ راکوڈ کے ساتھ تھا۔ یاد ہے، راکوڈ وہی مرگ خور ہے جو اژقبان سے فرار ہوا ہے! راکوڈ نے اسے ابھی ابھی بتایا ہے کہ بوڈ وہ کام نہیں کر سکتا تھا......''

''کیا نہیں کر سکتا تھا......''

''کسی چیز کو لانا تھا......اس نے بتایا کہ بوڈ جانتا ہوگا کہ وہ یہ کام نہیں کر سکتا تھا......بوڈ دراصل سفاک کٹ وار کے زیر اثر تھا......اس نے کہا کہ ملفوائے کے ڈیڈی نے اس پر یہ وار کیا تھا......'' ہیری نے کہا۔ اب اس نے ہانپنا کم کر دیا تھا۔

''بوڈ پر کسی چیز کو لانے کیلئے سفاک کٹ وار کا استعمال کیا گیا تھا؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔ ''مگر ہیری! یہ تو......یہ تو......''

''وہی ہتھیار ہی ہوگا......'' ھیری نے اس کے ادھورے جملے کو پورا کرتے ہوئے کہا۔ ''میں جانتا ہوں......''

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا۔ ڈین اور سمیس اندر داخل ہوگئے۔ ھیری نے تیزی سے اپنے پاؤں اچھال کر بستر پر چھپا لئے۔ وہ اپنی اس حالت کو ان پر منکشف نہیں کرنا چاہتا تھا کہ جیسے کوئی عجیب بات رونما ہوئی ہو۔ یہ سچ تھا کہ سمیس نے ابھی ابھی تو یہ رائے بدلی تھی کہ ھیری کا دماغ صحیح ہے اور وہ پاگل نہیں ہے......

''کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم ہی 'تم جانتے ہو کون؟' تھے؟'' رون نے سرگوشی نما لہجے میں پلنگ کے پہلو میں پڑی ہوئی تپائی پر پانی کے جگ کو پکڑتے ہوئے جھک کر پوچھا۔ اس کا سر ھیری کے کافی نزدیک آ گیا تھا۔

''ہاں!'' ھیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔

رون نے پانی کا ایک بڑ گھونٹ اپنے حلق سے اتارا جو اس کے حلق سے سیدھا سینے تک پہنچ چکا تھا۔ جب ڈین اور سمیس باتیں کرتے ہوئے ادھر ادھر گھومنے لگے اور چوغے اتار کر کپڑے بدلنے لگے تو رون نے جلدی سے کہا۔ ''تمہیں یہ بات ڈمبل ڈور کو بتا دینا چاہئے......''

''مجھے کسی کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔'' ھیری نے تلخی سے کہا۔ ''اگر میں جذب پوشیدی میں ماہر ہو جاؤں تو یہ سب کبھی نہیں دیکھ پاؤں گا۔ مجھے اب تک اس چیز کو باہر رکھنا سیکھ لینا چاہئے تھا......وہ یہی سوچتے ہیں!''

'وہ' سے اس کی مراد ڈمبل ڈور ہی تھے۔ اس نے اپنے بستر پر کروٹ لی اور رون کی طرف پیٹھ موڑ کر لیٹ گیا۔ کچھ لمحوں بعد اسے رون کے پلنگ کی چرچراہٹ سنائی دی۔ وہ سمجھ گیا کہ رون بھی اپنے بستر پر لیٹ گیا تھا۔ ھیری کے ماتھے کا نشان دوبارہ جلنے لگا۔ اس نے اپنی آواز کو دبانے کیلئے اپنے منہ میں تکیے کا کونا گھسا دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اب اس کمرے میں ایوری کو سزا دے رہا ہوگا......

☆☆☆☆

ھیری اور رون نے ہرمائنی کو سارا واقعہ بتانے کیلئے اگلے دن صبح کے وقفے تک انتظار کیا۔ وہ اچھی طرح یہ تصدیق کر لینا چاہتے تھے کہ کوئی ان کی باتیں سن تو نہیں رہا تھا۔ سرد اور ہوادار کونے میں کھڑے کھڑے ھیری نے اسے اپنے خواب کی ہر بات بتائی۔ ہرمائنی، ھیری کی بات مکمل ہونے کے بعد کچھ دیر تک بالکل خاموش رہی۔ وہ فریڈ اور جارج کی طرف تاسف بھری نظروں سے دیکھتی رہی اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر پانے پر کڑھتی رہی، وہ دونوں نہایت ہوشیاری سے احاطے کے دوسرے کونے میں طلباء کو اپنے چوغوں کے اندر سے سر کٹی ٹوپیاں نکال نکال کر فروخت کر رہے تھے۔ بالآخر ہرمائنی نے اپنی نظریں ان دونوں سے ہٹا لیں۔

''تو انہوں نے اسے اس لئے مارا تھا...... جب بوڈ وہ ہتھیار چرانے کی کوشش کی تو اس کے ساتھ کوئی عجیب حادثہ ہو گیا تھا، جس کے باعث وہ معذور ہو کر رہ گیا۔ میرا خیال ہے کہ اس ہتھیار پر یقیناً کوئی مضبوط حفاظتی جادوئی کلمہ پڑھا گیا ہوگا تاکہ لوگ اسے چھو نہ پائیں۔ اسے چھونے کی وجہ سے ہی بوڈ کو سینیٹ مونگوز میں داخل ہونا پڑا۔ اس کا دماغی توازن بگڑ گیا تھا اور وہ بولنے سے بھی معذور ہو

گیا تھا۔مگر یاد ہے کہ مرہمکار نے ہمیں کیا بتایا تھا؟ کہ وہ ٹھیک ہورہا تھا اور یقیناً اس کے پیچھے چھپے ہوئے مجرم اسے تندرست ہونے کا خطرہ تو مول نہیں لے سکتے تھے، ہے نا؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ جب بوڈ نے اس ہتھیار کو چھوا ہوگا تو جو بھی عجیب چیز ہوئی ہوگی، اس کے صدمے سے شاید جادوئی سفاک کٹ وار کا اثر ختم ہوگیا ہوگا......اگر اس کی آواز لوٹ آتی تو وہ بیان دے سکتا تھا کہ وہ کیا کررہا تھا، ہے نا؟ تب سب کو یہ بات معلوم ہوجاتی کہ اسے ہتھیار چرانے کیلئے بھیجا گیا تھا۔ظاہر ہے لوسیس ملفوائے کیلئے اس پر سفاک کٹ وار کا استعمال کرنا آسان رہا ہوگا۔وہ ہمیشہ جادوئی محکمے میں ہی تو موجود رہتا ہے......'' ہرمائنی نے تفصیلی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں! مجھے یاد ہے کہ وہ میری سماعت والے دن بھی تو وہیں گھوم رہا تھا۔'' ھیری نے جلدی سے کہا۔''ار......ذرا ٹھہرو!......وہ اس دن شعبہ اسراریات والی اسی راہداری میں ہی تو تھا۔تمہارے ڈیڈی نے کہا تھا کہ شاید چوری سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کررہا تھا کہ میری سماعت میں کیا ہوا تھا؟ مگر فرض کرو کہ......''

''سٹرگس!'' ہرمائنی نے گم صم دکھائی دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا ذکر یہاں کہاں آگیا......؟'' رون نے حیرانگی سے پوچھا۔

''سٹرگس پوڈمور!'' ہرمائنی نے دہرایا۔''کسی دروازے کے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے گرفتار ہوا تھا۔لوسیس ملفوائے نے اس پر سفاک کٹ وار کا استعمال کیا ہوگا؟ میں پورے وثوق سے کہتی ہوں کہ اسی دن تم نے اسے وہاں دیکھا ہوگا۔ھیری! سٹرگس کے پاس موڈی کا غیبی چوغہ تھا۔ٹھیک ہے؟ اگر وہ غائب ہوکر دروازے پر پہرہ دے رہا ہوگا تو ہوسکتا ہے کہ ملفوائے نے اس کے ہلنے جلنے کی آواز سن لی ہو......یا پھر یہ اندازہ لگا لیا ہو کہ کوئی نہ کوئی وہاں پر موجود ہوگا......یا پھر اس نے اپنے اندازے سے ہی سفاک کٹ وار کا استعمال کیا ہوگا کہ وہاں پر جو کوئی بھی موجود ہے، اس کے قبضے میں آجائے......شاید اس دن اس کی ہی ڈیوٹی کی باری ہوگی......اس کے بعد سٹرگس کو جب اپنی ڈیوٹی کرتے ہوئے موقع ملا ہوگا تو وہ......لارڈ والڈی موورٹ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے شعبہ اسراریات کے دروازے سے اندر داخل ہونے کی کوشش کی ہوگی......رون! خدا کیلئے مت ڈرا کرو......مگر اسے گرفتار کرلیا گیا اور اژقبان بھیج دیا گیا......'' ہرمائنی نے ھیری کی طرف دیکھا۔''اور اب راکوڈ نے والڈی موورٹ کو بتایا ہے کہ ہتھیار تک کیسے پہنچا جاسکتا ہے؟''

''میں چونکہ پوری بات نہیں سن پایا مگر کچھ ایسا ہی لگ رہا تھا۔'' ھیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔''راکوڈ وہاں ملازمت کرتا تھا......شاید والڈی موورٹ نے اب راکوڈ کو یہ کام کرنے کیلئے بھیجا ہوگا؟''

ہرمائنی نے سر ہلایا اور کچھ دیر وہ گہری سوچ میں ڈوبی رہی پھر اچانک اس نے سر اُٹھا کر تشویش بھرے لہجے میں کہا۔''مگر ھیری! تمہیں یہ سب نہیں دیکھنا چاہئے تھا۔''

''کیا مطلب؟'' ھیری نے متحیر لہجے میں پوچھا۔

''تم یہی تو سیکھ رہے ہو کہ تمہیں اس طرح کے اجنبی مناظر کو اپنے دماغ میں دکھائی دینے سے کیسے روکنا ہے...... ہے نا؟''
ہرمائنی سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

''اوہ! میں جانتا ہوں......مگر!'' ہیری نے صفائی پیش کرنا چاہی۔

''سنو! میری رائے ہے کہ ابھی ابھی جو کچھ تم نے دیکھا، اسے ہمیں فراموش کرنے کی ضرورت ہے۔'' ہرمائنی نے تھوڑا درشت لہجے میں کہا۔ ''اگر تمہیں اچھا لگے تو میری بات مانو اور جذب پوشیدگی کی مشقیں کرنے میں ذرا اور زیادہ محنت کرو۔''

ہیری غصے میں آ کر ہرمائنی سے بگڑ گیا اور پھر اس نے رات گئے تک اس نے کوئی بات نہیں کی۔ اس کا پورا دن نہایت خراب گزرا۔ راہداریوں میں گزرتے ہوئے طلباء جب اژقبان کے مفرور مرگ خوروں کے موضوع سے اکتا گئے تو ان کی گفتگو کا رُخ ہفل پف اور گری فنڈر کے درمیان ہوئے کیوڈچ میچ کی طرف مڑ گیا۔ وہ گری فنڈر کی ناقص اور بری کارکردگی کو نشانہ بنانے لگے۔ وہ گری فنڈر کی ٹیم کا مذاق اُڑاتے اور پھر دل کھول کر ہنستے۔ سلے درن کے طلباء کو جیسے موقع مل گیا تھا، وہ ایک بار پھر راہداریوں میں مل کر 'کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار' کا راگ الاپتے ہوئے دکھائی دیئے۔ یہ سلسلہ اتنے زور و شور سے شام گئے تک جاری رہا کہ چوکیدار فلیچ نے چڑتے ہوئے اس گیت کو گانے پر ہی پابندی لگا دی۔

اس پورے ہفتے میں حالات میں کوئی نمایاں بہتری پیدا نہ ہو پائی تھی۔ ہیری کو جادوئی مرکبات کی کلاس میں دو اور 'ڈی' مل گئے۔ اسے یہ پریشانی کھائے جا رہی تھی کہ ہیگرڈ کو ملازمت سے نکالا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اسے خواب کے بارے میں متفکر رہا جس میں وہ والڈی مورٹ بن گیا تھا...... اس نے رون اور ہرمائنی سے دوبارہ اس موضوع پر بات نہیں کی تھی کیونکہ وہ ہرمائنی کی ایک اور ڈانٹ سننے کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے دل میں اب یہ خواہش سر اُٹھا رہی تھی کہ وہ سیریس سے اس خواب کا تفصیلی ذکر کرے مگر اس کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا لہٰذا اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی خواہش کو پس پشت ڈال دیا تھا۔

بدقسمتی سے اس کے دماغ کا پچھلا حصہ بھی کچھ زیادہ محفوظ نہیں تھا جتنا کہ پہلے ہوا کرتا تھا۔

''اُٹھ جاؤ پوٹر......!''

راکوڈ کے خواب کے دو ہفتے بعد ہیری ایک بار پھر سنیپ کے دفتر میں فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا اور اپنے دماغ میں سے یادوں کو مٹانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ ایک بار پھر بہت پرانی یادیں اس کے دماغ میں زندہ ہو گئی تھیں، جنہیں وہ واقعی فراموش کر چکا تھا۔ ان میں سے زیادہ تر اس ہتک آمیز رویئے سے منسلک تھیں جو ڈڈلی اور اس کا گینگ ماگلو سکول کے زمانے میں اس کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

''وہ آخری یاد......وہ کیا تھی پوٹر؟'' سنیپ نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

''مجھے صحیح طرح یاد نہیں......'' ہیری نے کہا اور پھر اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب اسے ماضی کے گم گشتہ دھندلکوں سے یادوں کے انبار کو

سلجھاتے ہوئے انہیں الگ الگ کرنے میں کافی دشواری پیش آنے لگی تھی۔ ’’آپ کا اشارہ اس طرف ہے، جب میرے خالہ زاد بھائی نے مجھے ٹوائلٹ میں کھڑا کرنے کی کوشش کی تھی......؟‘‘

’’نہیں......‘‘سنیپ نے آہستگی سے پوچھا۔’’وہ، جس میں ایک تاریک کمرے میں ایک آدمی سر جھکائے بیٹھا تھا......‘‘

’’یہ کچھ......نہیں تھا!‘‘ ہیری نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

سنیپ کی سیاہ آنکھیں ہیری کی آنکھوں سے ٹکرائیں، ہیری کو ان کی یہ بات یاد آ گئی کہ آنکھوں کا رابطہ خارجی قوتوں کیلئے ذہنی رسائی پانے میں مددگار رہتا ہے، اس لئے وہ پلکیں جھپک کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

’’وہ آدمی اور وہ کمرہ تمہارے دماغ کے اندر کیسے پہنچا، پوٹر؟‘‘ سنیپ نے پوچھا۔

’’یہ...... یہ تو......‘‘ ہیری نے سنیپ کو چھوڑ کر باری باری ہر چیز کو دیکھتے ہوئے کہا۔’’یہ تو......ایک خواب تھا...... جو میں نے دیکھا تھا......‘‘

’’خواب......؟‘‘ سنیپ نے دہرایا۔

چند لمحوں تک خاموشی چھائی رہی جس دوران ہیری ایک بڑے مرتبان میں پڑے ہوئے مینڈک کو گھورتا رہا جو جامنی رنگت کے محلول میں ڈوبا ہوا تھا۔

’’تم جانتے ہو کہ ہم یہاں کیا کر رہے ہیں، ہے نا پوٹر؟‘‘ سنیپ نے دھیمی مگر خطرناک آواز میں کہا۔’’تم جانتے ہو کہ میں اس ناگوار کام کیلئے اپنی شامیں کیوں برباد کر رہا ہوں؟‘‘

’’جی سر!‘‘ ہیری نے جواب دیا۔

’’تو پھر مجھے بتاؤ کہ ہم یہاں کیوں موجود ہیں، پوٹر؟‘‘

’’تاکہ میں جذب پوشیدی کی تعلیم حاصل کر سکوں۔‘‘ ہیری نے کہا جواب ایک مری ہوئی سانپ مچھلی کو گھور رہا تھا۔

’’بالکل صحیح کہا پوٹر!......کیونکہ تم کند ذہن ہو......‘‘ ہیری نے سنیپ کی طرف نفرت بھرے انداز سے گھورا۔’’میرا خیال تھا کہ دو مہینے کی محنت کے بعد تم نے تھوڑا بہت تو سمجھ ہی لیا ہوگا، تاریکیوں کے شہنشاہ کے بارے میں تم نے اور کتنے خواب دیکھے ہیں...... پوٹر؟‘‘

’’بس یہی دیکھا تھا......‘‘ ہیری نے صاف جھوٹ بول دیا۔

’’شاید تمہیں ان خوابوں کو دیکھنے میں لطف آتا ہوگا پوٹر!......‘‘ سنیپ نے اپنی سرد اور سیاہ آنکھوں کو سکوڑتے ہوئے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔’’شاید ان سے تم خود کو بے حد اہم...... خاص الخاص...... ہیرو...... یا پھر اونچی چیز سمجھتے ہو گے، ہے نا؟‘‘

’’نہیں بالکل نہیں......ایسا کچھ نہیں ہے!‘‘ ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس کے جبڑے بھنچ گئے اور اس کی انگلیاں اپنی چھڑی کے

دستے پر سخت ہوگئیں۔

''ٹھیک ہے پوٹر!'' سنیپ نے سرد آواز میں کہا۔ ''چونکہ تم نہ تو خاص الخاص ہو اور نہ ہی کوئی بے حد اہم شخصیت ہو......اور یہ معلوم کرنا بھی تمہارا کام نہیں ہے کہ تاریکیوں کے شہنشاہ اپنے مرگ خوروں کو کیا ہدایات دیتے ہیں؟''

''نہیں...... یہ تو آپ کا کام ہے، ہے نا؟'' ہیری نے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

وہ یہ بات بالکل کہنا نہیں چاہتا تھا۔ یہ تو غصے کے عالم میں اس کے منہ سے خود بخود نکل گیا تھا۔ ایک طویل خاموشی چھا گئی اور وہ دونوں ایک دوسرے کو ناگواری سے گھورتے رہے۔ ہیری جانتا تھا کہ اس نے کچھ زیادہ ہی بدتمیزی کی حد پار کر دی تھی مگر سنیپ کے چہرے پر ایک عجیب متجسس اور طمانیت بھرا تاثر پھیلا ہوا تھا۔

''صحیح کہا پوٹر!'' وہ خونخوار انداز میں بولے اور ان کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ''یہ میرا کام ہے۔ اب اگر تم تیار ہو تو دوبارہ شروع کرتے ہیں۔''

انہوں نے اپنی چھڑی دوبارہ تان لی۔ ''ایک دو تین......انکشافتم!''

''سو روح کھچڑ میدان میں جھیل کی دوسری طرف سے اُڑتے ہوئے ہیری کی طرف بڑھ رہے تھے......اس نے اپنا چہرہ مصیبت زدگی کے عالم میں سکوڑ لیا...... وہ اب قریب آ رہے تھے......اسے ان کے نقاب کے نیچے سے گڑھے دکھائی دے رہے تھے...... مگر اسے اب اپنے سامنے کھڑے سنیپ بھی دکھائی دے رہے تھے......ان کی آنکھیں ہیری کے چہرے پر جمی ہوئی تھی اور آہستہ آہستہ کچھ بڑبڑا رہے تھے......اور نجانے کیوں سنیپ زیادہ واضح ہوتے جا رہے تھے اور روح کھچڑ دھندلے پڑتے جا رہے تھے......''

ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھا لی۔

''مزاحمتم......!''

سنیپ لڑکھڑا گئے اور ان کی چھڑی اوپر اُٹھ گئی اور وہ ہیری سے کچھ دور چلے گئے۔ اچانک ہیری کے دماغ میں ایسی یادیں بھر گئیں جو اس کی اپنی نہیں تھیں۔ مڑی ہوئی ناک والا آدمی ایک جھکی ہوئی عورت پر چیخ رہا تھا جبکہ کالے بالوں والا ایک چھوٹا لڑکا ایک کونے میں کھڑا رو رہا تھا......ایک چپچپے بالوں والا نوجوان تاریک بیڈروم میں تنہا بیٹھا ہوا تھا اور اپنی چھڑی چھت کی طرف لہرا کر مکھیاں مار رہا تھا......ایک لڑکی ہنس رہی تھی جب ایک دبلا پتلا لڑکا جادوئی بہاری ڈنڈے پر چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا......

''بس...... بہت ہو گیا!''

ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کے سینے پر زوردار گھونسہ مار دیا ہو۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے بے اختیار پیچھے ہٹتا چلا گیا اور اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے سنیپ کے دفتر کی دیوار سے لگے ایک شلف سے جا ٹکرایا۔ اسی لمحے اسے کسی چیز کے تڑکنے کی آواز سنائی دی۔ سنیپ تھوڑا کانپتے ہوئے دکھائی دیئے اور ان کا چہرہ بے حد سفید ہو رہا تھا۔ ہیری کے چوغے کا پچھلا حصہ گیلا ہو گیا

تھا۔ٹکراتے کی وجہ سے پیچھے الماری میں رکھا ہوا ایک مرتبان ٹوٹ گیا تھا اور اس میں موجود چپچپا محلول بہہ کر ہیری کے چوغے پر لگ چکا تھا۔

''مرمتم ......'' سنیپ کے منہ سے ایک آواز نکلی اور ٹوٹا مرتبان ایک بار پھر صحیح دکھائی دینے لگا۔''یہ کچھ ٹھیک تھا پوٹر!......اس بار تم نے صحیح کوشش کی تھی......'' ہلکے ہلکے انداز میں ہانپتے ہوئے سنیپ نے اس تیشہ یادداشت کو سیدھا کیا جس میں انہوں نے جذب پوشیدی کی مشقیں شروع کرنے سے پہلے ایک بار پھر اپنی یادیں منتقل کر دی تھیں۔ تیشہ یادداشت سنیپ کی لڑکھڑاہٹ کے دوران ترچھا ہوا گیا تھا۔ وہ اب یہ جائزہ لیتے ہوئے دکھائی دیئے کہ تیشہ یادداشت کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچا اور ان کی یادیں ابھی تک اس میں صحیح سلامت ہی موجود تھیں؟''مجھے یاد نہیں ہے میں نے تمہیں بتایا تھا کہ حفاظتی خول والے جادوئی کلمے کا استعمال کرنا ہے......مگر اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ مؤثر تھا......''

ہیری کچھ نہیں بولا۔ اسے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اس وقت کچھ بھی بولنا خطرناک ثابت ہوسکتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس نے ابھی ابھی سنیپ کی یادوں تک رسائی پالی تھی۔ سنیپ کا مزاحمتی حصار توڑ کر وہ اس کے ذہن میں گھس گیا تھا۔ اس نے ان کے بچپن کی جھلک دیکھی تھی، جو چھوٹا بچہ اپنے ماں باپ کو لڑتے ہوئے دیکھ کر رو رہا تھا، وہی اپنی آنکھوں میں نفرت کالاوا لئے اس کے سامنے کھڑا تھا۔

''ہم دوبارہ کوشش کرتے ہیں......ٹھیک ہے پوٹر!''سنیپ نے کہا۔

ہیری بری طرح سہم گیا تھا، اسے پورا یقین تھا کہ ابھی ابھی جو ہوا تھا، اب اسے اس کی قیمت چکانا پڑے گی۔ سنیپ یقیناً اسے سبق سکھانے کی کوشش کریں گے۔ وہ دوبارہ اسی حالت میں کھڑے ہو گئے تھے کہ میزان کے درمیان موجود تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اس بار دماغ خالی کرنا پہلے سے زیادہ دشوار کام ثابت ہوگا......

''تین کی گنتی پر پوٹر......''سنیپ نے اپنی چھڑی اُٹھاتے ہوئے کہا۔''ایک دو......''

ہیری کے پاس سنبھلنے اور دماغ خالی کرنے کا ذرا بھی وقت نہیں تھا۔ اس سے پہلے سنیپ کی سرد آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

''انکشافتم......''

اس کا ذہن ڈوبتا چلا گیا...... وہ نیم تاریک راہداری میں شعبہ اسراریات کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ پتھریلی دیواروں کے بیچ سے گزرتا ہوا۔ مشعلوں کی زرد پھیکی روشنی میں سے ہوتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا......سیاہ دروازہ اب تیزی سے بڑا ہوتا جا رہا تھا۔ وہ اتنی تیز چل رہا تھا کہ لگتا تھا کہ اگلے ہی پل دروازے سے جا ٹکرائے گا۔ وہ چند قدم کے فاصلے پر تھا......تبھی اسے ایک بار پھر نیلی روشنی دکھائی دینے لگی، دروازہ کھلا ہوا تھا...... وہ آگے بڑھا اور پھر بالآخر وہ سیاہ دروازے کو عبور کر کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اس کے سامنے ایک سیاہ دیواروں والا گولائی دار لمبا کمرہ تھا، جہاں نیلی روشنی والی سینکڑوں موم بتیاں جل رہی تھیں، سیاہ دیواروں میں درجنوں دروازے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ سوچ رہا تھا اسے کس دروازے کے اندر جانا چاہئے؟

''پوٹر......''

ھیری کی آنکھیں یکدم کھل گئیں۔ وہ ایک بار پھر میز سے کچھ فاصلے پر زمین پر چت لیٹا ہوا تھا اور اسے یہ ذرا بھی یاد نہیں تھا کہ وہ وہاں کیسے پہنچ گیا تھا؟ وہ ایسے ہانپ رہا تھا جیسے وہ حقیقت میں شعبہ اسراریات تاریک راہداری سے دوڑتا ہوا اس نیلی روشنی والے کمرے میں جا پہنچا ہو۔

''اس کی وجہ بتاؤ پوٹر......؟'' سنیپ کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔

''مجھے واقعی معلوم نہیں کہ کیا ہوا تھا؟'' ھیری نے ایک بار پھر کھڑے ہوتے ہوئے سچ بولا۔ زمین پر ٹکرانے کے باعث اس کے سر کے پیچھے ایک بڑا گومڑا ابھر آیا تھا اور اسے خود میں بخار جیسی کیفیت محسوس ہورہی تھی۔ ''میں نے یہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ میں نے آپ کو بتایا تھا، میں دروازے کو بار بار اپنے خوابوں میں دیکھتا تھا...... مگر یہ پہلے کبھی نہیں کھلا تھا......''

''اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی پوری دیانتداری سے محنت نہیں کررہے ہو!''

کسی نامعلوم وجہ کے باعث سنیپ پہلے سے بھی زیادہ غصے میں دکھائی دے رہے تھے حالانکہ جب ھیری نے ان کی یادوں میں جھانکا تھا تو وہ اتنے زیادہ غصے میں نہیں تھے۔ ''پوٹر! تم اتنے سست اور لاپرواہ ہو کہ مجھے کوئی حیرت نہیں ہوگی کہ تاریکیوں کے شہنشاہ......''

''کیا آپ مجھے ایک بات بتا سکتے ہیں، سر؟'' ھیری نے طیش میں آتے ہوئے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''آپ بار بار اسے تاریکیوں کا شہنشاہ کیوں کہتے ہیں؟ میں نے یہ الفاظ صرف اس کے مرگ خوروں کے منہ سے سنے ہیں۔''

سنیپ نے غراتے ہوئے اپنا منہ ابھی کھولا ہی تھا کہ اسی وقت دفتر سے باہر کسی عورت کی بھیانک چیخ کی آواز سنائی دی۔ سنیپ کا سر اوپر کی طرف اُٹھ گیا اور وہ چھت کو گھورنے لگے۔

''کیا ہوا؟'' وہ آہستگی سے بڑبڑائے۔

ھیری کو کہیں دبا ہوا شور سنائی دیا جو شاید بیرونی ہال کی طرف سے اُٹھ رہا تھا۔ سنیپ نے تیوریاں چڑھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''پوٹر! جب تم یہاں آرہے تھے تو کیا تم نے کوئی غیر معمولی چیز دیکھی تھی......؟''

ھیری نے اپنا سر انکار میں ہلا دیا۔ ان کے اوپر کہیں پر وہ عورت دوبارہ چیخی۔ سنیپ اپنے دفتر کے دروازے تک گئے اور انہوں نے اپنی چھڑی تان لی۔ وہ باہر نکلے اور پھر نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ ھیری ایک لمحے کیلئے جھجکا اور پھر وہ بھی ان کے تعاقب میں دفتر سے باہر نکل گیا۔

چیخ کی آواز واقعی بیرونی ہال کی طرف سے ہی آرہی تھی۔ جب ھیری تہہ خانے سے اوپر جانے والی پتھر کی سیڑھیوں کی طرف گیا تو چیخنے کی آواز تیز سنائی دینے لگی۔ اوپر پہنچ کر اس نے دیکھا کہ بیرونی ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بڑے ہال میں رات کا کھانے کا دور چل

رہا تھا اور بے شمار طلباء باہر نکل کر وہاں ماجرا دیکھنے کیلئے اکٹھے ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔طلباء کی بڑی تعداد سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر موجود تھی، وہاں تل دھرنے کی جگہ تک نہ تھی۔ ہیری سلے درن کے طلباء کے ہجوم کو دھکیلتا ہوا آگے بڑھا۔اس نے دیکھا کہ طلباء کی ایک بڑی بھیڑ ایک دائروی شکل میں باہر کھڑی تھی۔ان میں سے کچھ تو سکتے میں آچکے تھے اور کچھ بے حد سہمے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ پروفیسر میک گوناگل ہیری کے سامنے ہال کے دوسرے سرے پر موجود تھیں۔انہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس منظر کو دیکھ کر انہیں گھن آرہی ہو۔

دائرے کی خالی جگہ کے وسط میں پروفیسر ٹراؤلینی کھڑی تھیں۔ان کے ایک ہاتھ میں چھڑی تھی اور دوسرے میں جوس کی خالی بوتل تھمی ہوئی تھی۔ وہ بری طرح حواس باختہ دکھائی دے رہی تھیں، ان کے بال عجیب انداز میں کھڑے تھے اور ان کی عینک ناک پر ترچھی تھی جس میں ایک آنکھ کافی بڑی اور دوسری بہت زیادہ چھوٹی دکھائی دے رہی تھی۔ان کی کئی شالیں اور سکارف ان کے کندھے پر بے ترتیب جھولتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بے قابو ہو چکے تھے۔ان کے پاس فرش پر دو بڑے صندوق رکھے تھے جن میں ایک الٹا پڑا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ان صندوقوں کو کسی نے ان کے پیچھے نیچے پھینک دیا ہو۔ پروفیسر ٹراؤلینی دہشت زدہ نظروں سے سیڑھیوں کے اوپر کسی چیز کو دیکھ رہی تھیں جو ہیری کو دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''نہیں......'' وہ دوبارہ چیخیں۔ ''نہیں ایسا نہیں ہوسکتا...... یہ تو سراسر غلط ہے......میں اسے تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہوں......''

''تمہیں اس کے ہونے کا پہلے سے علم نہیں تھا؟'' ایک لڑکیوں جیسی تیز آواز وہاں گونجی جس میں طنزیہ اور مسرت آمیز ملے جلے احساسات جھلک رہے تھے۔ ہیری کھسک کر دائیں طرف بڑھ گیا۔ پھر اسے دکھائی دیا کہ ٹراؤلینی دہشت بھری نظروں سے جس چیز کو دیکھ رہی تھی، وہ اور کوئی نہیں بلکہ پروفیسر امبریج ہی تھیں۔ ''اس میں کوئی شک نہیں ہے تم کل کے موسم کی پیش گوئی بھی نہیں کرسکتی ہو مگر تمہیں غیر معمولی طور پر اس بات کا اندازہ تو ہو ہی جانا چاہئے تھا کہ میری انکوائری میں تمہاری ناقص قابلیت ظاہر ہو چکی تھی اور تم نے آزمائشی مدت میں بھی اسے سدھارنے میں کوئی کوشش نہیں کی تھی لہٰذا تمام صورتحال دیکھنے کے بعد یہ بات یقینی تھی کہ تمہیں کسی بھی وقت ملازمت سے نکال دیا جائے گا......''

''آپ ایسا نہیں......ایسا بالکل نہیں کرسکتیں......'' پروفیسر ٹراؤلینی نے چیختے ہوئے کہا اور ان کی موٹے شیشوں والی عینک کے پیچھے سے آنسو بہہ کر چہرے پر رینگنے لگے۔ ''آپ مجھے نہیں نکال سکتیں...... میں یہاں پر......سولہ سال سے ہوں...... ہوگ...... ہوگورٹس میرا گھر ہے۔''

''بالکل...... یہ تمہارا گھر تھا......'' پروفیسر امبریج نے زہریلے لہجے میں کہا۔ ہیری نے نفرت سے ان کے مینڈک جیسے چہرے پر مسرت پھوٹتے ہوئے دیکھی، جب وہ پروفیسر ٹراؤلینی سسکیاں بھرتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ وہ اب اپنے ایک صندوق پر دہری ہو کر بیٹھ گئی تھیں۔ ''ایک گھنٹے پہلے تک یہ واقعی تمہارا گھر تھا، جب وزیر جادو نے تمہاری برخاستگی کے حکم نامے پر اپنے دستخط ثبت کئے، تو یہ

تمہارا گھر نہیں رہا......اب مہربانی کرکے اپنا سامان اُٹھاؤ چلتی بنو اور ہمیں مزید شرمندہ مت کرو۔''

پروفیسر امبریج صورت حال سے بے حد محظوظ دکھائی دے رہی تھی، ندامت کا تو دور دور تک نام ونشان تک نہ تھا۔ جب پروفیسر ٹراؤلینی اپنی جگہ پر لرزتی ہوئی کانپیں اور صندوق پر آگے پیچھے پہلو بدلنے لگیں تو ہیری کو اپنی بائیں طرف کسی کے سسکنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے سر گھما کر وہاں دیکھا، لیونڈر براؤن اور پاروتی پاٹیل بھی انہی کی طرح سسک رہی تھیں اور ایک دوسرے کو تسلی دے رہی تھیں۔ پھر وہاں پھیلی ہوئی عجیب سی خاموشی میں کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ پروفیسر میک گوناگل ہجوم کے درمیان سے نکل کر پروفیسر ٹراؤلینی کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ انہوں نے قریب جا کر ان کی کمر کر تھپتھپایا اور حوصلہ دینے کی کوشش کی۔ انہوں نے اپنے چوغے سے ایک بڑا رومال نکال کر ان کی طرف بڑھایا۔

''دیکھو سبیل! پرسکون ہو جاؤ......اس سے اپنی ناک صاف کرلو...... یہ سب اتنا برا نہیں ہے جتنا تم سوچ رہی ہو......تمہیں ہوگورٹس سے نہیں جانا پڑے گا......''

''کیا واقعی پروفیسر میک گوناگل؟'' امبریج نے زہر خند لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ قدم چلتے ہوئے آگے بڑھ آئیں۔ ''آپ کو ایسا کہنے کا اختیار کیسے ہے؟''

''یہ اختیار یقیناً میرے پاس ہے؟'' ایک گہری آواز سنائی دی۔

بلوط کی لکڑی کے سامنے والا بیرونی دروازہ کھل گیا۔ دروازے کے قریب کھڑے طلباء تیزی سے سمٹ گئے۔ راستہ پا کر ڈمبل ڈور آگے بڑھے۔ ہیری کے دماغ میں یکدم یہ سوال اُٹھا کہ ڈمبل ڈور باہر میدان میں کیا کر رہے تھے؟ وہ کسی نتیجے پر پہنچ نہیں پایا۔ دروازے پر عجیب سی گہری دھند کی روشنی دکھائی دے رہی تھی جس میں سے ان کا بھرپور عکس دکھائی دینا کافی دشوار تھا۔ دروازے کو اپنے عقب میں کھلا چھوڑ کر وہ طلباء کے بیچ میں سے نکلتے ہوئے خالی دائرے کے وسط میں پروفیسر ٹراؤلینی کے پاس پہنچ گئے جو ابھی تک ہچکیاں لے کر آنسو بہا رہی تھیں، انہوں نے پرامید نظروں سے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا۔

''آپ کے پاس پروفیسر ڈمبل ڈور؟'' پروفیسر امبریج نے تمسخرانہ ہنسی کے ساتھ قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ آپ کو صورت حال کی صحیح سمجھ نہیں آ پائی ہے۔ میرے پاس......'' انہوں نے اپنے چوغے سے ایک چرمئی کاغذ نکال کر ان کے نظروں کے سامنے لہرایا۔ ''برخاستگی کا یہ حکم نامہ موجود ہے جس پر میرے اور وزیر جادو کے دستخط ہیں...... تدریسی ضابطہ کی دفعہ تیئس کے تحت ہوگورٹس کی محتسب اعلیٰ یعنی مجھے کسی بھی ایسے استاد کی انکوائری کرنے، اسے آزمائشی موقع دینے یعنی عارضی ملازمت پر بحال رکھنے اور اسے ملازمت سے سبکدوش کرنے کا پورا پورا اختیار ہے۔ اس میں صاف صاف لکھا ہے کہ جو کوئی استاد بھی وزیر جادو کے مقرر کردہ معیار پر پورا نہ اتر پائے، اسے ملازمت سے نکال دیا جائے گا۔ میں نے پوری تفتیش کے بعد یہ فیصلہ لیا کہ پروفیسر ٹراؤلینی کی قابلیت محکمے کے مقرر کردہ اصولوں پر پوری نہیں اترتی ہے لہٰذا اسے نکال دیا جائے......''

ہیری یہ دیکھ کر بے حد حیران ہوا کہ یہ سب سننے کے بعد بھی پروفیسر ڈمبل ڈور کے چہرے پر دھیمی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔انہوں نے پروفیسر ٹراؤلینی کی طرف دیکھا جواب بھی صندوق پر بیٹھی سبک رہی تھیں۔

''آپ بلاشبہ درست فرما رہی ہیں، پروفیسر امبریج! محتسب اعلیٰ ہونے ناطے آپ میرے اساتذہ میں کسی کو بھی ملازمت سے برطرف کرنے کا پورا پورا اختیار رکھتی ہیں، بہرحال، آپ کو انہیں سکول سے باہر نکالنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا فیصلہ کرنے کی طاقت اب بھی یہاں کے ہیڈ ماسٹر کے پاس ہے، اور میں یہ چاہتا ہوں کہ پروفیسر ٹراؤلینی ہوگورٹس میں ہی رہیں۔'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے اپنا سر خم کرتے ہوئے امبریج سے کہا۔

یہ سن کر پروفیسر ٹراؤلینی کے منہ سے ایک دیوانگی بھری ہنسی نکلی۔

''نہیں......نہیں میں چلی جاؤں گی ڈمبل ڈور۔ میں ہوگورٹس چھوڑ دوں گی......میں کہیں اور اپنی قسمت آزمالوں گی......''

''بالکل نہیں!'' ڈمبل ڈور نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''یہ میری خواہش ہے کہ تم یہیں رکو، سیبل!'' وہ پروفیسر میک گوناگل کی طرف مڑے۔ ''پروفیسر میک گوناگل! کیا آپ سیبل کو بالائی منزل پر پہنچانے میں مدد کریں گی؟''

''ظاہر ہے......چلو اُٹھو سیبل، اوپر چلتے ہیں......'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

پروفیسر سپراؤٹ ہجوم میں سے نکل کر تیزی سے ان کی طرف آئیں اور انہوں نے پروفیسر ٹراؤلینی کو دوسری طرف سے پکڑ کر سہارا دیا۔ وہ دونوں انہیں سہارا دے کر پروفیسر امبریج کے سامنے سے سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف بڑھا لے گئیں۔ پروفیسر فلٹ وک نے اپنی چھڑی نکال کر لہرایا تو دونوں صندوق ہوا میں بلند ہو گئے۔ وہ صندوقوں کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ ان کے چہرے پر خوشی پھوٹ رہی تھی۔ انہوں نے جاتے ہوئے ہیری کو آنکھ ماری تھی۔ پروفیسر امبریج اپنی جگہ بالکل ساکت کھڑی تھیں اور مسکراتے ہوئے ڈمبل ڈور کو خونخوار نظروں سے گھور رہی تھیں۔

''تو آپ اس وقت کیا کریں گے جب میں علم جوتش کیلئے نئے استاد کو تعینات کر دوں گی اور انہیں رہنے کیلئے ایک کمرے کی ضرورت پڑے گی، ڈمبل ڈور؟'' انہوں نے منمناتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنی آواز کو دھیما رکھنے کی کوشش کی تھی مگر یہ الگ بات تھی کہ ان کی آواز پورے بیرونی ہال میں گونجتی ہوئی سنائی دی۔

''اوہ اس میں کوئی دشواری نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ ''دیکھئے! میں نے پہلے ہی علم جوتش کیلئے ایک نئے استاد کا بندوبست کر لیا ہے اور انہیں بالائی منزل کی نسبت زیریں احاطے پر ہی رہنا پسند ہے......''

''آپ نے بندوبست کر لیا ہے؟'' امبریج پھنکارتی ہوئی تیکھی آواز میں غرائیں۔ ''آپ نے بندوبست کیسے کر لیا ڈمبل ڈور؟ کیا میں آپ کو یاد دلا سکتی ہوں کہ تدریسی ضابطہ کی دفعہ بائیس کے تحت......''

''میں جانتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''کہ محکمے کو کسی مستحق امیدوار کو تعینات کرنے کا حق حاصل

ہے مگراس وقت...... جب ہیڈ ماسٹر کوئی معقول استاد تلاش کرنے میں نا کام رہیں......اور مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے بے حد مسرت ہورہی ہے کہ اس بار میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ کیا میں آپ کا تعارف علم جوتش کے نئے استاد سے کروا سکتا ہوں؟''

انہوں نے مڑ کر کھلے بیرونی دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے رات کی گہری دھند تیرتی ہوئی اندر داخل ہو رہی تھی۔ ہیری کو ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ ہال میں موجود سب طلباء صدماتی کیفیت میں مبتلا ہو گئے اور چپکے چپکے چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ دروازے کے قریب موجود طلباء تیزی سے پیچھے ہٹ گئے اور آنے والے فرد کیلئے راستہ خالی کرنے لگے۔

دھند سے ایک پتھریلے نقوش والا بڑا چہرہ نمودار ہوا۔ ہیری اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کیونکہ اس نے اسے کئی سال پہلے تاریک جنگل میں دیکھا تھا۔ سفید سنہرے بال اور بالکل نیلی آنکھیں، بالائی دھڑ انسانوں جیسا اور زیریں دھڑ گھوڑے جیسا۔

''ان سے ملئے ...... یہ فائرنز ہیں......'' ڈمبل ڈور نے چہکتے ہوئے انداز میں بتایا۔ ''مجھے پوری امید ہے کہ یہ آپ کو اس ملازمت کیلئے موزوں لگیں گے......''

پروفیسر امبرتج اپنی جگہ پر سکتے کے عالم میں کھڑی تھیں جیسے ان کے بدن سے پورا لہو نچڑ گیا ہو۔

ستائیسواں باب

قنطورس اور رازفروش

''ہرمائنی ! اب تمہیں یقیناً احساس ہو رہا ہوگا کہ تمہیں علم جوتش کی کلاس نہیں چھوڑنا چاہئے تھی، اگر ایسا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو اچھا رہتا...... ہے نا؟'' پاروتی پاٹیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ صبح ناشتے کا وقت تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی کی برطرفی والے واقعے کو دو دن بیت چکے تھے۔ پاروتی پاٹیل چھڑی سے پلکیں گھما رہی تھی اور چمچے کے پچھلے حصے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔ اس صبح ان کی فائرنز کے ساتھ پہلی کلاس ہونے والی تھی۔

ہرمائنی پورے انہماک سے روزنامہ جادوگر اخبار پڑھ رہی تھی۔

''مجھے گھوڑے بالکل پسند نہیں ہیں......'' اس نے مختصراً کہا۔

اس نے اخبار کے اندرونی صفحات موڑ کر اداریوں پر نظر ڈالی۔

''وہ گھوڑا نہیں...... قنطورس ہیں!'' لیونڈر براؤن کی صدمے بھری آواز میں بولی۔

''بے حد خوبصورت قنطورس......!'' پاروتی پاٹیل نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

''چاہے کچھ بھی ہوں...... پھر بھی میں جانتی ہوں کہ ان کے چار کھر ہیں۔'' ہرمائنی نے ٹھنڈے پن سے کہا۔ ''میرا خیال تھا کہ تم لوگوں کو پروفیسر ٹراؤلینی کی برطرفی کا شدید رنج ہوگا؟''

''ہمیں اب بھی ہے!'' لیونڈر براؤن نے اس کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہم ان سے ملنے کیلئے ان کے دفتر میں گئی تھیں۔ ان کیلئے خصوصی طور پر نرگس کے زرد پھولوں گلدستہ بھی بنایا تھا...... بالکل تروتازہ مرجھائے ہوئے بالکل نہیں...... مگر وہ انہیں دیکھ کر مرجھا گئیں......''

''وہ اب کیسی ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ان کی حالت کچھ زیادہ اچھی نہیں دکھائی دی۔'' لیونڈر نے افسردہ لہجے میں بتایا۔ ''وہ روئے جا رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ وہ سکول چھوڑ کر جانا چاہتی ہیں اور امبریج کو آس پاس دیکھنا تک پسند نہیں کرتی ہیں۔ میں انہیں قصوار نہیں سمجھتی ہوں، امبریج نے ان

کے ساتھ بے حد نا روا سلوک کیا ہے......''

''میرا خیال ہے کہ امبریج کے برے سلوک کا ابھی صرف آغاز ہی ہوا ہے۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔

''یہ تمہاری خام خیالی ہے، ہرمائنی!'' رون جلدی سے بولا۔ جو انڈوں اور قیمے سے بھری پلیٹ صاف کرنے میں جتا ہوا تھا۔'' وہ بھلا اسے زیادہ اور بری چیز اور کیا کر سکتی ہیں......؟''

''تم میری یہ بات لکھ کر رکھ لو!'' ہرمائنی نے اپنا اخبار لپیٹتے ہوئے کہا۔'' وہ بہت جلد ڈمبل ڈور سے بدلہ ضرور لیں گی۔ وہ خود میں بری سلگ رہی ہیں کیونکہ ڈمبل ڈور نے ان کے مشورے سے بالا بالا سکول میں ایک نئے استاد کو تعینات کر دیا ہے اور وہ بھی ایک جادوئی جاندار کو...... جو نصف گھوڑا اور نصف انسان ہے۔ شاید تم لوگوں نے غور نہیں کیا کہ فائرنز کو دیکھ کر ان کے چہرے پر کتنی حقارت اور نفرت پھیلی ہوئی تھی۔''

ناشتے سے فارغ ہو کر ہرمائنی حسب معمول اپنی قدیمی علم الحروف کی کلاس میں روانہ ہو گئی۔ ہیری اور رون، پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن کے پیچھے پیچھے بیرونی ہال کی طرف بڑھ گئے، وہ آج علم جوتش کے نئے استاد سے پہلی کلاس لینے کیلئے جا رہے تھے۔

جب پاروتی سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے کے بجائے ان کے پہلو سے دوسری طرف نکل گئی تو رون کے چہرے پر حیرت کے آثار جھلکنے لگے۔

''کیا ہم شمالی مینار کی طرف نہیں جائیں گے؟''

پاروتی نے چڑچڑے انداز میں اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

''تم فائرنز سے وہ عمودی سیڑھی چڑھنے کی امید کیسے رکھ سکتے ہو؟ علم جوتش کی کلاس اب گیارہ نمبر کے کمرے میں لگے گی۔ کل نوٹس بورڈ پر یہ بات صاف صاف لکھی تھی......''

رون جھینپ کر اپنے سر پر پھیرنے لگا۔

کلاس روم نمبر گیارہ زمینی منزل پر ہی تھا۔ یہ بیرونی ہال میں آخری سرے پر واقع تھا جو کہ بڑے ہال سے بالکل متضاد سمت پر تھا۔ اس کلاس روم عموماً استعمال نہیں ہوتا تھا، اس لئے اس کا ماحول کسی بند گودام جیسا تھا جہاں ٹوٹی پھوٹی کرسیاں، ڈیسک اور الماریاں بھری پڑی تھی۔ ہیری کو یاد تھا کہ وہ ایک بار اس کلاس روم میں چھپنے کیلئے داخل ہوئے تھے۔ جب ہیری اور رون اس کلاس روم میں داخل ہوئے تو وہاں کا منظر ہی بالکل الگ تھا جسے دیکھ کر ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ انہیں لگا کہ وہ کسی جنگل میں بھٹک آئے ہیں۔

''یہ سب کیا ہے......؟''

کلاس روم کا فرش کائی زدہ تھا اور اس میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر درخت لگے ہوئے تھے۔ ان کی بلند و بالا شاخیں چھت اور

کھڑکیوں سے چھوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ کمرے میں سبز روشنی بھری ہوئی تھی۔ جس میں سبز پتے اور درخت عجیب ڈرامائی منظر پیش کررہے تھے۔ وہاں پر پہلے پہنچنے والے طلباء کائی زدہ فرش پر سرکنڈوں کی چٹائیوں پر آلتی پالتی مار کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے بازو ان کے گھٹنوں یا سینے پر بندھی ہوئی تھیں۔ وہ حیرت زدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے، ان کے چہروں پر گھبراہٹ اور پریشانی دکھائی دیتی تھی۔ ایک طرف خالی جگہ پر جہاں درخت نہیں تھے، فائرنزا اپنی چار ٹانگوں پر کھڑے ہوئے تھے۔

''ہیری پوٹر!'' فائرنز نے اسے کلاس روم میں داخل ہوتے دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

''ار......آپ کیسے ہیں؟'' ہیری نے قنطورس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ فائرنز نے اسے اپنی نیلی آنکھوں سے دلچسپی سے دیکھا مگر وہ ذرا بھی مسکرایا نہیں تھا۔ ''ار......آپ کو دیکھ کر اچھا لگا۔''

''مجھے بھی......'' قنطورس نے اپنے سفید اور سنہرے بالوں کو جھٹکتے ہوئے کہا۔ ''یہ تقدیر میں لکھا تھا کہ ہم دوبارہ ملیں گے......!''

ہیری کی نظر اس کے بدن پر پڑی، فائرنز کے سینے پر ایک کھر کی کھرونچ جیسا نشان دکھائی دے رہا تھا۔ جب وہ فرش پر دوسرے طلباء کے پاس بیٹھنے کیلئے مڑا تو اسے دکھائی دیا کہ ان میں سے بیشتر اس کی طرف تعجب اور متاثر کن نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ اس بات پر بے حد متحیر تھے کہ وہ فائرنز کے ساتھ بے تکلفی سے گفتگو کرسکتا تھا جو انہیں کسی قدر ڈراؤنے محسوس ہورہے تھے۔

جب کلاس روم کا دروازہ بند ہوا اور آخری آنے والا طالبعلم بھی چٹائی پر بیٹھ گیا تو فائرنز نے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور نے خصوصی مہربانی کرتے ہوئے اس کلاس روم کو ہماری منشاء جیسا تیار کروایا ہے، اس کیلئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ یہ میرے مزاج اور ماحول سے کافی مشابہت رکھتا ہے۔ میں تو تم لوگوں کو تاریک جنگل میں ہی پڑھانا زیادہ پسند کرتا...... جو گذشتہ پیر تک میرا حقیقی گھر تھا......مگر اب ایسا ممکن نہیں رہا!''

''مگر کیوں سر؟'' پاروتی سہمے ہوئے انداز میں بولی اور اپنا ہاتھ ہوا میں اوپر اُٹھا دیا۔ ''وہاں کیوں نہیں......ہم ہیگرڈ کے ساتھ وہاں جاچکے ہیں اور ہمیں ذرا سا خوف نہیں محسوس ہوتا......''

''یہ تمہاری بہادری کا نہیں بلکہ میری ذات کا سوال ہے......'' فائرنز نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''میں اب جنگل میں واپس نہیں لوٹ سکتا کیونکہ ہمارے ریوڑ نے مجھے باہر نکل دیا ہے۔''

''ریوڑ......؟'' لیونڈر براؤن نے حیرانگی سے کہا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ وہ گائے بھینسوں کے ریوڑ کے بارے میں سوچ رہی ہوگی پھر لیونڈر کے چہرے پر سمجھ جانے کا تاثر دکھائی دیا اور وہ ہکا بکا ہوتے ہوئے بولی۔ ''کیا آپ جیسے اور بھی ہیں......؟''

''کیا ہیگرڈ نے اُڑن گھڑ پنجر کی طرح آپ کو بھی پالا ہے؟'' ڈین نے اشتیاق سے پوچھا۔

فائرنز نے اپنا سر نہایت سستی سے ڈین کی طرف گھمایا۔ ان کے انداز سے صاف اندازہ ہوچکا تھا کہ ڈین واقعی کوئی غلط بات کہہ

دی تھی۔

''میر مطلب تھا......میرا مطلب......اوہ سوری سر!'' وہ آہستگی سے ہکلاتا ہوا بولا۔

''قنطورس انسانوں کے غلام یا من پسند کھلونے نہیں ہوتے ہیں۔'' فائرنز نے دھیمی آواز میں کہا۔ پوری کلاس میں سناٹا چھا گیا اور طلباء کے چہروں پر ہراس پھیل گیا۔ پاروتی نے ایک بار پھر اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کر دیا۔

''براہ مہربانی سر!......ہمیں بتائیے کہ آپ کو دوسرے قنطورسوں نے کیوں نکال دیا؟''

''کیونکہ میں پروفیسر ڈمبل ڈور کیلئے اس عہدے کو قبول کرنے کیلئے رضامند ہو گیا تھا۔'' فائرنز نے جواب دیا۔ ''ان کا کہنا ہے کہ میں نے اپنی قدیمی نسل کے اصولوں کو توڑا ہے اور انہیں دھوکہ دیا ہے......''

ہیری کو اپنی پہلی ملاقات کی رات یاد آ گئی جب قریباً چار سال پہلے بین نامی ایک قنطورس نے فائرنز پر محض اس لئے غصہ جھاڑا تھا کیونکہ اس نے ہیری کو محفوظ جگہ پر پہنچانے کیلئے اپنی پیٹھ پر سوار کر لیا تھا۔ اس نے طیش میں آ کر فائرنز کو 'معمولی خچر' کا طعنہ دیا تھا۔ اسے یہ خیال بھی آیا کہ کہیں دوبارہ آگ بگولا ہوتے ہوئے بین نے ہی تو فائرنز کے سینے پر اپنا کھر دے مارا ہو، جس کا نشان اسے دکھائی دے رہا تھا۔

''باتیں بہت ہو گئیں......چلو اب پڑھائی شروع کرتے ہیں!'' فائرنز نے کہا اور اپنی لمبی سنہری دُم لہرائی۔ اس نے اپنا ہاتھ پتوں سے بھری چھت کی طرف اُٹھایا اور جب وہ واپس نیچے آیا تو کمرے میں روشنی خود بخود کم ہوتی چلی گئی۔ رات کی مدھم چاندنی جیسا منظر بن گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ واقعی کسی خوابناک جنگل میں بیٹھے ہوں۔ چھت پر ستارے چمکتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔

''واؤ......'' کئی آوازیں کلاس روم میں ابھریں، جن میں رون کی آواز کچھ نمایاں تھی۔

''سب لوگ فرش پر لیٹ جاؤ اور آسمان کو باریک بینی سے دیکھو۔'' فائرنز نے ہدایت کی۔ ''وہاں پر ہماری نسلوں اور سب لوگوں کی تقدیر لکھی ہوئی ہے، مگر اسے صرف وہی سمجھ پاتا ہے جسے علم جوتش پر خاص مہارت حاصل ہوتی ہے۔''

ہیری کمر کے بل زمین پر لیٹا ہوا مصنوعی آسمان کو گھور رہا تھا جہاں ایک سرخ ستارہ ٹمٹما رہا تھا، اسے محسوس ہوا جیسے وہ اسے دیکھ کر آنکھیں مار رہو۔

''میں جانتا ہوں کہ تم لوگوں نے علم فلکیات کی کلاس میں سیاروں اور ان کے چاندوں کے نام سیکھ لئے ہوں گے۔'' فائرنز نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''اور تم آسمان کے ذریعے ستاروں کی پیش رفت کا جدول بنانا بھی سیکھ لیا ہے۔ قنطورس صدیوں سے ان ستاروں کی پیش رفت کے اسرار سمجھتے آئے ہیں۔ ہمارے اجداد ہمیں آگاہ کرتے ہیں کہ آسمان میں مستقبل کی جھلک کیسے دیکھی جا سکتی ہے؟''

''پروفیسر ٹرلاؤلینی نے ہمیں علم البروج پڑھایا ہے سر۔'' پاروتی نے جوشیلے انداز میں بتایا اور لیٹے لیٹے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کر دیا۔ ''مریخ کے قران کے باعث حادثات اور آگ لگنے کے واقعات رونما ہوتے ہیں اور جب مریخ زحل کے ساتھ تسدیس بناتا ہے تو اس

کا مطلب ہوتا ہے کہ لوگوں کو گرم چیزوں سے محتاط رہنا چاہئے.....‘‘ اس نے فضا میں ایک زاویے سے خاکہ بنایا۔

’’یہ سب انسانوں کے قیاسات ہیں.....‘‘ فائرنز نے ناگواری سے کہا۔

پاروتی کا ہاتھ تیزی سے نیچے گر گیا اور اس کے چہرے پر عجیب سے جذبات دکھائی دیئے۔

’’چھوٹی چھوٹی توقعات، معمولی معمولی انسانی حادثات، اس وسیع کائنات میں یہ سب چیزیں چیونٹیوں سے بڑھ کر کچھ اہمیت نہیں رکھتیں۔‘‘ فائرنز نے کائی زدہ فرش پر اپنا کھر مارتے ہوئے کہا۔ ’’اس لئے سیاروں کے قران یا تسدیس جیسی معمولی باتوں کا اس وسیع کائناتی نظام پر کچھ خاص اثر نہیں پڑتا ہے۔‘‘

’’مگر پروفیسر ٹراؤلینی.....‘‘ پاروتی نے غصے کے عالم میں بھڑکتے ہوئے کہنا چاہا۔

’’وہ بھی ایک انسان ہیں.....‘‘ فائرنز نے اس کی بات پوری کرتے ہوئے کہا۔ ’’اور وہ تمہاری نسل کے مسائل اور پریشانیوں سے بندھی ہوئی ہیں.....‘‘

ہیری نے اپنا سر گھما کر پاروتی کی طرف دیکھا۔ پاروتی، لیونڈر براؤن اور ان کے ہم خیال طلباء کافی ناراض دکھائی دے رہے تھے۔ فائرنز ان کے سامنے چہل قدمی کرنے لگے اور ہیری کو ان کی دُم کی سرسراہٹ سنائی دی۔

’’ہوسکتا ہے کہ سبیل ٹراؤلینی مستقبل میں جھانکنے کی صلاحیت رکھتی ہوں، مجھے اس بارے میں کچھ یقینی معلوم نہیں ہے، بہرحال وہ اپنا زیادہ تر وقت ان فضول امور میں ضائع کر دیتی ہیں جنہیں انسان مستقبل بینی کہتے ہیں.....بہرکیف میں یہاں پر تم لوگوں کو قنطورس کے قدیمی فن اور وسیع کائناتی پرکھ کی ذہانت سمجھانے کیلئے آیا ہوں جو بے لاگ اور غیر جانبدارانہ ہے۔ ہم آسمان میں شرکی بڑی علامات اور لہروں کے کوائف جمع کرتے ہیں اور ان سے نبرد آزما خیر کی قوتوں کے نشان ڈھونڈتے ہیں جو اکثر آسمان کے وسیع سمندر میں دکھائی دے جاتے ہیں۔ ہم جو کچھ دیکھتے ہیں، اس کے بارے پختہ یقین کرنے میں کافی زیادہ مدت خرچ ہوتی ہے، کئی بار تو دس دس سال بھی لگ جاتے ہیں.....‘‘

فائرنز نے ہیری کے ٹھیک اوپر چمکتے ہوئے سرخ ستارے کی طرف اشارہ کیا۔

’’گذشتہ دہائی سے اس قسم کا اشارہ دکھائی دے رہا ہے کہ جادونگری میں دو ہولناک جنگوں کے درمیانی مدت کا مختصر سکون پایا جاتا ہے۔ جنگ برپا کرنے والا مریخ تیزی سے چمک رہا ہے اور یہ اشارہ دیتا ہے کہ جنگ جلد ہی دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ کتنی مدت تک.....؟ اس بات کا اندازہ لگانے کیلئے قنطورس جڑی بوٹیاں اور پتے جلا کر ان کے دھوئیں اور شعلوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔‘‘

ہیری آج تک اس سے زیادہ عجیب کلاس میں نہیں بیٹھا تھا۔ انہوں نے کلاس روم کے کائی زدہ فرش پر ساگ کے اور میٹھے شہتوت کے پتے جلائے۔ فائرنز نے انہیں ثقیف دھوئیں کے بادل میں سے مخصوص علامات اور شکلوں کی مدد سے سمجھنے کا طریقہ سکھایا۔ مگر اسے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں دکھائی دیتی تھی کہ اس کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرتے ہوئے ایک بھی طالبعلم کو

متعلقہ علامتیں دکھائی دی تھیں یا نہیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ انسانوں میں ایسی حس ہی نہیں پائی جاتی ہے کہ وہ ان باریکیوں کو کڑی محنت کے بعد بھی سمجھنے میں کامیاب نہیں ہو پائیں اور قنطورسوں کو بھی اس کام میں کامیابی کے حصول کیلئے برس ہا برس لگ جاتے ہیں۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ ویسے بھی اس طرح کی باتوں پر زیادہ بھروسہ کرنا احمقانہ فعل ہے کیونکہ یہاں کہ قنطورس بھی کئی بار ان علامات کی تشریح میں غلطی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہیری کو اب تک جتنے بھی اساتذہ نے پڑھایا تھا، فائرنزان سب میں بالکل الگ تھلگ تھا۔ اس کی مکمل گفتگو کا لب لباب یہ ثابت کرتا تھا کہ علم جوتش کی کوئی بھی چیز یہاں تک قنطورسوں کا علم بھی مکمل طور پر قابل اعتماد نہیں تھا۔

جب انہوں نے ساگ اور میٹھے شہتوتوں کے پتوں کی آگ جلائی تو رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''وہ کسی بھی چیز کے بارے میں ٹھوس رائے نہیں دے پائے ہیں، ہے نا؟ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ میں اس جنگ کے بارے میں مزید جاننے کی خواہش رکھتا ہوں جو ہمارے درمیان رونما ہونے والی ہے اور تم......؟''

اسی وقت کلاس روم کے باہر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور تمام طلباء چونک کر اچھل پڑے۔ ہیری یہ بات بالکل ہی فراموش کر بیٹھا تھا کہ وہ ابھی تک سکول کے اندر ہی موجود ہیں۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ جنگل کے کسی گوشے میں بیٹھے پڑھائی کر رہے تھے۔ کلاس کے تمام طلباء تھوڑا پریشان دکھائی دیتے ہوئے باہر نکل آئے۔ ہیری اور رون بھی طلباء کے پیچھے پیچھے کلاس روم کے دروازے کی طرف بڑھے مگر فائرنز کی آواز نے ان کے قدم روک لئے۔

''ہیری پوٹر! ذرا بات سننا......''

ہیری مڑا، فائرنز اس کی طرف بڑھ آیا۔ رون جھجکتا ہوا رُک گیا۔

''تم بھی رُک سکتے ہو......مگر دروازہ بند کر دو!'' فائرنز نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

رون نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔

''ہیری پوٹر! تم ہیگرڈ کے دوست ہو، ہے نا؟'' فائرنز نے پوچھا۔

''بالکل......آپ تو جانتے ہیں!'' ہیری نے جلدی سے جواب دیا۔

''تو پھر اسے میری طرف سے خبردار کر دینا۔ اس کی کوششیں کامیاب نہیں ہو پا رہی ہیں، اچھا یہی رہے گا کہ وہ اب اسے چھوڑ دے۔'' فائرنز نے آہستگی سے کہا۔

''میں کچھ سمجھا نہیں......کیسی کوششیں کامیاب نہیں ہو رہی ہیں؟'' ہیری الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔ وہ قنطورس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

''یہی بہتر ہوگا کہ وہ اپنی کوششیں ترک کر دے۔'' فائرنز نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں خود ہی ہیگرڈ کو اس بارے میں خبردار کر دیتا مگر مجھے جنگل سے باہر نکال دیا گیا ہے۔ اب یہ عقلمندی نہیں ہے کہ میں جنگل کے قریب جانے کا خطرہ مول لوں۔ ہیگرڈ پہلے ہی

کافی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ اس لئے قنطورسوں سے لڑائی مول لینا ٹھیک نہیں ہے......''

''مگر ہیگرڈ کیا کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟'' ہیری نے گھبرا کر بے تابی سے پوچھا۔

فائرنز نے اس کی طرف مشکوک نگاہوں سے دیکھا۔

''ہیگرڈ نے حال ہی میری کافی مدد کی ہے۔ میں بھی ایک عرصے سے اس کی عزت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمام جانداروں کی دیکھ بھال نہایت عمدگی اور دل سے کرتا ہے۔ میں اس کا راز تمہیں نہیں بتاؤں گا مگر اسے ہوش میں لانا ہی ہوگا۔ اس کی کڑی محنت رائیگاں جا رہی ہے، بس تم اسے میرا پیغام پہنچا دینا ہیری پوٹر!......دن بخیر!''

☆☆☆☆

ماہنامہ حیلہ سخن میں انٹرویو والا اداریہ چھپنے کے بعد ہیری کو جس قدر خوشی ہوئی تھی، وہ بہت پہلے ہی مٹ چکی تھی۔ جب یاسیت بھرا مارچ شروع ہوا اور اس کی تیز گرم ہواؤں کا سلسلہ شروع ہوا تو اسے ایک بار پھر اپنی زندگی میں پریشانیوں اور مشکلات کی تکلیف دستک کا احساس ہونے لگا۔

پروفیسر امبریج اب جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی روزانہ کلاسوں میں آنا شروع ہوگئی تھی، وہ آخری پل تک وہیں جمی رہتیں جس کی وجہ سے ہیری کو ہیگرڈ کو فائرنز کا پیغام دینے کا کوئی موقع نہیں مل پایا۔ بہرحال، ہیری نے بہانہ بنا کر اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا ڈالا۔ اس نے یہ اداکاری کی کہ وہ اپنی نصابی کتاب 'مافوق الفطرت جاندار اور ان کی تلاش' ہیگرڈ کی کلاس میں بھول آیا ہے، وہ سکول لوٹتے ہوئے واپس پلٹا اور ہیگرڈ کی طرف چل دیا۔ جب اس نے ہیگرڈ کے سامنے فائرنز کے الفاظ دہرائے تو ہیگرڈ نے چونک کر اپنی سوجی ہوئی آنکھوں سے لمحہ بھر دیکھا۔ وہ یقینی طور پر حیرت زدہ دکھائی دے رہا تھا اور پھر اس نے خود کو سنبھال لیا۔

''فائرنز عمدہ قنطورس ہے مگر اسے کچھ معلوم نہیں ہے، میری کوشش اچھی طرح کامیاب ہو رہی ہے۔'' وہ روکھے پن سے منہ بسورتا ہوا بولا۔

''ہیگرڈ! تم کیا کر رہے ہو؟'' ہیری نے سنجیدگی سے پوچھا۔ ''تمہیں بے حد ہوشیار رہنا ہوگا۔ امبریج پہلے ہی ٹراؤلینی کو برطرف کر چکی ہے اور اگر میں اپنی رائے بتاؤں تو وہ آج کل بے حد بھڑکی ہوئی ہے اور اگر تم کوئی ایسا کام کرو گے جو تمہیں نہیں کرنا چاہئے تو نتیجہ......''

''کچھ چیزیں ملازمت جیسی چیزوں سے زیادہ اہم ہوتی ہیں، ہیری!'' ہیگرڈ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ یہ الگ بات تھی کہ یہ کہتے ہوئے اس کے ہاتھ تھوڑے کانپ اُٹھے، جس کی وجہ سے اس کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی نارلس کے فضلے کی ٹوکری چھوٹ کر زمین پر جا گری اور غلاظت زمین پر پھیل گئی۔ ''میری فکر کرنا چھوڑ دو، ہیری! اور بس تم اب واپس چل دو......فوراً''

ہیری کے پاس وہاں زیادہ رُکنے کا موقع نہیں تھا، وہ ہیگرڈ کو زمین سے غلاظت سمیٹتے ہوئے چھوڑ کر سکول کی طرف واپس بڑھنے

لگا۔ وہ اپنے وجود میں افسردگی اور خدشات کے ہچکولوں کو محسوس کئے بنا نہیں رہ پایا تھا۔

اساتذہ اور ہرمائنی تمام طلباء کو بار بار یہ یاد دلانے کی کوشش کر رہے تھے کہ ان کے اوڈبلیوایل امتحانات اب قریب آ رہے تھے۔ پانچویں سال کے تمام طلباء ہیجانی کیفیت کا شکار تھے مگر ہائنا ایبٹ پہلی طالبہ ثابت ہوئی جسے شدید تناؤ اور دباؤ کی وجہ پر میڈم پامفری کو مسکن آور مرکب پلانا پڑا۔ وہ جڑی بوٹیوں کی کلاس میں بے تحاشا رونے لگی تھی اور یہ تکرار کرنے لگی کہ وہ نہایت نالائق طالبہ ہے، وہ امتحانات میں نہیں بیٹھے گی اور سکول چھوڑ کر جانا چاہتی ہے......

اگر ڈی اے کی مشقوں کا سلسلہ نہ ہوتا تو شاید ہیری کی حالت بھی ہائنا جیسی ہی ہو جاتی۔ اسے کئی بار محسوس ہوا کہ وہ خفیہ حاجتی کمرے میں کڑی محنت کرنے اور سیکھنے سکھانے کی خوشی محسوس کرنے کی بدولت ہی زندہ تھا۔ وہ جب بھی ڈی اے کے ممبران پر نظر ڈالتا تو اس کا سینہ یہ دیکھ کر فخریہ انداز میں پھول جاتا تھا کہ انہوں نے کتنی مہارت حاصل کر لی تھی۔ ہیری کئی بار سوچ میں پڑ جاتا تھا کہ ڈی اے کے تمام ساتھی جب تاریک جادو سے تحفظ کے فن میں غیر معمولی ذہانت کے درجات حاصل کر پائیں گے تو امبریج کا ردعمل کیسا دکھائی دے گا؟

وہ اب انہیں پشت بان جادو سکھا رہا تھا جس کی مشقیں کرنے میں سب کی گہری دلچسپی تھی۔ حالانکہ ہیری نے بار بار یاد دلایا کہ روح کھچڑوں کے خطرات کے بغیر عمدہ روشنی والے اس کلاس روم میں پشت بان کا تخیل تشکیل دینا بہت علیحدہ چیز ہے۔

''اوہ رنگ میں بھنگ مت ڈالو، ہیری!'' چوچینگ نے جوشیلے انداز میں منہ بنا کر کہا۔ ایسٹر سے قبل آخری ڈی اے ملاقات میں وہ خفیہ حاجتی کمرے میں اپنے تخیل کی روشنی کو نقرئی رنگت کے 'ہنس' کی شکل کے پشت بان جادو کو چاروں طرف اچھلتا ہوا دیکھ کر بے حد مسرور دکھائی دے رہی تھی۔ ''اف! یہ کتنی خوبصورت ہے، ہے نا؟''

''اس کا محض خوبصورت ہونا ہی کافی نہیں ہے، اہم بات یہ ہے کہ وہ تمہاری کتنی حفاظت کر سکتی ہے۔ ہمیں درحقیقت ایک چھلاوے یا پھر ایسی ہی کسی چیز کی ضرورت ہے۔ میں نے اسی طرح سے سیکھا تھا۔ چھلاوا بآسانی روح کھچڑ میں تبدیل ہو جاتا تھا اور میں اس پر اپنے پشت بان جادو کو استعمال کرتا تھا......''

''مگر وہ تو واقعی بھیانک دکھائی دیتا ہوگا؟'' لیونڈر براؤن نے کہا جس کی چھڑی کی نوک سے چاندی جیسا دھواں نکل رہا تھا۔ ''میں روح کھچڑ کے بغیر بھی...... یہ نہیں...... پا رہی ہوں۔'' وہ جھنجلاتی ہوئی غصے میں آگ بگولا ہو رہی تھی۔

نیول بھی مشکل میں گھرا دکھائی دیتا تھا۔ اس کا چہرہ پوری شدت سے بھنچا ہوا دکھائی دے رہا تھا مگر یہ سچ تھا کہ اس کی چھڑی کی نوک سے بھی چاندی کی لکیر نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''تمہیں کسی خوشگوار واقعے یا خوشی کے بارے میں سوچنا چاہئے، نیول!'' ہیری نے کہا۔

''میں پوری کوشش کر رہا ہوں۔'' نیول نے افسردگی بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اتنی زیادہ کوشش کر رہا تھا کہ اس کا گول مٹول چہرہ

پسینے سے پوری طرح بھیگ چکا تھا۔

سمیس بھی کافی جوش وخروش کا مظاہرہ کر رہا تھا جو ڈین کے ساتھ پہلی بار ڈی اے کی خفیہ ملاقات میں شامل ہوا تھا۔ وہ بولا۔

''ہیری! مجھے لگتا ہے کہ کچھ کچھ ہو رہا ہے......اوہ......وہ چلا گیا......مگر یقینی طور پر کوئی بالوں والی چیز محسوس ہو رہی تھی، ہے نا ہیری؟''

ہر مائنی کا پشت بان جادو کا تخیل ایک چمکیلا'اود بلاؤ' تھا جو اس کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔

''پشت بان جادو کے تخیل کتنے حسین ہوتے ہیں، ہے نا؟'' وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے چہک کر بولی۔

خفیہ حاجتی کمرے کا دروازہ اچانک کھلا اور پھر بند ہو گیا۔ ہیری یہ دیکھنے کیلئے مڑا کہ اندر کون داخل ہوا ہے؟ مگر اسے وہاں کوئی دکھائی نہیں دیا۔ کچھ لمحوں بعد اسے عجیب سا احساس ہوا کہ دروازے کے پاس کھڑے تمام طلباء خاموش ہو گئے تھے اور انہوں نے مشق کرنا چھوڑ دی تھی۔ اگلے ہی پل کسی نے اس کا چوغہ نیچے کی طرف کھینچا۔ اس نے چونک کر نیچے دیکھا۔ اس کے چہرے تعجب کے سائے لرزنے لگے۔ ڈوبی نامی گھریلو خرس اپنے سر پر رکھی ڈھیر ساری ٹوپیوں کے نیچے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

''کیسے ہو ڈوبی؟'' اس نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے جذبات میں پوچھا۔ ''تم یہاں کیسے آئے......کیا کوئی گڑبڑ ہے؟''

گھریلو خرس کی آنکھیں دہشت کے مارے پھیلتی چلی گئیں اور وہ کانپنے لگا۔ ہیری کے قریب کھڑے ڈی اے ممبران خاموشی سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ زیادہ افراد کی نگاہیں تو عجیب وغریب لباس میں ملبوس گھریلو خرس پر ٹکی ہوئی تھیں۔ فضا میں جو جو پشت بان کے جادوئی تخیل منڈلا رہے تھے، وہ اب آہستہ آہستہ چاندی جیسی دھند میں بدل کر ہوا میں تحلیل ہو رہے تھے، جس کے باعث کمرے میں پہلے سے زیادہ اندھیرا چھانے لگا۔

''ہیری پوٹر......سر!'' گھریلو خرس سر سے پاؤں تک کانپتا ہوا بولا۔ ''ہیری پوٹر سر! ڈوبی آپ کو خبردار کرنا چاہتا ہے......مگر گھریلو خرسوں پر کسی قسم کی تنبیہ دینے پر پابندی عائد ہے......''

وہ سر پکڑ کر سامنے والی دیوار کی طرف بھاگا۔ ہیری کو معلوم تھا کہ ڈوبی غلط کام کرنے پر خود کو سزا دیتا ہے، اس لئے وہ اسے پکڑنے کیلئے لپکا۔ مگر ڈوبی اپنا سر پہلے ہی دیوار سے ٹکرا چکا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے کوئی چوٹ نہیں پہنچی تھی کیونکہ سر آٹھ اونی ٹوپیوں کی وجہ سے اس کا سر دیوار سے ٹکرا کر پیچھے کی طرف اچھل گیا تھا۔ ڈوبی کی دیوانگی اور پاگل پن دیکھ کر ہر مائنی سمیت کئی لڑکیوں کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکل گئی۔

''ہوا کیا......ڈوبی......؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا اور اس کا ننھا منا ہاتھ پکڑ کر اسے ہر چیز سے دور ہٹا لے گیا جس سے وہ خود کو کوئی نقصان پہنچا سکتا تھا۔

''ہیری پوٹر......وہ......وہ......''

ڈوبی نے اچانک اپنی آزاد ہاتھ سے اپنی ناک پر گھونسہ رسید کر لیا۔ ہیری نے اس کا دوسرا ہاتھ بھی قابو میں کر لیا۔

''وہ کون؟......ڈوبی، کون؟''

مگر اس کے جواب دینے سے پہلے ہی ہیری کو سمجھ میں آ گیا کہ یقینی طور صرف ایک ہی فرد 'وہ' ہو سکتی تھیں، جو ڈوبی میں اتنا شدید ہراس پیدا کر سکتی تھیں۔ گھریلو خرس نے اس کی طرف تھوڑے بھینگے انداز میں دیکھا اور بولنے کیلئے اپنا منہ کھولا مگر اس کے منہ سے کوئی لفظ برآمد نہیں ہوا

''امبر تیج......؟'' ہیری نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

ڈوبی نے اپنا سر ہلا دیا اور ہیری کے گھٹنوں میں اپنا سر پٹخنے کی کوشش کی۔ ہیری نے اسے پکڑ کر خود سے کچھ دور کر دیا۔

''انہوں نے کیا کیا؟......انہیں اس کے بارے میں خبر تو نہیں ہو گئی......ہمارے بارے میں......ان خفیہ ڈی اے ملاقاتوں کے بارے میں......؟''

گھریلو خرس کے گھبرائے ہوئے چہرے سے اسے جواب مل گیا تھا۔ ہیری نے اس کے ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھے تھے لیکن اس نے خود کو لات مارنے کی کوشش کی اور پھر وہ زمین پر جا گرا۔

''کیا وہ اسی طرف ہی آ رہی ہیں؟'' ہیری نے گرے ہوئے ڈوبی سے پوچھا۔

ڈوبی نے سسکی لی اور پھر زور سے اپنا سر فرش پر دے مارا اور چیختے ہوئے بولا۔

''ہاں......ہیری پوٹر......ہاں!''

ہیری نے تمام ساکت کھڑے لوگوں کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا جن کے چہرے دہشت سے فق ہو چکے تھے اور سہمی ہوئی نظروں سے ڈوبی کو گھور رہے تھے۔

''تم لوگ کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟'' ہیری گرجتا ہوا بولا۔ ''بھاگو......فوراً......''

وہ سب ایک ساتھ باہر نکلنے کیلئے دروازے کی طرف بڑھے جس سے دروازے پر ہجوم ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب خفیہ حاجتی کمرے سے نکل چکے تھے۔ ہیری کو بیرونی راہداری میں ان کے بھاگنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ وہ یہ توقع لگائے بیٹھا تھا کہ وہ لوگ اگر بھاگتے ہوئے اپنے ہال کی طرف جانے کی کوشش نہ ہی کریں تو زیادہ مناسب رہے گا۔ ابھی نو بج کر دس منٹ ہوئے تھے، کاش وہ لائبریری یا الّو گھر میں جا چھپیں جو وہاں سے زیادہ قریب تھیں۔

''ہیری......اب تم بھی نکلو......جلدی کرو......'' ہر مائنی ان لوگوں کے درمیان میں سے چیختی ہوئی بولی جو باہر نکلنے کیلئے دروازے کی طرف بڑھ چکی تھی۔

اس نے ڈوبی کو اوپر اُٹھایا جو اب بھی خود کو شدید ایذا پہنچانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ وہ اسے اپنے بازوؤں میں سمیٹے طلباء کے تعاقب میں باہر دوڑ لگا دی۔

''ڈوبی! تمہیں یہ میرا حکم ہے...... باورچی خانے میں اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جاؤ اور اگر تم سے کوئی سوال جواب کرے کہ تم نے مجھے خبردار کیا ہے تو یہ جھوٹ بول دینا کہ تم نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے......اور میں تمہیں کڑا حکم دیتا ہوں کہ تم خود کو کوئی چوٹ نہیں پہنچاؤ گے۔'' یہ کہہ کر اس نے ڈوبی کو دروازے کی دہلیز پر چھوڑ دیا اور خود باہر نکلنے کے بعد دروازہ بند کر دیا۔

''شکریہ...... ہیری پوٹر سر!'' ڈوبی چیخا اور ایک طرف دوڑ لگا دی۔ ہیری نے ادھر ادھر جائزہ لیا۔ باقی لوگ اتنی تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے کہ اس راہداری میں اب کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا، صرف دور ہٹتے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ وہ دائیں جانب بھاگنے لگا۔ سامنے لڑکوں کا باتھ روم دکھائی دے رہا تھا۔ اگر وہ اس کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو جائے تو وہ بآسانی یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ باتھ روم استعمال کر رہا تھا۔

''اووووچ......''

کسی چیز نے اس کے ٹخنے پکڑ لئے، جس کے باعث وہ بری طرح زمین پر جا گرا۔ وہ چھ فٹ تک سینے کے بل گھسٹنے کے بعد ہی رُک پایا تھا۔ پیچھے کوئی ہنستا ہوا سنائی دے رہا تھا۔ ہیری نے پلٹ کر دیکھا کہ ڈریکو ملفوائے ڈریگن کی شکل والے بدصورت ٹوائلٹ کے پہلو میں چھپا ہوا تھا۔

''شکنجہ جادوئی کلمہ، پوٹر!'' اس نے چہکتے ہوئے کہا۔ ''سنئے پروفیسر...... پروفیسر! میں نے ایک کو پکڑ لیا ہے......''

امبریج دور والے کنارے سے بھاگتی ہوئی آتی دکھائی دیں۔ وہ ہانپ رہی تھیں مگر ان کے چہرے پر خوشی رقص کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''وہی ہے......'' انہوں نے فرش پر گرے ہوئے ہیری کو دیکھ کر جوشیلے انداز میں کہا۔ ''بہت شاندار ڈریکو...... بہت خوب!...... سلے درن کو پچاس پوائنٹس! میں اسے یہاں سے لے جاتی ہوں......چلو اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ، پوٹر!''

انہوں نے اپنی چھڑی لہرائی تو ہیری کے ٹخنے آزاد ہو گئے۔ وہ کھڑا ہو کر ان دونوں کو غصے بھری نظروں سے گھورنے لگا۔ اس نے پہلے کبھی امبریج کے چہرے پر ایسی بشاشیت نہیں دیکھی جو اب دکھائی دے رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کوئی چیز حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی تھیں، جسے وہ پانے کی عرصے سے متمنی ہوں۔ انہوں نے ہیری کا بازو مضبوطی سے پکڑ لیا اور سرشاری کے عالم میں ڈریکو ملفوائے کی طرف مڑیں۔

''ڈریکو! تم جا کر مزید لوگوں کو پکڑنے کی کوشش کرو۔ ہر طرف تلاشی لو۔ سب ساتھیوں سے کہو کہ وہ لائبریری، باتھ روم اور راہداریوں کو اچھی طرح دیکھیں۔ جو کوئی ہانپتا ہوا دکھائی دے، اسے پکڑ لو۔ ہر باتھ روم کو اچھی طرح دیکھنا اور مس پارکنسن سے کہو کہ وہ لڑکیوں کے باتھ روم کی بھی اچھی طرح تلاشی لے۔ چلو اب تم اپنا کام شروع کر دو......اور تم......'' ملفوائے کو دور بھاگتے ہوئے دیکھ کر وہ ہیری کی مڑ کر سب سے تیکھی اور خطرناک آواز میں غرائیں۔ ان کے چہرے پر غصے اور خوشی کے ملے جلے جذبات پھیلے ہوئے تھے۔

''پوٹر! تم میرے ساتھ ہیڈ ماسٹر کے دفتر میں چلو۔''

وہ تھوڑی میں پتھریلی راہداریوں میں پہنچ گئے۔ ہیری یہ سوچنے میں مصروف تھا کہ باقی کتنے لوگ پکڑے گئے ہوں گے؟ اس نے رون کے بارے میں سوچا......مسز ویزلی تو اس کی جان ہی نکال دیں گی......اور ہرمائنی کو کیسا لگے گا کہ اگر او ڈبلیو ایل سے پہلے سے ہی اسے سکول سے نکال دیا جائے گا۔ اور پھر سمیس، جس کی یہ پہلی ہی شمولیت تھی......اور نیول تو اتنی سرعت رفتاری سے ترقی کی منزلیں طے کر رہا تھا......

''کاکروچ کا خوشہ......'' اسے امبرتج کی آواز نے چونکا دیا۔ پتھر کا عفریتی مجسمہ ایک طرف ہٹ گیا اور دیوار دو حصوں میں چاک ہوگئی۔ وہ دونوں خمدار سیڑھیوں پر چڑھے اور پھر اوپر جانے لگے۔ وہ عنقاء کے چمکتے ہوئے پیتل کے دستے والی کنڈی کے سامنے پہنچ گئے۔ امبرتج نے دروازے پر دستک دینے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ وہ ہیری کو ساتھ لئے دروازہ کھول کر دھڑ دھڑاتی ہوئی اندر داخل ہوگئیں۔

دفتر میں کئی لوگ موجود تھے۔ ڈمبل ڈور اپنی میز کے پیچھے خاموش بیٹھے تھے۔ ان کے چہرے پر گہری طمانیت چھائی ہوئی تھی اور ان کی استخوانی انگلیاں آپس میں مربوط دکھائی دے رہی تھیں۔ پروفیسر میک گونا گل ان کے قریب تن کر کھڑی تھیں اور ان کا چہرہ بہت مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔ وزیر جادو کارنیلوس فج آتشدان کے پاس کھڑے اپنے پنجوں کو آگے پیچھے کر رہے تھے اور بے چینی سے پہلو بدل رہے تھے۔ ان کے چہرے کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ جیسے وہ حالات کی سنگین نوعیت پر کافی مسرور ہوں۔ دروازے کے پہلوؤں میں دو جادوگر پہرے داری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک تو 'کنگ سلے شکیلبوٹ' تھا جبکہ دوسرا ایک کرخت چہرے کا مالک جادوگر تھا جس کے نہایت چھوٹے بال تھے۔ ہیری اسے نہیں پہچانتا تھا۔ دیوار کے پاس پرسی ویزلی کا چہرہ دکھائی دیا۔ چہرے پر گہرے رنگ کی عینک لگائے وہ ادھر سے ادھر چہل قدمی کر رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں قلم اور طویل چرمئی کاغذ والا کلپ بورڈ موجود تھا اسے دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ کارروائی لکھنے کیلئے پوری طرح تیار ہو۔

تصویروں والے پرانے ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریس آج رات سونے کی اداکاری بالکل نہیں کر رہے تھے بلکہ وہ سب اپنے اپنے فریموں میں چوکس دکھائی دے رہے تھے اور معاملے کی سنگینی کا جائزہ لینے کیلئے نیچے دیکھ رہے تھے۔ جب ہیری اندر داخل ہوا تو وہ اسے دیکھنے کیلئے اپنی پڑوسی تصویروں میں پہنچ گئے اور ان کے ساتھ کانا پھوسی کرنے لگے۔

دروازہ بند ہونے کے بعد ہیری نے خود کو امبرتج کی گرفت سے چھڑا لیا۔ کارنیلوس کے چہرے پر ناگواری جھلک اور گہری ہوگئی تھی اور وہ اس کی طرف غصے گھورنے لگے۔

''اوہ! ٹھیک ہے......واہ......بہت شاندار!''

ہیری نے ان پر کھا جانے والی نگاہ ڈالی۔ اس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا مگر اس کا دماغ غیر معمولی طور ٹھنڈا اور تیزی

سے چل رہا تھا۔

''وہ گری فنڈر کے مینار کی طرف بھاگا جا رہا تھا......'' امبریج نے کہا۔ ان کی آواز میں زہریلی کڑواہٹ اور شدید مسرت پھوٹ رہی تھی۔ ہیری نے پہلے بھی انہیں بھی ایسا ہی زہریلا لطف لیتے دیکھا تھا جب وہ بیرونی ہال میں پروفیسر ٹراؤلینی کو تکلیف سے تڑپتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ ''ملفوائے نامی لڑکے سے اسے دبوچ لیا......''

''اوہ...... اچھا اس نے اسے پکڑا؟'' فج نے معترف انداز میں کہا۔ ''مجھے یہ بات لوسیس کو بتانا پڑے گی۔ خیر تو...... پوٹر!...... مجھے امید ہے کہ تم جانتے ہی ہو کہ تمہیں یہاں کیوں لایا گیا؟''

ہیری تلخی سے ہاں کہنے ہی والا تھا، اس کا منہ کھل گیا تھا اور لفظ اس کے ہونٹوں سے نکلنے ہی والے تھے کہ اسی وقت اس کی نگاہ ڈمبل ڈور کے چہرے پر جا پڑی۔ ڈمبل ڈور براہ راست ہیری کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے......ان کی نگاہ اس کے کندھے کے پیچھے کسی چیز پر ٹکی ہوئی تھی مگر جیسے ہی ہیری نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے اپنا سر دونوں پہلوؤں میں ہلکا سا ہلایا۔

''ہونہہ......نہیں!'' ہیری نے اپنے الفاظ کو پھرتی سے بدل ڈالا۔

''تم نے کیا کہا......؟'' فج سراسیمگی سے بولے۔

''نہیں......'' ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔

''تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم نہیں جانتے ہو کہ تمہیں یہاں کیوں لایا گیا ہے؟''

''نہیں...... مجھے معلوم نہیں ہے۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

فج نے حیرت بھری نظروں سے ہیری کو ٹٹولا اور پھر گردن گھما کر پروفیسر امبریج کی طرف دیکھنے لگے۔ اس دلچسپ صورت حال کا لطف لیتے ہوئے ہیری نے ایک بار پھر ڈمبل ڈور کی طرف نظر گھمائی جنہوں نے قالین کی طرف سر جھکاتے ہوئے اپنی ایک آنکھ دبا دی تھی۔

''تو تمہیں ذرا بھی معلوم نہیں ہے۔'' فج نے طنزیہ انداز میں دوبارہ کہا۔ ''پروفیسر امبریج تمہیں اس دفتر میں کیوں پکڑ کر لائی ہیں۔ تو پھر تمہیں یقیناً اس بارے میں بھی معلوم نہیں ہوگا کہ تم نے سکول کے قوانین توڑے ہیں......''

''سکول کے قوانین...... میں نے...... مگر کب توڑے؟'' ہیری نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا۔

''یہ جادوئی محکمے کی طرف سے جاری کئے گئے تھے پوٹر!'' فج غصے سے غراتے ہوئے بولے۔

''جہاں تک مجھے یاد ہے، میں ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

اس کا دل اب بھی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اسے خوشی ہو رہی تھی کہ اس کے جھوٹ سے فج پر ہیجانی کیفیت طاری ہونے لگی تھی اور ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا مگر اسے ابھی تک یہ سمجھ میں نہیں آ پایا تھا کہ وہ اس جرم سے کیسے بچ پائے گا؟ اگر کسی نے امبریج کو

ڈی اے کے بارے میں اطلاع پہنچائی تھی تو اس کا سرغنہ ہونے کے ناطے اسے فوراً اپنا بوریا بستر باندھ لینا چاہئے تھا۔

''کیا تم یہ بھی نہیں جانتے ہو کہ اس سکول میں طلباء کا غیر قانونی گینگ پکڑا گیا ہے؟'' فج کی آواز اب غصے کی وجہ سے بھرائی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''مجھے معلوم نہیں، آپ کس گینگ کا ذکر کر رہے ہیں؟'' ھیری نے اپنے چہرے پر معصومیت سجاتے ہوئے حیرانگی سے کہا۔

''وزیر جادو! میرا خیال ہے کہ اگر اطلاع دھندہ کو یہاں یہیں بلا لیا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔'' امبریج نے کٹیلے انداز میں کہا۔

''بالکل...... آپ ایسا ہی کیجئے......'' فج نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور امبریج کے باہر نکلتے ہوئے انہوں نے ڈمبل ڈور کی طرف بڑی ناگواری سے دیکھا۔ ''ڈمبل ڈور! ایک صحیح گواہ سے تو کچھ اور اچھا نہیں ہوتا ہے، ہے نا؟''

''بلاشبہ کارنیلوس!'' ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا اور اپنا سر تھوڑا ہلایا۔

وہ لوگ کچھ دیر امبریج کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ اس دوران کسی نے بھی ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھا۔ کچھ پل بعد ھیری کو اپنے پیچھے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ امبریج اس کے قریب سے گزر کر کمرے میں داخل ہوئی۔ انہوں نے چو چینگ کی گھنگھریالے بالوں والی سہیلی میرتا کا کندھا پکڑ رکھا تھا جس نے اپنا چہرہ ہاتھوں کے پیچھے چھپا رکھا تھا۔

''ڈرو مت لڑکی...... بالکل مت ڈرو!'' پروفیسر امبریج نے آہستگی سے اس کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''اب سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے، تم نے صحیح کام کیا ہے۔ وزیر جادو تم سے بے حد خوش ہیں۔ وہ تمہاری ممی کو بتا دیں گے کہ تم کتنی اچھی اور بہادر لڑکی ہو...... وزیر جادو! آپ!'' انہوں نے اپنا چہرہ فج کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔ ''میرتا کی ممی 'میڈم ایج کومبے' محکمے کے شعبہ آمدورفت میں سفوف انتقال کے دفتر میں کام کرتی ہیں...... آپ تو جانتے ہی ہیں کہ وہ ہوگورٹس کے آتشدانوں کی نگرانی کرنے میں ہماری مدد کر رہی ہیں......''

''لاجواب...... بہت لاجواب!'' فج خوشی سے چلا اُٹھے۔ ''جیسی ماں، ویسی ہی بیٹی، ہے نا؟ چلو بیٹی! اب ہماری طرف دیکھو...... بالکل مت شرماؤ، ہمیں بتاؤ کہ تمہیں کیا کہنا ہے...... اوہو...... یہ کیا ہے امبریج؟''

جب میرتا نے اپنا سر اُٹھا کر وزیر جادو کی طرف دیکھا تو وہ شدید صدمے کا شکار ہو کر پیچھے کی طرف اچھل گئے اور آتشدان میں گرتے گرتے بچے۔ ان کے منہ سے بے ساختہ گالی نکل گئی اور پھر وہ اپنے چوغے کے نچلے کنارے پر زور زور سے پاؤں مارنے لگے کیونکہ وہ آتشدان کی آگ پکڑ چکا تھا اور اب اس میں دھواں اُٹھتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ میرتا کو اپنی حالت کا اندازہ ہو گیا تھا اسی لئے اس کے منہ سے گہری چیخ نکلی۔ اس نے جلدی سے چوغے کے پلو میں میں اپنا چہرہ چھپا لیا تھا مگر سب لوگ اس کی طرف دیکھ چکے تھے۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ اس کی ناک اور رخساروں پر چھوٹے چھوٹے بے شمار جامنی رنگت کے مہاسے نمودار ہو چکے تھے جن میں سے سیاہ بدبودار پیپ بہہ رہی تھی۔ اس کے ماتھے پر مہاسے ایک لفظ بنائے رہے تھے۔ ھیری نے آسانی سے وہ لفظ

'رازفروش' پڑھ لیا تھا۔

''فی الوقت ان مہاسوں پر دھیان مت دو لڑکی۔'' امبرتج نے سخت لہجے میں کہا۔ ''اپنے چوغے کو منہ پر اچھی طرح لپیٹ لو اور وزیر جادو کو سچائی بتاؤ......''

مگر میرتا کے منہ سے ایک اور گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور وہ انکار میں سر ہلانے لگی۔

''ٹھیک ہے بزدل لڑکی...... میں ہی ساری تفصیل بتا دیتی ہوں۔'' امبرتج نے غصے سے کہا اور پھر انہوں نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے چہرے زہریلی مسکان سجا لی۔ وہ گلہ کھنکار کر بولیں۔ ''وزیر جادو! معاملہ کچھ یوں ہوا کہ مس ایج کو مبے رات کو کھانے کے کچھ دیر بعد میرے پاس میرے دفتر میں پہنچیں، انہوں نے مجھے ڈرتے ڈرتے یہ کہا کہ وہ کوئی رازداری والی بات بتانا چاہتی ہیں۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر میں ساتویں منزل پر خفیہ کمرے کی طرف جاؤں، جسے کئی بار حاجتی کمرے کے نام سے بھی جانا جاتا ہے تو مجھے ایک اچھی خبر میسر ہوگی۔ میں نے اس سے چند ایک سوال کئے، بدقسمتی سے اسی لمحے یہ جادوئی کلمہ......'' انہوں نے میرتا کے چوغے کے پیچھے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ کا اشارہ کیا۔ ''فعال ہوگیا، آئینے میں اپنا چہرہ دیکھنے کے بعد یہ لڑکی اس قدر ہراساں ہوئی کہ آگے کچھ بھی بتانے پر تیار نہ ہوئی......''

''اوہ......'' فج نے کہا اور میرتا کی طرف نہایت شفقت بھرے لہجے میں دیکھا۔ ''یہ تو بہت بہادری کا کام تھا کہ تم نے پروفیسر امبرتج کو بتا ڈالا۔ تم نے بالکل صحیح کام کیا۔ اب کیا تم مجھے بتاؤ گی کہ اس خفیہ ملاقات میں کیا ہوا؟ اس گینگ کے ارادے کیا تھے؟ وہاں اور کون کون تھا؟''

مگر میرتا کچھ بھی نہیں بولی۔ اس نے نفی میں اپنا سر ہلا دیا۔ اس کی باہر جھانکتی ہوئی آنکھوں میں بڑی اذیت کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا ہمارے پاس اس جادوئی کلمے کا کوئی توڑ موجود نہیں ہے؟'' فج نے میرتا کے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پریشانی کے عالم میں امبرتج سے کہا۔ ''تاکہ وہ کچھ کھل کر بتا سکے۔''

''میں ابھی تک اس کا توڑ تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہو پائی۔'' امبرتج نے افسردگی سے تسلیم کیا۔ یہ سن کر ہیری کو ہرمائنی کی جادوئی قابلیت پر سچ مچ فخر محسوس ہوا۔ ''مگر...... اگر وہ نہیں بتا سکتی ہے تو بھی کوئی پریشانی نہیں ہے۔ میں یہاں سے آگے کی کہانی سنا دیتی ہوں......''

''وزیر جادو! آپ کو یقیناً یاد ہوگا کہ میں نے اکتوبر میں ایک رپورٹ بھجوائی تھی کہ پوٹر ہاگس میڈ کی ابتدائی سیر میں ہاگس ہیڈ نامی بار میں کچھ طلباء کے ساتھ ملا تھا......''

''اور تمہارے اس دعویٰ کا کیا ثبوت ہے امبرتج؟'' پروفیسر میک گوناگل نے تیکھی آواز میں پوچھا۔

''منروا! میرے پاس ویلی ویڈرسن کی گواہی ہے جو اس وقت بار میں موجود تھا۔ یہ سچ ہے کہ اس کے چہرے پر بہت ساری پٹیاں بندھی ہوئی تھیں مگر اس کے کان بالکل صحیح طریقے سے کام کر رہے تھے۔ اس نے پوٹر کا کہا ایک ایک لفظ سنا اور سیدھے سکول آ کر مجھے بتا دیا......'' امبریج نے کڑواہٹ بھرے لہجے میں لفظ چباتے ہوئے کہا۔

''اوہ میں اب سمجھی! اسی لئے اُسے غلاظت اگلتے ہوئے شیطانی ٹوائلٹوں والے معاملے میں سزا نہیں دی گئی تھی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی بھنوئیں اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''ہمارے انصاف کی پختگی کا یہ کیسا دلچسپ معیار ہے؟......''

''افسوس ناک بدعنوانی......'' سرخ ناک والے موٹے جادوگر نے تاسف بھرے لہجے میں کہا جس کی تصویر ڈمبل ڈور کی عقبی دیوار پر لٹکی ہوئی تھی۔ ''جادوئی محکمہ ہمارے دور میں چھوٹے موٹے ملزمان سے کبھی سمجھوتہ نہیں کیا کرتا تھا۔ وزیر جادو! مجھے یہ سن کر بے حد رنج ہوا۔ ہم لوگ کم از کم اتنے گری ہوئی حرکتیں نہیں کرتے تھے......''

''شکریہ فورٹی سکیو! بس اب جانے دیں!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''بہرکیف، پوٹر کا ان طلباء کے ساتھ ملاقات کا مقصد انہیں ایک غیر قانونی گینگ میں شامل ہونے کیلئے تیار کرنا تھا۔ وہ ان لوگوں کو ایسے جادوئی کلمات سکھانا چاہتا تھا جن کے بارے میں محکمے کا خیال تھا کہ یہ ان کی عمر کے لحاظ سے موزوں نہیں ہیں......'' امبریج نے آگے بتایا۔

''میرا خیال ہے کہ یہاں پر آپ کسی غلط فہمی کا شکار ہو گئی ہیں، ڈولرس!'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا اور اپنے نصف چاند کی صورت والی عینک کے اوپر سے ان کی طرف دیکھا، جو ان کی خمدار ناک کے کونے پر اٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

ہیری نے ان کی طرف گھور کر دیکھا، اسے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ڈمبل ڈور اس اُلجھی ہوئی صورت حال سے کیسے بچا پائیں گے؟ اگر ویلی ویڈرسن نے واقعی ہاگس ہیڈ میں اس کا ہر ایک لفظ سنا تھا تو وہ کسی بھی طرح نہیں بچ سکتا......

''اوہو!......'' فج نے بے چینی اپنے پاؤں دوبارہ ہوا میں چلاتے ہوئے کہا۔ ''ڈمبل ڈور! اب ہمیں اپنی سب سے تازہ من گھڑت کہانی سنائیں گے جو انہوں نے اپنے چہیتے پوٹر کو اس مشکل سے بچانے کیلئے گھڑ لی ہے۔ چلو ڈمبل ڈور، اب یہ کہہ ڈالو کہ ویلی ایڈرسن جھوٹ بول رہا تھا، ہے نا؟ یا پھر یہ کہ اس دن ہاگس ہیڈ میں پوٹر تو گیا ہی نہیں تھا بلکہ اس کا کوئی ہم شکل تھا جو ہو بہو پوٹر جیسا ہی دکھائی دیتا تھا؟ یا پھر کوئی غیر معمولی وقت کی سادہ سی وضاحت دے دو کہ کچھ مرے ہوئے آدمی دوبارہ زندہ ہو گئے ہیں، اس کہانی میں دو نا دیدہ روح کھچڑوں کو شامل کرنا مت بھولنا......''

فج کی بات سن کر پرسی ویزلی نے زوردار قہقہہ لگایا۔

''واہ وزیر جادو......کیا خوب کہا......واقعی سن کر لطف آ گیا......''

ہیری کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ آگے بڑھ کر پرسی کے پیٹھ کر کس کر ایک لات مارے۔ اسے یہ دیکھ کر بے حد حیرانگی ہوئی کہ ڈمبل

ڈور بھی یہ بکواس سن کر آہستہ آہستہ مسکرا رہے تھے۔

''کارنیلوس! مجھے اس بات سے قطعی انکار نہیں ہے......اور مجھے یقین ہے کہ ہیری کو بھی نہیں ہے، کہ وہ اس دن ہاگس ہیڈ میں تھا۔ نہ ہی اس بات سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ وہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے دفاعی گروہ میں طلباء کو شامل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں تو صرف یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ڈولرس کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ اس وقت ایسا کوئی گروہ تشکیل دینا غیر قانونی تھا۔ اگر آپ کو یاد ہوگا کہ تمام طلباء کلب، کیوڈچ ٹیمیں، ہر طرح کے گروہ بنانے پر پابندی لگانے والا محکمے کا حکم ہیری کی ہاگس ہیڈ کی ملاقات کے دو دن بعد عمل میں لایا گیا تھا، اس لئے وہ اس وقت ہاگس ہیڈ میں کسی قسم کا قانون نہیں توڑ رہا تھا......''

پرسی کا چہرہ اتنی جلدی لٹک گیا تھا کہ یوں لگتا تھا کہ کسی نے اس کے چہرے پر کوئی بھاری بھرکم چیز دے ماری ہو۔ فج اپنی جگہ پر اچھلتے اچھلتے رُک گئے وران کی مونچھ لٹک گئی۔

امبرتج نے سب سے پہلے خود کو سنبھالا۔

''ہیڈ ماسٹر! آپ کا یہ نکتہ واقعی تعریف کے قابل ہے۔'' امبرتج شیریں لہجے میں مسکراتے ہوئے بولیں۔ ''مگر اب تو تدریسی ضابطہ کی دفعہ چوبیس کو نافذ ہوئے تقریباً چھ ماہ ہو چکے ہیں۔ اگر پہلی ملاقات غیر قانونی نہیں تھی تو اس کے بعد ہونے والی ملاقاتیں تو یقینی طور پر غیر قانونی ہی ہیں......''

فج کا چہرہ دوبارہ کھل اُٹھا۔

''دیکھئے!'' ڈمبل ڈور نے اپنی جڑی ہوئی انگلیوں کے اوپر سے انہیں تھوڑا دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہ یقیناً غیر قانونی ہوں گی، اگر وہ دفعہ چوبیس نافذ ہونے کے بعد ہوئی ہوں تو...... کیا آپ کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت ہے کہ اس طرح کی کوئی ملاقات ہوئی تھی؟''

جب ڈمبل ڈور یہ کہہ رہے تھے تو ہیری نے اپنے پیچھے کوئی ہلکی سی آواز سنائی دی، اسے لگا کہ کنگ سلے نے بڑبڑا کر کچھ کہا تھا۔ وہ پورے یقین سے کہہ سکتا تھا کہ چڑیوں کے پروں جیسی کوئی چیز اسے چھوتی ہوئی نکلی تھی مگر نیچے دیکھنے پر اسے کچھ بھی نہیں دکھائی نہیں دیا۔

''ثبوت!'' امبرتج نے اپنی مینڈک جیسی بھانک مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''ڈمبل ڈور! کیا آپ سن نہیں رہے تھے؟ آپ کیا سوچتے ہیں کہ مس میرتا یہاں کیوں موجود ہیں؟''

''اوہ! کیا وہ ہمیں گذشتہ چھ مہینوں کی ملاقاتوں کی تفصیل بتا سکتی ہیں؟'' ڈمبل ڈور نے اپنی بھنوئیں اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے تو یہ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ انہوں نے تو صرف آج رات کو ہونے والی کسی ملاقات کا ذکر کیا ہوگا......''

''مس ایج کومبے!'' امبرتج فوراً بولیں۔ ''تم ہمیں بتاؤ کہ یہ خفیہ ملاقاتیں کتنے لمبے عرصے سے چل رہی ہیں؟ بتاؤ لڑکی، تمہیں

صرف ہاں یا نہ میں اپنے سر کو جنبش دیا ہو گی۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے مہاسے اور نہیں نکلیں گے۔ کیا ملاقاتیں گذشتہ چھ مہینوں سے لگاتار ہوتی رہی ہیں؟''

ہیری کے پیٹ میں بھیانک کھلبلی برپا ہونے لگی۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ ان لوگوں کو اب ایسا ٹھوس ثبوت مل جائے گا جسے ڈمبل ڈور بھی نہیں رد کر پائیں گے۔

''بیٹی! بس ہاں یا نہ میں اپنا سر ہلا دو......'' امبرتج نے میرتا کو اکساتے ہوئے کہا۔ ''چلو شاباش! یہ جادوئی کلمہ مزید پریشان نہیں کرے گا......''

کمرے میں ہر فرد میرتا کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ اوپر اُٹھے ہوئے چوغے اور اس کے گھنگھریالے بالوں کی لٹ کے درمیان اس کی صرف آنکھیں ہی دکھائی دے رہی تھیں۔ شاید یہ آگ کی روشنی کا باعث تھا مگر اس کی آنکھیں عجیب طرح سے سونی سونی سی لگ رہی تھیں اور پھر ہیری کو یہ دیکھ کر حیرت کا بھرپور جھٹکا لگا کہ میرتا نے اپنا سر انکار میں ہلا دیا۔

امبرتج نے فوراً فج کی طرف دیکھا اور پھر میرتا کو گھورنے لگیں۔

''میرا خیال ہے کہ تم سوال کو صحیح طرح سمجھ نہیں پائی ہو؟ میں تم سے یہ پوچھ رہی ہوں کہ کیا تم ان ملاقاتوں میں گذشتہ چھ ماہ سے شامل ہوتی رہی ہو؟ تم ان میں جا رہی ہو، ہے نا؟''

ایک بار پھر میرتا نے اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔

''تم اپنا سر اس طرح سے کیوں ہلا رہی ہو، لڑکی؟'' امبرتج طیش بھری آواز میں غرائیں۔

''میرا خیال ہے کہ اس کا مطلب بالکل صاف ہے ڈولرس!'' پروفیسر میک گوناگل چڑچڑے انداز میں بولیں۔ ''یعنی گذشتہ چھ مہینوں سے کسی قسم کی کوئی ملاقات عمل میں نہیں آئی...... کیا یہ بات صحیح ہے مس ایج کومبے؟''

میرتا نے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔

''مگر آج رات کو ایسی ملاقات ہوئی ہے۔'' پروفیسر امبرتج نے یقینی انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مس ایج کومبے! آج رات کو ایک ملاقات طے تھی، تم نے مجھے خود بتایا تھا کہ یہ خفیہ حاجتی کمرے میں ہونے والی ہے اور پوٹر اس کا سرغنہ تھا، ہے نا؟ پوٹر نے یہ ملاقات منعقد کی تھی، ہے نا؟...... تم اپنا سر انکار میں کیوں ہلا رہی ہو لڑکی؟''

''دیکھئے!'' پروفیسر میک گوناگل نے سرد لہجے میں کہا۔ ''عام طور پر جب کوئی اس طرح سر ہلاتا ہے تو اس کا سیدھا سادا مطلب 'نہیں' ہوتا ہے۔ جب تک کہ مس کومبے کوئی ایسی عام فہم زبان نہ بول رہی ہوں جو انسان بآسانی سمجھ سکیں......''

پروفیسر امبرتج کا پارہ ساتویں آسمان پر جا پہنچا۔ انہوں نے میرتا کو پکڑ لیا اور اپنی طرف جنونیت میں جھنجوڑنے اور کھسوٹنے لگی۔ ڈمبل ڈور فوراً اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی چھڑی بلند کر لی۔ کنگ سلے تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے میرتا کو

امبریج کے چنگل سے چھڑا کر ایک طرف ہٹایا اور پھر اپنے ہاتھ یوں ہوا میں لہرانے لگا جیسے وہ جل گئے ہوں۔

''ڈولرس!'' ڈمبل ڈور غصیلے لہجے میں بولے۔ ''میں آپ کو اپنے طلباء و طالبات کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا'' وہ پہلی بار غصے میں دکھائی دیئے تھے۔

''خود کو پرسکون رکھئے پروفیسر امبریج!'' کنگ سلے نے اپنی گہری اور دھیمی آواز میں کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ آپ خود کو کسی مصیبت میں نہیں مبتلا کرنا چاہیں گی؟''

''بالکل نہیں!'' امبریج نے ہانپتے ہوئے کہا اور کنگ سلے کی اونچی صورت کو دیکھنے لگیں۔ ''اوہ میرا ذرا جذباتی ہوگئی تھی...... تم ٹھیک کہہ رہے ہوں شکیلبوٹ! مجھے خود پر قابو رکھنا چاہئے تھا''

میرتا اب بھی وہیں کھڑی تھی جہاں امبریج نے اسے چھوڑا تھا۔ وہ امبریج کے اچانک حملے سے ذرا بھی بدحواس نہیں دکھائی دے رہی تھی اور نہ ہی اپنے مہاسوں سے کوئی اذیت محسوس کر رہی تھی، وہ تو گم صم سی تھی۔ وہ اب بھی اپنے چوغے میں چہرہ چھپائے ہوئے سونی نظروں سے سیدھے سامنے خلا میں دیکھ رہی تھی۔

اچانک ہیری کو شک ہوا کہ کنگ سلے کچھ دیر پہلے کیوں بڑبڑایا ہوگا اور اسے کون سی چیز چھو کر گزری ہوگی؟

''ڈولرس!'' فج نے کہا جیسے وہ کسی چیز کو آخری بار صحیح کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ ''بات آج رات کی ملاقات کے بارے میں ہو رہی تھی...... جس کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ یہ یقینی طور پر منعقد ہوئی تھی......''

''اوہ ہاں!'' امبریج نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے...... دیکھئے مس ایج کومبے کی اطلاع ملتے ہی میں فوری طور پر ساتویں منزل کی طرف چل دی۔ میرے ساتھ کچھ معاون طلباء بھی تھے تاکہ میں انہیں غیر قانونی ملاقات میں رنگے ہاتھوں پکڑ لوں۔ ایسا لگتا ہے کہ انہیں میری آمد کی خبر ہوگئی تھی۔ کیونکہ جب میں ساتویں منزل پر پہنچی تو طلبا ہر سمت میں بھاگتے ہوئے دکھائی دیئے۔ بہر حال، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے، میرے پاس ان سبھی کے نام موجود ہیں۔ مس پارکنسن میری ہدایت پر خفیہ حاجتی کمرے میں بھاگ کر یہ دیکھنے کیلئے پہنچیں کہ وہاں کوئی اور تو چھپا ہوا نہیں ہے یا وہ اپنے پیچھے کوئی ایسی چیز تو نہیں چھوڑ گئے جس سے ہمیں کوئی مدد مل سکے۔ ہمیں جس قسم کے ثبوت کی ضرورت تھی، اس کمرے نے ہمیں ایسا پکا ثبوت خود ہی فراہم کر دیا......''

ہیری کے چہرے پر دہشت سی چھا گئی جب انہوں نے اپنے چوغے کی جیب سے ناموں کی وہ فہرست نکال کر دکھائی جو ہرمائنی نے حفظ ماتقدم حاجتی کمرے کی دیوار پر چسپاں کر دی تھی۔

''جب میں نے فہرست میں ہیری پوٹر کا نام دیکھا تو میں فوراً سمجھ گئی کہ وہاں کیا معاملہ چل رہا ہوگا؟'' پروفیسر امبریج فاتحانہ انداز میں بولیں اور انہوں نے وہ فہرست فج کے ہاتھوں میں تھما دی۔

''بہت خوب ڈولرس!...... بہت خوب...... یہ رہا پکا ثبوت!'' فج ساختہ بول اُٹھے اور ان کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ پھیل

گئی۔''یہ تو کمال ہی ہو گیا اور......ارے یہ کیا......''

انہوں نے سر اُٹھا کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا جو اب میرتا کے پاس کھڑے دکھائی دے رہے تھے اور ان کے ہاتھوں میں چھڑی ڈھیلے انداز میں پکڑی ہوئی تھی۔

''دیکھو تو ذرا!......انہوں نے اپنے گینگ کا نام کیا رکھا ہے......ڈمبل ڈور آرمی یعنی ڈمبل ڈور کے جانباز!'' فج نے فہرست کے عنوان کو دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

ڈمبل ڈور اپنی جگہ سے بڑھے اور انہوں نے فج کے ہاتھوں سے فہرست والا چرمئی کاغذ پکڑ لیا اور اس نام کو دیکھنے لگے جو ہرمائنی کئی مہینے پہلے اس پر لکھا تھا۔ ایک پل کیلئے ان کے منہ سے نہیں کا لفظ نکلا پھر ان کے چہرے پر ایک دھیمی مسکراہٹ پھیل گئی۔ انہوں نے سر اوپر اُٹھایا اور مسکرا کر ان کی طرف دیکھا۔ فج ان کی مسکراہٹ دیکھ کر جھنجلا سا گیا۔

''اوہ بدقسمتی سے کھیل شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا......'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔''کارنیلوس! کیا آپ مجھ سے تحریری اقرار لینا پسند کریں گے یا پھر ان گواہوں کے سامنے بیان دینے سے گزارا ہو جائے گا؟''

ہیری نے دیکھا کہ کنگ سلے اور پروفیسر میک گوناگل ایک دوسرے کی طرف عجیب انداز سے دیکھ رہے تھے۔ دونوں کے چہروں پر ایک عجیب سا خوف دوڑ رہا تھا۔ ہیری یہی بات نہیں سمجھ پایا کہ کیا ہو رہا ہے؟ ظاہر ہے معاملہ فج کی عقل میں بھی نہیں بیٹھ پایا تھا۔

''بیان؟......'' فج حیرانگی سے بولے۔''میں کچھ سمجھا نہیں ڈمبل ڈور!''

''کارنیلوس! آپ نے شاید غور نہیں کیا کہ یہاں پر لکھا ہے، ڈمبل ڈور آرمی یعنی ڈمبل ڈور کے جانباز!......'' ڈمبل ڈور نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور فہرست فج کے چہرے کے سامنے کر دی۔''یہاں ہیری پوٹر آرمی نہیں لکھا ہے، یہ تو ڈمبل ڈور کے جانباز ہیں......''

''مگر......مگر......''

اچانک فج کے چہرے پر سمجھ جانے کے تاثرات پھیل گئے۔ وہ خوفزدہ ہو کر کئی قدم پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ بدحواسی میں وہ ایک بار پھر آتشدان کی آگ کی لپیٹ میں آ گئے۔ ان کا چوغہ پھر جلنے لگا جسے انہوں نے بدحواسی میں بجھایا۔

''آپ......؟'' انہوں نے ممیائے ہوئے لہجے میں کہا اور لاشعوری طور پر اپنے دھواں چھوڑتے چوغے پر پاؤں مارتے چلے گئے۔

''صحیح سمجھے کارنیلوس!'' ڈمبل ڈور نے چہکتے ہوئے کہا۔

''یہ گینگ آپ نے بنایا تھا......؟''

''بالکل!'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔

''آپ ان طلباء کو اپنی فوج میں شامل کر رہے تھے؟''

''افسوس! آج ان کی پہلی ملاقات تھی......'' ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''صرف یہ دیکھنے کیلئے کہ کیا وہ میری فوج کا حصہ بننے کیلئے واقعی تیار ہیں اور کتنی دلچسپی رکھتے ہیں؟ اب میں جان چکا ہوں کہ ہم نے مس ایج کو مبے کو دعوت دے کر سخت غلطی کی تھی......''

میرتا نے اپنا سر ہلا دیا۔ فج نے کبھی اس کی طرف اور کبھی ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا اور پھر ان کا سینہ فخر سے پھولنے لگا۔

''تو آپ میرے خلاف سازش رچا رہے تھے؟''

''اب بھی کوئی شک باقی رہ گیا ہے......'' ڈمبل ڈور خوشی سے بولے۔

''نہیں......'' ہیری چیخا۔

کنگ سلے نے اس کی طرف تنبیہی نظروں سے گھور کر دیکھا۔ ہیری نے مڑ کر پروفیسر میک گوناگل کی طرف دیکھا جن کی آنکھیں خطرناک انداز میں پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور ان کا سر ہلکا سا نفی میں جنبش کر رہا تھا مگر اچانک ہیری کو یہ سمجھ میں آ گیا کہ ڈمبل ڈور کیا کرنے جا رہے تھے اور وہ اسے نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

''نہیں...... پروفیسر ڈمبل ڈور......''

''بس اب اپنا منہ بند رکھو ہیری! ورنہ میں تمہیں اپنے دفتر سے باہر نکلوا دوں گا۔'' ڈمبل ڈور نے تنبیہی انداز میں جھڑکتے ہوئے کہا۔

''تم چپ رہو پوٹر......'' فج نے بھی غصے سے گرجتے ہوئے اسے جھڑکا جو ابھی تک ڈمبل ڈور کو دہشت بھری نظروں سے گھور رہے تھے۔ ''اوہ اوہ اوہ...... میں تو آج رات سکول سے ہیری پوٹر کو نکالنے کیلئے آیا تھا مگر اس کے بجائے......''

''بالکل...... اس کے بجائے تمہیں مجھے گرفتار کرنے کا کھلا موقع مل گیا، ہے نا؟'' ڈمبل ڈور نے اس کا تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔

''یہ تو ویسی ہی بات ہوئی کہ پیتل کی تلاش میں نکلے تھے مگر سونا ہاتھ لگ گیا...... ہے نا؟ یا یوں کہہ لو کہ نٹ گر جائے اور زمین پر اسے ٹٹولتے ٹٹولتے ہاتھ میں گیلن لگ جائے......''

''ویزلی......'' فج چیخ کر بولے جواب خوشی کے مارے اچھلنے لگے تھے۔ ''ویزلی! کیا تم نے یہ سب لکھ لیا، ان کی ہر بات، ان کا اعتراف جرم...... تم یہ سب لکھ لیا ہے نا؟''

''بالکل سر! میں نے سب کچھ لکھ لیا ہے!'' پرسی نے جوشیلے انداز میں کہا جس کی ناک سرعت رفتاری سے لکھنے کے باعث سیاہی میں لت پت دکھائی دے رہی تھی۔

''یہ بھی لکھا کہ وہ کس طرح محکمے کے خلاف نئی فوج تیار کرنے کوشش کر رہے تھے؟ کس طرح مجھے میرے عہدے سے معزول کرنے کی سازش تیار کر رہے تھے؟''

''بالکل سر! یہ بھی لکھ لیا ہے!'' پرسی نے کلپ بورڈ کی طرف دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا۔

''بہت شاندار......'' فج نے تیزی سے کہا جن کا چہرہ اب بری طرح دمک رہا تھا۔ ''ویزلی اپنے نوٹس کی نقل تیار کر لو۔ ایک نقل روزنامہ جادوگر کو فوراً ارسال کر دو۔ اگر ہم تیز اُڑنے والا الّو بھیج سکیں تو یہ خبر صفحہ اوّل پر نمایاں شائع ہو سکتی ہے۔'' پرسی ہدایت پاتے ہی دفتر سے بھاگتا ہوا باہر نکل کھڑا ہوا۔ اس نے جاتے ہوئے اپنے عقب میں دروازہ دھڑام سے بند کیا۔ فج، ڈمبل ڈور کی طرف متوجہ ہوئے۔

''آپ کو محکمے میں لے جایا جائے گا جہاں پر آپ پر قانون کے مطابق مقدمہ چلایا جائے گا اور فرد جرم عائد کرنے کے بعد آپ کو اژقبان بھیج دیا جائے گا جب تک مقدمے کا مکمل طور پر فیصلہ نہ ہو جائے، آپ کو وہیں رہنا ہوگا۔''

''اوہ مجھے محسوس ہو رہا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ہمارے درمیان اس قسم کی رکاوٹ ضرور پیش آئے گی۔''

''کیسی رکاوٹ؟'' فج نے ہنس کر کہا۔ خوشی کے مارے ان کی آواز کانپ رہی تھی۔ ''مجھے تو اس سارے معاملے میں کوئی رکاوٹ دکھائی نہیں دیتی ہے، ڈمبل ڈور!......''

''مگر مجھے دکھائی دے رہی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

''کیا واقعی......؟''

''دیکھئے!...... میرا خیال ہے کہ آپ اس بھرم کا شکار ہو گئے ہیں کہ میں...... وہ کیا محاورہ ہے؟...... اپنے ہی پیروں کلہاڑی مار لوں گا...... مجھے اندیشہ ہے کہ میں خود کو آپ کے حوالے بالکل نہیں کروں گا۔ کارنیلوس! اژقبان جانے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ظاہر ہے، میں وہاں سے بھاگ سکتا ہوں مگر اس میں وقت برباد ہو جائے گا...... سچی بات کہوں تو ایسے بہت سارے کام ہیں جو میں اس دوران کرنا چاہوں گا......''

امبریج کا چہرہ مسلسل سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ وہ اس طرح دکھائی دے رہی تھیں جیسے ان میں کھولتا ہوا پانی بھرتا جا رہا ہو۔ فج ہونقوں کی طرح ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے انہیں کسی زوردار سحر کے ذریعے گم صم کر دیا گیا ہو اور انہوں خبر ہی نہ ہو کہ درحقیقت کیا ہوا تھا؟ ان کے منہ سے ایک ہلکی سی آواز نکلی اور انہوں نے مڑ کر کنگ سلے اور چھوٹے بھورے بالوں والے آدمی کی طرف دیکھا۔ بھورے بالوں والا آدمی اب تک بالکل خاموش کھڑا رہا تھا۔ اس نے فج کو تسلی بھرا اشارہ کیا اور پھر دیوار سے تھوڑا آگے بڑھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ آہستہ آہستہ چوغے کی جیب کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''حماقت مت کرو، ڈولش!'' ڈمبل ڈور نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ تم بہت اچھے ایرور ہو۔ مجھے یاد ہے کہ تمہیں اپنے این ای ڈبلیو ٹی امتحانات میں غیرمتوقع اعلیٰ کارکردگی کے درجات ملے تھے۔ اگر تم مجھے اپنے ساتھ بزورقوت ساتھ لے جانے کی کوشش کرو گے تو پھر مجھے تمہیں زخمی کرنا پڑے گا......''

ڈولش نامی جادوگر تھوڑا احمقانہ انداز میں اپنی پلکیں جھپکانے لگا۔ اس نے ایک بار پھر فج کی طرف دیکھا مگر اس بار وہ اس اشارے کا منتظر دکھائی دے رہا تھا کہ وہ اب کیا کرے؟

''تو تم ڈولش، شکیلبوٹ، ڈولرس اور میرا تنہا مقابلہ کرنے کا ارادہ کر رہے ہو، ڈمبل ڈور؟'' فج نے خود کو سنبھالتے ہوئے زوردار آواز میں کہا۔

''ارے نہیں!'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اس وقت تک بالکل نہیں، جب تک کہ آپ مجھے اس قسم کی حماقت کرنے کیلئے مجبور نہ کر دیں......''

''وہ تنہا نہیں ہیں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے زور سے کہا اور اپنے چوغے میں ہاتھ ڈالا۔

''ہاں منروا...... تنہا!'' ڈمبل ڈور نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''ہوگورٹس کو آپ کی ضرورت ہے۔''

''بس بہت بکواس ہوگئی......'' فج نے اپنی چھڑی باہر نکالتے ہوئے کہا۔ ''ڈولش...... شکیلبوٹ...... انہیں حراست میں لے لو......''

کمرے میں چاروں طرف چاندی جیسی روشنی بکھر گئی۔ بندوق چلنے جیسا دھماکہ ہوا اور فرش کانپنے لگا۔ ایک ہاتھ ہیری کی گردن پر پڑا جس نے چاندی جیسی دوسری چمک ہوتے ہی اسے فرش پر جھکا دیا تھا۔ کئی تصویروں سے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دیں۔ ققنس کی چیخ گونجی اور دھوئیں کا ایک ثقیف بادل پورے دفتر میں بھر گیا۔ دھول میں کھانستے ہوئے ہیری نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک کالا ہیولا دھڑام سے زمین پر گرتا چلا گیا۔ ایک چیخنے کی آواز سنائی دی اور کسی اور کے دھم سے گرنے کے بعد کوئی چلایا...... ''نہیں!'' پھر شیشہ ٹوٹنے کی آواز زور سے سنائی دی۔ کسی کے تیز قدموں کے کودنے کی آواز...... ایک گہری کراہ...... اور پھر خاموشی چھا گئی۔

ہیری یہ دیکھنے کیلئے مڑا کہ اس کا گلا کون دبائے ہوئے تھا۔ اس نے دیکھا کہ پروفیسر میک گوناگل اس کے پاس اکڑواں بیٹھی ہوئی تھی اور انہوں نے اسے اور میرتا کو جھکا کر کسی نقصان سے بچا لیا تھا۔ دھول اب بھی ہوا میں تیرتی ہوئی نیچے آ رہی تھی۔ ہیری نے تھوڑا ہانپتے ہوئے دیکھا کہ ایک بہت لمبا ہیولا نیچے کی طرف آ رہا تھا۔

''تم سب ٹھیک ہو؟'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے قریب آ کر پوچھا۔

''بالکل!'' پروفیسر میک گوناگل نے کھڑے ہو کر کہا وہ اب ہیری اور میرتا کو ایک طرف کھینچ رہی تھیں۔

دھول چھٹ رہی تھی اور دفتر کا ملبہ ہر طرف بکھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ڈمبل ڈور کی بڑی میز الٹ گئی تھی اور اس پر رکھا ہوا

چاندی کا عجیب سا جادوئی آلہ ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گیا تھا۔تمام دبلی تپائیاں فرش پر بکھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔فج، امبریج، ڈولش اور کنگ سلے سب فرش پر بیہوش گرے پڑے تھے۔فاکس نامی ققنس دفتر کی فضاؤں میں دائروی انداز میں چکر کاٹ رہا تھا اور دھیمی آواز میں گنگنا رہا تھا۔

''مجبوراً مجھے کنگ سلے کو بھی بیہوش کرنا پڑا ورنہ معاملہ مشکوک دکھائی دیتا۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔'' وہ بے حد سمجھدار ہے، جب باقی لوگوں کا دھیان دوسری طرف تھا تو اس نے مس ایج کومبے کی یادداشت چٹکیوں میں مٹا ڈالی تھی۔منروا! اسے میری طرف سے شکریہ ادا کر دینا۔ٹھیک ہے، ہے نا؟''

انہوں نے رُک کر بیہوش لوگوں پر نظر ڈالی۔

''دیکھو! وہ لوگ بہت جلد ہوش میں آ جائیں گے، یہ زیادہ اچھا رہے گا کہ انہیں یہی معلوم ہو کہ ہمارے پاس اس دوران باہمی گفتگو کا وقت نہیں تھا۔تمہیں یہ ثابت کرنا ہے کہ جیسے ابھی لمحہ بھر ہی گزرا ہو۔جیسے وہ سبھی بیہوش نہیں ہوئے بلکہ محض زمین پر ہی گرے تھے۔انہیں یاد نہیں رہے گا......''

''مگر آپ کہاں جائیں گے ڈمبل ڈور؟'' پروفیسر میک گوناگل نے جلدی سے پوچھا۔''گیرم مالڈ پیلس؟''

''اوہ نہیں!'' ڈمبل ڈور نے سنجیدہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔''میں پوشیدہ رہنے کیلئے نہیں جا رہا ہوں، مجھے معلوم ہے، وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے جب فج کے ہوش ٹھکانے آ جائیں گے اور وہ تاسف سے ہاتھ مسلتے دکھائی دیں گے کہ کاش انہوں نے مجھے ہوگورٹس سے نہ ہٹایا ہوتا......''

''پروفیسر ڈمبل ڈور......'' ہیری نے بولنے کی کوشش کی۔

وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ کون سی بات پہلے شروع کرے۔اسے اس بات پر شدید رنج ہو رہا تھا کہ اس نے ڈی اے شروع کیا تھا اور اسی کی وجہ سے یہ بکھیڑا پیدا ہو گیا تھا یا اسے کتنا برا محسوس ہو رہا تھا کہ اسے نقصان سے بچانے کیلئے ڈمبل ڈور ہوگورٹس چھوڑ کر جا رہے تھے؟ مگر اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی ڈمبل ڈور ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش کر دیا۔

''میری بات دھیان سے سنو، ہیری!'' وہ زور دیتے ہوئے بولے۔''تمہیں پوری محنت کے ساتھ جذب پوشیدگی پر عبور پانا ہو گا۔سمجھ گئے؟ ہر وہ کام کرو جو پروفیسر سنیپ کہتے ہیں۔خاص طور پر رات کو سونے سے پہلے اس کی مشقیں ضرور کرو تا کہ تم اپنے ذہن کو ان بھیانک خوابوں سے بچا سکو۔تمہیں اس کی وجہ جلد ہی سمجھ میں آ جائے گی مگر تمہیں مجھ سے یہ وعدہ کرنا ہو گا......''

ڈولش نامی جادوگر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ڈمبل ڈور نے ہیری کی کلائی پکڑ لی۔

''یاد رکھنا......اپنے ذہن کو مکمل طور پر محفوظ کر لینا، ہیری!......''

جونہی ڈمبل ڈور کی انگلیاں ہیری کے جسم سے چھو گئیں اس کے ماتھے کا نشان بھڑک اُٹھا اور ایک بار پھر اس کے وجود میں وہی

بھیانک، سانپ جیسی ڈس لینے کی خواہش بیدار ہوگئی۔ وہ ڈمبل ڈور پر حملہ کرنے کے بارے میں سوچنے لگا۔ انہیں ڈسنے کے بارے میں......انہیں نقصان پہنچانے کے بارے میں......

''تم سمجھ جاؤ گے......'' ڈمبل ڈور نے دوبارہ سرگوشی کی۔

فاکس نامی ققنس نے دفتر کا چکر کاٹا اور تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ ڈمبل ڈور نے اس کی دُم پکڑی اور پھر......آگ کے شعلے جیسی چمک ہوئی اور وہ دونوں ہی غائب ہوگئے۔

''وہ کہاں ہیں؟'' فج کی دھیمی مگر چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''وہ کہاں ہیں؟''

''معلوم نہیں......'' فج نے کراہ کر اُٹھتے ہوئے کہا۔

''وہ یہاں ثقاب اُڑان تو نہیں بھر سکتے ہیں......'' امبریج چیختے ہوئے بولی۔ ''اس سکول کی حدود میں کوئی بھی ثقاب اُڑان نہیں بھر سکتا......!''

''سیڑھیوں پر دیکھتے ہیں......وہ زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے!'' ڈولش نے چلا کر کہا اور دروزے کی طرف دوڑ لگا دی۔ اس نے جھٹکے سے دروازہ کھولا اور نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ اس کے پیچھے پیچھے کنگ سلے اور امبریج بھی چلے گئے۔ فج جھجکے، پھر آہستگی سے کھڑے ہوکر انہوں نے چھڑی لہرا کر اپنے چوغے کو دھول سے صاف کیا۔ ایک لمبی اور تاسف بھری خاموشی چھا گئی۔

''منروا!'' فج نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا اور اپنی پھٹی ہوئی قمیض کی آستین کو ٹھیک کیا۔ ''مجھے اندیشہ ہے کہ اب تمہارے دوست ڈمبل ڈور کا انجام زیادہ دور نہیں ہے۔''

''کیا آپ کو واقعی اس بات پر یقین ہے......'' پروفیسر میک گوناگل نے ناگواری سے کہا۔

ایسا لگا جیسے فج نے ان کی بات سنی ہی نہ ہو۔ انہوں نے دفتر کے ملبے کی طرف دیکھا۔ کچھ تصویریں ان کی طرف تف کی آوازیں لگا رہی تھیں۔ ایک دو نے تو ہاتھ سے ناپسندیدہ اشارے تک کر دیئے تھے۔

''بہتر ہوگا کہ تم ان دونوں کو بستر پر پہنچا دو۔'' فج نے ہیری اور میرتا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

پروفیسر میک گوناگل نے کوئی تبصرہ کرنا مناسب نہیں سمجھا بلکہ وہ ہیری اور میرتا کو لے کر دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ جب دروازہ ان کے پیچھے بند ہونے لگا تو ہیری نے فنیس نائج لس کی آواز سنائی دی۔

''وزیر جادو! میں کئی معاملوں میں ڈمبل ڈور سے اختلاف رائے رکھتا ہوں......مگر آپ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ واقعی کمال کے جادوگر ہیں......''

☆☆☆☆

اٹھائیسواں باب

سنیپ کی بدترین یاد

بحکم محکمہ جادو

آج سے ایلبس ڈمبل ڈور کی جگہ ڈولرس جین امبریج (محتسب اعلیٰ) ہوگورٹس سکول برائے جادوگری ومخفی علوم کی ہیڈمسٹرس ہوں گی۔

یہ حکم نامہ تدریسی ضابطہ زیردفعہ اٹھائیس کے تحت نافذ کیا گیا ہے۔

دستخط۔کارنیلوس اوسوالڈ فج، وزیرجادو

نوٹس راتوں رات پورے سکول میں لگ چکے تھے مگر یہ واضح نہیں ہو پایا کہ سکول کے اندر رہنے والے ہر طالبعلم کو یہ بات کیسے معلوم ہوگئی کہ ڈمبل ڈور، دوقابل ایرورز، محتسب اعلیٰ، وزیرجادو اوران کے مشیر معاون کوشکست دے نکلنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ ہیری سکول کے جس حصے میں جہاں بھی پہنچا، وہیں ڈمبل ڈور کے مقابلے کے بارے میں چہ میگوئیاں ہوتی ہوئی دکھائی دیں، حالانکہ ایک منہ سے دوسرے منہ تک پہنچنے پر بات کی ہیئت بدل چکی تھی۔ (ہیری نے سنا کہ دوسرے سال میں پڑھنے والی ایک لڑکی اپنی سہیلی کو بتارہی تھی کہ فج اس حملے کے بعد سینیٹ مونگوز ہسپتال میں داخل ہو چکے ہیں کیونکہ ان کا سراب ایک بڑا کدو بن گیا ہے) اچنبھے کی بات تو یہ تھی کہ افواہوں کے بیچ میں دفتر کے اندر ہونے والے حادثے کے کئی حقائق بالکل سچ تھے۔ مثال کے طور سب لوگ اس بات سے باخبر تھے کہ حادثے کے وقت طلباء میں سے صرف ہیری اور میرتا ہی نے یہ سب کچھ ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا چونکہ میرتا اس وقت ہسپتال میں داخل تھی، اس لئے طلباء وطالبات بار بار ہیری سے سچائی بھرے حقائق بتانے کی درخواست کرتے تھے۔

''ڈمبل ڈور جلدی ہی لوٹ آئیں گے۔ ہمارے دوسرے سال کی پڑھائی میں بھی وزیرجادو انہیں زیادہ عرصے تک سکول سے باہر نہیں رکھ پائے تھے اورتم دیکھ لینا کہ اس بار بھی ایسا ہی ہوگا۔ موٹے راہب نے یہ خود مجھے بتایا ہے......'' ہیری سے پوری تفصیل سننے کے بعد ارنئی میکلمن نے جڑی بوٹیوں کی کلاس سے لوٹتے ہوئے اعتماد بھرے انداز میں کہا۔ اس نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے

گفتگو جاری رکھی جیسے وہ کسی کی چغلی کر رہا ہو۔ ہیری، رون اور ہر مائنی کو اس کی بات سننے کیلئے آگے جھکنا پڑا۔ ''سکول اور میدان کی اچھی طرح تلاشی لینے کے بعد امبریج نے کل رات ڈمبل ڈور کے دفتر میں داخل ہونے کی بھی کوشش کی تھی۔ وہ پتھر کے عفریتی مجسمے کو ہی عبور نہ کر سکی۔ ہیڈ ماسٹر کا دفتر خود بخود سیل ہو چکا ہے۔'' ارنئی کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ ''ظاہر ہے کہ اس سے وہ بے حد چڑ چڑی ہو گئی ہوں گی......''

''اوہ! میرا خیال ہے کہ وہ ہیڈ ماسٹر کے دفتر میں بیٹھنا چاہتی تھیں۔'' ہر مائنی نے کہا جب وہ لوگ سیڑھیاں چڑھ کر بیرونی ہال کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ''باقی اساتذہ پر رعب جھاڑنے کی خواہشمند ہوں گی، احمق، شیخی باز، اختیارات کی بھوکی بڑھیا......''

''گرینجر!......کیا تم واقعی اپنا ادھورا جملہ پورا کرنا چاہتی ہو؟''

ڈریکو ملفوائے اچانک دروازے کی اوٹ سے نکل کر سامنے آ گیا۔ اس کے پیچھے کریب اور گوئل بھی تھے۔ ملفوائے کا زرد نوکیلا چہرہ زہر خند مسکراہٹ سجائے ہوئے تھا۔ وہ لاپروائی سے تھوڑا آہستگی سے بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ مجھے گری فنڈر اور ہفل پف کے کچھ پوائنٹس کم کرنا ہوں گے......''

''ملفوائے! یہ اختیار صرف اساتذہ کو ہی حاصل ہے کہ وہ کسی فریق کے پوائنٹس کم یا زیادہ کر سکیں۔'' ارنئی نے اس کا تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔

''شاید تم بھول رہے ہو کہ ہم بھی پری فیکٹ ہیں۔'' رون نے منہ بنا کر کہا۔

''ویزلی تاج دار!'' ملفوائے نے اس کا مذاق اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ پری فیکٹ کسی بھی فریق کے پوائنٹس نہیں کم کر سکتے ہیں۔'' کریب اور گوئل اس کی بات پر کھی کھی کر کے ہنسنے لگے۔ ''مگر افسوس تم صرف نام کے ہی تاج دار ہو، تفتیشی دستے کے سربراہ کو ایسا کرنے کا پورا پورا اختیار ہے......''

''کس دستے کے سربراہ کو؟'' ہر مائنی نے تیکھی آواز میں پوچھا۔

''تفتیشی دستہ، گرینجر!'' ملفوائے نے اپنے پری فیکٹ کے بیج کے ٹھیک نیچے اپنے چوغے پر چاندی کے ایک چھوٹے بیج کی طرف اشارہ کیا جس پر انگریزی حرف آئی (I) چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ''جادوئی محکمے کی معاونت کرنے والے چند منتخب طلباء و طالبات کو پروفیسر امبریج نے ان کی کارکردگی کی بنا پر خود منتخب کیا ہے اور ایک تفتیشی دستہ تشکیل دیا ہے، جس کا سربراہ مجھے بنایا گیا ہے......خیر مختصر بات یہ ہے کہ تفتیشی دستے کے سربراہ کے پاس یہ خصوصی اختیارات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ کسی بھی فریق کے پوائنٹس کم کر سکتا ہے......اس لئے گرینجر، میں ہوگورٹس کی نئی ہیڈ مسٹرس کیلئے بدزبانی پر تمہارے فریق گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم کر رہا ہوں۔ میک ملن! میری مخالفت اور مذاق اُڑانے کے جرم میں پانچ پوائنٹس ہفل پف کے کم کئے جاتے ہیں۔ پوٹر! تمہاری وجہ سے بھی گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم ہوں گے کیونکہ میں تمہیں پسند نہیں کرتا ہوں اور ویزلی، تم بھی پانچ پوائنٹس گنوا چکے ہو کیونکہ تمہاری

شرٹ پاجامے سے باہر نکلی ہوئی ہے۔اوہ ہاں گرینجر! میں تو یہ بات بھول ہی گیا تھا کہ تم تو بدذات ہو، اس لئے دس پوائنٹس اس کیلئے بھی کم ہوگئے ہیں......''

رون نے غصے میں آتے ہوئے اپنی چھڑی باہر نکال لی مگر ہرمائنی نے اسے تیزی سے دوسری طرف کھینچ لیا اور سرگوشی میں ڈانٹتی ہوئی بولی۔''احمق مت بنو......''

''گرینجر! تم نے عقلمندی کا کام کیا۔'' ملفوائے زہریلے لہجے میں غرایا۔''نئی ہیڈ مسٹرس، نیا زمانہ......ٹھیک ہے پوٹی!......ویزلی تاج دار......''

وہ واپس مڑ گیا اور اس کے پیچھے پیچھے کریب اور گوئل بھی کھی کھی کرتے ہوئے لپکے۔

''میرا خیال ہے کہ وہ یقیناً مذاق کر رہا ہوگا؟'' ارنی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔''اسے پوائنٹس کم کرنے کی اجازت نہیں ہو گی......ایسا کیا جانا تو سراسر حماقت ہوگا......اس سے تو پری فیکٹ کا پورا نظام مفلوج ہو کر رہ جائے گا......''

جب ہیری، رون اور ہرمائنی بیرونی ہال میں پہنچے اور ان کی نظر پوائنٹس کا اعداد وشمار رکھنے والی دیوہیکل جام ساعت نما یعنی ریت گھڑی پر پڑی جو دیوار میں بلندی پر نصب تھی تو انہیں حقیقت کا اندازہ ہو گیا۔صبح تک گری فنڈر اور ریون کلا کے پوائنٹس قریباً برابری کی سطح پر جا رہے تھے اور دوسرے فریقوں کے مقابلے میں زیادہ تھے۔ان کے دیکھتے ہی دیکھتے گری فنڈر کے پوائنٹس کی سطح تیزی نیچے گری اور یہ صرف گری فنڈر کا ہی حال نہیں تھا۔انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ہفل پف اور ریون کلا کی سطح بھی نیچے گر رہی تھی البتہ سلے درن کی ریت گھڑی واحد تھی جس کی سطح میں استحکام واضح دکھائی دے رہا تھا۔

''پھر تمہیں خود ہی اندازہ ہو گیا، ہے نا؟'' اس نے قریب فریڈ کی آواز سنائی دی۔

وہ اور جارج ابھی ابھی سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترے تھے۔ریت گھڑی کو دیکھتے ہوئے وہ ہیری، رون اور ہرمائنی کے قریب آ گئے۔

''ملفوائے نے ہمارے تقریباً پچاس پوائنٹس کم کر دیئے ہیں۔'' ہیری نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ جب وہ گری فنڈر کی سطح مزید گرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

''ہاں! میں جانتا ہوں، مونٹی گو نے وقفے کے دوران ہمارے بھی پوائنٹس کم کرنے کی کوشش کی تھی......'' جارج نے بتایا۔

''تمہارا اس سے کیا مطلب ہے کہ......کوشش کی تھی؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔

''اسے الفاظ منہ سے نکالنے کی مہلت ہی نہیں ملی!'' فریڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔''ہم نے اسے ششدر کر کے پہلی منزل کی غیبی سفری الماری میں سر کے بل اندر دھکیل دیا تھا......''

ہرمائنی یہ سن کر سکتے میں آ گئی تھی۔

''اس طرح تو تم لوگ بہت بڑی مصیبت میں پھنس جاؤ گے......؟''

''کم از کم اس وقت تک تو کچھ نہیں ہوگا جب تک مونٹی گو واپس نہ لوٹ پائے۔'' فریڈ نے چہک کر کہا اس کے چہرے پر کسی قسم کی پریشانی کے آثار نہیں تھے۔ ''ہم جانتے ہیں کہ اس میں کئی ہفتے بیت سکتے ہیں۔ مجھے تو خود بھی معلوم نہیں کہ وہ اب کہاں پہنچ چکا ہو گا؟...... ویسے بھی ہم یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ اب ہمیں مشکلات کا شکار ہونے کی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہئے......''

''تمہیں پہلے کب پرواہ تھی؟'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔

''پرواہ تھی...... بالکل تھی!'' جارج نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں کبھی سکول سے نکالا گیا...... بالکل نہیں، ہے نا؟''

''ہمیں شروع سے ہی معلوم تھا کہ آخری حد کہاں تک ہے؟'' فریڈ نے کہا۔

''یہ الگ بات ہے کہ ہم کبھی کبھار خود پر اعتماد کر کے اس سے باہر نکل جاتے رہے ہیں۔'' جارج نے کہا۔

''مگر ہم ہمیشہ حقیقی ہڑبونگ مچنے سے پہلے ہی واپس لوٹ آتے تھے۔'' فریڈ بولا۔

''لیکن...... اب کیا ہوا؟'' رون نے تنک کر پوچھا۔

''اب......'' جارج بولتے ہوئے جھجکا۔

''ڈمبل ڈور کے جانے کے بعد......'' فریڈ نے جملہ آگے بڑھایا۔

''ہمارا خیال ہے کہ کچھ ہنگامہ تو......'' جارج نے آنکھ دباتے ہوئے کہا۔

''ہونا ہی چاہئے۔ ہماری ہر دلعزیز نئی ہیڈ مسٹرس کی شایاں شان میں کچھ تو نیا ہونا ہی چاہئے، ہے نا؟'' فریڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں خبردار کرتی ہوں کہ ایسا کچھ مت کرنا۔'' ہرمائنی نے اپنی آواز دباتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں واقعی ایسا کچھ نہیں کرنا چاہئے۔ انہیں تو تمہیں باہر نکالنے کا بس بہانہ چاہئے......''

''ہرمائنی! تم ابھی ناسمجھ ہو۔'' فریڈ نے اس کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ''اب ہمیں یہاں رہنے کی کوئی پرواہ بھی نہیں ہے۔ اگر ہم نے ڈمبل ڈور کے لئے کچھ کرنے کا فیصلہ نہ کر لیا ہوتا تو ہم اسی وقت سکول کو خیر باد کہہ کر چل دیتے۔ ویسے بھی......'' اس نے اپنی چھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ ''پہلے دور کا آغاز بس ہونے ہی والا ہے۔ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو دوپہر کا کھانا کھانے کیلئے اسی وقت بڑے ہال میں پہنچ گیا ہوتا تاکہ سب اساتذہ دیکھ لیتے کہ اس سے تمہارا کوئی تعلق جڑا ہوا نہیں ہے......''

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟...... کس سے ہمارا تعلق جڑا نہ ہوتا؟'' ہرمائنی کا رنگ اُڑ گیا۔

''تمہیں معلوم ہو جائے گا۔'' جارج نے ہنس کر کہا۔ ''اب یہاں سے بھاگو...... جلدی!''

فریڈ اور جارج مڑے اور طلباء کے اس ہجوم میں شامل ہو گئے جو سیڑھیاں اتر کر دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال میں جا رہا تھا۔ پریشان حال ارنئی نے سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترتے ہوئے اپنے ڈھیر سارے ادھورے ہوم ورک کا ذکر کیا اور تیزی سے ایک طرف

چلا گیا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے فوراً نکل جانا چاہئے......'' ہرمائنی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''ان دونوں کا پتہ نہیں کہ کہیں سچ مچ ہی کچھ گڑبڑ نہ ہو جائے......''

ہیری دوڑ لگاتے ہوئے چھت کے سفید بادلوں کی طرف ابھی دیکھ ہی رہا تھا کہ اسی وقت کسی نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔ اس نے مڑ کر دیکھا، چوکیدار فلیچ اس کے ٹھیک پیچھے کھڑا تھا۔ ہیری ہڑبڑا کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ وہ فلیچ سے فاصلہ رکھنا ہی بہتر سمجھتا تھا......

''پوٹر! ہیڈ مسٹرس نے تمہیں اپنے دفتر میں بلوایا ہے......'' اس نے طنز بھری مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

ہیری سوچنے لگا کہ فریڈ اور جارج نے جانے کون سا شرارت کی منصوبہ بندی کی ہوگی؟

''میں نے یہ کام نہیں کیا......'' گھبراہٹ کی وجہ سے اس کے منہ سے لاشعوری طور پر نکل گیا۔ فلیچ کے جبڑے ہلنے لگے اور وہ مرجھایا ہوا قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

''چور کی ڈاڑھی میں تنکا......!'' اس نے بلغم زدہ آواز میں کہا۔ ''میرے پیچھے آؤ، پوٹر!''

ہیری نے رون اور ہرمائنی کی طرف نظر ڈالی جو کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ پھر وہ کندھے اچکا کر فلیچ کے پیچھے پیچھے بیرونی ہال کی طرف بڑھ گیا جبکہ متضاد سمت سے بھوکے طلباء کا سیلاب اُمڈتا چلا آ رہا تھا۔ فلیچ کافی خوشگوار مزاج میں دکھائی دے رہا تھا۔ سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ ہولے ہولے گنگناتا رہا۔

''پوٹر! یہاں کے حالات بدل رہے ہیں!'' پہلی منزل کی سیڑھیوں پر پہنچ کر وہ بولا۔

''بالکل! مجھے دکھائی دے رہا ہے!'' ہیری نے ٹھنڈے لہجے میں جواب دیا۔

''میں نے ڈمبل ڈور سے گذشتہ سالوں میں ہزار ہا بار کہا تھا کہ وہ لوگوں کے معاملے میں کافی نرم رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔'' فلیچ نے سفاکانہ مسکراہٹ سے ہنستے ہوئے کہا۔ ''تم وحشی شیطان کبھی بھی ان بدبودار گوبر بموں کی جان نہیں چھوڑتے ہو۔ اگر تمہیں یہ معلوم ہوتا کہ میرے پاس تم پر کوڑے برسانے اور تمہاری چمڑی ادھیڑ دینے کا اختیار ہوتا تو......تم میں سے کوئی بھی راہداریوں میں ممنوعہ گوبر بموں کو پھینکنے کی جرأت نہ کرتا۔ اگر میں تمہیں ٹخنوں کے بل زنجیر سے باندھ کر اپنے دفتر میں الٹا لٹکا دیتا تو تم شرارت کرنے سے پہلے سو بار سوچتے، ہے نا؟ مگر پوٹر! تدریسی ضابطہ کی دفعہ انتیس کے نفاذ کے بعد مجھے یہ اختیار بھی مل جائے گا......اور انہوں نے وزیر جادو سے خبیث پیوس کو سکول بدر کرنے کے حکم پر دستخط کرانے کا بھی وعدہ کیا ہے......ان کے ہیڈ مسٹرس بننے کے بعد یہاں کی صورت حال یکسر بدل کر رہ جائے گی......''

ہیری نے سوچا کہ امبریج نے فلیچ کو اپنا ہم خیال بنانے کیلئے بھرپور کوشش کی تھی۔ سب سے تشویشناک بات تو یہ تھی کہ وہ ان کیلئے نہایت قیمتی ہتھیار ثابت ہو سکتا تھا کیونکہ سکول کے تمام خفیہ راستوں کے بارے میں جانتا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کے علم کی وسعت

ویزلی جڑواں بھائیوں کے مقابلے کچھ کم ہی تھی......

''لو پہنچ گئے......'' اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر استہزائیہ مسکان کے ساتھ کہا۔ اس نے امبرتج کے دفتر کے دروازے پر تین بار دستک دی اور پھر اسے کھول دیا۔ ''مادام! پوٹر حاضر ہے۔''

ہیری امبرتج کے دفتر کو خوب اچھی طرح پہچانتا تھا۔ وہ یہاں کئی بار سزا کاٹنے کیلئے آچکا تھا۔ یہ پہلے جیسا ہی دکھائی دے رہا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اب امبرتج کی میز پر لکڑی کی ایک بڑی تختی رکھی ہوئی تھی، جس پر سنہرے الفاظ میں 'ہیڈ مسٹرس' لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے بڑی حسرت بھری نظروں سے اس طرف دیکھا جہاں اس کا فائر بولٹ اور ویزلی جڑواں بھائیوں کا کلین سویپ نامی بہاری ڈنڈے عقبی دیوار پر لوہے کی موٹی کھونٹیوں پر زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے۔

امبرتج اپنی میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں اور گلابی چرمئی کاغذ پر کچھ تحریر کر رہی تھیں۔ انہوں نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا اور مینڈک جیسی چوڑی مسکراہٹ ان کے چہرے پر پھیل گئی۔

''آرگس...... تمہارا شکریہ!'' انہوں نے ریشمی آواز میں کہا۔

''شکریہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں مادام! میں تو آپ کا خادم ہوں۔'' فلیچ نے کہا اور اپنا سر اتنا نیچے جھکا دیا جتنا کہ وہ گنٹھیئے کے مرض کے باعث جھکا سکتا تھا، پھر وہ باہر نکل گیا۔

''بیٹھ جاؤ پوٹر!'' امبرتج نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری خاموشی سے بیٹھ گیا۔ امبرتج کچھ دیر تک گلابی چرمئی کاغذ پر جھکی کچھ لکھتی رہیں۔ ہیری نے دیکھا کہ بلیوں کے کچھ گندے بچے ان کے سر کے اوپر لگی پلیٹوں کی تصویروں میں ادھر ادھر اچھل کود رہے تھے۔ اس نے دل میں وسوسہ اُٹھا کہ جانے کونسی بھیانک سزا شروع ہونے والی ہے؟

''ٹھیک ہے......'' انہوں نے اپنی گلابی چرمئی کاغذ کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا اور اپنی قلم میز پر واپس رکھ دی۔ وہ اب سر اُٹھا کر اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ ہیری کو بالکل ایسا ہی لگا جیسے کسی شاخ پر بیٹھی ہوئی مکھی پر جھپٹنے سے پہلے مینڈک اسے نشانہ بناتا ہو۔

''تو...... تم کیا پینا پسند کرو گے، پوٹر؟'' وہ رسیلی آواز میں بولیں۔

''کک...... کیا؟'' ہیری بوکھلا سا گیا۔ اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔

''میں پوچھ رہی ہوں کہ تم کیا پینا پسند کرو گے، مسٹر پوٹر؟'' وہ تھوڑا کھل کر مسکراتی ہوئی بولیں۔ ''چائے...... کافی...... یا پھر کدو کا جوس؟''

ہر مشروب کا نام لیتے ہوئے انہوں نے اپنی چھڑی ہوا میں لہرائی۔ لفظوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ میز پر ہوا میں سے کپ اور گلاس نمودار ہو گئے۔

''کچھ بھی نہیں......شکریہ!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''میری خواہش ہے کہ تم میرے ساتھ یہاں بیٹھ کچھ تو ضرور پیو!'' انہوں نے کہا اوران کی آواز خطرناک حد تک شیریں ہوتی چلی گئی۔ ہیری کے دماغ میں گھنٹیاں بجنے لگیں۔ ''کسی ایک تو منتخب کرنا ہی پڑے گا......پوٹر!''

''اوہ......ٹھیک ہے......چائے!'' ہیری نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

وہ کھڑی ہوگئیں اور خالی کپ میں کیتلی سے قہوہ ڈالنے کیلئے کیتلی کی طرف بڑھیں، انہوں نے دو کپوں میں چائے کا قہوہ انڈیلا اور دودھ ملایا۔ ہیری ان کی مڑی پشت پر نظریں جمائے ان کے جھکے ہوئے کندھوں کو دیکھ رہا تھا جو واقعی کسی مینڈک کی طرح آگے کی طرف جھکے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ پھر وہ چائے کے کپ لے کر واپس مڑیں اور سست انداز میں چلتے ہوئے اس کے قریب پہنچیں۔ ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ میں عجیب سی سفاکی کی جھلک تھی۔

''یہ لو......اسے گرم گرم پی لو!'' انہوں نے ہیری کے ہاتھ میں ایک کپ تھماتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے......تو مسٹر پوٹر!...... میرا خیال ہے کہ ہمیں کل رات کے اذیت بھرے واقعہ پر تھوڑی بہت گفتگو کر لینا چاہئے......''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اپنا کپ ہاتھ میں پکڑے اس بات کا انتظار کرنے لگا کہ وہ آگے کیا کہنے والی ہیں؟...... جب کئی پل گہری خاموشی میں بیت گئے تو وہ خوش نما آواز میں مسکرا کر بولیں۔ ''پوٹر! تم چائے نہیں پی رہے ہو......!''

اس نے اپنا کپ ہونٹوں تک اُٹھایا اور پھر اتنی ہی تیزی سے واپس نیچے لے گیا۔ اس کی نگاہ امبریج کے پیچھے دیوار پر لگی ایک پلیٹ پر جا پڑی جس میں بلی کے ایک بچے کی آنکھیں ویسے ہی گول اور نیلی تھیں......جیسے میڈ آئی موڈی کی جادوئی آنکھ۔ اسی لمحے اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مسٹر میڈ آئی موڈی کو یہ معلوم ہوگیا کہ اس نے کسی دشمن کی دی ہوئی کوئی چیز پی تھی تو وہ اسے کتنا ڈانٹیں گے؟ کیونکہ انہوں نے سختی سے ایسا کرنے سے اسے روک رکھا تھا۔

''کیا ہوا؟......کیا چائے میں میٹھا کم ہے؟'' امبریج نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا

''نہیں......'' ہیری جلدی سے بولا۔

''''اس نے کپ دوبارہ اپنے ہونٹوں تک اُٹھایا اور چسکی لینے کی اداکاری کی حالانکہ اس نے اپنا منہ کس کر بند کر لیا تھا۔ امبریج کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

''اچھی بات ہے......!'' وہ آہستگی سے بڑبڑائیں۔ ''بہت عمدہ بات!......تو اب یہ بتاؤ کہ......'' وہ تھوڑا سا آگے کی طرف جھک گئیں۔ ''ایلبس ڈمبل ڈور کہاں ہے؟''

''مجھے معلوم نہیں!'' ہیری نے فوراً جواب دیا۔

''اوہ! چائے پیو......اور پیو!'' وہ ابھی تک مسکرا رہی تھیں۔ ''سنو پوٹر! ہم اب کوئی بچکانہ کھیل نہیں کھیلیں گے۔ میں جانتی ہوں کہ

تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ تم اور ڈمبل ڈور اس معاملے میں ابتدا سے ایک ساتھ ہو۔ اپنے خیالات پر نظر ثانی کرو، پوٹر!''

''مجھے بالکل معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں؟'' ہیری نے دہرایا۔

اس نے دوبارہ چائے کا کپ ہونٹوں سے لگا کر چائے پینے کی اداکاری کی۔ وہ اب اس کا نہایت باریک بین نظروں سے جائزہ لے رہی تھیں۔

''بہت شاندار......'' انہوں نے خطرناک انداز میں کہا۔ وہ مسکرا رہی تھیں مگر ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی ناخوشگواری صاف عیاں تھی۔ ''تو...... مجھے بتاؤ کہ سیریس بلیک کہاں ہے؟''

ہیری لمحہ بھر کیلئے بھونچکا رہ گیا۔ اس کے پیٹ میں عجیب سا مروڑ اُٹھا اور اس ہاتھ میں پکڑا ہوا کپ اتنی زور سے کانپا کہ چائے چھلکتے چھلکتے بچی حالانکہ اس نے اپنے دونوں ہونٹ کس کر بند کر رکھے تھے مگر اس نے کپ اُٹھا کر جلدی سے منہ سے لگا دیا تا کہ کچھ چائے اس کے چوغے پر چھلک جائے۔

''میں نہیں جانتا......'' اس نے پراعتماد لہجے بنانے کی بھرپور کوشش کی۔

''مسٹر پوٹر!'' امبریج نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے خطرناک لہجے میں کہا۔ ''میں تمہیں یاد دلانا چاہتی ہوں کہ میں نے اکتوبر کے مہینے میں گری فنڈر ہال کے آتشدان میں مفرور قاتل سیریس بلیک کو تقریباً پکڑ ہی لیا تھا۔ میں یہ بات اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ تم سے ہی ملاقات کیلئے وہاں آیا تھا اور اگر میرے پاس کوئی پختہ ثبوت ہوتا تو آج تم دونوں میں سے کوئی بھی آزاد نہ گھوم رہا ہوتا، پوٹر!...... اب سیدھی طرح بتا دو کہ سیریس بلیک کہاں ہے؟''

''معلوم نہیں......'' ہیری نے تھوڑی بلند آواز میں کہا۔ ''مجھے اس کے بارے میں کچھ بھی اندازہ نہیں ہے۔''

دونوں ایک دوسرے کو ناگوار نظروں سے اتنی دیر تک گھورتے رہے کہ آنکھوں میں پانی اتر آیا۔ بالآخر امبریج اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

''اچھی بات ہے پوٹر!'' وہ خطرناک لہجے میں غرائیں۔ ''اس بار تو میں تمہاری بات پر یقین کر لیتی ہوں مگر ہوشیار رہنا...... میری پشت پر محکمے کا پورا پورا ہاتھ ہے۔ اس سکول کے تمام تر مراسلاتی نظام پر میری کڑی نگرانی ہے۔ ہوگورٹس کے آتشدان پر گہری نظر رکھی جا رہی ہے، سفوف انتقال کے استعمال پر اور پورے ملک میں انتقالی نظام پر محکمے کا کنٹرول ہے، صرف میرے آتشدان کو استثنیٰ حاصل ہے۔ میرا تفتیشی دستہ پورے سکول کی نگرانی کر رہا ہے، الّوؤں کے ذریعے آنے اور جانے والی ہر ایک چیز، ہر ایک خط، ہر ایک پیکٹ کی پڑتال کر رہا ہے اور مسٹر فلیچ تمام خفیہ راستوں پر خصوصی نظر رکھ رہے ہیں۔ اگر مجھے ذرا سی بھنک پڑی کہ تم......''

''ڈزن ٹھاہ ڈزن......''

دفتر کا پورا فرش کانپ اُٹھا۔ امبریج لاشعوری پر پھسل گئیں، سہارے کیلئے انہوں نے اپنی میز کا کونا پکڑ لیا۔ وہ سکتے کی سی کیفیت

میں مبتلا دکھائی دے رہی تھیں۔

''یہ کیا ہوا تھا......؟''

وہ گردن موڑ کر دروازے کی طرف گھورنے لگیں، ہیری نے موقع پا کر سرعت رفتاری سے اپنا بھرا ہوا چائے کا کپ قریبی رکھے ہوئے گلدان میں الٹ دیا جس میں سوکھے پھول سجے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ خالی کپ لئے جونہی سیدھا ہوا تو اسی وقت نچلی منزل پر لوگوں کے بھاگنے اور چیخنے چلانے کا شور سنائی دینے لگا۔ امبریج کا چہرہ بگڑنے لگا۔

''تم دوپہر کا کھانا کھانے جاؤ، پوٹر!'' امبریج نے سخت لہجے میں کہا اور اپنی چھڑی اُٹھا کر دفتر سے باہر نکل گئیں۔ ہیری نے کچھ سیکنڈ تک انتظار کیا کہ وہ کچھ دور نکل جائیں، پھر وہ بھی اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور جلدی سے دفتر سے نکل کر زیریں منزل کی سیڑھیوں کی طرف بھاگا۔ وہ دھڑکتے ہوئے دل کے سوچ رہا تھا کہ نیچے جانے کیا ہو رہا ہوگا؟

اسے حالات جاننے میں کچھ زیادہ زحمت نہیں اُٹھانا نہیں پڑی۔ نیچے پہنچتے ہی اسے دکھائی دیا کہ وہاں ایک بڑا صندوق موجود تھا اور اس میں سے دھماکے دار پٹاخے نکل نکل کر پھٹ رہے تھے۔ کسی نے (ہیری کو بخوبی اندازہ تھا کہ ویزلی جڑواں بھائیوں نے ہی) جادو کے زور پر اسے بے قابو کر دیا تھا۔

سبز اور سنہری چنگاریاں اُڑاتے ہوئے دیوہیکل ڈریگن راہداریوں میں ادھر ادھر اُڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے منہ سے اصلی آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور جگہ جگہ دھماکے ہو رہے تھے۔ پانچ فٹ لمبے گلابی اور نارنجی شعلے اُڑاتے ہوئے ڈریگن اور اڑن طشتریاں خوفناک دھاڑیں نکال رہی تھی جس سے سکول کے در دیوار تک کانپ جاتے تھے۔ ان کے شعلوں سے جگہ جگہ آگ بھڑک رہی تھی، سکول کے طلباء ان کے درمیان چیختے چلاتے ہوئے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ نقرئی ستاروں کی لمبی دُم والے راکٹ نما پٹاخے راہداریوں کے دیواروں سے ٹکرا کر واپس مڑ رہے تھے اور خوفناک گڑگڑاہٹ پیدا کر رہے تھے۔ عجیب وغریب انار فضا میں پہنچ کر دھماکے دار آواز میں پھٹ جاتے اور فضا میں طنزیہ جملے لکھتے رہے۔ جہاں تک ہیری کی نظر پہنچ پائی، اسے ہر طرف چنگاریوں اور روشنی کی جھلملاہٹ دکھائی دی۔ کان پھاڑ دھماکوں کا سلسلہ چلتا ہوا سنائی دیا۔ بجھنے، تھمنے یا اوجھل ہونے کے بجائے یہ جادوئی پٹاخے ہر گزرتے ہوئے لمحے میں مزید طاقتور ہوتے جا رہے تھے۔ ان کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔

فلیچ اور امبریج دہشت بھری نظروں سے سیڑھیوں کے بیچوں بیچ کھڑے انہیں دیکھ رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ایک بڑی چکردار اُڑن طشتری کو اپنے کرشمے دکھانے کی زیادہ جگہ کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی پھر جیسے اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ ان دونوں کو اپنی قوت کا مظاہرہ دکھائے گی۔ وہ خطرناک انداز میں ہاہاہاہا ہی ہی کی آواز نکالتی ہوئی ان دونوں کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ دونوں سہمی ہوئی چیخ سے چلا اُٹھے اور انہوں نے شعلوں اور چنگاریوں سے بچنے کیلئے اپنے سر نیچے جھکا لئے۔ چکردار اُڑن طشتری چیختی چلاتی ہوئی کھڑکی سے باہر نکلی اور کھلے میدان میں پہنچ گئی اور پھٹ کر ایک خونخوار اُڑن طشتری میں بدل گئی۔ ایک دیوہیکل اُڑن طشتری جو شاید

میدان کے ایک چوتھائی حصے جتنی بڑی تھی۔اسی لمحے ایک اور بڑا اڑ دھا ڈریگن ہال کا کھلا دروازہ دیکھ کر آگے بڑھا اور میزوں پر آگ برساتا ہوا باہر نکل گیا۔ایک بڑی سرخ رنگ کی چمگادڑ خطرناک انداز میں دھواں اُگلتے ہوئے اس کے تعاقب میں بڑھی اور باہر نکل گئی۔سکول کے اندر اور باہر ہر طرف ڈریگن، چمگادڑیں، اُڑنے والے خوفناک سانپ اور جانے کیا کچھ بھرتا جا رہا تھا۔شور شرابے سے کان پھٹے جا رہے تھے۔ بڑا ہال، بیرونی ہا، راہداریاں اور تمام منزلیں ان جادوئی پٹاخوں والے جانوروں سے بھر چکی تھیں۔

''جلدی کرو فلیچ ...... اگر ہم نے کچھ نہ کیا تو یہ پورے سکول میں پھیل جائیں گے اور انہیں قابو کرنا مشکل ہو جائے گا...... ششدرم......''

انہوں نے ایک راکٹ کی طرف اپنی چھڑی کرتے ہوئے لہرائی۔ چھڑی کی نوک سے سرخ رنگ کی روشنی کی لہر نکل کر اس پر پڑی۔ بیچ ہوا میں وہ ششدر ہو کر رُکنے کے بجائے اس میں اس قدر زوردار دھما کہ ہوا کہ اپنی رفتار سے کئی گنا تیز ہو کر دیوار میں لگی ہوئی ایک تصویر سے جا ٹکرایا۔تصویر کے بیچوں بیچ ایک بڑا سوراخ دکھائی دینے لگا جس میں سے دُھواں نکل رہا تھا۔تصویر میں باغیچے کا منظر دکھائی دے رہا تھا جہاں ایک ارغوانی رنگت والے لباس میں ملبوس جادوگرنی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ جادوگرنی راکٹ کے حملے کو دیکھ کر بدحواسی سے بھاگ کھڑی ہوئی اور کچھ لمحوں بعد دوسری تصویر والے فریم میں نمودار ہوئی، جہاں تاش کھیلنے والوں جادوگروں نے سمٹ کر اپنے درمیان اُسے بیٹھنے کیلئے جگہ دی۔تصویروں میں موجود جادوگر اور جادوگرنیاں اس ناگہانی آفت پر چیخ رہے اور امبریج کی طرف ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر اسے کچھ یہ ہنگامہ بند کرنے کیلئے کہہ رہے تھے۔

''انہیں ششدرمت کرو فلیچ ......'' امبریج غصے سے چیخیں جیسے یہ کام واقعی فلیچ نے کیا ہو۔

''اوہ! آپ صحیح کہہ رہی ہیں، ہیڈ مسٹرس!'' فلیچ بدحواسی میں بولا۔سب لوگ جانتے تھے کہ فلیچ گھنا چکر تھا اور وہ پٹاخوں پر کسی قسم کا جادو نہیں کر سکتا تھا۔ بدحواسی کے عالم میں اسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے بھاگا اور تیزی سے جھاڑوؤں کی الماری میں سے ایک جھاڑو نکال لایا اور ان پٹاخوں کو بجھانے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ انہیں بری طرح پیٹ رہا تھا۔ کچھ ہی پل میں اس کے جھاڑو کے اگلے سرے میں آگ لگ گئی۔

ہیری کافی دیر سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا اور ہنس ہنس کر دوہرا ہوئے جا رہا تھا۔ جب ایک پٹاخے نے اس کا رُخ کیا تو وہ بھاگ کھڑا ہوا ایک خفیہ دروازے کے پاس پہنچ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ دروازہ ایک منقش پردے کے عقب میں چھپا ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ دروازے کے دوسری طرف پہنچا تو اسے فریڈ اور جارج وہاں دکھائی دیئے جو وہاں چھپ کر فلیچ اور امبریج کی چیخیں سن رہے تھے اور اپنی ہنسی کو دبانے کی کوشش میں پہلو بدل رہے تھے۔

''لاجواب......'' ہیری نے ہنستے ہوئے آہستگی سے کہا۔''بہت کمال کا کارنامہ ہے...... میرا دعویٰ ہے کہ تم ڈی فلب سٹرز کی مصنوعات کو پیچھے چھوڑ جاؤ گے...... یہ ذرا بھی مشکل نہیں ہوگا......''

''تعریف کا شکریہ ہیری!'' جارج نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اپنی آنکھوں میں ہنسی کے مارے نکلتے ہوئے آنسوؤں کو آستین سے پونچھ ڈالا۔ ''مجھے توقع ہے کہ وہ انہیں اوجھل کرنے کی کوشش کریں گی مگر اس طرح تو وہ دس گنا بڑھ جائیں گے......''

پٹاخے جلتے رہے اور سہ پہر تک پورے سکول میں ادھر ادھر اُڑتے رہے۔ یہ بات سچ تھی کہ ان پٹاخوں نے ماحول میں کافی ہلچل اور بدمزگی پیدا کر دی تھی مگر اساتذہ کو دیکھ کر ایسا نہیں لگتا تھا کہ انہیں اس بھیانک شرارت پر کوئی غصہ ہو یا وہ کسی پریشانی میں مبتلا ہوں۔

جب ایک سنہری دُم والا بڑا ڈریگن پروفیسر میک گوناگل کی کلاس میں گھس آیا اور خوفناک غراہٹ کے ساتھ ان کی کلاس میں چکر کاٹنے لگا تو انہوں نے چڑچڑے انداز میں طلباء کی طرف دیکھا اور بولیں۔ ''اوہ مس براؤن! ذرا بھاگ کر ہیڈ مسٹرس کو یہ بتا آؤ کہ ہماری کلاس میں ایک خطرناک پٹاخہ گھس آیا ہے......''

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہیڈ مسٹرس بننے کے بعد پروفیسر امبریج کا پہلا دن نہایت برا گزرا۔ انہیں خفت کے ساتھ ساتھ خواری اُٹھانا پڑی۔ دوپہر کے بعد تمام وقت پورے سکول میں ادھر سے ادھر بھاگنے میں بیت گیا۔ تمام اساتذہ نے اپنے کمروں یا کلاس رومز میں سے ان پٹاخوں کو نکالنے کی رتی بھر کوشش نہیں کی تھی۔ وہ بار بار مدد کیلئے پروفیسر امبریج کو ہی آواز دیتے رہے۔ جب طلباء کی آخری کلاس پر گھنٹی بجی تو اپنے اپنے بستے اُٹھائے طلباء کلاس رومز میں سے باہر نکلے۔ ہیری نے دیکھا کہ پروفیسر امبریج جادوئی استعمالات کی کلاس سے باہر نکل رہی تھی، پروفیسر فلٹ وک ان کے پیچھے ان کا شکریہ ادا کر رہے تھے۔ امبریج کا حلیہ بے حد خراب تھا۔ راکھ ان کے بالوں اور کپڑوں پر لگی ہوئی تھی اور چوغہ بھی کئی جگہ سے جل چکا تھا۔

''آپ کا بے حد شکریہ پروفیسر!'' پروفیسر فلٹ وک کی چوں چوں کرتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''میں خود بھی ان شرارتی پٹاخوں سے نمٹ سکتا تھا مگر مجھے اس بارے میں معلوم نہیں تھا کہ تدریسی ضابطہ کے تحت مجھے ایسا کرنے کا اختیار تھا یا نہیں......!''

پروفیسر امبریج کے ہونٹوں سے خوفناک غراہٹ برآمد ہوئی، اس سے پہلے وہ کوئی سخت جواب دے پاتیں، پروفیسر فلٹ وک نے مسکراتے ہوئے اپنے کلاس روم کا دروازہ بند کر دیا۔

اس رات گری فنڈر کے ہال میں جشن کا سا سماں تھا۔ فریڈ اور جارج کسی مشہور ہیرو کی طرح ان سب میں نمایاں تھے۔ ہر کوئی ان کی تعریف میں قلابے ڈھا رہا تھا۔ یہاں تک ہرمائنی بھی اتنی خوش تھی کہ وہ جوش وخروش سے ٹھٹھا لگاتی ہوئی بھیڑ میں گھس کر ان دونوں کے پاس جا پہنچی

''لاجواب!...... بڑے کمال کے پٹاخے تھے۔ واقعی تم لوگوں کا جواب نہیں!'' وہ خوشی سے نہال ہوتے ہوئے زور سے بولی۔

''شکریہ ہرمائنی!'' جارج نے جواب دیا جو اس کے منہ سے تعریف سن کر بے حد حیران دکھائی دے رہا تھا۔ وہ خوشی سے مسکرا دیا۔ ''ویزلی کے ہنگامہ خیز آتشی بم...... بس! ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے کہ اس کارروائی میں ہمارا پورے کا پورا مال خرچ ہو گیا۔ ہمیں اب

نئے سرے سے دوبارہ انہیں بنانا پڑے گا......''

''ویسے ہمیں اس نقصان کا ذرا بھی افسوس نہیں ہے۔'' فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا جو گری فنڈر کے طلباء سے پیشگی پیسے اکٹھے کرنے میں مصروف تھا۔'' ہرمائنی! اگر تم چاہو تو اپنا نام اس فہرست میں لکھوا سکتی ہو، ہم تمہاری باری پر پٹاخے پوری ایمانداری سے پہنچا دیں گے۔ عام پنڈورا بکس کی قیمت صرف پانچ گیلن ہے اور خصوصی پنڈورا بکس کی قیمت بیس گیلن ہے......''

ہرمائنی نے ہنستے ہوئے منہ بنایا اور پھر ہیری اور رون کی میز کی طرف واپس لوٹ آئی۔ اس نے اپنے بستے کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری اور رون کو یہ امید ہونے لگی کہ پٹاخوں کی طرح اس کا ہوم ورک بھی خود بخود اچھل کر باہر نکل آئے گا اور خود بخود ہونے لگے گا۔

''اوہ میرا خیال ہے کہ کیوں نہ ہم ایک رات پڑھائی سے چھٹی کر لیں؟'' ہرمائنی نے جوشیلے انداز میں ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے نقرئی ستاروں والا ایک تیز رفتار راکٹ گری فنڈر مینار کی کھڑکی کے قریب سے اُڑتا ہوا دور نکل گیا۔'' آخر ایسٹر کی چھٹیاں بھی جمعہ سے شروع ہو رہی ہیں۔ ان میں ہمارے پاس ہوم ورک کرنے کیلئے کافی وقت ہوگا، ہے نا؟''

''تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟'' رون نے حیرانگی سے آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر تم پوچھنا ہی چاہتے ہو تو میں بتا دیتی ہوں کہ...... میں بھی اب بغاوت پر آمادہ ہو چکی ہوں۔'' ہرمائنی نے چہکتے ہوئے کہا۔

''پھر تو تمہاری طبیعت سچ مچ ٹھیک نہیں ہے، میرا خیال ہے کہ تمہیں نیند کی ضرورت ہے؟'' رون نے اس کی طرف دیکھ کر سر ہلاتے ہوئے کہا۔

جب ہیری اور رون سونے کیلئے اپنے کمرے میں پہنچے تو بھی انہیں دور دور پٹاخوں کے زوردار دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جب ہیری اپنے کپڑے بدل رہا تھا تو ایک تیز رفتار انار گری فنڈر کے مینار کے قریب دھماکے سے پھٹا اور تاریک آسمان پر 'پوں' کا لفظ بنانے لگا۔ بستر پر لیٹتے ہوئے ہیری نے گہری جمائی لی، اس نے اپنی عینک اتار کر پہلو والی تپائی پر رکھی اور کھڑکی کی طرف رُخ پھیر کر لیٹ گیا۔ اسے کبھی کبھار مینار کے باہر تاریک آسمان پر پٹاخوں کی تھرکتی ہوئی چمک دھندلی سی دکھائی دیتی تھی اور شوں شوں کی آواز سنائی دیتی رہیں۔ سارا دن کان پھوڑ دھماکوں اور روح فرسا آوازیں کے سننے میں ہی گزر گیا تھا اور لگتا تھا کہ یہ سلسلہ ابھی تک قابو میں نہیں آ پایا تھا۔ اب پٹاخے چمکتے ہوئے بادلوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے اور تاریک آسمان میں کافی خوبصورت اور پراسرار محسوس ہو رہے تھے۔ ہیری نے کروٹ بدل کر یہ سوچا کہ امبرتج کو پہلے ہی دن ڈمبل ڈور کی ذمہ داری نبھانے میں کیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہوگا؟ وہ اس کے محسوسات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اس کے ذہن میں یہ بات بھی موجود تھی کہ جب فج کو سکول کے بارے میں معلوم ہوگا کہ وہاں پڑھائی کے بجائے تمام دن ہنگاموں کی نظر ہو چکا ہے تو ان کا ردعمل کیسا ہوگا؟ فج کا غضبناک چہرہ اپنی نظروں کے سامنے دیکھ کر اس کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ رینگنے لگی اور پھر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

باہر کھلے میدان میں پٹاخوں کا شوراب دور دور جاتا ہوا محسوس ہو رہا تھا...... یا پھر شاید وہ نیند کی وادیوں میں اتر تا جا رہا تھا...... وہ ایک بار پھر شعبہ اسراریات کے دروازے کی طرف جانے والی راہداری میں پہنچ گیا تھا...... وہ تیز تیز قدم اُٹھاتے ہوئے سیاہ دیوہیکل دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا...... کھل جاؤ...... کھل جاؤ!...... اور وہ واقعی کھل چکا تھا۔ وہ اس کے اندر داخل ہو کر ایک بار پھر اس لمبوترے گولائی دار کمرے میں پہنچ گیا جہاں بے شمار دروازے دکھائی دے رہے تھے اور نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ آگے چلتا رہا اور لمبوترے کمرے کے دوسرے کنارے تک پہنچ گیا۔ وہاں بھی ایک سیاہ دروازہ دکھائی دے رہا تھا جو نیلگوں روشنی میں نہایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اسے دھکا دے کر کھولا۔ وہ ایک اور لمبوترے ہال کمرے میں پہنچ گیا جہاں لوہے کی رگڑ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ دیواروں پر روشنی کافی نیچے پڑ رہی تھی۔ وہ رُکا اور ادھر ادھر کا جائزہ لینے لگا۔ اسے خیال آیا کہ اسے اور آگے جانا ہوگا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا......

کچھ دور ایک اور دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اس کے قریب پہنچ گیا جونہی اس نے اسے چھوا تو وہ خود بخود کھلتا چلا گیا...... وہ اب ایک کم روشنی والے کمرے میں پہنچ گیا تھا۔ جو کسی پرانے گرجے کے ہال جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ چھت کافی اونچی تھی اور چوڑائی بھی ضرورت سے زیادہ دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں چھت جتنی اونچی الماریاں قطاروں میں لگی ہوئی تھی۔ ان کے درمیان چھوٹا سا راہداری کی طرح راستہ تھا۔ ہر طرف الماریاں ہی الماریاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ کوئی بھول بھلیاں بنا رہی ہوں۔ الماریوں کے شلف پر دُھول سے اَٹے ہوئے ٹینس بال جتنے بلوری گولے رکھے ہوئے تھے۔ گرد کی موٹی تہہ کی وجہ سے ان کی چمک ماند پڑ چکی تھی۔

ہیری کا دل جوشیلے انداز میں دھڑکنے لگا...... وہ جانتا تھا کہ اسے کہاں جانا ہے؟...... وہ تیزی سے آگے کی طرف دوڑنے لگا مگر اس کے قدموں سے اس بڑے ہال نما سنسان کمرے میں کوئی آہٹ پیدا نہیں ہو رہی تھی۔ کسی قسم کی کوئی آواز نہیں گونج رہی تھی...... خاموشی...... گہری خاموشی...... اس کمرے میں کچھ ایسا تھا جسے وہ حاصل کرنا چاہتا تھا...... اس کے حصول کیلئے وہ اپنے دل میں عجیب سی کشش اُٹھتی ہوئی محسوس کر رہا تھا...... اسے وہاں کسی چیز کی تلاش تھی...... یا پھر کسی اور کو اس چیز کی چاہت تھی...... اس کے ماتھے کے نشان میں شدید ٹیسیں اٹھ رہی تھیں...... ''ڈزن...... ٹھاہ......''

ہیری کی آنکھ کھل گئی۔ اسے اپنی طبیعت میں اضطراب اور غصے کی ملی جلی کیفیت کا احساس ہونے لگا۔ اسی لمحے تاریکی میں ڈوبا کمرہ ہنسی کی آوازوں سے گونجنے لگا۔

''کمال کی ٹکر تھی، ہے نا؟'' سمیس کی مچلتی ہوئی آواز سنائی دی جو کھڑکی کے پاس کھڑا اشتیاق بھرے انداز میں باہر میدان میں جھانک رہا تھا۔ ''ایک اُڑن طشتری اور راکٹ میں تصادم واقعی مزیدار ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے وہ آپس میں جڑ چکے ہیں۔ تم لوگ بھی یہاں آکر دیکھو!''

ہیری کومحسوس ہوا کہ رون اورڈین اس تماشے کود یکھنے کیلئے اپنے بستروں سے اتر گئے تھے۔وہ خاموشی سے اپنے بستر پرساکت پڑا رہا۔اس کے ماتھے کے نشان میں درد کچھ کم ہوتا جارہا تھا۔اس کے دل ودماغ پرعجیب سی افسردگی کا غلبہ چھایا ہوا تھا۔اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی من پسند چیز بالکل آخری لمحوں میں اس کے ہاتھوں سے پھسل گئی ہو......وہ اس بار واقعی بہت قریب پہنچ چکا تھا۔

گری فنڈر کے مینار کی کھڑکیوں کے قریب ابھی تک چمکتے ہوئے گلابی اورنقرئی پروں والے پٹاخے اُڑ رہے تھے۔ ہیری کوبستر پر لیٹے لیٹے دوسرے طلباء کی جوش بھری آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو مینار کے زیریں کمروں میں اپنی کھڑکیوں سے باہر دیکھ کر تبصرے کررہے تھے۔پھراچانک اس کے پیٹ میں کھلبلی سی مچ گئی۔اسے یادآ گیا کہ اگلی شام کووہ سنیپ کے دفتر میں جذب پوشیدی کی مشقوں کیلئے جانے والا تھا۔وہ سب کچھ جواس نے ابھی ابھی خواب میں دیکھا تھا، کیا وہ سنیپ کوبھی دکھائی دے جائے گا؟ ایک دہشت کی لہراس کے وجود میں دوڑنے لگی۔

ہیری کا اگلا پورادن خوف کی لپٹوں میں گزرا۔اندیشوں اور وسوسوں نے اسے خوفزدہ کئے رکھا۔اگر سنیپ کومعلوم ہوگیا کہ وہ خواب میں شعبہ اسراریات میں مزید اندر تک جا چکا ہے تو ان کا ردعمل کیسا ہوگا؟ اسے افسوس ہوا کہ اس نے گذشتہ مشقوں کے بعد جذب پوشیدی کا ذراسا بھی سبق نہیں دہرایا تھا۔ڈمبل ڈور کے جانے کے بعد حالات کی صورتحال ایسی ڈرامائی انداز میں بدلتی چلی گئی کہ اسے احساس تک باقی نہ رہا۔یہ الگ بات تھی کہ اسے پورایقین تھا کہ اگر وہ تھوڑی بہت کوشش بھی کرتا تو بھی اپنے دماغ کوخالی کرنے میں ناکام ہی رہتا۔بہرحال اُسے پورایقین نہیں تھا کہ پروفیسر سنیپ اس کے اس بہانے کوتسلیم کرلیں گے۔

اس نے اس دن تمام کلاسوں میں جذب پوشیدی کی مشق کرنے کی پوری کوشش کی مگراس سے کچھ خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا۔جب وہ خاموشی سے اپنے تمام خیالات اورمحسوسات کو باہر نکالنے کی کوشش کرتا تھا تو ہرمائنی اسے کہنی مار کر دریافت کرتی کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ چل رہا ہے، وہ ٹھیک تو ہے؟ ویسے بھی دماغ کوخالی کرنے کیلئے وہ وقت بالکل غیرموزوں تھا، کیونکہ اساتذہ طلباء سے دہرائی کیلئے سوالات کی بوچھاڑ کئے ہوئے تھے۔

مایوسی اورافسردگی کے عالم میں ہیری رات کے کھانے کے بعد سنیپ کے دفتر کی طرف چل دیا۔اس نے خودکوحالات کے سپرد کر دیا تھا۔بہرحال،اس نے ابھی بیرونی ہال کا نصف فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک چوچینگ کا چہرہ اس کے سامنے نمودار ہوگیا۔وہ اپنے خیالوں کی بھول بھلیوں سے چونک کر باہر نکل آیا،اس نے اس کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھا۔وہ رُک گیا اور سنیپ کے ساتھ ہونے والی بدمزہ ملاقات کے کچھ دیر تک ٹل جانے پراسے خوشی محسوس ہوئی۔اس نے بیرونی ہال کے کونے کی طرف اشارہ کیا جہاں ریت گھڑیاں تیزی سے اوپر نیچے چلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔گری فنڈروالی ریت گھڑی قریباً خالی دکھائی دے رہی تھی یعنی اب گری فنڈر کے پاس پوائنٹس نہ ہونے کے ہی برابر تھے۔

''ہاں کہو......'' ہیری تیزی سے بولا۔''تم ٹھیک تو ہو؟ امبریج تم سے ڈی اے کے بارے میں پوچھ گچھ تو نہیں کررہی تھیں؟''

''نہیں، ایسا کچھ نہیں ہے!'' چوچینگ نے بوکھلائے انداز میں جواب دیا۔ ''نہیں...... میں تو صرف...... میں تو صرف یہ کہنا چاہتی تھی...... ہیری! مجھے خواب میں بھی امید نہیں تھی کہ میرتا ایسا کچھ کردے گی......''

''ہونہہ......'' ہیری نے ناگواری سے ہنکار بھری۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ چوچینگ کو اپنی سہیلیوں کو راز دار بنانے میں ہوشیاری اور عقل سے کام لینے کی ضرورت تھی۔ اس کا انتخاب بالکل ناقص ثابت ہوا تھا۔ یہ بات اس کیلئے کافی دلچسپ تھی کہ میرتا ابھی تک ہسپتال میں ہی تھی اور میڈم پامفری کو اس کے مہاسے ختم کرنے میں مسلسل ناکامی ہو رہی تھی۔

''وہ دراصل بہت اچھی ہے......'' چوچینگ ہچکچاتے ہوئے بولی۔ ''اس سے......اس سے بس ذراسی غلطی ہوگئی تھی......''

''بہت اچھی ہے!'' ہیری تنک کر بولا۔ ''جس سے ذراسی غلطی ہوگئی؟ اس نے تو ہمارا ستیاناس کر ڈالا۔ اگر خوش قسمتی بروقت ساتھ نہ دیتی تو اس وقت ہم سب سکول سے باہر ہوا کھا رہے ہوتے، جن میں تم بھی شامل ہوتی......''

''سنو!......ہم سب بچ تو گئے ہیں، ہے نا؟'' چوچینگ روہانسی ہو کر بولی۔ ''دیکھو! اس کی ممی محکمے میں کام کرتی ہیں، اس کیلئے یہ واقعی مشکل کام تھا......''

''رون کے ڈیڈی بھی محکمے میں ہی کام کرتے ہیں۔'' ہیری نے غصے سے کہا۔ ''اور اگر تم نے ذرا سا بھی غور کیا ہو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اس کے چہرے پر 'راز فروش' نہیں لکھا ہوا دکھائی دیتا ہے......''

''یہ سب ہرمائنی گرینجر کا قصور ہے!'' چوچینگ طیش میں آتے ہوئے بولی۔ ''اس نے فہرست پر خبیث جادو کر رکھا تھا۔ اسے ہمیں اس کے بارے میں بتا دینا چاہئے تھا۔''

''جہاں تک میرا خیال ہے، اس نے یہ سب سے اچھا کام کیا تھا۔'' ہیری نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ ''اس طرح حقیقت کھل کر سامنے آ گئی، ہے نا؟''

''اوہ...... میں تو بھول ہی گئی تھی کہ......اگر یہ پیاری ہرمائنی کا کام تھا تو......''

''دیکھو!......اب رونا دھونا نہ شروع کر دینا!'' ہیری نے چڑ کر اسے خبردار کیا۔

''میں بالکل نہیں روؤں گی......'' چوچینگ چیخ کر بولی۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

''اوہ......تو پھر ٹھیک ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''فی الوقت مجھے کچھ دوسری الجھنوں سے نمٹنا ہے......تم اس وقت جاؤ!''

''ٹھیک ہے......تم بھاڑ میں جاؤ!'' وہ غصے سے پاؤں پٹختی ہوئی مڑی اور دوسری طرف کی سیڑھیوں میں جا کر اس کی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔

چوچینگ کی بدتمیزی پر ہیری جل بھن کر رہ گیا تھا۔ غصے کے عالم میں دہکتا ہوا وہ سنیپ کے تہہ خانے کی طرف جانے والی

سیڑھیاں اترنے لگا۔ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کے دماغ میں غصہ اور زہر بھرا ہوگا تو سنیپ کیلئے اس کے دماغ تک رسائی بے حد آسان ثابت ہوگی مگر وہ اپنی سی کوشش کے باوجود اپنے احساسات پر قابو نہیں رکھ پایا۔ وہ اپنا دماغ خالی کرنے کے بجائے سرعت رفتاری سے یہ سوچ رہا تھا کہ اسے چو چینگ سے اس کی سہیلی میرتا کے بارے اور کیا کیا ملفوظات بکنے چاہئے تھے؟ بالآخر وہ دفتر کے دروازے پر پہنچ گیا۔

ہیری نے دستک دے کر دروازہ کھولا اور پھر اسے بند کر کے مڑا۔

''تمہیں دیر ہوگئی، پوٹر؟'' سنیپ نے روکھے پن سے دریافت کیا۔ وہ اس کی طرف پشت کئے کھڑے تھے اور ہمیشہ کی طرح اپنے خیالات اور یادوں کو اپنے ذہن سے نکال کر ڈمبل ڈور کے تیشہ یادداشت میں ڈال رہے تھے۔ انہوں نے چاندی جیسا آخری دھاگہ اپنی کنپٹی سے کھینچ کر باہر نکالا اور پتھر کے طاس میں ڈال دیا اور پھر وہ ہیری کی طرف مڑے......

''تم نے سونے سے پہلے مشق کی، پوٹر؟'' انہوں نے پوچھا۔

''جی......سر!'' ہیری نے میز کے پائے کی طرف دیکھتے ہوئے سفید جھوٹ بول دیا۔

''ٹھیک ہے......تم تو جانتے ہی ہو کہ مجھے پتہ چل جائے گا، ہے نا؟'' سنیپ نے زہرخند ملائم لہجے کے ساتھ کہا۔ ''اپنی چھڑی باہر نکال لو، پوٹر!''

ہیری ہمیشہ کی طرح تیار ہو کر سنیپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ ان دونوں کے درمیاں بس میز ہی موجود تھی۔ چو چینگ پر غصے کی وجہ سے اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا اور وہ اس بات پر بھی پریشان تھا کہ سنیپ اس کے دماغ سے کتنی یادیں کھنگالنے والے تھے؟

''تین کی گنتی پر......'' سنیپ نے سست روی سے کہا۔ ''ایک دو......''

اسی وقت سنیپ کے دفتر کے دروازے پر زوردار آواز سنائی دی اور پھر اگلے ہی لمحے دروازہ کھل گیا۔ ڈریکو ملفوائے دھڑ دھڑاتا ہوا دفتر کے اندر داخل ہو گیا۔

''پروفیسر سنیپ ......سر......اوہ! مجھے افسوس ہے......'' وہ تھوڑا حیرانگی کا شکار دکھائی دیا اور ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔

''کوئی بات نہیں ڈریکو!'' پروفیسر سنیپ نے اپنی چھڑی نیچے جھکاتے ہوئے کہا۔ ''پوٹر یہاں جادوئی مرکبات کی اضافی پڑھائی یعنی ٹیوشن کیلئے آیا ہے۔''

ملفوائے کے چہرے پر بشاشیت سی پھیل گئی۔ جب امبریج نے ہیگرڈ کی آزمائشی ملازمت کا اعلان کیا تھا تو اس کے بعد سے ہیری نے ملفوائے کو پہلے کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔

''اوہ! مجھے معلوم نہیں تھا!'' ڈریکو نے ہیری کی طرف تمسخرانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیری کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ وہ ملفوائے کو سچائی بتانے کیلئے بے تاب ہو کر مچلنے لگا یا پھر اس سے کہیں اچھا یہ رہتا کہ وہ اسے کوئی خطرناک جادوئی وار کر کے

ڈھیر کر دیتا......

''ٹھیک ہے ڈریکو!......اب بتاؤ کیا بات ہے؟''سنیپ نے پوچھا۔

''اوہ ہاں سر!...... پروفیسر امبریج کو آپ کی مدد کی ضرورت ہے!''ملفوائے نے جلدی سے بتایا۔''سر! انہیں مونٹی گومل گیا ہے۔ اس کا سر چوتھی منزل کے ایک ٹوائلٹ کے اندر پھنسا ہوا ہے......''

''وہ وہاں کیسے پہنچ گیا؟''سنیپ نے لفظ چباتے ہوئے پوچھا۔

''معلوم نہیں سر!''ملفوائے نے کہا۔''وہ بری طرح سے گھبرایا ہوا ہے۔''

''بہت اچھی خبر ہے۔''سنیپ نے چڑچڑے انداز میں کہا۔''پوٹر! ہم اپنا سبق کل شروع کریں گے۔''

وہ مڑے اور دفتر سے باہر نکل گئے۔ ملفوائے نے ان کے تعاقب میں مڑتے ہوئے گردن گھما کر ہیری کی طرف دیکھا اور سرگوشی نما لہجے میں بولا۔

''اوہ پوٹی! ٹیوشن کی پڑھائی، چچ چچ چچ......''

اور پھر وہ ان کے عقب میں چلا گیا۔ راہداری میں تیز تیز قدموں کی آواز گونج رہی تھی۔

ہیری نے آگ بگولا ہوتے ہوئے اپنی چھڑی واپس چوغے میں رکھ دی اور باہر جانے کیلئے اپنے قدم دروازے کی طرف بڑھائے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جذب پوشیدی کی مشقیں کرنے کیلئے کم از کم چوبیس گھنٹے اس کے پاس موجود تھے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس بار بال بال بچنے کیلئے اسے ملفوائے کا شکریہ ادا کرنا چاہئے تھا جو سراسر ناممکن تھا مگر یہ بھی سچ تھا کہ ملفوائے کلی میں پھندنا لگا کر اب پورے سکول کو یہ بتاتا پھرے گا کہ ہیری بہت نالائق طالبعلم ہے کیونکہ اسے جادوئی مرکبات کی اضافی پڑھائی کیلئے رات کو ٹیوشن بھی لینا پڑتی ہے......

وہ جونہی دفتر کے دروازے پر پہنچا تو اچانک کسی چیز نے اس کے قدم جکڑ لئے۔ کانپتی ہوئی روشنی کا عکس جو اس کے سامنے دروازے کے چمکدار روغن پر تھرتھرا رہا تھا۔ وہ حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا اور سوچنے لگا کہ یہ کیسی روشنی ہے؟......اور پھر اسے یاد آ گیا کہ یہ بالکل اسی طرح کی روشنی تھی جو اسے کل خواب میں دکھائی دی تھی۔ شعبہ اسراریات کے دوسرے نیم تاریک کمرے میں موجود روشنی......!

اس نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا۔ روشنی سنیپ کی میز پر رکھے ہوئے پتھر کے طاس میں سے پھوٹ رہی تھی۔ وہ مقناطیسی انداز میں تیشہ یادداشت کے پاس چلا آیا۔ تیشہ یادداشت میں چاندی جیسی لہریں دائروی انداز میں گھوم رہی تھیں...... یہ سنیپ کی یادیں تھیں، جنہیں وہ ہیری کو دیکھنے نہیں دینا چاہتے تھے۔ اگر وہ اتفاق سے ان کے حفاظتی خول کو توڑ کر ان کے دماغ میں گھس جائے تو وہ ان کی جھلک تک نہ دیکھ پائے......

ہیری نے تیشہ یادداشت کو گھورتے ہوئے دیکھا اور پھر اس کے ذہن کے کسی کونے میں تجسس کی حس بیدار ہوگئی اور وہ سوچنے لگا...... آخر ایسی کون سی چیز ہے جو سنیپ اس سے چھپانے کیلئے ہر مشق کے موقع پر اتنا جتن کرتے دکھائی دیتے ہیں؟

چاندی جیسی روشنی دیواروں پر کانپتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری سوچتے ہوئے تیشہ یادداشت کے مزید قریب پہنچ گیا۔ اس کے دماغ میں اب نئی بات پیدا ہوئی تھی، کیا سنیپ شعبہ اسراریات کے اس راز کے بارے میں جانتے ہیں جو ہیری کے خوابوں میں ہمیشہ ادھورا رہ جاتا تھا؟...... کیا وہ اسی راز کو اس سے چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں؟

ہیری نے اپنے عقب میں مڑ کر دیکھا۔ اس کا دل پہلے کی بہ نسبت اور زیادہ زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ سنیپ مونٹی گو کو ٹوائلٹ سے باہر نکالنے کیلئے گئے تھے، انہیں اس کام میں کتنا وقت لگے گا؟ وہ اسے ٹوائلٹ سے نکالنے کے بعد سیدھے دفتر لوٹ آئیں گے یا پھر اسے ساتھ لے کر ہسپتال جائیں گے؟ یقینی طور پر وہ اسے ہسپتال چھوڑنے جائیں گے کیونکہ وہ سلے درن کا طالبعلم تھا اور سلے درن کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان بھی...... سنیپ سلے درن فریق کے سربراہ بھی تو تھے۔ وہ یقیناً یہ تسلی کر لینا چاہیں گے کہ وہ پوری طرح سے ٹھیک ہو......!

وہ تیشہ یادداشت کے اور نزدیک چلا گیا۔ اب وہ اس کی گہرائی میں جھانک سکتا تھا۔ وہ دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ کسی قسم کی آواز سننے کی کوشش کر رہا تھا، اس نے اپنی چھڑی ایک بار پھر باہر نکال لی۔ دفتر کے بیرونی راہداری میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی اور کہیں کوئی کھٹکا سنائی نہیں دے رہا۔ اس نے جھجکتے ہوئے پتھریلے طاس کے اندر تیرتے ہوئے مائع اور گیس جیسے محلول کو اپنی چھڑی سے کریدا۔

چاندی جیسا وہ محلول بہت سرعت رفتاری سے گھومنے لگا۔ ہیری اپنی متجسس طبیعت کے غلبے کا شکار ہو چکا تھا اور وہ اس چاندی جیسے محلول پر جھکتا چلا گیا۔ اس کے آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹنے لگا اور اسے ایک کمرہ دکھائی دینے لگا جسے وہ اوپر چھت سے جھانک کر دیکھ رہا تھا۔ بالکل اسی طرح جیسے اس نے ڈمبل ڈور کے دفتر میں عدالت کو اوپر سے دیکھا تھا۔ وہ کسی گول کھڑکی سے اندر جھانک رہا تھا۔ وہ کوئی بڑا کمرہ نہیں تھا...... درحقیقت اسے سمجھنے میں غلطی نہ ہو رہی ہو تو وہ یقیناً بڑا اہال ہی تھا جس میں وہ اس وقت جھانک رہا تھا۔ اس کی بے ترتیب سانسیں پتھریلے طاس کے محلول کی سطح سے پھیلتی ہوئی دیواروں سے ٹکرائیں اور اس کا دماغ سن ہونے لگا۔ اس یاد میں گھسنے کیلئے اس کے دل میں عجیب سی خواہش مچلنے لگی، مگر ایسا کرنا سراسر حماقت ہوگی...... وہ اپنی جگہ پر کھڑا کانپ رہا تھا...... سنیپ کسی بھی وقت واپس لوٹ سکتے تھے...... مگر ہیری کے دماغ میں اسی لمحے چو چینگ کا غصے سے دہکتا ہوا چہرہ اور ملفوائے کی طنزیہ مسکان نے نفرت کی آگ لگا دی، جس کی وجہ سے تمام خوف اور وسوسے اس کے ذہن میں محو ہو کر رہ گئے تھے۔

اس نے ایک گہری سانس کھینچی اور پھر اس کا چہرہ سنیپ کی یادوں سے بھرے طاس میں ڈوبتا چلا گیا۔ اسی لمحے دفتر کا فرش کانپ گیا اور اس کے قدم اکھڑ گئے۔ ہیری سر کے بل تیشہ یادداشت کی تہہ میں گرنے لگا......

وہ سرد دھند کے درمیان گرتا چلا جا رہا تھا اور پھر......

وہ بڑے ہال کے وسطی حصے میں کھڑا تھا مگر وہاں چاروں طرف فریقی میزیں موجود نہیں تھیں بلکہ وہاں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر سو سے زائد چھوٹے چھوٹے ڈیسک قطار وار لگے ہوئے تھے۔ ہر ڈیسک پر ایک ایک طالبعلم بیٹھا تھا اور ان سب کا رُخ ایک ہی طرف تھا۔ سب لوگوں کے سر نیچے جھکے ہوئے تھے اور وہ اپنے چرمئی کاغذوں پر کچھ لکھ رہے تھے۔ قلموں کے گھسٹنے کی آواز گونج رہی تھی یا پھر چرمئی کاغذوں کی سرسراہٹ سنائی دے رہی تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ امتحانات ہو رہے تھے۔

بلند کھڑکیوں سے دھوپ کی سنہری کرنیں چھن چھن کر اندر آ رہی تھیں۔ چمکتی ہوئی روشنی میں طلباء کے سر بادامی اور سنہرے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے محتاط نظروں سے چاروں طرف نگاہ ڈالی۔ سنیپ یہیں کہیں بیٹھے ہوں گے؟......آخر وہ ان کی ہی تو یاد تھی!

وہ ہیری کے بالکل پیچھے والے ڈیسک پر موجود تھے۔ ہیری نے گھور کر انہیں دیکھا۔ اپنے لڑکپن کی عمر میں سنیپ بالکل دبلے پتلے تھے اور ان چہرہ کچھ زیادہ ہی پتلا تھا جیسے اندھیرے میں رکھا ہوا ہوا کوئی پودا۔ ان کے سیدھے بال چپچپے تھے اور میز کی سطح کو چھو رہے تھے۔ لکھتے ہوئے ان کی خمدار ناک چرمئی کاغذ سے بمشکل نصف انچ ہی دور ہوگی۔ ہیری نے سنیپ کی پشت پر جا کر ان چرمئی کاغذ پر نظر ڈالی۔ 'تاریک جادو سے تحفظ کا فن...... پرچہ برائے اوڈبلیوایل امتحان!'

ہیری نے سوچا کہ سنیپ اس وقت پندرہ سولہ کے ہی ہوں گے یعنی وہ ہیری کی عمر کے لگ بھگ آس پاس ہیں۔ ان کا ہاتھ چرمئی کاغذ پر بہت رفتار سے چل رہا تھا۔ انہوں نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے ساتھیوں کی بہ نسبت ایک فٹ طویل چرمئی کاغذ لکھ لیا تھا حالانکہ ان کی تحریر کافی چھوٹی اور پاس پاس تھی۔

''صرف پانچ منٹ باقی ہیں......!''

یہ آواز سن کر ہیری ایک جھٹکے سے اچھل پڑا تھا۔ اس نے اپنا سر اُٹھایا اور پلٹ کر آواز کی طرف دیکھا۔ پروفیسر فلٹ وک کے سر کا صرف بالائی حصہ ہی ڈیسک کی قطاروں کے درمیان کچھ فاصلے پر چلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ پروفیسر فلٹ وک ایک بکھرے ہوئے سیاہ بالوں والے لڑکے کے قریب سے گزر رہے تھے...... بہت ہی بکھرے ہوئے بے ترتیب بال......

ہیری اتنی بدحواسی میں ڈگمگایا کہ اگر وہ واقعی ٹھوس ہوتا تو یقیناً اپنے ساتھ ساتھ کئی ڈیسک گرا چکا ہوتا۔ وہ اس طرف اتنی تیزی سے بڑھا کہ خواب کی مانند اُڑتا ہوا دو قطاروں پھلانگ کر تیسری قطار میں پہنچ گیا۔ سیاہ بالوں والے لڑکے کے سر کا عقبی حصہ قریب آیا اور پھر......وہ اپنی کمر سیدھی کرتے ہوئے ڈیسک سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ چرمئی کاغذ اب اس کے ہاتھوں میں تھما ہوا تھا۔ وہ شاید اپنی تحریر مکمل کرنے کے بعد اسے ایک بار پھر سے پڑھ رہا تھا......

ہیری ڈیسک کے سامنے پہنچ گیا اور مبہوت نظروں سے اپنے پندرہ سولہ سالہ ڈیڈی کو دیکھنے لگا۔ اس کے پیٹ میں حیرت بھرے دھماکے ہونے لگے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی آئینے میں خود کو ہی دیکھ رہا تھا۔ حالانکہ کچھ خدوخال الگ طرح کے تھے۔ جیمس پوٹر کی

آنکھوں کا رنگ گہرا بادامی تھا اوران کی ناک ہیری کی بہ نسبت کچھ زیادہ لمبی دکھائی دیتی تھی۔ان کے ماتھے پر کسی قسم کا کوئی نشان نہیں تھا مگر ہیری کی طرح ان کا چہرہ بھی کچھ پتلا تھا۔وہی صورت اور ویسی ہی بھنوئیں...... ہیری کی طرح جیمس کے بال بھی بکھرے ہوئے اور عقب میں کھڑے دکھائی دیتے تھے۔ان کے ہاتھ بالکل ہیری جیسے تھے اور پھران کے کھڑے ہونے پر ہیری کو معلوم ہو گیا کہ ان کا قد بھی اسی کے برابر ہی تھا محض ایک آدھ انچ کا فرق ہوگا۔

جیمس نے زوردار انداز میں جمائی لی اور پھر اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔شاید وہ اپنے پچھلے حصے کے بالوں کو بٹھانے کی کوشش کر رہے تھے مگران کی اس کوشش سے بال کچھ اور زیادہ کھڑے ہو گئے تھے۔جیمس نے اچٹتی ہوئی نظر پروفیسر فلٹ وک پر ڈالی اور پھر مڑ کر چار نشستیں پیچھے بیٹھے ہوئے ایک لڑکے کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

ہیری کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔جب اس نے دیکھا کہ سیریس بلیک نے اپنا انگوٹھا اوپر اُٹھا کر جیمس کو فاتحانہ انداز میں اشارہ کیا۔سیریس اپنی کرسی پر جم کر بیٹھا ہوا تھا اور اسے پچھلے دو پایوں پر جھلا رہا تھا۔وہ نہایت خوش شکل دکھائی دے رہا تھا۔اس کے سیاہ گھنے لمبے بال اس کی آنکھوں پر اتنے دلکش انداز سے لہرا رہے تھے کہ بالکل ویسے ہیری یا جیمس کے بال کبھی نہیں لہرا سکتے تھے۔سیریس کے پیچھے بیٹھی ہوئی لڑکی حسرت بھری نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔البتہ سیریس کا دھیان اس کی طرف بالکل بھی نہیں تھا۔اس لڑکی سے دو نشستیں پیچھے نظر دوڑاتے ہوئے ہیری کو ایک اور حیرت جھٹکا برداشت کرنا پڑا۔وہاں ریمس لوپن کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔وہ کسی قدر زرد دکھائی دے رہے تھے (کیا اماوس کی رات قریب تھی؟) وہ سر جھکائے اپنے پرچے کو حل کرنے میں مگن تھے۔اپنے جواب کو پڑھتے ہوئے لوپن نے قلم کے پچھلے سرے سے اپنی ٹھوڑی کھجائی اور پھر ان کی تیوریاں چڑھنے لگیں۔

تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ وارم ٹیل کو بھی یہیں کہیں موجود ہونا چاہئے!......اور پھر حیرت انگیز طور پر کچھ ہی سیکنڈ بعد ہیری کو وہ بھی دکھائی دے گیا۔ایک چھوٹا، چوہے کے بالوں والا لڑکا، جس کی نوکیلی ناک تھی۔وارم ٹیل کسی قدر پریشان دکھائی دے رہا تھا اور بے اختیار اپنے ناخن چبا رہا تھا۔وہ اپنے چرمئی کاغذ کو گھورتے ہوئے پاؤں کے انگوٹھے کے ناخن سے فرش کو کھرچ رہا تھا۔کبھی کبھار وہ حسرت بھری نظروں سے اپنے قریبی ساتھیوں کے چرمئی کاغذوں پر بھی نظر ڈال لیتا تھا۔ہیری نے ایک لمحے تک وارم ٹیل کی کیفیت ملاحظہ کی اور پھر وہ جیمس کی طرف دوبارہ متوجہ ہو گیا جواب بچے ہوئے چرمئی کاغذ کے ٹکڑے کو اب ہلاتا ہوا دکھائی دیا۔جیمس نے اپنی جیب سے ایک سنہری گیند نکالی اور پھر اس پر ایک لفظ 'ایل ای' لکھ دیا۔ان حروف کا کیا معنی ہو سکتا تھا؟

''سب لوگ اپنی قلمیں نیچے رکھ دیں۔'' پروفیسر فلٹ وک کی چوں چوں کرتی ہوئی آواز سنائی دی۔''تم بھی سٹیبنز! ابھی سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔میں تمہارے چرمئی کاغذ اکٹھے کرلوں......ا یکوسم چرمئی کاغذ......!''

سو سے زائد چرمئی کاغذ ہوا میں بلند ہوئے اور اُڑتے ہوئے پروفیسر فلٹ وک کے پاس جانے لگے۔وہ انہیں اپنے بازو میں جمع کر رہے تھے۔وہ چرمئی کاغذ کا بوجھ بڑھنے اور جھٹکوں سے کئی قدم پیچھے ہٹتے چلے گئے اور پھر لڑکھڑا کر زمین پر گر گئے۔بڑے ہال میں

ہنسی کا شور اُٹھا۔ اگلی ڈیسکوں سے دو تین طلباء جلدی سے اُٹھے اور بھاگ کر ان کی مدد کرنے لگے۔ انہوں نے ان کے چوغے کو پکڑ کر انہیں سیدھا کھڑا کر دیا۔

''شکریہ...... بہت بہت شکریہ!'' پروفیسر فلٹ وک نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''بہت شاندار! اب تم لوگ باہر جا سکتے ہو......''

ہیری نے چونک کر اپنے والد کی طرف دیکھا جو اب تیزی سے اپنے لکھے ہوئے ایل ای کے حروف سنہری گیند سے مٹا رہے تھے۔ وہ اچھل کر کھڑے ہوئے اور قلم اور خالی کاغذ اپنے بستے میں ڈالنے لگے۔ پھر انہوں نے اپنا بستہ اپنے کندھے پر لٹکایا اور سیریس کے قریب آنے کا انتظار کرنے لگے۔

ہیری نے اپنے اردگرد چاروں طرف نظر ڈالی۔ اسے کچھ فاصلے پر سنیپ کی جھلک دوبارہ دکھائی دی جو میزوں کے درمیان سے چلتے ہوئے بیرونی ہال کی طرف جا رہے تھے۔ وہ ابھی تک اپنے امتحانی سوالات کے پرچے کو ہاتھوں میں لئے کھوئے کھوئے سے دکھائی دے رہے تھے۔ گول کندھوں والے سنیپ مکڑی کی طرح جھٹکے کھاتے ہوئے چل رہے تھے اور ان کے چپچپے بال ان کے چہرے کے چاروں طرف لہرا رہے تھے۔

باتونی لڑکیوں کی ایک بڑی ٹولی سنیپ کو جیمس اور سیریس سے کافی دور کئے ہوئے تھی۔ خود کو ان کے درمیان میں رکھتے ہوئے ہیری سنیپ پر بھی نظر رکھے ہوئے تھا۔ وہ جیمس، سیریس اور لوپن کی باتیں سننے کی بھی پوری کوشش کر رہا تھا۔

''مونی! تمہیں سوال نمبر دس تو یقیناً پسند آیا ہوگا؟'' بیرونی ہال میں پہنچ کر سیریس نے پوچھا

''بے حد پسند آیا!'' لوپن نے جلدی سے کہا۔ ''بھیڑیائی انسان کو پہچاننے کی پانچ علامتیں بتائیے؟ بہت مزیدار سوال تھا......''

''تو پھر تم نے تمام نشانیاں بتا دی ہوں گی؟'' جیمس نے مصنوعی پریشانی سے پوچھا۔

''اور کیا......؟'' لوپن نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔ وہ اب بیرونی دروازے کے سامنے کھڑے ہجوم میں شامل ہو چکے تھے جو دھوپ بھرے میدان میں پہنچنے کیلئے بے تاب دکھائی دے رہا تھا۔ ''نمبر ایک، وہ میری کرسی پر بیٹھا تھا، نمبر دو، اس نے میرے کپڑے پہن رکھے تھے، نمبر تین، اس کا نام ریمس لوپن ہے......''

صرف وارم ٹیل نہیں ہنسا تھا......

''میں نے تھوتھنی جیسی صورت، آنکھوں کی پتلیاں اور مڑی ہوئی دُم لکھا تھا'' وہ پریشانی کے عالم میں گھبرا کر بولا۔ ''مگر میں کوئی کسی اور علامت کے بارے میں یاد نہیں کر پایا......''

''اوہ وارم ٹیل تم کتنے احمق ہو؟'' جیمس نے درشت لہجے میں کہا۔ ''تم مہینے میں ایک مرتبہ بھیڑیائی انسان کے ساتھ گھومتے ہو......؟''

''اپنی آواز کو قابو میں رکھو......'' لوپن پریشانی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا۔

ہیری نے جلدی سے مڑ کر پیچھے دیکھا۔ سنیپ اس کے پیچھے ہی کھڑے تھے۔ وہ ابھی تک اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے امتحانی سوالات کے پرچے میں کھوئے ہوئے تھے...... مگر یہ تو سنیپ کی ہی یاد تھی، اور ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر میدان میں پہنچنے کے بعد اگر سنیپ کسی دوسری سمت میں مڑ جائیں گے تو ہیری جیمس اور سیریس کے پیچھے ہرگز نہیں جا پائے گا۔ درحقیقت اسے یہ دیکھ کر نہایت طمانیت کا احساس ہوا کہ جب جیمس اور ان کے تینوں دوست میدان سے ہوتے ہوئے جھیل کے کنارے پر پہنچ گئے اور سنیپ بھی ان کے عقب میں چلتا ہوا جھیل کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ابھی تک اپنے سوالات والے کاغذ پر ہی نظریں جمائے ہوئے تھے اور شاید انہیں اس بات کا قطعی احساس نہیں تھا کہ وہ کس طرف جا رہے ہیں؟ ان سے کچھ قدم دور ہیری کی نظریں جیمس، سیریس اور لوپن پر ٹکی ہوئی تھیں۔

''دیکھو! مجھے تو یہ پرچہ گڑ کی ڈلی کی طرح لگا۔'' ہیری نے سیریس کی آواز سنی۔ ''مجھے بے حد حیرت ہوگی کہ اگر مجھے کم از کم 'توقع سے بڑھ کر' کا درجہ نہ ملے!''

''مجھے بھی......'' جیمس نے کہا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ جیب میں ڈالے اور اس میں سے ایک پھڑ پھڑاتی ہوئی سنہری گیند باہر نکال لی۔

''تمہیں یہ کہاں سے ملی؟''

''بس اُڑا لی......'' جیمس نے لا پروائی سے کہا۔ وہ سنہری گیند کے ساتھ کھیلنے لگے۔ وہ اسے ایک فٹ تک دور جانے دیتے اور پھر جھپٹ کر دبوچ لیتے۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ ان میں بھانپ لینے کی قوت کافی غضب کی تھی۔ وارم ٹیل ان کی طرف نہایت تعجب اور حسرت سے دیکھتا رہا۔ وہ جھیل کے کنارے اسی درخت کی چھاؤں میں جا ٹھہرے جس کے نیچے ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک بار اتوار کے دن اپنا ہوم ورک پورا کیا تھا۔ وہ سب درخت کی چھاؤں میں گھاس پر بیٹھ گئے۔ ہیری نے ایک بار پھر پلٹ کر دیکھا۔ اسے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ سنیپ بھی کچھ فاصلے پر جھاڑیوں کی چھاؤں میں گھاس پر بیٹھ چکے تھے۔ وہ حسب معمول اپنے امتحانی پرچے میں کھوئے کھوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ہیری درخت اور جھاڑیوں کے درمیان کہیں بھی بیٹھ کر ان چاروں لوگوں کو آسانی دیکھ اور سن سکتا تھا۔ سنہری کھلکھلاتی ہوئی دھوپ جھیل کے پانی کی سطح پر چمک رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ بڑے ہال سے نکل کر لڑکیوں کی ایک ٹولی جھیل کنارے آ بیٹھا اور وہ پانی سے شرارتیں کرتے ہوئے ہنسی ٹھٹھا کرنے لگیں۔ وہ اپنے جوتے اور موزے اتار کر اپنے پیروں کو پانی میں غوطے دے رہی تھی، شاید وہ ٹھنڈک حاصل کر رہی ہوں۔

لوپن نے ایک کتاب باہر نکالی اور پھر اسے پڑھنے میں محو ہو گئے۔ سیریس گھاس پر بیٹھے ہوئے طلباء کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گئے۔ وہ تھوڑا بیزار اور افسردہ مگر بہت دلکش دکھائی دیتے تھے۔ جیمس ابھی تک اپنی سنہری گیند سے کھیلنے میں مگن تھے۔ اب وہ اسے کچھ زیادہ فاصلے تک جانے دیتے اور پھر لپک کر پکڑ لیتے تھے۔ ہیری ان کی مہارت پر داد دیئے نہ رہ پایا کہ وہ جان بوجھ کر اسے کافی دور نکل

جانے دیتے اور پھر آخری ساعت میں ہی اسے پکڑ لیتے تھے۔ وارم ٹیل بے چارگی کے عالم میں منہ پھاڑے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جب بھی جیمس کوئی مشکل لمحے میں فرار ہوتی ہوئی سنہری گیند کو جھپٹ کر دبوچتے تھے تو وارم ٹیل گہری آہ بھر کر بچوں کی طرح تالیاں بجانے لگتا تھا۔ جب یہ سلسلہ قریباً پانچ منٹ تک یونہی چلتا رہا تو ہیری چڑ کر یہ سوچنے لگا کہ جیمس اس ہڑ بڑی مچانے والے وارم ٹیل کو ڈانٹ کیوں نہیں دیتے ہیں؟ مگر شاید جیمس کو ایسا کرنا اور دیکھنا اچھا لگ رہا تھا۔ ہیری کو پہلی بار یہ محسوس ہوا کہ اس کے والد اپنے بالوں کو زبردستی بکھیر لیتے تھے اور جھیل کنارے بیٹھی ہوئی لڑکیوں کو بار بار مڑ کر دیکھتے تھے۔

''اسے اب اندر رکھ لو......'' سیریس نے بالآخر کہہ دیا۔ جب جیمس نے ایک بہت اچھی جست کے ساتھ سنہری گیند کو دبوچا تھا اور وارم ٹیل کی تالیاں ایک بار پھر فضا میں گونجنے لگی تھیں۔ ''کہیں جوش وخروش میں وارم ٹیل کا چوغہ پھر سے گیلا نہ ہو جائے......''

وارم ٹیل کا چہرہ تھوڑا گلابی ہونے لگا جس پر جیمس مسکرا دیا۔

''اگر تمہیں یہ پسند نہیں ہے تو میں اسے رکھ لیتا ہوں۔'' جیمس نے سنہری گیند کو جیب میں واپس ٹھونستے ہوئے کہا۔ ہیری پر یہ عیاں ہو گیا کہ صرف سیریس کیلئے ہی جیمس اپنی شان جھاڑنا چھوڑ سکتے تھے۔

''میں بوریت محسوس کر رہا ہوں، کاش آج اماوس کی رات ہوتی؟'' سیریس نے کہا۔

''تمہاری ایسی ہی خواہش ہو سکتی ہے۔'' لوپن نے اپنی کتاب کے پیچھے سے آواز لگائی۔ ''ہمیں ابھی تبدیلی ہیئت کا امتحان بھی دینا ہے۔ اگر تم بیزار ہو گئے تو مجھ سے سوال پوچھنا شروع کر دو۔ یہ لو......'' انہوں نے اپنی کتاب اس کی طرف بڑھا دی۔

''مجھے اس بکواس کی طرف دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔'' سیریس نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''مجھے سب کچھ ازبر ہو چکا ہے......''

''اس سے تمہاری بوریت بھی جاتی رہے گی پیڈ فٹ!'' جیمس نے آہستگی سے کہا۔ ''ارے دیکھو تو سہی!......وہاں کون بیٹھا ہوا ہے؟''

سیریس نے اپنا سر گھمایا پھر وہ بہت ہوشیار دکھائی دینے لگا جیسے کوئی کتا خرگوش کی بو سونگھنے پر چوکنا دکھائی دیتا ہے۔

''بہت اعلیٰ......سنی ویلیوس!'' اس نے آہستگی سے کہا۔

ہیری مڑ کر اس طرف دیکھنے لگا جہاں سیریس کی نگاہیں جمی ہوئی تھیں۔

سنیپ جو کچھ دیر پہلے تک اپنے او ڈبلیو ایل امتحانی پرچے میں گم دکھائی دے رہے تھے، اب اسے لپیٹ کر اپنے بستے میں ڈال رہے تھے۔ جب وہ جھاڑیوں کی چھاؤں سے نکل کر گھاس پر دور جانے لگے تو سیریس اور جیمس اچانک اپنے جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ لوپن اور وارم ٹیل وہیں بیٹھے رہے۔ لوپن ابھی تک اپنی کتاب کو گھور رہے تھے حالانکہ ان کی آنکھیں بالکل ایک ہی جگہ پر ساکت تھیں اور ان کے بھنوؤں کے درمیان ایک گہری شکن نمودار ہو چکی تھی۔ وارم ٹیل دلچسپی کے عالم میں کبھی سیریس کو اور کبھی جیمس کو اور کبھی دور جاتے ہوئے سنیپ کو دیکھ رہا تھا۔

''سب کچھ ٹھیک ہے نا،سنی ولیوس؟'' جیمس نے سنیپ کی طرف زوردار آواز لگائی۔

سنیپ نے اتنی تیزی سے مڑکر دیکھا جیسے انہیں کسی حملے کی توقع ہورہی ہو۔انہوں نے لمحہ بھر ضائع کئے بغیر اپنا بستہ گھاس پر پٹخ دیا اور اپنے چوغے کے اندر ہاتھ ڈال کر اپنی چھڑی باہر نکال لی مگر اسی لمحے ان کے ہاتھوں سے چھڑی نکل کر بارہ فٹ اوپر اچھلی اور پیچھے کی طرف دور گھاس پر جا گری۔ ہیری کی سماعت میں جیمس کی آواز گونج رہی تھی جس نے نہتے کرنے والا جادوئی کلمہ بولا تھا۔ سیریس کا زوردار قہقہہ فضا میں گونجنے لگا۔

''بند ہوتم......'' سیریس نے اپنی چھڑی سیریس کی طرف لہرا کر کہا، جواب اپنی گری ہوئی چھڑی کی طرف چھلانگ لگا چکے تھے مگر جادوئی کلمے کی وجہ سے وہ بیچ ہوا میں سے گھاس پر گر گئے۔

چاروں طرف طلباء کی گفتگو کا سلسلہ تھم گیا۔ان میں کچھ اپنی جگہوں سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے قریب آنے لگے۔ان میں کچھ تو خوفزدہ دکھائی دے رہے تھے اور کچھ صورت حال سے لطف اندوز ہورہے تھے۔

سنیپ ہانپتے ہوئے زمین پر پڑے رہے اور ان کی اُٹھنے کی کوشش ناکام ثابت ہوتی دکھائی دی۔جیمس اور سیریس اپنی چھڑی ان پر تانے ہوئے قریب آ گئے تھے۔جیمس کی گردن بار بار گھوم کر جھیل کنارے بیٹھی ہوئی لڑکیوں کی طرف مڑ جاتی تھی۔وارم ٹیل اب اپنی جگہ پر کھڑا ہو چکا تھا اور بھوکے شکاری بھیڑیئے کی مانند ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔اس مزیدار واقعے کو دیکھنے کیلئے وہ آگے بڑھ رہا تھا جس کی وجہ سے لوپن اس کے عقب میں چھپ کر رہ گئے تھے۔

''امتحان کیسا رہا،سنی ولیوس؟'' جیمس نے پوچھا۔

''میں نے اسے دیکھا تھا،اس کی ناک چرمئی کاغذ کے ساتھ گھسٹ کھا رہی تھی۔ چرمئی کاغذ پر چپچپے تیل کے کافی سارے نشان پڑ چکے ہوں گے۔ پرچے دیکھنے والے کو ایک لفظ بھی صحیح طرح سے دکھائی نہیں دے گا......''

اردگرد کے کئی طلباء زور زور سے ہنسنے لگے۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ سنیپ اپنے ساتھیوں میں کچھ زیادہ پسندیدہ شخصیت نہیں رہے تھے۔وارم ٹیل کے چہرے پر چوڑی مسکراہٹ پھیل گئی۔سنیپ لگاتار اُٹھنے کی کوشش کر رہے تھے مگر ان پر جادوئی کلمے کی گرفت پوری طرح قائم تھی۔وہ یوں ہاتھ پاؤں چلا رہے تھے جیسے انہیں غیبی رسیوں میں باندھ دیا گیا ہو......

''ذرا ٹھہر جاؤ...... ذرا ٹھہر جاؤ......'' انہوں نے ہانپتے ہوئے کہا اور جیمس کو بے حد نفرت بھری نظروں سے دیکھا۔''ذرا ٹھہرو......''

''کس چیز کیلئے ٹھہر جاؤں،سنی ولیوس؟'' سیریس نے سرد لہجے میں کہا۔''تم کیا کرنے والے ہو؟...... کیا اپنی گندی ناک ہمارے چوغوں سے پونچھوں گے......؟''

سنیپ کے منہ سے گالیوں اور جادوئی کلمات کی برسات ہونے لگی مگر ان کی چھڑی دس فٹ کے فاصلے پر گری ہوئی تھی،اس لئے

جادوئی کلمات سے کچھ بھی نہیں ہو پایا۔

''اوہ اتنی ساری غلاظت نے تو تمہارا منہ گندا کر دیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ تمہیں اپنا منہ دھو لینا چاہئے......دھلوائریم......'' جیمس نے سرد لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

سنیپ کے منہ سے صابن کے گلابی بلبلے باہر نکلنے لگے۔ جھاگ ان کے ہونٹوں سے نیچے بہنے لگی۔ جس کی وجہ سے وہ بول بھی نہیں پا رہے تھے اور ان کا گلا رندھا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''اسے تنہا چھوڑ دو......'' ایک تیکھی آواز ان کے عقب میں گونجی۔

جیمس اور سیریس نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔ جیمس کا خالی ہاتھ لاشعوری طور پر بالوں کو سنوارنے لگا۔ ہیری بھی اب اسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔ جھیل کنارے پر بیٹھی ہوئی لڑکیوں کی ٹولی میں سے ایک لڑکی اُٹھ کر وہاں آچکی تھی۔ اس کی آنکھیں سبز اور بادام کی سی ہیئت جیسی تھیں۔ بالکل ہیری کی آنکھوں جیسی...... ہیری کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا......وہ تو ہیری کی ممی تھیں......

''جیسا آپ کہیں......ایونس؟'' اور جیمس کی آواز اچانک مسرت آمیز، گہری اور متانت بھری ہوگئی تھی۔

''میں نے کہا کہ اسے تنہا چھوڑ دو......'' للّی ایونس نے اپنی بات دہرائی۔ وہ جیمس کی طرف نہایت ناپسندیدگی سے دیکھ رہی تھیں۔ ''آخر اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟''

''ٹھیک ہے......'' جیمس نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''حقیقت یہ ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہے، اگر تم میری بات کا مطلب سمجھ پاؤ تو......''

اردگرد کھڑے کئی طلباء ایک بار پھر ہنسنے لگے، جن میں اب سیریس اور وارم ٹیل بھی شامل ہو چکے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ کچھ دور گھاس پر بیٹھے ہوئے لوپن بالکل نہیں ہنسے تھے اور نہ ہی للّی ہنسی تھی۔

''اوہ تمہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ تمہاری حرکتیں نہایت دلچسپ ہیں؟'' للّی نے ٹھنڈے پن سے کہا۔ ''مگر مجھے معلوم ہے کہ تم محض مغرور اور دوسروں کو ستانے والے لفنگے کے سوا اور کچھ نہیں ہو......اسے چھوڑ دو، پوٹر!''

''ایونس! اگر تم میرے ساتھ گھومنے کا وعدہ کرو تو میں اسے ابھی چھوڑ دوں گا۔'' جیمس نے فوراً کہا۔ ''اور یہ وعدہ رہا کہ اگر تم میرے ساتھ باہر گھومنے کیلئے چلو گی تو میں سنی ویلی پر کبھی اپنی چھڑی نہیں اُٹھاؤں گا......''

ادھر سنیپ پر جادوئی کلمے کا اثر کم ہوتا جا رہا تھا۔ سنیپ اب گھسٹتے ہوئے آہستہ آہستہ اپنی چھڑی کی طرف کھسکتے جا رہے تھے۔ وہ رینگتے ہوئے منہ سے نکلنے والے صابن کی جھاگ کو تھوکتے جا رہے تھے۔

''اگر مجھے تم میں اور دیوہیکل ہشت پا میں سے کسی ایک کو منتخب کرنا پڑ جائے تو میں پھر بھی تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی......''

''قسمت خراب ہے، پرنگس!'' سیریس نے تیزی سے کہا اور سنیپ کی طرف مڑا۔ ''اوہ......بچو!''

مگر کافی دیر ہو چکی تھی، سنیپ بالآخر اپنی چھڑی پکڑنے میں کامیاب ہو سکے تھے اور اس کا رُخ جیمس کی طرف تھا۔ روشنی کا ایک تیز جھما کا ہوا اور جیمس کے چہرے پر ایک رخسار زخمی ہو گیا۔ خون بہہ کر ان کا چوغہ رنگین کرنے لگا۔ جیمس تیزی سے مڑے اور اگلے ہی لمحے روشنی کا ایک اور تیز جھما کا ہوا۔ سنیپ اپنی جگہ سے اچھل کر ہوا میں الٹا لٹک گئے۔ ان کا چوغہ ان کے جسم پر پھسلتا ہوا نیچے کی طرف گرتا چلا گیا اور سر سے ہوتا ہوا ہوا میں لہرانے لگا۔ ان کے کمزور پاؤں اور مریل زرد رنگت والا جسم ننگا دکھائی دینے لگا۔ ان کے جسم پر بس ایک میلی کچیلی چڈی باقی رہ گئی تھی۔

کئی طلباء ہنستے ہوئے تالیاں بجانے لگے۔ سیریس، جیمس اور وارم ٹیل ہنسی کے مارے دوہرے ہو رہے تھے۔ للّی کے غصے بھرے چہرے پر ایک پل ایسا بھی آیا کہ جیسے وہ ہنسنے ہی والی ہو پھر اس نے کرخت لہجے میں کہا۔ ''میں کہتی ہوں، اسے نیچے اتارو!''

''کیوں نہیں ایونس!'' جیمس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی چھڑی اوپر کی طرف لہرائی۔ سنیپ زمین پر اوندھے منہ گر گئے۔ وہ اپنی جھولتے ہوئے چوغے سے خود کو آزاد کرانے کے چکر میں مزید الجھ گئے تھے۔ پھر چند ہی ساعتوں میں وہ اپنی چھڑی تانتے ہوئے ایک بار پھر جیمس کے سامنے تن کر کھڑے ہو چکے تھے۔ اسی لمحے سیریس نے ششدر کر دینے والا جادوئی کلمہ بولا اور پھر سنیپ لکڑی کے تختے کی مانند زمین بوس ہو گئے۔

''میں کہتی ہوں، اسے تنہا چھوڑ دو......'' للّی غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے چیخی اور اس نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ سیریس اور جیمس نے محتاط انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

''دیکھو ایونس! ایسا کچھ مت کرنا جس کی وجہ سے مجھے تم پر جوابی حملہ کرنا پڑ جائے!'' جیمس نے سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم اپنا وار واپس پلٹاؤ......'' للّی نے غصے بھرے لہجے میں کہا۔ جیمس نے ایک گہری آہ بھری اور پھر اپنی چھڑی لہرا کر اسے ششدر جادوئی کلمے سے آزاد کر دیا۔

''یہ لو ہو گیا......'' انہوں نے بے بسی سے کہا۔ سنیپ اپنے قدموں پر دوبارہ کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''سنی ویلیوس! تم خوش قسمت ہو کہ ایونس یہاں موجود تھی......''

''مجھے اس جیسی بدذات لڑکی کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے......'' سنیپ غرائے۔

للّی نے پلکیں جھپک کر ان کی طرف دیکھا۔

''ٹھیک ہے......'' انہوں نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ ''میں آئندہ کبھی تمہاری فکر نہیں کروں گی اور سنی ویلیوس! اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو اپنی چڈی ضرور دھو لیتی......''

''ایونس سے معافی مانگو......ابھی اسی وقت!'' جیمس نے سنیپ کی طرف دیکھ کر دہاڑتے ہوئے کہا اور اپنی چھڑی خطرناک

انداز میں اس پر دوبارہ تان لی۔

''میں نہیں چاہتی ہوں کہ تم اس سے میرے لئے زبردستی معافی منگواؤ۔'' للّی ایک بار چیختی ہوئی غرائی۔ ''تم بھی اتنے ہی غلط ہو جتنا کہ وہ ہے...... سمجھے!''

''کیا مطلب؟'' جیمس بری طرح سے چونکتے ہوئے چیخا۔ ''میں تمہیں اس نام (یعنی بدذات) سے...... کبھی نہیں بلا سکتا ایونس......''

''تم اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہو، تمہیں لگتا ہے کہ تم بکھرے ہوئے بالوں میں بہت شاندار دکھائی دیتے ہو۔ تمہیں ایسا کرنے سے یقیناً یہی محسوس ہوتا ہوگا کہ تم ابھی ابھی اپنے بہاری ڈنڈے سے نیچے اترے ہو، ہے نا؟ تم راہداریوں میں اپنی احمقانہ سنہری گیند کے ساتھ اتراتے پھرتے ہو اور ہر اس طالبعلم کو اپنے جادوئی کلمات کا شکار بناتے ہو جو تمہیں تمہاری اصلی حقیقت بتاتا ہے، تم ایسا کر سکتے ہو...... مجھے حیرت ہے کہ تمہارے اتنے بڑے بالوں بھرے سر کی موجودگی میں بہاری ڈنڈا کیسے تمہارا وزن اُٹھالیتا ہوگا...... تمہیں لگتا ہے کہ تمہیں دیکھ کر تو میں پاگل ہو جاتی ہوں......'' وہ مڑیں اور ایک طرف چلی گئیں۔

''ایونس...... ذرا سنو تو...... ایونس......'' جیمس نے ان کے پیچھے زوردار آواز لگائی۔ مگر وہ واپس پلٹ کر نہیں آئی تھی۔ ''اسے کیا ہوا؟'' جیمس نے سیریس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ ان کا چہرہ یہ تاثر دکھانے کی کوشش کر رہا تھا جیسے یہ معمول کا سوال تھا جو ان کیلئے کسی طور پر اہمیت نہیں رکھتا تھا۔

''جہاں تک میری رائے ہے، وہ تمہیں کچھ مغرور سمجھتی ہے، دوست!'' سیریس نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے......'' جیمس اب کسی قدر خفا دکھائی دے رہے تھے۔

ایک اور روشنی کا جھماکا ہوا اور پھر یاد بدل گئی۔

سنیپ ایک بار پھر ہوا میں الٹے لٹک رہے تھے۔ ''کون چاہتا ہے کہ میں سنی ویلیوس کی پینٹ اتار دوں؟......'' جیمس کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

مگر جیمس نے سنیپ کی پینٹ اتاری تھی یا نہیں۔ یہ ہیری کو کبھی معلوم نہ ہو پایا۔ ایک ہاتھ اس کے کندھے پر شکنجے کی طرح کس گیا اور کراہتے ہوئے ہیری یہ دیکھنے کیلئے مڑا کہ اسے کس نے پکڑ لیا تھا۔ دہشت بھری نظروں کے ساتھ اس نے دیکھ کہ سنیپ اس کے سر کے اوپر کھڑے تھے۔

''بہت لطف آ رہا ہے، پوٹر؟''

ہیری نے خود کو ہوا میں قلابازی کھاتے ہوئے محسوس کیا۔ گرمی بھرا دن اس کے چاروں طرف سے اوجھل ہو گیا اور وہ سرد دھند کے درمیان اوپر اُٹھتا ہوا آسمان کی طرف جا رہا تھا۔ سنیپ کا ہاتھ اسے مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھا۔ پھر اسے یوں لگا جیسے وہ بیچ ہوا

میں الٹا ہو گیا ہو۔ اس کے پیر سنیپ کے تہہ خانے کے فرش پر جم گئے اور وہ ایک بار پھر سنیپ کے دفتر میں میز پر رکھے ہوئے تیشہ یادداشت کے اوپر کھڑا تھا۔ سنیپ نے اس کا بازو اتنی سختی سے پکڑ رکھا تھا کہ اس کے پورے بازو کا خون رُک گیا اور وہ سن ہونے لگا۔

''تو...... بہت لطف آیا، ہے نا پوٹر؟''

''نن......نہیں......'' ہیری نے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

یہ نہایت بھیانک منظر تھا۔ سنیپ کے ہونٹ غصے سے کپکپا رہے تھے، ان کا چہرہ پوری طرح سفید ہو چکا تھا اور دانت بری طرح کٹکٹاتے ہوئے بج رہے تھے۔

''تمہارے ڈیڈی، کافی دلچسپ شخص تھے، ہے نا؟'' سنیپ نے کرختگی سے کہا اور ہیری کو اتنی بری طرح جھنجوڑ ڈالا کہ اس کی عینک اتر کر ناک پر پھسلنے لگی۔

''میں......نہیں......''

سنیپ نے ہیری کو پوری طاقت سے دور اچھال دیا۔ ہیری ہوا میں پٹخنیاں کھاتا ہوا فرش پر جا گرا۔

''تم نے جو دیکھا ہے، وہ دوسروں کو بتانے کی غلطی ہرگز مت کرنا......'' سنیپ نے غراتے ہوئے اسے کہا۔

''نہیں......'' ہیری نے جلدی سے کہا اور اُٹھ کر سنیپ سے زیادہ دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

''باہر نکل جاؤ...... باہر نکل جاؤ! میں دوبارہ اس دفتر میں تمہاری شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا...... دفع ہو جاؤ......'' سنیپ بری طرح گرجتے ہوئے دہاڑے۔

جب ہیری دروازے کی طرف لپکا تو کیکڑوں بھرا ڈبہ اس کے سر سے ٹکرایا۔ اس نے جھٹکے سے دروازہ کھولا اور پھر پوری رفتار سے راہداری میں بھاگ کھڑا ہوا۔ سنیپ کے دفتر سے تین منزل دور پہنچنے کے بعد وہ دم لینے کیلئے رُکا اور دیوار سے ٹیک لگا کر ہانپنے لگا۔ اس کا دل بری طرح سے تیز تیز دھڑک رہا تھا۔ وہ اپنا بازو زور زور سے مسلنے لگا جو ایسا لگ رہا تھا جیسے زخمی ہو چکا ہو......

گری فنڈر ہال کی طرف واپس لوٹنے کی اسے کوئی جلدی نہیں تھی۔ اس نے ابھی ابھی جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، وہ منظر رون اور ہرمائنی کو ہرگز نہیں بتا سکتا تھا۔ ہیری کے چہرے پر دہشت اور اذیت کے آثار اس لئے بالکل نہیں تھے کہ وہ پکڑا گیا اور سنیپ نے اسے بری طرح جھڑک دیا تھا یا پھر اس پر کیکڑوں بھرا ڈبہ دے مارا تھا...... بلکہ وہ اس لئے تکلیف محسوس کر رہا تھا کہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ بڑے ہجوم کے سامنے ہتک آمیزی اور جگ ہنسائی کیسی لگتی تھی؟ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ جب اس کے ڈیڈی نے سنیپ کی بے حرمتی کی تھی تو سنیپ کے محسوسات کیسے ہوں گے؟ اور ابھی ابھی جو کچھ اس نے دیکھا تھا، اس کے لحاظ سے تو اس کے ڈیڈی اتنے ہی مغرور اور بدتمیز تھے جتنا کہ سنیپ انہیں ہمیشہ کہا کرتے تھے......

☆☆☆☆

انتیسواں باب

طرزِ حیات کی تجویز

''تم اب جذب پوشیدی سیکھنے کیلئے کیوں نہیں جاتے ہو؟'' ہرمائنی نے تیوریاں چڑھا کر پوچھا۔

''اوہ! میں نے تمہیں بتایا تو تھا۔'' ہیری نے آہستگی سے بولا۔ ''سنیپ کا خیال ہے کہ اب مجھے تمام ضروری باتیں معلوم ہو چکی ہیں، لہٰذا آگے کی مشقیں مجھے خود ہی انجام دینا ہوں گی......''

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب تمہیں وہ عجیب خواب دکھائی نہیں دیتے ہیں؟'' ہرمائنی نے مشکوک نظروں سے اسے ٹٹولتے ہوئے پوچھا۔

''کافی حد تک......'' ہیری نے اس سے نظریں چراتے ہوئے جواب دیا۔

''سنو! میرا خیال نہیں کہ سنیپ کو تمہیں جذب پوشیدی پڑھانا چھوڑ دینا چاہئے۔'' ہرمائنی غصے سے لال بھبھوکا ہو کر بولی۔ ''جب تک تمہیں کامل یقین نہ ہو جائے کہ تم اپنے خوابوں کو خود سے دور رکھ سکتے ہو۔ ہیری! میرا خیال ہے کہ تمہیں ان سے یہ بات کہنا چاہئے......''

''ہرمائنی! اس بات کو یہیں ٹھپ کر دو......ٹھیک ہے!'' ہیری نے پرزور لہجے میں کہا۔

یہ ایسٹر کی چھٹیوں کا پہلا دن تھا۔ جیسا کہ ہرمائنی کی فطرت تھی، اس نے ان تینوں کیلئے دہرائی کا ایک جدول بنانے کیلئے اپنے پورے دن کا بیشتر حصہ اسی میں گزار دیا تھا۔ ہیری اور رون نے اس کی مصروفیت میں کوئی خلل نہیں ڈالا۔ اس کے ساتھ بحث و تکرار کرنے سے کہیں زیادہ آسان یہ تھا کہ وہ اپنی مصروفیت میں ڈوبی رہے۔ شاید وہ جدول بعد میں ان کے کام بھی آ سکتا تھا۔ رون جدول میں سے یہ پڑھ کر حیران رہ گیا کہ امتحانات میں صرف چھ ہفتے باقی رہ گئے تھے۔

''اس میں حیرانگی والی کون سی بات ہے؟'' ہرمائنی نے چڑ کر پوچھا۔ جب اس نے رون کے دہرائی والے جدول کے ہر چار خانے کو اپنی چھڑی سے ٹھونک دیا تاکہ ہر مضمون کا رنگ الگ الگ دکھائی دے۔

''احساس تک نہیں ہو پایا......ارد گرد اتنا کچھ تو چل رہا تھا۔'' رون نے افسردگی سے کہا۔

''یہ لو......اگر تم اس کے مطابق دہرائی کرتے رہو گے تو تمہیں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوگی۔'' ہرمائنی نے اس کا جدول واپس اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔

رون نے دہرائی کے شیڈول پر اُداسی سے نگاہ ڈالی اور پھر اس کا چہرہ چمکنے لگا۔

''تم نے مجھے ہر ہفتے ایک شام کی چھٹی بھی دی ہے......'' وہ چہک کر بولا۔

''وہ تمہاری کیوڈچ کی مشقوں کیلئے ہے......'' ہرمائنی نے فوراً جواب دیا۔

رون کے چہرے سے بشاشیت یکدم غائب ہوگئی۔

''اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو پائے گا!'' وہ اُداسی کے عالم میں بولا۔''ہمارے پاس اس سال کیوڈچ کپ جیتنے کا اتنا ہی موقع ہو سکتا ہے، جتنا کہ ڈیڈی کے پاس محکمے کا وزیر جادو بننے کا ہو......''

ہرمائنی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ ہیری کی طرف دیکھ رہی تھی جو ہال کے سامنے والی دیوار کو سونی نظروں سے گھورے جا رہا تھا۔ کروک شانکس نامی بلی ہیری کے ہاتھ پر اپنا پنجہ رکھنے کی کوشش کر رہی تھی تا کہ وہ اپنا ہاتھ اُٹھا کر اس کے کان کے پیچھے کھجائے۔

''تم ٹھیک تو ہو، ہیری؟''

''کک...... کیا......اوہ کچھ نہیں...... میں ٹھیک ہوں۔'' ہیری نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے 'جادوئی دفاعی نظریات' نامی کتاب اُٹھائی اور اس کی فہرست کھول کر اس میں سے کچھ تلاش کرنے کی اداکاری کرنے لگا۔ کروک شانکس نے اپنی کوشش ترک کر دی اور ہرمائنی کی کرسی کے نیچے دبک کر بیٹھ گئی۔

''سنو! مجھے چوچینگ دکھائی دی تھی۔'' ہرمائنی نے اچانک کہا۔''وہ کافی پریشان لگ رہی تھی...... کیا تم دونوں میں پھر کوئی تنازعہ ہو گیا ہے......؟''

''کیا......اوہ! ہاں ہو گیا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا اور اس عذر کو پا کر غنیمت جانا۔

''اب کیا ہوا؟''

''وہ اپنی راز فروش سہیلی میرتا کی صفائی دینا چاہتی تھی......'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

رون نے اپنا دہرائی کا جدول نیچے رکھ دیا اور غصے بھر لہجے میں بھڑک گیا۔

''میں اس میں تمہیں قصور وار نہیں سمجھتا ہوں، اگر وہ نہ ہوتی تو......''

رون میرتا ایج کومبے کو دیر تک برا بھلا کہتا رہا جس سے ہیری کو سوچنے میں کافی مدد ملی۔ رون جب بھی سانس لینے کیلئے رُکتا تھا تو ہیری کو بس صرف غصے دلانے کی ضرورت پڑتی تھی۔ وہ محض سر ہلا دیتا، 'ہاں' کہہ دیتا یا پھر اسے 'تم نے صحیح کہا' جیسے الفاظ کہنا پڑے تھے۔ اس طرح ہیری کا ذہن اس واقعے کے بارے میں اچھی طرح سوچ سکتا تھا جو اس نے تیشہ یادداشت میں دیکھا تھا۔

اسے لگا کہ وہ یاد اسے اندر ہی اندر سے کھائے جا رہی تھی۔ اسے دیکھنے سے پہلے اسے یقین تھا کہ اس کے ممی ڈیڈی نہایت بہترین لوگ تھے۔ اسی وجہ سے سنیپ جب بھی اس کے سامنے اس کے ڈیڈی کو لعن طعن کرتے تھے تو اسے ان کی باتوں کا یقین نہیں آتا تھا اور وہ ان کی ملامت سے کبھی پریشان نہیں ہوتا تھا۔ ہیگرڈ اور سیریس جیسے لوگوں نے اسے ہمیشہ یہی یقین دہانی کرائی تھی کہ اس کے ڈیڈی بہت بہترین انسان تھے (ہیری کے دماغ کی گہرائیوں میں ایک ملامت کرنے والی آواز سنائی دی: ذرا دیکھو تو سہی سیریس خود کیسا شخص تھا؟ وہ خود بھی برائیوں کا منبع تھا، ہے نا؟) اس نے ایک بار پروفیسر میک گوناگل کو بھی یہ کہتے سنا تھا کہ اس کے ڈیڈی اور سیریس سکول میں ہمیشہ مشکلات پیدا کیا کرتے تھے مگر انہوں نے اس بات کا ذکر ویزلی جڑواں بھائیوں کی شرارتوں کے پس منظر میں کیا تھا۔ ہیری یہ تصور نہیں کرسکتا تھا کہ فریڈ اور جارج صرف شرارت کے تناظر میں کسی کو ہوا میں الٹا لٹکا سکتے تھے..... جب تک کہ وہ اس سے واقعی نفرت نہ کرتے ہوں.....شاید ملفوائے یا کسی اس جیسے اور کو جو اسی قابل ہو......

ہیری نے خود کو یہ دلیل دینے کی بھی کوشش کی کہ سنیپ واقعی جیمس کے ہاتھوں ذلیل ہونے کے ہی قابل تھے مگر اس کی ماں للّی نے تو بھی یہ پوچھا کہ 'اس نے آخر تمہارا کیا بگاڑا ہے؟' اور جیمس یہ جواب دیا تھا کہ 'حقیقت یہ ہے کہ وہ زندہ ہے اگر تم میری بات کا مطلب سمجھ سکو!' تو کیا یہ سب جیمس نے محض سیریس کی بوریت دور کرنے کیلئے ہی شروع نہیں کیا تھا؟ ہیری کو یاد آیا کہ لوپن نے گیرم مالڈ پیلس کے تاریک مکان میں یہ کہا تھا کہ ڈمبل ڈور نے انہیں اس امید میں پری فیکٹ بنایا تھا کہ وہ جیمس اور سیریس کو سنبھال سکے.....مگر تیشہ یادداشت میں تو ہیری نے خود دیکھا تھا کہ لوپن اس تمام کھیل میں چپ چاپ دور بیٹھے تھے اور وہ سب کچھ دیکھ رہے تھے مگر کچھ نہیں کر رہے تھے۔

ہیری نے خود یاد دلایا کہ للّی نے تو معاملے کو رفع دفع کرنے کی کوشش کی تھی، اس کی ممی ایک اچھی خاتون تھیں۔ بہرحال، جیمس پر چیخنے چلانے کے دوران ان کے چہرے کے موجود تاثرات پر غور کرتے ہوئے وہ کافی بے قرار ہو گیا۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ جیمس سے نفرت کرتی تھیں اور ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آ پا رہا تھا کہ آخر ان دونوں کی شادی کیسے ہو گئی ہو گی؟ ایک آدھ مرتبہ اسے یہ خیال بھی آیا کہ کہیں جیمس نے انہیں شادی کیلئے مجبور تو نہیں کر دیا تھا......

گذشتہ پانچ سالوں سے جیمس پوٹر کا تصور اس کیلئے بڑی طمانیت اور فخر کا ذریعہ تھا جو اسے نہایت متاثر کیا کرتا تھا، اس کیلئے خوشیوں کا باعث تھا، جب بھی کوئی اس سے کہتا تھا کہ وہ جیمس جیسا دکھائی دیتا ہے تو اس کے اندر خوداعتمادی کے چشمے پھوٹنے لگتے تھے اور اس کا سینہ فخر سے پھول جایا کرتا تھا مگر......اب وہ یہ سوچ کر دہل جاتا تھا اور اس وجود میں دکھ کے سوتے پھوٹنے لگتے تھے کہ حقیقت اس کے تصور سے کس قدر برعکس تھی؟

ایسٹر کی چھٹیوں میں موسم زیادہ ہوادار، روشن دھوپ سے مزین اور کچھ گرم ہو چکا تھا مگر ہیری پانچویں سال اور ساتویں سال میں پڑھنے والے کے طلباء و طالبات کے ساتھ سکول کے چاردیواری کے اندر ہی مقید ہو کر رہ گیا تھا۔ اسے اپنی نصابی دہرائی کرنے کے

باعث بار بار لائبریری میں آنا جانا پڑ رہا تھا۔ ہیری نے ایسا ظاہر کیا کہ پڑھائی کے بوجھ اور امتحانات کی فکر کی وجہ سے اس کے مزاج پر پژمردگی اور یاسیت کا غلبہ ہے، دوسری کوئی بات نہیں......اس کی اداکاری قابل قبول رہی اور سب یہی سمجھنے لگے کہ معاملہ ایسا ہی ہوگا جبکہ اس کے وجود میں کچوکے لگانے والی یادیں اسی بہانے کے پردے کی اوٹ میں چھپ گئی تھیں۔ اس کے علاوہ گری فنڈر ہال میں موجود اس کے ساتھی طلباء خود پڑھ پڑھ کر ہلکان ہو رہے تھے، اس لئے انہوں نے بھی ہیری کی یاسیت پر کچھ زیادہ دھیان نہیں دیا تھا۔

''ہیری! میں تم سے بات کر رہی ہوں، کیا تم میری طرف توجہ دو گے؟''

''اوہ!......کیا؟''

اس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو بکھرے بالوں والی جینی ویزلی لائبریری کی میز پر اس کے پاس بیٹھی ہوئی دکھائی دی جو جانے کب وہاں آ کر بیٹھ گئی تھی؟ وہ اس وقت لائبریری میں تنہا بیٹھا اپنی سوچوں میں کھویا ہوا تھا۔ یہ اتوار کی شام تھی۔ ہر مائنی قدیم علم الحروف کی دہرائی کرنے کیلئے گری فنڈر ہال میں ہی بیٹھی تھی اور رون کیوڈچ کی مشقوں کیلئے سٹیڈیم میں گیا تھا۔

''کیسی ہو جینی؟'' ہیری نے اپنی کتاب اپنی طرف سرکاتے ہوئے پوچھا۔ ''کیا تم مشقیں کرنے کیلئے نہیں گئی؟''

''مشقیں تو کب کی ختم ہو گئی ہیں۔ رون جیک سلوپر کو ہسپتال چھوڑنے کیلئے گیا ہے۔'' جینی نے بوجھل انداز میں کہا۔

''اسے کیا ہوا؟''

''صحیح طرح تو معلوم نہیں مگر جہاں تک میرا خیال ہے، اس نے اپنے ڈنڈے کو گھما کر خود پر مار کر زخمی کر لیا ہے۔'' جینی نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''خیر! ابھی ابھی ایک پیکٹ آیا ہے۔ یہ امبریج کی جانچ پڑتال سے گزر کر پہنچا ہے۔''

جینی نے میز پر بھورے کاغذ میں لپٹا ہوا ایک پیکٹ اس کے سامنے رکھ دیا۔ یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اسے کھولنے کے بعد دوبارہ پھوہڑپن سے لپیٹنے کی کوشش کی گئی تھی۔ سرخ سیاہی سے اس پر ایک سطر لکھی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

'اسے ہوگورٹس کی محتسب اعلیٰ کی جانچ پڑتال کے بعد پاس کیا گیا ہے۔'

''ممی نے ایسٹر کے انڈے بھیجے ہیں۔'' جینی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''ایک تمہارے لئے بھی ہے...... یہ لو!''

اس نے پیکٹ میں سے ایک چاکلیٹ والا انڈہ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا جو چھوٹا، برف والی سنہری ڈوریوں سے سجا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ پیکٹ پر لکھی تفصیل کے مطابق اس میں ہر ذائقے والی ٹافیوں کا ایک ڈبہ بھی موجود تھا۔ ہیری نے ایک لمحے کیلئے اس کی طرف دیکھا اور پھر اسے خود پر حیرت ہوئی کہ اس کا حلق جانے کیوں رندھ گیا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو ہیری؟'' جینی نے آہستگی سے پوچھا۔

''اوہ ہاں!......میں ٹھیک ہوں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس کے حلق میں کانٹے چبھ رہے تھے، وہ یہ نہیں سمجھ پایا کہ ایسٹر کے چاکلیٹی انڈے سے اسے ایسی چبھن کیوں ہو رہی تھی؟

''تم کچھ دنوں سے کافی اُداس دکھائی دے رہے ہو۔'' جینی نے متفکر انداز میں کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ اگر تم چو چینگ سے بات کرلو تو......''

''میں اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا!'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''تو پھر تم کس سے کرنا چاہتے ہو؟'' جینی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں......'' وہ ہکلا کر رہ گیا۔

اس نے گردن گھما کر چاروں طرف دیکھا کہ کہیں کوئی ان کی باتیں سن تو نہیں رہا تھا۔ میڈم پینس کئی الماریاں دور کھڑی تھیں اور غصے سے دیوانی دکھائی دے رہی تھیں، وہ ہائنا ایبٹ کی نکالی ہوئی کتابوں کا اندراج کرتے ہوئے ان پر مہر ثبت کر رہی تھیں۔

''کاش میں سیریس سے بات کر پاتا...... مگر میں جانتا ہوں کہ میں ایسا بالکل نہیں کر سکتا۔''

جینی کچھ لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتی رہی اور کسی سوچ میں ڈوبی رہی۔ ہیری سر جھکا کر ایسٹر کے انڈے کے خول سے کھیلنے لگا۔ وہ ایسا اس لئے نہیں کر رہا تھا کہ وہ واقعی اس سے کھیلنا چاہتا تھا بلکہ اس لئے کر رہا تھا کیونکہ وہ خود کو مصروف رکھنا چاہتا تھا۔ اس نے اس کا ایک بڑا ٹکڑا توڑ کر اپنے منہ میں ڈال لیا اور چبانے لگا۔

''سنو!'' جینی نے کچھ پل بعد آہستگی سے کہا اور اپنے چاکلیٹی انڈے کا ٹکڑا توڑ کر اپنے منہ میں ڈال لیا۔ ''اگر تم واقعی سیریس سے گفتگو کرنا چاہتے ہو تو مجھے امید ہے کہ ہم کوئی نہ کوئی راہ ضرور نکال لیں گے......''

''جانے دو جینی! جب امبریج تمام آتشدانوں کی کڑی نگرانی کر رہی ہوں اور ہمارے تمام خطوط کو پڑھ رہی ہوں تو ایسی کوئی راہ نکالنا دشوار ہوگا......'' ہیری نے مایوسی کے عالم میں کہا۔

''فریڈ اور جارج کے ساتھ نشوونما پانے کا یہی تو فائدہ ہے!'' جینی سوچتے ہوئے بولی۔ ''انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اگر اس کے اندر ذراسی دلیری موجود ہو تو سب کچھ ممکن لگنے لگتا ہے۔''

ہیری نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ شاید یہ چاکلیٹ کا کوئی اثر تھا...... لوپن نے اسے روح کھچڑ کے ساتھ ہوئی مڈبھیڑ کے بعد ہمیشہ چاکلیٹ کھانے کی تجویز ہی دی تھی...... یا صرف اس لئے کہ اس نے زور دے کر ایک ایسی اچھی بات کہہ دی تھی جو اس کے وجود میں ایک ہفتے سے اضطراب پیدا ہوئے تھے۔ بہر حال، وجہ چاہے جو بھی ہو، اس کے من میں امید کی ایک ننھی کرن جگمگا اُٹھی تھی۔

''تم لوگ یہ کیا کر رہے ہو؟'' ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''اوہ! میں تو یہ بھول ہی گئی تھی......'' جینی اچھل کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

میڈم پینس ان کی طرف دھڑ دھڑاتی ہوئی اور ان کے سکڑے ہوئے ہونٹ غصے سے تھرتھرا رہے تھے۔

''لائبریری میں چاکلیٹ......'' وہ زور سے دہاڑیں۔ ''باہر...... چلو باہر نکلو...... ابھی!''

انہوں نے اپنی چھڑی لہرائی اور ہیری کی کتابیں، بستہ، سیاہی کی دوات اور باقی سامان ان دونوں کے پیچھے لائبریری سے باہر پہنچا دیا تھا۔ وہ ان کے بھاگنے کے دوران مسلسل ان پر چھڑی کی ضربیں لگاتی رہیں......

☆☆☆☆

چھٹیوں کے اختتام سے تھوڑی دیر پہلے گری فنڈر ہال کی میزوں پر بہت سارے کتابچے اور نوٹس پہنچ گئے تھے۔ ان میں آنے والے امتحانات کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا تھا، اس کے علاوہ ان میں جادوگری میں عملی زندگی گزارنے کیلئے مختلف رجحانات اور شعبوں کی تفصیل دی گئی تھی جس کیلئے انہیں آئندہ سالوں میں مختلف مضامین کو منتخب کرنے کی تجاویز دی گئی تھیں۔ ہال کے مرکزی تختے پر ایک بڑا نوٹس بھی آویزاں کر دیا گیا تھا۔

طرزحیات کی تجویز

پانچویں سال کے تمام طلباء موسم گرما کی سہ ماہی میں اپنے اپنے فریقی منتظم اساتذہ سے مستقبل کیلئے طرز حیات کی تجویز پر مباحثہ کیلئے ملاقات کریں گے، ذیل میں تمام طلباء کی فرداً فرداً ملاقاتوں کا جدول دیا گیا ہے۔ براہ کرم اسے نوٹ کر لیجئے۔

ہیری نے دی گئی فہرست میں اپنا نام تلاش کیا۔ اسے معلوم ہوا کہ اس کی ملاقات پروفیسر میک گونا گل کے ساتھ ان کے دفتر میں پیر والے دن دوپہر ڈھائی بجے طے کی گئی تھی۔ اس کا سیدھا سادہ مطلب تھا کہ اس کی علم جوتش کی کلاس کا زیادہ تر وقت نکل جائے گا۔ اس نے اپنے باقی ساتھیوں یعنی پانچویں سال کے طلباء کے ساتھ مل کر ایسٹر کی چھٹیوں کا اختتامی وقت ان کتابچوں کو پڑھنے میں گزارا جن میں مستقبل کے لائحہ عمل کے بارے میں تفصیل دی گئی تھی۔

''مجھے تو مرہمکار بننا زیادہ پسند ہے۔'' رون نے چھٹیوں کی آخری شام گری فنڈر ہال میں اپنی مخصوص نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتابچہ تھما ہوا تھا اور وہ اس کے صفحات کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔ اس کتابچے کے سرورق پر سینیٹ مونگوز ہسپتال کی تصویر چھپی ہوئی تھی اور وسطی حصے میں ایک چھڑی اور ایک انسانی ہڈی کا کانٹا بنا ہوا تھا جو کہ مخصوص جادوئی طبی نشان تھا۔ ''اس میں لکھا ہے کہ اس کیلئے جادوئی مرکبات، جڑی بوٹیوں کا علم، تبدیلی ہیئت کا علم، جادوئی استعمالات اور تاریک جادو سے تحفظ کے فن میں این ای ڈبلیو ٹی امتحانات میں کم ازکم درجہ 'ای' کی ضرورت ہے۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ...... وہ ہم سے کتنی زیادہ امیدیں باندھے ہوئے ہیں، ہے نا؟''

''سنو! یہ نہایت ذمہ داری والا شعبہ ہے، سمجھے؟'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ وہ ایک گلابی اور نارنجی کتابچے کو سامنے پھیلا کر پڑھ رہی تھی۔ جن پر عنوان صاف دکھائی دے رہے تھے۔

'آپ کا خیال ہے کہ شعبہ ماگلو تعلقات واستحکام جادونگری میں کام کرنا چاہئے!'

''ماگلوؤں سے تعلقات استوار کرنے کیلئے کچھ زیادہ اونچے درجات کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔'' ہرمائنی نے اپنے کتابچے کو دیکھتے ہوئے کہا۔''اس کیلئے تو انہیں بس ماگلوؤں کی نفسیات اور ماگلوؤں کے تصادم کے موضوع پر او ڈبلیو ایل امتحان میں اچھا نتیجہ ملنا کافی رہتا ہے۔ یہاں لکھا ہے کہ 'اس میں زیادہ اہم آپ کا صبر، حوصلہ افزائی اور تفریح کا اچھا احساس ہے'......''

''میرے انکل سے تعلقات استوار کرتے وقت تمہیں صبر کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کے حوصلے سے زیادہ اس بات کی ضرورت پیش آئے گی کہ کب کب جھک کر خود کو بچانا چاہئے؟'' ہیری نے گہرے لہجے میں کہا۔ وہ جادونگری کے مالیاتی نظام کے بارے میں پکڑے اپنے کتابچے کو نصف سے زیادہ پڑھ چکا تھا۔''ذرا اسے تو دیکھو! کیا آپ کو ایسے طرز حیات کی تلاش ہے جس میں غیر ملکی سفر، ولولہ انگیزی اور خطرات کے ساتھ ساتھ خزانوں کا حصول ممکن ہو؟ اگر ایسا ہے تو آپ کو جادوگروں کے گرنگوٹس بینک میں ملازمت کرنے کے بارے میں سوچنا چاہئے جو بیرون ممالک میں اپنی برانچوں میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ جرائم پیشہ جادوئی واروں کے توڑ میں دن بہ بدن اضافہ کرتے رہتے ہیں...... ہرمائنی! انہیں عجیب وغریب قدیمی علم الحروف کی شناختیں اور محفوظ حل کے امور کی ضرورت ہے، میرا خیال ہے کہ تمہیں اس شعبے میں سوچنا چاہئے......''

''مجھے بینک کے مالیاتی نظام میں مغز کھپائی کرنا زیادہ اچھا نہیں لگتا ہے۔'' ہرمائنی منہ بسور کر کہا جواب ایک دوسرے کتابچے میں کھوئی ہوئی تھی جس کا عنوان تھا کہ 'کیا آپ میں دیوؤں کی محفوظ تربیت کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے؟'

''کیسے ہو ہیری؟'' اس کے کان میں کسی کی آواز پڑی۔ اس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو سامنے فریڈ اور جارج کا چہرہ دکھائی دیا۔ وہ ان کے قریب پہنچ کر خالی نشستوں پر جم گئے۔ فریڈ نے اپنی ٹانگیں میز پر پھیلا دی جس سے جادوئی محکمے کے کئی طرز حیات والے کتابچے زمین پر گر گئے۔ ہرمائنی نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا۔ فریڈ کے چہرے پر لاپروائی دکھائی دی۔

''جینی نے تمہارے بارے میں ہم سے بات کی تھی، وہ کہتی ہے کہ تم سیریس سے بات کرنا چاہتے ہو؟'' فریڈ نے لاپروائی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو؟'' ہرمائنی بدحواسی میں اپنے کتابچے کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے تیکھی آواز میں بولی۔ 'جادوئی محکمے میں حادثاتی اور آفاتی دھماکوں کا فن حاصل کریں۔' کے عنوان والا ایک کتابچہ اس کی گود سے نیچے گر گیا۔

''اوہ ہاں!......'' ہیری نے اپنی آواز کو معمول کے مطابق سنبھالتے ہوئے جلدی سے کہا۔''میرا خیال تھا کہ اگر ایسا ہو جاتا تو کافی اچھا رہے گا......''

''احمقوں جیسی باتیں مت کرو، ہیری!'' ہرمائنی نے اس کی طرف آنکھیں نکال کر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی کیفیت دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے اسے اپنی سماعت پر بالکل یقین نہیں آ رہا تھا۔''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ امبریج تمام آتشدانوں کی کڑی نگرانی کر رہی

ہیں اور الّو ڈاک بھی بالکل غیر محفوظ ہے......''

''ہمارا خیال ہے کہ ہم اس کا حل تلاش کر سکتے ہیں!'' جارج نے سنجیدگی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''بس تھوڑا سا دھیان بھٹکانے کی ضرورت پڑے گی۔ دیکھو! تم نے اس بات پر غور کیا ہوگا کہ ہم نے ایسٹر کی چھٹیوں میں کسی قسم کا کوئی ہنگامہ برپا نہیں کیا ہے......!''

''ہم نے خود سے سوال کیا کہ چھٹیوں میں ہنگامہ خیزی کا کیا فائدہ ہوسکتا ہے؟'' فریڈ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔ ''اور پھر ہم نے خود ہی اس کا جواب تلاش کرلیا کہ ایسا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں......ظاہر ہے کہ اس سے طلباء کی دہرائی میں بھی خلل پڑ سکتا تھا جو ہم کسی بھی صورت میں نہیں چاہتے تھے......'' اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا سر جھکایا۔

انہیں دوسروں کی پرواہ ہوسکتی ہے؟ یہ سن کر ہرمائنی لمحہ بھر کیلئے دنگ رہ گئی تھی۔

''مگر ہم کل سے ہنگامہ خیزی شروع کرنے والے ہیں۔'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔ ''اور اگر ہم ہنگامہ کرنے ہی والے ہیں تو پھر کیوں نہ ہم اسے اس انداز سے تشکیل دیں کہ ہیری آسانی سے سیریس سے گفتگو کر پائے...... ہے نا؟''

''یہ تو ٹھیک ہے مگر......'' ہرمائنی نے ایسے کہا جیسے وہ کسی کند ذہن فرد کو بہت آسان چیز سمجھانے کی کوشش کر رہی ہو۔ ''اگر تم ہنگامہ کر بھی دو تو ہیری سیریس سے گفتگو کیسے کر سکتا ہے؟''

''امبریج کے دفتر سے......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

وہ اس کے بارے میں گذشتہ پندرہ دنوں سے سوچ رہا تھا اور اس کا کوئی حل اس کی سمجھ میں نہیں آ پایا تھا۔ امبریج نے خود اسے بتایا تھا کہ صرف اس کے آتشدان کی نگرانی نہیں کی جارہی تھی۔

''کیا تم......پاگل تو......نہیں......ہو......گئے......ہو؟'' ہرمائنی متوحش لہجے میں بولی۔

رون نے کھمبیوں کی افزائش والا کتابچہ نیچے کرتے ہوئے ان کی طرف دیکھا۔

''مجھے تو ایسا کچھ نہیں لگتا......'' ہیری نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''تم وہاں گھسو گے کیسے؟''

''سیریس کے چاقو سے......!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''میں کچھ سمجھی نہیں......''

''دو سال پہلے سیریس نے مجھے کرسمس پر چاقو تحفے میں دیا تھا۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ''اس سے کسی بھی قسم کا تالا کھل سکتا ہے، اگر انہوں نے دروازے پر کوئی جادوئی حصار کر رکھا ہو، جس سے دروازہ کھولنے والا جادوئی کلمہ کام نہ کرے تو بھی میں اندر پہنچ سکتا ہوں۔ ویسے میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ انہوں نے ایسا ہی کچھ ہوگا......''

''تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' ہرمائنی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں رون کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ اس کی اس

ہر حرکت پر اسے مسز ویزلی یاد آ گئیں جو گیرم مالڈ پیلس کے تاریک مکان میں ہیری کی پہلی رات کے کھانے پر اپنے شوہر سے رائے مانگتی ہوئی دکھائی دی تھیں۔

''مجھے معلوم نہیں!'' رون کے چہرے پر عجیب سی دہشت چھائی ہوئی تھی، شاید وہ کوئی بھی رائے دینے سے گریز کرنا چاہتا تھا۔ ''اگر ہیری یہ کام کرنا چاہتا ہے تو یہ اس کا نجی معاملہ ہے......''

''سچے دوست کی نشانی......ویزلی روایات کے بالکل مطابق جواب!'' فریڈ نے رون کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''تو پھر ٹھیک ہے......ہم لوگ کل کلاس کے بعد کام کرنے کا سوچ رہے ہیں کیونکہ اگر تمام طلباء و طالبات راہداریوں میں موجود ہوں گے تو اس کا امکان زیادہ وسیع ہو جائے گا۔ ہیری! ہم لوگ یہ ہنگامہ سکول کے شرقی حصے میں کریں گے......انہیں ان کے دفتر سے کھینچ کر کافی دور لے جائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ ہم تمہیں بیس منٹ تک کا وقت دینے کی ضمانت دے سکتے ہیں۔'' فریڈ نے جارج کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''بڑی آسانی سے......'' جارج نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''مگر تم لوگ سب کا دھیان کیسے بھٹکاؤ گے؟'' رون نے خالی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ فریڈ اور جارج اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

''تم خود ہی دیکھ لینا چھوٹے بھائی!'' فریڈ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''کل شام کو پانچ بجے خوشامدی گریگوری کے مجسمے والی راہداری میں تمہیں سب دکھائی دے جائے گا۔''

☆☆☆☆

ہیری اگلے دن بہت جلدی بیدار ہو گیا تھا۔ وہ آج خود میں اتنی ہی بے چینی اور پریشانی محسوس کر رہا تھا جتنی کہ جادوئی محکمے میں عدالتی سماعت والی صبح اس میں موجود تھی۔ یہ صرف امبریج کے دفتر میں چوری چھپے داخل ہونے کی ہی بات نہیں تھی۔ یہ صرف ان کے آتشدان کو استعمال کرتے ہوئے سیریس سے گفتگو کرنے کا معاملہ بھی نہیں تھا حالانکہ یہ دونوں امور بھی گھبراہٹ اور بے چینی پیدا کرنے کیلئے اپنی جگہ پر بھرپور اہمیت رکھتی تھیں۔ آج ہیری اور سنیپ کا آمنا سامنا بھی ہونے والا تھا۔ جس رات سنیپ نے ہیری کو اپنے دفتر سے باہر نکالا تھا، اس کے بعد کوئی ایسا موقعہ نہیں آیا تھا کہ اسے ان کا سامنا کرنا پڑتا......مگر آج تو جادوئی مرکبات کی کلاس میں ان سے واسطہ پڑنے والا تھا۔

ہیری بستر پر لیٹے لیٹے کچھ دیر تک آنے والے دن کے بارے میں غور و فکر کرتا رہا پھر وہ خاموشی سے بستر سے اترا اور نیول کے پلنگ کے قریبی کھڑکی میں جا کھڑا ہوا اور باہر جھانکنے لگا۔ صبح کافی سہانی تھی، آسمان بالکل صاف اور نیلا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو اپنے سامنے تاریک جنگل کے بلند و بالا درختوں کے جھنڈ دکھائی دے رہے تھے، جن کی شاخیں آہستہ آہستہ لہرا کر اس بات کا پتہ دے

رہی تھیں کہ دھیمی دھیمی ہوا چل رہی تھی۔ اس کی نظر گھومتی ہوئی جھیل کنارے اس درخت پر جا ٹھہری جس کے نیچے اس کے ڈیڈی نے سنیپ کو تنگ کیا تھا۔ اسے یہ بالکل معلوم نہیں تھا کہ سیرس اسے ناخوشگوار واقعے کے بارے میں کس طرح تسلی دے پائے گا؟ مگر وہ اس واقعے کے بارے میں سیریس کے خیالات سننے کیلئے کافی بے تاب دکھائی دیتا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ ایسی کوئی بات ضرور کہے گا جس سے اس کے ذہن میں اپنے باپ کے بارے میں پیدا ہونے والا منفی تاثر زائل ہو سکے گا۔

ہیری کا دھیان کسی چیز کی طرف مبذول ہوا۔ تاریک جنگل کے کنارے پر کوئی ہلچل سی ہوئی تھی۔ سورج کی چمکتی ہوئی کرنوں کی وجہ سے ہیری کو وہاں کا منظر دیکھنے کیلئے اپنی آنکھیں سکوڑنا پڑیں۔ اس نے دیکھا کہ تاریک جنگل میں سے درختوں کے درمیان سے ہیگرڈ باہر نمودار ہوا تھا۔ وہ کافی لنگڑا کر چل رہا تھا۔ ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیگرڈ لنگڑاتے ہوئے اپنے جھونپڑے کی طرف بڑھا اور پھر اس میں داخل ہو کر اوجھل ہو گیا۔ ہیری کئی منٹ تک جھونپڑے کو دیکھتا رہا۔ ہیگرڈ دوبارہ باہر نہیں نکلا تھا مگر جھونپڑے کی چمنی سے دھواں اُٹھتا ہوا دیکھ کر اس نے یہی قیاس کیا کہ ہیگرڈ اتنی بری طرح زخمی نہیں ہوا تھا کہ وہ آتشدان میں آگ بھی نہ جلا پائے۔

ہیری کھڑکی سے ہٹ کر اپنے صندوق کی طرف آ گیا اور پھر کپڑے بدلنے لگا۔ امبریج کے دفتر میں داخل ہونے کی امید کے باعث ہیری کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کا دن کیسا گزرے گا؟ وہ اپنے اندر اُٹھنے والے ہیجان اور بے قراری کو کیسے قابو رکھ پائے گا؟ مگر اسے یہ قطعی اندازہ نہیں تھا کہ پانچ بجے وہ جو کام کرنے کی منصوبہ بندی بنائے بیٹھا تھا، اس سے ہرمائنی اُسے بار بار ڈگمگانے کیلئے کی بھرپور کوشش کرتی رہے گی۔ پروفیسر بینز کی جادوئی تاریخ ایک مطالعہ والی کلاس میں پہلی بار ہرمائنی بھی ہیری اور رون کی طرح اپنے نوٹس بنانے پر بالکل دھیان نہیں دے رہی تھی۔ وہ لگاتار سرگوشی نما لہجے میں ہیری کو اس کام سے باز رہنے کی تنبیہ دیتی رہی، جسے ہیری مسلسل نظر انداز کرنے کی بھرپور کوشش کرتا رہا......

''......اگر وہ تمہیں پکڑ لیں گی تو تمہیں سکول سے نکال دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ......وہ اندازہ بھی لگا لیں گی کہ تم سنوفلس سے بات کر رہے تھے۔ اس بار وہ تمہیں زبردستی صدقیال پلا دیں گی اور وہ سچائی اگلوا لیں گی......''

''ہرمائنی! تم ہیری کو بار بار خبردار کرنا چھوڑ دو!'' رون نے آہستگی میں غصیلی آواز میں کہا۔ ''تم بینز کی بات پر توجہ دو، ورنہ مجھے مجبوراً اپنے نوٹس خود لکھنا پڑیں گے......''

''کبھی کبھار تم خود لکھ لو گے تو اس سے تمہیں کوئی موت نہیں پڑ جائے گی......''

جب تک وہ جادوئی مرکبات کی کلاس کیلئے تہہ خانے میں نہیں پہنچے، ہیری اور رون دونوں نے ہی ہرمائنی سے کوئی بات نہیں کی تھی مگر اس سے بھی ہرمائنی کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ وہ ان دونوں کی خاموشی کا فائدہ اُٹھا کر مسلسل انہیں خطرناک نتائج کیلئے تنبیہ دینے کا فریضہ انجام دیتی رہی۔ وہ اتنے خطرناک انداز میں سانسیں لے رہی تھی کہ سمیس پانچ منٹ تک یہ جائزہ لیتا تھا کہ کہیں اس کا محلول کڑاہی سے رس تو نہیں رہا ہے۔

اس دوران سنیپ نے اس طرح کا برتاؤ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا جیسے ہیری کلاس میں موجود ہی نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ ہیری کو اس طرزِ عمل سے نمٹنے کا بہت اچھی طرح سے تجربہ حاصل تھا، یہ تو انکل ورنن کی طرح کا طرزِ سلوک تھا جو وہ ہیری کو نظر انداز کرنے کیلئے اکثر اختیار کیا کرتے تھے۔ بہرحال، ان سب حالات کا ایک اچھا نتیجہ یہ رہا کہ کوئی بدمزہ احساس برداشت کرنے کی نوبت نہیں پیش آئی۔ سچ تو یہ تھا کہ سنیپ کے جلے کٹے جملوں اور تمسخرانہ رویئے کی وجہ سے اسے جو اذیت برداشت کرنا پڑتی تھی، اس کی بہ نسبت یہ طرزِ عمل لاکھ گنا آرام دہ محسوس ہو رہا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر مسرت کا احساس ہوا کہ جب سنیپ نے اسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا تو وہ اپنے مقوی بدن مرکب کو بڑی آسانی سے بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ کلاس کے اختتامی دورانیئے میں اس نے مقوی بدن مرکب کا نمونہ چھوٹی بوتل میں بھرا اور ڈھکن لگایا۔ لیبل پر اپنا نام لکھا اور اسے سنیپ کی میز پر رکھ کر خاموشی سے واپس مڑا۔ اس کا خیال تھا کہ اسے اس مرکب کو صحیح بنانے کیلئے کم از کم درجہ 'ای' تو مل ہی جائے گا۔

وہ ابھی سنیپ کی میز سے پلٹ کر ایک ہی قدم طے کر پایا تھا کہ اسے اپنے عقب میں کچھ ٹوٹنے کی چھناکے دار آواز سنائی دی۔ ملفوائے کا قہقہہ کلاس روم میں گونجا۔ ہیری نے پلٹ کر پیچھے دیکھا تو اس کے مقوی بدن مرکب کی چھوٹی بوتل فرش پر گر چکنا چور ہو چکی تھی اور سنیپ زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''اوہ پوٹر! تمہارے لئے ایک اور صفر......'' وہ آہستگی سے بولے۔

ہیری اس صورت حال پر اس قدر ناراض تھا کہ اس کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکل پایا۔ وہ واپس اپنی کڑاہی کے پاس پہنچا۔ وہ ایک اور بوتل بھر کر سنیپ سے زبردستی اس کی جانچ کروانے پر اڑ گیا تھا مگر یہ دیکھ کر اس کا رنگ اُڑ گیا کہ اس کی کڑاہی بالکل خالی ہو چکی تھی۔

''معاف کرنا ہیری!'' ہرمائنی نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے متوحش لہجے میں کہا۔ ''مجھے واقعی افسوس ہے، مجھے محسوس ہوا کہ تمہارا کام پورا ہو چکا تھا، اس لئے میں نے اسے صاف کر ڈالا......''

ہیری ایک لفظ بھی نہیں بول پایا۔ گھنٹی بجتے ہی وہ اپنے پیچھے دیکھے بغیر تیزی سے تہہ خانے سے باہر نکل آیا۔ دوپہر کے کھانے کے وقت وہ نیول اور سمیس کے درمیان جا بیٹھا تا کہ ہرمائنی اسے دوبارہ امبریج کے دفتر میں چوری چھپے داخل ہونے پر تنبیہ نہ کرنا شروع کر دے۔

جب وہ علم جوتش کی کلاس میں جا رہا تھا تو اس کا مزاج اس قدر بگڑ چکا تھا کہ اسے یہ بات بالکل یاد نہ رہی کہ اسے تو پروفیسر میک گوناگل کے پاس طرزِ حیات کی تجویز کے مباحثے کیلئے پہنچنا تھا۔ اسے یہ بات اس وقت یاد آئی جب رون نے حیرانگی سے اس سے دریافت کیا کہ وہ پروفیسر میک گوناگل کے دفتر میں کیوں نہیں گیا؟ وہ واپس مڑا اور سرعت رفتاری سے سیڑھیاں عبور کرتا ہوا پروفیسر میک گوناگل کے دفتر کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ ہانپتا ہوا دفتر میں داخل ہوا۔

''معاف کیجئے پروفیسر...... میرے ذہن سے نکل گیا تھا!'' اس نے دروازہ بند کرتے ہوئے اپنی سانسیں درست کرتے ہوئے جلدی سے کہا۔

''کوئی بات نہیں، پوٹر!'' انہوں نے لاپروائی سے کہا مگر ان کے بولتے ہوئے ہیری کو کونے میں سے سوں سوں کی آواز سنائی دی۔ ہیری نے گردن گھما کر چاروں طرف دیکھا۔ پروفیسر امبریج ایک طرف بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے گھٹنوں پر کلپ بورڈ تھا۔ ان کی گردن کے چاروں طرف ایک چھوٹی جھالر تھی اور ان کے چہرے پر ایک سنجیدہ فخریہ مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''بیٹھ جاؤ، پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے آہستگی سے کہا۔ میز پر رکھے ہوئے کتابچوں کو درست کرتے ہوئے ان کا ہاتھ کسی قدر کانپ رہا تھا۔ ہیری پروفیسر امبریج کی طرف پشت کر کے بیٹھ گیا اور اس نے یہ اداکاری کرنے کی پوری کوشش کی کہ اسے کلپ بورڈ پر چلنے والی ان کی قلم کی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

''ٹھیک ہے، پوٹر! یہ ملاقات آئندہ مستقبل میں طرز حیات کے بارے میں ہے، تمہیں یہ طے کرنا ہے کہ تم آگے چل کر کس شعبے میں کام کرنا پسند کرو گے۔ کیا تمہارے ذہن میں کوئی فیصلہ موجود ہے؟ اگر ایسا ہے تو ہم اس پر تفصیلی بات چیت کریں گے اور یہ طے کرنے کی کوشش کریں گے کہ تمہیں چھٹے اور ساتویں سال کی پڑھائی میں کن مضامین کا انتخاب کرنا چاہئے؟ کیا تم نے اس بارے میں کچھ سوچا ہے کہ تم ہوگورٹس کی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد کیا کرنا چاہو گے؟''

''ار......'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا۔ اس کے پیچھے قلم گھسٹنے کی تیکھی آواز سنائی دی، جس سے اس کا دھیان بالکل بھٹک گیا تھا۔

''ہاں ہاں...... بولو، پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

''دیکھئے! میں نے سوچا تھا کہ مجھے شاید ایرور بننا چاہئے......'' ہیری بڑبڑا کر بولا۔

''اس کیلئے تمہیں عمدہ درجات کی ضرورت پڑے گی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا اور اپنی میز پر رکھے ہوئے کتابچوں کے ڈھیر میں سے ایک چھوٹا سا گہرے رنگ کا کتابچہ باہر نکالا۔ اسے کھول کر اپنے سامنے رکھتے ہوئے وہ دوبارہ بولیں۔ ''اس کیلئے تمہیں کم از کم پانچ این ای ڈبلیوٹی درجات کی ضرورت ہوگی۔ یعنی توقع سے متجاوز 'ای' سے تو بالکل کم نہیں ہونا چاہئیں۔ اس کے بعد تمہیں ایرور دفتر میں کردار شناسی، استعدادی اور مہارت کے امتحانات سے بھی گزرنا پڑے گا۔ پوٹر! یہ مستقبل کا سب سے دشوار ترین انتخاب ہوگا۔ اس میں صرف ذہین اور لائق طلباء کو ہی لیا جاتا ہے۔ درحقیقت، میرا اندازہ ہے کہ انہوں نے گذشتہ تین سالوں میں کسی کو بھی ایرور بھرتی نہیں کیا ہے۔'' اسی لمحے پروفیسر امبریج آہستگی سے کھانسیں جیسے وہ یہ دیکھنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ وہ یہ کام کتنی خاموشی سے کر سکتی ہیں؟ پروفیسر میک گوناگل نے انہیں بالکل نظرانداز کر دیا۔

''میرا خیال ہے کہ تم یہ جاننا چاہو گے کہ اس شعبے کیلئے تمہیں کیسے مضامین لینا چاہئیں؟'' پروفیسر میک گوناگل نے سلسلہ کلام آگے بڑھایا، ان کی آواز پہلے کی بہ نسبت زیادہ بلند تھی۔

''میرا اندازہ ہے کہ تاریک جادو سے تحفظ کا فن؟'' ہیری نے کہا۔

''یہ تو یقینی بات ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں......''

پروفیسر امبریج ایک بار پھر کھانسیں۔ اس بار ان کی کھانسی کچھ زیادہ ہی زوردار تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے ایک لمحے کیلئے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور گہری سانس لے کر دوبارہ کھول لیں جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

''میں تبدیلی ہیئت کے مضمون کی تجویز دوں گی کیونکہ ایرورز کو اکثر اپنے کام میں روپ بدلنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ پوٹر! اس کے علاوہ میں تمہیں یہ بھی آگاہ کرنا چاہوں گی کہ میں اپنی این ای ڈبلیوٹی کلاس میں طلبا کو تب تک نہیں لیتی ہوں جب تک کہ وہ او ڈبلیو ایل امتحان میں کم از کم توقع سے متجاوز یعنی درجہ ای کے حامل نہ ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت تم قابل قبول کے درجہ پر ہو۔ اس لئے تمہیں امتحان سے پہلے کڑی محنت کی ضرورت ہوگی تاکہ تم آگے بھی یہی مضمون پڑھ سکو۔ اس کے علاوہ تمہیں جادوئی استعمالات بھی سیکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ ہمیشہ فائدہ مند رہتے ہیں اور جادوئی مرکبات...... ہاں پوٹر! جادوئی مرکبات بھی!'' انہوں نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ آگے کہا۔ ''ایرور بننے کیلئے زہروں اور ان کے تریاق کا علم بھی ضروری مرحلہ ہے اور مجھے تمہیں یہ بتانا ہوگا کہ پروفیسر سنیپ ان طلباء کو لینے سے بالکل انکار کر دیتے ہیں جنہیں ان کے او ڈبلیو ایل میں غیر متوقع درجہ سے کم درجہ ملا ہو، اس لئے......''

پروفیسر امبریج نے پہلے کی بہ نسبت اور زور سے کھانسا۔

''کیا میں آپ کو کھانسی کی گولی دوں، ڈولرس؟'' پروفیسر میک گوناگل نے امبریج کی طرف دیکھے بغیر روکھے لہجے میں پوچھا۔

''اوہ نہیں...... بہت بہت شکریہ!'' وہ اسی شیریں انداز میں ہنس رہی تھیں جس سے ہیری کو سخت نفرت تھی۔ ''منروا! میں سوچ رہی تھی کہ کیا میں اس معاملے میں اپنی رائے دوں؟''

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ آپ کہے بغیر تو نہیں ٹلیں گی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

''میں یہ سوچ رہی تھی کہ کیا مسٹر پوٹر میں ایرور بننے کی قابلیت ہے؟'' پروفیسر امبریج نے شیریں لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ! آپ ایسا سوچ سکتی ہیں!'' پروفیسر میک گوناگل نے تلخی سے کہا پھر وہ اس طرح آگے بولنے لگیں جیسے ان کی گفتگو میں کوئی خلل نہ پڑا ہو۔ ''دیکھو پوٹر! اگر تم مستقبل میں اس شعبے میں جانے کیلئے واقعی سنجیدہ ہو تو میں تجھے یہ مشورہ دوں گی کہ تم تبدیلی ہیئت اور جادوئی مرکبات کے مضامین میں اپنی قابلیت کو مطلوبہ درجات تک لاؤ۔ میں نے تمہارے سابقہ نتائج میں دیکھا ہے کہ پروفیسر فلٹ وک نے جادوئی استعمالات کی کلاس میں گزشتہ دو سال سے تمہیں قابل قبول اور توقع سے متجاوز درجات کے درمیان میں ہی رکھا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مضمون میں تم زیادہ نالائق نہیں ہو مگر مزید محنت کی ضرورت ہے۔ جہاں تک تاریک جادو سے تحفظ کے فن کا تعلق ہے، اس میں تمہارے درجات ہمیشہ سب سے بلند رہتے ہیں۔ گذشتہ سالوں کے نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے خاص طور پر پروفیسر

لوپن کا یہ خیال تھا...... کیا آپ کو پورا یقین ہے کہ آپ کو کھانسی کی شکایت نہیں ہے اور کھانسی کی گولی نہیں چاہئے، ڈولرس؟''

''اوہ نہیں...... بہت بہت شکریہ...... اس کی ضرورت نہیں ہے منروا!'' پروفیسر امبرتج نے جلدی سے کہا جو پہلے سے بھی زیادہ زور سے کھانس اُٹھی تھیں۔''میں تو صرف یہ واضح کرنا چاہ رہی تھی کہ آپ نے شاید مسٹر پوٹر کے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے موجودہ نمبروں پر نظر نہیں ڈالی ہے، جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، میں نے ایک چرمئی ٹکڑے پر اس ضمن میں لکھ کر آگاہ کر دیا تھا۔''

''اوہ...... وہ ٹکڑا!!!'' پروفیسر میک گوناگل نے لاپروائی سے کہا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے ان کے لہجے میں حقارت کی جھلک ہو۔ انہوں نے ہیری کی فائل کھول کر اس میں سے ایک گلابی چرمئی کاغذ باہر نکالا۔ سرسری انداز میں نظر ڈالی اور ان کی بھنوئیں تن سی گئیں۔ اس کے بعد انہوں نے کسی قسم کا کوئی تبصرہ کئے بغیر وہ گلابی ٹکڑا واپس فائل میں لگا دیا۔

''ہاں جیسا کہ میں کہہ رہی تھی کہ پروفیسر لوپن کی رائے ہے کہ تم اس مضمون میں بہت زیادہ کامیاب ہو اور ظاہر ہے کہ ایک ایرور بننے کیلئے یہ ایک ضروری فن بھی......''

''کیا آپ میرے تجزیئے کو صحیح طرح سمجھ نہیں پائیں منروا؟'' پروفیسر امبرتج نے ان کی بات قطع کرتے ہوئے شہد جیسے میٹھے لہجے میں کہا۔ وہ اب کھانسنا بھول گئی تھیں۔

''جب میں نے اسے پڑھا تو مجھے لگا کہ میں اسے سمجھ چکی ہوں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ اس کے دانت ایک بار پھر بھنچ گئے تھے جس سے لفظ کسی قدر کرخت محسوس ہوئے۔

''تو پھر میں کشمکش میں ہوں...... میں یہ نہیں سمجھ پا رہی ہوں کہ آپ مسٹر پوٹر کو یہ جھوٹا دلاسہ کیوں دلا رہی ہیں کہ......؟''

''جھوٹا دلاسا؟'' پروفیسر میک گوناگل نے تلخی سے دہرایا۔ انہوں نے پروفیسر امبرتج کی طرف دیکھے بغیر کہا۔''اسے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے تمام ٹیسٹوں میں پورے پورے نمبر ملے ہیں......''

''منروا! مجھے تمہاری بات کاٹتے ہوئے افسوس ہے مگر جیسا کہ تم نے میرے تجزیئے میں پڑھ لیا ہے کہ مسٹر پوٹر کو میری تمام کلاسوں میں نہایت ناقص نمبر مل رہے ہیں......''

''معاف کرنا مجھے اپنی بات کو زیادہ واضح کر دینا چاہئے تھا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سرد لہجے میں کہا اور بالآخر اپنی گردن گھما کر پروفیسر امبرتج کی طرف مڑیں۔ وہ تیکھے انداز سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔''اسے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے مضمون میں اپنے تمام ٹیسٹوں میں اچھے نمبر ملے ہیں جو کسی بھی قابل استاد نے لئے ہیں......''

پروفیسر امبرتج کے چہرے پر چھائی ہوئی میٹھی مسکراہٹ یکدم غائب ہوگئی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ یہ کچھ ویسا ہی تھا جیسے بجلی کا بلب فیوز ہونے پر اس سے روشنی غائب ہو جاتی تھی۔ وہ اپنی کرسی پر پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں اور کلپ بورڈ پر ایک چرمئی کاغذ پلٹ کر اس پر سرعت رفتاری سے کچھ لکھنے لگیں۔ ان کی باہر نکلی ہوئی آنکھیں بہت تیزی سے ادھر سے اُدھر گھومتی جا رہی تھیں۔ پروفیسر میک گوناگل

دوبارہ ہیری کی طرف مڑیں اور ہیری نے دیکھا کہ ان کی نتھنے پھول پچک رہے تھے اور آنکھوں میں سے شعلے برستے دکھائی دے رہے تھے۔

''کوئی سوال مسٹر پوٹر؟''

''جی!'' ہیری نے جلدی سے سنبھلتے ہوئے کہا۔ ''اگر نتائج این ای ڈبلیوٹی میں کافی ہوں تو محکمہ کردار اور استعداد کے امتحانات میں کیسے جانچ کرے گا؟''

''دیکھو! اچھی طرح سے ردعمل کی صلاحیت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''اس کے علاوہ لگن اور صبر وتحمل کی ضرورت ہوگی کیونکہ ایرور کی پڑھائی کا سلسلہ تین سال تک چلتا ہے۔ اس کے علاوہ عملی دفاع میں بھی انتہائی مہارت کی ضرورت پیش آئے گی۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ سکول کی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد بھی نہایت صبر وتحمل کے ساتھ مزید پڑھائی میں جت جانا پڑے گا۔ اگر تم ان سب کیلئے تیار نہ ہوتو......''

''میرا خیال ہے کہ محکمہ ایرور بننے والے تمام لوگوں کے سابقہ اندراجات کو ملاحظہ کرے گا خاص طور پر ان کے مجرمانہ اندراجات کو......'' پروفیسر امبریج نے نہایت ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

''اور اگر تم ہوگورٹس کی پڑھائی مکمل کر لینے کے بعد مزید امتحانات کا سامنا کرنے کیلئے تیار نہیں ہو تو تمہیں کسی دوسرے طرز حیات کے بارے میں سوچنا چاہئے......''

''اس لڑکے کے ایرور بننے کی اتنی ہی امید کی جا سکتی ہے جتنی کہ ڈمبل ڈور کے دوبارہ ہوگورٹس کے ہیڈ ماسٹر بن جانے کی......'' امبریج نے استہزائیہ لہجے میں کہا۔

''اوہ! تب تو بہت زیادہ امکانات ہیں!'' پروفیسر میک گوناگل نے مسکرا کر کہا۔

''پوٹر کے مجرمانہ اندراجات موجود ہیں......'' امبریج نے زور دیتے ہوئے کہا۔

''آپ بھول رہی ہیں کہ پوٹر کو تمام الزامات سے باعزت بری کیا جا چکا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے بلند آواز میں کہا۔

پروفیسر امبریج اپنی کرسی سے جھٹکے سے اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ وہ اس قدر پستہ قد تھیں کہ کچھ زیادہ اثر نہیں پڑا۔ بہرحال، ان کے چہرے پر پہلے سے موجود شیریں مسکراہٹ کی جگہ اب غصہ پھیل چکا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کا موٹا اور چوڑا چہرہ عجیب انداز میں خطرناک دکھائی دے رہا تھا

''پوٹر کسی بھی صورت میں ایرور نہیں بن سکتا ہے۔''

پروفیسر میک گوناگل بھی اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئیں، لیکن اس کا خاطر خواہ اثر پڑا تھا کیونکہ وہ امبریج کے مقابلے میں خاصی اونچی اور لمبی تھیں۔

''پوٹر! میں ایرور بننے میں تمہاری پوری مدد کروں گی۔'' انہوں نے بلند آواز میں کہا۔ ''بے شک یہ میرا آخری کام ہی ثابت ہو۔ اگر مجھے تمہیں رات کو بھی پڑھانا پڑے تو بھی میں تمہیں عمدہ درجات حاصل کرنے کیلئے تمہاری پوری پوری مدد کروں گی......''

''جو چاہے کرلو! جادوئی محکمہ کبھی ھیری پوٹر کو ملازمت نہیں دے گا۔'' امبریج نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ان کی آواز فرط جوش سے بلند اور کانپتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''جب تک پوٹر ایرور بننے کیلئے تیار ہو پائے گا تب تک جادوئی محکمے کے حالات بدل چکے ہوں گے اور وہاں کوئی نیا وزیر جادو موجود ہوگا......'' پروفیسر میک گوناگل نے چیختے ہوئے کہا۔

''اوہ ہو!'' پروفیسر امبریج آنکھیں باہر نکالتی ہوئی چلائیں اور انہوں نے پروفیسر میک گوناگل کی طرف اپنی گانٹھ دار انگلی اُٹھا کر لہرائی۔ ''ہاں ہاں! ظاہر ہے تم یہی تو چاہتی ہو، ہے نا؟ منروا میک گوناگل! تم چاہتی ہو کہ کارنیلوس فج کی جگہ ایلبس ڈمبل ڈور حاصل کرلیں۔ تم سوچتی ہو کہ تم میری جگہ پر پہنچ جاؤ، ہے نا؟ تم وزیر جادو کی قابل اعتماد مشیر اور ہوگورٹس سکول کی ہیڈ مسٹرس بن جاؤ!''

''یہ آپ کی ہوس چیخ رہی ہے......'' پروفیسر میک گوناگل نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ ''پوٹر! تمہارا طرز حیات کی تجویز کا مباحثہ ختم ہو چکا ہے!''

ھیری نے اپنا بستہ تیزی سے اپنے کندھے پر لٹکایا اور تیزی سے دفتر کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ اس کی پروفیسر امبریج کی طرف دیکھنے کی ہمت بھی نہیں ہو پائی تھی۔ راہداری میں چلتے ہوئے اسے پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر امبریج کے تیز و تند جملوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ پروفیسر امبریج جب اس دوپہر تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس لینے کیلئے آئیں، تب بھی وہ ہانپتی ہوئی دکھائی دیں جیسے وہ دوڑ لگا کر کلاس میں پہنچی ہوں۔

جب انہوں نے اپنی نصابی کتاب 'دفاعی جادو کے نظریات' کا چونتیسواں باب 'غیر جوابی کارروائی اور مذاکرات' کھولا تو ہرمائنی سرگوشی نما لہجے میں بولی۔ ''مجھے امید ہے کہ ھیری تم جس کام کی منصوبہ بندی کئے ہوئے ہو، اس کا خیال اب ترک کر چکے ہو گے۔ امبریج کو دیکھ کر لگتا ہے کہ ان کا مزاج واقعی اکھڑا ہوا ہے......''

ھیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ امبریج پڑھائی کے دوران ھیری کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتی رہیں مگر وہ اپنا سر نیچے جھکائے 'دفاعی جادو کے نظریات' کے صفحات کو گھورتا رہا۔ حالانکہ وہ اسے پڑھ نہیں رہا تھا بلکہ کچھ سوچ رہا تھا......

وہ پروفیسر میک گوناگل کے ردعمل کا تصور کرسکتا تھا۔ اگر وہ ان کی جانبداری کے کچھ ہی گھنٹے بعد پروفیسر امبریج کے دفتر میں چوری چھپے گھستے ہوئے پکڑا گیا...... اگر وہ یہ بھیانک خطرہ مول نہ لے تو وہ بغیر کسی رکاوٹ کے گری فنڈر ہال میں واپس لوٹ سکتا ہے اور اگلی گرمیوں کی چھٹیوں میں سیریس سے اس ناخوشگوار واقعے کے بارے میں تفصیلی بات چیت کرسکتا ہے۔ مشکل تو یہ تھی کہ عقلمندی کی راہ پر چلنا اس کیلئے ایسا تھا کہ ایک بھاری بھرکم بوجھ کمر پر لاد کر اگلے کئی مہینے تک جینا...... اس کے علاوہ فریڈ اور جارج کا معاملہ بھی تو تھا

جو اپنے ہنگامے کی منصوبہ بندی ترتیب دے چکے تھے۔ اس کے علاوہ سیریس کا چاقو بھی تھا جو اس وقت اس کے بستے کے خفیہ خانے میں اس کے ڈیڈی کے غیبی چوغے کے ساتھ رکھا ہوا تھا......

مگر حقیقت تو یہ تھی کہ اگر وہ پکڑا گیا تو......

''ہیری! تمہیں سکول سے نکالے جانے سے بچانے کیلئے ڈمبل ڈور نے قربانی دی ہے۔'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور کتاب کو اپنے چہرے کے سامنے اُٹھا کر امبریج سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ ''اگر تمہیں آج یہاں سے نکال دیا گیا تو ان کی وہ قربانی رائیگاں چلی جائے گی......''

وہ اپنا ارادہ بدل سکتا تھا اور اس یاد کے ساتھ جینا سیکھ سکتا تھا کہ اس کے باپ نے بیس سال سے زائد عرصہ پہلے ایک دن کیا کیا تھا؟......

پھر اسے گری فنڈر کے آتشدان کی آگ میں سیریس کی بات یاد آ گئی۔ 'تم اپنے ڈیڈی جیسے نہیں ہو جیسا کہ میں سوچا تھا...... جیمس کو تو اس خطرے میں پڑ کر لطف محسوس ہوتا......'

مگر کیا وہ اب بھی اپنے باپ جیسا ہی بننا چاہتا تھا؟

''ہیری! یہ کام مت کرو، براہ مہربانی ایسا کچھ مت کرو!'' جب کلاس ختم ہونے کی گھنٹی بجی تو ہرمائنی روہانسی ہو کر بولی۔

رون نے شاید جیسے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس وقت اپنی کوئی رائے یا مشورہ نہیں دے گا اور نہ ہی اسے منع کرنے کی کوئی کوشش کرے گا۔ وہ ہیری کی طرف دیکھنے سے بھی گریز کر رہا تھا مگر جب ہرمائنی نے ایک بار ہیری کو روکنے کیلئے کوشش کرتے ہوئے اپنا منہ کھولنا چاہا تو رون نے اس کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اب بس کرو ہرمائنی! وہ خود فیصلہ کر سکتا ہے......''

کلاس روم سے باہر نکلتے ہوئے ہیری کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ وہ راہداری کا نصف فاصلہ ہی طے کر پایا تھا کہ اسی لمحے دور کہیں ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ فریڈ اور جارج نے اپنا کام شروع کر دیا تھا۔ کہیں دور چیخ و پکار مچ گئی اور پھر اور ایک دھماکہ ہوا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ یہ سب چھت کے اوپر کہیں ہو رہا تھا۔ طلباء کلاس رومز سے نکل کر ہیری کے گرد جمع ہونے لگے اور سہمی ہوئی نظروں سے چھت کی طرف دیکھنے لگے۔

امبریج اپنے کلاس روم سے اتنی تیزی سے باہر نکل آئیں جتنی کہ ان کی چھوٹی چھوٹی ٹانگیں اجازت دے سکتی تھیں۔ انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکال لی تھی اور وہ غصے سے بپھری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ ان کی نظروں کے سامنے سے دوسری سمت میں بھاگتی چلی گئیں۔

ابھی یا پھر کبھی نہیں...... ہیری نے سر جھکا کر سوچا۔

''ہیری! مت کرو...... براہ کرم مت کرو!'' ہرمائنی کمزور لہجے میں گڑگڑائی، دہشت کے مارے اس کا چہرہ فق ہو چکا تھا۔

اور پھر وہ فیصلہ کن نتیجے پر پہنچ گیا تھا۔اس نے اپنے بستے کو کمر پر محفوظ طریقے سے کس لیا اور پوری رفتار سے دوڑ لگا دی۔ ہر مائنی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔رون بھی تشویش بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔وہ شرقی حصے کی طرف جانے والے طلباء کی بھیڑ کو کاٹتا ہوا تیزی سے نکل رہا تھا جو یہ دیکھنے کیلئے جا رہے تھے کہ شرقی حصے میں کون سی آفت ٹوٹ پڑی تھی؟

ہیری امبرتج کے دفتر والی راہداری میں پہنچ گیا۔ وہ بالکل ویران وسنسان پڑی تھی۔ وہ ایک بڑے آہنی لباس والے پتلے کے عقب میں بھاگا جو اسے دیکھنے کیلئے مڑ گیا تھا۔اس کے خود سے چوں چوں کی آواز سنائی دی۔ ہیری نے سرعت سے اپنا بستہ کھولا اور سیریس کا چاقو باہر نکالا اور غیبی چوغہ نکال کر پہننے لگا۔اچھی طرح تسلی کر لینے کے بعد وہ محتاط انداز میں آہنی لباس والے پتلے کے عقب سے نکلا اور راہداری میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا دفتر کے دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔اس نے گردن گھما کر چاروں طرف دیکھا۔

اس نے اپنے جادوئی چاقو کی نوکیلی موٹی تار تالے کی درز میں گھسا دی اور اسے آہستہ آہستہ اوپر نیچے گھمانے لگا۔ پھر اس نے ہلکا سا جھٹکا دیا تو کلک کی سی آواز سنائی دی اور دروازہ کھل گیا۔ وہ تیزی سے دفتر کے اندر گھس گیا۔اس نے احتیاط سے دروازہ بند کیا اور چاروں طرف کا جائزہ لینے لگا۔کوئی بھی چیز متحرک نہیں تھی۔صرف بلیوں کے بچے ضبط شدہ بھاری ڈنڈوں کے اوپر دیوار پر لگی پلیٹوں میں میں مستی کر رہے تھے۔

ہیری نے اپنا غیبی چوغہ اتار کر ایک کرسی پر رکھا اور آتشدان کے قریب پہنچ گیا۔اسے جس چیز کی تلاش تھی وہ اسے اگلے چند سیکنڈوں میں دکھائی دے گئی تھی۔وہ سفوف انتقال تھا۔جب وہ خالی آتشدان کے سامنے جھکا تو اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے۔اس نے یہ کام پہلے کبھی نہیں کیا تھا مگر وہ یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ کام کیسے کیا جا سکتا تھا؟اس نے اپنا سر آتشدان میں ڈالتے ہوئے سفوف انتقال کی بڑی چٹکی لی اور ان شعلوں پر ڈال دی جو اس کے نیچے بھڑک رہے تھے۔سفوف انتقال پڑتے ہی سبز شعلے اُٹھنے لگے۔

''گیرم مالڈ پیلس کا مکان نمبر بارہ......'' ہیری نے زوردار اور صاف آواز میں کہا۔

اس کے وجود میں ایک عجیب احساس کی لہر دوڑنے لگی، ایسا احساس اسے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ پہلے بھی سفوف انتقال کے ذریعے سفر کر چکا تھا مگر اس وقت اس کا پورا جسم ہی شعلوں کے اندر داخل ہو گیا تھا اور کئی آتشی چمنوں میں سے ہوتا ہوا آگے بڑھا تھا۔اس مرتبہ اس کے گھٹنے امبرتج کے سرد فرش پر جمے ہوئے تھے اور صرف اس کا سر ہی سبز شعلوں میں گھسا ہوا تھا۔ پھر جلد ہی وہ سب شروع ہو گیا اور اتنی ہی جلدی رُک بھی گیا۔ ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس نے اپنے سر پر بہت گرم مفلر لپیٹ رکھا ہو۔اسے اپنے بدن میں نقاہت سی محسوس ہو رہی تھی جیسے وہ بخار میں مبتلا ہو۔اس نے پوری کوشش کرتے ہوئے اپنی آنکھیں کھول دی اور دیکھا کہ وہ اب گیرم مالڈ پیلس کے مکان نمبر بارہ کے باورچی خانے کے آتشدان سے جھانک رہا تھا۔سامنے پڑے ہوئے لکڑی کے ایک لمبے سٹول پر کوئی آدمی بیٹھا ہوا چرمئی کاغذ پر کچھ پڑھ رہا تھا۔

''سیریس......''

وہ آدمی اپنی جگہ سے بری طرح اچھل پڑا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ وہ سیریس نہیں بلکہ لوپن تھے۔

''اوہ ہیری!'' انہوں سکتے کے عالم میں آتشدان کی طرف دیکھا۔ ''تم یہاں...... کیا ہوا؟ سب کچھ ٹھیک تو ہے؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ ''میں تو بس سوچ رہا تھا...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میں تو بس...... بس سیریس سے بات کرنا چاہتا تھا۔''

''تم ٹھہرو...... میں اسے بلا لاتا ہوں۔'' لوپن نے تیزی سے اُٹھتے ہوئے کہا حالانکہ وہ ابھی تک حیرانگی کے صدمے کا شکار دکھائی دے رہے تھے۔ ''وہ کریچر کو ڈھونڈنے اوپر گیا ہے، میرا خیال ہے کہ وہ ایک بار پھر کسی الماری میں چھپ گیا ہے......''

ہیری نے لوپن کو تیزی سے باورچی خانے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ اب اس کے پاس دیکھنے کیلئے صرف کرسیاں اور میزیں بھی بچی تھیں۔ وہ سوچنے لگا کہ سیریس نے یہ پہلے کیوں بتایا تھا کہ آگ میں سر رکھ کر باتیں کرنا کتنا مشکل کام ہوتا ہے؟ اس کے گھٹنے امبریج کے دفتر کے سخت فرش پر خم کھائے درد ہونا شروع ہو گئے تھے۔

کچھ ہی پل بعد لوپن اور سیریس بھاگتے ہوئے باورچی خانے میں داخل ہوئے۔

''کیا ہوا؟'' سیریس نے بےقراری سے پوچھا۔ اس نے جلدی سے اپنی آنکھوں کے سامنے سے سیاہ بالوں کی لمبی لٹ پیچھے ہٹائی۔ اور آتشدان کے سامنے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تاکہ اس کا اور ہیری کا سر زیادہ قریب ہو جائے۔ لوپن بھی اس کے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے جھک گئے۔ وہ بھی سیریس جتنے ہی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

''تم ٹھیک تو ہو؟ کیا تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے؟'' سیریس نے جلدی سے پوچھا۔

''نہیں...... ایسی کوئی بات نہیں ہے!'' ہیری نے جواب دیا۔ ''میں تو تم سے...... تم سے اپنے ڈیڈی کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا......''

سیریس اور لوپن نے حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ مگر ہیری کے پاس زیادہ طویل وقت نہیں تھا۔ اس کے گھٹنے ہر پل زیادہ شدت سے اکڑتے جا رہے تھے اور ٹیسیں اُٹھنے لگی تھیں۔ اس کے علاوہ اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ ہنگامہ شروع ہوئے پانچ منٹ بیت چکے ہیں اور جارج اور فریڈ نے اسے صرف بیس منٹ کی ہی ضمانت دی تھی۔ اس لئے وہ بلا رُکے تیزی سے اس ناخوشگوار واقعہ بیان کرنے لگا جو اس کے دماغ میں کئی ہفتوں سے کچوکے لگا رہا تھا۔ اس نے تیشہ یادداشت میں دیکھی سب باتیں بتا دیں۔ جب وہ اپنی بات مکمل کر چکا تو سیریس اور لوپن دونوں ہی ایک لمحے تک کچھ نہ بول پائے۔

''ہیری! میں نہیں چاہوں گا کہ تم اس واقعہ کیلئے اپنی ممی ڈیڈی کو موردالزام ٹھہراؤ۔ تب تو ان کی عمر صرف پندرہ سال ہی تھی......'' لوپن نے دھیمے لہجے میں سمجھاتے ہوئے کہا۔

''میں بھی تو پندرہ سال کا ہی ہوں۔'' ہیری نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''دیکھو ہیری!'' سیریس نے اس کی ڈھارس بندھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''جیمس اور سنیپ نے جب ایک دوسرے کو پہلی بار دیکھا تھا، اسی وقت سے ہی وہ ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے تھے۔ سمجھ گئے؟ میرا خیال ہے کہ سنیپ جس منزل کو پانا چاہتا تھا، وہ سب خصوصیات جیمس کے پاس تھیں...... وہ لوگوں میں مقبول تھا، ہر دلعزیز تھا، وہ کیوڈچ کا قابل کھلاڑی تھا...... تقریباً ہر چیز میں ہی عمدہ تھا جبکہ اس کے مقابلے میں سنیپ ایک عام سا لڑکا تھا جو ہر وقت تاریک جادو کے حصول میں کھویا رہتا تھا اور ہیری یاد رکھنا کہ جیمس تمہیں چاہے جیسا بھی دکھائی دے، وہ ہمیشہ تاریک جادو سے نفرت کرتا تھا......''

''وہ تو ٹھیک ہے مگر انہوں نے جان بوجھ کر سنیپ کو ہی نشانہ بنایا تھا۔ صرف اس لئے کیونکہ تم اس وقت بوریت محسوس کر رہے تھے......'' اس کا لہجہ معذرت خواہانہ ہو گیا تھا۔

''مجھے اس ناخوشگوار واقعہ پر کوئی خوشی نہیں ہے۔'' سیریس نے تیزی سے جواب دیا۔

''دیکھو ہیری!'' لوپن نے سیریس کو کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ تمہارے ڈیڈی اور سیریس سکول میں ہر معاملے میں ذہین اور لائق تھے...... سب ہی ان کی تعریف کے گن گاتے تھے۔ اگر وہ کبھی کبھار حد پار کر جاتے تھے......''

''اگر ہم کبھی کبھار شرارتی اور مغرور ہو بھی گئے تو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا ہے۔'' سیریس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ لوپن اس کی بات سن کر مسکرا دیئے۔

''وہ لڑکیوں کو دیکھ کر اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے رہتے تھے۔'' ہیری نے شرمساری سے کہا۔

سیریس اور لوپن بے ساختہ ہنس پڑے۔

''اوہ! میں تو یہ بھول ہی گیا تھا کہ وہ ایسا کیا کرتا تھا۔'' سیریس نے محبت سے کہا۔

''کیا وہ اس وقت سنہری گیند سے بھی کھیل رہا تھا؟'' لوپن نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا اور بنا سوچے سمجھا انہیں دیکھنے لگا۔ سیریس اور لوپن پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔ ''مجھے تو وہ کچھ احمق دکھائی دیئے تھے......''

''تم صحیح کہتے ہو، وہ تھوڑا احمق تھا۔'' سیریس نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ ''بلکہ ہم سب احمق تھے۔ شاید مونی اتنا زیادہ گدھا نہیں تھا۔'' اس نے لوپن کی طرف دیکھتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا۔

''کیا میں نے تمہیں سنیپ پر حملہ کرنے سے منع کیا تھا؟'' لوپن نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''کیا میری کبھی تم سے یہ کہنے کی ہمت ہوئی کہ میرے لحاظ سے تم لوگ غلط کام کر رہے تھے؟''

''مگر سچ تو یہ ہے کہ کئی بار ہم تمہاری وجہ سے شرمندگی محسوس کیا کرتے تھے...... یہ بھی ہمارے لئے کوئی کم بات نہیں تھی......''

سیریس نے کہا۔

ہیری نے تہیہ کرلیا تھا کہ وہ آج اپنے دل ہر ایک بات کہہ کر ہی دم لے گا۔

''وہ جھیل کے پاس لڑکیوں کی طرف دیکھتے رہتے تھے اور امید کرتے تھے کہ وہ بھی انہیں دیکھیں......'' ہیری نے ناخوش لہجے میں کہا۔

''دیکھو!'' سیریس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''جب کبھی للّی اس کے آس پاس موجود ہوتی تھی تو وہ ایسی ہی حماقتیں کیا کرتا تھا۔ جب بھی وہ اسے اپنے قریب دیکھتا تھا تو شان جھاڑنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا......''

''تو پھر میری ممی نے ان سے شادی کیوں کی تھی؟'' ہیری نے غمگین لہجے میں پوچھا۔ ''وہ تو ان سے سخت نفرت کرتی تھیں۔''

''ایسا کچھ نہیں تھا......وہ اس سے نفرت نہیں کرتی تھی۔'' سیریس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

''للّی نے ساتویں سال کی پڑھائی میں اس کے ساتھ گھومنا شروع کر دیا تھا۔'' لوپن بولے

''اس وقت تک جیمس نے خود کو کافی حد تک سدھار لیا تھا۔'' سیریس نے لقمہ دیا۔

''ہاں! اس نے محض دل لگی کیلئے لوگوں پر جادو کرنا بھی چھوڑ دیا تھا۔'' لوپن نے کہا۔

''سنیپ پر بھی......'' ہیری نے امید بھری آواز سے پوچھا۔

''دیکھو! سنیپ کا معاملہ کچھ الگ تھا۔'' لوپن نے آہستگی سے بولے۔ ''میرا خیال ہے کہ وہ کبھی بھی جیمس پر تاریک جادو سے حملہ کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا، اس لئے تم جیمس سے برداشت یا مزاحمت نہ کرنے کی امید تو نہیں کر سکتے ہو، ہے نا؟''

''اور میری ممی کو کبھی ان سب سے کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا؟''

''اگر میں حقیقت بتاؤں تو للّی کو اس کے بارے میں کچھ زیادہ معلوم نہیں ہو پایا تھا۔'' سیریس نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ جیمس جب للّی کو باہر گھمانے کیلئے لے جاتا تھا تو سنیپ کو ساتھ لے کر تو جاتا نہیں تھا۔ وہ اتنی احتیاط برتتا تھا کہ للّی کے سامنے کبھی سنیپ پر کوئی جادوئی وار نہ کرتا تھا......'' جب سیریس نے یہ دیکھا کہ ہیری کے چہرے پر بے یقینی چھائی ہوئی ہے تو اس کی تیوریاں چڑھ گئیں۔ وہ مزید بولا۔ ''دیکھو! تمہارے ڈیڈی میرے سب سے اچھے دوست ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے انسان بھی تھے۔ پندرہ سال کی عمر میں بہت سے لوگ شرارتیں اور حماقتیں کیا کرتے ہیں۔ بعد میں دوسروں کی طرح انہوں نے بھی ایسا کرنا چھوڑ دیا تھا......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا۔ ''میں نے کبھی یہ تصور نہیں کیا تھا کہ مجھے سنیپ کیلئے کبھی افسوس ہوگا۔''

''اب تم نے یہ بات چھیڑ ہی دی ہے تو......'' لوپن نے کہا اور ان کے ماتھے پر ہلکی سی شکن نمودار ہوگئی تھی۔ ''تو یہ بتاؤ کہ جب اسے معلوم ہوا کہ تم نے یہ سب دیکھ لیا ہے تو اس کا ردعمل کیسا تھا؟''

''انہوں نے مجھے دفتر سے باہر نکال دیا اور صاف کہہ دیا کہ میں پھر کبھی جذب پوشیدی سیکھنے کیلئے ان کے دفتر نہ آؤں۔'' ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔ ''جیسے یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہو؟''

''اس نے کیا کیا؟'' سیریس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکل گئی جس سے ہیری اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے اچھل پڑا۔

''کیا تم یہ سچ کہہ رہے ہو، ہیری؟ اس نے تمہیں جذب پوشیدی سکھانا چھوڑ دی ہے۔'' لوپن تشویش بھرے لہجے میں بولے۔

''بالکل!'' ہیری نے ان کی بگڑتی ہوئی حالت دیکھ کر حیرانگی سے کہا۔ ''مگر یہ اچھا ہی ہوا۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ دل کی بات کہوں تو اس سے مجھے کافی طمانیت ملی ہے......''

''میں خود وہاں آ کر سنیپ سے بات کرتا ہوں۔'' سیریس نے بھڑکتے ہوئے کہا اور سچ مچ اُٹھنے لگا مگر لوپن نے اس کا ہاتھ کھینچ کر نیچے بیٹھا دیا۔

''اگر کوئی سنیپ سے بات کرے تو وہ میں کروں گا؟'' لوپن نے تلخی سے کہا۔ ''مگر ہیری! سب سے پہلے تو تم سنیپ کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ انہیں کسی بھی قیمت پر جذب پوشیدی سکھانا نہیں چھوڑنا چاہے...... جب ڈمبل ڈور یہ سنیں گے تو......''

''میں ان سے یہ سب نہیں کہہ سکتا...... وہ تو مجھے جان سے مار ڈالیں گے۔'' ہیری نے حیرانگی سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ''جب انہوں نے مجھے تیشہ یادداشت سے باہر نکالا تھا تو آپ نے ان کا چہرہ نہیں دیکھا تھا......''

''اوہ ہیری! جذب پوشیدی کا تمہارے لئے سیکھنا جتنا ضروری ہے، اتنی ضروری اور کوئی بھی بات نہیں ہے!'' لوپن نے تیکھے لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''تم میری بات سمجھ گئے ہو، اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ہے......''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے! میں ان سے بات کروں گا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا جواب ان دونوں کے اصرار پر چڑ سا گیا تھا۔ ''میں ان سے بات کرنے کی کوشش کروں گا......مگر یہ ہو نہیں......''

وہ یکدم خاموش ہو گیا کیونکہ اسے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''کیا کریچر آ رہا ہے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''نہیں...... یقیناً تمہاری طرف کوئی ہوگا۔'' سیریس نے اپنے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔

''اوہ! تو میں اب چلتا ہوں۔'' اس نے تیزی سے کہا اور اپنے سر کو گیرم مالڈ پیلس کے مکان نمبر بارہ کے آتشدان کی آگ سے پیچھے کی طرف کھینچنے کی کوشش کی۔ ایک لمحے کیلئے اس کا سر بری طرح گھوما اور اس کے آنکھوں کے سامنے ستارے چمکنے لگے۔ اسے ایسا لگا جیسے اس سر کندھے سے الگ ہو گیا ہو۔ پھر اسے جونہی ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ امبریج کے دفتر میں تھا اور آتشدان کے سامنے جھکا بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے سبز شعلوں تیزی سے ماند پڑ رہے تھے۔

’’جلدی جلدی......ارے یہ کیا انہوں نے دفتر کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا ہے؟‘‘ اسے اپنے عقب میں کسی کی بلغم زدہ آواز سنائی دی۔

ہیری نے جست لگائی اور کرسی سے اپنا غیبی چوغہ اُٹھا کر تیزی سے اپنے بدن پر ڈالا۔ وہ دروازے کھلنے سے پہلے خود کو چھپا لینے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔ دروازہ کھلا اور فلیچ ہانپتا ہوا دفتر میں داخل ہو گیا۔ اس کا چہرہ کھلا ہوا تھا، وہ کسی بات پر نہایت مسرور دکھائی دیا۔ وہ دفتر میں آگے بڑھتے ہوئے خود کلامی میں بڑبڑا رہا تھا۔ وہ امبریج کی میز کی طرف گیا اور پھر ایک دراز کھولی۔ وہ کسی چیز کی تلاش میں دراز کی چیزیں الٹ پلٹ کرنے لگا۔

’’چابک چلانے کی اجازت...... چابک چلانے کی اجازت......اب میں واقعی یہ کام کر پاؤں گا......انہیں برسوں سے اس خوراک کی ضرورت تھی......اوہ یہ رہا اجازت نامہ!‘‘

اس نے خوش ہوتے ہوئے ایک چرمئی کاغذ باہر نکالا اور اسے ہونٹوں سے لگا کر چوما پھر اسے اپنے سینے سے لگا کر گہری سانس لیتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ ہیری اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑا ہوا اور یہ یقین دہانی کی کہ اس کا بستہ اس کے کندھے پر ہی موجود تھا اور غیبی چوغے نے اسے پوری طرح ڈھانپ لیا تھا۔ اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور فلیچ کے تعاقب میں دفتر سے باہر نکلا اور دبے پاؤں چلنے لگا۔ فلیچ اتنی مستی میں تیز تیز جا رہا تھا کہ اسے اردگرد کی کوئی خبر نہیں تھی۔ ہیری نے اسے پہلے کبھی اس رفتار سے چلتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

امبریج کے دفتر سے ایک منزل نیچے پہنچ کر ہیری نے سوچا کہ وہ اب بالکل محفوظ ہے اور اسے غیبی چوغے میں چھپنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس نے اردگرد دیکھ کر تیزی سے اپنا چوغہ اتارا اور اسے لپیٹ کر بستے میں چھپا لیا۔ بیرونی ہال سے کافی چیخنے چلانے کی آواز سنائی دے رہی تھیں۔ وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف بھاگا۔ وہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں اتر کر وہاں پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ طلباء کی بڑی تعداد وہاں موجود تھی۔ یہ اسی رات جیسا ماحول دکھائی دے رہا جب پروفیسر ٹراؤلینی کو ملازمت سے برطرف کیا گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ طلباء و طالبات ایک بڑا دائرہ بنائے دیواریوں کے پاس اردگرد کھڑے تھے۔ (ان میں کچھ تو بدبودار کیچڑ میں لت پت دکھائی دیتے تھے) اس ہجوم میں سکول کے اساتذہ کے علاوہ بھوت بھی شامل دکھائی دے رہے تھے۔ امبریج کے خصوصی تفتیشی دستے کے لوگ ان طلباء کے سامنے موجود تھے اور کافی خوش دکھائی دے رہے تھے۔ شریر پیوس نامی بھوت ان کے اوپر منڈلا رہا تھا۔ دائرے کے وسطی حصے میں فریڈ اور جارج کھڑے تھے جو پیوس کی طرف مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔ وہ ایک ایسے گھیرے میں موجود تھے جہاں سے ان کیلئے بچ نکلنا دشوار دکھائی دیتا تھا۔

’’ہونہہ......‘‘ پروفیسر امبریج کی ہنکار بھری آواز گونجی۔ ان کے چہرے پر فاتحانہ احساس جھلک رہا تھا۔ ہیری کو معلوم ہو گیا کہ وہ اس سے کچھ سیڑھیوں کے فاصلے پر کھڑی تھیں اور اپنے مجرموں کو دیکھ کر خونخوار انداز میں غرا رہی تھیں۔ ’’تم لوگوں نے سوچا کہ سکول کی

راہداریوں کو دلدلوں کے ڈھیر بنانا بہت مزیدار کام ہے، ہے نا؟''

''بالکل...... یہ واقعی مزیدار کام تھا!'' فریڈ نے دلیرانہ انداز میں دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے فلیچ امبریج کے قریب پہنچ گیا اور اس کی شکل دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ خوشی کے مارے اگلے ہی لمحے رونے لگے گا۔

''میں اجازت نامے کا فارم لے آیا ہوں، ہیڈ مسٹرس!'' اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور اس چرمئی کاغذ کو لہرا کر دکھایا جسے ہیری نے میز کی دراز سے نکالتے ہوئے دیکھا تھا۔ ''میں فارم لے آیا ہوں اور میری چابک ان کی کھال ادھیڑنے کا انتظار کر رہی ہے......اوہ آپ مجھے یہ کام کرنے کا موقع تو دیں ہیڈ مسٹرس!''

''وہ وقت آ گیا ہے آرگس!'' انہوں نے فارم پکڑتے ہوئے کہا اور فریڈ اور جارج کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھا۔ ''تم دونوں اب یہ سیکھو گے کہ میرے سکول میں غلط کام کرنے والوں کا کیا حشر ہوتا ہے؟......''

''ہمیں نہیں لگتا کہ ہم ایسا کچھ سیکھ پائیں گے!'' فریڈ نے تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے گردن گھما کر اپنے جڑواں بھائی کی طرف دیکھا۔ ''جارج! میرا خیال ہے کہ اب ہم سکول کی پڑھائی سے کچھ زیادہ ہی دور نکل چکے ہیں، ہے نا؟''

''بالکل! میرا بھی یہی خیال ہے!'' جارج نے چہکتے ہوئے کہا۔

''اب حقیقی دنیا کو اپنی مہارت کا ثبوت دکھانے کا وقت آ چکا ہے، تمہارا کیا خیال ہے؟'' فریڈ نے پوچھا۔

''یقیناً......!'' جارج نے ہنس کر سر ہلا کر کہا۔

اس سے پہلے امبریج اپنے منہ سے ایک لفظ بھی نکال پاتی، انہوں نے اپنی چھڑیاں باہر نکالیں اور ایک ساتھ گرجتے ہوئے کہا۔ ''ایکوسم کلین سویپ......''

ہیری کو دور کہیں زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اسے جادوئی کلمے کا مطلب سمجھ آ چکا تھا۔ وہ پوری طاقت سے بائیں طرف جھکتا چلا گیا۔ فریڈ اور جارج کے کلین سویپ بہاری ڈنڈے راہداریوں کو طے کرتے ہوئے اپنے مالکوں کے پاس آ رہے تھے۔ ان میں سے ایک پر ابھی تک بھاری زنجیر اور لوہے کی موٹی کھونٹی بندھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو راہداری کے فرش سے گھسٹتی ہوئی خوفناک آواز پیدا کر رہی تھی۔ امبریج نے اسی زنجیر اور لوہے کی کھونٹی سے ان بہاری ڈنڈوں کو اپنے دفتر میں باندھ رکھا تھا۔ بہاری ڈنڈے بائیں طرف چکر کاٹ کر سیڑھیوں سے نیچے آئیں اور ہیری کے پہلو سے نکلتی ہوئی بیرونی ہال میں پہنچ گئیں۔

''آپ ہمیں نہیں دیکھ پائیں گی!'' فریڈ نے پروفیسر امبریج کی طرف دیکھ کر کہا اور اپنے بہاری ڈنڈے پر پاؤں ڈال کر سوار ہو گیا۔

''اور ہاں! ہمیں پکڑنے کی زحمت بھی مت کرنا'' جارج نے بھی اپنے بہاری ڈنڈے پر سوار ہوتے ہوئے آواز لگائی۔

فریڈ نے سر گھما کر طلباء اور طالبات کے ہجوم کی طرف دیکھا۔

''اگر کسی کو اعلیٰ کوالٹی کی سفری دلدل خریدنے کی خواہش ہو، جس کا عملی مظاہرہ ہم اوپر والی منزل پر دکھا چکے ہیں تو وہ جادوئی بازار میں دکان نمبر ترانوے پر آ سکتا ہے۔ یاد رکھئے، ہماری دکان کا نام ہے...... ویزلیز ہنگامہ مستی شاپ!...... عمدہ مال کی ضمانت کے ساتھ! ہم آپ کو خوش آمدید کہیں گے۔''

''ہوگورٹس کے ان تمام طلباء کیلئے خصوصی رعایت...... جو یہ وعدہ کریں گے کہ وہ ہماری مصنوعات کا استعمال اس خبیث بڑھیا سے نجات پانے کیلئے کریں گے۔'' جارج نے پروفیسر امبرج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''انہیں پکڑو......'' امبرج نے چیخ کر اپنے تفتیشی دستے کو ہدایت کی مگر بہت دیر ہو چکی تھی، جونہی تفتیشی دستے کے لوگ ان کے قریب جانے کیلئے آگے بڑھے، فریڈ اور جارج نے فرش پر پاؤں مارا اور ان کے بھاری ڈنڈے ہوا میں پندرہ فٹ بلند ہو گئے۔ لوہے کی کھونٹی خطرناک انداز میں نیچے جھول رہی تھی۔ فریڈ نے ہجوم کے اوپر منڈلاتے ہوئے بھوت کی طرف دیکھا۔

''پیوس! تمہیں ہماری طرف سے کھلی اجازت ہے، ان کی زندگی اجیرن کر کے رکھ دو۔''

ہیری نے پیوس کو پہلے کبھی کسی طلباء کا حکم یوں مانتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس نے اپنا ہیٹ سر سے اتار کر ان دونوں کو مؤدب انداز میں سلام پیش کیا۔ فریڈ اور جارج تیزی سے مڑے تو نیچے کھڑے طلباء کی بھیڑ نے جم کر تالیاں بجائیں جیسے وہ کوئی کیوڈچ کا سکور کر چکے ہوں۔ ان کے بھاری ڈنڈے لہرائے اور وہ دونوں صدر دروازے سے باہر نکل کر آزاد جگمگاتی دھوپ میں پہنچ گئے جہاں امبرج کا بھی زور نہیں چلتا تھا......

تیسواں باب

گراپ کا قصہ

پروفیسر امبریج کی فریڈ اور جارج کے ہاتھوں زچ اُٹھانے اوران کی آزادی کی کہانی اگلے کئی دنوں تک سکول میں بار بار سنائی دیتی رہی۔ ہیری کو جلد ہی یقین ہو گیا کہ وہ دونوں ہوگورٹس کی تاریخی یادگاری شخصیات کے طور پر ہمیشہ یادرکھے جائیں گے۔ایک ہفتے کے اندر ہی عینی شاہدین کو اس بات پر نصف یقین ہو گیا تھا کہ جڑواں بھائیوں نے باہر نکلنے سے پہلے اپنے بہاری ڈنڈوں پر بیٹھے ہوئے پروفیسر امبریج پر گوبر بم پھینک کر انہیں زخمی کر دیا تھا۔ان کے جانے کے بعد ہی ہر طرف ان کی نقالی کی لہر دوڑ چکی تھی۔ ہیری نے بار بار طلباء کو ایسی باتیں کرتے سنا..... 'سچ کہوں تو مجھے بھی ایسا لگتا ہے کہ میں کسی دن اپنے بہاری ڈنڈے پر بیٹھ کر یہاں سے باہر نکل جاؤں گا' ...... 'اس طرح ایک اور کلاس ہوئی تو ہوسکتا ہے کہ میں بھی ویزلی بھائیوں کے نقش قدم پر چل پڑوں گا'

فریڈ اور جارج نے اپنے گہرے نقوش پیچھے چھوڑے تھے کہ کوئی انہیں جلدی بھلا نہ پائے،ایک بات اور بھی تھی کہ انہوں نے اس دلدلی ڈھیر کو صاف کرنے کا کوئی طریقہ بھی نہیں بتایا تھا جو کہ پانچویں منزل کے شرقی حصے کی راہداریوں میں بھرا پڑا تھا۔امبریج اور فلیچ نے اسے ہٹانے کیلئے کئی حربے آزمائے مگر وہ بری طرح ناکام رہے تھے۔ بالآخر تھک ہار کر اس تمام حصے کو سیل بند کر دیا گیا اور طلباء کا وہاں جانا ممنوع قرار پایا۔ غصے سے دانت کٹکٹاتے ہوئے فلیچ کو وہاں پھنسے طلباء اوران کے سامان کو باہر نکالنے کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ میک گوناگل اور فلٹ وک جیسے قابل اساتذہ اس دلدلی ڈھیر کو وہاں سے ایک ہی پل میں ہٹانے کی طاقت رکھتے تھے مگر انہوں نے فریڈ اور جارج کے پٹاخوں کی واردات کی طرح اس بار بھی کسی قسم کی مدد نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔اس بار بھی انہیں امبریج کی پریشانی اور الجھن سے خاصا لطف آ رہا تھا۔

امبریج کے دفتر کے دروازے کو فریڈ اور جارج کے بہاری ڈنڈوں نے پھاڑ ڈالا تھا۔ وہاں دو بڑے بڑے سوراخ دکھائی دے رہے تھے۔اس کے علاوہ وہ دیوار جہاں انہیں لوہے کے کھونٹے سے باندھا گیا تھا، وہ بھی بری طرح ادھڑ چکی تھی۔ فلیچ نے ہیڈ مسٹرس کی ہدایت پر وہاں نیا دروازہ لگا دیا تھا اور دیوار کی بھی مرمت کر دی تھی۔اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر ہیری کے فائر بولٹ کو وہاں سے ہٹا کر تہہ خانے میں پہنچا دیا تھا۔ ہوگورٹس میں یہ افواہ بھی پھیل گئی تھی کہ فائر بولٹ کی پہرہ داری کیلئے امبریج نے ایک مسلح عفریت کو

تعینات کر دیا تھا۔ بہرحال، امبریج کی مشکلات کسی بھی طور پر کم ہوتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔ لگتا تھا کہ پورے سکول کے شرارتی طلباء نے ان کے خلاف محاذ کھول دیا تھا۔

فریڈ اور جارج کے سکول چھوڑ جانے کے بعد بے شمار طلباء ان سے متاثر تھے اور کئی تو 'سب سے شریر خرافاتی طلباء' کے خالی عہدے کو حاصل کرنے کیلئے بے تاب دکھائی دے رہے تھے۔ نیا دروازہ لگنے کے باوجود کچھ شرارتی طلباء امبریج کے دفتر میں ایک طلاشرفی گھسانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ بالوں بھری تھوتھنی والے اس طلاشرفی نے چمکدار اشیاء کی تلاش میں پورا دفتر درہم برہم کر ڈالا تھا۔ جب امبریج نے اپنے دفتر کا دروازہ کھولا تو طلاشرفی ان پر بری طرح جھپٹ پڑا اور ان کی گانٹھ دار انگلیوں سے جگمگاتی انگوٹھیوں حاصل کرنے کیلئے اس نے انہیں کترنے کی کوشش کی۔ اب راہداریوں میں گوبر بم اور بدبودار کیچڑ والے بم پھٹنا معمول کی بات بن چکا تھا۔ یہ شرارتیں اس قدر بڑھ چکی تھیں کہ طلباء اپنے کلاسوں سے باہر نکلتے ہوئے خود پر بلبلہ جادو کرنے پر مجبور ہو گئے تھے تاکہ انہیں بدبودار ہوا کے بجائے تازہ ہوا میں سانس لینے کا موقع مل پائے۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ سر کے اوپر بلبلہ چڑھائے کافی عجیب بدنما دکھائی دیتے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے انہوں نے اپنی سروں کو سنہری مچھلی کا پیالہ الٹا ڈھانپ رکھا ہو۔

فلیچ دیوانگی کے عالم میں اپنے ہاتھوں میں چابک لئے راہداریوں میں گھومتا رہتا تھا اور ان شرارتی طلباء کو پکڑنے کیلئے گھات لگائے رکھتا تھا۔ مصیبت یہ تھی کہ شرارتی طلباء کی تعداد اتنی کثیر ہو چکی تھی کہ اسے سمجھ میں نہیں آپاتا تھا کہ اسے کس طرف جانا چاہئے؟ تفتیشی دستہ ہر طرح سے اس کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس دستے میں شامل افراد کے ساتھ بھی عجیب عجیب حادثات ہو رہے تھے۔ سلے درن کی کیوڈچ ٹیم کا نقاش وریگوٹن کو ہسپتال میں داخل ہونا پڑا تھا کیونکہ اسے عجیب سا جلدی مرض لاحق ہو چکا تھا۔ اسے دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے اس کی جلد پر دلیے کی تہہ چڑھا دی ہو۔ ہر مائنی کو یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی کہ پینسی پارکنسن کو اگلے دن اپنی تمام کلاسوں سے رخصت لینا پڑی تھی کیونکہ اس کے سر پر سینگ نکل آئے تھے۔

اس دوران یہ بات بھی کھل کر سامنے آچکی تھی کہ سکول چھوڑنے سے پہلے فریڈ اور جارج نے بہت بڑی مقدار میں بیمار گھڑ ٹافیاں فروخت کر دی تھیں۔ امبریج کے کلاس روم میں داخل ہوتے ہی وہاں موجود طلباء الٹیاں کرنا شروع کر دیتے تھے، کئی بیہوش ہو جاتے تھے، انہیں تیز ترین بخار ہو جاتا تھا...... یا پھر ان کے ناک سے خون کے فوارے بہنے لگتے تھے۔ غصے اور پریشانی کے عالم میں چیختی چلاتی پروفیسر امبریج نے اس پراسرار بیماری کا راز تلاش کرنے سر توڑ کوشش کی مگر طلباء نے انہیں صاف الفاظ میں بتا دیا کہ وہ 'امبریجائنا' نامی موذی بیماری کا شکار ہو گئے ہیں۔ پوری پوری کلاس کو چار بار سزا دینے کے باوجود جب انہیں وہ پراسرار راز معلوم نہ ہو پایا تو انہیں مجبوراً شکست تسلیم کرنا پڑی۔ بالآخر انہیں خود پر ضبط کر کے خون بہاتے، بیہوش ہوتے، پسینے سے نہاتے ہوئے اور الٹیاں کرنے والے طلباء کو مجبوراً اپنی کلاس سے باہر جانے کی اجازت دینا ہی پڑا۔

مگر یہ بھی سچ تھا کہ بیمار گھڑ ٹافیوں کا استعمال کرنے والے طلباء بھی ہنگامہ مچانے کے شوقین شریر پیوس کا مقابلہ نہ کر پائے تھے،

جس نے فریڈ کے آخری الفاظ کوسختی پلے سے باندھ لیا تھا۔ پاگلوں کی طرح قہقہے لگا تا ہوا وہ ہر وقت سکول کی راہداریوں اور کلاس رومز میں اُڑتا رہتا تھا۔ میزوں کو الٹنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ وہ اچانک تختہ سیاہ سے نمودار ہو جاتا تھا اور مجسموں اور گل دانوں کو اُٹھا کر پٹخ دیتا تھا۔ دو بار اس نے مسز نورس نامی بلّی کو آہنی لباس والے پتلے میں بند کر ڈالا تھا۔ جب مسز نورس وہاں قید ہو کر زور زور سے رونے لگیں تو ناراض فلیچ کو اسے نکالنے کیلئے وہاں آنا پڑا تھا۔ پیوس سے بے شمار لالٹینیں توڑ ڈالی تھیں اور گزرتے ہوئے موم بتیوں کو بجھا دیتا تھا۔ اس نے چیختے ہوئے طلباء کے سروں پر جلتی ہوئی مشعلیں پھینک دی تھیں، جن سے ان کے چرمئی کاغذ جل گئے یا پھر کھڑکی سے باہر پہنچ گئے تھے۔ پیوس نے دوسری منزل کے باتھ رومز کے تمام نلکے کھول دیئے جس کی وجہ سے وہاں راہداریوں میں سیلابی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ فلیچ کو پورا دن لگا کر پانی نکالنا پڑا۔ اس نے بڑے ہال میں ناشتہ کرتے ہوئے طلباء پر زہریلی مکڑیوں کا بڑا تھیلا گرا دیا۔ وہ جب آرام کرنے کا ارادہ کرتا تھا تو وہ ہوا میں امبریج کے تعاقب میں اُڑتا رہتا تھا۔ امبریج غصے سے کھولتی ہوئی اس پر کوئی جادوئی کلمہ پڑھنا چاہتیں تو وہ لپک کر ان کے منہ رس بھری ٹھونس دیتا تھا جس سے ان کا منہ بند ہو جاتا تھا اور آنکھیں باہر نکل پڑتی تھی......

فلیچ کے علاوہ سٹاف کا کوئی بھی استاد، امبریج کی مدد کرنے پر آمادہ نہیں دکھائی دیتا تھا۔ فریڈ اور جارج کے بھاگ نکلنے کے ایک ہی ہفتہ بعد ہیری نے دیکھا کہ پیوس چھت پر لگے شیشے کے ایک فانوس کے پیچ ڈھیلے کر رہا تھا تو وہاں سے پروفیسر میک گوناگل گزریں، ہیری پورے وثوق سے کہہ سکتا تھا کہ اس نے پروفیسر میک گوناگل کو پیوس کو آہستگی سے یہ کہتے ہوئے سنا تھا۔

''یہ دوسری طرف کھلتا ہے......''

اس سے بڑی بات تو یہ تھی کہ سلے درن کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان مونٹی گو ابھی تک ٹوائلٹ کے سفر سے گلو خلاصی نہیں پا سکا تھا۔ وہ ہیجانی کیفیت اور ہوش وحواس کے اختلال میں مبتلا تھا۔ پھر ایک منگل والے دن اس کے والدین وہاں آدھمکے جو نہایت ناراض دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا ہمیں انہیں کچھ بتا دینا چاہئے؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا اور اپنے رخسار کو گری فنڈر ہال کی کھڑکی کے شیشے سے چپکا کر انہیں دیکھنے کی کوشش کی جب مسٹر اینڈ مسز مونٹی گو سکول میں داخل ہو رہے تھے۔ ''میرا خیال ہے کہ ہمیں انہیں بتا دینا چاہئے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ شاید اس طرح میڈم پامفری کو اس کے علاج میں کچھ سہولت میسر ہو پائے......''

''کوئی ضرورت نہیں! وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔'' رون نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ویسے بھی یہ امبریج کیلئے ایک اور مصیبت تو ہے، ہے نا؟'' ہیری نے خوشگوار لہجے میں کہا اور رون کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

اس نے اور رون نے اپنے چائے کے کپ کو اپنی چھڑی کی نوک سے ٹھونکا۔ وہ اس وقت اپنے تبدیلی ہیت کی پڑھائی کی مشق کر رہے تھے۔ ہیری کے کپ کے چار پاؤں نکل آئے، وہ نہایت مختصر ہونے کی وجہ سے میز کی سطح تک نہیں پہنچ پا رہے تھے اور ہوا میں ہی لاتیں چلا رہے تھے۔ رون کے کپ کے دبلے پتلے اور کمزور پیر برآمد ہوئے تھے جو کپ کو میز کی سطح پر گرنے سے بمشکل بچا پا رہے

تھے۔ کچھ دیر تک کپکپانے کے بعد وہ مڑ گئے جس کی وجہ سے کپ کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

''مرمتم ......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا اور اپنی چھڑی لہرا کر رون کے کپ کو دوبارہ پہلے جیسا کر دیا۔ ''چلو تمہاری بات مان لوں ......اگر مونٹی گو کبھی ٹھیک نہ ہو پایا تو......؟''

''چھوڑو بھی ...... کسے پرواہ ہے!'' رون نے چڑتے ہوئے کہا جب اس کا کپ دوبارہ لڑکھڑانے لگا تھا۔ اب کپ کے گھٹنے بری طرح کانپ رہے تھے۔ ''مونٹی گو کو گری فنڈر کے پوائنٹس کم کرنے کی کوشش بالکل نہیں کرنا چاہئے تھی، ہے نا؟ ہرمائنی! اگر تم کسی کے بارے میں فکر کرنا ہی ہے تو صرف میرے بارے میں فکر کرو......''

''تمہارے بارے میں ...... کیوں؟'' ہرمائنی نے اپنے کپ کو پکڑتے ہوئے کہا جب وہ اپنے مضبوط لکڑی جیسے چار پیروں کے ساتھ بھاگنے لگا تھا، ہرمائنی نے اسے اپنے سامنے رکھتے ہوئے رون کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ ''میں بھلا تمہارے بارے میں فکر کیوں کروں؟''

رون نے ہاتھ بڑھا کر اپنا کپ اُٹھا لیا کیونکہ وہ اب اپنا وزن اُٹھا نہیں پا رہا تھا اور بس گرنے ہی والا تھا۔ ''جب امبریج کی نگرانی کے بعد ممی کا اگلا خط آئے گا تو میں نہایت گھمبیر مشکل کا شکار ہو جاؤں گا۔ اگر وہ ایک بار پھر غل غپاڑہ بھیج دیں گی تو مجھے کوئی حیرت نہیں ہوگی......''

''مگر......''

''وہ یقیناً یہ شکوہ کریں گی کہ فریڈ اور جارج میری غفلت کی وجہ سے چلے گئے۔ وہ کہیں گی کہ مجھے انہیں روکنا چاہئے تھا، مجھے بہاری ڈنڈوں کی دُم پکڑ کر لٹک جانا چاہئے تھا...... بالکل! یہ سب میری ہی غلطی قرار پائے گی......'' رون درشت لہجے میں بگڑتا ہوا بولا۔

''دیکھو اگر وہ سارا الزام تمہارے تھوپ دیتی ہیں تو یہ سراسر ناانصافی ہوگی۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''تم کچھ بھی تو نہیں کر سکتے تھے مگر مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا کچھ نہیں کریں گی۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اگر انہوں نے جادوئی بازار میں دکان لے لی ہے تو وہ طویل عرصے سے اس کی منصوبہ بندی کر رہے ہوں گے......''

''ہاں تم صحیح کہتی ہو مگر یہ بات اچنبھے کی ہے کہ انہوں دکان حاصل کیسے کر لی؟'' رون نے سوچتے ہوئے کہا اور کپ پر چھڑی اتنی زور سے ٹھونکی کہ اس کے پاؤں دوبارہ گر گئے اور وہ اس کے سامنے پڑا کانپتا رہا۔ ''معاملہ کچھ پراسرار سا ہے، ہے نا؟ جادوئی بازار میں کرائے کی دکان لینے کیلئے انہیں ڈھیر سارے سونے کے سکوں کی ضرورت پڑی ہوگی؟ ممی یہ ضرور جاننا چاہیں گی کہ آخر میرے بھائیوں کے پاس اتنا پیسہ کہاں سے آیا؟ انہوں نے ایسا کیا کام کیا ہے، جس کے وجہ سے وہ اتنے امیر ہو گئے......؟''

''ہاں! یہ خیال مجھے بھی آیا تھا!'' ہرمائنی نے اپنے کپ کو ہیری کے کپ کے چاروں طرف چکر کاٹنے کی اجازت دیتے ہوئے

کہا۔ ہیری کے کپ کے چھوٹے چھوٹے پاؤں کوشش کے باوجود میز کی سطح تک نہیں پہنچ پا رہے تھے۔ ’’میں سوچ رہی تھی کہ کیا منڈنگس نے انہیں چوری کا سامان فروخت کرنے یا کوئی اور غیر قانونی دھندا کرنے کیلئے رضامند کرلیا ہو......؟‘‘

’’ایسا کچھ نہیں ہے......‘‘ ہیری اچانک بولا۔

’’یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟‘‘ رون اور ہرمائنی نے ایک ساتھ اس سے پوچھا۔

’’بات دراصل یہ ہے کہ......‘‘ ہیری جھجکا مگر اس نے سوچا کہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ اب راز داری رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا ورنہ لوگ یہ شک کرتے رہیں گے کہ فریڈ اور جارج نے یقیناً کوئی غیر قانونی کام کر کے ہی اتنی ساری رقم حاصل کی ہوگی۔ ’’انہیں سونے کے سکے میں ہی دیئے تھے۔ میں نے گذشتہ جون میں سہ فریقی ٹورنامنٹ میں انعام کی رقم انہیں دے دی تھی......‘‘

’’کیا......؟؟؟‘‘

رون اور ہرمائنی کے چہرے صدمے سے کھلے رہ گئے تھے اور پھر عجیب سی خاموشی چھا گئی۔ ہرمائنی کا کپ اس کی بے دھیانی کا فائدہ اُٹھا کر میز کے کنارے تک پہنچ گیا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ فرش پر گر کر چکنا چور ہو گیا۔

’’اوہ ہیری!......تم نے ایسا کیا؟‘‘ وہ بے یقینی کے عالم میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔

’’بالکل! میں نے ہی ایسا کیا!‘‘ ہیری ڈھٹائی کے انداز میں اکڑ کر بولا۔ ’’اور مجھے اپنے فعل پر کسی قسم کا کوئی افسوس نہیں ہے۔ مجھے ان پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور تم دیکھ لینا کہ ان کی جوک شاپ بہت عمدہ منافع حاصل کرے گی۔‘‘

’’یہ تو نہایت شاندار بات ہوئی!‘‘ رون جوشیلے انداز میں بولا۔ ’’یعنی میری جان بچ گئی، یہ سب تمہاری غلطی تھی، ہیری! فریڈ اور جارج کے بارے میں ممی مجھے قصوروار نہیں ٹھہرا سکتی ہیں۔ کیا میں انہیں یہ بات بتا سکتا ہوں ہیری؟‘‘

’’ہاں! میری رائے ہے کہ یہ اچھا رہے گا۔‘‘ ہیری یاسیت بھرے لہجے میں بولا۔ ’’ہوسکتا ہے کہ وہ یہی سوچیں کہ فریڈ اور جارج چوری کی کڑاہیاں بیچنے لگے ہیں یا کوئی اور ایسا ہی غیر قانونی دھندہ کرنے لگے ہیں......‘‘

ہرمائنی کو ہیری کی بات سن کر اتنا شدید دھچکا لگا تھا کہ وہ اگلی کلاسوں تک ہیری سے ناراض رہی۔ ہیری کو یقین تھا کہ یہ تسلسل زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہ پائے گا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ جب وہ وقفے کے دوران سکول کی طرف آ رہے تھے اور مئی کے مہینے کی ہلکی دھوپ میں تھے تو اس نے ہیری پر اپنی نظر جمائی اور فیصلہ کن انداز میں کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولا۔ مگر اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی ہیری بول اُٹھا۔

’’اب مجھ پر بھڑاس نکالنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ کام ہو چکا ہے، فریڈ اور جارج کو سونے کے سکے مل چکے ہیں اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس میں سے دو تہائی سے زیادہ خرچ بھی کر ڈالا ہوگا...... میں ان سے سونے کے سکے واپس نہیں لے سکتا

اور نہ ہی لینے کی مجھے کوئی خواہش ہے۔اس لئے مغز کھپائی کرنے کی زحمت مت کرنا، ہرمائنی!''

''میں فریڈ اور جارج کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہ رہی تھی......'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔

رون نے حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھا اور پھر اس کا بگڑا ہوا چہرہ دیکھ کر ہنسنے لگا۔ ہرمائنی نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

''میں واقعی ان کا قصہ نہیں چھیڑنا چاہتی تھی۔'' ہرمائنی نے ناراضگی کے عالم میں کہا۔''میں تو درحقیقت یہ سوال کرنا چاہ رہی تھی کہ ہیری، پروفیسر سنیپ کے پاس جا کر جذب پوشیدی کی پڑھائی دوبارہ شروع کرنے کی درخواست کب کرے گا؟''

یہ سنتے ہی ہیری کا دل ڈوب گیا۔فریڈ اور جارج کے ڈرامائی کارنامے پر کئی گھنٹوں کی بحث کرنے کے بعد یہ موضوع ختم ہو چکا تھا۔اب رون اور ہرمائنی سیریس کی خبر سننا چاہتے تھے۔ چونکہ ہیری نے انہیں سیریس سے ہوئی گفتگو کا حقیقی مقصد بالکل نہیں بتایا تھا لہٰذا اس کیلئے یہ کافی دشوار ثابت ہوا کہ وہ انہیں سیریس سے بات چیت کرنے کی ضد کی وجہ کیا بتائے؟ جس کیلئے فریڈ اور جارج نے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا تھا۔ بالآخر اس نے اپنی گفتگو کا آخری حصہ انہیں بتا ہی دیا جس میں سیریس اور لوپن نے اسے جذب پوشیدی کی تعلیم دوبارہ شروع کرنے کا حکم دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ خود پروفیسر سنیپ کے پاس جا کر ان مشقوں کو جاری رکھنے کی استدعا کرے۔ یہ الگ بات تھی کہ ہیری یہ بتا کر خود ہی مصیبت میں پھنس گیا تھا کیونکہ ہرمائنی اس موضوع کو چھوڑنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔ ہیری کو جب اس بات کی بالکل بھی امید نہیں ہوتی تھی، وہ یہ موضوع چھیڑ دیا کرتی تھی۔

''میں جانتی ہوں کہ تم اب یہ بالکل نہیں کہہ سکتے ہو کہ تمہیں اب وہ عجیب خواب بالکل دکھائی نہیں دیتے ہیں۔رون نے مجھے خود بتایا تھا کہ تم کل رات بھی نیند میں ایک بار پھر بڑبڑا رہے تھے۔'' ہرمائنی نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے اسے کہا۔ ہیری نے شعلہ بار نظروں سے رون کی طرف گھور کر دیکھا تو اس نے فوراً سر جھکا کر ندامت کی اداکاری کا مظاہرہ کیا۔

''او وہ تم صرف بڑبڑا ہی رہے تھے۔'' وہ معذرت خواہانہ لہجے میں گڑگڑایا۔''تم بس یہی کہہ رہے تھے کہ......بس تھوڑی دور...... بس تھوڑا اور......''

''اوہ! وہ تو میں خواب میں تم لوگوں کو کیوڈچ کھیلتا ہوا دیکھ رہا تھا......'' ہیری نے صفائی سے جھوٹ بولتے ہوئے کہا۔''میں تمہیں یہ کہہ رہا تھا کہ قواف کو پکڑنے کیلئے تمہیں تھوڑا اور دور جانا چاہئے...... بالکل یہی بات تھی!''

کیوڈچ کا ذکر سنتے ہی رون کے کان سرخ ہو گئے۔ ہیری کے من میں مسرت کے سوتے پھوٹنے لگے۔ یہ حقیقت تھی کہ اس نے خواب میں ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی تھی۔ پچھلی رات اس نے خواب میں ایک بار پھر شعبہ اسراریات کی راہداریوں کا سفر کیا تھا۔ وہ راہداری طے کرتا ہوا لمبوترے کمرے میں پہنچ گیا تھا اور پھر رقص کرتی ہوئی نیلی چاندی جیسی روشنی میں ڈوبے اس کمرے میں پہنچ گیا تھا جہاں سے ہو کر وہ گرجے کے ہال جیسے الماریوں والے کمرے میں داخل ہوا جہاں لاتعداد گول شیشے کے دھول بھرے گولے رکھے

ہوئے تھے۔

وہ تیزی سے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے قطار نمبر ستانوے کی طرف بڑھا اور پھر بائیں جانب مڑ گیا......شاید اسی جگہ پر پہنچ کر اس نے کہا ہوگا......بس تھوڑی دور......بس تھوڑا اور......اسی پل اسے احساس ہوا تھا کہ اس کے دماغ کے کسی گوشے سے یہ صدا اُٹھ رہی تھی کہ اسے بیدار ہو جانا چاہئے۔ دماغ کی اسی کشمکش میں وہ جب اس قطار کے آخری سرے کی طرف بڑھا تو اسے یہ احساس ہوا کہ وہ اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا اور اپنی مسہری کی تاریک چھت کو گھور رہا تھا

''تم اپنے دماغ کو محفوظ رکھنے کی کوشش تو کر رہے ہو، ہے نا؟'' ہر مائنی نے ہیری کو کنکھیوں سے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''تم جذب پوشیدی کی مشقیں تو صحیح طرح کر رہے ہو؟''

''اس میں شک والی کون سی بات ہے؟ میں کر رہا ہوں......'' ہیری نے اس انداز میں جواب دینے کی کوشش کی جیسے اس کا سوال ذرا سا بھی ہتک آمیز نہ ہو مگر اس نے جان بوجھ کر اس سے آنکھیں ملانے سے گریز کیا تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ دھول سے اَٹے ہوئے ان شیشے کے گولوں والے اس کمرے میں آخر ایسا کیا چھپا ہوا تھا؟ اسی لئے وہ یہ چاہتا تھا کہ خوابوں کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے......

مشکل تو یہ تھی کہ اب امتحانات میں صرف ایک ہی مہینہ بچا تھا۔ اب ان کا تمام فارغ وقت دہرائی کی نظر ہو جاتا تھا۔ بستر تک پہنچنے پر اس کے دماغ میں اس قدر خیالات کا ہجوم ہوتا تھا کہ وہ صحیح طرح سے سو بھی نہیں پا رہا تھا۔ رات کے آخری پہر میں اس کی آنکھ لگتی تو بھی اس کے دماغ میں امتحانات، پڑھائی اور دہرائی کا سلسلہ ہی چلتا رہتا تھا۔ اسے خود پر شک ہونے لگا تھا کہ اس کے دماغ کا ایک حصہ جو ہمیشہ ہر مائنی کے انداز میں سوچتا اور صدائیں لگاتا تھا، وہ ہمیشہ اسے آخری لمحے میں خواب سے بیدار کر دیا کرتا تھا، یقیناً اس نے اس کے راہداری والے خواب کا راستہ روک رکھا تھا۔ جونہی ہیری خواب میں نیم تاریک راہداری میں چلتا ہوا سیاہ دروازے کی طرف بڑھتا تھا تو دماغ کا یہ حصہ اس کے قدموں کو روکنے کیلئے پوری طرح مستعد ہو جاتا تھا اور ہر اُٹھنے والے قدم پر بھرپور مزاحمت کرتا تھا اور پھر جلد ہی اسے بیدار کر دیتا تھا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ اگر مونٹی گو سلے درن اور ہفل پف والے میچ سے پہلے تندرست نہ ہوا تو ہم کپ جیتنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں......'' رون نے تیزی سے کہا جس کے کان ابھی تک سرخ دکھائی دے رہے تھے۔

جذب پوشیدی کے موضوع سے چھٹکارا پا کر گفتگو کا کیوڈچ کی طرف مڑ جانا ہیری کیلئے سچ مچ خوشنما ثابت ہوا تھا۔

''ہاں! مجھے بھی اب ایسا ہی لگتا ہے......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اگر ہم ایک میچ جیت جائیں اور ایک ہار جائیں......اور سلے درن اگلے ہفتے میں ہونے والا میچ ہار جائیں تو......''

''تم صحیح سوچ رہے ہو......'' ہیری کہا حالانکہ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کس بات کیلئے ہاں کہہ رہا تھا۔ چو چینگ اسی لمحے احاطے

کے قریب آئی تھی اور ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ اس کی طرف نہ دیکھنے کا فیصلہ کر چکی تھی......

☆☆☆☆

کیوڈچ کا آخری میچ گری فنڈرار ریون کلا کے درمیان تھا۔ یہ مئی کے آخری ہفتے میں ہونے والا تھا۔اس سے پہلے والے میچ میں ہفل پف کی ٹیم نے سلے درن کی ٹیم کو بہت کم سکور کے ساتھ ہرا دیا تھا مگراس کے باوجود گری فنڈر کو اپنی جیت کی امید بالکل نہیں تھی۔اس کی وجہ یہ تھی کہ رون کا سکور بچانے کا سابقہ مظاہرہ بے حد خراب تھا۔ بہرحال، اب رون میں ایک نیا جوش اور ولولہ دکھائی دینے لگا تھا۔

''اوہ ہیری! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اب میری کارکردگی اس سے زیادہ تو خراب نہیں ہوسکتی، اب کھونے کیلئے ہمارے پاس کچھ نہیں بچا ہے، ہے نا؟'' میچ کی صبح کو ناشتے کی میز پر رون نے سر ہلاتے ہوئے اپنے عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

جب تھوڑی دیر بعد ہرمائنی اور ہیری جوش وخروش سے باتیں کرتے ہوئے طلباء کے ہجوم میں پہنچے تو ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ فریڈ اور جارج کی عدم موجودگی کے باعث رون کچھ اچھے کھیل کا مظاہرہ کرسکتا ہے۔ وہ لوگ اس کی خوداعتمادی کو کمزور کرتے رہتے تھے، ہے نا؟''

اسی وقت لونا لوگڈ ان کے قریب سے گزری۔ اس کے سر پر ایک زندہ چیل بیٹھی ہوئی تھی، جو ریون کلا کی نمائندگی کررہی تھی۔ سلے درن کے طلباء نے لونا کی مضحکہ خیز سجاوٹ دیکھ کر قہقہے لگائے اور استہزائیہ جملے بھی کسے۔ وہ ہاتھ جھلا کر اس کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

''اوہ! میں تو یہ بات بھول گئی تھی، آج چو چینگ بھی تو کھیل رہی ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے لونا لوگڈ کی پر پھڑ پھڑاتی ہوئی چیل کو دیکھ کر اچانک کہا۔

ہیری یہ بات بالکل نہیں بھولا تھا، اسی لئے اس نے سر جھکا کر خاموشی سے ہاں کی۔

انہیں سٹیڈیم میں شائقین کی صفوں میں سب سے اوپر والی قطار میں جگہ ملی تھی۔ دن کافی سہانا تھا۔ رون اس سے زیادہ عمدہ موسم کی امید نہیں کرسکتا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ کاش رون آج سلے درن کو مذاق اُڑانے کی نوبت نہ آنے دے اور وہ انہیں 'کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار' والا گیت گانے کا موقع نہ فراہم کرے۔

لی جارڈن ہمیشہ کی طرح آج کے میچ کی بھی کمنٹری کررہا تھا۔ فریڈ اور جارج کے چلے جانے کی وجہ سے اس کا چہرہ کافی اترا ہوا دکھائی دیتا تھا، جب دونوں کیوڈچ ٹیمیں میدان میں اتریں تو اس نے ہمیشہ کی طرح ان کا تعارف کرایا مگر آج اس کے لہجے میں پہلے والا دم خم نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

''بریڈلی...... ڈیوس...... مس چینگ!'' لی جارڈن بجھے ہوئے لہجے میں بولا۔ چو چینگ کا نام سنتے ہی ہیری کو لگا جیسے اس کا پیٹ

میں ہلکی سی ہلچل اُٹھی ہو۔ جب چو چینگ میدان میں چلتی ہوئی آئی اوراس کے سیاہ بال دھیمی ہوا میں لہرانے لگے تو اسے سمجھ میں نہیں آ پا رہا تھا کہ وہ درحقیت کیا چاہتا تھا؟ وہ اب مزید لڑائی جھگڑوں کی الجھن برداشت کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔ یہاں تک کہ جب اس نے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہوتے وقت روجر ڈیوس اور چو چینگ کو آپس میں ہنس ہنس کر باتیں کرتے ہوئے دیکھا تو بھی اس کے دل پر ہلکی سی چوٹ لگی۔

''اورانہوں نے زمین چھوڑ کر ہوا کا سفر شروع کر دیا ہے۔'' لی جارڈن کی آواز سنائی دی۔''ڈیوس نے قواف لے لیا ہے۔قواف اس وقت ریون کلا کی ٹیم کے کپتان روجر ڈیوس کے پاس ہے۔اس نے جانسن کو چکمہ دیا......اور بل کو بھی چکمہ دینے میں کامیاب ہوا......اوہ! سپین نٹ بھی اسے روک نہیں پائی......اب وہ سیدھا قفلوں کی طرف جا رہا ہے......اور وہ مارنے والا ہے......اوراور......'' لی نے زور سے کہا۔''اوراس نے سکور کر دیا......''

ہیری اور ہرمائنی دوسرے تمام گری فنڈر کے طلباء وطالبات کے ساتھ کراہ اُٹھے۔جیسا کہ اندیشہ تھا، دوسری طرف بیٹھے ہوئے سلے درن کی صفوں سے کان پھاڑ آواز گونج اُٹھی، وہ لہک لہک کر اپنا پسندیدہ گیت گا رہے تھے۔

ویزلی کبھی نہ بچا پایا ہے قفل پہ وار
قواف کو دیکھ کر ہوئی عقل بے کار
قفل یوں کھلا چھوڑ دینا ہے درکار
سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار
کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

''ہیری...... ہرمائنی......'' اس کے کانوں میں ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

ہیری نے چونک کر پلٹ کر دیکھا۔نشستوں کے درمیان ہیگرڈ کا بھاری اور چوڑا چہرہ ان کی طرف دیکھ رہا تھا جو یقیناً پچھلے قطار میں سے جگہ بنا کر وہاں پہنچا ہوگا۔ کیونکہ وہ پہلے اور سال میں پڑھنے والے جن طلباء کے درمیان نیچا ہو کر بیٹھا ہوا تھا، ان کے چہروں پر عجیب تاثرات تیر رہے تھے۔ ہیری سمجھ نہیں پایا کہ وہ کس وجہ سے اتنا جھکا ہوا تھا؟ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کسی کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ وہاں پر موجود نہیں ہے۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ اب بھی طلباء سے چار فٹ اونچا دکھائی دے رہا تھا۔

''سنو! کیا تم لوگ ہمارے ساتھ چل سکتے ہو؟'' ہیگرڈ نے دبی ہوئی آواز میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔''اسی وقت...... جب دوسرے موج مستی میں ڈوبے ہوئے ہیں!''

''ار......کیا بعد میں نہیں جا سکتے ہیگرڈ؟......میچ ختم ہونے کے بعد؟'' ہیری جھنجلا کر بولا۔

''نہیں ابھی چلنا ہوگا......اسی وقت!'' ہیگرڈ نے زور دیتے ہوئے کہا۔''ہیری! ابھی سب لوگوں کا دھیان دوسری طرف

ہے......ہمیں چوری چھپے جانا ہوگا...... براہ مہربانی!''

ہیگرڈ کی ناک سے خون ٹپک رہا تھا، اس کی دونوں آنکھیں سیاہ پڑ چکی تھیں۔ سکول لوٹنے کے بعد سے ہیری نے پہلی بار اسے اتنے قریب اور روشن دن میں دیکھا تھا۔ اس کی حالت کافی خستہ دکھائی دے رہی تھی۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے! ہم چلتے ہیں......'' ہیری نے جلدی سے جواب دیا۔

وہ اور ہرمائنی اپنی قطار سے آہستہ آہستہ نکلے اور بیرونی راستے کی طرف بڑھے۔ انہیں کئی ناراض طلباء کی بڑبڑاہٹ سنائی دی جو میچ میں مداخلت پر چوں چراں کر رہے تھے اور انہیں راستہ دینے کیلئے اپنی نشستوں سے کھڑا ہونا پڑا تھا۔ ہیگرڈ کی قطار کے طلباء کوئی زیادہ احتجاج نہیں کر رہے کیونکہ ہیگرڈ خود ہی نیچا ہو کر انہیں پھلانگ رہا تھا۔

''ہمیں تم دونوں کی یہ بات نہایت بھلی لگی......ایک دم شاندار لگی!'' ہیگرڈ نے کہا جب وہ سیڑھیوں تک جا پہنچے تھے۔ ڈھلان سے نیچے اترتے ہوئے ہیگرڈ گھبراہٹ کے عالم میں چاروں طرف دیکھتا رہا۔ ''ہم صرف یہی توقع کر سکتے ہیں کہ وہ ہمیں جاتے ہوئے نہ دیکھ لیں......''

''تمہارا اشارہ امبرتج کی طرف ہے، ہے نا؟'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ ''وہ نہیں دیکھ پائیں گی۔ کیا تمہیں دکھائی نہیں دے رہا ہے کہ ان کا پورا تفتیشی دستہ ان کے گرد جما بیٹھا ہے؟ انہیں تو یقیناً میچ میں کسی ہنگامے کے برپا ہونے کا اندیشہ ہو رہا ہوگا......''

''اوہ ہاں! یہ اچھا رہے گا......تھوڑا بہت ہنگامہ ہونے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔'' ہیگرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور شائقین کے آخری سرے سے جھانک کر باہر کی طرف دیکھا اور پوری طرح تسلی کی کہ اس کے جھونپڑے تک کا راستہ بالکل محفوظ ہے؟ ''ایسا ہوا تو اس سے ہمیں زیادہ وقت مل پائے گا......''

''آخر معاملہ کیا ہے ہیگرڈ؟'' ہرمائنی نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں پوچھا اور پریشان کن نظروں سے اس کا چہرہ ٹٹولا، جب وہ تیزی سے چلتے ہوئے میدان کے پار جھونپڑے کی طرف جا رہے تھے۔

''اوہ! تم لوگوں کو کچھ ہی دیر میں معلوم ہو جائے گا۔'' ہیگرڈ نے پیچھے پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا جب انہیں اپنے عقب میں شائقین کے شور کی گونج سنائی دی۔ ''اوہ کسی نے سکور کر دیا ہے۔''

''ریون کلا نے ہی کیا ہوگا......'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''اچھی بات ہے......اچھی بات ہے......'' ہیگرڈ عجیب سے انداز سے تکرار کرنے لگا۔

انہیں اس کے برابر چلنے کیلئے آہستہ آہستہ دوڑنا پڑ رہا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ ہر دوسرا قدم اُٹھانے کے بعد پیچھے مڑ کر ضرور دیکھتا تھا۔ جب وہ اس کے جھونپڑے کے قریب پہنچے تو ہرمائنی کے قدم خود بخود سامنے والے دروازے کی طرف گھوم گئے مگر ہیگرڈ اپنے جھونپڑے کی طرف نہیں جا رہا تھا۔ وہ اسے پیچھے چھوڑتا ہوا تاریک جنگل میں جا رہا تھا۔ وہ جنگل کے کنارے پر درختوں کے

سائے میں پہنچ چکا تھا۔اس نے جھک کر درخت کے پہلو میں سے ایک بڑی کمان اور تیر کش اُٹھالیا اور اسے اپنے کندھے پر ڈالنے لگا۔ جب اسے یہ محسوس ہوا کہ ہیری اور ہر مائنی اس کے پاس موجود نہیں ہیں تو اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔

''ہم لوگ جنگل میں جارہے ہیں!'' اس نے اپنے کھچڑی بالوں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

''جنگل میں......مگر کیوں؟'' ہر مائنی یکدم پریشان ہو کر بولی۔

''بعد میں......بعد میں......چلو جلدی کرو......ورنہ کوئی ہمیں دیکھ لے گا!'' ہیگرڈ بولا۔

ہیری اور ہر مائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر بھاگ کر درختوں کی اوٹ میں ہیگرڈ کے پاس جا پہنچے تا کہ کوئی انہیں دیکھ نہ پائے۔ہیگرڈ سبز درختوں کی تاریکی کے درمیان ان سے پہلے ہی پہنچ چکا تھا اور اس کا بھاری بھرکم تیر کش اس کے کندھے پر جما ہوا تھا۔ ہیری اور ہر مائنی کو اس کے نزدیک پہنچنے کیلئے کافی تیزی سے بھاگنا پڑا۔

''ہیگرڈ! تم مسلح کیوں ہو؟'' ہیری نے تیر کمان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بس کچھ احتیاط کیلئے......'' ہیگرڈ نے اپنے وزنی شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

''جب تم نے ہمیں اُڑن گھڑ پنجر دکھائے تھے تو اس وقت یہ تیر کمان تم ساتھ نہیں لائے تھے؟'' ہر مائنی نے اُلجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''اس وقت ضرورت نہیں تھی......تب ہم جنگل میں زیادہ دور تک نہیں گئے تھے۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔ ''اور ویسے بھی......اس وقت تک فائرنز نے جنگل کو خیر باد نہیں کہا تھا، ہے نا؟''

''فائرنز کے جنگل چھوڑنے سے اس بات کا کیا تعلق ہے؟'' ہر مائنی نے تجسس سے پوچھا۔

''یوں سمجھو کہ اس کی وجہ سے دوسرے قنطورس ہمارے ساتھ سخت ناراض ہیں۔'' ہیگرڈ نے آہستگی سے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر پیچھے دیکھا۔ ''دیکھو! اس سے پہلے وہ لوگ......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ انہیں دوستانہ برتاؤ تو نہیں کہا جا سکتا ہے......مگر ہمارے تعلقات ٹھیک ہی چل رہے تھے۔ وہ ہمیشہ اپنے کام سے مطلب رکھتے تھے، اور جب ہمیں ان سے کوئی بات کرنا ہوتی تھی تو وہ فوراً حاضر ہو جاتے تھے......مگر اب ایسا نہیں ہے......''

ہیگرڈ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

''فائرنز نے بتایا تھا کہ وہ محض اس لئے بگڑے بیٹھے ہیں کیونکہ وہ ڈمبل ڈور کی فرمائش نہ ٹال سکا اور اس نے سکول کی ملازمت کیلئے ہامی بھر لی۔'' ہیری نے اپنا اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ وہ ایک درخت کی باہر نکلی ہوئی جڑوں میں الجھ کر گرتے گرتے بچا تھا۔اس کا پورا دھیان زمین کے بجائے ہیگرڈ کی طرف تھا۔

''صحیح کہا......'' ہیگرڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اس معاملے کیلئے غصہ بہت چھوٹا اور کمزور لفظ ہے، وہ لوگ تو آگ بگولا

ہیں، اگر ہم درمیان میں نہ پڑتے تو یہ یقینی بات تھی کہ وہ لاتیں مار مار کر فائرنز کو ہلاک کر چکے ہوتے......''

''کیا انہوں نے اس پر حملہ کیا؟'' ہرمائنی نے سکتے کی سی کیفیت میں پوچھا۔

''ہاں! اس کے اوپر آدھا ریوڑ ٹوٹ پڑا تھا......'' ہیگرڈ نے روکھے پن سے کہا اور سامنے جھولتی ہوئی شاخوں کو ایک طرف ہٹا کر راستہ بنایا۔

''اور تم نے انہیں ایسا کرنے سے روکا؟'' ہیری نے متعجب لہجے میں پوچھا۔ وہ اس کی ہمت کی داد دیئے بغیر نہ رہ پایا۔ ''وہ بھی بالکل تنہا......''

''ظاہر ہے...... ہم اسے اپنی نظروں کے سامنے مرتا ہوا تو نہیں دیکھ سکتے تھے۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''قسمت اچھی رہی کہ ہم اسی وقت وہیں سے گزر رہے تھے، ہم نے سوچا تھا کہ فائرنز کو یہ احسان یاد رہے گا...... مگر وہ ہمیں احمقانہ نصیحتیں کرنے پر تل گیا......'' ہیگرڈ کا لہجہ شکایت بھرا ہو گیا۔

ہیری اور ہرمائنی نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا مگر ہیگرڈ نے تیوریاں چڑھا کر انہیں گھورا اور پھر وہ مزید کچھ نہیں بولا۔

وہ خاموشی سے چلتا رہا اور وہ دونوں اس کے تعاقب میں بھاگتے رہے۔

''اسی دن سے قنطورس کا پورا ریوڑ شدید غصے میں ہے۔'' پھر اس نے خود ہی اس قصے کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''مصیبت کی بات یہ ہے کہ جنگل میں ان کا رعب داب بہت زیادہ ہے...... وہ اس جنگل میں رہنے والے جانداروں میں سب سے زیادہ عقلمند اور چالاک ہیں!''

''کیا ہم اسی معاملے کیلئے یہاں آئے ہیں...... قنطورس کی وجہ سے؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''اوہ نہیں...... ایسا نہیں ہے۔'' ہیگرڈ نے اپنا سر زور سے جھلاتے ہوئے کہا۔ ''نہیں! ہم قنطورس کے معاملے میں نہیں آئے، یہ سچ ہے کہ وہ مشکل کو مزید دشوار بنانے کی اہلیت رکھتے ہیں مگر تم لوگ کچھ ہی دیر میں ہماری بات کا مطلب سمجھ جاؤ گے......''

اس ادھوری بات کے بعد خاموشی چھا گئی۔ ہیگرڈ تیز تیز چلتا ہوا ان دونوں سے کچھ آگے نکل گیا۔ یہ سچ تھا کہ اس کا ایک قدم ان کے تین قدموں کے برابر تھا جس کی وجہ سے انہیں اس کے قریب رہنے میں کافی دشواری ہو رہی تھی۔ جب وہ جنگل کی گہرائی میں پہنچ گئے تو چلنے کیلئے راستہ کافی تنگ ہو گیا تھا، یہاں درختوں کے تنے اتنے قریب قریب تھے کہ شام جیسا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ جلدی ہی وہ لوگ اس خالی جگہ سے کافی دور پہنچ گئے جہاں ہیگرڈ نے انہیں گھڑ پنجر دکھائے تھے۔ ہیری کو اس وقت تک کسی قسم کی پریشانی نہ ہوئی جب تک کہ ہیگرڈ اس کے جانے پہچانے راستے پر چلتا رہا۔ جب ہیگرڈ کے قدم نامانوس سمت میں اُٹھے تو غیر معمولی طور پر ہیری کا بری طرح دل دھڑکنے لگا۔ ہیگرڈ درختوں کے درمیان آسانی سے راستہ بناتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا جبکہ ہیری اور ہرمائنی کیلئے ایسا کرنا بہت

مشکل تھا۔

''ہیگرڈ سنو!'' ہیری نے موٹی شاخوں سے الجھتے ہوئے کہا جن کے اوپر ہیگرڈ بڑی آسانی سے پیر رکھ کر آگے نکل گیا تھا۔ ہیری کو یاد آیا کہ جب وہ گذشتہ مرتبہ تاریک جنگل کے راستے سے دور گیا تھا تو اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ ''بتاؤ تو سہی......ہم کہاں جا رہے ہیں؟''

''بس تھوڑا سا آگے......'' ہیگرڈ نے گردن گھما کر جلدی سے کہا۔ ''چلو ہیری! ہمیں اب زیادہ ساتھ ساتھ رہنا چاہئے......''

ہیگرڈ کے ساتھ ساتھ نہایت کٹھن کام تھا۔ شاخوں اور کانٹے دار جھاڑیوں کے درمیان سے چلنا بہت زیادہ مشکل تھا حالانکہ ہیگرڈ ان کے بیچ میں سے بآسانی گزر جاتا تھا، جیسے وہ اس کیلئے محض مکڑی کا جالا ہوں۔ بہرحال، ہیری اور ہرمائنی کے چوغے ان جھاڑیوں میں اتنی بار الجھ رہے تھے کہ انہیں چھڑانے میں کئی منٹ لگ جاتے تھے۔ ہیری کے ہاتھ پیر جلد ہی چھل گئے اور کئی جگہ خراشیں لگ گئیں۔ وہ جنگل کی گہرائی میں اتنے دور نکل آئے تھے وہاں روشنی کی مقدار نہ ہونے کے برابر ہی تھی۔ ہیگرڈ کا دیوہیکل جسم محض متحرک ہیولا سا دکھائی دیتا تھا۔ اس گھمبیر خاموشی میں کئی بار دور سے آتی ہوئی آواز بہت ڈراؤنی لگتی تھی۔ حتیٰ کہ ٹہنی کے ٹوٹنے کی گونج بھی کافی زیادہ تیز لگتی تھی۔ اگر کوئی دھیمی رفتار سے بھی چلتا تھا جیسے کسی معصوم چڑیا کا پھدکنا...... ہیری بری طرح چونک جاتا تھا اور آواز پیدا کرنے والے ملزم کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھتا تھا۔ اس نے سوچا کہ جنگل میں اب تک اسے کوئی جانور کیوں نہیں دکھائی دیا حالانکہ ایسا ہونا لازمی بات تھی، وہ پہلے کبھی اتنی دور تک بغیر کسی سے ٹکرائے نہیں پہنچا تھا۔ کسی بھی جانور کا موجود نہ ہونا اور عجیب سی خاموشی سے وہ کافی گھبرایا ہوا تھا۔ ہلکا سا خوف بھی اس کے بدن میں دوڑ رہا تھا......

''ہیگرڈ! کیا یہ مناسب رہے گا کہ ہم اپنی چھڑیوں سے کچھ روشنی کر لیں؟'' ہرمائنی نے آہستگی سے پوچھا۔

''ار......ٹھیک ہے......دراصل......'' ہیگرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔ وہ اچانک رُک گیا اور پھر تیزی سے ان کی طرف گھوما۔ ہرمائنی چلتی ہوئی اس سے ٹکرا کر پیچھے گر گئی۔ ہیری نے ہاتھ بڑھا کر اسے کانٹے دا جھاڑیوں پر گرنے سے بچایا۔

''ہمیں لگتا ہے کہ یہ اچھا رہے گا کہ ہم ایک منٹ کیلئے یہاں رُک جائیں......تاکہ ہم تمہیں معاملے سے اچھی طرح آگاہ کر سکیں......وہاں پہنچنے سے پہلے......'' ہیگرڈ بولا۔

''شاید یہ صحیح رہے گا!'' ہرمائنی نے کہا جب ہیری نے اسے دوبارہ اس کے پیروں پر کھڑا کر دیا تھا۔ ان دونوں نے جادوئی کلمہ پڑھ کر اپنی چھڑیوں سے روشنی کر لی تھی۔ ان کی چھڑیوں کی نوک پر جگنو جیسا ستارہ ٹمٹمانے لگا۔ ہیگرڈ کا زخمی چہرہ ناچتی ہوئی روشنیوں میں بے حد ڈراؤنا لگ رہا تھا۔ ہیری نے غور سے دیکھا تو ہیگرڈ کافی گھبرایا ہوا لگ رہا تھا اور اس کے چہرے پر غمگین مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''ٹھیک ہے......دیکھو......بات یہ ہے......'' اس نے ایک گہری سانس کھینچی اور دوبارہ بولا۔ ''سنو! اس بات کا کافی امکان ہے

کہ اب ہمیں کسی بھی دن ملازمت سے جواب مل جائے۔''

ہیری اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

''مگر یہ بھی تو سچ ہے کہ پروفیسر ٹراؤلینی کے بعد تم اتنے مہینوں سے یہاں ٹکے ہوئے ہو اور امبرتج نے تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ہے.....'' ہرمائنی نے اس کا دل رکھتے ہوئے کہا۔

''اب امبرتج کو شک ہو گیا ہے کہ اس کے دفتر میں وہ طلاشرفی ہم نے چھوڑا تھا.....''

''کیا واقعی.....تم نے ہی ایسا کیا تھا؟'' ہیری کے منہ سے لاشعوری طور پر نکل گیا۔ اگلے لمحے اسے احساس ہوا کہ اسے اس جملے کو روکنا چاہئے تھا۔

''نہیں! ہم ایسا بالکل نہیں کر سکتے۔'' ہیگرڈ نے غصے سے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔ ''ہمارا جادوئی جانداروں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اس لئے انہیں یہ شک ہوا ہے کہ شاید ہم نے ہی ایسا کیا ہوگا۔ تم لوگ تو جانتے ہی ہو کہ وہ ہمارے لوٹنے کے بعد سے ہی ہمیں برطرف کرنے کے بہانے تلاش کر رہی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ ہم یہاں سے جانا نہیں چاہتے ہیں، اگر یہ خاص وجہ نہ ہوتی.....ہم تم لوگوں کو جو خاص راز بتانے جا رہے ہیں۔ اگر وہ بیچ میں نہ ہوتا تو ہم اسی دن یہ ملازمت چھوڑ جاتے، جس دن ڈمبل ڈور یہاں سے گئے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ سارے سکول کے سامنے ہمارا تماشا بنانے کی کوشش کر پاتی جیسا اس نے ٹراؤلینی کے ساتھ کیا تھا.....''

ہیری اور ہرمائنی نے تاسف بھری آواز نکالی اور کچھ کہنا چاہا مگر ہیگرڈ نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے انہیں روک دیا۔

''یاد رکھنا.....یہیں پر دُنیا ختم نہیں ہو جاتی ہے۔ یہاں سے باہر نکلنے کے بعد ہم ڈمبل ڈور کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ ہم ققنس کے گروہ کیلئے کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں اور تم لوگوں کو غروبلی پلانک پڑھا دیں گی۔ تم لوگ.....تم لوگ امتحان میں اچھی طرح پاس ہو جاؤ گے.....''

اس کی آواز کانپی اور ٹوٹنے لگی۔

''تم لوگ ہمارے بارے میں زیادہ فکر نہ کرو۔'' ہیگرڈ نے تیزی سے کہا جب ہرمائنی اس کے بازو کو تھپتھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے قمیص کی جیب ایک بڑا میز پوش جتنا دھاری دار رومال نکالا اور اپنی آنکھوں میں بھرے آنسو صاف کئے۔ ''سنو! اگر مجبوری نہ ہوتی تو ہم تم لوگوں کو یہ راز کبھی نہ بتاتے مگر ہم یہاں چلے گئے.....تو ہم کسی کو یہ بات بتائے بغیر کیسے جا سکتے ہیں..... کیونکہ ہمیں.....ہمیں تم دونوں کی مدد کی ضرورت ہے اور رون کی بھی.....اگر اعتراض نہ ہو تو.....''

''تم جانتے ہو کہ ہم تمہاری مدد ضرور کریں گے مگر تم بتاؤ تو سہی کہ آخر تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟'' ہیری نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ہیگرڈ دھیما سا مسکرایا اور ہیری کو آگاہ کئے بغیر ہی اس کے کندھے پر اتنی زور سے تھپکی دی کہ وہ لہرا کر درخت کے تنے سے جا ٹکرایا۔

''ہم جانتے تھے......ہم جانتے تھے کہ تم ضرور ہماری مدد کرنے کیلئے راضی ہو جاؤ گے۔'' ہیگرڈ نے اپنے چہرے پر رکھے ہوئے رومال کے پیچھے سے کہا۔ ''ہم تمہارا...... احسان کبھی...... نہیں بھولیں گے...... بس یہاں سے تھوڑا ہی دور اور چلنا ہوگا...... اب اپنا دھیان رکھنا...... یہاں زہریلے کانٹے ہیں......''

وہ تینوں پندرہ منٹ تک خاموشی سے چلتے رہے۔ ہیری نے ابھی اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ وہ یہ پوچھے کہ ابھی اور کتنا دور جانا ہوگا؟ کہ ہیگرڈ اچانک رُک گیا اور اپنے دائیں ہاتھ سے انہیں رُکنے کا اشارہ کیا۔

''بہت آرام سے...... بالکل خاموشی کے ساتھ......'' وہ آہستگی سے بولا۔

چند قدم مزید آگے پہنچ کر ہیری نے دیکھا کہ سامنے مٹی کا ایک بہت بڑا چکنا ٹیلہ دکھائی دے رہا تھا جو ہیگرڈ سے کچھ فٹ اونچا ہی ہوگا۔ اس نے دہشت سے یہ سوچا کہ یہ یقیناً کسی خونخوار دیوہیکل جانور کا عجیب ہیئت منہ ہوگا۔ اسے ٹیلے کے چاروں طرف کے درخت جڑوں سے اکھڑے ہوئے دکھائی دیئے۔ جس سے وہ جگہ اس قدر خالی ہوگئی تھی کہ وہ ٹیلہ وہاں آسانی سے رہ سکتا تھا۔ اس کے چاروں طرف تنے اور ٹوٹی شاخوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ کوئی اس کے گرد باڑھ بنی ہو۔ ہیگرڈ، ہیری اور ہرمائنی اس مٹی کے ٹیلے کے قریب کھڑے تھے۔

''سو رہا ہے......'' ہیگرڈ کے لہجے میں چاشنی بھر گئی۔

غیر معمولی طور پر ہیری کو مٹی کے ڈھیر کے پاس کسی کے سانس لینے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے دو بڑے پہاڑ زلزلے سے گڑگڑا رہے ہوں۔ اس نے کنکھیوں سے ہرمائنی کی طرف دیکھا جو اپنا منہ پھاڑے اس ٹیلے کو دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

''ہیگرڈ!'' وہ اتنی آہستگی سے بڑبڑا کر بولی کہ اس کی آواز سوئے ہوئے اس جاندار کی سانسوں کی آواز کی وجہ بمشکل ہی سنائی دے پائی۔ ''وہ کون ہے؟''

ہیری کو اس کا یہ سوال کچھ عجیب سا لگا۔ وہ تو یہ پوچھنے والا تھا کہ 'یہ کیا چیز ہے؟' اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا جس کے ہاتھ میں چھڑی اب کانپ رہی تھی۔

''ہیگرڈ! تم نے تو ہمیں بتایا تھا...... تم نے ہمیں بتایا تھا کہ ان میں سے کوئی بھی آنا نہیں چاہتا تھا......؟'' وہ سہمی ہوئی آواز میں بولی۔

ہیری نے ہرمائنی کو اور کبھی ہیگرڈ کو دیکھا اور پھر اسے اس بات کی حقیقت کا احساس ہوگیا۔ اس نے یکدم دہشت بھری نظروں سے اس چکنے ٹیلے کو ٹٹولا۔ مٹی کا وہ ٹیلہ جس پر وہ تینوں آسانی سے کھڑے ہو سکتے تھے، اب اسے آہستہ آہستہ اوپر نیچے ہوتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ سویا ہوا تھا اور گہری سانسیں لے رہا تھا۔ اور یہ کوئی مٹی کا ٹیلہ نہیں تھا بلکہ مڑے ہوئے کولہے تھے جو واضح طور پر دکھائی دے

رہے تھے۔

''نہیں! وہ آنا نہیں چاہتا تھا۔'' ہیگر ڈ نے متوحش لہجے میں بتایا۔'' مگر ہرمائنی! ہمیں اسے ساتھ لانا ہی تھا...... اسے ساتھ لانا ہی تھا......''

''مگر کیوں ہیگر ڈ؟ ...... ایسی بھی کیا مجبوری تھی؟'' ہرمائنی نے بدحواسی میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس کی آواز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کچھ ہی دیر میں رو پڑے گی۔

''ہمیں معلوم تھا کہ اگر ہم اسے ساتھ لے آئیں!'' ہیگر ڈ نے کہا جو خود آنسوؤں میں ڈوبتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔'' اور...... اور تھوڑی تہذیب سکھا دیں تو...... ہم اسے باہر لے جا کر سب کے سامنے پیش کر سکتے ہیں کہ وہ کتنا غیر نقصان دہ ہے؟......''

''غیر نقصان دہ؟'' ہرمائنی جنون میں تیکھی آواز میں چیخی۔ ہیگر ڈ نے جلدی سے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ اسی لمحے ان کے سامنے لیٹے ہوئے دیوہیکل جاندار نے ایک گہری ہنکار بھری تھی اور نیند میں اپنی کروٹ بدلی۔'' وہ اتنے دنوں سے تمہیں مسلسل زخمی کر رہا تھا، ہے نا؟ اسی لئے تمہیں اتنی ساری چوٹیں لگیں ہیں......''

''سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنی طاقت سے پوری طرح آگاہ نہیں ہے۔'' ہیگر ڈ سنجیدگی سے بولا۔'' مگر وہ کافی حد تک سدھر چکا ہے اور وہ اب پہلے جتنا جھگڑالو نہیں ہے......''

''اب سمجھی...... اسی لئے تم لوٹنے میں دو مہینے لگ گئے تھے۔'' ہرمائنی نے کہا۔'' اوہ ہیگر ڈ! اگر وہ تمہارے ساتھ نہیں آنا چاہتا تھا تو پھر تم اسے ساتھ لے کر کیوں آئے؟ ...... کیا وہ اپنے جیسے لوگوں کے ساتھ زیادہ خوش نہیں رہ سکتا تھا؟''

''ہرمائنی! وہ سب اسے بہت تنگ کرتے تھے کیونکہ وہ بہت چھوٹا ہے......'' ہیگر ڈ نے کہا۔

''چھوٹا...... تم اسے چھوٹا کہتے ہو!'' ہرمائنی بدحواس ہو کر بولی۔

''ہرمائنی! ہم اسے وہاں چھوڑ کر نہیں آ سکتے تھے۔'' ہیگر ڈ منمنا کر بولا۔ جس کے زخمی چہرے پر اب آنسو بہہ کر اس کی ڈاڑھی کو تر کر رہے تھے۔'' دیکھو! وہ ہمارا بھائی ہے۔''

ہرمائنی منہ پھاڑے اس کی طرف دیکھتی رہ گئی۔

''ہیگر ڈ...... بھائی...... یعنی......'' ہیری ہکلاتا ہوا آہستگی سے بولا۔

''ہاں! سوتیلا بھائی......'' ہیگر ڈ نے اپنی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔'' ہماری ماں نے ہمارے باپ کو چھوڑنے کے بعد ایک اور دیو سے شادی کر لی تھی جس سے گراپ پیدا ہوا۔''

''گراپ......؟'' ہیری نے چونک کر کہا۔

''ہاں! جب وہ اپنا نام لیتا ہے تو ہمیں ایسی ہی آواز سنائی دیتی ہے۔'' ہیگر ڈ نے پریشانی کے عالم میں بتایا۔'' وہ زیادہ انگریزی

نہیں بول سکتا ہے...... ہم اسے سکھانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں...... ویسے بھی ہماری ماں اسے ہم سے زیادہ پیار نہیں کر سکتی تھی...... دیکھو! دیوؤں کیلئے بڑا بچہ کی پیدائش ہی اہمیت رکھتی ہے......اور پھر دیوؤں کے لحاظ سے وہ قد میں بونے جیسا دکھائی دیتا تھا......اس کا قد صرف سولہ فٹ تو ہی ہے......''

''اوہ ہاں! بالکل ننھا منا...... بہت چھوٹا سا دیو!'' ہرمائنی چڑتے ہوئے بولی۔

''وہ سب دیو اسے ستاتے تھے، مارتے تھے...... ہم بھلا اسے وہاں کیسے چھوڑ سکتے تھے؟''

''کیا مادام میکسم بھی اسے ساتھ لانے پر راضی تھیں۔'' ہیری نے پوچھا۔

''وہ...... وہ یہ جان سکتی تھیں کہ وہ ہمارے لئے کتنا اہم تھا......؟'' ہیگرڈ نے اپنے بڑے بڑے ہاتھوں کو بے چینی سے مروڑتے ہوئے کہا۔ ''مگر ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ کچھ ہی دنوں میں اس سے کافی تنگ آ گئی تھیں۔ اسی لئے ہم واپس لوٹتے وقت ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تھے۔ ویسے اس نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ یہ بات کسی کو بھی نہیں بتائے گی......''

''تم اسے سب لوگوں کی نظروں سے چھپا کر یہاں لائے کیسے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''اسی وجہ سے تو ہمارا اتنا زیادہ وقت خرچ ہو گیا۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''ہم صرف نصف رات کو ہی سفر کر سکتے تھے اور وہ بھی گھنے جنگلوں کے درمیان...... ظاہر ہے کہ جب وہ چاہتا تھا تو کافی تیز چلتا تھا مگر زیادہ تر وہ واپس جانے کی ضد کرنے لگتا اور اڑ جاتا تھا......''

''اوہ ہیگرڈ! تم نے اسے واپس لوٹنے کیوں نہیں دیا۔ تم ایک خونخوار دیو کے ساتھ کیا کرو گے؟ جو یہاں رہنا ہی نہیں چاہتا ہے......'' ہرمائنی نے کہا اور ایک اکھڑے ہوئے درخت کے ہموار تنے پر بیٹھ کر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔

''ہرمائنی! اسے خونخوار کہنا تو سراسر زیادتی ہے۔'' ہیگرڈ نے کہا جو اب بھی اضطراب کے عالم میں اپنے ہاتھ مسل رہا تھا۔ ''ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے ہیں کہ وہ جب بدمزاج ہوتا ہے تو دو چار ہاتھ ہمیں رسید کر دیتا ہے مگر وہ تہذیب سیکھ رہا ہے۔ کافی حد تک مہذب ہو رہا ہے۔ وہ جلد ہی اچھے لوگوں کی طرح رہنے لگے گا......''

''تو پھر تم نے اسے رسیوں سے کیوں باندھ رکھا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔ اس نے اسی وقت دیکھا تھا کہ ٹہنیوں سے زیادہ موٹی رسیاں اس کے قریب سے ہی بڑے درختوں کی طرف جا رہی تھیں جن کی طرف گراپ اپنی پیٹھ موڑے لیٹا ہوا تھا۔

''تمہیں اسے رسیوں سے باندھ کر رکھنا پڑ رہا ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔

''ہاں! جیسا ہم نے تمہیں بتایا تھا کہ اسے اپنی طاقت کا صحیح اندازہ نہیں ہے......''

ہیری کو اب سمجھ میں آ چکا تھا کہ جنگل کے اس حصے میں کوئی دوسرا جاندار کیوں دکھائی نہیں دیا تھا۔

''تو تم ہیری، رون اور مجھ سے کس قسم کی مدد چاہتے ہو؟'' ہرمائنی نے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ ہیگرڈ نے سر اُٹھا کر اس کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھا۔

''ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے جانے کے بعد تم لوگ اس کی دیکھ بھال کرنا......'' وہ شکستہ لہجے میں بولا۔ ہیری اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف بے یقینی سے دیکھا۔ ہیری کو اس بات پر شدید پشیمانی ہو رہی تھی کہ اس نے بنا سوچے سمجھے ہیگرڈ سے اس کی مدد کرنے کا وعدہ کیوں کیا تھا؟ اسے ذرا سی توقع نہیں تھی کہ ہیگرڈ کے ارادے کتنے خوفناک ثابت ہو سکتے ہیں؟

''مگر اس معاملے میں......ہمیں کیا کرنا ہوگا؟'' ہرمائنی نے بے چینی سے پوچھا۔

''دیکھو! کھانے پینے کے معاملے میں اسے کوئی پریشانی نہیں ہے۔'' ہیگرڈ نے مشتاق نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' وہ اپنے کھانے پینے کا بندوبست خود کر لیتا ہے۔ پرندے، ہرن اور ایسے چھوٹے موٹے جانور......کوئی زیادہ پریشانی والی بات نہیں ہے، اسے میل ملاپ کی ضرورت ہے۔ اگر ہمیں یہ یقین دہانی ہو جائے کہ کوئی اس کی تھوڑی بہت مدد کر رہا ہے......اسے تہذیب سکھا رہا ہے......''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اس دیو کے بے ہنگم بدن کو گھورنے لگا جو اس کے سامنے زمین پر پڑا سو رہا تھا۔ ہیگرڈ تو صرف بڑی جسامت کا ایک انسان ہی دکھائی دیتا تھا مگر گراپ تو عجیب ہیئت کا بھدا اور بدصورت گوشت کا پہاڑ لگتا تھا۔ ہیری مٹی کے اس بڑے ٹیلے کے بائیں طرف جس چیز کو ایک بڑی کائی زدہ چٹان سمجھ رہا تھا، اسے اب سمجھ میں آیا تھا کہ وہ گراپ کا بڑا سر تھا۔ عام انسان کے سر کے لحاظ سے گراپ کا سر بے حد بڑا تھا کم از کم ہیری کے قد کے برابر۔ یہ بالکل گول تھا اور جلد کے ساتھ چپکے ہوئے گھنگھریالے سیاہ بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس کے سر کے اوپر گوشت کے تودے کی طرح کان کی گولائی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا سر بالکل ورنن انکل کی طرح سیدھا کندھے میں دھنسا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ سر اور کندھوں کے درمیان گردن کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔ اس کی پیٹھ جسم کے مقابلے میں بہت زیادہ چوڑی تھی، جس کے نیچے ایک بھورے رنگ کی ایک گندی لنگوٹ جیسا بر پوش تھا۔ جسے دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کئی جانوروں کی کھالیں ملا کر سی دی گئی ہوں۔ جب گراپ سو رہا تھا تو اس کی ٹانگیں جسم کے نیچے دبی ہوئی تھیں۔ ہیری کو اب اس کے گنواروں جیسے موٹے موٹے پاؤں بھی دکھائی دیئے جو کسی برف گاڑی جتنے بڑے تھے۔ اس کے دونوں پیر ایک دوسرے کے اوپر تھے اور جنگل کی کچی زمین پر ٹکے تھے۔ وہ دراصل کروٹ کے بل سو رہا تھا۔

''تم چاہتے ہو کہ ہم اسے تہذیب سکھائیں......!'' ہیری نے کھوکھلی آواز میں کہا۔ اب وہ فائرنز کی تنبیہ کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا تھا......'اس کی کوشش کامیاب نہیں ہو رہی ہے، اچھا رہے گا کہ وہ اس کام کو چھوڑ دے!'......اسے اندازہ ہونے لگا کہ جب ہیگرڈ اسے انگریزی سکھانے کی کوشش کر رہا ہوگا تو جنگل میں رہنے والے دوسرے جادوئی جانداروں کو یہ بات معلوم ہوگئی ہوگی۔

''ہم چاہتے ہیں کہ......تم بس اس سے تھوڑی بہت بات کر لیا کرو۔ ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ اگر وہ لوگوں سے بات کر سکے تو وہ سمجھ جائے گا کہ ہم سب واقعی اسے پسند کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ وہ یہیں رہے......'' ہیگرڈ امید بھرے لہجے میں بولا۔

ہیری نے ایک بار پھر ہرمائنی کو دیکھا جو اپنے چہرے پر رکھے ہوئے ہاتھ کی انگلیوں کے جھروکوں سے ہیگرڈ کو دیکھ رہی تھی۔

''میرا خیال ہے کہ تم یہ سوچتے ہو کہ ہم نار بٹ کو واپس لے آتے ، ہے نا؟'' ھیری نے کہا۔ یہ سن کر ہر مائنی خوف میں ڈوبنے کے باوجود ہنس پڑی۔

''تو تم لوگ یہ کام کرو گے؟'' ہیگرڈ نے کہا جسے ھیری کی طنز بالکل سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

''ہم لوگ......ہم لوگ کوشش کریں گے ہیگرڈ!'' ھیری نے کہا جو وعدے میں بندھا تھا۔

''ھیری! ہم جانتے تھے کہ ہم تم پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کر سکتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ وہ ہلکا سا مسکرایا اور رومال سے اپنا چہرہ پونچھنے کے بعد دوبارہ گویا ہوا۔ ''ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ تم لوگ اس کام کیلئے زیادہ وقت خرچ کرو......ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ تمہارے امتحانات سر پر آ چکے ہیں......اگر تم لوگ اپنے غیبی چوغے میں یہاں ہفتے میں ایک آدھ مرتبہ آ کر اس سے بات چیت کر لیا کرو تو یہ کافی خوشگوار رہے گا......اب ہم اسے جگا دیتے ہیں......تم لوگوں کا تعارف بھی تو کروانا ہے، ہے نا؟''

''اوہ نہیں ہیگرڈ!'' ہر مائنی کا یکلخت رنگ اُڑ گیا تھا اور وہ اپنی جگہ سے اچھل کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ ''نہیں......اسے مت جگاؤ......اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ہیگرڈ!''

مگر ہیگرڈ کو اس کی آواز تک سنائی نہیں دی تھی۔ اس نے ان کے سامنے اپنے بھاری بھرکم تیر کش کو ایک درخت کے تنے کے ساتھ جما دیا اور لمبے ڈگ بھرتا ہوا گراپ کے بھدے جسم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ قریباً دس فٹ کے فاصلے پر وہ رُکا اور اس نے ایک لمبی موٹی شاخ اُٹھائی اور پلٹ کر ھیری اور ہر مائنی مسکراہٹ بھری نظروں سے دیکھ کر تسلی دی۔ پھر اس نے مڑ کر شاخ کی موٹی نوک گراپ کے پہاڑ جیسے بدن میں پوری قوت سے چبھو دی۔ دیوانتی زور سے دہاڑا کہ اس کی آواز پورے جنگل میں گونجنے لگی۔ دور درختوں کی گھنی شاخوں میں چھپے ہوئے پرندے گھبرا کر گھونسلوں سے نکل کر کھلے آسمان میں شور مچانے لگے اور اس ناگہانی مصیبت سے دور بھاگنے لگے، ھیری اور ہر مائنی کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ سولہ فٹ اونچا گراپ نامی دیو، زمین سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ جب اس نے اُٹھنے کیلئے اپنا ایک ہاتھ زمین پر رکھا تو زمین کانپ اُٹھی۔ اس نے اپنا سر موڑ کر یہ دیکھا کہ اس کی نیند کس نے خراب کی ہے؟

'' کیسے ہو گراپی؟......اچھی نیند آئی تھی، ہے نا؟'' ہیگرڈ نے خوشی بھری آواز میں کہا۔ وہ لمبی ٹہنی سے گراپ کو ایک اور چبھن دینے کیلئے تیار کھڑا تھا۔

ھیری اور ہر مائنی کو دہشت زدہ ہو کر اتنے پیچھے چلے گئے جہاں تک پہنچ جانا ممکن تھا۔ گراپ ان دو درخت کے درمیان جھک گیا جنہیں وہ ابھی تک اکھاڑ نہیں پایا تھا۔ ان لوگوں نے اس کے متعجب چہرے کی طرف دیکھا اس خالی جگہ پر کسی بھورے چاند کی مانند دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بڑی چٹان کو تراش کر اس کا چہرہ بنا دیا گیا ہو۔ ناک عجیب بھدی اور موٹی تھی، منہ ایک طرف زیادہ ڈھلکا ہوا تھا، موٹے ہونٹوں کے درمیان بھدے اور ملے پیلے دانت آدھے انڈوں کی شکل کے تھے۔ اس کی آنکھیں قریب قریب اور دیوؤں کے لحاظ سے کافی چھوٹی تھیں۔ پتلیوں کی رنگت کیچڑ جیسے سبز بھوری تھی۔ اس کی خوابیدہ آنکھوں میں نیند کا خمار

ابھی تک باقی دکھائی دیتا تھا۔اس نے اپنی انگلیوں کے موٹے جوڑ اوپر اُٹھائے جو کرکٹ کی گیند جتنے موٹے تھے۔اس نے جوڑوں کی پشت سے اپنی آدھ کھلی آنکھوں کو تیزی سے مسلا اور بغیر کچھ کہے سیدھا کھڑا ہو گیا۔

''نہیں......'' ہرمائنی کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکل گئی۔

گراپ کے ٹخنے اور کلائیاں جن درختوں سے رسیوں سے بندھی تھیں، وہ بری طرح چرچرانے لگے۔جیسا کہ ہیگرڈ نے بتایا تھا، وہ سولہ فٹ اونچا ہوگا۔ چاروں طرف دھندلی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے گراپ نے چھتری کی مانند اپنا ہاتھ بڑھایا اور چیڑ کے ایک اونچے درخت کی بالائی شاخوں کو اپنی مٹھی میں دبوچ لیا۔اور پھر اس میں ایک بڑا گھونسلا نکال کر زمین پر پٹخ دیا۔ وہ گھونسلا خالی تھا اور اس میں کوئی پرندہ نہیں تھا۔ وہ اس بات پر بے حد ناراض دکھائی دیا اور وہ زور سے دہاڑ کر اپنے غصے کا اظہار کرنے لگا۔البتہ اس گھونسلے میں کچھ انڈے ضرور تھے جو زمین پر کسی بم کی طرح گر گئے تھے۔ہیگرڈ نے خود کو بچانے کیلئے اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لئے تھے۔

''گراپی!...... بات سنو گراپی!'' ہیگرڈ ایک بار پھر زور سے چلایا۔ وہ خوفزدہ نظروں سے اوپر دیکھ رہا تھا کہ کہیں اور انڈے تو نہیں گرنے والے ہیں۔''ہم تم سے ملوانے کیلئے کچھ دوستوں کو ساتھ لائے ہیں۔ یاد ہے، ہم نے تم سے کہا تھا کہ ہم ایسا کریں گے؟ یاد ہے ہم نے کہا تھا کہ ہمیں ایک چھوٹا سا سفر کرنا پڑے گا؟ اس دوران وہ تمہارا خیال رکھیں گے۔ یاد ہے نا گراپی؟''

مگر گراپی ایک بار پھر دھیمے انداز میں دہاڑنے لگا۔ یہ کہنا مشکل تھا کہ وہ ہیگرڈ کے الفاظ سن بھی رہا تھا یا پھر اس کی آواز کا مطلب نہیں سمجھ پا رہا تھا۔ اب وہ چیڑ کے درخت کو اوپر کی طرف سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا۔ وہ یہ دیکھ کر ہوش ہونا چاہتا تھا کہ اسے چھوڑنے پر وہ کتنی دور تک جائے گا؟

''گراپی ایسا مت کرو......اسی مشغلے کی وجہ سے تم نے اتنے سارے درخت اکھاڑ دیئے ہیں۔'' ہیگرڈ نے چیخ کر کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ درخت کی جڑوں کے پاس زمین چٹخنے لگی تھی۔

''ہم تم سے لوگوں کو ملوانے لائے ہیں۔'' ہیگرڈ دوبارہ چلایا۔''تمہارے دوست! ادھر دیکھو!...... نیچے دیکھو! گدھے کہیں گے......ہم تم سے کچھ دوستوں کو ملوانے لائے ہیں......''

''اوہ ہیگرڈ جانے دو......'' ہرمائنی بے ساختہ کراہنے لگی مگر ہیگرڈ نے موٹی شاخ کی نوک اُٹھا کر گراپ کے گھٹنے کے پاس گوشت میں زور سے چبھو دی۔ بھاری بھرکم دیو نے درخت کی بالائی شاخوں کو چھوڑ دیا جو خطرناک انداز میں لہرائیں اور ہیگرڈ پر چیڑ کے پتوں کی برسات ہونے لگی۔ پھر دیو نے نیچے کی طرف دیکھا اور اسے ہیگرڈ دکھائی دے گیا۔

''ہاں ادھر دیکھو!'' ہیگرڈ نے ہنس کر اسے کہا اور اس طرف بڑھا جہاں وہ دونوں پیچھے ہٹ کر کھڑے تھے۔''یہ دیکھو! یہ ہیری ہے، ہیری پوٹر! جب ہمیں باہر سفر پر جانا پڑے گا تو یہ تم سے ملنے کیلئے آئے گا۔تم سمجھ گئے نا؟''

دیو کو اب اس بات کا احساس ہو چکا تھا کہ ہیگرڈ وہاں اکیلا نہیں تھا۔اس کے ساتھ دو افراد اور بھی تھے۔ جب اس نے اپنا چٹان

جیسا سر نیچے جھکایا اور اپنی آنکھیں جھپکا کر ان کی طرف دیکھا تو وہ دونوں خوفزدہ ہو گئے۔

''اور دیکھو! یہ ہرمائنی ہے......'' ہیگرڈ ایک لمحے کیلئے جھجکا اور پھر ہرمائنی کی طرف مڑتے ہوئے بولا۔ ''اگر وہ تمہیں صرف 'ہرما' کہہ لے تو تمہیں برا تو نہیں لگے گا ہرمائنی؟ اس کیلئے پورا نام یاد رکھنا خاصا مشکل ہوگا......''

''برا نہیں لگے گا......'' ہرمائنی نے دہشت بھرے لہجے میں ہیگرڈ کا جملہ دہرایا۔

''گراپی! یہ ہرما ہے اور وہ بھی یہاں تم سے ملنے کیلئے آئے گی، کتنی پیاری ہے، ہے نا؟ تمہارے دو دوست...... اوہ نہیں گراپی...... نہیں!''

گراپ کا ہاتھ اچانک ہرمائنی کی طرف بڑھ گیا اور اسی لمحے ہیری نے ہرمائنی کو پکڑ کر درخت کے تنے کے پیچھے کھینچ لیا تھا۔ گراپ کی بند مٹھی تنے کو چھوتی رہی مگر ہرمائنی اس کی گرفت میں آ پائی۔

''گندے بچے گراپی!'' انہوں نے ہیگرڈ کے چلانے کی آواز سنی، جب کانپتی ہوئی ہرمائنی درخت کی اوٹ میں ہیری سے چپک کر سسکیاں بھر رہی تھی۔ ''بہت گندہ بچہ...... تم اسے مت پکڑو...... اووچ......''

ہیری نے ہلکا سا سر تنے کی اوٹ سے باہر نکال کر اس طرف دیکھا۔ ہیگرڈ پیٹھ کے بل زمین پر گرا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کی ناک پر جمے ہوئے تھے، ایسا لگتا تھا کہ اب گراپ کی دلچسپی ختم ہو کر رہ گئی تھی اور وہ دوبارہ کھڑے کھڑے ایک بار پھر چیڑ کے درخت کی بالائی شاخیں پکڑ کر اسے کھینچنے لگا تھا تاکہ وہ یہ دیکھ سکے کہ وہ اسے کس قدر دور تک کھینچ سکتا ہے......؟

''ٹھیک ہے......'' ہیگرڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کا ایک ہاتھ خون بہتی ہوئی ناک پر تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے نتھنوں کو دبا رکھا تھا۔ وہ آگے بولا۔ ''اچھا تو دیکھو...... تم اس سے مل چکے ہو...... اور اب جب تم دوبارہ یہاں آؤ گے تو وہ تمہیں یقیناً پہچان لے گا...... ٹھیک ہے...... ہاں......''

اس نے ایک بار پھر مڑ کر گراپ کی طرف دیکھا جو اب اپنے چٹان جیسے چہرے پر بے پناہ خوشی سجائے ہوئے اس چیڑ کے درخت کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ وہ اسے جڑ سے اکھاڑنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ جب اس نے کچھ زیادہ زور لگایا تو درخت کی جڑیں بری طرح چیخنے چلانے لگیں

''ہمیں معلوم ہے کہ ایک دن کیلئے اتنی ملاقات کافی ہے۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''ار...... ہم...... ہم واپس سکول چلتے ہیں...... لگتا ہے کافی دیر ہو گئی ہے......''

ہیری اور ہرمائنی نے فوراً سر ہلایا اور تیزی سے پیچھے ہٹنے لگے۔ ہیگرڈ نے اپنا بھاری بھرکم تیر کش دوبارہ اُٹھایا اور اپنے کندھے پر رکھ لیا۔ وہ ایک ہاتھ سے اپنی ناک دبائے درختوں کے بیچ چلنے لگا۔ کچھ دیر تک کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔ جب انہوں نے کچھ دور پہنچ کر اپنے عقب میں زوردار دھماکے کی آواز سنی تو وہ سمجھ گئے کہ بالآخر گراپ نے چیڑ کے درخت کو جڑوں سے اکھاڑ ہی ڈالا تھا۔ ہرمائنی کا

چہرہ پیلا پھٹک اور کافی سخت دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو وقت گزارنے کیلئے کہنے کو کوئی بات نہیں سوجھ رہی تھی۔ اگر کسی کو یہ معلوم ہو گیا کہ ہیگرڈ نے تاریک جنگل کی گہرائی میں ایک دیو کو چھپا رکھا تھا تو کیا ہوگا؟ اور اس نے تو وعدہ بھی کر لیا تھا کہ وہ، رون اور ہر مائنی اس وحشی جنگلی دیو کو مہذب بنانے میں ہیگرڈ کی احمقانہ کوشش میں پوری پوری مدد کریں گے۔ یہ الگ بات تھی کہ ہیگرڈ میں خود کو احمق بنانے کا یہ حد سے بڑھا ہوا اعتماد کافی تھا کہ دیو بھی مہذب بن سکتے ہیں؟ ہیگرڈ کی کوششیں اپنی جگہ مگر کیا وہ اس بات پر یقین کر سکتا تھا کہ گراپ مستقبل میں انسانوں کے ساتھ گھل مل کر رہنا سیکھ جائے گا......؟

''ذرا رُکنا......'' ہیگرڈ نے اچانک کہا، جب ہیری اور ہر مائنی لمبی گھاس میں الجھے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے کندھے پر پڑی بھاری بھرکم کمان کو اتارا اور تیر کش سے ایک تیر نکال کر کمان پر چڑھایا۔ ہیری اور ہر مائنی نے جلدی سے اپنی چھڑیاں تان لیں۔ رکنے کے بعد انہوں نے بھی قریب ہلچل سنی۔

''اوہ......'' ہیگرڈ نے آہستگی سے سانس چھوڑتے ہوئے کہا۔

''ہیگرڈ! ہم نے تمہیں بتا دیا تھا کہ اب یہاں پر تمہارا استقبال نہیں کیا جائے گا۔'' ایک گہری ناراض آواز سنائی دی۔

ایک سخت گیر چہرے والا ننگے دھڑ والا آدمی پل بھر کیلئے سبز روشنی میں ان کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دیا پھر انہوں نے دیکھا کہ اس کی کمر ایک بادامی رنگت والے گھوڑے کے دھڑ سے پیوستہ تھی۔ اس کے چہرے پر رعونت ٹپک رہی تھی اور اس کے رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں۔ اس کے سیاہ لمبے بال شانوں تک بکھرے ہوئے تھے۔ وہ بھی مسلح دکھائی دے رہا تھا، اس کے کندھے پر ایک کمان اور تیر کش رکھا تھا۔

''میگورئین! سناؤ کیسی گزر رہی ہے؟'' ہیگرڈ نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

قنطورس کے پیچھے درختوں میں سرسراہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر چار پانچ قنطورس اور نکل کر سامنے آ گئے۔ ہیری نے سیاہ بدن اور ڈاڑھی والے بین کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا، جس سے وہ تقریباً چار سال پہلے اسی رات ملاقات ہوئی تھی جب فائرنز نے اسے والڈی مورٹ سے بچایا تھا۔ بین نے ہیری کے چہرے پر اچٹتی نگاہ ڈالی اور اس کے چہرے پر کوئی ایسا تاثر دکھائی نہ دیا کہ وہ ہیری کو پہچان چکا تھا۔ وہ سپاٹ چہرے سے ہیگرڈ کو گھور رہا تھا۔

''میں نے انہیں خبردار کیا تھا میگورئین!'' بین نے میگورئین کے پلٹنے سے پہلے ہی ناگوار لہجے میں کہا۔ ''یاد ہے نا...... کہ اگر اس انسان کی صورت دوبارہ اس جنگل میں دکھائی دی تو ہمیں اس کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے؟''

''آہا......اب ہم 'یہ انسان' ہو گئے ہیں، ہے نا؟'' ہیگرڈ نے ملامت کرتے ہوئے کہا۔ ''صرف اس لئے کہ ہم نے تم لوگوں کو ایک ساتھی کو قتل کرنے سے روک دیا تھا......''

''ہیگرڈ! تمہیں ہمارے معاملے میں دخل اندازی نہیں کرنا چاہئے تھی!'' میگورئین نے خشک لہجے میں کہا۔ ''تم اچھی طرح

جانتے ہو کہ تمہارے طور طریقے ہماری نسل کے طور طریقوں سے الگ ہیں اور ہمارے قوانین بھی...... فائرنز نے ہمیں دھوکا دیا ہے اور ہماری نسل کے قوانین کی دھجیاں اڑائی ہیں......''

''ہمیں معلوم نہیں کہ تمہیں یہ احساس کیوں ہوتا ہے؟'' ہیگرڈ نے درشت لہجے میں کہا۔ ''اس نے تو صرف ڈمبل ڈور کی مدد کرنے کے علاوہ کچھ اور نہیں کیا ہے، جانے کیوں تم اس چھوٹی سی بات کو سنگین گناہ بنانے پر تلے ہوئے ہو؟''

''فائرنز نے انسانوں کی غلامی کو ترجیح دی ہے...... یہ ناقابل معافی بات ہے۔'' ایک دوسرا قنطورس اکھڑے ہوئے لہجے میں غرا کر بولا۔ اس کا چہرہ کافی گہرا اور شکنوں سے بھرا پڑا تھا۔

''غلامی......؟'' ہیگرڈ تیکھی آواز میں کہا۔ ''وہ تو ڈمبل ڈور پر احسان کر رہا ہے بس......''

''وہ ہمارے آباؤ اجداد کا فن اور قیمتی اسرار انسانوں کو منتقل کر رہا ہے، یہ ناقابل معافی جرم ہے، اس سے بڑھ کر ہماری اور کیا ہتک ہوگی؟'' میگورئین نے آہستگی سے کہا۔

''ممکن ہے کہ تم لوگوں کو ایسا محسوس ہوتا ہو!'' ہیگرڈ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''مگر جہاں تک میرا خیال ہے کہ تم لوگ غیر معمولی طور پر غلط فہمی کا شکار ہو چکے ہو، یہ صحیح نہیں ہے......''

''تم بھی ایسا ہی کر رہے ہو انسان!'' بین نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ ''تم ہماری تنبیہ کو پس پشت ڈال کر ہمارے اس جنگل میں گھس آئے ہو......''

''اب کان کھول کر ہماری بات سن لو!'' ہیگرڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''اگر تم لوگوں کو یہ برا محسوس نہ ہو تو 'یہ ہمارا جنگل' کی رٹ لگانا چھوڑ دو۔ یہ طے کرنا تمہارا کام نہیں ہے کہ یہاں کون آتا ہے اور کون جاتا ہے؟''

''اور نہ ہی یہ تمہارا کام ہے ہیگرڈ!'' میگورئین نے آہستگی سے کہا۔ ''ہم آج تو تمہیں یہاں سے صحیح سلامت جانے کی اجازت دے رہے ہیں کیونکہ تم اپنے بچوں کے ساتھ ہو......''

''یہ اس کے بچے نہیں ہیں...... میگورئین!'' بین ہتھے سے اکھڑتا ہوا غرایا۔ ''یہ تو سکول کے طلباء ہیں، مجھے لگتا ہے کہ انہیں یقیناً باغی فائرنز نے پڑھایا ہوگا......''

''اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا!'' میگورئین نے آہستگی سے پر سکون لہجے میں کہا۔ ''چاہے جو بھی ہوں، مگر میمنوں کو ہلاک کرنا ایک سنگین گناہ ہے...... ہم معصوموں کو چھونا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ ہیگرڈ! آج تم یہاں سے جا سکتے ہو، بہر حال! آج کے بعد تم اس جگہ سے دور ہی رہنا، یہی تمہارے حق میں بہتر رہے گا۔ جس دن تم نے باغی فائرنز کو ہمارے قوانین سے بچا کر اس کی مدد کی تھی، اسی دن سے ہماری اور تمہاری دوستی کا دور تمام ہو گیا تھا......''

''تم بھی کان کھول کر سن لو کہ تم جیسے خچروں کے ریوڑ کے خوف سے ہم اس جنگل میں آنا جانا بالکل نہیں چھوڑیں گے......'' ہیگرڈ

نے بے خوف لہجے میں زور سے بولا۔

''ہیگر ڈ!......چلواب یہاں سے چلتے ہیں!'' ہرمائنی تیکھی اور دہشت بھری آواز میں چیخی۔ بین اور دوسرے قنطورس غصے کے عالم میں اپنے کھر زمین پر پٹخ رہے تھے، ان کے ارادے کچھ اچھے نہیں لگ رہے تھے۔ ہیگرڈ ایک قدم آگے بڑھ گیا۔ اس کی کمان کا رُخ ان کی طرف تھا۔ وہ ان سب قنطورسوں کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''ہیگر ڈ! ہم جانتے ہیں کہ تم نے جنگل میں کیا چھپا رکھا ہے؟'' میگورئین نے ان کے عقب میں بلند آواز میں کہا۔ ''یہ سن لو کہ ہماری قوت برداشت جواب دے رہی ہے......''

ہیگرڈ نے ایک قدم اورآگے بڑھایا، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ میگورئین کے پاس پہنچنا چاہتا ہو۔

''وہ جب تک یہاں رہے گا، تمہیں اسے برداشت کرنا پڑے گا۔ یہ جنگل جتنا تمہارا ہے، اتنا ہی اس کا بھی ہے۔'' ہیگرڈ غصے سے چلاتا ہوا بول رہا تھا۔ اس دوران ہیری اور ہرمائنی اپنی طاقت سے ہیگرڈ کے چھچھوندر کی کھال والے اوورکوٹ کو پکڑ کر پیچھے کی جانب کھینچ رہے تھے تاکہ وہ مزید آگے نہ بڑھ پائے۔ جب ہیگرڈ کی تیوریاں چڑھی نگاہ نیچے پڑی تو اسے دکھائی دیا کہ وہ دونوں اس سے زور آزمائی کر رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرت دوڑنے لگی کیونکہ اسے تو ایسا کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ کوئی اس سے الجھا ہوا ہے۔ قنطورس اپنے سردار میگورئین کی ہدایت پر وہاں سے اوجھل ہو گئے۔ میگورئین بھی اس پر کڑی نظر ڈال کر واپس لوٹ گیا۔

ہیگرڈ ایک بار پھر سکول کی طرف چلنے لگا اور وہ دونوں اس کے پیچھے پیچھے ہانپتے ہوئے بھاگتے رہے۔ ہرمائنی کا سہما ہوا چہرہ دیکھ کر ہیگرڈ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''تم دونوں خود کو سنبھالو، ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں، وہ تو صرف واہیات خچر ہیں......''

''ہیگر ڈ! اگر قنطورس جنگل میں انسانوں کا داخلہ پسند نہیں کرتے ہیں تو ایسی صورت حال میں، میں اور ہیری وہاں کیسے جا سکتے ہیں؟'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ وہ ان کانٹے دار جھاڑی سے بچ کر نکلنے کی کوشش کر رہی تھی، جسے آتے ہوئے انہوں نے عبور کیا تھا۔

''اوہ! تم نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟'' ہیگرڈ نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ میمنوں کو......یعنی کہ بچوں کو چوٹ نہیں پہنچاتے ہیں۔ ویسے بھی......ہم ان سرپھرے لوگوں کی وجہ سے اپنے فرائض اور مشغلے کیونکر چھوڑ دیں......؟''

یہ سن کر ہرمائنی کا منہ لٹک گیا۔

''عمدہ کوشش تھی......'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر سرگوشی کرتے ہوئے معترف لہجے میں کہا۔ ہرمائنی کچھ نہ بولی۔ اس کا چہرہ بجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

بالآخر وہ جنگل کی تاریک بھول بھلیوں سے نکل کر اس راہ پر پہنچ گئے جو ان کی دیکھی بھالی تھی۔ دس منٹ کی مسافت طے کرنے کے بعد درختوں کی تعداد میں کمی ہونے لگی اور انہیں اپنے اوپر نیلا آسمان دکھائی دینے لگا۔ جونہی وہ تاریک جنگل کے کنارے پر پہنچے تو انہیں دور کہیں چیخنے چلانے اور خوشیاں منانے کا شور سنائی دینے لگا۔ اب درختوں کی اوٹ سے سٹیڈیم جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا ایک اور سکور ہو گیا ہے یا پھر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید میچ ختم ہو چکا ہے.....'' ہیگرڈ نے کہا۔ جب وہ اپنے جھونپڑے کے پاس پہنچ چکا تھا۔

''معلوم نہیں.....'' ہرمائنی نے دُکھ بھری آواز میں کہا۔

ہیری نے دیکھا کہ تھکان کے مارے ہرمائنی کا برا حال تھا۔ اس کے بالوں میں شاخیں اور پتے بھرے پڑے تھے۔ اس کا چوغہ کئی جگہ سے پھٹ چکا تھا اور کہیں کہیں کانٹے دار ٹہنیوں کے ٹکڑے پھنسے ہوئے تھے۔ چہرے اور ہاتھوں پر خراشیں تھیں اور اس کا چہرہ زرد دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ اس کی حالت بھی ہرمائنی سے زیادہ اچھی نہیں ہوگی۔

''میرا خیال ہے کہ میچ ختم ہو چکا ہے۔'' ہیگرڈ نے کہا جو اب بھی سٹیڈیم کی طرف گھور رہا تھا۔ ''سنو! طلباء باہر نکل رہے ہیں اگر تم دونوں جلدی کرو تو ہجوم میں شامل ہو سکتے ہو اور کسی کو یہ اندازہ ہی نہیں ہو پائے گا کہ تم میچ میں موجود نہیں تھے.....''

''اچھی تجویز ہے.....'' ہیری نے جلے کٹے انداز میں کہا۔ ''ٹھیک ہے، بعد میں ملاقات ہوگی۔'' جب ہیری اور ہرمائنی ڈھلان کی طرف بڑھنے لگے اور ہیگرڈ سے اتنی دور نکل آئے کہ وہ ان کی بات نہ سن پائے تو ہرمائنی کپکپاتے ہوئے لہجے میں بولی۔ ''مجھے تو اس بات پر یقین نہیں آ رہا ہے..... یہ کوئی ڈراؤنا خواب لگتا ہے.....واقعی مجھے اس پر یقین نہیں آ رہا ہے.....''

''خود کو سنبھالو ہرمائنی!'' ہیری جلدی سے بولا۔

''خود کو سنبھالوں؟'' ہرمائنی نے تلخی سے غراتے ہوئے کہا۔ ''دیو.....جنگل میں ایک لمبا چوڑا دیو ہے اور ہمیں اسے انگریزی سکھانا ہے۔ بشرطیکہ راہ روکنے والے وہ خونخوار وحشی قنطورس ہمیں اس کے پاس پہنچنے دیں..... مجھے اس پر یقین نہیں آ رہا ہے.....''

''دیکھو! ہمیں فوری طور پر کچھ نہیں کرنا ہے، ہے نا؟'' ہیری پرسکون آواز میں اس کی ڈھارس بندھاتے ہوئے بولا۔ وہ اب ہفل پف کے طلباء کے ہجوم کے ساتھ مل چکے تھے اور سکول کی طرف جا رہے تھے۔ ''ہمیں تب تک کچھ نہیں کرنا ہے جب تک اسے سکول سے نکال نہ دیا جائے اور ممکن ہے کہ اسے نکالنے کی نوبت ہی پیش نہ آئے۔''

''جانے دو ہیری!'' ہرمائنی نے غصے سے کہا اور ایک دم رُک گئی۔ ان کے پیچھے چلنے والے طلباء کو فوری طور پر خود کو ان سے ٹکرانے سے بچانا پڑا اور پھر وہ ان کے پہلوؤں سے نکلنے لگے۔ ''یہ بات تو طے ہے کہ اسے ملازمت سے برطرف کیا جانے والا ہے، ورنہ وہ ہمیں اس راز سے کبھی آگاہ نہ کرتا.....اگر میں حقیقت کہوں تو جو منظر ہم نے آج اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، اس کے بعد امبرج کو کون موردِ الزام ٹھہرا سکتا ہے.....''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ وہ خاموش ہوکر اپنے اردگرد کا جائزہ لینے لگا۔اس کی نظر جب دوبارہ ہرمائنی پر پڑی تو وہ چونک گیا کیونکہ اس کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے۔

''کہیں تم واقعی ایسا تو نہیں سوچ رہی ہو؟'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

''نہیں......سنو......ٹھیک ہے...... میں نہیں!'' اس نے اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے غصے سے کہا۔''مگر وہ اپنے لئے زندگی اتنی دشوار بنانے پر کیوں تلا ہے......اور ہمارے لئے بھی......!''

''معلوم نہیں......'' ہیری سر جھکا کر دھیمے سے بولا۔

سچ کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار
سچ کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار
قواف پہ کیا ایسا وار، نہ جا پائی قفل کے پار
غشی پڑ گئی، نڈھال ہوا سلے درن بیمار

''کاش وہ اس واہیات گیت کو گانا چھوڑ دیں......'' ہرمائنی نے غمگین لہجے میں کہا۔''کیا انہیں پہلے ہی اتنی خوش نہیں مل چکی ہے؟''

طلباء کا ایک بڑا ریلا میدان سے نکل کر ڈھلان طے کرتا ان کی طرف بڑھتا چلا آرہا تھا۔

''او نکلو یہاں سے...... سلے درن کے لوگوں کے آنے سے پہلے چلو!'' ہرمائنی نے گھبرا کر کہا۔گیت کی آواز اب زیادہ جوشیلی اور بلند ہوگئی تھی۔

سچ کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار
سچ کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار
قواف پہ کیا ایسا وار، نہ جا پائی قفل کے پار
غشی پڑ گئی، نڈھال ہوا سلے درن بیمار

''ہرمائنی......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

گیت کا شور زیادہ بڑھ رہا تھا مگر ہیری کو محسوس ہوا کہ اب اس گیت کو سبز نقرئی رنگت والے سلے درن کے چوغوں میں ملبوس بھیڑ نہیں گا رہی تھی بلکہ سرخ سنہری یونیفارم میں ملبوس لوگوں کا ریلا گا رہا تھا جو آہستہ آہستہ سکول کی طرف بڑھتا چلا آرہا تھا۔ان کے کندھوں پر کوئی تھا، پھر وہ دونوں حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے کیونکہ وہ اسے پہچان چکے تھے۔وہ رون ویزلی ہی تھا۔

سچ کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

سچ کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

قواف پہ کیا ایسا وار، نہ جا پائی قفل کے پار

غشی پڑ گئی، نڈھال ہوا سلے درن بیمار

''اوہ نہیں...... ہیری! گیت کے جملے بدل گئے ہیں...... کیا واقعی؟'' ہرمائنی آہستگی سے بولی۔

''ہاں! یہ سچ ہی لگتا ہے!'' ہیری بڑبڑایا اور اس طرف دیکھنے لگا۔

''اوہ ہیری...... ہرمائنی!'' رون دور سے چیخ کر چلایا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے چاندی کے کپ کو ہوا میں لہرا کر انہیں دکھانے لگا۔ ''ہم نے یہ کر دکھایا...... ہم جیت گئے ہیری!''

ان دونوں نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا جب رون گری فنڈر کے طلباء کے کندھوں پر سوار وہاں گزرا۔ ہیری نے دو انگلیوں سے فتح کا نشان بنایا تھا۔ رون جب بیرونی ہال کے دروازے پر پہنچا تو وہ اتنا اونچا اُٹھا ہوا تھا کہ اس کا سر چوکھٹ سے بری طرح ٹکرا گیا جسے دیکھ کر ہرمائنی نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑی۔ ہجوم خوشی سے اتنا سرشار تھا کہ کسی کو رون کا ماتھا ٹکرانے کی کوئی پرواہ نہیں تھی، وہ تو گیت گنگنانے میں محو تھی اور کوئی اسے نیچے اتارنے پر رضامند نہیں تھا۔ رون نے خود پہلو کے بل لٹک کر دروازہ پار کیا۔ ہیری اور ہرمائنی ہجوم کو بیرونی ہال میں داخل ہوتا ہوا دیکھ کر مسکرانے لگے۔ طلباء کے ریلے اندر جاتے رہے اور وہ دونوں وہیں رُک کر یہ منظر دیکھتے رہے، جب گیت کی آواز مدھم پڑ گئی اور طلباء کی تعداد بھی کم ہونے لگی تو ان دونوں کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں اسے کل تک یہ سب نہ ہی بتائیں تو زیادہ اچھا رہے گا، ہے نا؟'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں! تم صحیح کہتے ہو!'' ہرمائنی نے نڈھال لہجے میں کہا۔ ''مجھے بھی کوئی خاص جلدی نہیں ہے۔''

وہ ایک ساتھ سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ دروازے کی چوکھٹ پر جا کر انہوں نے پلٹ کر تاریک جنگل کی طرف دیکھا۔ ہیری کو بھی خود پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کوئی خواب تھا یا حقیقت؟ مگر اسے محسوس ہو رہا تھا کہ دور جنگل کے درختوں کے جھنڈ کے اوپر پرندے ہوا میں ایسے اُڑ رہے تھے، جیسے جس درخت پر ان کا گھونسلا تھا، اسے ابھی ابھی جڑوں سے اکھاڑ پھینک دیا گیا ہو۔

☆☆☆☆

اکتیسواں باب

اوڈبلیوایل امتحانات

گری فنڈر کیلئے کیوڈچ کپ کی جیت کے معاملے میں اپنی حیرت انگیز کارکردگی کا ذکر چھیڑنے میں رون کچھ ایسا دیوانگی کا اظہار کرتا ہوا دکھائی دیا کہ وہ اگلے دن بھی نہایت سرشار دکھائی دیا۔ سابقہ میچوں میں جتنا وہ منہ چھپائے پھرتا تھا، اب وہ اتنا ہی لہک لہک کر کیوڈچ کی باتیں کر رہا تھا۔ وہ ہر وقت میچ کے بارے میں ہی بولنا چاہتا تھا۔ اس کی بے قراری اور امڈتی ہوئی خوشی کو دیکھ کر ہیری اور ہرمائنی گراپ کے بارے میں اسے کچھ بھی نہیں بتا پائے۔ یہ بات بھی سچ تھی کہ وہ اس بارے میں بات کرنے کی کوئی خاص کوشش بھی نہیں کر رہے تھے۔ وہ اس خوفناک منظر کا ذکر چھیڑ کر رون کے مسرور چہرے پر خوف کے سائے لرزتے دیکھنا نہیں چاہتے تھے مگر وہ اس حقیقت کو زیادہ دیر تک چھپا بھی تو نہیں سکتے تھے۔ دن کافی سہانا تھا اور گری فنڈر کا ہال خوشیوں کا مسکن بنا ہوا تھا۔ ہیری اور ہرمائنی نے رون کو بمشکل اس بات پر راضی کیا کہ وہ سب باہر کھلی فضا میں بیٹھیں کیونکہ بھرے ہال میں ان کی باتوں کو سن لئے جانے کا خدشہ تھا۔ وہ بیرونی ہال سے نکل کر باہر کھلے میدان میں پہنچے اور پھر جھیل کے کنارے لگے درخت کے نیچے آ بیٹھے۔ رون پہلے تو یہاں آنا ہی نہیں چاہتا تھا کیونکہ ہال میں ہر کوئی اس کے پاس آ کر اس کی تعریفوں کے پل باندھ رہا تھا اور وہ اس بات پر بے حد خوش تھا۔ اسے گری فنڈر کے لوگوں کا آ کر اس کی کمر تھپکنا اچھا لگ رہا تھا۔ وہ دھن جسے سن کر اس کے کان تک سرخ ہو جایا کرتے تھے، اب یکدم پسندیدہ بن چکی تھی۔ ہیری اور ہرمائنی کی ضد کے سامنے وہ تھوڑی ہی دیر میں ہار مان گیا اور منہ بسور کر بولا کہ ٹھیک ہے تازہ ہوا میں بیٹھنا اچھا رہے گا......

درخت کی چھاؤں تلے وہ تینوں اپنی اپنی کتابیں نکال کر بیٹھ گئے۔ رون غالباً نہیں بارہویں مرتبہ بتا رہا تھا کہ اس نے میچ کا پہلا سکور کیسے روکا تھا؟

''دیکھو! میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ میں چونکہ کیوڈچ کا پہلا سکور نہیں بچا پایا تھا اس لئے مجھ میں اعتماد کا فقدان پیدا ہو گیا تھا مگر جب بریڈلی اچانک میری طرف آیا تو میں لمحہ بھر میں خود کو یقین دلایا کہ تم یہ کام کر سکتے ہو...... اور میرے پاس ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت تھا جس میں مجھے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ کس طرف کا قفل بچاؤں؟ اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ دائیں طرف کے قفل کو نشانہ بنانے کی

کوشش کر رہا ہے......یعنی میری دائیں طرف اور اس کی بائیں طرف......مگر اسی وقت مجھے عجیب سا احساس ہوا کہ وہ مجھے چکمہ دینے کی کوشش کر رہا ہے، اس لئے میں نے خطرہ مول لیتے ہوئے بائیں طرف جست لگا دی۔ یعنی میرے کہنے کا مطلب ہے کہ اس کی دائیں طرف......اور باقی تو تم نے خود ہی دیکھا تھا......''اس نے اپنے بالوں کو فخریہ انداز میں ماتھے سے پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔ ہوا کے جھونکے بالوں کو دوبارہ اُڑا کر ماتھے پر لا رہے تھے۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کون کون اس کی باتیں سن رہا تھا......اسے یہ دیکھ کر اچھا لگا کہ قریبی پودوں میں بیٹھا ہوا ہفل پف کے تیسرے سال میں پڑھنے والے طلباء کا گروہ اس کی باتیں سن کر خاصا متاثر دکھائی دے رہا تھا۔ ''اور پھر جب چیمبر پانچ منٹ کے وقفے کے بعد میری طرف بڑھا تو جانتے ہو کیا ہوا......؟'' رون نے ہیری کے چہرے کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھ کر اپنی بات ادھوری چھوڑ کر پوچھا۔ ''تم ہنس کیوں رہے ہو؟''

''میں ہنس نہیں رہا ہوں!'' ہیری نے جلدی سے کہا اور پھر وہ تبدیلی ہیئت کے مقالے کی طرف متوجہ ہو گیا اور چہرے پر سنجیدگی سجانے کی کوشش کرنے لگا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ رون کا انداز دیکھ کر اسے گری فنڈر کے ایک اور کیوڈچ کھلاڑی کی یاد آ گئی تھی جو اسی درخت کے نیچے بیٹھ کر اپنے بال بکھیرتے ہوئے شیخی بگھار رہا تھا۔

''میں بہت خوش ہوں کیونکہ ہم جیت چکے ہیں!'' ہیری نے رون کی سوالیہ نظروں کو بھانپ کر جواب دیا۔

''ہاں! ہم جیت گئے......'' رون نے آہستگی سے کہا اور سرشاری کی کیفیت میں ڈوب کر لطف اُٹھانے لگا۔ ''جب جینی نے چوچینگ کی ناک کے نیچے سے سنہری گیند پکڑی تھی کیا تم نے اس وقت چوچینگ کا چہرہ دیکھا تھا؟......''

''میرا خیال ہے کہ وہ یقیناً رو پڑی ہوگی؟'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

''بالکل......غصے سے آگ بگولا ہو کر!'' رون نے اپنی تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''وہ جب زمین پر اتری تھی تو تم نے اسے اپنا بہاری ڈنڈا دور پھینکتے ہوئے دیکھا تھا، ہے نا؟''

''ار......'' ہیری گڑبڑا سا گیا، اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا جواب دے؟

''ہم نے نہیں دیکھا......رون دراصل......'' ہرمائنی نے ایک گہری آہ بھرتے ہوئے کہا اور اپنی کتاب نیچے رکھ دی۔ وہ معذرت خواہانہ انداز میں بول رہی تھی۔ ''سچ بات تو یہ ہے کہ ہیری اور میں نے صرف اس وقت تک کا ہی میچ دیکھا تھا جب پہلا سکور ہوا تھا۔''

رون کا بالوں کو درست کرنے والا ہاتھ اچانک رُک گیا اور بال ایک بار پھر ہوا میں بے ترتیب ہو کر اُڑنے لگے۔

''اس کے بعد کا میچ تم نے نہیں دیکھا......کیا مطلب؟'' اس نے آہستگی سے پوچھا اور وہ ان دونوں کی طرف باری باری دیکھنے لگا۔ ''یعنی تم لوگوں نے مجھے ایک بھی سکور بچاتے ہوئے نہیں دیکھا؟''

''نہیں......'' ہرمائنی نے دوٹوک انداز میں کہا اور اسے پرسکون رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے آگے کہا۔ ''رون! دراصل ہم جانا نہیں چاہتے تھے......مگر ہمیں مجبوراً جانا پڑا......''

''واہ......ایسا کیا ہوا تھا، ذرا مجھے بھی تو بتاؤ؟'' رون نے غصیلے انداز میں آنکھیں گھماتا ہوا غرایا اور اس کا چہرہ سرخ دکھائی دینے لگا۔

''ہیگرڈ کی وجہ سے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''اس نے ہمیں یہ بتانے کا فیصلہ کرلیا تھا کہ جب سے وہ اپنے سفر سے واپس لوٹا تھا، اسے چوٹیں اور زخم کیوں لگ رہے تھے؟ وہ ہمیں تاریک جنگل میں ساتھ لے جانا چاہتا تھا...... ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ تم تو اسے جانتے ہی ہو، ہے نا؟''

رون کا چہرہ غصے اور تجسس کے ملے جلے جذبات میں مبتلا دکھائی دیا اور پھر ہیری اور ہرمائنی نے اگلے پانچ منٹ تک اسے وہ تمام روئیداد سنا دی جو تاریک جنگل میں ان کے ساتھ بیتی تھی۔ رون کے چہرے سے غصہ کافور ہوتا گیا اور حیرت کے مارے اس کا منہ کھلتا چلا گیا۔

''اس نے ایک دیو کو وہاں جنگل میں چھپا رکھا ہے؟''

''بالکل......'' ہیری نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''اوہ نہیں!'' رون نے بے یقینی کے عالم میں سر ہلایا اور یوں دیکھنے لگا جیسے اس کے نہ ماننے سے یہ بات واقعی غلط ثابت ہو جائے گی۔ ''وہ ایسا نہیں کرسکتا ہے...... بالکل نہیں کرسکتا!''

''وہ ایسا کر چکا ہے۔'' ہرمائنی درشت لہجے میں بولی۔ ''گراپ قریباً سولہ فٹ اونچا ہے، چیڑ کے بیس فٹ اونچے درختوں کو اکھاڑنے میں اسے مزہ آتا ہے۔'' وہ دھیما سا ہنسی۔ ''اور وہ مجھے 'ہرما' کے نام سے جانتا ہے......''

رون کے گھبرائے ہوئے منہ سے بے ساختہ ہنسی نکل گئی۔

''اور ہیگرڈ چاہتا ہے کہ ہم......'' ہرمائنی بولتے ہوئے جھجکی۔

''اسے وہاں جا کر انگریزی پڑھائیں......'' ہیری نے اس کی بات مکمل کردی۔

''وہ تو سچ مچ پاگل ہو گیا ہے......'' رون نے سہمی ہوئی آواز میں چیخ کر کہا۔

''صحیح کہا......'' ہرمائنی نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔ اس نے وسطی درجہ کی تبدیلی ہیئت کی کتاب کا ایک صفحہ پلٹ کر چرمئی کاغذ پر متحرک خاکے کی طرف دیکھا جس میں ایک الّو دوربین کی شکل میں بدل رہا تھا۔ اس نے سر اُٹھایا اور بولی۔ ''میں سوچ رہی ہوں کہ وہ واقعی سٹھیا چکا ہے مگر یہ ہماری بدقسمتی رہی کہ اس نے ہیری اور مجھ سے ایسا کرنے کا وعدہ لے لیا ہے......''

''تب تو تم لوگوں کو اپنا وعدہ توڑنا ہی پڑے گا۔ بس اتنی سی بات ہے!'' رون نے درشتگی سے کہا۔ ''میرے کہنے کا مطلب ہے کہ...... ہمارے امتحانات سر پہ آ چکے ہیں اور ہم لوگ......'' اس نے اپنا ہاتھ سامنے پھیلا کر دکھایا جس میں انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی پر ٹھینگ کا نشان دکھائی دے رہا تھا۔ ''ویسے ہی سکول سے نکالے جانے سے بال بال بچے ہیں اور...... ناربٹ کو بھول

گئے؟...... ایرا گاگ کو بھول گئے؟...... ہیگرڈ کے بھیانک پالتوؤں کے ساتھ رہنے سے ہمیں ہمیشہ برے نتائج ہی بھگتنا پڑے ہیں ...... ہے نا؟''

''میں جانتی ہوں مگر بات یہ ہے کہ ہم نے اس سے وعدہ کرلیا ہے!'' ہرمائنی بے بسی سے بولی۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ رون نے اپنے بالوں پر دوبارہ ہاتھ پھیرا اور انہیں درست کرنے کی کوشش کی، اس کا چہرہ بتا رہا تھا جیسے وہ کچھ سوچ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے!'' اس نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''ہیگرڈ کو اب تک برطرف تو نہیں کیا گیا ہے، ہے نا؟ وہ اتنے لمبے عرصے سے یہاں ٹکا ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ سہ ماہی کے اختتام تک مزید ٹک جائے اور ہمیں اس وحشی دیو کے پاس جانے کی نوبت نہ آئے!''

☆☆☆☆

ہوگورٹس کے وسیع میدان میں دھوپ چمک رہی تھی، جیسے اس پر تازہ رنگ و روغن کیا گیا ہو۔ سفید بدلیوں کے ساتھ نیلگوں آسمان اُجلی مسکراہٹ کے ساتھ جھیل کو جھلملا رہا تھا۔ بھینی بھینی خوشگوار ہوا میں ریشمی گھاس لہک لہک کر لہرانے لگتی تھی۔ جون کا مہینہ شروع ہو چکا تھا مگر پانچویں سال میں پڑھنے والے طلباء کیلئے اس کا صرف ایک ہی مطلب تھا...... ان کے اوڈبلیو ایل کے امتحانات اب سر پر آ چکے تھے۔

ان کے اساتذہ انہیں اب ہوم ورک نہیں دے رہے تھے۔ کلاسوں میں صرف دہرائی پر زور دیا جا رہا تھا۔ اساتذہ ان سوالوں کو دہرا رہے تھے جن کے بارے میں توقع تھی کہ وہ امتحانات میں یقینی طور پر آ سکتے تھے۔ پڑھائی کے اس مسلسل ماحول میں ہیری کا دماغ صرف اور صرف اوڈبلیو ایل کے گرد ہی چکر کاٹ رہا تھا، باقی تمام چیزیں نکل چکی تھیں۔ وہ جادوئی مرکبات کی کلاس کے دوران کبھی کبھار یہ سوچتا تھا کہ کیا لوپن نے سنیپ سے کہا ہوگا کہ انہیں ہیری کو جذب پوشیدی سکھانا چاہئے؟ اگر انہوں نے ایسا کیا بھی تھا تو بھی سنیپ نے لوپن کی ہدایت کو نظر انداز کر دیا ہوگا بالکل اسی طرح جیسے وہ وقت ہیری کو نظر انداز کئے ہوئے تھے۔ بہرحال، یہ رویہ ہیری کیلئے نہایت خوش کن تھا، وہ سنیپ کی اضافی پڑھائی کے بغیر ہی کافی مصروف اور تناؤ کا شکار تھا۔ اسے یہ دیکھ کر طمانیت ملی کہ ہرمائنی بھی ان دنوں اتنی مصروف تھی کہ اب اسے جذب پوشیدی سیکھنے کے بارے میں تنگ کرنا بھول چکی تھی۔ وہ زیادہ تر آہستہ آہستہ زیرلب بڑبڑاتی ہوئی دکھائی دیتی تھی جیسے اپنا سبق رٹ رہی ہو۔ اس نے گذشتہ کچھ عرصے سے گھریلو خرسوں کیلئے کپڑے رکھنا بھی چھوڑ دیئے تھے۔

اوڈبلیو ایل کے امتحانات سر پر آنے پر عجیب اظہار کرنے والی وہ اکلوتی فرد نہیں تھی۔ ارنئی میک ملن ایک چڑانے والی عادت کا شکار ہو چکا تھا۔ وہ ہر ایک سے دریافت کرتا رہتا تھا کہ وہ لوگ کتنی دیر تک پڑھائی کرتے رہتے ہیں؟ ایک دن علم المفردات یعنی جڑی بوٹیوں کی کلاس کے باہر قطار میں وہ رون اور ہیری کے پاس آ دھمکا۔

''تم لوگ دن میں کتنے گھنٹے تک پڑھائی کرتے ہو؟'' اس نے پوچھا اور اس کی آنکھیں فخر سے چمکنے لگیں۔

''کچھ کہہ نہیں سکتے...... شاید کچھ گھنٹے!'' رون نے کندھے اچکا کر جواب دیا۔

''آٹھ گھنٹے سے کم یا زیادہ؟''

''کم ہی ہوں گے۔'' رون نے سہمے ہوئے انداز میں بتایا۔

''میں روزانہ آٹھ گھنٹے پڑھتا ہوں۔'' ارنئی نے اپنا سینہ پھیلاتے ہوئے کہا۔ ''آٹھ یا نو...... ہر دن ناشتے سے پہلے ایک گھنٹہ ضرور پڑھتا ہوں۔ آٹھ گھنٹے کی میری اوسط پڑھائی ہے۔ خوشگوار ہفتے میں نو گھنٹے بھی لگا لیتا ہوں۔ پیر کو میں نے ساڑھے نو گھنٹے تک پڑھائی کی تھی۔ منگل کو زیادہ اچھا نہیں رہا صرف سوا سات گھنٹے پڑھ پایا۔ بدھ والے دن......''

ہیری نے شکر کا کلمہ ادا کیا جب اسی لمحے پروفیسر سپراؤٹ نے گردن باہر نکالتے ہوئے انہیں گرین ہاؤس نمبر تین میں داخل ہونے کی ہدایت کی، جس سے ارنئی کی ڈھینگیں مارنے کا بیزار سلسلہ رُک گیا تھا۔

ان دنوں میں ڈریکو ملفوائے نے باہمی گفتگو کے دوران عجیب دہشت بھری فضا قائم کرنے کا طریقہ ڈھونڈ نکالا تھا۔ امتحانات کے آغاز سے کچھ ہی دن قبل ملفوائے جادوئی مرکبات کی کلاس کے باہر کریب اور گوئل کو بتا رہا تھا۔ ''دیکھو! اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ کیا جانتے ہیں؟ فرق تو اس بات سے پڑتا ہے کہ آپ کیسے جانتے ہیں؟ دیکھو! ڈیڈی اور شعبہ جادوگری امتحانات کی عمر رسیدہ سربراہ 'گرسلیڈا مارچ بنک' پرانی جاننے والی ہیں۔ وہ ہمارے ہاں رات کے کھانے پر مدعو تھیں......''

''کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ جو کہہ رہا ہے، وہ واقعی سچ ہے؟'' ہرمائنی نے دہشت بھرے لہجے میں ہیری اور رون کی دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اگر بالفرض مان لیا جائے کہ وہ سچ ہے تو بھی ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتے ہیں، ہے نا؟'' رون نے افسردگی سے جواب دیا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ یہ سچ نہیں ہے۔'' نیول نے ان کے عقب سے آہستگی سے کہا۔ ''گرسلیڈا مارچ بنک میری دادی کی سہیلی ہیں اور انہوں نے کبھی ملفوائے گھرانے کا ذکر نہیں کیا تھا......''

''وہ کیسے مزاج کی مالک ہیں، نیول؟'' ہرمائنی نے اچانک پوچھا۔ ''کیا سخت گیر ہیں؟''

''اگر سچ کہوں تو وہ میری دادی جیسی ہی ہیں!'' نیول نے تھوڑے دبے ہوئے لہجے میں کہا

''ویسے ان سے جان پہچان ہونے سے تمہیں تو فائدہ ہوگا، ہے نا؟'' رون نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ! مجھے ایسا محسوس نہیں ہوتا کہ اس سے کچھ فرق پڑے گا۔'' نیول نے اُداسی کے عالم میں کہا۔ ''دادی ہمیشہ پروفیسر مارچ بنک سے کہتی رہتی ہیں کہ میں اپنے والد جیسا بالکل نہیں ہوں ......اوہ ہاں!......تم نے سینیٹ مونگوز ہسپتال میں دیکھا ہی تھا کہ میری دادی کیسی ہیں؟......''

نیول کی نگاہیں فرش پر جمی ہوئی تھیں۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا مگر انہیں سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ

اسے کیا جواب دیں۔ نیول نے پہلی بار ان کے سامنے اس بات کا ذکر چھیڑا تھا کہ وہ لوگ جادوگروں کے ہسپتال میں مل چکے تھے......

انہی دنوں میں پانچویں سال اور ساتویں سال کے طلباء کے درمیان اشتہار بازی کی عجیب وبا پھیل گئی تھی، جس میں انہیں دلچسپ اور معنی خیز پیرائے میں ترغیب دی گئی تھی کہ وہ اپنی ذہنی استعداد اور قابلیت کو سو گنا بڑھا سکتے ہیں اور امتحانات میں حیرت انگیز درجات پا سکتے ہیں۔ کئی طلباء اس کالے دھندے میں ملوث ہو چکے تھے، وہ اپنے اردگرد سادہ لوح طلباء کی جیبیں جھاڑنے میں بھرپور کامیاب تھے۔ جادوئی مرکبات فروخت کرنے کا یہ خفیہ کاروبار دن بہ دن پھیلتا جا رہا تھا حتیٰ کہ ہیری اور رون بھی اس کے سحر کا شکار ہو گئے تھے۔ وہ بھینس کے دماغ کے اکسیر مرکب کی بوتل پر رالیں ٹپکانے لگے، جو دماغ کی قوت کو سو گنا بڑھا دیتا تھا۔ اس اکسیر مرکب کی بوتلیں ریون کلا فریق کا ساتویں سال میں پڑھنے والا ایڈی کارمچل چوری چھپے بیچ رہا تھاا اور اس نے انہیں ایک بوتل دینے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ اس نے قسم کھا کر کہا تھا کہ اسی وجہ سے اسے گذشتہ گرمیوں میں اوڈبلیو ایل امتحانات می ں غیر متوقع درجات حاصل ہوئے تھے۔ وہ صرف بارہ گیلن میں ڈیڑھ پاؤ مقدار لینے کیلئے انہیں راضی کر رہا تھا۔ رون تو اتنا متوالا ہو گیا تھا کہ اس نے ہیری کو یقین دہانی کرائی کہ ہوگورٹس سے فارغ ہو جانے کے بعد جیسے ہی اسے کوئی ملازمت ملے گی تو وہ اس کا ادھار چکا دے گا مگر اس سے پہلے کہ وہ اپنا سودا پکا کر پاتے، ہرمائنی نے کارمچل کی بوتل ضبط کر کے اسے ایک ٹوائلٹ میں بہا دیا تھا۔

''اوہ ہرمائنی! ہم اسے خریدنا چاہتے تھے!'' رون نے چیخ کر احتجاج کیا۔

''گدھے مت بنو رون!'' وہ غرا کر بولی۔ ''اس کے بجائے تو تم ہیرالڈ ڈنگل کا ڈریگنی پنجے کے ناخن کا سفوف لے لو......''

''کیا ڈنگل کے پاس واقعی ڈریگن کے ناخن کا سفوف ہے؟'' رون متجسس لہجے میں بولا۔

''اب نہیں ہے!'' ہرمائنی نے لاپروائی سے سر جھٹک کر کہا۔ ''میں نے اسے ضبط کر کے ضائع کر دیا ہے۔ اس میں موجود اجزأ بالکل ناکارہ اور غلیظ تھے۔''

''یہ کیا کیا ہرمائنی؟'' رون بے بسی سے تڑپتا ہوا بولا۔ ''ڈریگن کے پنجوں کے ناخن کا سفوف واقعی مفید اور اعلیٰ جادوئی درجے کا حامل ہوتا ہے۔ اس سے دماغ کو تقویت ملتی ہے اور کچھ گھنٹوں کیلئے دماغ کی صلاحیت انتہائی درجے پر جا پہنچتی ہے...... ہرمائنی مجھے تھوڑا لینے دو، چلو! اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا...... میں جانتا ہوں کہ وہ ابھی تمہارے پاس ہے!''

''میں جانتی ہوں کہ سفوف سے دماغ تیز ہو سکتا ہے۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ''مگر جب میں نے اس کی پڑتال کی تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ناخن کا سفوف نہیں بلکہ ڈوکسی کی خشک کی گئی مینگنیاں پسی ہوئی تھیں......''

اس انکشاف کے بعد تو ہیری اور رون کا سارا جذبہ ہی ماند پڑ گیا تھا۔ وہ اب دماغ کو تیز کرنے والی اشیاء کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کر رہے تھے۔ تبدیلی ہیئت کی کلاس میں انہیں اپنے اوڈبلیو ایل امتحانات کے اوقات کار اور ترتیب کا جدول بتا دیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ضروری معلومات کا کتابچہ بھی تھا۔

جب طلباء تختہ سیاہ سے مضامین، تاریخ اور وقت اپنے اپنے چرمئی کاغذوں پر اتار رہے تھے تو پروفیسر میک گوناگل نے انہیں سنجیدگی سے آگاہ کیا۔

''جیسا کہ تم لوگ دیکھ سکتے ہو کہ تمہارے اوڈبلیوایل امتحانات کا سلسلہ دو ہفتوں پر پھیلا ہوا ہے۔تم لوگ اپنے تحریری پرچہ جات صبح کے اوقات میں دو گے جبکہ مشقی مظاہروں کے امتحانات دوپہر کے بعد ہوں گے۔اسی طرح عملی امتحانات رات کو ہوں گے جن میں علم فلکیات شامل ہے......اب میں تم لوگوں کو یہ تنبیہ دینا چاہوں گی کہ امتحانات میں خصوصی نقل کش سحر کا اہتمام کیا گیا ہے۔امتحان بڑے ہال میں ہوگا اور خود بخود جواب لکھنے والے خود کار قلموں کے استعمال پر پابندی عائد کی گئی ہے۔اسی طرح بھول نہ جانے والے شیشے کے گولے اور املاء درست کرنے والی سیاہی کے استعمال پر بھی پابندی ہوگی۔ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہر سال کم از کم ایک طالبعلم یہ بات ضرور سوچتا ہے کہ وہ امتحانات کے جادوئی قوانین کو توڑ کر ممنوعہ اشیاء کا استعمال کر سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ گری فنڈر کا کوئی طالبعلم یا طالبہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرے گا۔ ہماری نئی ہیڈ مسٹرس......'' پروفیسر میک گوناگل اس لفظ پر زور دیتے ہوئے اپنے چہرے پر ایسا تاثر لائیں جیسے پتونیہ آنٹی گندے داغ کو دیکھتے ہوئے منہ بسورتی تھیں۔''......نے تمام فریقوں کے منتظمین کو متنبہ کیا ہے کہ وہ طلباء کو خبردار کر دیں کہ نقل کرنے پر بہت سنگین سزا دی جائے گی...... کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ تم لوگوں کے امتحانات کے نتائج اور ذہانت کے لحاظ سے ہی ہیڈ مسٹرس کے نئے نظام کی تقرری پر غور کیا جائے گا......''

پروفیسر میک گوناگل نے آہستگی سے آہ بھری۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کی ناک کے نتھنے کسی قدر پھول گئے تھے۔

''بہرحال یہ کوئی ایسی وجہ نہیں ہے کہ تم لوگ اپنی عمدہ حسن سلوک کا مظاہرہ نہ کرو۔ تمہیں سکول کے نظام کے بجائے اپنے مستقبل کی فکر کرنا چاہئے جو نہایت اہم ہے......''

''پروفیسر!'' ہرمائنی نے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کرتے ہوئے کہا۔''ہمیں اپنے امتحانی نتائج کب تک مل جائیں گے......؟''

''جولائی میں تمہارے پاس ایک الّو بھیج دیا جائے گا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے بتایا۔

''یہ تو بہت اچھا رہے گا کہ چھٹیوں تک ہمیں ان کے بارے میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔'' ڈین تھامس نے بڑبڑا کر سرگوشی کی۔ ہیری نے تصور کیا کہ وہ چھ ہفتوں کا یہ وقت پرائیویٹ ڈرائیو میں ہی بسر کرے گا۔ وہ اپنے بیڈروم میں بیٹھ کر ہی اوڈبلیوایل امتحانی نتائج کا انتظار کر رہا ہوگا۔اس نے مایوسی کے عالم سوچا کہ چلو اچھی بات ہے ان گرمیوں میں کم از کم ایک خط تو اس کے پاس ضرور آئے گا۔

ان کا پہلا امتحانی پرچہ جادوئی استعمالات پر تحریری تھا جو پیر کی صبح ہونے والا تھا۔ ہیری اتوار کی دوپہر کھانے سے فارغ ہو کر ہرمائنی سے سوال پوچھنے کیلئے تیار ہو گیا مگر جلد ہی اسے اس بات پر افسوس ہوا۔ کیونکہ وہ نہایت بے چین روح ثابت ہوئی تھی۔ وہ بار بار اس سے کتاب کھینچ کر یہ دیکھنے کی کوشش کرتی تھی کہ کیا واقعی اس نے پورا جواب صحیح طور پر دے دیا ہے یا نہیں۔ بالآخر 'جادوئی ارتقائی منازل' نامی کتاب کو چھینتے ہوئے اس کی جلد کا ایک کونا ہیری کے ناک سے ٹکرا گیا جس پر ہیری کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

''تم خود ہی یہ کام کیوں نہیں کر لیتی ہو؟'' اس نے غصے سے کتاب ہرمائنی کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے درشتگی سے کہا۔اس دوران رون اپنے انگلیوں کانوں میں گھسا کر اپنے جادوئی نوٹس پڑھنے میں مشغول تھا۔اس کے ہونٹ بغیر کسی آواز کے تیزی سے ہل رہے تھے۔سمیس فنی گن پیٹھ کے بل فرش پر لیٹا ہوا تھا اور جادوئی استعمالات کے ایک اہم باب کی دہرائی کر رہا تھا جبکہ ڈین تھامس 'جادوئی کلمات کی نصابی کتاب درجہ پنجم' سے اس کے جواب کی جانچ کر رہا تھا۔ پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن اپنے سرعت رفتاری جادو کی مشقوں میں مصروف تھیں۔وہ اپنی پنسلوں کو میز کے ایک سرے سے دوسرے تک مقابلے کی دوڑ لگوا رہی تھیں۔

اس رات کے کھانے پر میزوں پر کچھ زیادہ ہلچل نہیں تھی۔ ہیری اور رون نے بھی آپس میں زیادہ بات چیت نہیں کی مگر انہوں نے جم کر کھایا تھا کیونکہ وہ تمام دن زوردار پڑھائی کی وجہ سے خود میں نقاہت محسوس کر رہے تھے۔ان دونوں کے برعکس ہرمائنی کی حالت کچھ زیادہ ہی پتلی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ کھانے کے دوران بار بار ہاتھ روک لیتی تھی اور اپنی گود میں رکھے ہوئے بستے میں کوئی کتاب نکال کر اس کے ابواب پلٹی اور پھر خاص پہروں کو پڑھنے لگتی تھی۔اس کا دھیان کھانے کی طرف نہ ہونے کے برابر تھا۔رون نے اسے کئی بار بتایا کہ اسے تسلی سے کھانا کھانا چاہئے کیونکہ بھوکے پیٹ سونے سے نیند اچھی نہیں آتی ہے اور اگلے تمام دن جمائیاں لینا پڑتی ہیں۔اسی لمحے ہرمائنی کا کانٹا اس کی بے جان انگلیوں سے پھسل کر پلیٹ میں جا گرا۔

''اوہ خدایا......'' وہ بیرونی ہال کے دروازے کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔''وہ لوگ آ گئے ہیں......کیا یہی ممتحن ہیں؟''

ہیری اور رون نے اپنی نشستوں پر گھوم کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ بڑے ہال کے داخلی دروازے پر انہیں امبریج ایک نہایت بڑھیا جادوگرنی اور جادوگروں کے وفد کے ساتھ کھڑی دکھائی دیں۔ ہیری کو یہ دیکھ کر مسرت بھرا احساس ہوا کہ امبریج ان کے درمیان کچھ گھبرائی ہوئی تھیں۔

''چلو! ذرا قریب سے دیکھتے ہیں!'' رون نے متجسس لہجے میں کہا۔

ہیری اور ہرمائنی نے اپنا سر اثبات میں ہلایا اور وہ جلدی سے دروازے سے نکل کر بیرونی ہال میں جا پہنچے۔قریب پہنچنے پر انہوں نے جان بوجھ کر اپنی چال دھیمی کر لی تھی تاکہ وہ ممتحن وفد کی باتیں سن پائیں۔ ہیری کا خیال تھا کہ پروفیسر مارچ بنک پستہ قد خاتون ہوں گی، جن کی کمر میں کبڑا پن نمودار ہو چکا تھا اور چہرے پر اتنی زیادہ جھریاں پھیلی ہوئی تھیں جیسے مکڑی کا گنجان جالا ہو۔امبریج ان کے ساتھ نہایت مؤدبانہ انداز میں گفتگو کر رہی تھیں۔ پروفیسر مارچ بنک شاید اونچا سنتی تھیں، اسی لئے پروفیسر امبریج کو بلند آواز میں انہیں جواب دینا پڑ رہا تھا حالانکہ وہ ان سے صرف ایک فٹ کے فاصلے پر کھڑی تھیں۔

''سفر عمدہ رہا۔ہم یہاں پہلے بھی کئی بار آ چکے ہیں۔'' انہوں نے محبت بھرے انداز میں کہا۔''اور کافی عرصہ ہوا ڈمبل ڈور کی طرف سے کوئی خط موصول نہیں ہوا۔'' انہوں نے ہال کی طرف نظریں دوڑاتے ہوئے کہا جیسے وہ امید کر رہی ہوں کہ کسی جھاڑو کی الماری کے عقب میں سے وہ اچانک نمودار ہو جائیں گے۔''میرا خیال ہے کہ ان کے ٹھکانے کے بارے میں ابھی تک کوئی خاص

بات معلوم نہیں ہو پائی ہوگی؟''

''بالکل نہیں!'' امبرتج نے ہیری، رون اور ہر مائنی کی طرف بری نظر ڈالتے ہوئے جواب دیا۔ جواب سیڑھیوں کے نیچے منڈلا رہے تھے اور رون اپنے جوتوں کے تسمے باندھنے کی اداکاری کر رہا تھا۔ ''مگر مجھے امید ہے کہ جادوئی محکمہ انہیں جلد ہی حراست میں لے لے گا۔''

''میرے خیال میں ایسا کچھ نہیں ہوگا!'' پستہ قد پروفیسر مارچ بنک نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''جب تک ڈمبل ڈور خود سامنے نہ آنا چاہیں۔ میں جانتی ہوں کہ جب وہ این ای ڈبلیوٹی میں پڑھا کرتے تھے تو میں نے تبدیلی ہیئت اور جادوئی استعمالات کا ان سے امتحان لیا تھا...... وہ اپنی چھڑی سے ایسے ایسے کمالات کر دکھاتے تھے جنہیں میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا اور سنا نہیں تھا......''

''ٹھیک ہے!'' پروفیسر امبرتج نے ناگواری سے جواب دیا۔ ہیری، رون اور ہر مائنی اس وقت سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر اتنی دھیمی رفتار سے چل رہے تھے جتنا ممکن ہوسکتا تھا۔ ''اوہ! میں آپ لوگوں کو سٹاف روم میں لے چلتی ہوں، میرا خیال ہے کہ طویل سفر کے بعد آپ ایک ایک گرم پیالی چائے پینا ضرور پسند کریں گے......''

یہ ایک جوش بھری شام تھی۔ تمام طلباء اپنی آخری دہرائی کی جان توڑ کوشش کر رہے تھے مگر کوئی بھی اپنی کوششوں میں زیادہ کامیاب نہیں ہو پایا تھا۔ ہیری کچھ جلدی ہی اپنے پلنگ پر جا پہنچا مگر نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ وہ کئی گھنٹے جاگ کر کروٹیں بدلتا رہا۔ اسے اپنی طرز حیات کی تجویز والی ملاقات یاد آ گئی جس میں پروفیسر میک گوناگل نے جذبات کی رو بہہ کر یہ دعویٰ کر دیا تھا کہ وہ ایرور بننے میں اس کی ہر لحاظ سے مدد کریں گی چاہے یہ کام ان کیلئے زندگی کا آخری کام ہی کیوں نہ ثابت ہو۔ امتحان کی گھڑی نزدیک آنے پر وہ سوچنے لگا کہ کیا یہ اچھا ہوتا کہ وہ کسی چھوٹے موٹے طرز حیات کا انتخاب کر لیتا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ بستر پر لیٹنے والا وہ فرد واحد نہیں ہے جو جاگ رہا ہے مگر کمرے میں عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کوئی بھی بات چیت کرنے پر آمادہ نہ تھا اور بالآخر وہ سب ایک ایک کر کے نیند کی آغوش میں چلے گئے۔

اگلے دن ناشتے کے وقت پانچویں سال میں پڑھنے والے طلباء میں سے کسی بھی زیادہ گفتگو نہیں کی تھی۔ ہیجان اور تناؤ کے اثرات سب کے چہروں پر جھلک رہے تھے۔ پاروتی پاٹیل آہستگی سے جادوئی کلمات کی مشقیں کر رہی تھی۔ اس کے سامنے پڑی نمک دانی تھرکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہر مائنی جادوئی کلمات کی ارتقائی منازل کی تشریح اتنی زور زور سے دوبارہ پڑھ رہی تھی کہ اس کی آنکھیں دھندلی دکھائی دے رہی تھیں۔ نیول پر بدحواسی سب سے زیادہ اثر دکھائی دیتا تھا کیونکہ وہ بار بار چھری کانٹے گرا رہا تھا اور مربہ اس کے ٹوسٹ کے بجائے کلائی پر پھیل جاتا تھا۔ ناشتہ ختم ہونے کے بعد پانچویں اور ساتویں سال کی کلاسوں کے طلباء بیرونی ہال کے نزدیک ہی ٹھہرے رہے جبکہ باقی طلباء اپنی اپنی کلاسوں میں پہنچ گئے۔

ساڑھے نو بجے ان دونوں کلاسوں کے طلباء کو بڑے ہال میں دوبارہ بلایا گیا۔ بڑے ہال کا منظر بالکل ویسا ہی دکھائی دے رہا تھا

جیسا ہیری نے سنیپ کے دفتر میں تیشہ یادداشت میں دیکھا تھا۔ جب اس کے ڈیڈی، سیریس اور لوپن اپنے اوڈبلیو ایل کے امتحان کا تحریری پرچہ دے رہے تھے۔ بڑے ہال میں دکھائی دینے والی چاروں فریقوں کی طویل کھانے والی میزیں اب ہٹا دی گئی تھیں اور ان کی جگہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چھوٹے ڈیسک رکھ دیئے گئے تھے۔ ان تمام ڈیسکوں کا رُخ اونچے چبوترے کی طرف تھا جہاں اساتذہ کی میزیں لگی ہوئی تھی۔ اونچے چبوترے پر پروفیسر میک گوناگل ان کے سامنے کھڑی تھیں۔ جب تمام طلباء اپنے اپنے ڈیسک پر بیٹھ گئے اور خاموشی سے ان کی طرف دیکھنے لگے تو انہوں نے بلند آواز میں کہا۔ ''تم لوگ اب شروع کر سکتے ہو۔'' اور پھر انہوں نے اپنے قریب میز پر رکھے ہوئے ایک بڑے ریت گھڑیال کا بٹن دبا دیا۔ گھڑیال کی ریت گرنے لگی۔ ان کے ڈیسکوں پر عام استعمال ہونے پنکھ کے قلم، سیاہی دواتین اور چرمئی کاغذ رکھے ہوئے تھے۔

ہیری اپنے پرچے کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اس کے دائیں جانب تین قطار دور اور چار ڈیسک آگے ہرمائنی بیٹھی ہوئی تھی جس کا قلم تیزی سے چرمئی کاغذ پر چلنا شروع ہو چکا تھا۔ ہیری نے پرچے کے پہلے سوال پر نظر ڈالی۔

(الف) ان جادوئی کلمات کی وضاحت کریں جن سے اشیاء کی پرواز ممکن ہوتی ہے۔

(ب) جادوئی چھڑی کی تحریک کی وجوہات کی تشریح کریں۔

ہیری کو اسی لمحے ہوا میں اُڑنے والے اس موٹے ڈنڈے کی یاد آئی جو ایک دیو کے کھوپڑی پر زور سے پڑا تھا..... آہستگی سے مسکراتے ہوئے وہ اپنے چرمئی کاغذ پر جھکا اور پھر تیزی سے لکھنے لگا۔

☆☆☆☆

''پرچہ اتنا مشکل نہیں تھا، ہے نا؟'' ہرمائنی نے دو گھنٹے بعد بیرونی ہال میں داخل ہوتے ہوئے متفکر لہجے میں کہا۔ وہ ابھی تک پرچے کو پڑھنے میں مصروف تھی۔ ''میرا خیال ہے کہ میں اتنا ہی جادوئی کلمے کے ساتھ کچھ انصاف نہیں کر پائی۔ اس کی تشریح کیلئے تو وقت ختم ہو گیا، کیا تم نے ہچکی روکنے والے جادوئی کلمے کی تشریح لکھی تھی؟ مجھے یقین نہیں تھا کہ مجھے یہ کرنا چاہئے۔ یہ خاصا طویل لگ رہا تھا اور سوال نمبر تئیس تو.....''

''ہرمائنی!'' رون نے ترش لہجے میں کہا۔ ''ہم یہ سزا ایک بار پہلے ہی بھگت چکے ہیں..... ہم ہر امتحان کو دو دو بار نہیں دے سکتے۔ ایک بار ہی دینا دل دہلا دیتا ہے.....''

پانچویں سال کی کلاس کے طلباء نے دوسرے طلباء کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا۔ (چاروں فریقوں کی میزیں دوبارہ اپنی پرانی جگہ پر لگا دی گئی تھیں) پھر وہ بڑے ہال کے پہلو میں موجود چھوٹے کمرے کی طرف چل دیئے۔ جہاں انہیں اس وقت تک انتظار کرنا پڑا جب تک عملی امتحان کیلئے بلایا نہیں گیا۔ طلباء کو چھوٹے چھوٹے گروپس کی صورت میں باہر بلایا گیا جو حروف تہجی کے اعتبار سے تشکیل دیئے گئے تھے۔ جونہی ایک گروپ باہر نکلتا تو پیچھے رہ جانے والے طلباء زیرلب اپنے اپنے جادوئی کلمات کی مشقیں کرنا شروع

کر دیتے۔ حالانکہ کبھی کبھاران کی چھڑی غلطی سے کسی کی آنکھ یا کمر میں چبھ جاتی تھی۔

جب ہرمائنی کا نام پکارا گیا تو وہ لرزتی ہوئی انتھونی گولڈسٹین، گریگوری ڈنگل اور ڈیفنی گرینگس کے ساتھ کمرے سے باہر چلی گئی۔ جن طلباء کا عملی امتحان لیا جاتا تھا، وہ واپس پلٹ کر اس کمرے میں نہیں آتے تھے۔ اس لئے ہیری اور رون کو یہ علم ہی نہ پایا کہ ہرمائنی کا عملی امتحان کیسا رہا تھا؟

''جہاں تک میں جانتا ہوں، اس کا عملی مظاہرہ بہترین ہی ثابت ہوگا۔'' رون نے اس کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ ''یاد ہے کہ اسے جادوئی استعمالات کے ایک ٹیسٹ میں ایک سو بارہ نمبر ملے تھے......''

دس منٹ بعد پروفیسر فلٹ وک کی چوں چوں کرتی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''مس پارکنسن پینسی، مس پاٹیل پاروتی، مس پاٹیل پدما، مسٹر پوٹر ہیری!''

''تمہارے لئے نیک تمنائیں......'' رون نے آہستگی سے کہا۔ ہیری بڑے ہال میں داخل ہوا۔ اس نے اپنی چھڑی اتنی مضبوطی سے پکڑ رکھی تھی کہ اس کا ہاتھ کپکپانے لگا۔

''پروفیسر ٹوفٹی فارغ ہیں پوٹر!'' پروفیسر فلٹ وک کی چوں چوں کرتی ہوئی آواز سنائی دی جو دروازے میں کچھ اندر کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے ہیری کو نہایت ضعیف العمر اور بالوں سے عاری ممتحن کی طرف جانے کا اشارہ کیا جو دوسری طرف کے کنارے پر ایک چھوٹی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان سے تھوڑے فاصلے پر پروفیسر مارچ بنک بیٹھی ہوئی تھی جو ڈریکو ملفوائے کا آدھا امتحان لے چکی تھیں۔

''پوٹر...... ہیری پوٹر!'' پروفیسر ٹوفٹی نے اپنے نوٹس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ہیری کو اپنے سامنے پا کر اپنے چشمے کو درست کرتے ہوئے اسے دیکھا۔ ''......مشہور پوٹر؟''

ہیری نے ترچھی نظروں سے ملفوائے کی طرف دیکھا جو ناگوار اور غصیلی نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔ جس شربت بھرے گلاس کو ملفوائے ہوا میں اُڑا رہا تھا وہ اس کی عدم توجہ سے فرش پر گر کر چکنا چور ہو گیا۔ ہیری کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیل گئی جسے وہ کوشش کے باوجود روک نہیں پایا تھا۔ پروفیسر ٹوفٹی نے مسکرا کر اس کی حوصلہ افزائی کی جس سے امتحان کا خوف جاتا رہا۔

''کوئی بات نہیں!'' انہوں نے اپنی کپکپاتی ہوئی بوڑھی آواز میں کہا۔ ''گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب شروع کرتے ہیں، تم یہ انڈوں والا پیالہ اُٹھاؤ اور اسے ہوا میں قلابازیاں لگواؤ...... کتنے انڈے سالم بچتے ہیں، یہ دیکھ لیتے ہیں؟''

ہیری کو یہ جان کر خوشی ہوئی کہ مجموعی طور پر اس کا جادوئی پرواز والا امتحان ملفوائے کی بہ نسبت عمدہ ہی رہا تھا۔ البتہ وہ یہ سوچ کر کچھ افسردہ ہوا کہ کاش وہ اپنے رنگ بدلنے والے جادوئی کلمات کو جسامت بدلنے والے جادوئی کلمات کے ساتھ گڈمڈ نہ کرتا تو زیادہ اچھا رہتا۔ جس کی وجہ سے اس کا چوہا نارنجی رنگت میں بدلنے کے بجائے اپنے حجم میں اس قدر پھول کر کپا ہو گیا کہ وہ بجّو جیسا دکھائی

دینے لگا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ ہیری نے اپنی غلطی کو فوری طور پر درست کرنے کی سعی کی تھی۔ اسے یہ دیکھ کر بھی نہایت مسرت ہوئی کہ اس وقت ہرمائنی بڑے ہال میں موجود نہیں تھی۔ اس نے بعد میں یہ بات جان بوجھ کر اسے نہیں بتائی تھی البتہ اس کا ذکر رون کے ساتھ کرنے میں اسے کوئی مسئلہ درپیش نہیں تھا کیونکہ رون نے بھی تو کھانے کی ایک بڑی پلیٹ کو کھمبی میں بدل ڈالا تھا اور اسے یہ بالکل سمجھ میں نہیں آ پایا کہ یہ کیسے ہو گیا تھا؟

اس رات آرام کرنے کا کسی کے پاس بھی وقت نہیں تھا۔ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر وہ سیدھے اپنے ہال میں پہنچ گئے اور اگلے دن میں ہونے والے تبدیلی ہیئت کے پرچے کی تیاری میں جت گئے۔ وہ دیر تک دہرائی کرتے رہے۔ ہیری جب بستر پر گیا تو اس کے دماغ میں کئی پیچیدہ جادوئی کلمات کی گونج سنائی دے رہی تھی۔

اگلی صبح تحریری پرچہ دیتے ہوئے وہ دو جادوئی کلمات کے انضمام کی تشریح کرنا بھول گیا تھا مگر اس نے خود کو تسلی دی کہ اس کا عملی امتحان اس کی امید سے کہیں زیادہ بہتر ہو گیا تھا۔ کم از کم وہ اپنے جانور کو مکمل طور نظروں سے اوجھل کرنے کامیاب ہو ہی گیا تھا جبکہ اگلی میز پر بیچاری ہائنا ایبٹ کا دماغ پوری طرح چکرا گیا تھا اور اس نے اپنے نیولے کو پرندوں میں بدل دیا تھا، جنہیں ہال سے باہر نکالنے کیلئے امتحان کا سلسلہ دس منٹ تک روکنا پڑا تھا۔

بدھ والے دن ان کے علم المفردات یعنی جڑی بوٹیوں کا امتحان تھا (اس میں کٹیلے دانتوں والے ایک گل شمعدانی پودے نے اسے کاٹ لیا، اس کے علاوہ ہیری نے باقی اچھا مظاہرہ کیا تھا) اور جمعرات کو تاریک جادو سے تحفظ کے فن کا امتحان ہوا تھا۔ پہلی بار ہیری کو بھرپور یقین ہوا کہ وہ اس مضمون میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اسے کسی بھی تحریری سوال میں کوئی پریشانی نہیں ہوئی اور عملی امتحان کے دوران اسے پروفیسر امبریج کی موجودگی میں جادوئی کلمات کو پلٹنے اور دفاعی جادوئی کلمات کا مظاہرہ کرنے میں خاص لطف آیا تھا۔ امبریج امتحانی اہل کے دروازے پر کھڑی اسے خونخوار نظروں سے دیکھتی رہی۔

جب ہیری نے چھلاوے پر بدری جادوئی کلمے کا بہترین استعمال کیا تو پروفیسر ٹوفٹی خوشی و حیرانگی کے ملے جلے جذبات سے جھوم اُٹھے تھے جو ایک بار پھر اس کا عملی امتحان لے رہے تھے۔

''واہ شاباش! بہت اعلیٰ...... اتنا ہی کافی ہے...... میرا خیال ہے کہ......'' وہ تھوڑا سا آگے کی طرف جھکے۔ ''میں نے اپنے دوست ٹائبریس اوگڈن سے سنا ہے کہ تم پشت بان جادو کر سکتے ہو۔ میں اس کیلئے اضافی پوائنٹس دوں گا......''

ہیری نے مسکرا کر اپنی چھڑی اُٹھائی اور سیدھی امبریج پر نظر ڈالی اور اپنے ذہن میں یہ تخیل ابھارا کہ جیسے انہیں ہیڈ مسٹرس کے عہدے سے برخاست کیا جا رہا ہے، ایک خوشی کا احساس بیدار ہوا۔

''پشت بان نمودارم......''

اس کی چھڑی کی نوک سے نقرئی دھوئیں کا ایک بادل نکلا جو لمحہ بھر میں ایک قبطی ہرن کی شکل میں ڈھل گیا۔ ایک مکمل اور پوری

جسامت کا قبطی ہرن......جس کے خدوخال اور چمکتے ہوئے بال تک صاف دکھائی دے رہے تھے۔ چاندی کے شفاف ہرن نے ہوا میں چوکڑی بھری اور بڑے ہال میں بھاگنے لگا۔ ہال میں موجود تمام طلباء اور ممتحن سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ جب اس کا چاندی جیسا قبطی ہرن سفید دھند میں ڈھل کر نظروں سے اوجھل ہو گیا تو پروفیسر ٹوفٹی کافی متاثر دکھائی دیئے اور انہوں نے خوشی کے عالم میں باقاعدہ تالیاں بجائیں۔

''بہت اعلیٰ......شاندار......بہت خوب پوٹر!......اب تم جا سکتے ہو!'' انہوں نے کہا۔

جب ہیری دروازے کے پاس کھڑی پروفیسر امبریج کے قریب سے گزرا اور ان کی نگاہیں آپس میں ملیں تو ہیری نے دیکھا کہ ان کے چوڑے، پھولے ہوئے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی مگر اسے ان کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اگر اس کا اندازہ صحیح تھا تو اسے ابھی ابھی ایک 'توقع سے متجاوز' او ڈبلیو ایل درجہ تو مل ہی چکا تھا۔ (اسے یہ اندیشہ تھا کہ وہ یہ بات کسی کو نہیں بتائے گا)

جمعہ کے روز ہیری اور رون کا کوئی پرچہ نہیں تھا جبکہ ہرمائنی قدیمی علم الحروف کا امتحان دینے کیلئے گئی تھی۔ چونکہ اگلے دو روز تک امتحان کا وقفہ تھا اس لئے انہوں نے فوری طور پر دہرائی کرنے کے بجائے کچھ دیر تفریح کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ جمائیاں لیتے ہوئے کھلی کھڑکی کے پاس کہنیوں کے بل لیٹ گئے اور جادوئی شطرنج سامنے پھیلا لی۔ کھڑکی سے موسم گرما کی گرم ہوا اندر آ رہی تھی کچھ فاصلے پر انہیں ہیگرڈ کا جھونپڑا دکھائی دے رہا تھا۔ جس کے قریب ہی تاریک جنگل کے کنارے ہیگرڈ ایک کلاس کو پڑھانے میں مشغول تھا۔ وہ یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے کہ کون کے جادوئی جاندار کی پڑھائی چل رہی ہوگی۔ ہیری نے سوچا کہ یقیناً یہ یک سنگھوں کی پڑھائی ہوگی کیونکہ لڑکے تھوڑا پیچھے کھڑے تھے۔ اسی وقت تصویر کا دروازہ کھلا اور ہرمائنی اندر داخل ہوتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے چہرے پر بارہ بج رہے تھے اور نتھنے پھولے ہوئے تھے۔

''امتحان کیسا رہا؟'' رون نے انگڑائی لیتے ہوئے زوردار جمائی لے کر پوچھا۔

''میں نے اہواز کی تشریح غلط لکھ دی۔'' ہرمائنی غصے سے تلملاتے ہوئے بولی۔ ''اس کا معنی حفاظت کرنا نہیں بلکہ عقلمندی ہوتا ہے۔ میں نے اسے ایہواز کے ساتھ گڈ مڈ کر ڈالا......''

''اوہ! یہ تو صرف ایک ہی غلطی ہے، ہے نا؟'' رون نے کاہلی سے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں تو پھر بھی کافی نمبر ملے ہوں گے......''

''تم اپنا منہ بند رکھو!'' ہرمائنی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ ''ایک غلطی سے ہی پاس اور فیل کا نتیجہ بدل جاتا ہے اور اتنا ہی نہیں کسی نے امبریج کے دفتر میں ایک بار پھر طلا شرفی چھوڑ دیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ اس نے اُس نئے مضبوط دروازے کو کیسے کھول لیا ہوگا؟ مگر جب میں وہاں سے نکل رہی تھی تو امبریج زور زور سے چیخ کر غصے کا اظہار کر رہی تھیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ طلا شرفی نے اس بار ان کے پاؤں کو ادھیڑنے کی کوشش کی تھی......''

''بہت اعلیٰ......'' ہیری اور رون نے خوشی سے ایک ساتھ کہا۔

''یہ کوئی اعلیٰ بات نہیں ہے......'' ہرمائنی نے چراغ پا ہوتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم یہ بات بھول گئے ہو کہ ان کا خیال ہے کہ یہ کام ہیگرڈ کرتا ہے؟ اور ہم یہ بالکل نہیں چاہتے ہیں کہ ہیگرڈ کو یہاں سے نکال دیا جائے......''

''دیکھو وہ تو اس وقت کلاس کو پڑھا رہا ہے، وہ اسے بالکل قصوروار نہیں ٹھہرا سکتی ہیں!'' ہیری نے کھڑکی کے باہر میدان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہیری! تم بھی بہت بھولے ہو!'' ہرمائنی نے چڑچڑے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''کیا تمہیں اس بات کی توقع ہے کہ امبریج کسی ثبوت کا انتظار کریں گی؟''

ہرمائنی کا مزاج اس قدر بگڑا ہوا تھا کہ لگتا نہیں تھا کہ وہ جلد ہی درست ہو پائے گا۔ وہ غصے سے پیر پٹختی ہوئی لڑکیوں کے کمروں والی سیڑھیوں کی طرف بڑھی اور دھڑام کی آواز سے دروازہ بند کرتے ہوئے سیڑھیوں میں اوجھل ہوگئی۔

''وہ غصے میں بپھری ہوئی لڑکی کتنی پیاری لگتی ہے، ہے نا؟'' رون نے نہایت آہستگی سے کہا اور ہیری کے گھوڑے کو پیٹنے کیلئے اپنا وزیر آگے کی طرف بڑھا دیا۔

ہرمائنی کی بدمزاجی کا عالم اگلے دو روز تک برقرار رہا۔ یہ الگ بات ہے کہ ہیری اور رون کو اسے نظر انداز کرنے میں کوئی زیادہ زحمت اُٹھانا نہیں پڑی تھی۔ انہوں نے ہفتے اور اتوار کے دن کا بیشتر حصہ پیر کو ہونے والے جادوئی مرکبات کے امتحان کی تیاری میں گزارا تھا۔ جادوئی مرکبات کے امتحان کے بارے میں ہیری کا جوش ولولہ کچھ زیادہ نہیں تھا۔ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اس کے ایرور بننے کی امنگ پر جادوئی مرکبات کا یہ امتحان یقیناً بربادی کا موجب ثابت ہوگا۔ اسے اپنا تحریری پرچہ خاصا مشکل محسوس ہوا تھا حالانکہ اس نے سوچا کہ بھیس بدل جادوئی مرکب میں تو اسے پورے نمبر مل ہی جائیں گے۔ وہ اس کے ردعمل اور نقصانات کے بارے میں اس لئے آسانی سے بیان کرسکتا تھا کیونکہ اس نے دوسرے سال کی پڑھائی میں اسے غیرقانونی طور پر بنایا اور استعمال کیا تھا......

دوپہر کو ہونے والا عملی امتحان اتنا زیادہ برا نہیں تھا جتنا اسے اندیشہ ہو رہا تھا۔ چونکہ پروفیسر سنیپ وہاں موجود نہیں تھے، اس لئے ہیری جادوئی مرکب کو پکانے کے دوران خود کو کافی پرسکون محسوس کر رہا تھا۔ نیول ہیری کے کافی قریب موجود تھا۔ وہ ہمیشہ جادوئی مرکبات کی کلاس میں نہایت مغموم اور افسردہ دکھائی دیتا تھا مگر آج وہ کافی خوش دکھائی دے رہا تھا۔ جب پروفیسر مارچ بنک نے کہا۔ ''اب تمام لوگ اپنی اپنی کڑاہیوں سے دور ہٹ جائیں، امتحان کا وقت ختم ہو چکا ہے۔'' تو ہیری نے اپنی سادہ صراحی کے منہ پر کارک لگاتے ہوئے سوچا کہ بھلے ہی اسے عمدہ درجہ نہ مل پائے اگر قسمت نے ساتھ دیا تو وہ کم از کم فیل تو نہیں ہوگا......

''اب صرف چار پرچے باقی رہ گئے ہیں!'' پاروتی نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔ جب وہ لوگ گری فنڈر کے ہال کی طرف واپس لوٹ رہے تھے۔

''صرف......!!؟'' ہرمائنی نے بھنوئیں کھینچتے ہوئے کہا۔'' مجھے تو ابھی جادوئی علم الاعداد کے امتحان پر بھی وقت صرف کرنا پڑے گا۔ یہ شاید پورے امتحان کا سب سے مشکل پرچہ ہو!''

کسی نے بھی اس کی بات پر تبصرہ کرنے کی حماقت نہیں کی تھی، اس لئے وہ اپنا غصہ کسی پر بھی نکال نہ پائی لہٰذا اس نے ہال میں سب سے زیادہ زور سے کھی کھی کرنے والے پہلے سال میں پڑھنے والے طلباء کو ڈانٹ ڈپٹ کر اپنی بھڑاس نکالی۔

ھیری نے فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ منگل کو ہونے والے جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کے امتحان میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرے گا تا کہ ہیگرڈ کا سر فخر سے اونچا ہو سکے۔ عملی امتحان دوپہر کے بعد تاریک جنگل کے کنارے پر بنے ایک بڑے صحن میں رکھا گیا تھا۔ جہاں طلباء کو ایک درجن خارپشتوں میں سے ایک نرل کو تلاش کرنے کیلئے کہا گیا تھا۔ (ترتیب کچھ یوں تھی کہ سبھی کو باری باری دودھ پلانے کیلئے دیا جائے۔ نرلس کی دم کے پروں میں کئی جادوئی خصوصیات ہوتی تھیں مگر وہ عام طور پر نہایت حساس اور شکی مزاج واقع ہوئے تھے، وہ دودھ پلانے کی کوشش پر ناراض ہو جاتے تھے کیونکہ انہیں خدشہ رہتا تھا کہ دودھ کی شکل میں انہیں زہر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے) اس کے بعد انہیں برطِشجر کو درست طریقے سے خوراک کھلانے اور سنبھالنے کا ہدف دیا گیا۔ اگلا کام ایک آتشی کیکڑے کو شعلہ اگلنے سے روکنا تھا اور خود کو جھلسنے سے بچا کر اس کے جسم کی صفائی کرنا تھی۔ اس کے علاوہ بیمار ریک سنگھے کیلئے کھلانے پلانے کیلئے دی گئی اشیاء میں صحیح اور موزوں خوراک کا انتخاب کرنا تھا۔

ھیری نے دیکھا کہ ہیگرڈ اپنے جھونپڑے کی کھڑکی سے متفکر نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جب پستہ قد جادوگرنی پروفیسر مارچ بنک نے ھیری کی طرف مسکرا کر دیکھا اور کہا کہ ''وہ اب جا سکتا ہے۔'' تو ھیری نے سکول کی طرف مڑنے سے پہلے پریشان ہیگرڈ کو انگوٹھا اونچا کرتے ہوئے دکھایا تھا۔ ہیگرڈ نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلا دیا۔

بدھ کی صبح علم فلکیات کا تحریری پرچہ کافی اچھا ثابت ہوا۔ ھیری کو صحیح طور پر یقین نہیں تھا کہ اس نے سیارہ مشتری کے تمام چاندوں کے نام درست لکھ دیئے تھے مگر اسے یہ بات اچھی طرح معلوم تھی کہ ان میں کسی پر بھی چوہے نہیں رہتے ہیں۔ انہیں علم فلکیات کے عملی امتحان کیلئے رات کی تاریک کا انتظار کرنا تھا۔ اس لئے دوپہر کو علم جوتش کے امتحان کیلئے جانا پڑا۔

یہ بات سچ تھی کہ ھیری علم جوتش میں کافی کمزور واقع ہوا تھا مگر اس کا امتحان تو نہایت برا ثابت ہوا۔ اس کے بجائے تو وہ ویران شیشے کے دودھیا گولے میں متحرک تصویریں دیکھنے کی کوشش کر سکتا تھا۔ چائے کی پتیوں کو پڑھنے کے دوران تو اس کا سر ہی چکرا گیا۔ اس نے کہا کہ پروفیسر مارچ بنک جلد ہی ایک فربہ، سانولی رنگت والے ایک بھیگے اجنبی سے ملنے والی ہیں۔ اس نے اس پورے گھپلے کو ختم کرتے ہوئے دست شناسی کے مضمون میں ان کی ہتھیلی میں زندگی اور دماغ کی لکیروں کو آپس میں گڈمڈ کر ڈالا اور حیران ہوتے ہوئے انہیں بتایا کہ لکیروں کے لحاظ سے تو انہیں گذشتہ منگل کو ہی مر جانا چاہئے تھا......

''دیکھو! ہمیں اس مضمون میں پاس ہونے کی کوئی زیادہ امید نہیں رکھنا چاہئے!'' رون نے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے

اداسی اورافسردگی کے عالم میں کہا۔اس کی بات سن کر ہیری کو کافی حوصلہ ہوا کہ اس کشمکش میں وہ تنہا ہی مبتلا نہیں تھا۔رون نے اپنے ممتحن کو بلاجھجک یہ بتادیا تھا کہ اسے مستقبل بین گولے میں ایک بدصورت شخص کا چہرہ دکھائی دے رہا ہے جس کی ناک پر ایک بڑا مسّہ موجود ہے۔جب اس نے اوپر سر اُٹھا کر دیکھا تو اسے یہ بھیانک احساس ہوا کہ وہ درحقیقت اپنے ممتحن کے حلیہ کا عکس ہی شیشے کے گولے میں دیکھ کر بیان کر رہا تھا......

''ہمیں تو اس واہیات مضمون کا انتخاب ہی نہیں کرنا چاہئے تھا۔'' ہیری نے جل بھن کر کہا۔

''خیر کوئی بات نہیں! کم ازکم ہم اب اسے خیر باد کہہ سکتے ہیں۔'' رون نے ہنس کر کہا۔

''ہاں! ہمیں اب یہ ٹامک ٹوئیاں مارنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جب مشتری اور یورینس زیادہ دوستانہ تسدیس بناتے ہیں تو کیا حالات پیش آتے ہیں......''

''بالکل! مجھے میں مستقبل میں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں رہے گی کہ میری چائے کی پیالی میں پتیاں موت کی علامت دکھا رہی ہے۔میں انہیں اُٹھا کر فوراً کوڑے دان میں ڈال دوں گا جوان کی اصلی جگہ ہے، ہے نا؟''

ہیری ہنسنے لگا۔اسی لمحے ہرمائنی ان کے عقب میں بھاگتی ہوئی پہنچ گئی۔ہیری نے فوراً اپنی ہنسی پر قابو پالیا،اسے خدشہ تھا کہ کہیں وہ یہ دیکھ کر برا ہی نہ مان جائے۔

''میرا خیال ہے کہ میں نے جادوئی علم الاعداد کا تحریری امتحان بالکل صحیح دے دیا ہے۔'' وہ تھوڑا کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔یہ سن کر ہیری اور رون نے سکون کی سانس لی اور اپنے وجود میں فرحت انگیز طمانیت کا احساس ہوا۔

''بس اب رات کے کھانے سے پہلے ستاروں کے جدول پر ایک نظر ڈالنے کا کام باقی رہ گیا ہے۔'' وہ متفکر انداز میں بولی۔

جب وہ رات گیارہ بجے علم فلکیات کا عملی امتحان دینے کیلئے بلند مینار پر جا پہنچے تو انہیں ستاروں کا مشاہدہ کرنے کیلئے صاف رات ملی کیونکہ آسمان پر ایک بھی بادل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔نیچے میدان چاندنی میں نہایا ہوا تھا اور ہوا میں ہلکی سی خنکی موجود تھی۔سب طلباء نے اپنے اپنے ٹیلی سکوپ سنبھال لئے اور پروفیسر مارچ بنک کے اشارے پر ستاروں کا خالی جدول بھرنے لگے۔

جب انہوں نے ستاروں اور چاند کی منازل کو جدول میں لکھا تو پروفیسر مارچ بنک اور پروفیسر ٹوفٹی ان کے درمیان چہل قدمی کرتے رہے۔رات کے اس سناٹے میں چرمئی کاغذوں کی سرسراہٹ کی آواز کے علاوہ کوئی دوسری آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔کبھی کبھار ٹیلی سکوپ کو گھمانے کی چر چراہٹ کی آواز بھی سنائی دیتی تھی۔اس کے علاوہ چرمئی کاغذ پر قلم کے گھسٹنے کی آواز بھی نمایاں ہو جاتی تھی۔نصف گھنٹہ گزر چکا تھا۔سکول کی بلند وبالا عمارت کی کھڑکیوں کی بتیاں گل ہونے لگیں تو زمین پر دکھائی دینے والے سنہری روشنی کے ننھے ننھے چہار خانوں کا عکس مٹنے لگا۔

بہرحال جب ہیری نے اپنے چارٹ پر ستاروں کے جھرمٹ میں جوزا کی نشاندہی لکھی تو سکول کا بیرونی دروازہ کھلا۔دروازہ

اس منڈیر کے عین نیچے تھا جہاں وہ اس وقت موجود تھا۔ دروازہ کھلنے کی وجہ سے سیڑھیوں سے لے کر گھاس تک روشنی کا ایک ہالہ بکھر گیا تھا۔ ہیری نے اپنے ٹیلی سکوپ کی سمت کو معمولی سا بدلا اور اس کی آڑ میں نیچے نیم تاریک میدان میں دیکھنے لگا۔ چمکتی ہوئی گھاس پر پانچ چھ سائے چل رہے تھے، پھر دروازہ بند ہو گیا اور گھاس پر ایک بار پھر اندھیرا چھا گیا۔

ہیری نے اپنی آنکھ ایک بار پھر ٹیلی سکوپ کے عدسے سے لگا دی اور کھلے آسمان میں سیارہ زہرہ کو تلاش کرنے لگا۔ اس نے نظر ہٹا کر نیچے جدول میں دیکھا جہاں اسے اس کی صحیح سمت کی تلاش کی علامتیں دیکھنا تھیں مگر کسی چیز نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی۔ اس نے لاشعوری طور پر اندھیرے میں ڈوبے صحن کی طرف دیکھا۔ وہاں اسے چھ ہیولے چلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اگر وہ متحرک نہ ہوتے اور ان پر چمکتی ہوئی چاندنی نہ پڑ رہی ہوتی تو وہ یقیناً اندھیرے میں ڈوبے ہوئے میدان میں بالکل دکھائی نہ دیتے۔ اتنی اونچائی پر موجود ہونے کے باوجود ہیری ان چلتے ہوئے ہیولوں میں ایک پستہ قامت ہیولے کو دیکھ کر پہچان گیا تھا کہ وہ امبریج ہی ہوں گی، وہ سب سے آگے آگے چل رہی تھیں۔

اسے یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آئی کہ نصف شب کو امبریج ان لوگوں کے ساتھ تاریک میدان میں کیوں چہل قدمی کر رہی تھیں اور اسے یہ تو بالکل سمجھ میں نہیں آ پایا کہ ان کے ساتھ پانچ لوگ کیونکر موجود تھے؟ اسی لمحے کوئی اس کے عقب میں کھانسا اور اسے یاد آیا کہ ابھی نصف امتحان باقی تھا۔ وہ ایک بار پھر سیارہ زہرہ کی سمت تلاش کرنے لگا کیونکہ وہ اسے فراموش کر چکا تھا۔ اس نے ایک بار پھر اپنی آنکھ ٹیلی سکوپ پر جمائی اور زہرہ کی تلاش شروع کر دی۔ وہ اس کی سمت کا زاویہ لے کر جونہی اپنے جدول کی طرف مڑا تاکہ اسے لکھ پائے، تو اسے دور کہیں زوردار دستک کی آواز سنائی دی، جس کی آواز خاموش ویرانے میں کافی زیادہ گونجی تھی۔ اسی لمحے کسی کتے کے بھونکنے کی آواز بھی آئی۔

اس نے دھڑکتے ہوئے دل سے کھلے میدان کی طرف دیکھا۔ ہیگرڈ کے جھونپڑے کی کھڑکی پر روشنی ہوئی اور جن لوگوں کو اس نے صحن عبور کرتے ہوئے دیکھا تھا، اب ان کے ہیولے کھڑکی کی روشنی میں وہاں کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔ دروازہ کھلا اور پھر وہ چھ ہیولے چوکھٹ پار کر کے اندر چلے گئے۔ دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا اور میدان میں گہری خاموشی چھا گئی۔

ہیری کے وجود میں عجیب سی بے چینی دوڑنے لگی اور وہ متفکر دکھائی دینے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جو کچھ اس نے دیکھا تھا کیا رون اور ہرمائنی نے بھی دیکھا تھا؟ مگر اسی لمحے پروفیسر مارچ بنک اس کے عقب میں پہنچ گئی تھیں۔ وہ ان کے سامنے ادھر ادھر تاک جھانک تو نہیں کر سکتا تھا ورنہ وہ یہ سوچتیں کہ وہ کسی کی نقل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ تیزی سے اپنے ستاروں کے جدول پر دوبارہ جھک گیا اور ان پر لکھنے کی اداکاری کرنے لگا۔ درحقیقت وہ منڈیر کی اوٹ سے ہیگرڈ کے جھونپڑے کو ہی دیکھے جا رہا تھا۔ اب جھونپڑے کے اندر ہلتے ہوئے ہیولوں کے سائے کھڑکیوں کے پردوں پر دکھائی دے رہے تھے جو کبھی کبھار کسی کے سامنے آ جانے پر روشنی بالکل غائب بھی ہو جاتی تھی۔

اسے اپنی گردن پر پروفیسر کی چبھتی ہوئی نگاہ کا احساس ہورہا تھا۔اس نے ایک بار پھر اپنی آنکھ ٹیلی سکوپ میں جمائی اور چاند کی طرف بے معنی انداز میں دیکھا۔حالانکہ وہ نصف گھنٹہ پہلے ہی اس کی منزل کو جدول میں اتار چکا تھا۔جیسے ہی پروفیسر مارچ بنک وہاں سے ہٹیں تو اسے دور اندھیرے میں ڈوبے ہوئے جھونپڑے میں کسی کے گرجنے کی آواز سنائی دی جو اندھیرے میں ڈوبے ہوئے اس بلند مینار تک گونجتی ہوئی پہنچ گئی تھی۔اب ہیری کے ارد گرد کئی طلباء اپنی اپنی ٹیلی سکوپ سے نظر ہٹا کر ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

پروفیسر ٹوفٹی ایک بار پھر کھانسے۔

''سب لوگ اپنا دھیان امتحان کی طرف رکھئے!'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔

زیادہ تر طلباء اپنی اپنی ٹیلی سکوپ کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔ہیری نے اپنی بائیں طرف دیکھا۔ہرمائنی ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔

''ہونہہ......صرف بیس منٹ باقی رہ گئے ہیں!'' پروفیسر ٹوفٹی دوبارہ بولے۔

ہرمائنی چونک پڑی اور تیزی سے اپنے ستاروں کے جدول کو بھرنے لگی۔ہیری نے اپنے جدول پر نظر ڈالی۔اس کی توجہ اس امر کی طرف مبذول ہوئی کہ اس نے زہرہ کی جگہ مریخ لکھ دیا تھا۔وہ اسے درست کرنے کیلئے جھکا۔اسی وقت میدان کی طرف ایک زوردار دھاکہ گونج اُٹھا۔اس غیر متوقع دھماکے کی آواز سن کر تمام طلباء چونک گئے۔کئی طلبا کی ناک ٹیلی سکوپ سے ٹکرا گئی تھی اور ان کے منہ سے بے ساختہ'اووچ' کی آواز نکل گئی۔اب سن کی گردنیں نیچے میدان کی طرف جھک گئی تھیں اور وہ یہ دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ وہاں کیا ہوا تھا؟

ہیگرڈ کے جھونپڑے کا دروازہ کھل چکا تھا اور باہر نکلتی ہوئی روشنی میں وہ اپنے مدمقابل لوگوں کو صاف دکھائی دے رہا تھا۔دیو ہیکل ہیگرڈ غصے سے گرج رہا تھا اور ہوا میں اپنی مٹھیاں لہرا رہا تھا۔اسے چھ لوگوں نے گھیرے میں لے رکھا تھا اور اس کی طرف سرخ روشنیاں پھینک کر اسے ششدر کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''نہیں......'' مینار پر ہرمائنی کی چیخ گونج گئی۔

''اوہ......یہ امتحان ہے......!'' پروفیسر ٹوفٹی نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے ان کی بات سنی ہی نہ ہو۔کسی کا دھیان اب ستاروں کی طرف نہیں تھا،وہ سب خوفزدہ اور متحیر نظروں سے میدان کا تماشا دیکھنے میں مگن تھے۔سرخ روشنیوں کی لپٹیں ہیگرڈ کے جھونپڑے سے ٹکرا کر اسے کو تہس نہس کر رہی تھیں۔یہ بڑی عجیب بات تھی جو روشنی ہیگرڈ کے جسم سے ٹکراتی تھی وہ اچھل کر اور پلٹ کر دوسری طرف نکل جاتی تھی۔وہ ابھی تک جم کر ان کا مقابلہ کر رہا تھا۔چیخیں اور بلند آواز میں جادوئی کلمات بولنے کی گونج میدان میں صاف سنائی دے رہی تھی۔

''سمجھ داری سے کام لو، ہیگرڈ!'' کوئی آدمی زور سے چلایا۔

''سمجھداری گئی چولہے میں، ڈولش! تم لوگ ہمیں اس طرح سے نہیں لے جاسکتے ہو!'' ہیگرڈ دہاڑتا ہوا گرجا۔

ہیری کو فینگ کی ننھا سا ہیولہ بھی دکھائی دے رہا تھا جو ہیگرڈ کو بچانے کیلئے ان لوگوں کر چھلانگیں لگا رہا تھا۔ وہ ان لوگوں کا گھیرا توڑنے کیلئے جست لگا کر حملہ کر رہا تھا اور پھیکی آواز میں بھونک رہا تھا۔ اس کی کوشش اس وقت تک جاری رہی جب تک وہ ایک ششدر کرنے والی سرخ روشنی کی زد میں نہیں آ گیا۔ ہیری کو اس کا جسم بے جان ہو کر زمین پر گرتا ہوا دکھائی دیا۔ ہیگرڈ دیوانگی سے گرجا اور اس نے آگے بڑھ کر فینگ پر حملہ کرنے والے شخص کو اُٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔ وہ آدمی ہوا میں دس فٹ اچھلا اور زمین پر گرتے ہی ساکت ہو گیا۔ ہرمائنی کے منہ سے آہ نکل گئی اور اس کے دونوں ہاتھ منہ پر پہنچ گئے۔ ہیری نے رون کی طرف مڑ کر دیکھا، وہ بھی خاصا گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ان میں سے کسی نے بھی ہیگرڈ کو آج تک اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔

''اوہ نہیں...... وہ کون ہے؟'' پاروتی چیختی جو منڈیر پر جھک کر سکول کے نیچے کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ داخلی دروازہ ایک بار پھر کھل چکا تھا اور اندھیری گھاس دوبارہ روشنی میں نہا اُٹھی تھی۔ اس بار ایک لمبا سایہ گھاس پر بھاگتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''براہ کرم توجہ دیجئے...... اب صرف سولہ منٹ باقی رہ گئے ہیں!'' پروفیسر ٹوفٹی پریشانی کے عالم میں پہلو بدلتے ہوئے بولے۔

مگر کوئی بھی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔ وہ تو اب اس دوڑتے ہوئے لمبے ہیولے کو دیکھ رہے تھے جو سرعت رفتاری سے ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف چلا جا رہا تھا۔

''تمہاری یہ کرنے کی ہمت کیسے ہوئی؟'' وہ ہیولا بھاگتا ہوا چیخ رہا تھا۔ ''تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟...... رُک جاؤ...... تمہاری ہمت کیسے ہوئی......؟''

''وہ پروفیسر میک گوناگل ہیں......'' ہرمائنی نے بڑبڑا کر بتانے کی کوشش کی۔

''اسے چھوڑ دو...... میں کہتی ہوں اسے چھوڑ دو!'' پروفیسر میک گوناگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ''تم کس وجہ سے اس پر حملہ کر رہے ہو؟ اس نے کچھ نہیں کیا ہے جو تم لوگ اسے اس طرح......''

اور پھر ہرمائنی، پاروتی اور لیونڈر کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی۔ جھونپڑے کے گرد پھیلے ہوئے لوگوں نے مڑ کر پروفیسر میک گوناگل پر چار سرخ روشنیاں دے ماریں۔ جھونپڑے کی طرف پوری رفتار سے بڑھتی ہوئی پروفیسر میک گوناگل سنبھل نہ پائیں اور چاروں روشنیاں سیدھی ان کی چھاتی پر پڑی۔ وہ ہوا میں اچھلی اور ان کا پورا بدن سرخ روشنی میں جھلملا اُٹھا۔ وہ پیٹھ کے بل دھڑام سے گھاس پر گرتی چلی گئیں اور ان کا جسم بے جان ہو گیا۔

''ستیاناس......'' پروفیسر ٹوفٹی زور سے چلائے۔ وہ بھی اب امتحانی سلسلے کو پوری طرح فراموش کر چکے تھے۔ ''انہوں نے بے

خبری میں حملہ کر دیا......افسوس صد افسوس!''

''بزدلو......!''ہیگرڈ اتنی زور سے گرجا کہ اس کی آواز مینار پر صاف سنائی دی اور اگلے ہی لمحے سکول میں بے شمار روشنیاں جل اُٹھیں۔''ڈرپوک کہیں کے......یہ لو......اور یہ بھی لو......''

''اوہ......''ہرمائنی کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔

ہیگرڈ نے اپنے قریبی حملہ پر دو بھاری بھرکم ہاتھ جڑ دیئے، اس کے زمین بوس ہو جانے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ ہیری نے ہیگرڈ کو نیچے کی طرف جھکتے ہوئے دیکھا، اس کا دل ڈوبنے لگا کہ کہیں ہیگرڈ کسی ششدر جادوئی کلمے کے وار کا شکار تو نہیں ہو گیا ہے مگر اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے سیدھا کھڑا ہوا گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے اپنی کمر پر ایک بورا لادر کھا تھا۔ پھر اگلے ہی لمحے ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کے کندھے پر بے جان فینگ کا جسم پڑا تھا۔

''اسے پکڑو......اسے پکڑلو......''امبریج کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ مگر ان کا اکلوتا بچا ہوا جادوگر ہیگرڈ کے قریب جانے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ اتنی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا تھا کہ وہ اپنے ہی ایک بیہوش ساتھی کے بدن سے ٹکرا کر پیچھے اُلٹ گیا۔ ہیگرڈ تیزی سے مڑا اور کتے کو کمر پر لادے بیرونی دروازے کی طرف بھاگنے لگا۔ امبریج نے اپنی چھڑی لہرائی اور اس پر آخری سرخ روشنی کا وار کیا لیکن گھبراہٹ اور بدحواسی کی وجہ سے ان کا نشانہ چوک گیا تھا۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیگرڈ کا بھاری بھرکم جسم مجسموں والے دروازے کی طرف گیا اور اندھیرے میں گم ہو گیا۔

ایک منٹ تک گہری خاموشی چھائی رہی۔ سبھی لوگ منہ پھاڑے تاریک میدان کی طرف دیکھے جا رہے تھے۔ اچانک پروفیسر ٹوفٹی کی بوجھل آواز سنائی دی۔

''سب لوگ سن لو......اب صرف پانچ ہی منٹ کا وقت باقی بچا ہے!''

حالانکہ ان کے دو تہائی جدول ہی مکمل ہو پائے تھے مگر ہیری کے دماغ میں بس یہی چل رہا تھا کہ اب امتحان ختم ہو جانا چاہئے۔ جب امتحان کا وقت ختم ہو گیا تو ہیری، رون اور ہرمائنی نے ٹیلی سکوپ سمیٹ کر ان پر بمشکل غلاف چڑھائے۔ وہ بے قراری سے بل دار سیڑھیوں سے نیچے اترے اور جلد ہی گری فنڈر ہال کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔

لگتا تھا جیسے پورا سکول ہی جاگ گیا تھا۔ جب وہ سیڑھیوں کے نچلے حصے پر پہنچے تو وہاں طلباء کی بڑی تعداد موجود تھی جو اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی کہ دھما کہ کیوں اور کہاں ہوا تھا؟ اپنے پاجاموں اور سونے والے گاؤن پہنے ہر کسی کے چہرے پر حیرت چھائی ہوئی تھی۔

''گھٹیا عورت......''ہرمائنی آگ بگولا ہوتی ہوئی غرائی، وہ اتنی شدید غصے میں تھی کہ اس کے منہ الفاظ تک نہیں نکل پا رہے تھے۔ ''رات کے اندھیرے میں چوری چھپے ہیگرڈ کو گرفتار کرنا چاہتی تھی......خبیث بڑھیا!''

''یہ تو واضح ہو گیا ہے کہ وہ اس بار یقیناً ایسا کچھ نہیں ہونے دینا چاہتی تھی جیسا کہ پروفیسر ٹراؤلینی کی مرتبہ اس کے ساتھ ہوا تھا۔'' ارنئی میک ملن نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''ہیگرڈ نے انہیں اچھا سبق سکھایا، ہے نا؟'' رون نے جلدی سے کہا جو متحیر کم پریشان زیادہ دکھائی دے رہا تھا۔ ''مگر جادوئی وار اس سے ٹکرا ٹکرا کر دور کیوں جھٹک رہے تھے؟''

''میرا خیال ہے کہ اس کے دیونسل سے تعلق کے باعث ایسا ہوا ہوگا؟'' ہرمائنی نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''دیوؤں کو ششدر کر دینا کافی مشکل کام ہوتا ہے۔ وہ نہایت سخت جان اور موٹی چمڑی کے مالک ہوتے ہیں۔ واقعی سخت کھال...... مگر بیچاری پروفیسر میک گوناگل...... ایک ساتھ چار ششدر جادوئی کلمات سیدھے ان کی چھاتی پر پڑے اور تو اور وہ کوئی جوان عورت بھی نہیں تھیں...... ہے نا؟''

''بہت برا ہوا...... سچ مچ بہت برا!'' ارنئی نے سر ہلاتے ہوئے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ ''خیر! مجھے نیند آ رہی ہے، میں تو سونے جا رہا ہوں...... سب کو شب بخیر!''

ان کے چاروں طرف طلباء اب اپنے ہالوں کی طرف لوٹنے لگے۔ وہ چلتے ہوئے ابھی تک جوشیلے انداز میں اس حادثے کے متعلق باتیں کرتے جا رہے تھے جو کچھ ہی دیر پہلے ان کی نظروں کے سامنے رونما ہوا تھا۔

''اچھا ہوا...... وہ کم از کم ہیگرڈ کو اژقبان تو نہیں لے جا پائے۔ میرا خیال ہے کہ وہ شائد ڈمبل ڈور کے پاس چلا گیا ہوگا، ہے نا؟'' رون نے کہا۔

''میرا بھی یہی خیال ہے!'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا۔ اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں اور آنسوؤں کی چمک صاف دکھائی دے رہی تھی۔ ''یہ تو سچ مچ بہت برا ہوا...... میں تو یہ سوچ رہی تھی کہ ڈمبل ڈور جلد لوٹ آئیں گے مگر اب تو ہیگرڈ بھی یہاں سے چلا گیا ہے......''

وہ لوگ جب گری فنڈر ہال میں واپس پہنچے تو وہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ میدان میں ہوئے ہنگامے کی وجہ سے کئی طلباء تو بیدار ہو گئے تھے اور پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیا تھا۔ ڈین اور سمیس ان لوگوں سے پہلے ہی ہال میں پہنچ چکے تھے، اس لئے وہ جوشیلے انداز میں سب کو بتا رہے تھے کہ انہوں نے علم فلکیات کا امتحان دیتے ہوئے بالائی مینار سے نیچے کیا دیکھا اور سنا تھا؟

''مگر ہیگرڈ کو اب کیوں نکالا؟'' انجلینا جانسن نے حیرانگی سے پوچھا اور سر ہلا کر آگے بولی۔ ''یہ سلوک ٹراؤلینی جیسا نہیں ہے، وہ تو اس سال زیادہ اچھے انداز سے پڑھا رہا تھا......؟''

''امبریج نصف انسانوں سے شدید نفرت کرتی ہیں۔'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا اور ایک کرسی پر نڈھال ہو کر لڑھک گئی۔ ''وہ ہمیشہ سے ہیگرڈ کو سکول سے باہر نکالنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔''

''میرا خیال ہے کہ وہ یقیناً یہ سوچ رہی ہوگی کہ ہیگرڈ نے اس کے دفتر میں طلاشرفی چھوڑ دیا تھا......'' کیٹی بل نے آہستگی سے کہا۔

''اوہ بیڑہ غرق!......'' لی جارڈن نے اپنا منہ دونوں ہاتھوں سے چھپاتے ہوئے کہا۔''اس کے دفتر میں تو طلاشرفی میں نے چھوڑا تھا۔فریڈ اور جارج جانے سے پہلے مجھے دو طلاشرفی دے گئے تھے۔میں تو کھڑکی کے ذریعے انہیں اندر پہنچا رہا تھا......''

''اسے تو ہیگرڈ کو نکالنے کیلئے بس بہانہ ہی چاہئے تھا۔ہیگرڈ، ڈمبل ڈور کا بہت قریبی اور قابل اعتماد تھا......'' ڈین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''یہی سچی بات ہے......'' ہیری نے تاسف بھرے لہجے میں کہا اور ہرمائنی کے پہلو والی کرسی میں دھنس گیا۔

''میں تو بس اس بات پر فکرمند ہوں کہ پروفیسر میک گوناگل تندرست تو ہو جائیں گی؟'' لیونڈر براؤن نے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔

''ہم نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھا تھا کہ کچھ پروفیسر انہیں سٹریچر پر ڈال کر سکول کی طرف لا رہے تھے، اس کی حالت کافی خراب دکھائی دے رہی تھی۔'' کولن کریوی نے بتایا۔

''فکر مت کرو، میڈم پامفری انہیں بھلا چنگا کر دیں گی، وہ کبھی اپنے مریض سے مایوس نہیں ہوئی ہیں۔'' ایلیسا سپن نٹ نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔

اس رات گری فنڈر ہال بیدار ہی رہا۔صبح چار بجے کہیں ہال خالی ہوا۔ ہیری کی آنکھوں میں نیند کا نام و نشان نہیں تھا۔ہیگرڈ کا رات کی تاریکی میں سکول سے فرار اسے مسلسل ستا رہا تھا۔وہ امبریج پر اتنا برہم تھا کہ وہ یہ تک سوچ نہیں پایا کہ اس خبیث بڑھیا کیلئے آخر کون سی سزا سب سے زیادہ بری ثابت ہوگی؟ حالانکہ رون نے تجویز دی تھی کہ اسے بھوک سے تڑپتے ہوئے دھماکے دار سقرطوں کے آگے ڈال دینا چاہئے۔کسی بھیانک سزا کے بارے میں سوچتا ہوا وہ نیند کی آغوش میں اتر گیا۔تین گھنٹے سونے کے بعد جب وہ دوبارہ بیدار ہوا تو اسے محسوس ہوا کہ اس کی نیند صحیح طرح سے پوری نہیں ہو پائی تھی۔

ان کا آخری امتحان جادوئی تاریخ ایک مطالعہ نامی مضمون کا تھا جو ہیری کیلئے نہایت بوریت والا مضمون تھا اور اس کا وقت دوپہر کے بعد کا تھا۔ ہیری کا دل یہ چاہ رہا تھا کہ وہ ناشتہ کرنے کے بعد کچھ دیر اور سو جائے مگر دہرائی کا خوف اس کے دماغ پر ایسا چھایا ہوا تھا کہ وہ اپنے سر کو ہاتھوں میں دبائے کھڑکی کے پاس بیٹھ گیا اور دہرائی کرنے لگا۔ جب وہ ہرمائنی کے دیئے ہوئے ساڑھے تین فٹ اونچے ڈھیر کو پڑھنے لگا تو اسے بہت زیادہ کوشش کرنا پڑی کہ اسے نیند نہ آ جائے۔

پانچویں سال کی کلاس کے طلباء و طالبات دو بجے بڑے ہال میں داخل ہوئے اور اپنی اپنی جگہوں پر جم کر بیٹھ گئے۔امتحان کے تحریری پرچے ان کے سامنے الٹے رکھے ہوئے تھے۔ ہیری اپنے وجود میں کافی تھکان محسوس کر رہا تھا۔اس کی خواہش تھی کہ یہ امتحان

جلدی سے ختم ہو جائے اور وہ اپنے کمرے میں جا کر چین کی نیند سو جائے۔ کل وہ اور رون دونوں کیوڈچ میدان میں جائیں گے اور دہرائی کی مصیبت سے نجات پر خوب تفریح کریں گے۔

''سب لوگ اپنے اپنے پرچے سیدھے کر لو...... اب تم لوگ شروع ہو سکتے ہو!'' پروفیسر مارچ بنک نے ہال کے اونچے چبوترے پر کھڑے ہو کر کہا اور بڑے گھڑیال پر وقت کا بٹن دبا دیا۔ گھڑیال کی سوئی آگے کی طرف تھرکنے لگی۔

ہیری نے اپنے پہلے سوال کو گھور کر دیکھا۔ چند سیکنڈ تک پوری توجہ سے دیکھنے کے باوجود اسے اس کا ایک بھی لفظ سمجھ میں نہ آ پایا۔ ایک اونچی کھڑکی پر ایک شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ سنائی دے رہی تھی۔ آہستہ آہستہ وہ کافی مشکل سے خود کو سنبھالتے ہوئے جواب لکھنے لگا۔

اسے نام یاد کرنے میں کافی مشکل ہو رہی تھی اور وہ تاریخوں کو بھی گڈمڈ کر رہا تھا۔ اس نے سوال نمبر چار تو بالکل ہی چھوڑ دیا تھا (آپ کی رائے میں کیا جادوئی چھڑی کی قانون سازی نے اٹھارہویں صدی کی غوبلن بغاوت کو فرو کرنے میں بھرپور معاونت کی تھی؟) اس نے سوچا کہ اگر آخری لمحات میں اس کے پاس وقت بچا تو وہ اس بارے میں جواب ضرور لکھے گا۔ اس نے سوال نمبر پانچ کرنے کی کوشش کی۔ (1749ء میں مجسمہ رازداری کو توڑنے کی خلاف ورزی کیسے عمل میں آئی تھی، اسے دوبارہ روکنے کیلئے کن کن اقدامات کو اُٹھایا گیا تھا؟) اس نے جواب تو لکھ لیا مگر اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس نے کئی اہم نکات چھوڑ دیئے تھے۔ اسے یہ احساس بھی تھا کہ کہانی میں کہیں پر خونخوار غوبلن گروہ کا ذکر بھی کیا گیا تھا۔

اس نے پرچے میں کسی ایسے سوال کی تلاش کی جس کا وہ صحیح جواب دینے پر قادر ہو۔ سوال نمبر دس دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آئی۔ (ان حالات کو تفصیل سے بیان کریں جن میں بین الاقوامی جادوگروں کی ریاستوں کا اتحاد وجود میں آیا اور یہ بھی واضح کریں کہ لیکٹن سٹائن کے جادوگروں نے اس میں شامل ہونے سے انکار کیوں کیا تھا؟)

''اس کا جواب مجھے معلوم ہے!'' ہیری خودکلامی میں بڑبڑایا۔ حالانکہ اس کا دماغ طرح تھکا ہوا تھا اور نیند کی اونگھ کی طرف مائل تھا۔ اسے ہرمائنی کے لکھائی میں ایک عنوان دکھائی دے رہا تھا۔ 'بین الاقوامی جادوگروں کے ریاستی اتحاد کا تصور......' اس نے اس مقالے کو آج صبح ہی تو دہرائی میں پڑھا تھا۔ وہ لکھنے لگا۔ وہ بیچ بیچ میں نظر اُٹھا کر اس بڑے ریت گھڑیال کی گرتی ہوئی ریت کی طرف بھی دیکھتا جا رہا تھا جو سست روی سے آگے کھسک رہی تھیں۔ وہ پاروتی پاٹیل کے ٹھیک پیچھے بیٹھا ہوا تھا جس کے لمبے سیاہ بال کرسی کی پشت پر جھول رہے تھے۔ جب وہ اپنا سر ہلاتی تھی تو ہیری کی آنکھیں تھوڑی چندھیا سی جاتی تھیں اور صاف دیکھنے کیلئے اسے اپنا سر جھٹکنا پڑتا تھا۔

'بین الاقوامی ریاستی اتحاد کے پہلی عالمی کابینہ کے پہلے منتخب سربراہ مسٹر پیرائے بونا کورڈ تھے مگر لیکٹن سٹائن کی جادوئی مجلس نے ان کے تقرر کی بھرپور مخالفت کی تھی کیونکہ......'

ہیری کے چاروں طرف قلمیں چرمئی کاغذوں پر گھسٹ رہی تھیں اور کرچ کرچ کی سی تیز بھنبھناہٹ گونج رہی تھی۔ دھوپ اس کے دماغ کو تپا رہی تھی۔ بونا کورڈ نے لیکٹن سٹائن کی جادوئی مجلس کو اپنی حمایت میں آمادہ کرنے کیلئے کیا قدم اُٹھایا تھا؟ جانے کیوں ہیری کو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا دیوؤں کی نسل سے کوئی گہرا تعلق وابستہ رہا تھا۔ اس نے ایک بار پھر پاروتی کے جھلملاتے ہوئے بالوں کی طرف سونے پن سے دیکھا۔ کاش وہ جذب انکشافی کر سکے اور اس کے دماغ کی کھڑکی عقب میں کھول کر اندر جھانک سکے کہ دیوؤں کے بارے میں ایسا کیا تعلق چھپا ہوا تھا جس کی وجہ سے پیرائے بونا کورڈ اور لیکٹن سٹائن کی جادوئی کابینہ کے درمیان ٹکراؤ جیسی کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔

ہیری نے لمحہ بھر کیلئے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا تا کہ اس کی آنکھوں کی جلنے والی پتلیوں کو کچھ ٹھنڈک مل پائے...... بونا کورڈ دراصل دیوؤں کا شکار ممنوع قرار دینا چاہتا تھا، وہ انہیں بنیادی حقوق دینا چاہتا تھا مگر لیکٹن سٹائن کے وحشی اور پہاڑی دیوؤں کی نسل کی وجہ سے اس کی قانون سازی خطرے میں پڑ گئی تھی۔ ہاں! یہی بات تھی......

اس نے اپنی آنکھیں کھول لیں جواب کافی جلن محسوس کر رہی تھیں۔ چمکتے ہوئے سفید چرمئی کاغذ کو دیکھتے ہی ان میں پانی بھر آیا۔ آہستہ آہستہ اس نے لیکٹن سٹائن کے دیوؤں کے بارے میں دو سطریں لکھیں۔ اس کے بعد وہ اپنے جواب کو دوبارہ پڑھنے لگا۔ وہ اس بارے میں کافی کم لکھ پایا تھا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ ریاستی اتحاد پر ہر مائنی کا دیا ہوا کئی صفحات پر مشتمل مقالہ کافی طویل تھا۔ اس نے دوبارہ اپنی آنکھیں بند کی اور اس مقالے کو یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا...... بین الاقوامی ریاستی اتحاد کی پہلی ملاقات فرانس میں ہوئی تھی۔ ہاں ہاں یہ بات تو وہ پہلے لکھ چکا ہے......غوبلن برادری نے اس کابینہ میں شامل ہونے کی کوشش کی تھی مگر انہیں باہر نکال دیا گیا تھا۔ وہ یہ بات بھی پہلے لکھ چکا تھا......اور لیکٹن سٹائن سے اس میں شامل ہونے کیلئے کوئی بھی نہیں آنا چاہتا تھا......

سوچو......اس نے خود کو ہدایت کی۔ اس کا چہرہ ہاتھوں میں چھپا ہوا تھا جبکہ اس کے چاروں طرف قلمیں لگا تار جوابات لکھ رہی تھیں اور بڑے گھڑیال میں ریت تیزی سے نیچے گرتی جا رہی تھی اور سوئی تھرکتی ہوئی خاتمے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

وہ ایک بار پھر سرد اور نیم تاریک راہداری میں چل رہا تھا۔ شعبہ اسراریات کے سیاہ بڑے دروازے کی طرف اس کی قدم اُٹھ رہے تھے۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کی چال میں پہلے کی بہ نسبت کافی اعتماد اور عزم کی جھلک تھی۔ وہ درمیان میں کچھ قدم دوڑ کر بھی اُٹھا لیتا تھا۔ وہ اپنی منزل تک پہنچنے کیلئے بری طرح مچل رہا تھا......سیاہ دروازہ ہمیشہ کی طرح اس کیلئے کھل گیا تھا اور وہ ایک لمبوترے کمرے میں پہنچ گیا جس میں کئی دروازے دکھائی دے رہے تھے......

پتھر کے فرش پر چلتے ہوئے وہ دوسرے دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے کی زیریں درز سے فرش پر روشنی جھلملاتی ہوئی دکھائی دی اور عجیب سی مشینی آواز سنائی دینے لگی۔ مگر اس کے پاس جائزہ لینے کا وقت بالکل نہیں تھا۔ اسے جلدی تھی......وہ آخری کچھ فٹ دوڑ کر اگلے دروازے پر جا پہنچا۔ جو باقی دروازوں کی طرح کھل گیا تھا......وہ ایک بار پھر گرجے جیسے کھلے ہال میں پہنچ گیا تھا جو

الماریوں اور شیشے کے چھوٹے گولوں سے بھرا پڑا تھا۔ اس کا دل بہت تیز تیز دھڑک رہا تھا...... وہ اس بار وہاں تک پہنچنے ہی والا تھا...... ستانوے نمبر تک پہنچ کر وہ بائیں طرف مڑ گیا اور دو قطاروں کے درمیان تیزی سے چلنے لگا۔

دور فرش پر کوئی ہیولا دکھائی دے رہا تھا۔ ایک سیاہ ہیولا فرش پر کسی زخمی جانور کی طرح چل رہا تھا...... ہیری کے پیٹ میں خوف کی لہر دوڑ گئی...... متجسس نظروں سے...... اس کی پتلیاں سکڑنے لگیں۔ اس کے منہ سے ایک عجیب سی بلند اور یخ بستہ آواز نکلی جس میں رحم کا کوئی عنصر نہیں موجود تھا۔

''تم اسے اُٹھا کر مجھے دے دو!...... اسے اُٹھا لو ابھی!...... میں اسے نہیں چھو سکتا...... مگر تم اسے چھو سکتے ہو!''

فرش پر گرے ہوئے ہیولے میں کچھ حرکت پیدا ہوئی، ہیری نے دیکھا کہ لمبی سفید انگلیوں والے اس کے ہاتھ میں ایک چھڑی موجود تھی۔ اس نے اپنی یخ بستہ آواز میں کہا۔ ''اینگوریسم!''

فرش پر گرا ہوا ہیولا اب بری طرح تڑپنے اور چیخنے لگا۔ اس نے فرش پر اُٹھنے کی کوشش کی مگر وہ ایک بار پھر گر گیا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ ہیری عجیب سنگدلی سے ہنسنے لگا۔ اس نے اپنی چھڑی اوپر اُٹھالی جس سے جادوئی وار کی اذیت رُک گئی اور وہ ہیولا لمبے لمبے سانس لے کر کراہنے لگا۔

''لارڈ والڈی مورٹ انتظار کر رہے ہیں......''

زمین پر گرا ہوا آدمی آہستہ آہستہ اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں کے بل کچھ انچ اونچا اُٹھا اور اس نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔ اس کا چہرہ خون سے لت پت تھا اور تکلیف کی شدت سے کانپ رہا تھا مگر غصے کے مارے اس کے چہرے پر سختی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری اسے پہچان گیا تھا، وہ سیریس تھا۔ اس کا قانونی سرپرست!

''اس سے پہلے میں اپنی جان دے دوں گا!'' سیریس نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''یہ تو طے ہے کہ آخر میں میں تمہاری جان ضرور لے لوں گا۔'' یخ بستہ آواز نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ''مگر اس سے پہلے تمہیں مجھے وہ چیز اُٹھا کر دینا ہی ہوگی بلیک! تم شاید یہ سوچتے ہو کہ تم اذیت برداشت کر سکتے ہو؟ اس بارے میں نظر ثانی کر لو...... ہمارے پاس کافی وقت ہے اور کسی کو بھی تمہاری چیخیں نہیں سنائی دیں گی......''

مگر جونہی والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی سیریس کی طرف تانی، اسی وقت کوئی زور سے چیخا اور ڈیسک سے جھولتا ہوا سخت فرش پر جا گرا۔ زمین پر گرتے ہی ہیری کا دماغ ہڑبڑا کر بیدار ہو گیا، اسے احساس ہوا کہ وہ اب بھی چیخ رہا تھا۔ جب اس کی آنکھیں کھلیں تو اسے محسوس ہوا کہ وہ بڑے ہال میں تھا اور اس کے ماتھے کے نشان میں بہت شدید درد ہو رہا تھا۔

☆☆☆☆

بتیسواں باب

آگ سے باہر

''میں ہسپتال نہیں جاؤں گا...... مجھے وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے...... میں وہاں نہیں جانا چاہتا ہوں......''

ہیری یہ باتیں بڑبڑاتا ہوا جا رہا تھا اور پروفیسر ٹوفٹی سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پروفیسر ٹوفٹی ہیری کو بیرونی ہال میں لے جاتے ہوئے اس کی طرف پریشان نظروں سے دیکھ رہے تھے اور چاروں طرف بیٹھے ہوئے طلباء حیرانگی سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''مم...... میں ٹھیک ہوں سر! دراصل...... مجھے جواب لکھتے ہوئے نیند آ گئی تھی...... اور میں ایک ڈراؤنا خواب دیکھنے لگا......'' ہیری نے اپنے ماتھے سے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔

''امتحان کا شدید دباؤ......'' بوڑھے جادوگر نے خوشگوار انداز میں ہیری کا شانہ تھپتھپایا اور کہا۔ ''ایسا ہو جاتا ہے لڑکے! اب جا کر ٹھنڈا پانی پی لو اور دوبارہ بڑے ہال میں جا کر اپنا پرچہ مکمل کر لو۔ وقت بس کچھ ہی دیر میں ختم ہونے والا ہے مگر تم شاید اپنا آخری جواب پورا ضرور کر لوگے۔''

''جی نہیں...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میں لکھ چکا ہوں...... مجھے جتنا لکھنا تھا، میں اتنا لکھ چکا ہوں...... مجھ میں مزید لکھنے کی سکت نہیں ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''اچھی بات ہے...... اچھی بات ہے!'' بوڑھے جادوگر نے آہستگی سے کہا۔ ''میں تمہارا چرمئی کاغذ اپنے پاس جمع کر لیتا ہوں، میرا مشورہ مانو تو کچھ دیر جا کر سو جاؤ...... سکون ملے گا!''

''جی! میں ایسا ہی کروں گا...... آپ کا بہت بہت شکریہ سر!'' ہیری نے تیزی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

جب پروفیسر ٹوفٹی بڑے ہال کے دروازے کے پیچھے اوجھل ہوئے، اسی وقت ہیری نے سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگا دی۔ وہ راہداریوں میں سے اتنی بدحواسی سے بھاگتا ہوا نکلا کہ دیوار پر لٹکی ہوئی تصویروں کے جادوگر اسے برا بھلا کہنے لگے۔ وہ ان سے سب کو نظر انداز کرتا ہوا طوفانی رفتار سے سیڑھیاں پھلانگتا چلا گیا اور پھر ہسپتال کے دُہرے دروازے پر پہنچ کر اسے بری طرح

پیچھے دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ایک وارڈ میں میڈم پامفری بستر پر لیٹے ہوئے مونٹی گو کے کھلے منہ میں چمچ کے ذریعے چمکدار نیلی دوا انڈیل رہی تھیں۔ ہیری کی اس ہنگامی آمد کو دیکھ کر اس کی تیوریاں چڑھ گئیں اور وہ دہشت بھری آواز میں چیخ اُٹھیں۔

''پوٹر! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''مجھے پروفیسر میک گوناگل سے ملنا ہے۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ سانس پھیپھڑوں کو چیرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ''بہت ضروری ہے......''

''وہ یہاں نہیں ہیں!'' میڈم پامفری نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ ''انہیں آج صبح سینیٹ مونگوز ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ اس عمر میں چار شُشدروار چھاتی پر پڑنا؟......یہی کیا کم حیرانگی والی بات ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہیں......''

''وو......وہ یہاں نہیں ہیں؟'' ہیری نے گھُٹے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

اسی وقت گھنٹی کی آواز سنائی دی۔ ہیری کو طلباء کے شور شرابے اور راہداریوں میں پہنچنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ کسی بت کی مانند ساکت کھڑا میڈم پامفری کی طرف دیکھتا رہ گیا۔ وہ اب واقعی دہشت کی جھپٹ کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔ وہ یہ بات کسی اور کو بھی نہیں بتا سکتا تھا۔ ڈمبل ڈور جا چکے تھے، ہیگرڈ تو کل رات ہی فرار ہوا تھا، مگر اسے یہ امید ہمیشہ رہتی تھی کہ کم از کم پروفیسر میک گوناگل کا ساتھ تو اسے حاصل ہی تھا۔ بلاشبہ وہ کچھ چڑچڑی اور سخت گیر خاتون تھیں پھر بھی ان پر پورا بھروسہ کیا جا سکتا تھا لیکن وہ تو کہیں جانے والی نہیں تھیں، سچ تو یہ تھا کہ اب تو وہ بھی سینیٹ مونگوز جا چکی تھیں۔

''مجھے کوئی حیرت نہیں کہ تمہیں اس بات سے صدمہ پہنچا ہے۔'' میڈم پامفری اپنے چہرے پر افسردگی کا جھلک بکھیرتے ہوئے بولیں۔ ''ان میں سے کوئی بھی دن کے اجالے میں منروا میک گوناگل سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا...... یہ سراسر بزدلی کا مظاہرہ تھا......اگر مجھے اس بات کی پریشانی نہ ہوتی کہ میرے بغیر سکول کے طلباء کا کیا حال ہوگا؟ تو میں اس بزدلی کے ردعمل میں یقیناً استعفیٰ دے چکی ہوتی......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے گم صم لہجے میں کہا۔

وہ مڑا اور اندھوں کی طرح ہسپتال سے باہر نکلا۔ وہ ایک بار پھر راہداریوں میں پہنچ چکا تھا جہاں طلباء کا ہجوم اسے مخالف سمت میں دھکیل رہا تھا۔ اس کے وجود میں دہشت کا احساس کسی زہریلے سانپ کی مانند ڈنک مار رہا تھا۔ اب اس کا دماغ چکرنے لگا تھا اور وہ یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے؟

اسی وقت اس کے دماغ کے کسی گوشے سے صدا اُٹھی!......رون...... ہرمائنی!

وہ ایک بار پھر بھاگنے لگا۔ وہ سامنے آنے والے طلباء کو بری طرح دھکیلتا ہوا جا رہا تھا اور ان کے ردعمل کو نظرانداز کرتا جا رہا تھا۔ سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر رون اور ہرمائنی دکھائی دیئے جو تیزی سے اسی کی طرف ہی آ رہے تھے۔

''ہیری! خیریت ہے......تم ٹھیک تو ہو...... مجھے تو تم بیمار دکھائی دے رہے ہو؟'' ہرمائنی سہمے ہوئے لہجے میں بولی۔

''تم کہاں چلے گئے تھے؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔

''یہاں نہیں!......میرے ساتھ آؤ!'' ہیری نے تیزی سے کہا۔''میں کچھ بتانا چاہتا ہوں''

وہ انہیں پہلی منزل کی راہداری میں لے گیا۔ وہ وہاں ہر دروازے کے اندر جھانک جھانک کر دیکھتا رہا۔ بالآخر اسے ایک خالی کلاس روم مل گیا جس میں وہ تیزی سے داخل ہو گیا۔ رون اور ہرمائنی کے اندر داخل ہونے کے بعد اس نے دروازہ بند کر دیا اور اس سے ٹیک لگا کر لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

''والڈی مورٹ نے سیریس کو پکڑ لیا ہے!''

''کیا کہہ رہے ہو؟''

''تمہیں کیسے معلوم ہوا؟''

''میں نے ابھی ابھی دیکھا ہے، جب میں امتحانی پرچہ لکھتے لکھتے سو گیا تھا۔''

''مگر......مگر کہاں؟......کیسے؟'' ہرمائنی نے خوفزدہ انداز میں پوچھا۔ اس کا چہرہ اب بالکل فق پڑ چکا تھا۔

''مجھے نہیں معلوم یہ کیسے ہوا؟'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔''مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہے؟ شعبہ اسراریات میں ایک کمرہ ہے جس میں بہت ساری الماریاں ہیں، ان الماریوں پر شیشے کے چھوٹے چھوٹے گولے رکھے ہوئے ہیں اور وہ لوگ ستانوے نمبر کی قطار کے دوسرے سرے پر موجود ہیں۔ وہ سیریس سے وہ چیز نکلوانا چاہتا ہے جو اسے ایک عرصے سے چاہئے تھی......وہ اس پر تشدد کر رہا ہے......اس نے کہا ہے کہ وہ اسے کام ہو جانے پر ہلاک کر دے گا......''

ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کی آواز کانپ رہی تھی اور اس کی ٹانگیں بھی......وہ جا کر ایک ڈیسک پر ڈھیر ہو گیا اور خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا۔

''ہم وہاں کیسے جائیں گے؟'' اس نے آہستگی سے پوچھا۔

لمحہ بھر کیلئے خاموشی چھا گئی۔

''کہاں جائیں گے؟'' رون نے حیرت بھری آواز میں پوچھا۔

''شعبہ اسراریات......سیریس کو بچانے کیلئے......'' ہیری نے جھنجلا کر کہا۔

''مگر......ہیری......'' رون اس کی بات سن کر سکتے میں آ گیا تھا۔

''مگر کیا......مگر کیا......؟'' ہیری چیختا ہوا بولا۔

وہ یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ دونوں اس کی طرف ایسے کیوں دیکھ رہے تھے جیسے وہ ان سے کوئی احمقانہ کام کرنے کیلئے کہہ رہا ہو۔

''ہیری!'' ہرمائنی تھوڑی سہمی ہوئی آواز میں بولی۔ ''ار...... والڈی مورٹ...... والڈی مورٹ جادوئی محکمے میں بغیر کسی کی نظروں میں آئے کیسے پہنچ گیا ہوگا......؟''

''مجھے معلوم نہیں ہے!'' ہیری گرجتا ہوا بولا۔ ''سوال یہ ہے کہ ہم لوگ وہاں کیسے پہنچیں گے؟''

ہرمائنی نے اس کی طرف ایک قدم بڑھایا۔

''ہیری! ذرا دماغ پر زور دو۔'' وہ آہستگی سے بولی۔ ''شام کے پانچ بج رہے ہیں...... جادوئی محکمے میں سینکڑوں ملازمین موجود ہوں گے...... والڈی مورٹ اور سیریس بغیر کسی کو دکھائی دیئے وہاں کیسے گھس سکتے ہیں؟ ہیری!...... پوری دنیا میں محکمہ انہی دونوں کو پکڑنے کیلئے سب سے زیادہ کارروائیاں کر رہا ہے...... تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ ایرورز سے بھری عمارت میں بغیر کسی کے نظروں میں آئے گھس سکتے ہیں؟''

''کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے!'' ہیری زور چلایا۔ ''شاید والڈی مورٹ نے کوئی غیبی چوغہ پہن رکھا ہو یا اس جیسی کوئی اور چیز...... چاہے جو بھی ہو، جب جب میں نے اسے دیکھا ہے، مجھے شعبہ اسراریات ہمیشہ خالی ہی ملا ہے......''

''ہیری! تم کبھی وہاں نہیں گئے ہو......'' ہرمائنی نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ ''تم نے تو وہ جگہ صرف خواب میں ہی دیکھی ہے، صرف خواب میں ہی...... ہے نا؟''

''تم جانتی ہو کہ میرے خواب غیر حقیقی نہیں ہوتے ہیں!'' ہیری اور زور سے چیخا اور اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولا، جیسے وہ اسے پکڑ کر جھنجوڑ دینا چاہتا ہو۔ ''تم رون کے ڈیڈی والے خواب کے بارے میں کیا کہو گی؟ وہ کیسے سچ ثابت ہو گیا؟ ایسا کیسے ہو گیا کہ ان کے ساتھ ہونے والا حادثہ ٹھیک اسی وقت میرے خواب میں آ گیا......؟''

''ہرمائنی! یہ صحیح کہہ رہا ہے......'' رون نے آہستگی سے ہیری کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''مگر یہ تو...... یہ تو بڑی ناممکن سی بات ہے۔'' ہرمائنی متوحش لہجے میں بولی۔ ''ہیری! جب سیریس ہمیشہ ہی گیرم مالڈ پیلس کے تاریک مکان میں رہتا ہے تو والڈی مورٹ نے اسے کیسے پکڑ لیا؟''

''ممکن ہے کہ سیریس کی قوت برداشت جواب دے گئی ہو اور وہ تازہ ہوا کھانے کیلئے باہر نکل گیا ہو...... وہ تو باہر نکلنے کیلئے ایک عرصے سے تڑپ رہا تھا، ہے نا؟''

''سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیوں؟'' ہرمائنی نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''آخر والڈی مورٹ اس ہتھیار کو پانے کیلئے سیریس کا استعمال کیوں کرنا چاہتا ہے؟ یہ کچھ عجیب بات ہے!''

''میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا...... ہوسکتا ہے کہ کئی وجوہات ہوں!'' ہیری نے موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہرمائنی کے فلسفے پر تاؤ کھاتے ہوئے کہا۔ ''شاید والڈی مورٹ کو سیریس کو اذیت پہنچانے سے کوئی پرواہ نہیں ہوگی......''

''اوہ یاد آیا!'' رون بہت آہستگی سے سوچتا ہوا بولا۔ ''میرے دماغ میں ابھی ابھی ایک خیال آیا ہے، سیریس کا بھائی بھی تو مرگ خور تھا، ہے نا؟ ممکن ہے کہ اس نے سیریس کو اس ہتھیار کو نکالنے کی کوئی ترکیب بتا دی ہوگی......''

''ہاں! ایسا ممکن ہے......شاید اسی لئے ڈمبل ڈور اسے ہمیشہ گھر میں قید رہنے پر ضد کرتے رہتے ہوں گے......!'' ہیری نے رون کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے!'' ہرمائنی اب غصے میں دکھائی دے رہی تھی۔ ''تم دونوں کی باتیں بے سروپا اور ٹامک ٹوئیوں پر مشتمل ہیں، یہ کوئی عقلمندی والی بات نہیں ہے اور ہمارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے......ایک بھی ثبوت نہیں ہے کہ والڈی مورٹ اور سیریس اس وقت شعبہ اسراریات میں موجود ہیں......''

''ہرمائنی! ہیری نے خود انہیں وہاں دیکھا ہے!'' رون نے اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے...... مجھے یہی کہنا تھا کہ......'' ہرمائنی مبہم مگر فیصلہ کن لہجے میں بولی۔

''کیا......؟''

''ہیری! میں کوئی تنقید نہیں کر رہی ہوں۔'' ہرمائنی نے سنبھل کر کہا۔ ''مگر تم......ایک طرح سے......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ......کیا تمہیں یہ محسوس نہیں ہوتا ہے کہ تمہارے اندر لوگوں کو بچانے کی کوئی سیج ملتی ہے؟''

ہیری نے غصے سے اس کی طرف گھورا۔

''اور بچانے کی سیج سے تمہارا کیا مطلب ہے؟'' وہ لفظ چبا کر بولا۔

''دیکھو......تم......'' وہ پہلے سے زیادہ خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ تشویش مندی کیلئے گذشتہ سال......جھیل میں......ٹورنامنٹ کے دوران تمہیں، میرا مطلب ہے کہ تمہیں ڈیلاکور لڑکی کو بچانے کی ضرورت نہیں تھی......مگر تم تھوڑے جذباتی ہو گئے تھے؟''

ہیری کے دماغ میں غصے کی تیز لہر اُٹھنے لگی۔ وہ اسے اس وقت اس کی غلطی کی یاد کیسے دلا سکتی تھی؟

''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ وہ یقیناً بہت بہادری کا کام تھا......'' ہرمائنی نے فوراً سنبھلتے ہوئے کہا جو ہیری کے چہرے پر پھیلے ہوئے غصیلے تاثرات کو دیکھ کر واقعی خوفزدہ ہو گئی تھی۔ ''تمام لوگوں کو یہ کام نہایت شاندار لگا تھا......''

''بڑی عجیب بات ہے!'' ہیری نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ''مجھے یاد ہے کہ رون بھی یہی بولا تھا کہ میں نے ہیرو بننے میں وقت برباد کر دیا تھا......کیا تم سوچتی ہو کہ اس بار بھی میں کچھ ایسا ہی کر رہا ہوں؟ تمہیں محسوس ہوتا ہے کہ میں ایک بار پھر ہیرو بننے کی کوشش کر رہا ہوں؟''

''نہیں نہیں......'' ہرمائنی بے قرار ہو کر کہا۔ ''میرا مطلب ایسا قطعی نہیں تھا......''

''تو ٹھیک ہے، تم جو بھی کہنا چاہتی ہو...... جلدی سے آسان الفاظ میں کہہ ڈالو تا کہ مجھے سمجھ آ جائے۔'' ہیری نے غصے سے بھنبھناتے ہوئے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ ہم یہاں ہر گزرتے ہوئے پل میں وقت برباد کر رہے ہیں۔''

''دراصل میں یہ کہنے کی کوشش کر رہی ہوں...... والڈی مورٹ تمہیں جانتا ہے ہیری! وہ تمہیں للچانے کیلئے جینی کے پیچھے پیچھے خفیہ تہہ خانے میں لے گیا تھا۔ وہ اسی طرح سے کام نکالتا ہے، وہ جانتا ہے کہ تم سیریس...... کی مدد کرنے کیلئے بے قرار ہو کر وہاں ضرور پہنچو گے...... یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ بس تمہیں کسی بھی طرح شعبہ اسراریات میں بلانے کی کوشش کر رہا ہو......''

''ہرمائنی اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ اس نے مجھے وہاں لے جانے کیلئے یہ کام کیا ہے یا نہیں...... میک گوناگل سینیٹ مونگوز ہسپتال میں منتقل کی جا چکی ہیں۔ اب ہوگورٹس میں ققنس کے گروہ کا کوئی رکن نہیں بچا ہے جسے ہم جا کر یہ بتا سکیں کہ وہاں کیا ہوا ہے؟ اگر ہم وہاں نہیں جائیں گے تو سیریس کی موت یقینی ہے......''

''پھر بھی ہیری! اگر تمہارا خواب محض خواب ہی ثابت ہوا تو......'' ہرمائنی نے کہنا چاہا۔

ہیری اتنی زور سے بھڑکتا ہوا گرجا کہ ہرمائنی بری طرح سہم گئی اور ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔

''تم بات کو سمجھ کیوں نہیں رہی ہو؟'' ہیری طیش کے عالم چلا کر بولا۔ ''مجھے کوئی ڈراؤنے خواب نہیں آ رہے ہیں۔ میں صرف خواب نہیں دیکھ رہا ہوں۔ تمہیں کیا محسوس ہوتا ہے کہ جذب پوشیدی کا دباؤ کیوں ڈالا جا رہا تھا؟ تمہیں کیا لگتا ہے کہ ڈمبل ڈوران ساری چیزوں کو دیکھنے کیلئے مجھے کیوں روکنا چاہتے تھے؟...... کیونکہ وہ سب سچ ہوتی ہیں، ہرمائنی! سیریس پھنس چکا ہے، میں نے اسے دیکھا تھا۔ والڈی مورٹ نے اسے اپنے قبضے میں کر رکھا ہے اور یہ بات ابھی تک کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف ہم لوگ ہی اسے بچا سکتے ہیں اور اگر تم یہ کام نہیں کرنا چاہتی ہو تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا...... بس یہ سن لو کہ میں وہاں جا رہا ہوں، سمجھ گئی؟ اور اگر تمہاری یادداشت درست کام کر رہی ہو تو تمہیں میرے لوگوں کو بچانے کی سیج پر اس وقت کیوں تکلیف نہیں ہوئی تھی جب میں تمہیں روح کھچڑوں سے بچا رہا تھا......'' وہ رون کی طرف مڑا۔ ''جب میں تمہاری بہن کو اس دیوہیکل اژدہے سے بچا رہا تھا......''

''میں نے تو کبھی نہیں کہا کہ مجھے کوئی تکلیف ہے۔'' رون نے تاؤ کھاتے ہوئے کہا۔

''مگر ہیری!'' ہرمائنی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ ''ڈمبل ڈور یہی چاہتے ہیں کہ تم ان چیزوں کو اپنے دماغ سے باہر رکھنا سیکھ لو۔ اگر تم نے صحیح طریقے سے جذب پوشیدی کی مشقیں کی ہوتیں تو اس طرح کا خواب تمہیں کبھی دکھائی نہ دیتا......''

''تو کیا اب میں یہ اداکاری کر کے دکھاؤں کہ میں نے کچھ نہیں دیکھا ہے......''

''سیریس نے بھی تمہیں یہی کہا تھا کہ اپنے دماغ کو بند کرنا سیکھنا تمہارے لئے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے......''

''دیکھو! اگر اسے معلوم ہوتا کہ میں کیا دیکھنے والا ہوں تو وہ شاید ایسا کبھی نہیں کہتا......''

کلاس روم کا دروازہ اچانک کھل گیا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھا۔ جینی اندر داخل ہو چکی تھی۔

وہ تھوڑی متجسس دکھائی دے رہی تھی۔اس کے پیچھے لونا لوگڈ بھی تھی جو ہمیشہ کی طرح ایسی دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ کسی اتفاق سے ادھر آنکلی ہو۔

''کیا چل رہا ہے؟'' جینی نے سنجیدگی سے پوچھا۔''ہم نے باہر ہیری کے چیخنے کی آواز سن لی تھی۔تم کیوں چلا رہے تھے، ہیری؟''

''تم سے کوئی تعلق نہیں ہے؟'' ہیری نے روکھے لہجے میں اکھڑ کر کہا۔

جینی نے اپنی بھنوئیں تان لیں۔

''مجھ سے اس طرح بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' وہ پرسکون لہجے میں بولی۔''میں تو بس یہ سوچ کر ادھر آ گئی تھی کہ شاید میں تمہاری کوئی مدد کرسکوں!''

''بالکل نہیں!......تم میری کوئی مدد نہیں کرسکتی ہو۔'' ہیری نے غصے سے کہا۔

''کیا تمہیں احساس ہے کہ تم بدتمیزی کر رہے ہو؟'' لونا لوگڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

ہیری نے دل میں اسے ایک گالی دی۔وہ اس وقت لونا سے الجھنے کی حالت میں نہیں تھا۔

''ٹھہرو!'' ہرمائنی نے اچانک کہا۔''ٹھہرو! ہیری وہ لوگ مدد کرسکتے ہیں۔''

ہیری اور رون نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

''دیکھو!'' وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔''ہیری! ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ سیریس واقعی ہیڈکوارٹر سے غائب ہے......''

''میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں نے خود دیکھا تھا......''

''اوہ ہیری! مہربانی کر کے میری بات سن لو۔'' ہرمائنی نے متوحش لہجے میں کہا۔''میں تم سے درخواست کرتی ہوں کہ تم لندن جانے سے پہلے اس بات کی تحقیق کرلو کہ سیریس گھر پر ہے یا نہیں......اگر ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ گھر پر نہیں ہے تو پھر میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں تمہیں روکنے کی کوئی کوشش نہیں کروں گی۔میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی اور جو کچھ اسے بچانے کیلئے مجھ سے بن پڑا......وہ سب کروں گی۔''

''تم سمجھ نہیں رہی ہو......سیریس کو اس وقت تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ہمارے پاس برباد کرنے کیلئے ذرا سا وقت نہیں ہے......'' ہیری ہتھے سے اکھڑتا ہوا بولا۔

''اگر یہ والڈی مورٹ کی چال ثابت ہوئی تو......ہیری! ہمیں اس کی مکمل جانچ کرنا چاہئے......بغیر سوچے سمجھے اندھے کنوئیں میں چھلانگ لگانا کوئی عقلمندی نہیں ہے......''

''مگر ہم یہ جانچ کیسے کریں گے؟'' ہیری تنک کر بولا۔''کس ذریعے سے؟''

''ہمیں امبریج کے آتشدان کا دوبارہ استعمال کرنا ہوگا۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''ہمیں سفوف انتقال کے ذریعے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔'' ہرمائنی اپنی منصوبہ بندی کے بارے سوچ کر کانپ اُٹھی تھی۔ ''ہم ایک بار پھر امبریج کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کریں گے مگر ہمیں پہرہ دینے کیلئے کسی نہ کسی کی ضرورت تو پڑے گی، اس کام کیلئے جینی اور لونا ہماری مدد کر سکتی ہیں۔''

جینی ابھی تک معاملے کی تہہ تک نہیں پہنچ پائی تھی مگر اس نے فوراً ہامی بھر لی۔

''ہاں! ہم یہ کام کر دیں گے۔''

''سیریس سے تمہارا مطلب سٹوبی بورڈ مین ہے، ہے نا؟''

کسی نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''ٹھیک ہے، اگر تم یہ کام جلدی سے کرنے کا کوئی طریقہ سوچ سکتی ہو تو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ورنہ میں اسی وقت شعبہ اسراریات کی طرف نکلنے کی کوشش کرتا ہوں......''

''شعبہ اسراریات......؟'' لونا لوگڈ نے کچھ حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مگر تم وہاں جاؤ گے کیسے؟''

ایک بار پھر ہیری نے اس کی بات کو نظر انداز کر دیا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی نے اپنے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔ وہ اب ڈیسکوں کے درمیان چہل قدمی کر رہی تھی۔ ''ٹھیک ہے......ہم میں سے کوئی ایک امبریج کے پاس جائے گا اور انہیں غلط سمت میں روانہ کر دے گا اور انہیں ان کے دفتر سے دور رکھے گا۔ وہ انہیں بتا سکتا ہے کہ......میں نہیں جانتی......کہ پیوس نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی کوئی بھیانک کارنامہ انجام دیا ہو!''

''تم فکر نہ کرو۔ میں یہ کام کر دوں گا!'' رون نے فوراً کہا۔ ''میں ان سے کہہ دوں گا کہ پیوس تبدیلی ہیئت کے شعبے میں توڑ پھوڑ کر رہا ہے۔ یہ ان کے دفتر سے کافی دور ہے۔ ویسے اگر مجھے پیوس راستے میں مل گیا تو میں اس سے ایسا کرنے کی درخواست کر لوں گا......''

صورتحال اتنی پیچیدہ تھی کہ ہرمائنی نے تبدیلی ہیئت کے شعبے میں توڑ پھوڑ کی یہ منصوبہ بندی خاموشی سے قبول کر لی تھی اور کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی نے بھنوئیں تانتے ہوئے کہا۔ ''وہاں داخل ہوتے وقت ہمیں طلباء کو ان کے دفتر سے دور رکھنے کی کوشش بھی کرنا ہوگی ورنہ سلے درن کا کوئی بھی طالبعلم جا کر انہیں ضرور خبردار کر دے گا۔''

''لونا اور میں راہداری کے دونوں سروں پر کھڑی ہو جائیں گی اور طلباء کو اس طرف نہ جانے کی تنبیہ جاری کریں گی۔'' جینی نے تیزی سے کہا۔ ''ہم یہ افواہ اُڑا دیں گی کہ وہاں بیہوش کر دینے والی زہریلی گیس پھیل گئی ہے۔'' ہرمائنی اس کی بات سن کر دنگ رہ گئی کہ جینی نے اتنا بڑا جھوٹ اتنی جلدی کیسے سوچ لیا تھا؟ جینی نے اس کا چہرہ بھانپ لیا تھا، وہ کندھے اچکا کر بولی۔ ''فریڈ اور جارج جانے

سے پہلے کچھ ایسا ہی کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے......''

''ٹھیک ہے......'' ہر مائنی نے منصوبے کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! تم اور میں غیبی چوغے میں چھپ کر دفتر کے قریب ٹھہریں گے۔ امبریج کے وہاں سے نکلتے ہی ہم دفتر میں گھس جائیں گے اور آتشدان میں سیریس سے بات کر سکتے ہو......''

''وہ وہاں موجود نہیں ہے، ہر مائنی!''

''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ تم اس بات کی تصدیق کر سکتے ہو کہ سیریس گھر پر ہے یا نہیں! میں باہر نظر رکھوں گی، میرا خیال ہے کہ تمہیں اکیلا نہیں ہونا چاہئے۔ لی جارڈن نے دوبارہ وہاں طلاشرفی چھوڑ کر یہ بات ثابت کر دی ہے کہ کھڑکی ایک کمزور جگہ ہے......''

اگرچہ ہیری بے حد ناراض اور بے صبری کا شکار تھا مگر اسے محسوس ہو رہا تھا کہ امبریج کے دفتر میں جانے کا ہر مائنی کا مشورہ یک جہتی اور وفاداری کی علامت تھی۔

''میں...... چلو ٹھیک ہے...... شکریہ!'' وہ بڑبڑایا۔

ہر مائنی کو کافی طمانیت محسوس ہوئی کہ ہیری نے اس کی بات مان لی تھی۔

''تو ٹھیک ہے...... اگر ہم یہ سارا منصوبہ ترتیب سے کامیاب کر بھی لیں تو بھی مجھے نہیں محسوس ہوتا کہ ہمیں پانچ منٹ سے زیادہ وقت مل پائے گا کیونکہ فلیچ اور بدمعاش تفتیشی دستے کے لوگ بھی تو راہداریوں میں گھوم رہے ہوں گے......''

''پانچ منٹ میرے کافی ہیں......'' ہیری نے کہا۔ ''چلو اب شروع ہو جاتے ہیں!''

''اس وقت......'' ہر مائنی کے چہرے پر ایک بار پھر دہشت پھیل گئی۔

''تو اور کب؟'' ہیری غصے سے غرایا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم رات کے کھانے کے بعد تک انتظار کریں گے؟ ہر مائنی! سیریس کو اس وقت بھی تشدد کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے......''

''میں......'' ہر مائنی نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ رُک گئی اور پھر بولی۔ ''تو پھر ٹھیک ہے، تم جا کر اپنا غیبی چوغہ لے آؤ۔ ہم تمہیں امبریج کے دفتر والی راہداری کے کنارے پر ملیں گے، ٹھیک ہے؟''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ کمرے سے جست لگا کر باہر نکل گیا۔ وہ باہر موجود طلباء کے ہجوم میں سے راستہ بناتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ دو منزل اوپر اسے سمیس اور ڈین تھامس ملے۔ انہوں نے اسے بتانے لگے کہ انہوں نے امتحانات کے ختم ہونے کی خوشی میں رات سے صبح تک جشن منانے کے اہتمام کا فیصلہ کیا ہے مگر ہیری نے ان کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی، وہ تصویر کے راستے سے اندر پہنچا اور وہ جب اپنے صندوق سے غیبی چوغہ نکال کر واپس نیچے سیڑھیاں اترا تو ہال میں لوگ اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ انہیں ہاگس میڈ سے کتنی بٹر بیئر لانا چاہئے؟ اس سے پہلے کہ وہ ہیری کو بھی اپنی بحث میں شامل کر پاتے۔ ہیری سرعت رفتاری سے تصویر کے راستے باہر نکل چکا تھا۔ اس نے تسلی کر لی تھی کہ اس کے بستے میں غیبی چوغے کے ساتھ سیریس کا چاقو بھی موجود تھا۔ سمیس اور ڈین کو اس

کے اندر جانے اور باہر نکلنے کا پتہ تک نہیں چل پایا تھا۔

''ہیری! کیا تم دو گیلن کا چندا دینا چاہو گے؟ ہیرالڈ ڈنگل ہمیں تھوڑی فائر وہسکی بیچنے پر آمادہ ہو چکا ہے......''

مگر تب تک ہیری راہداری میں دوڑ لگا چکا تھا اور دو منٹ بعد وہ سیڑھیاں پھلانگ رہا تھا۔ ہر مائنی، جینی اور لونا امبریج کے دفتر والی راہداری کے کنارے پر اکٹھی کھڑی تھیں۔

''لو میں آ گیا......'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''تو اب شروع ہونے کیلئے تیار ہو؟''

''بالکل!'' ہر مائنی نے آہستگی سے کہا جب ساتویں سال میں پڑھنے والے طلباء کی ایک ٹولی زور زور سے باتیں کرتی ہوئی ان کے پاس سے گزری۔ ''تو رون! تم جا کر امبریج کو وہاں سے ہٹاؤ......جینی اور لونا......تم دونوں راہداری کو سنبھالو اور طلباء کو اس طرف آنے سے روکو......میں اور ہیری چوغہ راستہ صاف ہونے تک چوغہ نکال کر یہیں انتظار کریں گے۔''

رون تیزی سے چلا گیا اور اس کے چمکتے ہوئے سرخ بال راہداری کے ہجوم میں الگ ہی دکھائی دیتے رہے۔ اسی دوران لونا اور جینی دونوں الگ الگ سمتوں میں چلی گئیں۔ وہ طلباء کے ہجوم میں شامل ہو کر اپنے اپنے ہدف کی طرف جا رہی تھیں۔ جینی کے سرخ بال اور لونا کے سنہری بال ہوا میں لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''وہاں چلو!'' ہر مائنی نے ہیری کی کلائی پکڑ کر اسے ایک خالی جگہ پر کھینچ لیا جہاں ایک دورِ وسطیٰ کے مضحکہ خیز جادوگر کا بدصورت سر ایک لاؤڈ سپیکر پر کچھ بڑبڑا رہا تھا۔ ہر مائنی نے ہیری کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ ''کیا......کیا تمہیں یقین ہے کہ تم ٹھیک ہو، ہیری؟ تمہارا چہرہ بہت زیادہ زرد ہو رہا ہے......''

''میں بالکل ٹھیک ہوں!'' ہیری نے اپنی سانسیں درست کرتے ہوئے کہا اور اپنے بستے میں غیبی چوغہ باہر نکال لیا۔ سچ تو یہ تھا کہ اس کے ماتھے کا نشان نہایت شدت سے درد کر رہا تھا مگر اتنی بھی شدت سے نہیں کہ وہ یہ سمجھ لے کہ والڈی مورٹ نے سیریس کو مار ڈالا ہے۔ جب والڈی مورٹ ایوری کو سزا دے رہا تھا تب نشان میں زیادہ تیزی سے درد اُٹھا تھا جو نا قابل برداشت تھا۔

''یہ لو...... نیچے آ جاؤ!'' اس نے کہا اور غیبی چوغہ پھیلا کر دونوں پر ڈال لیا۔ ان کے سر کے اوپر جادوگر کے مجسمے سے لاطینی زبان میں بڑبڑانے کی آواز ابھی سنائی دے رہی تھی۔

''تم لوگ وہاں سے نہیں جا سکتے ہو۔'' دوسری طرف جینی طلباء کے بڑھتے ہوئے ہجوم کو کہہ رہی تھی۔ ''تمہیں دوسری طرف والی بل دار سیڑھیوں سے جانا پڑے گا، کسی نے اس راہداری میں دم گھٹ گیس پھیلا دی ہے......''

انہیں طلباء کی شکایت بھری آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''مجھے تو کوئی گیس نہیں دکھائی دے رہی ہے......'' ایک چڑچڑی آواز آئی۔

''احمق! وہ بے رنگ گیس ہے!'' جینی نے برا سا منہ بنا کر کہا تا کہ اسے اس بات پر یقین آ جائے۔ ''اگر تم اس تنبیہ کے باوجود

وہاں جانا چاہتے ہو تو شوق سے جا سکتے ہو، تاکہ تمہارے بے جان لاشے کو دیکھ کر دوسرے احمقوں کو ہماری بات پر یقین آ جائے......''

آہستہ آہستہ اس طرف آنے والوں کی تعداد کم ہونے لگی، ایسا لگ رہا تھا جیسے دم گھٹ گیس کی افواہ کافی تیزی سے ان میں پھیل گئی تھی۔ اب طلباء کی آمدورفت اس راہداری میں بالکل رُک گئی تھی۔ جب اردگرد کا علاقہ کافی حد تک خالی ہو گیا تو ہرمائنی بولی۔ ''میرا خیال ہے کہ راستہ اس سے زیادہ خالی نہیں ہو پائے گا۔ ہیری! چلو اب وہ کام کر دیتے ہیں......''

وہ غیبی چوغے کو اوڑھ کر آگے کی طرف چل دیئے۔ لونا راہداری کے دور دوسرے کنارے پر ان کی طرف پشت کئے کھڑی دکھائی دے رہی تھی۔

''اچھا کام کیا ہے......اشارہ مت بھولنا!'' جینی کے قریب سے گزرتے ہوئے ہرمائنی آہستگی سے بڑبڑائی۔

''مگر اشارہ کیا ہے......؟'' ہیری نے سرگوشی سے پوچھا جب وہ دونوں امبریج کے دفتر کے دروازے پر پہنچ گئے تھے۔

''امبریج کو آتے دیکھ کر زور زور سے 'کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار' گانے لگیں گے۔'' ہرمائنی نے تیزی سے جواب دیا اور ہیری نے سیریس کا چاقو نکال کر دروازے اور دیوار کے درمیان درز میں پھنسا کر جھٹکے دینے لگا۔ دروازہ کھل گیا اور وہ دونوں امبریج کے دفتر میں داخل ہو گئے۔ دفتر میں سجی پلیٹوں میں بلی کے بلونگڑے بڑی شان سے لیٹ کر دھوپ سینک رہے تھے جو روشندان سے سیدھی ان کی پلیٹوں پر پڑ رہی تھی۔ دگتر پچھلی مرتبہ کی طرح اب بھی بالکل خالی تھا۔ ہرمائنی نے یہ دیکھ کر سکون کی سانس لی۔

''میرا خیال تھا کہ دوسرے طلاشرفی کے گھسنے کے بعد انہوں نے یہاں کا حفاظتی نظام کافی سخت کر دیا ہوگا......'' اس نے آہستگی سے کہا۔

انہوں نے چوغہ اتار دیا اور ہرمائنی تیزی سے کھڑکی کے پاس پہنچ کر کھڑی ہو گئی جہاں اسے اشارہ ملنے کی توقع تھی۔ اس نے اپنی چھڑی باہر نکال لی تھی اور کھلے میدان کا جائزہ لینے لگی۔ ہیری آتشدان میں جھانکنے لگا۔ اس نے سفوف انتقال کا ڈبہ اُٹھایا اور ایک چٹکی سفوف آتشدان کے شعلوں میں ڈالا۔ اسی لمحے شعلوں کی رنگت سبز ہو گئی اور وہ تیزی سے نیچے جھکا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنا سر سبز شعلوں میں ڈال دیا اور زور سے چیخا۔ ''گیرم مالڈ پیلس مکان نمبر بارہ......''

اگلے ہی لمحے اس کا سر گھومنے لگا جیسے وہ ابھی ابھی کسی جھولے سے نیچے اترا ہو حالانکہ اس کے گھٹنے دفتر کے سرد فرش پر سختی سے جمے ہوئے تھے۔ اُڑتی ہوئی راکھ سے بچنے کیلئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ جب اس کا سر چکرانا رُک گیا تو اس نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا۔ وہ بارہ نمبر مکان گیرم مالڈ پیلس کے باورچی خانے سے جھانک رہا تھا۔ وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ اسے اسی بات کی امید تھی مگر خالی باورچی خانے کو دیکھ کر اس کے پیٹ میں اتھل پتھل ہونے لگی تھی۔ خوف کے سرد لہر اس کے پورے وجود میں دوڑ رہی تھی، وہ اس کیفیت سے نبٹنے کیلئے بالکل تیار نہیں تھا۔

''سیریس......'' وہ زور سے چلایا۔ ''سیریس! تم کہاں ہو؟''

اس کی آواز پورے باورچی خانے میں گونج اُٹھی مگر کوئی جواب نہیں ملا۔صرف آگ کے دائیں طرف ایک عجیب سی چیں چیں کی آواز سنائی دی۔

''وہاں کون ہے؟......'' ہیری نے دوبارہ چیخ کر پوچھا۔اسے محسوس ہوا جیسے وہاں کوئی چوہا چل رہا ہوگا......مگر اسی لمحے کریچر نامی گھریلوخرس اچھل کر اس کے سامنے آ گیا۔وہ نہایت خوش دکھائی دے رہا تھا۔اس کے دونوں ہاتھوں پر کسی تازہ چوٹ کا نشان دکھائی دے رہا تھا اور ان پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔

''اوہ! آگ میں تو پوٹرلڑکے کا سر ہے......'' کریچر نے خالی باورچی خانے ادھر ادھر دیکھتا ہوا بولا۔ہیری کو اس کی آنکھوں میں عجیب سی فاتحانہ جھلک کا احساس ہوا۔''کریچر مخمصے کا شکار ہے کہ وہ وہاں کیوں آیا ہے؟''

''کریچر......سیریس کہاں ہے؟'' ہیری نے سختی سے پوچھا۔

''مالک......مالک تو باہر گئے ہیں، ہیری پوٹر!'' کریچر نے جواب دیا اور کھلکھلا کر ہنسا۔

''وہ کہاں گیا ہے؟......جلدی بتاؤ کریچر!......وہ کہاں گیا ہے؟'' ہیری چیخ کر بولا۔

کریچر ایک بار پھر ہنسنے لگا۔

''میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں کریچر! یوں ہنسنا بند کردو!'' ہیری نے کرخت لہجے میں کہا۔وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ ایسی حالت میں نہیں تھا کہ وہ کریچر کو اس کے فعل پر کوئی سزا دے پاتا۔''سیدھی طرح بتاؤ......لوپن کہاں ہیں؟......میڈ آئی موڈی؟......ان میں کوئی بھی......کیا یہاں کوئی موجود ہے؟''

''یہاں کریچر کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں ہے!'' گھریلوخرس نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا اور ہیری سے دور مڑ گیا۔وہ دھیرے دھیرے باورچی خانے کے دروازے کی طرف جا رہا تھا۔''کریچر سوچتا ہے کہ اب وہ اپنی مالکن کے ساتھ تھوڑی بات چیت کرلے، اوہ ہاں! اسے یہ کافی لمبے عرصے سے موقع نہیں ملا ہے......کریچر کے مالک اسے اُن سے دور رکھ رہے تھے......''

''کریچر! سیریس کہاں گیا ہے؟'' ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر چیخ کر پوچھا۔''کریچر! کیا وہ شعبہ اسراریات میں گیا ہے......؟''

کریچر کے قدم یکدم رُک گئے۔ہیری کو اس کے سامنے کی کرسیوں کے پاؤں کے درمیان میں سے اس کے گندے سر کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

''مالک! غریب کریچر کو کبھی بتا کر نہیں جاتے ہیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں، ہیری پوٹر!'' اس نے پرسکون لہجے میں جواب دیا۔

''مگر تم جانتے ہو!'' ہیری دوبارہ چیخا۔''مجھے معلوم ہے کہ تم جانتے ہو، ہے نا؟ تم جانتے ہو کہ وہ کہاں گیا ہے؟''

ایک پل کیلئے خاموشی چھا گئی پھر گھریلوخرس زور سے کھلکھلا کر ہنسا......

''مالک......شعبہ اسراریات سے کبھی نہیں لوٹ پائیں گے۔ کریچر اور اس کی مالکن ایک بار پھر تنہا ہی رہیں گے...... ہیری پوٹر!'' وہ بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ تیزی سے آگے گیا اور ہال تک جانے والے دروازے میں داخل ہو کر غائب ہو گیا۔

''تم......'' ہیری نے چیخ کر کچھ کہنا چاہتا۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے کوئی گالی نکال پاتا یا جو بات کہتا...... ہیری کو اپنے سر کے بالائی حصے شدید درد کا احساس ہونے لگا۔ اس کا منہ لاشعوری پر کھل گیا اور اس میں کافی ساری راکھ بھر گئی پھر اس کا دم گھٹنے لگا۔ کوئی اسے شعلوں میں پیچھے کی طرف کھینچ رہا تھا۔ ایک درد بھرے احساس کے ساتھ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں جب وہ دوبارہ کھلیں تو اسے اپنے سامنے پروفیسر امبریج کا چوڑا زرد چہرہ دکھائی دیا جو اپنی گانٹھ دار انگلیوں میں اس کے بال دبوچ کر اسے آتشدان سے باہر کھینچ رہی تھیں۔ انہوں نے ہیری کی گردن یوں مروڑ رکھی تھی جیسے وہ اس کا گلا کاٹنے والی ہوں۔ انہوں نے ہیری کی گردن کو اوپر کی مروڑا جس سے اس کا منہ چھت کی طرف گھوم گیا۔

''تمہارا کیا خیال تھا کہ دفتر میں دو طلاشرفیوں کے گھسنے کے بعد میں تیسرے طلاشرفی کو بغیر اطلاع کے یوں آسانی سے گھسنے دوں گی؟'' وہ غصے سے غراتی ہوئی بولی۔ ''احمق لڑکے! اس کے بعد میں سے ہی میں نے دروازے کے گرد متنبہ کرنے والے خفیہ تاریک جادوئی کلمے کا حصار باندھ دیا تھا......اس کی چھڑی لے لو!'' انہوں نے کسی کو کہا جسے وہ بالکل نہیں دیکھ پایا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ کسی نے ہاتھ ڈال کر اس کے چوغے کی جیب میں سے اس کی چھڑی باہر کھینچ لی تھی۔

''اور اس کی بھی......'' انہوں نے دوبارہ کہا۔

ہیری کو دروازے کے پاس سے جھنجلاتی ہوئی آہ سنائی دی اور وہ سمجھ گیا کہ ہرمائنی سے بھی اس کی چھڑی چھین لی گئی ہے......

''میں جاننا چاہتی ہوں کہ تم میرے دفتر میں کیوں گھسے تھے؟ سچ اور صرف سچ!'' امبریج نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے بالوں کو زور زور سے جھٹکا دیا جس سے وہ لڑکھڑا سا گیا۔

''میں اپنا فائر بولٹ لینے کی کوشش کر رہا تھا!'' ہیری نے فوراً بات بنانے کی کوشش کی۔

''بکواس بند کرو!'' انہوں نے اس کے سر کو دوبارہ زور سے جھٹکا۔ ''تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو پوٹر کہ تمہارا فائر بولٹ یہاں نہیں ہے بلکہ وہ کڑی نگرانی میں نیچے تہہ خانے میں رکھا جا چکا ہے۔ تمہارا سر میرے آتشدان میں تھا......سیدھی طرح سے بتاؤ! تم کس سے بات کر رہے تھے؟''

''کسی سے نہیں!'' ہیری نے اپنا سر چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے تلخی سے کہا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کے کچھ بال جڑوں سے اکھڑ چکے ہوں۔

''جھوٹ مت بولو!'' امبریج نے سخت لہجے میں غرا کر کہا۔ انہوں نے اسے دور پھینک دیا جس سے وہ لڑکھڑا کر پیچھے والے میز سے جا ٹکرایا۔ اب اسے دفتر کا ماحول صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ہرمائنی کو میلی سینٹ بل سٹورڈ نے دیوار کے ساتھ لگا رکھا تھا۔ ملفوائے

کھڑکی کی چوکھٹ سے ٹیک لگا کراس کی طرف طنزیہ مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا اور ہیری کی چھڑی کو ہوا میں اچھال کراس سے کھیل رہا تھا۔اسی لمحے باہر ہلچل سی سنائی دی اور سلے درن کے کچھ لمبے تڑنگے طلباء دروازہ کھول کر اندر چلے آئے۔انہوں نے رون،جینی،لونا اور...... نیول کو پکڑ رکھا تھا۔ ہیری کو نیول کا چہرہ دیکھ کر حیرت ہوئی۔کریب نے نیول کو گردن سے پکڑ رکھا تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ اس کا دم گھٹنے ہی والا ہو۔ان چاروں کے منہ میں کپڑا ٹھونسا ہوا تھا......

''ہم نے ان سب کو پکڑ لیا ہے پروفیسر!'' وریگوٹن نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔اس نے رون کو پشت سے آگے کی طرف دھکا دیا۔ پھر وہ نیول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔''اِس نے مجھے اُسے پکڑنے میں رکاوٹ ڈالی تھی۔'' پھر اس نے جینی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو خود کو سلے درن کی نوجوان لڑکی سے چھڑانے کیلئے اس کی ٹانگوں پر ایڑیاں مار رہی تھی۔''اسی لئے میں اسے بھی ساتھ لے آیا ہوں!''

''صحیح کیا...... بہت اچھا کیا!'' امبریج نے جینی کی طرف خونخوار نظرں سے دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی تک خود کو چھڑانے کیلئے پر تول رہی تھی۔''میرا خیال ہے کہ اب ہوگورٹس میں ایک بھی ویزلی باقی نہیں بچ پائے گا، ہے نا؟''

ملفوائے نے چاپلوسی کے انداز میں زور سے قہقہہ لگایا جس امبریج شفقت بھرے انداز میں اس کی طرف دیکھ کر مسکرادیں اور پھر آگے بڑھ کر ایک خوشنما غلاف میں لپٹی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ایسا لگا جیسے کسی پھولوں سے بھری ہوئی کیاری میں ایک مینڈک بیٹھا ہوا ہو جو اپنے سامنے ملزموں کی بھیڑ دیکھ کر آنکھیں ادھر سے ادھر گھماتی رہیں۔

''ہونہہ...... پوٹر! تو تم میرے دفتر کے گرد اپنے وفادار پہرے دار تعینات کر رکھے تھے۔'' انہوں نے رون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''اور یہ گدھا ویزلی...... جسے تم نے مجھے یہ اطلاع دینے کیلئے بھیجا تھا۔'' ملفوائے ویزلی کے خطاب پر ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔''کہ پیوس تبدیلی ہیئت کے شعبے میں ہنگامہ برپا کئے ہوئے ہے، جبکہ سچ تو یہ تھا کہ مجھے پیوس کے بارے میں سچائی معلوم تھی کہ وہ شمالی مینار پر سکول کے ٹیلی سکوپس کی ناب پر سیاہی ڈال کر ان کی عدسوں کو دھندلا کرنے میں مصروف تھا۔مسٹر آرگس نے اس گدھے کی آمد سے کچھ ہی سیکنڈ پہلے مجھے اس بات کی اطلاع دے دی تھی...... میں سمجھ گئی تھی کہ تم میرے دفتر میں گھس کر کسی سے بات کرنا چاہتے ہو، ہے نا؟ ایلبس ڈمبل ڈور سے...... یا پھر واہیات نصف انسان ہیگرڈ سے؟...... یا پھر منروا میک گونا گل سے؟ ......حالانکہ میں نے سنا ہے کہ وہ اب بھی منجمد سحر میں جکڑی ہوئی ہے اور کسی سے بھی بات کرنے کی حالت میں نہیں ہے......''

ملفوائے اور تفتیشی دستے کے دوسرے ارکان استہزائیہ انداز میں ہنسنے لگے۔ہیری کے دل و دماغ میں اس قدر غصہ بھر چکا تھا کہ وہ نفرت اور طیش میں بری طرح کانپنے لگا۔

''میں جس سے بھی بات کر رہا تھا، اس کا آپ سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔آپ میرے نجی معاملے میں دخل اندازی نہیں کر سکتی ہیں!'' ہیری نے غراتے ہوئے کہا۔

امبریج کا ڈھیلا چہرہ سخت ہونے لگا۔

''ٹھیک ہے......'' انہوں نے اپنی خونخوار اور شیریں نوکیلی آواز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ بہت ہو گیا مسٹر پوٹر!...... میں نے تمہیں شرافت سے ساری بات بتانے کا پورا پورا موقع دیا تھا...... مگر افسوس تم نے میری شرافت اور شفقت کو غلط سمجھا اور کچھ بھی بتانے سے انکار کر دیا۔ اب میرے پاس تمہارے اندر سے حقیقت اگلوانے کیلئے کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا ہے۔ ڈریکو! تم جلدی سے پروفیسر سنیپ کو بلا کر لاؤ......''

ملفوائے نے ہیری کی چھڑی اپنے چوغے میں رکھی اور مسکراتا ہوا دفتر سے باہر نکل گیا مگر ہیری کا دھیان اس کی طرف بالکل نہیں تھا۔ اسے اسی لمحے ایک انہونی بات کا احساس ہوا تھا۔ اسے خود پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنا بیوقوف کیسے ہو گیا تھا؟ جو اس بات کو بالکل ہی فراموش کر بیٹھا تھا کہ ققنس کے گروہ کا کوئی بھی ممبر اب ہوگورٹس میں نہیں بچا تھا جو سیریس کو بچانے کیلئے اس کی مدد کر سکتے تھے؟ وہ یقیناً غلطی پر تھا...... کیونکہ ہوگورٹس میں اب بھی ققنس کے گروہ کا ایک اہم ممبر موجود تھا اور وہ 'سنیپ' تھے......

دفتر میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ صرف رون اور باقی پکڑے گئے لوگ ہی خود کو گرفت سے چھڑانے کیلئے دھکا مشتی کر رہے تھے۔ وریگوٹن کے رسید کئے ہوئے مکے کی وجہ سے اس کے ہونٹ سے خون ٹپک کر امبریج کے قالین کو داغدار کر رہا تھا۔ جینی اب بھی ساتویں سال میں پڑھنے والی سلے درن کی لڑکی کے پیروں کو اپنے پاؤں سے کچلنے کی کوشش کر رہی تھی جس نے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف مروڑ کر مضبوطی سے پکڑ رکھے تھے۔ کریب کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش میں نیول بری طرح تڑپ رہا تھا، اس کا چہرہ لمحہ بہ لمحہ ارغوانی رنگت میں بدلتا جا رہا تھا۔ ہرمائنی میلی سینٹ بل سٹوڈ کے شکنجے سے نکلنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔ البتہ لونا لوگڈ اپنے گرفت کنندہ کے حصار میں خاموش اور کھوئی کھوئی سی کھڑی تھی اور کھڑکی سے باہر کی فضا کا جائزہ لے رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس کمرے میں ہونے والے گفتگو سے کچھ لینا دینا نہیں تھا

ہیری نے سر اُٹھا کر امبریج کی طرف دیکھا جو اسے غور غور سے دیکھ رہی تھیں۔ اس نے اپنے چہرے کو پرسکون رکھنے کی پوری کوشش کی۔ اسی لمحے بیرونی راہداری میں کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ دروازہ کھلا اور ڈریکو ملفوائے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے پیچھے سنیپ میں اندر آ گئے۔ سنیپ نے دفتر میں چاروں طرف نظر گھما کر اپنے فریق کے طلباء کو دیکھا جنہوں نے گری فنڈر کے لوگوں کو شکنجے میں جکڑ رکھا تھا۔

''آپ نے مجھے بلایا...... ہیڈ مسٹرس؟'' انہوں ے دھیمی آواز میں کہا۔

''ہاں پروفیسر سنیپ!'' امبریج نے اپنے چہرے پر چوڑی مسکراہٹ پھیلاتے ہوئے جلدی سے کہا۔ ''مجھے صدقیال کی ایک اور بوتل چاہئے......اسی وقت!''

سنیپ نے اپنے سیاہ چپچپے بالوں کی اوٹ سے امبریج کی طرف سپاٹ انداز میں دیکھا۔

''گذشتہ مہینوں میں آپ نے پوٹر سے پوچھ گچھ کیلئے مجھ سے صدقیال کی آخری بوتل بھی لے تھی ہیڈمسٹرس! میرا خیال ہے کہ یقینی طور پر آپ نے اس پوری بوتل کا استعمال نہیں کیا ہوگا؟ میں نے آپ کو آگاہ کیا تھا کہ صرف تین ہی بوندیں کافی ہوتی ہیں......''

امبریج کا چہرہ یکدم سرخ دکھائی دینے لگا۔

''آپ تھوڑا اور صدقیال بنانے کی تکلیف تو کر سکتے ہیں، ہے نا؟'' انہوں نے کہا اور ان کی آواز میں لڑکیوں جیسی لوچ جھلکنے لگی جو اس بات کی علامت تھی کہ وہ اپنے اندر اُٹھنے والے طوفانی غصے کو بمشکل روک پا رہی ہیں۔

''کیوں نہیں......'' سنیپ نے کہا اور ان کے ہونٹ عجیب انداز میں سکڑ گئے۔ ''اس کی پکائی کیلئے نئے چاند کے نکلنے سے لے کر اس کے خاتمے تک کا دورانیہ لگتا ہے، اس لئے مجھے صدقیال تیار کرنے کیلئے کم از کم ایک مہینے کی مہلت تو چاہئے۔''

''ایک مہینہ......؟'' لمحہ بھر کیلئے امبریج کا منہ کھلا رہ گیا اور پھر مینڈک کی طرح ان کے نتھنے پھولنے لگے۔ ''ایک مہینہ؟......لیکن مجھے تو فوری طور پر صدقیال چاہئے تھا سنیپ! ابھی ابھی مجھے معلوم ہوا ہے کہ پوٹر کسی شخص یا کسی گروہ سے بات کرنے کیلئے میرے آتشدان کا استعمال کر رہا تھا......اور مجھے حقیقت جاننا ہے!''

''کیا واقعی......؟'' سنیپ نے معاملے میں اپنی دلچسپی کے اظہار کرتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر ہیری کی طرف دیکھا۔ ''اوہ مزیدار بات! ویسے مجھے یہ جان کر زیادہ حیرت نہیں ہوئی کیونکہ پوٹر نے کبھی سکول کے قوانین کا احترام کرنے میں کوئی خاص نمونہ پیش نہیں کیا ہے۔''

ان کی سرد، سیاہ آنکھیں باریک بینی سے ہیری کی آنکھوں میں جھانک رہی تھیں۔ ہیری ان کی طرف بغیر پلکیں جھپکائے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس نے خواب میں جو منظر دیکھا تھا، اس پر اپنی توجہ مبذول کر لی تھی، وہ یہ توقع کر لیا تھا کہ سنیپ اس کے دماغ میں جھانک کر اس بھیانک حقیقت کو جان لیں اور سیریس کی کوئی مدد کریں۔

''میں اس سے فوری تفتیش کرنا چاہتی ہوں!'' امبریج نے غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے کہا۔ سنیپ نے ہیری کے چہرے پر سے اپنی نظریں ہٹالیں اور تشویش بھرے انداز سے امبریج کی طرف دیکھا جو فرط طیش سے اب کانپ رہی تھیں۔ ''میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے فوری طور پر کوئی ایسی دوا دیں، جس سے میں اس سے زبردستی سچائی اگلوا سکوں......''

''میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ اب میرے صدقیال کی ایک بوند بھی موجود نہیں ہے۔'' سنیپ نے ملائم لہجے میں آہستگی سے کہا۔ ''البتہ اگر آپ پوٹر کو اعلیٰ درجے کا زہر دینا چاہیں تو میں آپ کی مدد کرنے میں بے حد خوشی محسوس کروں گا ورنہ میں خود کو مدد سے قاصر سمجھوں گا......مگر میں آپ کو اس بات سے خبردار کرنا چاہوں گا کہ اس معاملے میں مصیبت یہ ہے کہ زیادہ تر زہر اتنی تیزی سے سرایت کر جاتے ہیں کہ وہ اپنے شکار کو سچ بتانے کا وقت نہیں بخشتے ہیں......''

سنیپ نے ایک بار پھر ہیری کی طرف دیکھا جو انہیں لگاتار دیکھے جا رہا تھا، وہ الفاظ کے بجائے اپنے دل کی بات ان تک

پہنچانے کیلئے بے حد بے قرار تھا۔ وہ متوحش انداز میں یہ جملہ اپنے دماغ میں دہرا رہا تھا کہ والڈی مورٹ سیریس کو شعبہ اسراریات میں لے گیا ہے......والڈی مورٹ سیریس کو لے گیا ہے......

''تمہیں آزمائشی ملازمت پر منتقل کیا جاتا ہے......'' پروفیسر امبریج نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور سنیپ نے اپنی بھنوئیں اُٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔ ''میں جانتی ہوں کہ تم جان بوجھ کر میری مدد کرنے سے انکار کر رہے ہو۔ مجھے تم سے زیادہ تعاون کی امید تھی، لوسیس ملفوائے ہمیشہ تعریف کیا کرتا ہے۔ میرے دفتر میں سے دفع ہو جاؤ......اسی وقت!''

سنیپ نے طنزیہ انداز میں اپنا سر جھکایا اور واپس جانے کیلئے مڑ گئے۔ ہیری اچھی طرح سے جانتا تھا کہ یہ ققنس کے گروہ تک اطلاع پہنچانے کا قطعی آخری موقع تھا اور وہ موقع اس کے نظروں کے سامنے سے پھسل کر دروازے کی طرف بڑھتا جا رہا تھا......اور پھر وہ چیخا۔

''وہ پیڈفٹ کو لے گیا......وہ پیڈفٹ کو اسی جگہ لے گیا ہے، جہاں وہ چیز چھپی ہوئی ہے۔''

سنیپ کا دروازے کے دستے پر بڑھتا ہوا ہاتھ یکدم رُک گیا۔

''پیڈفٹ......؟'' پروفیسر امبریج نے زور سے چیختے ہوئے کہا اور مشکوک نظروں سے ہیری کی دیکھا اور پھر سنیپ کی طرف گھورا۔ ''یہ پیڈفٹ کون ہے؟......کون سی چیز، کہاں چھپی ہے سنیپ؟......مجھے فوراً بتاؤ! اس کی بات کا کیا مطلب ہے؟''

سنیپ نے پلٹ کر ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا۔ ان کے چہرے پر کسی قسم کوئی تاثر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہیری یہ بات نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ سنیپ اس کا اشارہ سمجھ چکے ہیں یا نہیں! مگر وہ امبریج کی موجودگی میں اس سے زیادہ واضح الفاظ میں بولنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

''مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا ہے۔'' سنیپ نے انجان انداز میں کہا۔ ''پوٹر! اگر مجھے بے معنی اور فضول بکواس سننے کی تمنا ہو گی تو ضروری نہیں ہے کہ میں تم سے ہی سنوں! میں کسی کو بھی دوا کی دو بوندیں پلا کر لطف اندوز ہو سکتا ہوں......اور کریب! اپنی گرفت تھوڑی سی ڈھیلی کر دو۔ اگر دم گھٹنے کی وجہ سے مسٹر لانگ باٹم کی موت واقع ہو گئی تو مجھے بے شمار فالتو کاغذات کو بھرنا پڑے گا......اس کے علاوہ اگر تم کہیں ملازمت کیلئے درخواست جمع کراؤ گے تو مجھے اس بات کا ذکر کرنا پڑے گا۔''

انہوں نے باہر نکلنے کے فوراً بعد دروازہ ایک زوردار جھٹکے سے بند کر دیا تھا۔ اب ہیری پہلے سے بھی زیادہ سنگین صورت حال کا شکار ہو چکا تھا۔ سنیپ اس کی آخری امید تھی۔ اس نے امبریج کی طرف دیکھا۔ وہ بھی کچھ ایسا ہی محسوس کر رہی تھیں۔ ان کا سینہ غصے اور ناکامی کے غم میں بری طرح پھول پچک رہا تھا......

''ٹھیک ہے......'' وہ بولیں اور اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ ''بہت خوب!......سب ملے ہوئے ہیں......اب میرے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا ہے......یہ سکول کی سطح سے اونچا معاملہ دکھائی دیتا ہے......یہ یقیناً جادوئی محکمے کی حفاظت کے زمرے میں آتا ہے......

ہاں کچھ ایسا ہی ہے!...... بالکل مجھے کچھ ایسا ہی لگتا ہے......''

ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سخت سراسیمگی کا شکار تھی اور کوئی بڑا اقدم اُٹھانے کیلئے خود کو تیار کر رہی تھیں، وہ اپنے وزن کو ایک پاؤں سے دوسرے پاؤں کو منتقل کر رہی تھیں اور پہلو بدل رہی تھیں۔ وہ ہیری کی طرف خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے اپنی خالی ہتھیلی پر آہستہ آہستہ اپنی چھڑی مار رہی تھیں۔ ان کی سانسیں تیزی سے چلتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ ان کی کیفیت کا اندازہ لگاتے ہوئے ہیری خود کو بغیر چھڑی کے کافی کمزور محسوس کر رہا تھا۔

''تم مجھے مجبور کر رہے ہو پوٹر!...... حالانکہ سچ تو یہ ہے کہ میں ایسا بالکل نہیں کرنا چاہتی ہوں۔'' امبریج نے تلخی سے کہا جواب بھی اپنی جگہ پر بار بار پاؤں اٹھا اور نیچے رکھ رہی تھیں۔ ''مگر صورت حال کی پیچیدگی اور تمہاری پراسرار خاموشی مجھے اس کے استعمال پر اکسا رہی ہیں...... حالات قطعی موافق نہیں ہیں...... میرا خیال ہے کہ وزیر جادو میری مجبوری اور بے بسی کو سمجھ جائیں گے، کہ میرے پاس ایسا کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا تھا......''

ملفوائے ہونقوں کی طرح ان کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے میں مشغول تھا۔

''مجھے پوری امید ہے کہ سفاک کٹ وار سے تمہاری زبان کے پیچ ضرور ڈھیلے پڑ جائیں گے پوٹر!'' امبریج نے آہستگی سے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں...... پروفیسر امبریج!'' ہرمائنی اچانک چیخ اُٹھی۔ ''یہ سراسر غیر قانونی ہے......''

مگر امبریج نے ہرمائنی کی طرف ذرا سی توجہ نہیں دی تھی۔ ان کے چہرے پر ایک عجیب سا خوفناک جوش وخروش جھلک رہا تھا جو ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان کی چھڑی اُٹھنے لگی۔

''پروفیسر امبریج! وزیر جادو یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ آپ قانونی شکنی کریں؟'' ہرمائنی نے دوبارہ چیختے ہوئے کہا۔

''کارنیلوس کو جب بات معلوم ہی نہیں ہو پائے گی تو اس سے انہیں کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوسکتی۔'' امبریج نے چمکتی ہوئی آنکھوں سے کہا۔ ان کے ہونٹ بری طرح لرز رہے تھے اور ہانپ رہی تھیں۔ وہ ہیری کے بدن کے مختلف حصوں کی طرف اپنی چھڑی لہرا کر شاید یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہی تھیں کہ سفاک کٹ جادوئی وار کی سب سے زیادہ تکلیف کس حصے پر محسوس ہوتی ہے؟ ''انہیں تو اس بات کا آج تک علم نہیں ہو پایا کہ گذشتہ گرمیوں میں پوٹر پر روح کھچڑوں کا حملہ کس نے کروایا تھا؟...... وہ تو پوٹر کو سکول سے باہر نکلوانے کا موقع پا کر سب کچھ بھول بیٹھے تھے۔''

''تو وہ کام آپ نے کیا تھا...... آپ نے میرے پیچھے روح کھچڑوں کا لگایا تھا۔'' ہیری اس انکشاف پر لمحہ بھر کیلئے بھونچکا رہ گیا تھا۔

''کسی نہ کسی کو تو کچھ کرنا ہی تھا پوٹر!'' امبریج نے کہا جب ان کی چھڑی ہیری کے ماتھے کی طرف آ کر رُک گئی تھی۔ ''وہ تمام لوگ

کسی نہ کسی طرح تمہیں خاموش رکھنے کے......تمہیں نا قابل اعتبار بنانے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے مگر میں ہی تنہا ایسی تھی جس نے ان کے منصوبے میں واقعی عملی نمونہ پیش کر دیا تھا......مگر بدقسمتی سے تم اس سے بچ نکلے، ہے نا؟...... پوٹر! مگر آج ایسا کچھ نہیں ہونے والا ہے......اب بالکل نہیں......''ان کی چھڑی ہوا میں اوپر اُٹھنے لگی جسے وہ لہرا کر کربناک سفاک کٹ وار کرنے والی تھیں۔

''نہیں!'' ہرمائنی نے میلی سینٹ کی بازوؤں میں بری طرح مچلتی ہوئی چیخی۔ ''نہیں...... ہیری!......ہمیں انہیں سچائی بتا دینا چاہئے......''

''کبھی نہیں......تم اپنا منہ بند رکھو!'' ہیری نے غصے سے چیختے ہوئے زور سے کہا۔ وہ ہرمائنی کو حقارت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''ہیری! پاگل پن مت دکھاؤ......'' ہرمائنی نے جلدی سے بولی۔ ''ہیری! ہمیں ایسا کرنا ہی ہوگا۔ وہ تمہیں مجبور کر دیں گی۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا...... بات چھپی نہیں رہ پائے گی۔''

''بکواس بند کرو!'' ہیری زور سے گرجا۔

ہرمائنی میلی سینٹ کے چوغے کے پیچھے منہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ میلی سینٹ نے اسے دیوار سے لگانے کی کوشش ترک کر دی تھی اور اب تحقیر بھری نظروں سے اسے گھور رہی تھی

''واہ واہ...... بڑا عجیب معاملہ ہے!'' امبریج نے فاتحانہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہمیشہ سوال پوچھنے والی لڑکی آج جواب دینا چاہ رہی ہے......چلو شروع ہو جاؤ لڑکی!''

''ارمانی...... نی ایں......'' رون اپنے منہ میں ٹھونسے کپڑے کے عقب میں چیخا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ جینی ہرمائنی کی طرف ایسے انداز میں گھور رہی تھی جیسے اس نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہو۔ نیول کا دم گھٹا جا رہا تھا مگر وہ بھی غیر یقینی انداز میں اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ بہرحال، ہیری نے دیکھا کہ بری طرح سکنے کے باوجود ہرمائنی کی آنکھوں میں آنسوؤں کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ اسے شک ہوا کہ ہرمائنی، امبریج کو کوئی نہ کوئی جل دے رہی ہے۔

''تم لوگ...... مجھے معاف کرنا۔'' ہرمائنی نے سسکتے ہوئے کہا۔ ''مگر......اب یہ......مجھ سے قطعی برداشت نہیں ہو رہا ہے......''

''صحیح کہا...... بالکل سچ کہا لڑکی!'' امبریج نے ہرمائنی کو کندھے سے پکڑ کر ایک خالی کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے اوپر جھکتے ہوئے بولی۔ ''سفاک کٹ کو سہنا اور اس کی تکلیف کو دیکھنا کسی عذاب سے کم نہیں ہوتا......تو پھر مجھے بتاؤ! پوٹر ابھی کس سے باتیں کر رہا تھا؟''

''بات یہ ہے......'' ہرمائنی نے ہیری کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے جھجک کر کہا۔ ''دراصل بات یہ ہے کہ...... ہیری پروفیسر ڈمبل ڈور سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا......''

رون اس کی بات سن کر ہکابکا رہ گیا۔اس کی آنکھیں حیرانگی سے باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں،جینی نے اب سلے درن کی نوجوان لڑکی کے پیروں کو کچلنے کی کوشش ترک کر دی تھی۔ یہاں تک کہ لونا لوگڈ کے چہرے پر بھی حیرانگی کی لہر دوڑ گئی تھی۔خوش قسمتی سے امبریج کی توجہ ان میں سے کسی کی طرف مبذول نہ ہو پائی۔ وہ تو باریک بین نگاہوں سے ہرمائنی کے چہرے پر سچائی کو ٹٹولنے میں مگن تھیں۔اسی لئے وہ اپنے اردگرد پھیلی ہوئی حیرانگی کی فضا کو نہ دیکھ پائیں۔

''ڈمبل ڈور......؟''امبریج نے متجسس انداز میں کہا۔''یعنی اس کا مطلب ہے کہ تم لوگ جانتے ہو کہ ڈمبل ڈور کہاں ہے؟''

''ایسا نہیں ہے!''ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔''ہم انہیں جادوئی بازار کے لیکی کالڈرن میں اور تھری بروم سٹکس میں......اور ہاگس ہیڈ میں تلاش کر رہے تھے......''

''مجھے احمق بنانے کی کوشش مت کرو لڑکی!''امبریج غصے سے غرائیں۔''جب پورا محکمہ اس کی تلاش میں ہر جگہ مارا مارا پھر رہا ہے تو وہ کسی گھٹیا شراب خانے میں کھلم کھلا کیسے بیٹھ سکتے ہیں؟''امبریج کی آنکھوں میں شعلے دکھائی دینے لگے او ماتھے پر شکنیں گہری ہو گئیں۔

''وہ کسی بھی بہروپ میں وہاں ہو سکتے ہیں،ہمیں بس خفیہ شناخت بولنا تھی......اور وہ سمجھ جاتے......''ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''خفیہ شناخت......کیسی خفیہ شناخت؟''امبریج نے سخت گیر میں پوچھا۔

''ڈی اے......یعنی ڈمبل ڈور آرمی!''ہرمائنی نے بتایا۔

''اوہ ہاں!مجھے اس کا خیال پہلے کیوں نہیں آیا......''امبریج کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔''یہ بتاؤ!ڈمبل ڈور سے کون سی بات کرنا تھی؟''

''وہ......وہ ہم......انہیں بتانا چاہتے تھے......''ہرمائنی جھکتی ہوئی بولی۔

''ہاں ہاں......بتاؤ!''امبریج بے صبری سے بولیں۔ان کے چہرے کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ کوئی بہت بڑا انکشاف پانے والی ہیں۔ہرمائنی نے ایک بار پھر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا۔ہیری جانتا تھا کہ وہ ایسا کسی غم کے باعث نہیں کر رہی تھی بلکہ وہ اپنی آنکھوں میں آنسوؤں کی کمی کو چھپانے کیلئے کر رہی تھی......

''ہاں شاباش!''امبریج نے دوبارہ متجسس لہجے میں پوچھا۔''تم لوگ انہیں کیا اطلاع پہنچانا چاہتے تھے......؟''

''ہم......ہم انہیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ......وہ تیار ہو چکا ہے!''وہ جھجکتے ہوئے بولی۔

''کیا تیار ہو چکا ہے......؟''امبریج نے اُلجھے ہوئے لہجے میں پوچھا اور انہوں نے ہرمائنی کے کندھوں کو پکڑ کو اسے زور سے جھنجوڑ ڈالا۔''لڑکی!سیدھے طریقے سے بتاؤ......کیا تیار ہو چکا ہے؟''

''خفیہ ہتھیار......'' ہرمائنی آہستگی سے بولی۔

ہیری کو اس کی بات سمجھ میں نہیں آ پائی تھی مگر اسے زیادہ دیر تک انتظار نہیں کرنا پڑا۔

''خفیہ ہتھیار......؟'' امبریج کی آنکھیں حیرت اور جوش کے ملے جلے جذبات سے باہر اُمڈ پڑیں۔ ''تم لوگ کسی طرح کا ہتھیار بنا رہے تھے؟ کوئی ایسا ہتھیار جسے جادوئی محکمے کے خلاف بغاوت میں استعمال کیا جا سکے؟...... یقیناً یہ ڈمبل ڈور کی شیطانی ہدایت کا شاخسانہ ہوگا......''

''ہاں!......مگر اس کی تیاری کے دوران انہیں یہاں سے جانا پڑ گیا تھا!'' ہرمائنی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''اور اب ہم نے ان کی ہدایات پر عمل کر کے اسے مکمل کر لیا ہے اور ہم اس کی اطلاع ان تک پہنچانا چاہتے تھے، لیکن اس سے پہلے وہ ہمیں مل پاتے......''

''وہ خفیہ ہتھیار کیا چیز ہے......؟'' امبریج نے دلچسپی لیتے ہوئے وضاحت دریافت کی۔ ان کے ہاتھوں نے ابھی تک ہرمائنی کے کندھوں کو اپنی گرفت میں کس رکھا تھا۔

''ہم درحقیقت...... یہ بالکل جانتے ہیں کہ وہ...... وہ کیا چیز ہے؟ وہ دراصل مختلف چھوٹے چھوٹے پرزوں سے بنا ہوا ہے اور کافی پیچیدہ ہے......'' ہرمائنی نے زور سے کہا۔ ''ہم نے تو بس وہی کیا...... جو...... جو ہمیں پروفیسر ڈمبل ڈور نے کہا تھا......''

امبریج کے چہرے پر چمک بکھر گئی اور وہ کرسی سے اُٹھ کر سیدھی کھڑی ہو گئیں۔

''مجھے اس خفیہ ہتھیار کے لے چلو لڑکی!'' وہ جوشیلے انداز میں بولیں۔

''مگر میں ان لوگوں کو وہ ہتھیار نہیں دکھاؤں گی!'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا اور اپنی انگلیوں سے سلے درن کے تفتیشی دستے کی طرف اشارہ کیا۔

''تم کسی قسم کی شرط رکھنے کی حالت میں نہیں ہو لڑکی!'' امبریج نے تیکھے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے...... میں نے آپ کا بھلا سوچا تھا!'' ہرمائنی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''اگر آپ ایسا نہیں چاہتی ہیں تو مجھے اعتراض نہیں، آپ ان کے علاوہ اور لوگوں کو بھی ساتھ لے جا سکتی ہیں......!''

''کھل کر کہو......تم کیا کہنا چاہتی ہو لڑکی؟'' امبریج کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہو گئیں۔

''سیدھی سی بات ہے، ان میں کوئی بھی اس خفیہ ہتھیار کے بارے میں اپنے دوستوں کو بتانے سے نہیں ہچکچائے گا۔ چند ہی گھنٹوں میں پورا اسکول جان جائے گا کہ کہاں کیا چھپا ہوا ہے؟ یہ بات تو ہمارے لئے زیادہ فائدہ مند ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو وہاں لے جائیں، تاکہ فریڈ اور جارج جیسے طلباء موقع پا کر اسے چرا لیں اور پھر سب ناخوش طلباء مل کر اس کا استعمال آپ پر کر کے اس بات کو یقینی بنا دیں کہ ہمیں آپ سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا مل چکا ہے......''

ہرمائنی کی اس عجیب و غریب منطق کا کچھ زیادہ ہی اثر ہوا تھا، امبریج کا چہرہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ انہوں شک بھری

نظروں سے تفتیشی دستے کے ایک ایک فرد کو ٹٹولا۔ ان کی باہر نکلی ہوئی آنکھیں ایک پل کیلئے ملفوائے پر پڑیں جس کے چہرے پر تجسس اور طمع انگیز جذبات بکھرے ہوئے تھے، جنہیں وہ بالکل بھی چھپا نہیں پایا تھا......

''ٹھیک ہے لڑکی!'' امبریج فیصلہ کن لہجے میں بولی۔ ''صرف میں اور تم ہی وہاں جائیں گے......نہیں نہیں!...... میں پوٹر کو بھی ساتھ رکھوں گی۔ یہ پیچھے کوئی گڑبڑ کرسکتا ہے......''

''پروفیسر امبریج...... پروفیسر!'' ملفوائے بے تابی سے بول اُٹھا۔ ''میرا خیال ہے کہ آپ کی حفاظت کیلئے تفتیشی دستے کے کچھ لوگوں کو تو ساتھ جانا ہی چاہئے، ہے نا؟''

''حفاظت......؟'' پروفیسر امبریج کے چہرے پر اچنبھے کی لہر دوڑ گئی۔ ''میں محکمے کی اہم اور معتبر عہدیدار ہوں، ملفوائے! کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ میں چھڑی کی عدم موجودگی والے دو کم سن بچوں کو تنہا سنبھالنے کی اہلیت نہیں رکھتی ہوں؟'' وہ تیکھی آواز میں کڑک دار لہجے میں بولیں۔ ''ویسے بھی...... میرا خیال ہے کہ سکول کے بچے ہتھیار قسم کی کوئی چیز نہ ہی دیکھیں تو زیادہ بہتر ہوگا......تم لوگ میری واپسی تک یہیں رکو گے اور ان میں کوئی بھی یہاں سے بھاگ نہ پائے......'' امبریج نے رون، جینی، لونا اور نیول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''مگر پروفیسر! وہ آپ کو چکمہ دے سکتی ہے!'' ملفوائے نے جلدی سے کہا۔

''ملفوائے! شاید تم نے میری بات سنی نہیں ہے۔'' امبریج نے تلخی سے کہا۔ ان کے چہرے پر ایسا تاثر دکھائی دے رہا جیسے وہ ملفوائے کے رویے سے کچھ کھٹک گئی ہوں۔ ''اگر ایسا کچھ ہوا تو پوٹر کے ساتھ مس گرینجر بھی مجھے کبھی بھول نہ پائیں گی۔''

''جیسا آپ کا حکم پروفیسر......'' ملفوائے نے مایوسی کے عالم میں چڑچڑے لہجے میں کہا۔

''چلو اُٹھو......'' امبریج نے اپنی چھڑی ہیری اور ہرمائنی کی طرف لہرا کہا۔ ''تم دونوں میرے آگے آگے چلو گے اور راستہ دکھاؤ گے......ہوشیاری کرنے کی کوشش بھی مت کرنا، سمجھے!''

تینتیسواں باب

تصادم اور پرواز

ہیری کو رتی بھر اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا کہ ہرمائنی آخر کیا کرنا چاہتی ہے؟ اس کا لائحہ عمل کیا تھا؟ وہ تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ اس کے پاس کوئی لائحہ عمل تھا بھی یا نہیں...... جب وہ امبرتج کے دفتر سے باہر نکل کر راہداری میں پہنچے تو ہیری ہرمائنی کے پیچھے پیچھے چلنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر امبرتج کو ذرا سا شبہ ہو گیا کہ ہیری کو راستے کی کچھ خبر نہیں ہے تو سارا معاملہ بگڑ جائے گا۔ ہرمائنی سے کچھ پوچھنے کی بھی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی۔ امبرتج ان دونوں کے اس قدر قریب تھیں کہ ان کی تیز تیز سانسوں کی آواز تک انہیں صاف سنائی دے رہی تھی، ان کی ہلکی سی سرگوشی بھی ان کے کان میں پڑ سکتی تھی۔

ہرمائنی سیڑھیاں اتر کر بیرونی ہال میں پہنچ گئی۔ بڑے ہال میں موجود طلباء اب رات کا کھانا کھانے میں مشغول تھے۔ پلیٹوں میں چھری کانٹے چلنے کا شور کافی واضح سنائی دے رہا تھا۔ ہیری کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ بیس فٹ کے فاصلے پر ایسے بھی لوگ موجود تھے جو ہر چیز سے بے خبر کھانے کی لذت کا مزہ اُٹھا رہے تھے۔ امتحانات ختم ہونے کا جشن منایا جا رہا تھا اور جنہیں باہر کی دنیا کی ذرا سی پریشانی نہیں تھی......

ہرمائنی بیرونی ہال میں سے ہو کر بلوط کی لکڑی والے دروازے سے باہر نکلی اور پتھر کی سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ شام کی سہانی ہوا چل رہی تھی۔ سورج اب تاریک جنگل کے اونچے درختوں کے عقب میں اتر کر ڈھلنے لگا تھا۔ ہرمائنی گھاس کے میدان میں تیزی سے چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ امبرتج کو ان کے برابر رہنے کیلئے تھوڑا بھاگنا پڑ رہا تھا۔ ان کے طویل سائے ان کے عقب میں گھاس پر پڑ رہے تھے اور دھیمی ہوا میں ان کے چوغے لہرا رہے تھے۔

''یہ ہیگرڈ کے جھونپڑے میں چھپایا گیا ہوگا، ہے نا؟'' امبرتج نے بے تابی سے پوچھا۔

''نہیں...... وہاں وہ محفوظ نہیں رہ سکتا تھا۔ ہیگرڈ کوئی بھی حماقت کر سکتا تھا!'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔ ہیری نے اس کی تائید میں سر ہلا دیا۔

''اس سے کسی بھی حماقت کی توقع کی جا سکتی ہے، وہ واہیات نصف انسان ہی تو ہے۔'' امبرتج نے اپنی نفرت کا اظہار کرتے

ہوئے کہا۔ان کے چہرے استہزائیہ مسکراہٹ دوڑنے لگی۔

ہیری کا دل چاہا کہ وہ ایک ہاتھ گھما کر ان کا گلا دبوچ لے مگر اس نے خود کو سنبھال کر کوئی نادانی کرنے کی کوشش نہیں کی۔اس کے ماتھے کا نشان شام کی سہانی ہوا میں ایک بار پھر پھڑ کنے لگا مگر اب اس میں کوئی جلن نہیں ہو رہی تھی اور نہ ہی اس کی رنگت سرخ تھی۔ اس لئے وہ جانتا تھا کہ والڈی مورٹ نے ابھی تک کسی کو بھی نہیں ہلاک نہیں کیا تھا......

اب ہرمائنی کے قدم تیزی سے تاریک جنگل کی طرف اُٹھنے لگے۔

''لڑکی! سیدھی طرح بتاؤ......وہ کہاں چھپایا گیا ہے؟'' امبریج نے کرخت لہجے میں پوچھا

''وہاں جنگل کی گہرائی میں......'' ہرمائنی نے اندھیرے میں ڈوبتے ہوئے درختوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''اسے ایسی جگہ پر رکھا گیا ہے کہ کوئی طالبعلم غلطی سے بھی وہاں پہنچ نہ پائے......''

''اور کیا......ایسے ہتھکنڈوں کیلئے ایسا ہی کیا جاتا ہے...... مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہئے تھا۔تم دونوں میرے آگے آگے چلو...... کوئی چالاکی مت کرنا۔''امبریج نے اپنی چھڑی کو لہراتے ہوئے انہیں خبردار کیا اوران کا چہرہ فاتحانہ انداز میں جگمگانے لگا۔

''اگر ہمیں آگے چلنا ہے تو کیا آپ ہمیں اپنی چھڑی دے سکتی ہیں، جنگل میں کافی اندھیرا ہوگا......'' ہیری نے مڑ کر ان سے پوچھا۔

''بالکل نہیں پوٹر!......'' امبریج نے اپنی چھڑی اس کی کمر میں چبھوتے ہوئے شیریں آواز میں کہا۔''میرا خیال ہے کہ محکمے کی نظر میں میری جان تم دونوں کی جان سے زیادہ قیمتی ہے۔ جہاں ضرورت پڑے گی میں روشنی کردوں گی......''

جب وہ جنگل کے درختوں کی ٹھنڈی فضا میں پہنچ گئے تو ہیری نے ہرمائنی سے نظریں ملانے کی کوشش کی۔جنگل میں بغیر چھڑیوں کے جانا اسے کافی احمقانہ فعل محسوس ہو رہا تھا۔اسے شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ اس منحوس شام سے اس نے ایک بھی عقل مندی والا کام نہیں کیا تھا۔ بہرحال، ہرمائنی نے امبریج پر ایک حقارت بھری نظر ڈالی اور درختوں کے درمیان آگے آگے چلنے لگی۔وہ اتنی تیزی سے چل رہی تھی کہ امبریج کو اپنے چھوٹے چھوٹے پیروں کو زیادہ مشقت میں ڈالنا پڑ رہا تھا۔جنگل کی خاموشی میں چرر کی آواز گونجی۔ ہیری نے چونک کر دیکھا۔امبریج کا چوغہ ایک کانٹے دار جھاڑی میں پھنس کر پھٹ گیا تھا۔

''کیا یہ بہت زیادہ گہرائی میں ہے......؟'' امبریج نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''ہاں! میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اسے سب کی نظروں سے محفوظ رکھنے کیلئے ایسا ہی کرنا پڑا تھا۔'' ہرمائنی نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

ہیری کے دل و دماغ پر خوف کا غلبہ ہونے لگا۔ ہرمائنی اس راستے پر نہیں جا رہی تھی جس پر چل کر وہ گراپ سے ملنے کیلئے گئے تھے۔وہ تو اس راہ پر چلی جا رہی تھی جس پر وہ تین سال پہلے رون کے ساتھ ایراگاگ نامی دیوہیکل بھیانک مکڑی سے ملنے کیلئے اس کی

کھوہ میں گیا تھا۔اس وقت ہرمائنی اس کے ساتھ بالکل نہیں تھی۔ ہیری کو محسوس ہورہا تھا کہ ہرمائنی کو بھی اس ان دیکھے خطرے کی کچھ خبر نہیں تھی۔

''ار......کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ یہی صحیح راستہ ہے؟''اس نے ہرمائنی سے پوچھا۔

''اوہ ہاں!'' ہرمائنی نے پراعتماد لہجے میں کہا اور ایک جھاڑی پر زور سے پاؤں مارا۔ایک تیز آواز گونجی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ جان بوجھ کر جھاڑیوں کو چیخ رہی تھی۔ان کے عقب میں امبریج ایک گرے ہوئے درخت کے تنے سے ٹکرا کر گر گئیں۔ان میں سے کسی نے بھی انہیں اُٹھانے زحمت نہیں کی تھی اور نہ ہی وہ رُکے۔ ہرمائنی نے آگے بڑھتے ہوئے بلند آواز میں بولی۔

''بس اب تھوڑا ہی دور ہے......''

''ہرمائنی! اپنی آواز پست رکھو!'' ہیری نے اس کے قریب پہنچ کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔''تم نہیں جانتی ہو......کوئی تمہاری آواز سن لے گا!''

''میں یہی تو چاہتی ہوں کہ کوئی ہماری آواز سن لے......''اس نے آہستگی سے جواب دیا۔ جب امبریج بھاگتی ہوئی ان کے قریب پہنچنے کی کوشش کر رہی تھی۔''تم ذرا دیکھتے جاؤ......''

وہ لوگ کافی دیر تک خاموشی سے چلتے رہے۔وہ اب اتنے گہرے جنگل میں پہنچ چکے تھے گھنے درختوں کی وجہ سے روشنی غائب ہو گئی تھی۔ ہیری کو اب یہ احساس شدت سے ہونے لگا تھا کہ اندھیرے میں چھپی ہوئی کئی خونخوار آنکھیں انہیں للچائی نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

''اور کتنا دور ہے......؟''امبریج نے ان کے عقب میں غصیلی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

''اب کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے بھی اسی طرح بلند آواز میں جواب دیا۔وہ اب ایک دھندلی اور نم آلود جگہ پر پہنچ چکے تھے۔''ہم بس قریب پہنچنے ہی والے ہیں۔''

اسی لمحے ایک تیر سنسناتا ہوا آیا اور ہرمائنی کے سر کے ٹھیک اوپر سے گزرتا ہوا خوفناک آواز کے ساتھ ایک درخت میں پیوست ہو گیا۔جنگل میں اچانک ہر طرف گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز گونجنے لگی۔ ہیری کو اپنے پاؤں تلے زمین کانپتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ امبریج ہلکا سا چیخی اور ہیری کو اپنے سامنے ڈھال بنا کر کھڑی ہوگئی۔

ہیری کسمسا کر ان کی گرفت سے آزاد ہو کر ایک طرف جھک گیا۔قریباً پچاس سے زائد قنطورس ان کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔ان کی کمانوں میں تیر تیار تھے اور ان کا رُخ ان کی طرف تھا۔ ہیری، ہرمائنی اور امبریج ان کے نشانے پر تھے۔وہ آہستہ آہستہ اس خالی صاف جگہ پر پہنچ گئے۔امبریج کے منہ سے دہشت زدہ کراہ نکل گئی۔ ہیری نے کنکھیوں سے ہرمائنی کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر اب فاتحانہ مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''تم کون ہو؟'' ایک کھڑکھڑاتی ہوئی آواز گونجی۔

ھیری نے اپنی بائیں طرف دیکھا۔ میگورئین نامی بادامی رنگت والا قنطورس گھیرے سے نکل کر دو قدم آگے بڑھا۔ دوسرے قنطورسوں کی طرح اس نے بھی اپنی کمان میں تیر لگا رکھا تھا۔

''ہم اس چیز کے پاس جا رہے ہیں جو جنگل میں چھپائی گئی ہے......'' ہرمائنی نے کہا۔

ھیری نے چونک کر ہرمائنی کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر اعتماد پھیلا ہوا تھا اور وہ بےخوف دکھائی دے رہی تھی۔ ھیری کی نظر لاشعوری طور پر دائیں طرف گھوم گئی جہاں امبریج کا بگڑا ہوا چہرہ قنطورسوں کو گھور رہا تھا اور ان کے ہاتھ میں چھڑی کانپ رہی تھی۔ وہ آگے بڑھنے والے قنطورس کی طرف اس کا رُخ موڑتے ہوئے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔

''یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے، میں نے پوچھا ہے کہ تم کون ہو، انسان؟'' میگورئین نے کڑک دار لہجے میں غراتے ہوئے پوچھا۔

''میں ڈولرس امبریج ہوں۔'' امبریج نے اپنی دہشت پر قابو پاتے ہوئے تیکھی آواز میں کہا۔ ''وزیر جادو کی خصوصی مشیر معاون اور ہوگورٹس سکول کی ہیڈ مسٹرس اور محتسب اعلیٰ......''

گھیرا ڈالے ہوئے قنطورسوں میں بےچینی دوڑ گئی اور وہ اپنے پہلو بدلنے لگے۔

''تم جادوئی محکمے سے آئی ہو؟'' میگورئین نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں! ایسا ہی ہے!'' امبریج نے تھوڑی زیادہ تیکھی آواز میں کہا۔ ''لہٰذا تمہیں ذرا محتاط رہنا ہوگا......شعبہ قواعد و ضوابط برائے قابو جادوئی جاندار کے تحت بنائے گئے قوانین کے مطابق تم جیسے نصف انسان نسل کے لوگوں کا کسی بھی انسان پر حملہ کرنا غیر قانونی ہے......''

''تم نے ہمیں کیا کہا......انسان؟'' ایک خطرناک دکھائی دینے والے سیاہ قنطورس نے تلخی سے پوچھا۔ ھیری اسے ایک ہی پل میں پہچان چکا تھا کہ وہ بین تھا۔ چاروں طرف غصے کی بڑبڑاہٹ گونجنے لگی اور کمانوں کے تار کھنچ گئے۔

''انہیں اس نام سے مت پکاریں پروفیسر!'' ہرمائنی نے تشویش بھری آواز میں کہا مگر ایسا لگا کہ جیسے امبریج نے اس کی بات سننے کی زحمت ہی نہ کی ہو۔ وہ اپنی کانپتی ہوئی چھڑی میگورئین کی طرف تان کر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی رہیں۔

''قانون کی دفعہ پندرہ ب میں واضح طور پر لکھا ہے کہ انسانوں سے ملتے جلتے حلیے اور ذہانت والے کسی بھی جادوئی جاندار کا انسان پر حملہ کرنا......اسے اپنے ہر فعل کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے اور وہ محکمے کو جواب دہ ہوتا ہے......''

''انسانوں سے ملتا جلتا حلیہ اور ذہانت؟'' میگورئین نے اس کا جملہ دہرایا جب بین اور کئی دوسرے قنطورس غصے سے دہاڑنے لگے اور زمین پر اپنے کھر مارنے لگے تھے۔ ''انسان! ہم اس طرح کے جملوں کو اپنی تضحیک تصور کرتے ہیں۔ خوش قسمتی سے ہماری

ذہانت تم جاہل انسانوں کے مقابلے میں بہت زیادہ اونچی ہے......''

''تمہاری ہمارے جنگل میں گھسنے کی جرأت کیسے ہوئی؟'' ایک سخت چہرے والے بھورے قنطورس نے چلا کر کہا جسے ہیری اور ہرمائنی نے پچھلی مرتبہ ہیگرڈ کے ساتھ دیکھا تھا۔ ''تم یہاں کیوں آئی ہو؟''

''تمہارا جنگل......'' امبریج نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اب وہ خوف کے باعث نہیں بلکہ غصے کی شدت سے کانپ رہی تھیں۔ ''میں تمہیں یاد دہانی کرا دوں کہ تم یہاں صرف اس لئے رہتے ہو کہ جادوئی محکمے نے تمہیں رہنے کیلئے یہ مخصوص علاقہ دے رکھا ہے......''

ٹھیک اسی لمحے ایک سنسناتا ہوا تیران کے سر کے اتنے قریب سے گزرا کہ اس نے ان کے چوہیا جیسے بالوں کو بکھیر ڈالا۔ وہ زور سے چیخیں اور اپنے ہاتھ سر پر رکھ لئے۔ کچھ قنطورسوں نے عجیب انداز میں ہنہناہٹ بھری اور زور زور سے ہنسنے لگے۔ ان کی جنگلی اور وحشیانہ ہنسی اس خاموش جنگل میں بری طرح گونج رہی تھی۔ ان کے کھروں کی ٹاپیں کان پھاڑے جا رہی تھیں۔

''اب یہ جنگل کس کا ہے، انسان؟'' بین نے گرجتے ہوئے پوچھا۔

''تم غلیظ......نصف انسان...... بے لگام خچرو...... مجھے دھمکاتے ہو!'' امبریج چیخیں اور ان کے ہاتھ ابھی تک ان کے سر پر ہی جمے ہوئے تھے۔

''خاموش رہیں......'' ہرمائنی تیزی سے چیخی مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ امبریج تو آپے سے باہر ہو گئی تھیں اور انہوں نے اپنی چھڑی لہرا کر میگورئین کی طرف گھمائی۔ ''بندھو تم......''

رسیوں کے موٹے سانپ ہوا میں نمودار ہوئے اور قنطورس کے دھڑ اور ہاتھوں کی طرف بڑھے، اگلی ساعت میں میگورئین کی اگلی ٹانگیں اور ہاتھ رسیوں میں جکڑ گئے۔ وہ لڑکھڑایا اور اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو گیا۔ وہ خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ اسی لمحے باقی قنطورس تیزی سے آگے بڑھے۔ ہیری نے ہرمائنی کو پکڑ کر جلدی سے زمین پر گرا دیا۔ وہ چہروں کے بل زمین پر لیٹ گئے تھے۔ اسے دہشت کا احساس ہوا جب اس کے چاروں طرف کھروں کی ٹاپیں گونجیں۔ اس نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔ کھروں کچلے جانے کا خوف لمحہ بہ لمحہ بڑھنے لگا مگر قنطورس انہیں کچلنے کے بجائے اوپر سے پھلانگتے رہے۔

''نہیں ایں ایں......'' انہیں امبریج کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''نہیں...... میں وزیر جادو کی خصوصی مشیر معاون ہوں...... تم لوگ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے...... میرے ہاتھ چھوڑو...... تم غلیظ جنگلی جانورو...... مجھے چھوڑو...... نہیں نہیں نہیں......''

اسی لمحے ہیری نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا، اسے سرخ روشنی کی چمک دکھائی دی۔ وہ سمجھ گیا کہ امبریج نے کسی قنطورس پر ششدر جادوئی وار کا حملہ کیا تھا۔ امبریج کی ایک اور زوردار چیخ سنائی دی۔ ہیری نے مزید کچھ انچ اپنا سر اوپر اُٹھایا اور دیکھا کہ بین نے امبریج کو پکڑ کر ہوا میں اُٹھا ڈالا تھا وہ دہشت اور غصے سے تڑپ رہی تھیں اور خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ ان کی

چھڑی ان کے ہاتھ سے نکل کر کہیں گر چکی تھی۔ یہ دیکھ کر ہیری کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ کاش وہ چھڑی کے قریب پہنچ پائے ......

وہ تیزی سے کھسکتا ہوا چھڑی کی طرف رینگا مگر جونہی اس کا ہاتھ چھڑی کی طرف بڑھا، اسی وقت اس کے اوپر کسی قنطورس نے اپنا کھر زمین پر مارا اور چھڑی کو دو ٹکڑوں میں توڑ ڈالا۔

ہیری کو اپنے قریب کسی کی آہٹ محسوس ہوئی اور پھر اگلے لمحے کسی نے پکڑ کر اسے بالکل سیدھا کھڑا کر دیا۔ ہیری نے گھما کر دیکھا۔ ایک بالوں بھرے بھورے ہاتھ نے اسے پکڑ رکھا تھا۔ ہرمائنی کو بھی کھڑا کر دیا گیا تھا۔ کچھ فاصلے پر کئی رنگوں والی پیٹھ والے قنطورس دکھائی دے رہے تھے جو جنگل کے اندر جا رہے تھے، ان کے آگے سیاہ فام بین تھا جو امبریج کو دبوچ کر بھاگے چلا جا رہا تھا۔ ان کی دور ہٹتی ہوئی چیخیں اب بھی جنگل میں گونج رہی تھیں۔ وہ بری طرح چلا رہی تھیں اور انہیں برا بھلا کہہ رہی تھیں۔ کچھ دیر تک ان کی آوازیں سنائی دیتی رہی اور پھر جنگل میں گہری خاموشی چھا گئی۔

''اور ان کا کیا کریں؟'' سخت چہرے والے بھورے قنطورس نے پوچھا جس نے ہرمائنی کو پکڑ رکھا تھا۔

''یہ بچے ہیں...... ہم میمنوں پر حملہ نہیں کرتے ہیں۔'' ان کے عقب میں ایک اُداس آواز سنائی دی۔

''رونن! وہ اسے یہاں لائے تھے؟'' ہیری کو کس کر پکڑنے والے قنطورس نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ ''اور یہ اتنے بھی چھوٹے نہیں ہیں...... یہ والا تو بس جوان ہونے والا ہے......''

اس نے ہیری کے چوغے کو گردن کے پیچھے سے پکڑ کر جھنجوڑ دیا۔

''براہ مہربانی ہم پر حملہ مت کیجئے۔'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''ہم ان کی طرح بالکل نہیں سوچتے ہیں، ہم جادوئی محکمے کے ملازمین بھی نہیں ہیں۔ ہم تو یہاں صرف اس لئے آئے تھے کہ ہمیں آپ سے مدد کی امید تھی...... صرف آپ ہی ہمیں ان کے چنگل سے چھڑا سکتے تھے......''

جس بھورے قنطورس نے ہرمائنی کو پکڑ رکھا تھا، اس کے چہرے پر بدلتے ہوئے رنگ دیکھ کر ہیری فوراً سمجھ گیا کہ ہرمائنی نے یہ سب کہہ کر بھیانک غلطی کر ڈالی تھی۔ بھورے سر والے قنطورس نے اپنا سر پیچھے کی طرف جھٹکا اور اپنے پچھلے کھروں سے زمین کریدنے لگا۔

''دیکھا رونن! ان میں پہلے سے ہی اپنی عقلمندی کے فخر کا اظہار ہو رہا ہے۔ تو تم نے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کیلئے ہمیں استعمال کیا، ہے نا؟ انسانی لڑکی! تم نے ہم لوگوں کو اپنا غلام سمجھ رکھا ہے جو وفادار کتوں کی مانند دُم ہلاتے پھریں اور تمہیں تمہارے دشمنوں سے محفوظ رکھیں......''

''ہرگز نہیں......'' ہرمائنی نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔ ''معاف کیجئے...... میرا کہنے کا مطلب ہرگز ایسا نہیں تھا...... مجھے تو بس یہ امید تھی کہ آپ لوگ ہماری مدد کریں گے......''

مگر ہرمائنی کے تکرار کی وجہ سے حالات اور زیادہ مخدوش ہو گئے تھے۔

''ہم انسانوں کی مدد نہیں کرتے ہیں۔'' ہیری کو پکڑنے والے قنطورس نے غرا کر حقارت بھری آواز میں کہا۔ اس نے ہیری پر اپنی گرفت اور سخت کر دی تھی۔ اسی لمحے وہ عجیب انداز میں ہنہنا اُٹھا جس کی وجہ سے ہیری کے پاؤں کچھ لمحوں کیلئے زمین سے اوپر ہوا میں اُٹھ گئے۔ ''ہم بالکل الگ نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمیں ایسا ہونے پر فخر ہے۔ ہم تمہیں یہاں سے واپس لوٹنے کے بعد ایسی ڈینگیں ہانکنے کی نوبت ہرگز نہیں آنے دیں گے کہ تم نے عیاری و مکاری سے ہمیں اپنی غلامی میں لے کر ذاتی کام نکلوالیا تھا......''

''ہمیں اس طرح کی کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیری نے زور سے کہا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ آپ نے یہ کام اس لئے نہیں کیا ہے کہ ہم نے آپ کو ایسا کرنے کیلئے کہا تھا اور نہ ہی ہمیں آپ سے یہ کام کروانے کی خواہش تھی......''

مگر اب ان میں سے کوئی بھی اس کی بات سننے پر تیار نہیں تھا۔

''وہ یہاں بلا اجازت گھس آئے ہیں، انہیں اب اس کا خمیازہ تو بھگتنا ہی پڑے گا۔'' ایک لمبی ڈاڑھی والے قنطورس نے چیخ کر کہا۔ وہ دوسرے قنطورسوں کے پیچھے کھڑا تھا۔ اس کے ہم خیال قنطورس شور شرابہ مچانے لگے۔

''انہیں بھی اسی عورت کے پاس لے جانا چاہئے......'' ایک قنطورس چیخ کر بولا۔

''مگر آپ نے تو کہا تھا کہ آپ میمنوں کو چوٹ نہیں پہنچاتے ہیں۔'' ہرمائنی احتجاج کرتی ہوئی بولی۔ اب اس کے چہرے پر واقعی اصلی آنسو بہہ رہے تھے۔ ''ہم نے تو آپ کو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچایا ہے۔ ہم نے چھڑیوں یا دھمکیوں کا استعمال بھی نہیں کیا ہے۔ ہم تو بس واپس اپنے سکول جانا چاہتے ہیں۔ براہ کرم ہمیں واپس جانے دیں......''

''ہم اس باغی فائرنز کی طرح بالکل نہیں سوچتے ہیں، انسانی لڑکی!'' بھورے قنطورس نے غصے سے کہا جس پر اس کے ساتھیوں نے ایک بار تائید کیلئے شور مچایا۔ ''شاید تم ہمیں بولنے والے خوبصورت گھوڑے سمجھ بیٹھی ہو؟ ہم نہایت قدیم النسل ہیں۔ ہم جادوگروں کے حملوں اور تضحیک کو برداشت نہیں کرتے ہیں۔ ہم تمہارے فرسودہ قانون کو بھی نہیں مانتے ہیں اور نہ ہی تمہاری حاکمیت ہمیں قابل قبول ہے، ہم لوگ تو......''

مگر وہ یہ سن نہیں پائے کہ قنطورس نے اپنی شان میں اور کیا کیا قصیدہ پڑھا؟ کیونکہ اسی لمحے اس خالی جگہ پر ایک دل دہلا دینے والی چنگھاڑ سنائی دی تھی۔ ہیری، ہرمائنی اور پچیس سے زائد قنطورسوں نے گردنیں گھما کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ اگلے ہی لمحے قنطورس نے ہیری کو چھوڑ دیا اور اپنی کمان سیدھی کر لی۔ اس کا ایک ہاتھ تیزی سے تیرکش میں جا گھسا۔ دوسری طرف ہرمائنی کو بھی چھوڑ دیا گیا تھا۔ ہیری جست لگا کر اس کے پاس پہنچ گیا۔ اسی وقت دو گھنے اونچے درختوں کے تنے پہلو میں خطرناک انداز میں جھک کر الگ ہو گئے اور اگلے ہی لمحے وہاں ہیگرڈ کے سوتیلے بھائی گراپ نامی دیو کا بھاری بھرکم وجود دکھائی دیا۔

گراپ کو دیکھ کر قنطورسوں کے چہرے پر عجیب سی پریشانی پھیلی اور وہ پچھلی ٹانگوں سے سرکتے ہوئے کچھ پیچھے ہٹ گئے۔ ان کی

کمانیں سامنے کی طرف تیار تھیں اور تیروں کی ڈوریاں کھنچ چکی تھی۔کمانوں سے نکلنے کیلئے تیر بے چین دکھائی دے رہے تھے اوران کا نشانہ گراپ کا کئی فٹ پر پھیلا ہوا بدصورت چہرہ تھا جو اب گھنی شاخوں کو چیر کر ان سب کو دیکھ رہا تھا۔گراپ کا بڑا منہ احمقانہ انداز میں ایک طرف لٹکا ہوا تھا۔انہیں اس کے اینٹ جیسے زرد کائی زدہ دانت نیم تاریکی میں چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔اس کی میلی رنگت کی بے جان آنکھیں عجیب انداز میں سکڑی ہوئی تھی اور اس نے اپنے پیروں کے پاس موجود ننھے ننھے ہیولوں کی طرف دیکھا۔ ٹوٹی ہوئی رسیاں ان کے ٹخنوں پر ابھی تک بندی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔اس نے اپنا تھوڑا اور چوڑا کیا۔

''ہیگر ......''

ہیری سمجھ نہیں پایا کہ اس'ہیگر' سے اس کا مطلب کیا تھا؟ یا وہ کس زبان کا لفظ تھا؟ اس ءاس بات کی زیادہ پرواہ نہیں تھی۔وہ تو گراپ کے پیروں کو دیکھے جا رہا تھا جو ہیری کے پورے جسم کے برابر دکھائی دے رہے تھے۔ہرمائنی نے دہشت بھرے انداز میں ہیری کا بازو مضبوطی سے جکڑ لیا تھا جیسے اسے یہی خدشہ ہو کہ گراپ دوبارہ اسے پکڑنے کی کوشش نہ کرے۔قنطورس بالکل خاموش کھڑے تھے اور دیو کو دیکھ کر غصیلی نظروں سے گھور رہے تھے۔دیو کا بڑا اور گول سر ادھر سے ادھر گھوم گیا جب اس نے ان کی طرف دوبارہ دیکھا تو ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے وہ کسی کو تلاش کر رہا ہو۔

''ہیگر!''اس نے ایک بار پھر شدت سے پکارا۔

''دیو......تم یہاں سے چلے جاؤ!''میگورئین نے چلا کر کہا۔''ہمارے ہاں تمہارا استقبال بالکل نہیں کیا جائے گا۔''

ان الفاظ کا گراپ پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔وہ تھوڑا نیچے کی طرف جھکا (قنطورسوں کے ہاتھ کمانوں کی ڈوریوں پر سخت ہو گئے) وہ پھر گرجتا ہوا بولا۔''ہیگر ......''

کچھ قنطورس ابھی تک پریشان دکھائی دے رہے تھے۔بہرحال، ہرمائنی کے منہ سے اچانک آہ نکل گئی۔اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔''ہیری! میرا خیال ہے کہ وہ شاید'ہیگرڈ' کہنے کی کوشش کر رہا ہے......''

ٹھیک اسی لمحے گراپ کی نظر ان پر آ ٹکی جو قنطورسوں کے ریوڑ میں اکلوتے انسان تھے۔اس نے اپنا سر ایک فٹ مزید نیچے جھکایا اور انہیں گھور کر دیکھنے لگا۔ہیری محسوس کر سکتا تھا کہ ہرمائنی اپنا سر نفی میں ہلا رہی تھی، جب گراپ نے اپنا چوڑا منہ ایک بار پھر کھولا اور ایک گہری گونج دار آواز میں بولا......''ہرما......!''

''اوہ خدایا......''ہرمائنی نے سہمی ہوئی آواز میں کہا اور ہیری کا بازو اس قدر کس کر پکڑ لیا کہ ہیری کو اپنا بازو سن ہوتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ہرمائنی کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بس بیہوش ہو کر گرنے ہی والی تھی۔''اسے......اسے میرا نام یاد ہے......''

''ہرما......ہیگر......کہاں؟''گراپ گرجتا ہوا بولا۔

''میں نہیں جانتی......''ہرمائنی دہشت زدہ آواز میں زور سے چیخی۔

اور پھر وہی ہوا جس کا ہرمائنی کو خوف تھا۔ دیو کا بھاری بھرکم ہاتھ ہوا میں نیچے کی طرف آیا۔ ہرمائنی چیختی ہوئی کچھ پیچھے بھاگی مگر وہ کسی جھاڑی میں الجھ کر زمین پر جا گری۔ چھڑی کی عدم موجودگی میں ہیری نے خود کو تیار کیا کہ وہ دیو کے ساتھ ہر ممکن مزاحمت کرے گا۔ وہ اسے مکے مارے گا، لاتیں چلائے گا، دانتوں سے کاٹ ڈالے گا یا جو بھی اسے سمجھ میں آئے گا وہ کر گزرے گا...... دیو کا ہاتھ اس کی طرف بڑھا اور اس نے ایک سفید قنطورس کو نیچے گرا دیا۔

قنطورسوں کا ریوڑ شاید اسی لمحے کا منتظر دکھائی دے رہا تھا۔ گراپ کی کھلی ہوئی انگلیاں ہیری سے ایک فٹ کے فاصلے پر تھیں اسی وقت پچیس سے زائد تیر ہوا میں اُڑے اور دیو کے وسیع چہرے میں گڑ گئے۔ جس سے گراپ درد اور غصے سے بلبلا اُٹھا۔ وہ تن کر سیدھا کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنے بھاری بھرکم ہاتھ سے اپنا وسیع چہرہ مسل ڈالا۔ تیر ٹوٹ گئے اور ان کی نوکیں اور گہرائی میں اتر گئیں۔ وہ بری طرح چیخا اور اپنے بھاری بھرکم پاؤں زمین پر پٹخنے لگا۔

قنطورس اس کے پاؤں کے نیچے آ کر کچلے جانے کے اندیشے سے تیزی سے تتر بتر ہو گئے۔ گراپ کے خون کا ایک بڑا قطرہ نیچے گرا اور ہیری کے چوغے کو تر بہ تر کر گیا جب وہ ہرمائنی کو اُٹھا کر اس کے پیروں پر کھڑا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے بعد وہ دونوں گھنے درختوں کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے کیونکہ خالی جگہ پر ان کے کچلے جانے کا امکان بھی موجود تھا۔ وہ ہانپتے ہوئے ایک موٹے تنے کی اوٹ میں رُکے اور انہوں نے مڑ کر دیکھا۔ گراپ اندھوں کی طرح قنطورسوں کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس کے چہرے پر خون بہہ رہا تھا۔ قنطورس پیچھے کی طرف ہٹتے چلے جا رہے تھے اور بکھر کر اس پر تیر برسانے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ دوسری جانب درختوں کے پیچھے چھپنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہیری اور ہرمائنی نے دیکھا کہ گراپ غصے سے ایک بار پھر گرجا اور ان کے پیچھے پیچھے جانے لگا۔ چلتے چلتے وہ راستے کے درختوں کو اکھاڑتا چلا جا رہا تھا۔

''اوہ خدایا...... اوہ نہیں!'' ہرمائنی نے لرزتے ہوئے کہا جو اتنی بری طرح کانپ رہی تھی کہ اس کے گھٹنے خم کھا گئے تھے۔ ''اوہ یہ بہت بھیانک تھا، وہ ان سب کو مار ڈالے گا......''

''سچ کہوں تو مجھے اس بات کی ذرا سی بھی پرواہ نہیں ہے۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

قنطورسوں کے کھروں کی ٹاپیں اور دیو کے گرجنے کی ہولناک آواز اب آہستہ آہستہ دھیمی ہوتی جا رہی تھی۔ جب ہیری ان مدھم پڑتی آوازوں کو سننے کی کوشش کر رہا تھا اسی وقت اس کے ماتھے کے نشان میں عجیب سی پھڑک اُٹھی۔ وہ سکتے کے عالم میں شدید خوفزدہ ہو گیا۔

بہت زیادہ وقت برباد ہو چکا تھا...... جب اس نے خواب دیکھا تھا تو وہ سیریس کو بچانے کیلئے جس قدر فاصلے پر تھا اب وہ فاصلہ مزید بڑھ چکا تھا۔ نہ صرف ہیری اپنی چھڑی سے محروم ہو چکا تھا بلکہ وہ نہتا تاریک جنگل کی گہرائیوں میں پھنسا ہوا تھا۔ جہاں سے فوری طور پر بچ نکلنے کی پختہ امید بھی نہیں تھی......

''بڑا عقلمندانہ منصوبہ تھا، ہے نا؟'' اس نے ہرمائنی کی دیکھ کر غصے سے کھولتے ہوئے کہا۔ وہ تو بس اپنی بھڑاس نکالنا چاہتا تھا۔

''واقعی بہت عیارانہ منصوبہ تھا......اب ہم کہاں جائیں گے؟''

''ہمیں واپس سکول جانا ہوگا......'' ہرمائنی سر جھکا کر آہستگی سے کہا۔

''جب تک ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوں گے، اتنی دیر تک سیریس شاید مر چکا ہوگا'' ہیری غصیلے لہجے میں غراتا ہوا بولا اور قریبی درخت کے تنے پر غصے سے لات رسید کی۔ اسے اپنے سر کے اوپر ایک تیکھی کٹر کٹر کی سی آواز سنائی دی۔ اس نے چونک کر اوپر دیکھا تو اسے وہاں ایک ناراض برطِ شجر دکھائی دیا جو اس کی طرف اپنی لمبی ٹہنی جیسی انگلیاں گھما کر اسے متنبہ کر رہا تھا۔

''دیکھو! ہم چھڑیوں کے بغیر تو کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں، ہے نا؟'' ہرمائنی یاسیت بھری آواز میں کہا اور زمین اُٹھ کر کھڑی ہوگئی۔

''وہ سب تو ٹھیک ہے، مگر ہیری تم لندن جانے کیلئے کون سا طریقہ اختیار کرو گے؟......''

''ہاں! ہم بھی یہی سوچ رہے تھے......؟'' ان کے عقب میں سے ایک آواز سنائی دی۔

ہیری اور ہرمائنی یکدم اپنی جگہ پر اچھل پڑے اور گھنے درختوں کے درمیان دیکھنے لگے۔

انہیں رون کا چہرہ دکھائی دیا جس کے ٹھیک پیچھے جینی، نیول اور لونا تھی۔ وہ سبھی بری حالت میں دکھائی دے رہے تھے۔ جینی کے گالوں پر لمبی خراشیں تھیں، نیول کی دائیں آنکھ کے اوپر ارغوانی رنگ کا بڑا دھبّا سوجا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ رون کے ہونٹ پر بری طرح خون بہہ رہا تھا مگر وہ کافی خوش دکھائی دے رہے تھے،

''تو پھر تم نے کیا سوچا؟'' رون نے نیچے لٹکتی ہوئی ایک شاخ کو پیچھے ہٹاتے ہوئے پوچھا۔ اس نے ایک ہاتھ بڑھا کر ہیری اور ہرمائنی کی چھڑیاں ان کے حوالے کیں۔

''تم لوگ تفتیشی دستے کے ہاتھوں سے کیسے نکل آئے......؟'' ہیری نے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا۔ اپنی چھڑی اس کے ہاتھ سے پکڑ اس کا جائزہ لینے لگا۔

''دو ششدر جادوئی کلمے، ایک نہتا کرنے والا جادوئی کلمہ...... نیول نے بہت عمدہ مزاحمتی وار استعمال کیا تھا'' رون نے کچھ زیادہ ہی فخریہ انداز میں کہا اور ہرمائنی کی چھڑی اس کے ہاتھ تھما دی۔ ''مگر جینی تو چھپی رستم نکلی، اس نے ملفوائے پر سنگین چمگادڑ بہروپ وار سے حملہ کیا۔ یہ نہایت شاندار تھا ہیری! اس کا پورا چہرہ بدہیئت پروں اور روئی کے کائی زدہ گالوں سے بھر گیا تھا۔ ہم نے کھڑکی سے دیکھ لیا تھا کہ تم لوگ تاریک جنگل میں جا رہے ہو، اس لئے ہم تمہیں ڈھونڈتے ہوئے یہاں تک آ پہنچے......تم لوگ کچھ زیادہ ہی دور نہیں نکل آئے ہو......وہ کھوسٹ بڑھیا کہاں ہے؟''

''انہیں جنگلی قنطورس پکڑ کر لے گئے ہیں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''اور انہوں نے تمہیں چھوڑ دیا؟'' جینی حیرانگی سے ان کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

''نہیں انہیں گراپ نے بھگا دیا اور ہم بچ نکلے......'' ہیری نے بتایا۔

''یہ گراپ کون ہے؟'' لونا لوگڈ نے بے تابی سے پوچھا۔

''ہیگرڈ کا چھوٹا بھائی......'' رون نے کسی جھمیلے سے بچنے کیلئے فوراً جواب دیا۔ ''بہر حال، اس وقت ہمیں ان باتوں کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہیری! تمہیں آگ میں کیا معلوم ہوا تھا؟ کیا سیریس واقعی 'تم جانتے ہو کون' ہے پاس ہے یا......؟''

''ہاں! کریچر نے یہی بتایا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اسی لمحے اس کے نشان میں ایک بار پھر درد کی لہر اُٹھی۔ ''اور مجھے یقین ہے کہ سیریس ابھی تک زندہ ہے مگر مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ہم اس کی مدد کیسے کر پائیں گے؟''

جنگل میں گہری خاموشی چھا گئی۔ وہ کسی قدر خوفزدہ بھی تھے۔ ان کے سامنے جو پیچیدہ معاملہ کھڑا تھا اسے سلجھانا ناممکن دکھائی دے رہا تھا۔ فوری طور پر لندن پہنچنا آسان بات نہیں تھی۔

''ہمیں وہاں اُڑ کر جانا ہوگا...... ہے نا؟'' اچانک لونا کی آواز خاموشی کو چیرتی ہوئی سنائی دی۔ اس وقت اس کی آواز سانپ جیسی پھنکار بھری نہیں تھی بلکہ معمول کے مطابق تھی۔

''اچھی بات ہے......'' ہیری نے چڑ چڑے انداز میں اس کی طرف مڑ کر کہا۔ ''پہلی بات تو یہ ہے کہ 'ہم' کچھ بھی نہیں کر رہے ہیں کیونکہ تم لوگ اس میں شامل نہیں ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ صرف رون کے پاس بہاری ڈنڈا ہے جس کی حفاظت کوئی عفریت نہیں کر رہا ہے، اس لئے......''

''میرے پاس بھی بہاری ڈنڈا ہے......'' جینی نے تیزی سے کہا۔

''میں جانتا ہوں...... مگر تم نہیں جا رہی ہو، سمجھی!'' رون نے غصیلے لہجے میں اسے جھڑکا۔

''معاف کرنا! مگر مجھے بھی سیریس کی اتنی ہی پرواہ ہے جتنی کہ تم لوگوں کو ہے......'' جینی نے برا سا منہ بنا کر بولی۔ اس کے بھنچے ہوئے جبڑے صاف دکھائی دے رہے تھے کہ وہ فریڈ اور جارج کی ہی بہن ہے......

''تم ابھی بہت چھوٹی ہو......'' ہیری نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر جینی غصے سے بھڑک اُٹھی۔

''جب تم پارس پتھر کو بچانے کیلئے 'تم جانتے ہو کون؟' سے ٹکرائے تھے تب تمہاری عمر جتنی تھی، میں اس سے تین سال بڑی ہوں۔ اس کے علاوہ میں تمہیں یہ بتا دوں کہ میری وجہ سے ملفوائے امبریج کے دفتر میں جکڑا پڑا ہے اور اُڑنے والا بڑا چمگادڑ ابھی تک اس پر حملہ کر رہا ہوگا......''

''ہاں! یہ سب ٹھیک ہے مگر......''

''ہم سب 'ڈی اے' میں ایک ساتھ تھے ہیری!'' اچانک نیول آہستگی سے بولا۔ ''ہم نے ڈی اے صرف اور صرف 'تم جانتے ہو کون؟' سے مقابلہ کرنے کیلئے ہی بنایا تھا، ہے نا؟ اور ہمیں پہلی بار واقعی کچھ کر دکھانے کا موقع مل رہا ہے...... یا پھر وہ سب محض کھیل

ہی تھا؟''

''نہیں......وہ کوئی کھیل نہیں تھا۔'' ہیری ہیجان انگیز لہجے میں بولا۔

''تو پھر ہم سب چلیں گے......ہم تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں۔'' نیول نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''بالکل سچ کہا......'' لونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہیری نے پریشانی کے عالم میں رون کی طرف دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ رون بھی اسی کی طرح سوچ رہا تھا۔ اگر اسے سیریس کو بچانے کے لئے رون اور ہرمائنی کے علاوہ کسی اور کو منتخب کرنا ہوتا تو بھی وہ جینی، نیول یا لونا کو تو کبھی نہ منتخب کرتا......

''خیر! اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔'' ہیری نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ''کیونکہ ہم ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر پائے کہ ہم وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں؟''

''میرا خیال ہے کہ ہم اس بارے میں متفق ہو چکے ہیں۔'' لونا نے چنچل آواز میں کہا۔ ''ہم وہاں اُڑ کر جائیں گے......''

''سنو!'' رون نے بمشکل اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ ''شاید تم بہاری ڈنڈے کے بغیر اُڑ سکتی ہو مگر ہم میں سے باقی لوگوں کے اچانک پر نہیں نکل آئیں گے......''

''بہاری ڈنڈوں کے علاوہ بھی تو اُڑنے کے دوسرے طریقے ہو سکتے ہیں۔'' لونا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں کیکی نارگلز یا ایسی ہی کسی چیز کی پیٹھ پر سواری کرنا پڑے گی؟'' رون نے تلخی سے کہا۔

''خمدار سینگوں والے نارگلز اُڑ نہیں سکتے ہیں۔'' لونا نے انہیں سمجھاتے ہوئے بتایا۔ ''مگر یہ جانور تو ایسا کر سکتے ہیں اور ہیگرڈ نے کہا ہے کہ ان کے سوار کس جگہ جانا چاہتے ہوں، یہ انہیں وہاں تک پہنچانے میں نہایت ماہر ہوتے ہیں، ہے نا؟''

ہیری نے لونا کے اشارے کی طرف پلٹ کر دیکھا۔ دو درختوں کے درمیان دو گھڑ پنجر کھڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جن کی سفید آنکھیں عجیب انداز میں چمک رہی تھیں۔ وہ اس گفتگو کو یوں سن رہے تھے جیسے انہیں ایک ایک لفظ کا مطلب سمجھ میں آ رہا ہو......

''ہاں...... یہ صحیح لگتا ہے......!'' ہیری بڑبڑاتا ہوا بولا۔ وہ آہستگی سے ان کی طرف بڑھا۔ انہوں نے اپنے سر اُٹھائے اور گردن کے لمبے سیاہ بالوں کو جھٹکا۔ ہیری نے جوشیلے انداز میں ان کی طرف ہاتھ بڑھا کر سب سے قریبی گھڑ پنجر کی گردن سہلائی۔ اسے عجیب سا احساس ہوا کہ اس نے انہیں پہلے بدصورت کیوں سمجھا تھا؟

''وہ ڈراؤنے گھوڑے جیسی چیزیں ہیں کیا؟'' رون نے پریشانی کے عالم میں پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ وہ اس گھڑ پنجر کے بائیں طرف خلا میں گھور رہا تھا جسے ہیری تھپتھپا رہا تھا۔ ''وہ چیزیں جنہیں تم تب تک نہیں دیکھ سکتے ہو جب تک کہ کسی کی موت نہ دیکھ لو، ہے نا؟''

''ہاں! وہی ہیں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''کتنے ہیں؟''

''صرف دو......''

''دیکھو ہمیں تین کی ضرورت ہے؟'' ہرمائنی نے کہا جو اب بھی تھوڑی کھسکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی مگر اس کے باوجود فیصلہ کن کیفیت کا شکار دکھائی دے رہی تھی۔

''تین کی نہیں چار کی......'' جینی تیوریاں چڑھا کر چڑچڑے انداز میں بولی۔

''میرا خیال ہے کہ ہم دراصل چھ لوگ ہیں!'' لونا نے نہایت تحمل سے کہا۔

''نادانی مت کرو......ہم سب نہیں جا سکتے ہیں۔'' ہیری نے غصیلے انداز میں کہا۔ ''دیکھو تم تینوں، اس میں شامل نہیں ہو......تم تینوں......'' اس نے جینی، لونا اور نیول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنا چاہا......مگر وہ کھل کر مزاحمت کرنے لگے۔ ایک بار پھر مختلف دلیلیں سامنے آنے لگیں۔ اسی لمحے ہیری کو ایک بار پھر ماتھے میں درد کا احساس ہوا۔ ایک ایک پل ضائع کرنا مہنگا پڑ سکتا تھا، اس کے پاس ان سے بحث کرنے کیلئے بالکل وقت نہیں تھا......

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے!'' وہ غراتا ہوا بولا۔ ''یہ تمہارا ذاتی فیصلہ ہے، مگر جب ہمارے پاس مزید گھڑ پنجر نہیں آ جاتے ہیں، تم بالکل نہیں چل سکتے ہو۔''

''ان کی فکر مت کرو، وہ اور آ جائیں گے۔'' جینی نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ جو رون کی طرح غلط سمت میں دیکھ رہی تھی حالانکہ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ان غیبی جانوروں کو دیکھ رہی تھی۔

''تمہیں اتنا یقین کیسے ہے؟''

''وجہ صاف ہے، اگر تمہاری توجہ اس طرف نہ گئی ہو تو میں بتا دیتی ہوں کہ تم اور ہرمائنی اس وقت خون نے لت پت ہو۔'' جینی نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ ہیگرڈ نے گھڑ پنجروں کو کچے گوشت کی طرف للچایا تھا۔ شاید تمہارے جسم پر خون کی بو پا کر ہی یہ دونوں یہاں پہنچے ہیں......''

ہیری کو اسی پل اپنے چوغے میں ایک ہلکا سا جھٹکا محسوس ہوا۔ اس نے نیچے دیکھا تو سب سے قریبی گھڑ پنجر اس کی آستین چاٹ رہا تھا جو گراپ کے خون سے لت پت تھی۔

''تو ٹھیک ہے۔'' اس نے کہا اور اس کے دماغ میں ایک عمدہ خیال آیا۔ ''رون اور میں دونوں پر سوار ہو کر آگے چلتے ہیں، ہرمائنی تم تینوں کے ساتھ رہے گی۔ اس کے خون کی بو سے اور گھڑ پنجر آ جائیں گے۔''

''میں پیچھے نہیں رکوں گی......'' ہرمائنی غصے سے بپھرتی ہوئی غرائی۔

''اس کی کوئی ضرورت نہیں۔''لونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔''وہاں اور آ گئے ہیں......تم دونوں کے پاس سے خون کی بہت زیادہ بو اُٹھ رہی ہوگی، ہے نا؟''

ہیری نے مڑ کر دیکھا۔ چھ سات گھڑ پنجر درختوں کے درمیان راستہ بناتے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ان کے بڑے بڑے پنکھ ان کے بدن کے ساتھ سمٹے ہوئے تھے۔ان کی آنکھیں اندھیرے میں چمک رہی تھیں اور اب ہیری کے پاس واقعی کوئی اور بہانہ نہیں بچا تھا۔

''ٹھیک ہے......''اس نے غصے میں تلملاتے ہوئے کہا۔''تو پھر اپنے اپنے گھڑ پنجر منتخب کر لو اور ان پر سوار ہو جاؤ......''

چونتیسواں باب

محکمے کا شعبہ اسراریات

ہیری نے سب سے قریبی گھڑ پنجر کی گردن پر ہاتھ ڈالا اور نزدیکی درخت کی اُٹھی ہوئی جڑ پر پاؤں رکھ کر اس کی ریشمی پیٹھ پر عجیب انداز سے بیٹھ گیا۔ گھڑ پنجر نے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا بلکہ اس نے اپنا سر گھمایا جس سے اس کے دانت واضح دکھائی دینے لگے۔ وہ ایک بار پھر ہیری کے چوغے کو چاٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔
ہیری نے پروں کے جوڑ کے پیچھے گھٹنے کو آڑ دینے کا طریقہ تلاش کر لیا، جس سے وہ زیادہ محفوظ محسوس کرنے لگا۔ پھر اس نے باقی لوگوں کی طرف گردن گھما کر دیکھا۔ نیول بھی اچھل کر اگلے گھڑ پنجر پر سوار ہو چکا تھا اور اب وہ اپنے پاؤں اس کے پیٹ میں کہیں مناسب جگہ پر ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لونا پہلے ہی سوار ہو چکی تھی، وہ بیٹھ کر اپنا چوغہ یوں درست کر رہی تھی جیسے وہ روزانہ گھڑ پنجر کی سواری کرتی رہی ہو۔ بہر حال رون، ہرمائنی اور جینی اب بھی اسی جگہ پر ساکت کھڑے تھے اور وہ منہ پھاڑے ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''کیا ہوا......؟'' ہیری نے ان کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ہمیں تو کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے، ہم کس چیز پر سوار ہوں اور کیسے ہوں؟'' رون نے آہستگی سے جواب دیا۔

''اوہو! یہ آسان ہے...... یہاں آؤ! میں تمہاری مدد کرتی ہوں!'' لونا اپنے گھڑ پنجر سے نیچے اتر گئی اور وہ ہرمائنی، جینی اور رون کے قریب آ گئی۔ اس نے انہیں چاروں طرف کھڑے گھڑ پنجروں کی طرف کھینچا اور پھر ایک ایک کر کے ان کی پیٹھ پر سوار کروا دیا۔ وہ تینوں بے حد گھبرائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے ان کے ہاتھ گھڑ پنجر کی گردن میں ڈلوائے اور کس کر پکڑنے کی ہدایت کی۔ پھر لونا دوبارہ اپنے گھڑ پنجر پر سوار ہو گئی۔

''یہ سراسر دیوانگی ہے......'' رون نے اپنے نیچے کسی چیز کو محسوس کرتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ ایک ایسی چیز جسے وہ دیکھ نہیں سکتا محض محسوس کر سکتا تھا۔ وہ زمین سے کچھ فٹ اوپر ہوا میں معلق تھا۔ اس نے گھڑ پنجر کی استخوانی گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دوبارہ کہا۔ ''ایک دم پاگل پن...... کاش میں اسے دیکھ سکتا......''

''شکر ادا کرو کہ یہ نظروں سے صرف اوجھل ہیں۔'' ہیری نے کڑوے لہجے میں کہا۔ ''ٹھیک ہے، سب چلنے کیلئے تیار ہیں......''

سب نے اپنے اپنے سر اثبات میں ہلا دیئے۔ ہیری نے پانچ جوڑی گھٹنوں کو چوغوں کے نیچے لرزتے ہوئے دیکھا۔

''تو پھر ٹھیک ہے......''

اس نے اپنے گھڑ پنجر کے چمکدار سیاہ سر کے پچھلے حصے کو دیکھا اور تھوک نگلا۔

''جادوئی محکمہ، مہمانوں والا دروازہ، لندن......'' اس نے غیر یقینی انداز میں کہا۔ ''ار...... اگر تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے تو ......پھر چلو!''

ایک پل کیلئے ہیری کا گھڑ پنجر ساکت کھڑا رہا اور ہیری کو محسوس ہوا کہ شاید یہ طریقہ غلط ثابت ہو گیا ہے مگر وہ اچانک تیزی سے ہلا، جس کے باعث ہیری گرتے گرتے بمشکل بچا۔ اس کے دونوں پنکھ ہوا میں کھل گئے۔ گھڑ پنجر آہستگی سے نیچے جھکا اور اتنی سرعت رفتاری سے سیدھا اوپر اُڑتا چلا گیا کہ ہیری کو اس کی پیٹھ پر اپنے ہاتھ مضبوطی سے جمانا پڑے کیونکہ وہ پیچھے کی طرف بری طرح ڈول رہا تھا۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اس کی پیٹھ پر پیچھے کی طرف پھسل نہ جائے۔ اس نے خوف کے مارے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں اور گھڑ پنجر کے ریشمی بالوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا۔ وہ درختوں کی سب سے اونچی شاخوں کے درمیان اُڑنے لگا۔ اب وہ خون جیسی سرخ سورج غروب ہونے والی سمت میں اڑا چلا جا رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ پہلے کبھی اتنی تیز رفتاری سے نہیں اُڑا تھا۔ فائر بولٹ کی رفتار بھی اس کے سامنے ہیچ دکھائی دیتی تھی۔ گھڑ پنجر سکول کی عمارت کے اوپر پہنچے مگر اس کے چوڑے پر ہوا میں کسی کپڑے کی مانند پھیلے ہوئے تھے اور پھڑ پھڑانا تو دور کی بات ہے، وہ ذرا سا تھرک بھی نہیں رہے تھے۔ ٹھنڈی ہوا ہیری کے چہرے پر پڑ رہی تھی، تیز ہوا کے باعث آنکھیں کھول کر رکھنا کافی دشوار ہو رہا تھا۔ اس نے پیچھے مڑ کر آدھ کھلی آنکھوں سے دیکھا۔ اس کے پانچوں ساتھی اُڑتے ہوئے اس کے تعاقب میں چلے آ رہے تھے۔ پیچھے پھسلنے کے خوف سے وہ سب نے اپنے اپنے گھڑ پنجروں کی گردن کی طرف جس قدر جھک سکتے تھے، جھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

اب وہ ہوگورٹس کے میدان کے بالکل اوپر تھے۔ وہ ہاگس میڈ کو عبور کر کے آگے نکل آئے۔ ہیری کو نیچے پہاڑ اور سڑکیں دکھائی دے رہی تھیں۔ دن کا اجالا تیزی سے مٹتا جا رہا تھا۔ ہیری کو نیچے روشنیوں کا چھوٹا سمندر دکھائی دینے لگا۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ کسی قصبے کے اوپر سے گزر رہے ہیں۔ پھر اسے ایک بل دار سڑک دکھائی دی جس پر پہاڑیوں کے درمیان ایک کار چلتی ہوئی جا رہی تھی۔

''یہ کافی عجیب ہے......'' ہیری کو اپنے عقب میں رون کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس نے تخیل کی آنکھ سے جائزہ لیا کہ اتنی اونچائی پر تیزی سے اُڑنے میں کیسا محسوس ہوتا ہوگا جبکہ اپنے نیچے کوئی سواری دکھائی ہی نہ دے رہی ہو......؟

دھند لکا چھا گیا۔ آسمان پر ستارے نمودار ہونے لگے۔ کچھ لمحوں بعد صرف ماگلوؤں کے شہروں کی روشنیوں سے ہی انہیں اس بات کا اندازہ ہوتا رہا کہ وہ سطح زمین سے کس قدر اونچائی پر تھے؟ یا پھر وہ کس رفتار سے اُڑے جا رہے تھے؟ ہیری کا بازو گھڑ پنجر کی

گردن کے چاروں طرف لپٹا ہوا تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہ کاش یہ کچھ اور زیادہ تیزی سے اُڑے......؟

جب اس نے سیریس کو شعبہ اسراریات کے فرش پر گرے ہوئے دیکھا تھا، تب سے اب تک ڈھیر سارا وقت اس کے ہاتھوں سے پھسل چکا تھا۔ سیریس اور کتنی دیر تک والڈی مورٹ کی اذیت برداشت کر پائے گا؟ ہیری کو بس اس بات پر ابھی تک پوری تسلی تھی کہ اس کے قانونی سرپرست نے والڈی مورٹ کی فرمائش ابھی تک پوری نہیں کی تھی، نہ ہی وہ ہلاک ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر اس میں سے کچھ بھی ظہور پذیر ہوتا تو والڈی مورٹ بے حد خوش یا نہایت ناخوش ضرور ہو گیا ہوتا...... ایسا ہونے پر ہیری کو غیر معمولی طور پر علم ہو جاتا کیونکہ اس کا نشان اتنی شدت سے تکلیف پیدا کرتا...... جتنی تکلیف مسٹر ویزلی پر ہوئے حملے کی رات کو ہوئی تھی......

وہ لوگ تاریکی میں اُڑتے رہے۔ ہیری کا چہرہ سخت اور ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ اس کے پاؤں گھڑ پنجر کے دونوں پہلو میں مضبوطی کی جکڑ کی وجہ سے سن ہو گئے تھے مگر وہ ذرا سی بھی ہلنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں وہ پھسل کر نیچے نہ جا گرے۔ اس کے کانوں پر سنسناتی ہوئی ہوا کے تھپیڑے اتنی تیزی سے پڑ رہے تھے کہ اسے کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا۔ رات کی سرد ہوا کے باعث اس کا منہ خشک ہو گیا تھا۔ اسے اس بات کا قطعی احساس نہیں تھا کہ وہ کتنی دور پہنچ چکا ہے؟ اسے تو بس اپنے نیچے موجود اس غیبی جانور پر بھروسہ رکھنا پڑ رہا تھا جو اب بھی اپنے حال میں مست اور اندھیرے میں نامعلوم منزل کی طرف اُڑا جا رہا تھا۔ وہ اُڑتے ہوئے اپنے پر بے حد کم پھڑ پھڑاتا تھا......

اگر انہیں دیر ہو گئی...... وہ ابھی تک زندہ ہے، وہ اب بھی بچنے کیلئے مزاحمت کر رہا ہے، میں اس بات کو محسوس کر سکتا ہوں...... مجھے معلوم ہو جائے گا......

ہیری کے پیٹ کو جھٹکا سا لگا۔ گھڑ پنجر اب زمین کی طرف جھکنے لگا تھا۔ ہیری اس کی گردن پر کچھ انچ آگے پھسل گیا۔ وہ آخر کار نیچے اتر رہے تھے۔ اسے اپنے عقب میں کسی کی چیخ سنائی دی۔ ہیری نے خطرہ مول لیتے ہوئے گردن گھما کر پیچھے کی طرف دیکھا مگر اسے کوئی گرتا ہوا بدن دکھائی نہیں دیا۔ شاید سمت بدلتے ہوئے انہیں بھی ویسا ہی جھٹکا لگا ہو جیسے ہیری کو لگا تھا......

اب چمکدار نارنجی روشنیاں بڑی اور گول مٹول ہوتی جا رہی تھیں۔ اسے عمارتوں کا بالائی حصہ دکھائی دینے لگا۔ ہیڈ لائٹس کی قطاریں کیڑے مکوڑوں کی چمکتی آنکھوں جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔ زرد چہار خانے دکھائی دینے لگے، جو عمارتوں کی کھڑکیاں تھیں۔ وہ لوگ ایک فٹ پاتھ کے قریب پہنچ رہے تھے۔ ہیری نے پوری قوت سے گھڑ پنجر کی گردن دبوچ لی اور زمین پر لگنے والے زوردار جھٹکے کیلئے خود کو تیار کر لیا۔ مگر گھڑ پنجر زمین پر سائے جیسے ہلکے پن سے اتر گیا تھا۔ اس کے رُکتے ہی ہیری اس کی پیٹھ سے نیچے کود گیا۔ اس نے سڑک پر چاروں طرف دیکھا جہاں ایک بڑا کوڑے دان اب بھی ایک ٹوٹے پھوٹے ٹیلی فون بوتھ سے کچھ دور تک بکھرا پڑا تھا۔ دونوں کی اصل رنگت اُڑ چکی تھی۔ وہ سڑک کے کھمبے کی نارنجی روشنی میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔

رون تھوڑی دور اترا تھا، وہ اپنے گھڑ پنجر سے اُلجھ کر فٹ پاتھ پر گر گیا تھا۔

''اب میں ایسی کوئی بیہودہ حرکت کبھی نہیں کروں گا......'' وہ کھڑے ہو کر بڑبڑایا۔ نیچے اترنے کی کوشش میں اس کے پاؤں گھڑ پنجر کی پیٹھ سے ٹکرا گئے تھے جس کے باعث وہ دھڑام سے نیچے گر گیا تھا۔ ''اب یہ کام کبھی بھی نہیں کروں...... ہاں! میں قسم کھاتا ہوں......''

ہرمائنی اور جینی اس کے آس پاس اتری۔ دونوں اپنے گھڑ پنجروں سے رون کے مقابلے میں تھوڑا احتیاط سے اتریں حالانکہ زمین پر پہنچ کر ان کے چہروں پر کافی اطمینان کی جھلک دکھائی دینے لگی تھی۔ نیول کانپتا ہوا زمین پر کود گیا جبکہ لونا بے حد سکون کے ساتھ نیچے اتری۔

''ہم یہاں سے اب کہاں جائیں گے؟'' اس نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا جیسے یہ کوئی تفریح انگیز سیر ہو۔

''وہاں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس اپنے گھڑ پنجر کو محبت بھرے انداز میں تھپتھپایا۔ پھر وہ ٹوٹے پھوٹے ٹیلی فون بوتھ کے قریب جا پہنچا اور اس نے اس کا دروازہ جھٹ سے کھول دیا۔ جب باقی سب لوگ جھجکتے ہوئے اسے دیکھنے لگے تو بولا۔ ''یہاں آ جاؤ......''

اس کی بات مانتے ہوئے رون اور جینی فون بوتھ میں گھس گئے۔ ہرمائنی، نیول اور لونا بھی جیسے تیسے کر کے ان کے پیچھے داخل ہو گئے۔ ہیری نے گھڑ پنجروں پر آخری نگاہ ڈالی جو کوڑے دان کے اندر کھانے پینے کی کوئی چیز تلاش کر رہے تھے۔ پھر وہ لونا کے پیچھے فون بوتھ میں گھس گیا اور دروازہ بند کر لیا۔ وہ سب اس کے اندر ٹھونسے بھرے تھے۔

''جو کوئی بھی ریسیور کے نزدیک ہے، وہ ذرا چھ دو چار چار دو نمبر ڈائل کر دے۔'' وہ بولا۔

رون نے تھوڑی مشکل کے بعد یہ کام کر دیا۔ اس کا ہاتھ ڈائل تک پہنچنے کیلئے عجیب طریقے سے جھکا۔ جب یہ واپس اپنی جگہ پر آیا تو بوتھ کے اندر کسی خاتون کی آواز سنائی دی۔

''جادوئی محکمے میں آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ براہ مہربانی اپنا نام اور کام بتائیے۔''

''ہیری پوٹر، رون ویزلی، ہرمائنی گرینجر......'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ ''جینی ویزلی، نیول لانگ باٹم، لونا لوگڈ......ہم یہاں کسی کو بچانے کیلئے آئے ہیں بشرطیکہ آپ کا محکمہ ہم پہلے ہی یہ کام نہ کر چکا ہو......''

''شکریہ......'' خاتون کی پرسکون آواز سنائی دی۔ ''معزز مہمانو! براہ مہربانی اپنے بیجز اُٹھا کر اپنے چوغوں پر لگا لیجئے......''

چھ عدد بیجز لوہے کی اس درز میں سے باہر نکلے جہاں سے عام طور پر سکے واپس لوٹتے تھے۔ ہرمائنی نے انہیں اُٹھا کر جینی کے سر کے اوپر سے ہیری کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے سب سے اوپر والے بیج کی طرف دیکھا جس پر لکھا تھا۔ ''ہیری پوٹر......دفاعی دستہ!''

''محکمے کے معزز مہمانو! آپ کو چیکنگ ڈیسک پر اپنی اپنی تلاشی دینا ہو گی اور اپنی اپنی چھڑیوں کی رجسٹریشن کروانا ہو گی۔ چیکنگ ڈیسک داخلے کے دوسرے کنارے پر واقع ہے......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے زور سے کہا۔اس کا نشان ایک بار پھر پھڑک اُٹھا۔''ٹھیک ہے،اب چلو......''

ٹیلی فون بوتھ کا فرش لرزنے لگا اور شیشے کی کھڑکیوں کے باہر فٹ پاتھ اوپر اُٹھنے لگا۔کوڑے دان میں کھانا تلاش کرتے ہوئے گھڑ پنجر نظروں سے اوجھل ہو گئے۔اس کے سروں کے اوپر اندھیرا چھا گیا اور ایک گڑگڑاتی ہوئی آواز کے ساتھ وہ جادوئی محکمے کی گہرائیوں میں اترتے چلے گئے۔سنہری روشنی کی ایک باریک لکیر ان کے پیروں پر پڑی اور پھر آہستہ آہستہ چوڑی ہونے لگی۔وہ ان کے بدن پر تیزی سے پھیل رہی تھی۔ہیری نے ہلکے سے گھٹنے خم کئے اور اپنی چھڑی باہر نکال لی۔جس قدر اچھی طرح سے وہ اس جکڑی ہوئی حالت میں حرکت کرسکتا تھا،اس نے جھکتے ہوئے شیشے کی کھڑکی کے دوسری طرف جھانک کر دیکھا۔وہ جائزہ لینا چاہتا تھا کہ دوسری طرف کوئی چھپ کر ان کا استقبال کرنے کیلئے پہلے سے موجود تو نہیں تھا۔لیکن وہاں کا ماحول بالکل ہی مختلف تھا۔داخلے والا ہال بالکل خالی دکھائی دے رہا تھا۔وہ یہاں پہلے دن کے اجالے میں آ چکا تھا مگر اس وقت دن کے مقابلے میں روشنی خاصی کم تھی۔دیواروں پر لگے آتشدانوں میں آگ نہیں جل رہی تھی۔مگر ٹیلی فون بوتھ کے رکتے ہی اس نے دیکھا کہ گہری نیلی چھت پر سنہرے دائرے مدوجزر کی طرف گھوم رہے تھے۔

''جادوئی محکمے کی طرف معزز مہمانو کو خوش آمدید!'' خاتون کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

ٹیلی فون بوتھ کا دروازہ کھل گیا۔ہیری باہر نکل گیا۔نیول اور لونا اس کے ٹھیک پیچھے تھے۔جوف میں صرف سنہرے فوارے کے بہتے ہوئے پانی کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔جہاں جادوگر اور جادوگرنی کے چھڑیوں،قنطورس کے کھروں،غوبلن کی ٹوپی کی نوک سے اور گھریلو خرس کے کانوں سے پانی کے جھرنے لگاتار چاروں طرف کے حوض میں گر رہے تھے۔

''چلو!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔وہ سب ہال میں تیزی سے بھاگنے لگے۔ہیری سب سے آگے تھا۔وہ لوگ فوارے کے پاس سے گزرتے ہوئے اس چیکنگ ڈیسک کی طرف پہنچے جہاں گذشتہ مرتبہ ایک جادوگر بیٹھا ہوا تھا اور جس نے ہیری کی چھڑی کا وزن کیا تھا اور اس کی رجسٹریشن بھی کی تھی۔اب وہ ڈیسک بالکل خالی تھا......

ہیری کو محسوس ہوا کہ وہاں کسی نہ کسی محافظ جادوگر کو تو موجود ہونا ہی چاہئے تھا اور اس کی عدم موجودگی یقیناً کسی بڑے خطرے کی علامت تھی۔سنہرے دروازے سے نکل کر لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے اندیشے مزید گہرے ہونے لگے،اس کا ماتھا ٹھنکا۔اس نے سب سے قریب والی لفٹ کا زیریں والا بٹن دبا دیا۔اسی لمحے ایک لفٹ کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں تیزی سے ان کے سامنے نمودار ہو گئی۔اس کی سنہری جالی ایک زوردار گونج کے ساتھ کھل گئی۔وہ سب سرعت رفتاری سے اندر گھس گئے۔اس قدر شور شرابہ ہوا تھا مگر کوئی بھی اس طرف نہیں آیا تھا۔ہیری نے دھڑکتے دل کے ساتھ نو نمبر کا بٹن دبا دیا۔سنہری جالی کا دروازہ دھماکے کے ساتھ خود بخود بند ہو گیا اور لفٹ کھڑکھڑاتی ہوئی آواز کے ساتھ زیریں حصے میں اترنے لگی۔وہ زمین کی گہرائی میں جا رہے تھے۔ہیری جب مسٹر ویزلی کے ساتھ یہاں دن کی روشنی میں آیا تھا تو اسے اس شور وغل مچاتی لفٹ کا اتنا بھیانک احساس صحیح طور پر نہیں ہو پایا تھا۔اسے

اندازہ تھا کہ عمارت کے اندر موجود حساس جادوئی نظام ان کی موجودگی پر دوسروں کو خبردار کر دے گا مگر ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔ لفٹ رکنے پر اسی خاتون کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

''شعبہ اسراریات......''

سنہرا جالی دار دروازہ کھل گیا اور وہ سب لفٹ سے نکل کر راہداری میں آ گئے۔ وہاں قریبی مشعل کے علاوہ کوئی اور حرکت محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ جو لفٹ سے آنے والے جھونکے کے باعث لرز رہی تھی۔

''چلو اس طرف......'' ہیری نے آہستگی سے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ لونا اس کے ٹھیک پیچھے تھی اور وہ حیرانگی میں ڈوبی تھوڑا کھوئے ہوئے انداز میں چاروں طرف نظریں دوڑا رہی تھی۔ ہیری راہداری میں بھاگنے لگا اور وہ اسی سمت میں جا رہا تھا جہاں وہ بڑا سیاہ دروازہ موجود تھا۔ وہ سیاہ دروازے کی طرف مڑا۔ کئی مہینوں تک اسے اپنے خوابوں میں دیکھنے کے بعد بالآخر وہ وہاں پہنچ ہی گیا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے دروازے سے چھ فٹ دور رکتے ہوئے کہا۔ ''شاید......شاید دو لوگوں کو یہاں رُکنا چاہئے...... پہرہ دینے کیلئے اور......''

''اور ہم تمہیں یہ کیسے بتائیں گے کہ کوئی آ رہا ہے؟'' جینی تیوریاں چڑھا کر تیکھی آواز میں بولی۔ ''ہوسکتا ہے کہ تم ہم سے میلوں فاصلے پر موجود ہو......''

''ہیری! ہم تمہارے ساتھ ساتھ ہی رہیں گے۔'' نیول نے پختہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے......اب جلدی سے چلو!'' رون نے کڑھتے ہوئے کہا۔

ہیری اب بھی تمام لوگوں کو اپنے ساتھ بالکل نہیں لے جانا چاہتا تھا مگر ایسا لگ رہا تھا کہ اس کے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ وہ مڑ کر دروازے کی طرف چلا گیا......جس طرح اس نے خواب میں دیکھا تھا، یہ ویسے ہی کھلا ملا اور وہ سب سے آگے چلتا ہوا چوکھٹ کے دوسری طرف پہنچ گیا۔ وہ لوگ ایک بڑے دائروی کمرے میں کھڑے تھے۔ یہاں کی ہر چیز سیاہی میں ڈوبی ہوئی تھی، فرش اور چھت بھی۔ سیاہ دیواروں پر ایک جیسے سیاہ دروازے نصب تھے۔ جن پر کوئی نام یا دستہ نہیں موجود تھا۔ وہاں پر موم بتیوں کے ٹکڑے جل رہے تھے جو نیلی روشنی پھینک رہے تھے۔ ان کی ٹھنڈی، جھلملاتی روشنی چمکتے سنگ مرمر کے فرش پر اپنے سائے کو لرزا رہی تھی اور ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ان کے پیروں کے نیچے فرش پر نیلی رنگت کا پانی بہہ رہا ہو۔

''دروازہ بند کر دو......'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

مگر جب نیول نے اس کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے دروازہ بند کر دیا تو ہیری کو افسوس ہونے لگا کہ اس کی ایسی حماقت کیوں کی تھی۔ مشعلوں والی راہداری سے آنے والی روشنی جیسے ہی غائب ہوئی، کمرے میں اتنا اندھیرا چھا گیا کہ ایک پل کیلئے تو انہیں دیوار پر کانپتی ہوئی مدہم نیلی روشنی اور فرش پر ان کا بہتا ہوا عکس ہی دکھائی دیا۔

خواب میں ہیری ہمیشہ اس کے کمرے کے دوسرے کنارے پر ٹھیک سامنے والے دروازے تک جاتا تھا اور آگے بڑھتا رہتا تھا مگر اب وہاں پر چاروں طرف درجنوں دروازے تھے۔ جب وہ اپنے خواب والے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا اور یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ صحیح دروازہ کون سا ہے؟ اسی وقت ایک زوردار گڑگڑاہٹ ہوئی اور موم بتیاں ایک طرف ہو کر ہلنے لگیں، راہداری کی دیوار گھوم رہی تھی۔

ہرمائنی نے سہم کر ہیری کا ہاتھ پکڑ لیا جیسے اسے خدشہ ہو کہ ان کے پیروں کے نیچے کا فرش بھی کھسک جائے گا۔ دیوار کے گھومتے ہوئے کچھ پل کیلئے ان کے چاروں طرف کی نیلی روشنی دھندلی ہوگئی اور مدہم لالٹینوں کی قطاروں کی طرف محسوس ہوئی پھر گڑگڑاہٹ جتنی تیزی سے شروع ہوئی تھی، اتنی ہی تیزی سے ختم ہوگئی اور ہر چیز ایک بار پھر ٹھہر گئی۔ ہیری کی آنکھوں میں نیلی روشنی کا عکس جھلملا رہا تھا اور اسے صرف اتنا ہی دکھائی دے رہا تھا۔

''ایسا کیوں ہوا؟'' رون نے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''شاید اس لئے کہ ہمیں یہ معلوم نہ ہو پائے کہ ہمیں کس دروازے سے اندر داخل ہو پائے تھے۔'' جینی نے دھیمی آواز میں اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

ہیری فوراً سمجھ گیا کہ جینی صحیح کہہ رہی تھی کیونکہ وہ اب باہر جانے والے دروازے کو صحیح طور پہچان نہیں پا رہا تھا، جس طرح وہ سیاہ فرش پر چلتی ہوئی چیونٹی کو نہیں پہچان سکتا تھا۔ جس دروازے سے انہیں مخصوص مقام تک پہنچنا تھا، وہ چاروں طرف موجود درجنوں دروازوں میں سے کوئی ایک ہو سکتا تھا۔

''ہم لوگ واپس کیسے نکل پائیں گے؟'' نیول نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''اس وقت یہ بات زیادہ اہم نہیں ہے۔'' ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا اور اس اپنی پلکیں جھپکا کر نیلی روشنی کو مٹانے کی کوشش کی اور چھڑی کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ ''جب تک ہمیں سیریس نہیں مل جاتا، تب تک ہمیں باہر نکلنے کی کوئی ضرورت نہیں پڑے گی......''

''میرا مشورہ ہے کہ تم اسے گلا پھاڑ کر آوازیں مت لگانا......'' ہرمائنی نے سمجھانے والے لہجے میں کہا۔ مگر ہیری کو اس کے مشورے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، وہ تو خود زیادہ سے زیادہ خاموش رہنا چاہتا تھا۔

''اب ہم کہاں جائیں گے، ہیری؟'' رون نے آہستگی سے پوچھا۔

''شاید میں نہیں جانتا......'' ہیری نے بے بسی کے عالم میں کہا اور تھوک نگلا۔ ''خوابوں میں میں لفٹ سے نکل کر راہداری کے کنارے پر سیاہ دروازے تک جاتا تھا اور ایک اندھیرے کمرے میں پہنچ جاتا تھا...... یعنی اسی کمرے میں...... پھر میں ایک دروازے سے ہو کر ایک دوسرے کمرے میں پہنچتا تھا جو ایک مخصوص انداز میں چمکتا تھا...... ہمیں کچھ دروازے کھول کر اندر جھانکنا پڑے گا۔'' اس نے جلدی سے کہا۔ ''میں اس کمرے کو دیکھتے ہی پہچان جاؤں گا کہ ہمیں آگے کس طرف جانا ہوگا؟...... چلو اب شروع کرتے ہیں۔''

وہ سیدھا اپنے سامنے والے دروازے تک گیا۔ باقی سب اس کے ٹھیک پیچھے تھے۔ ہیری نے اپنے دائیں ہاتھ میں چھڑی اُٹھا رکھی تھی تاکہ دروازہ کھلتے ہی ہنگامی صورت حال سے نبٹ سکے پھر اس نے اپنا بایاں ہاتھ دروازے کی سرد اور چمکدار سطح پر رکھ کر اسے دھکیلا۔

یہ آسانی سے کھل گیا۔

پہلے کمرے میں اندھیرا تھا مگر اس کمرے کی چھت پر سنہری زنجیر والا فانوس لٹک رہا تھا۔ اس سے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس مستطیل شکل کے کمرے میں کچھ زیادہ ہی روشنی تھی حالانکہ وہاں پر چمکتی اور جھلملاتی روشنی بالکل نہیں تھی جیسی ہیری نے اپنے خوابوں میں دیکھی تھی۔ اندر صرف کچھ میزیں رکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے علاوہ کمرے کے بیچوں بیچ شیشے کا ایک بڑا صندوق رکھا ہوا تھا جس میں گہرا سبز رنگ کا محلول بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ صندوق اتنا بڑا تھا کہ سبھی لوگ اس میں آسانی سے تیر سکتے تھے۔ اس میں سفید موتی جیسی کوئی چیز تیر رہی تھی۔

''اس میں یہ کیا چیز ہے؟'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔

''معلوم نہیں......'' ہیری نے اکتاہٹ سے کہا۔

''کیا یہ مچھلیاں ہیں؟'' جینی نے دلچسپی سے پوچھا۔

''یہ مچھلی نما جراثیمی سنڈی ہے!'' لونا نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''ڈیڈی نے مجھے بتایا تھا کہ محکمہ خفیہ طور پر ان کی افزائش کر رہا ہے......''

''بالکل نہیں......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ اس کی آواز اس کمرے میں عجیب انداز میں گونج اُٹھی تھی۔ وہ شیشے کے صندوق کو قریب سے دیکھنے کیلئے آگے بڑھی۔ ''یہ انسانی دماغ ہیں......''

''دماغ......؟''

''بالکل مگر میں یہ نہیں جانتی ہوں کہ وہ لوگ ان کا کیا استعمال کر رہے ہیں؟''

ہیری بھی ہرمائنی کی طرف قدم بڑھا کر شیشے کے اس دیوہیکل صندوق کے پاس پہنچ گیا۔ انہیں قریب سے دیکھنے پر لگا کہ اس بات میں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ عجیب انداز میں چمکتے ہوئے انسانی دماغ سبز محلول کی گہرائیوں میں ڈوبتے اور ابھرتے ہوئے لیس دار پھول گوبھی کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔

''چلو یہاں سے باہر نکلو، یہ صحیح کمرہ نہیں ہے، ہمیں دوسرے کمرے میں دیکھنا ہوگا۔'' ہیری نے ان کی دلچسپی کو بھانپتے ہوئے کہا۔

''مگر یہاں بھی کافی سارے دروازے ہیں؟'' رون نے دیواروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری کا دل ڈوب سا گیا،

آخر یہ جگہ کتنی بڑی ہوسکتی تھی؟

''خواب میں میں ہمیشہ اس اندھیرے کمرے سے دوسرے کمرے میں پہنچ جاتا تھا۔'' اس نے کہا۔'' مجھے لوٹ کر وہاں سے دوبارہ کوشش کرنا چاہئے۔''

وہ جلدی سے اسی اندھیرے سیاہ کمرے میں واپس لوٹ آئے۔ ہیری کی نگاہوں کے سامنے نیلگوں موم بتیوں کی روشنی کے بجائے گہرے سبز محلول میں چمکتے ہوئے دماغ کی شبیہ ابھی بھی تیر رہی تھی۔

''ٹھہرو......'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا جب لونا باہر نکلنے کے بعد شیشے کے صندوق والے کمرے کا دروازہ بند کرنے لگی تھی۔''ٹیگورسم......''

اس نے اپنی چھڑی ہوا میں لہرائی۔ دروازے پر فوراً نارنجی شعلے سے کانٹے کا نشان بن گیا۔ جیسے ہی وہ دروازہ بند ہوا۔ دیواروں میں ایک بار پھر گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی۔ ایسا لگا جیسے دیواریں گھوم رہی ہوں مگر اب مدہم نیلی روشنی میں ایک نارنجی شعلہ بھی ساتھ گھومتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جب ایک بار پھر سب کچھ ساکت ہوگیا تو انہیں ایک پہلو میں وہ شعلے کا کانٹا چمکتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ یہ وہی دروازہ تھا جس کے اندر وہ چکر لگا کر جائزہ لے چکے تھے۔

''شاندار خیال تھا ہرمائنی......میری طرف سے دس پوائنٹس!'' ہیری نے مسکرا کر کہا جس پر سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔''چلو اب دوسرے دروازے کا جائزہ لیتے ہیں۔''

ایک بار پھر وہ اپنے ٹھیک سامنے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے دھکا دے کر کھولا۔ اس کی چھڑی کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نبٹنے کیلئے تیار تھی اور باقی سب لوگ بھی اس کے پیچھے تھے۔

یہ کمرہ پچھلے کمرے کی بہ نسبت زیادہ بڑا تھا۔ اس مستطیل کمرے میں مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس کا وسطی حصہ زمین میں دھنسا ہوا تھا اور وہاں پتھر کا قریباً بیس فٹ گہرا گڑھا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ لوگ اس کمرے میں چاروں طرف بنے ہوئے پتھر کی چوڑی سیڑھیاں نما دائرے کے بالکل اوپر کھڑے ہوئے تھے۔ اس میں چوڑی چوڑی زینہ نما سیڑھیوں کی دائرے میں بنی ہوئی قطاریں تھیں جو کسی سٹیڈیم جیسی دکھائی دے رہی تھیں یا پھر کسی قدیمی عدالت کا منظر پیش کر رہی تھیں جس میں گذشتہ سال کی گرمیوں میں ہیری نے اپنے مقدمے کی سماعت کی پیروی کی تھی۔ بہرحال، اس کے وسطی حصے میں زنجیروں والی کوئی کرسی موجود نہیں تھی۔ اس کے بجائے اس کے درمیان میں پتھر کا ایک بڑا چبوترا بنا ہوا تھا۔ جس پر پتھر کا بنا ہوا ایک قدیمی محرابی دروازہ تھا۔ ہیری کو وہ زمانہ قدیم کی کوئی یادگار لگ رہا تھا۔ وہ محرابی دروازہ اس قدر بوسیدہ تھا کہ اس کی حالت بے حد خستہ تھی، جگہ جگہ پتھر میں دراڑیں پڑ چکی تھیں اور ہیری کو اسے دیکھ کر بڑی حیرت ہو رہی تھی کہ وہ ابھی تک کھڑا کیسے تھا؟ اس کے اردگرد کوئی دیوار نہ ہونے کے باوجود اس کے درمیان ایک بڑا سیاہ پرانا پھٹا ہوا پردہ لٹکا ہوا تھا جو ہوا کی عدم موجودگی کے باوجود آہستہ آہستہ لہرا رہا تھا۔ جیسے اسے کسی نے ابھی ابھی ہلا دیا ہو۔

''وہاں کون ہے؟'' ہیری نے نیچے والے زینے پر کودتے ہوئے پوچھا۔ جواب میں کوئی آواز نہیں آئی مگر پردہ پھڑ پھڑاتا اور ہلتا رہا۔

''ہیری! احتیاط سے......'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری ایک ایک کر کے زینے طے کرتا گیا اور پھر وہ گڑھے کی تہہ میں جا پہنچا۔ جب وہ حیرت بھری نظروں سے اس قدیمی محرابی دروازے کی طرف بڑھا تو اس کے قدموں کی چاپ کچھ زیادہ ہی زور سے کمرے میں گونجنے لگی۔ نوکیلا محرابی دروازہ اوپر کی بہ نسبت یہاں پر زیادہ بڑا اور پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اب بھی وہ بڑا پھٹا ہوا پردہ آہستہ آہستہ پھڑ پھڑا رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے ابھی ابھی کوئی اس میں سے باہر نکلا ہوا۔

''سیریس......'' ہیری نے ایک بار پھر پوچھا مگر اس مرتبہ کچھ سرگوشی نما لہجے میں کیونکہ وہ اس کے بہت زیادہ قریب تھا۔

اسے یہ بہت عجیب احساس ہوا کہ کوئی محرابی دروازے کی دوسری طرف اس پردے ٹھیک پیچھے کھڑا تھا۔ اپنی چھڑی کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے وہ چبوترے کے چاروں طرف گھوم گیا مگر وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا۔ وہاں بس پھٹے ہوئے پردے کا دوسرا رُخ بھی دکھائی دے رہا تھا۔

''چلو واپس چلیں...... یہ صحیح جگہ نہیں ہے، ہیری!'' ہرمائنی نے پتھر کے زینے کے نصف میں پہنچ کر جلدی سے کہا۔ ''ہمیں کسی اور کمرے میں جانا چاہئے......''

وہ خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اس کمرے میں اتنی نہیں خوفزدہ ہوئی تھی جہاں شیشے کے صندوق میں انسانی دماغ تیر رہے تھے۔ بہرحال، ہیری نے سوچا کہ محرابی دروازے ایک لحاظ سے کافی دیدہ زیب دکھائی دیتا تھا حالانکہ یہ کافی قدیمی دکھائی دیتا تھا۔ وہ پردے کی خود بخود لہرانے کی وجہ سے کچھ الجھا ہوا تھا۔ اس کے دل میں عجیب سی آرزو انگڑائیاں لے رہی تھی کہ وہ چبوترے پر چڑھ جائے اور اس پردے کو ہٹا کر اس کے اندر داخل ہو جائے۔

''ہیری! واپس آ جاؤ...... یہاں سے چلیں!'' ہرمائنی نے تھوڑا زیادہ زور دیتے ہوئے کہا

''ٹھیک ہے......'' اس نے ہرمائنی کو جواب تو دے دیا تھا مگر اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا۔ اسے ابھی ابھی کچھ سنائی دیا تھا۔ پردے کی دوسری طرف سے سرگوشیوں جیسی آوازیں آ رہی تھیں۔

''تم کیا کہہ رہے ہو؟'' اس نے کافی بلند آواز میں پوچھا جس سے اس کی آواز اس بڑے خالی کمرے میں ہر طرف پھیل کر گونجنے لگی۔

''ہیری! کوئی بھی تو نہیں بول رہا ہے، تم کس سے بات کر رہے ہو؟'' ہرمائنی نے جلدی سے پوچھا جو اب اس کے بالکل قریب پہنچ گئی تھی۔ اس کا چہرہ سہما ہوا تھا۔

''کوئی پردے کے پیچھے کھڑا بڑبڑا رہا ہے!'' ھیری نے اس کی گرفت سے دور ہٹتے ہوئے کہا۔ اور پردے کو گہری نظروں سے گھورنے لگا۔ ''کیا وہاں تم ہو، رون؟''

''میں تو یہاں ہوں!'' رون نے محرابی دروازے کے پہلو میں نکل کر کہا۔

''کیا یہاں کسی اور کو کچھ سنائی نہیں دے رہا ہے؟'' ھیری نے ان کی طرف گردن گھما کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔ بڑبڑانے اور سرگوشیوں کی آوازیں اب کچھ زیادہ تیز سنائی دینے لگی تھیں۔ لاشعوری طور پر اس کے پاؤں چبوترے پر پہنچ گئے۔

''مجھے بھی وہ آوازیں سنائی دے رہی ہیں!'' لونا نے آہستگی سے کہا جو محرابی دروازے کے پہلو سے نکل کر ان کے قریب پہنچ گئی تھی اور ہلتے ہوئے پردے کو غور غور سے دیکھ رہی تھی۔ ''میرا خیال ہے کہ اس کے اندر لوگ موجود ہیں......''

''اندر...... اندر سے تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہرمائنی نے چونک کر پوچھا جو نیچے والے زینے سے کود گئی تھی اور ضرورت سے زیادہ غصے میں دکھائی دے رہی تھی۔ ''یہاں پر 'اندر' جیسی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ یہ تو ایک سیدھا سادا محرابی دروازہ ہے، یہاں پر کسی کے اندر موجود ہونے کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے...... ھیری اسے چھوڑو...... چلو پیچھے ہٹو!'' اس نے ھیری کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کھینچا مگر ھیری نے مزاحمت کرتے ہوئے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔

''سیریس؟'' ھیری نے ایک بار پھر دہرایا، وہ اب مبہوت ہو کر اس ہلتے ہوئے پردے کو ٹکٹکی لگا کر دیکھے جا رہا تھا۔ اچانک کوئی چیز اس کے دماغ میں گھس گئی۔ سیریس اذیت میں ہوگا اور تشدد برداشت کر رہا ہوگا جبکہ وہ اس محرابی دروازے کے اسرار تلاش کرنے میں مصروف تھا۔ وہ چبوترے سے کچھ قدم پیچھے ہٹا اور اس نے اپنی نظریں اس پردے سے ہٹا لی۔

''ہاں چلو......!'' وہ آہستگی سے بولا۔

''یہی تو میں کہنے کی کوشش کر رہی تھی...... اب چلو!'' ہرمائنی نے کہا اور وہ چبوترے کے پہلو سے واپس لوٹنے لگے۔ دوسری طرف جینی اور نیول مبہوت ہو کر اس پردے کو گھور رہے تھے۔ بغیر کوئی بات کئے ہرمائنی نے جینی کا ہاتھ پکڑ لیا اور رون نے نیول کا ہاتھ پکڑا اور وہ کافی کوشش کرتے ہوئے انہیں گہرائی کے پہلے زینے کی طرف لے گئے۔ پھر وہ پتھر کے زینوں کو پھلانگتے ہوئے اوپر کھلے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ بالآخر وہ واپس اسی سیاہ کمرے میں پہنچ گئے

''تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ محرابی دروازہ درحقیقت کیا تھا؟'' ھیری نے آہستگی سے پوچھا۔

''مجھے معلوم نہیں! مگر وہ جو کچھ بھی تھا نہایت خطرناک تھا۔'' اس نے درشتگی سے کہا اور ایک بار پھر اس دروازے پر نارنجی شعلے سے کانٹے کا نشان بنا دیا۔

ایک بار پھر دیواریں اپنی جگہ سے ہلیں اور دروازے آپس میں ادل بدل گئے۔ جس کمرے کی فضا میں ٹھہراؤ ہوا تو ھیری بلا سوچے سمجھے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اسے جب دھکا دیا وہ اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں......

''کیا ہوا؟'' ہرمائنی متفکر لہجے میں پوچھا۔

''یہ تو شاید اندر سے بند ہے!'' ہیری نے دروازے پر پوری طاقت آزمائی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

''تو پھر یہی ہوگا، ہے نا؟'' رون نے جوشیلے انداز میں کہا اور دروازے کو دوسری طرف دھکیلنے میں ہیری کی مدد کرنے لگا۔ ''یہی ہونا چاہئے!''

''راستے سے ہٹ جاؤ......'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔ اس نے اپنی چھڑی ہوا میں بلند کی اور دروازے کی طرف تانتے ہوئے اسے لہرا کر جادوئی کلمہ پڑھا۔

مگر کچھ بھی نہیں ہوا......

''میرا خیال ہے کہ مجھے سیریس کے چاقو سے کوشش کرنا چاہئے۔'' ہیری نے کہا اور اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر چاقو باہر نکالا۔ اس نے چاقو کی باریک تار کو دروازے اور دیوار کی درز میں پھنسایا اور اسے اوپر نیچے گھمانے لگا۔ باقی تمام لوگ اس کی طرف دلچسپی اور اشتیاق سے دیکھنے لگے۔ وہ اسے اوپر سے نیچے تک لایا اور پھر باہر نکال کر دروازے کو ایک بار پھر دھکیلا۔ کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ دروازہ پہلے جتنا ہی مضبوط اور جادو بند تھا۔ اوہ نہیں! جب ہیری نے اپنے چاقو کی سخت باریک تار کی طرف دیکھا تو اسے دکھائی دیا کہ وہ پگھل کر غائب ہو چکی تھی۔

''ٹھیک ہے، ہم اس کمرے کو چھوڑ دیتے ہیں!'' ہرمائنی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''اگر یہی ہوا تو......'' رون نے اس دروازے پر حسرت بھری نظر ڈال کر کہا۔

''یہ نہیں ہوسکتا ہے، ہیری کو اپنے خواب میں تمام دروازوں کے اندر داخل ہو جاتا تھا۔ کوئی بند نہیں ملتا تھا......'' ہرمائنی نے دروازے پر نارنجی شعلے کا کانٹا بناتے ہوئے کہا۔ ہیری نے سیریس کے ضائع ہو جانے والے چاقو کو دوبارہ جیب میں رکھ لیا۔

''اس کے اندر کیا ہوسکتا ہے؟'' لونا نے تجسس سے پوچھا۔ جب دیوار ایک بار پھر گھومنے لگی تھی۔

''اس میں بھی کوئی بڑبڑا رہا ہوگا شاید!'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ یہ سن کر نیول گھبراہٹ کے باوجود ہنس پڑا۔

دیوار ایک بار پھر ساکت ہوگئی اور نارنجی شعلوں میں دروازے اب مختلف جگہ پر دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے متوحش انداز میں ایک اور دروازے کو دھکا دے کر کھولنا چاہا جو آسانی سے کھل گیا تھا۔

''یہی ہے......''

ہیری اس خوبصورت، تھرکتی ہوئی اور چمکتی روشنی کو لمحہ بھر میں پہچان گیا تھا۔ جونہی اس کی آنکھیں اس تیز چمک میں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو اس نے دیکھا کہ ہر چیز ہیرے کی مانند چمک رہی تھی۔ وہاں چھوٹی بڑی زنجیر میں لٹکی ہوئی جیبی گھڑیاں ہوا میں معلق دکھائی دے رہی تھیں جو مختلف جسامت کی اور کافی پرانی تھیں۔ کچھ گھڑیاں میز پر قطاروں میں سجی ہوئی تھیں اور کچھ صندوقوں کے

درمیان عجیب انداز میں لٹکی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ٹک ٹک کی ہزاروں آوازیں ایک ساتھ سنائی دے رہی تھیں۔ ہیرے جیسی چمکتی ہوئی روزنی ایک اونچے شیشے کے بنے ہوئے فانوس سے پھوٹ رہی تھی جو کمرے کے دوسرے کنارے پر لگا ہوا تھا۔

''ہاں......اس طرف......''

ہیری کا دل اب بہت تیز تیز دھڑکنے لگا کیونکہ وہ جان چکا تھا کہ وہ صحیح راستے پر پہنچ گیا تھا۔ وہ میزوں کے درمیان تنگ راستے سے سب سے آگے جا رہا تھا۔ وہ اس شیشے کے دیوہیکل فانوس کی طرف جا رہا تھا جو اتنا اونچا تھا جتنا کہ وہ کسی میز پر چڑھ کر کھڑے ہونے کے بعد ہاتھ اُٹھا کر اسے چھو سکتے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس میں بل کھاتی ہوئی چمکدار دودھیا گیس بھری ہوئی تھی۔

''اوہ یہاں دیکھو......'' جینی نے اچانک کہا جب وہ قریب پہنچے اور اس نے نیچے سے شیشے کے فانوس کے بالکل وسطی حصے کی طرف اشارہ کیا۔

اس کے اندر ایک چھوٹا سا چمکدار جواہر جیسا انڈہ دکھائی دے رہا تھا۔ فانوس میں اوپر اُٹھتے وقت یہ خود بخود کھل اُٹھتا تھا اور اس کی کھلی ہوئی پتیوں میں سے ایک غن غن چڑیا باہر نکل کر سب سے اوپر والے کنارے پر پہنچ جاتی تھی مگر جونہی وہ نیچے کی طرف گرتی تھی تو اس کے پنکھ ٹوٹ کر بکھر جاتے تھے اور اس کا بدن گیلا دکھائی دیتا جیسے وہ پگھل رہا ہو۔ حتیٰ کہ وہ فانوس کی تہہ تک پہنچتے پہنچتے بالکل موم بتی کی طرف پگھل جاتی تھی اور اس کا مائع تہہ میں اکٹھا ہو کر دوبارہ انڈے جیسی صورت اختیار کر لیتا تھا۔

''اسے چھوڑو......آگے بڑھو!'' ہیری نے تیکھی آواز میں کہا کیونکہ جینی کے رکنے کی وجہ سے وہ بھی مڑ کر کھڑا ہو گیا تھا اور انڈے اور پرندہ بننے کا عمل دیکھنے لگا تھا۔

''تم نے بھی اس قدیمی محرابی دروازے پر کافی دیر رُک کر وقت ضائع کیا تھا، ہے نا؟'' وہ چڑ کر بولی مگر اگلے ہی لمحے وہ اس فانوس کے سحر سے نکل کر اس کے پیچھے پیچھے آگے بڑھ چکی تھی۔ اب وہ سب ایک ساتھ قطار کی صورت میں اس کے تعاقب میں ایک دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''یہی ہے......'' ہیری نے ایک بار پھر کہا اور اس کا دل اب بہت تیزی سے دھڑکنے لگا۔ ''یہیں سے ہمیں اگلے کمرے میں جانا ہے......''

اس نے ان سب کی طرف دیکھا۔ سب لوگوں کی چھڑیاں باہر تھیں اور وہ اب زیادہ سنجیدہ اور ہوشیار دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے دروازے کی طرف دیکھا اور پھر اسے دھکیلا۔ وہ آسانی سے کھل گیا تھا......

وہ وہاں پہنچ چکے تھے، انہیں صحیح جگہ مل چکی تھی، گرجے کی طرح وسیع وعریض ہال جیسا کمرہ، جس میں ہر طرف اونچی چھت والی الماری بھری ہوئی تھیں۔ آگے پیچھے قطاروں کی شکل میں اور درمیان چلنے کیلئے مختصر راستہ۔ الماریوں کے خانوں میں چھوٹے چھوٹے کرکٹ کی گیند جتنے شیشے کے گولے تھے، جن پر صدیوں کی دھول اَٹی ہوئی تھی۔ ان پر فاصلے پر لگی ہوئی مشعلوں سے روشنی پڑ رہی تھیں

اور وہ مدہم مدہم جگمگا رہے تھے۔ پچھلے گولائی والے کمرے کی طرح یہاں بھی ہلکی نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ کمرہ کافی سرد تھا۔

ہیری آگے بڑھا اور الماریوں کی دو قطاروں کے درمیانی تنگ راستے کے دہانے پر ٹھہر کر اس میں جھانکنے لگا۔ الماریوں کا زیریں حصہ سائے کی لپیٹ میں تھا اور صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس نے کان لگا کر سننے کی کوشش کی مگر وہاں کسی کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی، کہیں کسی قسم کی ہلچل یا حرکت نہیں تھی۔

''تم نے ستانوے نمبر والی قطار کا ذکر کیا تھا، ہے نا؟'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں! مجھے یاد ہے۔'' ہیری نے کہا اور سب سے قریبی قطار کے آخری سرے کی طرف دیکھا۔ نیلی چمکتی ہوئی موم بتیوں کی روشنی میں اسے نقرئی رنگت میں 93 کا ہندسہ لکھا ہوا دکھائی دیا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں دائیں طرف جانا ہوگا۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا اور اگلی قطار کی طرف دیکھنے لگی۔ ''یہ تو 54 نمبر والی ہے......''

''سب لوگ اپنی اپنی چھڑی تیار رکھو......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

وہ لوگ آگے کی سمت بڑھنے لگے اور پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتے رہے۔ وہ الماریوں کے طویل تنگ راستے سے گزرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے جس کا دوسرا کنارے گہرے اندھیرے میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ الماریوں کے خانوں میں ترتیب سے رکھے ہوئے شیشے کے گولوں کے نیچے پیلاہٹ کا شکار ہونے والے کاغذ کے ٹکڑوں کے لیبل لگے ہوئے تھے۔ جن پر شاید کچھ لکھا بھی تھا۔ ان میں سے کچھ میں مائع جیسی کوئی چیز چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ زیادہ تر گولے سیاہ اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ بجلی کے بلب ہوں جو فیوز ہو چکے ہوں۔

وہ قطار نمبر چوراسی اور پچاسی کے درمیان چلتے ہوئے دوسری طرف جا پہنچے۔ ہیری ابھی تک پورے غور سے کسی قسم کی آواز کو سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے سیریس کے منہ میں کپڑا ٹھونس رکھا ہو یا پھر وہ اذیت کو برداشت نہ کرنے پر بیہوش ہو چکا ہو۔ پھر اس کے دماغ میں ایک ان چاہی آواز گونجنے لگی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ مر چکا ہو......

مجھے اس بات کا علم ہو چکا ہوتا۔ اس نے خود کو کہا اور اس کا دل اب حلق میں اٹکا ہوا محسوس ہونے لگا۔ مجھے اس بارے میں علم ہو چکا ہوتا۔

''یہ ستانوے ہے......'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

وہ لوگ ایک ساتھ قطار کے ابتدائی حصے پر کھڑے تھے اور اس کے درمیانی تنگ راستے میں جھانک رہے تھے جہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

''اسے وہاں آخر میں ہونا چاہئے......'' ہیری نے جلدی سے کہا مگر اس کا منہ اب بری طرح سوکھ گیا تھا۔ ''تمہیں یہاں سے

ٹھیک طرح دکھائی نہیں دے پائے گا۔''

وہ شیشے کی گیندوں سے بھری الماریوں کے درمیان تنگ راستے پر سب سے آگے بڑھتا چلا گیا۔شلف میں رکھے ہوئے گولے ان کے گزرنے پر آہستہ آہستہ جھلملائے۔

''وہ یہیں آس پاس ہی ہوگا......'' ہیری نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ جسے یقین تھا کہ کسی بھی قدم پر اندھیرے میں ڈوبے فرش پر سیریس کا بدن دکھائی دے جائے گا۔''یہاں کہیں پر......واقعی یہاں کہیں قریب ہی......''

''ہیری!'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا مگر وہ جواب نہیں دینا چاہتا تھا اس کا منہ بالکل خشک ہو گیا تھا۔

''یہیں پر......یہیں کہیں ہونا چاہئے......''

وہ اب قطار کے آخری سرے پر پہنچ چکے تھے اور وہاں پر موم بتی کی ہلکی سی روشنی تھی مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔صرف گونجتی، دھول بھری خاموشی تھی۔

''ہوسکتا ہے......'' ہیری بھرائی ہوئی آواز میں اگلی راہداری کے دہانے کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔''......یا پھر شائد......'' اس نے ایک بار پھر تیزی سے دوسرے کنارے کی طرف دیکھا۔

''ہیری......'' ہرمائنی نے ایک بار پھر کہا۔

''کیا بات ہے؟'' وہ غراتے ہوئے بولا۔

''میرا خیال نہیں......کہ سیریس یہاں موجود ہے!''

کوئی کچھ بھی نہیں بولا۔ ہیری ان میں سے کسی کی طرف بھی دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔اسے متلی سی ہونے لگی تھی۔وہ یہ نہیں سمجھ پایا کہ سیریس یہاں کیوں نہیں تھا؟ اسے یہاں ہونا چاہئے تھا۔یہیں پر تو ہیری نے اسے دیکھا تھا......

وہ قطاروں کے آخری سرے تک بھاگتا ہوا گیا اور اس نے ادھر ادھر کا جائزہ لیا۔ ہر تنگ راستہ بالکل خالی ہی تھا۔وہ ایک بار پھر اپنے ساتھیوں کے پاس واپس پہنچا جو اسے عجیب نظروں سے گھور رہے تھے۔وہ ان کے قریب سے نکل کر دوسری طرف والے تنگ راستے میں بھاگنے لگا۔وہاں بھی سیریس کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔نہ ہی کسی طرح کے تصادم کی کوئی جھلک وہاں دکھائی دے رہی تھی۔

''ہیری......'' رون نے اسے پکارا۔

''کیا ہوا؟''

وہ رون کی بات بالکل بھی نہیں سننا چاہتا تھا۔اسے معلوم تھا کہ رون یہی کہے گا کہ اسے غلط فہمی ہوئی تھی یا یہ مشورہ دے گا کہ انہیں ہوگورٹس واپس لوٹ جانا چاہئے مگر اس کا چہرہ شدید گرم ہونے لگا اور اسے محسوس ہوا کہ وہ اسی اندھیری جگہ میں دبکا رہے تاکہ اسے ان سب کی تضحیک آمیز نظروں کا نشانہ نہ بننا پڑے۔وہ اس اندھیرے سے باہر نکلنے کیلئے ہرگز تیار نہیں ہو پا رہا تھا۔

''کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟'' رون نے ایک بار پھر کہا۔

''کیا چیز......؟'' ہیری نے اس سے متجسس لہجے میں پوچھا۔ اس کے دماغ میں خیال کوندا، یہ یقیناً کوئی نشانی ہوگی کہ سیریس وہاں موجود رہا تھا۔ کوئی سراغ...... وہ بھاگتا ہوا اس جگہ پر پہنچا جہاں وہ سب لوگ کھڑے تھے۔ وہ سب ستانوے نمبر کی قطار سے کچھ دور ہٹ کر موجود تھے مگر اسے وہاں پر کچھ دکھائی نہیں دیا۔ رون شلف میں رکھی ہوئی شیشے کی گیندوں میں سے کسی ایک گیند کی طرف گھور کر دیکھ رہا تھا۔

''کیا ہے......؟'' ہیری نے مایوسی کے عالم میں پوچھا۔

''اس پر......اس پر تمہارا نام لکھا ہوا ہے......'' رون نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

ہیری چونک اُٹھا اور اس کے قریب پہنچا۔ رون شیشے کی ایک چھوٹی سی گیند جیسے گولے کی طرف انگلی سے اشارہ کر رہا تھا۔ جس کے اندر روشنی جگمگا رہی تھی حالانکہ اس پر کافی دھول جمی ہوئی تھی اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے برس ہا برس سے کسی نے چھوا تک نہیں تھا۔

''میرا نام؟......'' ہیری نے سونی آواز میں کہا۔

وہ آگے بڑھا اور وہاں دیکھنے لگا۔ وہ رون جتنا لمبا نہیں تھا اس لئے اسے اپنی گردن اونچی کرنا پڑی تا کہ اسے پیلا ہٹ زدہ لیبل کو دیکھ کر پڑھ سکے جو دھول میں اَٹے ہوئے شیشے کے گولے کے ٹھیک نیچے شلف کے کنارے پر چسپاں تھا۔ مکڑی جیسی تحریر میں سولہ سال قبل کی کوئی تاریخ درج تھی اور اس کے نیچے کچھ سطریں لکھی ہوئی تھیں۔

ایس پی ٹی کی جانب سے اے پی ڈبلیو بی ڈی کیلئے

تاریکیوں کا شہنشاہ...... اور...... (؟) ہیری پوٹر

ہیری اسے پڑھ کر دنگ رہ گیا۔

''یہ کیا ہے؟......تمہارا نام یہاں کیوں......اور کس نے لکھا ہے؟'' رون گھبرائی ہوئی آواز میں بولا۔ اس نے شلف کے کنارے پر چسپاں دوسرے لیبلوں پر نظر ڈالی اور پریشان سا دکھائی دینے لگا۔ ''یہاں تو میرا بھی نام نہیں ہے...... بلکہ ہم میں سے کسی کا نام بھی نہیں ہے......''

ہیری نے جیسے ہی گولہ اُٹھانے کیلئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو وہاں ہرمائنی کی تیکھی آواز گونج اُٹھی۔ ''ہیری! مجھے نہیں لگتا ہے کہ تمہیں اسے چھونا چاہئے......''

''مگر کیوں نہیں؟'' ہیری نے اس کی طرف گردن موڑ کر کہا۔ ''اس پر میرا نام لکھا ہوا ہے، ہے نا؟''

’’ایسا مت کرو ہیری......‘‘ نیول نے اچانک کہا، ہیری نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ نیول کا گول مٹول چہرہ پسینے سے شرابور دکھائی دے رہا تھا۔ اسے دیکھ کر ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اس سے اسراریت کا یہ لمحہ مزید برداشت نہیں ہو پا رہا تھا۔

’’اس پر میرا نام لکھا ہے......‘‘ ہیری نے پھر کہا۔

بے خوفی سے اس نے اپنی انگلیاں شیشے کے دھول بھرے گولے پر جما دیں۔ اسے امید تھی کہ وہ سرد ہوگا مگر ایسا کچھ نہیں تھا۔ اس کی سطح سے کچھ ایسا احساس ہو رہا تھا جیسے اسے کئی گھنٹوں سے مسلسل دھوپ میں رکھا گیا ہو۔ ہیری نے سوچا کہ شاید اس کے اندر کی روشنی کی حرارت کی وجہ سے یہ گرم رہتا ہوگا۔ وہ اس امید سے، اس احساس سے، اس بھروسے پر اسے اُٹھانا چاہتا تھا کہ وہ کوئی یقیناً کوئی دلچسپ اور حیرت انگیز چیز ہوگی۔ جس سے ان کا طویل اور کٹھن سفر بالآخر بامقصد ثابت ہو جائے گا۔ ہیری نے شیشے کا گولہ شلف میں اُٹھا لیا اور اپنے ہاتھ میں لے کر اس کے اندر جھانکنے لگا۔

مگر کچھ بھی تو نہیں ہوا تھا۔ جب اس نے اس پر چڑھی ہوئی دھول صاف کی تو تمام لوگ ہیری کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے اور اس کا جائزہ لینے لگے۔

اور پھر ان کے ٹھیک پیچھے ایک دھیمی آواز سنائی دی۔

’’بہت اعلیٰ پوٹر!......اب گھوم کر وہ شیشے کا گولہ مجھے دے دو......‘‘

پینتیسواں باب

پردے کے پیچھے

ان کے چاروں طرف سیاہ ہیولے فضا میں نمودار ہو گئے تھے۔ انہوں نے ہر طرف سے ان کا راستہ روک رکھا تھا۔ ان ہیولوں کے چہروں پر نقاب پڑے ہوئے تھے اور ان کے سوراخوں میں سے صرف ان کی آنکھیں ہی چمک رہی تھیں۔ ایک درجن چھڑیاں ان سب کی طرف تنی ہوئی تھی۔ جینی نے دہشت زدہ ہو کر اپنی سانس کھینچی۔ باقی سب کے رنگ بھی اُڑ چکے تھے۔

''شاباش! لاؤ...... یہ مجھے دے دو پوٹر!'' ہیری کو لوسیس ملفوائے کی دھیمی آواز سنائی دی اور اس نے آگے بڑھ کر اپنی ہتھیلی کھول کر ہیری کے سامنے پھیلا دی۔ ہیری کا دل یکلخت ڈوب سا گیا کہ وہ بری طرح پھنس چکے تھے اور حملہ آوروں نے ہر طرف سے راستہ روک رکھا جن کی تعداد ان سے دوگنا زیادہ تھی۔

''یہ مجھے دے دو!'' ملفوائے نے دوبارہ اپنا جملہ دہرایا۔

''سیریس کہاں ہے؟'' ہیری نے کپکپاتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

کئی مرگ خور قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔ ہیری کو اپنے بائیں طرف ہیولوں کے درمیان کسی عورت کی تیکھی ہنسی کی آواز سنائی دی جو فاتحانہ انداز میں بولی۔

''تاریکیوں کے شہنشاہ ہمیشہ جانتے ہیں۔''

''ہمیشہ......'' لوسیس ملفوائے نے آہستگی سے دہرایا۔ ''چلو اب وہ پیش گوئی والا گولہ مجھے دے دو پوٹر!''

''میں جاننا چاہتا ہوں کہ سیریس کہاں ہے؟'' ہیری نے چیختے ہوئے کہا۔

''میں جاننا چاہتا ہوں کہ سیریس کہاں ہے!'' بائیں طرف کھڑی عورت نے اس کی نقل اتارتے ہوئے حقارت سے کہا۔

وہ اور اس کے ساتھی مرگ خور اب اتنے قریب آ چکے تھے کہ ان کے اور ہیری کے ساتھیوں کے درمیان کچھ ہی فٹ کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا۔ ان کی چھڑیوں کی تیز روشنی میں ہیری کی آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔ ستانوے نمبر کی قطار میں آنے کے بعد جس بھیانک چیز کا اندیشے سے وہ جھنجلایا ہوا تھا وہ اب ابھر کر سامنے آ چکا تھا۔ اس نے اپنے سینے میں اُٹھتی دہشت کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔ ''تم

لوگوں نے اسے پکڑ لیا ہے، وہ یہیں کہیں ہے، میں جانتا ہوں کہ وہ یہیں موجود ہے۔''

''چھوٹا بچہ ڈر کر بیدار ہو چکا ہے اور سوچتا ہے کہ اس کا دیکھا ہوا خواب درحقیقت سچ ہے۔'' عورت نے بچے جیسی تیکھی مصنوعی آواز میں کہا۔

ہیری کے پہلو میں رون کے بدن میں حرکت پیدا ہوئی۔

''کچھ مت کرنا......ابھی بالکل نہیں!'' ہیری نے بڑبڑا کر کہا۔

جس عورت نے اس کی نقل اتاری تھی اس نے زور سے استہزائیہ انداز چیختی ہنسی کی سی آواز نکالی۔''تم نے اس کی بات سنی؟...... تم نے اس کی بات سنی؟ باقی بچوں کو حکم دے رہا ہے...... جیسے وہ ہم سے مقابلہ کرنے کیلئے سوچ رہے ہوں؟''

''اوہ بیلاٹرکس! تم پوٹر کو اتنا نہیں جانتی ہو جتنا کہ میں جانتا ہوں!'' لوسیس ملفوائے نے آہستگی سے کہا۔''جوانمردی کا مظاہرہ کرنا اس کی کمزوری ہے۔ تاریکیوں کے شہنشاہ اس کی اس کمزوری سے اچھی طرح واقف ہیں...... پوٹر! بہت ہوا! اب پیش گوئی والا گولہ خاموشی سے ہمارے حوالے کر دو......''

''مجھے معلوم ہے کہ سیریس یہیں موجود ہے۔'' ہیری نے اپنی بات دہرائی حالانکہ دہشت کی اُٹھتے ہوئے مدوجزر کے باعث اس کا سینہ گھٹ رہا تھا۔ اور اسے اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ وہ صحیح طریقے سے سانس نہیں لے پا رہا ہے۔''میں جانتا ہوں کہ تم نے اسے قید کر رکھا ہے!''

کئی مرگ خور ایک بار پھر ہنسنے لگے مگر وہ عورت کچھ زیادہ ہی زور سے ہنس رہی تھی۔

''اب وقت آ چکا ہے کہ پوٹر! تم حقیقت اور خوابوں کے درمیان فرق کو سمجھ جاؤ۔'' لوسیس ملفوائے نے کہا۔''وہ پیش گوئی والا گولہ مجھے دے دو ورنہ ہمیں چھڑیوں کا استعمال کرنا پڑے گا۔''

''تو پھر کر لو......'' ہیری نے اپنی چھڑی سیدھا اوپر اُٹھا کر اس پر تانتے ہوئے کہا جیسے ہی اس نے ایسا کیا۔ رون، ہرمائنی، جینی اور لونا کی چھڑیاں بھی ان کی طرف تن گئیں۔ ہیری کے پیٹ میں اُٹھنے والا مروڑ کچھ زیادہ ہلچل مچانے لگا۔ اگر سیریس واقعی یہاں نہیں ہے تو وہ اپنے دوستوں کو بلاوجہ موت کے منہ میں کھینچ لایا تھا......

مگر مرگ خوروں نے ان پر حملہ نہیں کیا۔

''پوٹر! پیش گوئی والا گولہ میرے حوالے کر دو تو کسی کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔''

اب ہنسنے کی باری ہیری کی تھی۔

''ہاں! بالکل صحیح کہا...... میں اگر تمہیں یہ پیش گوئی والا گولہ تھما دوں تو اس کے بعد تم لوگ ہمیں چپ چاپ گھر جانے دو گے، ہے نا؟'' وہ استہزائیہ انداز میں بولا۔

ابھی وہ اپنی بات پوری کر ہی پایا تھا کہ تبھی عورت مرگ خور نے چیخ کر کہا۔

''ایکوسم پیش گوئی......''

ہیری اس کیلئے پہلے سے تیار تھا۔ مرگ خور عورت کے جادوئی کلمہ کے مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ چلایا۔ ''خولستم......'' حالانکہ شیشے کا گولا اس کی انگلیوں سے تھوڑا پھسلا مگر اس نے اسے پکڑے رکھنے میں کامیابی پالی تھی۔

''اوہ! ننھا منا چوزہ پوٹر تو کھیلنا بھی جانتا ہے......'' عورت نے کہا اور اس کی آنکھیں نقاب کے سوراخوں میں سے غصے سے گھورتی ہوئی دکھائی دیں۔ ''یہ مزیدار بات ہے، ہے نا؟''

''میں نے تم سے کہا......نہیں!'' لوسیس ملفوائے اس مرگ خور عورت کی طرف مڑ کر گرجا۔ ''اگر وہ ٹوٹ جاتا تو......''

ہیری کا دماغ تیزی سے دوڑ رہا تھا۔ مرگ خوروں کو یہ دھول میں اَٹا ہوا گولہ ہی چاہئے تھا۔ اس کی اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ تو اپنے سبھی دوستوں کو اس مصیبت میں سے صحیح سلامت بچا کر واپس لے جانا چاہتا تھا اور اس بات کو یقینی بنانا چاہتا تھا کہ اس کے دوست اس کی حماقت بھری غلطی کی کوئی سنگین قیمت نہ چکائیں۔

مرگ خور عورت اپنے دوسرے ساتھیوں سے ہٹ کر کچھ قدم آگے بڑھی اور اس نے اپنا نقاب اتار دیا۔ اژقبان نے بیلاٹرکس لسٹرینج کے چہرے کو کھوکھلا کر ڈالا تھا۔ اب اس کا منہ پوپلا اور استخوانی ڈھانچے جیسا دکھائی دیتا تھا مگر اس پر اب بھی ایک دیوانی چمک دکھائی دے رہی تھی۔

''میرا خیال ہے کہ تمہیں منانے کی کوشش کرنا پڑے گی؟'' بیلاٹرکس نے کہا اور اس کا سینہ سے پھولنے پچکنے لگا۔ ''بہت خوب! سب سے چھوٹی والی لڑکی کو لیتے ہیں۔'' اس نے اپنے قریب موجود ایک مرگ خور کو اشارہ کیا۔ ''ہم اب اس چھوٹی لڑکی پر تھوڑا سا تشدد کر کے اسے ستاتے ہیں......اور یہ کام میں کروں گی......''

ہیری کو محسوس ہوا کہ باقی مرگ خور جینی کے قریب پہنچنے والے ہیں۔ وہ تھوڑا ایک طرف ہو گیا تاکہ وہ سیدھا اس کے سامنے ہی ڈھال بن کر کھڑا رہے۔ اس نے پیش گوئی والا گولہ اب اپنے سینے لیس چپکا رکھا تھا......

''ہم میں سے کسی پر بھی حملہ کرنے سے پہلے تمہیں اسے توڑنا پڑے گا۔ میرا خیال ہے کہ اگر تم لوگ خالی ہاتھ اپنے آقا کے پاس جاؤ گے تو وہ یقیناً زیادہ خوش نہیں ہوگا، ہے نا؟'' ہیری نے بیلاٹرکس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

وہ ساکت کھڑی رہی اور ہیری کو گھور کر دیکھتی رہی۔ اس کی زبان کا نوکیلا سرا اس کے پتلے ہونٹوں کو گیلا کرتا ہوا دکھائی دیا۔

''ویسے تم لوگ کس طرح کی پیش گوئی کے بارے میں بات کر رہے ہو؟'' ہیری نے پوچھا

اس کے دماغ میں آیا کہ اسے یونہی بولتے رہنا چاہئے تاکہ اسے زیادہ سے زیادہ وقت مل سکے۔ نیول کا بازو اس کے جسم سے لگا ہوا تھا۔ اسے نیول کے کانپنے کا احساس ہو رہا تھا۔ اس کے علاوہ اسے سر کے عقب میں کسی کے تیز تیز سانس لینے کا احساس ہو رہا تھا

جس کی گرم ہوا اس کے سر کے پچھلے حصے سے ٹکرا رہی تھی۔ اسے امید تھی کہ اس کے تمام ساتھی اس مشکل گھڑی میں سے بچ نکلنے کیلئے کچھ نہ کچھ سوچ رہے ہوں گے۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کا دماغ بالکل سن ہو کر رہ گیا تھا، اسے کوئی سجھاؤ نہیں سوجھ رہا تھا۔

''کس طرح کی پیش گوئی؟'' بیلاٹرکس نے اس کا جملہ دہرایا اور اس کے چہرے پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ یکلخت غائب ہوگئی۔ ''تم یقیناً مذاق کر رہے ہو...... ہیری پوٹر!''

''بالکل نہیں! میں کوئی مذاق نہیں کر رہا ہوں!'' ہیری نے جواب دیا۔ وہ اب مرگ خوروں کے درمیان کسی کمزور کڑی کو تلاش کر رہا تھا۔ اس نے ان کو ایک ایک کر کے ان سبھی کو ٹٹولا تاکہ وہ بچ کر بھاگنے کی کوئی راہ نکال سکے۔ ''اور والڈی موورٹ یہ سب کیسے جانتا ہے؟''

کچھ مرگ خوروں کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔

''تمہاری اتنی جرأت کہ تم ان کا نام پکارو؟......'' بیلاٹرکس نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔

''بالکل!......'' ہیری نے بے خوفی سے کہا اور شیشے کے گولے کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اسے اندیشہ تھا کہ کوئی نہ کوئی ایک بار پھر اسے جھپٹنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ ''ہاں! مجھے والڈی موورٹ کا نام لینے میں کوئی حرج نہیں محسوس ہوتا......''

''اپنا منہ بند رکھو گھٹیا لڑکے!'' بیلاٹرکس چیختی ہوئی غرائی۔ ''تم اپنے گندے منہ سے ان کا نام لینے کی جرأت کر رہے ہو...... تم اپنی آدھی ماگلو زبان سے ان کا نام کو ناپاک کرنے کی حماقت کر رہے ہو......''

''کیا تمہیں یہ بات معلوم ہے کہ وہ بھی نصف ماگلو ہے...... وہ آدھ خالص ہے؟'' ہیری نے بے خوفی سے کہا۔ ہرمائنی کی دھیمی کراہ اس کے کان میں آہستگی سے سنائی دی۔ ''والڈی موورٹ! یاں اس کی ماں جادوگرنی تھی مگر اس کا باپ ایک ماگلو تھا...... یا وہ تم لوگوں کو یہ بتا رہا ہے کہ وہ خالص خون کا ہے......''

''اینگور......''

''نہیں......''

بیلاٹرکس کی چھڑی کی نوک سے سرخ روشنی کی تیز چمک نمودار ہوئی مگر لوسیس ملفوائے نے پھرتی سے اسے دوسری طرف موڑ دیا۔ ملفوائے کے جادوئی کلمے کی وجہ سے بیلاٹرکس کا جادوئی وار مڑ کر ہیری سے ایک فٹ کے فاصلے پر شلف سے جا ٹکرایا جس سے کئی شیشے کے گولے ٹوٹ گئے۔

فرش پر ٹوٹے ہوئے شیشے کے گولے کے ٹکڑوں میں سے بھوت جیسی سفید اور دھوئیں کے بادلوں جیسی ثقیف پرچھائیاں اُٹھیں اور بولنے لگیں۔ وہ ایک ساتھ بول رہی تھیں۔ اس لئے ان کے کچھ الفاظ ملفوائے اور بیلاٹرکس کی چیخ و پکار کے اوپر سنائی دیئے۔ ایک داڑھی والا بوڑھا کا بھوت جیسا عکس بول رہا تھا۔ ''وہ زمانہ جب سورج خط استوا سے زیادہ قریب ہوگا تو ایک نئی......''

''کوئی حملہ مت کرنا...... ہمیں پیش گوئی صحیح سلامت چاہئے!''

''اس کی اتنی جرأت......اس کی اتنی جرأت......'' بیلاٹرکس ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔ ''وہ وہاں پر کھڑے کھڑے......وہ گندا نصف ماگلو......''

''پیش گوئی ملنے تک صبر کرو......''لوسیس ملفوائے گرجتا ہوا بولا۔

''اوراس کے بعد کوئی بھی نہیں......'' ایک جوان عورت کی آواز سنائی دی۔ٹوٹے ہوئے شیشے کے گولوں سے نکلنے والے وہ دونوں سفید دھوئیں کے ہیولے ہوا میں تحلیل ہوگئے۔شیشے کے گولے کی جگہ اب صرف کانچ کے چند ٹکڑے فرش پر پڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ بہرحال،اس واقعے کے رونما ہونے سے ہیری کے دماغ میں ایک ترکیب سوجھ گئی تھی۔مشکل یہ تھی کہ اسے دوسروں تک کیسے پہنچایا جائے؟

''تم نے مجھے اب تک یہ نہیں بتایا ہے کہ اس پیش گوئی میں ایسی کیا خاص بات ہے جس کی وجہ سے تمہیں اس کی ضرورت ہے۔'' ہیری نے وقت ضائع کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔اس نے اپنا پاؤں سرکایا اور کسی دوسرے پاؤں کی تلاش کرنے کی کوشش کی۔

''پوٹر! ہمارے ساتھ کھیل کھیلنے کی کوشش مت کرو۔''لوسیس ملفوائے غصے سے بولا۔

''کیا؟'' ہرمائنی کی سرگوشی اس کے کانوں میں پڑی۔

''کیا ڈمبل ڈور نے تمہیں کبھی نہیں یہ بتایا کہ تمہارے نشان کے درد کرنے کی وجہ شعبہ اسراریات میں چھپی ہوئی ہے؟''لوسیس ملفوائے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میں......کک......کیا؟'' ہیری نے ہکلا کر پوچھا اور ایک لمحے کیلئے وہ اپنے دماغ میں آنے والی ترکیب کو فراموش کر بیٹھا تھا۔ ''میرے نشان کی کیا......؟''

''کیا ہے؟'' ہرمائنی نے تھوڑا بے صبری سے بڑبڑا کر کہا۔

''کیا ایسا ممکن ہے؟'' ملفوائے نے زہریلی ہنسی کے ساتھ کہا۔کچھ مرگ خور دوبارہ ہنسنے لگے۔اس موقع کا فائدہ اُٹھا کر ہیری نے اپنے ہونٹ کم سے کم ہلاتے ہوئے ہرمائنی کی طرف سرگوشی کی۔ ''شلف توڑ دینا......''

''ڈمبل ڈور نے تمہیں کبھی نہیں بتایا؟'' ملفوائے نے دہرایا۔''ٹھیک ہے پوٹر! اس صورت حال میں ہمیں یہ سمجھ میں آ گیا ہے کہ تم پہلے کیوں نہیں آئے تھے؟ تاریکیوں کے شہنشاہ سوچ رہے تھے کہ......''

''جب میں کہوں......'ابھی!'......تب کرنا۔'' ہیری دوبارہ پھسپھسایا۔

''جب انہوں نے خوابوں میں وہ جگہ دکھائی، جہاں یہ چیز چھپی ہوئی تھی تو تم فوراً کیوں نہیں پہنچے؟ انہیں محسوس ہوا کہ فطری تجسس کے باعث تم پوری بات سننا چاہو گے......''

''شاید ایسا ہو!'' ہیری نے سر ہلا کر کہا۔اسے محسوس ہوا کہ ہرمائنی اس کی ہدایت اب دوسروں کو دے رہی تھی۔ وہ مرگ خوروں کا

دھیان دوسری طرف بھٹکانے کیلئے گفتگو کو جاری رکھنا چاہتا تھا...... ''تو اس لئے وہ چاہتا تھا کہ میں خود یہاں آؤں اور اسے لے لوں مگر کیوں؟''

''کیوں؟'' لوسیس ملفوائے کی آواز میں بے یقینی کی خوشی محسوس ہوئی۔ ''کیونکہ شعبہ اسراریات سے صرف وہی لوگ پیش گوئی کو حاصل کر سکتے ہیں جن کے بارے میں یہ ہوتی ہیں۔ تاریکیوں کے شہنشاہ کو یہ بات اس وقت معلوم ہوئی جب انہوں نے اسے چرانے کیلئے دوسروں کا استعمال کرنے کی کوشش کی تھی......''

''اور وہ میرے بارے میں کی گئی پیش گوئی کو کیوں چرانا چاہتا ہے؟''

''تمہارے نہیں......تم دونوں کے بارے میں......صحیح بات یہ ہے کہ تم دونوں کے بارے میں کی گئی پیش گوئی......کیا تم نے یہ کبھی سوچا کہ تاریکیوں کے شہنشاہ نے تمہیں بچپن میں ہی ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی تھی؟''

ہیری نے ان دو سوراخوں میں گھور کر دیکھا جس میں سے لوسیس ملفوائے کی بھوری آنکھیں چمک رہی تھیں۔ کیا اسی پیش گوئی کی وجہ سے ہی ہیری کے والدین کی موت واقع ہوئی تھی۔ کیا اسی کی وجہ سے اس کے ماتھے پر بجلی گرنے جیسا نشان وجود میں آیا تھا؟ کیا اب سب باتوں کا جواب اس کے ہاتھ موجود تھا؟

''یعنی کسی نے میرے اور والڈی مورٹ کے بارے میں سولہ سال پہلے ہی پیش گوئی کی تھی؟'' اس نے آہستگی سے پوچھا۔ وہ لوسیس ملفوائے کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں اس شیشے کے گولے پر اور زیادہ مضبوط کر لیں جواب اسے سنہری گیند سے کچھ زیادہ بڑا نہیں محسوس ہو رہا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس کی سطح پر پرانی دُھول جمی ہوئی تھی۔ ''اور وہ چاہتا تھا کہ میں اسے یہاں سے اُٹھا لوں تاکہ وہ اسے مجھ سے چھین لے؟ وہ یہاں آ کر اسے خود کیوں نہیں لے جا سکتا تھا؟''

''خود لے جا سکتے تھے؟'' بیلاٹرکس زوردار ٹھوکا لگا کر چیخی۔ ''تاریکیوں کے شہنشاہ جادوئی محکمے میں خود چل کر آتے جبکہ محکمہ تو ان کی واپسی کی خبر کو نظرانداز کر رہا ہے؟ تاریکیوں کے شہنشاہ ایروز کے سامنے خود نمودار ہوتے جبکہ اس پل وہ لوگ میرے پیارے کزن بھائی کو تلاش کرنے میں اپنا سارا وقت اور توانائی برباد کر رہے ہیں؟''

''اوہ سمجھا!'' ہیری نے اطمینان سے کہا۔ ''تو وہ اپنے گندے کام تم لوگوں سے کروا رہا ہے، ہے نا؟ جس طرح اس نے اسے چرانے کیلئے پہلے سٹرگس......پھر مسٹر بوڈ کا استعمال کرنے کی کوشش کی؟''

''بہت اعلیٰ...... بہت اعلیٰ پوٹر!'' لوسیس ملفوائے نے آہستگی سے کہا۔ ''مگر تاریکیوں کے شہنشاہ جانتے ہیں کہ تم احمق نہیں ہو......''

''ابھی!'' ہیری نے چیخ کر کہا۔

''بربادتم......'' اس کے عقب میں پانچ الگ الگ آوازیں گونجیں۔ پانچ جادوئی وار الگ الگ سمتوں میں اُڑے اور سامنے

والی الماری کے شلفوں سے ٹکرائے جس سے شیشے کے کم ازکم سوزائد گولے دھماکے کے ساتھ پھٹ گئے۔ سفید دھوئیں کے مرغولے نمودار ہونے لگے اور سینکڑوں ہیولے نمودار ہو کر ان کے درمیان لہراتے ہوئے اُٹھنے لگے۔ وہ سب بول رہے تھے، ان کی آوازیں آپس میں گڈمڈ ہو رہی تھیں۔ عجیب سا ہنگامہ برپا ہو چکا تھا۔ شیشے کے ٹکڑے ٹوٹ کر ہوا میں ادھر اُڑ رہے تھے، الماریوں کی لکڑیاں چیخ گئیں تھیں فرش پر مختلف اطراف سے ٹکڑوں کی بارش سی ہو رہی تھی۔

''بھاگو......'' ہیری نے چیخ کر جب الماری بری طرح جھولتی ہوئی ان کے اوپر خطرناک طریقے سے گرنے ہی والی تھی اور سینکڑوں شیشے کے دھول بھرے گولے پھسل کر نیچے گرنے لگے۔ نیم تاریک کمرے میں گرد و غبار کے مرغولے پھیل گئے اور مزید اندھیرا چھا گیا۔ اس نے ہرمائنی کا چوغہ کھینچا اور اسے کھینچتا ہوا آگے کی طرف لے گیا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا تھا کیونکہ شلف اور شیشے کے ٹکڑے ان پر گر رہے تھے۔ ایک مرگ خور دھول کے بادلوں میں نکل کر ان کی طرف بڑھا مگر ہیری نے اس کے نقاب والے چہرے پر پوری قوت سے کہنی کا وار کر دیا۔ درد سے چیخنے چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ شلفوں کے دھڑ ادھڑ گرنے سے زوردار دھماک ہو رہے تھے اور شیشے کے گولوں کے ٹوٹنے کے بعد پیش گوئیوں کی بلند آواز سنائی دے رہی تھیں۔

ہیری کو سامنے والا راستہ خالی دکھائی دیا۔ اس نے دیکھا کہ رون، جینی اور لونا بھی اپنے سروں پر ہاتھ رکھے اس کے قریب پہنچ کر آگے نکل گئے تھے۔ کوئی بھاری چیز اس کے چہرے سے ٹکرائی۔ مگر اس نے فوری جھکائی دیتے ہوئے آگے کی طرف دوڑ لگا دی۔ کسی نے اس کا کندھا پکڑ لیا، اسی لمحے اسے ہرمائنی کی آواز سنائی دی۔ ''ششدرم......'' کندھے کی گرفت ڈھیلی پڑ کر چھوٹ گئی۔

وہ لوگ اب ستانوے نمبر والی قطار کے کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ ہیری دائیں طرف مڑ کر تیزی سے دوڑنے لگا۔ اسے اپنے ٹھیک پیچھے قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہرمائنی نیول کو آگے بڑھانے کیلئے کوشش کر رہی تھی۔ ٹھیک سامنے وہ دروازہ تھوڑا کھلا تھا جس سے وہ اندر آئے تھے۔ ہیری کو چمکدار فانوس کی چمکیلی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ دروازے سے بھاگا۔ پیش گوئی والا گولہ ابھی تک اس کے ہاتھ میں ہی محفوظ تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کے چوکھٹ پار کرنے کا انتظار کیا اور پھر دھڑام سے دروازہ بند کر دیا۔

''سلجتم......'' ہرمائنی نے چلا کر اپنی چھڑی لہرائی اور دروازہ عجیب سی آواز کرتے ہوئے سیل بند ہو گیا۔

''باقی لوگ کہاں ہیں؟'' ہیری نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔

اس نے سوچا تھا کہ رون، لونا اور جینی ان کے آگے نکلے تھے، وہ اس سے پہلے ہی اس کمرے میں پہنچ کر اس کا انتظار کر رہے ہوں گے مگر وہاں ان تینوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ لوگ کسی غلط دروازے کو پار کر گئے ہوں گے۔'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا، اس کے چہرے پر دہشت چھائی ہوئی تھی۔

''سنو! یہاں کچھ آوازیں آ رہی ہیں۔'' نیول نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

جس دروازے کو انہوں نے ابھی ابھی بند کیا تھا اس کے پیچھے سے قدموں کی آہٹیں اور چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے اندر کی صورت حال سمجھنے کیلئے اپنا کان دروازے کے ساتھ لگا دیا۔ اسے لوسیس ملفوائے کے گرجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''ناٹ کو چھوڑ دو، میں نے کہا اسے چھوڑ دو!......اس کی چوٹیں تاریکیوں کے شہنشاہ کیلئے کوئی معنی نہیں رکھتیں......اس پیش گوئی کا ہاتھوں سے نکل جانا اہم چیز ہے...... جاگسن تم یہاں واپس آؤ......ہمیں لائحہ عمل بنانا ہوگا......ہم لوگ دو دو تین تین کی شکل میں انہیں تلاش کریں گے......اور یہ بات بالکل مت بھولنا کہ پیش گوئی ہاتھ لگنے تک پوٹر کے ساتھ نرمی سے پیش آنا......وہ چالاکی سے تمہیں بھڑکانے کی کوشش کرے گا......خود پر قابو رکھنا اور اس کے فریب میں مت آنا......البتہ اگر ضرورت پڑے تو باقی لوگوں کو بے دریغ مار ڈالنا...... بیلاٹرکس، روڈلفس! تم لوگ بائیں طرف جاؤ۔ کریب اور رابرسٹن، تم لوگ دائیں طرف کو سنبھالو۔ جگسن اور ڈولوہاف سامنے والے دروازے سے جاؤ......میک نیئر اور ایوری یہاں سے جاؤ......راکوڈ تم ادھر سے جاؤ......میل سبر تم میرے ساتھ آؤ......''

''اب ہم کیا کریں؟'' ہرمائنی نے سر سے پاؤں تک کانپتے ہوئے پوچھا۔

''پہلا نکتہ تو یہ ہے کہ ہم یہاں رُک کر ان کے باہر نکلنے کا انتظار بالکل نہیں کریں گے۔ ہم اس دروازے سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں......'' ہیری نے تیزی سے کہا۔

وہ خاموشی سے دوسری طرف بھاگنے لگے۔ وہ چمکتے ہوئے فانوس کے قریب سے گزرے جہاں چھوٹا انڈہ بار بار کھل رہا تھا اور بند ہو رہا تھا۔ وہ کمرے کے اس کنارے کی طرف بھاگے جہاں گول کمرے میں جانے والا راستہ تھا۔ وہ لوگ اس راستے کے قریب ہی پہنچے تھے لیکن اسی وقت کوئی بڑی اور بھاری چیز اس دروازے سے ٹکرائی جس ہرمائنی نے سیل بند کر دیا تھا۔

''پیچھے ہٹ جاؤ......'' ایک روکھی آواز سنائی دی۔ ''ایلوموہرا......''

دروازہ کھلتے ہی ہیری، ہرمائنی اور نیول نے میزوں کے نیچے غوطہ لگا دیا۔ انہیں دو مرگ خوروں کے سیاہ چوغوں کے نچلے حصے قریب آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جن کے پاؤں تیزی سے اُٹھ رہے تھے۔

''ہوسکتا ہے کہ وہ بھاگ کر ہال میں پہنچ چکے ہوں!'' روکھی آواز نے کہا۔

''پہلے میزوں کے نیچے دیکھو!'' دوسری آواز نے اسے کہا۔

ہیری نے مرگ خوروں کے گھٹنوں کو مڑتے ہوئے دیکھا اور میز کے نیچے سے اپنی چھڑی لہراتے ہوئے چلایا۔ ''ششدرم......'' سرخ روشنی کی چمک سب سے قریبی مرگ خور سے ٹکرائی اور وہ پیٹھ کے بل پرانی گھڑیوں پر گرتا چلا گیا، جس سے اس کی چھڑی بھی ہاتھ سے نکل گئی۔ بہرحال، دوسرا مرگ خور ہیری کے جادوئی وار سے بچنے کیلئے اچھل کر ایک طرف ہو گیا تھا اور اس وقت اپنی

چھڑی ہرمائنی پر تان رہا تھا جو بہتر نشانہ بنانے کیلئے میز کے نیچے سے کھسکتے ہوئے اُٹھ رہی تھی۔

''ششش شد......''

اس کا منہ کھلتے ہی ہیری نے جست لگائی اور اس کے گھٹنے پکڑ لئے جس سے وہ لڑکھڑا کر نیچے گر گیا اور اس کا نشانہ چوک کر دوسری طرف نکل گیا۔ نیول نے مدد کرنے کیلئے ایک میز اس پر الٹ دی اور اپنی چھڑی ان دونوں کی طرف تانتے ہوئے زور سے بولا۔

''نہتم......''

ہیری اور مرگ خور کی چھڑیاں ان کے ہاتھوں سے نکل گئیں۔ چھڑیاں اچھل کر پیش گوئیوں والے کمرے کے دروازے کی طرف جانے لگیں۔ وہ دونوں ہی اپنی اپنی چھڑیوں کے پیچھے بھاگے۔ مرگ خور ہیری سے آگے بھاگ رہا تھا۔ ہیری ٹھیک اس کے پیچھے تھا اور سب سے پیچھے نیول تھا جو اپنے اس کارنامے پر بری طرح سہم چکا تھا۔

''راستے سے ہٹ جاؤ ہیری!'' نیول چیخا اور صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ نقصان کا ازالہ کرنے کیلئے بے قرار تھا۔ ہیری نے فوراً ایک طرف چھلانگ لگا دی۔ جب نیول نے نشانہ باندھا اور زور سے چلایا...... ''ششدرم......!''

سرخ روشنی کی چمکتی ہوئی لہر مرگ خور کے کندھے کے اوپر سے نکلی اور دیوار پر لگی ایک شیشے کی الماری سے جا ٹکرائی۔ جس میں کئی قسموں کی گھڑیاں بھری ہوئی تھیں۔ الماری فرش پر پر گر کر ٹوٹ گئی۔ ہر طرف کانچ کی بارش ہونے لگی لیکن اگلے لمحے الماری فرش سے اچھلی اور دیوار کی طرف اُٹھی اور دوبارہ فرش پر گر کر ساکت ہو گئی۔ اس کے ٹکڑے فرش پر پھیل گئے۔

مرگ خور نے تیزی سے اپنی چھڑی اُٹھائی۔ جو چمکتے ہوئے فانوس کے قریب پڑی ہوئی تھی۔ مرگ خور کے پلٹتے ہوئے ہیری ایک میز کے نیچے چھپ چکا تھا۔ مرگ خور کا نقاب اپنی جگہ سے ہٹ چکا تھا جس کی وجہ سے اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے نقاب اتار کر سامنے دیکھا اور تیزی سے چیخا۔ ''ششد......''

''ششدرم......'' مگر ہرمائنی اس سے پہلے ہی اپنی چھڑی لہرا چکی تھی جو اسی وقت ان کے قریب پہنچ گئی تھی۔ سرخ روشنی کی چمکتی لہر مرگ خور کے سینے سے ٹکرائی اور وہ بے جان ہو کر پیچھے کی طرف لڑکھڑایا۔ اس کا ہاتھ ابھی ہوا میں اُٹھا ہوا تھا۔ اس کی چھڑی بے جان ہاتھ نکل کھٹ کی آواز کے ساتھ فرش پر جا گری۔ وہ لہرا کر فانوس کے ٹھیک نیچے پہنچ کر ہوا میں اوپر اُٹھتا چلا گیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ فانوس کے پچھلے حصے ٹوٹی ہوئی الماری کے ٹھوس شیشے کے ٹکڑے اس کی کمر میں دھنس گئے ہوں گے۔ ہیری کو یہ بھی اندازہ ہو رہا تھا کہ مزید شیشہ ٹوٹنے کی آواز گونجے گی کیونکہ وہ بچے ہوئے شیشے سے ٹکرایا تھا مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ مرگ خور کا سر اچھل کر فانوس سے بھی ٹکرایا تھا جس سے خدشہ ہونے لگا تھا کہ فانوس کہیں نیچے نہ آ گرے۔ مگر منظر کچھ عجیب سا دکھائی دینے لگا۔ مرگ خور کا سر فانوس کے وسطی خلا میں گھس گیا اور وہ بالکل ساکت ہوا میں لٹک گیا تھا جیسے وہ بھی فانوس کا ہی حصہ ہو۔

''ایکوسم چھڑی......'' ہرمائنی کے منہ سے جادوئی کلمہ نکلا اور اگلے ہی لمحے دروازے کے کونے میں پڑی ہوئی ہیری کی چھڑی

اچھل کر ہرمائنی کے ہاتھوں میں پہنچ گئی۔ ہرمائنی نے اسے ھیری کی طرف اچھال دیا۔

''شکریہ!'' ھیری نے چھڑی کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے اب ہمیں یہاں سے باہر نکلنے کی کوشش......''

''ھیری، ادھر دیکھو!'' نیول کی دہشت بھری آواز سنائی دی۔ وہ خوفزدہ نظروں سے فانوس میں مرگ خور کے سر کو دیکھ رہا تھا۔ ان تینوں نے اپنی اپنی چھڑیاں اس کی طرف دوبارہ تان لیں مگر ان میں سے کسی نے اس پر وار نہیں کیا تھا۔ وہ منہ پھاڑے دہشت بھری نظروں کو اس آدمی کے سر کو دیکھ رہے تھے۔ سر بہت تیزی سے سکڑ رہا تھا۔ وہ بالکل گنجا ہوتا جا رہا تھا۔ سیاہ بال واپس اس کی کھوپڑی میں پیوست ہونے لگے۔ اس کے گال چکنے ہو رہے تھے، اس کی کھوپڑی گول اور کیچڑ زدہ چیز میں ڈھک چکی تھی...... اُٹھنے کیلئے تڑپتے ہوئے مرگ خور کی گوشت سے بھری ہوئی موٹی گردن کے اوپر ایک بچے کا سر دکھائی دے رہا تھا۔ مگر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ سر پھول کر پہلے جیسا ہونے لگا۔ سیاہ بال سر اور ٹھوڑی پر نکلنے لگے......

''وہ وقت چکر ہے......'' ہرمائنی نے حیرت بھری آواز میں کہا۔ ''وقت چکر!''

مرگ خور نے اپنا بدصورت سر دوبارہ اوپر اُٹھایا اور اسے فانوس کے خلا سے باہر نکالنے کی کوشش کی اس سے پہلے کہ وہ کامیاب ہو پاتا اس کا سر دوبارہ بچپن کی طرف لوٹ گیا۔ اسی لمحے ان کے قریبی کمرے میں سے کسی کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر ایک دھماکے ہوا اور ایک چیخ سنائی دی۔

''رون!'' ھیری زور سے چلایا اور اس نے اپنے سامنے ہونے والی بدترین تغیر کے کھیل اپنی نظریں ہٹا لیں...... ''جینی...... لونا؟''

''ھیری......'' ہرمائنی چیخی۔

مرگ خور نے اپنا سر فانوس کے خلا سے باہر نکال لیا تھا مگر اس کا حلیہ کافی عجیب وغریب ہو چکا تھا اس کا چھوٹے بچے والا سر تیزی سے ادھر ادھر ہو رہا تھا جبکہ اس کے موٹے ہاتھ خطرناک انداز میں تمام سمتوں میں لہرا رہے تھے۔ اس کے ہاتھ ھیری سے ٹکراتے ٹکراتے بچے تھے مگر اس نے سر ایک طرف جھکا کر خود کو بچا لیا تھا۔ ھیری نے اپنی چھڑی اُٹھائی مگر اگلے ہی لمحے اسے حیرت کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ہرمائنی نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

''بچے پر حملہ مت کرو......''

اس معاملے پر بحث کرنے کیلئے ان کے پاس وقت نہیں تھا۔ ھیری کو پیشگوئیوں والے ہال کمرے کی طرف سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ اب اس بات پر پشیمان ہو رہا تھا کہ اس نے لاشعوری طور پر چیخ کر اپنے کمین گاہ کو ظاہر کر ڈالا تھا۔

''جلدی نکلو......'' اس نے کہا۔ وہ لوگ بدصورت بچے کی شکل والے مرگ خور کو پیچھے چھوڑ کر اس دروازے کی طرف بھاگے جو

اندھیرے سیاہ کمرے کی طرف کھلتا تھا۔ وہ لوگ ابھی نصف فاصلہ ہی طے کر پائے تھے کہ ہیری نے گردن گھما کر دیکھا کہ پیشگوئیوں والے کمرے کے کھلے دروازے سے نکل کر دو مرگ خور ان کی طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔ وہ فوراً بائیں طرف مڑ گیا اور ایک دروازہ کھول کر اندھیرے سامان بھرے دفتر جیسے کمرے میں گھس گیا۔ ہرمائنی اور نیول کے داخل ہوتے ہی اس نے جلدی سے دروازہ بند کر لیا۔

''سل......''

ہرمائنی کے جادوئی کلمہ پڑھنے سے پہلے ہی دروازہ کھل گیا اور وہ دونوں مرگ خور دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر گھس آئے۔ فاتحانہ احساس لئے وہ اکٹھے چیخے۔ ''ششدرم......''

ہیری، ہرمائنی اور نیول پیچھے کی طرف الٹ گئے۔ نیول میز کے پیچھے گر کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ہرمائنی ایک کتابوں والی الماری سے جا ٹکرائی اور اس پر وزنی کتابوں کی بارش ہو گئی، جن کے نیچے وہ دب گئی تھی۔ ہیری کا سر پتھر کی دیوار سے جا ٹکرایا اور اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے چمکنے لگے۔ ایک لمحے کیلئے وہ پوری طرح چکرا گیا تھا۔

''ہم نے اسے پکڑ لیا......'' ہیری کو سب قریب والے مرگ خور کے چلانے کی آواز سنائی دی۔ ''اس دفتر میں ہے جو......''

''خاموشتم!'' ہرمائنی نے آواز سنائی دی اور بولنے والا مرگ خور یکدم خاموش ہو گیا۔ اس نے اپنے نقاب کے سوراخوں میں بولنے کی کوشش کی مگر کوئی آواز نہیں نکل پائی۔ اس کے ساتھی مرگ خور نے تیزی سے اسے ایک طرف ہٹایا جب دوسرے مرگ خور نے اپنی چھڑی اُٹھائی تو ہیری زور سے چیخا۔ ''بندھوتم......''

اگلے لمحے اس کے ہاتھ پاؤں رسیوں میں بندھ گئے اور وہ آگے کی طرف لہرا کر گر گیا۔ وہ ہیری کے ٹھیک قدموں کے پاس منہ کے بل قالین پر گر گیا تھا۔ اس کا بدن لکڑی کے تختے کی طرح سخت ہو گیا تھا اور وہ اب ہل بھی نہیں پا رہا تھا۔

''شاباش ہیر......''

مگر ہرمائنی کو اپنا جملہ پورا کرنے کی مہلت نہیں ملی۔ جس مرگ خور کو اس نے خاموش کرنے والے جادوئی وار کا نشانہ بنایا تھا۔ اس کی چھڑی لہرائی اور اس میں ایک ارغوانی لہر انکل کر سیدھی ہرمائنی کے سینے پر پڑی۔ اس کے منہ سے ہلکی سی اوہ کی آواز نکلی جیسے وہ اس بات پر حیران ہوئی ہو اور پھر وہ لہرا کر فرش پر بے جان لاشے کی طرح گر گئی۔

''ہرمائنی......''

ہیری اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ نیول میز کے پیچھے سے نکل کر رینگتا ہوا اس کے پاس پہنچا۔ اس کی چھڑی اس کے سامنے تنی ہوئی تھی۔ نیول کے باہر نکلتے ہی مرگ خور نے اس کے منہ پر کھینچ کر ٹھوکر ماری۔ نیول کی چھڑی کو دو ٹکڑوں میں توڑتے ہوئے اس کا پاؤں نیول کے چہرے پر پڑا۔ نیول تکلیف سے بلبلا اُٹھا اور منہ اور ناک پر دونوں ہاتھ رکھتا ہوا پیچھے الٹ گیا۔ ہیری

مڑااور سیدھا کھڑا ہوا گیا۔ اس نے اپنی چھڑی اونچی کرتے ہوئے دیکھا کہ مرگ خور نے اپنا نقاب اتار دیا تھا اور وہ اپنی چھڑی سیدھے ہیری پر تانے ہوئے تھا۔ اس لمبے، زرد اور بل دار چہرے والے شخص کی تصویر ہیری نے روزنامہ جادوگر کے صفحے پر دیکھی تھی، وہ اسے پہچان چکا تھا۔ وہ انتونین ڈولوہاف تھا جس نے پریویٹس گھرانے کو قتل کیا تھا......

ڈولوہاف مسکرایا۔ اس نے اپنے خالی ہاتھ سے پیش گوئی والے گولے کی طرف اشارہ کیا جو ابھی تک ہیری کے ہاتھ میں جکڑا ہوا تھا پھر اس نے اپنے اور ہرمائنی کی طرف اشارہ کیا۔ حالانکہ وہ بول نہیں سکتا تھا مگر اس کا مطلب بہت واضح تھا کہ مجھے پیش گوئی والا گولہ دے دو ورنہ تمہارا حال بھی اسی جیسا ہو جائے گا۔

''مجھے معلوم ہے کہ جیسے ہی تمہیں یہ گولہ ملے گا تو تم ہم سب کو جان سے مارنے میں لمحہ بھر تاخیر نہیں کرو گے......'' ہیری نے کہا۔ اس کے دماغ میں بھری ہوئی دہشت اسے کچھ بھی سوچنے کا موقع نہیں دے رہی تھی۔ اس کا ایک ہاتھ ہرمائنی کے کندھے پر تھا جواب بھی گرم تھی، حالانکہ وہ اس کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

'کاش وہ زندہ ہو۔ کاش وہ زندہ ہو...... اگر وہ مرگئی تو یہ سراسر میری غلطی ہوگی......'

''ہیری تمب چاہے جو کرو، اسے بت دینا!'' نیول نے میز کے نیچے سے غصے سے کہا۔ ہیری کو اس کی ٹوٹی ہوئی ناک اور اس کے منہ اور ٹھوڑی پر بہتا ہوا خون دکھائی دینے لگا۔ وہ سمجھ گیا کہ نیول کے منہ پر لات پڑنے کی وجہ سے وہ صحیح طرح نہیں لفظ ادا نہیں کر پا رہا تھا۔

پھر دروازے پر دھماکے کی آواز ہوئی اور ڈولوہاف نے لاشعوری طور پر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ بچے کے سر والا مرگ خور دروازے پر نمودار ہو گیا تھا اس کا سر ادھر ادھر لہرا رہا تھا اور اس کی بڑی بڑی مٹھیاں بے قابو ہو کر چاروں طرف لہرا رہی تھیں......

''بند ہو تم......''

ڈولوہاف کے روکنے سے پہلے ہی یہ جادوئی وار اس پر پڑا اور وہ اپنے ساتھی کے ٹھیک اوپر ڈھیر ہو گیا۔ وہ دونوں ہی تختوں کی طرح سخت ہو چکے تھے اور وہ ایک انچ بھی ہل نہیں سکتے تھے۔

جب بچے کے سر والا مرگ خور دوسری طرف چلا گیا تو ہیری نے فوراً ہرمائنی کو جھنجوڑتے ہوئے کہا۔ ''ہرمائنی...... ہرمائنی اُٹھو!''

''اس نے ہرمائنی کو کیا کیا؟'' نیول نے پوچھا جو میز کے نیچے سے باہر رینگ کر ہرمائنی کی دوسری طرف گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔ اس کی تیزی سے سوجتی ہوئی ناک سے اب بھی خون بہہ رہا تھا۔

''مجھے معلوم نہیں......'' ہیری نے جواب دیا۔

نیول نے ہرمائنی کی نبض ٹٹولی۔

''نبض تو چل رہی ہے ہیری! وجھے یقین ہے کہ وہ زندہ ہے!''

ایک لمحے کیلئے ہیری کے وجود میں فرحت کا احساس بیدار ہو گیا اور وہ خود کو ہلکا محسوس کرنے لگا۔ ''وہ زندہ ہے......''

''ہاں! و جھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔''

پھ کمرے میں خاموشی چھا گئی جس دوران ہیری نے کان لگا کر قدموں کی آہٹ سنی مگر اسے اگلے کمرے میں بچے کے سر والے مرگ خور کے ڈگمگانے اور چیزوں سے ٹکرانے کے علاوہ کوئی دوسری آواز سنائی نہیں دی۔

''نیول! ہم لوگ باہر نکلنے والے دروازے کے کافی قریب ہیں۔ وہ کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''ہم لوگ اس گول کمرے کے ٹھیک پاس ہیں......اگر ہم کسی مرگ خور کے آنے سے پہلے وہاں پہنچ جائیں اور صحیح دروازہ تلاش کر لیں تو تم ہرمائنی کو راہداری تک اور پھر لفٹ میں لے جا سکتے ہو۔ پھر تم کسی کو وہاں تلاش کر لینا......شور مچا دینا!''

''اور تمب کیا کرنے والے ہو؟'' نیول نے پوچھا اور اپنی آستین سے ناک سے خون کو پونچھنے لگا۔ وہ تیوریاں چڑھا کر ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''میں اس دوران باقی لوگوں کو تلاش کرنے کی کوشش کروں گا!''

''تو وین بھی تمہارے ساتھ چل کر انہیں تلاش کروں گا۔'' نیول نے ضدی لہجے میں کہا۔

''مگر ہرمائنی......''

''اسے ہمب اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں!'' نیول نے پرعزم لہجے میں کہا اور اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ہرمائنی کا ایک ہاتھ پکڑ کر ہیری کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری لمحہ بھر کیلئے جھجکا اور اور پھر اس نے ہرمائنی کا دوسرا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کا بیہوش جسم نیول کے کندھے پر لادنے میں مدد کی۔

''ٹھہرو......'' ہیری نے کہا اور فرش پر پڑی ہوئی ہرمائنی کی چھڑی اُٹھا کر نیول کے ہاتھ میں تھما دی۔ ''اچھا رہے گا کہ تم اسے بھی ساتھ لے جاؤ!''

وہ جب آہستہ آہستہ دروازے کی طرف بڑھے تو نیول نے اپنی ٹوٹی ہوئی چھڑی پر پاؤں مارتے ہوئے کہا۔ ''ویری دادی وجھے جان سے وار ڈالیں گی...... یہ ویرے ڈیڈی کی پرانی چھڑی تھی۔'' بولتے ہوئے اس کی ناک سے مسلسل خون بہہ رہا تھا۔

ہیری نے اپنا سر دروازے سے باہر نکالا اور محتاط انداز میں چاروں طرف دیکھا۔ بچے کے سر والا مرگ خور چیخ رہا تھا اور مختلف اشیاء سے ٹکرا رہا تھا۔ بڑی بڑی گھڑیاں گرا رہا تھا میزیں الٹ پلٹ کر رہا تھا۔ وہ شور مچا رہا تھا اور سب کچھ تہس نہس کئے جا رہا تھا۔

''وہ ہماری طرف دھیان نہیں دے پائے گا چلو ٹھیک پیچھے پیچھے چلنا!'' ہیری نے سرگوشی کی۔

وہ لوگ دفتر سے نکلے اور اندھیرے کمرے والے دروازے کی طرف چلنے لگے جواب پوری طرح سے خالی دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کچھ قدم آگے بڑھے۔ ہرمائنی کے وزن کی وجہ سے نیول تھوڑا دہرا ہو گیا تھا۔ وقت کی گھڑیوں والا دروازہ ان کے پیچھے بند ہو گیا اور

گڑ گڑاہٹ کے ساتھ دیوار گھومنے لگی۔ ہیری کے سر کے پیچھے ابھی ابھی جو چوٹ لگی تھی اس سے اس کا توازن لڑکھڑا سا گیا۔اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں سکوڑ لیں اور تھوڑا سا لہرانے لگا۔ جب دیوار گھومنا بند ہوگئی تو ہیری نے دروازوں کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی کے نارنجی شعلوں والے کانٹے کے نشان دروازوں سے مٹ چکے تھے۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ کس......''

مگران کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی کچھ اور ہو گیا تھا۔ وہ ابھی یہ فیصلہ بھی نہیں کر پائے تھے کہ انہیں کس دروازے سے باہر نکلنا چاہئے۔ان کے دائیں جانب ایک دروازہ کھلا اور اس میں تین لوگ برآمد ہوئے۔

''رون......'' ہیری اس کی طرف بھاگتا ہوا بولا۔''جینی، لونا......تم لوگ ٹھیک تو......''

''اوہ ہیری!'' رون نے ہلکا سا ہنستے ہوئے آگے بڑھ کر اس کے چوغے کا دامن پکڑ لیا۔ پھر وہ سونی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔''یہ لو...... ہاہاہا...... ہیری تم مضحکہ خیز دکھائی دے رہے ہو......تم تو گڑبڑ دکھائی دے رہے ہو!''

رون کا چہرہ بہت زیادہ سفید ہو چکا تھا اور اس کے منہ کے ایک کونے سے سیاہ مائع سا بہہ رہا تھا۔اگلے ہی پل اس کے گھٹنے جواب دے گئے مگر وہ اب بھی ہیری کا چوغہ پکڑے ہوئے تھا اس لئے ہیری بھی اس کے ساتھ نیچے جھک گیا۔

''جینی......کیا ہوا؟'' ہیری نے خوفزدہ انداز میں اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

جینی نے اپنا سر ہلایا اور پھر وہ دیوار کا سہارا لیتے ہوئے پھسل کر فرش پر بیٹھ گئی۔ وہ ہانپتے ہوئے اپنا دایاں ٹخنا تھامے ہوئے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ اس کا ٹخنا ٹوٹ گیا ہے!'' لونا نے جینی کی طرف جھکتے ہوئے تھکی آواز میں کہا۔''میں نے کسی چیز کے چٹخنے کی آواز سنی تھی...... ان چاروں نے ہمیں سیاروں والے اندھیرے کمرے تک بھگایا۔ وہ بہت عجیب جگہ تھی، کچھ دیر تک تو ہم جیسے اندھیرے میں تیر رہے تھے......'' ہیری نے اس کی طرف دیکھا۔ان میں سے صرف لونا ہی صحیح سلامت تھی اور زخمی نہیں ہوئی تھی۔

''ہیری! ہم نے یورنیس کو بہت قریب سے دیکھا تھا۔'' رون نے چہکتے ہوئے کہا جو اب بھی عجیب لفنگے انداز میں ہنس رہا تھا۔

''کیا سمجھے ہیری! ہم نے یورنیس کو کھلی آنکھوں سے پاس دیکھا تھا...... ہاہاہا!''

اسی لمحے خون کا ایک بلبلہ رون کے منہ کے کونے سے باہر نکلا اور پھٹ گیا۔

''تاہم! ایک مرگ خور نے جینی کا پیر پکڑ لیا۔ میں نے اس پر مزاحمتی وار کا استعمال کیا اور پلوٹو میں دھماکہ کرکے اس کے چہرے پر دے مارا مگر......'' لونا نے جینی کی طرف مایوسانہ اشارہ کرتے ہوئے کہا جو کافی نڈھال انداز میں سانس لے رہی تھی اور اس کی آنکھیں اب بھی بند تھیں۔

''رون کے ساتھ کیا ہوا؟'' ہیری نے ڈرتے ہوئے اس سے پوچھا۔ جب رون ہنسنے لگا۔ وہ اب بھی ہیری کے چوغے کا دامن پکڑے ہوئے لٹک سا گیا تھا۔

''مجھے معلوم نہیں کہ اسے کون سا جادوئی وار لگا تھا؟'' لونا نے تاسف بھرے لہجے میں بتایا۔ ''مگر وہ کچھ عجیب ہو گیا ہے، میں بڑی مشکل سے اسے یہاں تک ساتھ لائی ہوں!''

''ہیری!'' رون نے ہیری کے کان کو پکڑ کر اپنے منہ کے سامنے لاتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! تم جانتے ہو، یہ لڑکی کون ہے؟ یہ لونا ہے.....لونا لوگڈ...... ہاہاہا!''

''ہمیں یہاں سے باہر نکلنا ہے۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔ ''لونا! کیا تم جینی کو چلنے میں مدد کر سکتی ہو؟''

''بالکل!'' لونا نے کہا اور چھڑی محفوظ کرتے ہوئے اسے اپنے کان کے پیچھے لگا دیا پھر اس نے جینی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اوپر کھینچا۔

''صرف میرے ٹخنے میں ہی چوٹ لگی ہے، میں خود کھڑی ہو سکتی ہوں!'' جینی نے بگڑتے ہوئے کہا مگر اگلے ہی لمحے وہ ایک طرف لڑکھڑا کر گرنے لگی اور اسے سہارے کیلئے لونا کو پکڑنا پڑا۔ ہیری نے رون کا بازو کا حلقہ بنا کر اپنی گردن پر ڈالا۔ یہ بالکل ویسا ہی منظر تھا جیسے گذشتہ گرمیوں میں ہیری نے اپنے خالہ زاد ڈڈلی کا بھاری بھرکم بازو اپنے کندھے پر ڈالا تھا۔ اس نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ پہلی کوشش میں ہی صحیح دروازے سے باہر نکلنے کا امکان بارہ سے ایک تھا......

وہ رون کو ایک دروازے کی طرف لے گیا۔ وہ اس سے کچھ ہی فٹ کے فاصلے پر تھا کہ اسی وقت ایک دوسرا دروازہ کھل گیا۔ تین مرگ خور تیزی سے اندر داخل ہوئے، جن میں بیلاٹرکس سب سے آگے تھی۔

''وہ رہے پکڑو......'' وہ زور چیخی۔

کمرے میں ششدر جادوئی واروں کا سیلاب آ گیا تھا۔ سرخ روشنیاں ہر طرف چمکنے لگیں۔ ہیری سامنے والا دروازہ کھولتے ہوئے دوسری طرف نکلا۔ رون کو دوسری طرف دھکیلا، پھر ہرمائنی کو اندر کھینچنے میں نیول کی مدد کرنے کیلئے غوطہ کھایا۔ وہ لوگ ابھی چوکھٹ پر ہی تھے اور ان کے پاس صرف اتنی مہلت تھی کہ وہ بیلاٹرکس کے اندر داخل ہونے سے پہلے دروازہ بند کر لیں۔

''سلتم......'' ہیری چیخا۔ اسی وقت اسے دوسری طرف تین جسم زوردار دھماکے کے ساتھ دروازے سے ٹکرائے۔

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا......اندر جانے کے اور طریقے بھی ہیں!'' ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔ ''سب سنو! وہ ہمیں مل گئے ہیں، وہ یہاں چھپے ہوئے ہیں!''

ہیری واپس مڑا۔ وہ لوگ اس وقت انسانی دماغوں والے کمرے میں آ گئے تھے جہاں ایک بڑے شیشے کے صندوق میں سبز محلول میں دماغ اوپر نیچے تیر رہے تھے۔ انہیں وہاں دیواروں میں کئی دروازے دکھائی دے رہے تھے۔ اسے پچھلے ہال میں مزید قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی تھی جس کا مطلب صاف تھا کہ وہاں مزید مرگ خور بھی پہنچ گئے تھے۔

''لونا......نیول......میری کچھ مدد کرو!''

وہ تینوں بھاگ بھاگ کر تمام دروازوں کو سیل بند کرنے لگے۔ دوسرے دروازے تک پہنچنے کی عجلت میں ہیری ایک میز سے ٹکرا کر فرش پر گر گیا۔

''دسلتم ......''

دروازے کے پیچھے سے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ کبھی کبھار کسی دروازے پر کسی بھاری بھرکم جسم کے ٹکرانے کی آوازیں بھی آ رہی تھیں جس سے دروازے بری طرح کانپنے اور چرچرانے لگتے تھے۔ لونا اور نیول اب دوسری طرف کے دروازے پر جادوئی سیل لگا رہے تھے جیسے ہی وہ کمرے کے بالائی حصے پر پہنچے، اسے لونا کی چیخ سنائی دی۔

''سل ......اواواووچ!''

ہیری نے پلٹ کر دیکھا لونا ہوا میں اڑتی ہوئی دکھائی دی۔ لونا بروقت جس دروازے پر نہیں پہنچ پائی تھی وہاں سے پانچ مرگ خور اندر داخل ہو چکے تھے۔ لونا ایک میز سے ٹکرائی، اس کی سطح پر پھسلی اور پھر دوسری طرف فرش پر جا گری۔ وہ بھی ہرمائنی کی طرح بے جان ہو چکی تھی۔

''پوٹر کو پکڑو......'' بیلاٹرکس اس کی طرف دوڑتی ہوئی چیخی۔ ہیری اسے چکمہ دے کر کمرے میں ایک طرف بھاگا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ صرف اسی وقت تک ہی محفوظ تھا جب تک اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا گولہ محفوظ تھا۔ مرگ خوروں کو یہ اندیشہ بھی تھا کہیں ان کے حملے کے چکر میں پیش گوئی والے گولے کو نقصان نہ پہنچ جائے۔

''سنو ہیری!'' اسے رون دکھائی دیا جو فرش سے دوبارہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا اور بے ہنگم انداز میں ہنس رہا تھا۔ وہ تیزی سے ہیری کی طرف بڑھا اور بولا۔ ''اوہ ہیری! یہاں پر انسانی دماغ ہیں...... ہاہاہا...... یہ کتنی عجیب بات ہے نا؟...... ہے نا ہیری؟''

''رون پیچھے ہٹ جاؤ اور اپنی چھڑی نیچے کر لو......''

مگر رون اس سے پہلے ہی اپنی چھڑی شیشے کے دیوہیکل صندوق کی طرف تان چکا تھا۔

''واقعی ہیری...... یہ انسانی دماغ ہی ہیں ہے نا؟......ایکوسم دماغ!''

بھگدڑ اچانک رُک گئی۔ ہیری، جینی، نیول اور تمام مرگ خور لاشعوری طور پر مڑ کر شیشے کے صندوق کی طرف دیکھنے لگے۔ صندوق کے بالائی حصے ایک چمکتا ہوا دماغ سبز محلول میں اچھل کر مچھلی کی طرح باہر نکل آیا۔ وہ ایک لمحہ تک ہوا میں ٹھہرا اور پھر وہ رون کی طرف اُڑنے لگا۔ وہ بڑی تیزی سے گھوم رہا تھا اور اس میں سے اس میں ایک سنہری فیتہ کسی فلم رول کی طرف کھلتا جا رہا تھا جس میں سینکڑوں متحرک تصویری مناظر ہوا میں بکھرتے جا رہے تھے۔

''ہاہاہا...... ہیری! ذرا اس کی طرف تو دیکھو!'' رون بچوں کی طرح خوش ہوتا ہوا بولا جو اس فیتے میں سے نکلتی ہوئی تصویروں اور مناظر کو دیکھ کر تالیاں بجانے لگا تھا۔ ''ہیری! آؤ......ذرا اسے چھو کر تو دیکھیں...... یہ بہت عجیب چیز ہے، ہے نا؟''

''نہیں رون......ایسا مت کرنا!''

ہیری کو اندازہ نہیں تھا کہ اگر رون نے انسانی دماغ کے پیچھے دم دار ستارے کی طرح اُڑتے ہوئے خیالوں اور یادوں کو چھوا تو اس سے کیا ہوگا؟ مگر اسے اس بات کا یقین ضرور تھا کہ کچھ اچھا نتیجہ ہرگز نہیں نکلے گا۔ وہ اسے روکنے کی آگے بڑھا مگر اس سے پہلے ہی رون اس انسانی دماغ کو اپنی کھلی ہتھیلی میں پکڑ چکا تھا۔ جونہی فیتوں نے اس کے بدن کو چھوا، وہ رون کے ہاتھوں پر رسیوں کی طرح تیزی سے لپٹنے لگے۔

''ہیری دیکھو تو سہی! کیا ہو......اوہ نہیں......نہیں...... یہ مجھے بالکل پسند نہیں ہے......نہیں رک جاؤ...... میں کہتا ہوں رُک جاؤ......''

مگر وہ فیتے سینکڑوں کی تعداد میں رون کے سینے پر لپٹتے جا رہے تھے، اس نے انہیں کھینچ کر خود سے جدا کرنے کی کوشش کی وہ دماغ تو کسی جونک کی مانند اس کے ساتھ چپک چکا تھا۔

''الگتم ......'' ہیری نے چیخ کر چھڑی لہرائی اور رون پر چمٹنے والے فیتوں کو جسم سے جدا کرنے کی کوشش کی مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ رون ہڑبڑاہٹ میں فرش پر گر گیا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

''ہیری! یہ اس کا گلا گھونٹ دیں گے، کچھ کرو!'' جینی چیختے ہوئے بولی جو اپنے ٹوٹے ہوئے ٹخنے کی وجہ سے ایک دیوار سے ٹیک لگائے فرش پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اسی لمحے ایک مرگ خور کی چھڑی سے ایک سرخ چمک نکل کر اس کے چہرے پر ٹکرائی اور وہ ایک طرف لہرا کر فرش پر گر گئی۔ وہ بھی ہرمائنی اور لونا کی طرح بیہوش ہو چکی تھی۔

''ششدرمب!'' نیول پوری زور سے چلایا اور ہرمائنی کی چھڑی ایک مرگ خور کی طرف لہرائی۔ ''ششدرمب...... ششدرمب......''

مگر کچھ نہیں ہوا۔

اسی لمحے ایک مرگ خور نے اس کی طرف متوجہ ہو کر اپنی چھڑی لہرائی جس سے سرخ روشنی کی لہر اس کی طرف لپکی۔ نیول نے جھکائی لینے کی کوشش کی مگر خوش قسمتی سے مرگ خور کا نشانہ چوک گیا تھا اور سرخ روشنی کی چمک اس کے چہرے سے کچھ ہی انچ دور سے دوسری طرف نکل گئی۔ اب صرف نیول اور ہیری ہی باقی بچے تھے۔ نیول اپنے منہ پر لگی چوٹ کے باعث صحیح طرح سے تلفظ نہیں ادا کر پا رہا تھا اور اس کی ناک سے بدستور خون بہہ رہا تھا۔ وہ دونوں ان مرگ خوروں سے مسلسل مقابلہ کر رہے تھے۔ دو مرگ خوروں نے اپنی چھڑیاں لہرا سفید روشنی کی تیر جیسی دو لہریں ان کی طرف ماریں جو ان کے قریب سے نکل کر پیچھے دیوار میں جا ٹکرائیں۔ دیوار میں گہرا شگاف پڑ گیا۔ ہیری نے لمحہ بھر میں فیصلہ کیا اور پوری رفتار سے شگاف کی طرف بھاگا مگر اس کی کوشش رائیگاں گئی کیونکہ بیلاٹرکس لسٹرینج لپکتی ہوئی شگاف کے عین سامنے پہنچ چکی تھی۔ وہ ہیری کو پکڑنے کیلئے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھے۔ ہیری نے پیش گوئی

والا گولہ اپنے سر کے اوپر ہاتھ سے جما رکھا تھا۔ ہیری کو بھاگتے ہوئے غوطہ کھانا پڑا اور وہ پھسلتے پھسلتے بچا۔ وہ سرعت رفتاری سے واپس مڑا اور کمرے کے وسطی حصے کی طرف بھاگا۔ وہ اب ایسا کچھ کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ مرگ خور اس کے دوستوں سے دور رہیں تاکہ وہ محفوظ رہ پائیں۔

اور پھر کام بن گیا۔ وہ لوگ کرسیوں اور میزوں کو لاتیں مارتے ہوئے اس کے پیچھے لپکے مگر وہ اس کسی بھی جادوئی وار کا استعمال کرنے کی ہمت صرف اس لئے نہیں کر پا رہے تھے کہ اس کے قبضے میں پیش گوئی والا گولہ تھا اور وہ اسے کسی قیمت پر نقصان نہیں پہنچنے دینا چاہتے تھے۔ ہیری اس اکلوتے دروازے کی طرف بھاگا جو اب بھی کھلا ہوا تھا۔ اسی دروازے سے مرگ خور کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ وہ اپنے دل میں یہ دعا کر رہا تھا کہ نیول اس کے تعاقب میں نہ آئے بلکہ رون اور دوسرے لوگوں کے پاس ٹھہر کر ان کی مدد کر پائے۔ وہ شاید کسی طریقے سے انہیں ہوش میں لے آئے اور وہ سب اس مصیبت سے جلد چھٹکارا پاسکیں۔ بالآخر وہ دروازے پار کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اندھا دھند نئے کمرے میں بھاگنے لگا۔ کچھ فٹ بعد اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں تلے فرش غائب ہو گیا تھا۔ اس کی ٹانگیں ہوا میں چل رہی تھیں۔

وہ پتھر کی سیڑھیوں پر پہنچ چکا تھا جو نیچے کی طرف جا رہی تھیں، وہ اپنا توازن نہ سنبھال پایا اور پھر زینوں سے نیچے پھسلنے لگا۔ وہ ہر سیڑھی پر کچھ اچھل جاتا تھا، یہ سلسلہ کچھ دیر یونہی چلا اور پھر وہ ایک دھما کے ساتھ اچھل کر نیچے گر گیا۔ یہ چند لمحے اتنے خطرناک تھے کہ اس کی ہوا نکل چکی تھی۔ وہ اسی گہرے گڑھے میں پیٹھ کے بل پڑا تھا جہاں چبوترے پر ایک پتھر کا قدیمی محرابی دروازہ نصب تھا۔ پورے کمرے میں استہزائیہ ہنسی گونج رہی تھی۔ اس نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا تو سٹیڈیم جیسے اس کمرے میں وہ پانچوں مرگ خور قہقہے لگاتے ہوئے تیزی سے زینہ اتر رہے تھے اور اس کی طرف بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ کچھ مرگ خور ایک دوسرے دروازے سے اندر داخل ہو رہے تھے۔ وہ تیزی سے زینے اترتے جا رہے تھے، ہیری کے پاس اب کوئی دوسرا راستہ باقی نہیں بچا تھا۔ وہ بری طرح گھر چکا تھا۔ ہیری نے خود کو سنبھالا اور پھر تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے پورے جسم میں درد کی ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں اور اس کی ٹانگیں بری طرح کانپ رہی تھیں۔ اس کیلئے اپنے وزن کو ٹانگوں پر سنبھالے رکھنا دوبھر ہو رہا تھا۔ حیرت کی بات تھی کہ اس کے بائیں ہاتھ میں پکڑا ہوا پیش گوئی والا گولہ اب بھی صحیح سلامت تھا۔ اس کی چھڑی اس کے دائیں ہاتھ میں کپکپا رہی تھی۔ اس نے پیچھے ہٹ کر چاروں طرف نظر دوڑائی اور تمام مرگ خوروں کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھنے کی کوشش کی۔ اس کے پیروں کا پچھلا حصہ کسی ٹھوس چیز سے ٹکرایا۔ وہ اس چبوترے تک پہنچ گیا تھا جہاں محرابی دروازہ کھڑا تھا۔ وہ چبوترے پر جلدی سے چڑھ گیا۔

تمام مرگ خور رُک کر اسے دیکھنے لگے، کچھ تو اسی کی طرح شدت سے ہانپ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کے جسم سے بری طرح خون بہہ رہا، تھا ڈولوہاف بدن پر بندھی ہوئی رسیوں کی جکڑ سے نجات پا چکا تھا۔ اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ دوڑ رہی تھی اور اس نے اپنی چھڑی ہیری کے چہرے کی طرف تان رکھی تھی۔

''پوٹر! تمہارا کھیل اب ختم ہو چکا ہے!'' لوسیس ملفوائے نے اپنے چہرے سے نقاب نوچ کر ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ ''اب شرافت کے ساتھ وہ پیش گوئی والا گولہ مجھے دے دو!''

''میرے دوستوں کو بحفاظت باہر جانے دو پھر میں پیش گوئی دے دوں گا۔''

کچھ مرگ خور جم کر ہنسنے لگے۔

''تم کسی قسم کی شرط رکھنے کی حالت میں نہیں ہو، پوٹر!'' لوسیس ملفوائے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا زرد چہرہ اب خوشی سے سرخ ہو رہا تھا۔ ''دیکھو! ہم دس ہیں اور تم تنہا ہو...... یا پھر ڈمبل ڈور تمہیں گنتی سکھانا بھول گئے ہیں؟''

''وہ اکیلا نہیں ہے......'' اوپر سے ایک آواز سنائی دی۔ ''میں اب بھی اس کے ساتھ ہوں......''

''نیول نہیں......تم رون کے پاس جاؤ!'' ہیری چیخا۔

''ششدر مب!'' نیول نے چیخا اور باری باری اپنی چھڑی تان کر ان سب مرگ خوروں کی طرف لہرائی مگر جادوئی کلمہ غلط تلفظ کے باعث کچھ نہیں کر پایا۔ ''ششدر مب!''

ایک بھاری جسامت کے مرگ خور نے آگے بڑھ کر نیول کو گردن کے پیچھے پکڑ لیا اور اس کے ہاتھ باندھ ڈالے۔ وہ بری طرح سے جھنجلا گیا اور اسے ٹھوکر مارنے کی کوشش کرنے لگا۔

''یہ لانگ باٹم ہے، ہے نا؟'' لوسیس ملفوائے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ''دیکھو! تمہاری دادی کو ہماری وجہ سے خاندان کے افراد کو کھونے کی عادت پڑ چکی ہے......تمہاری موت سے انہیں کچھ زیادہ صدمہ نہیں اُٹھانا پڑے گا۔''

''اوہ لانگ باٹم!'' بیلاٹرکس نے دلچسپی سے دہرایا۔ اس کے دبلے پتلے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ ''لڑکے! اتفاق سے مجھے تمہارے ماں باپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔''

''ویں جانتا ہوں!'' نیول نے گرجتے ہوئے کہا۔ وہ خود کو مرگ خور کی گرفت سے چھڑانے کیلئے اتنی زیادہ جدوجہد کر رہا تھا کہ مرگ خور بھی اس کے ساتھ ہل رہا تھا کہ وہ مجبوراً چیخ اُٹھا۔ ''کوئی اسے ششدر کر دے......''

''نہیں نہیں نہیں......'' بیلاٹرکس زہرخند لہجے میں بولی۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھا اور پھر مسکرا کر نیول کی طرف دیکھنے لگی۔ اب اس کے چہرے پر شیطانیت ٹپک رہی تھی۔ وہ کسی اہم نتیجے پر پہنچ چکی تھی۔ ''ہم یہ چیز دیکھنا چاہیں گے کہ لانگ باٹم کتنی دیر تک زندہ رہ پائے گا......ہوسکتا ہے کہ اس کا حال اس کے والدین جیسا ہی ہو جائے...... جب تک کہ پوٹر ہمیں خود پیش گوئی والا گولہ نہیں تھما دے گا......''

''اسے وت دینا ہیری!'' نیول گرج کر بولا جو ابھی تک اپنی ٹانگوں کو مرگ خور کے پیروں پر مارنے کی جدوجہد کر رہا تھا۔ جب بیلاٹرکس نے اپنی چھڑی اوپر اُٹھائی اور اس مرگ خور کی طرف بڑھی جس نے نیول کو پکڑ رکھا تھا۔ ''اسے پیش گوئی بالکل وت دینا

ہیری!''

''اینگوریسم ......'' بیلاٹرکس نے اپنی چھڑی لہرا کر کہا۔

نیول بری طرح چیخا۔ اس کے پاؤں اس کے سینے کی طرف اُٹھ گئے جس سے اسے پکڑنے والے مرگ خور پر اس کا سارا بوجھ آ گیا تھا، مرگ خور نے اسے چھوڑ دیا جس نیول فرش پر گر کر لوٹیاں بھرنے لگا۔ وہ اذیت سے بری طرح تڑپ رہا تھا اور چیخ رہا تھا......

''یہ تو ایک چھوٹا سا نمونہ تھا پوٹر!'' بیلاٹرکس نے اپنی چھڑی نیچے کرتے ہوئے کہا، جس سے نیول کی چیخیں رُک گئیں اور وہ اس کے پیروں کے پاس فرش پر پڑے سسکیاں لینے لگا۔

''اب پوٹر!...... یا تو تم پیش گوئی والا گولہ خاموشی سے ہمارے حوالے کر دو...... یا پھر مزے سے اپنے دوست لانگ باٹم کو موت کے گھاٹ اترتے ہوئے دیکھو!...... فیصلہ کرنے میں دیر مت لگانا پوٹر!''

اب ہیری کو کوئی دوسری چیز سوچنے کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ اس کے پاس اس کی بات ماننے کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ نہیں تھا۔ وہ نیول پر تشدد نہیں دیکھ سکتا تھا اور نہ ہی یہ چاہتا تھا کہ وہ بے موت مر جائے...... اس نے اپنا بایاں ہاتھ آہستگی سے آگے کی طرف پھیلا دیا جس میں شیشے کا دھول اَٹا گولہ پکڑا ہوا تھا۔ لوسیس ملفوائے کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور وہ اسے لینے کیلئے تیزی سے آگے کی طرف لپکا......

ٹھیک اسی لمحے زینوں کے اوپر کا ایک دروازہ دھماکے کے ساتھ کھلا اور پانچ لوگ چھلانگیں لگاتے ہوئے زینوں پر کود گئے۔ سیریس، لوپن، میڈ آئی موڈی، ٹونکس اور کنگ سلے!

لوسیس ملفوائے کی گردن لاشعوری طور پر اوپر کی طرف گھوم گئی، اس نے اپنی چھڑی سیدھی کرنا چاہی مگر ٹونکس اس پر پہلے ہی ششدر جادوئی وار کر چکی تھی۔ ہیری نے یہ دیکھنے کا انتظار بالکل نہیں کیا کہ سرخ روشنی کی چمکتی ہوئی لہر لوسیس ملفوائے سے ٹکرائی تھی یا نہیں۔ وہ چبوترے پر غوطہ کھا کر راستے سے ایک طرف ہٹ گیا۔ ققنس کے گروہ کے جانبازوں کی آمد پر مرگ خور بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئے تھے۔ گروہ کے لوگ ان پر تابڑتوڑ جادوئی واروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ وہ سیڑھیوں سے کودتے ہوئے نیچے کی طرف بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ اِدھر اُدھر بھاگتے ہوئے مرگ خوروں اور روشنی کی تیز چمکتی لہروں کے درمیان ہیری رینگتا ہوا گرے ہوئے نیول کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سرخ روشنی کی ایک لہر سے بال بال بچا تھا۔ وہ نیول تک پہنچنے کیلئے فرش پر پھسلتا جا رہا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو؟'' ہیری نے چڑ چڑے انداز میں پوچھا۔ اسی لمحے ایک چمکتی ہوئی لہر اس کے سر سے کچھ انچ اوپر سے گزر گئی۔

''ہاں! میں ٹھیک ہوں!'' نیول نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا اور ایک بار دوبارہ کھڑے ہونے کی کوشش کرنے لگا۔

''اور رون......؟''

''میرا کیال ہے کہ وہ بھی ٹھیک ہے...... جب ویں نے اسے چھوڑا تھا تو وہ انسانی دواغ کے ساتھ الجھ کر مقابلہ کر رہا تھا......''

نیول نے بتایا۔ ہیری نے اس کے بندھے ہاتھ کھول دیئے۔

ایک چمکتی ہوئی روشنی کی لہران کے درمیان فرش پر پڑی جس سے ایک دھما کہ ہوا اور جہاں کچھ دیر پہلے نیول کا ہاتھ تھا، وہاں ایک گہرا گڑھا ہو چکا تھا۔ وہ دونوں اس سے جگہ سے دور ہٹ گئے۔ اچانک ہیری کو اپنی گردن پر ایک موٹے ہاتھ کی گرفت محسوس ہوئی۔ اس سے پہلے ہیری کچھ کر پاتا، اس ہاتھ نے اسے زمین سے اُٹھا کو ہوا میں معلق کر ڈالا۔ ہیری کے پیر کی انگوٹھے بمشکل زمین کو چھو رہے تھے۔

''پیش گوئی مجھے دے دو پوٹر!'' اس کے کانوں میں ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''جلدی کرو......پیش گوئی مجھے دے دو!''

اس مرگ خور کی انگلیوں کا دباؤ اس کے نرخرے پر بڑھ رہا تھا جس سے وہ سانس لینے میں دشواری محسوس کرنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا اور نم آلود نظروں سے اس نے دیکھا کہ دس فٹ کے فاصلے پر سیریس مرگ خوروں کے واروں سے خود کو بچا رہا تھا۔ کنگ سلے ایک ساتھ دو مرگ خوروں کو سنبھالے ہوئے تھا۔ ٹونکس ابھی تک زینے کے وسطی حصے پر ہی تھی اور اپنی مدمقابل بیلاٹرکس پر جادوئی واروں کی بوچھاڑ کئے جا رہی تھی۔ کسی کو بھی اس بات کا احساس نہیں تھا کہ ہیری کا دم نکلا جا رہا تھا۔ اس نے اپنی چھڑی پیچھے کر کے اس آدمی کی طرف کی مگر وہ کوئی جادوئی کلمہ نہیں بول پا رہا تھا۔ وقت کم تھا اور اسے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔ مرگ خور کا دوسرا ہاتھ تیزی سے ہیری کے بائیں ہاتھ کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو ہیری نے اس کی پہنچ سے دور ہٹا رکھا تھا جس میں اس نے پیش گوئی والا گولہ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔

''اووچ......آہہہہ......''

نیول نجانے کہاں سے وہاں پہنچ گیا تھا چونکہ وہ تلفظ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے جادوئی کلمہ نہیں پڑھ سکتا تھا اس لئے اس نے بروقت یہی فیصلہ کیا کہ ہرمائنی کی چھڑی کی نوک کا صحیح استعمال کیا جائے۔ اس نے پوری قوت سے چھڑی کو مرگ خور کے نقاب کے سوراخ میں گھسا دیا۔ مرگ خور کی شاید آنکھ پھوٹ گئی تھی، وہ درد سے بلبلا اُٹھا اور ہیری کے نرخرے سے اس کی گرفت چھوٹ گئی۔ ہیری زمین پر لڑکھڑایا اور گلے ہی لمحے ہیری نے وقت ضائع کئے بغیر اپنی چھڑی اس کی طرف لہرائی۔

''ششدرم......''

مرگ خور پیچھے کی طرف ہٹ گیا اور اس کا نقاب چہرے پھسل گیا۔ ہیری فوراً پہچان گیا، وہ میک نیئر تھا جو دو سال پہلے ہیگرڈ کے بک بیک کو ہلاک کرنے کیلئے ہوگورٹس آیا تھا۔ اس کی ایک آنکھ کافی سوج گئی تھی اور اس میں خون بھر چکا تھا۔

''شکریہ......'' ہیری نے نیول سے کہا اور اسے ایک طرف ہٹایا جب سیریس اور ایک مرگ خوران کے پاس سے گزرے۔ وہ دونوں اتنی پھرتی سے مقابلہ کر رہے تھے کہ ان کی چھڑیاں کی محض جھلک ہی دکھائی دے رہی تھی۔ اچانک ہیری کا پیر کسی گول سخت چیز سے ٹکرایا اور وہ سنبھل نہ سکا اور پھسل گیا۔ ایک پل کیلئے تو اسے یہ محسوس ہوا کہ شاید اس کے ہاتھ سے پیش گوئی والا گولہ نکل کر گر گیا تھا

مگر اس کی نظر میڈ آئی موڈی کی جادوئی آنکھ پر پڑی جو زمین پر گر کر تیزی سے گھوم رہی تھی۔

جادوئی آنکھ کا مالک کچھ ہی فاصلے پر فرش پر گرا پڑا تھا۔ اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا اور اس کا حملہ آور ہیری اور نیول کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ یہ ڈولوہاف تھا جس کا لمبا زرد چہرہ خوشی کے مارے چمک رہا تھا۔

''ٹرانیگولڈم......'' اس نے زور سے گرجتے ہوئے اپنی چھڑی نیول کی طرف لہرائی، اس کے دونوں پیر اس کے اختیار سے نکل کر رقص کرنے لگے، نیول انہیں روکنے کی کوشش نہیں کر پایا۔

''اب پوٹر......''

اس نے اپنی چھڑی اس کی بالکل ویسے لہرائی، جیسے اس نے ہرمائنی کی طرف لہرائی تھی مگر اسی وقت نے چلا کر کہا۔ ''دفاتم خولم......''

ہیری کو گھومتے ہوئے خنجر جیسی کوئی چیز اپنے چہرے کے پاس سے نکلتی ہوئی محسوس ہوئی جس سے بچنے کیلئے وہ اپنا توازن کھو بیٹھا اور نیول کے اچھلتے پیروں کے پاس گر گیا۔ مگر دفاعی جادوئی خول کی وجہ سے وہ بھیانک نقصان سے بچ گیا تھا۔ ڈولوہاف کا چہرہ سخت ہو گیا اور اس نے دوبارہ اس کی طرف چھڑی لہرانا چاہی مگر ٹھیک اسی وقت سیریس اس کے اوپر چھلانگ لگا کر پہنچ گیا تھا۔ سیریس کی ٹکر سے وہ کئی قدم لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ گیا۔ شیشے کا گولہ ایک بار پھر اس کی ہتھیلی سے نکل کر انگلیوں میں جا پہنچا تھا مگر ہیری نے اسے اپنے ہاتھ سے نکلنے نہیں دیا اور جلدی سے اسے ہتھیلی سے چپکا کر مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اب سیریس اور ڈولوہاف آپس میں لڑ رہے تھے۔ ان کی چھڑیاں تلواریوں کی طرح ایک دوسرے پر چوٹ لگانے کی کوشش کر رہی تھی اور ان کی نوکوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں......

ڈولوہاف نے اپنی چھڑی پیچھے ہٹائی تاکہ وہ اسے لہرا کر اسی جادوئی وار کا استعمال کر سکے جو اس نے ہیری اور ہرمائنی پر کیا تھا۔ ہیری فوراً اچھل کر کھڑا ہوا اور اس نے اپنی چھڑی لہرا کر کہا۔ ''بندھوتم......''

ایک بار پھر ڈولوہاف کے ہاتھ پیر رسیوں میں مضبوطی سے بندھ گئے اور وہ لکڑی کے تختے کی طرح پیچھے کی طرف گرتا چلا گیا۔

''بہت شاندار ہیری!'' سیریس نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔ ''میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں یہاں سے باہر......'' وہ بولتا ہوا رک گیا اور اس نے لپک کر ہیری کا سر نیچے کی طرف جھکایا کیونکہ اسی لمحے دو سرخ چمکتی ہوئی لہریں اس کی طرف بڑھی تھی، وہ ہیری کو شششدرم کے وار سے بچانے میں کامیاب رہا۔ چمکتی لہریں بالکل اس کے سر کے اوپر سے نکل گئیں۔

ہیری نے دیکھا کہ ٹونکس پتھر کی سیڑھیوں پر گر گئی تھی اور اس کا نڈھال جسم نیچے لڑھکنے لگا جبکہ بیلاٹرکس فاتحانہ انداز میں اب ان کی طرف بڑھتی چلی آ رہی تھی۔

''ہیری پیش گوئی سنبھالو، نیول کو پکڑ و اور یہاں سے بھاگ جاؤ! جلدی کرو......'' سیریس نے چیخ کر کہا اور بیلاٹرکس کو روکنے کیلئے اس کی طرف بھاگا۔ ہیری نے یہ نہیں دیکھا کہ اس کے بعد کیا ہوا اس کی آنکھوں کے سامنے کنگ سلے آ گیا تھا۔ وہ راکوڈ سے

نبرد آزما تھا، جس کے چہرے سے نقاب جانے کب ہٹ چکا تھا اور اس کے چیچک کے نشان صاف دکھائی دے رہے تھے۔ جب وہ نیول کی طرف بڑھنے لگا تو سبز روشنی کی ایک اور تیز لہر ہیری کے سر کے اوپر سے اُڑ کر نکلی......

''کیا تم کھڑے ہو سکتے ہو؟'' ہیری نے نیول کے کان میں چلا کر کہا جب نیول اپنے بے قابو پیروں پر اچھلتا ہوا ایک طرف ہٹ رہا تھا۔ ''اپنا ہاتھ میری گردن میں ڈال دو......''

نیول نے ایسا ہی کیا۔ ہیری نے اسے سنبھالا، نیول کے پیر اب بھی مختلف سمتوں میں مڑ رہے تھے اور اس کے وزن کو نہیں سنبھال رہے تھے اسی وقت اچانک ایک مرگ خور نے ان پر چھلانگ لگا دی۔ دونوں پیچھے کی گر گئے۔ نیول کے پاؤں ہوا میں کسی پاگل پرندے کی مانند پھڑ پھڑانے لگے۔ ہیری کا بایاں ہاتھ اوپر اُٹھا ہوا تھا تاکہ وہ شیشے کے گولے کو فرش سے ٹکرانے سے بچا سکے۔

''پیش گوئی مجھے دے دو پوٹر!'' لوسیس ملفوائے کی کانپتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں پڑی اور اسے اپنی پسلیوں کے درمیان چھڑی کی نوک کی چبھن اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''نہیں......دور ہٹو......اسے پکڑ لو نیول......''

ہیری نے شیشے کا گولہ فرش پر لڑھکا دیا، نیول نے زمین پر گرے گرے خود کو تیزی سے گھمایا اور شیشے کے گولے کو اپنی سینے پر روک لیا، لوسیس ملفوائے نے جلدی سے اپنی چھڑی نیول کی طرف اُٹھائی مگر ہیری اپنی چھڑی اپنے کندھے کے اوپر سے نکال کر چیخا۔ ''اینگوریسم ......''

ایک دھماکے کے ساتھ لوسیس ملفوائے اس کے اوپر سے اچھلا اور کچھ دور جا گرا۔ ہیری نے دوبارہ کھڑے ہوتے ہوئے گھوم کر دیکھا۔ لوسیس ملفوائے اس چبوترے سے جا ٹکرایا تھا جس پر سیریس اور بیلاٹرکس اب بھی لڑ رہے تھے۔ لوسیس ملفوائے نے سنبھل کر اپنی چھڑی سیدھی کی اور ایک بار پھر ہیری اور نیول کو نشانہ بنایا مگر اس سے پہلے وہ جادوئی وار کر پاتا۔ لوپن بیچ میں آ گئے۔

''ہیری، باقی لوگوں کو لے کر یہاں سے نکل جاؤ......''

ہیری نے نیول کے چوغے کا کندھا پکڑا اور اسے اُٹھا کر پتھر کی سیڑھیوں کی طرف لے گیا۔ نیول کے پیر ابھی تک تھرک رہے تھے اور اس کا وزن سنبھالنا دوبھر ہو رہا تھا۔ ہیری نے اپنی پوری قوت اور کوشش کے ساتھ نیول کو ایک زینہ اوپر چڑھایا۔ اسی وقت ایک چمکتی ہوئی سفید روشنی ان کے پیروں کے پاس زینے سے ٹکرائی اور زینہ ٹوٹ گیا، وہاں گڑھا بن گیا تھا۔ ہیری لہرا کر نیچے گر گیا اور نیول بھی اس کے ساتھ فرش پر آن گرا۔ اس کے پاؤں ابھی تک تھرک رہے تھے۔ اس نے پیش گوئی والا گولہ اپنی جیب میں ٹھونس لیا۔

''چلو......'' ہیری نے نیول کے چوغے کو پکڑتے ہوئے متوحش لہجے میں کہا۔ ''اپنے پیروں سے دھکا دینے کی کوشش کرو، نیول!''

اس نے کوشش کرتے ہوئے خود کو دھکا دیا۔ نیول کا چوغہ بائیں طرف سے پھٹ گیا اور جیب میں ٹھونسا ہوا شیشے کا گولہ باہر نکل کر

نیچے گر گیا۔اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی اسے پکڑ پاتا، نیول کے تھرکتا ہوا بے قابو پیر شیشے کے گولے پر پڑا اور وہ پھسل کر تیزی سے دائیں طرف دس فٹ دور پہنچ گیا اور زینے سے نیچے جا گرا اور ایک چھنا کے سے چکنا چور ہو گیا۔ وہ دونوں ہی مبہوت ہو کر اس طرف دیکھتے رہ گئے جہاں شیشے کا گولہ ٹوٹ کر بکھر چکا تھا۔اسی لمحے بڑی بڑی آنکھوں والا ایک سفید ہیولا ہوا میں لہراتا ہوا اُٹھا جوان کے علاوہ کسی دوسرے کو دکھائی نہیں دے پایا تھا۔ ہیری کو اس کا منہ حرکت کرتا ہوا دکھائی دیا لیکن چاروں طرف چیخیں، دھماکے اور زینے ٹوٹنے کا شور اتنا زیادہ تھا کہ وہ پیش گوئی کا ایک لفظ بھی نہیں سن پایا۔ ہیولے نے بولنا بند کر دیا اور پھر ہوا میں تحلیل ہو گئی۔

''اوہ ہیری! وجھے افسوس ہے!'' نیول تاسف بھرے لہجے میں بولا اور اس کے چہرے پر ندامت جھلکنے لگی۔اس کے پاؤں اب بھی تھرک رہے تھے۔''وجھے افسوس ہے ہیری! ویں ایسا بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا......''

''خیر کوئی بات نہیں!'' ہیری نے افسردگی سے کہا۔''بس کھڑے ہونے کی کوشش کرو۔ہم یہاں سے باہر......''

''ڈوبل دور......'' نیول کے منہ سے عجیب سا لفظ نکلا۔اس کا پسینے سے شرابور چہرہ یکدم دمک اُٹھا اور وہ سر اونچا کر کے ہیری کے کندھے سے اوپر دیکھنے لگا۔

''کیا......؟''

''ڈوبل دور......''

ہیری نے تیزی سے سر گھما کر اوپر دیکھا جہاں نیول گھور رہا تھا۔ان کے ٹھیک اوپر انسانی دماغ والے کمرے کے کھلے دروازے پر ایلبس ڈمبل ڈور کھڑے تھے۔ان کی چھڑی اُٹھی ہوئی تھی اور ان کا چہرہ غصے سے دہک رہا تھا۔ ہیری کے بدن میں سرشاری کی بجلیاں دوڑنے لگی۔

''وہ......بچ......گئے......تھے!''

ڈمبل ڈور تیزی سے نیول اور ہیری کے قریب سے سیڑھیاں اترے۔ ہیری خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا، اس کے دل میں ان کے پیچھے جانے کی کوئی تمنا نہیں تھی۔ وہ مسلسل لڑائی اور بھاگم دوڑ سے بری طرح تھک چکا تھا۔اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ڈمبل ڈور نے پورا زینہ عبور کر لیا اور وہ نیچے کی گہرائی میں پہنچ گئے۔ وہاں موجود قریبی مرگ خوروں کو ان کی موجودگی کا احساس ہوا تو وہ چیخ کر سر پر منڈلانے والے خطرے سے دوسرے ساتھیوں کو آگاہ کرنے لگے۔ایک مرگ خور پوری رفتار سے بھاگا اور زینے چڑھ کر بندر کی طرح کودتا ہوا اوپر کی طرف جانے کی کوشش کرنے لگا۔ڈمبل ڈور نے اس کی طرف چھڑی لہرائی اور وہ ہوا میں یوں واپس اُڑتا ہوا آیا جیسے اس کی ڈور پکڑ کر کسی نے کھینچ لی ہو۔

اب صرف ایک ہی جوڑا ڈمبل ڈور کی موجودگی سے بے خبر چبوترے کے اوپر آپس میں نبرد آزما تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ سیریس نے بیلاٹرکس کی سرخ چمکتی ہوئی لہر سے بچ گیا تھا اور وہ ہنس کر اس کا مذاق اُڑا رہا تھا۔

''کیا تمہیں اس سے بہتر دوسرا کوئی جادوئی وار نہیں آتا ہے.....'' وہ چیختا ہوا بولا اور اس کی آواز گہرے غار جیسے اس کمرے میں گونجنے لگی۔

ٹھیک اسی وقت روشنی کی دوسری لہر اس کے سینے سے ٹکرائی۔ ہنسی اچانک رُک گئی اور اس چہرہ حیرت سے پھیل گیا۔ صدمے جیسی کیفیت اس کی آنکھوں میں جھلکنے لگی۔

ہیری کے بدن میں جیسے بجلی بھر گئی۔ اس نے نیول کو چھوڑ دیا حالانکہ اسے خود بھی اس بات کا احساس نہیں ہو پایا۔ وہ زینے سے نیچے چھلانگیں لگاتا ہوا اترنے لگا۔ اس نے اپنی چھڑی باہر کھینچ کر نکال لی تھی۔ ڈمبل ڈور بھی تیزی سے چبوترے کی طرف بڑھے۔

سیریس کو گرنے میں جیسے کافی وقت لگا، اس کا بدن مڑا اور آہستہ آہستہ محرابی دروازے پر لٹکے ہوئے پردے سے ٹکرایا اور اس کے پیچھے جا گرا۔ ہیری کو اپنے قانونی سرپرست کے تروتازہ چہرے پر خوف اور حیرانگی کے ملے جلے جذبات کا عکس دکھائی دیا۔ جب وہ قدیمی محرابی دروازے کے پردے سے ٹکراتا ہوا اس کے پیچھے گر کر نظروں سے اوجھل ہو گیا جو ایک پل کیلئے یوں پھڑ پھڑایا جیسے ہوا چل رہی ہو لیکن پھر واپس اپنی جگہ پر لوٹ آیا۔

ہیری کو بیلاٹرکس کی فاتحانہ کلکاری سنائی دی مگر وہ جانتا تھا کہ اس کا کوئی مطلب نہیں تھا.....سیریس محرابی دروازے کے اندر تو ضرور گرا تھا وہ کسی بھی پل دوسری طرف سے نمودار ہو سکتا تھا.....

مگر سیریس دوبارہ واپس نہیں آ پایا.....

''سیریس.....'' بے اختیار اس کے منہ سے چیخ نکلی۔ ''سیریس.....''

وہ فرش پر پہنچ چکا تھا۔ اس کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔ سیریس اس پردے کے پیچھے ہی ہوگا۔ وہ اسے کھینچ کر باہر نکال لے گا.....

وہ زمین سے جست لگا کر چبوترے پر جا پہنچا۔ اس سے پہلے اس کے قدم محرابی دروازے کی طرف بڑھ پاتے کسی نے اچھل کر اسے دبوچ لیا اور چبوترے سے واپس کھینچ لیا۔ وہ لوپن تھے۔

''ہیری! تم اب کچھ نہیں کر سکتے.....خود کو سنبھالو!'' لوپن کی دور سے آتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اسے بچا لو! وہ صرف اس کے اندر ہی تو گیا ہے.....'' وہ صدمے کی شدت سے چیخا۔

''اب بہت دیر ہو چکی ہے.....ہیری!''

''ہم اب بھی اس کے پاس پہنچ سکتے ہیں.....'' ہیری نے خود کو لوپن کی گرفت سے چھڑانے کیلئے پورا زور لگایا مگر لوپن کی آہنی گرفت کافی مضبوط تھی۔

''ہیری! تم کچھ بھی نہیں کر سکتے.....کچھ بھی نہیں.....وہ چلا گیا ہے!''

☆☆☆☆

چھتیسواں باب

وہی ہوا جس کا خدشہ تھا!

''وہ کہیں نہیں گیا ہے......'' ھیری بری طرح سے چیخا۔

اسے اس بات پر یقین نہیں تھا۔ وہ اس بات پر یقین ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ پوری طاقت سے لوپن سے آزاد ہونے کی جدوجہد کرر ہا تھا۔ لوپن نہیں جانتے تھے کہ اس پھٹے پرانے پردے کے پیچھے لوگ چھپے ہوئے تھے۔ ھیری جب پہلی بار اس کمرے میں داخل ہوا تھا تو اسے اس کے پیچھے سرگوشیوں اور بڑبڑاہٹ کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ سیریس تو بس اس کے پیچھے چھپا ہوا تھا اور اسے نظر نہیں آرہا تھا۔

''سیریس......سیریس......'' وہ دوبارہ چیخا۔

''وہ واپس نہیں لوٹ سکتا ہے، ھیری!'' لوپن نے شکستہ آواز میں کہا اور ھیری کو روکنے کی کوشش کرتے رہے۔ ''وہ اب کبھی واپس نہیں لوٹ سکتا...... کیونکہ وہ مر......''

''وہ نہیں مرا ہے......سیریس...... باہر آؤ!'' ھیری گرجتے ہوئے بولا۔

ان کے چاروں طرف ابھی جنگ کا میدان گرم تھا۔ جادوئی واروں کی چمک لگاتار دکھائی دے رہی تھی۔ ھیری کیلئے یہ شورشرابہ کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔ اسے اپنے قریب سے گزرنے والی چمکتی لہروں کی بھی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اسے اب کسی بھی بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ سوائے اس کے کہ لوپن وہ ڈرامہ کرنا بند کردیں کہ سیریس...... جو اس قدیمی محرابی دروازے کے پیچھے ان سے کچھ فٹ دور کھڑا تھا...... کبھی نہیں لوٹے گا اور اپنے سیاہ بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے لڑائی میں دوبارہ جوش وخروش نہیں پیدا کرے گا۔

لوپن ھیری کو کھینچتے ہوئے چبوترے سے دور ہٹا لے گئے تھے۔ ھیری ابھی تک قدیمی محرابی دروازے کے پھٹے پرانے پردے کو گھور رہا تھا۔ اسے اس بات پر غصہ آرہا تھا کہ سیریس اسے اور کتنا انتظار کروانا چاہتا تھا......

جب وہ لوپن کی گرفت سے خود کو چھڑانے کیلئے جھنجلائے ہوئے انداز میں تڑپ رہا تھا تو اسی وقت اس کے دل کی گہرائیوں میں سے ایک احساس پیدا ہوا کہ سیریس نے اس سے پہلے اسے کبھی انتظار نہیں کروایا تھا...... سیریس نے اس کی مدد کرنے کیلئے ہمیشہ

خطرات مول لئے تھے......اگر ہیری کے شدت سے پکارنے کے باوجود سیریس اس قدیمی محرابی دروازے سے باہر نہیں نکل پا رہا تھا تو اس کا ایک ہی مطلب تھا کہ وہ اب نہیں آ سکتا تھا......وہ سچ مچ مر چکا تھا......

ڈمبل ڈور نے بچے ہوئے مرگ خوروں میں سے زیادہ تر کو کمرے کے وسطی حصے میں گھیر رکھا جو غیبی رسیوں میں بندھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ میڈ آئی موڈی رینگتے ہوئے بیہوش ٹونکس کے قریب پہنچ چکے تھے اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ چبوترے کے عقبی حصے پر اب بھی روشنیاں چمک رہی تھیں، چیخنے اور چلانے کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ سیریس کی جگہ اب کنگ سلے، بیلاٹرکس کا مقابلہ کر رہا تھا۔

''ہیری......!''

نیول ایک ایک کر کے پتھر کا زینہ پھسلتا ہوا اتر آیا تھا اور ابھی تک زمین پر گرے گرے اپنے پاؤں تھرکا رہا تھا۔ وہ اس کے پیروں کے قریب تھا اور نیچے سے اس کا چوغہ کھینچ رہا تھا۔ ہیری نے اب لوپن سے خود کو چھڑانے کی جدوجہد ختم کر دی تھی اور ساکت صدمے میں کھڑا محرابی دروازے کو گھورے جا رہا تھا۔ لوپن نے حفظ ماتقدم اسے پکڑ رکھا تھا کہ کہیں وہ دوبارہ محرابی دروازے کی طرف جانے کی کوشش نہ کرے۔

''ہیری! وجھے سچ مچ افسوس ہے......'' نیول دوبارہ بولا۔ اس کے پاؤں اب بھی بے قابو ہو کر ہوا میں تھرک رہے تھے۔ ''کیا وہ آدوی......وہ سیریس بلیک تمہارا دوست تھا......؟''

ہیری نے نڈھال انداز میں سر ہلا دیا۔

''اوہ ٹھہرو......'' لوپن نے آہستگی سے کہا اور اپنی چھڑی نیول کے پیروں کی طرف کرتے ہوئے بولے۔ ''رکوترم......'' جادوئی کلمے کا اثر فوراً ختم ہو گیا اور نیول کے پاؤں ہوا میں ہی رُک گئے۔ وہ سکون کی سانس لیتا ہوا ہیری کے سہارے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے پاؤں زمین پر بالکل صحیح جمے ہوئے تھے البتہ کچھ کانپ رہے تھے۔

''چلو......چل کر تمہارے باقی ساتھیوں کو تلاش کرتے ہیں۔'' لوپن نے سانس کھینچتے ہوئے کہا۔ اس کا رنگ پیلا پڑ چکا تھا۔ ''تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں نیول......؟'' وہ ہیری اور نیول کو کھینچتے ہوئے محرابی دروازے والے چبوترے سے دور ہٹ گئے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر لفظ بولنے کیلئے اسے کافی مشکل پیش آ رہی تھی۔

''وہ سب وہاں ہیں!'' نیول نے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ایک انسانی دواغ نے رون پر حملہ کر دیا تھا لیکن وجھے لگتا ہے کہ وہ ٹھیک ہے۔ اور ہروائنی بیہوش ہے لیکن اس کی نبض چل رہی ہے......''

ایک زوردار دھما کہ ہوا اور چبوترے کے عقبی حصے پر چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا کہ کنگ سلے درد کی شدت سے چیختا ہوا زمین پر گر گیا تھا۔ بیلاٹرکس فاتحانہ انداز میں اپنی نظریں گھمائیں جیسے ہی اس نے ڈمبل ڈور کو اپنی طرف متوجہ ہوتے دیکھا

تو وہ تیزی سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ ڈمبل ڈور نے اس پر ایک جادوئی روشنی پھینکی لیکن بیلاٹرکس نے بروقت اس روشنی کو روک کر دوسری طرف موڑ ڈالا۔ وہ اب نصف زینہ چڑھ چکی تھی۔

''ہیری...... نہیں!'' لوپن چیختے رہ گئے اور ہیری ان کے بازو کے ڈھیلے حلقے سے نکل کر اس کے تعاقب میں لپکا۔

''اس نے سیریس کو مار ڈالا......'' ہیری گرجتا ہوا غرایا۔ ''اس نے اسے مار ڈالا...... میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا......''

پھر وہ پتھر کی سیڑھیوں پر لڑکھڑاتے ہوئے انداز سے چڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے لوگ چیخ رہے تھے، چلا رہے تھے مگر اسے ان کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے بیلاٹرکس کے سیاہ چوغے کا آخری سرا اوپر والے دروازے میں غائب ہو گیا۔ وہ پوری طاقت سے بھاگتا ہوا اس کے پیچھے اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں انسانی دماغ ایک بڑے شیشے کے صندوق اب بھی تیر رہے تھے۔ بیلاٹرکس اس سے کچھ ہی فاصلے پر موجود تھی، اس نے اپنے کندھے کے اوپر سے چھڑی لہرائی اور سبز محلول سے بھرے صندوق پر جادوئی روشنی کا وار مارا۔ شیشے کا صندوق ہوا میں کافی اوپر اچھلا اور دھڑام سے نیچے گر گیا۔ سبز بدبودار محلول تیزی سے فرش پر پھیل گیا اور اس میں تیرنے والے دماغ آزاد ہو کر ہوا میں اُڑنے لگے۔ ان میں رنگین متحرک تصویروں اور مناظر والے فیتے نکل کر ہوا میں بکھر گئے۔ ہیری کے ان کے نیچے سے بچتا ہوا آگے نکلا۔ وہ اس بدبودار محلول سے بھی خود کو بچا رہا تھا۔ پھر اسے لگا جیسے انسانی دماغ اسے پکڑنے کیلئے لپک رہے ہیں۔ اس نے جلدی سے چھڑی لہرائی اور انہیں منجمد والا جادوئی کلمہ پڑھا۔ چھڑی سے تیز سفید روشنی ان پر پڑی اور وہ سب ہوا میں ساکت ہو کر جم گئے مگر ان کے فیتے میں سے تصویر اور مناظر دکھائی دیتے رہے۔ ہیری فرش پر پھسلتے پھسلتے آگے بڑھا اور اس دروازے کی طرف بھاگا جس میں سے بیلاٹرکس دوسری طرف نکل گئی تھی۔ وہ فرش پر کراہتی ہوئی لونا کو پھلانگ کر نکلا، پھر وہ جینی کے قریب سے گزرا جس نے چونک کر اس سے پوچھا۔ ''ہیری کیا ہوا؟'' مگر جواب دینے کا وقت بالکل نہیں تھا۔ وہ رون کے نزدیک سے نکلا جو اب بھی پاگلوں کی طرح ہنس کر رہا تھا پھر اس نے ہرمائنی پر اچٹتی نظر ڈالی جو ابھی تک بیہوش پڑی تھی۔ وہ کھلے ہوئے دروازے کو عبور کر کے اسی سیاہ گول کمرے میں پہنچ گیا تھا جہاں سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔ اس نے دیکھا کہ بیلاٹرکس کمرے کی دوسری طرف ایک دروازے سے باہر نکل رہی تھی۔ جہاں مشعلیں جل رہی تھیں۔ وہ بالکل دروازے سے باہر نکل گئی تھی، کیونکہ وہ آسانی سے راہداری سے لفٹ تک پہنچ سکتی تھی......

وہ اس کے تعاقب میں دوڑا مگر اس نے بیلاٹرکس نے اپنے پیچھے دھڑام سے دروازہ بند کر دیا تھا۔ اسی لمحے دیواریں گھومنے لگیں اور دروازوں کی جگہیں آپس میں بدلنے لگیں۔ جب یہ سلسلہ رُکا اور ایک بار پھر نیلی روشنی کمرے میں دکھائی دینے لگی تو ہیری نے دیوانگی کے عالم میں سب دروازوں کی طرف دیکھا۔

''باہر نکلنے کا راستہ کہاں ہے؟'' وہ متوحش انداز میں چیخ اُٹھا۔ ''باہر نکلنے کا راستہ کہاں ہے''

اسی لمحے دیوار رُک گئی اور کمرہ جیسے اس کے پوچھنے کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ اس کے ٹھیک پیچھے ایک دروازہ زوردار آواز میں کھل گیا

اور مشعلوں کی روشنی کمرے میں داخل ہونے لگی۔ ہیری پلٹ کر اس کی طرف بھاگا۔ وہ دروازے سے باہر نکل کر راہداری میں بھاگنے لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ آخری سرے تک جا پہنچتا، اسے لفٹ کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ پوری قوت سے لفٹ کی طرف دوڑا۔ وہ اس کونے پر مڑا جہاں لفٹ کا سنہرا جوف دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے جلدی سے لفٹ نیچے بلانے والے بٹن پر مکا رسید کیا۔ اسے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا لفٹ نیچے پہنچی اور جالی والا دروازہ کھل گیا۔ ہیری نے اندر گھستے ہی فوراً استقبالیہ ہال والا بٹن دبایا۔ جالی والا دروازہ کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ بند ہوا اور پھر لفٹ اوپر اُٹھنے لگی۔

اس سے پہلے کہ جالی والا دروازہ پوری طرح کھل پاتا، ہیری لفٹ میں چھلانگ لگا کر باہر نکلا اور وسیع ہال میں پہنچ گیا جہاں وسطی حصے میں ایک بڑا سنہرا فوارہ لگا ہوا تھا۔ اس نے چاروں طرف نظر گھما کر دیکھا۔ بیلاٹرکس ہال کے دوسرے کونے پر ٹیلی فون بوتھ والی لفٹ کی طرف بھاگتی ہوئی دکھائی دی۔ ہیری اس کے تعاقب میں بھاگنے لگا۔ خالی ہال میں قدموں کی آواز گونجنے لگی۔ بیلاٹرکس نے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر پلٹ کر اس کی طرف چھڑی لہرائی اور وار مارا۔ ہیری چھلانگ لگا کر فوارے کے پیچھے جا چھپا۔ تیزی چمکتی ہوئی روشنی اس کے قریب سے نکل گئی اور ہال کے دوسرے سرے پر ایک سنہری دروازے پر جا ٹکرائی جو گھنٹیوں جیسی آواز میں بجنے لگا۔ اب قدموں کی آواز نہیں آ رہی تھی۔ بیلاٹرکس نے بھاگنا بند کر دیا تھا۔ ہیری ان مجسموں کے پیچھے چھپ کر سوچ رہا تھا کہ اسے اب کیا کرنا چاہئے؟

''تم میرے پیچھے کیوں آئے تھے؟ مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم یہاں میرے پیارے کزن بھائی کی موت کا بدلہ لینے کیلئے آئے تھے، ہے نا؟'' بیلاٹرکس نے بچوں جیسی چنچل آواز میں کہا جو چمکتے ہوئے لکڑی کے فرش سے ٹکرا کر ہال میں گونجنے لگی۔

''بالکل! میں اسی لئے آیا ہوں!'' ہیری نے چلا کر کہا اور اس کی آواز بہت ساری گونجوں کے ساتھ کمرے میں سنائی دینے لگی۔ ''آیا ہوں......آیا ہوں......آیا ہوں......''

''اوہ ہو......کیا تم اس سے بہت پیار کرتے تھے، ننھے منے چوزے پوٹر؟''

ہیری کے دل و دماغ میں نفرت کی شدید لہریں اُٹھنے لگیں۔ اسے ایسا لگا کہ نفرت کے دباؤ کے باعث اس کا سر پھٹ جائے گا۔ وہ غصے کے عالم میں اچھل کر فوارے کی اوٹ سے باہر نکلا اور زور سے چیخا...... ''اینگوریسم......''

بیلاٹرکس کے منہ سے چیخ نکل گئی اور وہ جادوئی وار کی شدت سے اچھل کر زمین پر جا گری، مگر وہ درد سے اس طرح چیخ اور تڑپ نہیں رہی تھی جیسے نیول کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ دوبارہ زمین سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور ہانپتی ہوئی اسے گھورنے لگی مگر اب وہ ہنس نہیں رہی تھی۔ ہیری نے موقع پا کر تیزی سے دوبارہ فوارے کے پیچھے پناہ لینا مناسب سمجھا۔ اسی لمحے بیلاٹرکس کا جادوئی وار جادوگر کے سر سے ٹکرایا۔ مجسمے کا سر گردن سے ٹوٹ کر بیس فٹ دور جا گرا اور لکڑی کے فرش پر گھسٹتا ہوا دور تک نشان چھوڑ گیا۔

''تم نے پہلے کبھی ناقابل معافی وار کا استعمال نہیں کیا...... ہے نا لڑکے؟'' وہ زور سے چلائی۔ اس نے اب اپنی شوخ چنچل آواز

میں بات کرنا چھوڑ دی تھی۔ ''پوٹر! اس کیلئے بخیل ہونا پڑتا ہے......اس کیلئے واقعی درد پہنچانے کی تمنا کا غلبہ ہونا چاہئے......اس کا لطف اُٹھانے کی خواہش دل و دماغ میں ہونی چاہئے......تمہارا نام نہاد غصہ مجھے زیادہ دیر تک نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے......میں تمہیں دکھانا چاہتی ہوں کہ یہ کام کیسے کیا جاتا ہے، ٹھیک ہے؟......میں تمہیں اس کا حقیقی سبق سکھانا چاہتی ہوں......''

ہیری جھک کر فوارے کی دوسری طرف چلا گیا، اسی وقت اسے بیلاٹرکس کی چیخ سنائی دی۔

''اینگوریسم......''

ہیری کو ایک بار پھر جھکنے کیلئے مجبوراً نیچے ہونا پڑا۔ جب قنطورس کا کمان والا ہاتھ اُڑ کر فرش پر سنہرے جادوگر کے سر کے پاس پہنچ گیا۔

''پوٹر! تم مجھ سے جیت نہیں سکتے!'' وہ چلا کر غصے سے بولی۔

اسے بیلاٹرکس کے قدموں کی چاپ اپنی دائیں جانب سنائی دی۔ یہ واضح تھا کہ وہ اس کا نشانہ باندھنے کیلئے اسے ٹھیک طرح سے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ اس طرف والے مجسمے سے دور ہٹ گیا اور اپنے سر کو گھریلو خرس کے برابر لاتے ہوئے قنطورس کے پیروں کے پاس اکڑوں بیٹھ گیا تھا۔

''میں تاریکیوں کے شہنشاہ کی سب سے وفادار خدمت گزار تھی اور ہوں......میں نے ان سے ہی تاریک جادو کا فن سیکھا ہے اور میں ایسے طاقتور جادوئی کلمات جانتی ہوں کہ تم جیسا ننھا اور کمزور لڑکا مجھ سے مقابلہ کرنے کی امید نہیں کر سکتا ہے......''

''ششدرم......'' ہیری نے چیخ کر کہا۔ وہ وہاں آ گیا تھا جہاں غوبلن سر کٹے جادوگر کی طرف مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔ اس نے ناقابل معافی وار کا استعمال تب کیا تھا جب بیلاٹرکس فوارے کے چاروں طرف جھانک کر دیکھ رہی تھی۔ اس کی پشت ہیری کی طرف تھی۔ بیلاٹرکس نے اتنی پھرتی سے ردعمل کا اظہار کیا کہ ہیری بمشکل بروقت اس سے بچ پایا۔

''خولستم......''

سرخ روشنی کی لہر کے ساتھ اس کا ششدر جادوئی کلمہ پلٹ کر اسی کی طرف لپکا۔ ہیری چھلانگ لگا کر فوارے کے عقبی حصے میں پہنچ گیا۔ اسی لمحے غوبلن کا ایک کان ٹوٹ کر ہوا میں اُڑ گیا۔

''پوٹر! میں تمہیں آخری موقع دے رہی ہوں!'' بیلاٹرکس نے چیختے ہوئے کہا۔ ''مجھے پیش گوئی والا گولہ دے دو!......اسے اسی وقت میری طرف لڑھکا دو......میں تمہاری جان بخش سکتی ہوں!''

''پھر تو تمہیں مجھے مارنا ہی پڑے گا کیونکہ وہ ٹوٹ کر ضائع ہو چکا ہے۔'' ہیری نے گرجتے ہوئے لہجے میں کہا۔ جیسے ہی اس نے یہ بات کہی، اسی لمحے اس کے ماتھے میں درد کی ایک تیز لہر اُٹھی اور اس کا نشان بری طرح جلنے لگا۔ اس نے اپنے اندر شورش کا ایک طوفان اُٹھتا ہوا محسوس ہوا جس کا اس کے غصے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

''اور وہ جانتا ہے......'' ہیری نے بیلاٹرکس جیسی پاگل ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ ''تمہارا آقا والڈی مورٹ جان چکا ہے کہ گولہ ٹوٹ چکا ہے، وہ اس سے خوش نہیں ہوگا، ہے نا؟''

''کیا مطلب؟......تم کیا کہنا چاہتے ہو؟'' وہ چیخی اور پہلی بار اس کی آواز میں خوف کی جھلک سنائی دی۔

''جب میں نیول کو اُٹھا کر زینے پار کرنے کی کوشش کر رہا تھا تو پیش گوئی والا گولہ ٹوٹ گیا تھا۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ والڈی مورٹ اس کے بارے میں تم سے کیا کہے گا؟''

اس کا نشان بری طرح دکھ رہا تھا اور اس میں آگ لگ چکی تھی۔ درد کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

''یہ بالکل جھوٹ ہے......'' وہ چیخی مگر اس کے غصے کے پیچھے اب دہشت کا عنصر بھی موجود تھا۔ ''پوٹر! وہ تمہارے پاس ہی ہے اور تم اسے مجھے ابھی دو گے......ایکوسم پیش گوئی......ایکوسم پیش گوئی......''

ہیری دوبارہ ہنسنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس سے وہ آگ بگولہ ہو جائے گی۔ اس کے سر میں اتنی تیزی سے درد ہو رہا تھا جیسے اس کی کھوپڑی پھٹ جائے گی۔ اس نے ایک کان والے غوبلن کے مجسمے کے پیچھے سے ہاتھ اُٹھا کر لہرایا اور فوراً واپس کھینچ لیا کیونکہ اسی وقت بیلاٹرکس نے اس پر سبز روشنی کا جھماکا دے مارا تھا۔

''وہاں کچھ نہیں ہے، جب کوئی چیز ہے ہی نہیں تو ایکوسم کہنے سے کیسے آ جائے گی۔ وہ ٹوٹ چکا ہے اور کوئی بھی اس کی بات نہیں سن پایا۔ تم جا کر اپنے آقا سے یہ بات کہہ دینا......''

''نہیں یہ بکواس ہے......'' وہ حلق پھاڑ کر چیخی۔ ''یہ سچ نہیں ہے، تم جھوٹ بول رہے ہو۔ آقا! میں نے پوری کوشش کی تھی...... میں نے پوری کوشش کی تھی...... مجھے سزا مت دینا!''

''یوں چیخ چیخ کر اپنی توانائی برباد مت کرو......'' ہیری نے فوارے کی اوٹ سے چیخ کر کہا۔ اب اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں کیونکہ اس کا نشان اب خطرناک انداز میں تکلیف دے رہا تھا اور اس کا سر پوری طرح گھوم رہا تھا۔ ''وہ یہاں سے تمہاری آواز نہیں سن پائے گا......''

''کیا سچ مچ پوٹر......؟''

ایک تیکھی اور یخ بستہ آواز اس کے کانوں میں سنائی دی۔

ہیری نے فوراً اپنی آنکھیں کھول دیں۔

دبلا پتلا اور لمبی قد و قامت والا والڈی مورٹ ہال کے وسطی حصے میں نمودار ہو چکا تھا۔ اس نے اپنے سانپ جیسے خوفناک چہرے پر سیاہ نقاب لگا رکھا تھا۔ اس کی سرخ سوراخوں جیسی پتلیوں والی آنکھیں گھور رہی تھیں۔ اس کی چھڑی ہیری کی طرف اُٹھی ہوئی تھی جو مبہوت ہو کر اس کی طرف کھڑا دیکھے جا رہا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پا رہا تھا۔

''تم نے میری پیش گوئی والا گولہ توڑ ڈالا؟'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے پھنکار بھری آواز میں کہا اور اپنی بے رحم نظروں سے ہیری کو گھور کر دیکھا۔ ''نہیں بیلا! وہ جھوٹ نہیں بول رہا ہے...... مجھے اس کے ناقص دماغ کی تہہ میں سچائی کی جھلک صاف دکھائی دے رہی ہے...... کئی مہینوں کی لگاتار محنت...... لگاتار کوشش...... لگاتار تیاری...... اور میرے وفادار نکمے مرگ خوروں نے ایک بار پھر ہیری پوٹر کو میرے منصوبوں پر پانی پھیرنے کا پورا پورا موقع فراہم کیا......''

والڈی مورٹ جب دھیمی چال سے چلتا ہوا ان کے قریب آیا تو بیلاٹرکس سسکیاں لیتی ہوئی اس کے قدموں میں گرگئی۔

''آقا! مجھے واقعی افسوس ہے!'' وہ سسکیوں کے ساتھ بولی۔ ''میں یہ بات نہیں جانتی تھی، میں تو اس بھیس بدل چوپائی جادوگر سے لڑرہی تھی۔ آقا! آپ کو معلوم ہونا چاہئے......''

''اپنا منہ بند رکھو بیلا!'' والڈی مورٹ نے خطرناک لہجے میں کہا۔ ''میں تم سے بعد میں نمٹوں گا۔ کیا تمہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ میں جادوئی محکمے میں تمہاری معافیاں تلافیاں اور رحم کی بھیک کی تکرار سننے کیلئے آیا ہوں......''

''آقا...... وہ یہیں ہے...... وہ نیچے ہے!''

والڈی مورٹ نے اس کی بات پر ذرا سا بھی دھیان نہیں دیا۔

''مجھے اب تم سے کچھ نہیں کہنا ہے پوٹر!'' اس نے یخ بستہ آواز میں کہا۔ ''تم نے مجھے بے حد مشتعل کیا ہے...... تم نے مجھے بار بار زچ کیا ہے...... کافی عرصے سے تم میرے غضب کو للکار رہے ہو...... ایوداکوڈیسم......''

والڈی مورٹ کی چھڑی سے سبز چمکتی ہوئی روشنی کی جانی پہچانی لہر نکلی، وہی لہر جس نے ہیری کو جھولنے میں ماتھے کا بجلی جیسا نشان دیا تھا...... ہیری نے بچنے کیلئے اپنا منہ تک نہیں کھولا تھا۔ اس کا دماغ بالکل سن ہو چکا تھا اور اس کی چھڑی فرش پر نیچے گر چکی تھی۔

لیکن فوارے میں کھڑے سر کٹے جادوگر کا سنہرا مجسمہ اچانک زندہ ہوگیا اور اپنے ستون سے اچھل کر ہیری اور والڈی مورٹ کے درمیان دھم سے فرش پر آگرا۔ مجسمے نے ہیری کو بچانے کیلئے اپنے ہاتھ پھیلا لئے اور والڈی مورٹ کے جھٹ کٹ وار کو اپنے سینے پر برداشت کیا۔

''یہ کیا؟......'' والڈی مورٹ حیرانگی سے چیخا اور وہ چاروں طرف گردن گھما کر دیکھنے لگا اور پھر اس کے منہ سے بے اختیار نکلا...... ''ڈمبل ڈور!''

ہیری نے جب پیچھے پلٹ کر دیکھا تو اس کا دل دھڑکنے لگا۔ سنہرے دروازے کے سامنے ڈمبل ڈور کھڑے تھے۔

والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی تان لی پھر اس نے ڈمبل ڈور کی طرف سبز روشنی کی ایک اور لہر ماری جو اپنی جگہ سے ہٹے اور غائب ہوگئے، اگلے ہی پل وہ والڈی مورٹ کے بالکل پیچھے نمودار ہوئے اور انہوں نے اپنی چھڑی فوارے کی طرف کرتے ہوئے لہرائی۔ فوارے کے بیچوں بیچ ستون پر کھڑے مجسمے متحرک ہوگئے۔ جادوگرنی والا مجسمہ تیزی سے بیلاٹرکس کی طرف بھاگا جو چیخی اور اپنی چھڑی

لہرا کراس پر جادوئی واروں کی بوچھاڑ کرنے لگی مگراس کی کوشش بیکار ثابت ہوئی، جادوئی وار اس کے ٹھوس سینے ٹکرا کر ادھر ادھر پلٹ گئے۔اس نے بیلاٹرکس پر چھلانگ لگائی اور اسے فرش پر گرا کر اپنے شکنجے میں کس لیا۔اسی وقت غوبلن اور گھریلو خرس دیوار والے آتشدانوں کی طرف بڑھ گئے۔ایک ہاتھ والا قنطورس والڈی مورٹ کی طرف لپکا جو وہاں سے غائب ہوکر اب فوارے کے بیچوں بیچ ستون پر دوبارہ نمودار ہو چکا تھا۔سر کٹے جادوگر کے مجسمے نے ہاتھ بڑھا کر ہیری کو ایک بار پھر اپنے عقب میں کرلیا اور اسے لے کر پیچھے ہٹتا ہوا خطرے سے دور ہو گیا۔ڈمبل ڈور اب والڈی مورٹ کی طرف بڑھے اور ہاتھ کٹا سنہرا قنطورس ان کے دونوں کے چاروں طرف گھومنے لگا۔

''ٹام! آج رات یہاں آنا تمہاری سب سے بڑی غلطی ہے!'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔''ایرورز بس کچھ دیر میں پہنچنے والے ہیں......''

''ان کے آنے سے قبل ہی میں یہاں سے نکل جاؤں گا اور آپ کا قصہ ہمیشہ کیلئے ختم ہوجائے گا ڈمبل ڈور......'' والڈی مورٹ نے غصیلی آواز میں کہا۔اس نے ڈمبل ڈور پر ایک اور جادوئی وار کیا مگر وہ چوک گیا تھا۔وار چیکنگ ڈیسک سے جا ٹکرایا اور وہ آگ کے بلند شعلوں میں دھڑ ادھڑ جلنے لگا۔

ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی لہرائی۔اس سے نکلنے والے جادوئی وار کی قوت اس قدر شدید تھی کہ جب وہ سنہری مجسمے کے پیچھے کھڑے ہیری کے قریب سے گزرا تو اس کے بال اوپر کھڑے ہو گئے۔اسے وار کو پلٹنے کیلئے والڈی مورٹ کو چاندی کی چمکتی ہوئی ڈھال نمودار کرنا پڑی۔چمکتی ہوئی تیز روشنی ڈھال کے ساتھ جا ٹکرائی اور زائل ہوگئی۔ڈھال کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔حالانکہ اس میں گھنٹی بجنے جیسی گہری آواز سنائی دی تھی جو کچھ عجیب تھی......

''ڈمبل ڈور! آپ مجھے مارنا نہیں چاہتے؟'' والڈی مورٹ نے کہا اور اس کی سرخ آنکھیں سکڑ سی گئیں۔''آپ اس طرح کے وحشیانہ پن سے بلند تر ہیں، ہے نا؟''

''ہم دونوں ہی یہ بات جانتے ہیں ٹام کہ انسان کو نیست و نابود کرنے کے کئی دوسرے طریقے موجود ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں کہا اور وہ والڈی مورٹ کی طرف بڑھنے لگے جیسے انہیں دنیا میں کوئی خوف نہ ہو، جیسے ہال میں ان کے چھوٹے چھوٹے اُٹھتے قدموں میں کسی کو دخل اندازی کی جرأت نہ ہو۔''میں جانتا ہوں کہ صرف تمہاری جان لینے سے مجھے خوشی نہیں ملے گی......''

''ڈمبل ڈور موت سے برا کوئی چیز نہیں ہوتی!'' والڈی مورٹ نے غرا کر کہا۔

''تم غلط سوچتے ہو ٹام!'' ڈمبل ڈور نے کہا جو اب والڈی مورٹ کے قریب پہنچ رہے تھے اور اتنے ہلکے پھلکے انداز میں گفتگو کر رہے تھے جیسے وہ دونوں چائے کی میز پر دوستانہ بات چیت کر رہے ہوں۔ہیری کو اندیشہ ہونے لگا کہ وہ والڈی مورٹ کی طرف تنہا،

بغیر کسی حفاظتی اقدام کے، بغیر کسی حصار کے بڑھے جا رہے ہیں۔ وہ انہیں خبردار کرنا چاہتا تھا مگر اس کے محافظ سر کٹے مجسمے نے اسے دیوار کی طرف پیچھے دھکیل دیا تھا۔ وہ اسے اپنی گرفت سے باہر نکلنے کا کوئی موقع نہیں دے رہا تھا۔ ''موت سے بھی زیادہ بری چیزیں ہوتی ہیں، اس بات کو صحیح طرح سے نہ سمجھ پانا ہی تمہاری سب سے بڑی کمزوری ہے......''

چاندی کی ڈھال کے پیچھے سے سبز روشنی کا جھماکا ہوا۔ روشنی کی ایک اور لہر نکلی۔ اس بار ایک ہاتھ والا سنہری قنطورس اچھل کر ڈمبل ڈور کے سامنے کود آیا۔ روشنی کی لہر اس ٹکرائی اور اگلے ہی لمحے اس کا بدن سینکڑوں ٹکڑوں میں بدل کر فرش پر بکھر گیا مگر اس سے پہلے کہ اس کے ٹکڑے فرش پر گر پاتے، ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی اس طرح لہرائی جیسے چابک مارتے ہیں۔ اس کی نوک سے ایک لمبا پتلا شعلہ نکلا جو والڈی مورٹ اور ڈھال کے چاروں طرف بندھتا چلا گیا۔ ایک لمحے کیلئے ایسا لگا کہ ڈمبل ڈور جیت گئے ہیں مگر اگلے ہی لمحے وہ آگ کی رسی ایک سانپ میں بدل گئی جس نے والڈی مورٹ پر فوراً اپنی گرفت ڈھیلی کر دی اور وہ سانپ غصے سے پھنکارتا ہوا ڈمبل ڈور کے سامنے آ گیا۔

والڈی مورٹ اپنی جگہ سے غائب ہو گیا۔ سانپ نے فرش سے اپنا پھن اُٹھا لیا اور ڈمبل ڈور پر وار کرنے کیلئے تیار ہو گیا۔ ڈمبل ڈور کے اوپر ہوا میں ایک شعلہ دکھائی دیا۔ والڈی مورٹ دوبارہ نمودار ہو گیا۔ وہ فوارے کے بیچوں بیچ اس ستون پر کھڑا تھا جہاں کچھ دیر پہلے پانچ سنہری مجسمے کھڑے تھے۔

''اُدھر دیکھئے......'' ہیری اپنی جگہ پر زور سے چیخا۔

مگر اس کے بولنے سے پہلے ہی والڈی مورٹ کی چھڑی سے ڈمبل ڈور کی طرف سبز روشنی کی ایک اور لہر نکلی اور سانپ کے پھن سے ہوتی ہوئی ڈمبل ڈور کی طرف بڑھی۔ فاکس نامی ققنس اچانک ڈمبل ڈور کے بالکل سامنے آ گیا اور اس نے اپنی چونچ کھول کر اس سبز روشنی کی لہر کو نگل لیا۔ اگلے ہی لمحے اس کے بدن میں آگ لگ گئی اور وہ جل کر راکھ بن کر زمین پر گر گیا۔ چھوٹا، جھریوں والا اور بے جان......اسی لمحے ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی لہرائی جو سانپ اپنا پھن اُٹھائے انہیں ڈسنے والا تھا، وہ ہوا میں اچھلا اور دھواں بن کر تحلیل ہو گیا۔ فوارے کا پانی اچھلا اور اس نے والڈی مورٹ کو اپنے حصار میں قید کر لیا۔ وہ نرم اور شفاف شیشے کی مانند دکھائی دے رہا تھا جس میں والڈی مورٹ کسی شوپیس کی مانند قید دکھائی دے رہا تھا۔ ایک پل کیلئے والڈی مورٹ سیاہ، مائع صورت اور بغیر چہرے والی پرچھائی کی طرح دکھائی دیا جو اس دم گھٹ قید سے نجات پانے کیلئے پوری جدوجہد کر رہا تھا...... پھر وہ اس میں کہیں گم ہو گیا اور پانی ایک چھناکے دار آواز کے ساتھ فوارے پر گر گیا اور بری طرح چھلک کر ارد گرد فرش پر پھیل گیا۔

''آقا......'' بیلاٹرکس متوحش انداز سے چیخ اُٹھی۔

حیرت انگیز طور پر یہ ختم ہو چکا تھا۔ حیرت انگیز طور پر والڈی مورٹ نے بھاگنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ہیری سنہری مجسمے کے حفاظتی حصار سے باہر نکلنا چاہتا تھا۔

''ہیری! جہاں ہو، وہیں ٹھہرے رہو......'' ڈمبل ڈور نے بلند آواز میں کہا۔

اسے پہلی بار ڈمبل ڈور کی آواز میں خوف کی جھلک محسوس ہوئی تھی۔ ہیری کو اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آ پائی۔ ہال بالکل خالی تھا۔ وہاں ان کے علاوہ اب اور کوئی نہیں تھا۔ سسکیاں بھرتی ہوئی بیلاٹرکس ابھی تک جادوگرنی کے مجسمے کے نیچے قید تھی۔ اور ننھا ققنس فاکس اب بھی فرش پر بیٹھا دھیمی آواز میں گنگنا رہا تھا۔

ہیری کے ماتھے کے نشان میں دھماکے کے ساتھ درد کی لہر اُٹھی، اسے محسوس ہوا کہ وہ مر جائے گا۔ اتنی شدید درد جس کا تصور کرنا بھی محال تھا، جسے برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا۔

ہیری سرخ آنکھوں والے ایک مرغولے نما عفریت کے شکنجے میں تھا جس کا شکنجہ اتنا مضبوط تھا کہ اسے یہ معلوم نہیں ہو پا رہا تھا کہ اس کا اپنا بدن کہاں ختم ہوتا ہے اور اس مرغولے نما عفریت کا بدن کہاں سے شروع ہوتا ہے؟ وہ دونوں ایک ہو چکے تھے۔ اس درد سے نتھی ہو چکے تھے اور بچ نکلنے کی کوئی راہ نہیں سوجھ رہی تھی۔

پھر ہیری کو احساس ہوا کہ اس مرغولے نما عفریت نے اپنی بات کہنے کیلئے ہیری کا منہ استعمال کیا جس سے اس ناقابل برداشت درد میں اسے اپنا جبڑا ہلتا ہوا محسوس ہوا۔

''ڈمبل ڈور......اب مجھے مار کر دکھاؤ!''

اندھوں جیسی حالت میں اور خود کو موت کے کنارے پر محسوس کرتے ہوئے اس کا ہر حصہ نجات کیلئے تڑپ رہا تھا۔ ہیری کو ایک بار پھر احساس ہوا کہ وہ مرغولہ نما عفریت اس کا استعمال کر رہا تھا......

''ڈمبل ڈور! اگر موت کوئی بڑی چیز نہیں ہوتی ہے تو اس لڑکے کو مار ڈالو......''

ہیری نے سوچا، وہ اپنے درد کو روک دے...... مجھے مار ڈالو......اس اذیت کو ختم کر دو......ڈمبل ڈور......اس کے مقابلے میں موت کچھ بھی نہیں ہے......

'اور میں سیریس سے دوبارہ مل پاؤں گا......'

جب ہیری کا دل آرزوؤں سے شرابور ہو گیا تو مرغولہ نما عفریت کا شکنجہ ڈھیلا پڑنے لگا اور درد غائب ہو گیا۔ ہیری منہ کے بل فرش پر گرا پڑا تھا۔ اس کی عینک گر چکی تھی۔ وہ اس طرح کانپ رہا تھا جیسے لکڑی کے فرش پر نہیں بلکہ برف کی سل پر لیٹا ہوا ہو......

ہال میں آوازیں گونجنے لگی تھیں۔ بہت ساری آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو وہاں نہیں ہونا چاہئے تھیں...... ہیری نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ اس نے دیکھا کہ اس کی عینک سر کٹے مجسمے کے پیروں کے پاس پڑی تھی۔ اس سر کٹے مجسمے نے اس کی حفاظت کی تھی مگر اب وہ تڑکا ہوا اور ساکت کھڑا تھا۔ ہیری نے عینک اُٹھائی اور اپنی آنکھوں پر لگائی اور پھر اپنا سر تھوڑا اوپر اُٹھایا۔ ڈمبل ڈور کی خمدار ناک اس کی ناک سے کچھ ہی فاصلے پر دکھائی دی۔

''تم ٹھیک ہو، ہیری؟''

''ہاں!'' ہیری نے نحیف آواز میں جواب دیا۔ وہ اتنی بری طرح سے کانپ رہا تھا کہ اپنے سر کو بھی سنبھال نہیں پا رہا تھا۔ ''ہاں! میں ٹھیک ہوں......والڈی مورٹ کہاں ہے؟...... یہ لوگ کون ہیں......کیا......؟''

استقبالیہ ہال لوگوں سے بھر چکا تھا۔ فرش پر ان سبز شعلوں کا عکس صاف دکھائی دے رہا تھا جو ایک بار پھر بے جان اور خاموش آتشدانوں میں بھڑک اُٹھے تھے۔ وہاں سے لگاتار لوگ نکل نکل کر ہال میں آ رہے تھے۔ جیسے ہی ڈمبل ڈور نے اسے اُٹھا کر کھڑا کیا، ہیری نے گھریلو خرس اور غوبلن کے سنہرے مجسموں کی طرف دیکھا جو مبہوت کھڑے کارنیلوس فج کو کھینچ کر آگے لا رہے تھے۔

''وہ وہاں پر تھا......'' سر پر پونی ٹیل باندھے ہوئے ایک سرخ لباس والے جادوگر نے چیخ کر کہا۔ وہ ہال کی دوسری طرف سنہری ملبے کی طرف اشارہ کر رہا تھا جہاں کچھ ہی لمحے پہلے تک بیلاٹرکس قید تھی۔

''میں نے اسے دیکھا تھا مسٹر فج! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ 'تم جانتے ہو کون؟' ہی تھا۔ اس نے ایک عورت کو پکڑا اور میری نظروں کے سامنے اوجھل ہو گیا......''

''میں جانتا ہوں ولیم سن!...... میں جانتا ہوں...... میں نے بھی اسے دیکھا تھا!'' فج لرزتی ہوئی آواز میں بولے جو اپنا دھاری دار چوغہ پہنے ہوئے تھے اور اس طرح ہانپ رہے تھے جیسے انہوں نے میلوں کی مسافت دوڑ کر طے کی ہو۔ ''ستیاناس ہو...... وہ یہاں...... یہاں جادوئی محکمے میں......اوہ خدایا...... یہ ممکن نہیں لگتا ہے......یقین نہیں آتا......اوہ......ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟''

ڈمبل ڈور اب ہر طرح سے تسلی کر چکے تھے کہ ہیری پوری طرح ٹھیک ٹھاک ہے۔

''کارنیلوس! نیچے شعبہ اسراریات میں چلئے!'' انہوں نے طمانیت بھری آواز میں کہا۔

ڈمبل ڈور کی آواز سن کر لوگوں کو پہلی بار اس بات کا احساس ہوا کہ وہ بھی وہاں موجود تھے (ان میں سے کچھ نے اپنی چھڑیاں تیزی سے ان پر تان لی تھیں۔ باقی لوگ حیرانگی کا شکار دکھائی دینے لگے۔ گھریلو خرس اور غوبلن کے مجسموں نے خوشی سے تالیاں بجائیں۔ فج اپنی جگہ اچھل پڑے جس سے ان کے نرم چکنے جوتوں وال پاؤں زمین سے اُٹھتا چلا گیا)

''وہاں موت گھر میں آپ کو کئی مفرور مرگ خور ملیں گے جنہیں غیبی رسیوں میں باندھ ڈالا گیا ہے اور وہ اس فیصلے کے منتظر ہیں کہ آپ ان کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیں گے......''

''ڈمبل ڈور......تم یہاں......میں میں......'' فج حیرت کے مارے گنگ سے ہو گئے تھے۔

انہوں نے ایرورز کے دستے کی طرف گھوم کر دیکھا جسے وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ یہ صاف عیاں تھا کہ وہ پہلا جملہ یہی کہنا چاہتے تھے کہ اس آدمی کو اپنی حراست میں لے لو!

''کارنیلوس! میں ایک بار پھر تمہارے آدمیوں کا مقابلہ کرنے اور انہیں زمین بوس کرنے کیلئے تیار ہوں......'' ڈمبل ڈور نے

گرج دار آواز میں کہا۔ ''مگر کچھ ہی لمحات پہلے آپ نے خود اپنی آنکھوں سے سچائی دیکھ لی ہے، جو آپ پچھلے ایک سال سے جھٹلاتے آ رہے ہیں۔ جو کچھ میں آپ کو ہوگورٹس میں بتایا تھا، اس کا ثبوت آپ کے سامنے آ چکا ہے۔ لارڈ والڈی مورٹ واپس لوٹ آیا ہے۔ آپ بارہ مہینوں تک ایک غلط آدمی کے پیچھے بھاگتے رہے...... آپ کی سمجھ میں اب تو آ ہی چکا ہوگا...... بہتر یہی ہوگا کہ اب ہوشمندی کا ثبوت دیں اور میری بات غور کریں!''

''میں...... نہیں...... ٹھیک ہے!'' فج چکراتے ہوئے بولے اور اپنے چاروں طرف یوں دیکھنے لگے جیسے امید ہو کہ کوئی انہیں یہ بتائے گا کہ کیا کرنا چاہئے؟ جب کوئی کچھ نہیں بولا تو وہ افسردگی سے گویا ہوئے۔ ''ٹھیک ہے...... ڈولش، ولیم سن! شعبہ اسراریات میں جا کر دیکھو!...... ڈمبل ڈور! تمہیں...... تمہیں مجھے پوری بات بتانا ہوگی...... مجسمات جادوئی اخوت کے فوارے کے ساتھ...... کیا ہوا؟ ''انہوں نے طرح کی سسکاری بھرتے ہوئے کہا۔ ان کی نظریں فرش پر بکھرے ہوئے سونے کے ٹکڑوں پر جمی ہوئی تھی جو جادوگر، جادوگرنی اور قنطورس کے مجسموں کی ٹوٹ پھوٹ سے وجود میں آئے تھے۔

''ہم اس بارے میں تھوڑی دیر میں بات کریں گے، مجھے پہلے ہیری کو واپس ہوگورٹس پہنچانا ہوگا......'' ڈمبل ڈور نے تیزی سے کہا۔

''ہیری...... ہیری پوٹر!''

فج نے بے یقینی انداز میں مڑ کر ہیری کی طرف گھور کر دیکھا جواب بھی دیوار سے ٹک لگائے اسی گرے ہوئے مجسمے کے پاس کھڑا تھا جس نے ڈمبل ڈور اور والڈی مورٹ کے مقابلے کے دوران اس کی حفاظت کی تھی۔

''وہ...... یہاں؟'' فج نے ہیری کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''کیوں؟ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟''

''ہیری کے سکول لوٹنے کے بعد میں آپ کو پوری تفصیل بتا دوں گا۔'' ڈمبل ڈور بولے۔

وہ فوارے سے ہو کر اس جگہ پر پہنچے جہاں سنہرے جادوگر کا سر زمین پر پڑا تھا۔ انہوں نے اپنی چھڑی اس کی طرف تانی اور کچھ بڑبڑائے۔ سر کی رنگت چمکتی ہوئی نیلی ہوگئی۔ وہ لکڑی کے فرش پر کچھ سیکنڈ کیلئے کانپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

جب ڈمبل ڈور اس سر کو اُٹھا کر ہیری کے پاس لائے تو فج بولے۔ ''دیکھو ڈمبل ڈور! تمہیں اس گھریری کنجی کی اجازت نہیں ہے، تم وزیر جادو کے سامنے اس طرح کا کام نہیں کر سکتے ہو...... تم...... تم......''

ان کی آواز ٹوٹ گئی جب ڈمبل ڈور نے انہیں اپنے نصف چاند کی شکل والی عینک سے متحکم نظروں سے دیکھا۔

''آپ ڈولرس امبریج کی تقرری کی منسوخی کا فوری حکم جاری کریں گے۔'' ڈمبل ڈور نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''آپ اپنے ایرورز کو میرے جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال والے استاد کی تلاش کرنے سے منع کریں گے تاکہ وہ وہ واپس لوٹ کر اپنے فرائض ادا کر پائے۔ میں آپ کو......'' ڈمبل ڈور نے اپنی جیب سے ایک گھڑی نکالی جس میں بارہ کانٹے دکھائی دے رہی تھے، اس میں وقت

دیکھا۔ ''......آج رات میں اپنے قیمتی وقت میں سے نصف گھنٹہ آپ کو دے رہا ہوں جس میں یہاں پر ہوئے اس سنگین حادثے کے تمام اہم نکات سے باخبر کروں گا۔ اس کے بعد مجھے اپنے سکول لوٹنا ہوگا۔ اگر آپ کو میری کسی بھی قسم کی مدد کی ضرورت محسوس ہو تو ظاہر ہے کہ آپ ہوگورٹس میں مجھ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر کے نام بھیجے گئے خطوط سیدھے مجھ تک پہنچ جائیں گے......''

فج پہلے کی بہ نسبت مزید پریشان اور چکرائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور ان کے گول چہرہ ان کے بکھرے ہوئے بالوں کے نیچے گلابی ہو رہا تھا۔

''میں......آپ......''

ڈمبل ڈور نے ان کی طرف پیٹھ موڑ لی اور ہیری کی طرف دیکھا۔

''اس گھریری کنجی کو پکڑ لو ہیری......!''

انہوں نے مجسمے کے سنہرے سر کو آگے بڑھا دیا اور ہیری نے اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اب اسے اس بات کی کوئی پریشانی نہیں تھی کہ وہ کیا کرتا ہے یا کہاں جاتا ہے؟

''میں تم سے نصف گھنٹے بعد وہاں آ کر ملوں گا۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''ایک......دو......تین......''

ہیری کو اپنی ناف کے نیچے کچھ پیٹ میں جانا پہچانا کھنچاؤ محسوس ہوا۔ لکڑی کا فرش اس کے پیروں کے نیچے سے کھسک کر غائب ہو چکا تھا۔ محکمے کا چمکتا دمکتا ہال، ڈمبل ڈور اور فج اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔ وہ رنگوں اور آوازوں کے بھنور میں آگے......اور آگے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا......

سینتیسواں باب

گمشدہ پیش گوئی

ہیری کے پاؤں ٹھوس زمین سے جاٹکرائے ،جس سے اس کے گھٹنے خم کھا گئے ۔سنہرے مجسمے کا سر ایک چھنا کے کے ساتھ فرش پر جا گرا۔ ہیری نے سنبھل کر اپنے اردگرد کا جائزہ لیا۔ وہ ڈمبل ڈور کے دفتر میں پہنچ چکا تھا۔

ہیڈ ماسٹر کے دفتر کی ہر چیز پہلے جیسی ہو چکی تھی ۔چاندی کے نفیس اور نازک آلات ایک مرتبہ پھر منقش پایوں والی تپائی پر عجیب انداز میں کھڑے تھے اوران میں کوئی عمل متحرک تھا کیونکہ ان کے ننھے پایوں میں سے آہستہ آہستہ دھوئیں کے مرغولے اُٹھ رہے تھے۔ ریل گاڑی کی چھک چھک جیسی دھیمی باریک آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔ ہوگورٹس کے سابقہ ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹرس دیواروں پر اپنی اپنی تصویروں میں اونگھ رہے تھے اوران کے سر کرسیوں کی پشت پر یا پھر تصویروں کے فریم کے کناروں سے لگے ہوئے تھے۔ ہیری نے دفتر کی کھڑکیوں میں باہر نظر ڈالی۔ مشرق کی طرف آسمان کے زیریں کنارے پر زرد اور سبزی مائل لکیر نمودار ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔صبح صادق کا اجالا پھوٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

دفتر کی گہری خاموشی میں کئی تصویروں کی تیز سانسوں کی پھنکار اور دھیمے خراٹوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہیری کے دل ودماغ پر عجیب سی وحشت طاری تھی، اسے یہ خاموشی بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی۔ اگر اس کے اردگرد کا ماحول اس کے جذبات کی عکاسی کر رہا ہوتا تو تصویریں غم واندوہ سے چیخ رہی ہوتیں۔ وہ اس پرسکون اور خوبصورت دفتر میں بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ رات کے حالات نے اس کی طبیعت میں ہیجان برپا کر رکھا تھا۔ وہ بے ترتیب سانسوں کا شکار تھا جو کبھی تیز تیز ہو جاتیں اور کبھی ضرورت سے زیادہ مدہم ......وہ بار بار کوشش کر رہا تھا کہ وہ کچھ نہ سوچے مگر خیال تو بلا ارادہ اس کے ذہن کے کھڑکیوں پر دستک دے رہے تھے۔ وہ ان سے کسی بھی طور پر محفوظ نہیں رہ سکتا تھا۔

اسی کی حماقت کی وجہ سے سیریس اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔ یہ سب اسی کا قصور تھا۔ اگر ہیری والڈی مورٹ کی چال میں پھنسنے کی حماقت نہ کرتا، اگر اسے اتنا یقین نہ ہوتا کہ اس کا دیکھا ہوا خواب سچ تھا، اگر وہ ہر مائنی کی تجویز قبول کر کے حالات کو صحیح طور پر ٹٹولتا کہ والڈی مورٹ ہیری کے جوانمردبننے کی عادت سے فائدہ اُٹھا رہا ہے......

یہ نا قابل برداشت تھا۔ وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں سوچے گا، وہ اسے جھیلنے کی قطعی تیار نہیں تھا......اس کے اندر ایک عجیب کھوکھلا پن تھا جسے وہ محسوس نہیں کر سکتا تھا، جس کا جائزہ لینے کیلئے وہ آمادہ نہیں تھا۔ وہ ایک گہرا خلا تھا جہاں سیریس بستا تھا، جہاں سیریس اب غائب ہو چکا تھا۔ وہ اس بڑی اور خاموش جگہ پر تنہا نہیں رہنا چاہتا تھا۔ وہ یہ ڈھیر سارا وزن نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ اس کے عقب میں ایک تصویر نے زور سے گلا کھنکار کر صاف کیا اور پھر خراٹا لینے لگی۔

''اوہ...... ہیری پوٹر!'' ایک ٹھنڈی آواز دفتر کی خاموشی میں گونجی۔ فینس نائج لس نے ایک لمبی جمائی کی، اپنا بازو آگے کی طرف پھیلایا اور اپنی عیارانہ چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے ہیری کے سراپے کا جائزہ لیا۔

''تم اتنی صبح صبح یہاں کیا کر رہے ہو، پوٹر؟'' فینس نے بالآخر خاموشی توڑتے ہوئے پوچھا۔ ''اس دفتر نے حقیقی ہیڈ ماسٹر کے علاوہ کسی بھی دوسرے فرد کا داخلہ خودکار نظام سے بند کر دیا ہے۔ کیا ڈمبل ڈور نے یہاں بھیجا ہے؟ اوہ مجھے مت بتاؤ......'' اس نے ایک اور زوردار جمائی لی۔ ''شاید میرے اس نا ہنجار پڑ، پڑپوتے کو ایک اور پیغام بھجوانا پڑے؟''

ہیری اسے بتانے کی ہمت نہیں کر پایا، فینس نائج لس کو یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ اس کے خاندان کا آخری چشم و چراغ بھی اب اس دنیا میں نہیں رہا۔ وہ اسے بتانا بھی نہیں چاہتا تھا، سیریس کی موت کے بارے میں بولنے کا مطلب مطلقاً نا قابل تلافی صدمے میں مبتلا ہونا تھا۔

کچھ اور بھی تصویریں بھی اب بیدار ہو چکی تھیں اور وہ ہیری کی طرف غور غور سے دیکھ رہی تھیں۔ ان کے سوالات سے بچنے کیلئے ہیری دفتر کے دروازے کی طرف چلا گیا اور اس نے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھ کر اسے گھمانے کی کوشش کی۔ مگر ناب بالکل نہیں گھوم پائی، وہ منجمد تھی، دفتر کو اندر کی طرف سے سیل کر دیا گیا تھا۔

''اس کا مطلب صاف ہے کہ کچھ ہی دیر میں ڈمبل ڈور دفتر میں لوٹ کر نمودار ہو جائیں گے۔'' ہیڈ ماسٹر کی میز کی عقبی دیوار پر لگی ہوئی ایک تصویر میں سے سرخ ناک والے ایک فربہ جادوگر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

ہیری نے گھوم کر اس کی طرف دیکھا۔ جادوگر نے اسے بڑی دلچسپی سے دیکھا۔ ہیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے اپنی پشت کے پیچھے ایک بار پھر دروازے کی ناب گھمائی مگر وہ ہلی تک نہیں۔

''اوہ یہ تو اچھا رہے گا......'' جادوگر نے جلدی سے کہا۔ ''ان کے بغیر تو یہاں بے حد بوریت ہو رہی تھی......ضرورت سے زیادہ بوریت!'' وہ تصویر میں دکھائی دینے والی ایک منقش کرسی پر جم کر بیٹھ گیا اور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا۔

''میرا خیال ہے کہ تمہیں یہ بات معلوم ہی ہوگی کہ ڈمبل ڈور تمہارے بارے میں بہت اچھی رائے رکھتے ہیں؟'' اس نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔ ''اوہ ہاں! وہ تمہاری بہت زیادہ عزت کرتے ہیں......''

ہیری کے دل و دماغ میں احساس جرم کسی امر بیل کی طرح رگ و پے میں پھیلا ہوا تھا جس میں اب بری طرح کسمساہٹ

ہونے لگی تھی۔ ہیری اسے برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ خود میں اپنی ہی ذات سے اکتاہٹ محسوس کر رہا تھا...... اسے اپنے ذہن اور بدن کے درمیان ایک الگ طرح کا وجود محسوس ہو رہا تھا جسے وہ قبول کرنے کو بالکل تیار نہیں تھا۔ وہ اس زندگی کو بے معنی سمجھنے لگا۔ اس نے پہلے کبھی ایسی خواہش محسوس نہیں کی تھی کہ وہ، وہ نہ ہوتا بلکہ کچھ اور ہی ہوتا......

خالی آتشدان میں سبز شعلے دکھائی دینے لگے، جس سے ہیری چونک پڑا اور پھر وہ لاشعوری طور پر دروازے سے دور ہٹتا چلا گیا۔ وہ اب آتشدان کے سبز شعلوں کو گھور کر دیکھ رہا تھا جس میں سے کسی شخص کا ہیولا متحرک دکھائی دے رہا تھا جو آہستہ آہستہ واضح ہوتا جا رہا تھا۔ جونہی ڈمبل ڈور کا لمبا جسم شعلوں سے باہر نکلا تو قریبی دیواروں کے تصویریں اپنے سوئے ہوئے ساتھیوں کو ہلا ہلا کر جگانے لگیں اور ان کی طرف اشارہ کرنے لگیں۔ بے شمار تصویروں کے لوگوں نے ان کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں واپسی پر مبارکباد دی۔

''آپ کی محبت کا شکریہ!'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

انہوں نے براہ راست ہیری کی طرف نہیں دیکھا بلکہ دھیمی چال سے فاکس نامی ققنس کی میز پر پہنچے اور سونے کے چوکھٹے کے قریب رُک گئے جو دروازے کے پہلو میں رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے چوغے کے اندر ہاتھ ڈالا اور کسی جیب میں سے ایک ننھے بدصورت چوزے کو باہر نکالا جس کے جسم پر جھریاں دکھائی دے رہی تھیں۔ انہوں نے اسے آہستگی کے ساتھ اس سنہری چوکھٹے پر لگی ہوئی ایک چوڑی پلیٹ میں بٹھا دیا۔ ہیری کو یاد تھا کہ اس سنہری کھونٹے پر سرخ سنہری رنگت والا ققنس بیٹھ کر اپنی موٹی موٹی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا کرتا تھا۔

''ٹھیک ہو گیا...... تو ہیری!'' ڈمبل ڈور نے آخر کار ننھے ققنس سے دور ہٹتے ہوئے مڑ کر کہا۔ ''تمہیں یہ جان کر خوشی ہو گی کہ رات کے دلخراش حادثات کے باعث تمہارے کسی بھی ساتھی کو ناقابل تلافی نقصان نہیں پہنچا ہے......''

ہیری نے طنزیہ انداز میں ہونہہ کرنے کی کوشش کی مگر اس کے منہ سے ہنکار تک نہ نکل پائی، اسے لگا کہ ڈمبل ڈور اسے یاد دلا رہے ہیں کہ اس نے کتنا نقصان کیا ہے؟ حالانکہ ڈمبل ڈور اب ایک بار پھر اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور ان کے تاثرات ملتزم نہ ہوتے ہوئے ملتزم دکھائی دے رہے تھے مگر ہیری ان سے نگاہ نہیں ملا پایا۔

''میڈم پامفری ہسپتال میں سب کا علاج کر رہی ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''نمفا ڈورا ٹونکس کو کچھ عرصے کیلئے سینٹ مونگوز ہسپتال میں داخل رہنا پڑے گا مگر وہ بالکل تندرست ہو جائیں گی۔''

ہیری نے قالین کی طرف دیکھتے ہوئے سر ہلا دیا، اس نے دیکھا کہ باہر آسمان پر زیادہ زردی پھیلنے کی وجہ سے دھیمے رنگت کا دکھائی دے رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ دفتر میں موجود تمام تصویروں کے افراد ڈمبل ڈور کے ایک ایک لفظ کو غور سے سن رہے تھے۔ وہ یقیناً اس معاملے پر بھی سوچ بچار کر رہے ہوں گے کہ ڈمبل ڈور اور ہیری کہاں گئے تھے اور کیسا حادثات رونما ہوئے ہیں؟ ہیری کے

ساتھی کیسے زخمی ہوئے ہوں گے، جن کی وجہ سے انہیں ہسپتال میں داخل ہونا پڑا ہے؟

''مجھے معلوم ہے کہ تم اس وقت کیسے جذبات محسوس کر رہے ہو گے ہیری؟'' ڈمبل ڈور دھیمے انداز میں آہستگی سے کہا۔

''نہیں آپ کو معلوم نہیں ہے!'' ہیری بولا۔ اس کی آواز اچانک تیز اور گستاخانہ ہو گئی تھی۔ اس کے دل و دماغ پر چھایا ہوا غصہ بھڑک اُٹھا تھا۔ ڈمبل ڈور اس کے جذبات کے بارے میں کچھ بھی نہیں جان سکتے ہیں!

''دیکھو ڈمبل ڈور!'' فینس نائجلس نے اچانک دخل اندازی کرتے ہوئے کہا۔ ''کبھی بھی طلباء کے جذبات کو سمجھنے کی غلطی مت کیا کرو، اس سے وہ چڑ جاتے ہیں جنہیں تو یہی اچھا لگتا ہے کہ انہیں غلط سمجھا جائے، وہ انتہائی بدقسمتی سے خود رحمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اپنے بنائے بھنور میں بہنے لگتے ہیں......''

''بس بہت ہو گیا فینس!'' ڈمبل ڈور نے انہیں سختی سے روک دیا۔

ہیری نے اپنی پشت ڈمبل ڈور کی طرف موڑ لی اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ اسے کیوڈچ سٹیڈیم صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کا کھیل دیکھنے کیلئے سیریس کھڑے بالوں والے کتے کے روپ میں ایک بار وہاں آیا تھا...... وہ شاید یہ دیکھنے کیلئے آیا تھا کہ کیا ہیری، جیمس جیسا ہی اچھا کھیلتا تھا...... ہیری اس سے کبھی نہیں یہ پوچھ پایا کہ کیا وہ واقعی ایسا تھا......؟

''ہیری! تم جو محسوس کر رہے ہو، اس میں کوئی ندامت کی بات نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی۔ ''اس کے برعکس...... تم تکلیف کو اس طرح محسوس کر سکتے ہو کہ یہی تمہاری سب سے بڑی طاقت ہے!''

ہیری کو ایک بار پھر اپنے غصے کا الاؤ بھڑکتا ہوا محسوس ہوا، جو اس کے خوفناک ادھورے پن میں دہک رہا تھا۔ اس میں یہ تمنا کروٹیں لے رہی تھی کہ وہ ڈمبل ڈور کے سکون کو تباہ کر ڈالے اور ان کے کھوکھلے الفاظ کیلئے انہیں کڑی سزا دے۔

''میری سب سے بڑی طاقت، ہے نا؟'' ہیری نے بمشکل خود سنبھالتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی جب اس نے دوبارہ کیوڈچ سٹیڈیم کی طرف گھور کر دیکھا حالانکہ اب وہ اسے دیکھ نہیں رہا تھا۔ ''آپ کو ذرا بھی خبر نہیں ہے...... آپ کچھ بھی نہیں جانتے؟''

''میں کیا نہیں جانتا؟'' ڈمبل ڈور نے طمانیت سے پوچھا۔

یہ بہت زیادہ ہو چکا تھا۔ ہیری فرطِ طیش سے کانپنے لگا۔

''میں کیسا محسوس کرتا ہوں، اس کے بارے میں میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا، ٹھیک ہے؟''

''ہیری اس طرح اذیت جھیلنے سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم اب بھی انسان ہو۔ یہ اذیت انسانیت موجود ہونے کی ایک دلیل......''

''......تو پھر میں انسان نہیں بننا چاہتا ہوں!'' ہیری گرجتا ہوا بولا اور اس نے اپنے قریب منقش تپائی پر رکھے ہوئے نفیس و نازک

چاندی کے آلات کو اُٹھا کر دیوار پر دے مارا۔ وہ عجیب سا چاندی کا آلہ سینکڑوں ٹکڑوں میں ٹوٹ کر فرش پر بکھر گیا۔ کئی تصویروں میں سے غصے اور خوف کی سی غراہٹیں گونج اُٹھیں۔

''کیا واقعی؟'' آرمانڈو ڈی پٹ نے اپنی تصویر میں چونکتے ہوئے کہا۔

''مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے!'' ہیری نے چیختے ہوئے کہا اور ایک دیدہ زیب ٹیلی سکوپ کو اُٹھا کر آتشدان میں جھونک دیا۔ ''میں نے بہت برداشت کرلیا، میں نے بہت کچھ دیکھ لیا، اب میں نجات پانا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں یہ سب ختم ہو جائے، اب مجھے کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں ہے......''

اس نے اس منقش تپائی کو دونوں ہاتھوں سے اُٹھایا جس پر کچھ پہلے چاندی کے نفیس آلات سجے ہوئے تھے اور اپنی نلکیوں سے دھوئیں کے بادل چھوڑ رہے تھے، اس نے اسے پوری طاقت کے ساتھ زمین پر پٹخ دیا جس سے اس کے پتلے پتلے پائے ٹوٹ کر الگ الگ سمتوں میں دور لڑھک گئے۔

''تمہیں پرواہ ہے!'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں کہا۔ وہ بے چین اور مضطرب بالکل نہیں تھے۔ ہیری کی توڑ پھوڑ کو روکنے کیلئے انہوں نے کچھ نہیں کیا تھا، ان کا چہرہ اطمینان اور دلچسپی سے مزین تھا جیسے انہیں یہ توڑ پھوڑ دیکھ کر لطف آ رہا ہو۔ ''تمہیں اتنی زیادہ پرواہ ہے کہ تمہیں محسوس ہوتا ہے جیسے تم اس کے درد کے باعث مر جاؤ گے......''

''مجھے......نہیں ہے!'' ہیری نے اتنی زور سے چیخ کر کہا کہ اسے خود محسوس ہوا کہ اس کا حلق پھٹ جائے گا۔ ایک پل کیلئے وہ ڈمبل ڈور کی طرف بھاگنا چاہتا تھا اور ان کو ٹکر مار کر ان کے عمر رسیدہ پرسکون چہرے کو بے سکون کر دینا چاہتا تھا۔ وہ انہیں بھنبھوڑ دینا چاہتا تھا، انہیں چوٹ پہنچانا چاہتا تھا، انہیں اپنے وجود میں دوڑتی ہوئی وحشت کا احساس دلانا چاہتا تھا۔

''بالکل......تمہیں پرواہ ہے!'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں سنجیدگی سے کہا۔ ''تم نے اپنی ممی کو کھو دیا......اپنے ڈیڈی کو کھو دیا......اور سرپرست کے روپ میں آج سب سے قریبی عزیز کو کھو دیا......ظاہر ہے کہ تمہیں پرواہ ہے......''

''آپ ہرگز نہیں جانتے ہیں کہ میں کیسا محسوس کرتا ہوں؟'' ہیری ایک بار پھر گرجا۔ ''آپ......تو وہاں اتنے پرسکون کھڑے ہیں......آپ......''

مگر الفاظ کافی نہیں تھے۔ چیزوں کو توڑنے سے بھی مدد نہیں مل رہی تھی۔ وہ دوڑنا چاہتا تھا۔ وہ لگاتار دوڑنا چاہتا تھا اور پلٹ کر نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ کسی ایسی جگہ چلے جانا چاہتا تھا، جہاں وہ ان پرسکون نیلی آنکھوں کو اپنی طرف گھورتے ہوئے نہ دیکھ پائے۔ اس بیہودہ پرسکون چہرے کو نہ دیکھ پائے۔ وہ مڑا اور دروازے کی طرف بھاگا۔ اس نے دروازے کی ناب کو زور سے گھمانے کی کوشش کی اور دروازہ کھولنا چاہا......

مگر دروازہ بالکل نہیں کھلا۔ ہیری نے پلٹ کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا۔

''مجھے باہر جانا ہے......'' اس نے کہا۔ وہ سر سے پاؤں تک بری طرح کانپ رہا تھا۔

''ابھی نہیں......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

کچھ لمحوں تک وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

''مجھے باہر جانے دیں!'' ہیری نے ایک بار پھر ضد کرتے ہوئے کہا۔

''بالکل نہیں!'' ڈمبل ڈور نے نفی میں سر کو جنبش دی۔

''اگر آپ ایسا نہیں کریں گے......اگر آپ یہی سلوک کریں گے......اگر آپ مجھے باہر نہیں جانے دیں گے......''

''میری چیزوں کو شوق سے توڑو!'' ڈمبل ڈور نے تحمل سے کہا۔ ''مجھے ویسے بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ میرے پاس ضرورت سے کچھ زیادہ ہی چیزیں اکٹھی ہو چکی ہیں......''

وہ دھیمے انداز میں چلتے ہوئے اپنی میز کی طرف بڑھے اور اس کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر ہیری کی طرف دیکھنے لگے۔

''مجھے باہر جانے دیں!'' ہیری نے ایک بار پھر کہا۔ اب اس کی آواز سرد اور ڈمبل ڈور جتنی ہی پرسکون ہو گئی تھی۔

''تب تک نہیں...... جب تک میں اپنی بات مکمل طور پر تمہیں کہہ نہ لوں!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''کیا آپ کو ایسا لگتا ہے؟'' ہیری ایک بار پھر گرجتے ہوئے چیخا۔ ''کیا آپ کو یہ یقین ہے کہ میں آپ کی کوئی بات سننا چاہتا ہوں......کیا آپ کو لگتا ہے کہ مجھے ذرا بھی......ذرا بھی پرواہ نہیں ہے......کہ آپ کو کیا کہنا ہے؟ میں آپ کی کوئی بھی بات نہیں سننا چاہتا ہوں۔''

''مگر تمہیں یہ سب سننا پڑے گا!'' ڈمبل ڈور نے مضطرب انداز میں کہا۔ ''کیونکہ تم مجھ سے اتنے ناراض نہیں ہو جتنا تمہیں ہونا چاہئے تھا۔ اگر تم مجھ پر حملہ کرتے جیسا کہ میں جانتا ہوں کہ تم کرنا چاہتے ہو......تو میں اسی کا ہی حقدار تھا......''

''آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں......؟''

''میری ہی غلطی کے باعث سیریس کی موت ہوئی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے واضح انداز میں کہا۔ ''یا پھر مجھے یہ کہنا چاہئے کہ زیادہ تر غلطی میری ہی تھی...... میں اتنا مغرور نہیں ہوں کہ تمام حادثات کی ذمہ داری خود لے لوں۔ سیریس بہادر، چالاک اور منچلا شخص تھا...... عام طور پر ایسے لوگوں کو گھر میں چھپ کر بیٹھنا پسند نہیں ہوتا ہے، خاص طور پر تب جب دوسرے خطرے میں ہوں۔ بہرحال، تمہیں ایک پل کیلئے بھی یہ سوچنا نہیں چاہئے تھا کہ آج رات کو تمہارے شعبہ اسراریات میں جانے کی کوئی ضرورت تھی۔ ہیری! اگر میں تمہارے ساتھ کھل کر بات کرتا...... جیسا مجھے کرنا چاہئے تھی تو تمہیں بہت عرصہ پہلے ہی یہ معلوم ہو جاتا کہ والڈی مورٹ تمہیں کبھی بھی شعبہ اسراریات میں لے جانے کا لالچ دے سکتا ہے۔ پھر تم آج رات کو وہاں جانے کی اس کی چال میں کبھی نہیں پھنستے۔ سیریس تمہارے پیچھے وہاں نہیں گیا ہوتا۔ یہ قصور میرا ہے اور صرف میرا ہے۔''

ہیری اب بھی دروازے کی ناب پر اپنا ہاتھ رکھ کر کھڑا تھا مگر اسے اس کا احساس بالکل نہیں تھا۔ وہ ڈمبل ڈور کو ٹکٹکی باندھے گھور رہا تھا۔ تیزی سے سانس لے رہا تھا اور ان کی بات سن رہا تھا حالانکہ وہ سنی ہوئی باتوں کا مطلب نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

''سکون سے بیٹھ جاؤ......'' ڈمبل ڈور نے کہا، ان کا لہجہ تحکمانہ نہیں بلکہ ملتجیانہ تھا۔

ہیری لمحہ بھر جھجکا پھر آہستگی سے چلتا ہوا کمرے کے دوسرے کنارے پر پہنچ کر میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ کمرے کے فرش پر چاندی کے آلات کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے، منقش میز کے اکھڑے ہوئے پائے اور دوسری چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔

''کیا میں اس بات پر یقین کرلوں کہ......'' فینس نائجلس نے ہیری کی بائیں طرف لگی تصویر میں بے یقینی کے انداز میں کہا۔

''کہ میرا پڑ پڑ پوتا، بلیک خاندان کا آخری وارث......مر چکا ہے......''

''مجھے افسوس ہے کہ یہ سچ ہے، فینس!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے......'' فینس نے پھٹی ہوئی آواز میں کہا۔

ہیری نے سر گھما کر فینس کی تصویر کی طرف دیکھا۔ وہ اپنے فریم میں سے ایک طرف جاتا ہوا دکھائی دیا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ گیرم مالڈ پیلس کے تاریک مکان نمبر بارہ میں لگی اپنی تصویر کے فریم میں جا رہا تھا۔ شاید وہ ایک تصویر سے دوسری تصویر تک بھاگ بھاگ کر پورے گھر میں سیریس کو آوازیں لگا رہا ہوگا......

''ہیری! میں تمہیں کچھ وضاحتیں دینا چاہتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ایک بوڑھے آدمی کی بے شمار غلطیوں کی وضاحتیں...... کیونکہ اب میں دیکھ سکتا ہوں کہ تمہارے معاملے میں میں نے جو کچھ کیا ہے اور جو نہیں کر پایا ہوں، وہ میرے بڑھاپے کی علامت ہے۔ جوان لوگ کبھی نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ بوڑھے کیا سوچتے ہیں اور کیسا محسوس کرتے ہیں؟ مگر بوڑھے لوگ قصوروار ہیں، اگر وہ یہ بھول جائیں کہ جوانی کیسی بے لگام ہوتی ہے......اور کچھ عرصے کیلئے میں بھی شاید یہ بھول گیا تھا......''

سورج اب پوری طرح نکلنے کیلئے اپنا سر باہر نکال چکا تھا۔ پہاڑوں کے اوپر چمکتی نارنجی سطح دکھائی دینے لگی تھی ان کے اوپر آسمان اجلا اور چمکیلا ہو چکا تھا۔ روشنی کی کرنیں ان کی بھنوؤں، ڈاڑھی اور چہرے کی جھریوں پر پڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''پندرہ سال پہلے مجھے تمہارے ماتھے پر یہ نشان دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟'' ڈمبل ڈور، دوبارہ بولے۔ ''میں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ تمہارے اور والڈی مورٹ کے درمیان ایک بندھن کی علامت ہو سکتا ہے......''

''یہ بات آپ مجھے پہلے بھی بتا چکے ہیں، پروفیسر!'' ہیری نے خشک لہجے میں کہا۔ اسے اپنے روکھے پن کی قطعی پرواہ نہیں تھی۔ دراصل اب اسے کسی بھی چیز کی زیادہ پرواہ نہیں تھی۔

''اوہ ہاں!'' ڈمبل ڈور نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔ ''بالکل......مگر دیکھو! تمہارے نشان سے بات شروع کرنا ضروری

ہے کیونکہ تمہارے جادوئی دنیا میں قدم رکھنے کے بعد یہ زیادہ واضح ہو گیا تھا کہ میں صحیح سوچ رہا تھا، جب بھی والڈی مورٹ تمہارے قریب ہوتا تھا تو یہ طاقتور حساسیت کا اظہار کرتا تھا، اس سے تمہیں فوراً خبر ہو جاتی تھی کہ قریب کیا ہے؟''

''میں یہ بات جانتا ہوں!'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

''اور والڈی مورٹ کی موجودگی کو بھانپ لینے کی تمہاری قابلیت...... بھلے ہی وہ کہیں پوشیدہ کیوں نہ ہو؟......آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئی، جب والڈی مورٹ نے اپنے بدن اور قوتوں کو دوبارہ پا لیا تو اس کی بنتی بگڑتی کیفیات کو محسوس کرنے کی تمہاری قابلیت میں تیزی سے اضافہ ہوتا چلا گیا......''

ہیری نے سر ہلانے کی ذرا سی بھی زحمت نہیں کی۔ وہ یہ باتیں پہلے سے ہی جانتا تھا۔

''تھوڑا عرصہ پہلے ہی مجھے ایک پریشانی نے آ گھیرا......'' ڈمبل ڈور بولے۔ ''مجھے یہ بات ستانے لگی کہ والڈی مورٹ اور تمہارے درمیان موجود اس بندھن کا احساس اسے بھی ہو چکا ہے، بے شک ایک ایسا بھی وقت آیا جب تم اس کے دماغ اور خیالات میں دور تک نکل گئے کہ اسے تمہاری موجودگی کا علم ہو گیا۔ ظاہر ہے میں اس رات کی بات کر رہا ہوں جب مسٹر ویزلی پر ہونے والے حملے کو تم نے دیکھا تھا......''

''ہاں! سنیپ نے مجھے بتایا تھا......'' ہیری نے بڑبڑا کر کہا۔

''ہیری!...... پروفیسر سنیپ!'' ڈمبل ڈور نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔ ''مگر تم نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ میں نے تمہیں یہ بات کیوں نہیں بتائی؟ میں نے تمہیں جذب پوشیدی خود کیوں نہیں سکھائی تھی؟ میں نے تمہاری طرف مہینوں سے کیوں نہیں دیکھا تھا؟......''

ہیری نے نظریں اُٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔ ڈمبل ڈور غمگین اور نڈھال دکھائی دے رہے تھے۔

''ہاں! میں نے یہ بات شدت سے محسوس کی تھی......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''مجھے یہ احساس ہو رہا تھا کہ والڈی مورٹ جلد ہی تمہارے ذہن تک رسائی پانے کی کوشش کرے گا اور تمہارے خیالات کو غلط سمتوں میں بھٹکانے کی کوشش کرے گا۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''میں اسے ایسا کرنے کیلئے زیادہ ترغیب نہیں دینا چاہتا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ اگر اسے یہ احساس ہو گیا کہ ہمارے درمیان کا تعلق استاد اور شاگرد کے علاوہ کچھ اور ہے تو وہ اس کا فائدہ اُٹھائے گا اور وہ تم سے میری جاسوسی کروانے کی کوشش بھی کر سکتا ہے۔ مجھے خدشہ تھا کہ وہ تم سے جانے کیا کیا کروائے گا اور مجھے یہ خوف بھی تھا کہ وہ تم پر قبضہ کر لے گا۔ ہیری! میرا اندازہ صحیح تھا کہ والڈی مورٹ تمہارا استعمال کر سکتا ہے، اس سال جب بھی ہم قریب ہوئے یا ہماری نظریں آپس میں ملی تھیں تو تب میں نے تمہاری آنکھوں کے پیچھے اس کی پوشیدہ آنکھوں کو دیکھا تھا......''

ہیری کو فوراً یاد آیا کہ جب اس کی اور ڈمبل ڈور کی نظریں تھیں تو اس کے اندر ایسا عجیب سا احساس پیدا ہوا تھا، اس کے اندر

سانپ کروٹیں لینے لگا تھا اور وہ ان پر حملہ کرنے کیلئے خود میں تڑپ سی محسوس کرنے لگا تھا......

''جیسا کہ والڈی مورٹ نے آج رات اس عملی مظاہرہ بھی کیا تھا۔تم پر قبضہ کر کے وہ میرا خاتمہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس کا ارادہ تو تمہارا خاتمہ کرنا تھا۔ جب کچھ دیر پہلے وہ تم پر غلبہ پا چکا تھا تو وہ یہ امید کرر ہا تھا کہ اسے مارنے کیلئے میں تمہاری قربانی دوں گا تو تم نے دیکھا ہیری! خود کو تم سے دور کر کے میں درحقیقت تمہاری حفاظت کی کوشش کرر ہا تھا۔ایک بوڑھے آدمی کی غلطی......''

انہوں نے ایک گہری آہ بھری۔ ہیری نے ان الفاظ ہر زیادہ دھیان نہیں دیا۔کچھ مہینے قبل ان تمام باتوں کو جاننے کیلئے اس میں زیادہ دلچسپی ہوتی مگر اب یہ سب اس کیلئے بے معنی تھا کیونکہ اس کے اندر سیریس کے نقصان کی گہری کھائی وجود میں آچکی تھی۔اب کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا......

''سیریس نے مجھے بتایا تھا کہ جس رات تم نے آرتھر ویزلی پر ہونے والے حملے کو خواب میں دیکھا تھا،اس رات تمہیں یہ احساس ہوا تھا کہ تم ہی سانپ بن گئے ہو۔ میں فوراً سمجھ گیا کہ میرا سب سے بڑا اندیشہ صحیح ثابت ہوا تھا۔ والڈی مورٹ کو یہ احساس ہو گیا تھا کہ وہ تمہارا استعمال کرسکتا ہے۔ والڈی مورٹ کے خلاف تمہارے دماغ کو مضبوط کرنے کیلئے میں پروفیسر سنیپ سے تمہیں جذب پوشیدی سکھانے کی درخواست کی تھی......''

وہ سانس لینے کیلئے رُکے۔ ہیری نے دھوپ میں دیکھا جواب ڈمبل ڈور کی میز کی سطح پر چمک رہی تھی اور آہستہ آہستہ پھسلتی ہوئی چاندی جیسی دوات اور خوبصورت سرخ قلموں کو چمکانے لگی تھی۔ ہیری جانتا تھا کہ اس کے چاروں طرف لگی تصویروں کے لوگ بیدار تھے اور ڈمبل ڈور کی اس وضاحتی تقریر کو نہایت غور سے سن رہے تھے۔اسے چوغے کے سرکنے کی اور کسی کے گلا کھنکارنے کی دھیمی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔فینس نائجلس ابھی تک واپس نہیں لوٹا تھا۔

''پروفیسر سنیپ کو جب یہ معلوم ہوا کہ تم کئی مہینوں سے شعبہ اسراریات کے دروازے تک پہنچنے کا خواب دیکھ رہے ہو۔'' ڈمبل دوبارہ بولے۔ ''ظاہر ہے کہ والڈی مورٹ نے اپنے بدن کو دوبارہ حاصل کیا تھا، وہ پیش گوئی کو سننے کیلئے بری طرح بے چین تھا۔اس لئے جب وہ دروازے پر پہنچ کر رُک جاتا تھا تو تم بھی رُک جاتے تھے،اس لئے تم اس کا مطلب نہیں سمجھ پائے تھے......''

''اور پھر تم نے راکوڈ کو دیکھا جو اپنی گرفتاری سے پہلے شعبہ اسراریات میں ملازمت کرتا تھا اس نے والڈی مورٹ کو بتایا جو ہم شروع سے ہی جانتے تھے کہ جادوئی محکمے میں رکھی گئی تمام پیش گوئیاں نہایت کڑی حفاظت میں رکھی جاتی ہیں۔صرف وہی لوگ انہیں شلف میں سے اُٹھا سکتے ہیں جن کے بارے میں وہ کی گئی ہوتی ہیں۔کسی غیر متعلقہ فرد کی پیش گوئی کو اُٹھانے والا اپنے دماغی توازن کو کھو سکتا ہے۔اس معاملے میں اب دو ہی راستے باقی رہ گئے تھے۔ پہلا یہ کہ والڈی مورٹ خود جادوئی محکمے میں نمودار ہو کر یہ خطرہ مول لے،اگر وہ ایسا کرتا تو ظاہر سب کو اس کی واپسی کا علم ہو جاتا، جو وہ ابھی نہیں ظاہر کرنا چاہتا تھا......دوسرا راستہ یہ تھا کہ وہ یہ کام تم سے کروائے، جو کافی آسان اور اس کی پوشیدگی کو برقرار رکھتا تھا، یہ بھی اس کے حق میں ہی جاتا تھا کہ لوگ ہیری پوٹر کو دروغ گو اور شہرت کا

دیوانہ سمجھتے تھے، اگر ہیری جادوئی محکمے میں گرفتار بھی ہو جاتا تو لوگ یہی سمجھتے کہ وہ پیش گوئی کے ذریعے افواہ پھیلانا چاہتا ہے...... میرے لئے یہ مزید اہم ہو چکا تھا کہ تم جذب پوشیدی میں اچھی طرح مہارت حاصل کرو......''

''مگر میں نے ایسا نہیں کیا!'' ہیری نے صاف گوئی سے کام لیا۔ اس نے یہ بات اونچی آواز میں کہی تا کہ اس کے اندر بڑھتے ہوئے احساس جرم کی اذیت کم ہو سکے۔ اپنی غلطی کو تسلیم کر لینے سے اس کے دل و دماغ پر منڈلانے والے ہیجان میں غیر معمولی طور پر کچھ تو کمی واقع ہو جائے گی۔ ''میں نے اس کی مشق اور ریاضت بالکل نہیں کی۔ درحقیقت میں نے اس کی کوشش ہی نہیں کی...... میں اب خوابوں کو روک سکتا تھا، ہرمائنی نے بار بار مجھے ایسا کرنے کیلئے کہا۔ اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو وہ مجھے ایسی کوئی چیز نہ دکھا پاتا کہ مجھے کہاں جانا ہے؟ اور...... سیریس کبھی...... سیریس کبھی......'' ہیری کے دماغ میں کوئی چیز ابلنے لگی۔ اسے خود کو صحیح ثابت کرنے کی ضرورت تھی...... واضح کرنے کی ضرورت تھی۔

''میں نے اس بات کی تحقیق کرنے کی بھی کوشش کی تھی کہ وہ سیریس کو واقعی لے گیا تھا یا نہیں! اس لئے میں امبریج کے دفتر میں گیا تھا۔ میں نے آتشدان میں کریچر سے بات کی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ سیریس وہاں نہیں تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ چلا گیا ہے......''

''کریچر نے جھوٹ بولا تھا......'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''تم اس کے مالک نہیں ہو، اس لئے وہ خود کو سزا دیئے بغیر تم سے جھوٹ بول سکتا تھا۔ کریچر تو یہی چاہتا تھا کہ تم جادوئی محکمے میں جاؤ......''

''یعنی...... اس نے...... اس نے مجھے جان بوجھ کر وہاں بھیجا تھا......؟''

''اوہ ہاں! میرا اندازہ ہے کہ کریچر کئی مہینوں سے اپنے مالک کے علاوہ کسی اور کی ہدایات پر عمل کر رہا تھا......''

''یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟'' ہیری نے خالی لہجے میں کہا۔ ''وہ تو برسوں سے گیرم مالڈ پیلس سے باہر نہیں نکل پایا ہے......''

''جب سیریس نے کرسمس سے پہلے کریچر کو چیخ کر یہ کہا کہ 'باہر نکل جاؤ'...... تو کریچر نے اس موقع کا فائدہ اُٹھا کر سیریس کے الفاظ کا خود ساختہ مطلب نکال لیا کہ یہ اسے گھر سے باہر نکلنے کا حکم ملا ہے۔ وہ بلیک خاندان کے اس اکلوتے فرد کے پاس پہنچ گیا جس کا وہ نہایت احترام کرتا تھا...... سیریس کی کزن نارسیسہ، جو بیلاٹرکس کی سگی بہن اور لوسیس ملفوائے کی بیوی تھی......''

''آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اس کا جی مچلنے لگا۔ اسے یاد آیا کہ کرسمس پر کریچر کے عجیب رویئے کو دیکھ کر اس کے دل میں کھٹکا پیدا ہوا تھا۔ اسے یاد آیا کہ کریچر کئی دنوں بعد ایک پرانے توشہ خانے میں ملا تھا......

''کریچر نے کل رات ہی مجھے بتایا تھا'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''جب تم نے پروفیسر سنیپ کو اشارے سے آگاہ کیا کہ تم نے کیا دیکھا ہے تو انہیں فوراً احساس ہو گیا کہ تم نے یقیناً خواب میں سیریس شعبہ اسراریات میں پھنسے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ بالکل تمہاری طرح

انہوں نے بھی فوراً سیریس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔ مجھے یہ بھی واضح کرنا ہوگا کہ ققنس کے گروہ کے تمام لوگوں کے پاس رابطہ کرنے کے لئے ڈولرس کے آتشدان سے کہیں زیادہ محفوظ اور قابل بھروسہ ذرائع موجود ہیں۔لہٰذا پروفیسر سنیپ کو خبر ہوگئی کہ سیریس نہ صرف گیرم مالڈ پیلس کے مکان نمبر بارہ میں موجود ہے بلکہ وہ پوری طرح محفوظ بھی ہے...... بہرحال، جب تم ڈولرس امبرتج کے ساتھ جنگل سے واپس نہیں لوٹے تو پروفیسر سنیپ کو پریشانی ہونے لگی، وہ یہ سمجھ گئے کہ تم اس خواب کو سچ سمجھ بیٹھے ہو کہ سیریس کو لارڈ والڈی مورٹ نے پکڑ لیا ہے۔انہوں نے فوراً گروہ کے لوگوں کو اس کی ہنگامی خبر کردی......''

ڈمبل ڈور نے ایک گہری آہ بھری اور دوبارہ بولے۔

''جب پروفیسر سنیپ نے رابطہ کیا تو الوسٹر موڈی، نمفا ڈورا ٹونکس، کنگ سلے شکیلبوٹ اور ریمس لوپن ہیڈ کوارٹر میں ہی موجود تھے۔وہ فوراً تمہاری خبر گیری اور حفاظت کیلئے جانے کو تیار ہوگئے۔ پروفیسر سنیپ نے سیریس کو ہیڈ کوارٹر میں ہی رکنے کی درخواست کی تھی تا کہ وہ مجھے ان تمام باتوں کی خبر دے۔ میں بھی کچھ دیر میں وہاں پہنچنے والا تھا، اس دوران پروفیسر سنیپ جنگل میں تمہارے تلاش میں بھی گئے ......مگر سیریس نہیں چاہتا تھا کہ باقی سب لوگ تو تمہاری تلاش میں جائیں اور وہ ہاتھ باندھے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا رہے۔ اس نے اس تمام واقعے کی خبر کریچر کو دی اور اسے حکم دیا کہ وہ میرے پہنچنے پر اس کی خبر مجھے دے دے۔اس طرح جب میں کچھ دیر بعد ہیڈ کوارٹر میں پہنچا تو وہ سب لوگ جادوئی محکمے میں تمہاری تلاش میں جا چکے تھے اور گھریلو خرس نے مجھے ہنستے ہوئے بتایا کہ سیریس کہاں گیا ہے......؟''

''وہ ہنس رہا تھا......'' ہیری نے بجھی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''بالکل!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''دیکھو! کریچر ہمیں پوری طرح دھوکا نہیں دے پایا تھا، وہ ققنس کے گروہ کا خفیہ محافظ نہیں تھا، اس لئے وہ ملفوائے کو اس کا ٹھکانہ نہیں بتا پایا۔ وہ اسے گروہ کی وہ خفیہ باتیں بھی نہیں بتا پایا جنہیں بتانے کیلئے اسے واضح طور پر ممانعت کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ اپنی نسل کے اصولوں میں بندھا ہوا تھا، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے مالک سیریس کے کسی واضح حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا تھا مگر اس نے نارسیسہ کو ایسی معلومات ضرور دے دی جو والڈی مورٹ کیلئے بہت اہمیت کی حامل تھی لیکن سیریس کو وہ اتنی غیر اہم اور معمولی محسوس ہو رہی تھی کہ وہ اس کیلئے کریچر کو منع نہیں کر پایا......''

''مثلاً......!'' ہیری نے پوچھا۔

''مثال کے طور پر یہ کہ سیریس دنیا میں سب سے زیادہ تمہاری فکر کرتا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''مثلاً! یہ کہ تم سیریس کو باپ اور بھائی کے ملے جلے روپ سے دیکھتے تھے۔ ظاہر ہے کہ والڈی مورٹ یہ بات پہلے ہی سے جانتا تھا کہ سیریس ققنس کے گروہ کا حصہ ہے اور یہ بھی کہ تمہیں اس کا پتہ ٹھکانہ معلوم ہے، مگر کریچر کی دی گئی معلومات سے والڈی مورٹ کو یہ احساس ہو گیا کہ اگر تم کسی کو بچانے کیلئے کسی بھی حد کو پار کر سکتے ہو تو وہ 'سیریس بلیک' ہے......''

ہیری کے ہونٹ سرد اور خشک ہو گئے۔

''تو...... جب میں نے کل شام کریچر سے پوچھ گچھ کی کہ تو کیا سیریس وہاں تھا؟''

''غیر معمولی طور پر والڈی مورٹ نے ملفوائے گھرانے کے ذریعے کریچر کو پہلے سے آگاہ کر دیا تھا کہ تم سیریس کے بارے میں کوئی خواب دیکھو گے۔ اس کے بعد کریچر کو ایسا کوئی انتظام کرنا تھا تاکہ تم سیریس سے براہ راست رابطہ نہ کر سکو۔ اس طرح وہ یہ بھی ممکن بنانا چاہتا تھا کہ جب تم اس سے سیریس کے گھر پر ہونے کی جانچ کرو تو کریچر آسانی سے یہ اداکاری کر سکے کہ وہ وہاں نہیں ہے۔ کریچر نے بک بیک نامی ققشنگر کو کل ہی زخمی کر دیا تھا اور جس لمحے تم آتشدان میں ظاہر ہوئے تو اس وقت سیریس بالائی منزل پر ققشنگر کی دیکھ بھال کرنے میں مصروف تھا......''

ہیری کے پھیپھڑوں میں گھٹن سی محسوس ہونے لگی، اس کی سانسیں اکھڑنے لگیں۔

''کریچر نے آپ کو یہ سب کچھ بتا دیا...... اور ہنسا؟'' اس نے رندھی ہوئی آواز میں پوچھا

''وہ یقیناً مجھے ایسا کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مگر مجھے یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ میں جذب انکشافی کا ایک اچھا ماہر بھی ہوں اور یہ جان جاتا ہوں کہ مجھ سے کب جھوٹ بولا جا رہا ہے، اس لئے میں نے...... اسے اس بات کیلئے تیار کیا کہ وہ مجھے پوری کہانی سچ سچ بتائے، اس کے بعد ہی میں شعبہ اسراریات کی طرف گیا......''

''اور ہرمائنی ہمیشہ ہم سب کو یہی تلقین کرتی رہی کہ ہمیں اس کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا چاہئے۔'' ہیری نے آہستگی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے ہوئے مٹھیوں میں بھنچ گئے تھے۔

''اس نے بالکل صحیح کہا تھا ہیری!'' ڈمبل ڈور نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''جب ہم نے گیرم مالڈ پیلس کے مکان نمبر بارہ کو اپنا ہیڈکوارٹر بنایا تھا، اسی وقت میں نے سیریس کو خبردار کیا تھا کہ اسے کریچر کے ساتھ مہربانی اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ میں نے اس پر یہ بھی واضح کر دیا تھا کہ کریچر ہمارے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ اس نے کبھی کریچر کے جذبات کو احترام کے قابل نہیں سمجھا......''

''اس بارے میں آپ سیریس کو قصوروار نہ ٹھہرائیں...... آپ سیریس کے بارے میں...... اس طرح کی کوئی بات نہ کریں...... جیسے......'' ہیری کی سانس اکھڑ گئی۔ وہ صحیح طور پر الفاظ نہیں ادا کر پا رہا تھا، وہ ڈمبل ڈور کو سیریس کی برائی نہیں کرنے دینا چاہتا تھا مگر جونہی اس نے خود کو کچھ سنبھالا تو اس نے مزید کہا۔ ''کریچر...... دراصل جھوٹا اور اوّل نمبر کا بدمعاش گھریلو خرس ہے...... وہ اسی سلوک کے ہی قابل تھا......''

''کریچر کو جادوگروں نے ہی ایسا بنایا ہے، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''بالکل! اس پر رحم کھانا چاہئے۔ اس کا دل و دماغ اتنا ہی زخمی ہے جتنا تمہارے دوست ڈوبی کا تھا۔ اسے سیریس کے احکامات کو مجبوراً ماننا پڑتا تھا کیونکہ سیریس

اس خاندان کا آخری وارث تھا مگر اسے اس کے لئے کبھی سچی وفاداری نبھانے پر آمادہ نہیں ہو پایا اور کریچر کی غلطیاں چاہے جو بھی ہوں، یہ تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ سیریس نے کریچر کی مجبوری کو آسان بنانے کیلئے کچھ نہیں کیا تھا......''

''آپ سیریس کے بارے میں کوئی ایسی بات نہ کریں......'' ہیری غصے سے گرج اُٹھا۔ وہ ایک بار پھر کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا، اس کے دل و دماغ میں ایک بار پھر خون جوش مار رہا تھا اور وہ ڈمبل ڈور پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہو چکا تھا جو یقینی طور سے سیریس کو بالکل نہیں سمجھ پائے تھے۔ وہ کتنا بہادر تھا اور اس نے کتنی تکلیفیں اُٹھائی تھیں۔

''اور سنیپ......؟'' ہیری نے نفرت بھرے لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا۔ ''آپ ان کے بارے میں کچھ نہیں بول رہے ہیں، ہے نا؟ جب میں نے انہیں بتایا تھا کہ والڈی مورٹ نے سیریس کو پکڑ لیا ہے تو انہوں نے ہمیشہ کی طرح مجھے طعنے تشنے کا نشانہ بنایا تھا......''

''ہیری! ڈولرس امبریج کے سامنے پروفیسر سنیپ کے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا......'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''اس وقت ان کیلئے یہ اداکاری کرنا ضروری تھا کہ وہ تمہاری بات کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے ہیں مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ تم نے جو کہا تھا، اس کے بارے میں انہوں نے ققنس کے گروہ کو ذمہ داری کے ساتھ اطلاع دے دی تھی، جب تم جنگل سے واپس نہیں لوٹے تو انہوں نے ہی یہ اندازہ لگایا کہ تم کہاں جا سکتے ہو؟ جب پروفیسر امبریج تمہیں سیریس کا ٹھکانہ بتانے کیلئے مجبور کر رہی تھی تو انہوں نے ہی امبریج کو نقلی صدقیال دیا تھا......''

ہیری نے اس بات کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ اسے سنیپ کو قصوروار ٹھہرانے میں مسرت کا احساس ہونے لگا جو اس کی بھڑکتی ہوئی نفرت کو تسکین کا سامان پہنچا رہا تھا۔ وہ ڈمبل ڈور کو اپنے نظریئے سے متفق کرنا چاہتا تھا۔

''سنیپ......سنیپ نے سیریس کو گھر پر چھپے رہنے پر لعن طعن کی تھی......انہوں نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ وہ ڈرپوک اور بزدل ہے......''

''جہاں تک مجھے یقین ہے کہ سیریس اتنا بڑا اور سمجھدار تھا کہ اسے اس طرح کی معمولی چیزوں سے زک نہیں پہنچنا چاہئے تھی۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''سنیپ نے مجھے جذب پوشیدی سکھانے سے انکار کر دیا۔'' ہیری غرا کر بولا۔ ''انہوں نے مجھے اپنے دفتر میں سے دھکا دے کر باہر نکال دیا......''

''مجھے معلوم ہے!'' ڈمبل ڈور نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ ''میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ یہ میری غلطی تھی کہ میں نے تمہیں جذب پوشیدی خود کیوں نہیں سکھائی حالانکہ مجھے اس وقت یقین تھا کہ اس سے زیادہ خطرناک اور کچھ نہیں تھا کہ میں تمہارے دماغ کو والڈی مورٹ کے مقابلے میں تھوڑا کھول دوں جبکہ میرے لحاظ سے......''

''مگر سنیپ نے اس میں مزید بگاڑ پیدا کر دیا...... ان سے سیکھنے کے بعد ہر مرتبہ میرے نشان میں پہلے سے کہیں زیادہ تکلیف ہوتی تھی۔'' ہیری کو اس معاملے پر رون کی بات یاد آ گئی اور اس نے مزید کہا۔ ''آپ یہ بات کیسے جانتے ہیں کہ وہ والڈی مورٹ کیلئے میرے دماغ کو ناقص نہیں بنا رہے تھے، اس کیلئے میرے دماغ میں گھسنے اور میرے احساسات تک رسائی کو آسان نہیں بنا رہے تھے......''

''مجھے سیورس سنیپ پر بھروسہ ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اطمینان سے کہا۔ ''مگر میں یہ بھول گیا تھا...... بوڑھے انسان کی ایک اور غلطی...... کہ کچھ زخم اتنے گہرے ہوتے ہیں کہ وہ کبھی مندمل نہیں ہو پاتے۔ میں نے سوچا تھا کہ پروفیسر سنیپ تمہارے والد کے بارے میں اپنے جذبات کی شدت سے باہر نکل سکتے ہیں...... مگر میں غلط تھا!''

''مگر وہ تو ٹھیک ہیں، ہے نا؟'' ہیری چیختا ہوا بولا۔ اس نے دیواروں پر لٹکی ہوئی تصویروں کے اہانت بھرے چہرے اور متفرق بڑبڑاہٹ کو پوری طرح نظرانداز کر دیا۔ ''یہ ٹھیک ہے کہ سنیپ میرے ڈیڈی سے نفرت کریں مگر یہ ٹھیک نہیں ہے کہ سیریس کریچر سے نفرت نہ کرے......''

''سیریس کریچر سے نفرت نہیں کرتا تھا......'' ڈمبل ڈور نے تحمل سے کہا۔ ''وہ تو اسے ایک ایسا غلام سمجھتا تھا جس میں زیادہ دلچسپی لینے یا جس کی طرف دھیان دینے کی اسے ضرورت ہی نہیں تھی۔ بے التفاتی اور نظراندازی کا رویہ اکثر ناپسندیدگی سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے...... آج رات جس فوارے کو تباہ و برباد کیا گیا، وہ درحقیقت ایک کھلا جھوٹ تھا...... فوارہ جادوئی اخوت...... ہم جادوگروں نے اپنے ساتھیوں یعنی جادوئی مخلوق کے ساتھ بہت طویل عرصے سے غیرانسانی سلوک کیا ہے، کھلواڑ کیا ہے اور ان کی تضحیک کی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہم انہی تشکیل دیئے رویوں کا نتیجہ بھگت رہے ہیں......''

''تو سیریس کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ اسی کا حقدار تھا، ہے نا؟'' ہیری پہلے سے زیادہ چیخا۔

''میں نے ایسا تو نہیں کہا...... نہ ہی تم مجھے ایسا کہتا ہوا کبھی سنو گے!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے جواب دیا۔ ''سیریس کٹھور نہیں تھا، وہ عام طور پر گھریلو خرسوں کے معاملے میں کافی رحم دل واقع ہوا تھا...... اسے کریچر سے لگاؤ نہیں تھا کیونکہ کریچر اس گھرانے کی جیتی جاگتی یاد تھی جس سے سیریس ہمیشہ نفرت کرتا تھا......''

''یہ صحیح ہے کہ وہ اس گھر سے نفرت کرتا تھا۔'' ہیری نے کہا۔ اس کی آواز شکستہ ہو گئی۔ اس نے ڈمبل ڈور کی طرف پشت کر لی اور کھڑکی کی طرف چلا گیا۔ دھوپ اب کمرے کے اندر پوری آب و تاب سے چمک رہی تھی اور تمام تصویروں کی نگاہیں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے اس بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا تھا؟ اسے دفتر بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ''آپ نے اسے اس گھر میں قید کیئے رکھا جس وہ ہمیشہ نفرت کیا کرتا تھا، اسی لئے وہ کل رات وہاں سے باہر نکلنا چاہتا تھا......''

''میں تو درحقیقت سیریس کو زندہ رکھنے کا متمنی تھا۔'' ڈمبل ڈور نے اطمینان سے کہا۔

''لوگوں کو گھروں میں قید ہونا اچھا نہیں لگتا۔'' ہیری نے تلخی سے مڑ کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' آپ نے میرے ساتھ بھی تو گذشتہ گرمیوں میں یہی سلوک کیا تھا......''

ڈمبل ڈور نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اپنا چہرہ اپنی لمبی انگلیوں والے ہاتھ میں چھپا لیا۔ ہیری نے انہیں دیکھا مگر ڈمبل ڈور کی تھکن یا مغموم دکھائی دینے پر اس کے دل میں کوئی نرم گوشہ نہیں پیدا ہو پایا۔ اس کے برعکس وہ اس بات پر اور چڑ گیا کہ ڈمبل ڈور کمزوری کا مظاہرہ کر کے اپنی مظلومیت دکھا رہے تھے۔ جب ہیری ان پر ناراضگی اور بھڑاس نکالنے کا خواہش مند تھا تو انہیں اس طرح کی مظلومیت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔

ڈمبل ڈور نے ہاتھ نیچے کئے اور نصف چاند کی شکل کی عینک سے ہیری کو دیکھا۔

''ہیری! اب وقت آ گیا ہے کہ میں تمہیں وہ بات بتا دوں جو مجھے تمہیں پانچ سال پہلے بتا دینا چاہئے تھی۔ براہ کرم! بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں پوری بات بتانے والا ہوں۔ بس تھوڑا قابو رکھنا...... جب میری بات ختم ہو جائے تو تمہیں مجھ پر اپنی ناراضگی جھاڑنے...... یا جو بھی تم چاہتے ہو...... کا پورا حق ملے گا۔ میں تمہیں منع نہیں کروں گا......''

ہیری نے ایک لمحہ تک انہیں غصیلی نظروں سے گھورا پھر ڈمبل ڈور کے سامنے والی کرسی پر جھپٹ کر بیٹھ گیا اور ان کی بات کا انتظار کرنے لگا۔ ڈمبل ڈور نے ایک پل کیلئے کھڑکی سے باہر دھوپ بھرے میدان کو غور سے دیکھا اور پھر ہیری کی طرف متوجہ ہوئے۔

''ہیری! پانچ سال قبل تم ہوگورٹس آئے تھے، محفوظ اور صحیح سلامت...... جیسا کہ میں نے منصوبہ بندی کی تھی اور جیسا میں چاہتا تھا حالانکہ اس دوران تم نے بہت اذیتیں اُٹھائی تھیں، جب میں نے تمہیں تمہارے انکل اور آنٹی کی دہلیز پر چھوڑا تھا تب میں جانتا تھا کہ تم تکلیفیں اُٹھاؤ گے۔ میں جانتا تھا کہ میں تمہیں دس تاریک اور مشکلات سے بھرپور سالوں کی سزا دے رہا ہوں......''

وہ رُکے مگر ہیری نے کچھ بولنے کی کوشش نہیں کی۔

''تم پوچھ سکتے ہو...... اگر تمہارے پاس یہ پوچھنے کی عمدہ وجہ ہے...... کہ ایسا کیوں ضروری تھا؟ تمہیں کسی جادوگر گھرانے میں کیوں نہیں رکھا گیا؟ کئی جادوگر گھرانے بخوشی اس کیلئے رضا مند ہو جاتے۔ تمہاری بیٹے کے روپ میں پرورش کرنا ان کیلئے فخر اور مسرت کی بات ہوتی......''

''میرا جواب ہے کہ تمہیں زندہ رکھنا ہی میری اولین ترجیح تھی۔ تم کتنے خطرے میں تھے، یہ بات میرے علاوہ شاید کوئی دوسرا نہیں جانتا تھا۔ والڈی مورٹ کی تاریک طاقتیں کچھ ہی گھنٹے پہلے بھسم ہو گئی تھیں مگر اس کے وفادار چیلے، اس کے حمایتی گروہ...... اور ان میں سے کئی تو اسی کی پائے کے خطرناک اور تاریکی کی قوتوں سے بھرپور تھے۔ وہ نہایت غصے سے بھرے ہوئے، بے حد ناراض، متشدد اور انتقام کی آگ میں جھلس رہے تھے۔ اس کے علاوہ مجھے آنے والے وقت کو دھیان میں رکھتے ہوئے مثبت نتائج پانا تھے۔ کیا مجھے یقین تھا کہ والڈی مورٹ ہمیشہ کیلئے جا چکا ہے؟ نہیں...... میں یہ تو نہیں جانتا تھا کہ وہ دس، بیس یا پچاس سال بعد لوٹ آئے گا مگر

مجھے یہ یقین ضرور تھا کہ وہ ایک نہ ایک دن لوٹ آئے گا۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ تب تک چین سے نہیں بیٹھے گا جب تک وہ تمہیں جان سے نہ مار ڈالے......''

''میں اچھی طرح جانتا تھا کہ والڈی مورٹ کی تاریک جادو میں مہارت، موجودہ دور میں کسی بھی زندہ جادوگر سے کہیں زیادہ طاقتور ہے، میں یہ بات بھی جانتا تھا کہ اگر وہ دوبارہ زندہ ہو کر طاقتور بن گیا تو وہ میرے سب سے کٹھن اور خدمت گزار حفاظتی جادوئی کلمات اور جادوئی سحر کو بھی توڑ سکتا ہے......مگر میں والڈی مورٹ کی کمزوری سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا کہ تم پر ایک قدیمی جادو کا حصار چڑھا دیا جائے، جس کے بارے میں تو وہ اچھی طرح سے جانتا تھا مگر وہ اسے نہایت ناقص خیال کرتا تھا اور اس کے نتائج کو بے معنی اور کم حیثیت گردانتا تھا۔ یہ اس کی متکبرانہ فطرت کا خاصہ تھا...... بہرحال، اسے اسی کا نتیجہ بھگتنا پڑا۔ ظاہر ہے کہ میں اس حادثے کے بارے میں بتا رہا ہے جب تمہاری ماں نے تمہیں بچانے کیلئے اپنی جان کی قربانی دے دی تھی۔ تمہاری ماں نے تمہیں ایسا دیرپا حفاظتی خول دے دیا تھا جس کی اُسے قطعاً امید نہیں تھی، ایک ایسا حفاظتی خول جو آج تک تمہارے خون میں دوڑ رہا ہے۔ اسی لئے میں نے تمہاری ماں کے خون پر بھروسہ کیا۔ میں نے تمہیں اس کی بہن کو سونپ دیا......ایک طرح سے زندہ رشتے دار کے پاس پہنچا دیا......''

''انہیں مجھ سے کبھی لگاؤ نہیں تھا......انہیں میری ذرا پرواہ نہیں تھی۔'' ہیری بھڑک کر بولا۔

''مگر انہوں نے تمہیں اپنے پاس رکھ لیا......'' ڈمبل ڈور نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''ہوسکتا ہے کہ انہوں نے تمہیں اپنی فطرت کے خلاف، غصے سے، بلاخواہش، مجبوراً رکھا ہو......مگر اس سب چیزوں کے باوجود انہوں نے تمہیں اپنے گھر میں پناہ دے دی اور ایسا کر کے انہوں نے اس قدیمی جادو کی طاقت کو دوچند کر دیا جو میں نے تم پر کر رکھا تھا۔ تمہاری ماں کی قربانی کی بدولت خون کے اس بندھن کو وہ سب سے مضبوط بندھن بنا ڈالا تھا جو تمہیں دے سکتا تھا۔''

''مجھے آپ کی بات بالکل سمجھ میں نہیں......''

''جب تک تم اس جگہ کو اپنا گھر کہہ سکتے تھے، جہاں تمہاری ماں کا خون رہتا ہو۔ تب تک والڈی مورٹ تمہیں ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا یا نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ اس نے تمہاری ماں کا خون بہایا تھا مگر یہ تم میں اور ان کی بہن میں ابھی تک زندہ دوڑ رہا تھا۔ ان کا خون تمہاری ڈھال بن گیا۔ تمہیں ہر سال وہاں ایک بار لوٹنا ہوگا مگر جب تک تم اسے گھر کہہ سکتے ہو، جب تک تم وہاں رہتے ہو، تب تک وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے......تمہاری آنٹی یہ بات جانتی ہیں، میں نے اس خط میں انہیں ساری بات بتا دی تھی جو میں تمہارے ساتھ ان کی دہلیز پر چھوڑ آیا تھا۔ وہ بخوبی جانتی ہیں کہ تمہیں اپنے گھر میں رکھنے کی وجہ سے ہی تم گذشتہ پندرہ سالوں سے زندہ ہو......''

''ایک منٹ رُکئے!'' ہیری نے اچانک کہا۔ وہ اپنی کرسی پر تن کر بیٹھ گیا تھا اور ڈمبل ڈور کو گھور کر دیکھنے لگا۔ ''وہ غل غپاڑہ آپ نے بھیجا تھا، آپ نے انہیں کچھ یاد رکھنے کیلئے کہا تھا۔ وہ آپ کی آواز تھی......؟''

''میں نے سوچا کہ انہیں ہمارے درمیان ہوئے اس اقرار کی یاد دلا دینا چاہئے۔'' ڈمبل ڈور نے اپنا سر تھوڑا جھکاتے ہوئے کہا۔''جو انہوں نے تمہیں گھر میں رکھ کر مستحکم کیا تھا۔ مجھے شک تھا کہ روح کھچڑوں کے حملے کے بعد انہیں تمہیں گھر میں مزید رکھنے پر خطرے کا خدشہ لاحق ہوسکتا ہے لہٰذا ایسا کرنا ضروری تھا......''

''ہاں! ایسا ہی ہوا تھا۔'' ہیری آہستگی سے بولا۔''آنٹی سے زیادہ انکل کو یہ محسوس ہوا تھا کہ میں ان کیلئے خطرہ بن گیا ہوں، وہ تو مجھے گھر سے باہر نکالنے کیلئے بضد تھے مگر غل غپاڑے کی آمد کے بعد آنٹی نے......آنٹی نے مجھے گھر میں ٹھہرنے کا حکم دیا تھا......''

اس نے ایک پل کیلئے فرش کی طرف دیکھ کر گھورا۔

''مگر اس کا اس بات سے کیا تعلق ہے......؟'' وہ براہ راست سیریس کا نام نہیں لینا چاہتا تھا۔

''تو پانچ سال پہلے......'' ڈمبل ڈور نے آگے کہا جیسے وہ اپنی کہانی بیان کرنے کے دوران کہیں رُکے ہی نہیں تھے۔''تم ہوگورٹس پہنچ گئے۔تم اتنے خوش باش یا صحت مند تو نہیں تھے جتنا میں پسند کرتا تھا مگر تم زندہ تھے، صحیح سلامت تھے۔تم لاڈ پیار میں بگڑے ہوئے ضدی شہزادے بھی نہیں تھے بلکہ اتنے ہی معمولی بچے تھے جتنا کہ میں ان گزرے ہوئے سالوں میں امید کرسکتا تھا۔اب تک میری منصوبہ بندی بالکل صحیح خطوط پر گامزن تھی......''

''اور پھر......تمہیں ہوگورٹس میں اپنے پہلے ہی سال میں ہونے والے حادثہ اتنا ہی اچھی طرح یاد ہوگا جتنا کہ مجھے ہے......تم نے اپنے سامنے آنے والے خطرے کا سامنا پوری ہمت اور عقلمندی سے کیا......اور میری امید سے پہلے......بلکہ بہت پہلے......تمہارا والڈی مورٹ سے ٹکراؤ ہوگیا۔تم ایک بار پھر بچ گئے......تم نے اس سے بھی بڑا کام کر دکھایا۔تم نے اس کی واپسی کے عمل کو مزید تاخیر سے دوچار کرڈالا۔تم اس کے ساتھ جوانمردی کی طرح لڑے، مجھے تم پر اتنا فخر محسوس ہوا کہ میں تمہیں بتا نہیں سکتا......''

''مگر میری اس پوری منصوبہ بندی میں ایک خامی تھی۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔''ایک ایسی خامی، جو میری پوری منصوبہ بندی کو لمحہ بھر میں چوپٹ کرسکتی تھی۔ میں یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ میری منصوبہ بندی کی کامیابی کتنی اہمیت کی حامل ہے؟ اس لئے میں نے سوچا کہ میں اس خامی سے اپنی منصوبہ بندی کو برباد نہیں ہونے دوں گا۔صرف میں ہی اسے روک سکتا تھا۔اس لئے صرف مجھے ہی مضبوط بننا تھا اور میرا پہلا امتحان تب ہوا جب تم والڈی مورٹ کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد لاچاری کے عالم میں ہسپتال میں پڑے تھے۔''

''میں سمجھ نہیں پارہا ہوں کہ آپ مجھے کیا بتانا چاہ رہے ہیں؟'' ہیری نے الجھے لہجے میں کہا

''تمہیں یاد نہیں ہے کہ تم نے ہسپتال میں مجھ سے پوچھا تھا کہ والڈی مورٹ نے تمہیں بچپن میں ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی تھی؟''

ہیری نے سر ہلا دیا۔

''کیا مجھے تمہیں اسی وقت بتا دینا چاہئے تھا؟''

ہیری نے ان کی نیلی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا حالانکہ وہ کچھ نہیں بولا لیکن اس کا دل دوبارہ سرپٹ دوڑنے لگا تھا۔

''تمہیں اب تک منصوبہ بندی کی خامی نہیں دکھائی دے پائی؟ نہیں شاید نہیں...... خیر جیسا تم جانتے ہی ہو، میں نے اس بات کا جواب نہیں دیا۔ میں نے سوچا کہ گیارہ سال کی عمر کم ہوتی ہے اور اس وقت یہ بتانا درست نہیں رہے گا۔ میں تمہیں کبھی بھی اس عمر میں یہ بات نہیں بتانا چاہتا تھا۔ اتنی کم عمر میں اتنی بڑی بات کو برداشت کرنا آسان کام نہیں ہوتا ہے......''

''مجھے اسی وقت آنے والے خطرے کے سایوں کو پہچان لینا چاہئے تھا۔ مجھے خود سے یہ پوچھنا چاہئے تھا کہ جب تم نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا تو مجھے زیادہ جذباتی یا خودغرض نہیں ہونا چاہئے تھا بلکہ اس سوال کا جواب اسی وقت دے دینا چاہئے تھا۔ میں جانتا تھا کہ ایک نہ ایک دن مجھے یہ خوفناک جواب دینا ہی ہوگا...... مجھے یہ پہچان لینا چاہئے تھا کہ میں اس دن جواب نہ دینے کیلئے بہانہ تراش رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ تمہاری عمر کم ہے......تم چھوٹے کم سن بچے ہو......''

''اور پھر ہوگورٹس میں تمہارا دوسرا سال شروع ہوگیا۔ ایک بار پھر تم نے ناموزوں حالات کا سامنا کیا۔ ایسے حالات، جن کا بڑے بڑے جادوگر بھی سامنا نہیں کر پائے۔ ایک بار پھر تم نے میری امید سے زیادہ بڑھ کر جوانمردی کا مظاہرہ کیا۔ مجھے چونکا ڈالا...... بہرحال، تم نے مجھ سے دوبارہ یہ نہیں پوچھا کہ والڈی مورٹ نے تمہارے ماتھے پر یہ نشان کیوں چھوڑا تھا؟ ہم نے تمہارے نشان کے بارے میں گفتگو تو کی...... ہم اس موضوع کے بہت قریب پہنچ گئے تھے، میں تمہیں اسی وقت سب کچھ کیوں نہیں بتا دیا......؟''

''مجھے محسوس ہوا کہ آخر بارہ سال کی عمر بھی تو گیارہ سے کچھ زیادہ نہیں ہوتی ہے جو اس اطلاع کو برداشت کر سکے۔ میں نے تمہیں اپنے سامنے سے خون سے لت پت، تھکن سے چور مگر خوش لوٹ جانے دیا۔ مجھے تھوڑی پریشانی تو اُٹھانا پڑی کہ شاید مجھے تمہیں سب کچھ بتا دینا چاہئے تھا مگر میں نے اسے خود ہی کچل ڈالا۔ تم اب بھی بہت چھوٹے تھے اور میں اس رات تمہاری فتح کا لطف بے مزہ نہیں کرنا چاہتا تھا......''

''تم نے دیکھا، ہیری؟ تم نے اب میری شاندار منصوبہ بندی کی خامی دکھائی دی؟ میں خود اسی جال میں پھنس گیا تھا جسے میں نے پہلے ہی تھوپ لیا تھا جس کے بارے میں، میں نے سوچا تھا کہ میں اس سے بچ سکتا ہوں، جس سے مجھے بچنا تھا......''

''نہیں......''

''میں تمہاری بہت زیادہ فکر کرتا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''تمہیں سچائی بتانے کے بجائے مجھے تمہاری خوشی زیادہ عزیز ہوگئی تھی۔ اپنی منصوبہ بندی کی بہ نسبت مجھے تمہارا فطری سکون زیادہ ضروری دکھائی دیا۔ میں جانتا تھا کہ میری منصوبہ بندی کی کامیابی پر کئی جانیں جا سکتی تھیں مگر ان کے بجائے مجھے تمہاری جان کی زیادہ فکر تھی۔ دوسرے الفاظ میں میں نے ٹھیک وہی کام کیا جس کی والڈی مورٹ ہم

جیسے نادانوں سے امید کرتا ہے......''

''کیا اس بات کا کوئی جواب ہے؟ مجھے نہیں لگتا کہ کسی اور نے تم پر اتنی گہری نظر رکھی ہو؟ تم تو اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہو کہ میں نے تم پر کتنی گہری نظر رکھی ہے۔ تم جتنی تکلیف میں مبتلا رہے تھے، میں تمہیں اس سے زیادہ تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔ کیا مجھے اس بات کی فکر تھی کہ بے نام اور معزز لوگ اور بہت ساری جادوئی مخلوق آنے والے مبہم مستقبل میں بیدردی سے موت کے گھاٹ اتار دیئے جائیں گے؟ مجھے تو محض یہ پرواہ تھی کہ تم زندہ، محفوظ اور خوش رہو۔ میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ میں ایسا کر سکتا ہوں؟''

''پھر تم تیسرے سال میں پہنچ گئے، میں نے تمہیں دور سے دیکھا جب تم روح کھچڑوں کو خود سے دور رکھنے کیلئے جدوجہد کر رہے تھے، جب تمہیں سیریس ملا، جب تمہیں اس کی حقیقت معلوم ہوئی اور جب تم سے بچایا۔ جب تم نے فاتحانہ انداز میں اپنے قانونی سرپرست کو محکمے کی گرفت سے بچایا تھا، کیا میں تمہیں اسی پل سب کچھ بتا دیتا؟ مگر اب تیرہ سال کی عمر میں میرے بہانے دم توڑ رہے تھے، تم چھوٹے ضرور تھے مگر تم نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ تم غیر معمولی ہو۔ ہیری! میری روح کی گہرائیوں میں پریشانی دوڑ رہی تھی۔ میں جانتا تھا کہ وہ وقت جلد ہی آ جائے گا......''

''مگر تم گذشتہ سال پھول بھلیوں سے نکل آئے، تم نے سیڈرک ڈیگوری کو مرتے ہوئے دیکھا اور خود بھی موت کے منہ سے بال بال بچے...... پھر بھی میں نے تمہیں نہیں بتایا حالانکہ میں جانتا تھا کہ والڈی مورٹ کے لوٹنے کے بعد مجھے یہ کام فوری طور کر نمٹا دینا چاہئے تھا...... اور اب آج، میں جانتا ہوں کہ تم کافی عرصے سے اس پوشیدہ امر سے آگاہ ہونے کیلئے تیار ہو چکے ہو، جو میں نے اتنے طویل عرصے سے تمہیں بتانے سے گریز کر رہا تھا۔ میرا اکلوتا عذر یہ ہے کہ میں جانتا تھا کہ تم پر سکول کے باقی طلباء کی بہ نسبت زیادہ بوجھ اور دباؤ تھا، اس لئے میں ایک اور سب سے بڑے اور تکلیف دہ بوجھ......کو تم پر لادنا نہیں چاہتا تھا۔''

ہیری نے کچھ دیر انتظار کیا کہ ڈمبل ڈور آگے کچھ کہیں گے مگر وہ خاموش رہے۔

''میں ابھی تک آپ کی بات نہیں سمجھ پایا......''

''والڈی مورٹ نے تمہیں بچپن میں ہی ہلاک کرنے کی کوشش صرف اس لئے کی تھی کیونکہ تمہاری پیدائش سے قبل ایک پیش گوئی وجود میں آ چکی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ پیش گوئی کی جا چکی ہے مگر وہ کی تفصیل سے پوری طرح لاعلم تھا۔ تم جب بچے ہی تھے، اسی وقت وہ تمہیں مارنے کیلئے نکل پڑا تھا......اسے یہ پورا یقین تھا کہ وہ پیش گوئی کی شرائط کو پورا کر رہا ہے، جب تمہیں مارنے والا جادوئی کلمہ اسی پر پلٹ گیا اور اس کا وجود اور تمام طاقتیں بھسم ہو گئی تو اسے اس بات کا احساس ہو گیا کہ وہ سراسر غلطی پر تھا، اس لئے اپنا بدن دوبارہ پانے کے بعد اور خاص طور پر گذشتہ سال اس کے ہاتھوں سے حیرت انگیز طور پر تمہارے بچ نکلنے کے بعد وہ اس پیش گوئی کی پوری تفصیل جاننے کیلئے بے قرار ہو گیا۔ یہی وہ خفیہ ہتھیار تھا جسے وہ اپنی واپسی کے بعد اتنی شدت سے تلاش کر رہا تھا۔ وہ اس چیز کا علم

حاصل کرنا چاہتا تھا کہ وہ تمہیں کس طرح اپنی راہ سے ہمیشہ کیلئے نیست ونابود کر سکتا تھا؟......''

سورج اب پوری طرح طلوع ہو چکا تھا۔ ڈمبل ڈور کے دفتر میں دھوپ کی تیز روشنی ہر طرف پھیل چکی تھی۔ جس شیشے کے صندوق میں گوڈریک گری فنڈر کی تلوار رکھی ہوئی تھی، وہ سپیدی سے دمک رہا تھا اور اس کے اندر کا منظر دھندلا گیا تھا۔ ہیری نے فرش پر چاندی کے جو آلات پھینک کر توڑ ڈالے تھے، ان کے ٹکڑے شبنم کی طرح چمک رہے تھے اور اسکے عقب میں رکھا ہوا فاکس نامی ققنس کا سنہرا اسٹینڈ بھی چندھیا دینے روشنی پیدا کر رہا تھا۔ اس کے پلیٹ نما گھونسلے میں ننھا ققنس چوزہ دھیمے دھیمے انداز میں گیت گنگنا رہا تھا۔

''مگر پیش گوئی والا گولہ تو ٹوٹ گیا......'' ہیری نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''میں جب محرابی دروازے والے کمرے میں سے نیول کو سیڑھیوں پر اوپر چڑھا رہا تھا اسی وقت وہ پیش گوئی والا گولہ نیول کے پھٹے چوغے سے باہر نکل گیا اور زینے پر گر کر ٹوٹ گیا......''

''وہاں جو گولہ ٹوٹا تھا، وہ صرف شعبہ اسراریات میں رکھی ہوئی پیش گوئیوں کا ایک ریکارڈ تھا مگر وہ پیش گوئی کسی کے سامنے کی گئی تھی اور اس فرد کو وہ پیش گوئی بہت اچھی طرح سے یاد تھی۔''

''اسے کس نے سنا تھا......؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا حالانکہ وہ جواب کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

''میں نے......'' ڈمبل ڈور نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''سولہ سال قبل ایک سرد اور بارش بھری رات کو ہاگس ہیڈ کے شراب خانے کے بالائی منزل پر واقع ایک کمرے میں میں نے یہ پیش گوئی سنی تھی۔ میں وہاں پر علم جوتش کی ایک ماہر جوتشی سے ملاقات کیلئے گیا تھا جسے میں اپنے سکول میں تعینات کرنا چاہتا تھا حالانکہ میری کبھی ایسی خواہش نہیں رہی تھی کہ سکول میں علم جوتش کا مضمون بھی پڑھایا جائے۔ بہرحال، وہ ہستی ایک بہت مشہور، ممتاز، روشن ضمیر خاتون کی پڑپوتی کی پڑپوتی تھیں۔ اس لئے میں سوچا کہ شائستگی کا تقاضا ہے کہ انہیں اصلی عزت اور حقوق دیئے جائیں مگر اس سے ملاقات کے بعد مجھے سخت مایوسی ہوئی۔ مجھے محسوس ہوا کہ ان میں کسی قسم کی قابلیت موجود نہیں ہے، میں نے انہیں صاف صاف بتا دیا کہ میری رائے میں وہ اس عہدے کیلئے موزوں نہیں رہیں گی، پھر میں واپس چلنے کیلئے اُٹھ کھڑا ہوا۔''

ڈمبل ڈور کھڑے ہو گئے اور ہیری کے پاس سے گزر کر فاکس کے سنہری سٹینڈ کے قریب رکھی ہوئی سیاہ الماری تک گئے۔ انہوں نے الماری کا کواڑ کھولا اور اس کے اندر سے پتھر کا ایک خالی طاس باہر نکالا۔ اس جادوئی طاس کے کناروں پر قدیمی علم الحروف اور ہندسے منقش تھے۔ ہیری اس پتھر کے طاس کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اسی میں تو اس نے اپنے والد کو سنیپ کی تضحیک کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ ڈمبل ڈور اس طاس کو اُٹھائے واپس اپنی میز کی طرف لوٹ آئے۔ تیشہ یادداشت میز کی سطح پر رکھا اور اپنی چھڑی باہر نکال کر اسے اپنے ماتھے کی لہرایا۔ چھڑی کی نوک کنپٹی کے ساتھ لگا کر انہوں نے اپنے سر میں ایک یاد کا بہت باریک چاندی جیسا دھاگہ باہر کھینچا اور پھر اسے لہرا کر تیشہ یادداشت میں ڈال دیا۔ وہ مڑے اور دوبارہ اپنی میز کے پیچھے موجود اونچی کمر والی کرسی پر اطمینان سے

بیٹھ گئے۔ وہ ایک پل تک پتھر کے طاس میں اپنے خیال کو گھومتے ہوئے دیکھتے رہے پھر ایک آہ بھر کر انہوں نے اپنی چھڑی کا رخ اس کی طرف کیا اور اس کی نوک سے چاندی جیسے اس مائع اور گیس کی آمیزش والے محلول کو ہلایا۔

اس میں سے تھرکتا ہوا ایک ہیولا باہر نکلا جو کئی شالوں میں لپٹا ہوا تھا۔ موٹے عدسے والی عینک کے سیبل ٹراؤلینی کی آنکھیں بہت بڑی بڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ آہستہ سے گھومیں اور ان کے پاؤں تینشہ یاداشت میں تھے۔ وہ جب بولیں تو وہ ان کی معمول بھری آواز بالکل نہیں تھی بلکہ عجیب، سخت اور بھرائی ہوئی تھی۔ ہیری کو یاد آ گیا کہ ایسے ہی لہجے میں اس نے انہیں بولتے ہوئے سنا تھا جب انہوں نے وارم ٹیل کے فرار ہونے اور والڈی مورٹ کی واپسی کی پیش گوئی کی تھی۔ وہ بول رہی تھیں۔

''تاریکیوں کے شہنشاہ کو شکست سے دوچار کرنے کی غیر معمولی قوتوں بھرا شخص آنے والا ہے......وہ ان لوگوں کے گھر میں پیدا ہوگا جنہوں نے تین بار تاریکیوں کے شہنشاہ کا مقابلہ کیا ہوگا۔ جب ساتواں مہینہ ختم ہوگا، وہ تب پیدا ہوگا......اور تاریکیوں کے شہنشاہ اسے اپنا ہم پلہ تسلیم کریں گے......مگر اس میں ایسی قوتیں چھپی ہوں گی جن کے بارے میں تاریکیوں کے شہنشاہ کو ہرگز معلوم نہیں ہو پائے گا......اور ان میں سے ایک دوسرے کے ہاتھوں مارا جائے گا...... کیونکہ ایک کی موجودگی میں دوسرے کا زندہ رہنا ممکن نہیں ہے......تاریکیوں کے شہنشاہ کو شکست دینے والا ساتویں مہینے کے اختتام سے پہلے ہی پیدا ہو جائے گا......''

پروفیسر ٹراؤلینی کا عکس لرزا اور پھر آہستگی سے گھومتا ہوا طاس کی تہہ میں جا کر غائب ہو گیا۔

دفتر میں گہری خاموشی چھا گئی۔ ڈمبل ڈور، ہیری اور کسی بھی تصویر نے کوئی آواز نہیں نکالی۔ یہاں تک کہ فاکس نے بھی اپنا گیت گانا بند کر دیا تھا......

''پروفیسر ڈمبل ڈور!'' ہیری نے بہت آہستگی سے کہا۔ وہ اب بھی پتھر کے طاس کی گہرائیوں میں جھانک رہے تھے اور پوری طرح خیالوں میں کھوئے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ''یہ......یہ......اس کا مطلب ہے......اس کا مطلب ہے......''

''اس کا مطلب یہ تھا......'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''لارڈ والڈی مورٹ کے شیطانی ارادوں کو لگام ڈالنے اور اس کے عزائم کو نیست و نابود کرنے والا فرد تقریباً سولہ سال پہلے جولائی کے آخر میں پیدا ہوگا۔ یہ بچہ ان والدین کے گھر میں پیدا ہوگا جنہوں نے والڈی مورٹ کا تین بار مقابلہ کیا ہوگا......''

ہیری کو محسوس ہوا جیسے کوئی چیز اسے جکڑ رہی تھی، اسے ایک بار پھر سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔

''اس کا مطلب ہے......میں......؟''

ڈمبل ڈور نے اپنی عینک کے عدسوں سے ایک پل کیلئے غور سے دیکھا۔

''ہیری! پیش گوئی میں ایک مبہم اشارہ ہے، اس کا مطلب پوری طرح یہ نہیں تھا کہ وہ 'لڑکا' تم ہی ہو......سبیل کی یہ پیش گوئی دو جادوگر لڑکوں کی طرف اشارہ کر سکتی تھی کیونکہ وہ دونوں لڑکے اس سال جولائی کے اختتام پر ہی پیدا ہوئے تھے۔ حیرت انگیز بات یہ تھی

کہ دونوں کے والدین ققنس کے گروہ کا حصہ تھے اور وہ دونوں ہی والڈی مورٹ کے ساتھ مقابلے میں تین بار بمشکل بچے تھے۔ ظاہر ہے کہ ایک تو تم ہی تھے اور دوسرا...... نیول لانگ باٹم تھا!''

''مگر...... مگر شعبہ اسراریات کے شلف پر پیش گوئی کے گولے کے نیچے میرا نام کیوں تھا، نیول کا کیوں نہیں تھا؟'' ہیری الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

''والڈی مورٹ نے تم پر شیر خوارگی کے عمر میں حملہ کیا تھا اور وہ اپنا آپ گنوا بیٹھا، اس واقعے کے بعد پیش گوئی ریکارڈ میں دوبارہ نیا لیبل لگایا گیا تھا۔ پیش گوئی کے شعبے کے منتظم کو یہ اندازہ ہوا کہ والڈی مورٹ نے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش محض اس لئے کی تھی کہ اسے معلوم تھا کہ سیبل کی پیش گوئی کا اشارہ تمہاری طرف تھا......''

''تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ...... ہوسکتا ہے کہ وہ فرد میں نہ ہوں!'' ہیری نے کہا۔

ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا جیسے وہ بولنے سے پہلے اپنے اپنے ایک لفظ پوری طرح تول رہے ہوں اور انہیں ان کی ادائیگی میں کافی مشکل پیش آ رہی ہو۔ ''میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ لڑکے تم ہی ہو......!''

''مگر ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ نیول بھی جولائی کے آخر میں پیدا ہوا اور اس کے ممی ڈیڈی بھی والڈی مورٹ سے......''

''تم نے پیش گوئی کے دوسرے حصے کو فراموش کر دیا ہے۔ تم اس لڑکے کی ایک اہم علامت کی پہچان چھوڑ رہے ہو کہ جو والڈی مورٹ کو شکست سے دوچار کر سکتا ہے...... والڈی مورٹ خود اسے اپنا ہم پلہ تصور کرے گا...... اور اس نے ایسا ہی کیا ہے ہیری! اس نے نیول کو نہیں تمہیں خود منتخب کیا۔ اس نے تمہیں ایک ایسا نشان دیا جو خود میں ایک تحفہ اور سزا بھی تھا......''

''ممکن ہے کہ اس نے غلطی کی ہو اور ایک غلط لڑکے کو منتخب کر لیا ہو'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''ہوسکتا ہے کہ وہ تقدیر کا لکھا صحیح طور پر نہ پڑھ پایا ہو......''

''اس نے اس لڑکے کا انتخاب کیا جو اس کے لحاظ سے سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتا تھا......'' ڈمبل نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''اور ہیری! اس بات پر دھیان دو کہ اس نے خالص خون والے لڑکے نہیں منتخب کیا (جو اس کے اندازے کے مطابق اصلی جادوگر ہونے کا حقدار تھا) بلکہ اس نے اپنی ہی طرح کے ایک آدھ خالص خون والے لڑکے کو منتخب کیا۔ اس نے تمہیں دیکھنے سے پہلے ہی تم میں عکس دیکھ لیا۔ تمہیں یہ نشان دیتے وقت وہ تمہیں ہلاک کرنے میں بری طرح ناکام رہا جیسا کہ اس کا پکا عزم تھا بلکہ اس نے تمہیں ایسی قوتیں اور ایسا مستقبل دے دیا جس کی وجہ سے تم اس سے ایک بار نہیں بلکہ چار بار بچنے میں کامیاب ہو گئے ہو...... تمہارے یا نیول کے والدین بھی ایسا نہیں کر پائے تھے......''

''تو پھر اس نے ایسا کیوں کیا؟'' ہیری نے کہا جو اپنے وجود میں سکتہ اور یخ بستگی کا احساس محسوس کر رہا تھا۔ ''اس نے مجھے بچپن میں ہی ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی؟ اسے یہ دیکھنے کا انتظار کرنا چاہئے تھا کہ بڑا ہونے پر نیول یا مجھ میں سے کون زیادہ خطرناک

دکھائی دیتا ہے؟اسی تجزیئے کے بعد ہی اسے ہم میں سے کسی ایک کو ہلاک کرنے کی کوشش کرنا چاہئے تھی......''

''بالکل...... یہ زیادہ دانشمندانہ قدم ہوتا......'' ڈمبل ڈور نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔''مگر پیش گوئی کے بارے میں والڈی مورٹ کی معلومات ادھوری تھیں، سیبل نے ہاگس ہیڈ میں قیام صرف اس لئے کیا تھا کیونکہ وہ دوسرے شراب خانوں کی بہ نسبت سستا تھا۔ وہاں تھری بروم سٹکس کی بہ نسبت زیادہ عجیب اور پراسرار لوگ آتے تھے۔ جیسا کہ تمہیں اور تمہارے دوستوں کو بعد میں معلوم ہوا اور جیسے اس رات مجھے پتہ چلا۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے، جہاں کوئی بھی کسی کی بھی گفتگو آسانی سے سن سکتا تھا۔ ظاہر ہے کہ سیبل ٹراؤلینی سے ملاقات کے وقت میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہاں پر ایسا کوئی واقعہ پیش آ سکتا ہے، جسے سننے سے دوسروں کو بھی فرق پڑے گا۔ اوہ!......مگر خوش قسمتی یہ رہی کہ پیش گوئی کا مختصر حصہ سننے والے کو پکڑ لیا گیا اور بروقت بار میں سے باہر نکال دیا گیا......''

''تو اس نے صرف......''

''اس نے صرف ابتدائی بات ہی سنی تھی۔ وہ حصہ جس میں جولائی کے آخر میں پیدا ہونے والے لڑکے کا ذکر ہوا تھا، جس کے والدین کا تین بار والڈی مورٹ سے سامنا ہوا تھا۔ نتیجتاً وہ اپنے آقا کو یہ تنبیہ نہیں دے سکتا تھا کہ تم پر حملہ کرنے اور تمہیں اپنا ہم پلہ تسلیم کرنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ تمہیں اپنی خفیہ طاقتیں دے دے گا۔ درحقیقت والڈی مورٹ یہ کبھی نہیں جان پایا تھا کہ تم پر حملہ کرنے میں خطرہ ہوسکتا ہے یا انتظار کرنے اور زیادہ معلومات حاصل کرنے میں ہی سمجھداری ہوسکتی ہے۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ تم میں ایسی قوتیں پوشیدہ ہوں گی جن کے بارے میں تاریکیوں کے شہنشاہ کو بھی خبر نہیں ہوگی......''

''مگر مجھ میں ایسی کوئی قوتیں نہیں موجود ہیں!'' ہیری نے گھٹی ہوئی آواز میں کہا۔''مجھ میں ایسی کوئی طاقت نہیں ہے جو اس میں نہیں ہے، میں اس طریقے سے نہیں لڑسکتا جس طریقے سے وہ آج رات لڑ رہا تھا۔ میں لوگوں کے جسم پر قبضہ نہیں کرسکتا...... یا انہیں ہلاک نہیں کرسکتا......''

''شعبہ اسراریات میں ایک کمرہ ایسا بھی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''جس پر ہر وقت تالا لگا رہتا ہے۔ اس میں ایک ایسی طاقت بند ہے......وہ ایک ایسی طاقت ہے جو انسانی ذہانت کی بجائے فطرت کے مقابلے میں موت سے بھی زیادہ حیرت انگیز اور خطرناک ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ وہاں موجود تمام بھیانک اور اذیت ناک قوتوں کے مقابلے میں زیادہ اہم ہے۔ اس کمرے میں موجود قوت تم میں بہت زیادہ ہے اور والڈی مورٹ میں بالکل نہیں ہے۔ وہی قوت تمہیں آج رات سیریس کو بچانے کیلئے وہاں لے گئی تھی۔ اسی قوت نے تمہیں والڈی مورٹ کے قبضے سے بچایا تھا کیونکہ وہ جس قوت کو حقارت کی نظروں سے دیکھتا ہے، اس سے بھرے ہوئے وجود میں رہنا برداشت نہیں کرسکتا ہے...... بالآخر اس سے کوئی فرق نہیں پڑا کہ تم اپنے دماغ کو بند نہیں کرپائے۔ تمہارے دل نے تمہیں بچالیا......''

ہیری نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر اپنی آنکھیں موندلیں۔ اگر وہ سیریس کو بچانے نہیں گیا ہوتا تو سیریس اب بھی زندہ

ہوتا......سیریس کے بارے میں دوبارہ سوچنے کے پل کو نظرانداز کرنے کیلئے ہیری نے پوچھا حالانکہ اسے جواب کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

''پیش گوئی کے آخر میں......ایسا کہا گیا تھا......ایک کی موجودگی میں......''

''دوسرا زندہ نہیں سکتا ہے......'' ڈمبل ڈور کی اس کی بات مکمل کی۔

''یعنی......'' ہیری نے بمشکل اپنے منہ سے الفاظ ادا کرنے کی کوشش کی جو اس کے وجود کی گہرائیوں میں سے نکلتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ ''تو کیا اس سے یہ مراد ہے کہ......کہ ہم میں سے ایک کو دوسرے کو مارنا ہی ہوگا......آخر میں......؟''

''بالکل......!'' ڈمبل ڈور نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

کافی دیر گہری خاموشی چھائی رہی کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔ دفتر کی دیواروں سے بہت دور ہیری کو آوازوں کا شور سنائی دے رہا تھا۔ طلباء ناشتے کیلئے بڑے ہال میں جا رہے تھے۔ یہ ناممکن سا لگ رہا تھا کہ اس دُنیا میں ایسے لوگ بھی رہتے ہیں جو کھانا کھانا چاہتے ہیں اور خوشی سے ہنستے بھی ہیں جو نہ تو کچھ جانتے ہیں اور نہ ہی انہیں اس بات کی کوئی پرواہ تھی کہ سیریس بلیک ہمیشہ کیلئے چلا گیا ہے۔ سیریس پہلے ہی لاکھوں میل کے فاصلے پر لگ رہا تھا حالانکہ اب بھی ہیری کو اس بات پر افسوس ہو رہا تھا کہ اگر وہ آگے بڑھ کر پردہ کھینچ دیتا تو اسے سیریس اپنی طرف دیکھتا ہوا اور شاید مسکراتا ہوا مل جاتا......

''مجھے تمہیں ایک اور وضاحت بھی دینا ہے، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے جھجکتے ہوئے کہا۔ ''شاید تمہیں اس بات کا افسوس ہوا ہوگا کہ تمہیں پری فیکٹ کیوں نہیں بنایا گیا؟ میرا خیال تھا......تمہارے گرد پہلے ہی بہت ساری ذمہ داریوں کا جال بکھرا ہوا تھا......مزید بوجھ ڈالنا مناسب نہیں رہے گا......''

ہیری نے ان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا۔ ڈمبل ڈور کے چہرے پر ایک آنسو پھسلتا ہوا ان کی لمبی سفید ڈاڑھی میں جذب ہو رہا تھا......

اڑتیسواں باب

دوسری جنگ کا آغاز

'تم جانتے ہوکون؟' واپس لوٹ آیا ہے!

وزیر جادو کارنیلوس فج نے جمعہ کی رات کواخبار نویسوں اور نامہ نگاروں سے گفتگو سے بات چیت کرتے ہوئے اس بات کا سرکاری طور پر اعتراف کیا ہے کہ 'تم جانتے ہوکون؟' اس ملک میں واپس لوٹ آیا ہے اور وہ اپنی شیطانی سرگرمیوں میں دوبارہ فعال ہو چکا ہے۔

فج نے کہا ہے کہ ''بڑے افسوس کے ساتھ مجھے یہ اعلان کرنا پڑ رہا ہے کہ جو جادوگر خود کو شہنشاہ کہلوا تا ہے، آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میرا اشارہ کس کی طرف ہے؟ وہ ایک بار پھر ہمارے درمیان زندہ اور فعال ہو گیا ہے۔'' تھکے ہوئے اور پریشان حال فج نے نامہ نگاروں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ''اتنے ہی افسوس کے ساتھ ہمیں یہ بھی اعلان کرنا پڑ رہا ہے کہ اژقبان کے پہریدار روح کھچڑوں نے بغاوت کر دی ہے اور وہ محکمے کے زیر سیادت رہنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ روح کھچڑ درحقیقت اس وقت تاریکیوں کے شہنشاہ کے اشاروں پر چل رہے ہیں۔''

''ہم تمام جادونگری کے باسیوں سے پر امن رہنے کی درخواست کرتے ہیں۔ محکمے کے تجربہ کار اور موقعہ شناس اعلیٰ جادوگرمل کر اس صورت حال سے نبٹنے کیلئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہیں، جس میں ابتدائی گھریلو حفاظت کی رہنمائی اور ذاتی دفاع کے بارے میں ضروری ہدایات پر مشتمل کتابچہ شائع کیا جائے گا اور وہ تمام جادوگر گھرانوں تک مفت تقسیم کیا جائے گا۔''

وزیر جادو کے اعترافی بیان کے بعد جادونگری کے باسیوں میں انتہائی افسردگی اور خوف کی فضا پیدا ہوگئی ہے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ پچھلے بدھ تک ہمیں لگاتار ایسے اشارے دیئے جا رہے تھے کہ ان من گھڑت افواہوں

میں ذرا بھی سچائی نہیں ہے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' لوٹ آیا ہے۔

جادوئی محکمے کی اچانک اس بدلے رجحان سے ابھی تک کچھ واضح نہیں ہوا ہے۔ ان مبہم واقعات کی تفصیل جس میں محکمے کے اچانک رُخ پلٹنے سے تشویش ناک صورت حال پیدا ہو چکی ہے، باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' اور اس کے حمایتی چیلے (جنہیں مرگ خور کے نام سے بھی جانا جاتا ہے) جمعرات کی رات کو نہایت دیدہ دلیری سے جادوئی محکمے میں گھس گئے تھے۔

ایلبس ڈمبل ڈور جنہیں ایک بار پھر ہوگورٹس سکول برائے جادو ومخفی علوم کے ہیڈ ماسٹر کی تقرری دی جا چکی ہے، اور ان کی بین الاقوامی جادوئی کونسل میں سربراہ کی رکنیت بحال کر دی ہے، اس کے علاوہ ان کی جادوئی عدالت عظمٰی کی سابقہ حیثیت بھی لوٹا دی گئی ہے، اس بارے میں تفصیل بتانے کیلئے ہمیں دستیاب نہیں ہو پائے ہیں۔ وہ گذشتہ ایک سال سے اس بات پر اصرار کر رہے تھے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' ہلاک نہیں ہوا ہے، جیسا کہ بڑے پیمانے پر یہ امید کی جاتی تھی اور ایسا یقین دلایا گیا تھا کہ وہ اقتدار پر قابض ہونے کی کوشش میں جادوگروں کو تیزی سے بھرتی کر رہے تھے، اس دوران 'لڑکا جو بچ گیا'......

''ہیری! مجھے پورا یقین تھا کہ وہ تمہارا نام اس میں ضرور شامل کریں گے......'' ہرمائنی نے کہا اور اس نے روزنامہ جادوگر اخبار کے بالائی حصے کی نظر دوڑائی۔

وہ ہسپتال میں تھی۔ ہیری، رون کے پلنگ کے کنارے پر بیٹھا ہوا تھا اور وہ دونوں خبر سن رہے تھے جبکہ ہرمائنی روزنامہ جادوگر کے اتوار کی خصوصی اشاعت کے صفحہ اوّل پر چھپی ہوئی خبر سنا رہی تھی۔ جینی، جس کے ٹوٹے ہوئے ٹخنے کو میڈم پامفری نے ایک ہی پل میں ٹھیک کر دیا تھا، ہرمائنی کے پلنگ کے کنارے پر موجود تھی۔ نیول جس کی ناک ایک بار پھر پہلے جیسی ہو چکی تھی، دونوں پلنگوں کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور لونا ان سے ملنے کیلئے آئی تھی، ماہنامہ حیلہ سخن کا تازہ شمارہ الٹا کر کے پڑھنے میں مشغول تھی اور ہرمائنی کی بات بالکل نہیں سن رہی تھی۔

''ہیری! ایک بار پھر 'وہ لڑکا جو زندہ بچ گیا' جی اُٹھا ہے، ہے نا؟'' رون نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''اب وہ جھوٹا، دروغ گو اور فریبی پاگل نہیں رہا......''

اس نے اپنے پہلو میں رکھی ہوئی تپائی سے مٹھی بھر مینڈک کی چاکلیٹ اُٹھائے، ان میں سے کچھ ہیری، جینی اور نیول کی طرف اچھال دیئے اور پھر دانتوں سے اپنے چاکلیٹ کا ریپر پھاڑ لیا۔ اس کے بازوؤں پر اب بھی گہرے نشان دکھائی دے رہے تھے جہاں انسانی دماغ کے رنگین فیتوں نے کس کر شکنجہ ڈالا تھا۔ میڈم پامفری نے بتایا تھا کہ خیالات کی خطرناک لہریں کسی دوسری چیز کی بہ نسبت زیادہ گہرے نشان چھوڑ سکتی ہیں حالانکہ جب سے انہوں ڈی ایلبیس کا نشان اور داغ دھبے غائب کر دینے والا مرہم لگانا شروع کیا تھا

تب سے کچھ بہتری کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔

''ہاں ہیری! اب تو وہ تمہاری تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر رہے ہیں۔'' ہر مائنی نے ایک اداریے پر نیچے کی طرف نظریں ڈالتے ہوئے کہا۔ ''سچائی کی واحد آواز...... من گھڑت اور دیوانہ سمجھے جانے کے باوجود کبھی اپنے موٴقف سے پیچھے نہیں ہٹا......اسے متشدد اور ہتک آمیز رویہ برداشت کرنا...... مگر وہ ڈٹا رہا...... ہونہہ!'' ہر مائنی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''انہوں نے اس بات کا ذکر تو نہیں کیا کہ وہ تو خود روزنامہ جادوگر میں تشدد آمیز رویے اختیار کئے ہوئے تھے اور لگا تار تضحیک اُڑاتے رہے تھے......''

اچانک کراہتے ہوئے اس اپنی پسلیوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ ڈولوہاف نے ہر مائنی پر جو وار کیا تھا، خاموشی سے کئے جانے کی وجہ سے اس کی قوت کم ضرور ہوگئی تھی مگر اس کے باوجود میڈم پامفری کے الفاظ میں 'کافی حد نقصان ہوا تھا' ہر مائنی کو روزانہ دس مختلف مرکبات پینے پڑ رہے تھے۔ اس کی حالت کافی حد تک بہتر ہو چکی تھی اور اب وہ ہسپتال میں بستر پر پڑے پڑے بوریت کا شکار ہو چکی تھی۔

''تم جانتے ہو کون؟' کے قابض ہونے کی آخری کوشش، صفحہ دو سے چار تک...... محکمے کو ہمیں کیا بتانا چاہئے تھا؟ صفحہ نمبر پانچ...... کسی نے ایلبس ڈمبل ڈور کی بات کیوں نہیں سنی؟ صفحہ چھ سے آٹھ تک...... ہیری پوٹر کا تازہ ترین انٹرویو صفحہ نو پر......ار!'' ہر مائنی نے اخبار موڑ کر ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ ''اس سے انہیں لکھنے کا کافی مرچ مسالہ مل گیا ہے، اور ہیری کے ساتھ والا انٹرویو تازہ ترین نہیں ہے۔ وہ تو حیلہ سخن میں کئی مہینوں پہلے چھپ چکا ہے......''

''ڈیڈی نے انہیں وہ انٹرویو فروخت کر دیا ہے۔'' لونا نے حلیہ سخن کے تازہ شمارے کا ورق اُلٹتے ہوئے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''انہیں اس کی پرکشش قیمت مل گئی ہے، اس لئے ہم ان گرمیوں میں سویڈن کی سیر پر جا رہے ہیں تاکہ ہم خمدار سینگوں والے سنار کیکس کو پکڑ سکیں......''

ایسا محسوس ہوا جیسے ایک لمحے کیلئے ہر مائنی اس کی بات سن کر جھنجلا اُٹھی ہو۔

''یہ تو شاندار بات ہے......'' اس نے خود سنبھالتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

جینی کی نگاہ ہیری کے آنکھوں سے ٹکرائی اور پھر وہ مسکراتی ہوئی دوسری طرف دیکھنے لگی۔

''ٹھیک ہے!'' ہر مائنی نے تھوڑا سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے دوبارہ منہ بسورا، وہ اپنی تکلیف کو چھپانے میں ناکام رہی تھی۔ ''سکول میں کیا صورت حال چل رہی ہے؟......''

''پروفیسر فلٹ وک نے پانچویں منزل پر فریڈ اور جارج کے دلدلی ملبے کو ہٹا دیا ہے۔'' جینی نے بتایا۔ ''انہوں نے یہ کام صرف تین سیکنڈ میں کر دکھایا مگر انہوں نے کھڑکی کے نیچے ایک چھوٹا سا حصہ چھوڑ دیا ہے اور اس کے آس پاس رسیوں کی باڑھ لگا دی ہے......''

''وہ کیوں؟'' ہرمائنی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اوہ! انہوں نے بس اتنا ہی کہا ہے کہ یہ واقعی شاندار جادو تھا......'' جینی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے اُسے فریڈ اور جارج کی یادگار کے طور پر محفوظ کر لیا ہوگا۔'' رون نے چاکلیٹ سے بھرے ہوئے منہ سے بھرائی آواز نکال کر کہا۔ ''انہوں نے ہی تو مجھے چاکلیٹ بھیجے ہیں۔'' اس نے اپنے ہونٹوں کی طرف مینڈ کی چاکلیٹ کے ایک ٹکڑے کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے اشارہ کیا۔ پھر وہ ہیری کی طرف مڑ کو بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ ان کی جوک شاپ عمدہ چل رہی ہو گی، ہے نا؟''

''کیا ڈمبل ڈور کے واپس لوٹنے کے بعد ساری مشکلیں ختم ہو گئی ہیں؟'' ہرمائنی نے کہا جو تھوڑا ناراض دکھائی دے رہی تھی۔

''بالکل! تمام چیزیں اور حالات معمول پر آ چکے ہیں!'' نیول نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ فلیچ بھی خوش ہو گیا ہوگا، ہے نا؟'' رون نے چاکلیٹی مینڈک والے ایک کارڈ کو اپنے پہلو میں پڑے پانی کے جگ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا کر دیا، جس پر ڈمبل ڈور کی مسکراتی ہوئی تصویر دکھائی دے رہی تھی۔

''بالکل نہیں......'' جینی نے منہ بنا کر کہا۔ ''دراصل وہ تو بہت زیادہ غمگین ہو گیا ہے۔'' اس نے جلدی سے اپنی آواز آہستہ کر لی اور بڑبڑاتی ہوئی بولی۔ ''وہ تو یہ کہتا پھرتا ہے کہ ہوگورٹس میں امبریج کے آنے سے زیادہ خوشگوار حادثہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا......''

ان چھ بچوں نے مڑ کر ایک کونے کی طرف دیکھا۔ پروفیسر امبریج وہاں ایک پلنگ پر لیٹی لیٹی چھت کو گھور رہی تھیں۔ ڈمبل ڈور کو جب ان کے بارے میں خبر ملی تھی تو وہ تنہا ہی جنگل میں گئے تھے اور انہوں نے قنطورسوں سے مذاکرات کر کے انہیں رہائی دلوائی تھی جو کسی بھی طور پر انہیں چھوڑنے پر آمادہ نہیں تھے۔ وہ سب حیران تھے کہ انہوں نے یہ کام کیسے کر لیا تھا؟...... وہ امبریج کو سہارا دے کر درختوں اور کانٹے دار جھاڑیوں سے بچا کر بغیر کسی خراش کے کیسے نکال لائے تھے؟ یہ بات تو کوئی نہیں جانتا تھا اور امبریج عجیب صدماتی کیفیت میں مبتلا تھیں اور وہ بھی کچھ بتانے پر آمادہ نہیں تھیں۔ وہ جب سے سکول واپس لوٹی تھیں، تب سے جہاں تک انہیں معلوم تھا، وہ ایک لفظ تک نہیں بولی تھیں۔ کوئی بھی یہ نہیں جانتا تھا کہ ان کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا تھا؟ ان کے عام طور پر صاف رہنے والے چوہے جیسے بال اب بے حد گندے دکھائی دیتے تھے اور ان میں اب بھی ٹہنیوں اور پتوں کے خشک ٹکڑے پھنسے ہوئے دکھائی دے رہے تھے مگر ان کے بدن پر کوئی چوٹ نہیں دکھائی دیتی تھی......

''میڈم پامفری کہتی ہیں کہ انہیں شدید صدمہ پہنچا ہے۔'' ہرمائنی نے سرگوشی میں کہا۔

''اس سے کہیں زیادہ تو وہ اُداس دکھائی دیتی ہیں۔'' جینی نے کہا۔

رون اپنی زبان موڑ کر زور سے گھوڑے کی طرح ہنہنایا اور بولا۔

''ہاں! اگر ایسی آواز نکالو تو وہ فوراً چونک جاتی ہیں اور ان میں زندگی کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔'' رون کی بات مکمل ہونے سے

پہلے ہی امبریج اپنی بستر پر جم کر بیٹھ گئیں اور گھبرائی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگیں۔

''کوئی پریشانی ہے پروفیسر......؟'' اسی وقت میڈم پامفری نے اپنے دفتر کے دروازے سے سرنکال کر جھانکتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔

''نہیں نہیں......نہیں میں شاید کوئی خواب دیکھ رہی تھی......'' امبریج نے اپنے تکیے میں دوبارہ دھنستے ہوئے کہا۔

ہرمائنی اور جینی میں منہ پر چادر دبا کر اپنی ہنسی کو روکنے کی کوشش کی۔

''اوہ قنطورسوں کی بات چھڑ ہی گئی ہے تو اب ہمیں علم جوتش کی کلاس میں کون پڑھائے گا؟ کیا فائرنز یہیں رُکیں گے؟'' ہرمائنی نے پوچھا جس نے ان خود کو ہنسی کے دورے سے سنبھال لیا تھا۔

''اسے رُکنا ہی پڑے گا......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''باقی قنطورس اب اسے اپنے ریوڑ میں کبھی بھی شامل نہیں کریں گے، ہے نا؟''

''میرا خیال ہے کہ وہ اور پروفیسر ٹراؤلینی، اب دونوں ہی مل کر پڑھائیں گے۔'' جینی نے اپنا مفروضہ پیش کیا۔

''میں پورے دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ڈمبل ڈور یقیناً ٹراؤلینی سے نجات پانا چاہتے ہوں گے۔'' رون نے ہاتھ نچاتے ہوئے کہا جو چودھواں چاکلیٹی مینڈک کھا رہا تھا۔ ''ویسے اگر مجھ سے پوچھا جائے تو یہ پورا مضمون ہی بکواس ہے، فائرنز بھی کوئی اچھا استاد نہیں ہے......''

''تم یہ بات کیسے کہہ سکتے ہو؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔ ''جبکہ تمہیں اب یہ معلوم ہو چکا ہے کہ حقیقت میں بھی پیش گوئیاں ہوتی ہیں؟''

اس نے رون، ہرمائنی یا کسی بھی فرد کو یہ بات اب تک نہیں بتائی تھی کہ پیش گوئی میں کیا کہا گیا تھا؟ اس کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا اور سانسیں بے ترتیب محسوس ہونے لگیں۔ نیول نے انہیں بتا دیا تھا کہ موت گھر میں کے زینوں پر جب ہیری اسے کھینچ رہا تھا تو شیشے کا گولہ اس کے چوغے کے پھٹنے پر نکل کر ٹوٹ گیا تھا اور ہیری نے ابھی تک نیول کی بات کی تصحیح کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ وہ ان کے چہروں پر پھیلنے والے ناپسندیدہ جذبات دیکھنے کیلئے بالکل تیار نہیں تھا جو سچائی بتانے کے بعد ان کے چہروں پر اُمڈ آتے کہ وہ انہیں یہ حقیقت بتا دیتا کہ آنے والے وقت میں وہ یا تو قاتل بنے گا یا پھر مقتول......کیونکہ بیچ میں کوئی دوسرا راستہ موجود نہیں تھا۔

''یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ ٹوٹ گیا!'' ہرمائنی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں!'' رون نے اس کی تائید میں بولا۔ ''مگر تم جانتے ہو کون؟ کو بھی معلوم نہیں ہو پایا کہ اس میں دراصل کیا چھپا ہوا تھا، ہے نا؟......تم کہاں جا رہے ہو ہیری؟'' اس نے ہیری کو اُٹھتے دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا۔

''ار......ہیگرڈ کے پاس!'' ہیری نے جھجکتے ہوئے کہا۔ ''وہ ابھی ابھی واپس لوٹ آیا ہے اور میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ میں

اسے تم دونوں کی طبیعت کے بارے ضرور مطلع کروں گا......''

''اوہ ہاں!......ٹھیک ہے......کاش ہم بھی اس سے ملنے جا پاتے!'' رون نے کمرے کی کھڑکی سے چمکتے ہوئے نیلے آسمان کو دیکھتے ہوئے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

جب ہیری ہسپتال کی وارڈ سے باہر نکلنے لگا تو ہرمائنی نے کہا۔ ''ہماری طرف سے اس کا حال چال پوچھ لینا اور اس سے یہ بھی دریافت کرنا کہ اس کے چھوٹے......دوست کا کیا حال ہے؟'' ہیری نے وارڈ سے باہر نکلتے ہوئے اپنا ہاتھ لہرا کر اشارہ کیا کہ اس نے ہرمائنی کی بات سن لی ہے اور وہ سمجھ چکا ہے کہ اسے کیا پوچھنا ہے؟

سکول میں اتوار کے لحاظ سے کافی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ یہ واضح تھا کہ تمام طلباء دھوپ بھرے میدان میں تھے اور امتحانات ختم ہونے کا لطف اُٹھا رہے تھے۔ اب وہ سہ ماہی کے ان آخری دنوں میں کسی قسم کی دہرائی یا ہوم ورک کی پریشانی سے پوری طرح آزاد ہو چکے تھے۔ ہیری آہستہ آہستہ چلتا ہوا ویران راہداری کے پار جا رہا تھا۔ وہ چلتے ہوئے کھڑکیوں سے باہر دیکھتا جا رہا تھا۔ اسے کیوڈچ سٹیڈم میں کی بالائی قطاروں پر مٹرگشت کرتے ہوئے طلباء کے پھڑ پھڑاتے ہوئے چوغوں والے ہیولے دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ طلباء مستی میں جھیل کے پانی میں اتر کر تیراکی کا مزہ لے رہے تھے اور ان کے ساتھ ساتھ پانی کے حقیقی جاندار دیو ہیکل ہشت پا بھی جھیل کے پانی میں اچھل اچھل کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔

ہیری کیلئے یہ طے کرنا بے حد مشکل ہو گیا تھا کہ وہ لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا نہیں! وہ نہیں جانتا تھا کہ درحقیقت وہ کیا چاہتا تھا؟ جب وہ لوگوں کے ہجوم میں ہوتا تھا تو اس کے دل میں تنہا رہنے کی تمنا سر اُٹھانے لگتی تھی اور جب وہ تنہائی میں ہوتا تھا تو وہ اس سے اکتا کر لوگوں کے ہجوم میں پہنچ جانا چاہتا تھا۔ اس نے سوچا کہ اسے جا کر ہیگرڈ سے ضرور ملنا چاہئے کیونکہ وہ جب سے لوٹ آیا تھا، ہیری اس سے مل کر ٹھیک طرح سے بات نہیں کر پایا تھا۔

ہیری ابھی سنگ مرمر کی سیڑھیاں اتر کر بیرونی ہال میں پہنچا ہی تھا کہ اسی وقت دائیں طرف کا دروازہ کھلا اور اس میں سے ڈریکو ملفوائے، کریب اور گوئل کے چہرے نمودار ہوئے۔ ہیری کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اس دروازے کے دوسری طرف موجود راستہ سلے درن کے تہہ خانے کی طرف جاتا تھا۔ ہیری لاشعوری طور پر رُک گیا۔ ملفوائے اور اس کے ساتھی بھی ہیری کو دیکھ کر ٹھٹک گئے۔ ہر کوئی اپنی اپنی جگہ پر خاموش کھڑا تھا۔ صرف کھلے میدان کی طرف سے ہی شور وغل، ہنسنے اور اچھل کود کی سی آوازیں آ رہی تھیں۔

ملفوائے نے چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ یہ جائزہ لے رہا ہے کہ آس پاس کوئی استاد تو موجود نہیں ہے۔ پھر اس نے ہیری کی طرف طنز بھری نظروں سے دیکھا۔

''پوٹر! اب تمہاری موت فیصلہ کن طے ہو چکی ہے!'' وہ آہستگی سے بولا۔

''یہ کچھ عجیب بات نہیں ہے کہ تم نے یہ سوچا ہوگا کہ میں خوفزدہ ہو جاؤں گا۔'' ہیری نے اپنی بھنوئیں اُٹھا کر ہلکے پھلکے انداز میں

کہا۔

ہیری نے پہلے کبھی ڈریکو کو اتنے زیادہ غصے اور ناراضگی کی کیفیت میں نہیں دیکھا تھا۔ جانے کیوں ملفوائے کی حالت دیکھ کر اس کے وجود کے کسی گوشے میں فرحت اور طمانیت کا احساس جاگ اُٹھا تھا؟ اس نے اس کے زرد، نوکیلے چہرے کو غصے سے بگڑتے ہوئے دیکھا۔

''تمہیں اس کی قیمت چکانا پڑے گی پوٹر!'' ملفوائے نے بڑبڑا کر دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔ ''تم نے میرے ڈیڈی کے ساتھ جو سلوک کیا ہے، اس کی قیمت میں تم سے پوری پوری وصول کروں گا۔''

''ار......اب تو واقعی مجھے ڈر لگنے لگا ہے۔'' ہیری نے بناوٹی خوف کا مظاہرہ کرتے ہوئے طنز کیا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم تینوں کے مقابلے میں والڈی سے مقابلہ کرنا تو بہت زیادہ آسان تھا......اوہ کیا ہوا؟'' ہیری نے سر اُٹھا کر پوچھا۔ کیونکہ والڈی موورٹ کا نام سن کر ملفوائے، کریب اور گوئل سہم کر چونک گئے تھے۔ ''وہ تمہارے ڈیڈی کا دست ہے، ہے نا؟ تم اس کے نام سے تو نہیں ڈر گئے، کیوں؟''

''پوٹر! تمہیں لگتا ہے کہ تم بہت بڑے آدمی بن گئے ہو؟'' ملفوائے نے تلخ لہجے میں لفظ چباتے ہوئے کہا۔ کریب اور گوئل اس کے اردگرد سنجیدگی سے کھڑے ہیری کو گھور رہے تھے۔ ''تم ذرا ٹھہرو تو سہی، میں تمہیں بتا دوں کہ تم میرے ڈیڈی کو اژقبان نہیں پہنچا سکتے......''

''میرا اندازہ ہے کہ وہ اب تک وہاں پہنچ بھی چکے ہوں گے!'' ہیری نے ہنس کر کہا۔

''روح کھچڑا اژقبان سے جا چکے ہیں، میرے ڈیڈی اور ان کے ساتھی پلک جھپکتے ہی باہر نکل آئیں گے......'' ملفوائے نے آہستگی سے شیخی بگھارتے ہوئے کہا۔

''بالکل! میرا خیال یہی ہے کہ وہ باہر نکل آئیں گے۔'' ہیری نے کہا۔ ''اس سے کیا فرق پڑے گا؟ کم از کم لوگ ان کی حقیقت تو جان ہی چکے ہیں کہ وہ کس قدر گھٹیا شخص ہیں......''

ملفوائے کا ہاتھ اپنی چھڑی کی طرف بڑھ گیا مگر ہیری اس سے کہیں تیز نکلا۔ ملفوائے کی انگلیاں ابھی جیب تک ہی پہنچ پائی تھیں کہ ہیری نے اپنی چھڑی باہر نکال کر اس پر تان لی تھی۔

''پوٹر......''

بیرونی ہال میں ایک آواز گونجی۔ پروفیسر سنیپ اپنے دفتر تک جانے والی سیڑھیوں پر آ چکے تھے۔ انہیں دیکھتے ہی ہیری کے دل و دماغ میں نفرت کا لاوا ابلنے لگا۔ وہ ملفوائے کو دیکھ کر اتنا نہیں بھڑکا تھا جتنا کہ سنیپ کو دیکھ کر بھڑک گیا تھا۔ چاہے ڈمبل ڈور جو بھی کہیں، جو بھی دلیل دیں مگر ہیری انہیں معاف کرنے کیلئے ہرگز تیار نہیں تھا......کبھی نہیں!

سنیپ ان چاروں کی طرف دھڑ دھڑاتے ہوئے آئے اور انہوں نے انہیں ٹٹولا۔

''تم کیا کررہے ہو، پوٹر؟'' انہوں نے ہمیشہ کی طرح سرد اور دھیمی آواز میں پوچھا۔

''میں یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کررہا ہوں کہ ملفوائے کو کس جادوئی وار سے سزا دوں، سر!'' ہیری نے بے دھڑک انداز میں کہا۔

سنیپ نے اس کی طرف گھور کر دیکھا اور کئی لمحوں تک کچھ نہیں بولے۔

''چھڑی فوراً اندر رکھ لو، پوٹر!'' وہ سرد آواز میں غرا کر بولے۔ ''گری فنڈر کے دس پوائنٹس کم......'' سنیپ نے دیوار پر لگی دیوہیکل ریت گھڑی کی طرف دیکھا اور پھر طنزیہ انداز میں مسکرا کر بولے۔ ''اوہ! گری فنڈر کے پاس تو ایک بھی پوائنٹ بھی نہیں بچا ہے، پوٹر! اس لحاظ سے تو ہمیں......''

''گری فنڈر کو کچھ اور پوائنٹس دینا ہوں گے، ہے نا؟''

ان کے عقب سے ایک تیکھی آواز گونجی۔ پروفیسر میک گوناگل ابھی ابھی پتھر کی سیڑھیوں پر چڑھ کر سکول میں داخل ہوئی تھیں۔ ان کے ایک ہاتھ میں چہار خانے والا ہینڈ بیگ تھا اور دوسرے ہاتھ میں لاٹھی تھی، جس کی ٹیک کے سہارے وہ چل رہی تھیں مگر اس کے علاوہ ان کی حالت کافی اچھی دکھائی دے رہی تھی......

''پروفیسر میک گوناگل!'' سنیپ نے ان کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''آپ سینیٹ مونگوز سے لوٹ آئیں......''

''بالکل پروفیسر سنیپ!'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنا سفری چوغہ اتارتے ہوئے کہا۔ ''اب میں بالکل نئی ہوگئی ہوں۔ تم دونوں......کریب......گوئل!''

انہوں نے شاہانہ انداز میں ان دونوں کو اپنے پاس بلایا۔ وہ اپنے بڑے بڑے پیر اُٹھاتے ہوئے عجیب انداز میں ان کے قریب پہنچ گئے۔ پروفیسر میک گوناگل نے کریب کے ہاتھوں میں اپنا چہار خانوں والا بیگ تھما دیا اور اپنا سفری چوغہ لپیٹ کر گوئل کے سینے پر رکھتے ہوئے کہا۔ ''انہیں میرے دفتر میں رکھ آؤ......''

وہ دونوں بے چارگی کے عالم میں سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

''تو پھر ٹھیک ہے!'' پروفیسر میک گوناگل نے دیوار پر لگی ہوئی دیوہیکل ریت گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ پوٹر اور اس کے دوستوں میں سے ہر ایک کو پچاس پچاس پوائنٹس تو ملنا چاہئیں کیونکہ انہوں نے بڑی ہمت و جرأت کے ساتھ 'تم جانتے ہو کون؟' کے آنے کے بارے میں جادونگری کے باسیوں کو خبردار کیا ہے۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، پروفیسر سنیپ؟''

''کیا؟'' پروفیسر چونک کر بولے، حالانکہ ہیری کو معلوم تھا کہ انہوں نے یہ بات اچھی طرح سے سن لی تھی۔ ''اوہ ہاں!......میرا خیال ہے کہ......''

''تو پوٹر، دونوں ویزلی بہن بھائی، لانگ باٹم اور مس گرینجر کو پچاس پچاس پوائنٹس۔'' پروفیسر میک گوناگل نے پروفیسر سنیپ کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ان کے بولتے ہی گری فنڈر کی ریت گھڑی کی سطح تیزی سے بڑھنے لگی۔ ''اوہ! میرا خیال ہے کہ پچاس پوائنٹس مس لوگڈ کو بھی ملنا چاہئیں۔'' انہوں نے مزید کہا جس پر ریون کلا کی ریت گھڑی میں کئی نیلے نیلم گر گئے۔ ''پروفیسر سنیپ! مجھے اندازہ ہے کہ آپ مسٹر پوٹر کے دس پوائنٹ کم کرنا چاہتے تھے، تو اس لئے......''

گری فنڈر کی ریت گھڑی کی سطح میں ہلکا سا فرق پڑ گیا۔

''ٹھیک ہے، پوٹر اور ملفوائے! میرا خیال ہے کہ اتنے سہانے دن میں تم لوگوں کو باہر میدان میں ہونا چاہئے......'' پروفیسر میک گوناگل نے تیزی سے کہا۔

ہیری کو دوبارہ یاد دلانے کی نوبت ہی نہیں پیش آئی تھی، اس نے اپنی چھڑی واپس اپنے چوغے میں رکھ لی تھی اور سیدھے سامنے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سنیپ اور میک گوناگل کی طرف پلٹ کر دیکھا تک نہیں تھا۔

جب وہ گھاس پر چلتا ہوا ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف جانے لگا تو اس پر گرم دھوپ پڑی۔ طلباء گھاس پر لیٹ کر دھوپ سینکنے کا لطف اُٹھا رہے تھے۔ کئی روزنامہ جادوگر کی خصوصی اشاعت والا میگزین پڑھ رہے تھے اور چاکلیٹ کا مزہ اُٹھا رہے تھے۔ ہیری کے وہاں سے گزرتے ہوئے انہوں نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دلچسپ نظروں سے دیکھا، کچھ نے تو اسے آواز بھی لگائی یا ہاتھ ہلا کر قریب آنے کا اشارہ کیا۔ وہ یہ اظہار کرنے کیلئے متمنی دکھائی دے رہے تھے کہ انہوں نے بھی روزنامہ جادوگر کی طرح اسے اپنا ہیرو تسلیم کر لیا ہے۔ ہیری نے ان میں سے کسی کو کچھ نہیں کہا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ سب تین دن پہلے ہونے والے دلخراش حادثے کے بارے میں کتنا جانتے تھے؟ مگر وہ اب تک سوالات کی بوچھاڑ سے محفوظ تھا اور وہ آئندہ کیلئے بھی ایسا ہی چاہتا تھا۔

جب اس نے ہیگرڈ کے جھونپڑے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اسے لگا کہ وہ باہر گیا ہوگا مگر اسی وقت ایک کونے سے فینگ بھونکتا ہوا اس کی طرف لپکا اور اپنی لگاوٹ کا اتنا شدید اظہار کیا کہ ہیری گرتے گرتے بمشکل بچا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ ہیگرڈ اندر نہیں تھا بلکہ عقبی باغیچے میں سبزیاں چن رہا تھا۔ جب ہیری باغیچے کی باڑھ کی طرف بڑھا تو ہیگرڈ نے اسے آتا ہوا دیکھ لیا۔

''آؤ ہیری! اندر آجاؤ...... اندر آجاؤ۔ ہم ایک ایک کپ ککرونڈے کا جوس پیتے ہیں!'' ہیگرڈ نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اب تمہارا اور تمہارے دوستوں کا حال کیسا ہے؟'' ہیگرڈ نے پوچھا جب وہ جھونپڑے کے اندر پہنچ کر لکڑی کے میز کے گرد بیٹھ چکے تھے اور ان کے سامنے برف سے ٹھنڈا ایک ایک گلاس ککرونڈے کا جوس آ چکا تھا۔ ''اوہ ہاں! ٹھیک ہی لگ رہا ہے...... کیوں؟''

ہیگرڈ کے چہرے کو دیکھ کر ہیری نے اس کی پریشانی بھانپ لی تھی کہ وہ ہیری کے بدن کو صحیح سلامت دیکھ کر یہ بات نہیں کر رہا تھا۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں!'' ہیری نے جلدی سے کہا کیونکہ وہ اس موضوع پر کوئی بات چیت نہیں کرنا چاہتا تھا جو اس وقت ہیگرڈ کے دماغ میں چل رہا تھا۔ ''تم یہاں سے کہاں گئے تھے؟''

''میں اوپر والی پہاڑیوں میں چھپ گیا تھا۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔ ''ایک غار میں پناہ لے لی تھی، بالکل ویسے ہی جیسے سیریس نے لی تھی جب وہ......''

ہیگرڈ نے اچانک اپنی بات ادھوری چھوڑ دی اور پھر اپنا گلا کھنکار کر ہیری کی طرف دیکھا پھر اس نے جوس کا ایک لمبا گھونٹ لیا۔ ''خیر جو کچھ بھی ہوا، ہم واپس لوٹ آئے ہیں!'' اس نے کمزور سی آواز میں کہا۔

''تم......تم پہلے کی بہ نسبت زیادہ بہتر دکھائی دے رہے ہو۔'' ہیری نے خاموش نہ رہنے کا فیصلہ کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ بات چیت کو سیریس کے تکلیف ذکر کی طرف مڑنے نہیں دینا چاہتا تھا۔

''کیا مطلب؟'' ہیگرڈ نے ناسمجھی سے پوچھا پھر جیسے اسے ہیری کی بات سمجھ میں آ گئی تھی، اس نے اپنا بھاری بھرکم ہاتھ اُٹھا کر اپنے چہرے پر پھیرا اور بولا۔ ''اوہ......اوہ ہاں! گراپی اب کافی حد تک سنبھل چکا ہے، تم جانتے ہو، جب ہم واپس لوٹے تو وہ ہمیں دیکھ کر بے حد خوش ہوا تھا۔ وہ واقعی ایک اچھا لڑکا ہے......ویسے ہم سوچ رہے ہیں کہ اس کیلئے جلد ہی ایک اچھی لڑکی ڈھونڈنے کیلئے جائیں......''

ہیری عام حالات میں شاید ہیگرڈ کے دماغ میں سے یہ خیال نکالنے کی کوشش کرتا کہ جنگل میں ایک اور دیونی کے آنے کا اندیشہ جو شاید گراپ سے بھی زیادہ وحشی اور جنگلی ہو سکتی تھی۔ یقینی طور پر نہایت ڈراؤنا اور ہیبت ناک تھا مگر جانے کیوں ہیری اس معاملے پر کوئی بحث کرنے کیلئے خود میں ہمت نہیں پیدا کر پایا تھا۔ اس کے دل میں اچانک یہ خواہش جوش مارنے لگی کہ کاش اسے تنہائی میسر ہوتی۔ وہ جلدی واپس لوٹنے کیلئے ککروندے کے جوس کے بڑے بڑے گھونٹ حلق سے اتارنے لگا اور نصف گلاس ختم کرنے میں کامیاب ہو گیا......

''ہیری! اب پوری جادونگری یہ جان چکی ہے کہ تم واقعی سچ بول رہے تھے۔'' ہیگرڈ نے آہستگی سے نرم لہجے میں اور غیر متوقع طور پر کہا اور وہ ہیری کو غور غور سے دیکھتا رہا۔ ''یہ اچھا ہوا، ہے نا؟''

ہیری نے محض کندھے اچکا دیئے۔

''سنو!'' ہیگرڈ نے میز پر اس کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ ''ہم سیریس کو تمہاری پیدائش سے بھی پہلے جانتے تھے......وہ بھرپور مقابلہ کرتے ہوئے مر گیا اور یہی وہ موت تھی جو اسے ہمیشہ سے پسند تھی......''

''وہ وہاں جانے کا بالکل خواہش مند نہیں تھا......'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

ہیگرڈ نے کھچڑی بالوں سے بھرے ہوئے بڑے سر کو آہستگی سے ہلایا۔

''نہیں، ہمیں ایسا نہیں لگتا ہے کہ وہ جانا چاہتا تھا مگر پھر بھی...... وہ کبھی گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر اپنے سامنے دوسروں کو لڑتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا تھا......اگر وہ اس لمحے مدد کیلئے باہر نہ نکلتا تو وہ اس کیلئے ساری زندگی خود کو معاف نہ کر پاتا......''

ہیری اچانک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''مجھے رون اور ہرمائنی کو دیکھنے کیلئے ہسپتال جانا ہے۔'' وہ سپاٹ مشینی انداز میں بولا۔

''اوہ!'' ہیگرڈ نے تھوڑا پریشان دکھائی دیتے ہوئے کہا۔ ''اوہ ہاں!......ٹھیک ہے ہیری!......اپنا دھیان رکھنا اور جب بھی موقع ملے تو چلے آنا......ٹھیک ہے؟''

''ہاں!......ٹھیک ہے!''

ہیری تیزی سے دروازے تک گیا اور اسے زور سے کھینچ کر کھولا۔ ابھی الوداعی الفاظ ہیگرڈ کے منہ میں ہی تھے کہ ہیری جھونپڑے سے نکل کر دھوپ میں پہنچ چکا تھا۔ وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا میدان عبور کر رہا تھا۔ ایک بار پھر میدان سے گزرتے ہوئے طلباء نے اسے آوازیں دی اور قریب آنے کے اشارے کئے، اس نے کچھ لمحات تک اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ سب اس کی راہ سے غائب ہو جائیں اور جب وہ اپنی آنکھیں دوبارہ کھولے تو وہ وہاں اکیلا ہی ہو......

امتحانات ختم ہونے اور والڈی مورٹ کے دکھائے ہوئے خواب سے پہلے کی بات کچھ اور تھی، تب تو اس کی سب سے اہم خواہش یہی تھی کہ جادوئی دنیا یہ جان لے کہ وہ سچ بول رہا ہے، یہ جان لے کہ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے اور یہ تسلیم کر لے کہ وہ نہ تو جھوٹا ہے اور نہ ہی اس کے دماغ میں کوئی خلل واقع ہوا ہے مگر اب......

وہ جھیل کے کنارے پر چلتا ہوا دور نکل آیا اور پھر ایک کنارے پر بیٹھ گیا۔ الجھی ہوئی جھاڑیوں کی اوٹ میں بیٹھنے کی وجہ سے وہ آنے جانے والوں کی نگاہوں سے بالکل چھپ گیا تھا۔ وہ چمکتے ہوئے پانی کی سطح کو دیکھتا ہوا سوچوں کے بھنور میں ڈوب گیا۔

شاید وہ اس لئے تنہا رہنا چاہتا تھا کیونکہ ڈمبل ڈور سے ہوئی گفتگو کے بعد وہ خود کو باقی سب لوگوں سے الگ تھلگ محسوس کر رہا تھا۔ ایک غیبی ہاتھ اسے پکڑ کر باقی دنیا سے الگ کر رہا تھا، وہ ہمیشہ سے سب سے الگ ہی ثابت ہوا تھا۔ اصلی بات تو یہ تھی کہ وہ کبھی اس کیفیت کا مطلب نہیں سمجھ پایا تھا......

جھیل کے کنارے بیٹھتے وقت دکھ کا ناقابل برداشت بوجھ اسے اپنے تلے کچل رہا تھا۔ سیریس کے جانے کا احساس اتنا تازہ تھا کہ اسے بہت زیادہ ڈر نہیں لگ رہا تھا۔ دھوپ کھلی ہوئی تھی، میدان میں چاروں طرف ہنستے ہوئے طلباء بھرے پڑے تھے اور وہ خود کو ان سے اسی طرح الگ تھلگ محسوس کر رہا تھا جیسے وہ کسی الگ نسل سے تعلق رکھتا ہو مگر پھر بھی وہاں بیٹھے ہوئے یہ یقین کر لینا بہت مشکل تھا کہ زندگی میں آگے چل کر وہ کسی کو قتل کر دے گا یا پھر کوئی اس کی زندگی کا چراغ بجھا ڈالے گا......

وہ وہاں بیٹھ کر دیر تک پانی کے بہاؤ کو ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔ وہ کوشش کرتا رہا کہ اپنے قانونی سرپرست کے بارے میں نہ

سوچے یا یہ یاد نہ کرے کہ اسی جگہ کے ٹھیک سامنے دوسرے کنارے پر سیریس ایک بار سوروح کھچڑوں سے بچنے کی کوشش میں نڈھال ہو کر گر گیا تھا......

سورج ڈھلنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ اسے سردی لگ رہی تھی۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور سکول کی طرف لوٹنے لگا۔ چلتے چلتے وہ اپنی آستین سے بار بار اپنا چہرہ پونچھ رہا تھا۔

☆☆☆☆

رون اور ہرمائنی سہ ماہی کے اختتام سے تین دن پہلے ہسپتال سے پوری طرح صحت یاب ہو کر واپس آ چکے تھے۔ ہرمائنی سیریس کے بارے میں بات کرنے میں دلچسپی لے رہی تھی مگر جب بھی وہ اس کا نام لیتی تھی تو رون آہستگی سے کوئی آواز نکال کر اسے خاموش کر دیتا تھا۔ ہیری کو اب بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اپنے قانونی سرپرست کے بارے میں باتیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کی خواہش اس کے مزاج کے لحاظ سے بدلتی رہتی تھی۔ بہرحال، وہ ایک بات اچھی طرح جانتا تھا حالانکہ اس پل وہ بہت زیادہ دکھی تھا مگر پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار میں پہنچنے کے بعد اسے ہوگورٹس کی بہت زیادہ یاد آئے گی۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ اسے ہر سال گرمیوں میں وہاں کیوں لوٹنا پڑتا تھا مگر اس کے باوجود اسے یہ سب خوشگوار نہیں محسوس ہو رہا تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ وہاں جانے کا خیال اسے پہلے کبھی اتنا بھیانک نہیں لگا تھا......

سہ ماہی ختم ہونے کے ایک دن پروفیسر امبریج ہوگورٹس سے چلی گئیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ رات کے کھانے کے دوران وہ ہسپتال سے چوری چھپے فرار جانا چاہتی تھیں۔ شاید انہیں یہ امید تھی کہ وہ چپکے سے ہوگورٹس کو خیرباد کہہ جائیں گی مگر بدقسمتی سے وہ راستے میں پیوس سے ٹکرا گئیں۔ پیوس نے فریڈ کی ہدایت کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اس آخری موقع کا بھی پورا پورا لطف اُٹھایا تھا۔ اس نے خوشی میں جھومتے ہوئے انہیں سکول کی حدود سے باہر بھگایا تھا۔ وہ ایک چھڑی اور چاک کے سفوف سے بھرا موزہ لے کر ان کے پیچھے پیچھے لپکتا رہا اور ان پر سفید سفوف کی بارش کرتا رہا۔ وہ انہیں اپنے آگے آگے دوڑاتا رہا۔ کئی طلباء تو تماشہ دیکھنے کیلئے دوڑ کر بیرونی ہال میں آ پہنچے اور سکول سے نکل کر آگے آگے دوڑتا ہوا دیکھ کر خوشی سے ہنسنے لگے۔ فریقوں کے سربراہوں نے بھی انہیں رسمی طور پر روکنے کی کوشش کی۔ پیوس کو کچھ کمزور دھمکیاں دینے کے بعد پروفیسر میک گوناگل تھک ہار کر اساتذہ والی میز پر آ بیٹھیں اور تاسف کا اظہار کرنے لگیں، انہوں نے اپنے ساتھی اساتذہ کو بتایا کہ وہ خود امبریج کے پیچھے اس لئے نہیں بھاگ سکیں کیونکہ پیوس ان کی چھڑی لے گیا تھا......

بالآخر سکول میں ان کی آخری شام آ گئی۔ زیادہ تر طلباء اپنے سامان کی پیکنگ کر چکے تھے اور نصابی سہ ماہیوں کی آخری الوداعی تقریب میں شرکت کیلئے نیچے بڑے ہال میں پہنچ چکے تھے۔ ہیری اس جشن تقریب میں نہ تو جانا چاہتا تھا اور نہ ہی اس نے ابھی تک اپنے سامان کی پیکنگ کا کام شروع کیا تھا۔

''اسے کل کر لینا......'' رون نے کہا جو کمرے کے دروازے کے پاس اس کا انتظار کر رہا تھا۔''اب چلو بھی......میں بھوک کے مارے دہرا ہوا جا رہا ہوں۔''

''تم جاؤ......میں تمہارے پیچھے آ رہا ہوں!'' ہیری نے دھیمے انداز میں کہا۔

رون کے جانے کے بعد جب کمرے کا دروازہ بند ہو گیا تو ہیری نے پیکنگ کرنے کے معاملے میں کوئی پیش رفت نہیں کی، وہ الوداعی جشن کی تقریب میں تو قطعی نہیں جانا چاہتا تھا۔ اسے اس بات کی فکر کھائے جا رہی تھی کہ ڈمبل ڈور اپنے الوداعی خطاب میں اس کا ذکر ضرور کریں گے۔ وہ لازمی طور پر والڈی مورٹ کی واپسی کے بارے میں بتائیں گے، انہوں نے پچھلے سال بھی تو یہ بات بتائی تھی......

ہیری نے اپنے صندوق کے بالکل تہہ سے کچھ گڈ مڈ چوغے نکالے تاکہ وہ تہہ کئے ہوئے کپڑوں کیلئے جگہ بنا سکے۔ ایسا کرتے ہوئے اسے ایک کونے میں ایک بری طرح سے لپٹا ہوا پیکٹ دکھائی دیا۔ اسے سمجھ میں نہیں آ پایا کہ وہ پیکٹ وہاں کیسے پہنچ گیا تھا؟ وہ نیچے جھکا اور اپنے جوتوں کے نیچے سے اسے کھینچ کر باہر نکالا اور اس کا جائزہ لینے لگا۔

کچھ ہی سیکنڈ میں اسے معلوم ہوا گیا کہ وہ کیا تھا۔ سیریس نے اسے یہ پیکٹ سب کی نظروں سے بچا کر گیرم مالڈ پیلس کے مکان نمبر بارہ سے چلتے وقت یہ کہتے ہوئے تھمایا تھا۔'اگر تمہیں میری ضرورت پڑے تو اس کا استعمال کرنا، ٹھیک ہے!'

ہیری نے پلنگ پر بیٹھ کر پیکٹ کھولا۔ اس میں سے ایک چھوٹا چوکور جیبی آئینہ نکل کر اس کی جھولی میں گر گیا۔ یہ کافی پرانا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ حیرت انگیز طور پر میلا اور گندہ تھا۔ ہیری نے اسے اپنے چہرے تک اُٹھایا، اسے اس میں اپنا چہرہ دکھائی دیا۔ اس نے آئینے کو پلٹ کر دیکھا۔ دوسری طرف سیریس کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ایک عبارت دکھائی دے رہی تھی۔

یہ دو طرفی آئینہ ہے، میرے پاس اس کا جوڑی دار آئینہ ہے، اگر تمہیں مجھ سے بات کرنے کی کبھی ضرورت پڑے تو بس اسے سامنے کر کے میرا نام لینا۔ تم فوراً میرے آئینے میں دکھائی دو گے اور میں تم سے تمہارے آئینے میں بات کر سکوں گا۔ جیمس اور میں الگ الگ سزا کاٹتے وقت اس کا استعمال کیا کرتے تھے۔

ہیری کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا۔ اسے یاد تھا کہ اس نے چار سال پہلے اپنے ماں باپ کو ایرائز کے آئینے میں دیکھا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اسی وقت سیریس سے دوبارہ بات کر سکے گا......

اس نے چاروں طرف دیکھ کر یہ تسلی کی کہ کوئی وہاں موجود تو نہیں تھا۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ اس نے آئینے کو پلٹا اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اسے اپنے چہرے کے مقابل اُٹھایا اور بلند اور صاف آواز میں پکارا......''سیریس......''

اس کی بے ترتیب سانس سے آئینے کی سطح پر دھندسی پھیل گئی۔ اس نے آئینے کو مزید چہرے کے نزدیک کر لیا۔ اس کا دل اچھل کر

حلق میں آن اٹکا اور ہاتھ ایک بار لرز اُٹھا۔ جو آنکھیں اس دھند کے درمیان اس کی طرف دیکھ رہی تھیں، وہ حیرت انگیز طور پر اسی کی تھیں۔

اس نے دوبارہ آئینے کو اپنے چوغے کو صاف کیا اور دوبارہ اس کا نام پکارا تاکہ اس کے الفاظ کمرے میں گونج سکیں۔ ''سیریس بلیک......''

مگر کچھ نہیں ہوا۔ آئینے میں دکھائی دینے والا چہرہ حیرت انگیز طور اب بھی اسی کا ہی تھا......

ہیری کے دماغ میں ایک خیال کوندا کہ جب سیریس محرابی دروازے کے پردے کے پیچھے گیا تھا تو اس کے پاس یہ آئینہ نہیں تھا، اسی لئے یہ کام نہیں کر رہا ہے......

ہیری ایک پل کیلئے بالکل ساکت بیٹھا رہا پھر اس نے آئینے کو واپس صندوق میں پھینک دیا جس سے وہ چھناکے سے ٹوٹ گیا۔ ایک منٹ تک تو اسے یقین ہو چکا تھا کہ وہ سیریس کو دیکھ سکتا ہے، اس سے بات کر رہا ہے......

مایوسی کے گھن گھور سائے اس کے وجود پر مکڑی کے جالے کی طرح پھیل چکے تھے۔ وہ کھڑا ہو گیا اور اپنے صندوق میں ٹوٹے ہوئے آئینے کے اوپر بے ترتیب انداز میں سامان پھینکنے لگا۔ مگر اسی وقت اس کے دل میں ایک اور خیال پیدا ہوا...... آئینے سے بھی عمدہ خیال...... ایک بہت بڑا اور اہم خیال...... اس نے اس بارے میں تو پہلے کبھی نہیں سوچا تھا...... اس نے پہلے کبھی کیوں نہیں پوچھا؟

وہ کمرے سے بھاگ کر بل دار سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا۔ بھاگتے ہوئے وہ بری طرح دیواروں سے ٹکرا رہا تھا۔ وہ گری فنڈر ہال میں پہنچا، تصویر کے راستے باہر نکلا اور راہداری میں تیز تیز بھاگنے لگا۔ اس نے فربہ عورت کو بھی نظر انداز کر دیا جس نے اس کے عقب میں چلاتے ہوئے کہا۔ ''جشن شروع ہونے والا ہے اور تم بہت شاندار دکھائی دے رہے ہو......''

مگر ہیری کا تو جشن میں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ یہاں پر بہت سارے بھوت منڈلاتے رہتے تھے، جب آپ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی تھی، لیکن اس وقت......

وہ سیڑھیوں اور راہداریوں میں بھاگا مگر اسے کوئی زندہ یا مردہ شخص نہیں ملا۔ ظاہر ہے کہ وہ سب تو بڑے ہال میں تھے۔ وہ جادوئی استعمالات کے کلاس روم کے باہر رُک گیا۔ وہ ہانپتے ہوئے سوچنے لگا کہ اسے جشن ختم ہونے کا انتظار کرنا ہوگا......

مگر جونہی اس کی امید ٹوٹی، اسے اچانک ایک بھوت دکھائی دے گیا۔ راہداری کے کنارے پر ایک شفاف سفید ہیولا ہوا میں تیر رہا تھا۔

''سنو...... سنو...... نک...... نک!''

اس بھوت نے اپنا سر دیوار میں سے باہر نکالا۔ اس کا پنکھ والا بھڑکیلا ہیٹ دکھائی دیا۔ اس کے بعد سر نکولس ڈی ممسی پورپینگ ٹنکا

خطرناک طریقے سے جھولتا ہوا سر نمودار ہوا۔

''شام بخیر......!'' اس نے سلام کرتے ہوئے اپنے پورے بدن کو دیوار میں سے باہر نکال لیا اور پھر ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ ''یعنی صرف مجھے ہی دیر نہیں ہوئی ہے؟'' اس نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''حالانکہ یہ کچھ الگ معاملہ ہے کہ......''

''نک! کیا تم سے کچھ پوچھ سکتا ہوں؟''

لگ بھگ سر کٹے نک کے چہرے پر ایک عجیب سا تاثر ابھر آیا۔ جب اس نے اپنی انگلی اپنی گردن کے سفید گلوبند میں ڈال کر اسے تھوڑا سیدھا کیا۔ یقینی طور پر اس نے یہ حرکت سوچنے کیلئے وقت حاصل کرنے کیلئے ہی کی تھی۔ اس نے یہ کام کرنا اس وقت بند کیا جب اس کا غیر معمولی طور پر کٹا ہو سر پوری طرح گرنے ہی والا تھا۔

''ار......اس وقت ہیری؟'' نک نے پریشانی کے عالم میں اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''کیا یہ جشن کے بعد نہیں ہو سکتا؟''

''نہیں......نک......مہربانی ہوگی......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے تم سے واقعی ضروری بات کرنا ہے، کیا ہم ایک ساتھ وہاں چل سکتے ہیں؟'' جب ہیری نے سب سے قریبی کلاس روم کی طرف اشارہ کیا اور لپک کر اس کا دروازہ کھول دیا تو لگ بھگ سر کٹے نک نے ایک گہری آہ بھری۔

''اوہ ٹھیک ہے!......اگر میں دل کی بات کہوں تو مجھے اسی کی امید تھی!''

ہیری اس کیلئے دروازہ کھولے کھڑا رہا مگر وہ دیوار میں سے ہوتا ہوا اندر پہنچ گیا۔

''کس بات کی امید؟'' ہیری نے دروازہ بند کرتے ہوئے پوچھا۔

''یہی کہ تم جلد ہی مجھے تلاش کرو گے۔'' نک نے کہا جواب ہوا میں تیرتا ہوا کھڑکی کے پاس چلا گیا تھا اور اندھیرے میں ڈوبتے میدان کو دیکھ رہا تھا۔ ''ایسا ہوتا ہے......کئی بار......جب کسی کا کوئی چلا جاتا ہے......''

''ہاں!......تم نے ٹھیک کہا۔'' ہیری نے اس کے خم کھاتے ہیولے کو نظر انداز کر دیا اور بغیر کسی جھجک سے کہا۔ ''میں تمہیں ہی تلاش کر رہا تھا......''

نک نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''دیکھو نک!......'' ہیری نے کہا جسے اپنی بات صحیح طور پر کہنے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔ ''نک......تم مر چکے ہو مگر اس کے باوجود تم یہاں ہو، ہے نا؟''

نک نے ایک گہری آہ بھری اور میدان کی طرف بدستور دیکھتا رہا۔

''یہ صحیح ہے نا؟'' ہیری نے اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔ ''تم مر چکے ہو مگر پھر بھی تم بات کر رہے ہو......تم ہوگورٹس میں گھوم سکتے ہو، ہے نا؟''

''ہاں!'' لگ بھگ سر کٹے نک نے آہستگی سے کہا۔ ''ہاں! میں چل سکتا ہوں اور بات چیت بھی کر سکتا ہوں......''

''تم واپس لوٹ آئے، ہے نا؟'' ہیری نے بے تابی سے پوچھا۔ ''لوگ واپس لوٹ سکتے ہیں، ہے نا؟ بھوتوں کے روپ میں انہیں پوری طرح غائب ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی، ٹھیک ہے نا؟'' اس نے تھوڑا سخت لہجے میں کہا جب نک نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

''ہر کوئی......بھوت بن کر واپس نہیں لوٹ سکتا ہے۔'' لگ بھگ سر کٹے نک نے تھوڑا جھجکتے ہوئے کہا۔

''تمہاری اس بات کا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے بے قراری سے پوچھا۔

''صرف جادوگر......صرف......''

''اوہ!'' ہیری نے کہا اور اسے اپنے اطمینان کا گہرا احساس ہوا۔ وہ تھوڑا سا ہنسا۔ ''تو یہ ٹھیک ہے، جس شخص کے بارے میں میں بات کر رہا ہوں، وہ ایک جادوگر ہی ہے تو وہ واپس لوٹ سکتا ہے، ہے نا؟''

نک کھڑکی سے پیچھے ہٹ کر مڑا اور ہیری کی طرف دُکھ بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''مگر وہ واپس نہیں لوٹے گا......''

''کون......؟''

''سیریس بلیک......'' نک نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''لیکن تم تو لوٹ آئے ہو؟'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''تم تو لوٹ آئے......مرنے کے بعد بھی تم غائب نہیں ہوئے......''

''جادوگر جہاں رہتے ہیں، وہاں بھوت بن کر رہ سکتے ہیں!'' نک نے غمگین آواز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ''بشرطیکہ وہ اپنی کوئی نشانی چھوڑ دیں لیکن بہت کم جادوگر اس راستے کا انتخاب کرتے ہیں......''

''کیوں نہیں؟'' ہیری نے کہا۔ ''ویسے......اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا......اگر یہ غیر معمولی بات تھی تو بھی سیریس کو اس سے فرق نہیں پڑے گا۔ وہ واپس لوٹ آئے گا، میں جانتا ہوں کہ وہ واپس لوٹ آئے گا۔''

اس کا یقین اس قدر پختہ تھا کہ ہیری نے اپنا سر گھما کر دروازے کی طرف دیکھا۔ ایک پل کیلئے تو اسے لگا کہ وہ سیریس کو دیکھنے والا ہے، موتی کی طرح سفید و شفاف اور اس کی طرف مسکرا کر بڑھتا ہوا......

''وہ نہیں لوٹے گا......'' نک نے دہرایا۔ ''وہ......آگے چلا گیا ہوگا......''

''تم کیا کہنا چاہتے ہو؟......آگے چلا گیا ہوگا!'' ہیری نے تیزی سے پوچھا۔ ''آگے کہاں چلا گیا ہوگا؟ دیکھو! ویسے جب موت واقع ہوتی ہے تو کیا ہوتا ہے؟ انسان کہاں جاتے ہیں؟ ہر انسان واپس کیوں نہیں لوٹتا ہے؟ یہ جگہ بھوتوں سے بھری ہوئی کیوں نہیں ہے؟......کیوں؟''

''میں اس کا جواب نہیں دے سکتا ہوں!'' نک نے نڈھال لہجے میں کہا۔

''تم تو مر چکے ہو، ہے نا؟'' ہیری تلخی سے بولا۔ ''بھلا تم سے زیادہ اچھی طرح جواب کون دے سکتا ہے؟''

''میں موت سے ڈرتا تھا، اسی لئے میں نے پیچھے رہنے کا فیصلہ کیا۔'' نک نے آہستگی سے پژمردہ لہجے میں کہا۔ ''میں کئی بار سوچتا ہوں کہ مجھے شاید آگے چلے جانا چاہئے تھا...... دیکھو! یہ نہ تو یہاں ہے اور نہ وہاں ہے...... دراصل میں نہ یہاں ہوں اور نہ ہی وہاں ہوں......'' اس نے دُکھ بھرے لہجے میں کہا اور مغموم ہنسی ہنسا۔ ''ہیری! میں موت کے اسرار کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہوں، میں نے اس کے بجائے زندگی کا کمزور عکس کو منتخب کر لیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ شعبہ اسراریات میں ماہرین جادوگر اس معاملے میں مطالعاتی غور و خوص کرتے ہیں......''

''مجھ سے اس منحوس جگہ کے بارے میں کوئی بات نہ کرو!'' ہیری فرط طیش سے چیختا ہوا بولا۔

''مجھے افسوس ہے کہ میں تمہاری زیادہ مدد نہیں کر پایا......'' نک نے تاسف بھرے لہجے میں کہا اور اپنا ندامت سے جھکا لیا۔

''اچھا تو اب مجھے معاف کرنا، مجھے جشن میں شامل ہونا ہے......''

اور وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ ہیری وہاں تنہا کھڑے کھڑے اس دیوار کو سونی نظروں سے گھورتا رہا جہاں سے نک نکل کر اوجھل ہو چکا تھا۔

ہیری کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے اپنے قانونی سرپرست کو دوبارہ کھو دیا ہو۔ اس کی یہ آخری امید بھی چلی گئی تھی کہ وہ اسے دوبارہ دیکھ پائے گا، اس سے بات کر پائے گا۔ وہ غموں سے نڈھال کلاس روم سے باہر نکلا اور آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ وہ راہداری میں کھوئے ہوئے انداز میں چلتا رہا اور اس خیال میں ڈوبا رہا کہ کیا وہ دوبارہ کبھی خوش ہو پائے گا......؟

وہ فربہ عورت کی راہداری کے کونے پر مڑا۔ وہاں سے اس نے دیکھا کہ سامنے دیوار پر کوئی نوٹس چسپاں تھا۔ دوسری نظر میں اسے یہ دکھائی دیا کہ وہ لونا تھی جو دیواروں پر نوٹس لگا رہی تھی۔ آس پاس چھپنے کیلئے کوئی بہتر جگہ نہیں تھی۔ لونا کو اس کے قدموں کی چاپ سنائی دے گئی تھی۔ ویسے بھی ہیری میں اب اتنا دم باقی نہیں رہا تھا کہ وہ اس پل کسی کی نظروں سے بچ پاتا۔

''کیسے ہو ہیری؟'' لونا نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور نوٹس سے دور ہٹتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

''تم جشن کی دعوت میں کیوں نہیں گئی؟'' ہیری نے پوچھا۔

''دیکھو! میرا زیادہ تر سامان کھو گیا ہے۔'' لونا آہستگی سے بولی۔ ''طلباء اسے چھپا دیتے ہیں۔ آج آخری رات ہونے کی وجہ سے مجھے اپنا سامان واپس چاہئے، اسی لئے میں یہ نوٹس لگا رہی ہوں۔''

اس نے نوٹس والے چرمئی کاغذ کی طرف اشارہ کیا جس پر اس نے اپنی تمام گمشدہ کتابوں اور کپڑوں کی فہرست بنا کر لوگوں سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کی چیزیں اسے لوٹا دیں...... ہیری کے دل میں ایک عجیب سا احساس پیدا ہوا۔ یہ احساس غصے اور دُکھ سے

بالکل مختلف تھا جو سیریس کی موت کے بعد سے اس میں بھر چکا تھا۔ کچھ پل بعد اسے احساس ہوا کہ وہ لونا کیلئے افسوس کر سکتا تھا۔

''لوگ تمہارا سامان کیوں چھپا دیتے ہیں؟'' اس نے تیوریاں چڑھا کر پوچھا۔

''اوہ دیکھو!......انہیں محسوس ہوتا ہے کہ میں تھوڑی عجیب ہوں۔ کچھ لوگ تو دراصل مجھے پاگل لونا بھی کہہ کر پکارتے ہیں۔'' اس نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

ہیری نے اس کی طرف دیکھا اور اس کے ذہن میں افسوس کا نیا احساس شدت پکڑنے لگا۔

''یہ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ تمہارا سامان اُٹھا لیتے ہیں۔ کیا تمہیں اپنا سامان تلاش کرنے میں میری مدد درکار ہے؟......'' ہیری نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں!'' اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ''سامان واپس آ جائے گا، وہ ہمیشہ ہی واپس آ جاتا ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ میں آج رات کو سامان پیک کر لینا چاہتی تھی......خیر کوئی بات نہیں!......تم دعوت میں کیوں نہیں گئے؟''

''بس میرا دل نہیں چاہ رہا تھا!'' ہیری نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

لونا نے ایک عجیب ہنکار بھری۔ باہر نکلتی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں سمجھ سکتی ہوں، جس آدمی کو مرگ خوروں نے مار ڈالا تھا، وہ تمہارا سرپرست تھا، ہے نا؟ جینی نے مجھے بتایا تھا......''

ہیری نے آہستگی سے سر ہلا دیا مگر اس نے یہ محسوس کیا کہ اسے لونا کے ساتھ سیریس کے بارے میں بات کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہو رہی تھی۔ اسے اسی لمحے یاد آیا کہ وہ بھی تو گھڑ پنجروں کو دیکھ سکتی تھی۔

''کیا تم نے......'' وہ جھجکتے ہوئے بولا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ......تم نے کس کی موت دیکھی تھی؟''

''اپنی ممی کی......'' لونا نے آسانی سے کہہ دیا۔ ''وہ نہایت قابل اور غیر معمولی جادوگرنی تھیں مگر انہیں جادوئی تجربات کرنے کا بڑا شوق تھا اور ان کا ایک جادوئی کلمہ ایک دن بری طرح الٹ گیا......میں اس وقت صرف نو سال کی تھی۔''

''مجھے افسوس ہے......'' ہیری دھیمے لہجے میں بڑبڑایا۔

''ہاں! یہ سب دیکھنا بہت بھیانک تھا۔'' لونا نے کہا۔ ''میں کئی بار اس کے بارے میں نہایت غمگین ہو جاتی ہوں مگر میرے پاس ڈیڈی ہیں اور ویسے بھی......ایسا نہیں ہے کہ میں ممی کو دوبارہ کبھی نہیں دیکھ نہیں پاؤں گی، ہے نا؟''

''ار......کیا ایسا ممکن ہے؟'' ہیری نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔

اس نے پورے اعتماد کے ساتھ اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔

''اوہ! تم نے بھی اس پردے کے پیچھے ان لوگوں کی آوازیں سنی تھیں، ہے نا؟''

''تمہارا مطلب ہے......''

''موت گھر والے کمرے میں جہاں محرابی دروازہ تھا، وہ لوگوں کی نظروں سے دور وہیں منڈلا رہے تھے،تم نے ان کی آوازیں سنی تھیں۔''

انہوں نے ایک دوسرے کے چہروں کی طرف دیکھا۔لونا تھوڑا مسکرا رہی تھی۔ ہیری کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ وہ اس کی بات کا کیا جواب دے؟ یا پھر اس کی بات پر غور وخوص کرے؟ وہ جانتا تھا کہ لونا بہت ساری غیر معمولی چیزوں پر یقین رکھتی تھی......مگر یہ سچ تھا کہ پردے کے پیچھے اس نے خود آوازیں سنی تھیں۔

''کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ تمہیں اپنا سامان ڈھونڈنے کیلئے میری مدد کی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیری نے فوراً بات پلٹتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں!......'' لونا نے جلدی سے کہا۔ ''نہیں......میرا خیال ہے کہ مجھے نیچے جا کر تھوڑی سی پڈنگ کھا لینا چاہئے،سامان کے واپس لوٹنے کا انتظار کرنا چاہئے...... یہ ہمیشہ لوٹ آتا ہے...... مجھے امید ہے کہ ہیری تمہاری چھٹیاں اچھی گزریں گی۔''

''ہاں......تمہاری بھی......''

وہ اس سے دور چلی گئی اور جب وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا تو اس نے محسوس کیا کہ اس کے سینے پر موجود بھاری بوجھ اب کافی ہلکا ہو گیا تھا......

☆☆☆☆

دوسرے دن ہوگورٹس ایکسپریس سے گھر جانے والا سفر کئی لحاظ سے حادثاتی ثابت ہوا۔پہلی بات تو یہ تھی کہ ملفوائے، کریب اور گوئل نے ریل گاڑی میں ٹوائلٹ سے لوٹتے ہوئے ہیری پر حملہ کر دیا تھا۔ وہ لوگ پورے ہفتے سے اساتذہ کی عدم موجودگی میں اس پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرتے رہے تھے جو سکول میں تو پوری نہ ہو پائی۔ریل گاڑی میں انہیں موقع مل گیا۔ان کی منصوبہ بندی یقیناً کامیابی سے ہمکنار ہو گئی ہوتی مگر یہ ان کی بدقسمتی رہی کہ انہوں نے انجانے میں اس پر حملہ اس کمپارٹمنٹ کے باہر کیا جس میں اتفاق سے 'ڈی اے' کے ممبران بھرے ہوئے تھے۔انہوں نے کمپارٹمنٹ کی شیشے کی کھڑکی سے باہر رونما ہونے والا حادثہ دیکھ لیا تھا۔ وہ ایک ساتھ ہیری کی مدد کرنے کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ارنئی میک ملن، ہائنا ایبٹ،سوزن بونز، جسٹن فنچ، انتھونی گولڈسٹین اور ٹیری بوٹ نے ہیری کے سکھائے ہوئے متعدد جادوئی کلمات ان کی طرف مار دیئے۔ لمحہ بھر میں ملفوائے، کریب اور گوئل انسانی قد کے برابر بدصورت گھونگھوں میں بدل چکے تھے جنہوں نے ہوگورٹس کا یونیفارم پہن رکھا تھا۔ ہیری، ارنئی اور جسٹن نے انہیں سامان رکھنے والے جالی دار شلف میں رکھ دیا جہاں ان کا خون ٹپکتا رہا۔

''میں تو انتظار کر رہا ہوں کہ جب ملفوائے ٹرین سے نیچے اترے گا تو اس کی ماں اس کا چہرہ دیکھ کر کیا کہے گی؟'' ارنئی نے تھوڑا اطمینان بھرے لہجے میں کہا، جب اس نے اسے اپنے اوپر شلف میں ملفوائے کے گھونگھے نما جسم کو بری طرح پیچ وتاب ہوئے دیکھا۔

جب ملفوائے کچھ عرصے کیلئے تفتیشی دستے کا سرغنہ بنا تھا اور اس نے ہفل پف فریق کے پوائنٹس کم کئے تھے، اسی وقت سے ارنئی اس سے خار کھائے بیٹھا تھا، وہ اس بات کو بالکل نہیں بھولا تھا۔

''گوئل کی ممی تو سچ مچ خوش ہو جائیں گی۔'' رون نے کمپارٹمنٹ میں جھانکتے ہوئے کہا جو ہلچل دیکھ کر اس طرف جائزہ لینے کیلئے آیا تھا۔ حالات کو جاننے کے بعد وہ کافی خوش دکھائی دے رہا تھا۔ ''وہ اب زیادہ خوبصورت دکھائی دے رہا ہے...... اچھا ہیری! اگر تمہیں کچھ چاہئے ہو تو ٹرالی بس ابھی ابھی آئی ہے......''

ہیری نے باقی لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور رون کے ساتھ واپس اپنے کمپارٹمنٹ میں پہنچ گیا۔ اس نے ڈھیر سارے کڑاہی کیک اور کدو کی میٹھی ٹکڑیاں لے لیں۔ ہرمائنی ایک بار پھر روزنامہ جادوگر کے تازہ اخبار میں کھوئی ہوئی دکھائی دی۔ جینی ماہنامہ حیلہ سخن میں ایک سوالاتی معمہ بھر رہی تھی اور نیول اپنے ممبالس نامی پودے کو تھپتھپا رہا تھا جو سال بھر میں کافی بڑا ہو گیا تھا اور اب چھونے پر عجیب سی آوازیں نکالنے لگا تھا......

ہیری اور رون نے زیادہ تر سفر جادوئی شطرنج کھیل کر کاٹا جبکہ ہرمائنی اخبار کے چھوٹے بڑے تمام اداریے پڑھنے میں مشغول رہی۔ اب ان میں اس طرح کے مضامین کثیر تعداد میں چھپے ہوئے تھے کہ روح کھچڑوں کو کیسے بھگایا جائے؟ جادوئی محکمے کے ایرورز مرگ خوروں کو گرفتار کرنے کیلئے کیا سرگرمیاں کر رہے ہیں؟ اس میں دہشت اور خوف بھرے خطوط بھی شامل تھے جن میں مرد و خواتین جادوگروں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے لارڈ والڈی موورٹ کو اسی صبح اپنے گھر کے باہر سڑک پر چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

''اس طرح کی سرگرمیوں کا آغاز ابھی تو نہیں ہوا......'' ہرمائنی نے اخبار کو تہہ لگا کر اُداسی سے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے، جب ایسا واقعی دکھائی دیا کرے گا......''

''ذرا دیکھنا ہیری!'' رون نے آہستگی سے اسے کہنی مارتے ہوئے کہا اور کمپارٹمنٹ کی شیشے کی کھڑکی سے باہر راہداری کی طرف اشارہ کیا۔

ہیری نے سر گھما کر باہر دیکھا، وہاں چوچینگ کا چہرہ دکھائی دیا جو اپنی سہیلی میرتا کے ساتھ تھی، میرتا ایج کومبے نے ایک اونی کنٹوپ سر پر چڑھا رکھا جس سے اس کا چہرہ چھپ گیا تھا۔ ہیری اور چوچینگ کی نگاہیں ایک پل کیلئے آپس میں ملیں، چوچینگ جھینپ کر آگے بڑھ گئی۔ ہیری نے پلٹ کر شطرنج کی بساط کی طرف دیکھا کہ رون کا گھوڑا اس کے ایک پیادے کو اس کے چوخانے میں بھگا رہا تھا۔

''تمہارے اور اس کے درمیان اب کیسا تعلق ہے؟'' رون نے آہستگی سے پوچھا۔

''کچھ بھی نہیں!'' ہیری نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

''میں نے ......ار......سنا تھا کہ وہ اب کسی اور کے ساتھ گھومنے لگی ہے......'' ہرمائنی بولی۔

ہیری کو یہ محسوس کر کے حیرت ہوئی کہ اس اطلاع سے اس کی صحت پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا، اس کے پیٹ میں کوئی کھلبلی نہیں مچی تھی۔ چو چینگ کو چاہنے یا متاثر کرنے کی خواہش ایک ایسے ماضی سے وابستہ تھی جس کا اب اس سے کوئی واسطہ نہیں رہا تھا۔ سیریس کی موت سے پہلے کی اس کی بے شمار خواہشیں اب دم توڑ چکی تھیں۔ سیریس کے جانے کے بعد جو ایک جو ایک ہفتہ گزر را تھا، وہ بہت زیادہ طویل لگ رہا تھا۔ یہ دو کائناتوں کی دوری پر محیط دکھائی دیتا تھا۔ ایک وہ جس میں سیریس رہتا تھا اور ایک وہ جہاں سیریس موجود نہیں تھا......

''دوست! تم نے اچھا فیصلہ کیا جو اس چکر سے باہر نکل گئے۔'' رون نے پرزور انداز میں کہا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ وہ خوبصورت دکھائی دیتی ہے مگر تمہیں تھوڑا اور خوش مزاج لڑکی کی ضرورت ہے......''

''وہ شاید کسی اور لڑکے کے ساتھ زیادہ خوش مزاجی برت رہی ہوگی۔'' ہیری نے لاپروائی سے کہا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ اب کس کے ساتھ گھوم رہی ہے؟'' رون نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر پوچھا مگر ہرمائنی کے بجائے جینی نے جلدی سے جواب دیا۔

''مائیکل کارنر کے ساتھ......''

''مائیکل کارنر......مگر!'' رون نے اپنی گردن گھما کر اسے گھورا۔ ''مگر اس کے ساتھ تو تم گھومتی تھی، ہے نا؟''

''اب نہیں!'' جینی نے درشتگی سے کہا۔ ''جب کیوڈچ میچ میں گری فنڈر نے ریون کلا کو ہرا دیا تو اسے یہ بہت ناگوار گزرا تھا۔ وہ بہت چڑ چڑے پن کا اظہار کرنے لگا۔ اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ فوراً چو چینگ کے پاس پہنچ کر اسے تسلی دینے لگا۔'' جینی نے اپنی ناک قلم کی نوک کی کھجائی۔ حیلہ سخن کو الٹا کیا اور اپنے جواب لکھنے لگی۔ رون نے اس کے فیصلے پر کافی خوش دکھائی دیا۔

''اچھا کیا...... میں ہمیشہ سے سوچتا تھا کہ وہ انتہائی احمق ہے۔'' اس نے اپنے وزیر کو ہیری کے کانپتے ہوئے فیل کی طرف اکسایا۔ ''تمہارے لئے اچھا ہے، بس اگلی بار کسی......اچھے فرد کا ہی انتخاب کرنا......'' یہ کہتے ہوئے اس نے ہیری کی طرف عجیب سی مخفی نظروں سے دیکھا۔

''دیکھو! میں نے ڈین تھامس کو منتخب کرلیا ہے...... وہ تو اچھا ہے، ہے نا؟'' جینی نے کہا۔

''کیا کہا؟......'' رون اتنی بری طرح اچھلا کہ شطرنج کی بساط الٹ گئی۔ کروک شانکس مہروں کے پیچھے لپکی، ہیڈوگ اور پگ وجیون اوپر اپنے پنجروں میں غصے سے چیخنے چلانے لگے۔

جب ریل گاڑی کنگ کراس سٹیشن کے قریب پہنچ کر سست پڑنے لگی تو ہیری کا دل اترنے پر بالکل نہیں چاہ رہا تھا۔ اس نے تو یہاں تک سوچا کہ کیا ہو جائے گا؟ اگر وہ سٹیشن نہ اترے بلکہ یکم ستمبر تک وہ وہیں بیٹھا رہے تاکہ یہ اسے واپس ہوگورٹس لے جائے۔ بہر حال جب ریل گاڑی بالآخر رُک گئی تو اس نے ہیڈوگ کا پنجرہ اُٹھایا اور اپنے صندوق کو ہمیشہ کی طرح کھینچنے کی تیاری کرنے لگا۔

جب ٹکٹ چیکر نے ہیری، رون اور ہرمائنی کو اشارہ کر کے بتایا کہ پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کا وسطی ستون والا راستہ محفوظ ہے تو وہ دوسری طرف پہنچ کر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ لوگوں کا ایک ہجوم وہاں اس کا استقبال کرنے کیلئے موجود تھا، جس کی اسے قطعی امید نہیں تھی۔

وہاں میڈ آئی موڈی تھے جنہوں نے اپنی جادوئی آنکھ کو ڈھانپنے کیلئے ہیٹ کافی ترچھے انداز میں نیچا کر رکھا تھا۔ وہ اس کے باوجود بھی اتنے ہی خطرناک دکھائی دے رہے تھے جتنا کہ اس کے بغیر دکھائی دیتے تھے۔ ان کے گانٹھ دار ہاتھ میں ایک لمبی چھڑی تھی۔ ان کا جسم بھاری جسم کے چوغے میں لپٹا ہوا تھا۔ ٹونکس ان کے ٹھیک عقب میں کھڑی تھی، اس کے چمکیلے بال چیونگم جیسے گلابی تھے جو دھوپ میں کچھ زیادہ ہی شوخ چمک رہے تھے جو سٹیشن کے گندے آئینے میں سے چھن کر ان پر پڑ رہی تھی۔ وہ بے تحاشا پیوند لگی جینز اور چمکیلی جامنی رنگ کی ٹی شرٹ پہنے ہوئی تھی۔ جس پر بڑے حروف میں 'ویرڈ سسٹرز' لکھا ہوا تھا۔ ٹونکس کے پاس ہی لوپن کھڑے تھے۔ ان کا چہرہ ہمیشہ کی طرح زرد تھا اور ان کے بالوں میں تیزی سے بڑھتی ہوئی سفیدی جھلک رہی تھی۔ ایک لمبا اور چھلنی ہوا اوورکوٹ ان کے گندے سوئیٹر اور ان کی بوسیدہ پینٹ کو ڈھانپے ہوئے تھا۔ اس ہجوم میں سب سے آگے مسٹر ویزلی اور مسز ویزلی ماگلوؤں کے سب سے عمدہ کپڑوں میں کھڑے تھے۔ اس کے علاوہ فریڈ اور جارج بھی وہاں تھے جنہوں نے بھڑکیلی طوطیائی رنگت کی کھال والی نئی نویلی جیکٹ پہن رکھی تھی۔

''اوہ رون...... جینی!'' مسز ویزلی چلا کر بولیں اور جلدی سے آگے بڑھ کر انہوں نے اپنے بچوں کو گلے لگا لیا۔ ''اور...... اوہ ہیری! تم کیسے ہو؟''

''اچھا ہوں!'' ہیری نے جھوٹ سے کام لیا۔ انہوں اسے بھی بھینچ کر گلے لگایا۔ ان کے کندھوں کے اوپر سے ہیری نے دیکھا کہ رون اپنے جڑواں بھائیوں کی نئی جیکٹ کو حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''یہ کس کی کھال کی ہیں؟'' اس نے جیکٹوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بالآخر پوچھ ہی لیا۔

''یہ سب سے اعلیٰ ڈریگن کی کھال کی ہیں، چھوٹے بھائی!'' فریڈ نے اسے جلانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی، اس نے اپنی جیب کو سہلاتے ہوئے کہا۔ ''بزنس اچھا چل رہا ہے، اس لئے ہم نے سوچا کہ ہم خود پر بھی تھوڑا خرچہ کر ہی لیں، ہے نا جارج؟''

''ہیری! کیسے ہو؟'' لوپن نے کہا جب مسز ویزلی نے اسے چھوڑ کر ہرمائنی کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

''اچھا ہوں!'' ہیری نے سر ہلا کر کہا۔ ''مجھے امید نہیں تھی کہ...... مگر آپ سب یہاں کیا کر رہے ہیں؟''

''دیکھو!'' لوپن نے دھیمے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ''ہم نے سوچا کہ ہم تمہارے انکل اور آنٹی سے تھوڑی بہت بات چیت کر لیں، اس کے بعد ہی تمہیں ان کے ساتھ گھر جانے دیں......''

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ آپ کا ارادہ کچھ زیادہ اچھا نہیں ہے!'' ہیری نے فوراً کہا۔

''یہ بالکل اچھا ہے، پوٹر!'' موڈی نے غراتے ہوئے کہا جو لنگڑاتے ہوئے تھوڑا قریب آ گئے تھے۔ ''یہ لوگ وہی ہوں گے، ہے نا؟'' انہوں نے اپنے انگوٹھے سے اپنی پشت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ ان کی جادوئی آنکھ ان کے سر کے پچھلے حصے اور ہیٹ کے باوجود پیچھے دیکھ رہی تھی۔ ہیری نے ایک آدھ انچ بائیں طرف جھک کر دیکھا کہ میڈ آئی کا اشارہ کس طرف تھا؟ حیرت انگیز طور پر ڈرسلی گھرانے تینوں افراد وہیں کھڑے تھے، وہ ہیری کے استقبال کرنے والے ایک عجیب وغریب ہجوم کو دیکھ کر کافی دہشت زدہ دکھائی دے رہے تھے۔

''اوہ ہیری!'' مسٹر ویزلی نے ہرمائنی کے والدین سے فارغ ہو کر اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ جن کا انہوں نے کافی جوش و خروش سے استقبال کیا تھا اور جواب باری باری سے ہرمائنی کو گلے لگا رہے تھے۔ ''ٹھیک ہے، تو ہم یہ کام کر دیں؟''

''بالکل آرتھر! مجھے بھی یہی محسوس ہوتا ہے۔'' موڈی نے کہا۔

وہ اور مسٹر ویزلی سب سے آگے چل کر ڈرسلی میاں بیوی کی طرف بڑھ گئے جو انہیں اپنی طرف آتا دیکھ کر سہم کر فرش پر جم گئے تھے۔ ہرمائنی نے اپنی ماں سے کو آہستگی سے چھڑایا اور وہ بھی اس ہجوم میں شامل ہو گئی۔

''دوپہر بخیر!'' مسٹر ویزلی نے ورنن انکل کی طرف دیکھتے ہوئے خوش اخلاقی سے کہا۔ جب وہ ان کے ٹھیک سامنے پہنچ گئے تھے۔ ''آپ کو شاید یاد ہوگا کہ ہم مل چکے ہیں، میرا نام آرتھر ویزلی ہے......''

مسٹر ویزلی نے دو سال پہلے ڈرسلی گھرانے کا لیونگ روم کا زیادہ تر حصہ توڑ پھوڑ ڈالا تھا اور ڈڈلی کی زبان باہر لٹک آئی تھی، اس لئے ہیری کو پورا یقین تھا کہ وہ کبھی بھی انہیں بھول نہیں پائیں گے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو یقیناً ہیری کو اس پر حیرت ہوتی۔ ورنن انکل کے چہرے پر بھوری رنگت والی مونچھیں غصے سے پھڑ پھڑانے لگیں اور انہوں نے مسٹر ویزلی کو گھور کر کڑی نگاہوں سے دیکھا۔ بہر حال، وہ کچھ نہیں بولے۔ شاید اس لئے کیونکہ ان لوگوں کے افراد کی تعداد ان کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ تھی۔ پٹونیہ آنٹی خوفزدہ اور پریشان دکھائی دے رہی تھیں، اس دوران ڈڈلی چھوٹا دکھائی دینے کی کوشش کر رہا تھا حالانکہ اس کوشش میں وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔

''ہم لوگ آپ سے ہیری کے متعلق کچھ بات کرنا چاہتے ہیں؟'' مسٹر ویزل نے اب بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''بالکل!'' مسٹر موڈی نے غرا کر کہا۔ ''اس بارے میں کہ وہ جب آپ کے ہاں رہے گا تو اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جانا چاہئے؟''

ورنن انکل کی مونچھ ایک بار پھر غصے سے کانپتی ہوئی دکھائی دی۔ ہیٹ کی وجہ سے انہیں یہ غلط فہمی ہو گئی کہ وہ اپنے جیسے ہی کسی انسان سے گفتگو کر رہے ہیں، اسی وجہ سے وہ بلا خوف مسٹر موڈی پر برس پڑے۔ ''مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ میرے گھر میں کیا ہوتا ہے اور کیا ہونا چاہئے؟ اس معاملے کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے......اور نہ ہی ہونا چاہئے؟''

''ڈرسلی! تمہیں جن چیزوں کی خبر نہیں ہے، ان سے کئی کتابیں بھری جا سکتی ہیں!'' مسٹر موڈی نے غراتے ہوئے کہا۔

''دیکھئے، معاملہ یہ نہیں ہے۔'' ٹونکس نے بیچ میں دخل اندازی کرتے ہوئے کہا۔ جس کے شوخ بادامی بالوں سے پتونیہ آنٹی کو سب سے زیادہ الجھن ہورہی تھی کیونکہ انہوں نے اس کی طرف دیکھنے کے بجائے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ ''معاملہ یہ ہے کہ اگر ہمیں یہ معلوم ہوا کہ آپ نے ہیری کے ساتھ بدسلوکی کی ہے......''

''اور کسی غلط فہمی نہ رہئے گا کہ ہمیں اس کے بارے میں خبر نہیں ہو پائے گی......'' لوپن نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں!'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''اگر آپ نے ہیری کو فیلی ٹن کا استعمال نہیں کر دیا تب بھی......''

''ٹیلی فون......'' ہرمائنی نے جلدی سے تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

''اور ہاں......اگر ہمیں ذرا اشارہ ملا کہ آپ نے پوٹر کے ساتھ کسی طرح کی زیادتی یا بدسلوکی برتی ہے تو آپ کو اس کیلئے جواب دہ ہونا پڑے گا......'' مسٹر موڈی نے کہا۔

ورنن انکل ان سب کے جملوں کی بوچھاڑ پر خطرناک انداز میں پھول گئے، ان کا غصہ عجیب لوگوں کے ڈر سے زیادہ بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں، سر؟'' انہوں نے اتنی زور سے کہا کہ آس پاس گزرنے والے لوگ مڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔

''بالکل! میں تمہیں دھمکی ہی دے رہا ہوں!'' مسٹر موڈی نے خطرناک انداز میں کہا جو اس بات پر خوش دکھائی دے رہے تھے کہ ورنن انکل ان کی بات جلدی ہی سمجھ گئے تھے۔

''کیا میں اس طرح کا انسان لگتا ہوں جسے دھمکایا جا سکتا ہو؟'' ورنن انکل نے بلند آواز میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

''یہ لو دیکھو!'' مسٹر موڈی نے کہا اور اپنا ترچھا ہیٹ تھوڑا پیچھے سرکاتے ہوئے اپنی خطرناک گھومتی ہوئی جادوئی آنکھ کو ظاہر کیا۔ ورنن انکل دہشت زدہ ہو کر اتنی تیزی سے اچھل کر پیچھے ہٹے کہ سامان والی ٹرالی سے دردناک انداز میں جا ٹکرائے۔ ''ہاں ڈرسلی! تم اسی فطرت کے دکھائی دیتے ہو......''

وہ ورنن انکل کو چھوڑ کر ہیری کی طرف گھوم گئے۔

''پوٹر!......اگر تمہیں ہماری ضرورت محسوس ہو تو صرف آواز لگا دینا......اگر تین دن بعد تمہارا خط ہمارے پاس نہ پہنچا تو ہم یہاں کسی کو بھی بھیج دیں گے......''

پتونیہ آنٹی لاچاری کے عالم میں دردناک کیں کیں کرنے لگیں۔ یہ عیاں تھا کہ وہ یہ سوچ رہی تھیں کہ اگر پڑوسیوں نے باغیچے کے راستے پر ان جیسے لوگوں کو ٹہلتے دیکھ لیا تو وہ کیا کہیں گے؟

''ٹھیک ہے پوٹر! اب ہم چلتے ہیں!'' مسٹر موڈی نے ایک لمحے کیلئے ہیری کا کندھا اپنی گانٹھ دار انگلیوں میں پکڑ کر ہلاتے ہوئے

کہا۔

''اپنا خیال رکھنا ہیری!'' لوپن نے آہستگی سے مسکرا کر کہا۔''رابطے میں رہنا......''

''ہیری! ہم تمہیں جلد از جلد ان کے یہاں سے بلوا لیں گے۔'' مسز ویزلی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اسے ایک بار گلے لگا کر اچھی طرح بھینچ ڈالا۔

''جلد ہی ملاقات ہوگی، دوست!'' رون نے پریشانی سے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

''تمہیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ ہم وعدہ کرتے ہیں!'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔

ہیری نے سر ہلا کر ان سب سے الوداع لی۔ اسے ان لوگوں کو یہ کہنے کیلئے الفاظ نہیں مل رہے تھے کہ آخر اس سب ڈرامے کا کیا مطلب تھا؟ ان سبھی لوگوں کو اپنے حق میں دیکھنے کا کیا مطلب تھا؟......اس کے بجائے وہ مسکرایا، اپنا ایک ہاتھ رخصت کیلئے اُٹھا کر مڑا اور سٹیشن سے سب سے آگے باہر نکل کر کھلی دھوپ میں نہائی ہوئی سڑک کی طرف بڑھنے لگا۔ ورنن انکل، پٹونیہ آنٹی اور ڈڈلی اس کے پیچھے پیچھے تیزی سے چلے آ رہے تھے......